الجمعیۃ

Al-Jamiat

01 Jan 1932
To
28 Dec 1932

عرضِ مرتّب

راقم مشہود مفتی کا تعلق مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سے ہے جو راقم کے دادا تھے اور شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور جمعیت علمائے ہند کے سابق نائب صدر رہے۔ راقم کو اپنے دادا مرحوم سے متعلق تاریخی ریکارڈ درکار تھا، اسی سلسلہ میں "الجمعیۃ" کے پرانے شمارے تلاش کیے لیکن ہندوستان میں وہ شمارے نہ مل سکے۔ اسی اثنا میں کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کی لائبریری کے شعبہ Centre of South Asian Studies کے Archivist جناب پروفیسر ڈاکٹر Kevin Greenbank سے رابطہ ہوا جو Wolfson یونیورسٹی کے وائس پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ "الجمعیۃ" کے کچھ سالوں کا ریکارڈ یہاں دستیاب ہے جو نہرو یونیورسٹی انڈیا سے یہاں لایا گیا تھا۔ یہ ریکارڈ پرانی Reels میں موجود تھا جس سے لائبریری میں موجود خصوصی ڈیوائس کے ذریعے ہی استفادہ کیا جاسکتا تھا۔ چونکہ میں اپنی علالت کے باعث لائبریری جانے سے قاصر تھا اس لیے میں نے ان سے ان فائلوں کا عکس فراہم کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول کرلی اور اپنی بیٹی کی ذمہ داری لگائی کہ وہ ان Reels کی فائلوں کو یکجا کرکے مرتب کریں۔ چنانچہ ان کے تعاون سے مئی ۱۹۲۶ء سے اپریل ۱۹۵۰ء تک کا ڈیٹا حاصل ہوسکا جن میں چند درمیانی سالوں / مہینوں کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اگرچہ یہ مکمل ریکارڈ نہیں ہے لیکن نہایت مفید اور مستند تاریخی ریکارڈ ہے۔

مجھے اس میں سے جو تاریخی معلومات درکار تھیں وہ تو میں اپنی کتاب "مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی اور اکابرین جمعیت علمائے ہند" میں جمع کرچکا ہوں لیکن چونکہ یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جس سے بہت سی چیزوں کے متعلق درست ریکارڈ حاصل کیا جاسکتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ سال کی ترتیب سے ان Reels کو مرتب کرکے شائع کردیا جائے تاکہ ہر شخص ان سے استفادہ کرسکے۔ اس کی ترتیب میں محترم جناب مولوی عبید الرحمٰن صاحب فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی نے تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ راقم کے لیے اور راقم کے تمام عزیز و اقارب بالخصوص راقم کے والد سید احمد نعیم، والدہ مرحومہ اور دادا مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی کے لیے دعائے مغفرت فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیرا

مشہود مفتی

بن سید احمد نعیم بن مولانا محمد نعیم لدھیانویؒ

مطلوبہ صفحہ پر پہنچنے کے لیے کلک کریں

جنوری 1932	فروری 1932
مارچ 1932	اپریل 1932
مئی 1932	جون 1932
جولائی 1932	اگست 1932
ستمبر 1932	اکتوبر 1932
نومبر 1932	دسمبر 1932

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

قیمت اخبار

ممالک غیر کے لئے

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر

ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم جمعہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۱

RANDER 1 JAN 32

معاصرین کے افکار و آراء

احرار کی فداکاریاں (مدینہ)

ملک کے محترم لیڈری کلاس میں (ریاست)

گاندھی جی کو نظر بند کر دیا جائے (وقت)

سر محمد یعقوب کا جواب (ہمدم)

قانون پیشہ جماعت پر پابندیاں (ہلال)

اُم الخبائث اور مولانا شوکت علی

مصری اخبارات کے عجیب و غریب بیانات

(منقول از ہند)

گاندھی انہیں نکال دینا چاہتا ہے!

گاندھی لیڈر نہیں ہے

انگریز زندہ باد!

مصر کے ہندوستانیوں کی ناراضی

بیت المقدس کی یونیورسٹی

بیت المقدس میں شراب خانے کیوں ہیں؟

شراب اور بائسکوپ

انگریز زیادہ ہمدرد ہیں

مولانا شوکت علی صاحب کی تردید

نمائندہ "اجپشین گزٹ" کا اصرار

(ہند)

"ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

فلسطین کی مؤتمر اسلامی کا حشر

دیوار گریہ۔ اسلامی یونیورسٹی۔ حجاز ریلوے اور دیگر مسائل کا تصفیہ

عربی انسائکلوپیڈیا کی تدوین کا کام مصر میں شروع ہوگا

(ترجمہ خصوصی)

القدس کی مؤتمر اسلامی سے جو امیدیں وابستہ تھیں وہ اس سے پوری نہ ہوئیں اور اکثر لوگوں کو اس کی ناکامی کا اقرار کرنا پڑا۔ مؤتمر کیلئے اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہو سکتی تھی کہ اسلامی ممالک کی طرف سے کوئی نمائندہ شریک نہیں ہوا اور سرکاری نمائندے مؤتمر کے تمام اجلاسوں میں غیر حاضر رہے۔ البتہ صرف حکومت یمن کی جانب سے نمائندوں نے شرکت کی مگر اس کی نوعیت بالکل جدا تھی اور نمائندگی کے آثار و علائم ان میں بالکل مفقود تھے۔ یمن کے نمائندے ایک ٹٹو کے ...

... کے مسلمانوں کے ابو چندہ سے جمع کیے گئے تھے۔ جنگ عظیم کے بعد جب سرزمین عرب متعدد ریاستوں میں تقسیم ہوگئی تو یہ ریاستوں کا باہمی النزاع مسئلہ بن گیا اس بات پر اتفاق ہوگیا تھا کہ حیفا برانچ ریلوے فلسطین ریلوے سے متعلق کردی جائے اور شام فلسطین۔ حجاز اور شرق اردن ریلوے ان ریاستوں میں تقسیم کردیا جائے جن کی حدود سے اس کا گذر ہوتا ہے۔ چنانچہ تقسیم کرنے پر شام کے حصہ میں ریلوے کا ۲۵۰ فلسطین اور شرق اردن کے حصہ میں ۶۰۰ اور حجاز کے حصہ میں ۸۰۰ کیلو میٹر ...

مؤتمر کے اختلافات کا فرق

یہودی مال کا بائیکاٹ

عربی انسائکلوپیڈیا

مؤتمر اسلامی کا خطبہ صدارت

مفتی اعظم کی مخالفت

دیوار گریہ اور مسلم یونیورسٹی

حجاز ریلوے کا معاملہ

قادیانی کو صدر بنانے کا افسوسناک انجام

سر محمد یعقوب کے ہاتھوں آل انڈیا مسلم لیگ کی انتہائی تذلیل

فتحپوری ہال پر مسلمانوں کا قبضہ اور پرائیویٹ مکان میں لیگ کا جلسہ

(از نامہ نگار)

آج تاریخ ۲۶ دسمبر سنہ ۳۱ء دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منعقد ہونے والا تھا۔ اور اس اجلاس کی صدارت کے لئے لیگ کی کونسل نے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب قادیانی کا انتخاب کیا تھا۔ چونکہ مسلمانوں میں قادیانیوں کے خلاف سیاسی اور مذہبی وجوہ کی بنا پر ایک بے پناہ جذبہ موجود ہے اس لئے لیگ کے اس فیصلہ کی مخالفت مختلف عنوانات سے کی جارہی تھی اور اخبارات اور پلیٹ فارم کے ذریعہ برابر لیگ کے ارباب حل وعقد کو یہ بتایا جارہا تھا کہ وہ اپنے اس فیصلہ پر اصرار نہ کریں اور اگر وقت کے وقت وہ کوئی دوسرا صدر منتخب کر سکتے ہیں تو کرلیں ...

اندر ان کے رفقا نے ایک مرتبہ پھر یہ کوشش کی کہ وہ جامع مسجد کے دالان میں اندر جا کر ممبر کے قریب اپنا علیحدہ جلسہ منعقد کریں۔ سر محمد یعقوب صاحب کو بعض حضرات کے ہمراہ اندر جاتا ہوا دیکھ کر پبلک پھر جمع ہوگئی اور مختلف اطراف سے یہ کہا گیا کہ اب دوسرا جلسہ منعقد کرکے خواہ مخواہ افتراق کی سعی نہ کی جائے کیونکہ قادیانی صدارت کے مسئلہ میں کسی قسم کا اختلاف موجود نہیں ہے اور تمام مسلمان اس امر میں متحد ہیں کہ لیگ کو اپنا صدر بدل دینا چاہئے۔ مسلمانوں کے اس جوش و خروش کو دیکھ کر سر محمد یعقوب صاحب اندر سے واپس چلے آئے اور ...

ترتیبت جلسہ

ایک عظیم الشان جلسہ

گرفتاری کرانے کی کوشش

یہودی مال کا بائیکاٹ

سعی ناکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ ہجری

صوبہ سرحد میں "اصلاحات" کا نفاذ

آرڈیننسوں کا اجراء، گرفتاریوں کی بھرمار اور گولیوں کی بارش

جس وقت وزیر اعظم کے اعلان پر بعض ناعاقبت اندیش اور کوتاہ بین مسلم اخبارات نے شور مبارکباد بلند کیا تھا اور صوبہ سرحد کو نام نہاد سکیم کے مطابق اصلاحات دیئے جانے کے وعدہ پر اظہار مسرت و اطمینان کیا جارہا تھا ہم نے اسی وقت کہا تھا کہ انگریزوں کی یہ تمام بلند خیالیاں کسی زبردست تباہی کا پیش خیمہ ہیں جس کے لئے صوبہ سرحد کے بدنصیب باشندوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ انگریز صوبہ سرحد کو کسی صورت میں آزاد کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کے برعکس ہر وقت اس فکر میں ہے کہ اپنی حکومت کے آہنی پنجہ کو اس صوبہ کی خالص مسلم آبادی پر اور زیادہ سخت اور مضبوط کردے ...

... اور سرحد کے ہزاروں گرفتار شدہ بلا کو رہا کرکے تلافی مافات کی سعی کرے ... احوال کی کوئی توقع کی جاسکتی ہے۔ ورنہ حکومت کا یہ طرز عمل مصالحت کے تمام امکانات کو ایک طویل عرصہ کے لئے بالکل تباہ و برباد کردے گا اور حکومت کے خلاف لوگوں کے جذبات عام اس سے کہ وہ اب تک کانگریس میں شریک رہے ہوں یا نہ رہے ہوں اس قدر مشتعل ہو جائیں گے کہ ان کا ہر جگہ آرڈیننسوں کے ذریعہ قابو میں رکھنا غیر ممکن ہوگا۔ صوبہ سرحد میں اس وقت حکومت اپنی تہذیب کھو رہی ہے۔ اگر یہی پالیسی کچھ دنوں اور قائم رہی تو اس کے خطرناک نتائج کی ذمہ داری لارڈ ولنگڈن اور ان کی حکومت پر عائد ہوگی اور پھر ان کا کوئی عذر نہ سنا جائے گا۔

فسادات لاہور

لاہور سے ہندو مسلم فساد کی جو اطلاع آئی ہے وہ خصوصیت کے ساتھ موجودہ حالات میں بے انتہا افسوسناک اور رنج دہ ہے۔ عین اس وقت جبکہ حکومت نے صوبہ سرحد اور صوبہ متحدہ میں تشدد کا دور شروع کر دیا ہے۔ خان عبدالغفار خاں پنڈت جواہر لال نہرو، مسٹر تصدق احمد خاں شروانی، مسٹر شیروانی اور دوسرے جلیل القدر رہنما اور قومی کارکن گرفتار کر لئے گئے ہیں اور کئے جا رہے ہیں مختلف مقامات پر گولیاں چل چکی ہیں اور ... سے اس قسم کے فساد کی خبر آنا ہر محب وطن کے لئے انتہائی تکلیف کا موجب ہو رہا ہے۔ لاہور کی اطلاعات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فساد کی ذمہ داری ہندؤں کے اس شرانگیز طبقہ پر عائد ہوتی ہے جو کشمیر کی تحریک آزادی کو فرقہ وارانہ جنگ ...

نہ صرف لاہور کے گذشتہ فسادات پر اظہار ندامت کریں گے بلکہ آئندہ بھی تحریک کشمیر کے سلسلہ میں احرار کی ناجائز مخالفت اور فتنہ انگیزی سے باز آئیں گے۔

سی۔ آئی۔ ڈی کی نظر عنایت

دہلی پولیس کی جو رپورٹ ۱۹۳۰ء کی بابت حکومت صوبہ کی جانب سے شائع ہوئی ہے اس میں ایک پیراگراف جمعیۃ علماء ہند کے متعلق بھی ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

ایک دوسری جمعیۃ جس کی طرف سی۔ آئی۔ ڈی کو عمیق توجہ منعطف کرنی پڑی ہے جمعیۃ العلماء ہے۔ چونکہ دہلی اس جمعیۃ کا صدر مقام ہے اور اس لئے یہاں پر شمالی ہند کے اکثر حامی کانگریس علماء آتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ مولانا احمد سعید صاحب اور مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے مکانات بھی اتفاق سے اسی شہر میں ...

قادیانی کو صدر بنانے کا افسوسناک انجام

(بسلسلہ صفحہ ۲)

فیصلہ کی تائید نہیں کر سکتی۔

اس کے بعد مولانا محمد ابراہیم صاحب نے قادیانیوں کی مذہبی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں مسلمانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ مسلمان نہیں سمجھتا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ انہیں ایک مسلم جماعت کی قیادت کس طرح دی جاسکتی ہے ...

بدترین قسم کا رجعت پسند طبقہ داخل کر لیا گیا جسے کسی حلقہ اور کسی جماعت میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ اگرچہ یہ کارروائی اتفاقی تھی مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم کانفرنس کی طرح مسلم لیگ کی حیثیت یک طرفہ ہوگئی اور وہ بھی اپنی ترکیب کے اعتبار سے ایک خالص رجعت پسند جماعت بن گئی۔

بدحواسی اور پریشانی

بے ضابطہ گفتگوئیں

پرامن اور منظم مظاہرہ

قادیانی صدر کا انتخاب

فتحپوری ہال پر قبضہ

لیگ کا ناکام اجلاس

کونسل کا جلسہ

... اس ترکیب سے کورم پورا ہوگیا تو بجائے التواء اجلاس کی تجویز منظور کرنے کے کارروائی شروع کردی گئی۔ اس قسم کی حرکتیں ذمہ دار اراکین کے دامن پر ایک بدنما دھبہ ہیں۔ کونسل کے اجلاس میں جو کارروائی ہوئی وہ اور بھی زیادہ شرمناک ہے۔ لیگ کے تمام قوم پرور عنصر کو کونسل سے خارج کر دیا گیا اور اس کی بجائے ...

تصحیح

الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت کے صفحہ ۳ کالم ۲ میں کاتب صاحب کی مہربانی سے بجائے مقال کے انتقال لکھا گیا ہے۔ ناظرین کرام تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیٹر)

دہلی میں جھنڈے کی سلامی ہڑتال جلوس اور جلسہ

سرحد اور یوپی کے آرڈیننسوں کی مذمت

آرڈیننسوں کی واپسی پر کانفرنس کی کمیٹیوں سے تعاون ہو سکیگا

سرحد کے سرخپوشوں کو کس جرم کی بنا پر گولیوں کا نشانہ بنایا گیا؟

انجمن فلاح ہند کے جلسہ میں گاندھی جی کی زبردست تقریر

سکھر یو اور جنید ونی بی کے نام نوٹس

لاہور کے فساد میں دو مسلمان اور شہید ہوئے

ایک ہندو بھی جانبر نہ ہو سکا

تیسری گول میز کانفرنس بھی ناکام رہیگی

بائیکاٹ کی تحریک کو کامیاب بنانا چاہئیے

سابق صدر اسمبلی کا بیان

گاندھی جی کو تصفیہ حقوق کا مشورہ

شیخ نجم العارفین صاحب کا تار

اسوقت تک ۱۱۲۸ سرخپوش گرفتار کئے جاچکے ہیں

ریاست جموں میں بارہ مسلمان شہید کردیئے گئے

جمعہ کی نماز کے وقت ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا

پولیس اور ہندوؤں کے ہاتھوں خانۂ خدا کی توہین

حجاز میں جنگ اور قحط کا کوئی خطرہ نہیں

امام یحیی الیمنی اور ملک الحجاز میں معاہدہ ہو گیا

مشترکہ بورڈ کے نام سے غلط اعلانات

مسلم خواتین اور بچوں کا جلوس

ڈوگرہ پولیس کے حکم کی پامالی

دہلی میں راندیری قافلہ کا ورود

مراد آباد کا دوسرا دستہ بھی پہونچ گیا

کانپور کا جتھہ دہلی پہونچ رہا ہے

بمبئی میں کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

گاندھی جی وائسرائے کو ایک مکتوب ارسال کرینگے

صوبہ سرحد کے رہنماؤں سے تبادلۂ خیال

"نادر افغان"

تحریک کشمیر کو کامیاب بنانے کا عزم صمیم

سیالکوٹ میں علماء اور مشائخ کی کانفرنس

آج سول نافرمانی کا ۵۹ واں دن ہے

اس وقت تک شمع حریت کے

۲۳۸۴۷

پروانے کشمیر کے سلسلہ میں جیلوں میں جاچکے ہیں

شہداء کی کل تعداد

۱۴ ہے

کمپنی باغ کی مسجد کے متعلق ڈپٹی کمشنر کا فیصلہ

قطعہ زمین پر مسلمانوں کو قبضہ دیدیا گیا

گمشدہ کی تلاش

صوبہ سرحد میں خدائی خدمتگاروں کو گولی کا نشانہ بنادیا گیا!

۱۶ سرخپوش شہید اور ۲۹ زخمی ہوئے

سرحد کے واقعات پر گاندھی جی اور سر ذوالفقار علی خاں کا بیان

لاہور میں مسلمانوں کے خلاف ہندو سورماؤں کے جنگی مظاہرے

دو مسلمان شہید کردیئے گئے شہر میں کرفیو آرڈر اور ۱۴۴ کا نفاذ

میرٹھ سہارنپور اور اجمیر کے قافلوں کی گرفتاری اور سزایابی

دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

گرفتاریاں اور سزائیں

دوسرے مسلمان کی شہادت اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

بمبئی میں گاندھی جی کا ورود مجمع عام میں تقریر

میں دس لاکھ جانیں قربان کردونگا

حکومت تمام نسل کو بزدل نہیں بنا سکتی

گرفتاریاں اور سزایابیاں

ڈاک اور تاروں پر سنسر

سرحد میں مجسٹریٹوں کو خاص اختیارات

نئے مجسٹریٹوں کا تقرر

طرابلس کے سنوسی مجاہدین کا جہاد

ایک معرکہ میں ۵۰ مجاہدین کی شہادت

لاہور کا فساد ہندوؤں کی اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہے

نور محمد کے قتل کے ذمہ دار ہندو ہیں

"ویر بھارت" کے نمائندہ کا اعلان حق

سرحد کے تمام جرگوں کو ناجائز قرار دیدیا گیا

چار سو آدمی گرفتار پشاور میں فوج کا پہرہ

سرخ قمیص والوں کی زبردست گرفتاریاں

سرخ قمیص پہننا جرم ہے

سرحد کے ظالمانہ قوانین کی موجودگی میں

سرحدی مسلمانوں کا خون ہندوستان کے مسلمانوں کو مشتعل کردیگا

جدید آرڈیننسوں کے متعلق سر ذوالفقار علی خاں کا بیان

امرتسر میں ہندوؤں کی مفسدہ پردازیاں

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

(ویر بھارت)

یو۔پی میں آرڈیننسوں کا زور اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

پنڈت جواہر لال نہرو اور تصدق احمد خاں شیروانی کی گرفتاری

الہ آباد ۵ دسمبر۔ صوبجات متحدہ کے اضلاع سے یہاں آرڈیننس جاری ہے جو خبریں آ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً ہر جگہ عام طور پر گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے مگر گذشتہ تین چار دن سے اس کی رفتار سست ہے البتہ آرڈیننس کی رو سے نظر بندی اور میونسپلٹی کی حدود سے باہر نہ نکلنے کے احکام بڑی تیزی سے اور کثرت سے جاری کئے جا رہے ہیں۔

حکومت کی اس روش سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ گرفتاریوں کی وجہ سے لوگوں میں اشتعال پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے بجائے

شمالی اور مغربی اضلاع سے دورہ کر کے واپس آئے تو انہیں بھی الہ آباد سے باہر جانے کی ممانعت کر دی گئی۔

لیکن یہ دونوں حضرات اس پر تلے ہوئے تھے کہ وہ بمبئی ضرور جائیں گے خواہ یہ حکم نافذ رہے یا نہ رہے۔ چنانچہ وہ بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے۔

روانگی کے وقت ان دونوں کو یہ یقین تھا کہ وہ ضرور گرفتار کئے جائینگے اور انہیں حکومت کسی طرح بمبئی نہ پہنچنے دیگی چنانچہ پنڈت جی اور شیروانی صاحب کو اسٹیشن پر نہایت ہی پرجوش طریقے پر الوداع کیا گیا۔

عمارت چھوڑنے کا حکم

اس سلسلہ میں الہ آباد ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو جسے خبر ہے ضلع آرڈیننس کی رو سے پہلے ہی یہ حکم دے چکے ہیں کہ وہ اس عمارت کو استعمال نہیں کر سکتی جس میں اس کا دفتر ہے مالک جائداد نے یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ اس مکان کو خالی کر دیں تاکہ وہ آرڈیننس کی زد سے محفوظ ہو جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی مذکور کے سکرٹری نے خالی کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن ایک ہفتہ کا نوٹس مانگا ہے۔

اسی طرح جسرو ضلع الہ آباد میں کانگریس کے دفتر پر پولیس نے تالا پڑا دیا ہے اور دس آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

کان پور کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں گرفتاریوں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور اس وقت تک ۴۰ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سیاباسو میں ایک ماہ کے لئے کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک صوبجات متحدہ میں کل ۷۵ آدمی مختلف دفعات تعزیرات ہند اور آرڈیننس کی رو سے گرفتار ہو چکے ہیں۔

اٹاوہ میں صوبہ کی سیاسی کانفرنس کا جو اجلاس ہونے والا تھا اسکے ارکان نے ملتوی کر دیا ہے لیکن پھر بھی مقامی پولیس نے جگہ پر قبضہ کر لیا ہے جہاں کانفرنس منعقد ہونے والی تھی۔

گرفتاری کس طرح ہوئی

ارارت نگر میں جو حدود الہ آباد کا آخری اسٹیشن ہے، مسٹر میرس وارنٹ لئے موجود تھے۔ انہوں نے گاڑی پہنچتے ہی وارنٹ دکھا کر انہیں اتار لیا اور موٹر لاری میں جو پہلے سے تیار تھی بٹھا کر نینی جیل لے آئے۔

گرفتاری کی خبر پہنچتے ہی شہر میں عام ہڑتال کا اعلان کر دیا گیا شہر کے علاوہ جہاں تک باہر کی اطلاعات آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ کے مختلف مقامات پر ہڑتال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

شیروانی صاحب کا تار گاندھی جی کے نام

معلوم ہوا ہے کہ شیروانی صاحب نے اپنی گرفتاری کے بعد فوراً ہی گاندھی جی کے نام ایک بحری پیام بھیجا ہے جس میں ان کی بخیریت واپسی پر مبارکباد دی ہے اور اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے اور یقین دلایا ہے صوبہ متحدہ کی کانگریس ان کے جھنڈے کے نیچے آزادی کی جنگ کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے

جواہر لال نہرو اور شیروانی صاحب کی گرفتاری

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی

الہ آباد ۲۶ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو حال میں بمبئی سے الہ آباد آ رہے تھے کہ سیاسی کانفرنس کے اجلاس میں شرکت کے لئے اٹاوہ جائیں تو انہیں آتے ہی آرڈیننس کے ماتحت حکم دیکر الہ آباد سے باہر جانے سے روک دیا گیا تھا لیکن چونکہ کانفرنس کا انعقاد ملتوی کر دیا گیا تھا اس لئے خیال تھا کہ اب یہ حکم بھی منسوخ ہو جائے گا۔ اور پنڈت جی بمبئی جا سکیں گے۔

اسی طرح تصدق احمد خاں صاحب شیروانی جب صوبجات متحدہ کے

کلکتہ میں بڑا دن بڑی تشویش سے گذرا گیا

مفرور انقلابیوں کی موجودگی سے پولیس میں بے کلی

ناچ کے وقت اسلحہ خانہ پر حملہ کا اندیشہ

کلکتہ ۲۶ دسمبر۔ بڑے دن کے جشن اور مسرتوں کے ساتھ ساتھ یہاں پولیس کے خاص انتظامات بھی کرنے پڑے خصوصاً گذشتہ چند دنوں کے دوران میں جو دھمکیاں دی گئی ہیں ان کی وجہ سے گذشتہ سال چاٹگام کے واقعہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اس واقعہ کے لئے جمعہ کا دن مقرر تھا اور ناچ ہی کے وقت اسلحہ خانہ پر حملہ کیا جانے والا تھا لیکن وہ اتفاق سے بار آور نہ ہو سکا۔

لیکن چونکہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کلکتہ میں اس وقت متعدد انقلابی مفرور چھپے ہوئے ہیں اس لئے یہاں ہر قسم کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

شیروانی صاحب نے اپنی جگہ صوبہ کانگریس کمیٹی کی صدارت کے لئے بابو موہن لال سکسینہ کو نامزد کیا ہے۔

مقامی حالات میں کوئی غیر معمولی تغیر نہیں ہوا ہے البتہ پھولپور اور دیگر مقامات پر الگذاری کی وصولی کے سلسلہ میں قرقیاں دیکھو بہ آہر ہو رہی ہیں چنانچہ پنڈت برج کشور مالوی کی جائداد جو پھولپور تحصیل میں واقع ہے بقایا مالگذاری کے سلسلہ میں قرق ہو گئی ہے۔

خان عبد الغفار خان اور جواہر لال نہرو کی گرفتاری

تمام ہندوستان میں ہیجان۔ ہڑتالیں اور جلسے

خان عبد الغفار خاں، پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کی گرفتاری پر تمام ہندوستان میں تشویش پیدا ہو گئی ہے اور حکومت کے اس رویہ کے خلاف زبردست احتجاج کیا جا رہا ہے۔ لاہور، پونا، بنارس، سکندرآباد، کراچی، دہلی، بمبئی اور متعدد مقامات پر ہڑتالیں کی گئیں، جلوس نکالے گئے اور جلسے منعقد کئے گئے۔ اور گرفتار شدہ لیڈروں کی خدمتوں میں ان کی گرفتاری پر مبارکباد پیش کی گئی۔

خان عبد الغفار خاں کے بھائی نینی جیل میں

الہ آباد ۲۶ دسمبر۔ خان عبد الغفار خاں کے بھائی ڈاکٹر خان کو الہ آباد پہنچا دیا گیا ہے اور آپ کو نینی جیل میں محبوس کر دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک خان عبد الغفار خاں کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کو کہاں بھیجا گیا ہے۔

یو۔پی کے آرڈیننس میں توسیع

لکھنؤ ۲۸ دسمبر۔ یو۔پی کا نادہندی آرڈیننس ضلع فرخ آباد میں بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

صوبہ سرحد کیلئے تین آرڈیننس۔ گرفتاری کیلئے وسیع قوانین

خان عبد الغفار خان اور آپ کے رفقار کی گرفتاری

سرخ قمیص والوں کی مزاحمت

اسی طرح گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں ان کی جماعت نے تعزیری قوانین میں بھی مزاحمت کی اور حکومت کی راہ میں مشکلات پیدا کیں وہ جرائم کا اخفا کرتے تھے لوگوں کو دھمکیاں دیتے تھے اور مختلف صورتوں میں جرمانہ وغیرہ کے ذریعہ اپنا حق جتلاتے تھے ۔ دفعہ ۱۴۴ عائد کی گئی لیکن انہوں نے اس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی۔

اسی طرح اس بیان میں لکھا گیا ہے کہ خان عبد الغفار خاں نے قومی منافرت پھیلائی اور لوگوں کے اس طرح جذبات برانگیختہ کئے کہ انگریزوں سے نفرت ہو جائے ہری کشن حملہ آور گورنر پنجاب کے ساتھ سرخ قمیص والوں نے ہمدردی ظاہر کی اور اس طرح قتل و غارت کے جذبات کی حمایت کی۔ اسی طرح اس قسم کی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں کہ پشاور کے باشندوں میں بھی باہمی نفرت پیدا ہو گئی ہے۔

خان صاحب گرفتار کر کے انڈمان بھیج دیے گئے؟

گرفتاری پر چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

نئی دہلی ۲۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ خان عبد الغفار خاں ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب اور مسٹر سعد اللہ خاں اور قاضی عطاء اللہ خاں وکیل مردان کو شاہی ریگولیشن کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ حضرات آج یہاں ایک بند اسپیشل میں دہلی کی طرف سے گئے۔ اسٹیشن پر کسی کو اطلاع نہ تھی البتہ پولیس کا کچھ انتظام کر دیا گیا تھا قطعی طور پر نہیں معلوم کہ انہیں کہاں لے گئے ہیں اور ان پر کوئی مقدمہ بھی چلایا جائے گا یا نہیں تاہم اندازہ کیا جاتا ہے کہ ان کی اسپیشل کلکتہ کی طرف گئی ہے جہاں سے ان کو غالباً انڈمان میں نظر بند کر دیا جائے۔

تیسرا آرڈیننس۔ تیسرے آرڈیننس کا منشاء یہ ہے کہ حکومت سرحد جس چیز کو چاہے ناجائز قرار دیدے اور اسے اختیار ہوگا کہ وہ ایسے مقامات پر قبضہ کرے جہاں ناجائز انجمنیں ہوں اسی آرڈیننس کی رو سے صوبہ کی حکومت کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ اس قسم کی تحقیقات کے بعد جسے وہ ضروری خیال کرے اس سرمایہ یا رقم کو جو غیر قانونی انجمنوں میں استعمال ہوتا ہو ضبط کرے۔

صوبہ سرحد میں چار ہزار خدائی خدمتگاروں کی گرفتاری

پولیس کی گولی سے ایک آدمی کی شہادت

پشاور ۲۶ دسمبر۔ غیر قانونی انجمن کی رکنیت کے الزام میں ۱۸۸ سرخ قمیص والوں کو اس وقت تک گرفتار کیا جا چکا ہے۔ یہ لوگ پانچ اضلاع میں پکڑے گئے ہیں جو وہاں سرخ قمیص کی تحریک کا کام کر رہے تھے ان میں سے صرف پشاور سے ۱۰۲، ایبٹ آباد سے ۳۶، بنوں سے ۲۶، ڈیرہ اسمعیل خاں سے ۱۳ اور ہزارہ سے ۳۰ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ ان گرفتار شدگان میں دو تو اخباروں کے ایڈیٹر ہیں متعدد مختلف مجالس کے صدر اور دیگر عہدیدار ہیں نیز جتھوں کے کمانڈر۔

دو سو سرخ قمیص والے کوہاٹ میں جمع ہو گئے تھے۔ پولیس نے انہیں روک لیا۔

پشاور کے قریب ایک گرفتاری کے سلسلہ میں پولیس کی طرف سے ایک گولی بھی چلی جس سے ایک آدمی ہلاک ہوا۔

صوبہ سرحد میں اصلاحات کے متعلق چیف کمشنر کا اعلان

اصلاحات کے فوری نفاذ کا وعدہ

پشاور ۲۲ دسمبر۔ ہر قسم کے سیاسی خیالات رکھنے والی جماعتوں کے نمائندے، بار ایسوسی ایشن کے ارکان، مقامی سرکردہ لوگ اور فوجی عہدیدار جن میں کمانڈر پشاور ڈسٹرکٹ بھی شامل تھے آج بعد دوپہر چیف کمشنر کے دربار میں شامل ہوئے۔

نفٹننٹ کرنل گرنفیتھ چیف کمشنر نے شروع ہی میں ان امور کا حوالہ دیا جن کی وجہ سے باشندگان صوبہ کے دلوں میں اپنے معاملات کے نظم و نسق میں حصہ لینے

سرحد پر ڈھائی لاکھ مجاہدین کا اجتماع

خاں صاحب کی گرفتاری پر ڈیلی ایکسپریس کی ہرزہ سرائی

اخبار ڈیلی ایکسپریس (لندن) کا نامہ نگار مظہر ہے کہ خان عبد الغفار خاں نے ڈھائی لاکھ کا لشکر سرحد پر تیار کر لیا تھا ...

ان مسائل پر عمیق نظر ڈالیں گے اور ہم سب ساتھ کامل ترین اتحاد عمل ...

سرحد میں تین آرڈیننسوں کا نفاذ

قومی سرمایہ کی ضبطی کے اختیارات

بنگال میں انقلابیوں کا قلع قمع

کانپور میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

محبوب عاشق کے قدموں پر

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ ۔ لال کنواں دہلی

مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ

قرآن مجید مترجم

سوزاک ۔ گنوریا یعنی سوزاک اور اسکا علاج

حکیم سید محمد عزیز الحسن بری گھاٹ بھوپال

جوان بنانے والی معجون

دہلی کے بقائی خاندان کا مشہور و معروف دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

حب نعمت رجسٹرڈ

منیجر دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

فرخ الالارم ٹائم پیس

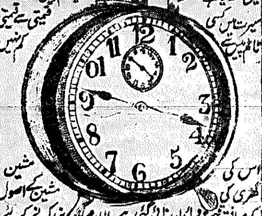

شب چراغ پاکٹ واچ

دی جان سن واچ ہاؤس

مشہور سلکی ٹسری صافے

سلکی ٹسری صافہ نہایت مضبوط اور پائیدار

جنرل ٹریڈنگ ایجنسی جگ سلاتی ٹانڈہ

اسلامی دنیا کیلئے ایک نایاب تحفہ

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ۔ لاہور

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

فتنہ نگار کا انسداد

سگنل ڈاون ہو گیا

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

شعبہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ سرکار عالی

کو

فلسفہ کی انگریزی اور جرمنی کتابوں کے ترجمہ کے لئے ایسے مترجم کی ضرورت ہے جو ان زبانوں سے اردو میں بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کر سکے۔ یورپ کے تعلیم یافتہ اشخاص کو جو زبان اردو سے بخوبی واقف ہونگے ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ ۳۰۰۔۲۵۔۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہوگی درخواستیں مع اسناد اور علمی کارناموں کے ناظم دار الترجمہ کے پاس یکم فروری ۱۹۳۲ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

محمد عنایت اللہ ناظم دار الترجمہ حیدر آباد دکن

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۲

مولانا شوکت علی صاحب کی سیاست پر عربی اخبار الجہاد کا تبصرہ

انگریزوں کو بری الذمہ قرار دینا کہاں تک صحیح ہے؟

ہم مسلمانان عالم کے لئے یہ واقعہ کس درجہ الم ناک ہے کہ ہندوستان کے ہندو مسلمان باہم کسی ایسے سمجھوتے پر نہیں پہونچے جو ان کی نا اتفاقی کا خاتمہ کر دے اور وہ غاصب کی مقاومت میں متحد ہو جائیں!

معاصرین کے افکار و آراء

صوبہ سرحد میں اصلاحات کا سبز باغ (ریاست)

گزشتہ سال سرحد کے پانچ سو بہادر فرزندوں نے گاندھی جی کے جھنڈے کے نیچے عدم تشدد کی جنگ میں جو اپنی جانیں مادر وطن پر قربان کی تھیں ان کے خون کی قیمت میں حکومت ہند صوبہ سرحد کو اصلاحات عطا کرنا چاہتی ہے چنانچہ ۲۲ دسمبر کو پشاور میں چیف کمشنر کا دربار ہوا اور سرحد میں نئے آئین میں اصلاحات کے عنقریب نافذ ہونے کا اعلان بھی کر دیا گیا۔

اتحاد ایشیا کا آوازہ کہن (مدینہ)

جمہوریہ ترکیہ کے صدر اعظم غازی عصمت پاشا ماسکو کا عزم کرتے ہیں اور مشرقی دنیا میں اتحاد ایشیا کا آوازہ کہن بلند ہو جاتا ہے۔

بھوپال کے خلاف گرجی ٹیٹن (حقیقت)

احرار اسلام زندہ باد (ہند)

محمد توفیق ایاب (ایڈیٹر الجہاد)

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

"ماءاللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ "منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی"

بالکل مفت

طلائے عزیز اکثر حکماء اور وید قیمتی طلے بنایا کرتے ہیں اور ان کی قیمت ... روپیہ اور ... روپے مقرر کرتے ہیں بلکہ بعض جگہ تو پچاس پچاس روپے دینے پڑتے ہیں مگر تمام لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ... ہمارا طلائے عزیز ضرور منگائیں ... گویا اس قیمت میں یہ آپ کو بالکل مفت ہے۔ فہرست دواخانہ مع جنتری مفت طلب کیجئے۔

ملنے کا پتہ

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

حلفیہ بیان آنریری سابق مشیر مال ضرغام اللہ خاں کا مدعا

فی زمانہ جھوٹے مشتہر حکمت سے ناآشنا بیت کے مجبور فرضی سرٹیفکیٹوں کے اعتبار سے بیمار نامردی کے گلے پر چھری پھیرنے میں دریغ نہیں کرتے درنہ اصول قدیم اور جدید کی رو سے کسی ایک اکسیر کا نامردی جریان منی سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے صحیح ثابت ہونا قطعاً غلط اور سفید جھوٹ ہے ایک اکسیر چاہے دس ہزار کی قیمت سے بھی کیوں تیار نہ کیا ہو ایسے مایوس بیمار خانصاحب کا مجوزہ نقشہ سوالات ہم سے مفت منگا کر بعد خانہ پری واپس بھیجکر خانصاحب کے تیار کردہ اکسیرات کے استعمال سے قدرت کا نظارہ دیکھیں ... الشتہر

منیجر دواخانہ امیر الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg: Co: India
POST BOX 88 Karachi

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حسین آبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ... اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

دہلی دواخانہ کا کرشمہ عظیم!

فہرست کلاں مفت جمال پلس رہبار سکا حوالہ ضرور دیں

منیجر دہلی دواخانہ صدر بازار منڈی روئی دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ ... مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک دو روپے ...

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ھدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... قسم دوم حاشیہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے ... فرمایا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ دس روپے علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۰ ہجری

برطانوی تدبر کا دیوالہ

گاندھی جی کو لارڈ ولنگڈن کا جواب

بمبئی اور کلکتہ کی تازہ ترین اطلاعات سے ملک کے طول و عرض میں اضطراب

نہ ہوں اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو یقیناً یہ ایک غلطی ہے اور بہت بڑی غلطی ہے۔

گاندھی جی نے اپنے سب سے پہلے تار میں صرف یہ کہا تھا کہ جدید آرڈیننس اور ان کی بنا پر صوبہ سرحد میں جو گولیاں چلائی گئی ہیں اور یوپی اور سرحد میں جو گرفتاریاں ...

گرفتاریوں کی تعداد بلا خوف تردید بڑھ رہی ہے۔ سیکڑوں کاروں اور مشین گنوں کی نمائش کی جا رہی ہے اگر وہاں بے دریغ چلائی جا رہی ہیں۔ شہداء و مجروحین کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا سخت دشوار ہو گیا ہے، ایک اطلاع کے مطابق ... اگر ہم سرکاری بیانات کی طرح ان غیر سرکاری اطلاعات کو مبالغہ آمیز بھی قرار دیں تو بھی اس سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حالات ایک خطرناک حد تک پہنچ چکے ہیں اور اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت جلد سے جلد اس تشدد کو روک دے ... اس سے کسی دور اندیشی کی توقع رکھنا بھی فضول ہے لیکن اس کے باوجود ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وائسرائے سے اپیل کریں کہ وہ آرڈیننسوں کو واپس لے لیں ... کا نتیجہ حکومت کے لئے کس قدر تباہ کن ثابت ہوگا۔

یونائٹڈ لیگ کانفرنس کمیٹی

جب سے کہ سر آغا خاں نے اپنے ایک خط میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کو ملا کر ایک جماعت یونائٹڈ مسلم کانفرنس لیگ کے نام سے بنادی جائے مسلمانوں کے بعض اخبارات میں اس پر بڑے شد و مد سے مباحثہ و بحث کی جا رہی ہے۔ ... وقت اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے ...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آزاد مؤمنہ کا پردہ اجنبیوں اور نامحرموں کے سامنے آنے میں از روئے قرآن و حدیث وفقہ کیا ہے؟ برقعہ اوڑھنا واجب ہے؟ یا چہرہ اور ہاتھ کھول کر نکلنا جائز ہے؟ اور اگر جائز ہے تو اس شخص کی نسبت شرع کا کیا حکم ہے جو عورتوں کو گھر میں بیٹھے رہنے پر مجبور کرے چار دیواری سے نکلنے نہ دے یا بغیر برقعہ کے کہیں آنے جانے سے روکے۔

الجواب

پردے اور حجاب کے حکم کا مدار خوف فتنہ پر ہے اور ظاہر ہے کہ چہرے پر نظر پڑنی اس بارے میں زیادہ مؤثر ہے اس لئے فقہائے کرام نے مؤمنہ محرمہ کے لئے اجانب کے سامنے کشف وجہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔ ...

استفتاء

...

الجواب

(۱) زن و شوہر میں کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اگر زوج مسلمان رہے گا اور زوجہ مرتدہ ہو جائے گی تو جب بھی نکاح ٹوٹ جائے گا۔

فقط واللہ اعلم

(۲) شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم مگر اس سیدانی لڑکی کے اولیاء کو اس نکاح کے فسخ کرانے کا اختیار ہوگا بوجہ غیر کفو ہونے کے فقط

اجابہ و کتبہ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

ضروری اطلاع

اخبار کے اکثر نئے خریدار صاحبان وی پی وصول کرنے کے بعد ہی اخبار انتظار کرنے لگتے ہیں اور دو چار دن انتظار کرنے کے بعد شکایتی خطوط کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اخبار اسی وقت جاری کیا جاتا ہے جب وی پی کی رقم دفتر کو وصول ہو جاتی ہے۔

نیز اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسہ کا ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

یوم رئیس الاحرار

مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں مسلمانان ہند کی جو خدمات انجام دی ہیں اور ان کے دلوں میں آزادی وطن کی جو تڑپ پیدا کی ہے وہ رہتی دنیا تک مولانا کی یاد کو قائم رکھے گی اور جب تک اس سرزمین پر ایک مسلمان بھی زندہ ہے مولانا کا نام انتہائی عزت و احترام کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔ گزشتہ سال مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات نے تمام عالم اسلامی کو حزن و ملال کے سمندر میں غرقاب کر دیا تھا اور امت مرحومہ کو اس حادثۂ فاجعہ سے وہ صدمۂ عظیم پہنچا تھا کہ ہر مسلمان مضطرب و بے چین نظر آتا تھا۔ مولانا کی یاد کو تازہ کرنے اور مرحوم کے روشن کارناموں کو پیش کر کے قوم کو پستی سے بلندی کی طرف لے جانے کے لئے امسال ۴ جنوری کو تمام ہندوستان میں یوم رئیس الاحرار منایا جا رہا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تمام ملک کے مسلمان مختلف مقامات پر اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں گے جو اس سلسلہ میں شائع کیا گیا ہے۔ دہلی میں بھی یوم رئیس الاحرار منانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں اور اس سلسلہ میں مجلس خلافت کی ایک سب کمیٹی کچھ کام بھی کر رہی ہے مگر محض اس سب کمیٹی پر کام چھوڑ دینے سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ مسلمانان دہلی کے شایان شان مظاہرہ ہو سکے گا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مجلس احرار اسلام دہلی اپنی پوری قوت کے ساتھ ۴ جنوری کے جلسہ اور جلوس کو شاندار بنانے کے لئے آمادہ ہو جائے ...

سوقیانہ انداز

...

سرحد میں تشدد کی گرم بازاری

...

مسلمانوں کو قادیانی صدارت پر کیوں اعتراض ہے

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی طرف سے سر محمد یعقوب کے خط کا جواب

قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند آج کل لاہور میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور دربار گرز حکومت پنجاب سے جو احرار اسلام کی جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس میں آپ احرار کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ سر محمد یعقوب نے حضرت مولانا کے مکتوب گرامی کا جواب دیتے ہوئے بعض اخبارات میں جو بیان شائع کرایا تھا اس پر الجمعیۃ کی گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ایک اجمالی تبصرہ کر دیا گیا تھا اور یہ کہا گیا تھا کہ اس بیان کا مفصل جواب خود حضرت مولانا ہی دیں گے ...

— (ایڈیٹر)

بیزاری کی چوتھی وجہ

سر محمد یعقوب کا خط

مرزائیت اور دوسرے فرقوں کا مقابلہ

اساسی اختلاف

قادیانیوں کی انگریز پرستی

سر آغا خاں اور ظفر اللہ خاں

قادیانیوں سے مسلمانوں کی بیزاری

بیزاری کی پہلی وجہ

بیزاری کی دوسری وجہ

بیزاری کی تیسری وجہ

کانگریس میں شرکت اور اتباع

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حکومت حجاز و روسی تعلقات کی مؤثر تردید

سرزمین حجاز قحط، مالی دشواریوں اور قرضہ کی لعنت سے پاک ہے

انگریزی اور عراقی جرائد کا خطرناک پروپیگنڈہ

آج کل حکومت حجاز پر اخبار کی خاص نظر پڑ گئی ہے اور اس کی قوت کو توڑنے اور حکومت کے وقار کو تباہ کرنے کے لئے انگریزی اور عراقی اخبارات اپنا پورا زور خرچ کر رہے ہیں۔ ...

یہ تو انگریزی اخبارات کا حال ہے۔ رہے عمان کے عراقی اخبارات سو ان کی خبروں پر وثوق کر لینا کسی احمق کا ہی کام ہو سکتا ہے کیونکہ انہوں نے سلطان ابن سعود اور آپ کی حکومت کو بدنام کرنے کا ایک مدت سے ٹھیکہ لے رکھا ہے ...

ان عراقی اخبارات نے اس وقت یہ پروپیگنڈا کرنا شروع کیا ہے کہ حجاز میں قحط اور کساد بازاری کا دور دورہ ہے اس لئے سلطان کی طرف سے کوشش کی جا رہی ہے کہ آئندہ موسم حج میں حجاج سے بطور محصول ایک زبردست رقم وصول کی جائے تاکہ حجاز کی مالی حالت میں اصلاح ہو سکے۔ خدا ان اخبارات کو ہدایت کرے کہ وہ اپنی صحافتی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ ان خبروں کے متعلق صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ ان میں صداقت کا کوئی شائبہ بھی نہیں ہے۔

حجاز میں نہ تو قحط ہے نہ اتنی کساد بازاری کہ باشندوں کی معیشت تنگ ہو جائے اور نہ حکومت حجاز کا حجاج پر مزید محصول عائد کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔

ترکی عراقی سرحد پر کردی بغاوت کے شعلے

کردی قبائل نے عراقی فوج کو شکست دیدی

عراق کے شمال میں قبائل کی جنگی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں جنہوں نے سخت پریشانی پھیلا دی ہے۔ ...

ان کے علاوہ ایرانی سرحد پر بھی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے اور حکومت ایران نہایت ہوشیاری سے قبائل پر کنٹرول حاصل کرنے میں مشغول ہے۔ یہ کردی قبائل ایرانی عراقی سرحد پر پہاڑی مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ...

فلسطین کی مؤتمر اسلامی کے نتائج

اٹلی کے مظالم بیان کرنے پر ایک نمائندہ کا اخراج

فلسطین کی مؤتمر اسلامی کے اجلاس ختم ہو چکے اور مندوبین اپنے اپنے وطن کو واپس ہو گئے۔ مؤتمر کی ایک مجلس عاملہ مقرر کی گئی ہے جس میں مفتی اعظم کو پوری قوت حاصل ہوگی کیونکہ آپ اس کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ اگر فلسطین سے باہر کے مسلمانوں سے مجوزہ رقم وصول ہو گئی تو مفتی اعظم اپنی خواہشات کو بروئے کار لانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔

مؤتمر اسلامی جس طرح شروع ہوئی تھی اسی طرح ختم ہو گئی اور نتائج کے اعتبار سے وہ اوّل تا آخر ناکام رہی۔ مؤتمر کے آخری اجلاس میں ایک مصری نمائندہ نے حکومت اٹلی کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریر کی اور طرابلس کے مظالم مسلمانوں کے واقعات کو نہایت پرجوش اور ہنگامہ خیز الفاظ میں بیان کیا، چنانچہ اس پر اٹلی کے سفیر نے نوٹس لیا اور حکومت فلسطین سے درخواست کی کہ اس کو خارج البلد کر دیا جائے ...

ترکی حکومت کی مالی حالت

غیر ملکی اشیا کی درآمد پر پابندیاں

... انگورہ کی گورنمنٹ نے ایک تار کے ذریعہ تمام محکموں کو اطلاع دی ہے کہ غیر ملکی اشیاء کی درآمد روک دی جائے ... اس کا مقصد یہ ہے کہ ترکی مملکت کا تجارتی توازن قائم ہو جائے اور ملکی مصنوعات کو ترقی ہو۔

وزیر اعظم نوری پاشا کا سفر انگورہ

عراق کو انتداب کے پنجہ سے چھڑانے کی سعی

بغداد سے وزیر اعظم نوری پاشا بذریعہ ہوائی جہاز انگورہ روانہ ہو گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے اس سفر کی غرض صرف ان چند معاہدات پر بحث و تمحیص ہے جو حکومت عراق اور ترکی گورنمنٹ کے مابین تصفیہ طلب ہیں۔ ...

یمن میں ایک پادری کا قبول اسلام

شکار کرنے آئے مگر خود شکار ہو گئے

ایک امریکن پادری ... عرصہ سے یمن کے اطراف میں عیسائی تبلیغ کا جال پھیلا رہے تھے۔ مگر یہاں انکو اطمینان سے قرآن عزیز کے مطالعہ کا موقع ملا ... ایک سال کے بعد یہ پادری صاحب عیسائیت سے متنفر ہو گئے اور تثلیث سے توبہ کر کے توحید کی پناہ میں آ گئے ہیں۔ آپ کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا ہے ...

بغداد میں عیسائی مبلغین کیا کر رہے ہیں؟

...

مراکو کے ایک سلطان کا اعزازی خطاب واپس لیا گیا

سلطان محمد پر ملک معظم کا عتاب

...

بغداد میں براڈکاسٹنگ کا استعمال

مختلف اطراف میں پیغامات بھیجے گئے

...

گاندھی جی کو وائسرائے کا آخری جواب

سابق صدر اسمبلی چندر بوس اور جمنا داس مہتہ کا کانگریس سے اختلاف

مسٹر سبھاش چندر بوس گرفتار کر لیے گئے

نئی دہلی ۴ر جنوری۔ گاندھی جی نے وائسرائے کو جو برقیہ ارسال کیا تھا اس کا جواب وائسرائے کی طرف سے دیدیا گیا۔ اس کا جواب الجواب بھی گاندھی جی نے بذریعہ تار ہز ایکسلنسی کی خدمت میں ارسال کر دیا تھا۔ کل وائسرائے بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے دہلی واپس آ گئے ہیں آپ نے مجلس عاملہ کا ایک فوری اجلاس طلب کیا۔ ...

گاندھی جی اور وائسرائے کے درمیان نامہ و پیام

وائسرائے کا مایوس کن جواب

کانگریس کی مجلس عاملہ کے فیصلے

گاندھی جی اور لارڈ ولنگڈن کے مابین ۲۹ر دسمبر سے جو نامہ و پیام جاری تھا اس کا نتیجہ فوری طور پر تو افسوس ہے کہ مایوس کن ثابت ہوا اور کانگریس کی مجلس عاملہ نے مشروط طریقے پر یہ فیصلہ کر دیا کہ ان حالات میں اس کے لئے سوائے سول نافرمانی شروع کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ...

گاندھی جی کا جواب الجواب

وائسرائے کا صاف جواب

صوبہ سرحد اور صوبجات متحدہ

وزیر اعظم کا بیان

سول نافرمانی ناگزیر ہے

صوبہ سرحد کا معاملہ

مجلس عاملہ کی منظور شدہ تجاویز

محکمہ تار اور سرکاری عدالتوں کا بائیکاٹ

سول نافرمانی کی شرطیں

حکومت کی ذمہ داری

ملاقات کی شرط

مسٹر جیکر اور ڈاکٹر سپرو بیچ میں پڑتے ہیں

سرحد میں حکومت کی سخت گیری امن و امان کو تباہ کر دیگی

وائسرائے کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا تار

جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے وائسرائے کو مندرجہ ذیل تار ارسال فرمایا ہے۔

صوبہ سرحد میں آرڈیننسوں کے ماتحت جو قیامت قائم کر دی گئی ہے اور آتشباری اور بے تعداد گرفتاریوں کا طوفان برپا ہے سرخ پوشوں کی پرامن تحریک کو کچلنے کیلئے مسلمانوں ... کو نشانہ بندوق بنایا جا رہا ہے ... ان ... واقعات پر سخت احتجاج کرتے ہوئے ... حکومت کو تباہ ... سخت گیری اور ہلاکت آفرینی کی ... ہندوستان کے کسی طبقہ اور کسی قوم کو ... برطانوی حکومت سے تعاون کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رکھے گی۔ ہندوستانیوں کی خودداری اور مسلمانوں کے احساس ... کو ... سمجھ لینا خطرناک غلطی ہے۔ مہربانی کر کے حالات کو ... آرڈیننسوں کو فوراً واپس لیکر باشندگان سرحد کیلئے امن کا ... (مولانا مفتی) محمد کفایت اللہ

کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں مباحثے

آرڈیننسوں کو واپس لینے کی درخواست

تحریک بائیکاٹ کیلئے رہنماؤں کی مشاورت

صوبہ سرحد کے لئے اصلاحات کا عجیب و غریب تحفہ

کونسل کے چالیس ارکان میں سے ۱۴ نامزد شدہ ہونگے!

ہندوؤں اور سکھوں کو تناسب آبادی سے تین گنا زیادہ نمائندگی

نئی دہلی ۳۱ر دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ گول میز کانفرنس کی تین کمیٹیوں کے اراکین نامزد ہو چکے ہیں۔ اور لائحۂ عمل تجویز کر لیا گیا ہے۔ گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ کا پروگرام بھی مرتب ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلے میں ۵ر فروری سے پہلے اعلان ہو جائے گا۔

اسی ضمن میں سرحد میں اصلاحات کے نفاذ پر بہت کچھ بحث ہوئی ہے۔ سر اور سر ... نے دوران قیام پشاور میں چیف کمشنر مسٹر ... اور نواب مظفر خاں افسر خصوصی انچارج حق رائے دہی سے گفتگو کی۔ سرخ پوشوں کی سرگرمیوں سے سرحد کی فضا مکدر ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود رائے دہی اور مجلس آئین ساز کے متعلق قواعد و ضوابط کا مسودہ تیار ہو چکا ہے۔ اور اس سلسلے میں دہلی اور پشاور کے درمیان گفتگو جاری ہے۔

سرحد کی مجلس قانون ساز کے چالیس ممبر ہونگے۔ ان میں چھبیس منتخب شدہ اور چودہ نامزد ہوں گے۔ جن میں سے چھ سرکاری حکام میں سے لئے جائیں گے۔ ہندو اور سکھ جو یہاں اقلیت میں ہیں تناسب آبادی سے تین گنا زائد نمائندگی حاصل کریں گے۔

جہاں تک محکمہ جات کی تقسیم کا تعلق ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہیگ کمیٹی کی کل سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اور کارروائی سرانجام دینے میں پنجاب کے قوانین کو نافذ کیا جائے گا۔ اس صوبے کا مرکزی حکومت سے جداگانہ خزانہ رکھنے کا سوال فنانس کمیٹی کے زیر غور ہے اور امید ہے کہ جنوری کے تیسرے ہفتہ تک یہ نتیجہ برآمد ہو جائے گا۔ اس امر پر تعویق اس وجہ سے ہوئی کہ بہت سے امور کے متعلق مقامی حکومت سے استصواب نہیں کیا گیا۔

گاندھی جی خاموش کریں

ہز ایکسیلنسی کی تقریر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے اس کے دوران میں کانگریس کا ذکر کرنے کے بعد گاندھی جی کا نام لیکر ان سے اپیل کی کہ وہ خدارا رک جائیں۔ آپ نے صوبجات متحدہ اور صوبہ سرحد کے سرکاری ... کا حوالہ دیکر فرمایا کہ ان کو پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس تحریک میں کس قدر پول ہے اور میں یہ امید کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اس آخری وقت میں بھی مسٹر گاندھی جو کانگریس کے مسلمہ لیڈر ہیں اور جو ابھی حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں ان کارروائیوں کو روکنے کا حکم دیں گے اور ہمارے ساتھ اشتراک عمل کے لئے رضامند ہو جائیں گے اور ہمیں اپنے مضبوط اثر سے اس عظیم الشان مسئلہ کو حل کرنے میں یعنی ہندوستانیوں کو ہندوستان کی حکومت میں حصہ دینے کے مسئلہ کو طے کرنے میں ہماری مدد کریں گے۔

کانگریسی لیڈر شہرت کے بھوکے اور متوازی حکومت کے طالب ہیں

حکومت کے خلاف ہر تحریک کا مقابلہ کیا جائیگا

کلکتہ میں وائسرائے ہند کی تقریر

کلکتہ میں یورپین ایسوسی ایشن کے سالانہ ڈنر کے موقعہ پر ہز ایکسیلنسی لارڈ ولنگڈن نے بھی اسی طرح ایک اہم تقریر کی جس طرح ان کے پیش رو کیا کرتے تھے۔ اس تقریر میں ہز ایکسیلنسی نے اپنی حکومت کی پالیسی کی تشریح کی اور ملک میں عدم تعاون کی تحریک کی سخت مذمت کی۔ آپ نے گاندھی جی کا نام لیکر بھی ان سے اپیل کی کہ وہ کانگریس کو روکیں اور کوئی ایسی بات نہ ہونے دیں کہ اس کی وجہ سے حکومت کو سخت کارروائی اختیار کرنی پڑے۔

اپنی حکومت کی پالیسی کا ذکر کر کے آپ نے کہا کہ جب سے ہندوستان کا نظام حکومت میرے ہاتھ میں آیا ہے اور میں یہاں وائسرائے ہو کر آیا ہوں ...

سرحد کے آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

پشاور، کوہاٹ، بنوں اور خٹک کی خلفشار

فوجوں کا مظاہرہ۔ زبردست گرفتاریاں

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

آرڈیننسوں کا گراں کانگریسیوں سے سوال

خان عبدالغفار خاں کو برما پہونچا دیا گیا

مجلس احرار اسلام دہلی کا عظیم الشان جلسہ

سرحد میں تشدد اور آرڈیننسوں کے خلاف احتجاج

خان عبدالغفار خاں کی رہائی کا مطالبہ

جامع مسجد میں مجلس احرار اسلام دہلی کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبد الماجد صاحب منعقد ہوا۔ اور مولانا ابراہیم صاحب نے ایک پرجوش تقریر کی۔ حاضرین ..... کی تعداد میں تھے حسب ذیل تجویزیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ تشدد کی اس مہم کے خلاف زبردست احتجاج کرتا ہے جو حکومت نے صوبہ سرحد میں تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے جاری کر رکھی ہے۔ صوبہ سرحد کے جدید آرڈیننس جن کے ماتحت بے شمار گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں اور جن کے نفاذ کے بعد متعدد مقامات پر فوج اور پولیس نے گولیاں چلا کر بے گناہ باشندوں کو شہید اور مجروح کیا۔ دنیا کی تاریخ میں اپنی نظیر پیش نہیں کر سکتے۔ یہ جلسہ اعلان کرنا چاہتا ہے کہ حکومت ہند کے اس تشدد سے صوبہ سرحد میں امن و امان قائم نہیں ہو سکتا۔ اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ صوبہ میں امن و امان قائم ہو اور ہندوستان کے دیگر صوبوں کی طرح یہ صوبہ بھی آئینی اصلاحات سے متمتع ہو تو اسے چاہئے کہ وہ فوراً جدید آرڈیننسوں کو واپس لے اور خان عبدالغفار خاں اور ان کے رفقاء کو رہا کر کے صوبہ سرحد میں امن و عافیت کی فضا پیدا کرے ورنہ موجودہ تشدد کے نتائج حکومت کے لئے نہایت خطرناک ہوں گے اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں اس وجہ سے اضطراب اور بے چینی پیدا ہو جائیگی۔

مسلمانان دہلی اور جہاد کشمیر

... سکریٹری دفتر احرار دہلی

مجلس احرار اور دربار کشمیر کے درمیان صلح کی کوشش

مولانا احمد سعید اور مفتی محمد کفایت اللہ کی مخلصانہ مساعی

مخالفین کے اتہامات قطعی بے بنیاد ہیں

جناب شبیر حسن صاحب قتیل اور جناب غازی محمد خضر صاحب نگرامی نے ذیل کا بیان بغرض اشاعت اخبارات کو دیا ہے۔

آج ہم لوگ چار دن قیام کرنے کے بعد لاہور سے دہلی واپس آئے اور کل صبح کانپور روانہ ہو جائیں گے۔ ہم اپنے مشاہدات و تجربات کا تفصیلی بیان کانپور پہنچ کر شائع کریں گے۔ لیکن اس کا اعلان جلد از جلد کر دینا چاہتے ہیں کہ مجلس احرار اور دربار کشمیر کے درمیان جو صلح کی گفتگو ہو رہی ہے اس میں مولانا احمد سعید صاحب اور مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اسی خلوص دلی اور نیک نیتی و خودداری سے کام کر رہے ہیں جس کی ان جیسے مقتدر اور عالی مرتبت رہنمایان قوم سے توقع ہو سکتی تھی۔ اور ہمیں اس میں مطلق شبہ نہیں ہے کہ نہ صرف مجلس احرار اسلام بلکہ تمام مسلمانان ہند کی عزت ...

ذکر الحکومت

لال قلعہ دہلی کی شاہی مسجد کا انہدام

مسلمانان دہلی میں اضطراب

جمعیۃ علماء کے کارکنوں کی بروقت مداخلت

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں کچھ اشخاص نے آکر بیان کیا کہ لال قلعہ دہلی ایک قدیمی مسجد کو شہید کیا جا رہا ہے۔ چونکہ اس خبر سے مسلمانوں میں سخت اشتعال اور ہیجان پیدا ہونا یقینی تھا اس لئے فوراً ہی بہ ہمراہی مولانا عبد الوحید صاحب صدیقی منیجر الجمعیۃ اخبار و سید محمد اسحاق صاحب کرنل عساکر اسلامیہ و مولانا محمد یعقوب صاحب تفتیش حالات کے لئے قلعہ کو روانہ ہو گیا۔

قلعہ میں پہنچکر معلوم ہوا کہ اس طرف جہاں مسجد مذکور واقع ہے کسی شخص کو جانیکی اجازت نہیں اس لئے ہم کیپٹن ہربرٹ اسٹیفن اسٹیشن اسٹاف افیسر سے ملے اور مسجد کو معائنہ کرنے کی اجازت طلب کی ان کے بتانے پر کیپٹن ... ریجرز انڈین اینڈ سروس کارپس کے پاس پہنچے۔ جو ہمیں مسجد تک اپنے ہمراہ لے گئے۔

ہم نے جا کر دیکھا کہ کسرٹ گودام کے جنوبی حصہ میں یہ مسجد واقع ہے جو بہادر شاہ آخری تاجدار خاندان مغلیہ کے زمانہ میں تعمیر کی گئی تھی چھوٹی اینٹ کی دو دالی مسجد ہے اور اس کی محرابوں کو بند کر کے انہیں کو اٹھنٹ ... گودام کے کام میں لائی جا رہی ہے مسلمانوں کی بے حسی کے باعث اس میں کسی کو ادائے نماز کی اجازت نہیں۔ اور مسجد کے بیرونی دالان کی وسطی محراب پر انگریزی ہندسوں میں ... لکھا گیا ہے ...

... سے کہا کہ مسجد کے کسی حصہ کو بھی آپ نہیں گرا سکتے اور آپ کی اس کارروائی سے مسلمانوں کے جذبات کو سخت صدمہ پہونچا ہے تو انہوں نے معذرت کی اسی اثناء میں مسٹر ... کنٹر بیٹر بھی آ گئے اور دونوں صاحبوں نے ہمیں یقین دلایا کہ اب انہدام کو روک دیا جائیگا۔ اور اپنے آدمیوں کی حفاظت کے لئے ہم مسجد کے گرد ایک جنگلہ لگا دیں گے۔ اور جو ملبہ مسجد سے نکلا ہے اس کو مسجد کے اندر ڈال دینگے نیز ہمارے سامنے انہوں نے حکم دیا کہ اب کوئی شخص مسجد کے اندر نہ جائے اور سیڑھی بھی جو اندر رکھی تھی باہر نکال لی اور دروازہ مسجد کو بند کرا دیا گیا تو ہم لوگ واپس آ گئے۔

اس تمام کارروائی کی اطلاع مقامی افسران کو دیدی گئی ہے۔ ۲۲ر جنوری

(سید احمد شفیع۔ سر دفتر جمعیۃ علماء ہند۔ دہلی)

کئی آرڈیننس اور نافذ ہونے والے ہیں

گاندھی جی اور کانگریسی لیڈر عنقریب گرفتار

نئی دہلی ۴ر جنوری۔ وائسرائے نے گاندھی جی کی پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ حکومت ہند نے صوبجاتی حکومتوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں جن کی بناء پر تمام کانگریسی لیڈروں کو فوراً گرفتار کر لیا جائے گا۔ گاندھی جی، سردار پٹیل، وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی اور دیگر کانگریس کی مجلس عاملہ کے ممبروں کو آج رات گرفتار کر کے کسی نامعلوم مقام پر بھیجدیا جائیگا ایک دو روز میں کئی اور آرڈیننس نافذ کر دئے جائیں گے۔ برطانوی مال کے بائیکاٹ ...

سرحد میں ۳۲۵ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں

جیلوں میں جگہ نہیں رہی

سنہری مسجد زیر لال قلعہ میں نماز تراویح

باڑہ ہندوراؤ میں مجلس احرار کا جلسہ

دہلی میں آرڈیننس ڈے

مسلمانو کو قادیانی صدارت پر کیوں اعتراض ہے

(بقیہ صفحہ ۳)

اس وجہ سے ہے کہ اس نے کانگرس کا اتباع نہیں کیا؟

سر محمد یعقوب کو معلوم ہونا چاہئے کہ میرا یا جمعیۃ علماء کا کسی وقت بھی یہ خیال نہیں ہوا کہ مسلمانوں کو کانگریس کا اتباع کرنا چاہئے۔ ہم نے جنگ آزادی میں مسلمانوں کو مشورہ ضرور دیا تھا کہ وہ کانگریس میں شریک ہوکر جنگ آزادی میں اس قدر حصہ لیں جس قدر کہ ہندوستان کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتا ہے لیکن کیا سر محمد یعقوب صاحب جیسا فاضل جن کو علماء کے خاندان میں سے ہونے کا فخر ہے شرکت اور اتباع کا فرق نہیں سمجھ سکتا۔

کیا سر محمد یعقوب اب ہمیں یہ تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ان جماعتوں پر جو جمعیۃ علماء کی پالیسی سے اختلاف رکھتے ہیں اپنے غصے اتاریں لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جمعیۃ علماء کے خدام اس قدر چھچھورے نہیں ہیں میرا مشورہ محض غصہ کی وجہ سے نہیں تھا یہ مسلم لیگ کی فلاح و بہبود کے لئے تھا۔

کیوں نہیں۔ اگر خلافت کی تحریکیں علماء کی جماعت شامل نہ ہوتی اور عامۃ المسلمین کے ارشاد و تلقین کی وجہ سے تحریک کے ساتھ دلچسپی پیدا نہ ہوتی تو آپ ہی بتلائیے کہ ایسی تحریک کو جس میں علماء شریک نہ ہوں عامۃ المسلمین کے سامنے پیش کرکے آپ کیا کر سکتے ہیں۔ یہ تو تجربہ کی بات ہے اس کے لئے منطقی دلائل کی ضرورت نہیں ہے۔

استحصال فرقہ پرستی

(۵) اس کے بعد آپ ایک عجیب انکشاف فرماتے ہیں ... جمعیۃ العلماء کے قیام کا محرک ...

قرآن مجید

مولانا محمد علی مرحوم کے وقت کا راز

احسان فراموشی کا گلہ

رواداری کی تلقین

ذاتی مفاد اور مصالح ملت

عامۃ المسلمین کی اہانت

خود ستائی اور تعلّی

(۸) پھر ارشاد ہوتا ہے بلکہ مسلمانوں کی مذہبی تحریکات بھی انہیں انگریزی تعلیمیافتہ جماعت کے جوش کی مرہون منت ہیں۔

احمد سعید عفا اللہ تعالیٰ عنہ
ناظم جمعیۃ علماء ہند
۲۸ دسمبر ۱۹۳۰ء

قیامت کا دن

اور ایک بزرگ کامل کا زبردست اعلان

شیخ کامل قطب الاقطاب حضرت شیخ جمال الدین سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان ہے کہ اگر اس موثر دعا کا صرف سات روز عمل کر لینے سے ہر کام میں فتح و نصرت اور دین و دنیا کے ہر جائز مقصد میں کامیابی نہ ہو بخت سے سخت مشکلات کا حل اور تمام پریشانیوں مصیبتوں سے نجات نہ مل جائے تو قیامت کے دن میرا دامن ہوگا اور آپ کا ہاتھ۔ صاحبو اگر آپ بہت سے عملیات پڑھنے اور سینکڑوں تعویذات و نقوش استعمال کرنے پر بھی ہنوز محروم و مایوس و ناکام ہیں تو یہ موثر اور حکمی دعا جو ایک بزرگ متبع شریعت کے ذریعہ ہم تک پہونچی ہے ۔ ذیل کی دوا کے ہمراہ منگاکر صرف سات روز ترکیب کے مطابق عمل کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہرگز محروم نہ رہیں گے ہم محض خلق اللہ کو حضرت قطب الاقطاب کے فیض سے مستفیض کرنے کیلئے بالکل صحیح دعا مع ترکیب ہمراہ دوا بھیجدیتے ہیں۔

ایک رات کا مجرب عمل

حضرت صوفی مولانا قاضی حکیم حاجی محمد عمر صاحب چشتی صابری نقشبندی رئیس اعظم چرتھاولی نور اللہ مرقدہ کا یہ خود آزمودہ عمل ہے جو بفضل تعالیٰ رفع تنگدستی و حصول روزگاری و ترقی کاروبار کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس میں چلہ کشی اور پرہیز وغیرہ کی زحمت نہیں اور آسان ہے بس جو شخص اس عمل کو صرف ایک رات پڑھے اللہ کے فضل سے وہ کبھی تنگدست و بے روزگار اور تاوقت زیست کسی کا محتاج نہ رہے گا۔ اور اس کو حیرت ہوگی کہ حق تعالیٰ شانہ کہاں سے اور کس طریقہ سے روزی عطا فرما رہا ہے ہر مسلمان کے پاس اس عمل کا ہونا ضروری ہے جسکا ہدیہ بشکل بذریعہ منی آرڈر ۸ر ہے۔

سات روزہ حکمی دعا

حب صحت افزا کے ہمراہ ارسال ہوگی حب صحت افزا معدہ کی تمام بیماریوں اور ہر قسم کے ریاحی دردوں کا فوری تریاق ہے جو ہمیشہ وقت پر نا قابل برداشت بھوک لگاتی ہے صالح خون بکثرت پیدا کرتی اور پیٹ کی جملہ شکایات کو شرطیہ دور کرتی ہیں اگرچہ گولیاں امراض معدہ میں مفید ثابت نہ ہوں تو شرعاً و قانوناً قیمت واپس کرنے کے ذمہ دار ہیں۔
۱۳۵ گولی دعا مع محصول کے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ... عمل ہفت روزہ مع ترکیب پارسل میں ہوگا۔

ملنے کا پتہ: حافظ اشفاق احمد انصاری دواخانہ چرتھاول مظفرنگر یوپی (انڈیا)

بلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی دروغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے۔

نپٹ بہراپن

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (ع۱؍)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

بال جڑسے کالا

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ

کالا اسٹور کنسی مری۔ دربھنگہ

خدا کی قدرت کا کرشمہ
سینکڑوں کوڑھی صحت یاب ہوگئے اکس سے

اکسیر برص سے

سفید ہو گئے ہی کی خشک دوا سے

حکیم محمد یعقوب خاں دواخانہ نور تن دہلی مغربی بنگالہ

سگنل ڈون ہوگیا

جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

وید شاستری بوٹی جام گھر کا قطب و اثر

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار بیٹلی اسٹور سرٹ دربھنگہ

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ کا تبلیغی جلسہ

انعامات واسناد کی تقسیم

مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ نہ صرف اہلحدیثوں کے لئے مایہ ناز ہے بلکہ حقیقتاً یہ تمام مسلمانان ہند کے لئے باعث صد فخر و مباہات ہے۔ امسال اس نے ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ کیا جس کے لئے دہلی والے مدتوں سے چشم براہ تھے۔

اس جلسہ میں ملک کے مقتدر علماء کرام تشریف لائے تھے جنہوں نے اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرمایا خصوصاً حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدیر اہلحدیث امرتسر مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی ۔ مولانا محمد صاحب مدیر محمدی ۔ مولانا حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم ندوہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی محتمم مدرسہ ہذا۔ مولانا خواجہ عبد الحی صاحب فاروقی۔ پروفیسر جامعہ ملیہ قابل ذکر ہیں۔

جلسہ برابر دو روز (۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۳۰ء) ہوتا رہا۔

... ناظم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی

دار الحدیث مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کے سفیر

انجمن خدام الدین کے مفت سائل کی لائبریری

مدرسہ قاسم العلوم لاہور میں درس قرآن کریم کا التوا!

فارغ التحصیل طلبہ اور علماء کے لئے مدرسہ ہذا میں کتاب اللہ کا درس وسط شعبان میں شروع ہو جایا کرتا تھا لیکن چونکہ اس مرتبہ حضرت مولانا احمد علی صاحب۔ ایدہ اللہ بروح القدس جہاد حریت کشمیر کے سلسلہ میں اسیر قید فرنگ ہو چکے ہیں۔ اور رہائی کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے اس سال یہ مبارک سلسلہ بحالت اضطراری ملتوی کرنا پڑا ہے۔ لہذا دار العلوم دیوبند۔ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔ مدرسہ مظاہر العلوم۔ مدرسہ امینیہ (و دیگر دینی درسگاہوں کے فارغ التحصیل طلبہ اور دیگر تشنگان معارف کتاب اللہ کو اس حقیقت سے آگاہ ہو کر اپنا عزم مبارک ملتوی کر دینا چاہیئے۔

شہاب الدین برائے ناظم انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

مسلم لیگ کے رویہ کیخلاف مفتی پارک میں جلسہ

مختلف قراردادوں کی منظوری

اسلامی دنیا کیلئے ایک اور نایاب تحفہ

قرآن مجید

چودھری آرٹ پریس ... لاہور

ساناٹوجن کے استعمال سے عصبی تکالیف کا ازالہ

SANATOGEN

ہر دوا فروش سے دستیاب ہو سکتا ہے

رمضان المبارک کی رعایت

ڈبل گھنٹی الارم ٹائم پیس

شب چراغ پاکٹ ریلوے واچ

ایس۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی ... کلکتہ

سالانہ انتہائی رعایتی اعلان

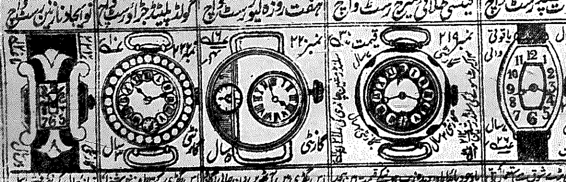

خوشنما کلینڈر ٹائم پیس | بلند آواز کا بابا سپو الارم | نئی قسم کا خوبصورت کلاک

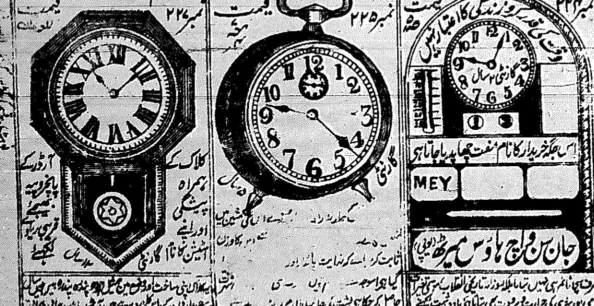

جان سن واچ ہاؤس ...

جواہرات سے تولنے کے قابل

قوت باہ و عصبانی کمزوری کیلئے ...

منیجر اودھ شفاخانہ نظیر آباد لکھنؤ

محبوب عاشق کے قدموں پر

... دہلی

خریداران الجمعیۃ سے خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ
سہ روزہ
دہلی
ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳ ۱۷
۲۱ ۲۵ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایکبار)
نصف صفحہ
ایک کالم
چوتھائی کالم
ایک انچ کالم

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم شنبہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۳

معاصرین کے افکار و آراء

جنگ کی ذمہ داری (مدینہ)

ہماری مجلس قومی کانگریس کے صدر سردار ولبھ بھائی پٹیل اسوقت سیاسیات ملکی کے سب سے بڑے رہنما ہیں۔ کانگریس کا تمام نظام اُن کی قیادت میں سرگرم عمل ہے۔ اُن کے احکام اور ارشادات جس طرح ہندوستان کے کروڑوں عوام کے لئے قابل عمل ہیں اسی طرح برطانی سیاست بھی اُن سے متأثر ہوتی ہے۔ سردار پٹیل کے متعلق بغیر کسی تردد کے کہا جا سکتا ہے کہ آپ کو ملک کی رائے عامہ کی ترجمانی کا سب سے زیادہ حق ہے...

لارڈ ولنگڈن یہ بھی سارا بھر تکا شائر و مانچسٹر کے لوگ عنقریب لارڈ ولنگڈن جیسے دوست نما دشمن سے تنگ آ جائیں گے

سرحد میں تین آرڈینینس (البشیر)

ہم نے افسوس کے ساتھ سنا کہ صوبہ سرحد میں ایک ساتھ تین آرڈینینسوں کا نفاذ ہوا...

رمضان المبارک کی آمد

امت مسلمہ کیلئے روحانی عروج اور ذہنی ارتقاء کی ایک سبیل

جس طرح دنیا کے بیشمار مذاہب میں عبادات اور تزکیہ نفس کے طریقے مقرر ہیں اسی طرح روزہ کا مفہوم بھی ہر مذہب میں پایا جاتا ہے...

روزہ دار کے فرائض

اسلام میں روزہ کی حقیقت

دو قوتوں کا تصادم

روزہ کا مقصد "اتقاء"

والیسرائے ہند کی تقریر

کانگریس اور امن و امان

ماءاللحم خاص الخاص اور مفرح عنبری اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے فہرست مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

۹ جنوری ۱۹۳۲ء

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mafg. Co: India
POST Box 88 Karachi

سوزاک یعنی سوزاک اور اسکا علاج

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

بالکل مفت

طلبائے عزیز...

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

حلفیہ بیان اور سابق مشیر اعظم ریاست کا مدعا

منیجر دواخانہ امین الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

جوان بنانے والی معجون
حکیم نابینا صاحب کا طلسمی نسخہ

کوچہ چیلان دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یہ خیالی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں غلط خواہ طرح مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اپنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۳۲۵ صفحات ہے لیکن اسکے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔ آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیری خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، دظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ دس روپے علاوہ محصولڈاک۔ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہییں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب ریز زیر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ دو روپے (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔ ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۰ ہجری

ملک میں اضطراب و ہیجان

واقعات کی رفتار

سر محمد یعقوب مسند افتاء پر

مسائل رمضان المبارک

گاندھی جی، ولبھ بھائی پٹیل، راجیندر پرشاد اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاری

پنڈت جواہر لال نہرو کو ڈھائی سال اور مسٹر شیروانی کو ۹ ماہ کی قید سخت

ملک کے طول و عرض میں چار آرڈیننسوں کا نفاذ

ہڑتالیں، جلسے، جلوس اور لاٹھی چارج

عام گرفتاریاں

چار آرڈیننس

عربی اخبارات کے تراجم

حکومت حجاز و یمن کے نزاع کا فیصلہ ہو گیا

آستانہ میں ترکی جرائد کی کانفرنس

زائرین بیت اللہ الحرام کا ورود جدہ

رمضان المبارک کی آمد

سابق صدر اسمبلی اور مسٹر عبداللہ بریلوی بھی گرفتار کر لئے گئے

ایک دن میں ڈیڑھ سو گرفتاریاں۔ پانچ سو انجمنیں خلاف قانون قرار دیدی گئیں

کانگریس کی عمارت اور ساٹھ ہزار روپیہ پر پولیس کا قبضہ

بمبئی ۸ر جنوری۔ آج صبح سے پولیس کے دستوں نے آرڈیننس کے ماتحت کانگریسی لیڈروں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ مگین داس ماسٹر قائم مقام صدر بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی سب سے پہلے گرفتار کئے گئے۔ وٹھل بھائی پٹیل سابق صدر اسمبلی کو ۵ بجے صبح گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے بعد کے۔ ایف۔ نریمان۔ کملا دیوی۔ اور ستیاپالی کو گرفتار کیا گیا۔ مسٹر عبداللہ بریلوی ایڈیٹر بمبئی کرانیکل کو بھی ان کی قیام گاہ سے گرفتار کر لیا گیا۔

مسلح پولیس کی ایک جماعت ڈپٹی کمشنر کی سرکردگی میں آرڈیننس کے ماتحت چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کا حکم لیکر پہونچی اور کانگریس کی عمارت پر قبضہ کر لیا۔ آج چار بجے شام تک ڈیڑھ سو کانگریسی کارکن گرفتار کر کے جیل بھیجدیئے گئے ان گرفتار شدگان میں ۹ عورتیں ہیں۔

بمبئی شہر اور پریزیڈنسی میں پانچسو انجمنیں اور جماعتیں خلاف قانون قرار دیدی گئی ہیں۔ ان جماعتوں میں قوم پرور مسلم پارٹی بھی شامل ہے۔ مقامی افسران کو وسیع اختیارات دیدئے گئے ہیں۔

بمبئی میں کانگریس کی رقوم کو ضبط کرنے کی بھی حکومت کی طرف سے کوشش کی جارہی ہے۔ دو بنکوں میں کانگریس کا ۶۰ (ساٹھ) ہزار روپیہ جمع تھا جس کو حکومت کی جانب سے حکم دیا گیا کہ وہ اس رقم کو روک لیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آرڈیننسوں کے نفاذ سے پیشتر ان رقوم کو ضبطی سے بچانے کے لئے کانگریس کے انفرادی ممبروں کے ذاتی حسابات میں منتقل کر دیا گیا۔

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مکان کی تلاشی

متفقہ فتویٰ کی تین کاپیاں اور نہرو رپورٹ پر تبصرہ کی ایک کاپی پولیس اٹھا کر لے گئی

شہر میں بارہ مکانات کی بیک وقت تلاشیاں

دہلی ۸ر جنوری۔ کل صبح دس بجے سید خورشید علی صاحب سب انسپکٹر تھانہ حوض قاضی و منشی سراج الحق سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی ایک ہیڈ کانسٹبل اور چند سپاہیوں کے ساتھ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مکان واقع کوچہ چیلاں پر پہونچے اور کہا کہ مولانا کے مکان کی تلاشی لینی ہے۔ وارنٹ تلاشی زیر دفعہ ... ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت جاری ہوا تھا اس وقت مکان پر مولانا کے چھوٹے صاحبزادے مظہر سعید اور اکرام الحق ملازم موجود تھے۔ مولانا کے تمام مکان کی تلاشی لی گئی۔ کاغذات اور تمام کتابیں دیکھیں۔ ساڑھے بارہ بجے تک نہایت توجہ کے ساتھ پولیس سرگرم تفتیش رہی اور متفقہ فتویٰ کی تین کاپیاں اور ایک نہرو رپورٹ پر تنقید و تبصرہ کی کاپی اپنے ہمراہ لے گئی ...

بارہ اصحاب کے مکان کی تلاشیاں

کل دہلی میں تقریباً ایک درجن قومی کارکنوں کے مکانوں کی بھی تلاشی لیگئی۔ پولیس نے گیارہ بجے کے قریب ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے دفتر واقع چاندنی چوک پر چھاپہ مارا اور وہاں سے کئی درجن قومی جھنڈے۔ مطبوعہ فارم۔ لفافے۔ رضاکاروں کے بیج ... تمام پولیس نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت بارہ سرکردہ اور معزز اصحاب کے مکانات کی تلاشی لی جن کے نام حسب ذیل ہیں ...

کانپور۔ بریلی۔ علی گڈہ۔ خورجہ میں گرفتاریاں

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ۔ جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت

دار الحکومت

دہلی میں یوم محمد علی کا شاندار جلوس

ہندو مسلمانوں کی طرف سے متفقہ عقیدت کا مظاہرہ

عظیم الشان جلسہ میں مرحوم کے کارناموں کا تذکرہ

ڈاکٹر انصاری اور ڈکٹیٹر کانگریس کے مکانوں پر پہرہ

آنے جانے والوں کی تلاشیاں۔ خطوط پر احتساب

صدر و ناظم جمعیۃ علماء ہند کے تار

محکمہ ٹیلیگراف نے دونوں تار روک لئے

مسلم کانفرنس کے ارکان میں تفریق

موجودہ سیاسی معاملات پر اختلاف رائے

کانفرنس کے صدر اور سکریٹری کا استعفیٰ

کانگریس کا پروگرام یا سول نافرمانی

کی خبریں شائع کرنا آرڈیننس کے ماتحت جرم قرار دیدیا گیا

سرسپرو اور وائسرائے کی ملاقات

ضلع پشاور کے دیہات پر جرمانے

بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں گرفتاریاں

کشمیر آرڈیننس کا دوبارہ نفاذ

چار ماہ کے لئے مزید توسیع

دہلی کی کانگریس کمیٹیاں خلاف قانون قرار دیدی گئیں

اخبارات کیلئے دوسرا آرڈیننس جاری کیا جائیگا

کانگریس کی کوئی خبر شائع نہ ہو سکے گی

ہندوستان آزادی کامل کا اہل ہے

صوبجاتی آزادی کے بعد سول نافرمانی کا خاتمہ ہو جائیگا

سر آغا خاں کا اظہار خیال

موٹروں کے ٹیکس پر اضافہ

دہلی میونسپلٹی کے خلاف موٹر والوں کا احتجاج

کلکتہ کارپوریشن کا اجلاس ملتوی

حکومت کی پالیسی کے خلاف احتجاج

> آج تحریک کشمیر کا ۶۷ واں دن ہے اور آج تک شمع حریت کے ۲۵۳۷۸ پروانے جیلوں میں جا چکے ہیں
> شہداء کی میزان ۱۶ ہے

دہلی میں احمد آباد کے قافلہ کی آمد

ڈاکٹر انصاری کانگریس کے صدر نامزد کئے گئے

انصاری اور وارڈن ... آرڈیننس کا نفاذ

صوبہ سرحد میں حالات روبا صلاح ہیں

بنوں و ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں گرفتاریاں

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

پشاور ۸ر جنوری۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے:

"۷ر جنوری کو ضلع پشاور کے حالات روبا صلاح تھے شہر میں دن امن و امان سے گزر گیا۔ پکٹنگ کرنے والوں کو ان کی جگہ پر کھڑا رہنے اور گرفتاری کیلئے پیش کرنے کی اجازت دینے کے بجائے پولیس نے ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صرف ۴۷ رضاکار پکٹنگ کرنے کیلئے آئے ...

فوج کا ایک دستہ خدائی خدمتگاروں کے مرکز میں گیا اور وہاں سے ۱۷ گرفتاریاں کیں۔ بنوں اور ضلع میں ۲۰ رضاکار گرفتار کئے گئے اور گزشتہ دو روز میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ۴۷ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں"۔

مسلمانوں کی قربانیوں کا اثر

کشمیر کی چار دو مسجدیں مسلمانوں کے حوالہ کر دیگئیں

صوبہ سرحد میں لال کپڑوں کی ضبطی

دو دکانوں سے سرخ رنگ بھی قبضہ میں کر لیا گیا

صوبہ سرحد میں متعدد اخبارات کا داخلہ بند

زمیندار پر حکومت کی نظر عنایت

صوبہ سرحد میں اصلاحات کا کام

مشاورتی کمیٹی کا پہلا اجلاس

متھرا میں چالیس آدمی گرفتار

دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

صوبہ سرحد میں تیس ہزار گرفتاریاں

کتنے فرزندان توحید نے جام شہادت نوش کیا

تمام صوبہ میں بر وقت گرفتاریاں

ذمہ دار اسمبلی کے قیام سے کشمیر کی مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا

مولانا محمد یوسف میر واعظ کشمیر کا اعلان

رہتک کے احراری رضاکاروں کا مقدمہ

۱۴۴ کے اختتام پر زبردست جلوس

ایوان تاجران ہند کا تار وائسرائے کے نام

گاندھی جی کی گرفتاری عاقبت نااندیشی پر مبنی ہے

سوراج بھون مقفل کر دیا گیا

الہ آباد میں کرفیو آرڈر کا نفاذ

برما کی مجلس مقننہ کیلئے دو ایوانوں کا مطالبہ

برما گول میز کانفرنس کا فیصلہ

یرودا جیل میں گاندھی جی کے مشاغل

کتب اخبارات اور دیگر آسانیاں

سردار پٹیل علیحدہ رکھے گئے ہیں

سیاسی جنون کا طفلانہ مظاہرہ خودکشی ہے

گاندھی جی کی گرفتاری پر ٹیگور کا اظہار خیال

میں نے انتہائی کوشش کی مگر ناکام رہا

لارڈ ارون کے نام گاندھی جی کا برقی تار

دہشت انگیزی کیخلاف پٹیالہ میں ایک آرڈیننس کا نفاذ

انجمنوں کی رجسٹری اور اخبارات کی ضمانتیں

پنجاب کانگریس کمیٹی خلاف قانون قرار دیدی گئی

حجاج کا پہلا جہاز خیر و عافیت جدہ پہونچ گیا

نواب صاحب چھتاری کی میعاد میں توسیع

کمیشن انتداب اور عراق کی آزادی

عراق سے ضمانت کا مطالبہ

حجاج کی طبی امداد کیلئے حکومت حجاز کی کوشش

محکمہ حفظان صحت کے سرکاری افسران کا استعفیٰ

چین میں احیاء ملت اسلامیہ

مسیحی مشنریوں کا زبردست مقابلہ

جبل دروز میں مسیو پونسو کی آمد

دروزیوں کے مطالبات پر ہمدردانہ غور

وزیر اعظم کی مصروفیات

گاندھی جی کی گرفتاری کا اثر

ہندوستان کی کمیٹی بیس ارکان پر مشتمل ہوگی

مدرسہ انوار الاسلام قصبہ اجراڑہ کیلئے اپیل

محمد مصطفیٰ خاں مہتمم مدرسہ انوار الاسلام قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ (یو۔ پی)

خلط مبحث

(از مولانا عبد الماجد صاحب مدیر سچ)

مسلمانوں کی ہر تحریک کا کچھ عرصہ کے بعد سست پڑ جانا، لازمی ہے منازعہ و اختلاف، انتشار و انشقاق، بدگمانیاں اور اتہام آفرینیاں، یہ سب چند روز کے بعد لازمی طور پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ تحریک خلافت ۱۹۲۰ء میں کس زور سے اٹھی دو چار سال کے بعد جو دیکھا تو یار اغیار بن چکے تھے "تنظیم" "تبلیغ" وغیرہ، ہر تحریک کا یہی حشر ہوا اور ہوتا رہا ہے۔ "انسداد فتنہ نگار" کی تحریک اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں رہ سکتی تھی، ابتدائی آواز پر سارے اسلامی ہند نے متفق ہو کر لبیک کہا، رفتہ رفتہ اختلافات رونما ہونے لگے۔ لیکن جہاں تک نفس جرم کا تعلق ہے، کہ الحمد للہ ابھی کوئی اختلاف نہیں۔ "نگار" کی تحریروں کے دل آزار، صبر شکن و اشتعال انگیز ہونے پر سارا اسلامی ہند آج بھی متفق و متحد ہے۔ کسی ایک کلمہ گو کی بھی آواز آج تک ان تحریروں کی حمایت و تائید میں بلند نہیں ہوئی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خود مدیر "نگار" نے اپنی ان تحریروں کا دل آزار ہونا تسلیم کر لیا۔ اس سے بھی کسی کو اختلاف نہیں کہ ان تحریروں کو ضلالت ہو کر رہنا چاہیے۔ کونسل صوبہ متحدہ میں یہ تحریک پیش ہوئی، صدہا جلسوں میں یہ تجویز منظور ہوئی، خود صاحب "نگار" نے جناب مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے خط میں ان تحریروں کے تلف کر دینے پر اپنی آمادگی ظاہر کر دی، غرض ان اجزاء میں تو کوئی نزاع و اختلاف ہی نہیں۔ اب گفتگو جو رہ جاتی ہے وہ صرف اس باب میں کہ ایسے مجرم کے ساتھ مسلمانوں کا آئندہ برتاؤ کیا ہو؟ قوم اپنے مجرم کے ساتھ آئندہ طرز عمل کیا اختیار کرے؟

ایک بڑے گروہ کی رائے ہے کہ مقدمہ چلنا چاہیے دوسرا گروہ جو اسی "نرم" گروہ کے مقابلہ میں "نرم" کہا جا سکتا ہے کہتا ہے کہ تو بہ و معذرت کافی ہے، اس کے بعد کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہیں۔ بڑا اور نمایاں اختلاف، انہیں دونوں خیالات کے درمیان ہے لیکن یہ اختلاف بھی محض ایک خلط مبحث کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے، اور دونوں خیالات کے معنی اور منشا کے واضح ہو جانے کے بعد یہ اختلاف بھی انشاء اللہ رفع ہو جائے گا۔

"گرم گروہ" کو بھی نیاز صاحب سے شخصاً کوئی ضد یا عداوت نہیں، نہ اسے اس کا شوق ہے کہ خواہ مخواہ کسی انسان کو جیلخانہ بھجوایا جائے، یہ کام اشقیا کا ہے، خادمان دین کا نہیں ہو سکتا جو سب سے زیادہ رحمدل ہوتے ہیں یہ گروہ دعویٰ دائر کرنے پر صرف اس لئے مصر ہے کہ بجز اس کے کوئی دوسری صورت آئندہ کے تحفظ کے لئے نظر نہیں آتی، مقصود صرف آئندہ کا تحفظ و سد باب ہے اور اس مقصود کے حصول کا ذریعہ بجز عدالتی کارروائی کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا۔ "نرم" گروہ اس کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ نیاز صاحب بار بار تو بہ کر چکے، معذرت پیش کر چکے، اظہار تاسف کر چکے، اب اس سے زیادہ اور کیا چاہیے گویا مقصود "نرم" گروہ کو بھی انسداد فتنہ ہی ہے لیکن اس کے اس جواب میں دو مغالطے ہیں۔

(۱) اول یہ کہ شکایت جو کچھ پیدا ہوئی وہ "نگار" سے ہوئی تھی، نہ کہ شخصاً نیاز صاحب سے اس لئے نیاز صاحب کا اپنے ذاتی عقائد کے متعلق اعلانات شائع کرنا مسئلہ سے بے معنی ہے۔ آج وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ میں مسلمان ہوں حنفی ہوں، اللہ و رسول کا قائل ہوں، وغیرہ۔ لیکن ان کی اسلامیت اور ان کی حنفیت زیر بحث تھی ہی کب؟ اور کسی کو ان کے ذاتی عقائد سے واسطہ کیا؟ وہ مسلمان، پختہ مسلمان بلکہ صاحب ولایت بھی، اس سے کسی کو بحث ہی کب تھی۔ سوال صرف نگار کی مسلم آزار روش کی بابت تھا اور ہے۔ کیا اس کی اصلاح میں

حد تک ہو گئی ہے کہ مسلمان اس سے مطمئن ہو جائیں کیا اب اس میں اغفال کا اسلامیہ پر حملے اور جذبات اسلامی کے ساتھ تمسخر بند ہو گیا ہے؟

(۲) دوسرے یہ کہ مدیر "نگار" کی متواتر و متعدد بد عہدیوں کے تجربہ کے بعد اب ان کے کسی جدید عہد پر اعتماد کرنا، مسلمانوں کے لئے کسی حد تک قرین دانش و مصلحت ہے؟

"گرم جماعت" کی گرمی اور سرگرمی قائم رکھنے والے یہی دو سوالات ہیں اور معذرتیں اور معافیاں، جو کچھ بھی پیش ہو رہی ہیں۔ وہ بعض اکابر قوم یا بعض مجالس کے سامنے پیش ہو رہی ہیں "نگار" خواں پبلک کے سامنے ابتک تقریباً اسی قسم کا زہریلا مواد برابر پیش ہو رہا ہے۔ علاج کا یہ اصول عجیب ہے کہ جسے زہر پلایا گیا ہے، تریاق اسے نہیں دیا جا رہا ہے بلکہ تندرستوں میں تقسیم ہو رہا ہے! ضرورت اس کی تھی کہ خود نگار کی روش میں بین و نمایاں اصلاح ہوتی اور آئندہ کے لئے کسی ذمہ دار اور معتمد علیہ بزرگ ملت کی ضمانت پر ملت کو مطمئن کیا جاتا، اور جب تک یہ نہیں ہوتا، ساری کوششیں بیکار ہیں۔ جو لوگ خدمت دین اور تحفظ عقائد کی خاطر اٹھے ہیں ان کا بھروسا خلق پر نہیں، خالق پر ہے انہیں بہر حال، ایک دینی فرض ادا کرنا ہے خواہ طوعاً ہو خواہ کرہاً۔

محکمہ تعلیمات سرکار آصفیہ میں "نگار" کی ممانعت

دفتر نظامت تعلیمات سرکار عالی نے رسالہ نگار کی ممالک محروسہ میں خریداری کی ممانعت کی نسبت ایک گشتی نشان ۱۹۸ مورخہ ۲۵ آذر ۱۳۴۱ف جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ رسالہ نگار میں بعض مضامین ایسے شائع ہو رہے ہیں جو مذہبی نقطہ نظر سے نا قابل مطالعہ ہیں، اور مدرسین اور طلبہ کو مطلع کیا گیا ہے کہ وہ اس رسالہ کو نہ خریدیں، اور یہ کہ اگر مدرسہ کی لائبریری کے لئے رسالہ مذکور خریدا جا رہا ہے تو اس کی خریداری موقوف کر دی جائے۔

(رہبر دکن)

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں جلسہ دستار بندی
حضرت مولانا انور شاہ صاحب کے ارشادات گرامی

بتاریخ ۸ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ بروز یکشنبہ حسب معمول جلسہ سالانہ جامعہ کے وسیع احاطہ میں منعقد ہوا۔ اطراف گجرات سے خصوصاً بمبئی سے اجماعاً بانڈیک کے اصحاب خیر و علم دوست حضرات نے بہ تعداد کثیر جلسہ میں شرکت فرمائی۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بہت معقول کیا گیا تھا، جلسہ صبح ۸ بجے شروع کیا گیا جس میں اول دو بچوں نے خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید کی پھر ایک بچے نے نظم پڑھ کر سنائی اس کے بعد قاری شیخ یمنی صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ راندیر اور قاری غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ طیبہ سورت نے اپنے اپنے مخصوص لہجوں میں تلاوت قرآن کریم فرما کر سامعین کو مسحور بنایا۔ بعد میں احقر نے جامعہ کے سال رواں کی تعلیمی کیفیت اور تعمیر و حصیفہ مال وغیرہ کے متعلق ایک مفصل تبصرہ کیا، نیز طلبہ کیلئے جو آسائش و آرام کی صورتیں مہیا کی گئی ہیں ان کا ذکر کیا مثلاً پچاس جدید کمروں کی تعمیر غریب طلبا کے لئے جوتہ اور کپڑوں کا مستقل و معقول انتظام صبح و شام کے کھانے میں علاوہ چاول و دال کے گوشت روٹی کا مستقل انتظام حاجتمند طلبا کو ان کی متفرق ضروری اخراجات کے لئے ایک روپیہ ماہوار وظیفہ، مطالعہ و تکرار کے لئے کمروں اور درسگاہوں میں برقی روشنی کر دینے کے قریب تھوڑے تھوڑے فاصلے سے طلبہ کی سہولت کے لئے پانی کے نلوں کا انتظام۔ کتب خانہ جدید دار المطالعہ، دفتر مہتمم اور مدرسۃ البنین و مدرسۃ البنات۔ فارسی خانہ، گجراتی کلاس کے کمرے۔ دار التجوید، مہمان خانہ اور غسلخانوں کی تعمیر کا تذکرہ کیا جو اس وقت زیر تعمیر ہیں

بعدہ حضرت شیخ الحدیث مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ (صدر مدرس جامعہ) نے "سفر آخرت" کے متعلق ایک ایمان افروز بسیط وعظ فرمایا جس میں بہت سے دقیق علمی مسائل کو اپنے خاص محققانہ طرز میں تمثیلات و تشبیہات سے واضح فرمایا اور اس سے تمام جلسہ خصوصاً اہل علم نہایت متاثر و محظوظ ہوئے۔ نیز آخر میں آپ نے آئندہ سال بھی جامعہ میں قیام فرمانے کا عزم ظاہر فرمایا۔

آپ کے بعد حضرت شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ نے اپنے دلنشین انداز میں ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں مدارس عربیہ کی ضرورت اور ان کے بقا و تحفظ وغیرہ کے متعلق مدلل تبصرہ فرمایا اور سامعین پر بہت گہرا اثر ہوا۔ بعد ازاں ۲۳ فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کی گئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی دو بجے کے بعد ختم ہوا۔ حضرت شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب مولانا سراج احمد صاحب مولانا بدر عالم صاحب اور مولانا عبد الجبار صاحب وغیرہ اساتذہ جامعہ اور لوگ وارد مہمانان جامعہ اسی روز شام کو جامعہ سے تشریف لے گئے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ، بخاری شریف کے کچھ پارے باقی ہونے کے سبب ہنوز قیام فرما ہیں جو غالباً ۲۶ شعبان تک تشریف لیجائیں گے۔

سال آئندہ کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ جدید داخلہ ابھی سے شروع ہو گیا ہے اور ۲۰ شوال ۱۳۵۰ھ تک جاری رہیگا اور چونکہ پنجاب و شمالی ہند وغیرہ دور دراز مقامات کے طلبہ کو اپنے داخلہ و تجویز اسباق کے متعلق تردد رہتا ہے ان کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ دیوبند میں مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی کو اور میرٹھ میں مولانا بدر عالم صاحب کو امتحان داخلہ دیسکتے ہیں اور آئندہ کے لئے تجویز اسباق بھی یہی حضرات کر سکتے ہیں نیز جو طلبہ اپنے آنے کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ تینوں جگہ خط لکھ سکتے ہیں۔

احمد غفر لہ مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سملک ضلع سورت

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ
حالات کشمیر پر زبردست تقریریں

سہارنپور ۲۵ دسمبر یوم جمعہ کو مسلمانان سہارنپور کا ایک عظیم الشان جلسہ عام میں یوم شہید عبد الکریم منانے اور فدایان اسلام کے پہلے قافلہ کو لاہور کی طرف روانہ کرنے کے لئے زیر صدارت جناب مولوی محمود صاحب سکریٹری منعقد ہوا حاضرین کی تعداد کم و بیش چار پانچ ہزار تھی مولوی عبد الوحید صاحب مہتمم اخبار الجمعیۃ نے اس جلسہ میں جو ولولہ انگیز اور ہنگامہ خیز تقریر فرمائی اس نے مسلمانوں میں روح تازہ پھونک کر ان میں جوش و خروش اور قوت عمل کی ایک لہر دوڑا دی ہے دوران تقریر میں مجمع بار بار فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا رہا آپ کی رقت انگیز تقریر سنکر اس عظیم الشان مجمع میں شاید ہی کوئی ایسا سنگدل اور بے حس ہوگا جو چشم پر آب نہ ہوا ہو موصوف نے سب سے پہلے کشمیر کی اجمالی تاریخ بیان فرمائی وہاں کے ۳۲-۳۳ لاکھ دلدادگان توحید کی زبون حالی اور اس کے اسباب پر روشنی ڈالی اور پھر موجودہ جنگ آزادی کشمیر پر تفصیلی تبصرہ کرتے ہوئے قادیانیوں کی کشمیر کمیٹی اور اس کے اسلام کش ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا اور بتایا کہ اگر مجلس احرار اسلام بروقت اس آتش کا احساس کر لیتی اور مسلمانوں کی عزت و حرمت بچانے کے لئے عواقب و نتائج سے بے پرواہ ہو کر اس دہکتی ہوئی آگ میں نہ کود پڑتی جیسے مسلمانان کشمیر کو فنا کر ڈالنے کے لئے مختلف سمتوں سے مواد مہیا کیا جا رہا تھا تو نہیں کہا جا سکتا کہ آج کشمیری مسلمان اور اس کے ناموس کی کالی کا بھی کوئی نشان مل سکتا تھا یا نہیں جلوس نہایت اعظم کا روں کا ادعام ہجا تا کم خون لگائے ہوئے جا رہے تھے جلوس مختلف بازاروں اور مختلف محلوں میں ہوتا ہوا اسٹیشن پر پہونچا لا بجے کی گاڑی سے فدایان اسلام کو لاہور روانہ کر دیا گیا جو کچھ دیر انبالہ ٹھہر کر لاہور روانہ ہو جائے گا فدایان اسلام کی بہت سی جگہ جا رادریان سے تواضع کی گئی اور ان کو ہار پہنائے گئے اور علاوہ سرچی تواضع کی گئی اس جلسہ میں چندہ بھی ہوا۔

(خادم اسلام محمد یسین سکریٹری مجلس احرار اسلام سہارنپور)

خانہ کعبہ

خانہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور ہزار ہا سال سے دینی مرکز چلا آتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اسے مل کر ایک اللہ کی عبادت کے لئے بنایا، اس کی بہی عزت اور توقیر کیا کم ہے، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دوبارہ گر گرا اس کی تعمیر کی گئی تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں کے ساتھ اس کے بنانے میں شریک تھے اور گارا اور پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔ ایسا پاک گھر جس کی تعمیر میں ایسے ایسے جلیل الشان پیغمبروں کا ہاتھ ہو اس کی پاکیزگی اور بزرگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ اس لئے اللہ کے نزدیک اس گھر کی بڑی توقیر ہے اس کو اور اس کے پاس کی زمین کو حرم قرار دیا کہ کوئی ظلم و جور اس میں اور اس کے احاطہ میں ناجائز اور حرام ہے۔ اس کی منقبت میں بے شمار صحیح حدیثیں موجود ہیں تفصیل کا یہ موقع نہیں جس کو شوق ہو وہ حدیث کی کتابوں میں دیکھے۔ مسلمان تیرہ سو برس سے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں اس مقام پر جمع ہوتے اور حج کا فرض ادا کرتے ہیں۔

فریضہ حج

پانچ چیزیں اسلام کی بنیاد ہیں ان میں سے ایک حج ہے، حج ہر ایک صاحب نصاب یعنی وہ جو کہ دولت مند ہیں اور آسانی سے حج کر سکتے ہیں فرض ہے جس طرح روزہ، نماز، زکوٰۃ اسلام کے فرائض مذہبی میں داخل ہیں اسی طرح حج بھی ایک فریضہ ہے۔ جس نے استطاعت کے باوجود حج نہ کیا اس نے اسلام کی ایک بنیاد کو برباد کیا۔ جس نے حج ترک کیا اس کے اسلام میں رخنہ آگیا حج کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور جو صاحب استطاعت بغیر حج کئے مر گیا۔ حشر میں اس سے مواخذہ ہوگا۔ جو شخص کہ صاحب استطاعت ہو لیکن خود حج کے لئے نہیں جا سکتا تو اسے چاہیے کہ اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کو بھیجے ثواب بھیجنے والے کو ملیگا۔ اور فرضیت بھی ساقط ہو جائے گی میت کی طرف سے بھی حج کیا جا سکتا ہے حج بدل احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں حبیب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تو فرمایا "اے آدم میں تیرے ساتھ ایک مکان اتارتا ہوں اس کا طواف اسی طرح ہوگا جس طرح میرے عرش کا طواف ہوتا ہے۔ اور وہاں نماز پڑھی جائے گی جس طرح میرے عرش کے اردگرد پڑھی جاتی ہے" جس وقت طوفان نوح آیا، بیت اللہ محفوظ کر لیا گیا۔ انبیاء اس کی برابر حج کے لئے آتے تھے۔ پھر طوفان نوح کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حرم محترم کی جگہ بتائی گئی حضرت ابراہیم ؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی معیت میں حرم کی بنیاد رکھی اور اس وادی غیر ذی زرع کے لئے دعا کی۔

احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج کے لئے جلدی کرو تمہیں معلوم نہیں کہ کیا حادثہ پیش آجائے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے حج کیا اور فسق و فجور سے پرہیز کیا، لوگناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے۔ گویا کہ اسی دن پیدا ہوا ہے (بخاری شریف) حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں پر ایک سو بیس رحمتیں ہر ایک دن نازل کرتا ہے۔ طواف کے وقت ساٹھ رحمتیں، نماز پڑھنے والے پر چالیس رحمتیں بیت اللہ کو جو دیکھ رہا ہے اس پر بیس رحمتیں۔ (ترغیب) اے مسلمانو! اگر تم صاحب استطاعت ہو تو فوراً بغیر کسی پس و پیش کے حج بیت اللہ کے لئے چل کھڑے ہو۔ کار خیر میں جھجکنا درست نہیں ورنہ پچھتاؤ گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی محبت مال و دولت کی الفت۔ آل و اولاد کی مودت تم کو اس عبادت سے روک دے۔ امسال حسن اتفاق سے حج اکبر ہے الحمد للہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یوم الجمعہ کو حج کیا تھا۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو امسال حج میں شرکت کریں گے۔

(ایک سچا مسلمان)

سگنل ڈون ہو گیا
جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

بحر اعظم دنیا میں جسم کی کشتی پر سفر کرنے والوں کو جن جن خطرات سے کار زار معلوم ہو آپ کو قدم قدم پر غور کرنا پڑتا ہے اس راز کو فاش کرنے والی صحت و تندرستی کی نعمت اور راستہ کی استاد رفیقوں کی ہمدم اور سچا مشورہ دینے والی خوش خرم رہنا بتانے والی علم صحت پر کتاب "شاستر کا ذیر" ہے اس کا ایڈیشن تیار ہو گیا ہے جلد از جلد ایک کارڈ تحریر کر کے مفت طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیں ورنہ خطرہ ہے کہ آپ کو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ وید شاستری جامنگر کاٹھیاوار

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے

آپ کو کسی ایسے قابل، تجربہ کار، نیک مزاج اور علمی کیریکٹر کے استاد کی تلاش ہیں جو آٹھویں درجہ تک کی مکمل تعلیم اور مذہبی تعلیم قابل اطمینان طریقہ پر دے سکتا ہو تو ذیل کے پتہ پر گفتگو کیجئے۔
ایم ایچ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

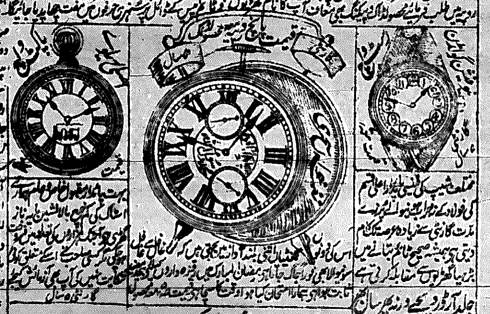

جلد آرڈر دیجئے ورنہ پھر سال بعد یہ رعایت کا موقع ملے گا۔ ملنے کا پتہ:- دی نصیر واچ کمپنی صدر بازار میرٹھ (یوپی)

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ

اگر دوائیں کرتے کرتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا آزمائیں ہمیشہ کیلئے چھٹکارا
منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ خضاب نہیں خالص تیل ہے۔ اس کا فرما لکھا ہیں بہت جگہ سے اس کا خوشخبری آگیا ہے۔ منگا کر دیکھیں۔
قیمت چار روپیہ (دو ملا)
پتہ
منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے۔ بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔
کیسٹوفین مینو فیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mafg: Co: (India)
POST BOX 88 Karachi

سالانہ انتہائی رعایتی اعلان

خصائل نبوی

امام ترمذی کی مشہور کتاب شمائل ترمذی

لاثانی قرآن مجید

جس کی تصحیح میں زبردست علماء اور بڑے بڑے حافظوں کی

عبد الوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

فضائل رمضان شریف

مولانا الحاج مولوی محمد زکریا صاحب محدث

جواہرات سے تولنے کے قابل

بال جڑ سے کالا

فتنہ نگار کا انسداد

اگر صحت پیاری ہے تو

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

دو ستو سال بعد یہ بے نظیر رعایتی اعلان نکلا ہے۔ جلدی آرڈر روانہ کیجئے

ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس
نہایت مضبوط

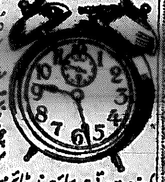

دہلی کے بقائی خاندان کا مشہور و معروف
دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

اپنی راستبازی، دیانتداری اور خوش معاملگی کی وجہ سے عالمگیر شہرت حاصل کر چکا ہے

حب نعمت جہٹرٹ

منیجر دواخانہ بقائی بازار چتلی قبر دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

جوان بنانے والی معجون

رعایت کا مبارک مہینہ

۱۵ شعبان المکرم سے یہ رعایتی سلسلہ جاری ہوتا ہے کہ خریدار مناسب وقت میں گھڑیاں منگا کر شروع رمضان المبارک سے کام میں لاسکیں

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھاؤ

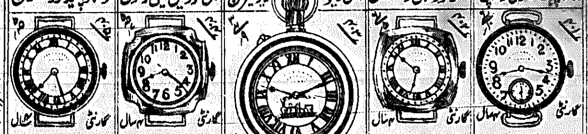

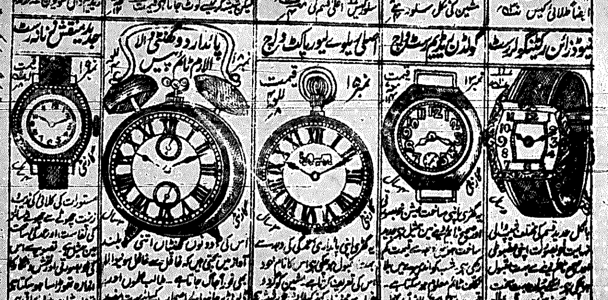

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"
جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
سہ روزہ
ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳ ۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایکبار)
نصف صفحہ
ایک کالم
نصف کالم
چوتھائی کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۴

احادیث کی روشنی میں رمضان المبارک کے فضائل

روزے کس طرح ایک مومن کو معراج سعادت پر پہونچا سکتے ہیں

یہ مہینہ رمضان المبارک کا ہے جس میں ہر مخلص روزہ دار کی روحانی ترقی کیلئے رحمت و برکت کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ ذیل میں ان احادیث کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جن میں رمضان کے فضائل اور روزہ دار کے اجر و ثواب کا بیان ہے۔ تاکہ سعادتمند مسلمان بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ میں زاد آخرت کیلئے بیش بہا تیاری کرلیں۔

روزہ

ابن آدم کا ہر عمل اس کا اپنا ہوتا ہے۔ لیکن روزہ میرا ہے اور اس کا بدلہ میں ہی دونگا۔ (حدیث قدسی بخاری)

اعتکاف

معاصرین کے افکار و آراء

ناٹک رچ

خاتم الانبیاء پر ایک نیا حملہ

صوبہ سرحد

جرائد آرڈیننس کا وار

کشمیری تحریک

خراج عقیدت

"مَا ءُ اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

حلفیہ بیان افسر سابق مشیر مال خزانہ اللہ خان کا ہے

فی زمانہ جھوٹے اشتہار حکمت سے ناآشنا پیٹ کے مجبور فرضی سرٹیفکیٹوں کے اعتبار سے بیمار نامرد کے گلے پر چھری پھیرنے میں دریغ نہیں کرتے ورنہ اصول قدیم اور جدید کی رو سے کسی ایک اکسیر کا نامردی جریان منی سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے صحیح ثابت ہونا قطعاً غلط ہے سفید جھوٹ ہے ایک اکسیر چاہے دس ہزار کی قیمت سے بھی کیوں تیار نہ کیا ہو ایسے مایوس بیمار خانصاحب کا مجوزہ نقشہ سوالات ہم سے مفت منگوا کر لعدخانہ پری واپس بھیجکر خانصاحب کے تیار کردہ اکسیرات کے استعمال سے قدرت کا نظارہ دیکھیں سوائے مادر زاد باقی ہر قسم اور عمر میں گیا گذرا نامردی موزوں میں شامل جادو کا بن سکتا ہے تجربہ شرط ہے۔ المشتہر
منیجر دواخانہ امین الغفر با محلہ شاہ نظر راولپنڈی

عید آرہی ہے

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

ہمارا کٹ پیس تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے ہر تھوڑے سرمایہ دار آدمی اور پردہ نشین مستورات گھروں میں بیٹھ کر نہایت آسانی سے تجارت کرکے فائدہ اٹھا سکتی ہیں نمونہ کا بنڈل ولایتی پچاس روپئے جسمیں قریب ۲۰ پونڈ مختلف قسم کا کٹ پیس ہوگا۔ اہل وعیال کے خوشنما اور کم خرچ بالانشین پارچات کیلئے اور بغرض تجارت یکصد و دوصد کی گانٹھیں منگوائیے۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہیے۔ مفصل لسٹ طلب کیجئے عید قریب ہے۔ جلد آرڈر دو۔ فائدہ اٹھاؤ۔
امریکن کمرشیل کمپنی۔ بمبئی نمبر ۱
(گورنمنٹ میں رجسٹری شدہ)

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا

کہاں ہیں وہ لوگ جو دمہ کے مرض سے مایوس ہو کر کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے ہم خدا کے فضل پر بھروسہ رکھکر کہتے ہیں کہ

خدا چاہے تو

پندرہ یوم میں دمہ جاتا رہیگا صدہا مریضوں پر تجربہ کرکے آپکے سامنے پیش کیا ہے قیمت ایک شیشی آٹھ روز کی دوا صرف ایک روپیہ دو آنہ اور مکمل پندرہ روز کی دوا دو روپے (۲۸) محصول بذمہ خریدار

یہ محض اس لئے

کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔

ملنے کا پتہ: صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

منجن عزیزی استعمال کیجئے

انشاء اللہ دانت نکلوانے کی ضرورت نہیں رہیگی!

دانت کا درد مسوڑھوں کا ورم خارش جلن سوزش کھٹک دانتوں کا ہلنا جملہ شکایات دندان کو بفضلہ دور کرتا ہے اتنا سریع التاثیر ہے کہ ایک انگلی منجن کی لگانے سے درد دانت کافور ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں کی جلن سوزش فوراً ٹھنڈی ہو جاتی ہے ہلتے ہوئے دانت فوری مضبوط جڑ جاتے ہیں اور منہ کو پاکیزہ اور خوشبودار بنا دیتا ہے حتی کہ مسوڑھوں سے پیپ خون آنے کو فوراً بند کرتا ہے یعنی مرض پائیریا کو دفع کرکے مسوڑھوں کو اصلی حالت پر واپس لاتا ہے اگر ہمارا منجن سن بلوغ سے صرف مہینے روز لگایا جائے انشاء اللہ پیری میں دانتوں کی کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اور جس کے دانت ہلتے ہوں یا درد ہوتا ہو یا نصف دانت گرنے سے باقی ہوں مہینے یوم کے لگانے سے بقیہ دانت جلد مستحکم جم جائیں گے اور درد وغیرہ قطعی دور ہو جائے گا نہایت مجرب اور آٹھ سال سے برابر آزمایا جا رہا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جس کے اندر دس شیشیوں سے زیادہ منجن ہوتا ہے۔ صرف دو روپیہ آٹھ آنے (۲۸) محصول بذمہ خریدار اگر فائدہ نہ ہو دوگنی قیمت واپس حلفیہ اقرارنامہ ہمراہ۔

منگانے کا پتہ: حکیم سید محمد عزیز الحسن پری کھاٹ بھوپال

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کر دینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب، زیر، زبر، پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسے تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں، طالب علموں، مسجدوں، یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں۔ اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھر لیں۔

یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف ایک روپیہ پلا جلد علاوہ محصولڈاک۔ کپڑے کی جلد کے ۸ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔
ہدیہ مترجم۔ قسم اعلیٰ کاغذ سفید خاشدہ صرف تین روپیہ۔ قسم دوم خاشدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنہ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے۔ لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا اخیر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔
پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ کمی کردی جائے گی۔

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن مجید

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
ابتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابل قدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ اسد الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خانصاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے۔ اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک مسلمان کے لئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہوسکتا خود طلب فرمائیے اپنے عزیزوں کے لئے منگائیے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب۔ مولانا شاہ عبد القادر صاحب۔ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب۔ حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ پر قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عـ۱۰ علاوہ محصول ڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن مجید ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۶ کم کردئے جائیں گے

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۔ ۴ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

صوبہ سرحد کی موجودہ صورت حال

سرکاری اور غیر سرکاری بیانات

گزشتہ ہفتہ لاہور کے بعض اخبارات کے واسطہ سے صوبہ سرحد کے متعلق جو خبریں موصول ہوئی ہیں انہوں نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک آگ سی لگادی ہے اور نہ صرف انتہا پسند بلکہ نیم اور معتدل مسلمان بھی ان حالات کو سن کر ایک عجیب و غریب ہیجان و اضطراب میں مبتلا ہیں اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اب حکومت کی حمایت کے لئے وہ عامۃ المسلمین کے سامنے کیا پروپگنڈا ...

غیر سرکاری خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاعات کو مبالغہ آمیز بھی کہیں اور ایسوسی ایٹڈ پریس اور حکومت کے بیانات کو حرف بحرف درست اور بلا مبالغہ سمجھ لیں تو بھی سرحد کی صورت حال کچھ زیادہ خوشگوار نظر نہیں آتی اور مسلمان اس تصویر کو بھی مشکل ہی کے اطمینان سے نہیں بیٹھ سکتے۔

پشاور سے ایسوسی ایٹڈ پریس نے جو اطلاع ۴ جنوری کو دی ہے اس میں ۴ جنوری ...

... حسین قدر تشہیر حاصل ہو سکیں حاصل کریں اور سرکاری اور غیر سرکاری بیانات کو سامنے رکھ کر ایک آزاد رپورٹ مرتب کریں لیکن حکومت نے اس کمیشن کو صوبہ سرحد میں داخلہ کی اجازت نہیں دی اور اس کو اپنے اجلاس راولپنڈی میں منعقد کرنے پڑے اور آخر میں جب رپورٹ مرتب ہو کر شائع ہوئی تو حکومت نے اسے ضبط کر لیا ...

ہمیں سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ ان لوگوں نے صوبہ سرحد کی طرف جانے اور جو بیانات شائع کرائے ہیں وہ بے انتہا گمراہ کن ہیں ...

نام نہاد تحقیقات

سر آغا خاں کی مخالفت

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ہم نے ان کالموں میں سر آغا خاں کی اس تجویز کا ذکر کیا تھا جو انہوں نے مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کو ملا کر ایک کر دینے کے متعلق پیش کی ہے اور اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ خلافت کمیٹی کو بھی اسی تجویز میں شامل کر لیا جائے کیونکہ اس کی پالیسی بھی علاً مسلم کانفرنس یا مسلم لیگ سے جدا گانہ نہیں ہے اور ایک ہی خیال کے مسلمان ان تینوں انجمنوں پر حاوی ہیں ...

... اور اس کی خوشنودی کے لئے ہر ذلیل سے ذلیل حرکت پر آمادہ ہو سکتے ہیں ...

قارئین کرام کو معلوم ہے کہ گزشتہ تحریک میں جب صوبہ سرحد کے مسلمانوں پر مظالم ہوئے تھے ان کی تحقیقات کیلئے ایک آزاد کمیشن مقرر کیا گیا تھا حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور مسٹر وی جے پٹیل سابق صدر اسمبلی بھی اس کمیشن کے اراکین میں شامل تھے ...

احادیث کی روشنی میں رمضان المبارک کے فضائل

(بسلسلہ صفحہ اول)

نفلی روزے

جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر چھ روزے شوال کے بھی رکھے تو گویا اس نے تمام عمر کے روزے رکھے۔ (مسلم)

یہ چھ روزے شوال کے ملا کر ایک سال کے روزوں کے برابر ہو جاتے ہیں، ہر نیکی دس گنی ہوا کرتی ہے۔ (ابن ماجہ، نسائی)

مطلب یہ ہے کہ ہر نیکی کا ثواب کم سے کم دس گنا ہوا کرتا ہے تو رمضان کے تیس روزے تین سو کے برابر ہوئے اور یہ چھ روزے ساٹھ کے برابر تو کل تین سو ساٹھ ہو گئے، گویا پورے سال روزے رکھے ...

کسی نے دریافت کیا عرفہ کے دن کا روزہ کیا ہے ارشاد فرمایا عرفہ کا روزہ رکھنے سے ایک سال پچھلے اور ایک سال آئندہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اس کے دو سال کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

صوبہ سرحد میں آرڈیننسوں کے ماتحت حکومت

فوج اور پولیس کا گشت اور ۱۲۹ گرفتاریاں

سرخپوشوں کے نظام کو درہم و برہم کرنے کی کوششیں

صوبہ سرحد کی خبروں پر احتساب قائم کیا جا چکا ہے اور وہاں کی اطلاعات کے متعلق کوئی غیر سرکاری مراسلہ یا برقی پیغام موصول نہیں ہو رہا ہے۔ روزنامہ اور پنجاب کے بعض دیگر جرائد کے ذریعہ جو غیر سرکاری خبریں ہم تک پہنچی تھیں ان کا ایک خلاصہ گزشتہ اشاعت میں درج کر دیا گیا تھا اس کے بعد سے ابھی تک یہ سلسلہ منقطع ہے اور خبر رسانی کے ذرائع میں یا تو سرکاری کمیونک ہیں جو حکومت کی طرف سے شائع کئے جاتے ہیں یا پھر ایسوسی ایٹڈ پریس کی وہ اطلاعات ہیں جن کی حیثیت سرکاری بیانات سے زیادہ مختلف نہیں ہے اور جنہیں نیم سرکاری اطلاعات کہنا بالکل صحیح ہوگا۔ ان خبروں کی بنا پر حالات کا صحیح اندازہ لگانا تو دشوار ہے مگر تاہم اس قدر کیا جا سکتا ہے کہ وہاں ابھی تک گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے اور مکمل سکون اور کامل امن و امان پر جو زور دیا جا رہا ہے وہ کچھ بہت زیادہ صحیح نہیں ہے۔

ہم ذیل میں صوبہ سرحد کے حالات کے متعلق تمام خبریں انگریزی اخبارات سے ترجمہ کر کے شائع کرتے ہیں۔ (الجمعیۃ)

... دیہات میں کامیابی ہوئی اور رضاکاروں کے طرز عمل میں تبدیلی نظر آئی جنہوں نے خود بخود معذرت چاہی اور کانگریس کی تحریک میں حصہ نہ لینے کا وعدہ کیا۔ اس تحصیل میں صورت حال پرسکون ہے۔

ہزارہ میں کانگریسی تحریک بالکل ختم معلوم ہوتی ہے اور اب کسی شورش کی امید نہیں کی جاتی۔

... گزشتہ پکٹنگ کے سلسلہ میں جو ۲۴ آدمی گرفتار کئے گئے تھے انہیں معذرت کے بعد نوشہرہ میں رہا کر دیا گیا ہے۔

۱۹۳۱ء کے تیرہویں آرڈیننس کی دفعہ ۱۴ (الف) کے ماتحت جو جرمانے کئے گئے ہیں ان کی وجہ سے پشاور میں آکر پکٹنگ کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔

چار ہزار کا مجمع جبراً منتشر کیا گیا

ہوائی جہازوں کا مظاہرہ

پشاور ۸ جنوری۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد نے حسب ذیل سرکاری کمیونک شائع کیا ہے: سوائے ہتی مردان میں ایک واقعہ کے ۴ جنوری کا دن سکون کے ساتھ گزر گیا اور غالباً کرسمس کے بعد سب سے زیادہ پرسکون دن تھا۔

قریب چار کے دیہات سے پشاور شہر میں چالیس پکٹنگ کرنے والے داخل ہوئے مگر انہوں نے پکٹنگ کی کوشش نہیں کی اور باوجود جمعہ کا دن ہونے کے شہر میں خاموشی رہی۔

... ایک مجمع جو تقریباً چار ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا اور جن میں زیادہ تر مسلح تھے جمع ہو گیا اور جس وقت اس مجمع کو منتشر ہونے کے لئے پانچ منٹ دئے گئے تو اس نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا اس پر انہیں جبراً بغیر گولی چلائے ہوئے منتشر کیا گیا۔

نوشہرہ کی دیہاتی حدود میں پکٹنگ کرنے کی ناکام کوشش پھر کی گئی۔

کٹلگ کا فوجی دستہ جو متواتر دس یوم سے گشت کر رہا تھا اور جس نے علاقہ کٹلگ کا ایک بڑا حصہ طے کیا کل کوہاٹ واپس آگیا۔ اس دورہ کا اثر نمایاں ہوا کوئی مخالفت نہیں کی گئی ہر جگہ فوج کا خیر مقدم کیا گیا اور اطلاع ملی ہے کہ اس دستہ کی موجودگی میں رہنماؤں تک جو گرفتاریاں ہوئیں ان سے کانگریسی تحریک بالکل ٹوٹ گئی۔

اٹھارہ ہوائی جہازوں نے گنداب اور لاکرائی علاقوں میں ہوائی مظاہرے کئے۔

۵ جنوری تک کی گرفتاریاں

فوج کا خیر مقدم

پشاور ۹ جنوری۔ ۵ جنوری تک صوبہ سرحد میں کل گرفتاریاں چار ہزار ایک سو تیس ہوئی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے ...

تقریباً ۲۰۵ آدمی معذرت پر رہا کر دئے گئے ہیں۔

... کی فوجی دستے نے بیبانی کا گشت لگایا جہاں وفاداروں کے ایک بڑے وفد نے اس کا خیر مقدم کیا جس کے نتیجہ میں مالگزاری وصول کی گئی۔

... میں سکون تھا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی تردید

پشاور ۹ جنوری۔ صوبہ سرحد کے گزشتہ واقعات کے متعلق جو بالکل غلط اور مفسدانہ بیانات بعض نیوز ایجنسیوں کی جانب سے شائع ہوئے ہیں ان کی تردید کا ایسوسی ایٹڈ پریس کو مستند طور پر حق دیا گیا ہے۔

مثلاً کوہاٹ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہاں کے زخمیوں اور ہلاک شدگان کی تعداد کی ستونک پہنچی مگر باوجود انتہائی تحقیق کے معقول غیر سرکاری آدمی زیادہ سے زیادہ شہداء کی تعداد ۱۳ اور مجروحین کی تعداد ۲ بتلاتے ہیں۔

اسی طرح گرفتاریوں کی تعداد کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کے جو بیانات وقتاً فوقتاً شائع ہو چکے ہیں ان کے دیکھنے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ... یہ بھی غلط ہے کہ ان گرفتاریوں میں عورتیں یا بچے شامل ہیں۔

ایک پارسی خاتون پر سرحد کا داخلہ بند کر دیا گیا

لاہور ۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ خورشید بین سرحد کے حالات کا معائنہ کرنے کے لئے سرحد میں تشریف لے گئیں تاکہ وہاں کے موجودہ حالات کا خود معائنہ کر سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کو صوبہ سرحد کی پولیس نے درخواست میں لے لیا اور ایک روز کے بعد آپ کو بذریعہ فرنٹیئر میل واپس کر دیا۔ چنانچہ آپ کل رات لاہور تشریف لے آئیں۔ آپ ڈاکٹر محمد عالم کے مکان پر قیام پذیر ہیں۔

دیہات میں فوج کا دورہ

گرفتاریاں اور مظاہرے

پشاور ۸ جنوری۔ تحصیل نوشہرہ کے علاقہ کوروہ میں تین دیہات مصری باندا، مغل کی اور میاں ساسنے ۴ جنوری کو پولیس کا مقابلہ کیا تھا اس کے بعد بعض کے روزنامہ دیہات میں پولیس اور فوج گئی سرخپوشوں نے اپنی وردیاں خود بخود اتار کر دیدیں۔ اور دیہات نے یہ یقین دلایا کہ وہ آئندہ حکومت کی مخالف تحریکات میں حصہ نہ لیں گے۔

تقریباً تیس آدمیوں نے تحصیل کے اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت پر پکٹنگ لگانے کی سعی کی ان لوگوں کو پولیس نے وہاں سے منتقل کر دیا اور اس وعدہ پر کہ وہ آئندہ پکٹنگ نہیں کریں گے انہیں چھوڑ دیا گیا۔

تحصیل مردان کے ایک گاؤں کوٹھا میں ایک مجمع تقریباً ڈیڑھ سو سرخپوشوں کا جمع ہو گیا یہ لوگ پریڈ کر رہے تھے اسسٹنٹ کمشنر نے انہیں منتشر ہو جانے اور اپنی وردیاں پولیس کے حوالے کر دینے کا حکم دیا۔ ان کے انکار پر فوج نے مجمع کو بغیر گولی چلائے ہوئے منتشر کر دیا۔

چارسدہ رسالہ بیرا چند گاؤں میں جہاں مخالفت کے باعث ۷۰ گرفتاریاں ہو چکی تھیں ۵ جنوری کو گیا۔ بیس رائفلیں بغیر لائسنس کے دستیاب ہوئیں اور ۶۰۰ روپیہ مالگزاری کے وصول کئے گئے۔

ضلع کوہاٹ میں کرک سے سیٹھ تک کھٹک رسالہ گیا مگر کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ علاقہ کھٹک کا عام رویہ ابھی تک قابل اطمینان ہے۔

اجناس کی گرانی

ضلع بنوں میں گرفتاریاں

پشاور ۸ جنوری۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد نے مندرجہ ذیل سرکاری کمیونک شائع کیا ہے: ۷ جنوری کو تقریباً ایک سو بیس آدمی پکٹنگ کے ارادے سے پشاور میں داخل ہوئے یہ لوگ قریب کے تلیل دیہات سے آئے تھے۔ دو کو گرفتار کر لیا گیا اور باقی کو پولیس نے دھکیل دیا۔

بالو سائی گاؤں میں پولیس اور فوج پشاور سے گئی ستر دیہاتیوں نے کانگریسی تحریک سے علیحدگی کا اعلان کیا۔

رسالہ چارسدہ مشاغل میں جہانزئی کے قریب ایک گاؤں میں گیا یہاں پر کانگریسی لیڈروں کو گرفتار کیا گیا مگر کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

ڈگائی اور جلبائی کے دیہات سے شورش کی اطلاع موصول ہوئی ہے ان دیہات میں اس اطلاع سے قبل پولیس اور فوج گئی تھی اور ۷ جنوری کو نو گرفتاریاں بھی کی گئی ہیں۔

... اب انہیں یہ احساس ہو گیا ہے کہ پکٹنگ کے ذریعہ تخویف کی اجازت اب نہیں دی جائے گی۔

کلک کے حالات میں مزید اصلاح کی اطلاع کوہاٹ سے موصول ہوئی ہے۔

بنوں شہر اور ضلع میں ... گرفتاریاں کی گئیں وہاں کی صورت حال اب اصلاح پذیر ہے۔

جھنڈی علاقہ میں فقیر علی نگرا ابھی تک اپنے ساتھیوں کی جماعت کے ساتھ موجود ہے۔ ۲ جنوری کو اس کی جماعت کے رہنماؤں اور نیم نزئی ملکوں کے درمیان بحث ہوئی تھی اس گفتگو کا نتیجہ اطمینان بخش معلوم ہوتا ہے اور ملکوں کو یہ اعتماد ہے کہ اب انہوں نے صورت حال پر قابو پا لیا ہے۔

۴ جنوری تک کی گرفتاریاں

کانگریسی دفاتر پر فوجی دھاوا

پشاور ۸ جنوری۔ ۴ جنوری تک ۲۷۵۴ گرفتاریاں ہو چکی تھیں جن میں سے ۲۲۹ کو سزا دی گئی تھی اور ۹۵ معذرت خواہی کے بعد رہا کر دئے گئے تھے۔

مردان سے جو فوجی دستہ روانہ ہوا تھا وہ اس پاس کے دیہات میں سرخپوشوں کی گرفتاریاں کر کے کامیابی کے ساتھ واپس آگیا۔ مردان کے جائنٹ کمشنر کی معیت میں ۸ فوجی سوار شیخ یوسف گاؤں کی طرف گئے اور وہاں جا کر کانگریس کا دفتر بند کیا یہاں اہل دیہہ نے دو رضاکار پیش کئے۔

نوشہرہ کا اسسٹنٹ کمشنر پولیس اور فرسٹ ریجمنٹ کے رسالہ کو ساتھ لیکر اکوڑہ گاؤں کی طرف روانہ ہوئے اور اس گاؤں میں دریائے کابل کو کشتی پر عبور کر کے پہنچے، مصری باندا کے کھیاسے باہر دریا کی حفاظت کر رہی جماعت مغل کی گئی ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ہالینڈ میں مشرقی مؤتمر کا اٹھارواں اجلاس

اسلامی تمدن پر مسلمانوں و عیسائیوں کے زبردست مقالے

حکومت ہالینڈ اب تک ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو مرتد بنا چکی ہے

ملک ہالینڈ کو موجودہ زمانہ میں شرف و مجد حاصل ہے کہ وہ مشرقی ادبیات سے خاص دلچسپی رکھتا ہے اور اسلام اور عربی تمدن پر گہری نظر رکھنے کے باعث اس کے جلیل القدر علماء اور فضلاء عربی لٹریچر کی فراہمی میں خاص کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہالینڈ میں عربی معلومات کا کافی ذخیرہ موجود ہے اور نہایت انضباط اور تصحیح کے بعد ان کو طبع کرا کر شائع کیا جاتا ہے۔

عربی علوم و فنون کا مطالعہ وسیع پیمانہ پر یہاں ایک عرصہ سے جاری ہے اور بڑے بڑے اساطین علم و فضل اور حکومت کے عہدیدار ان علوم میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ لائیڈن (ہالینڈ) میں مذہب اسلام کی تحقیق اور اس کے اثر و نفوذ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان ہی دلچسپیوں کے باعث امسال اورنٹیل کانفرنس (مشرقی مؤتمر) کا اٹھارواں اجلاس لائیڈن میں منعقد ہوا جس کی سرپرستی شہزادہ ہالینڈ نے فرمائی ...

عیسائی اپنے لئے باعث فخر تصور کریں!!

ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو عیسائی بنایا جا چکا ہے

یہ واقعہ ہے کہ ہالینڈ کے تبلیغی مشن اپنی نو آبادیوں میں نہایت وسعت اور سرعت کے ساتھ تبلیغ کر رہے ہیں اور ان کی تائید کروڑوں عیسائی کرتے اور اربوں روپیہ اس مقصد پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ مشن اب تک ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو تثلیث کی لعنت میں گرفتار کر چکے ہیں جن کا بڑا حصہ یتیموں، مفلسوں اور بے روزگاروں پر مشتمل ہے۔

ہالینڈ کی نو آبادیات میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں جن کی موجودگی میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں کو مرتد کر لینا ان مشنوں کی زبردست کامیابی ہے۔

اس مؤتمر کا آخری اجلاس اسٹاٹ گور میں منعقد ہوا جس میں اعلان کیا گیا کہ مؤتمر کا آئندہ اجلاس چار سال بعد روما میں منعقد ہوگا۔

... اور اس کا مفہوم و ترقی تمام آپ کا مقالہ بے حد دلچسپ اور معلومات سے لبریز تھا آپ نے اپنے مضمون میں بعض مستشرقین کے غلط اعتراضات کا بھی جواب دیا اور مخالفین کے غلط نظریوں کی خوب پول کھولی۔ آپ نے قرآنی آیات اور احادیث مقدسہ سے استشہاد و استدلال کیا۔ مشہور مستشرق گولڈ صہر نے بھی قابل ذکر کتاب "قانون اسلام اور یقینیات" میں اسلام کے متعلق ایک چیز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو قطعاً بے بنیاد ہے۔

یمن کے نمائندہ علامہ ہمدانی نے خلفائے فاطمیہ کے عہد کی عربی ادبیات پر ایک فاضلانہ مقالہ پڑھا جو بے حد پسند کیا گیا۔ مصری سفیر متعینہ ہند عفیفی پاشا نے حروف تاج پر مقالہ پڑھا جو حال میں شاہ فواد نے مصر میں رائج کئے ہیں۔

احمد تیمور پاشا کے فرزند تیمور بک نے جدید عربی ادبیات پر مقالہ پڑھا۔ پروفیسر طہٰ حسین اعمیٰ نے عربی فصاحت و بلاغت پر ایک مقالہ پڑھا جس میں آپ نے ثابت کیا کہ عربوں نے اصول بلاغت یونان سے اخذ کئے۔ آپ اپنے دعویٰ کو کسی وزن دار دلیل سے بھی ثابت نہ کر سکے ... پیرس کے محمد ترکی نے عربی جغرافیہ پر مقالہ پڑھا۔ مشہور ادیب اور مورخ صاحب سیف والقلم امیر شکیب ارسلان نے عربی زبان کی وسعت اور اس کے ام الالسنہ ہونے پر ایک زبردست مضمون پڑھا اور عربی زبان پر جو مختلف دور گزرے ہیں اس پر ایک محققانہ اور مورخانہ تبصرہ فرمایا۔

حکومت ہالینڈ اور عیسائیت کی تبلیغ

بعض ناواقف مسلمانوں کا خیال ہے کہ یورپ مذہبی معاملات میں غیر جانبدار رہتا ہے اسکو مذہب سے کوئی تعلق نہیں ... ہالینڈ کے وزیر تعلیمات مسٹر پاسٹرا کا بیان غور سے پڑھیں جو انہوں نے اسی مؤتمر میں اپنا مقالہ پڑھتے وقت پیش کیا۔ اس مضمون سے اندازہ ہو جائے گا کہ باوجود علم و فضل اور عیسائی مذہب کی لغویت پر بصیرت رکھنے کے ہالینڈ کی حکومت اور اس کے علماء مستشرقین کس طرح عیسائی مذہب کی نشر و اشاعت میں سعی بلیغ کر رہے ہیں اور یورپ کا الحاد و دہریت ان کے اس عزم میں حائل نہیں ہوتا۔ "مسٹر پاسٹرا" نے مؤتمر میں نہایت صفائی اور جرأت سے کہا کہ "لوگوں کا یہ خیال صحیح نہیں کہ ہالینڈ کی اصلی خواہش مشرق میں تجارت کے سوا اور کچھ نہیں۔ حالانکہ ہالینڈ کی پہلی اور اصلی خواہش یہ ہے کہ جاہل ملکوں میں خواہ وہ کہیں ہوں عیسائیت کی روشنی پھیلائی جائے۔" ہمیں وزیر تعلیمات کا ممنون ہونا چاہئے کہ آپ نے دیگر عیسائی حکومتوں کی طرح دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کی بلکہ نہایت صفائی سے بتا دیا کہ ہالینڈ کا حقیقی مقصد عیسائیت کی تبلیغ ہے۔

یہ بیان ان "تجدد پرور" یا ملحد مسلمانوں کیلئے ایک تازیانہ عبرت ہے جو سمجھتے ہیں تبلیغ اسلام سے بین الاقوامی رشتے کمزور ہو جاتے ہیں اور اتحاد کی حقیقی روح فنا ہو جاتی ہے دوسری طرف ان کا خیال ہے کہ یوروپین حکومتوں کی پالیسی میں مذہب کا جذبہ کارفرما نہیں ہے!

تعجب ہے کہ وہ مذہب جو فطرت الٰہیہ کی بنیادوں پر قائم ہوا اور جو حقیقی امن و امان کا ضامن ہے اس کی تبلیغ سے تو شرم آئے مگر جو مذہب سراسر وہم پرستیوں کا مجموعہ لاطائل افسانوں کا ذخیرہ اور ضمیر و فطرت کے منافی ہو اس کی نشر و اشاعت کو "مہذب" ...

حکومت اسپین سے ریفی مسلمانوں کے مطالبات

قرطبہ اور ریف کے مسلمانوں کو حکومت کی طرف سے اطلاع

کردی بغاوت کا خاتمہ

باغیوں کے لیڈر شیخ محمود گرفتار کر لئے گئے

عراقی کردستان میں شیخ محمود کی قیادت میں جو کردی بغاوت خوفناک طریقہ اختیار کر چکی تھی اور جو کئی سال سے حکومت عراقی کو زیر بار کر رہی تھی اب اس کا کامیابی کے ساتھ خاتمہ ہو گیا ہے۔ چند حملوں کے بعد عراقی فوج نے شاہی ہوائی بیڑہ کی مدد سے ایرانی حدود تک شیخ محمود کا تعاقب کیا چنانچہ ایک مقام پر شیخ محمود کو گرفتار کر لیا اور اس کو حکومت عراق کے حوالہ کر دیا۔ حکومت عراق نے اسکو مقام "نظریہ" میں بھیج دیا اور اس وقت وہ پولیس کی نگرانی میں ہے۔

شیخ محمود کی یکایک گرفتاری سے کردستان میں امن و امان قائم ہو گیا ہے اور وہاں امن و امان قائم ہونے کا یہ ہے کہ لیگ نے کردی قوم پروروں کو عام معافی دیتے ہوئے یہ اعلان کر دیا کہ کردستان کو آزاد کرانے کے متعلق تمہارے خواب کی تعبیر پوری نہ ہوگی۔

دمشق میں مؤتمر وطنی کا اجلاس

انتخابات کی شرکت کیلئے قوم پروروں کے مطالب

شام کے وطن پروروں نے ایک یادداشت مرتب کی ہے جس میں انہوں نے اپنے قومی و وطنی مطالبات و ملاحظات درج کر دئے ہیں اور وہ شرائط بھی درج کر دی ہیں جن پر انتخابات کی شرکت مبنی ہے۔ سید ہاشم بک اتاسی اس یادداشت کو سید پونسو کی خدمت میں پیش کریں گے۔ ۵ دسمبر کو دمشق کی مؤتمر وطنی ختم ہو گئی اور اس کے اعضاء و ارکان اپنے اپنے وطن کو واپس ہو گئے۔ مؤتمر وطنی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں طریق انتخاب کی مذمت کی گئی ہے۔ مؤتمر کی طرف سے ایک مفصل بیان شائع کیا جائے گا جس میں شام کے باشندوں کو انتخابات میں حصہ لینے کا مشورہ دیا جائے گا اور ان شرائط کو بھی پیش کیا جائے گا جو انتخابات کے لئے بطور اساس و بنیاد ہیں کیونکہ حکومت نے ابھی تک شامی مطالبات کو کما حقہ تسلیم نہیں کیا۔

ہاشم بک اتاسی مسیو پونسو سے ملاقات کر کے ان کے سامنے یہ شرط بھی پیش کریں گے کہ انتخابات میں کامل آزادی دی جائے اور جلاوطن اشخاص کو وطن میں واپس آنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

وزیر اعظم مصر کا اعلان

مصر اور برطانیہ میں گفت و شنید کا آغاز

اسمٰعیل صدقی پاشا وزیر اعظم مصر نے سینٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت مصر برطانیہ سے عنقریب گفت و شنید شروع کرنے والی ہے جس کا مقصد تصفیہ طلب امور کا حل اور مصری انگریزی معاہدہ کی تکمیل ہے۔ اگرچہ کئی سال سے مصر سے اس قسم کی خبریں آرہی ہیں کہ مصر اور برطانیہ میں بہت جلد گفت و شنید شروع ہوگی جس میں تمام متنازعہ فیہ مسائل کا تصفیہ کیا جائے گا مگر اب تک کوئی عملی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔

دارالحکومت

ڈاکٹر انصاری صدر کانگریس کی گرفتاری اور سزایابی

مولانا عارف ہسوی اور دیگر کانگریسی لیڈروں کے مقدمہ کا فیصلہ

کانگریسی جلسہ پر پولیس کا قبضہ۔ متعدد خواتین کو سزائیں

مولانا عارف ہسوی اور دیگر خواتین کو سزائیں

ڈاکٹر صاحب کو چھ ماہ قید اور جرمانہ کی سزا

ڈاکٹر انصاری کے جانشین نامزد کر دیئے گئے

قرآن شریف کا پڑھنا

جامع مسجد میں جلسہ اور احراری رضاکاروں کا جلوس

کلکتہ اور علی گڈھ کے قافلوں کی محاذ کشمیر کو روانگی

قومی جھنڈہ کی سلامی پر پولیس کا مظاہرہ

دہلی میں گیارہ اشخاص اور گرفتار کر لئے گئے

مجسٹریٹوں کو وسیع اختیارات

اخبار "لبرٹی" کے ایڈیٹر کی گرفتاری

مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

سر شفیع کی وفات پر اظہار رنج و ملال

کشمیر اور صوبہ سرحد کے متعلق قراردادوں کی منظوری

وزیر اعظم برطانیہ ہندوستان آئینگے

مدیر زمیندار پر بعض مضامین کی بنا پر مقدمہ

ضمانت داخل کر دی گئی

مشہور انقلابی مسٹر ایم این رائے کے مقدمہ کا فیصلہ

بارہ سال کیلئے عبور دریائے شور کی سزا

سنہری مسجد زیر لال قلعہ میں نماز تراویح

حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی صاحب آج قرآن ختم فرمائینگے

کلکتہ و علیگڈھ سے مجاہدین کے قافلوں کی آمد

دہلی میں مزید دس رضاکاروں کی گرفتاری

قصبہ افضل گڈھ میں ۱۴۴ نافذ کر دی گئی

دو ماہ تک جلسے اور جلوسوں کی ممانعت

پولیس کا ایک سپاہی گولی سے اڑا دیا گیا

ایک مفرور ملزم کا وحشیانہ انتقام

کانگریسی جھنڈا نصب نہ کیا جائے

حکومت مدراس کا حکم

دہلی میں ایک اور آرڈیننس کا نفاذ

دہلی ۱۰ جنوری۔ پکٹنگ آرڈیننس کے علاوہ صوبہ دہلی میں خلاف قانون انجمن کے آرڈیننس کا بھی کل سے نفاذ کر دیا گیا ہے۔

محمد ابراہیم سکریٹری مجلس احرار اسلام دہلی

سپرو اور جیکر کی وائسرائے سے ملاقات

دو گھنٹہ تک مفصل گفتگو

صدر اور ناظم جمعیۃ علماء ہند کی لاہور سے واپسی

نواب سکندر حیات خاں اور احراری لیڈروں سے جیل میں ملاقات

دربار کشمیر کے نام حضرت صدر جمعیۃ علماء ہند کا مراسلہ

یوپی میں آرڈیننس کے ماتحت گرفتاریاں

الہ آباد اور سلطان پور کے رہنماؤں کو سزائیں

مسٹر عباس طیب جی بھی گرفتار کر لئے گئے

پارلیمنٹ کا فوری اجلاس طلب کرنے کی تحریک

حکومت کی غلط پالیسی پر اظہار تشویش

ڈاکٹر انصاری کی گرفتاری پر الہ آباد میں جلوس

جلوس اور جلسہ کو منتشر کرنے کیلئے طاقت کا استعمال

کراچی میں مولوی محمد صدیق صاحب کی گرفتاری

سر محمد شفیع کا انتقال پر ملال

حکومت ہند کے دفاتر و درسگاہیں و عدالتیں بند

پچاس ہزار مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی

منچوریہ پر جاپان کا مکمل قبضہ

جاپان کے خلاف امریکہ کا احتجاج

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ارکان میں شدید اختلاف

مرزا قادیانی کے بیٹے بشیر الدین محمود کا صدارت سے استعفیٰ

لارڈ ویلنگڈن کا استعفیٰ؟

مزدور پیشہ جماعت کی تحریک

کانگریس کا لاکھوں روپیہ حکومت کے قبضہ میں

بمبئی میں ایک مارواڑی فرم کو واٹس

شاہ جاپان پر بم پھینکا گیا!

پہاڑی پر موٹر کی ٹکر

سات عورتوں کی افسوسناک ہلاکت

کراچی میں ایک پریس کی ضبطی

کانگریس آفس پر پولیس کا قبضہ

۴۵ انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا

کراچی میں کپڑے کے مارکٹ پر پکٹنگ

بمبئی کے تیسرے ڈکٹیٹر کو قید سخت کی سزا

کرشنا آئر خزانچی کی گرفتاری

مجلس احرار کے نئے ڈکٹیٹر

مولانا معین الدین صاحب اجمیری

پیرس میں گولی چلا دی گئی

پنامہ میں ہندوستانیوں کے داخلہ کی ممانعت

حکومت سول نافرمانی کا پوری قوت سے مقابلہ کریگی

لکھنؤ میں کانگریسی جلسہ لاٹھیوں سے منتشر کر دیا گیا

۷ ارکار کنوں کی گرفتاری

جہاد کشمیر کے ایک اور مجاہد کی شہادت

ہندوستان کے نئے دستور کا اعلان ۱۹۳۳ء میں کیا جائیگا

صاحبزادگان دکن کے خطابات میں اضافہ

در شہوار اور نیلوفر کو خاندانی القاب

کراچی کے تین میونسپل کمشنروں کی گرفتاری

میونسپلٹی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا

والیان ریاست حکومت کی امداد کرینگے

تعلقہ احمد آباد میں گولی چل گئی

تین ہلاک اور متعدد زخمی

سر شفیع کے قائم مقام نواب چھتاری تقرر ہوگئے

مولانا ظفر علی خاں کی رہائی

لاہور ۹ جنوری۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار جو اپنی قید کی میعاد ختم کر کے رہا ہوگئے اور آج شام کو اپنے دولت کدہ پر پہنچ گئے۔

بھوپال میں علوم مشرقیہ کا عظیم الشان جلسہ

اسلام اور تمدن پر تاریخی تقریریں

بھوپال ۔۔۔ انجمن علوم مشرقیہ کا ایک عام عظیم الشان جلسہ بعنوان "اسلام اور تمدن" زیر صدارت عالی مرتبت نصیر الملک مولوی حاجی سید لیاقت علی صاحب ... منعقد ہوا ...

دورہ کی جماعت کی تحریک

کشمیر کمیٹی کے پروپیگنڈا قادیانیوں کے مذموم ارادے

ذمہ دار اسمبلی کا مطالبہ مسلمانان کشمیر کا مطالبہ ہے

کشمیر میں قادیانیوں کے آنے کا مقصد

ذمہ دار اسمبلی کا مطالبہ

مسلمان اور حج

مخالفین کی غلط بیانیوں سے دھوکہ مت کھایئے

ہم مسلمانان ہندوستان کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ ہمارے باہمی تنازعات اور شخصی عناد ارکان اسلام پر بھی اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ...

دیوبند میں مجلس احرار کے کارکنوں کا انتخاب

مجلس احرار اسلام کانپور کا جلسہ

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے

ایم ایچ معرفت منیجر صاحب الجمعیۃ دہلی

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا ہر وقت پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش، خرچ اور تکلیف سے بچا دے گی

گھبراؤ نہیں

ہمیشہ پاس رکھو!

امرت دھارا ... لاہور

خصائل نبوی

لا ثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

پنڈت بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز ملی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

بہادری سرسر

کان کی دوا بلب اینڈ سنز ملی بھیت (یوپی)

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

سنگل ڈوز ہو گیا

منجن عزیزی استعمال کیجئے

حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھایئے

منیجر

فلسفہ روزہ

اگر آپ قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں روزہ کی روح ... معلوم کرنے کے منتظر ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ ... بھیجکر رسالہ فلسفہ روزہ منگوا کر پڑھیں

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ

مردانگی کا بیمہ

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

بال جڑ سے کالا

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg. Co. India POST BOX 88 Karachi

دارالعلوم دیوبند میں جلسہ تقسیم اسناد

شیخ الحدیث کی حیات بخش تقریر

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم	۵	۹	۱۳
۱۷	۲۰	۲۴	۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ... ...
نصف صفحہ (") ... ...
ایک کالم (") ... ...
½ کالم (") ... ...
¼ کالم ... ...

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... ...
ششماہی ... ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم شنبہ ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۵

معاصرین کے افکار و آراء

سرحد حکومت سرحد اور اسلامی ہند (مدینہ)

افسوسناک روش (ہمدم)

وائسرائے کی رہنماؤں سے ملاقاتیں (ملت)

مسلم کانفرنس کے صدر اور سیکرٹری کا استعفا

تین اور وینیوں کے سایہ میں

رمضان المبارک (حمایت اسلام)

آج مسلمان مذہب سے دور ہوگئے ہیں۔ ان میں اپنے اسلاف کی روح باقی نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ روز بروز تنزل کے تاریک غار میں گرتے چلے جا رہے ہیں اگر مسلمان موجودہ ؟

دلچسپ حقائق و معلومات

فضا میں برقی طوفان

سٹیم لائن موٹر سائیکل

پانی سے آگ

بجلی کے ذریعہ کاشتکاری

اندھوں کیلئے مصنوعی آنکھیں

آواز کی پوشیدہ لہریں

(ریاست)

خریداران الجمعیۃ کو چاہیے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

ماءاللحم خاص الخاص اور مفرح عنبری اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا

کہاں ہیں وہ لوگ جو دمہ کے مرض سے مایوس ہو گئے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے ہم خدا کے فضل پر بھروسہ رکھکر کہتے ہیں کہ

خدا چاہے تو

پندرہ یوم میں دمہ جاتا رہیگا صدہا مریضوں پر تجربہ کر کے آپکے سامنے پیش کیا ہے قیمت ایک شیشی آٹھ روز کی دوا صرف ایک روپیہ (عہ) اور مکمل پندرہ روز کی دوا دو روپے (عہ) محصول بذمہ خریدار

یہ محض اس لئے

کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔

ملنے کا پتہ

صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

عید آرہی ہے

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

ہمارا کٹ پیس تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے۔ ہر مقدور سرمایہ دار آدمی اور پردہ نشین مستورات گھروں میں بیٹھکر نہایت آسانی سے تجارت کرکے فائدہ اٹھا سکتی ہیں نمونہ کا بنڈل مالیتی پچاس روپے جس میں قریب ۲۰ پونڈ مختلف قسم کا کٹ پیس ہوگا۔ اہل عیال کے خوشنما اور کم خرچ بالا نشین پارچات کیلئے اور بغرض تجارت یکصد و دو صد کی گانٹھیں منگوایئے چہارم رقم ہمراہ آرڈر پیشگی آنی چاہئے۔ مفصل لسٹ طلب کرو عید قریب ہے۔ جلد آرڈر دو۔ فائدہ اٹھاؤ۔

امریکن کمرشل کمپنی۔ بمبئی ۱۱

(گورنمنٹ میں رجسٹری شدہ)

حلفیہ بیان اور سابق منسٹر پال نزعام اللہ خان کا علاج

منیجر دواخانہ انیس الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دہلی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء صلحاء محدثین مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اسد الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خانصاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے۔ اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہوسکتا۔ خود طلب فرمایئے اپنے عزیزوں کے لئے منگایئے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن مجید ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۲/۱ کم کردئے جائیں گے۔

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب، زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھکر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگاکر غریبوں۔ طالب علموں، مسجدوں، یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں۔ اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرلیں۔

یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے۔ ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے۔ ہدیہ بلا ترجمہ صرف ایک روپیہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸/ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔

ہدیہ مترجم قسم اعلیٰ کاغذ سفید حنا شدہ صرف تین روپیہ۔ قسم دوم حنا شدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنے اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا آخر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲/ کمی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ، ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ ہجری

واقعات سرحد کی نام نہاد تحقیقات

مسلمانان ہند کو بروقت انتباہ

ہم نے الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت میں صوبہ سرحد کے حالات کی نام نہاد تحقیقات کے متعلق جو کچھ لکھا تھا اس سے ہمارا مقصود کسی جدید بحث کا آغاز کرنا نہ تھا بلکہ مسلمانان ہند کو ایک حقیقت سے آگاہ کر کے اپنی صحافتی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا تھا ...

سب کچھ محض ان کی کانگریس نوازی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے ہند کانگریس کا ساتھ دیا اور اس کی تائید میں صوبہ سرحد کے غیور مسلمانوں کی قربانیاں رائگاں کر دیں ...

مسلمانان ہند توجہ کریں

جمعیۃ علماء ہند نے گزشتہ دس بارہ سال میں ہندوستان کے مسلمانوں کی جو خدمات انجام دی ہیں ان کی فہرست نہایت طویل ہے اور اس ملک کے تمام باخبر حضرات اس سے اچھی طرح واقف ہیں۔ جمعیۃ کی خدمات کو قارئین کرام کے سامنے بار بار پیش کرنا اب تحصیل حاصل ہے ...

معلومات ہم تک پہنچی ہیں ... داؤدی صاحب کی اس دعوت کا حال بھی بیان کر دیا جس میں مفتی صاحب اور مولوی احمد سعید صاحب نے مولانا شفیع داؤدی صاحب کو اس سلسلے میں کچھ "مفید مشورے" دئے تھے ...

"اتحاد رحمی جہالت"

یاد ش بخیر مرزا یعقوب جب کبھی اپنی مذہبی معلومات کا اظہار فرماتے ہیں تو ہر شخص کو یہ اندازہ ہو جاتا ہے ...

Submission

گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں کے ممبران کا اعلان

تحقیقاتی کمیٹیوں کے عنوانات پر بحث

نئی دہلی ... حکومت ہند کا ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں گول میز کانفرنس کی مجوزہ تین کمیٹیوں کے ناموں کی فہرست دی گئی ہے ...

گاندھی جی کی غلطیاں

الامان کی یہ عادت ہے کہ جب کبھی اس پر یا اس کے ایڈیٹر مولوی مظہر الدین پر کوئی معقول اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ اس کے جواب میں بہت سی غیر متعلق باتیں لکھ دیتا ہے ...

صحیح مشورہ

اس وقت ہندوستان میں حکومت نے تشدد کی جو پالیسی اختیار کی ہے اس کے متعلق خود انگریزی اخبارات اور مدبرین نے دو قسم کی رائیں ظاہر کی ہیں ...

چیستاں

اس کے بعد الامان لکھتا ہے کہ:۔

"ہم اس سلسلہ میں بعض وجوہ کی بنا پر سر دست تفصیل کے ساتھ کچھ زیادہ لکھنا پسند نہیں کرتے"۔

وہ "بعض وجوہ" جن کی بنا پر "سر دست" الامان "تفصیل کے ساتھ کچھ زیادہ لکھنا پسند نہیں کرتا" بالکل ظاہر و باہر ہیں ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ٹرکی میں داعی اسلام کے سوانح حیات کی ترتیب

غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی زیر نگرانی ایک کمیشن کا تقرر

دنیا کے سب سے بڑے انسان کے سب سے بڑے کارنامے

جمہوریہ ٹرکی کے صدر غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے ایک کمیشن مقرر کیا ہے جس کے ارکان تاریخ کو آشکار کے ... ہیں ...

ایک فراموش شدہ ہستی جو فرانس کے زندان میں محبوس ہے

غازی عبدالکریم سے ایک پر اسرار ملاقات

نقیبہ المشرق غازی عبدالکریم کی ہستی اور آپ کے بے نظیر مجاہدانہ کارناموں سے کون شخص ناواقف ہے ...

عرب مذکور لکھتا ہے کہ یہ ملاقات بہت مختصر تھی مگر صرف اتنی ہی ملاقات نے میرے بدن میں شعلے پیدا کر دئے اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ غازی موصوف کے الفاظ نے عزائم کو بلند، میرے ارادوں کو مستحکم اور میری خواہشوں کو پرزور بنا دیا ہے!

۱۹۲۲ء اور ۱۹۳۱ء کے شوکت علی

ایک عربی اخبار کے نمائندہ کا دلچسپ تبصرہ

مولانا شوکت علی صاحب فلسطین کی موتمر اسلامی کی شرکت کے لئے بیت المقدس تشریف لے گئے تھے۔ موتمر کی شرکت کے دوران میں عربی اخبارات کے بہت سے نمائندوں نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کے سیاسی خیالات دریافت کئے۔

اخبار ... کے ایک نمائندہ نے آپ سے ملاقات کی کیفیت ایک عربی اخبار میں شائع کرائی ہے۔ نمائندہ مذکور لکھتا ہے کہ مولانا شوکت علی صاحب کی نسبت ہم نے ... سنا تھا کہ آج کل ان کے سیاسی خیالات بہت کچھ تبدیل ہو گئے ہیں ...

وہ حرف بحرف صحیح نکلا، مولانا شوکت علی ۱۹۲۲ء کے شوکت علی نہ تھے بلکہ ۱۹۳۱ء کے شوکت علی تھے ...

جزائر ملایا میں اسلام کس طرح پھیلا

ایک جدید تاریخ کی تدوین

جاوا کے ایک فاضل جو عربی کے ساتھ ساتھ انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کے بھی ماہر ہیں انہوں نے جزائر ملایا میں اشاعت اسلام کی تاریخ کی تدوین شروع کر دی ہے جو تین ماہ بعد غالباً طبع ہو کر شائع ہو جائے گی۔

اس زیر تصنیف کتاب میں اس بات پر روشنی ڈالی جائے گی کہ جزائر ملایا میں اسلام کی اشاعت کب ہوئی؟ کن ذرائع سے ہوئی؟ اور وہاں کن کن مبلغوں کی مساعی سے اسلام پھیلا؟ اس کے ساتھ آپ عیسائیت کے اثر و نفوذ اور مشنریوں کی مساعی پر بھی ایک نظر ڈالیں گے ...

کتاب کے ایک باب میں آپ ان بزرگوں اور شخصیتوں کا بھی تذکرہ کریں گے جو وقتاً فوقتاً جزائر میں کام کرتی رہی ہیں۔

سب سے عجیب ایک یہ دعویٰ ہے جس کو آپ ثابت کریں گے کہ سب سے پہلے جزائر ملایا میں ایک صحابی تشریف لائے تھے جن کا مزار بھی ایک مقام پر اب تک موجود ہے اور جو مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔ (منیجر الجمعیۃ)

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی مبسوط تقریر

لائن والی مسجد میں معارف قرآنی پر بحث

تمام لاہور کے زمانے میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے مختلف مقامات پر متعدد تقریریں فرمائیں ...

جہاں روپ نہیں وہاں ارنڈ روپ

مدیران انقلاب اور کانگریس کا فتنہ

وزیر خاں کا چوک

ہندوؤں سے جنگ نئی نہیں ہے

ملاکی دوڑ مسجد

کرسمس اور ایسٹر کے تہوار بت پرستوں کے تہوار ہیں

پادری مارقوس کا اعلان حق

اخبار "الطائف المصورہ" کا نامہ نگار مقیم ... اطلاع دیتا ہے کہ اس سال کرسمس کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ شراب سابہا سابق سے زیادہ ... اور قریب قریب کے عیسائیوں میں ایک جدید تحریک ہے سخت ہیجان پھیل گیا ...

... دوسری سطر یہ تھی "پھر مسیح کی پیدائش کی خوشی کس لئے منائی جاتی ہے؟" تیسری سطر کا مضمون یہ تھا "کرسمس کا تہوار بت پرستوں کا تہوار ہے" ...

مصر کے کھنڈرات میں بائیل کے قدیم نسخے

موجودہ بائیل اور قدیم نسخوں میں زبردست اختلاف

مصر میں "مصریات" کے ماہرین نے بائیل کے بہت قدیم مخطوطات کا پتہ لگایا ہے ... ماہرین کا خیال ہے کہ یہ نسخے حضرت مسیح کے ... بعد پاپیرس (قدیم مصری کاغذ) پر لکھے گئے تھے اور اب تک انجیل کے جتنے نسخے ... ان میں سب سے قدیم یہی ... ماہرین نے ظاہر کیا ہے کہ یہ انجیل اور عہد عتیق کے صحیفے موجودہ بائیل سے بہت کچھ مختلف اور تعداد میں بھی زیادہ ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر عیسائیوں کی مذہبی عمارت بیخ و بن سے اکھڑ جاتی ہے۔

دارالحکومت سے

تاجروں کے جلسہ میں چیف کمشنر صاحب کی تقریر

تجارت کی حفاظت اور پکٹنگ کے خلاف نا گزیر اختیار کرنے کا وعدہ

انگریزی حکومت خدا کے حکم سے قائم ہوئی ہے!

دہلی ۱۲ جنوری کل گیارہ بجے کیپٹل سینما میں چیف کمشنر کی زیر صدارت دہلی کے پارچہ فروشوں اور غیر ملکی مال فروخت کرنے والوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یوروپین فرموں کے نمائندوں، سرکاری ٹھیکیداروں، شراب فروشوں اور میونسپل کمشنران نے شرکت کی۔ بکھر رائے بہادر اور خان بہادر بھی جلسہ میں موجود تھے۔

جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے چیف کمشنر نے فرمایا کہ میں نے دو باتوں کی غرض سے آپ کو یہاں آنے کی دعوت دی ہے اول تو میں آپ لوگوں کی حفاظت کا یقین دلاتا ہوں، دوسرے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنی مشکلات میرے روبرو پیش کریں اور بتائیں کہ ہم کن مشکلات سے کس قسم کی تکلیف ہوتی ہے اور ان کا خود آپ نے کیا علاج ...

صوبہ سرحد کی تحقیقات یا حکومت کا پروپگنڈا

مسلم کانفرنس کے نام نہاد وفد کی حقیقت

چیف کمشنر کی ہدایات کے ماتحت نقل و حرکت کریں گے

مسلم کانفرنس کا وہ تمام نہاد وفد جو صرف مولانا شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین پر مشتمل ہے ... شاہ محمد اسمٰعیل غزنوی اور علامہ اقبال بھی اس وفد میں شامل ہوں گے ...

صوبہ سرحد کے حالات پر چیف کمشنر کا بیان

اسمبلی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کے سوالات

خان عبدالغفار خاں کو کس مقام پر رکھا گیا ہے؟

پشاور ۱۲ جنوری۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد نے ذیل کا اعلان شائع کیا ہے۔ شہر پشاور کی صورت حال پر سکون ہے۔ گذشتہ تین دن کے اندر نہ تو یہاں پکٹنگ کرنے کا اقدام کیا گیا اور نہ کوئی گرفتاری عمل میں آئی ...

کیا شکاری کتوں سے سرحد کے ہجوم کو منتشر کیا جاتا ہے؟

دہلی ۱۲ جنوری۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد ممبر اسمبلی نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مندرجہ ذیل سوالات پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے ...

شراب پکٹنگ اور پریس گرفتاریاں

سرحد میں اصلاحات کا پہلا قدم

مولانا حافظ احمد سعید صاحب کا وعظ

جموں کے نزدیک گولی چل گئی

پولیس کی گولی سے ایک شخص کی ہلاکت

سنہری مسجد پر لال قلعہ میں قرآن شریف کا ختم

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس

افغانستان کو دعوت

ہندوستان میں جدید حکومت کا آغاز

۱۹۳۳ء تک دستور مکمل ہو جائے گا

وائسرائے کی پیشکش قبول کرنے سے انکار

موجودہ حالات انتہائی حل ہو رہے ہیں

تنخواہ پر اور پستولوں کی برآمد

چار نوجوانوں کی گرفتاری

اسمبلی کے اجلاس میں سائمن کمیشن کی تجویز پر غور

گولی سے ایک اور شخص کی ہلاکت

دہلی کانگریس کمیٹی کے دفتر پر پولیس کا قبضہ

دفتر کا کل سامان ضبط

سابق وزیر حکومت بمبئی کا عدم تعاون

گول میز کانفرنس کی کمیٹی میں شامل ہونے سے انکار

دہلی کے دوسرے ڈکٹیٹر پنڈت اندر کی گرفتاری

مہلا آشرم کے سامان پر پولیس کا قبضہ

دہلی میں تلاشیوں کی بھرمار

دہلی کلاتھ مارکیٹ پر پولیس کا پہرہ

نواب بھاری نے وائسرائے کی کونسل کا چارج لے لیا

ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کا تمام صوبوں تک اطلاق

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳)

ماموں بن اللہ

امن سبھا یا سینٹرل بنک

سزائیں

ہفتہ ختمہ میں پیدائش و اموات

برطانوی گول میز کانفرنس میں وزیر اعظم کا اعلان

مدافعت، خارجی معاملات اور مالی پالیسی پر گورنر کا قبضہ ہوگا

مجلس مقننہ کے ایوانوں میں ارکان کی تعداد

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ نے برطانوی گول میز کانفرنس کے آخری اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ کابینہ اس بات کے لئے تیار ہو گئی ہے کہ وہ صوبجاتی اسمبلی اور برما کی علیحدگی کے بعد ان مسائل میں جواب تک حکومت ہند کی حفاظت میں ہیں برما کے اختیارات کو تسلیم کرے۔ مجلس مقننہ میں دو ایوان ہوں گے ...

مدافعت، خارجی معاملات اور مالی پالیسی کے کل انتظامات گورنر کے اختیار میں ہوں گے ...

جرمنی کا تاوان جنگ ادا کرنے سے صاف انکار

تمام یورپ میں ہلچل۔ ایک نئی جنگ برپا ہونے کا اندیشہ

ڈاکٹر برونگ کا اعلان

لندن ۱۱ جنوری۔ جرمنی نے دول یورپ کے سامنے صاف صاف اعلان کر دیا کہ وہ اپنی موجودہ اقتصادی مشکلات کی بنا پر تاوان جنگ ادا کرنے سے قطعاً قاصر ہے ...

ڈاکٹر برونگ اور لوزان کانفرنس

برلن ۱۱ جنوری۔ ڈاکٹر برونگ نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت جرمنی کی جو حالت ہو رہی ہے اس کی بنا پر حکومت جرمنی سیاسی مطالبات کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتی ...

سابق صدر اسمبلی رہا کر دیئے جائیں گے؟

گاندھی جی کی رہائی کی کوئی توقع نہیں ہے

گاندھی جی پر باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے

ہائی کورٹ میں اپیل

کراچی میں خلاف قانون نمک بنانے کا ارادہ

تین آدمی زخمی اور بارہ گرفتار

موتی لال نہرو کے داماد کو سزا

اجمیر میں پریس اور گاندھی آشرم پر حکومت کا قبضہ

امریکہ اور برطانیہ کی روش

جرمنی کے دیو پر اظہار تشویش

مسولینی اور شاہ اطالیہ کے نام بموں کا پارسل

امریکہ کے جہاز پر اطالوی پولیس کا دھاوا

انڈیا کمیٹی کے ممبران کی رہائی

اسپین میں دوبارہ بغاوت!

بمبئی میں پچاس کانگریسی کارکن گرفتار

جلسہ پر پولیس کا قبضہ۔ حکومت کے خلاف مظاہرہ

سونے کی برآمد کو روکنے کیلئے بمبئی میں ہڑتال کی تجویز

گرفتاری سے پہلے گاندھی جی کا حکم

برما میں حکومت اور باغیوں کی سرگرمیاں

متعدد باغی گولی سے اڑا دیئے گئے

تمام ہندوستان میں گرفتاریاں اور سزائیں

جگہ جگہ ۱۴۴ کا نفاذ اور اس کی خلاف ورزی

سیاسی انجمنیں خلاف قانون قرار دی گئیں

صوبہ سرحد میں امن و سکون قائم ہو رہا ہے؟

سرکاری فوجیں واپس بلا لی گئیں

۳۱۶ آدمی گرفتار

گاندھی جی کی اپیل پر پٹیل کی گرفتاری

ڈاکٹر عالم بھی گرفتار کر لئے گئے

لکھنؤ میں پریس ایکٹ کے ماتحت گرفتاریاں

بھاگلپور میں قوم پرور مسلم جماعت کا جلسہ
تشدد پسندوں کے خلاف اظہار نفرت

بھاگلپور، مورخہ ۔۔۔ بجے شام کو مسلمانان بھاگلپور کا ایک عام جلسہ زیر اہتمام مسلم قوم پرور جماعت ۔۔۔ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق رائے پاس ہوئیں:

(۱) یہ جلسہ قوم پرور جماعت بھاگلپور کا تشدد پسند اصحاب کی سخت گیریوں کے خلاف جن کی وجہ سے ہندوستان کا امن خطرہ میں پڑ گیا ہے رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ بھاگلپور میں ۔۔۔ کے گھروں میں خانہ تلاشیاں لی گئیں ۔۔۔ ان کو مطعون کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں انتہائی درجہ کی نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ سرحد کے قابل احترام لیڈر خان عبدالغفار خاں اور ان کے تین رفیقوں ۔۔۔ کی گرفتاری پر ۔۔۔ نفاذ کو غیر مناسب سمجھتا ہے۔

ظہور الحسین ہاشمی۔ بھاگلپور

منگلوں میں بیداری

انجمن منگل اتحاد ۔۔۔ کا ایک جلسہ بتاریخ ۔۔۔ منعقد ہوا جس میں کثرت سے منگل صاحبان شریک تھے ۔۔۔ انجمن نے منگلوں کی حالت کی اصلاح میں پہلا علمی قدم اٹھایا ہے ۔۔۔ حسب ذیل تجاویز اس جلسہ میں منظور ہوئیں۔

(۱) منگلوں کی مالی حالت سنبھالنے کے لئے ۔۔۔ انجمن کی نگرانی میں قائم کی جائے ۔۔۔

(۲) منگلوں میں تجارت عام کرنے کے لئے ۔۔۔

(۳) تمام منگلوں سے درخواست کی جائے کہ شادی و غمی کی رسوم میں معاونت کی کمی کریں۔

(۴) مجلس عاملہ و مجلس انتظامیہ کے جلسوں کے لئے ۔۔۔

جلسہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ۔۔۔ ختم ہوا۔

ایک پرانی بحث کا اعادہ
مسئلہ انتخاب

سید عبدالغنی جعفری
سجادہ نشین خانقاہ کلیمی دہلی

مسلم یتامیٰ اور مساکین

مسلمانوں کے پاس دنیا ہی سے کام کرنے والے ٹیلنٹ ہیں نہ ٹھوس کام کرنے والے کارکن۔ ہمارا خیال ہے کہ مسلمانوں کے جو شریف خاندان زمانہ کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکے ہیں ان کے مسکین اور یتیم بچوں اور بچیوں کو لیکر اسلام کے ۔۔۔ تیار کئے جا سکتے ہیں۔

دارالاصلاح قرول باغ دہلی انہی مقاصد کو مدنظر رکھ کر جاری کیا گیا ۔۔۔

جرمنی کو جنگ عظیم میں سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو بے ہوش کرتا ہے

جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے ۔۔۔

ہر شخص کے پاس اس کا رہنا بے حد لازمی ہے آج ہی ایک عدد منگوا کر ہماری تحریر کو لفظاً لفظاً آزمایئے قیمت فی عدد چھ روپے (۶) محصول ڈاک آٹھ آنہ (۸)

ہندوستان۔ برما سیلون کے لئے
ایجنٹ ۔ اے ۔ ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۲ بمبئی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے کہ انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی
Castophen Mfg. Co. India
POST BOX 88 Karachi

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بال جڑ سے کالا

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

سگنل ڈاون ہوگیا
جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

سفید بال جڑ سے کالا

منیجر گلکار شادی گپتا بہار سٹیکل اسٹور دربھنگہ

فوری صوبجاتی آزادی

میری زبردست رائے ہے کہ وقت آ گیا ہے جب سرحدی آرڈیننسوں کو بلا تاخیر فوراً منسوخ کیا جائے اور پھر یہی کافی نہیں بلکہ فیڈریشن سکیم کی تفصیلات اور خصوصاً وہ سکیم جو فیڈرل سب کمیٹی نے مرتب کی ہے بلا تاخیر نافذ کی جائے۔ ۔۔۔

مجلس احرار اسلام رہتک کا پانچواں جلسہ
آوارہ گردی میں رضاکاروں کا مقدمہ

مسلمانوں سے مشورہ نہیں لیا گیا

مجلس عاملہ نے مسلم قوم سے مشورہ کرنے یا فرقہ وارانہ مسئلے کا تصفیہ کرنے کے بغیر موجودہ مہم شروع کر دی ہے۔ ۔۔۔

گول میزی کانگریس

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کا حکومت کو انتباہ
سرحدی آرڈیننسوں کی منسوخی کا مطالبہ
صوبجات کو فوری کامل آزادی عطا کی جائے

لاہور ۹ جنوری۔ گول میز کانفرنس کے مندوب ڈاکٹر شفاعت احمد خاں جو فیڈرل فنانس۔ فیڈرل سٹرکچر اور منارٹی سب کمیٹیوں کے رکن اور مسلم وفد کے آنریری سکرٹری تھے حسب ذیل بیان بغرض اشاعت ارسال فرماتے ہیں: ۔۔۔

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کی بلسوڑ والی تقریر
(بسلسلہ صفحہ ۲)

تم سے ملاقات کی درخواست کرتا ہے اور تم اسکو بجائے اجازت کے گرفتار کرلیتے ہو جو کچھ مدیران انقلاب گورنمنٹ کو تعلیم کر رہے تھے وائسرائے بھی کہدیتے لیکن گاندھی جی کو بلا کر کہہ دیتے کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے جواہر لال کی غلطی کے باعث کیا ہے اگر ہم جواہر لال کی اسکیم واپس کرا سکتے ہو تو ہم آرڈیننس واپس کر لیتے ہیں۔ بنگال کے یورپین کی حفاظت کا وعدہ کرو ہم آرڈیننس واپس کر لیں گے۔ یہ بات ایسی کونسی مشکل تھی گاندھی جی اگر انکار کرتے تو گرفتار کرلیا جاتا۔ مدیران انقلاب گاندھی جی کو تو رو رو کر رونے میٹھ جاتے ہیں لیکن وائسرائے کو اس کی غلطی پر ایک دن بھی تنبیہ کرنے کی توفیق ان کو نہیں ہوئی۔

مدیر افکار کی دیانت

حضرات! آپ کو تعجب ہوگا جب یہ کانگریس کا فتنہ بعض اخبارات نے اٹھایا تو مولانا عبدالحنان صاحب نے اس واقعہ کی تردید کردی جب تردید شائع ہوگئی تو بجائے اس کے کہ مدیر افکار اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتے یہ کہہ کر مذاق اڑایا کہ مولوی احمد سعید کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ پنجاب میں کانگریس کا ذکر کرنا آسان نہیں ہے۔ اب میں کیا عرض کروں کہ مجھے پنجاب میں آکر کیا معلوم ہوا اگر میں اپنی معلومات کو بیان کروں تو شاید مدیر افکار کے لئے میری معلومات کا تذکرہ ناقابل برداشت ہو جائے گا۔ میں مدیران انقلاب کو چیلنج کرتا ہوں کہ ان لائل اسمبلی کا آرڈیننس واپس کرا دو اور پھر آزادی کے ساتھ مسلمانان پنجاب کے سامنے تقریر کرنے دو پھر میں تم کو بتاؤں کہ پنجاب کا مسلمان کس طرح کانگریس سے علیحدہ رہتا ہے ۔۔۔ کے مسلمان میں کانگریس کو قبول کرنے کی ایسی صلاحیت ہے جیسے کسی صحیح الفطرت غیر مسلم میں اسلام قبول کرلینے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ ۔۔۔

رعایت کا مبارک مہینہ
جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھایئے

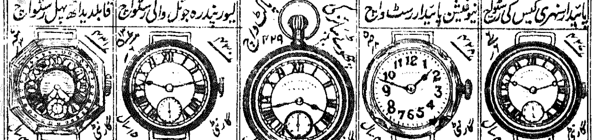

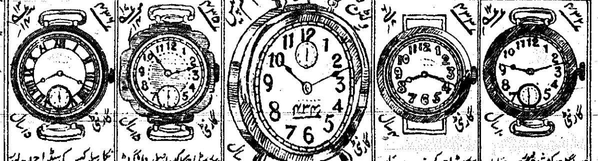

تمام گھڑیاں ۔۔۔ ایس ایم عثمان اینڈ کمپنی ۔۔۔ دہلی

دہلی کے بقائی خاندان کا مشہور و معروف
دواخانہ بقائی بازار حبتلی قبر دہلی

حب نعمت رجسٹرڈ

منیجر دواخانہ بقائی بازار حبتلی قبر دہلی

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ

خصائل نبوی

امام ترمذی کی مشہور کتاب شمائل ترمذی کی اردو شرح مع اصل کتاب یعنی "شمائل ترمذی" کو دنیائے اسلام میں جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں ۔۔۔

وہ مسلمان یقیناً بدقسمت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات و خصائل سے ناواقف ہو۔ ۔۔۔

عقائد الاسلام

لاثانی قرآن مجید

جس کی تصحیح میں زبردست علماء اور بڑے بڑے حافظوں کی ایک جماعت نے اپنا کافی وقت صرف کیا ہے کتابت ایک ایسے کاتب کی ہے جس کی نظیر عربی خط میں سوفت موجود نہیں ہے کاغذ اور طباعت نہایت عمدہ ٹائیٹل اتنا خوشنما کہ آپ دیکھ کر خوش ہو جائیں گے۔ عورت مرد جوان بوڑھے اور بچے سب کی تلاوت کے لائق رعایتی ہدیہ ۔۔۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قسم اعلیٰ ۔۔۔

ملنے کا پتہ
عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

فضائل رمضان

مولانا الحاج مولوی محمد زکریا صاحب محدث کی بالکل تازہ تصنیف ۔۔۔

مالا بد منہ اردو

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

يد الله على الجماعة

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳ ۔ ۱۷ ۔ ۲۱ ۔ ۲۵ ۔ ۲۹

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

½ کالم

¼ کالم

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ۔ ششماہی

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون

محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ ۔ دہلی ۔ یوم چہار شنبہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۳۲ء ۔ نمبر ۶

کلام الٰہی کی تلاوت اور اُس کے فضائل

وہ کتاب جو چالیس کروڑ انسانوں کے قلوب پر حکومت کر رہی ہے

قرآن شریف کا پڑھنا

قرآن کی عظمت سورتیں

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت کشمیر کا تغافل (زمیندار)

مصالحت کی کوششیں

حج کے متعلق جھوٹا پروپیگنڈا

گرفتاریوں کے اسباب

حکومت کا موجودہ رویہ

مااللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

اگر صحت پیاری ہے تو

رسالہ ہمدرد صحت طلب فرما کر اپنے مطالعہ میں رکھئے آپ اصول حفظان صحت سے واقف ہو جائیں گے اور کوئی بیماری پاس نہ آئے گی اس کے ہمراہ سات سو مجرب اور زود اثر ادویات کی فہرست مفت مع جنتری روانہ کی جاتی ہے اس فہرست میں ایسی ایسی دنیا کی لاثانی اور مجرب ادویات ہیں جن کے ذریعہ سے آپ ہر بیماری کا علاج خود گھر بیٹھے بآسانی کرسکتے ہیں۔

پتہ: ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے

آپ کسی ایسے قابل تجربہ کار نیک مزاج اور اعلیٰ کیریکٹر کے استاد کی تلاش میں ہیں جو اٹھویں درجہ تک کی مکمل تعلیم اور مذہبی تعلیم قابل اطمینان طریقہ پر دے سکتا ہو تو ذیل کے پتہ پر گفتگو کیجئے۔

ایم۔ ایچ۔ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

حلفیہ بیان اور سابق منسٹر مال ضرغام الدولہ کا

فی زمانہ جھوٹے مکار حکمت سے ناآشنا پیچ کھچو بسر فرضی سرٹیفکیٹوں کے اعتبار سے بیمار ناسمجھی کے گلے پر چھری پھیرنے میں دریغ نہیں کرتے ورنہ معمول قدیم اور جدید کی رو سے کسی ایک اکسیر کا مدعی حیران ... اور سفید جھوٹ ہے ایک اکسیر چاہیے دس ہزار کی قیمت سے بھی کیوں تیار نہ کیا ہو ایسے مایوس بیمار خانصاحب کا معجزہ ... نقشہ سوالات ہم سے مفت منگوا کر لد خانہ پری واپس بھیج کر خانصاحب کے تیار کردہ اکسیرات کے استعمال سے قدرت کا نظارہ دیکھیں ... میں شرح حیات ... تجربہ شرط ہے۔ المشتہر

منیجر دواخانہ ... محلہ شاہ نظر راولپنڈی

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا

کہاں ہیں وہ لوگ جو دمہ کے مرض سے مایوس ہو کر کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے ہم خدا کے فضل پر بھروسہ رکھکر کہتے ہیں کہ

خدا چاہے تو

پندرہ یوم میں دمہ جاتا رہیگا صدہا مریضوں پر تجربہ کر کے آپ کے سامنے پیش کیا ہے قیمت ایک شیشی آٹھ روز کی دوا صرف ایک روپیہ ... اور مکمل پندرہ روز کی دوا دو روپے علاوہ محصول ذمہ خریدار

یہ محض اس لئے

کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔

ملنے کا پتہ: صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

منجن عزیزی استعمال کیجئے

انشاء اللہ دانت نکلوانے کی ضرورت نہیں رہیگی!

... نیت فی ڈبیہ ... منگانے کا پتہ: حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے

منور کردینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب، زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کر کے اسکی تلاوت کرا اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں، طالب علموں، مسجدوں، یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرلیں۔

یہ قرآن معرّا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے۔ ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف ایک روپیہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک۔ کپڑے کی جلد کے ۸ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔ ہدیہ با ترجمہ قسم اعلیٰ کاغذ سفید حاشیہ دار صرف تین روپیہ۔ قسم دوم حاشیہ دار دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنہ اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کس قدر کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر اس مقدس تحفہ سے خالی نہ رہے لہٰذا اخیر شوال تک کے لئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ کمی کردی جائے گی۔

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابل قدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب۔ اسد الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک مسلمان کے لئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا ہے۔ خود طلب فرمائیے اپنے عزیزوں کے لئے منگائیے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، مولانا شاہ عبد القادر صاحب، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ کے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

صرف رمضان المبارک کے لئے

پانچ قرآن مجید ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۲ کم کردئے جائیں گے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم چہارشنبہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ

واقعات سرحد کی نام نہاد تحقیقات

مسلمانان ہند کو بروقت انتباہ

(۲)

ہم نے "نام نہاد تحقیقات" والے نوٹ میں جہاں اور بہت سے امور پیش کئے تھے وہاں ایک بات یہ بھی کہی تھی کہ ۱۹۳۰ء میں صوبہ سرحد کے حالات کی تحقیقات کرنے کے لئے جو آزاد کمیشن مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی کی صدارت میں مقرر کیا گیا تھا اور جس کے ایک رکن حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند بھی تھے اسے حکومت صوبہ نے اپنی حدود کے اندر داخل ہونے اور تحقیقات کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اور ...

"آزاد" اور "غیر جانبدار"

یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا کہ کانفرنس کے نام نہاد وفد میں جو لوگ گئے ہیں وہ "غیر جانبدار" ہیں۔ جیسا کہ ہم نے "نام نہاد تحقیقات" والے نوٹ میں لکھا تھا مولوی مظہر الدین کے متعلق تمام دنیا کو یہ معلوم ہے کہ وہ صوبہ سرحد کے معاملہ میں ہمیشہ حکومت کی حمایت اور مسلمانوں کی مخالفت کرتے رہے ہیں ...

گول میز کیٹیاں

گولیوں کی بارش

امتیازی سلوک

حوادث واحکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مقام پر عالم وقت یعنی اول تعلقدار صاحب ضلع نے مسجد کی بنیاد قائم کی اور وہ زمین موقوفہ ہے۔ لہٰذا اس مقام پر بنیاد قائم ہوئے جب سے اب تک پنجگانہ اذان صلوٰۃ اور جمعہ باقاعدہ بلا ناغہ سات سال سے زائد عرصہ سے برابر جاری ہے مسلمانوں کے چندہ سے حاکم وقت نے مسجد کی تعمیر آغاز کر کے بقدر بنیاد بھی بھرائی ہے وہ بنیاد سطح زمین سے قریب دو فٹ کے بلند ہے ...

الجواب

استفتاء

الجواب

نہیں ہے اور خواہ وہ کاغذی پروپیگنڈے کے ذریعہ کتنا ہی زور کیوں نہ لگائے وہ عوام مسلمانوں کو اعتماد سے نہیں بدل سکتا۔ اس وفد کی مخصوص حیثیت اور حکومت ہند سے ساز باز کی اطلاع ہندوستان میں ہو گئی جس وقت اراکین وفد کے نام عامۃ المسلمین کے سامنے آئے ہیں اسی وقت سے اس کے خلاف بے اعتمادی کا عام اظہار کیا جا رہا ہے ...

یورپ کی اجتماعی زندگی پر عربی علوم و تہذیب کا انقلاب انگیز اثر

مغربی سلاطین، پاپائے روم اور عام عیسائیوں کی سرپرستی میں عربی علوم و ادب کی اشاعت

یورپ کی عربی یونیورسٹیوں میں رازی، ابن سینا اور ابن رشد کا فلسفہ

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

احمد ذکی پاشا (مشہور مورخ) نے مشرق کی عالمگیر تحریک پر ایک سلسلۂ مضامین سپرد قلم کیا ہے جس میں آپ نے ثابت کیا ہے کہ صلیبی جنگوں کے زمانہ میں تقریباً تمام یورپ میں عربی علم و ادب اور عربی تہذیب پھیل چکی تھی اور یورپ نے ذہنی ارتقاء کے اصول عربوں سے حاصل کئے تھے۔ ان مضامین میں ایک مضمون اسقدر دلچسپ اور حقائق سے معمور ہے جس نے یورپ کے خیال باطل کی اچھی طرح پردہ دری کر دی ہے اور بتا دیا ہے کہ مغربی مصنفین آج جو اس بات کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ مغرب نے مادی علوم کے ہر شعبہ میں جو ترقی کی ہے ادبیات، تاریخ، جغرافیہ اور فلسفہ وغیرہ میں جو اس نے کمال حاصل کیا ہے وہ خود اس کا اپنا پیدا کردہ ہے اور اختراعات و ایجادات نے ان علوم کو درجہ کمال تک پہونچا دیا ہے۔

عرب اور یورپ کا اتحاد

یورپین اقوام سے عربوں کے تصادم کی تاریخ اس وقت سے شروع ہوتی ہے جبکہ عربوں نے شام اور مصر پر فاتحانہ پیشقدمی کی اس وقت سے مغربی اور مشرقی تاریخ میں ایک جدید باب کا اضافہ ہوا اور مغرب کو مشرق سے سابقہ پڑا۔ عربوں نے اہسپین اور پرتگال پر قابض ہو کر یورپ کے بہت سے ممالک کو اپنے علوم اور اپنی تہذیب سے آشنا کیا۔ دوسری تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں جب خلافت بنی امیہ مستحکم بنیادوں پر استوار ہو گئی تو اس وقت عرب حکمرانوں اور مغربی عیسائی قوموں میں حسن تعلقات اور رواداری کا آغاز ہوا اور دونوں قوموں کو ایک دوسرے سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا۔ یہ رشتہ اس وقت اور بھی مضبوط ہو گیا جب عربوں نے سسلی کو فتح کر کے جنوب کی رومی حکومت پر اپنا اقتدار قائم کیا جس کے باعث عیسائیوں میں مذہبی، معاشرتی اور سیاسی تبدیلیاں ہونے لگیں۔ ...

صفدی نے اپنی کتاب "الوافی بالوفیات" میں رجرڈ کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ لکھے ہیں:

"رجرڈ نے شریف ادریسی کو اپنے دربار میں بلا کر کہا کہ میں دنیا کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ دنیا کے متعلق کتابوں میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے تسلی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ادریسی کے مشورہ سے بڑے بڑے فضلا کو دنیا کے مختلف حصص میں بھیجا اور ہر عالم کے ساتھ ایک نقشہ نویس بھی کر دیا تاکہ وہ جس جس مقام پر پہونچیں وہاں کی زمین کی تصویر اور نقشے بنائیں چنانچہ ان فضلا نے دنیا کی سیاحت کر کے تمام نقشے اور تصویریں رجرڈ کیلئے مہیا کر دئے اور اس طرح اس علم دوست بادشاہ کی خواہش پوری ہو گئی۔"

اسی کتاب میں صفدی فرماتے ہیں کہ رجرڈ ادریسی کا نہایت احترام کرتا تھا اور ان کو ہر وقت اس کے دربار میں آنے کی اجازت تھی، چنانچہ ادریسی جب کبھی ان کے دربار میں جاتے تھے تو رجرڈ انکو اپنے تخت پر بٹھا کر علم و فضل کی تحصیل کیا کرتے تھے۔

فریڈرک اور پوپ گریگوری کا ذوق ادب

ان کے علاوہ شاہان روم عربی زبان سے خاص محبت اور دلچسپی رکھتے تھے۔ فریڈرک دوم جو چھٹی جنگ صلیبی میں عیسائی مجاہدین کا کمانڈر انچیف تھا وہ عربی کا ایک بڑا فاضل تھا۔ ...

عرب اور یورپ ... کی سرپرستی

یورپ میں عربی یونیورسٹیوں کا قیام

یورپ میں مستشرقین کا مطالعہ اور ...

عربی علوم اور شاہ رجرڈ

جامع مسجد میں مجلس احرار اسلام دہلی کا عظیم الشان جلسہ

صوبہ سرحد کی "نام نہاد تحقیقات" کے خلاف اظہار ملامت

حضرت مولانا عبدالماجد، حضرت مولانا عبدالحلیم اور حضرت مولانا حفظ الرحمان کی تقریریں

(از نامہ نگار)

دہلی ۱۵ ارجنوری، آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ چونکہ آج ماہ رمضان المبارک کا پہلا جمعہ تھا اس لئے نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ...

حضرت مولانا عبدالماجد صاحب کی تقریر

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تقریر

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب کی تقریر

جناب صدر کی اختتامی تقریر

سرحد کے نام نہاد تحقیقاتی وفد کی سرکاری حیثیت

نامہ نگار الجمعیۃ کے مستند بیانات کی تصدیق

مولانا شفیع داؤدی کو نامہ نگار کا چیلنج

گورنر جموں۔ فوج اور پولیس کے دستہ پر عوام نے حملہ کردیا

پولیس کے فائر سے متعدد ہلاک و مجروح

جموں و کشمیر میں جدید ہنگامی آرڈیننس کا نفاذ

جموں ۱۵ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وزیر وزارت اور گورنر جموں جب انسپکٹر جنرل پولیس کے ہمراہ جن کے ساتھ ۱۲۸ پیدل سپاہیوں کا ایک دستہ ۵ سوار اور ۴۵ پولیس کے آدمی بھی تھے ...

جدید ہنگامی آرڈیننس کا نفاذ

کشمیر میں زبردست برف باری

کشتیاں الٹ گئیں اور لوگوں نے مشکل سے جان بچائی

سری نگر ۱۵ جنوری۔ زبردست برفباری کی وجہ سے متعدد کشتیاں الٹ گئیں اور ڈوب گئیں ...

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اہم تجاویز

شادی کے فضول مراسم پر سزا مقرر کی جائے

آرڈیننسوں کی تنسیخ اور لیڈروں کی رہائی

دہلی ۱۵ جنوری۔ اسمبلی کے متعدد ممبران نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے ...

پولیس کی طرف سے کانگریسی رضا کاروں کا تعاقب

سپاہیوں پر خشت باری۔ لاٹھی چارج۔ متعدد اشخاص گرفتار

دار الحکومت

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں نماز تراویح

مولانا عبد الحلیم صاحب آج ہی قرآن مجید ختم فرمائیں گے

صوبہ سرحد میں سودیشی تحریک

ملکی صنعت کو ترقی دینے کیلئے ایک انجمن کا قیام

والیان ریاست اور حکومت کی موجودہ پالیسی

"باغیانہ عنصر" کو قابو میں لانے کے لئے امداد کا وعدہ

حکومت کا موجودہ رویہ دانشمندانہ ہے

حالات سرحد کی آزاد تحقیقات

جمعیۃ علمائے ہند کے وفد کو اجازت نہیں دی گئی

حضرت مفتی صاحب کی ڈاک پر سنسر

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی تمام ڈاک سنسر کے بعد تقسیم کی جاتی ہے ... (نامہ نگار)

دہلی میں گرفتاریوں کی تعداد

دہلی میں کوکین کے تاریخی مقدمہ کا فیصلہ

برمی باغیوں کا فتنہ برابر جاری ہے

تین باغی ہلاک اور متعدد مجروح و گرفتار

اسمبلی میں التواء اجلاس کی تحریک

گاندھی جی کی گرفتاری پر احتجاج

ہندوستان سے انگلستان کو تیس کروڑ روپیہ کا سونا

دو ہندوؤں نے قصائی کا پیشہ اختیار کرلیا

حکومت اور کانگریس میں سمجھوتہ کرانیکی کوششیں

بمبئی میں لیڈروں کی کانفرنس وائسرائے سے ملاقات کی تجویز

سیٹھ جمنا لال بزاز اور مس صوفیہ کی گرفتاری

حکومت ہند کی سخت گیر پالیسی پر وزیر ہند کا تبصرہ

جب تک ہم ذمہ دار ہیں ہندوستان پر حکومت کرتے رہینگے

سخت ذرائع پر اظہار استحسان وائسرائے کی تعریف

سیٹھ جمنا لال بزاز اور مس صوفیہ کی گرفتاری

بالشویک روس اور جرمن کا معاہدہ

جنس کا جنس سے تبادلہ

امریکہ کے ایک شہر میں زبردست طغیانی

تیس ہزار انسان بے خانماں

ینگ انڈیا اور نوجیون کے دفاتر پر پولیس کا دھاوا

نوجیون پریس پر پولیس کا قبضہ

"زمیندار" کی اشاعت کا عارضی التواء

پریس آرڈیننس کے ماتحت دو ہزار کی ضمانت داخل کرنے کا مطالبہ

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

وزیر اعظم کے اعلان پر برمی نمائندوں کا اظہار خیال

مجوزہ اصلاحات محض بے سود ہیں

گاندھی جی کی اہلیہ اور سردار پٹیل کی دختر کو سزا

رہائی کے بعد مسٹر بریلوی پر ایک عجیب نوٹس کی تعمیل

بمبئی میں جناح ہال پر پولیس کا قبضہ

صوبہ سرحد میں اصلاحات کا کام

شب قدر میں فوجی گشت اور گرفتاریاں

سرحدی حالات پر چیف کمشنر کا بیان

مصر کی جیل میں حسین طہ کا انتقال

پچاس دن کا مسلسل مقاطعہ جوعی

آٹھ سو برس قبل کا قرآن مجید

چین اور جاپان کی آویزش کا خطرناک نتیجہ

منچوریہ اور منگولیا پر جاپان کا قبضہ

محکمہ حفظان صحت کے طبی افسر مستعفی نہیں ہوئے

حکومت حجاز کی طرف سے سرکاری تردید

سرحد سے ایک پادری کا اخراج

سرحدی آرڈیننس کے ماتحت پادری فادر ایلون کو سرحد سے جلا وطن کر دیا گیا ہے آپ احمد آباد روانہ ہو جائیں گے۔

بتیا میں گرفتاریاں اور پکٹنگ

۱۰ جنوری کو جناب شیخ عدالت حسین صاحب ... گرفتار ہوئے ... جاری ہے۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ شہر میرٹھ کی اپیل

مدرسہ دارالعلوم میرٹھ نے ... ترقی کی ہے ...

دفوط: جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بذریعہ منی آرڈر بنام مولانا مبارک حسین صاحب محمد دی ناظم مدرسہ دارالعلوم میرٹھ ہونی چاہئے۔

اراکین مدرسہ دارالعلوم جامع مسجد شہر میرٹھ

اگر صحت پیاری ہے تو

رسالہ ہمدرد صحت طلب فرما کر اپنے مطالعہ میں رکھئے ... آپ ہر بیماری کا علاج خود گھر بیٹھے آسانی کر سکتے ہیں۔

ہمدرد دواخانہ لال کنواں لال چاہ دہلی

کامیابی

اگر آپ کسی ایسے مقصد میں کامیابی کے خواہاں ہیں جس کے ظاہری اسباب آپ کو مایوس کر چکے ہوں ...

دارالبرکات رحمانی دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

ہندوستان کے ایک مایہ ناز فرزند کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ ہندوستان کے مایہ ناز فرزند "تلم خلافت" چوہدری عبدالغنی ۹ جنوری ۱۹۳۲ء کو لندن میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

	پائی آنہ روپیہ
کرایہ موٹر از جدہ تا مکہ آمد و رفت	۲۸ ـ ۰ ـ ۰
نصف اونٹ برائے سامان از مکہ تا جدہ آمد و رفت	۱۸ ـ ۰ ـ ۰
محالی و سواری از بیرون شہر تا مقام قیام در مکہ	۱ ـ ۸ ـ ۰
حق مطلعی و کرایہ مکان ذبیحہ و ضیافت وغیرہ در مکہ	۴ ـ ۰ ـ ۰
حق زمزمی	۳ ـ ۰ ـ ۰
اونٹ و شقدف برائے منی و عرفات و مزدلفہ پانچ دن کیلئے	۲۸ ـ ۰ ـ ۰
کرایہ موٹر از مکہ تا مدینہ منورہ آمد و رفت	۱۸۰ ـ ۰ ـ ۰
تقریباً اگنی انگریزی لی جاتی ہے	
کرایہ مکان و فیس معلمی در مدینہ طیبہ	۴ ـ ۰ ـ ۰
کرایہ مکان و حق وکیل جدہ و سواری کشتی وغیرہ بوقت واپسی	۵ ـ ۰ ـ ۰
صرفہ خورد و نوش برائے تین ماہ	۳۰ ـ ۰ ـ ۰
قربانی و دم کے لئے	۱۵ ـ ۰ ـ ۰
تحفہ تحائف	۲۵ ـ ۰ ـ ۰
دیگر متفرق مصارف	۲۵ ـ ۰ ـ ۰
جملہ	۴۳۱ ـ ۰ ـ ۰

حج اکبر

تفصیل مصارف

	پائی آنہ روپیہ
کرایہ جہاز آمد و رفت	۱۴۰ ـ ۰ ـ ۰
از جائے قیام تا جہاز سواری و مزدوری سامان	۱ ـ ۸ ـ ۰
جدہ اترتے وقت کرایہ کشتی و حمال	۱ ـ ۸ ـ ۰
حق وکیل جدہ و کرایہ مکان و حمال وغیرہ	۵ ـ ۸ ـ ۰

دو سو تیس سال کے بعد دوبارہ جاری ...

ایس ایس بی بی ... گھڑی سازی کمپنی

سناٹوجن سے تمام کمزوریاں دور ہوتی ہیں

... مشہور ڈاکٹر وطبیب ہم اپنی پیتی ہو کہتے ہیں ...

SANATOGEN

آج ہی سناٹوجن کی ایک ٹین خریدیے

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

سودیشی اشیاء استعمال کرو 342

بعض گھر یلو ادویات ولایت سے مختلف ناموں سے بکر ہندوستان میں لاکھوں روپیوں کی اس واسطے بک جاتی ہیں کہ غلطی سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے مقابل کی دیسی ادویات موجود نہیں ہیں۔ امرت دھارا اوشدھالیہ میں ان کے مقابل کی اشیاء تیار رہتی ہیں۔ اور واقف کار ان کو ہمیشہ استعمال میں رکھتے ہیں: ناظرین کو چاہئے کہ وہ بھی ان کو نہ صرف خود استعمال کرا دیں۔ بلکہ دوسروں کو اس کی خبر پہنچادیں:

امرت دھارا لوشن یہ گلے حلق اور ناک وغیرہ کی امراض کے واسطے لوشن ہے جو کہ سٹرپن کی طرح استعمال ہو سکتا ہے گلے کے واسطے اور تقویت دندان کے واسطے عجیب چیز ہے قیمت ایک روپیہ

دیسی لوشن آنکھوں کے واسطے زنک لوشن وغیرہ کی بجائے اس کو استعمال کریں۔ سرخی درد جلن۔ دھند غبار کا اکسیر لوشن ہے۔ قیمت ایک روپیہ

امرت دھارا مرہم چربیوں وغیرہ کی مرہمیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں۔ زخم کو بہت جلدی صاف کر کے بھر لاتی ہے۔ ہمیشہ گھر میں رکھنی چاہئے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸

آرام جان ہیچم پلیڈر وغیرہ قبض کشا بیسیوں اشیاء آ کر بکتی ہیں۔ آرام جان ان سب کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ان گولیوں سے با فراغت رفع حاجت ہوتا ہے اور دائمی قبض دور ہو جاتی ہے اور طاقت بڑھتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک پیکٹ

امرت دھارا لوزنجز ولایت سے پیپرمنٹ کی گولیاں لحچہ جاپان سے جنتان وغیرہ آتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ان ٹکیوں کو استعمال کریں۔ بچے۔ بوڑھے جوان مرد۔ عورت سب استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت ایک شیشی ۴

دت سالٹ جو لوگ سالٹ پینے کے عادی ہیں وہ دت سالٹ کو ہمیشہ کے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ ایک روپیہ

امرت دھارا صابن ولایتی کاربالک سلفر سوپ وغیرہ سے بھی اس واسطے بہتر ہے کہ جلدی امراض کے علاوہ روزانہ استعمال کا خوشبودار اعلیٰ صابن بھی ہے۔ قیمت فی بکس تین ٹکیہ ۱۴

امرت دھارا بام بام یا امرو کینٹ ... ولایت سے آتی ہیں ان سب سے بہتر اور مفید ہے۔ اس کی مالش سے بدن کی دردیں دور ہوتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

میسفوڈین ... ایک عام فائدہ کی چیز ہے ویسے ہی ... کے واسطے ... قیمت ایک روپیہ

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۱۲۵ لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

بال جڑ سے کالا

... دسی پوکسیرہ سوزاک کو ٹرہ، سفید داغ ...

انگریزی کی تعلیم کیلئے

... ملنے کا پتہ: ... ایم ایچ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس سے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا ہیرا کی (روغن) کرامات انام دنیا میں پہنچی ہے۔ ہزاروں ڈاکٹر و انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن ہے

نیسٹ بہراپن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ۱)

جن صاحبان کو امتیاز بیہودہ خود دیہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ ہے:

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

محکمہ جنگلات گورنمنٹ بھوپال

اعلان نیلام کوپ ہائے چوب عمارتی و سوختن

محکمہ جنگلات بھوپال کے متعدد چھوٹے بڑے کوپ عمارتی و سوختن بغرض فروخت تیار کئے گئے ہیں جو تاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۳۲ء یوم شنبہ بوقت ۹ بجے دن دفتر جنگلات واقع گوری باغ میں نیلام کئے جائیں گے۔ امسال انتظام کیا گیا ہے کہ کم سرمایہ والے صاحبان بھی بآسانی کوپ خرید کر تھوڑے سرمایہ سے تجارت کر سکیں۔

مفصل شرائط و فہرست ہائے کوپ کے لئے دفتر کنسر وٹیو جنگلات سے مراسلت فرمائی جائے۔

محمد اختر علی خاں بی۔ اے۔ پی۔ الف۔ ایس۔

کنسر وٹیو محکمہ جنگلات بھوپال

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر یورپ میں تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

کیسٹوفین منیوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG: Co INDIA
POST BOX 88 KARACHI

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھایئے

فائدہ اٹھانے کی ...

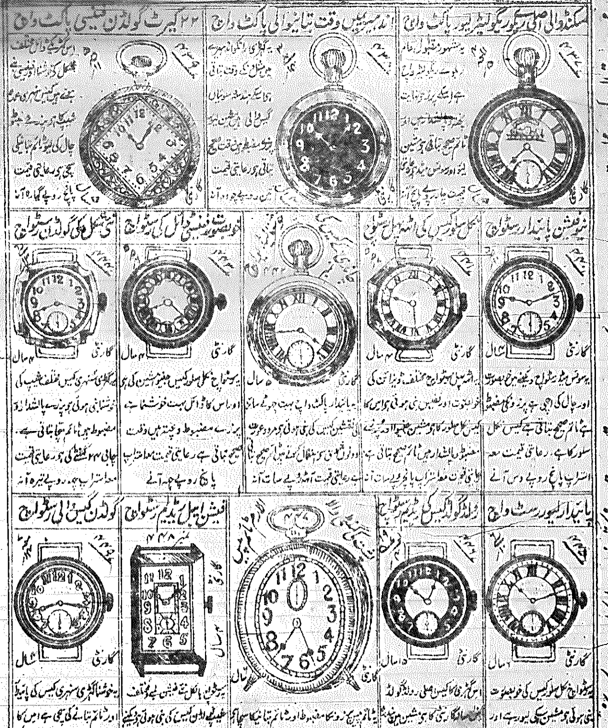

تمام گھڑیاں وٹائم پیس ملنے کا پتہ یہ ہیں۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ و کلاک مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۲۱ شہر دہلی۔ تار کا رجسٹرڈ پتہ "واچ" دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ بفضلہ یہ خوشبودار تیل ہے۔ جوان۔ بوڑھا ... کا بال جڑ سے سات دن میں کالا نہ ہو تو وہ گنی قیمت واپس کرنے کی عدالت میں اس کا شرط لکھا لیں ... منگا کر دیکھیں۔

قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر انگا پرشاد گپتا ہلہ میڈیکل سٹور۔ دربھنگہ

سگنل ڈون ہو گیا

جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

... وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت: ہر عیسوی ماہ کی یکم، ۵، ۹، ۱۳، ۱۷، ۲۱، ۲۵، ۲۹ کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات: ایک صفحہ (ایک بار) — نصف صفحہ — ایک کالم — ½ کالم — ¼ کالم

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے: سالانہ — ششماہی — سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے: سالانہ — ششماہی
نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۱۵ر رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴ر جنوری ۱۹۳۲ء | نمبر ۷

سرحد کا نام نہاد تحقیقاتی وفد

خان بہادر مولوی بشیر الدین ایڈیٹر "البشیر" کی رائے

خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب مدیر البشیر اٹاوہ نے اپنے اخبار میں سرحد کے نام نہاد تحقیقاتی وفد کے متعلق حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

اخبار الجمعیۃ دہلی سے معلوم ہوا ہے کہ مولانا شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین صاحب ایڈیٹر اخبار الامان دہلی صوبہ سرحد کی موجودہ واقعات کی تحقیقات کرنے کی غرض سے ... [illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

کلکتہ کی نمائش میں شاہنامہ کا ایک قدیم نسخہ

جہانگیر کے کتب خانہ کا ایک تاریخی نمونہ

ڈاکٹر ٹیگور کے سترسالہ جشن کے سلسلہ میں جو نمائش ٹاؤن ہال کلکتہ میں دکھائی گئی ہے اس کے شعبہ فنون لطیفہ میں منجملہ دیگر علمی نادرات کے کتاب شاہنامہ کا ایک قیمتی ... [illegible]

فوجی اخراجات کی لعنت سے دنیا کو پاک کرو!

فوج اور اسلحہ پر فی یوم بیس لاکھ پونڈ کا خرچ

[illegible]

دنیا میں سب سے لمبا بحری سفر

[illegible]

انگلستان میں ہندستانی طلباء کی قلت

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۲ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

انجیل کے پہاڑی والے خطبہ پر تنقید

[illegible]

انگلستان میں فنون لطیفہ کی نمائش

[illegible]

آرچ بشپ آف کنٹربری کے جدید احکام

نکاح پڑھانے کے متعلق پادریوں کو ہدایات

[illegible]

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

ماءُ اللحم خاص الخاص "اور" مفرح عنبریں "اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مجن عزیزی استعمال کیجئے

انشاء اللہ دانت نکلوانے کی ضرورت نہیں رہے گی

دانت کا درد مسوڑھوں کا ورم خارش جلن سوزش ... دانت کا ہلنا ... ایک انگلی منجن کی لگاتے ہی ... دانت فوری مضبوط ہو جاتے ہیں اور منہ کو پاکیزہ اور خوشبودار بنا دیتا ہے ... قیمت فی ڈبیہ ... محصول بذمہ خریدار ... واپسی حلفیہ اقرار نامہ ہمراہ

منگانے کا پتہ: حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

حلفیہ بیان اور سابق منیجر ضرغام اللہ خاں کا ادعا

فی زمانہ جھوٹے ڈھکوسلے حکمت سے نا آشنا پیٹ کے بھوک فرضی سرٹیفکیٹوں کے اعتبار سے بیمار نامردی کے گلے پر چھری پھیرنے میں دریغ نہیں کرتے ورنہ اصول قدیم اور جدید کی رو سے کسی ایک اکسیر کا نامردی جریان منی سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے صحیح ثابت ہونا قطعاً غلط اور سفید جھوٹ ہے ایک اکسیر چاہے دس ہزار کی قیمت سے بھی کیوں تیار نہ کیا ہو ... بیمار خانصاحب کا مجربہ نقشہ سوالات ہم سے مفت منگوا کر ... اکسیر کے استعمال سے قدرت کا نظارہ دیکھیں ...

منیجر دواخانہ انیس الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا

کہاں ہیں وہ لوگ جو دمہ کے مرض سے مایوس ہو کر کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے ہم خدا کے فضل پر بھروسہ رکھ کر کہتے ہیں کہ

خدا چاہے تو

پندرہ یوم میں دمہ جاتا رہیگا صدہا مریضوں پر تجربہ کر کے آپ کے سامنے پیش کیا ہے قیمت ایک شیشی آٹھ روز کی دوا صرف ایک روپیہ (عہ) اور مکمل پندرہ روز کی دوا دو روپے (عہ) محصول بذمہ خریدار

یہ مخض اس لئے

کہ غریب آدمی بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔

ملنے کا پتہ: صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سید الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خانصاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بے حد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا۔ خود طلب فرمائیے اپنے عزیزوں کے لئے منگا لیجئے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر عہ/ کم کر دئے جائیں گے۔

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کر دینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کر کے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالے نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں، طالب علموں، مسجدوں، یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھر لیں۔

یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف ایک روپیہ بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸ر اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائیگا۔

ہدیہ مترجم قسم اعلی کاغذ سفید خاشدہ صرف تین روپیہ قسم دوم خاشدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنے اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا آخر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ر کی کمی کر دی جائے گی

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۔ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ ہجری

مسلم کانفرنس کا افسوسناک انجام

صدر، ناظم، اور ارکین کے استعفے

تقریباً تین سال کا عرصہ گزرا کہ دہلی میں مختلف جماعتوں کو دعوت دے کر ایک اجتماع اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا تھا کہ مسلم مطالبات کی تشکیل و ترتیب عمل میں لائی جائے اور ان کو سے کم تحفظات کو متعین کر دیا جائے جن کے بعد مسلمان ہندوستان میں اپنی اقلیت کو محفوظ سمجھتے ہوئے جداگانہ انتخاب سے دستبردار ہو اور مخلوط انتخاب کو قبول کر لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس اجتماع میں اسلامی ہند کی مختلف جمعیتوں ...

مگر یہ کہ مسلم کانفرنس کو جس نے کئی حیثیتوں سے مسلم مفاد کے بجائے حکومت کے مفاد کو تقویت پہنچائی ہے ختم کر دیا جائے اور اس سے وہ لوگ علیحدہ ہو جائیں جن کی شرکت کو ہمیشہ مسلم نمائندگی کے سلسلہ میں نمایاں کر کے پیش کیا جاتا رہا ہے ...

کانفرنس کی لغش

جمعیۃ العلماء کی علیحدگی

مجلس ارکان میں ردوبدل

عہدہ داروں کے استعفے

انکشاف حقیقت

پروپیگنڈا کی پہلی قسط

مولانا شفیع داؤدی جب یہاں سے گئے ہیں تو ایک "آزاد محقق" کی حیثیت رکھتے تھے مگر صوبہ سرحد میں پہنچ کر وہ اسم باسمی بن گئے اور انہوں نے حکومت سرحد سے مسلمانوں کی "شفاعت" شروع کر دی ...

حضرت مولانا عبد الماجد کا وظیفہ

بچشم خود مطالعہ

شرمناک حرکات

۵ فروری ۱۹۳۲ء کو جامع مسجد دہلی میں مجلس احرار اسلام کے جلسہ کو درہم برہم کرنے کی جو ناپاک کوشش کی گئی تھی اور حضرت مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی کی تقریر کے دوران میں چند نوجوان لڑکوں نے جو شور و شغب برپا کیا تھا اس کے متعلق دہلی کے متعدد معزز و محترم حضرات کی طرف سے مفصل بیانات موصول ہوئے ہیں ...

احادیث نبوی

(از حضرت مولانا مولوی حافظ محمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

قرآن شریف کی مختلف سورتیں

بے اعتمادی کا عام اظہار

مسلم کانفرنس کا نام نہاد وفد

انگریزی اور اردو اخبارات کی نظر میں

مولانا شفیع داؤدی کے بیان سے راز فاش ہو گیا

اینگلو انڈین اخبارات فخر کر رہے ہیں

(معاصر "ملت" کی رائے)

"نیم سرکاری تحقیقات"

عام مسلمانوں کو ہرگز اطمینان نہیں ہو سکتا

(معاصر روزنامہ "اجل" کا اظہار خیال)

مسلمانان دہلی کا قابل ستائش عمل

سرکاری متمدین کے خلاف اظہار مذمت

(معاصر روزنامہ "بمبئی کرانیکل" کا نوٹ)

صرف دو اشخاص کے ساتھ مراعات خصوصی

آخر اس کا سبب کیا ہے؟

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

فراعنۂ مصر کی قبروں کا جدید انکشاف

قبروں میں گھوڑے اونٹ کتے اور غلاموں کی لاشیں

بیابان کے میدان میں جو آبو سمبال کے بڑے مندر کے جنوب میں وادی حلفہ سے جانب شمال چالیس میل کے فاصلہ پر ہے وہاں آثار عتیقہ کے ماہرین نے گو ہا کے ٹیلوں کو کھود کر ایک عجیب اور دلچسپ انکشاف کیا ہے ...

ایک ترک کا بچہ اپنی عیسائی بیوی کے بطن سے

عیسائی عورتوں کی مسلم اولاد مسلمان ہو گی

عیسائی مبلغین اگر ایک طرف اسلامی سیاست کیلئے زبردست خطرہ ہیں تو دوسری طرف وہ ایمان اور توحید پر بھی ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں ...

عراق تہذیب قدیم کا مدفن ہے

چھ سو برس قبل مسیح کی ایک عمارت

بحری تجارت ترکی حکومت کے قبضہ میں

ملکی مصنوعات کی ترقی کا زبردست پروپیگنڈہ

مصر میں غیر مسلموں کے لئے علیحدہ عدالتیں

یہود و نصاریٰ کے مذہبی حقوق کا تحفظ

عراق ۔ ایران ترکی اور شام میں ٹیلیفون

عراقی سکہ کی ترویج میں التواء

شاہ فیصل اور نوری پاشا کے مشاغل

برطانوی مکبر داری سے عراق کی آزادی

پادری زویمر کی زبان پر کلمۂ حق

حبش میں عیسائی مشنوں کی ناکامی

مولانا شفیع داؤدی کے نام مسٹر ہاول کا خط

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا بصیرت افروز بیان

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے مندرجہ ذیل بیان الیسوشی ایٹڈ پریس کے ذریعہ اخبارات کو ارسال فرمایا ہے:۔

میری توجہ مولانا شفیع داؤدی کے ایک بیان کی طرف منعطف کرائی گئی ہے جس کا تعلق عدم اعتماد کے اس پروپیگنڈے سے ہے جو اخبارات میں مسلم کانفرنس کے نام نہاد سرحدی وفد کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مولانا شفیع داؤدی نے اس معاملہ میں میرا اور حضرت مفتی صاحب کا ذکر خواہ مخواہ غلط طور پر کیا ہے اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمارا بھی کوئی تعلق اس پروپیگنڈے سے ہے۔ میں اس امر کو بالکل صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس پروپیگنڈے سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ صوبہ سرحد کی روانگی سے ایک روز قبل مولانا شفیع داؤدی کو میرے مکان پر مسٹر ہاول سکرٹری پولیٹیکل اینڈ فارن ڈیپارٹمنٹ کا ایک خط۔۔۔ چپراسی نے لاکر دیا تھا۔ مولانا نے اس خط کو کھول کر اس کا مضمون نہایت مسرت کے ساتھ پڑھا کیونکہ اس میں انہیں بعض شرائط کے ماتحت صوبہ سرحد کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی تھی جس وقت یہ خط لفظاً لفظاً پڑھا جا رہا تھا تو حضرت مفتی صاحب اور اڈیٹر الجمعیۃ کے علاوہ اور بہت سے اصحاب موجود تھے۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب سے اسی وقت یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس وقت تک صوبہ سرحد نہ جائیں جب تک کہ انہیں آزاد تحقیقات کی بلا شرط اجازت نہ دی جائے لیکن مولانا شفیع داؤدی نے فوراً یہ جواب دیا کہ ان کے وفد کا مقصد حکومت اور صوبہ سرحد کے مسلمانوں کے درمیان ربط و اتحاد پیدا کرنا ہے اور پولیٹیکل سکرٹری کے خط سے جو شرائط عائد ہوتی ہیں وہ ان کی راہ میں حائل نہیں ہیں مجھے اس معاملہ کے متعلق یہی معلوم ہے۔ جہاں تک میں خیال کرتا ہوں مولانا شفیع داؤدی کے لئے اپنی مدافعت میں بیانات شائع کرنا اس وقت تک مفید نہیں ہوگا جب تک کہ وہ ہاول کے اس خط کو شائع کرنے کے لئے تیار نہ ہوں جو انہوں نے میرے مکان پر بہت سے حضرات کی موجودگی میں پڑھ کر سنایا تھا۔

نامہ نگار الجمعیۃ کا مکتوب

مولانا شفیع داؤدی کے وفد کے متعلق نامہ نگار الجمعیۃ نے مسٹر ہاول کے خط کے علاوہ بعض اہم تفصیلات ...

فرماتے ہیں کہ ریاست کشمیر اب تک مسلم مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوئی۔ آپ نے ذیل کی قرارداد پیش فرمائی جو بالاتفاق منظور کی گئی:۔

"مسلمانان دہلی کا یہ عظیم الشان جلسہ حکومت کشمیر اور ڈوگرہ فوج کے وحشیانہ مظالم ..."

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

میرپور ریاست کشمیر کے تازہ مظالم پر پرزور احتجاج

پنڈت اندر کو قید سخت کی سزا

خواتین اور رضا کاروں کے مقدمہ کا فیصلہ

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

کراچی

کانگریس کے خزانچی کی تلاشی اور روپیہ ضبط

ایک عورت نے پولیس کو اپنی خدمات پیش کر دیں

ضروری اطلاع

صوبہ سرحد کے معاملات پر بحث کرنے کا موقعہ نہیں دیا گیا

"شہری معاملات کے علاوہ اور مسئلہ پر بحث نہیں ہو سکتی"

میونسپل کمیٹی کا ہفتہ واری اجلاس

دہلی ۲۱ جنوری۔ کل صبح میونسپل کمیٹی کا ہفتہ واری اجلاس مسٹر جانسن صدر میونسپلٹی کی صدارت میں ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ ممبران کی تعداد کافی تھی۔ کارروائی سے قبل لالہ دیش بندھو نے کہا کہ میں نے صوبہ سرحد کے متعلق حکومت کی موجودہ پالیسی پر کمیٹی کا خیال معلوم کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا لیکن معلوم ہوا کہ جناب نے اس تجویز کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے حکم پر نظر ثانی فرمائیں۔

صدر نے کہا کہ میں صرف ان معاملات پر بحث کرنے کی اجازت دے سکتا ہوں جن کا تعلق صرف دہلی سے ہو۔ لالہ دیش بندھو نے کہا کہ ہندوستان کی بڑی بڑی کمیٹیاں اس سے قبل اس قسم کے معاملات پر بحث کر چکی ہیں۔ دوسرے صوبے والوں کو یہ سہولت ہے کہ وہ کونسل کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں مگر یہاں کونسل نہ ہونے کی وجہ سے کمیٹی ہی کو اس کا ذریعہ بنایا گیا ہے کیونکہ ان کے پاس صرف کمیٹی ہی اظہار خیال کا ایک ذریعہ ہے۔

صاحب صدر نے کہا کہ میں اپنے فیصلہ کے متعلق گفتگو یا غور کرنے کی آپ کو اجازت دیتا ہوں۔ صدر صاحب کا رولنگ (حکم) مختصراً درج ذیل ہے۔ "میونسپل کمیٹی کے سفاد اور ممبران کو غیر ضروری اوقات سے بچانے کی غرض سے میں اس تجویز کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ قرارداد کو شہری معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب تک میں اس عہدہ پر مامور ہوں میں اسی اصول کا پابند رہوں گا اور امید ہے کہ میرے جانشین اس کی پیروی کریں گے۔ گذشتہ سال ۴۰ اجلاس ہوئے جن میں صرف اتنا کام ہوا کہ ان سب کی کارروائیاں ایجنڈا کے ۷ اسکولوں پر ہو سکتی ہیں۔ اس قدر کم کام ہونے کی صرف یہ وجہ تھی کہ بہت سے غیر معمولی معاملات پر بحث کی گئی اور اہم معاملات کو پس پشت ڈال دیا گیا۔"

اس پر لالہ دیش بندھو نے کہا کہ اس رولنگ کی وجہ سے دہلی میونسپلٹی کی تاریخ میں ایک نیا باب کھل جائیگا گذشتہ چند سال سے بارہا اس قسم کے معاملات پر بحث ہوتی رہی ہے چنانچہ ایک آئی سی ایس پر گولی چلانے، سائمن رپورٹ اور گاندھی جی کو ایڈریس پیش کرنے کے معاملات پر بحث ہوئی ہے۔

ڈاکٹر ستیہ پال اور سردار منگل سنگھ کی گرفتاری

میرٹھ میں ایک رئیس کے مکان پر ڈاکہ

رئیس کا دردناک قتل نقد اور زیورات کی چوری

میرٹھ ۱۸ جنوری۔ کل رات کو گیارہ بجے یہاں کے مشہور رئیس لالہ شنکر لال کے مکان میں ڈاکوؤں کا ایک گروہ گھس گیا۔ ڈاکوؤں نے پہلے تو مالک اور اس کے لڑکے اور ملازم کو رسیوں سے باندھ دیا اس کے بعد انہوں نے نقد روپے اور زیورات پر قبضہ کر لیا چلتے وقت ڈاکوؤں نے مالک مکان لالہ شنکر لال کو خنجر سے ہلاک کر دیا۔ چور اپنے ہمراہ چند دستاویزیں، ہنڈیاں اور حساب و کتاب کے رجسٹر بھی لے گئے۔

بہرام پور میں مجمع پر پولیس کے فائر

ایک ہلاک متعدد مجروح اور چھ عورتیں گرفتار

گنجام کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بدیشی پارچہ کی دو دکانوں پر جو رضا کار پکٹنگ کر رہے تھے ان کے گرد بہت سے آدمیوں کا ہجوم ہو گیا۔ پولیس نے مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا لیکن مجمع نے اس کی تعمیل نہیں کی بلکہ پولیس پر پتھر پھینکے۔ پولیس نے رضا کاروں کو گرفتار کر لیا اور مجمع کو منتشر کرنے کے لئے اس پر گولی چلا دی جس کے باعث ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ چھ خواتین نے زنانہ بازار کی طرف رخ کیا پولیس نے ان کو پانی پھینک کر منتشر کرنا چاہا لیکن عورتیں اپنی جگہ کھڑی رہیں آخر پولیس نے ان کو گرفتار کر کے پولیس کمشنر کے دفتر میں پہنچا دیا۔

ایڈیٹر نوجیون کو تین سال قید سخت

موہن لال بھٹ ایڈیٹر اخبار نوجیون کو تین سال قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی بصورت عدم ادائے جرمانہ ڈیڑھ ماہ مزید قید۔

صوبہ سندھ میں ہندو مسلم تنازعہ

حیدرآباد سندھ ۱۷ جنوری۔ چیلکہ (ضلع حیدرآباد) سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا ...

بمبئی میں پھر لاٹھی چارج

ایک ریاست کے باشندوں کو تنبیہ

گاندھی جی کے چھوٹے صاحبزادے کی گرفتاری

ریاست بھوپال کے خلاف دروغ بے فروغ

مسٹر دوبے کے مطالبات کی عریاں حقیقت

بھوپال کی مجلس مقننہ اور دیگر دفاتر میں ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہے

ناظر زادہ

صوبہ سرحد میں پھر گولی چل گئی

ایک مسلمان جاں بحق گاؤں والوں پر جرمانے

اصلاحات کے متعلق جرگوں کا انعقاد

پشاور ۱۸ جنوری۔ چیف کمشنر صاحب صوبہ سرحد کا ایک کمیونکے شائع ہوا ہے جس میں کہا ہے کہ پرسوں ہفتہ کے دن (۱۶ جنوری) کو گجرات اور بخش علی سے چھ کانگریسیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ... مردان کے شمالی مشرقی حصہ سے گزرتے وقت تقریباً ۵۰۰ آدمیوں نے پولیس پر حملہ بول دیا تاکہ ان گرفتار شدگان کو چھڑوالیں۔ سب انسپکٹر گھوڑے پر سوار تھے چنانچہ ان کے گھوڑے کو ہنکا لے گئے اور سپاہیوں پر سنگباری کی جس کے بعد پولیس نے اپنی حفاظت کیلئے مجبوراً فیر کئے جس سے گاؤں والوں میں سے ایک جاں بحق ہوا اور ایک زخمی۔ اس کے بعد مجمع بھی منتشر ہو گیا اور فیر بھی بند کر دیئے گئے۔ ...

اصلاحات سے اہل سرحد کی دلچسپی

ٹربیونل کی عدالت میں مجسٹریٹ کو داکا مقدمہ قتل

"ہمیں اقبال جرم کیلئے مجبور کیا گیا تھا"

عدالت میں ملزموں کا تحریری بیان

پولیس سارجنٹ پر قاتلانہ حملہ

حملہ آور ریوالور چھین کر بھاگ گیا

لکھنؤ میں ایک جدید مسلم پارٹی کا قیام

نواب اسمٰعیل خاں کی مساعی

کشتی اور جہاز کا تصادم

اب تک گیارہ لاشیں برآمد ہو چکی ہیں

تخنہ جہاز پر مسٹر سین گپتا کی گرفتاری

پولیس کی مداخلت پر جہاز کے کپتان کا اعتراض

پولیس کی حفاظت میں بمبئی کو روانگی

وزیر ہند پر بمبئی کارپوریشن کا دعویٰ

بارہ لاکھ روپے کی ادائیگی کا مطالبہ

اسمبلی میں وائسرائے کی افتتاحی تقریر

گول میز کانفرنس کی مجلس عاملہ کا لائحہ عمل اور پروگرام

علامہ سید سلیمان ندوی اور دار العلوم ندوۃ العلماء

علامہ سید سلیمان ندوی معتمد دار العلوم ندوۃ العلماء اس سال بھی حسب معمول ... میں قیام فرما کر طلبا کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں ... کے لئے مرسل ہیں۔

عبد العلی

دار العلوم ندوۃ العلماء کا داخلہ

عبد العلی ناظم ندوۃ العلماء

ضلع گورکھپور میں مجمع پر گولیوں کے فائر

ایک سپاہی مجروح متعدد دیہاتی گرفتار

مسٹر عبد الدہلوی اور ایک پادری کو قید سخت

پولیس میں روزانہ اطلاع نہ دینے کا جرم

چلتی ریل گاڑی پر مسلح نوجوانوں کا حملہ

چین اور جاپان میں عنقریب جنگ چھڑ جائیگی

جاپان نے روسی شرائط کو مسترد کر دیا

روس میں ریل کا مہلک حادثہ

۶۸ جانوں کا اتلاف

ٹوکیو میں گاندھی جی کی گرفتاری پر احتجاج

برطانوی سفارت خانہ پر یورش

امریکہ کے ایک سو پادریوں کا برطانیہ سے مطالبہ

گاندھی جی کو فوراً رہا کر دیا جائے

اشتراکیوں کے تصادم میں دو اشخاص کی ہلاکت

ایران سے سونے کی برآمد ممنوع

لندن میں حکومت ہند کی پالیسی پر نکتہ چینی

روس سے پانچ لاکھ پونڈ کی روئی خریدی

ایک ہفتہ میں کتنے گز ڈونڈ کا سلبا ہر بھیجا گیا؟

قواعد تجوید پڑھایا جاتا ہے۔ مذہبی تعلیم کے علاوہ سررشتہ تعلیم کے کورس کی بھی جماعت چہارم تک تعلیم ہوتی ہے ۱۲ طلباء مفلس یتیم اور بعض نومسلم داخل ہیں جن کا کل خرچ خوراک اور پوشاک وغیرہ مدرسہ سے مفت دیا جاتا ہے متواتر چار سال قحط سالی کی وجہ سے مدرسہ کی مقامی آمدنی بہت کم ہوگئی ہے خیرات اور صدقہ فطرہ اور زکوٰۃ کا پیسہ یتیم غریب اور نو مسلم بچوں کی تعلیم میں خرچ کرنا بہترین مصرف ہے۔ اس لئے جملہ مسلمانان سے درخواست کی جاتی ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں اور عید کے روز فطرہ اور زکوٰۃ کا پیسہ سے اس مدرسہ کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

حافظ عبد المجید خانصاحب بانی و مہتمم مدرسہ
تعلیم الاسلام نگانہ ضلع رہتک

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم

سیشن جج پٹیالہ مصنف رحمۃ اللعالمین کی مندرجہ ذیل تازہ تصنیف
رمضان شریف میں حسب تعالی رعایت (یعنی ...) ... جاری
ہیں آپ اس موقعہ کو غنیمت جانکر جلد آرڈر بھیجدیں (۱) تاریخ المشاہیر ... عمر لویوں کا مجموعہ دو روپیہ (دعا)
(۲) اصحاب بدر ۳۱۳ صحابہ کرام کے حالات معہ کیفیت جنگ بدر ...

... رمضان شریف میں نصف قیمت ... جاری کرائیے برعایت صرف رمضان کے لئے ہے۔

المشتہر: منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال ازبس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا دافع اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

پیام تعلیم

طلبہ کا سب سے اچھا اخبار
جو ہر پندرھویں روز جامعہ ملیہ اسلامیہ سے شائع ہوتا ہے
چندہ سالانہ عمر

اردو کے تمام اخبارات و رسائل میں طلبہ کے لئے پیام تعلیم سے زیادہ مفید کوئی اخبار نہیں، اخبار کیا ہے ایک شفیق استاد ہے۔ جغرافیہ، تاریخ، سائنس کے مضامین اور اخلاقی پند و نصائح، کہانیوں، نظموں اور تصویروں کا ایک دلچسپ مجموعہ ہے جماعت میں جن مضامین سے لڑکے جی چراتے ہیں پیام تعلیم میں خوشی سے پڑھتے ہیں۔

پیام تعلیم
سالانہ امتحان میں کامیاب کردیتا ہے
تعلیمی ضرورت بھی پوری ہوگئی
کیونکہ
پیام تعلیم میں وہ تمام باتیں ہوتی ہیں جن کی اسکول کے لڑکوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس اخبار کی یہی خوبی دیکھکر ماہرین تعلیم نے اسکولوں کے لئے سرکاری طور پر خرید کیا ہے اور طلبہ کو اردو کے عام گندہ لٹریچر سے بچانے کیلئے واحد اخبار تجویز کیا ہے۔ ہر ماہ میں دوبار شائع ہوتا ہے چندہ سالانہ صرف عمر
نمونہ مفت
منیجر پیام تعلیم جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

انتقال پُر ملال

مدرسہ تعلیم الاسلام نگانہ
غریب یتیم طلباء کو بھی یاد رکھئے

یہ مدرسہ ۱۳۳۲ھ سے قائم ہے اس کی سب سے بڑی غرض دینی تعلیم کی اشاعت ہے ۸۰ طلباء زیر تعلیم ہیں جن میں ۱۸ لڑکوں کو قرآن کریم حفظ اور باقی کو ناظرہ مطابق ...

مسلمانو! اہمان خانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بچاؤ
مدرسہ دار العلوم میرٹھ کا دار الطلبہ پر سیلام ہے

... اپیل ہے کہ وہ اس بے سروسامانی کی حالت میں امداد کریں، اور اس اہمان خانۂ رسول اللہ صلعم کو نیلام سے بچائیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں سے اگر چار سو مسلمان کم از کم دس دس روپیہ بھیج دیں، تو یہ عمارت اسلامیہ بچ سکتی ہے۔ میں مسلمانوں سے امداد اور اس کے رسول کا حوالہ دیکر اپیل کرتا ہوں۔ کہ ۳۱ جنوری ۳۲ء تک جس سے جس قدر ...

زکوٰۃ کا بہترین مصرف

جرمنی کو جنگ عظیم میں سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سُول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو بے حرکت کر دیتا ہے

جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے اس کے مقابل میں دنیا کے بڑے سے بڑے ہتھیار بالکل بیکار ہو جاتے ہیں اس پستول کا جونہی گھوڑا دبایا جائے فوراً ایک خاص قسم کا بجلی کا کرنٹ نکلکر ہر ایک جاندار دشمن کو ۱۵ منٹ کیلئے قطعی اندھا کردیتا ہے یعنی سامنے والے جس قدر دشمن جاں ہوں ان کی آنکھوں پر اس طرح سے اثر پڑتا ہے کہ پندرہ منٹ تک قطعی اندھا ہونے کے علاوہ بالکل بے جان ہو جاتا ہے اس عرصہ میں کسی چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے خونخوار جانور پر نہایت اطمینان سے قابو پاسکتے ہیں رات دن جس قدر استعمال کیا جائے ہرگز ہرگز خراب نہیں ہوتا یقین مانئے ایسی لاثانی جان بچانے والی چیز بے ضرر ہرگز ہرگز دنیا میں کہیں نہ ملے گی اس پستولوں کا کسی قسم کا تمام ہندوستان میں لائسنس نہیں ہے جہاں چاہے لیجا سکتے ہیں اور ہر وقت ضرورت پر کام میں لاسکتے ہیں ... جیب میں بآسانی رکھ سکتا ہے اور ہر وقت ضرورت ہر دشمن پر چشم زدن میں قابو پاسکتے ہیں گویا جس جاندار کو چاہا پندرہ منٹ تک اندھا اور بے جان کر دیا

ہر شخص کے پاس اس کا رہنا بے حد لازمی ہے آج ہی ایک عدد منگوا کر ہماری تحریر کو لفظاً لفظاً آزمائیے
قیمت فی عدد چھ روپے (ﻟﻌﮧ) محصولڈاک آٹھ آنہ (۸/)

ہندوستان، برما، سیلون کیلئے
ایجنٹ: اے ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۵۰۰۱ بمبئی

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

کمزور پرزوں کی سستی گھڑیوں سے بچو اور ہمارے یہاں سے اصلی فولادی مشین کی پاکٹ واچ و رسٹ واچ و الارم ٹائم پیس جنکی مرمت ...
قیمت سترہ روپیہ (ﻟﻌﮧ) ہی یکمشت صرف گیارہ روپیہ آٹھ آنہ (۸/ﻟﻌﮧ) میں طلب کیجئے محصولڈاک معاف ...

مقبول خاص و عام   الارم ٹائم پیس

منیجر گلزار شاہ کپتا سہارنپور

ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس

... ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی
کوٹھی نمبر ۵ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

کامیابی
... دارالبرکات روحانی ... ضلع سہارنپور (یوپی)

سگنل ڈاؤن ہوگیا

بال جڑ سے کالا

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا
منیجر گلزار شاہ کپتا سہارنپور ... اسٹور ... دربھنگہ

مسلمانانِ سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ
صوبہ سرحد اور تحریک احرار کے متعلق تجاویز

حکام ریاست کشمیر کے بے پناہ مظالم

حضرت مولانا ... صاحب کا انتقال

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

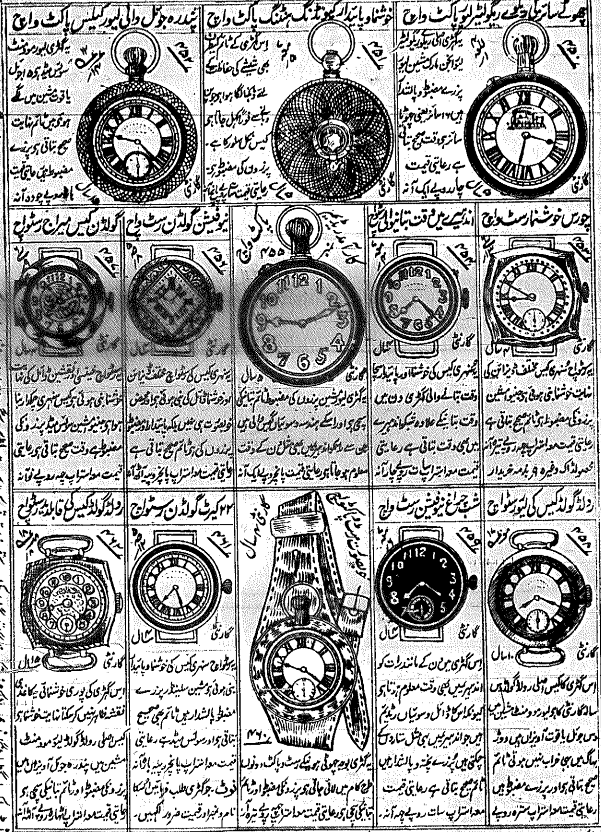

تمام گھڑیاں و ٹائم پیس ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کمپنی واچ و کلاک مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۲ شہر دہلی۔ تار کا رجسٹرڈ پتہ "واچ" دہلی

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ اگر دوا کرتے کرتے تنگ آگئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس فی دوا ﺻﮧ، کوڑھ ﻋﮧ نیشنہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال لکسی سری دربھنگہ

خصائل نبوی

امام ترمذی کی شہور کتاب شمائل ترمذی کی اردو شرح اصل کتاب یعنی "شمائل ترمذی" کو دنیائے اسلام میں جو شہرت اور مقبولیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں ... تمام اوصاف اعوال معمولات عبادات ریاضت طریقہ معاشرت وغیرہ سے پورا طرح واقفیت حاصل کرسکتا ہے اور آپ کا صحیح نمونہ بننے کے قابل ہوسکتا ہے۔

وہ مسلمان یقیناً بد قسمت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات شمائل سے ناواقف ہو ...

عقائد الاسلام
امام ابو حنیفہ رح کی معرکۃ الآرا تصنیف فقہ اکبر کا اردو ترجمہ ہے قیمت ...

لاثانی قرآن مجید

جس کی تصحیح میں بر و سنت علماء اور بڑے بڑے حافظوں کی ... ایک ایسے کاتب نے لکھی ہے جس کی نظیر عربی خط میں اس وقت موجود نہیں ہے، کاغذ اور طباعت نہایت عمدہ ٹائیٹل نہایت خوشنما کہ آپ دیکھ کر خوش ہو جائیں گے عورت، مرد، جوان، بوڑھے اور بچے سب کی تلاوت کے لائق رعایتی ہدیہ
بغیر ترجمہ بلا جلد صرف ایک روپیہ مجلد پارچہ نقرئی ایک روپیہ آٹھ آنہ
مجلد چرم نقرئی دو روپیہ رعایتی ہدیہ مترجم حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قسم اعلیٰ بلا جلد تین روپیہ قسم دوم دو روپیہ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ نقرئی صرف آٹھ آنہ جلد چرم نقرئی سوا روپیہ (ﻋﮧ)

ملنے کا پتہ
عبد الوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

فضائل رمضان

مولانا الحاج مولوی محمد زکریا صاحب ... کی بالکل تازہ تصنیف ... رمضان شریف ... قیمت صرف ۵ر علاوہ محصولڈاک

مالا بد منہ اردو
... قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی مشہور فارسی کتاب کا اردو ترجمہ ...

حب مشتہی
معدہ کی بیماریوں کا آبحیات

خاص مشتہی ہے حب مشتہی کی ایک شیشی گولیاں آدھی قیمت میں ... قوت ہاضمہ ...

مولانا عبد الرزاق صاحب بی اے ایڈیٹر مدینہ کی رائے ...
مولانا مہر صاحب بی اے ایڈیٹر انقلاب کی رائے ...
مولانا منظور صاحب ایم اے ایڈیٹر العدل کی رائے ...
مولانا زبیری صاحب بی اے ایڈیٹر الجمعیۃ کی رائے ...

درد شکم، ہیضہ، کمزوری معدہ، دائمی قبض، کثرت ریاح، بادی بواسیر، متلی، قے اپھارہ، تخمہ، بھاری قے کی بھوک پرانے دست پیچش معدہ کی قوتوں جاذبہ ماسکہ ہاضمہ دافعہ کی کمزوری دور کرتی ہیں، نہایت درجہ کی ہاضم، قبض کشا بھوک لگانے والی اور نہایت خوش ذائقہ ہیں۔ ۶۴ گولی کی شیشی کی رعایتی قیمت (چار آنہ) چار شیشی سے کم نہ روانہ ہونگی محصول معہ فیس منی آرڈر ۸ر زائرین بیت اللہ شریف کیلئے خاص رعایت

حب مشتہی آفس چرتھاول مظفرنگر

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

نو ایجاد مشین سوئیاں

... ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ
صوبہ سرحد اور تحریک احرار کے متعلق بعض اہم تجاویز

کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مجلس احرار سہارنپور کی طرف سے زیر صدارت حافظ مولوی محمد حسن صاحب ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت خلیق صدیقی سہارنپوری ایڈیٹر روزنامہ شیر رنگون نے جو آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں تقریباً دو گھنٹہ تک ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی آپ نے سینٹ گبریل میگزین رنگون کے مسلم آزار مضمون تحریک کشمیر اور مظالم سرحد پر مبسوط تبصرہ فرماتے ہوئے ان کے پس پردہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعماری جدوجہد کے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور حکومت کو تنبیہ کیا کہ وہ مسلمانوں کے مقابلے کا خیال ترک کردے آپ نے پرزور الفاظ میں میگزین کی ضبطی سرحدی آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ کیا اور مسلمانوں سے جہاد کشمیر میں حصہ لینے کی موثر اپیل کی آخر میں مقرر کی تحریک اور حافظ عبدالغفار وزیر سکریٹری مجلس احرار کی تائید سے حسب ذیل تجاویز بالاتفاق آرا منظور ہوئیں۔

(۱) مسلمانان سہارنپور کا یہ عام جلسہ سینٹ گبریل ہائی اسکول میگزین رنگون مجریہ دسمبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۳ کے اس نہایت دل آزار اشتعال انگیز اور ناپاک مضمون کے خلاف اپنے انتہائی غم و غصہ اور نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے جس میں میگزین مذکور کے کو چشم بدطینت اور گندہ ذہن ایڈیٹر نے حضور سرور کائنات صلعم کی ذات ستودہ صفات پر ناپاک اور مکروہ ترین الفاظ میں بہتان عظیم لگا کر ۲۵ کروڑ مسلمانان عالم اور غلامان سرور کائنات صلعم کے قلوب کو سخت صدمہ پہنچا کر ایک نہایت ناقابل عفو اخلاقی اور قانونی جرم کا ارتکاب کیا۔

(ب) یہ جلسہ حکومت برما سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ میگزین مذکور کی یہ کاپی بحق سرکار ضبط قرار دیکر اس کے متعصب ایڈیٹر کے خلاف حسب دفعات ۲۹۵ الف اور ۱۵۳ الف تعزیرات ہند قانونی چارہ جوئی کرکے اسے عبرت انگیز سزا دے ...

... کے نتائج حکومت کے لئے نہایت خطرناک ہونگے اور تمام مسلمانان ہند میں اس وجہ سے سخت اضطراب پیدا ہو جاویگا۔

(۳) یہ جلسہ مجلس احرار ہند لاہور کو یقین دلاتا ہے کہ سہارنپور کے مسلمان کشمیر کے جہاد حریت کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور مجلس احرار اسلام کے معزز و محترم رہنما بالخصوص حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ جب تک یہ حضرات مظلومین کشمیر کی دادرسی کے متعلق اطمینان نہ کرلیں گے۔ سہارنپور کے مسلمان اپنی جدوجہد کو برابر جاری رکھیں گے۔ اور مجلس احرار کے ہر حکم کی تعمیل کو ہمارے مذہبی فرض سمجھتے رہیں گے۔

(۴) مسلمانان سہارنپور کا یہ جلسہ ان مجاہدین سہارنپور کی خدمت میں تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے جنہوں نے حصول مقصد کی کوشش کرتے ہوئے لاہور اور کاملپور میں گرفتار ہوکر قید و بند کی صعوبتوں کو لبیک کہا۔

آخر میں صاحب صدر نے شہید کشمیر فتح محمد کے لئے دعا مغفرت فرمائی اور یہ عظیم الشان جلسہ بعید کامیابی اختتام پذیر ہوا۔

سکریٹری مجلس احرار اسلام سہارنپور

حضرت مولانا عبدالکافی صاحب کا انتقال

بے حد افسوس و نہایت حسرت کے ساتھ یہ خبر وحشت اثر ملک میں سنی جائے گی کہ ۱۵ شعبان ۱۳۵۰ھ شب جمعہ کو استاذ العلماء حضرت الحاج مولانا مولوی حافظ محمد عبدالکافی صاحب الہ آبادی قدس سرہ العزیز جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لیگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت کا تبحر علمی و تقدس کسی تعارف کا محتاج نہیں جناب نے اپنی بے لوث زندگی کو خدمت خلق کے لئے وقف کر رکھا تھا مذہبی و دینی خدمات جس قدر حضرت کی ذات ستودہ صفات سے ظہور میں آئیں مشکل سے اس کی نظیر ملے گی اپنی عمر کا بیشتر حصہ خلق خدا کی دینی و مذہبی خدمات میں صرف فرمایا اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ بعد وصال ...

قاری ... محمد صاحب ان کے جانشین قرار دئے گئے اور جناب خان بہادر نواب سید محمد عیسیٰ صاحب رئیس الہ آباد نے مجمع کو مخاطب کرکے ایک تحریر سنائی جس میں اس امر کا اعلان کیا کہ حسب منشا وقف نامجات بعد حضرت مولانا کے ان کے بڑے صاحبزادے متولی اور مہتمم مدرسہ سبحانیہ ہوئے اب کل معاملات کا تعلق براہ راست انہیں کے ساتھ ہونا چاہئے اس کے بعد حضرت مولانا شاہ ولایت حسین صاحب مدظلہ العالی نے ایک مختصر اور جامع تقریر اس کی تائید میں فرمائی جس میں حضرت مولانا قدس سرہ العزیز کے تقدس و خدمات مذہبی کو نہایت وضاحت سے بیان کرتے ہوئے ان کے وصال پر اظہار افسوس فرمایا اور جناب قاری صاحب کے ساتھ اظہار ہمدردی فرماتے ہوئے مسلمانوں کو مدرسہ سبحانیہ کی طرف توجہ دلائی اب تمام مسلمانوں سے استدعا ہے کہ مدرسہ سبحانیہ کی امداد میں پہلے سے زیادہ حصہ لیں اور کل رقوم و خط و مراسلات جناب قاری ولی محمد صاحب مہتمم مدرسہ سبحانیہ کے نام بھیجا کریں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا قدس سرہ العزیز کے فیوض و برکات کو قیامت تک جاری رکھے اور جملہ متعلقین کو صبر و استقامت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محمد نصر خان علی سہسرامی

حکام ریاست کشمیر کے بے پناہ مظالم

میرپور علاقہ ریاست جموں میں مسلمانوں نے حالات سے تنگ آکر عدم ادائے مالیہ کی مہم جاری کی ہوئی ہے۔ حکام ریاست کی طرف سے عورتوں کے ساتھ جس طرح بے حرمتی ہو رہی ہے وہ ... ظلم ہو رہے ہیں۔ اگر اسکا عشر عشیر ہندوستان کے جاری کردہ تحریک کے دوران میں ہوتے تو زمین و آسمان کو چیخ و پکار سے سر پر اٹھا لیا جاتا۔

میرپور میں رات کو شبخون مارا جاتا ہے۔ مردوں کو گرفتار عورتوں کو بے نقاب کیا جاتا ہے مردانہ ... کی عدم موجودگی میں ہی زمین پر لیٹے ہوئے مسلمانوں پر گولی چلا دی جاتی ہے۔ زخمیوں کی کوئی خبرگیری نہیں کی جاتی۔ لواحقین اپنے مجروحین کو ۲۰-۳۰ میل سفر کرکے جہلم پہنچاتے ہیں ... ہوئے جسموں سے گولیاں نکالی جاتی ہیں۔

بارودلی کی مہم عدم ادائیگی مالیہ کی شہرت بہت کچھ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سارا ہندو اور ... پریس پروپیگنڈا کرنے والا تھا۔ بارودلی میں نہ عورتوں کی بے حرمتی ہوئی نہ گولی چلائی گئی یہاں بدترین حالات نمودار ہیں۔ ہمیں کامل امید ہے کہ آپ اس معاملہ میں پوری ...

رعایت کا مبارک مہینہ
جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھایئے

(گھڑیوں کا اشتہار — اشیاء کی فہرست اور قیمتیں)

تمام گھڑیاں ملنے کا پتہ — ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کمپنی ... دہلی

وبعہ۔ بواسیر سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ...

خصائل نبوی — لاثانی قرآن مجید — فضائل رمضان

عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

حب مشتہی
معدہ کی بیماریوں کا تریاق

خاص مشتہی آفس چرتھاول مظفر نگر

نو ایجاد مشین سویاں
ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

زکوٰۃ کا بہتر مصرف

بنگال کے سیلاب کی وجہ سے جو تباہی اضلاع بنگال میں اس سال پھیلی ہے اس کا حال اخبارات سے بھی اور ان لوگوں کی زبانی بھی اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے جو خود وہاں جاکر اپنی آنکھوں سے وہاں کا حال دیکھ آئے ہیں۔ اس میں شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اس وقت بنگال کے ہزارہا مسلمان نہ صرف یہ کہ نان شبینہ کے محتاج ہو رہے ہیں بلکہ فاقوں سے جان دے رہے ہیں۔ عورتوں کے پاس ستر پوشی کے لائق بھی کپڑے نہیں ہے بہت سے بچے بلک بلک کر بے آب و دانہ مر رہے ہیں۔ بلاشبہ ایسی حالت میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف یہ ہے کہ ان مرنے والوں کو بچایا جائے اور ان ننگوں کا ستر چھپایا جائے۔ جن لوگوں کو اللہ پاک نے توفیق دی ہے کہ وہ فرض زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اس اجر کو جو خدا کے نزدیک ہے نمائش سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں ان سے مخلصانہ گذارش ہے کہ اپنے زکوٰۃ کے پیسہ سے آپ جتنے مسلمانوں کو بچا سکتے ہو اور جتنی عورت اور مرد کا ستر پوشیدہ کر سکتے ہوں اس سے غفلت نہ کیجئے یہ اس وقت کی سب سے بڑی نیکی ہے جو کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے۔

(مولانا) ابوالبرکات عبدالرؤف عفی عنہ قادری داناپوری

نوٹ: ان مصیبت زدوں کی امداد کی دو صورتیں بظاہر معلوم ہوتی ہیں جو شخص معقول رقم امداد کے لئے دے سکے یا اپنے دوستوں سے جمع کر سکے وہ خود لیجا کر تقسیم کرے یا اپنے کسی معتمد شخص کے ذریعہ تقسیم کرالے۔ اس صورت میں بہتر ہوگا کہ وہ خلافت کمیٹی کے کارکنوں سے مشورہ کرے کہ کس علاقہ میں اور کس طرح تقسیم کیا ...

مناسب ہوگا کیونکہ وگ پانچ ماہ سے مسلسل سیلاب زدہ علاقوں میں کام کر رہے ہیں اور وہاں کے حالات سے خوب واقف ہوگئے ہیں۔ اور اگر خود نہ جا سکیں اور دوسرا کوئی خاص آدمی بھیج سکیں تو وہ اپنی امداد خلافت کمیٹی کلکتہ کے ذریعہ تقسیم کر سکتے ہیں لیکن اس صورت میں اگر کوئی رقم ہو تو کمیٹی کو تنبیہ کردیں کہ یہ رقم کسی کے مصارف کے علاوہ اور کسی مد میں نہ صرف کی جائے۔

وعبدالجبار ... خلافت کمیٹی کلکتہ

مسلمانو! مہمان خانہ رسول اللہ صلعم کو تباہی سے بچاؤ
مدرسہ دار العلوم میرٹھ کا دار الطلبہ بر سر نیلام ہے

مدرسہ ہذا کے لئے ایک قیام گاہ مہمان خانہ رسول اللہ کے نام سے ... سال کی محنت اور عرق ریزی سے چندہ کرکے دس ہزار روپے کی عمارت میں تیار کی تھی ... ایک اقرار نامہ کے سلسلہ میں نالش ہوئی۔ اور ... تین ہزار روپے کی ڈگری ہوئی۔ اپیل کیا گیا ... کو اسے بحال رکھا تین ہزار روپے کی ڈگری میں نیلام پر چڑھا دیا گیا۔ اگر مہمان خانہ رسول اللہ نیلام ہوگیا۔ تو کتب خانہ ... اور طلبہ مدرسہ بے خانماں ہو جائیں گے اور ان بیکسی میں کوئی دستگیر نہ ہوگا مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ بے سروسامانی کی حالت میں امداد کریں۔ اور اس مہمان خانہ رسول اللہ صلعم کو نیلام سے بچائیں ... دس ... روپیہ بھیج دیں۔ تو یہ عمارت اسلامیہ بچ سکتی ہے۔ میں مسلمانوں سے اللہ اور اس کے رسول کا واسطہ دیکر اپیل کرتا ہوں۔ کہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۲ء تک جس سے جس قدر ...

ہو سکے رقم اپنی ذات اور احباب سے جمع کرکے روانہ کریں تاکہ مہمان خانہ رسول اللہ صلعم کی حفاظت ہو اور روح پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو۔

(مولانا) محمد مبارک حسین محمودی مدرس اول و ناظم مدرسہ دار العلوم میرٹھ (یوپی)

انتقال پر ملال

مولوی حکیم سید شاہ محمد یحییٰ صاحب فریدی چک بہاء الدین دربھنگوی سند یافتہ تکمیل الطب کالج لکھنؤ مہتمم و بانی مدرسہ احمدیہ ... ضلع دربھنگہ کی حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد وں میں ایک ... ہستی تھی جو عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ ... مبتلا ہو کر بتاریخ ۱۹ رمضان ... مطابق ... شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ بروز ... بوقت ... بجے شب اس دنیائے فانی سے راہی ملک بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ مرحوم کیلئے دعا مغفرت فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

مولوی سید شاہ زین العابدین فریدی ... چک بہاء الدین ضلع دربھنگہ

مدرسہ تعلیم الاسلام نگانہ
غریب یتیم طلبا کو بھی یاد رکھئے

یہ مدرسہ ۱۳۳۲ھ سے قائم ہے اس کی سب سے بڑی غرض دینی تعلیم کی اشاعت ہے ۸۰ طلبا زیر تعلیم ہیں جن میں ... کو قرآن کریم حفظ اور باقی کو ناظرہ ... قواعد تجوید پڑھایا جاتا ہے۔ مذہبی تعلیم کے علاوہ سررشتہ تعلیم کے کورس کی بھی جماعت چہارم تک تعلیم ہوتی ہے ... طلبا ... یتیم اور بعض نو مسلم داخل ہیں جن کا کل خرچ خوراک اور پوشاک وغیرہ مدرسہ سے مفت دیا جاتا ہے متواتر چار سال قحط سالی کی وجہ سے مدرسہ کی آمدنی بہت کم ہوگئی ہے خیرات اور صدقہ فطر و زکوٰۃ کا پیسہ یتیم غریب اور نو مسلم بچوں کی تعلیم میں خرچ کرنا بہترین مصرف ہے اس لئے جملہ مسلمانان سے درخواست کی جاتی ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں اپنے صدقہ فطر و زکوٰۃ کا پیسہ سے اس مدرسہ کی امداد فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔

حافظ عبدالمجید خان صاحب بانی و مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام نگانہ ضلع رہتک

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم

کیلسٹوفین
بچوں کی صحت
کیلسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

پیام تعلیم
طلبہ کا سب سے اچھا اخبار
منیجر پیام تعلیم جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

جرمنی کو جنگ عظیم میں سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ہر ایک بہادر کو بیکار کر دیتا ہے

SOL

560

ایجنٹ: اے ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۵۵ بمبئی

رمضان المبارک میں سحری کے وقت جگانے کیلئے
ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس
ایس بی بخش اینڈ کمپنی ... کلکتہ

کامیابی

سگنل ڈاؤن ہو گیا

بال جڑ سے کالا

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

رمضان المبارک کا سب سے زیادہ رعایتی اعلان

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۱۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۸

بے اعتمادی کا عام اظہار

مسلم کانفرنس کا نام نہاد وفد

اسلامی جرائد کی نظر میں

چیف کمشنر کی دعوت پر نہیں بلکہ مسلم کانفرنس کی...

دونوں میں کیا فرق ہے؟

سرحدی وفد کے ارکان کیا کہیں گے؟

"صوبہ سرحد میں بالکل خیریت ہے"

(معاصر "ہند" کا مقالہ افتتاحیہ)

معزز معاصر "ہند" کلکتہ نے اپنے افتتاحیہ میں ذیل کا زبردست مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے:-

راہ نجات یا آستانہ فرنگ پر جبہ سائی!

"سرحدیوں کو کانگریسیوں نے بہکایا تھا"

(معاصر سوویٰ کی تنقید)

...کا غرہ ہے۔ اگر حکومت واقعی مسلمانوں کو مطمئن کرنا اور آزاد تحقیقات کرانا چاہتی ہے تو ان اکابر کو سرحد جانے کی اجازت دے جو مسلمانوں کے اعتماد کے حامل ہیں ان کا نہ بھیجنا تو مزید اشتباہات کی تولید و تخلیق کا باعث ہوگا۔

دو بے حقیقت افراد کا وفد

جمعیۃ علماء کے وفد کو کیوں اجازت نہیں دی گئی

(معاصر "مدینہ" کا اظہار خیال)

معاصر مدینہ نے ذیل کا شذرہ ارقام فرمایا ہے:-

مسلم کانفرنس کی طرف سے مولوی شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین صوبہ سرحد میں حالات معلوم کرنے کے لئے گئے ہیں حالانکہ دو آدمیوں کی ... کو وفد کہنا خود اس شاندار لفظ کی توہین ہے ...

ماء اللحم خاص الخاص اور مفرح عنبری اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرمایہ میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست مفت منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مجوب عاشق کے قدموں پر
... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دہلی

اگر صحت پیاری ہے
ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے
... جو آٹھویں درجہ تک کی مکمل تعلیم اور مذہبی تعلیم قابل اطمینان طریقہ پر دیسکیں ... اردو ذیل کے پتہ پر گفتگو کیجئے۔
ایم۔ اے ۔ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

کون کہتا ہے کہ میں اچھا نہیں ہوتا
خدا چاہے تو
یہ مخص اس لئے
صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

حقیقت بیان اور سابق ...
منیجر دواخانہ انیس الغرباء محلہ شاہ نظر راولپنڈی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء صلحاء محدثین مفسرین نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے کہ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمی اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نے اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خانصاحب مرحوم حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بہت پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا۔ خود طلب فرمائیے اپنے عزیزوں کے لئے منگالیجئے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کمالین اور تفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۱۲؍ کم کردئے جائیں گے۔

رمضان شریف میں گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا

قرآن مجید

اس شان کا انتہا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردول اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے۔ جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھکر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالٰے نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگاکر غریبوں طالب علموں مسجدوں یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلاکر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرلیں۔

یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے۔ ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف عہ باجلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائیگا۔

ہدیہ مترجم قسم اعلیٰ کاغذ سفید خاشدہ صرف تین روپیہ قسم دوم خاشدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے آٹھ آنے اور چمڑے کی جلد کا ایک روپیہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا اخیر شوال تک کے لئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲؍ کی کمی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

صوبہ سرحد کا "مساوی" درجہ

جدید "اصلاحات" کا نفاذ

ہز ایکسلنسی وائسرائے نے اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے صوبہ سرحد کی اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کیا ہے اور سرکاری گزٹ میں بھی باضابطہ طور پر شائع کر دیا گیا ہے کہ آئندہ سے صوبۂ سرحد بھی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۱۹ء کے ماتحت ہوگا اور اس میں مانٹیگو چیمسفورڈ اسکیم کے مطابق اصلاحات نافذ کر دی گئی ہیں۔

اس سے قبل ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذریعہ یہ اطلاع بھی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے کہ صوبہ سرحد میں جو مجلس مقننہ بنائی جائیگی اس کے ممبروں کی تعداد چالیس ہوگی اور اس تعداد کو حسب ذیل طریق پر تقسیم کیا جائے گا:-

سکھ	۱	زمیندار	۲
ہندو	۵	نامزد کردہ سرکاری ممبر	۶
مسلمان	۲۰	نامزد کردہ غیر سرکاری	۶

صوبہ سرحد کو مسلمانوں کے نزدیک اس وجہ سے زیادہ اہمیت حاصل ہے کہ وہاں مسلم اکثریت ہے ... اس کی تفصیل ہم انشاء اللہ آئندہ عرض کریں گے۔

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

(نامہ نگار الجمعیۃ کے قلم سے)

احادیث نبوی

(از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند)

ذکر الٰہی

مسلم پولیٹکل کانفرنس — سلیم پور ہاؤس میں اتحاد و اتفاق کے روح پرور نظارے

مختلف الخیال مسلمانوں کا ایک مبارک اجتماع

مظالم سرحد پر احتجاج، فرسٹ ٹیسٹ منانے کی تجویز اور گول میز کانفرنس کا بائیکاٹ

(از نامہ نگار خصوصی)

لکھنؤ ۲۳ رجنوری۔ سہ پہر کو راجہ صاحب سلیم پور کی کوٹھی واقع قیصر باغ میں اس کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا جو حضرت مولانا قطب الدین عبدالوالی فرنگی محلی، حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی، راجہ صاحب سلیم پور، مولانا حسرت موہانی، نواب اسماعیل خاں، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد وغیرہم کی دعوت پر منعقد کی گئی تھی۔ اس کانفرنس کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں ہر خیال اور ہر طبقہ کے مسلمان شریک ...

مولانا حسرت موہانی کی تقریر

اہم تجاویز کا خلاصہ

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

بالشویک روس کا نظام حکومت اور اسلام

روس کے ڈکٹیٹر لینن اور امیر شکیب ارسلان کی ملاقات

کاتب الشرق امیر کبیر امیر شکیب ارسلان کے پرائیویٹ سکرٹری محمد یحیٰ نے ایک عربی اخبار کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ روسی حکومت کے خلاف تمام دنیا میں جس برے طریقہ سے پروپگنڈا کیا جارہا ہے اس کی نظیر ملنی مشکل ہے ...

اس کے بعد لینن نے تسلیم کیا کہ دنیا میں جب کبھی اعتدال قائم ہوگا تو اس کی صورت سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں ہوگی کیونکہ اسلام کا نظام نوع انسانی کی بقاء کے لئے ایک بہترین ضمانت ہے۔ (الصراط)

بلاد عربیہ میں فرنگی برکات

عدن، فلسطین اور بغداد میں مغرب کی تباہ کاریاں

استاذ ثعالبی نے قاہرہ کی ایک مجلس میں بلاد عربیہ کے سیاسی اور اخلاقی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مغرب کا سیلاب روز بروز بلاد عربیہ کے اخلاقی شرف و امتیاز کو بہاتا چلا جارہا ہے اور کوئی نہیں جو اس کے انسداد کیلئے اپنی آواز بلند کرے۔ یورپ اپنی سیاہ کاریوں کے باعث یقیناً ایک روز زیر و زبر ہوگا مگر ہمیں خوف یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ عربی ممالک کو بھی لے ڈوبے گا۔

انگلستان نے بلاد عربیہ پر کس طرح تسلط جمایا؟

عدن اور بحرین کے قبضہ نے انگریزوں کا راستہ صاف کر دیا

(جزیرۃ العرب بحوالہ العرب)

شام میں ایک نئی سلطنت کے قیام کی تجویز

انتخاب کے موقعہ پر دمشق میں زبردست خونریزی

ملک شام پر جب سے فرانس کو انتداب حاصل ہوا ہے وہ برابر عربی قبائل کی قوت کو توڑنے پر لگا ہوا ہے اور اس مقصد کیلئے اس نے شام کو چار حصوں اور سلطنتوں پر منقسم کر دیا ہے تاکہ ایک سلطنت کو دوسری سلطنت پر اقتدار قائم رکھنے کے لئے آلۂ کار بنایا جا سکے ...

دمشق میں انتخاب کے موقعہ پر زبردست کشت و خون ہوا کیونکہ حکومت نے رائے دہی میں مداخلت کر کے خود فتنہ کا دروازہ کھولا ... (الاستقلال)

عراق عرب میں اصلاح اخلاق کی کوشش

مسکرات اور زنان بازاری کے اخراج کا فوری مطالبہ

(القبلہ)

حجاز مقدس میں اصلاحات کا دور دورہ

لاسلکی اسٹیشنوں کی تعمیر اور آبرسانی کے جدید انتظامات

(ام القریٰ)

موحدوں کی عید

خالق کائنات کی توحید و تمجید کا عالمگیر مظاہرہ

(از حضرت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی)

دنیا میں ہر مذہب و ملت نے سال کے مختلف دنوں کو قومی و مذہبی خوشی و مسرت کے اظہار کے لئے انتخاب کیا ہے ...

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس و بینات من الھدیٰ والفرقان ...

اس کی بڑائی کے اظہار، اور اس کی تکبیر کی بلندی کا موحدوں کی عید کی شاندار ہی ہے اور ان کی خوشی کا جشن اسی میں ہے کہ سب مل کر اس کے آگے سربسجود ہوں، اور اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کا نعرہ بلند کریں۔

دو بے حقیقت افراد کا وفد

(بسلسلہ صفحہ اول)

(۲) آخر یہ کیا سبب ہے کہ مذکورہ بالا وفد کی رپورٹیں بھی بحق سرکار ضبط کر لی گئیں
(۳) آخر یہ کیا بات ہے کہ مولوی شفیع اور ان کے ہمراہی کو بلا تکلف سرحد کے اس پار بلا لیا گیا۔
(۴) آخر یہ کیا باعث ہے کہ یہ وفد ...

یمن میں بے روزگاروں پر حکومت کا دست شفقت

امام یحییٰ والی یمن کی فرض شناسی

صوبہ سرحد کے انتخابات کے قواعد کی ترتیب
ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کیلئے نشستیں
کونسل کے پہلے صدر کو حکومت مقرر کرے گی

کونسل کا پہلا صدر گورنر صوبہ کی جانب سے نامزد کیا جائیگا۔

پشاور پر جرمانہ نہیں کیا جائے گا

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کانگریس کے ایجنٹوں نے جو یہ افواہ مشہور کر رکھی ہے کہ باشندگان شہر پشاور پر عنقریب جرمانہ کیا جانے والا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ حکومت صوبہ سرحد کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ پشاور پر کوئی تاوان یا جرمانہ عائد کرے۔

دہلی میں شراب کشید کا ایک کارخانہ
پولیس کا حملہ اور ملزمان کی گرفتاری

دہلی ۲۳ جنوری۔ مسٹر رام موہن لال ایکسائز سب انسپکٹر نے پولیس کی مدد سے صدر بازار میں ایک مکان میں ناجائز شراب کشی کے ایک کارخانہ کی تلاشی لی۔ پانچ بڑی بڑی گولیاں شراب کے مسالہ سے بھری ہوئی ملیں۔

راجوری (جموں) میں زبردست بغاوت
۱۲ گاؤں، تھانہ اور ڈاکخانہ لوٹ لئے گئے
حملہ کیلئے بارہ ہزار آدمیوں کی تیاریاں

جموں ۲۵ جنوری۔ ملکہ کے اخبارات کے اندر معلوم کرتے ہیں کہ راجوری کی حالت سخت نازک ہے۔

گورہ اور سکھ افواج کی سرحد کو روانگی
سرحد میں جلسوں کے انعقاد کی اجازت؟

دہلی کے ایک ہوٹل پر پولیس کا چھاپہ
تین بنگالیوں کی گرفتاری

دہلی ۲۳ جنوری۔ آج شام کو پولیس کے ایک دستہ نے مٹال ہوٹل چاندنی چوک پر چھاپہ مارا۔ تین بنگالیوں کی تلاشی لی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی۔ ... پولیس نے تینوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

صوبہ سرحد کی اصلاحات اور وائسرائے
افتتاح کے انتظامات

حضرت ملا رموزی کی آمد
دفتر جمعیۃ علماء ہند میں قیام

سونے کا فروخت کرنا بند کرو
ہندوستانی سوداگروں اور بینکروں سے اپیل

صوبہ سرحد کو گورنر کا صوبہ بنایا جائے گا
گزٹ کی اشاعت غیر معمولی میں سرکاری اعلان

سرکاری ٹکسال اور انگریزی بینکوں پر پکٹنگ
سونے کی برآمد کو روکنے کی سعی

شہریار دکن کا دہلی میں ورود مسعود
۱۲ فروری کو تشریف آوری

مسٹر امیر الدین کی علالت

مقدمہ سازش لاہور کے دو ملزم بری کردیئے گئے

بری باغیوں کو پھانسی اور کالا پانی

دار الحکومت
افسروں کی حفاظت کیلئے خاص پولیس کا تقرر
سولہ ہزار روپیہ کی منظوری

دروغ بے فروغ

مقامی اخبار الامان نے فیروز خاں نون وزیر حکومت پنجاب کے اس بیان کو بے بنیاد قرار دے کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ کانفرنس بغیر کسی آخری فیصلہ کے ملتوی ہوگئی۔ یہ بیان بالکل جھوٹ اور حقیقت سے تعلقاً جدا ہے۔

دہلی میں خاتون کانسٹبلوں کا تقرر

گول میز کانفرنس کا پہلا اجلاس

سول نافرمانی کی موجودگی میں کوئی مصالحت نہیں ہو سکتی
حکومت اپنے اختیار کردہ ذرائع میں کوئی نرمی نہیں کر سکتی
اسمبلی کے اجلاس میں وائسرائے ہند کی تقریر

مجلس مضامین کا اجلاس

مجلس مضامین کا اجلاس ۹ بجے زیر صدارت مولانا حسرت موہانی شروع ہوا۔ تمام اراکین شریک تھے۔ سب سے پہلے صوبہ سرحد کے حالات پر بحث کی گئی اور ذاکر حسین صاحب، شاہ مسعود صاحب، احسین شہید سہروردی صاحب، مسٹر آصف علی صاحب، مولانا ظفر علی خاں صاحب، فیروز خاں نون صاحب وغیرہ کی طرف سے مختلف تجاویز پیش کی گئیں۔ بہت دیر کی رد و کد اور بحث و تمحیص کے بعد جس میں ہر خیال اور ہر طبقہ کی نمائندگی کی گئی تھی مندرجہ ذیل تجویز منظور کی گئی۔

جمعیۃ علماء ہند کا وفد

جمعیۃ علماء ہند کے صدر محترم نے صوبہ سرحد کے حالات کی آزاد تحقیقات کرنے کے لئے صوبہ سرحد کی حکومت سے جو اجازت طلب کی تھی اس کو مسترد کر دینے پر جلسہ میں انتہائی نفرت کا اظہار کیا گیا اور حسب ذیل قرارداد مولانا ظفر علی خاں کی تحریک اور مولانا عبد الحلیم صاحب و مولانا عبد الماجد صاحب کی تائید سے بالاتفاق منظور کی گئی۔

مظالم کشمیر پر احتجاج

کانفرنس کا دوسرا اجلاس

گول میز کمیٹیوں کا مقاطعہ

ایک کمیٹی کا تقرر

الہ آباد میں مقدمہ سازش کے ایک مفرور ملزم کی گرفتاری
مسٹر یشپال اور پولیس نے ایک دوسرے پر فائر کئے
ملزم کے ہمراہ ایک آئرش لیڈی بھی گرفتار کرلی گئیں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کھلنا کے ڈیرہ پر بم
سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس چاٹگام کی ہلاکت
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پورنیہ کو کیسے گولی لگی

پارلیمنٹ کے ارکان میں شدید اختلاف
ٹیکس کے مسئلہ نے نازک صورت اختیار کرلی
وزیر اعظم پر سخت نکتہ چینی

تصفیہ ہوگیا

ضلع بدایوں میں مجمع پر پولیس کا فائر
تین آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے

مسلمان کانگریس کی مخالفت نہ کریں
مجلس احرار اسلام پنجاب کے سکرٹری کا اعلان

لکھنؤ پولیس میں ایک خاتون کی بھرتی
اس کے فرائض میں کانگریسی عورتوں کی گرفتاری ہے

میر کلکتہ کو کانگریسی تحریکوں میں حصہ لینے کی ممانعت

گورنر پنجاب پر حملہ کا مقدمہ
عدالت عالیہ نے فیصلہ محفوظ رکھا

جیل میں گاندھی جی کے مشاغل
چہل قدمی اور مطالعہ اخبارات

صوبجات متحدہ میں سیاسی قیدیوں کی تعداد
کتنے ہلاک اور زخمی ہوئے؟

اسمبلی کے ایک سابق رکن کی گرفتاری

بمبئی کانگریس کا چالیس ہزار روپیہ ضبط
گورنر جنرل باجلاس کونسل کا حکم

مصطفےٰ کمال پاشا کی ایک اور "اصلاح"
عربی کے بجائے ترکی زبان میں نماز ادا کی جائیگی

حجاج کیلئے حکومت حجاز کا اعلان
بغداد اور مدینہ کے درمیان سڑک کی تعمیر

بمبئی میل کو تباہ کرنے کے لئے پٹڑی توڑ دی گئی

امریکہ میں کوہ آتش فشاں کی تباہ کاریاں
تین قصبے بالکل برباد ہوگئے

چین اور جاپان جنگ کے لئے بالکل تیار ہیں
چینی اخبار کے ایک ایڈیٹر کی گرفتاری

انگلستان نے فرانس اور امریکہ کا کتنا قرضہ ادا کیا
اس مقصد کیلئے ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ کا سونا باہر گیا

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس کا التواء
جنگ کیلئے جرمن کی زبردست تیاریاں

چینی ڈاکوؤں کے ہاتھوں لاکھوں انسانوں کا قتل
تین لاکھ دس ہزار مکانات آگ کی نذر

حجاج کے لئے معلم کی ضرورت

یہ امر حاجیوں پر بخوبی واضح و روشن ہے کہ ہر حاجی کے لئے ایک معلم یعنی رہبر کی ضرورت لاحق ہوتی ہے اور رہبر بھی ہم زبان اور محاورات بول چال سے بخوبی واقف ہو نیک اور خوش اخلاق کفیتی خوشی اور حالت اگر ملجائے تو تمام دقتیں مصیبت زاد راہ حل ہوجاتی ہیں اور حاجی اپنے فرائض و ضروری کو بسہولت انجام دے سکتا ہے اور اسکو ہر قسم کا آرام و فلاح ملتی رہتی ہے بنا برآں ایک معلم صاحب کا اسم گرامی پیش کیا جاتا ہے جو مندرجہ بالا صفات کے حامل ہیں اور آپ عرصہ دراز سے خدمت زائرین بیت اللہ بجا لا رہے ہیں اور ہندوستان کے اکثر علماء فضلاء کی معلمی کا شرف بھی حاصل کرچکے ہیں مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب مرحوم و مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی و مولانا مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب و مولانا مولوی عزیز گل صاحب و مولانا مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی و مولانا مولوی طیب صاحب مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند و مولانا مولوی شاہ قدرت حسین صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اور مولانا مولوی احمد سعید صاحب اور مولوی عرفان صاحب و مولانا مولوی محمد شفیع داؤدی صاحب و مولانا مولوی ظفر علی خان صاحب وغیرہ۔ اس کے علاوہ رؤسائے عظام میں سے عالیجناب کنور رشکور علی خان صاحب رئیس تھنڈا اور نواب حمید علی خان صاحب بہادر رئیس باغپت و جناب ڈپٹی مسعود علی صاحب وغیرہ صاحبان موصوف کو اپنا تنہا رہبر معلم فرما چکے جملہ حضرات مذکورہ بالا کے علاوہ بھی صاحب موصوف کے پاس بے شمار اسناد و پروانہ خوشنودی موجود ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا نام نامی راسم گرامی یحییٰ محبوب صدیقی مشہور ہے آپ کا پتہ ذیل میں لکھا جائیگا امسال بھی آپ حسب معمول اپنی خدمت فرائض معلمی کے لئے ہندوستان تشریف لائے ہیں ۱۰ تاریخ رمضان المبارک آپ بمبئی قیام فرمائیں گے بعد ذی قعدہ کے بعد آپ معہ ہمراہیاں و قافلہ حجاج تشریف لیجائیں گے عازمین حج کے لئے مناسب ہے کہ حضرت معلم صاحب سے جملہ امور مشاورت طلب کا ذریعہ خط و کتابت استفادہ حاصل کریں۔ معلم صاحب حاجیوں کو بطور ٹھیکہ و کفایت بھی لیجایا کرتے ہیں اس لئے روانگی سے پہلے ہر مفید صلاح اور اپنے معاملہ کے متعلق معلم صاحب موصوف سے ذریعہ اہتمام تحریر نیک مشورہ کرلیں تاکہ معلم صاحب اپنی تمام خدمات کو بجالانے کا اعادہ و اقرار اور آپ کی جملہ سہولتوں کا انتظام فراہم و مہیا کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

آپ کا پتہ:- بمبئی پوسٹ بکس ناگدیوی اسٹریٹ معرفت عبد اللہ بھائی عبد القادر یحییٰ محبوب صدیقی معلم حج۔ تار کا پتہ یحییٰ معرفت تجار بمبئی

راقم حاجی محمد خلیل عطار

برآئی منڈی سہارنپور

مدرسہ اسلامیہ چوموں کے تازہ حالات

ناظرین کو معلوم ہے کہ چوموں میں کلمہ اور اذان پر اس وجہ سے بندش عائد کی گئی تھی کہ ان سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے اور اب مدرسہ اسلامیہ بھی اسی وجہ سے بند کیا جارہا ہے۔ بدقسمتی سے جس اسلامی محلہ میں مدرسہ اسلامیہ چوموں واقع ہے وہاں دو چار گھر ہندوؤں کے بھی نکل گئے ہیں اور وہ مدرسہ اسلامیہ میں کلمہ کلام اذان اور نماز کا پڑھا جانا نہیں برداشت کرسکتے چوموں کے ہندو رئیس چوموں اور جے پور اسٹیٹ متفقہ طور پر مدرسہ اسلامیہ چوموں کو ویران کرنے میں سرگرم ہیں آٹھ سال سے مدرسہ کی مرمت بند کر رکھی ہے اور مدرسہ کھنڈر بن چکا ہے لیکن مسلمان پھر بھی مدرسہ میں بچوں کو پڑھانا اور اذان دے کر نماز پڑھنا نہیں چھوڑتے بچے کھلے آسمان کے نیچے گرمی اور سردی کی تکلیفیں مسلسل آٹھ سال سے اٹھا رہے ہیں اور مدرسہ خالی نہیں کرتے۔ جب ہندوؤں کی مرادیں پوری نہیں ہوئی تو سرکار چوموں نے زر و زور کا زبردست دباؤ مسلمانوں پر ڈالنا شروع کیا۔ چنانچہ گذشتہ دو ہفتوں میں وہ ان دونوں ہتھیاروں کو کام میں لاکر دیکھ چکی ہے کہ مسلمان اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کیا کیا قربان کرتے ہیں۔ مدرسہ اسلامیہ ایک موقوفہ جائداد ہے جس کا بیع و ہبہ ہونا ناممکن ہے اور بغیر ایسا کون بے حمیت اور بے غیرت ہوگا جو روپیہ لیکر اذان اور نماز کو اپنے بلوکہ وقت موقوفہ مکان میں بند کردے صرف استیلائے کفار ایک ایسی وجہ ہے جس کے تحت میں مدرسہ سپرد کفار ہوسکتا ہے اور ہم نے اسی ایک وجہ سے یہ مدرسہ کا مکان ٹھاکر صاحب چوموں کے سپرد نہیں میں دیگر دوسری جگہ اسلامی مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ کیا تھا بشرطیکہ ٹھاکر صاحب چوموں ہمارے تعلیمی پروگرام میں سہولتیں بہم فرمائیں۔ سرکار چوموں نے دو ہفتہ میں دو مرتبہ معاہدہ کیا اور دونوں دفعہ ہی نقض عہد کیا۔ ابھی تک مفاہمت کی سلسلہ جنبانی جاری ہے۔ لیکن ٹھاکر صاحب چوموں کے مشیر مشکل ہی سے کوئی سمجھوتہ ہونے دیں۔ مسلمانان چوموں کے لئے سخت آزمائش کا وقت آرہا ہے ان کی ثابت قدمی کے لئے دعا فرمائیں۔ علی اللہ توکلنا ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ونجنا برحمتک من القوم الکافرین۔

بہلول خان صدر جمعیۃ افاغنہ چوموں

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

رعایت کا مبارک مہینہ

چو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

گیارہ ماہ گذرنے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے پھر ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یہ بھلائیوں اور نیکیوں کا مہینہ ہے اس لئے ہم نے بھی یہی مہینہ اپنے خریداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے انتخاب کرکے ہے لہذا حسب معمول اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل گھڑیوں و ٹائم پیسوں کی قیمت میں بے حد رعایت کردی گئی ہے اس رعایت سے ہر شخص خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جلد سے جلد فرمائش بھیجئے ورنہ یہ زرین موقعہ پھر ایک سال بعد آئے گا۔

منیجر

تمام گھڑیاں و ٹائم پیس ملنے کا پتہ۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کمپنی واچ کلاک مرچنٹس بازار چاندنی چوک ۱۲ شہر دہلی۔ اے کلاک سوئس واچ دہلی

ہم آواز بلند کہتے ہیں کہ آج تک صاحب ہماری بہرا پن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دوا ایسی مجرب اور مشہور نہ دیکھی ہوگی جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سرٹیفکٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور بہرا پن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو۔

پٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

کان بہنے زخم کم سننے کان بند یا سنسناہٹ رہنے بھنبھنی ناسور کیڑے پڑجانے ور طرح طرح کی آوازیں ہوتے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب و اکسیر بے خطا دوا

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

ہمادری سرمہ — ضعف بینائی۔ سرخی۔ دیرینہ ککرے۔ نزول اور ڈھلکہ کی خاص دوا ہے ہر عمر اور ہر موسم میں قابل استعمال۔ فی شیشی چار آنے (۴ر)

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

کامیابی

اگر آپ کسی ایسے مقصد میں جس کے ظاہری اسباب سے آپ کو مایوس کرچکے ہوں، تو ہم سے عمل کامیابی منگائیے جس کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی و خاطر الرامی آپ کے قدم چومیگی۔

دار البرکات روحانی دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

بال جڑ سے کالا

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ

اگر دوا کرتے کرتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہو تو دام واپس۔ پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال لسی سری دربھنگہ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کردیا۔ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے۔ قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

سگنل ڈاون ہوگیا

جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

نو ایجاد مشین سویاں

ملنے کا پتہ: ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

ملنے کا پتہ

عبد الوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

امتحان مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر پنجاب

۱۳ شعبان ۱۳۵۰ھ کو مدرسہ سلفیہ غزنویہ کا امتحان سالانہ ہوا علم حدیث و علم تفسیر کے ممتحن مولوی محمد جمال صاحب امرتسری تھے اکثر طلباء کو پاس کیا باقی علوم کا امتحان مولوی غلام الرحمن صاحب ہزاروی حال مقیم امرتسر نے لیا انہوں نے بھی اکثر طلباء کو پاس کیا یہ مدرسہ عرصہ پندرہ سولہ سال سے علوم دینی یعنی قرآن مجید و حدیث شریف کی اشاعت میں خصوصاً اور دیگر علوم جن پر قرآن مجید و حدیث شریف کا سمجھنا موقوف ہے عموماً مصروف ہے کئی طلباء پنجاب تبت جنگل رنجیر و مقامات کے اس مدرسہ سے عالم فاضل ہوکر سند حاصل کرکے اپنے اپنے ملکوں میں جاکر توحید و سنت کی اشاعت کررہے ہیں۔ افسوس مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ ایسے مدارس کی طرف توجہ نہیں کرتے باوجودیکہ ایسے مدارس کی امداد فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر الآیہ بالخصوص اس زمانہ میں کہ اسلام نہایت غربت میں ہے اور انصار دین نہیں ملتے۔ اور مدرسہ سلفیہ غزنویہ پکار رہا ہے کہ من انصاری الی اللہ۔ مدرسہ ہذا کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے صرف رمضان شریف میں سفیر باہر جاکر جو چندہ لاتے تھے۔ اس پر گذارہ ہوتا تھا مگر گذشتہ سال ملکی حالت کی خرابی کی وجہ سے چندہ کم آیا ہے اور مدرسہ مذکور بہت مقروض ہوگیا ہے لہذا سب مسلمانوں سے عرض ہے کہ برائے خدا پوری توجہ سے اس مدرسہ کی امداد کریں ورنہ اسکا وبال سب پر پڑیگا۔

عبد الغفور غزنوی مہتمم مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر پنجاب

رمضان شریف میں اہل کشمیر کیلئے دعا

اسلام میں ماہ رمضان بابرکت مہینہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزہ دار کی دعا بوقت افطار قبول ہوتی ہے اس لئے ناظرین سے استدعا ہے کہ بوقت افطار صوم اہل کشمیر کی مصائب پر نظر کرکے یہ دعا کیا کریں۔

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ

غازی امان اللہ خاں کیلئے وظیفہ کا مطالبہ

مولانا عبد المجید صاحب مہتمم دار العلوم نعمانیہ کی زیر صدارت جامع مسجد میں انجمن شبان المسلمین کے زیر اہتمام جلسہ ہوا جس میں مولانا عبد الماجد صاحب صدر مجلس احرار اسلام دہلی نے ذیل کی تحریک پیش کی اور جو مولانا حسرت موہانی اور ڈاکٹر نور احمد صاحب کی تائید کے بعد باتفاق رائے منظور ہوئی ورنہ ذیل ہے:-

مسلمانان دہلی کا یہ عظیم الشان جلسہ شاہ نادر خاں کی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس نے غازی امان اللہ خاں اور ملکہ ثریا کی جو جائداد و املاک ضبط کرلی ہیں ان کو فوراً واپس کردے کیونکہ غازی امان اللہ خاں محض اس جذبہ سے افغانستان کو خیرباد کہہ کر چلے گئے کہ وہ انسانوں کے ہاتھوں انسانوں کی خونریزی گوارا نہیں کرسکتے تھے اور اپنے وطن کی خاطر افغانستان کی وہ طاقت جو انہوں نے دشمنان افغانستان کے مقابلے کیلئے جمع کی تھی خود افغانوں کے خلاف استعمال کرنے سے مجبور رہے اس لئے شاہ نادر خاں کی حکومت کا قومی و اسلامی فرض ہونا چاہئے کہ وہ فوراً کوئی ایسا معقول وظیفہ غازی موصوف کے لئے مقرر کرے جو دو ان کے متعلقین غریب الوطنی میں حسن و اطمینان کے ساتھ زندگی گذار سکیں نیز یہ جلسہ تمام اسلامی انجمنوں اور اخبارات سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھائیں اور مسلمانوں کے صحیح جذبات کی ترجمانی میں ان کی مدد کریں۔

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد۔ عورت بچے بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG: CO: INDIA
POST BOX 88 KARACHI

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان

روزہ کشائی اور سحری کے وقت کی پابندی کیلئے

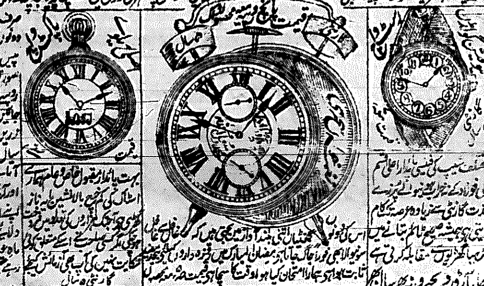

ملنے کا پتہ:- دی نصیر واچ کمپنی صدر بازار میرٹھ (یوپی)

رمضان المبارک میں سحری کے وقت جگانے والا

ڈبل گھنٹی کا الارم ٹائم پیس

یہ ٹائم پیس مسلمانوں کو رمضان شریف میں

ملنے کا پتہ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

طحال یا تلی کی مرض کے واسطے بہترین دوا

تلی

جسم انسانی کے اندر بائیں پسلی کے نیچے ایک نہایت ضروری عضو ہے۔ ابھی جھوک کا لگنا۔ اچھے خون کا پیدا ہونا۔ رنگ کا خوبصورت ہونا۔ پھرتی و طاقت کا جسم میں موجود ہونا۔ تلی وجہ دیگر اعضا پر منحصر ہے۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ کسی کو تلی ہوگئی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تلی بڑھ گئی ہے اور اپنا کام سرانجام نہیں دیتی ہے۔ تلی اکثر ملیریا بخار کے بعد بڑھتی ہے اور کبھی بخار کے ساتھ اور کبھی بخار کے بغیر مدتوں قائم رہتی ہے اور مریض کے منہ پر ہمیشہ مردنی چھائی رہتی ہے۔ اس مرض کے واسطے مندرجہ ذیل

استعمال کرنیوالونکی رائیں

ادویات

دوائی طحال

امرت دھارا لاہور

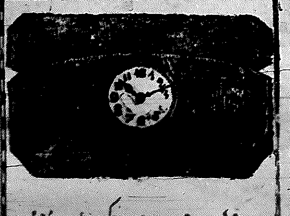

صرف چند روز کیلئے فینسی رسٹ واچ مفت

ایشیاٹک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یوپی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

سہ روزہ

الجمعیۃ
دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵	دہلی - یوم دوشنبہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق یکم فروری ۱۹۳۲ء	نمبر ۹

معاصرین کے افکار و آراء

انقلاب کی بوالعجبی

لکھنؤ کانفرنس

نام نہاد وفود سرحد کے خطاب

لکھنؤ میں مسلم علماء کا اجتماع

صوبہ سرحد کا داخلہ بند

ذکر الٰہی اور اذکار مخصوصہ

روحانی دنیا کے پیشوائے اعظم کے ارشادات گرامی

اذکار مخصوصہ

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ ۱۰ لال چاہ دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا

خدا چاہے تو

یہ مخصوص نسخہ

صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

حلفیہ بیان

اگر بچوں کی تعلیم کے لئے

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء صلحاء محدثین مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں کبھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اسد الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے تبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اس کے متعلق سفارشیں کی ہیں رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہوسکتا خود طلب فرمایئے اپنے عزیزوں کے لئے منگایئے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کمالین تفسیر چڑھائی گئی ہے عمدہ کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپیہ پیشگی آنا چاہئیں

صرف رمضان المبارک کے لئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ... کم کردئے جائیں گے

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما آتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس **نورانی** قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے **نورانی** قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی کافی جماعت لگائی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کیساتھ کی ہے **نورانی** قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں **نورانی** قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں طالب علموں یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرلیں۔

یہ قرآن معرّا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ لکھنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف ... بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ لیا جائیگا

ہدیہ مترجم قسم اعلیٰ کاغذ سفید حاشیہ دار صرف تین روپے قسم دوم حاشیہ دار دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کم سے کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا اخیر شوال تک کے لئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔
پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ... روپیہ پر ... کی کمی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

"ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی شاہی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے فہرست خصوصی مفت منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

صوبہ سرحد کی اصلاحات

ایک غیر مفید اور مضرت رساں اسکیم کا نفاذ

صوبۂ سرحد کی اصلاحات کے متعلق اخبارات میں جو پروپیگنڈا ہو رہا ہے اور مسلمانوں کے ایک مطالبہ یعنی مطالبۂ آزادی سرحد کے منظور کر لئے جانے پر جس ایک ردِ کثیر کو جگا کیا جا رہا ہے اس کی حقیقت سے ہم پہلے بھی ان ہی کالموں میں اجمالی طور پر ناظرین کرام کو آگاہ کر چکے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ آج کی صحبت میں کسی قدر تفصیل ...

مخفی نہ رہا کہ سلکِ ہر جوان کے "سرکاری تعلق" کی وجہ سے ایک قدرتی خالفت کی صورت میں پیدا ہو جاتا ہے سامنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے اور ان کے حامیوں کے درمیان تعلقات کشیدہ ہو جاتے ہیں ...

حکومت ہند کی رائے

سائمن کمیشن کی رائے

گذشتہ تجربات

جو تمام صوبوں میں مشترک اور روا قرار دیا جا رہا ہے ناقابلِ غیر مفید ہوگا گورنروں کے دوسرے صوبوں میں دوعملی کے نفاذ پر سائمن کمیشن نے جو عام اعتراضات کئے ہیں وہ پورے زور کے ساتھ صوبہ سرحد میں بھی دوعملی کے خلاف عائد کئے جا سکیں گے کیونکہ یہاں مخصوص شعبوں کی غیر ذمہ دارانہ حکومت خاص طور پر خطرناک ثابت ہوگی۔

(باقی آئندہ)

نکات و لطائف

(از جناب ... صاحب)

مسٹر ہاول کا خط

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ چند سوالات درج کر رہے ہیں جو اسمبلی کے ایک معزز رکن نے مولانا شفیع داؤدی کے نام نہاد وفد کی سرکاری حیثیت کے متعلق کئے ہیں ...

سرکاری مہمان

مولوی شفیع داؤدی اور ایڈیٹر الامان پشاور میں

بے نقاب ہوگئے

مسجد بابو گنج کی تعمیر کی اجازت

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ... کالم اول کے نیچے)

حضرت ناظم الجمعیۃ کی گرفتاری

اسمبلی میں نام نہاد سرحدی وفد کے متعلق سوالات

کیا حکومت خط کی نقل میز پر رکھے گی؟

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کو اجازت کیوں نہیں دی گئی؟

۲۔ کیا حکومت اس خط کی نقل کو جو دفتر خارجہ سے لکھا ہے میز پر رکھے گی؟

ایک ناکارہ اور بے عمل جماعت

پٹھانوں کو سیاسی درس دینے کی تمنا

(معاصر مدینہ کی زبردست تنقید)

ایما یا اجازت؟

معاصر انصاف کا ایک معقول سوال

(منقول از انصاف)

سرکاری حیثیت کے متعلق آخری فیصلہ

مسلم کانفرنس کے ارکان کی غیر ذمہ دارانہ حرکات

(مولانا شفیع داؤدی سے معاصر مدینہ کے سوالات)

مولوی شفیع داؤدی اور ان کے رفیق کار

حکام کی مرضی اور منشا کے تابع ہیں

(لکھنؤ کے اسلامی اخبار حقیقت کا بیان)

(باقی صفحہ ... پر ملاحظہ فرمائیے)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مصر میں عیسائی عدالتوں کا قیام

شرعی عدالتوں کے خلاف عیسائیوں کی کوشش

مصر کے عیسائیوں نے حکومت کے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے جس میں مطالبہ کیا ہے کہ عیسائیوں کے شخصی قوانین میں زیادہ وسعت دی جائے اور بجائے اس کے کہ ان کے معاملات کا تصفیہ شرعی محکموں میں ہو عیسائی عدالتوں کے ذریعہ ان کا فیصلہ کیا جائے۔

ترکی اور حجاز کے لئے خطرہ

شرق اردن پر استعماری ڈورے

چینی ترکستان کے مسلمانوں کے حالات

عدالتوں میں شرعی قوانین کا نفاذ

جاپانی مسلمانوں میں زبردست بیداری

عالم اسلامی سے تعلقات پیدا کرنے کا ارادہ

انجمن وحدت اسلامیہ کے اغراض و مقاصد

مؤتمر اسلامی پر ایک یہودی اخبار کا تبصرہ

اعراب اور یہود میں اتفاق کی کوشش

مصری مسلم خواتین اور طلاق

امسال کے حج میں حجاج کی قلت

چینی اور جاپانی حجاج کے آنے کی توقع

دہلی میں یوم سرحد

شہر میں جلوس کا گشت اور ایک سو گیارہ اشخاص کی گرفتاری

دہلی ۲۸ جنوری۔ کل شہر دہلی میں کانگریس کی طرف سے یوم سرحد منایا گیا اور ایک زبردست جلوس مرتب کیا گیا جس کی درجہ سرحدیش در متعدد اشخاص کا نگریسی جھنڈے اور پرچم لئے ہوئے تھے جلوس کے ہمراہ لوگوں کا زبردست ہجوم تھا جو قومی نعرے لگاتا ہوا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا ہوا مختلف بازاروں میں سے گذرا۔ گھنٹہ گھر کے پیچھے پولیس کا زبردست انتظام تھا۔ پولیس، بی والنٹیرز کے ساتھ کافی تعداد میں موجود تھی۔ گھوڑے سوار بھی گشت لگا رہے تھے۔ جس وقت جلوس گھنٹہ گھر سے گذرا تو پولیس نے ان پانچ رضاکاروں کو قومی علم کے ساتھ گرفتار کر لیا باقی جلوس، فواسہ کی طرف روانہ ہو گیا تیسری مرتبہ جلوس پھر گھنٹہ گھر کی طرف آیا اور یہاں ڈاکٹر ... پولیس نے مع تین دیگر اشخاص کے گرفتار کر لیا۔ یہ جلوس نئی سڑک سے جامع مسجد ہوتا ہوا پھر گھنٹہ گھر آیا اور اس مرتبہ بھی پولیس نے چند رضاکاروں کو گرفتار کر لیا۔ ... بلیماران کے قریب پہونچا تو اس وقت پولیس نے بہت سے کانگریسی رضاکار گرفتار کرنے بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا جس سے متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔ صبح کو جو اشخاص گرفتار کئے گئے ان کی تعداد اسی کے قریب ہے۔ جلوس کے دوران میں جن رضاکاروں کو گرفتار کیا گیا ان کی تعداد اسر بتائی جاتی ہے جن میں ... سرجوش شامل ہیں گو یا گرفتار شدگان کی کل تعداد ایک سو گیارہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گرفتاریوں اور جلوس کو روکنے کے سلسلہ میں ایک سپاہی بھی زخمی ہوا ہے۔

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری

نماز تراویح کے دوران میں پولیس کی آمد

جامع مسجد میں جلسۂ عام اور احتجاجی مظاہرے

دہلی ۲۸ جنوری۔ گذشتہ شب تقریباً ساڑھے دس بجے حضرت مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کو ممدوح کے دولت خانہ پر زیر دفعہ ... گرفتار کر لیا گیا۔

جس وقت سب انسپکٹر صاحب علاقہ حضرت مولانا کے مکان پر پہنچے تو آپ تراویح پڑھ رہے تھے اور مقتدیوں کی ایک جماعت قرآن کریم سن رہی تھی ختم قرآن میں تقریباً ایک پارہ باقی رہ گیا تھا۔ حضرت مولانا نے سلام پھیر کر دیکھا کہ اکرام الحق سب انسپکٹر علاقہ اور ان کے ساتھ ایک دوسرے سب انسپکٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کو فوراً اطلاع کرائی گئی اور ممدوح بھی تشریف لے آئے اکرام الحق صاحب نے حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا سے فرمایا کہ میں وارنٹ لے کر آیا ہوں اور یہ نہیں چاہتا کہ کوئی مظاہرہ کیا جائے۔ حضرت مولانا نے فوراً جواب دیا کہ میں خود کسی مظاہرے کو پسند نہیں کرتا اور بغیر کسی توقف کے آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ حضرت مولانا، حضرت مفتی صاحب اور مولوی محمد سعید (صاحبزادہ مولانائے ممدوح) تھانہ کو روانہ ہو گئے، اور جو لوگ موجود تھے اُن کو بھی ہدایت کر دی کہ وہ کوئی اعلان نہ کریں۔

علاقہ کے تھانہ سے حضرت ناظم صاحب جمعیۃ علماء ہند کو جیل پہنچا دیا گیا اور آپ کا بستر اور دیگر سامان بعد میں مکان سے بھیجا گیا۔ جب حضرت مفتی صاحب تقریباً گیارہ بجے تھانہ سے واپس تشریف لائے تو ایڈیٹر الجمعیۃ اور دیگر حضرات سے ملاقات ہوئی۔

معلوم ہوا ہے کہ وارنٹ دفعہ ... کے ماتحت تھا اور مسٹر ... کی عدالت سے جاری کیا گیا تھا ...

مولانا احمد سعید صاحب کا مقدمہ

۲۸ جنوری کو شام کے چار بجے حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مقدمہ مسٹر ... کی عدالت میں پیش ہوا ... مقدمہ کی آئندہ پیشی کے لئے چار فروری مقرر ہوئی ہے۔

دہلی میں پولیس اور کانگریسیوں کے مشاغل

ایک دن میں ایک سو دس آدمی گرفتار

خلاف قانون جلسے اور جلوسوں کے مظاہرے

دہلی ۲۸ جنوری۔ کل جس طرح یوم آزادی منایا گیا وہ حیرت انگیز تھا کسی کو گمان بھی نہ تھا کہ دہلی میں ایک دن میں ایک سو دس آدمی گرفتار ہو جائیں گے لیکن کل سہ پہر میں جس طریقے پر گھنٹہ گھر کے سامنے مختلف گلیوں اور محلوں سے بیک وقت اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے کانگریس کے رضاکاروں کے جتھے اپنی جھنڈیاں لیکر نکلے ہیں ان کی وجہ سے شہر میں خصوصاً چاندنی چوک کے حصہ میں بڑی ہلچل مچ گئی اور لوگوں کا کثیر مجمع آکر جمع ہو گیا۔ پولیس نے بھی اس مجمع کو منتشر کرنے اور کانگریسیوں کو "یوم آزادی" منانے سے روکنے کی انتہائی کوشش کی اور اپنی پوری قوت کے ساتھ سامنے موجود رہی۔

گذشتہ شب میں بھی پولیس غافل نہیں رہی اور "یوم آزادی" کے اہتمام کو مسدود کرنے کے سلسلہ میں سترہ آدمیوں کو گرفتار کر چکی تھی۔ شب میں کانگریس کے آدمی دیواروں پر مختلف قسم کے جب پوسٹر چسپاں کر رہے تھے تو سی آئی ڈی کے آدمی انہیں اکھاڑ ڈالتے تھے۔

کل صبح کو سب سے پہلے شہر کے مختلف حصوں سے چار جلوس نکالے گئے ایک جلوس تو طلباء نے بنایا اور اسٹوڈنٹس پارک میں جا کر جلسہ کیا جس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی اور سارے پروگرام پر عمل کیا گیا۔ دوسرا جلوس دہلی کا لاقلعہ سے ساڑھے بارہ بجے روانہ ہوا ... کام کرنے سے انکار کر دیا اور ان کو بند کرنا پڑا۔

مسٹر فرید الحق انصاری بیرسٹر نے جن کے ڈکٹیٹر ہونے کا پہلے ہی اعلان ہو چکا تھا مزدوروں کے اس مجمع میں ایک موثر تقریر کی اس کے بعد جلوس تیلی واڑہ اور کھاری باؤلی ہوتا ہوا کمپنی باغ تک پہنچا۔

تیسرا جلوس عورتوں کا تھا جو ... سے روانہ ہوا اور ... تین بجے کے قریب گھنٹہ گھر تک آیا۔

چوتھا جلوس دریبہ سے روانہ ہوا اور کناری بازار ہوتا ہوا چاندنی چوک اور پھر وہ بھی گھنٹہ گھر آیا۔ ...

گھنٹہ گھر پر ڈکٹیٹر کانگریس کی تقریر

...

پچاس آدمی رہا کر دیئے گئے

...

احکام الحکومت

حکومت کی موجودہ پالیسی

اسمبلی میں پیش ہونے والی قرارداد

دہلی ۲۸ جنوری۔ اسمبلی کے غیر سرکاری ممبران کا ایک جلسہ آج شام کے وقت منعقد ہوا جس میں اس تجویز کا آخری مسودہ مرتب کیا جائے گا جو پیر کو اسمبلی میں بحث کے لئے پیش کی جائے گی۔

ایک تجویز کے مسودہ میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس نومبر ختم ہونے کے بعد ہی حکومت نے آرڈیننس جاری کئے۔ اس تجویز میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اسمبلی میں ان آرڈیننسوں کے بجائے ایسے ہنگامی قوانین کے مسودہ پیش کرے جو اس کے خیال میں وقت ضروری ہیں۔

مذکورہ تجویز میں اس موقعہ کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے جو آرڈیننسوں کے استعمال میں ملک کے مختلف حصص میں ظاہر کیا گیا ہے۔ بالخصوص گاندھی جی کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے وہ زیادہ قابل اعتراض قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ وائسرائے نے گاندھی جی کو ملاقات کی اجازت نہیں دی تھی۔ مزید برآں مسٹر سین گپتا کی ساحل ہند پر قدم رکھتے ہی گرفتاری کو عدل و انصاف کے ہر قانون کے خلاف بتایا گیا ہے۔

مذکورہ تجویز میں یہ یقین ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر محب وطن کا یہ فرض ہے کہ وہ تعمیری کام کو توسیع دے ... اس میں تمام ہندوستانیوں سے پرزور اپیل کی گئی ہے کہ وہ ... شورش سے بچتے رہیں۔

دہلی جیل میں مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری

یکم فروری کو مقدمہ کی سماعت ہوگی

دہلی ۲۸ جنوری۔ مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر حکومت کی طرف سے دہلی میں جو مقدمہ دائر تھا وہ پنجاب میں ایک اور مقدمہ کی وجہ سے ملتوی ہو گیا تھا۔ کل حکومت پنجاب نے مولانا موصوف کو پنجاب سے دہلی جیل میں منتقل کر دیا ہے تاکہ مقدمہ کی سماعت شروع ہو۔ مولانا موصوف سے دہلی جیل میں ملاقات کی گئی آپ بحمد اللہ خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہیں۔ آپ کے مقدمہ کی سماعت کے لئے یکم فروری مقرر ہوئی ہے۔ مقدمہ مسٹر ... کی عدالت میں سماعت ہوگا۔

طبیہ کالج میں اجمل ڈے

دہلی ۲۸ جنوری۔ طبیہ کالج اپنے بانی حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کی یاد میں آئندہ ۳۱ جنوری کو "اجمل ڈے" منائے گا۔ اس دن ... بجے دوپہر کو کالج مذکور میں جلسہ منعقد ہوگا۔

نکات و لطائف

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

...

سرہور اور جیکر کی وائسرائے سے ملاقات

جبر و استبداد کی پالیسی پر تبادلہ خیال

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ آج سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے وائسرائے سے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے وائسرائے کو حکومت کی جبر و استبداد کی موجودہ پالیسی کو ترک کرنے کی ضرورت ذہن نشین کرائی اور اس بات پر زور دیا کہ ... کا استعمال اتنی سختی سے ... صوبجاتی حکومتوں اور حکام ضلع کی زیادتیوں کی شالیں بیان کیں ... قانون ... کاغذات طلب کئے ہیں اور ... ملاقات کی۔

جموں میں نہر جہلم تک شورش پھیل گئی

افواج کو روانہ کرنے کے لئے حکومت ہند کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ علاقہ جموں کی شورش نہر اپر جہلم کے اس حصہ کے دونوں کناروں تک پھیل گئی ہے جو ریاست کشمیر کی حدود میں واقع ہے اور نہر کے ملازمین و حکام کو جانی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ پنجاب کے نہری بندوبست میں نہر اپر جہلم بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے اگر اس کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوئی تو پنجاب کو کثیر نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت پنجاب کے مشورہ سے اور حکومت کشمیر کی درخواست پر ... افواج روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ...

بمبئی میں برطانی کیبیٹوں کے ارکان کا ورود

بندرگاہ پر سیاہ جھنڈیوں سے استقبال

لارڈ لوتھین کو کامیابی کی توقع

...

گورنر پنجاب پر حملہ کے مقدمہ کا فیصلہ

عدالت عالیہ نے تینوں ملزموں کو بری کر دیا

لاہور ۲۸ جنوری۔ جیسرز درگا داس، رنبیر سنگھ اور چمن لال کی طرف سے گورنر پنجاب پر حملہ کے سلسلہ میں سزائے پھانسی کے خلاف جو اپیل ہائیکورٹ میں دائر کیا گیا تھا، اس کا فیصلہ آج سنا دیا گیا جسٹس ... اور جسٹس دلیپ سنگھ نے ہر سہ ملزمین کو بری کر دیا۔

بمبئی میں یوم سرحد کس طرح منایا گیا

پولیس نے مجمع پر تین مرتبہ فائر کئے

بمبئی ۲۸ جنوری۔ باشندگان سرحد سے اظہار ہمدردی کے لئے کل یہاں یوم پشاور منایا گیا حکم امتناعی کے باوجود ... سے ایک زبردست جلوس نکالا گیا جس کو پولیس نے روک لیا اور منتشر کرنے کی غرض سے لاٹھی چارج کیا۔ اس کے علاوہ متعدد جلوس نکالے گئے ... پولیس نے تین مرتبہ گولی چلائی ... حملہ سے جو لوگ مجروح ہوئے ہیں ان کی تعداد ۱۷۰ کے قریب بتائی جاتی ہے ...

سرحد پر بموں کے بجائے گڑیوں کی بارش

سرخ قمیصوں کے بدلے میں کھلونوں کی پیشکش

پشاور ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہوائی جہاز سرخ پوشوں کے علاقے میں سلولائیڈ کی گڑیاں پھینک رہے ہیں جو سرخ قمیصوں میں ملبوس ہیں۔ ... ان کے ... سرخ قمیص استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

عراق میں انتدابی حکومت کا خاتمہ

جنیوا ۲۸ جنوری۔ جمعیۃ الاقوام کے ... کمیشن کی رپورٹ منظور کر لی ہے جس میں عراق کی انتدابی حکومت کے ... کی سفارش کی گئی ہے اور عراق کے جمعیۃ مذکور کی رکنیت منظور کر لی گئی ہے ...

تین مقامات پر گولیاں چلائی گئیں

مسلح پولیس اور ہجوم کا مقابلہ

سیرسا ضلع الہ آباد میں دیہاتیوں کی طرف سے تشدد کا استعمال

الہ آباد ۲۸ جنوری۔ آج کو موصول شدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ یوم آزادی کے سلسلہ میں سیرسا گاؤں (تحصیل میجا) میں جو الہ آباد سے ... میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک جلسہ منعقد کیا گیا پولیس نے جلسہ کو روک دیا مگر بعض لوگوں نے تقریر کرنے کی کوشش کی جس پر پولیس نے چند گرفتاریاں کیں۔ کہا جاتا ہے کہ دیہاتیوں کے ایک مجمع نے پولیس کا تعاقب کر کے اس پر ہجوم کیا پولیس پر خشت باری کی گئی اور لاٹھی چلائی گئی ... تین اشخاص کو گرفتار کیا گیا ... ایک سپاہی کے ہاتھ میں سخت چوٹ آئی ہے۔ ...

مزید اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یوم آزادی کے سلسلہ میں ... ضلع کے مختلف مقامات میں گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

بمبئی میں دو مرتبہ فائر کئے گئے

بمبئی ۲۸ جنوری۔ یوم آزادی کے سلسلہ میں یہ اطلاع اور ملی ہے کہ شام کے وقت کئی مقامات پر بدیشی کپڑوں کو نذر آتش کیا گیا جس کی وجہ سے لوگ بکثرت جمع ہو گئے پولیس کے دستوں نے مختلف مقامات پر ہجوم کو بیدوں سے منتشر کیا جس سے ... اشخاص مجروح ہوئے جن میں سے ایک کو کانگریسی ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ ... دو بار گولیاں چلائی گئیں جن سے چند اشخاص خفیف مجروح ہوئے۔

موتی ہاری (بہار) میں دو آدمی ہلاک اور متعدد مجروح

...

بنگال میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر قتل کا مقدمہ

دو کم سن لڑکیوں کو بعبور دریائے شور کی سزا

کلکتہ ۲۸ جنوری۔ آج صبح ہائیکورٹ کے تین ججوں پر مشتمل اسپیشل ٹربیونل نے مسٹر اسٹیونس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کومیلا کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا۔ کماری شانتی گھوش اور کماری سنیتی کو جنہیں حملہ کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بنگلے پر گرفتار کیا گیا تھا، دفعات ۳۰۲ و ۳۰۷ تعزیرات ہند و دفعہ ۱۹ ایکٹ اسلحہ جات کے ماتحت مجرم قرار دیکر حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔

فاضل ججوں نے فیصلہ میں تحریر کیا ہے کہ دونوں لڑکیوں کی کم سنی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ ...

جموں میں ہولناک فسادات کی خبریں

دیہات کا محاصرہ اور آتشزدگی کے واقعات

ایک اور جدید آرڈیننس کا نفاذ

جموں سے فسادات کی تشویشناک خبریں برابر موصول ہو رہی ہیں اور ایک سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنگامے روبہ ترقی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف مجمعوں نے باقاعدہ دیہات کا محاصرہ کر لیا ہے اور مفرور جن کی ایک بڑی تعداد شہروں میں مجتمع ہو رہی ہے۔

رائل ایئر فورس کا ایک ہوائی جہاز کل اس غرض سے بھیجا گیا تھا کہ صحیح صورت حال سے مطلع کرے۔ اس ہوائی جہاز سے یہ دیکھا گیا کہ چھ یا سات دیہات بالکل جلا دیئے گئے۔

مہاراجہ کشمیر دہلی آ رہے تھے مگر انہوں نے صورت حال کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اپنا سفر ملتوی کر دیا ہے۔

۲۷ جنوری کی شب کو مہاراجہ نے ایک جدید آرڈیننس اور جاری کر دیا ہے جس میں جھوٹی خبروں کی اشاعت کو جرم قرار دیا گیا ہے اور فساد انگیز دیہات پر مجموعی جرمانے عائد کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہے۔

فوج نے گولیاں چلائیں

دو ہلاک ایک مجروح

... جنوری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ راجوری میں انتہائی نازک صورت حال کو وقت کے ... درست کر لیا گیا۔ دس ہزار کے ایک مجمع نے شہر پر حملہ کیا تھا اور مجسٹریٹ کے متواتر احکام کے باوجود منتشر ہونے سے انکار کر دیا تھا اور دھمکی آمیز رویہ اختیار کر کے پتھر برسانے شروع کر دیئے تھے مجسٹریٹ نے فوج کو گولی چلانے کا حکم دیدیا دو آدمی ہلاک اور پانچ مجروح ہوئے باغی مجمع نے ایک کانسٹبل کو خوب پیٹا اور اسے مشکل سے بچایا گیا۔

ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ راجوری اور کوٹلی تحصیلوں میں متعدد دیہات ...

ضلع سرحد کی سیاسی صورت حالات

چیف کمشنر کا سرکاری بیان

پشاور ۲۸ جنوری۔ چیف کمشنر نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ ...

مردان تحصیل سوابی میں ابھی تک پکٹنگ ہو رہا ہے۔ بیکن نوشہرہ میں صورت حالات حسب معمول ہے ... جو انوابج ... چلی گئی تھیں وہ اب بطور احتیاط منزل ... میں واپس آگئی ہیں۔

یوم سرحد منانے کا فیصلہ

مجلس احرار اسلام کے صدر کا اعلان

مجلس احرار اسلام کے صدر ڈاکٹر عزیز احمد صاحب نے حسب ذیل اعلان اشاعت کے لئے بھیجا ہے:۔

... اس کے متعلق اطلاعات جاری کی جائیں گی۔

عزیز احمد۔ صدر مجلس احرار (ہند)

ٹرین پھر پٹری سے اتر گئی

کسی شخص نے پٹری کا ایک حصہ اکھیڑ دیا تھا

دہلی ۲۸ جنوری۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نے مندرجہ ذیل تار برائے اشاعت روانہ کیا ہے:۔

گذشتہ شب تقریباً دو بجے ... ایکسپریس پٹنہ اسٹیشن کے نزدیک پٹری سے اتر گئی جس کی وجہ سے آمد و رفت منقطع ہو گئی ہے مسافروں کو دوسری لائن سے منزل مقصود پر پہنچایا گیا کوئی ریلوے ملازم یا مسافر زخمی نہیں ہوا۔ اس حادثہ کی وجہ یہ معلوم ہوئی ہے کہ کسی شخص نے پٹری کا ایک حصہ اکھیڑ کر علیحدہ کر دیا تھا۔

چین اور جاپان میں جنگ

حکومت جاپان نے جنگی جہاز روانہ کر دیئے

ٹوکیو ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک جاپانی دخانی جہاز اور بارہ جنگی جہاز دن کو چین کی جانب روانگی کا حکم دے دیا گیا ہے۔ غالباً جہاز شنگھائی اور ... روانہ ہو جائیں گے۔

پنڈت موتی لال نہرو کی دو صاحبزادیاں گرفتار کر لی گئیں

آرڈیننسوں کی خلاف ورزی کا الزام

الہ آباد ۲۸ جنوری۔ آج صبح پولیس نے پنڈت موتی لال نہرو کی صاحبزادیوں ... کو آرڈیننسوں کے احکام کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا ... ان دونوں کو اس جلسہ میں تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے جو یوم آزادی کے سلسلے میں منعقد کیا گیا تھا۔

کانپور میں ہڑتال کرنے والوں کی گرفتاری

متعدد اشخاص کو سزائیں

کانپور ۲۸ جنوری۔ یوم آزادی کے سلسلہ میں کل ہڑتال کرنے پر آج کچھ ... گرفتار کئے گئے ... ایک سال قید اور ... جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔ ...

مولوی شمس الہدیٰ اور مولوی ولی الحق کی گرفتاری

...

لکھنؤ کانفرنس کی تجاویز پر عمل کرانے کے لئے

ایک مستقل کمیٹی کا قیام

حضرت مولانا قطب الدین عبد الوالی کا اعلان

جو کانفرنس مختلف الخیال مسلمانوں کی ۲۸ جنوری کو لکھنؤ میں منعقد ہوئی تھی ... اس کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ... حضرت مولانا ... صدر کانفرنس نے مختلف فرقوں کے ... حضرات کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے ...

(۱) جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی۔ (۲) جناب مولانا ... (۳) جناب چودھری خلیق الزماں صاحب۔ ... (۶) جناب مولانا محمد قطب الدین عبد الوالی صاحب۔ ... (۹) جناب شاہ مسعود احمد صاحب۔ ... (۱۱) جناب مولانا ...

اس مجلس کے صدر جناب مولانا حسرت موہانی ... اور سکرٹری جناب چودھری خلیق الزماں صاحب ... صاحب فی الحال اس کا دفتر لکھنؤ میں رہیگا۔ ...

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی

آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی کا بیان

آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی اپنے ایک بیان میں کہتے ہیں:۔ جلسہ میں ہندوستان کے ہر حصہ کے ایک سو پچاس سربرآوردہ مسلمان شریک ہوئے تھے اور باعتبار مختلف الخیال اصحاب کی شرکت کے مسلمانوں کا اس سے بڑھ کر نمائندہ جلسہ ہونا ناممکن ہے۔ ...

ایک ہفتہ کی ہڑتال منانے کا فیصلہ

بمبئی میں گول میز کیٹیوں کے برطانی ارکان کا استقبال

بمبئی ۲۸ جنوری۔ بمبئی کی ہندوستانی تجارتی انجمنوں نے کل ایک ہفتہ کے لئے ... ہڑتال ... کا فیصلہ کیا ہے ... شامل ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مارکوئیس آف لوتھین سلارڈ یوسٹس اور ان کے ہمراہی اسی ہفتہ کے آخر میں دہلی پہنچ جائیں گے اور وائسریگل لاج میں قیام کریں گے۔ اس پارٹی میں آنریبل میری ... اور مسٹر ... شامل ہیں۔

آسٹریا کا کابینہ مستعفی ہو گیا

...

مولوی شفیع داؤدی اور ان کے رفیق کار

(بسلسلہ صفحہ ۴ کالم ۴)

کے مسلمانوں کو ایک جگہ جمع ہو کر اس پر غور کرنے کا موقع ہو کہ مسلمانوں کے سیاسی مطالبات سے گورنمنٹ جو بے اعتنائی برت رہی ہے اور اسی کے ساتھ صوبہ سرحد میں حکومت نے جو تشدد کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے ... بہرحال جلیم پور ہاؤس کے اجتماع سے گورنمنٹ کو یہ معلوم ہو جانے کا موقع ملا کہ صوبہ سرحد کے حالات سے مسلمان کس قدر مضطرب ہیں ...

الجمعیۃ کی اشاعت میں روز افزوں اضافہ

معاونین الجمعیۃ کی ہمدردی کا شکریہ

بقیہ معاونین کے اسمائے گرامی

ہم نے معاونین الجمعیۃ سے الجمعیۃ کیلئے پانچ پانچ نئے خریدار فراہم کرنے کی جو اپیل کی تھی ... قارئین الجمعیۃ نے ہماری اپیل کو کامیاب بنانے ... اور ... اشاعت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے ... اور زیادہ سے زیادہ خریدار فراہم کر کے اپنے اخبار کو ایسی مستحکم بنیاد پر قائم کر دیں کہ ... اسلام اور مسلمانوں کی حمایت میں آواز بلند کرنے کے قابل ہو جائے۔

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

جو حضرات ہماری اپیل پر الجمعیۃ کی توسیع اشاعت میں نہایت سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں ان میں سے بعض حضرات کا شکریہ گذشتہ اشاعتوں میں ادا کیا جا چکا ہے بقیہ حضرات کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ...

جناب عبد الکریم صاحب ... جناب حکیم عبد ... جناب عبد الحکیم ... جناب محمد نذیر ... جناب سید محمد علی ... جناب فضل کریم ...

سہارنپور میں یوم میرپور

جامع مسجد میں دس ہزار مسلمان کا اجتماع

سہارنپور ۲۲ جنوری ۳۲ء کو سوختہ میرپور کی یاد اور اظہار ہمدردی کے لئے میرپور ڈے منانے کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ بازاروں میں جگہ جگہ اعلانات آویزاں کردئے گئے تھے اور مجلس احرار کے رضاکاران نے جلسہ کا اعلان کرو یا تھا۔ پانچ بجے بعد نماز جمعہ مجلس احرار اسلام سہارنپور کے زیر اہتمام ایک زبردست جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی محمود حسن صاحب منعقد ہوا۔ تمام مسجد حاضرین سے بھری ہوئی تھی اور مسجد کے در و دیواروں پر اسلامی علم لہرا رہے تھے۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد مولانا مولوی راشد حسن صاحب دیوبندی نے ایک پر جوش تقریر میں کشمیر کے چشم دید حالات بیان فرمائے اور بتایا کہ مسلمانوں پر کس طرح حکومت کشمیر اور برطانیہ کی طرف سے مظالم ہو رہے ہیں آپ نے میرپور کے واقعات بیان فرماتے ہوئے برطانیہ پر مسلمانوں کے احسانات اور برطانیہ کی احسان فراموشی پر ولولہ انگیز تقریر کی۔

آپ کے بعد مسٹر شفیق عالم نے ایک جوشیلی نظم "کشمیر جاتے ہیں" کمال جوش الحانی کے ساتھ پڑھی جس نے ایک خاص جوش کیفیت طاری کردی۔

بعد ازاں خلیق صدیقی (مدیر شیر رنگون) نے نہایت مختصر الفاظ میں نوابی میرپور اور ڈوگرہ حکومت کے مظالم پر روشنی ڈالتے ہوئے ذیل کی تجویز پیش کی جس کی تائید میں دوبارہ مولانا راشد حسن صاحب عثمانی نے ایک ہنگامہ خیز تقریر فرمائی اور تجویز بالاتفاق منظور ہوگئی۔ تجویز حسب ذیل ہے:۔

الف۔ مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان اجتماع مظلومین میرپور (کشمیر) پر ڈوگرہ حکومت کے مظالم کے خلاف اپنے جذبات نفرت و حقارت اور غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جو فرزندان توحید کے مطالبہ حقوق، جذبات خودداری اور روح آزادی کو کچلنے کے لئے ڈوگرہ حکومت کی جانب سے روا رکھے جا رہے ہیں نیز حکومت کشمیر کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ہوش میں آئے اور مظالم کی بڑھتی ہوئی رو کو روک کر مسلمانوں کے سیلاب کو بڑھنے نہ دے۔

(ب) یہ جلسہ مسلمانان میرپور کے مصائب میں اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کے بے نظیر استقلال اور جذبہ حریت پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے

مسلمانان آگرہ کی طرف سے مظلومین کشمیر کی امداد

سلطان ابن سعود اور حج

ایک غلط فہمی کا ازالہ

دہلی کے اخبار طاقت مورخہ ۲ جنوری ۱۹۳۲ء میں حکومت حجاز کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے یہ نوٹ تمام تر غلط فہمی پر مبنی ہے اور اس کا امکان ہے کہ یہ غلط فہمی مسلمانوں میں بھی عام نہ ہو جائے اس لئے اس کی تردید ضروری ہے۔

سب سے پہلے ہم ناظرین کی توجہ حج کے مصارف کی تفصیل پر منعطف کرانا چاہتے ہیں جو رسالہ "حبہ کا حج" میں پوری طرح مذکور ہیں اسے بغور ملاحظہ کیا جائے اور پھر فیصلہ کیا جائے کہ شریف حسین اور ترکی حکومت کے زمانہ میں اس کے مقابلہ میں کیا کمی تھی؟ آج جس طرح پانچ سو روپے میں حج ہوتا ہے اس زمانہ میں بھی اتنے ہی میں ہوا کرتا تھا اس کے علاوہ جہازراں کمپنیوں نے اپنا کرایہ ڈیڑھ دو سو سے کم کرنا پسند نہیں کیا۔ اس کرایہ کو کم کرنا ابن سعود کے بس کی بات نہیں۔

مسجد کی تعمیر میں امداد کرو

فرزندان ملت اسلامی سے اپیل

عن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ ترجمہ: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے بنایا مسجد کو اللہ کے لئے بنا کرے گا اللہ مکان اس کے لئے جنت میں۔ وعن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاھد المسجد فاشھدوا لہ بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دیکھو تم کسی مرد کو بار بار خبر گیری کرتا ہے مسجد کو پس گواہی دو اس کے لئے ساتھ ایمان کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحقیق آباد کرتا ہے مسجدوں کو وہی شخص کہ جو ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے۔

بالا سرائے صالح ضلع ہزارہ کے مغربی کونے پر عہد اسلام کے وقت سے ایک قدیم مسجد ہے جو کہ بڑوالی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ دینی خدمات کے لحاظ سے بہت بڑی خصوصیت رکھتی ہے۔ بڑے بڑے علماء اسلام اس مسجد میں علم دینی کی روشنی پھیلاتے رہے ہیں۔ اہل محلہ بھی بڑے نیک اور دیندار ہیں۔ چنانچہ اس مسجد میں نمازیوں کی تعداد اور عبادت کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے لیکن یہ ایک دردناک حقیقت ہے کہ مسجد والے لوگ تمام کے تمام معمولی درجہ والے مزدور اور کاشتکار ہیں جن کی مالی حالت بہت ہی خراب رہتی ہے بڑی مشکل سے اعیال و اطفال کے لئے روزی پیدا کرتے ہیں

سید راس مسعود صاحب کا دوبارہ انتخاب

بتاریخ ۱۷ جنوری ۱۹۳۲ء کو مسلم یونیورسٹی کورٹ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے اور نہایت گرمجوشی کے ساتھ نواب مسعود جنگ بہادر ڈاکٹر سید راس مسعود صاحب کا دوبارہ انتخاب مسلم یونیورسٹی کی وائس چانسلری کے لئے ہوا۔ کورٹ کا سید راس مسعود صاحب کو منتخب کرنا گویا کورٹ کا تمام مسلمانان ہند کی رائے سے اتفاق کرنا ہے۔ کیونکہ اس وقت تک سید راس مسعود صاحب نے اس درسگاہ کے لئے جو قربانیاں کرکے اس کی خدمت کی ہے اس سے ہندوستان کا ہر فرد بخوبی واقف ہے۔

اس عرصہ میں جو اصلاحیں اور ترقیاں یونیورسٹی میں انہوں نے کی ہیں وہ اسپر عیاں ہیں۔ کھوئے ہوئے وقار کا واپس لانا اور بگڑی ہوئی چیز کا درست کرنا نہایت مشکل اور دیر طلب ہوتا ہے۔ لیکن سید راس مسعود صاحب نے نہ صرف یونیورسٹی کے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ قائم کردیا اور خرابیوں کی اصلاح کردی بلکہ یونیورسٹی کو بہت سے شعبوں کو حیرت انگیز ترقی پر پہنچا دیا۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کامیابی

اخبار الجمعیۃ میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دار البرکات روحانی، دیوبند ضلع سہارنپور (یو پی)

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ایک جاندار کو بے حرکت کر دیتا ہے

جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے اس کے مقابل میں دنیا کے بڑے بڑے ہتھیار بالکل بیکار ہو جاتے ہیں

اس پستول کا جونہی گھوڑا دبایا جائے فوری ایک خاص قسم کا بجلی کا کرنٹ نکلکر ہر ایک جاندار دشمن کو قطعی اندھا کر دیتا ہے یعنی سامنے ہوں ان کی آنکھوں پر اس اندھا ہونے کے علاوہ

والے جس قدر دشمن جان طرح سے اثر پڑتا ہے کہ وہ قطعی علاوہ بالکل بے حرکت ہو جاتا ہے اس کسی چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے خونخوار جانور پر نہایت اطمینان سے قابو پا سکتے ہیں۔

رات دن جس قدر استعمال کیا جائے ہرگز ہرگز خراب نہیں ہوتا یقین مانئے ایسی لاثانی چیز بے ضرر ہرگز ہرگز دنیا میں کہیں نہ ملے گی اس کے استعمال ہندوستان میں لائسنس نہیں ہے۔ جہاں چاہے ضرورت پر کام میں لا سکتے ہیں چھ انچ لانبا جیب میں باسانی آسکتا ہے۔ اور بروقت ضرورت جان بچانے والی ہر قسم کا تمام لیجا سکتے ہیں اور ہر وقت اور ۴۔ اونس وزن ہے ہر دشمن پر چشم زدن میں قابو پا سکتے ہیں گویا جس جاندار کو چاہا اندھا اور بے حرکت کر دیا۔ ہر شخص کے پاس اس کا رہنا بے حد لازمی ہے آج ہی ایک عدد منگا کر ہماری تحریر کو لفظاً لفظاً آزمائیے۔ قیمت فی عدد چھ روپیہ (۶) محصولڈاک ۸/

ہندوستان۔ برما سیلوں کے لئے

ایجنٹ۔ اے۔ ایچ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۵۰۰ بمبئی

سنگل ڈون ہو گیا

جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

سفید بال سات دن میں جڑسے کالا

نمبر ۷۔ کنگا پرشاد گپتا پہلوان سٹورس دربھنگہ

بال جڑسے کالا

جریان

صرف چند روز کیلئے

فینسی رسٹ واچ مفت

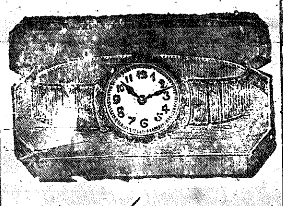

سرٹیفکیٹ

اینگلو واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو پی)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر رجسٹرڈ

ایس۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

تمام خط و کتابت پر اس پتہ سے کیجئے۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کمپنی بازار ایا۔ بی چاندنی چوک دہلی

کیسٹو فین

بچوں کی صحت

کیسٹو فین مینو فیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

عبد الوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

شیخ التنقید

نیاز مند منیجر اخبار العدل گوجرانوالہ (پنجاب)

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ

خلاف تحریر تو قیمت واپس

نوایجاد مشین سویاں

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل جلیسر ضلع ایٹہ

سہارنپور میں یوم میرپور

جامع مسجد میں دس ہزار مسلمان کا اجتماع

سہارنپور ۲۳ جنوری ۱۹۳۲ء کئی روز قبل سے میرپور کی یاد منانے اور اہل میرپور کے دکھ درد سنانے کی تیاریاں ہورہی تھیں۔ بازاروں میں جگہ جگہ اطلاعات آویزاں کردی گئی تھیں اور مجلس احرار کے رضاکار بان نے جلسہ کا اعلان کیا تھا۔ چنانچہ کل بعد نماز جمعہ مجلس احرار اسلام سہارنپور کے زیر اہتمام ایک زبردست جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی محمود حسن صاحب منعقد ہوا۔ تمام مسجد حاضرین سے بھری ہوئی تھی اور مسجد کے دروازوں پر اسلامی علم لہرا رہے تھے۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد مولانا مولوی راشد حسن صاحب دیوبندی نے ایک پرجوش تقریر میں کشمیر کے چشم دید حالات بیان فرمائے اور بتایا کہ مسلمانوں پر کس طرح حکومت کشمیر اور برطانیہ کی طرف سے مظالم ہورہے ہیں۔ آپ نے میرپور کے واقعات بیان فرماتے ہوئے برطانیہ پر مسلمانوں کے احسانات اور برطانیہ کی احسان فراموشی پر ولولہ انگیز تقریر کی۔

اس کے بعد مسٹر شفیق عالم نے ایک جوشیلی نظم "کشمیر جاتے ہیں" کمال جوش الحانی کے ساتھ پڑھی جس نے ایک خاص جوش کیفیت طاری کردی۔ بعد ازاں خلیق صدیقی (مدیر شیر رنگون) نے نہایت مختصر الفاظ میں ...

سلطان ابن سعود اور حج

ایک غلط فہمی کا ازالہ

دہلی کے اخبار طاقت مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۲ء میں حکومت حجاز کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے جو بالکل غلط فہمی پر مبنی ہے اور اس کا امکان ہے کہ یہ غلط فہمی مسلمانوں میں بھی عام ہو جائے اس لئے اس کی تردید ضروری ہے۔

...

مسلمانان آگرہ کی طرف سے مظلومین کشمیر کی امداد

...

سیدنا ابن سعود صاحب کا دوبارہ انتخاب

...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

گیارہ ماہ گزرنے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے پھر ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یہ بھلائیوں اور نیکیوں کا مہینہ ہے اس لئے ہم نے بھی اپنے خریداروں کو فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے حسب معمول اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل گھڑیوں و ٹائم پیسوں کی قیمت میں بے حد رعایت کردی گئی ہے اس رعایت سے ہر شخص خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں بہت جلد فرمائش بھیجئے ورنہ یہ زریں موقع پھر ایک سال بعد آئے گا۔

منیجر

مکمل گلٹ کیس کی خوبصورت و مضبوط ریلوے پاکٹ واچ	خوشنما و پائیدار کیس والی پاکٹ واچ	گلٹ سلور کیس خوشنما پاکٹ واچ
یہ گھڑی ایوشین کی نہایت خوشوضع بنی	یہ گھڑی دن کے علاوہ رات کو اندھیرے میں	یہ گھڑی سلنڈر موومنٹ پرزوں کی مضبوط

تمام گھڑیاں ٹائم پیس ملنے کا پتہ: ایس ایم عثمان اینڈ کمپنی نمبر ۶۸ ... بازار چاندنی چوک دہلی

تنقیح التنقید

...

نیازمند منیجر اخبار العدل گوجرانوالہ (پنجاب)

کیسٹو فین

بچوں کی صحت

...

کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اگر صحت پیاری ہے

...

ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

خصائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

...

عبدالوحید صدیقی منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

مسجد کی تعمیر میں امداد کرو

فرزندان ملت اسلامی سے اپیل

عن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ ترجمہ: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے بنایا مسجد کو اللہ کے لئے بنا کرے گا اللہ مکان اس کے لئے جنت میں۔ عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ...

شربت اکسیر

...

ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... اسٹریٹ کلکتہ

سگنل ڈاؤن ہوگیا

جلد دوڑو ورنہ خطرہ ہے

...

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

...

بال جڑ سے کالا

...

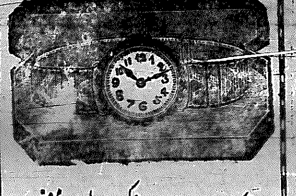

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

سرٹیفکیٹ

...

ایسٹرن واچ کمپنی جہالسی سٹی (یوپی)

مشین سوئیاں

نو ایجاد

پتہ: ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

کامیابی

...

دار البرکات روحانی، دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ توپ تھی اور نہ گن مشین تھی

بلکہ صرف سول پستول تھا جو بغیر کوئی تکلیف پہونچائے چشم زدن میں ایک جاندار کو بے حرکت کر دیتا ہے

جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے اس کے مقابل میں دنیا کے بڑے بڑے ہتھیار بالکل بیکار ہو جاتے ہیں۔ اس پستول کا جونہی گھوڑا دبایا جائے فوری ایک خاص ...

... جیب میں باسانی آسکتا ہے۔ اور بروقت ضرورت ہر دشمن پر چشم زدن میں قابو پاسکتے ہیں گویا جس جاندار کو چاہا اندھا اور بے حرکت کر دیا۔ ہر شخص کے پاس اس کا رہنا بے حد لازمی ہے آج ہی ایک عدد منگوا کر ہماری تحریر کو لفظاً لفظاً آزمائیے قیمت فی عدد چھ روپیہ (۶) محصولڈاک ۸ر

ہندوستان۔ برما۔ سیلون کے لئے

ایجنٹ۔ اے۔ ایچ۔ فرانسیس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۴۸۵ بمبئی

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰۔ ایکٹ ۲ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۷۹

اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل جلیسر

...

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک ... ہندی دواخانہ ... دربھنگہ

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

الجمعیۃ

روزانہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے: سالانہ، ششماہی، سہ ماہی — ممالک غیر کے لئے: سالانہ، ششماہی — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات: ایک صفحہ، نصف صفحہ، ایک کالم

جلد ۱۵ | دہلی - یوم جمعہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ فروری ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۰

کون کہتا ہے کہ دمہ اچھا نہیں ہوتا

خدا چاہے تو ... یہ مفصل سن لیجئے

صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

محبوب عاشق کے قدموں پر

معاصرین کے افکار و آراء

لکھنؤ کانفرنس کی نہایت اہم تجویز

صوبہ سرحدی میں اصلاحات

فوجی اخراجات

مدیر انقلاب اور ناظم جمعیۃ علماء ہند

ملکی صنعت کے خلاف جہاد

مصنوعات ملکی کی ترویج کی سعی

مالی جہاد و ایثار کا بلند ترین مقام

احادیث نبوی میں صدقات اور ادائے زکوٰۃ کے فضائل

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء، صلحاء، محدثین، مفسرین، نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابل قدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے ...

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں ...

صرف رمضان المبارک کیلئے

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا

قرآن مجید

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا ...

نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت ...

ہر مومن کا فرض ہے

شوال تک خاص رعایت

منیجر اخبار الجمعیۃ گلی قاسم جان دہلی

مارالحم خاص الخاص اور مفرح عنبریں اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے فہرست خصوصی مفت منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۵۰ ہجری

صوبہ سرحد کی اصلاحات

ایک غیر مفید اور مضرت رساں اسکیم کا نفاذ

(۲)

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

مولانا شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین کی رپورٹ کا حشر

نمائندگان سرحد کی جانب سے پرزور مذمت

خفت و ندامت کے باعث وفد کے چہرے زرد پڑ گئے

نمائندگان سرحد کا بیان

خفت و ندامت

قرارداد کی منظوری

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ

مولانا حسرت کا اعتراض

عربی اخبارات کے تراجم

اسلامی ممالک میں مسیحی تبلیغ کے عجیب ڈھنگ

مجاہدین طرابلس کے مشاغل

اطالوی فوج کو مار کر بھگا دیا

ترکوں کی عسکری قوت میں اضافہ

ٹرکیہ راشٹر اکیٹ کا الزام اور اس کا جواب

اسلامیات پر ایک امریکن پروفیسر کا لیکچر

مسلمان زندہ رہیں گے کیونکہ قرآن زندہ ہے

ٹیونس میں ایک عربی اخبار نویس کو سزا

جنوبی افریقہ میں ایک اسلامی یونیورسٹی

ایک عرب کی طرف سے نوے ہزار گنی کا عطیہ

دارالحکومت اسپین میں ریفی وفد کا ورود

مسلمانوں کی طرف سے مطالبات پیش کرنے گئے

دمشق میں گولی چلنے کے متعلق تفصیلات

نام نہاد وفد پر اخبارات کے تبصرے

صوبہ بہار میں تحقیقات پر عدم اعتماد کا جلسہ

شفیع داؤدی کا دلچسپ بیان

صوبہ سرحد کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش

نام نہاد سرحدی وفد کا اظہار بیزاری

مسلمانان چیچاں کا اعلان حق

حکومت کے ہم نوا اور آلۂ کار

آزاد تحقیقات کے نام سے مسلمانوں کو دھوکہ

جاوا میں سرد آہیات

تعمیری لائحہ عمل کیلئے علماء کا اجتماع

گورنمنٹ کی طرف سے مولانا شوکت علی کا استقبال

حکومت سے تعاون اور سوالات کرنے کی ہدایت

سرحد کے دیہات پر گولہ باری کی دھمکی

جرگوں سے تاوان کا مطالبہ

لکھنؤ میں پولیس پر بم پھینکا گیا

ایک تھانیدار اور سپاہی مجروح

مجلس عاملہ کے اجلاس سے پہلے

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہونے سے قبل ایڈیٹر الجمعیۃ خادم محمد مظہر الدین عفی عنہ نے اپنے دستخط سے اخبار الامان میں حسب ذیل اعلان شائع کیا تھا۔

"میں اور مولانا محمد شفیع داؤدی پہلے روزہ کو مسلم کانفرنس کے وفد سرحد میں روانہ ہوئے ... صوبہ سرحد کی شدید ٹھنڈک، آزاد و غیر آزاد علاقہ کے سفر اور کوہاٹ، درہ، بنوں، اتمان زئی، چارسدہ، قاضی خیل وغیرہ کی مسلسل دوڑ دھوپ ... سرحدی جابر حکام ... نے وہ کون سی پابندیاں عاید کردی تھیں جن کے باوجود ہم آزاد و غیر آزاد علاقہ میں جاتے۔ اہم سے اہم مقامات کو دیکھتے اور ان لیڈروں کو ساتھ لیکر پھرتے رہے جو حکومت سرحد کی چشم عتاب کا شکار ہو چکے تھے"۔ (ملاحظہ ہو الامان مورخہ ... جنوری کالم ایک و دو)

مجلس عاملہ کے اجلاس کے بعد

پھر جب مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا اور اس میں سرحد کے نام نہاد وفد کی رپورٹ پر اظہار مذمت کیا گیا تو اسی اخبار الامان میں مندرجہ ذیل عبارت بھی لوگوں کی نظر سے گذری:

"جہاں دہلی میں فارن سکرٹری نے اطمینان دلایا تھا کہ وفد کی نقل و حرکت پر تحقیق حالات کے لئے کوئی پابندی نہ ہوگی لیکن وفد (یعنی مولوی مظہر الدین و مولانا شفیع داؤدی) کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ چیف کمشنر نے رکاوٹیں پیدا کیں"۔ (ملاحظہ ہو الامان مورخہ ۳ فروری کالم ۵)

اور مجلس عاملہ کی تجویز میں حسب ذیل الفاظ دیکھے گئے:

"مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنی مقرر کردہ سب کمیٹی کے اراکین (مولوی مظہر الدین و مولانا شفیع داؤدی) کے بیانات پر غور کیا ... کہ مقامی حکام نے آزاد تحقیقات کا موقع نہیں دیا"۔

(ملاحظہ ہو قرارداد مطبوعہ ۳۱ جنوری)

جاپانی جہازوں نے نانکن پر گولہ باری شروع کردی

ڈیڑھ سو چینی گولی سے اڑا دئے گئے

لندن ۲ فروری۔ شنگھائی کی اطلاع مظہر ہے کہ جاپانیوں نے ڈیڑھ سو چینیوں کو گولی سے اڑا دیا۔ چینیوں کو گرفتار کرکے ان کی جامہ تلاشی کی گئی۔

پیرس ۲ فروری۔ پیدل افواج کو شنگھائی کی جانب سے روانہ ہونے کا حکم دیدیا ...

اسمبلی میں آرڈیننسوں کی حکومت کے خلاف قرارداد

مسترد کردی گئی

اسمبلی میں سرہری سنگھ گور نے آرڈیننسوں کی حکومت کے خلاف جو قرارداد پیش کی تھی وہ دو دن کی طویل بحث کے بعد مسترد ہوگئی۔ ۴۴ آرا تجویز کے موافق اور ۶۲ مخالف۔ اسمبلی کے مباحثہ کی مفصل رپورٹ ہم آئندہ اشاعت میں شائع کریں گے ...

مخالفین

فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ضروری ہے

حق رائے دہی کی کمیٹی کا اعلان

نئی دہلی ۲ فروری۔ حق رائے دہی کی کمیٹی کا اعلان ...

حق رائے دہی کی کمیٹی کا اجلاس

کمیٹی کا پروگرام

دہلی میں متعدد خانہ تلاشیاں

دہلی یکم فروری۔ آج صبح پولیس نے کل ایک ہی وقت میں شہر کے مختلف حلقوں میں تلاشیاں شروع کیں ...

داؤدی رپورٹ کے متعلق

مولانا حسرت موہانی کا بیان

دہلی یکم فروری۔ آج نمائندہ الجمعیۃ نے مولانا حسرت موہانی سے جو مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے آئے ہوئے ہیں ... دریافت کیا کہ مولوی مظہر الدین اور مولانا شفیع داؤدی کی جو رپورٹ ورکنگ کمیٹی میں پیش کی گئی ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ مولانا نے جواب میں فرمایا کہ:

"جہاں تک مجلس عاملہ کی کارروائی کا تعلق ہے میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا ... کارروائی کریں گے"۔

ایک غلط خبر کی تردید

مولانا حسرت موہانی نے استعفا واپس نہیں لیا ہے

مسٹر سردار علی صابری اسسٹنٹ ایڈیٹر "ریاست" مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا حسرت موہانی نے ... مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ سے استعفا واپس لے لیا ہے ... یہ اطلاع غلط ہے۔

پیر حسام الدین کی سزایابی

اٹھارہ ماہ قید کی سزا دی گئی!

کوہاٹ یکم فروری۔ پیر حسام الدین کو اٹھارہ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔

دہلی اسٹیشن پر گاندھی جی کے صاحبزادہ کی گرفتاری

دہلی ۲ فروری۔ آج صبح ... گاندھی جی کے ... گرفتار کرلیا گیا۔

دونوں میں سچا کون ہے؟

مولانا شفیع داؤدی کا قول

سرہال کا قول

دفتر مجلس احرار اسلام پر پولیس کا چھاپہ

مظلوم کی عیدی ضبطی

لاہور ۲ فروری۔ آج ... پولیس نے ... دفتر مجلس احرار اسلام پنجاب پر چھاپہ مارا ...

(دستخط محمد صادق سکرٹری مجلس احرار ہند)

نامہ نگار ریاست کا بیان

(۱) حکومت ہند ایک کمیٹی مقرر کرے جو صوبہ سرحد کے مظالم کی تحقیقات کرے ...

(۲) آرڈیننسوں کو فوراً واپس لیا جائے ...

(۳) جو افسران ... کو مجرم قرار دیا جائے ...

چند قابل غور امور

کشمیر میں نماز پڑھتے ہوئے مسلمانوں پر گولیوں کی بارش

پچاس مسلمانوں کی شہادت اور سینکڑوں مجروح

نعشیں جلا ڈالی گئیں اور دریا برد کردی گئیں

راجوری ۲۹ جنوری۔ جو مظالم مسلمانان جموں و کشمیر پر ریاست کشمیر کی طرف سے ہوئے ہیں ...

مظالم پر پردہ ڈالنے کی کوشش

حکومت کشمیر کا اعلان

حکومت نے آرڈیننسوں کو ایوان کے سامنے کیوں پیش نہیں کیا؟

صوبہ سرحد میں حکومت کے وحشیانہ سلوک پر احتجاج

اسمبلی میں حکومت کی پالیسی پر مباحثہ

دہلی ۲ فروری۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں سرہری سنگھ گور کی تجویز پر بحث شروع ہوئی ...

سخت گیر پالیسی سے مستعفی ہونے کا مشورہ

وائسرائے کے نام پنڈت مالویہ کا مکتوب

اسمبلی میں غیر سرکاری تجاویز کیلئے فرعہ اندازی

۲ کو پھانسی ۸ کو کالا پانی

دہلی میں لارڈ لوتھین کی آمد

کونسل ہال پر "واپس جاؤ" لکھدیا گیا

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کی سماعت

استغاثہ کے چھ گواہوں کے بیانات

"میرے اختیار سے باہر ہے کہ میں آپکو نقل دے سکوں"

جیل میں ناظم جمعیۃ علماء ہند سے ملاقات

بمبئی میں مجمع پر دو مرتبہ گولی چلائی گئی

مجمع نے پولیس چوکی توڑ ڈالی

مارشل لا اندر ترنس مرکزوں کی روشنی گل

آرڈیننسوں کی موجودگی میں اسمبلی کو ملتوی کردیا جائے

کونسل آف اسٹیٹ میں ایک ایپ تحریک

حقوق رائے دہی اور وفاقی مالیات کی کمیٹیوں کا پہلا اجلاس

گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں نے کام شروع کردیا

کمیٹیوں کے مصارف کس کو برداشت کرنے پڑینگے

دہلی میں مختلف الخیال لیڈروں کی کانفرنس

ملک میں پرامن فضا پیدا کرنے کی سعی

اسمبلی ہال پر رضاکاروں کی پکٹنگ

نو رضاکاروں کی گرفتاری

دہلی میں زنانہ پولیس کی بھرتی

دس عیسائی عورتیں سپاہی بن گئیں

الہ آباد کے ایک گاؤں میں ہندو مسلم فساد

جانبین کے چھ افراد مجروح اور ۱۳ گرفتار

پنڈت موتی لال کی صاحبزادیوں کو تنبیہ

مسلمانانِ امرتسر کا عظیم الشان جلسہ

مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری پر مبارکباد

امرتسر ۲ جنوری۔ آج نماز جمعہ کے بعد مسجد شیخ خیرالدین مرحوم میں مقامی مجلس احرار اسلام کی طرف سے "یوم بلیغار" منانے کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا محمد بہار الحق قاسمی ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام امرتسر منعقد ہوا۔ مسلمان ہزاروں کی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم و نعت شریف کے بعد ابو محمد صاحب سوز (ڈکٹیٹر) نے مختصر تقریر کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو حافظ عبدالصمد صاحب کی تائید اور حاضرین کی اتفاق رائے سے منظور ہوا۔

مسلمانان امرتسر کا یہ عظیم الشان جلسہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری پر آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور آپ کی مذہبی اور ملکی خدمات کا پرزور اعتراف کرتا ہے۔

جناب صدر کی تقریر

اس کے بعد مولانا بہار الحق قاسمی صدر جلسہ نے ایک گھنٹہ تک پرجوش تقریر فرمائی جس میں آپ نے تحریک احرار کی مختصر تاریخ بیان کی اور مجاہدین کی قربانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ گورنمنٹ نے کشمیر آرڈی ننس دو ماہ کے لئے جاری کر کے سمجھا تھا کہ اس عرصہ میں تحریک ختم ہو جائے گی۔ لیکن آخر اس کو اپنی غلط فہمی کا احساس ہوا اور مزید چار ماہ کے لئے آرڈی ننس میں توسیع کر دی گئی۔ آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ نے احرار کے جوش عمل کا اب بھی غلط اندازہ لگایا ہے۔ اگر وہ چار ماہ کی بجائے ایک سال کے لئے بھی آرڈی ننس نافذ کر دے جب بھی خدا کے فضل و کرم سے یہ تحریک ختم نہیں ہو سکتی۔

آپ نے فرمایا کہ مجلس احرار کی پہلی ہی یلغار کے بعد حکومت کشمیر نے ہتھیار ڈال دئے تھے۔ انگریزوں کی مداخلت سے حکومت کشمیر کی ٹوٹی ہوئی ناؤ پار ہو گئی۔ مسلمان انگریز کی مداخلت کو ظالم کی حمایت قرار دے رہے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ صلح کے راستہ میں انگریز کا وجود حائل ہے اور کہ معاملہ کی طوالت کا انگریز ہی ذمہ دار ہے۔ انگریزی حکومت کا موجودہ طرز عمل مسلمانوں کو بہت بدگمان کر رہا ہے وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ مسلمانوں کے تمام مقاصد کی تکمیل کے راستہ میں اس طرح انگریز حائل ہوتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہزاروں مسلمان بذریعہ خطوط مرکزی مجلس احرار سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ اپنے موجودہ پروگرام کی بجائے کوئی ایسا پروگرام قوم کے سامنے رکھے جس کی زد انگریزی حکومت کے مفاد پر براہ راست پڑے۔ تاکہ حکومت بھی آرام سے نہ بیٹھ سکے۔ آپ نے حاضرین سے دریافت کیا کہ اگر مجلس احرار نے مسلمانوں کے مطالبہ کو مجبوراً تسلیم کرتے ہوئے اس قسم کا کوئی پروگرام پیش کیا تو کیا آپ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں جس کے جواب میں تمام حاضرین نے "بیشک" اور "ضرور" کی آوازیں بلند کیں۔

آپ نے فرمایا کہ گورنمنٹ اب بھی عقل سے کام لے اور اپنے موجودہ مسلم آزار رویہ کو چھوڑ دے تو بہتر ہے۔ گورنمنٹ یہ نہ سمجھے کہ مسلمانوں کا کانگریس سے الگ رہ کر تحریک کشمیر میں مصروف رہنا اس کے مفاد کے واسطے بہتر ہے۔ اسے یہ واضح رہنا چاہئے کہ مسلمان اگرچہ موجودہ حالات میں کانگریس کے ساتھ نہیں مل سکتے لیکن وہ کانگریس سے الگ رہتے ہوئے بھی ایسا پروگرام اختیار کر سکتے ہیں جس سے گورنمنٹ کو تکلیف ہو گی۔

آپ نے فرمایا کہ آج کشمیر کے اندر زندگی پیدا ہو چکی ہے جوش موجود ہے اس سے پنجاب کے مسلمان یہ نہ سمجھیں کہ بس اب ہمیں حرکت اور قربانی کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ کشمیری مسلمانوں کا آمادۂ عمل ہونا اگرچہ کامیابی کے لئے ضروری ہے لیکن اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم بھی فوراً تحریک کو تیز کر دیں۔ کیونکہ اگر ہم خاموش ہو گئے تو انگریز مہاراجہ کو تھپکی دیتے رہیں گے۔ اس لئے تحریک کو پورے جوش کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے تاکہ انگریز بھی آرام سے نہ بیٹھ سکے اور وہ صلح کے راستہ میں رکاوٹ بن کر کھڑا نہ ہو سکے۔

آپ نے سیرپور کے مسلمانوں کی قربانیوں کا شاندار الفاظ میں ذکر کیا۔ اور مسلمانوں کو عید کے دن کھدر پہننے کی ترغیب دلائی۔ حاضرین نے وعدہ کیا کہ ہم عید کے دن کھدر کے سوا کوئی کپڑا نہیں پہنیں گے۔ آخر میں آپ نے جمعۃ الوداع کو "یوم سرحد" منانے کا اعلان کیا اور دعا پر جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء

تمام اہل فہم مسلمان اس سے متفق ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی سب کی بڑی ضرورت یہ ہے کہ ایسے روشن خیال مصلحت شناس دیندار علماء پیدا کئے جائیں جو زمانہ کی ضرورتوں کا لحاظ رکھکر موجودہ دور تغیر میں مسلمانوں کی رہنمائی کر سکیں اپنے عمل و اخلاق سے ان کے لئے اچھا نمونہ بنیں۔ علوم جدیدہ سے واقف ہو کر مخالفین اسلام کے اعتراضات کی کمزوریاں ان پر ظاہر کر سکیں مذہب اسلام کے اعلیٰ تخیل اور دستور العمل کی برتری ان پر ثابت کر سکیں اسی کے ساتھ اتنے وسیع النظر اور بلند خیال ہوں کہ اس دور اختلاف و انشقاق میں مذہبی تعصب اور جماعت بندی سے اپنے آپ کو بلند رکھیں۔

ندوۃ العلماء نے اسی تخیل کو لیکر ایک درسگاہ دارالعلوم کے نام سے قائم کی نصاب تعلیم میں مشرقی و مذہبی علوم و فنون کی مکمل تعلیم کے ساتھ عربی زبان کی تعلیم پر خصوصیت سے زور دیا کیونکہ ان علوم پر محققانہ نظر اور قرآن و حدیث میں تفکر و تدبر کی قوت اس وقت تک نہیں پیدا ہو سکتی جب تک عربی زبان میں مادری زبان کے برابر کمال نہ پیدا کر لیا جائے اسی کے ساتھ تاریخ اسلام کی تکمیل لازم کی اور جدید علوم میں انگریزی اور فلسفہ اور اکنامکس کی تعلیم کا انتظام کیا۔ اسا تذہ میں بہترین اساتذہ فراہم کئے چنانچہ ادب عربی کی تعلیم کے لئے مراکش کے ایک نامور عالم کو مامور کیا ہے۔ اساتذہ کے انتخاب میں اس کا خاص لحاظ رکھا کہ ایسے اساتذہ رکھے جائیں جو اخلاق و عمل میں سلف کا نمونہ ہوں تاکہ یہ طلباء اسلامی آب و ہوا میں نشو و نما پائیں اس تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایسی جماعت پیدا کی ہے جن میں سے بعض علمی تحقیق و تفتیش میں منہمک ہیں تو بعض زندگی کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دے رہے ہیں منتظمین دارالعلوم اس نتیجہ پر قانع نہیں ہیں بلکہ برابر اس سے بہتر نتائج حاصل کرنے کی مساعی میں مصروف ہیں و اللہ الموفق۔

دارالعلوم پر تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار صرف ہو رہا ہے۔ چالیس سے زائد طلباء کے قیام و طعام و لباس کی ندوۃ العلماء کفالت کرتا ہے اور ہندوستان سے باہر تک کے طلباء یہاں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ترکستان، چین، سماٹرا، جاوا، حجاز، عمان، نیپال کے طلباء آجکل مصروف تعلیم ہیں مگر یہ امر حد درجہ افسوسناک ہے کہ اس سے استفادہ کا دائرہ بہت تنگ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحب استطاعت لوگ اپنی اولاد کو صرف دنیاوی علوم پڑھانا چاہتے ہیں اور جن میں استطاعت نہیں وہ کوئی تعلیم نہیں دلا سکتے۔ یقیناً ہر مسلمان کی خواہش ہو گی کہ ایسا دینی مدرسہ قائم رہے اور کثرت سے مسلمان بچے اس میں داخل ہو کر مستفید ہوں اور آئندہ نسل کی رہنمائی کریں۔ یہ خواہش اسی وقت جامۂ عمل پہن سکتی ہے جب آپ مدد پر آمادہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں سمندر میں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر درود بھیجتی ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے یہ فضائل حاصل کریں اور آپ کو قیامت تک ان شاء اللہ ان کے اعمال کا ثواب ملتا رہے جنہیں آپ کی عالم اولاد کے ذریعہ سے ہدایت ہو گی تو اپنی اولاد کو اس دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجئے۔ اگر بدقسمتی سے آپ نے کسی بچے کو دینی تعلیم نہیں دلائی ہے تو اس کا کفارہ اس طرح کیجئے کہ غریب مسلمان بچوں کو تعلیم دینے کے لئے کچھ ماہوار مقرر فرمائیے۔ ان کی تعلیم سے بھی اتنا ہی ثواب قیامت تک ملتا رہے گا۔ اور اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو زکوٰۃ نکالتے اور وہ روپیہ غریب مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے ندوۃ العلماء بھیجئے۔ ندوۃ العلماء نے دارالافتا بھی قائم کیا ہے اگر آپ کو کسی امر میں مستند علمائے دین سے فتویٰ لینا ہو تو یہاں استفتے بھیجئے اگر دارالعلوم کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو ناظم ندوۃ العلماء سے خط و کتابت کیجئے۔

عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مقویات سرتاج عالم
آتشک گرہ گولیاں قبض، بواسیر، ضعف معدہ، خون اور منی کی خرابی کی جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کی شکایت نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں۔ ضرور تجربہ کریں
صحت و تندرستی کی نعمت کام شاستر بالکل مفت طلب فرمائیں
وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

رعایت کا مبارک مہینہ
جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے
گیارہ ماہ گذرنے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے پھر ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یہ بھلائیوں اور نیکیوں کا مہینہ ہے اس لئے ہم نے بھی یہی مہینہ پبلک کو فائدہ پہنچانے کے لئے انتخاب کر رکھا ہے لہذا حسب معمول اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل گھڑیوں ٹائم پیسوں کی قیمت میں بے حد رعایت کر دی گئی ہے اس رعایت سے ہر شخص خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جلد سے جلد فرمائش بھیجئے ورنہ یہ زریں موقع پھر ایک سال بعد آئے گا۔
منیجر

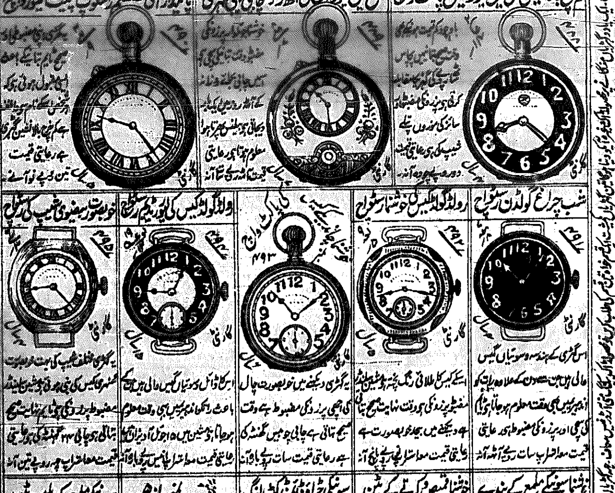

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے
بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن ہے
نپٹ بہرا پن
کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے
کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

دمہ، لوا، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ
ہمدرد دواخانہ کمپنی سمری دربھنگہ

حب مشتہی
معدہ کی بیماریوں کا اکسیر
حب مشتہی آفس جنجھانوں مظفر نگر

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس
نو ایجاد مشین سویاں
ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے علمی خزانہ میں اضافہ

علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت کا باعث ہو گی کہ ہماری مسلم یونیورسٹی کے قابل و ہر دلعزیز ٹریزرر نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب نے حال ہی میں یونیورسٹی لائبریری کو ایک گراں قدر عطیہ قلمی کتب کا مرحمت فرمایا ہے مولوی جمال اللہ صاحب رئیس گورکھپور و نواب عبدالسلام صاحب مرحوم کے بے مثل عطیہ جات کے بعد یہ دوسرا موقع ہے کہ ہماری لائبریری میں بیش بہا کتب کا اضافہ ہو رہا ہے۔ نواب صاحب موصوف کی ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ کے والد ماجد نواب محمد اسحاق صاحب مرحوم کے احسانات جو مسلمانان ہند پر عموماً اور ایم۔ اے۔ او کالج پر خصوصاً وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں اس سے پبلک بخوبی آگاہ ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوتی ہے کہ نواب صاحب موصوف بھی اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور مسلم یونیورسٹی کی ناموری کیلئے ہمہ تن مصروف ہیں یہ کتب خانہ محمد صحّ کے جد بزرگوار نواب شیفتہ خانصاحب مرحوم معروف شاعر کا جمع کیا ہوا ہے۔ اور دو سو قلمی کتب پر مشتمل ہے ان میں سے ۹۰ نوادر کتب میں ان میں سے بعض اپنی قدامت کی وجہ سے اور بعض خطاطی کی وجہ سے قابل قدر ہیں۔ پروفیسر محمد حبیب صاحب لائبریرین کی فرمائش پر ہماری یونیورسٹی کے قلمی صاحب نہایت ہی عرقریزی و جانفشانی کے بعد ان کتابوں کی ایک فہرست مرتب کی ہے۔ جو یونیورسٹی لائبریری سے وہ نائس پر قیمتاً دستیاب ہو سکتی ہے۔

ہم صاحب موصوف کے اس ایثار کے بے حد معترف و ممنون ہیں۔

عابد احمد علی

بال جڑ سے کالا
بال کالا ایجنسی سمری۔ دربھنگہ

صرف چند روز کے لئے
مفت
فینسی رسٹ واچ مفت
الیشیا ٹک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یوپی)

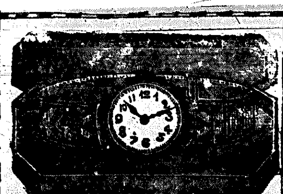

شربت اکسیر
استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشا دیکھئے
جریان
سرٹیفکیٹ
ایس۔ بی۔ بخش اینڈ کمپنی

کراماتی سرمہ
دارالبرکات روحانی دیوبند ضلع سہارنپور

محبوب عاشق کے قدموں میں

خالص کیسٹر آئل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے نقصان ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔
CASTOPHEN MOFG. CO. INDIA
POST BOX 88 KARACHI
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دت مکردھوج بٹی
دت معجون رسائن
امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

سناٹوجن کے استعمال سے کمزوری کی تکلیف کا ازالہ
SANATOGEN
ہر دوا فروش سے دستیاب ہو سکتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ۔ ۔ ۔

ششماہی ۔ ۔ ۔

سہ ماہی ۔ ۔ ۔

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ۔ ۔ ۔

ششماہی ۔ ۔ ۔

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون

محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ — دہلی یوم سہ شنبہ یکم شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۳۲ء — نمبر ۱۱

معاصرین کے افکار و آراء

صوبہ سرحد میں تشدد کی صورتِ حال

سر محمد یعقوب کا تار

واقعات صوبہ سرحد کی رپورٹ

حکومت اور علماء مذاق ہو رہا ہے

ضروری گزارش

خطوکتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوتا ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

صدقات و خیرات کے فضائل اور عید الفطر کے مسائل

چند ضروری احکام کی تشریح

ماء اللحم خاص الخاص اور مفرح عنبری اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

حافظ فیض ... سابق مشیر ... انعام اللہ

فی زمانہ جھوٹے مکار حکمت سے ناآشنا پیٹ کے مجبور ...

منیجر دواخانہ ... محلہ شاہ نظر راولپنڈی

عید کے روز کیلئے نادر تحفہ

دلہن بہار تیل

دلہن بہار تیل کے اوصاف

قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

قاضی محمد سلیمان صاحب

منصور پوری ... مصنف رحمۃ للعالمین کی مندرجہ ذیل تازہ تصانیف رمضان شریف میں ...

یہ رعایت صرف رمضان کے لئے ہے۔

المشتہر

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

(اگر صحت پیاری ہے!)

تو

ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

اگر بچوں کی تعلیم کیلئے

ایم ایچ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء صلحاء محدثین مفسرین۔ نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثہ میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے بیحد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اسکے متعلق سفارشیں کی ہیں۔ رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہوسکتا خود طلب فرمایئے اپنے عزیزوں کے لئے منگا لیجئے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے ... علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کے لئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر ۸ کم کردئے جائیں گے۔

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کردینے والا

قرآن شریف

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مومن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کرکے اسمیں تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالےٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں طالب علموں مسجدوں یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھرلیں۔ یہ قرآن معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے۔ ھدیہ بغیر ترجمہ صرف عہ پلا جلد علاوہ محصول ڈاک پر چڑھے کی جلد کے ۸ اور چڑھے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔

ھدیہ مترجم اعلیٰ کاغذ سفید خاشدہ صرف تین روپے تسموم خاشدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸ اور چڑھے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کس قدر کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہنے پائے

اخیر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲ر کی کمی کردی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

الجمعیۃ

دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

عید مبارک

تاریخ اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۷ ۲۱ ۲۵ ۲۹

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ (")

ایک کالم (")

½ کالم (")

¼ کالم

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ

ششماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ یکم شوال المکرم سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ فروری سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۱

معاصرین کے افکار و آراء

صوبہ سرحد میں تشویشناک صورت حالات (زمیندار)

آج ہم پھر حکومت کو وہی مشورہ دینا چاہتے ہیں ہم اس کے دوست اور بہی خواہ نہ سہی لیکن نادان دوستوں سے دانا دشمن کا مشورہ ہمیشہ مفید ہوتا ہے...

ماسٹر سے مذاق کرتے ہوئے جب وہ کھڑا ہوتا تو اس کی کرسی تھوڑی سی کھسکا دیتے ہیں۔ ماسٹر نیچے بیٹھنا چاہتا ہے تو دھم سے گرتا ہے...

ہمارے خیال میں حکومت کو وہ کام کرنے چاہئیں جو اس کے وقار کے لائق ہوں...

خطا ثابت کریں گے ہم کسی کی اور چھیڑیں گے

سنا ہے اُن کو غصہ میں پیٹ جانے کی عادت ہے

سرحد مقبوضہ کا تار

واقعات صوبہ سرحد کی رپورٹ

حکومت اور علمائے ملتان ہو رہا ہے

ضروری گزارش

خطوط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں ...

صدقات و خیرات کے فضائل اور عید الفطر کے مسائل

چند ضروری احکام کی تشریح

ذیل میں گزشتہ احادیث کا بقیہ اور عید الفطر کے ضروری مسائل درج کئے جاتے ہیں:۔

حدیث قدسی میں ہے اے میرے بندے خرچ کر تجھ کو دیا جائے گا۔ (بخاری مسلم)

حضرت سعد کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ...

(طبرانی۔ ابو داؤد۔ ابن حبان)

صدقۂ فطر

مسائل عید الفطر

روزے کی قضا کا بیان

"ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری مجربات کی ادویہ اس سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

اسمبلی میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر مباحثہ

صوبہ سرحد کے مظالم اور آرڈیننسوں کا تذکرہ

سرہری سنگھ گور کی تجویز کا سرکاری جواب

یکم اور ۲ فروری کو اسمبلی میں ملک کی موجودہ سیاسی حالت پر جو مباحثہ ہوا اس کی اجمالی کیفیت اور نتیجہ ہم گزشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ آج کی اشاعت میں اس مباحثہ کی تفصیلی رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔

اصل قرارداد

سرہری سنگھ گور نے سیاسی حالات کے متعلق جس تجویز کے پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا وہ حسب ذیل ہے:۔

چونکہ اس جمعیۃ کے پاس اس طریقہ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے وہ موجود ہیں جس کے ماتحت ان آرڈیننسوں کو جنہیں حکومت نے نافذ کیا ہے ملک کے مختلف حصوں میں عمال حکومت کی طرف سے استعمال کیا جا رہا ہے، نیز خصوصاً جس طریقہ پر گاندھی جی کو انہیں وائسرائے سے ملاقات کا موقعہ دینے سے پہلے نظر بند کیا گیا ہے جس کے لئے انہوں نے درخواست کی تھی اور نیز خان عبد الغفار خاں کی جلا وطنی اور مسٹر سین گپتا کی گرفتاری ...

ہدایت کی تھی۔ صوبہ سرحد کا ذکر کر کے سر جیمس نے کہا کہ وہاں کانگریس کا پروپگنڈا اچھی طرح پھیل گیا تھا اگر حکومت ذرا سی بھی تاخیر کرتی تو اس کا نہایت ہی افسوسناک نتیجہ ہوتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانگریس کے لیڈروں نے اپنے ارادوں کو ہمیشہ صاف صاف بتایا ہے کہ وہ موجودہ نظام حکومت کو الٹنا چاہتے ہیں جس کی تائید میں انہوں نے بمبئی کانگریس کی بعض گشتی مراسلوں کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں ہوم ممبر نے ان دلائل کی بنا پر جو انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کئے، سر ہری سنگھ کی اس تجویز کو حکومت پر عدم اعتماد کی تجویز سے منسوب کیا اور کہا کہ انہیں یقین ہے کہ جمعیۃ مقننہ اسے منظور نہ کرے گی بلکہ اس کے بجائے اعتماد کا اظہار کرے گی۔

سر ہیو کاک کی تقریر

سر جیمس کرار کے بعد سر ہیو کاک (یوروپین جماعت کے لیڈر) نے تقریر کی اور سر ہری سنگھ کی تجویز کی مخالفت کی ...

"دروغ گو را حافظہ نہ باشد"

"الامان" کی تردید خود "الامان" کی زبان سے

"رپورٹ" یا "زبانی بیان" — "آزاد تحقیقات" یا "پابند سیاحت"

موجودہ روش

مقالہ افتتاحیہ

صوبہ سرحد کے دہلوی وفد نے تحقیقات سرحد کے سلسلہ میں جس مداہنت سے کام لیا اور اپنے آپ کو حکومت کا آلہ کار بنا کر جو نیم سرکاری رپورٹ مرتب کی اور اس رپورٹ کے ذریعہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کو جس فریب میں مبتلا کرنا چاہا اس کو پوری طرح منظر پر لانا ہم اپنا ایک اہم اسلامی فرض سمجھتے ہیں تاکہ آئندہ ان لوگوں پر قومی معاملات میں کوئی اعتماد نہ کیا جائے اور ذمہ داری کا کوئی کام ان کی سپرد کر کے مسلم مفاد کو خواہ مخواہ نقصان نہ پہنچایا جائے ہم نے اسی لئے گذشتہ اشاعت میں مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی تمام کیفیت ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دی تھی مگر الامان جس کے ایڈیٹر مولوی مظہر الدین ہیں یہ کوشش کر رہا ہے کہ ظاہر داری سے حقیقت پر پردہ ڈال دے۔ چنانچہ ہم آج کی اشاعت میں خود الامان کی تحریروں سے اس کی تردید کر رہے ہیں اور واقعات کو ایک فیصلہ کن طریق پر عامۃ المسلمین کے سامنے رکھ کر اپنا آخری فرض ادا کئے دیتے ہیں چونکہ یہ مضمون اپنی تفاصیل کے باعث کافی طویل ہو گیا ہے اس لئے اشاعت ہذا میں مقالہ افتتاحیہ کو ملتوی کیا جاتا ہے۔

حقیقت حال

رپورٹ کا معاملہ

مولانا شفیع داؤدی کا بیان

مولانا مظہر الدین کا بیان

دہلی میں واپسی کے بعد

مولانا شفیع داؤدی کا اخبار "اتحاد" کیا کہتا ہے

"رپورٹ" پیش کی گئی اور اس پر بحث ہوئی

مولانا شفیع داؤدی کا سہ روزہ اخبار "اتحاد" جو پٹنہ سے شائع ہوتا ہے اپنی اشاعت مورخہ ۴ فروری میں رقمطراز ہے:۔

"مولانا محمد شفیع داؤدی اور مولانا مظہر الدین کی جو ڈیلیگیشن معاملات سرحد کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئی تھی اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی جس پر گرما گرم بحث ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ رپورٹ اور جو رپورٹ سرحدی وفد (یعنی نمائندگان سرحد) ... پیش کی ہے دونوں میں زبردست اختلافات ہیں ... دوسرے دن صبح کو بھی جلسہ ہوگا۔"

دہلی کے اخبار "طاقت" کا بیان

دہلی کے دو اسلامی اخبارات ... مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی جو روداد شائع ہوئی ہے ... اخبار "طاقت" ... لکھتا ہے:۔

"مجلس عاملہ مسلم کانفرنس کے اس وفد کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی جو حالات سرحد کی تحقیقات کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ... اور خلافت کمیٹی صوبہ سرحد کے نمائندے حیران رہ گئے۔ ... انہوں نے کہا کہ ہم کو اراکین وفد کی کوئی شکایت نہیں کیونکہ ان کو نہ تو کسی ذمہ دار سرحدی سے ملنے کی اجازت دی گئی ... یہ جیا رسیدہ ... ان کو جلنے کا موقع دیا گیا۔ ... غلط اور سرکاری بیانات کا مجموعہ ہے ... مگر آپ کو ایسی غلط رپورٹ منظور کر کے ہمارے حال زار پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔"

Census

نکات و لطائف

(از جناب نگار موزی صاحب)

دہلی میں یوم سرحد کے مظاہرے

جامع مسجد میں جلسہ، جلوس اور جلسہ عام

پولیس کے زبردست انتظامات اور لاریوں کا گشت

کارروائی امن کیساتھ گزر گئی

مجلس احرار اسلام کے دفتر کی تلاشی

صدر و سکرٹری مجلس احرار اسلام کے مکانوں پر پولیس کا چھاپہ

"دروغ گو را حافظہ نہ باشد"

(بسلسلہ صفحہ ۲)

(۱) تشدد روک دیا جائے۔

(ب) آرڈیننس واپس لے لئے جائیں۔

اعلان تعطیل

دہلی میں رضاکاروں کے تین جتھے گرفتار

غیر ملکی کپڑوں پر پکٹنگ

دہلی ۸ فروری۔ کل شام کے وقت کٹرہ نیل چوبان (چاندنی چوک) میں جو کہ بدیشی کپڑے کی ایک بڑی منڈی ہے۔ والنٹیروں نے پانچ پانچ کے جتھوں میں پکٹنگ کیا یہ پکٹنگ شام کے پانچ بجے سے شروع ہو گیا تھا تقریباً سوا چھ بجے کٹرہ کے پھاٹک پر ایک گورہ سارجنٹ نے پولیس کی امداد سے یکے بعد دیگرے دونوں جتھوں کو گرفتار کر لیا۔ اسی عرصہ میں لوگوں کا کافی ہجوم جمع ہو گیا اور انقلاب زندہ باد کے نعروں کے درمیان ان کو کوتوالی تک پہنچا دیا گیا۔

مذکورہ بالا جتھوں کی گرفتاری کے بعد چھ والنٹیروں کا ایک اور جتھہ نعرے لگاتا ہوا وہاں پہونچا جسکو کچھ دیر بعد پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اس جتھہ کی گرفتاری کے وقت بھی بکثرت لوگ جمع ہو گئے اور کٹرہ کی تمام دکانیں بند ہو گئیں۔

مسز آصف علی گرفتار کر لی گئیں

ایک دن پیشتر مکان کی تلاشی

دہلی ۵ فروری۔ کل پولیس کی ایک جمعیت نے مسٹر آصف علی کے مکان کا محاصرہ کر لیا اور ان کے گھر کی تلاشی لینے کی خواہش کی مسز آصف علی نے تلاشی کا وارنٹ طلب کیا جس پر پولیس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد نئی دہلی کی پولیس مکان پر آئی اور ان پمفلٹوں کی تلاشی لینے کو کہا جو اسمبلی میں پھینکے گئے تھے۔ تلاشی پر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔

دہلی ۶ فروری۔ کل رات کو مسز آصف علی پرا ٹھے والی گلی میں تقریر کر رہی تھیں کہ خان صاحب عبد الحامد چالیس سپاہیوں کے ہمراہ وہاں پہنچے اور ان کو گرفتار کر لیا۔ آپ اپنی کار میں بیٹھ کر کوتوالی چلی گئیں۔

حکومت کشمیر کا سرکاری اعلان

کوٹلی تحصیل میں ۲۸ گاؤں جلائے گئے

جموں ۸ فروری۔ حکومت کشمیر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کوٹلی تحصیل میں ۲۸ مواضعات جلائے جا چکے ہیں۔ پونچھ میں صورت حالات بدستور ہے۔ باقی علاقہ کی حالت فوج کی نقل و حرکت کے باعث بہتر ہو گئی ہے۔ پونچھ اور نواحی علاقہ پر ہوائی جہاز پرواز کرتے ہیں امید ہے کہ فوج جلد پونچھ پہنچ جائے گی۔

گورنر بنگال پر ریوالور کے پانچ فائر

بیس سال کی ایک بنگالی عورت کا گورنر پر حملہ

ہز ایکسلنسی بال بال بچ گئے

کلکتہ ۶ فروری۔ کل کلکتہ یونیورسٹی میں جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر جب ہز ایکسلنسی سر اسٹینلے جیکسن گورنر بنگال تقریر کر رہے تھے تو ایک بیس سال کی بنگالی لڑکی نے آپ پر پانچ دفعہ ریوالور کے فائر کئے مگر ہز ایکسلنسی بال بال بچ گئے۔ لڑکی اپنی جگہ سے اٹھی اور گورنر کے قریب قریب ذمیں فٹ کے فاصلہ پر بیٹھ گئی۔ اس کے بعد اس نے گورنر پر ریوالور سے فائر کئے جس کے باعث ایک پروفیسر جو گورنر کے پیچھے بیٹھا تھا زخمی ہو گیا۔ حسن سہروردی وائس چانسلر یونیورسٹی نے اپنی جگہ سے اٹھ کر لڑکی کو پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ مزید چار فائر کرنے سے لڑکی کو باز نہ رکھ سکے۔ گورنر ایک طرف کو کھڑے ہو گئے اور گولیاں ایک تختہ پر جا لگیں۔ لڑکی کی گرفتاری کے بعد گورنر نے اپنی تقریر ختم کر دی۔ جس وقت گورنر ہال سے رخصت ہونے لگے تو حاضرین نے آپ کو چیئرز دیئے۔ اور یونیورسٹی کی مجلس انتظامیہ نے فوراً ایک اجلاس کر کے اس حادثہ پر اپنے تاسف کا اظہار کیا اور گورنر کے بال بال بچ جانے پر ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

۲۳ دسمبر ۱۹۳۰ء کو گورنر پنجاب پر ہری کشن نے فائر کئے تھے جس کے باعث گورنر مذکور کو زخم آئے اور حملہ آور کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ اس کے سات ماہ بعد ۲۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو فرگوسن کالج پونہ میں گوگیٹ نامی ایک طالب العلم نے سر ارنسٹ ہٹسن قائم مقام گورنر بمبئی پر ریوالور سے حملہ کیا مگر آپ بال بال بچ گئے۔ حملہ آور کو ایک طویل میعاد کی سزا دی گئی اب یہ تیسرا حملہ ہے جو بنگال کے گورنر پر کیا گیا۔

صوبہ سرحد کے مواضعات پر جرمانے

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا بیان

پشاور ۵ فروری۔

ہندواڑہ (کشمیر) میں پولیس و مجمع کا تصادم

حملہ آوروں نے قصبہ کو محصور کر لیا

جانبین سے گولیوں کی بارش

جموں ۱۰ فروری۔ ہندواڑہ سے یہاں اطلاع آئی ہے کہ مجمع نے پولیس پر حملہ کر دیا جو باہر سے ایک جگہ جمع ہو گیا تھا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا آخر اس نے فائر کر دئے۔ مقتولین اور مجروحین کی تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ہے۔

خان عبد الغفار خان کا مکان جلا دیا گیا؟

پشاور ۸ فروری۔ فری پریس کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ اتمان زئی میں خان عبد الغفار خان کا مکان جلا دیا گیا ہے اور مکان کی اراضی پر ہل چلا دیا گیا۔

مالگذاری، آبیانہ اور تقاوی کی معافی

چیف کمشنر صاحب کا اعلان

جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا وفد

چیف کمشنر کے دربار میں مظالم کے خلاف صدائے احتجاج

محاکم شرعیہ کے قیام کا مطالبہ

محمد یوسف بنوری۔ نائب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد

بمبئی میں امن عامہ کو شدید خطرہ

پولیس کو گولی چلانے کے اختیارات

حضرت شیخ الاسلام چترال کا اعلان

تصویر کشی حرام ہے

کانپور میں ہندو مسلمانوں کے درمیان جھگڑا

مسجد کے سامنے باجہ بجایا گیا

کشمیر کی بغاوت کے جھوٹے افسانے

نامہ نگار اسٹیٹسمین کا بیان

مصارف حج کے متعلق دشمنان اسلام کا غلط پروپیگنڈہ

امسال حجاج کے مصارف میں کوئی اضافہ نہ ہوگا

حکومت حجاز کی طرف سے ایسوسی ایٹڈ پریس کی غلط بیانی کی تردید

نیاز مند اسماعیل غزنوی

چینی قلعوں پر جاپان کی زبردست گولہ باری

امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی شرائط کو جاپان نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

جاپانی امیر البحر کی خودکشی۔ اٹلی کے جنگی جہاز روانگی

جزائر غرب الہند میں قیامت خیز زلزلہ

تمام شہر ویران و سنسان ہو گیا

پانچ سو ہلاک اور ایک ہزار زخمی

امریکہ نے سوا ارب ڈالر کا سونا جمع کر لیا

کساد بازاری کا سبب سونے کا جمع کرنا ہے

جرمن طیارے ایرانی حدود سے نہیں گزر سکتے

اجازت دینے سے ایران کا انکار

ڈوگروں کے ہاتھوں مسلمانوں کا بے دریغ قتل

ہندو سبھا کے کارندے قتل کا پرچار کر رہے ہیں

وائسرائے کے نام تار روک لئے گئے

جاپان نے ہاربن پر قبضہ کر لیا

شہر میں مال و اسباب اور لاشوں کے ڈھیر

گولہ باری سے ایک میل کی آتشی دیوار

ہاربن میں قیامت خیز منظر

صوبہ سرحد میں اصلاحات

ہم امور تصفیہ کے بعد سفارشات مرتب کی جا رہی ہیں

اسمبلی میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر مباحثہ

(بسلسلہ صفحہ دوم)

کوہاٹ میں چودہ آدمیوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔

مسٹر عبد المتین چودھری۔ وہاں تو ۸ آدمی مارے گئے تھے؟

سر ایولین:۔ خیر تعداد کچھ بھی ہو لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ ان بہادر لیکن گمراہ انسانوں کا خون عبد الغفار پر ہے۔

سر ایولین نے مولانا شفیع داؤدی کی تقریر کا حوالہ دیکر اس کے جواب میں کہا کہ "میں بھی ابھی حال ہی میں صوبہ سرحد سے لوٹ کر آیا ہوں میں ان سب اوراق کے رفیق سفر سے وہاں ملا تھا مسٹر داؤدی نے حقیقتاً وہاں کے افسروں کی ذہنیت کا جسکا انہوں نے ابھی تذکرہ کیا ہے اس وقت انکشاف نہیں کیا تھا۔ انہوں نے وہاں ان سے کچھ نہیں کیا کہ ان کی نقل و حرکت پر پابندیاں ہیں بلکہ انہوں نے ڈپٹی کمشنر کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے انہیں امداد دی اور آسانیاں بہم پہنچائیں جناب یہ عرض کرونگا کہ صوبہ سرحد کے افسروں کی ذہنیت پر انہیں صفائی کا موقعہ دئے بغیر اعتراض کرنا صریحاً انصاف کے خلاف ہے۔

سر ایولین ہاول نے کہا کہ اگر ان کے علم میں کوئی بے عنوانی آئے تو وہ اس کی تحقیقات کیلئے تیار ہیں۔ آرڈی نینسوں کے متعلق انہوں نے کہا کہ حکومت کا ارادہ وہاں قائم رکھنے کا نہیں۔ حکومت نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ اصلاحات کو جلد سے جلد نافذ کر دے گی اور یہ اس کی انتہائی کوشش کرے گی کہ اہل سرحد کا اعتماد عمل سے حاصل ہو جائے۔

سر ایولین۔ ہاول کے بعد مسٹر پی داس۔ مسٹر این ایم جوشی۔ مسٹر جگت رام پوری نے تجویز کی موافقت میں اور مسٹر آر ایس شرما نے مخالفت میں تقریریں کیں۔

حضرت مفتی صاحب کا ذکر

آخر میں شاہ مسعود احمد صاحب نے تقریر کی جس کے بعد اجلاس دوسرے دن کے لئے ملتوی ہو گیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ جہانتک خان عبد الغفار خاں کا تعلق ہے وائسرائے سے ملاقات کی درخواست کرکے قصور کیا۔ لیکن مسٹر گاندھی جی نے ... انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی سوال کیا اگر سرحد کے مظالم کی خبریں غلط ہیں تو حکومت نے مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کو اس صوبہ میں جانے کی اجازت کیوں نہیں دی؟ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کی تحقیقات کا جو نتیجہ ... لوگوں کو کوئی یقین نہ آئیگا ضرورت ہے کہ حکومت کامل طور پر آزاد تحقیقات کرائے۔ آخر میں انہوں نے موجودہ صورت حال کے سلسلہ میں حکومت سے درخواست کی کہ وہ اس کی اصلاح کرے لوگوں کو تعاون کا موقعہ دے۔

سہ شنبہ کی کارروائی

سہ شنبہ کی جمعیۃ مقننہ کے اجلاس میں دو شنبہ کا نا تمام مباحثہ ختم ہوا اور بالآخر حکومت نے ... سرحد کے معاملات پر ... تقریریں ہوئیں ... کو بیان کیا گیا۔ بعض تقریریں قانونی نقطہ خیال سے نہایت اہم تھیں اور ان میں ... دلائل پیش کئے گئے ... آرڈی نینسوں کی بعض دفعات پر نکتہ چینی کی ... مسٹر کاؤس جی جہانگیر نے ... مولانا شفیع صاحب بہادر کی تقریر صوبہ سرحد کے مسلمانوں کی حمایت میں خصوصاً ممتاز کہی جا سکتی ہے۔ انہوں نے اپنی پر جوش تقریر میں اسلام اور جب وطن کے تعلق پر روشنی ڈالی ... سر عبد الرحیم کی تقریر بھی ... ہم تھی لیکن ان سب تقریروں کا جواب دیا گیا ... حکومت کی حمایت میں ... ہم تھیں۔

مسٹر ایس سی متر کا دعوے

سب سے پہلے مسٹر ایس سی متر (بنگال) نے تقریر کی۔ تجویز کی تائید کرتے ہوئے انہوں نے حکومت کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ ہندوستانیوں میں جب الوطنی ... کسی طرح دبایا نہیں جا سکتا ...

سرحد کے واقعات کی تحقیقات

اگر ہندوستان نے موجودہ دور کی مصیبتوں کو برداشت کر کے حاصل کیا تو پھر اسے اپنی آزادی کا حق حاصل ہوگا اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا انہوں نے اپنی تقریر میں جا بجا سرحد کے واقعات کا بھی ذکر کیا۔

مسٹر انگلیس (یا دسورت) کی تقریر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ باوجود ایک گجراتی ہندو کے انہوں نے صوبہ سرحد کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر حکومت اگر تجویز کے بیان کردہ اجزا کو عدم اعتماد کی تجویز کہکر مسترد کرنا چاہتی ہے تو کرے لیکن صوبہ سرحد کے واقعات کی تحقیقات کے مطالبہ کو کیونکر مسترد کر سکتی ہے انہوں نے بھی تجویز کی تائید کی اور آرڈی نینسوں کو جبیبہ مقننہ کے رو برو پیش کرنے کی شکایت کی۔

ایک سندھی کی تقریر

مسٹر لالچند نولرائے (سندھی) نے بھی تجویز کی تائید کی اور کہا کہ گورنر جنرل کے ہاتھ آرڈی نینس بنانے کے اختیارات امن و سکون کو قائم رکھنے کے لئے دئے گئے تھے جنگ و جدل کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے تھے۔

ڈپٹی پریسیڈنٹ کی تقریر

مسٹر شنمکھم چیٹی ڈپٹی پریسیڈنٹ نمائندہ مدراس کی تقریر بڑی حد تک اعتدال پسند تھی۔ انہوں نے ہوم ممبر کے اس بیان کی مختلف واقعات کو پیش کرکے تردید کی کہ آرڈی نینسوں کو اعتدال کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے۔ سب سے پہلے تو انہوں نے کوئم ٹور میں کانگریسی رضاکاروں کے پٹنے کی خبر ... انہوں نے اپنی تقریر میں حکومت ہند پر یہ الزام لگایا کہ اسی کے اشارہ پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے انہوں نے اخبارات کے تاروں کے روکے جانے اور اسی قسم کی دیگر شکایات کا بھی اپنی تقریر میں حوالہ دیا۔

سر عبد الرحیم کا سرحد کے واقعات پر احتجاج

سر عبد الرحیم نے اپنی تقریر میں کہا کہ انہوں نے جس وقت صوبہ سرحد کے آرڈی نینسوں ...

یوروپین جماعت پر حملہ

کچھ کیا اس میں وہ حق بجانب تھی۔

مسٹر کے سی نیوگی نے اپنی تائیدی تقریر میں سب سے زیادہ یوروپین جماعت کو نشانہ ملامت بنایا۔ انہوں نے انگلستان کے حکومت پرست اخبارات اور یوروپین ایسوسی ایشن پر یہ الزام لگایا کہ وہی متشددانہ پالیسی کی ذمہ دار ہیں۔

تحریک کو پیس ڈالو

کنور رگھبیر سنگھ نے تجویز کی زبردست مخالفت کی اور کہا کہ جو شخص قانون کو پامال کریگا اسکو اس کی سزا ضرور ملے گی۔ انہوں نے صوبجات متحدہ میں عدم ادائے لگان کا ذکر کرکے کہا کہ اس نے سارے صوبہ کے امن و امان کو خاک میں ملا دیا ہے اور کسانوں کو در غلا کر لگان ادا کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

سر ذوالفقار علی خاں کی تقریر

سر ذوالفقار علی خاں کی تقریر حیرت انگیز تھی انہوں نے بھی تجویز کی مخالفت کی اور آرڈی نینس کے اجراء کے وقت وہ ان کی مخالفت کر چکے تھے۔ انہوں نے غیر سرکاری طبقہ کو مخاطب کرکے کہا کہ وہ حکومت کو سکون کے ساتھ اصلاحات کو نافذ کرنے کا موقعہ دے اور خواہ مخواہ شورش برپا نہ کرے۔

ایک سکھ سردار کی تائید

سردار سنت سنگھ نے بھی تجویز کی تائید میں تقریر کی۔ انہوں نے اخبار "اسٹیٹسمین" کے کچھ اقتباسات پیش کرکے یہ ثابت کیا کہ گاندھی جی کی گرفتاری ان کے ہندوستان آنے سے قبل ہی طے ہو چکی تھی اور یہ فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ ان کو یہاں آنے کے بعد جلد ہی گرفتار کر لیا جائیگا انہوں نے کہا کہ وہ حکومت کے ساتھ انتہا تک عمل کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں لیکن حکومت خود اسے ٹھکرا رہی ہے۔

ایک یوروپین کی تقریر

مسٹر اسٹڈ نے تجویز کی سخت مخالفت ...

مخالفت کی بنیاد رکھ چکا ہے۔

سر کاؤس جی:۔ دیگر دفعات کو بھی اسی طرح پیش کرکے ان پر نکتہ چینی کی انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ ان آرڈی نینسوں کی بعض دفعات اس قسم کی ہیں کہ ان پر احتجاج کرنا لازمی ہے وہ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک حکومت کے ساتھ تعاون اور رشتہ اتحاد کی حمایت کریں گا۔

ایک رائے صاحب کی تائید

رائے بہادر ہربلاس شاردا (شاردا ایکٹ والے) نے بھی تجویز کی حمایت میں تقریر کی۔ انہوں نے بھی آرڈی نینس کی بعض دفعات پر سخت اعتراض کیا اور لا ممبر کو مخاطب کرکے سوال کیا کہ وہ انہیں کس طرح اصول قانون سازی کے مطابق قرار دے سکتے ہیں۔

مولانا مرتضیٰ صاحب کی تقریر

مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر نے بھی تجویز کی تائید کی۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری بنچوں سے اب تک کسی ایک مقرر نے بھی مسٹر سین گپتا کی گرفتاری کی وجہ نہیں بیان کی ہے۔ انہوں نے صوبہ سرحد کے واقعات کا ذکر کرکے بتلایا کہ اگر کوئی دوسری مہذب حکومت ہوتی تو خان عبد الغفار خاں کی امن کوشش پر انعام دیتی کہ انہوں نے سرحدی قبائل سے انگریزوں کی خونریزی کے جذبہ کو دور کیا اور ان میں عدم تشدد کا جذبہ پیدا کیا۔ ... اگر ان میں صبر اور ضبط کا جذبہ پیدا نہ کیا جاتا تو وہ اپنے بھائیوں کا خون چپ چاپ برداشت نہیں کر سکتے تھے ...

مجبوب عاشق کے قدموں پر

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

لکڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

سفوف اصلاح

دواساہ

ماء الحیات

الگزرائل

روغن عشرت

رجوننگ

حقیقی بیان اور سابق شمس العلماء ضیغم اللہ خاں کا ادعا

قاضی محمد سلیمان صاحب

منیجر سلمان ... صوبہ پنجاب

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۵۲۵ سنہ ۱۹۳۱ء

بعدالت جناب سید خورشید حسن صاحب سب جج بہادر اناؤ

بابو سری نرائن ولد بابو پراگ نرائن قوم کھتری ساکن اناؤ مدعی

بنام نند داس وغیرہ ساکنان نیگوڑہی پرگنہ و ضلع اناؤ مدعا علیہم ...

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ فروری ۱۹۳۲ء بوقت دس بجے اصالتاً یا معرفت وکیل ... حاضر ہو ...

آج بتاریخ ۹ ماہ جنوری ۱۹۳۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

... ہر انسان سمجھتا اور خوب جانتا ہے کہ اس دور فتن میں اس قحط الرجال میں اور اس غربت و فلاکت کی حالت میں ہندوستان میں سب سے زیادہ مسلمان ہی شامل ہیں۔ لیکن فریضہ حفاظت اسلام اور حکم خدا و رسول کی ہر حالت میں اشاعت کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کے استحکام اور غیروں کے حملوں کے رفع کی ضرورت ہے اس لئے انجمن ہدایت الاسلام اپنے کام اور خدمات کی نسبت سے مسلمانوں کی توجہ کی زیادہ حقدار ہے۔

مسلمان اگر اپنے غریب جاہل مسلم بھائیوں کے دین و ایمان کی حفاظت اپنا فرض سمجھتے ہیں تو انجمن ہدایت الاسلام گنگاپور سٹی کی مالی امداد کرکے اجر عظیم حاصل کریں۔

سید احمد نگینوی سکرٹری

انجمن ہدایت الاسلام گنگاپور سٹی ریاست جے پور

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مسلمانوں کی خودداری و ارجمندی کا امتحان

حب مشتہی

معدہ کی بیماریوں کا آب حیات

حب مشتہی آفس چرتھاول مظفر نگر

شربت اکسیر

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

جریان

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

عید کے روز کیلئے نادر تحفہ

دلہن بہار تیل

دلہن بہار تیل کے اوصاف

بال جڑ سے کالا

لاثانی قرآن مجید

مقویات سر تاج عالم

وید شاستری۔ جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ایس۔ اے۔ بی بخش اینڈ کمپنی

سول اسٹپنول

SOL

560

ہندوستان بھر کے لئے

چار نکاح کیجئے

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ فروری سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۲

معاصرین کے افکار و آراء

آزاد تحقیقات کا موقع ہی نہیں ملا

سرباول اور شفیع داؤدی (ریاست)

دنیا حیران تھی کہ سرحد کے المناک واقعات کی آزاد تحقیقات کس طرح ممکن ہے ...

سرحدی وفد کی بے نقابی (البشیر)

اگرچہ مولانا شفیع داؤدی کی مرسلہ روداد سے یہ پایا جاتا ہے کہ صوبہ سرحد ...

مولوی شفیع داؤدی کی قلابازیاں

عربی نصاب کے ارباب بست و کشاد سے مؤدبانہ اپیل

نصاب میں اصلاح اور طلباء میں خودداری پیدا کرنے کی ضرورت

(از محمد میاں صاحب ناظم جمعیۃ علماء مراد آباد)

(۱) یہ ظاہر ہے کہ اس نصاب کے کسی باب میں قرآن پاک یعنی علوم اسلامیہ کی روح ...

ماء اللحم خاص الخاص اور مفرح عنبری اور ہماری دیگر مقوی ادویہ کے استعمال سے نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے ۔ فہرست مفت ۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

اگر صحت پیاری ہے تو

رسالہ ہمدرد صحت طلب فرما کر اپنے مطالعہ میں رکھئے آپ اصول حفظان صحت سے واقف ہو جائیں گے اور کوئی بیماری پاس نہ آئے گی اس کے ہمراہ سات سو مجرب اور زود اثر ادویات کی فہرست مفت مع جنتری روانہ کی جاتی ہے اس فہرست میں ایسی ایسی دنیا کی لاثانی اور مجرب ادویات ہیں جن کے ذریعہ آپ ہر بیماری کا علاج خود گھر بیٹھے باآسانی کر سکتے ہیں۔

ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

اگر بچوں کی تعلیم کے لئے

آپ کسی ایسے قابل تجربہ کار نیک مزاج اور اعلیٰ ... استاد کی تلاش میں ہیں ... تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

ایم ۔ ایچ ۔ معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی

کرامات شعر ...

کلام الٰہی کا معجزہ اور خطیات بزرگان کا عینی مشاہدہ ...

دار البرکات روحانی دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور ... تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں ۔ مرد ۔ عورت ۔ بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں ۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MOF: CO: INDIA
POST BOX 88 KARACHI

دمہ ۔ بواسیر ۔ سوزاک ۔ کوڑھ ۔ سفید داغ اگر دوا کرتے کرتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ ہو تو دام واپس ...

رمضان المبارک کا سب سے بہتر اور مقدس تحفہ

علماء صلحاء محدثین مفسرین نوابوں اور بادشاہوں کا پسندیدہ

قرآن شریف

مسلمانوں کیلئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

سب سے بڑی ضمانت

اس قرآن مجید کے قابلقدر اور عدیم النظیر تحفہ ہونے کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے تاجدار دکن حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے اور شیخ المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مفتی اعظم صدر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سید الاسلام حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب مرحوم حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی وغیرہم جیسے متبحر اور مقدس علماء نے اسے بیحد پسند فرمایا ہے اور نہایت پرزور الفاظ میں مسلمانوں سے اسکے متعلق سفارشیں کی ہیں رمضان المبارک میں ایک مسلمان کیلئے اس پانچ ترجمے والے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دوسرا تحفہ نہیں ہو سکتا خود طلب فرمایئے اپنے عزیزوں کے لئے منگائیے اور دوستوں کو ہدیہ کے طور پر دیجئے۔

خصوصیت

صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کمال احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عـہ/ علاوہ محصولڈاک فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

صرف رمضان المبارک کیلئے

پانچ قرآن شریف ایک ساتھ منگانے کی صورت میں ہدیہ کی کل رقم پر عـہ/ کم کر دئے جائیں گے

رمضان شریف میں

گھروں کو نور اسلام کی شعاعوں سے منور کر دینے والا

قرآن مجید

اس شان کا انتہائی خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جن سے بہتر لکھنے والا ہندوستان میں کوئی دوسرا خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت کھٹی کی گئی تھی جنہوں نے در دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے۔ جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہر مؤمن کا فرض ہے

کہ وہ رمضان شریف کے مقدس مہینہ میں ہم سے نورانی قرآن مجید طلب کر کے آپ تلاوت کرے اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے استطاعت دی ہے وہ کافی تعداد میں منگا کر غریبوں طالب علموں مسجدوں یتیم خانوں اور مدرسوں میں مفت تقسیم کریں اور اللہ کے ذکر کو گھر گھر پھیلا کر اس کی رحمتوں سے اپنے دامن بھر لیں۔ یہ قرآن شریف معرا اور مترجم دونوں قسم کا چھپوایا گیا ہے ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جس کی مقبولیت کے متعلق کچھ کہنا آفتاب کو شمع دکھانا ہے ہدیہ بغیر ترجمہ صرف عـہ/ بلا جلد علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸/ اور چمڑے کی جلد کا عـہ/ ہدیہ کے علاوہ لیا جائے گا۔

ہدیہ مترجم قسم اعلیٰ کاغذ سفید خاشدہ صرف تین روپے قسم دوم خاشدہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کے ۸/ اور چمڑے کی جلد کا عـہ/ ہدیہ کے علاوہ ہوگا۔

شوال تک خاص رعایت

یہ تو آپ خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان دونوں نایاب قرآن مجیدوں کا ہدیہ کس قدر کم رکھا گیا ہے لیکن ہماری دلی خواہش ہے کہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کا کوئی گھر ان مقدس تحفوں سے خالی نہ رہے لہذا اخیر شوال تک کیلئے ذیل کی رعایتوں کا مزید اعلان کیا جاتا ہے۔

پانچ قرآن مجید سے زائد طلب کرنے کی صورت میں ہر روپیہ پر ۲/ کی کمی کر دی جائے گی۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۸ شوال المکرم ۱۳۵۰ ہجری

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

Copy of the letter from the hon. Sir Evelyn Howell to the hon. Lt. Col. Sir Ralph Griffith, KT., C. I. E., Chief Commissioner, North-West Frontier Province, dated New Delhi, January 1902.—

My dear Griffith,—This letter will be presented to you by Maulvi Shafee Daudi, member of the Legislative Assembly and at present secretary of the All-India Muslim Conference who with one or two other members has been charged by that conference with the duty of ascertaining the actual condition of affairs in the North-West Frontier Province about which some wild and disturbing rumours have been current in the Punjab and in Delhi. Maulvi Shafee Daudi and the other members of his party are only concerned to ascertain the facts for the information of the conference and rely upon you to put them in the way of ascertaining the truth. They have underteken to go straight to Peshawar and while in the North-West Frontier Province to be generally guided as to their actions by yonr advice.

I may add that Maulvi Shafee Daudi is an old friend of mine and I am sure that you will find such personal relations as you may have with him as agreeable as I have always done.—Yours sincerly,

(Sd.) E. B. Howell.

نقل خط مرسلہ آنریبل سر ایولن ہاول بنام آنریبل لفٹنٹ کرنل سر الف گریفتھ کے۔ ٹی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد

نئی دہلی ۹ جنوری ۱۹۳۲ء

مائی ڈیر گریفتھ! میرا یہ خط مولوی شفیع داؤدی رکن مجلس مقننہ و حال سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس آپ کی خدمت میں پیش کریں گے جن کے سپرد کانفرنس مذکور نے یہ کام کیا ہے کہ وہ ایک یا دو ارکین کو اپنے ساتھ لے کر…

اخبارات کا ایک جائزہ حق

حق و باطل کا فیصلہ

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

(کہدو کہ حق نمودار ہوگیا اور باطل نابود ہوا، اور یقیناً باطل اسی لئے تھا کہ نابود ہو جائے)

ہندوستان کا اخبار بین طبقہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ۹ جنوری کو جب صوبہ سرحد کا "شاندار" وفد دہلی سے روانہ ہوا ہے اور اس کے دونوں ارکین چلتے وقت ۱۲ جنوری کے الامان میں اپنے بلند بانگ اعلانات شائع کرا کے اپنی جگہ پر مطمئن…

بیگانہ، سرکاری اور غیر سرکاری، غرض ہر عقیدہ اور ہر مسلک کے مسلمان کو پوری طرح یہ یقین دلا دے کہ ان حضرات نے قوم کو دھوکہ دینے کی مجرمانہ کوشش کی ہے۔ بغیر اس کے حق کی وہ مکمل فتح جو ازل سے اس کی قسمت میں ہے کسی طرح…

ابابیل و اکاذیب کا طوفان

آفتاب حقیقت کا طلوع

تائید غیبی

ہم درج ذیل کرتے ہیں تاکہ کسی کو تاویل یا کج بحثی کا موقع بھی باقی نہ رہے۔

Copy of the letter from Sir Evelyn Howell to Maulvi Shafee Daudi, M. L. A., dated New Delhi, January 2, 1932.—

My dear Maulvi,

With reference to our conversation of this morning I enclose a letter of introduction to the Chief Commissioner. I have informed him that you and the other members of your party whose numbers are not likely to exceed three and of whose probable composition I have informed him will arrive in Peshawar by the 11 o'clock train on Monday, Jan. 11, with the object of finding out for the information of the All-India Muslim Conference the actual condition of the affairs in the North-West Frontier Province. I have also told him that you on behalf of your party have agreed to go straight to Peshawar and to be generally guided by his advice as to your action while in the North-West Frontier Province. If there is anything further that I can do for you, I trust that you will let me know and will inform me as soon as possible who the actual members of your party will be.—

Yours sincerly.

(Sd.) E. R. Howell.

نقل خط مرسلہ سر ایولن ہاول بنام مولوی شفیع داؤدی ایم۔ ایل۔ اے۔

دفتر خارجہ نئی دہلی مورخہ ۲ جنوری ۱۹۳۲ء

مکرمی مولوی۔ ہمارے درمیان آج صبح کو جو گفتگو ہوئی تھی اس کے…

کتمان حق کی سعی

اسمبلی میں حکومت نے نام نہاد تحقیقات کا راز فاش کردیا

مولانا شفیع داؤدی کی پارٹی کو مخصوص شرائط کے ماتحت دعوت دی گئی تھی

(بیان سر ایولین ہاول)

انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ شرائط کی پابندی کریں گے

(مکتوب سر ایولین ہاول)

وزیر خارجہ سے مولانا داؤدی کی خفیہ ملاقات اور خط وکتابت

ہندوستان کے مسلمان ان تفصیلات کو غور سے پڑھیں

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ صوبہ بہار کے ایک رکن بابو گیا پرشاد سنگھ نے اسمبلی میں مولانا شفیع داؤدی کے نام نہاد سرحدی وفد کے متعلق چند سوالات کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ ۱۰ فروری کے اجلاس میں یہ سوالات پیش ہوئے اور چونکہ ان کا تعلق سر ایولین ہاول سکرٹری پولیٹیکل اینڈ فارن ڈیپارٹمنٹ سے تھا اور وہ اسمبلی کے مخصوص آئینی اختیارات و حقوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر مجبور تھے…

کہاں مولانا شفیع داؤدی کو دعوت دی گئی تھی

صدر جمعیۃ العلماء کو اجازت نہیں دی گئی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے بیان کی تصدیق

خفیہ خط وکتابت

سر ہاول کا تعارفی خط چیف کمشنر صوبہ سرحد کے نام

سر ہاول کا خط مولانا شفیع داؤدی کے نام

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

جنگ عظیم میں اسلامی ممالک کی حیثیت

ترکوں کی بربادی انگلستان اور فرانس کی گردن پر

علامہ زرکشی طرابلسی کا ایک تاریخی لیکچر

علامہ زرکشی طرابلسی ایک مدت سے حرمین شریفین میں قیام پذیر ہیں اور جب سے یہاں اقامت فرمائی ہے اس وقت سے سیاسیات سے آپ بالکل علیحدہ ہوگئے ہیں۔ آپ طرابلس کے ایک مشہور قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں…

شریف حسین سے معاہدہ اور اس کی حقیقت

اسلامی ممالک اور حلفاء

حکومت حجاز کیلئے ایک نیا خطرہ

خلیج فارس میں تہیب پیدا کرنے کی کوشش

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقدمہ

عدالت میں ڈیڑھ سو گواہان صفائی کی فہرست

گواہان صفائی کے متعلق مجسٹریٹ کا حکم

دہلی ۱۴ فروری۔ کل مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقدمہ مسٹر الیسر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب نے تقریباً ڈیڑھ سو گواہان صفائی کی فہرست داخل کی تھی جس میں دہلی اور بیرون دہلی کے عمائدین، اہل قلم اور سربرآوردہ لیڈر شامل تھے لیکن مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ شہر دہلی کے صرف بارہ اور بیرون دہلی کے دس گواہوں کی شہادت لی جاسکتی ہے نیز بیرون دہلی کے گواہوں کو عدالت میں طلب نہیں کیا جائیگا بلکہ سوالات ان کے پاس روانہ کر دیئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ مقدمہ کی سماعت ۲۰ فروری کو ہوگی۔ اس لئے مقدمہ ملتوی کر دیا گیا۔ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا مقدمہ مسٹر الیسر کی عدالت میں ۱۵ فروری کو ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں مسموع ہوگا۔

مولانا شوکت علی کی وائسرائے سے ملاقات

وقت آگیا ہے کہ ہم برطانی پیشکش کو قبول کریں"

موجودہ پریشانی کی ذمہ داری گاندھی جی پر

دہلی ۱۴ فروری۔ مولانا شوکت علی نے کل وائسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد اسٹیٹسمین کے نمایندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ "وقت آگیا ہے کہ ہم ہندوستانیوں کو پیشکش قبول کرلینی چاہئے"۔ مولانا نے وائسرائے سے سیاسی معاملات پر دیر تک تبادلہ خیال کیا۔ مولانا نے مزید فرمایا کہ انگلستان اور ہندوستان کے تمام ذمہ دار انگریز حالات کی تبدیلی کے خواہاں ہیں اور وہ ہندوستانیوں پر حکومت کرنا نہیں بلکہ ان کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں۔ برطانوی انسان کی خواہش ہے کہ وہ ہندوستان سے دوستانہ تعلقات قائم کریں۔ موجودہ پریشانی اور اضطراب کی ذمہ داری گاندھی جی پر عائد ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا میں تمام ہندوستانیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جدید طریقہ کو آزمائیں۔ مولانا نے وائسرائے بہادر کو ان کی مساعی پر خراج تحسین ادا کیا جو وہ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین مصالحت کرانے میں کر رہے ہیں۔ لیکن آپ نے مسٹر گاندھی پر الزام لگایا کہ وہ موجودہ بربادی اور مسلمانوں کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔

ہندوستان میں سپریم کورٹ کا قیام

اسمبلی میں تجویز منظور ہوگئی

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ آج اسمبلی نے تمام دن مسٹر بھگت رام پوری کے اس ریزولیوشن پر بحث کی کہ ہندوستان میں جلد شاہی عدالت قائم کی جائے۔ حکومت غیر جانبدار رہی غیر سرکاری ممبران میں اختلاف رائے تھا۔ رائے شماری پر ریزولیوشن ۲۴ کے مقابلہ پر ۵۰ آرا سے پاس ہوگیا۔

مسز آصف علی کے مقدمہ کا فیصلہ

قید محض اور جرمانہ کی سزا

دہلی ۱۴ فروری۔ آج مسٹر اے الیسر سٹی مجسٹریٹ نے جیل میں اجلاس کیا۔ مسز آصف علی کا مقدمہ پیش ہوا۔ سوال عدالت پر مسز موصوف نے کہا کہ میں نے کانگریس کی امداد کی ہے۔ میرے خیال میں کانگریس ایک قانونی جماعت ہے۔ حکومت ہند خلاف قانون جماعت ہے۔

عدالت نے مسز آصف علی کو چھ ماہ قید محض اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ عدم ادائیگی جرمانہ ۶ ماہ قید مزید بھگتنی ہوگی۔ عدالت نے اے کلاس میں رکھے جانے کی سفارش بھی کر دی ہے۔

نظر بندوں کو دوسری جگہ منتقل کرنیکے اختیارات

چیدہ کمیٹی کو سپرد کرنے کی تجویز منظور ہوگئی

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ آج ایوان اسمبلی میں سر جیمس کرار نے ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کے مسودہ قانون کو چیدہ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک کی جو پاس ہوگئی۔ مسٹر سی ایس رنگا آئر نے اصول کی بنا پر مسودہ قانون کی مخالفت کی اور کمیٹی کا ممبر بننے سے انکار کیا۔ مسٹر بی داس نے بھی مخالفت کی۔ سر عبدالرحیم نے کہا کہ اندی پینڈنٹ اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ مسٹر سی سی بسواس نے سر جیمس کرار گورنر بنگال پر حملہ کی مذمت کی۔ سر ہری سنگھ گوڑ نے بھی حمایت کی۔

بل کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ماتحت لوکل گورنمنٹ کو یہ اختیارات ہوں کہ وہ خطرناک نظر بندوں کو کسی دوسرے صوبہ کی جیلوں میں منتقل کر سکے۔

سر شاہ سلیمان چیف جسٹس مقرر کر دیئے گئے

نئی دہلی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا کہ ملک معظم نے جسٹس سر شاہ سلیمان کو الٰہ آباد ہائیکورٹ کا چیف جسٹس مقرر کر دیا ہے۔

مسٹر یجنالڈ کو گاندھی جی کی توہین کا صلہ

کونسل چیمبر سے تصویر اتاری گئی

بمبئی ۱۴ فروری۔ مسٹر یجنالڈ گریک نے گاندھی جی کے خلاف جو الفاظ استعمال کئے تھے ان کے خلاف ایجی ٹیشن کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مسٹر یجنالڈ کی تصویر کونسل چیمبر سے ہٹا دی گئی ہے۔ مسٹر یجنالڈ گریک صوبجات متوسط میں چیف کمشنر تھا۔

گول میز کانفرنس کی مجلس حق رائے دہی کا اعلان

بلا واسطہ طریق انتخاب خواتین اور پست اقوام کیلئے نشستیں

خواتین کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہونگے

مدراس ۱۳ فروری۔ حق رائے دہی کی کمیٹی نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں ۱۱ فروری کے اجلاس کی کارروائی کا خلاصہ دیا گیا ہے۔

اعلان میں مذکور ہے کہ طریق انتخاب کے متعلق کمیٹی کے ممبران کی اکثریت نے بالواسطہ طریق انتخاب کی بجائے بلا واسطہ رائے دہی کے طریق کو ترجیح دی ہے۔ اکثریت نے پست اقوام کے لئے ان کی آبادی کے نصف تناسب سے نشستوں کی تخصیص کی حمایت کی ہے۔ اس طرح پست اقوام کو مجوزہ ایوان میں ۱۱۲ نشستوں میں سے ... نشستیں حاصل ہوں گی۔

عورتوں کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جہاں تک حق رائے دہی کی قابلیت کا انحصار ہے عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ عورتوں کے لئے پانچ نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔ اینگلو انڈین اور یورپین قوم کے لئے ایک نشست انتخاب کے اصول پر مخصوص ہوگی۔

کمیٹی نے وحشی اقوام ہندوستانی عیسائیوں کے لئے بھی ایک ایک نشست کی سفارش کی ہے۔

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ عورتوں کی نشستیں صرف شہری حلقوں کے لئے مخصوص ہوں گی۔

کمیٹی کی اکثریت ایوان ثانی کی مخالف ہے۔

ہندوستانی مال کی تجارت میں حکومت مداخلت نہیں کرنا چاہتی

دار العوام میں وزیر ہند کی تصریحات

لندن ۱۰ فروری۔ میجر جنرل سر ناکس نے دار العوام میں آج شب کو یہ سوال کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ بحالت موجودہ جب کہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں سکون ہو رہا ہے بمبئی میں بد امنی کیوں جاری ہے۔

سر سموئل ہور وزیر ہند نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی حکومت کے لئے بیشک مخصوص مشکلات در پیش ہیں لیکن یہ خیال کرنا صحیح نہیں ہوگا کہ وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے گی۔

گاندھی جی کی قید کے متعلق سر سموئل ہور نے کہا کہ ان سے ملاقات کی اجازت صرف اعزا و اقربا تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ہر درخواست پر علیحدہ علیحدہ اس کی حیثیت کے مطابق غور کیا جاتا ہے۔

مسٹر اے ڈبلو ایف ناکس نے سوال کیا کہ کیا یہ نامناسب نہیں ہے کہ گاندھی جی کے بیانات کا نگریس پریس میں شائع کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

سر سموئل ہور نے جواب دیا کہ حکومت ہند کی خواہش یہی ہے کہ کسی قسم کے بیانات نہ تو دیئے جائیں اور نہ شائع کئے جائیں۔

لیبر ممبر مسٹر تھامس ولیم نے سوال کیا کہ کیا حکومت کا یہ ارادہ نہیں ہے کہ موجودہ قانون اور آرڈیننسوں کے ماتحت ان ہندوستانیوں کے خلاف کارروائی کرے جو ہندوستان میں ہندوستانی مال خریدنے کا پراپیگنڈا کرتے ہیں۔

سر سموئل ہور نے جواب دیا کہ حکومت یہ نہیں چاہتی کہ ہندوستانی مال کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے جو کوششیں ایمانداری کے ساتھ کی جاتی ہیں ان میں مداخلت کرے ...

خاص اختیارات واپس لے لئے جائیں گے

دار العوام میں وزیر ہند کا بیان

لندن ۱۰ فروری۔ سر سموئل ہور وزیر ہند نے دار العوام میں ہندوستانی حالات کے متعلق ... سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا ...

حکومت ہند کی پالیسی کی مذمت

دار العوام میں مزدور پارٹی کی تجویز مسترد

لندن ۹ فروری۔ کل دار العوام نے ۹۹ کے مقابلہ میں ۳۹۹ آراء کی کثرت سے مزدور جماعت کی وہ تجویز مسترد کر دی جس میں کابینہ کی حکمت عملی کی مذمت کی گئی ہے ...

برطانوی بندرگاہیں آزاد کر دی جائیں گی

لندن ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے تمام برطانوی بندرگاہوں کو آزاد بندرگاہیں قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ دوبارہ برآمد کی تجارت کو جو نقصان ... پونڈ سالانہ ہے جدید محاصل کے ماتحت نقصان نہ پہونچے۔

پولیس کو طاقت استعمال کرنے کا کوئی اختیار نہیں

لندن ۹ فروری۔ آج دار العوام میں ایک مزدور ممبر نے سوال کیا کہ لاٹھی چارج سے کتنے اشخاص پر امن پکٹنگ کرتے ہوئے مجروح ہوئے۔ اس کے جواب میں سر سموئل ہور وزیر ہند نے کہا کہ پولیس اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہی ہے جو کہ سوال میں فرض کر لیا گیا ہے۔

چین و جاپان کے تنازعہ کو ختم کرنے کی سعی

شنگھائی ۱۹ فروری۔ سر مائلز لیمپسن برطانوی سفیر ... نے اعلیٰ شہری و فوجی حکام کی ایک کانفرنس مدعو کی جس میں چین و جاپان کے تنازعہ پر بحث کی اور مصالحت کے ذرائع پر تبادلہ خیال کیا ...

ہوسنگ پر جاپانی افواج کی بمباری

چھ جنگی جہاز شنگھائی پہونچ گئے

شنگھائی ۱۳ فروری۔ چپی اور ہوسنگ پر جاپانی افواج سخت بمباری کر رہی ہیں۔ بارش اور برف کی حالت میں بھی بمباری کو ترک نہیں کیا گیا ...

آرڈیننسوں سے ملک کے عام قانون تبدیل نہیں ہوتے

اسمبلی میں ممبر قانون کا جواب

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ مسٹر سی ایس رنگا آئر کی تحریک التواء کے سلسلہ میں پریس کے حقوق کا جو سوال پیدا ہو گیا ہے ...

حیفا میں مسلم نوجوانوں کی کانفرنس

دیسی مصنوعات کی ترقی کیلئے مبارک سعی

گزشتہ ماہ میں فلسطین کے نوجوان مسلمانوں کی کانفرنس حیفا میں منعقد ہوئی ...

ہندواڑہ میں مسلح بغاوت پھر شروع ہوگئی

سری نگر ۱۱ فروری۔ ضلع ہندواڑہ میں مسلمانوں کی بغاوت کی اطلاع یہاں موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بندوقوں سے مسلح ہجوم فوج کا مقابلہ کر رہا ہے ... تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔

ہندوستانی فوج کی چین کو روانگی

بمبئی ۱۳ فروری۔ معاصر ٹائمز آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ ایسٹ لنکا شائر نامی فوجی رجمنٹ لنکا شائر نامی فوجی جہاز کے ذریعہ ۱۴ فروری کو بمبئی سے چین کو روانہ ہو جائے گی۔ یہ پہلا ہندوستانی دستہ ہوگا جو چین و جاپان کے تازہ تنازعہ کے سلسلہ میں چین جائے گا۔

مجلس حق رائے دہی پشاور جائے گی

پشاور ۱۳ فروری۔ گول میز کانفرنس کی فرنچائز کمیٹی ماہ اپریل کے قریب پشاور کا دورہ کرے گی ...

بم بنانے کے الزام میں آٹھ دیہاتیوں کی گرفتاری

گوہاٹی ۱۲ فروری۔ ... تھانہ کے آٹھ دیہاتیوں کو بم بنانے کے الزام میں ... آرڈیننس نمبر ۲ کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

برمی باغیوں کی اطاعت

رنگون ۹ فروری۔ ... سے قتل کی دو وارداتوں کی اطلاع ملی ہے ...

مولانا احمد سعید صاحب کے فرزند اکبر کا اعلان

احباب کا شکریہ

والد صاحب قبلہ کی گرفتاری کے بعد والد صاحب کے اکثر احباب اور مخلص عقیدتمندوں کے خطوط مجھے وصول ہوئے ہیں ... احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ...

(محمد سعید کان اللہ لہ، ابن حضرت مولانا احمد سعید صاحب)

سردار اجیت سنگھ کی گاندھی جی سے ملاقات

دو گھنٹے چرخہ چلاتے ہیں

بمبئی ۱۱ فروری۔ ... گاندھی جی سے یرودا جیل میں ملاقات کی ... گاندھی جی کی صحت اچھی ہے ... روزانہ دو گھنٹے چرخہ چلاتے ہیں۔

بمبئی میں چار عرب سوداگروں کی گرفتاری

بارہ ہزار روپے کے سکے پکڑے گئے

بمبئی ۱۲ فروری۔ کل کراچی پولیس نے چاندی کے بہت سے سکے پکڑے تھے اور چار عرب سوداگروں کو گرفتار کیا تھا۔ اس سلسلہ میں آج بمبئی کے حکام کسٹم نے اپیلی کے سکوں کے بارہ پیکٹ پکڑے۔ پیکٹوں کا وزن ساڑھے بائیس ہزار تولہ ہے اور ان کی مالیت بارہ ہزار روپیہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کسٹم کے حکام ایک عرصہ سے ان سکوں کی تلاش میں تھے۔

مدناپور جیل سے تین سیاسی قیدیوں کا فرار

بم کیس اور قتل کے ملزمین کس طرح بھاگے؟

مدناپور ۱۲ فروری۔ مدناپور جیل سے تین سیاسی قیدی بھاگ گئے ہیں ان میں ایک نوشیر ... بم دار ہے جسکو ڈلہوزی اسکوائر کلکتہ میں بم مارنے کے سلسلہ میں اگست ۱۹۳۰ء میں حبس دوام کی سزا دی گئی تھی ... پہلی جیل سے بھی چار قیدی بھاگ گئے ہیں۔

برطانیہ ہندوستان کو اصلاحات دینے کیلئے بیچین ہے

گورنر مدراس کے امید افزا خیالات

مدراس ۱۲ فروری۔ ...

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں فرانس اور برطانیہ کی تجاویز

جنگی جہازوں اور بڑی توپوں کو مجلس اقوام کے حوالہ کر دیا جائے

زہریلی گیس، جراثیم اور بموں کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے

جنیوا ۹ فروری۔ فرانس کے وزیر جنگ نے تخفیف اسلحہ کانفرنس میں اپنی تجاویز پیش کردیں۔ ... فرانس نے تخفیف اسلحہ کانفرنس کے نمایندوں کے روبرو مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی ہیں (۱) مجلس اقوام کے ماتحت پولیس کی زبردست جماعت اور ہوائی طاقت منتظم کی جائے (۲) جنگی جہازوں اور آبدوز کشتیوں کی تعداد محدود کر دی جائے (۳) بڑے بڑے جہازوں کو بین الاقوامی بنا دیا جائے اور بڑی بڑی توپوں کو مجلس اقوام کے حوالہ کر دیا جائے (۴) زمانہ جنگ میں زہریلی گیس اور جراثیم کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے (۵) سرحدوں کے سوا کسی جگہ طیاروں سے بم باری نہ کی جائے ...

کیا اسمبلی کی تقریروں کی اشاعت قابل تعزیر ہے؟

ہوم ممبر اور ممبر قانون کا غیر تسلی بخش جواب

حکومت ہند کا توسیع شدہ میزانیہ اسمبلی نے منظور کر لیا

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ آج اسمبلی میں بعض اہم سوالات کئے گئے۔ اسمبلی کی تقاریر کی اخبارات میں اشاعت کے متعلق سردار سنت سنگھ کے سوال کے سلسلہ میں ... آج اسمبلی نے حکومت ہند کا ضمنی و توسیع شدہ بجٹ اور گندم کی درآمد کا مسودہ قانون پاس کر دیا ...

گرفتار شدگان کے نام شائع کرنا بھی جرم ہے

بمبئی ۱۱ فروری۔ بمبئی کرانیکل کی طرح آج انڈین ڈیلی میل کو حکومت کی طرف سے نوٹس ملا ہے کہ وہ کانگریس کی خبریں شائع نہ کرے اور گرفتار شدگان کے نام اور فوٹو بھی شائع نہ کئے جائیں۔

آرڈیننسوں کا مقصد سودیشی پروپیگنڈہ کو فنا کرنا نہیں ہے

بمبئی کے تاجروں کی شکایات اور گورنر کا جواب

مسلمانوں کو کس طرح دھوکہ دیا گیا

دجل و فریب کی عبرت انگیز داستان

۱۰ فروری کو اسمبلی میں سر ایولن ہاول نے ایک رکن اسمبلی کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے جو دو خطوط میز پر رکھے، انہوں نے مولانا شفیع داؤدی اور ان کی "پارٹی" کے دوسرے ممبر مولوی مظہر الدین کی حیلہ سازیوں اور ابلہ فریبیوں کا پردہ بالکل چاک کر دیا ...

قوم سے کیا کہتے رہے؟

(۱) ہمیں تحقیقات کے لئے کامل آزادی حاصل ہوگی۔ (الامان مورخہ ۸ جنوری)

(۲) صوبہ سرحد میں آزادی و خود مختاری کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ (الامان مورخہ ۱۲ جنوری)

(۳) آزاد تحقیقات اور تشویش انگیز حالات کی اصلاح کی غرض سے پشاور جا رہے ہیں ... رپورٹ پیش کی جائے گی اور شائع ہوگی۔ (الامان ۲۲ جنوری و ۲۴ جنوری)

(۴) ہماری نقل و حرکت پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ہم ہر جگہ جانے کے لئے آزاد ہیں۔ (الامان ۱۶ جنوری)

حکومت سے کیا طے کر آئے؟

سر ایولن ہاول کے خطوط سے صاف واضح ہوتا ہے کہ ۹ جنوری ۱۹۳۲ء کو یہ لوگ حکومت سے حسب ذیل امور طے کر چکے تھے۔

(۱) جب تک صوبہ سرحد میں رہیں گے چیف کمشنر کے مشورہ اور ہدایات پر عمل کریں گے۔

(۲) تحقیق حالات کے لئے چیف کمشنری کی ذات پر بھروسہ کریں گے۔

(۳) صرف اس غرض کے لئے جائیں گے کہ عام حالات کا مطالعہ کر کے مسلم کانفرنس کو اپنے تاثرات سے مطلع کر دیں۔ کوئی باقاعدہ تحقیقات کر کے رپورٹ پیش نہیں کریں گے۔

(۴) دہلی سے سیدھے پشاور جائیں گے اور ایک خاص تاریخ اور خاص وقت پر وہاں پہنچیں گے۔ درمیان میں کسی اسٹیشن پر نہ اتر سکیں گے۔

گورنر بمبئی کا جواب

ریاست کشمیر میں مجمع پر پولیس کے فائر

سات اشخاص کی ہلاکت اور متعدد مجروح

نواب ڈیر کے ساتھ مصالحت

ٹوٹی ہوئی بندوقیں واپس کرنیکا وعدہ

پشاور میں دو روسیوں کی گرفتاری

بغیر پاسپورٹ ہندوستان میں داخل ہونے کا جرم

صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کی تیاریاں

انتخابات کے جدید قواعد و ضوابط

سزائے موت کے خلاف اپیل کی سماعت

پریوی کونسل میں سماعت نہیں کی جاسکتی

کانگریس ہسپتال واپس کر دیا جائے گا

عازمان حج کے لئے ضروری ہدایات

عربی نصاب کے ارباب بست و کشاد سے مؤدبانہ اپیل

(بسلسلہ صفحہ اول)

بے حیائی تیرا ہی آسرا

اب بھی کہہ رہے ہیں کہ ہماری دیانت پر اعتماد کرو

اسمبلی کے سوال و جواب پر مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

(مولانا) اسمعیل غزنوی

مجاہد ملت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقدمہ
عدالت میں ڈیڑھ سو گواہان صفائی کی فہرست
گواہان صفائی کے متعلق مجسٹریٹ کا حکم

مولانا شوکت علی کی وائسرائے سے ملاقات
وقت آگیا ہے کہ ہم برطانوی پیشکش کو قبول کرلیں
موجودہ پریشانی کی ذمہ داری کانگریس پر ہے

ہندوستان میں سپریم کورٹ کا قیام
اسمبلی میں تجویز منظور ہوگئی

مسز آصف علی کے مقدمہ کا فیصلہ
قید محض اور جرمانہ کی سزا

نظر بندوں کو دوسری جگہ منتقل کرنے کے اختیارات

سرشاہ سلیمان چیف جسٹس مقرر کردیئے گئے

گول میز کانفرنس کی مجلس حق رائے دہی کا اعلان
بلاواسطہ طریق انتخاب خواتین اور پست اقوام کیلئے نشستیں
خواتین کو مردوں کے مساوی حقوق حاصل ہونگے

مولانا احمد سعید صاحب کے فرزند کا انتقال
احباب کا شکریہ

یروڈا جیل میں گاندھی جی سے ملاقات

بمبئی میں چار عرب سوداگروں کی گرفتاری
بارہ ہزار روپے کے کپڑے

ہندواڑہ میں مسلح بغاوت پھر شروع ہوگئی

منٹگمری جیل سے تین سیاسی قیدیوں کا فرار
بم کیس اور قتل کے ملزمین کس طرح بھاگے؟

ہندوستانی فوج کی چین کو روانگی

مجلس حق رائے دہی پشاور جائے گی

برمی باغیوں کی اطاعت

ہندوستانی مال کی تجارت
دارالعوام میں وزیر ہند کی تصریحات

آرڈیننسوں سے ملک کے عام قانون تبدیل نہیں ہوتے
اسمبلی میں ممبر قانون کا جواب

خاص اختیارات واپس لے لئے جائیں گے
دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

دہلی مصنوعات کی ترقی کیلئے مبارک سعی

حکومت ہند کی پالیسی کی مذمت
دارالعوام میں مزدور پارٹی کی تجویز مسترد

ریاست کشمیر میں ہجوم پر پولیس کے فائر
سات اشخاص کی ہلاکت اور متعدد مجروح

پولیس کو طاقت استعمال کرنے کا کوئی اختیار نہیں

چین و جاپان کے تنازعہ کو ختم کرنے کی سعی

ہانگ کانگ پر جاپانی افواج کی چڑھائی
چھ جنگی جہاز شنگھائی پہنچ گئے

کیا اسمبلی کی تقریروں کی اشاعت قابل تعزیر ہے؟
ہوم ممبر اور ممبر قانون کا غیر تسلی بخش جواب
حکومت ہند کا توسیع شدہ میزانیہ اسمبلی نے منظور کرلیا

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں فرانس اور برطانیہ کی تجاویز
جنگی جہازوں اور بڑی توپوں کو مجلس اقوام کے حوالہ کر دیا جائے
زہریلی گیس، جراثیم اور بموں کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے

آرڈیننسوں کا مقصد سودیشی پروپیگنڈا کو فنا کرنا ہے
بمبئی کے تاجروں کی شکایات اور گورنر کا جواب

گرفتار شدگان کے نام شائع کرنا بھی جرم ہے

مسلمانوں کو کس طرح دھوکہ دیا گیا
دجل وفریب کی عبرت انگیز داستان

عربی نصاب کے اراکین کمیٹی سے مؤدبانہ اپیل

بے حیائی تیرا ہی آسرا

صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کی تیاریاں
انتخابات کے جدید قواعد منضبط

سزائے موت کے خلاف اپیل کی سماعت
پریوی کونسل میں سماعت نہیں کی جاسکتی

نواب ڈیر کے ساتھ مصالحت
ٹوٹی ہوئی بندوقیں واپس کرنے کا وعدہ

پشاور میں دو روسیوں کی گرفتاری
بغیر پاسپورٹ ہندوستان میں داخل ہونے کا جرم

عازمان حج کے لئے ضروری ہدایات

کانگریس ہسپتال واپس کر دیا جائے گا

ایک اپیل

حاجی عبداللہ ہارون صاحب ممبر سٹینڈنگ حج کمیٹی توجہ فرمائیں

محکمہ اطلاعات پنجاب کے اعلان ۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء کے مطابق سٹینڈنگ حج کمیٹی کا وعدہ تھا کہ وہ جنوری ۱۹۳۸ء کے اجلاس اسمبلی میں ہمارے حاجیوں کی بابت مندوبین سفارشات کو پیش کرے گی مگر ابھی تک ایسا نہیں ہوا حالانکہ حج بالکل قریب ہے امسال حج اکبری کی وجہ سے عام مسلمانوں کے شوق تو بہت تیز ہو رہے ہیں مگر بدقسمتی سے ان کی مصیبتیں بھی بہت بڑھ گئی ہیں پہلی مصیبت تو مدت سے انکی عام تکالیف کی چلی آتی ہے دوسری مصیبت مخالفین کا پروپیگنڈا ہے تیسری مصیبت کساد بازاری و ناداری مدتوں سے چلی آتی ہے۔ چہارم مصیبت اس سال نئی نازل ہوئی ہے جس کا اثر ہمارے حاجیوں پر بری طرح پڑا ہے روپیہ کو انگلینڈ والوں کی مہربانی سے گولڈ سٹینڈرڈ یعنی طلائی سکہ کے معیار نرخ کو ٹوٹ جانے سے کم از کم ۱۰ روپیہ فی حاجی اس سال بنسبت گذشتہ سالوں کے حجاز میں زیادہ خرچ ہوگا کیونکہ حجاز میں مدتوں سے پونڈوں ہی میں خرچ ہوتا ہے ...

نقشہ کتاب ہائے درجات عربیہ

نمبر شمار	درجہ اولیٰ	درجہ ثانیہ	درجہ ثالثہ	درجہ رابعہ	درجہ خامسہ	درجہ سادسہ
۱	ترجمہ قرآن مجید	ترجمہ قرآن مجید	ترجمہ قرآن شریف	ترجمہ قرآن شریف	ہدایہ اولین	ہدایہ آخرین
۲	خلاصہ کیدانی	قدوری	کنز الدقائق	شرح وقایہ	جلالین شریف	مشکوٰۃ المصابیح
۳	میزان	ہدایۃ النحو	کافیہ	شرح جامی	مختصر المعانی	دیوان حسان
۴	نحو میر	مرقات	اصول الشاشی	نور الانوار	سلم العلوم	شرح مطالع
۵	سفینۃ الطالبین	مراح الارواح	شرح تہذیب	قطبی	مقامات حریری	شرح عقائد نسفی
۶	علم الصیغہ				حامی	

کتب مندرجہ بالا حالا شروع ہونگی۔ بعد امور کے باقی کتابیں سبکے بعد دیگرے شروع ہوکر نصاب مکمل کیا جاوے گا۔
مہتمم (دصاحب) مدرسہ رفیع الاسلام دار العلوم پشاور بہانہ ماڑی

مجبوب عاشق کے قدموں میں

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہمنے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض بعض ...

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب والک قریشی بک ایجنسی (رجسٹری) کشمیری بازار لاہور

مدرسہ دینیہ اسلامیہ نیازپور

مدرسہ رفیع الاسلام پشاور کا سالانہ امتحان تکمیل علوم کیلئے درس نصاب

بواسیر سے ہمیشہ کیواسطے کیسے چھٹکارا ہوسکتا ہے

مریضوں کے خطوط

بواسیر

امرت دھارا ... لاہور

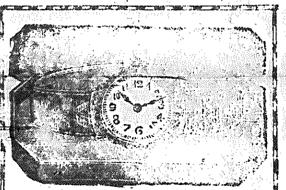

صرف چند روز کیلئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت

برطانیہ کو یہود نواز پالیسی کا صلہ

"برطانیہ ہم کو تباہ کرنا چاہتی ہے"

دار سلام تروانسٹ ورلڈ یونین کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر "پیرگرس مین" قائم مقام صدر نے برطانوی پالیسی کی سخت مذمت کی اور کہا کہ چونکہ برطانیہ نے فلسطین کے یہودیوں سے جو وعدے کئے تھے وہ پورے نہیں کئے اس لئے اس کے ساتھ ہمارا سخت عدم تعاون کیا جائے مسٹر ملاحہ میر جبوٹسکی لیڈر صہیونی تحریک نے اس کانفرنس میں اعلان کیا کہ تمام دنیا کے یہودی حکومت برطانیہ سے سخت نالاں ہیں کیونکہ اس نے اپنے عہد و مواثیق میں سے کسی ایک عہد کو بھی پورا نہیں کیا۔ دنیا کے ایک کروڑ چالیس لاکھ یہودیوں کے دلوں میں برطانیہ کی طرف سے سخت نفرت پیدا ہوگئی ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ برطانیہ کو فی الفور فلسطین چھوڑ کر چلا جانا چاہیئے۔ یہودی اپنا انتظام آپ کرلیں گے۔ اگر برطانیہ کا سایہ یونہی تک رہا تو ہماری رہی سہی عزت بھی خاک میں مل جائے گی۔ آپ نے یہودیوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے مستقبل سے مایوس نہ ہوں ...

نے جو خطوط اسمبلی میں پیش کئے ہیں ان سے ان حقائق کی اور بھی توضیح ہوجاتی ہے۔ ان خطوط کے ضروری اقتباسات درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) چیف کمشنر صوبہ سرحد کے نام:- مولوی شفیع داؤدی ایم۔ ایل۔ اے سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس اور دیگر دو ایک ارکان کو کانفرنس نے اس غرض سے سرحد بھیجنا منظور کیا ہے کہ وہاں کی جو حالت ہے اس کا صحیح صحیح اندازہ لگایا جاسکے تاکہ پنجاب اور دہلی میں جو اضطراب انگیز افواہیں پھیل رہی ہیں ان کی صحیح نوعیت معلوم کرکے سرحد کے حالات کا حقیقی حال معلوم کیا جا سکے مولوی شفیع داؤدی دوران کے وفد کے ارکان صرف انہی واقعات سے متعلق رہیں گے جن کی اطلاعات انہیں کانفرنس کو مہیا کرنی ہیں۔

(۲) میرے نام:- میں نے چیف کمشنر سرحد کو اطلاع دیدی ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ دو ایک اور ارکان برائے آگاہی آل انڈیا مسلم کانفرنس صوبہ سرحد کے حالات کا صحیح مطالعہ کرنے کیلئے پشاور پہنچ رہے ہیں۔ ان دونوں خطوط کی پوری نقل آج کے مقالہ افتتاحیہ میں ملاحظہ فرمائیں مولانا شفیع داؤدی کی دیانت کے متعلق خود فیصلہ کرسکتے ہیں۔ (الجمعیۃ)

میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ خلوص نیت کے ساتھ ہمارے دورہ سرحد کی اصلیت معلوم کرنے کے متعلق مشوش تھے انہیں اس انشراح حقیقت سے کامل اطمینان ہوجائے گا۔ ہمارے دورہ سرحد کے مقصد کی دیانت و صحت کا امتحان کرنے کے لئے ان سرگرمیوں پر نظر ڈالی جاسکتی ہے جو ہم نے قیام سرحد کے زمانہ میں ...

سہارنپور میں یوم سرحد

متعدد تجاویز کی منظوری

... یہ جلسہ مسلمانان سرحد سے اُن کے مصائب میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

محمد یامین جنرل سکرٹری
احرار اسلام سہارنپور

... عالیشان دروازوں پر اسلامی جھنڈے لہرا رہے تھے اشتہارات اور منادی کے ذریعہ جلسہ کا اعلان کیا گیا تھا سہارنپور میں جمعۃ الوداع کا اجتماع اپنی شان کا واحد اجتماع ہوتا ہے جس کی شان اچھے اچھے شہروں میں بھی کم نظر آتی ہے ...

مسلمانوں سے ایک چینی طالب العلم کی اپیل

جلسہ تقسیم اسناد میں وائسرائے کا ایڈریس

وائسرائے ایڈریس نہیں پڑھیں گے

نپٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہراپن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلادیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور نپٹ بہراپن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو تو ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ یہاں ابھی جب چاہیں تشریف لاکر علاج کراسکتے ہیں دھوکہ دینے والے ٹھگ اور مکاروں سے بچنا آپ کا فرض ہے آرڈر کے وقت اپنا پورا پتہ مع نام صاف لکھئے۔

کان بہنے، زخم کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے، پھنسی، ناسور، کیڑے پڑ جانے، درد طرح بطرح کی آوازیں ہونے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب واکسیر بے خطا دوا۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصولڈاک و پیکنگ معاف

ہمادری سرمہ — ضعف بینائی، سرخی، دیرینہ ککرے، نزول اور ڈھلکہ کی خاص دوا ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں قابل استعمال ہے فی شیشی چار آنے (۴ر)

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

حلفیہ بیان اور سابق مشیر ...

جرمنی کی نئی ایجاد خطرہ کے وقت کا محافظ جان ہتھیار یعنی بغیر لائسنس کا لارم پستول

امریکن کمرشل کمپنی ...

عید کے روز کیلئے نادر تحفہ دلہن بہار تیل

دلہن بہار تیل کے اوصاف

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

لاثانی قرآن مجید

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے سنوف وطلاء

بال جڑ سے کالا

دمہ بواسیر سوزاک ...

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

مقویات سرتاج عالم

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللّٰہ علی الجماعۃ

تاریخ اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی یکم ... ۵ ... ۹ ... ۱۳ / ۱۷ ... ۲۱ ... ۲۵ ... ۲۹ کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات — ایک صفحہ (ایک بار) / نصف صفحہ / ایک کالم / ½ کالم / ¼ کالم

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے: سالانہ، ششماہی، سہ ماہی — ممالک غیر کے لئے: سالانہ، ششماہی — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم شنبہ ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۳

وفد سرحد کا نامہ اعمال
وہ خطوط جنہوں نے جرم ثابت کر دیا

اسمبلی میں ۱۰ فروری کو مولانا شفیع داؤدی کے وفد سرحد کے متعلق سر ہاول نے جو خطوط پیش کئے ان کی نقول حسب ذیل ہیں:-

Copy of the letter from the hon. Sir Evelyn Howell to the hon. Lt. Col. Sir Ralph Griffith, KT., C. I. E., Chief Commissioner, North West Frontier Province, dated New Delhi, January 9, 1932:-

My dear Griffith,—This letter will be presented to you by Maulvi Shafee Daudi, member of the Legislative Assembly and at present secretary of the All-India Muslim Conference who with one or two other members has been charged by that conference with the duty of ascertaining the actual condition of affairs in the North-West Frontier Province about which some wild and disturbing rumours have been current in the Punjab and in Delhi. Maulvi Shafee Daudi and the other members of his party are only concerned to ascertain the facts for the information of the conference and rely upon you to put them in the way of ascertaining the truth. They have undertaken to go straight to Peshawar and while in the North-West Frontier Province to be generally guided as to their actions by your advice.

I may add that Maulvi Shafee Daudi is an old friend of mine and I am sure that you will find such personal relations as you may have with him as agreeable as I have always done.—Yours sincerely,

(Sd.) E. B. HOWELL.

Copy of the letter from Sir Evelyn Howell to Maulvi Shafee Daudi, M. L. A., dated New Delhi, January 9, 1932.—

My dear Maulvi,

With reference to our conversation of this morning I enclose a letter of introduction to the Chief Commissioner. I have informed him that you and the other members of your party whose numbers are not likely to exceed three and of whose probable composition I have informed him will arrive in Peshawar by the 11 o'clock train on Monday, Jan. 11, with the object of finding out for the information of the All-India Muslim Conference the actual condition of the affairs in the North-West Frontier Province. I have also told him that you on behalf of your party have agreed to go straight to Peshawar and to be generally guided by his advice as to your action while in the North-West Frontier Province. If there is anything further that I can do for you, I trust that you will let me know and will inform me as soon as possible who the actual members of your party will be.—

Yours sincerely.

(Sd.) E. B. HOWELL.

نقل خط مرسلہ سر ایولن ہاول بنام مولوی شفیع داؤدی ایم ایل اے

دفتر خارجہ نئی دہلی مورخہ ۹ جنوری ۱۹۳۲ء

مکرمی مولوی — ہمارے درمیان آج صبح کو جو گفتگو ہوئی تھی اس کے حوالے سے میں آپ کو چیف کمشنر صوبہ سرحد کے نام ایک تعارفی خط بھیجتا ہوں۔ میں نے چیف کمشنر کو یہ اطلاع دیدی ہے کہ آپ اور آپ کی پارٹی کے دوسرے اراکین جن کی تعداد ...

معاصرین کے افکار و آراء

"آزاد تحقیقات اور اصلاح حالات"

مولوی داؤدی کی قلعی کھل گئی!

ماء اللحم خاص الخاص، مفرح عنبری، اور جاری دیگر مقوی ادویہ سے اس مرتبہ نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے۔ فہرست خصوصی مفت۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

۱۶ فروری ۱۹۳۲ء

لکھڑی کورس
مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکھڑی کورس کی وہ سات طلسمی اور برقی و آتشی دوائیں جنکی ایک دور اگر استعمال کر لیجئے تو بڑھاپے تک قوت مردانہ قائم رہتی ہے ... کی قوت دینے والی ... ہر جوان نوجوان بوڑھے سب پر اپنا یکساں اثر دکھاتی ہیں۔

لکھڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں
سفوف اصلاح
ماء الحیات
روح عشرت

لکھڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں
تکمیلی
دوا سیاہ
الکزاری
ریحونیگ

سعید برادرس بینڈ کو کلاں محل دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

بچوں کی صحت کا خیال ازحد ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا اور زود اثر اور بالکل بےخطر ہے۔ ہر دوافروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اگر صحت پیاری ہے تو

رسالہ ہمدرد صحت طلب فرما کر اپنے مطالعہ میں رکھئے آپ اصول حفظان صحت سے واقف ہو جائیں گے اور کوئی بیماری پاس نہ آئے گی اس کے ہمراہ سات سو مجرب اور زود اثر ادویات کی فہرست مفت مع جنتری روانہ کی جاتی ہے اس فہرست میں ایسی ایسی دنیا کی لاثانی اور مجرب ادویات ہیں جن کے ذریعہ آپ ہر بیماری کا علاج خود گھر بیٹھے باسانی کر سکتے ہیں۔

پتہ — ہمدرد دواخانہ محلہ لال کنواں دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بےنظیر کتابیں تالیف فرمائیں ہیں انہیں سے ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے اسمیں وہ احادیث درج ہیں جنمیں اعمال سیہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہو ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۸/ دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ۸/ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دوسرے ایڈیشن بھی قریب الختم ہیں ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ایک بھی نہیں ہے ... نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ — منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس میں رنگین بلاک طبع کرائے گئے ہیں۔ اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم لقرہ علاوہ محصولڈاک عہ

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الٰہی میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت صحیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے سے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ شدہ ہے قسم دوم حاشیہ شدہ عہ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ عہ چرم عہ

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور خوش نصیبی سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ ہجری

حق و باطل کا فیصلہ

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

(کہہ دو کہ حق نمودار ہوگیا اور باطل نابود ہوگیا اور یقیناً باطل اسی لئے تھا کہ نابود ہو جائے)

(۲)

"وفد سرحد" کے متعلق الجمعیۃ کا سب سے پہلا مضمون "نام نہاد تحقیقات" کے عنوان سے شائع ہوا تھا اور اس کے بعد نامہ نگار الجمعیۃ کے متعدد بیانات اس وفد کی حقیقت کو ملت از بام کر دینے کے لئے درج کئے گئے تھے۔ ان بیانات میں الجمعیۃ کے نامہ نگار نے وفد پر چند الزامات عائد کئے تھے اور ان الزامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے الجمعیۃ کے ایڈیٹوریل کالموں میں مولانا شفیع داؤدی اور مولوی مظہر الدین سے چند سوالات کئے گئے تھے۔

اراکین وفد نے جو رپورٹ تیار کی تھی وہ مسترد کر دی گئی اور مسلم کانفرنس کے اراکین نے سرحدی نمائندوں کے بیانات سن کر وفد کو آڑے ہاتھوں لیا تو اراکین وفد نے ایک طلاق بازی کھائی اور ۳۱ جنوری کے بعد سے ۔۔۔ فروری تک جو کچھ کہتے رہے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

وقت آگیا ہے کہ ہم پیشکش کو منظور کرلیں

موجودہ پریشانی کے ذمہ دار کانگریس اور گاندھی جی ہیں

مولانا شوکت علی صاحب کا مفصل بیان

مقامی اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" میں مولانا شوکت علی صاحب کا ایک طویل بیان شائع ہوا ہے جو آپ نے اخبار مذکور کے نمائندہ کو دیا تھا۔ گزشتہ اشاعت میں اس بیان کا اختصار درج کیا گیا تھا۔ آج مولانا کا پورا بیان درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مولانا شوکت علی نے نمائندہ اسٹیٹسمین کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ ہزایکسلنسی

یمن، عراق، فلسطین اور مصر

میں نے اپنے اس سفر کے دوران میں ہر جگہ برطانوی افسروں سے ملاقات کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں میں نہایت حیرت انگیز تبدیلی ہو رہی ہے اور بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ بے اعتمادی اعتماد میں تبدیل ہو جائے گی اور برطانیہ اور مسلمانوں میں دوستی کے تعلقات قائم ہو جائیں گے جن پر ہیں اب تک جائز طریقہ پر شبہ تھا

ہے کہ تمام معاملات کا نہایت احتیاط اور جذبات سے علیحدہ ہو کر امتحان کیا جائے۔ میں کانگریسی ہندوؤں کو ترغیب دیتا ہوں کہ وہ زیادہ دانشمندانہ اور معقول رویہ اختیار کریں۔ انگلستان، ہندوستان سے لڑنا نہیں چاہتا۔ ہندوستان اور انگلستان کے تمام ذمہ دار انگریز حالات کی تبدیلی کو تسلیم کر رہے ہیں اور وہ ہندوستانیوں پر حکومت کرنا نہیں بلکہ ان کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ برطانی تاجروں میں عجیب و غریب تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ کلکتہ اور بنگال میں باوجود یم باری اور ریوالوروں کے یہ لوگ معاشرتی تعلقات قائم کر رہے ہیں۔ برطانوی باشندے خواہ وہ کہیں ہوں باعزت دوستانہ رشتہ قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن بدقسمتی سے موجودہ پریشانی کی ذمہ داری مسٹر گاندھی پر عائد ہوتی ہے۔ میں تمام ہندوستانیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ نئے طریقوں کو آزمائیں۔ بم باری اور ریوالوروں سے دوستی قائم نہیں ہو سکتی اور نہ سول نافرمانی سے مشکلات کا حل ہو سکتا ہے۔ بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھی کوئی تصفیہ نہیں کر سکتے۔

ہمیں پیشکش کو منظور کرلینا چاہئے

ہم مسلمان بہت غریب ہیں اور کاروبار اور تجارت میں بھی ہمارا کوئی خاص حصہ نہیں۔ تاہم اہل قوم پر دراجہارات کی گالیوں کے باوجود میں مسلمانوں کو ہرگز اجازت نہ دوں گا کہ وہ پست ہو کر رہیں یا وہ کوئی ایسی پوزیشن اختیار کریں جس پر خود ان کو یقین اور اطمینان نہ ہو۔ ایک منظم جماعت ہم کو برطانیہ کے خلاف ابھارنا چاہتی ہے۔ وہ مجھے گالیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ہندوؤں کا دشمن ہوں۔ حالانکہ میں ان کا دشمن نہیں ہوں کیونکہ ہندوؤں میں بھی میرے بہت سے دوست ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں ان کو اپنے حقوق کو پامال کرنے کی اجازت دیدوں۔ ہندو تعلیم اور سرمایہ میں مسلمانوں سے بہت آگے ہیں اس لئے میں ان کو اس قسم کی اجازت نہیں دے سکتا۔ وقت آگیا ہے کہ جو پیش کیا جا رہا ہے اسے منظور کرلیں ۔۔۔۔۔۔۔

ہیں کشمیر اور پشاور دونوں جگہ جا رہا ہوں۔ موجودہ واقعات کو روکنا پڑے گا اور باعزت مصالحت کرنی پڑے گی۔ مجھے امید ہے کہ اس مقدس مقصد میں میری ہر شخص مدد کرے گا۔ وائسرائے نے مدد کا وعدہ کیا ہے۔ میں اس معاملہ میں کوئی کوتاہی نہ کروں گا۔ یہ جدوجہد اس سے بہتر، زیادہ دلچسپ اور زیادہ اطمینان بخش ہے کہ مسلسل و متواتر جھگڑا کیا جائے اور آپس کے تنازعات کو برقرار رکھا جائے۔

معاملات کشمیر اور مولانا شوکت علی

نواب بھوپال کی مداخلت

اخبار اسٹیٹسمین مورخہ ۱۷ فروری میں مولانا شوکت علی صاحب کی وہ تقریر درج کی گئی ہے جو آپ نے جیون بخش ہال فتح پوری میں فرمائی تھی۔ آپ نے دوران تقریر میں فرمایا کہ میں دہلی آتے ہوئے بھوپال اتر پڑا تھا اور میں نے ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال سے ملاقات کی تھی۔ نواب صاحب نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں کشمیر کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لوں۔ مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ کشمیر میں جمہوری حکومت قائم کی جائے ایک مضحکہ انگیز مطالبہ ہے۔ اگر یہی مطالبہ ہندو حیدرآباد کیلئے کریں تو کیا ہوگا؟

کشمیر کے معاملات میں مداخلت سے انکار

نواب صاحب بھوپال کا اعلان

بھوپال ۱۷ فروری۔ محکمہ مخابرات بھوپال نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے کہ کشمیر کے حالات کے ضمن میں بعض اخبارات میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان کی طرف نواب صاحب بھوپال کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ چونکہ ان بیانات سے غلط فہمی پیدا ہونے کا قوی امکان ہے اسلئے نواب صاحب اس امر کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جہاں وہ ریاست کشمیر میں خوشگوار حالات کے پیدا ہونے کے متمنی ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان حالات کا اطمینان بخش خاتمہ ہو جائے وہاں وہ ریاست کشمیر کے معاملات میں ایوان والیان ریاست کے چانسلر ہونے کی حیثیت سے

اطراف ہند میں داؤدی وفد سے اظہار بیزاری

حکومت کے اغراض کی تکمیل یا آزادانہ تحقیقات

داؤدی وفد پر عدم اعتماد کا اظہار

پہنسہ صوبہ بہار کے مسلمانوں کی تجاویز

(۱) مسلمانان پہنسہ و اطراف کا یہ جلسہ عام صوبہ سرحد میں حکومت کی جابرانہ و متشددانہ کارروائی پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سرحدی آرڈیننس کو فوراً منسوخ کر دے اور فخر افاغنہ خان عبد الغفار خان اور ان کے بھائی و رفقائے کار و تمام سرخ پوشوں کو رہا کر دے۔ اور یہ جلسہ تمام باشندگان صوبہ سرحد کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور تمام شہداء کے لئے

حکومت کے زیر اثر تھا اور انہوں نے حکومت کے منشار کے مطابق وہاں سے اطلاعات شائع کیں اور رپورٹ بھی حکومت کے منشا کے مطابق لکھی جس کو خود ان کی نام نہاد مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے بھی منظور نہیں کیا۔ اور آزاد تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ اور صوبہ سرحد کے متعلق ایک نہایت مفید تجویز جو ایک ہندو نے پیش کی تھی آپ رائے شماری کے وقت اسمبلی سے غائب ہو گئے۔ ان وجوہ سے یقین ہو گیا کہ شفیع صاحب قوی آدمی نہیں ہیں۔ اور اپنے مخصوص اغراض کے ماتحت حکومت کے مفاد کے لئے کام کرتے ہیں اور اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا نام لیکر مسلمانوں کو تباہ کر کے اپنا کام نکالتے ہیں۔ اسلئے مسلمانان پہنسہ و اطراف کا یہ جلسہ مولوی شفیع صاحب پر اپنی کامل بے اعتمادی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسمبلی سے مستعفی ہو جائیں۔ اور مسلمانان ترہٹ ڈویژن سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ان کو اسمبلی سے مستعفی ہونے پر مجبور کریں۔ کیونکہ وہ اسی حلقہ کے ووٹ سے اسمبلی میں گئے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند پر اعتماد

بالخصوص اس کے صدر علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب و ناظم مولانا حافظ احمد سعید صاحب پر اپنے کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کو صوبہ سرحد میں آزاد تحقیقات کا موقع دے۔ کیونکہ مسلمانوں کو صرف جمعیۃ علماء ہند کی تحقیقات پر کامل اعتماد ہے۔

ضلع مونگیر کے مسلمانوں کا جلسہ

داؤدی وفد سے بیزاری

مسلمانان گوگری و اطراف و جوانب ضلع مونگیر کا ایک جلسہ بعد نماز عید الفطر عید گاہ میں جناب چودھری نسیم الدین صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا جس میں مولوی محمد ابو المحمود صاحب رحمانی نے ایک مختصر جامع تقریر میں کشمیر اور سرحد کے حالات اور واقعات کو مؤثر طریقہ سے بیان کیا جس کا نہایت اچھا اثر ہوا۔ سامعین جلسہ میں جوش و خروش پیدا ہو گیا اور بالاتفاق یہ تجویزیں پاس ہوئیں:۔

(۱) مسلمانان قصبہ گوگری و اطراف و جوانب ضلع مونگیر کا یہ جلسہ عام صوبہ سرحد

ہے کہ وہ سرحد کے تمام آرڈیننسوں کو جلد از جلد واپس لے لے۔

(۲) مسلمانوں کا یہ جلسہ عام مولوی شفیع صاحب داؤدی و مولانا مظہر الدین صاحب کے نام نہاد تحقیقات پر (جو حکومت کے حسب منشا عمل میں آئی ہے) اپنی بیزاری اور عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

(محمد یحییٰ)

شفیع داؤدی سے مسلمانان بھاگلپور کا مطالبہ

سرحد کے نام نہاد تحقیقاتی وفد سے اظہار بیزاری

جمعہ ۲۷ رمضان المبارک کو بعد نماز جمعہ بمقام جامع مسجد چمپانگر۔ بصدارت جناب مولانا محمد نعیم صاحب مدظلہ۔ شہدائے سرحد کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی شجاعانہ اسلامی قربانیوں پر مبارکباد و اظہار ہمدردی کے لئے مسلمانان بھاگلپور کا جلسہ عام منعقد ہوا جس میں درج ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

(۱) مسلمانان بھاگلپور کا یہ جلسہ عام صوبہ سرحد کے افسوسناک واقعات مسلمانوں کی گرفتاریوں اور مظلومانہ شہادت پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور حکومت

مولوی داؤدی کی قلعی کھل گئی

(بسلسلہ صفحہ اول)

ہمیں حق الیقین تھا کہ کمیٹی اسے فوراً منظور کرے گی لیکن مولوی صاحب کی بدقسمتی دیکھئے کہ کمیٹی نے رپورٹ منظور کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

مسلم کانفرنس اور اس کی ورکنگ کمیٹی کی مخصوص ذہنیت دیکھتے ہوئے ہمیں تعجب تھا کہ اس نے داؤدی رپورٹ کیوں مسترد کر دی؟ لیکن اب اخبارات میں جو

کسان ڈے کے جلوس پر گولیوں کے فائر

دو اشخاص ہلاک اور تیس مجروح

پولیس پر خشت باری

کمیلا: ۱۵ فروری۔ حسن آباد تھانہ لکسام میں شدید ہنگامہ ہو گیا۔ پولیس نے گولی چلائی جس سے دو افراد ہلاک اور تیس مجروح ہوئے ہیں۔

حکام ضلع جائے وقوع پر پہنچے۔ اس علاقہ میں مزید پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔ صورت حالات پرسکون ہے۔

مولانا شوکت علی کی طرف سے ملاقات کی کوشش

ڈاکٹر انصاری اور حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے انکار کر دیا

ہمارے خیالات میں بعد المشرقین ہے

آپ سے نہ ملنا ہی بہتر ہے

خان عبد الغفار خاں کا مکان نہیں جلایا گیا

فری پریس کی اطلاع بالکل بے بنیاد ہے

حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ خان عبد الغفار خاں کے مکان کو جلا دینے اور اسپرہل جلانے کے متعلق فری پریس کی جو اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ خاں صاحب کے مکان کے ساتھ اس قسم کا کوئی سلوک نہیں کیا گیا۔

گاندھی جی کی رہائی کیلئے کونسل میں نوٹس

گورنر بمبئی کا امتناعی حکم

وزیر اعظم ریاست کشمیر کے مستعفی ہونے کی خبر

حکومت ہند اور حکومت کشمیر میں راز و نیاز

کون وزیر اعظم ہوگا؟

بمبئی میں شراب کے نیلام پر زبردست پکٹنگ

ایک سو رضا کاروں کی گرفتاری

ڈسٹرکٹ جیل میں مولانا احمد سعید صاحب کے مقدمہ کی سماعت

استغاثہ کی طرف سے گواہوں کے بیانات

حضرت مولانا نے مقدمہ کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا

صوبہ جات متحدہ میں کل گرفتاریاں

تحریک سول نافرمانی کے نتائج

لنڈن میں حکومت ہند کی پالیسی کے خلاف احتجاج

آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ

ہجلی کیمپ کے نظربندوں پر گولی چلانے والوں کو سزائیں

ایک برخاست اور دو کا تنزل

اسمبلی میں تخفیف شدہ ملازمین کی شکایات

تجویز مسترد کر دی گئی

دہلی میں فرمانروائے دکن کی تشریف آوری

شہزادگان والا تبار کی آمد

کشمیر میں گورنر اور جج ہائیکورٹ کی گرفتاری

باغیوں کا تمام عملہ گرفتار

چکروتی کو فوج کی روانگی

انگلستان میں برطانوی تجارت کے مقاطعہ کا اثر

برٹش ٹریڈ کمشنر کی رپورٹ

سات مواضعات طوفان میں بہہ گئے

بحر منجمد میں قیامت صغریٰ

حضرت مولانا معین الدین صاحب کو صدمۂ جانکاہ

آہ محمد میاں

گورنر بنگال کی حملہ آور لڑکی کے مقدمہ کا فیصلہ

"میں ہندوستان کے مصائب کا اظہار کرنا چاہتی تھی"

عدالت خصوصی سے نو سال قید سخت کی سزا

دہلی کے مسلم صحیفہ نگاروں کی توہین

"مالک الامان" کی انتہائی مذموم حرکات

بیرونی کاروبار کی آمدنی پر ٹیکس لگانے کی تجویز

اسمبلی میں حکومت کو شکست

مولوی مظہر الدین کو نامہ نگار الجمعیۃ کا جواب

میں آپ کا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں

اڈیٹر الجمعیۃ کا بیان

اب مسلم کانفرنس کی کوئی ضرورت نہیں رہی

مرکزی مجلس مقننہ کے دس ارکان کا اعلان

"مالک الامان" کو "مالک طاقت" کا جواب

گھنٹہ گھر پر کانگریسی رضاکاروں کی گرفتاری

مسٹر فرید الحق انصاری کو سزا

گول میز کانفرنس کی مجلس مشاورت

مسجد فتحپوری میں مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

"مفتی کفایت اللہ زندہ باد" کے نعرے

حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا ظفر علی خاں کے بغیر سرحد جانے کا مطالبہ

سر آغا خاں کی اپیل

مسلم لیگ پر احتجاج

اعلیٰ حضرت کے قصر معلی کی خبریں

وائسرائے کی ملاقات بازدید

سیاسی قیدی جیل سے کس طرح بھاگے؟

پولیس مفرورین کو گرفتار نہیں کر سکی

حج بیت اللہ

امپیریل پبلک نمبری اسکول نئی دہلی

دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ پنجاب

ناظم جمعیۃ علماء ہند کو مبارکباد

مسلمانان پٹنہ کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانان بھاگلپور کا جلسہ عام

کشمیر کے مظالم پر احتجاج

بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد

جموں کے ایک گاؤں میں پولیس کی فائر

پانچ اشخاص ہلاک متعدد مجروح

جموں کے مسلمان قیدی رہا کر دیئے جائینگے

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن

نپٹ بہراپن

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت

مقویات سراج عالم

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ گوکھرو۔ سفید داغ

ایک سیٹھ نے پچاس لاکھ روپیہ دیا

حب بہشتی

دلہن بہار تیل

محبوب عاشق کے قدموں پر

مسلمانان رانگا مٹھ پر انتہائی مصیبت

سورت کے پارچہ فروشوں کو پولیس کا انتباہ

ولایتی مال روکنے پر انہیں گرفتار کر لیا جائیگا

۱۶ کروڑ ۹ لاکھ کا سونا اور باہر چلا گیا

آنکھ اور ٹانگ نہ ہونے والوں کو خوشخبری

جبراً تبدیل مذہب کرانے کا الزام

جموں میں ملزمان پر مقدمات

مسلمانان الہ آباد زندہ باد

میرپور کے فسادات میں کتنے ہلاک و مجروح ہوئے

سردار سردول سنگھ صدر کانگرس کی گرفتاری

مولانا ابوالکلام آزاد صدر مقرر کر دیئے گئے

چینی تعصب پر جاپان کی زبردست گولہ باری

چینیوں کے ہاتھوں سو اسو جاپانیوں کا قتل

شنکھلی کا علاقہ بالکل تباہ کر دیا گیا

چین نے آسٹریلیا کا موالی بیڑہ خرید لیا

ہم خرما و ہم ثواب

صبح کے ناشتہ کے ہمراہ طاقت حاصل کیجئے

بال جڑ سے کالا

سناٹوجن

SANATOGEN

آج ہی سناٹوجن کی ایک بوتل خریدیئے

شمائل نبوی

لاثانی قرآن مجید

فضائل رمضان

عبدالوحید صدیقی مہتمم اخبار الجمعیۃ دہلی

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ۔۔۔

ششماہی ۔۔۔

سہ ماہی ۔۔۔

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ۔۔۔

ششماہی ۔۔۔

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۔۔ ۵ ۔۔ ۹ ۔۔ ۱۳

۱۷ ۔۔ ۲۰ ۔۔ ۲۴ ۔۔ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ (،)

ایک کالم (،)

نصف کالم (،)

چوتھائی کالم (،)

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم چہارشنبہ ۱۶ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴ فروری ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۴

معاصرین کے افکار و آراء

"ذاتی عداوتوں کے پردہ میں" قومی خیانت

سرحد کی آزاد تحقیقات

"الامان" کا مغالطہ آمیز اعتراض

مولانا شوکت علی کا بیان

دلچسپ حقائق و معلومات

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مغل بادشاہوں کے سکوں کی برآمدگی

ساسانی عہد کے سکوں کا انکشاف

امریکہ کے ایک کروڑ دس لاکھ بیکاروں کی فوج

اگر ہماری امداد نہ کی گئی تو ہم مسلح بغاوت برپا کرینگے

انگلستان کی ایک متمول خاتون کا انتقال

دو لاکھ پونڈ گرجاؤں کی نذر

لندن میں ٹیلیفون کی عظیم الشان نمائش

"ماء اللحم خاص الخاص" "مفرح عنبری" اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے ایام سرما میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے ۔ فہرست خصوصی مفت ۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

جلاب کی میٹھی گولیاں

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں ۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg. Co. (India)
Post Box No. 88 Karachi

بیان اور حافظیہ سابق مشیر اعلیٰ حضور غلام اللہ خان کا عطا

۔۔۔

منیجر دواخانہ زمین الغربا محلہ شاہ نذر راولپنڈی

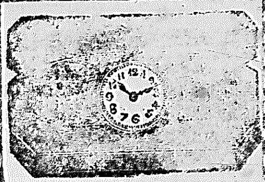

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

انڈیا واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو پی)

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائیں ہیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے ۔۔۔ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے ۔۔۔

جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی ۔

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

تجارت کرو ۔ فائدہ اٹھاؤ

نمونہ کی گانٹھ مالیتی یکصد و دو صد روپیہ

۔۔۔

دی امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۸

(گورنمنٹ میں رجسٹرڈ)

اگر صحت پیاری ہے

تو

۔۔۔

ہمدرد دواخانہ ۔ لال کنواں دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن مجید

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں ۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا ۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا صحت ۔ طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے ۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے صرف للعہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے ۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے ۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے ۔ جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں ۔ اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے ۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ بلا جلد مجلد پارچہ عہر مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک عہ

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت صحیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے سے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے ۔

ہدیہ : قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۔۔۔ قسم دوم حنا شدہ ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک مجلد پارچہ مجلد چرم

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) امریکہ میں بہت سے امریکن لوگ جو کہ مذہبًا عیسائی ہیں مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلمان امریکہ میں ہمارے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کیوں نہیں کھاتے ہم نے کہا کہ ہم جب کسی حلال جانور کو ذبح کرتے ہیں تو ہم تکبیر پڑھتے ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کیا پڑھتے ہیں تو ہم نے ان کو تکبیر پڑھ کر سنائی کہ ہم یہ پڑھتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر ہم بھی یہی تکبیر پڑھ کر کوئی جانور جو تمہارے نزدیک حلال ہو ذبح کریں تو کیا تم لوگ اس گوشت کو کھا سکتے ہو۔ اس کے جواب میں ہم نے ان کو کہا کہ ہمیں خبر نہیں ہے ہم آپ کو اپنے علماء سے ثابت کر کے بتلا سکتے ہیں۔

(۲) امریکہ میں جو امریکن لوگ ہیں جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اس میت کو جب قبرستان میں لیجایا جاتا ہے بعض کا چہرا تو وہ قطب کی طرف کرتے ہیں اور بعض چہرہ جنوب کی طرف اور بعض کا شمال کی طرف ان کے خیال میں کوئی تفریق نہیں ہے کہتر یہ ہے ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان فوت ہو۔ اس کا چہرہ کس طرف رکھنا جائز ہے اور کس طرف کو نا جائز ہے۔

(۳) ایک شخص امام ہوتا ہوا کوئی غلطی کرتا ہے یا مسلمانوں میں نا اتفاقی ڈال رہا ہے۔ بعض مسلمانوں کو اس پر بہت سے شکوک ہیں یعنی اس کے ایسے جرم ہیں جو کہ ظاہر ہیں اگر وہ امام جنازہ کی نماز پڑھائے تو کیا اس امام کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب

(۱) اگر عیسائی تکبیر پڑھ کر حلال جانور ذبح کرے تو مسلمان اس ذبیحہ کا گوشت کھا سکتا ہے۔ یہی حکم یہودی کا بھی ہے کہ اس کا ذبیحہ بھی مسلمان کھا سکتا ہے۔

استفتاء

الجواب

حسب ذیل الفاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے:

"بے بنیاد افواہوں کی روک تھام اور اشتعال انگیز نعروں کا سدباب کرنے کے لئے نہایت ضروری تھا کہ سزائے تازیانہ دی جاتی ورنہ یہ نعرے اور اشتعال انگیز آوازے فساد اور نقض امن کا موجب بن جاتے۔"

سگ زرد برادر شغال

صرف ایک وزیر

ایک حل طلب مسئلہ

مڈلٹن رپورٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۱۶ ؍ شوال المکرم ۱۳۵۰ھ ہجری

مولانا شوکت علی کے ارشادات گرامی

ملت اسلامیہ کو غیر مشروط غلامی کا سبق

مولانا شوکت علی نے انگلستان سے واپس آنے کے بعد بمبئی اور دہلی میں اینگلو انڈین اخبارات کو جو بیانات دیئے ہیں اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے جو تقریریں ارشاد فرمائی ہیں انہوں نے ملک کے طول و عرض میں ان کے خلاف نہایت شدید جذبات پیدا کر دیئے ہیں اور عامۃ المسلمین نے ان کی اس روش کو انتہائی غصہ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے کہ وہ موجودہ دور میں اپنی قوم کے ساتھ کھلی ہوئی غداری کرنے پر اتر آئے ہیں اور انگریزوں

کسی تقریر میں مسلمانوں کے سامنے ان دلائل کو پیش نہیں کیا جن سے وہ اس نتیجہ تک پہنچے ہیں تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ مولانا کا یقین مولانا ہی کے لئے کافی ہو سکتا ہے اور مسلمان اسے اپنا یقین نہیں بنا سکتے جس وقت مولانا شوکت علی لندن گئے ہیں قوم کو اسی وقت معلوم تھا کہ وہ واپس آکر کیا فرمائیں گے اور بڑے بڑے انگریزوں سے ملنے کے بعد ان کی رجعت پسندانہ ذہنیت کیا کیا گل کھلائے گی۔

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

کلیسا اور سیاست یا اسلام اور خلافت

یورپ میں سیاست اور مذہب کا اشتراک

ترکی اور مصر کے مغرب پرستوں کیلئے درس عبرت

(از امام اکبر فخر اسلام امیر شکیب ارسلان کے قلم سے)

عزت و احترام کا کوئی درجہ نہیں۔ وہ تمام مذہبی امور کا حکم اور تمام دینی اختلافات کی آخری عدالت ہے۔ وہ اپنے مذہب میں جانے سے شرم محسوس نہیں کرتا وہ آتش پرستی سے نفرت نہیں کرتا ورنہ اس کو اس پانی سے غسل کرنے میں عار آتی ہے جو ڈیڑھ ہزار سال سے محفوظ و مقدس ہے! وربنا الرحمن المستعان علی ما تصفون۔

"شکیب ارسلان"

عراق پر برطانوی حکمرداری کا خاتمہ

مجلس اقوام کے فیصلہ پر سرکاری افسران کا اظہار خیال

شاہ بروسیا اور کلیسا پرستی

جاپان کی قدامت پرستی

مجھے برطانیہ کے خلوص اور نیک نیتی پر یقین ہے

ہمیں انگریزوں سے خوش عقیدگی رکھنی چاہئے

"صلح ہمیشہ جنگ سے بہتر ہے"

مولانا شوکت علی کا وعظ ٹائمس آف انڈیا کے کالموں میں

ہم گزشتہ اشاعت میں مولانا شوکت علی صاحب کا وہ بیان شائع کر چکے ہیں جو انہوں نے دہلی کے اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین میں چھپوایا تھا۔ آج کی اشاعت میں مولانا کا ایک دوسرا بیان درج ذیل کیا جاتا ہے جو موصوف نے دہلی آنے سے قبل بمبئی کے اینگلو انڈین اخبار ٹائمس آف انڈیا کے نامہ نگار کو دیا تھا۔ یہ دونوں بیانات آج کل ہندوستان کے اسلامی اخبارات کا موضوع بحث بنے ہوئے ہیں اور اس سے قبل کہ ان کے متعلق معاصرین کی رائیں پیش کی جائیں ضروری ہے کہ ناظرین کرام ان کا متن ملاحظہ فرمالیں۔

برطانیہ کے خلوص کا اعتراف

لارڈ ولنگڈن کے طرز عمل کی حمایت

برطانوی قوم کی نیک نیتی

گاندھی جی سے رشک

مسلمان اور اچھوت

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری

ہوا خواہان حکومت کے پروپیگنڈا کا نتیجہ

معاصر عزیز "ایمان" لاہور نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۰ فروری میں حسب ذیل شذرہ سپرد قلم کیا ہے:

مسلمانوں میں بے شمار رہنمایان سیاسیات پیدا ہوئے۔ لیکن چند امتحانوں کے بعد ان کی سیاست ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رجعت پسندی میں گم ہو گئی۔ البتہ اس ہجوم میں ایک مبارک، ذی عزم اور عظیم الشان جماعت (ایسی) بھی ہے جس نے تمام گزشتہ تاریخ میں جو نہایت ہی سخت اور ہولناک تھی، اس مقام عزم و استقامت سے سر مو بھی تجاوز نہیں کیا جس پر اسے جذبہ اخلاص و جہاد نے اسے پہلے دن کھڑا کیا تھا۔

مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر انصاری، مفتی محمد کفایت اللہ، مولانا ظفر علی خاں، خواجہ عبدالرحمن غازی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا احمد سعید، مولانا حبیب الرحمن، مولانا احمد علی، مولانا مظہر علی اظہر، مولانا محمد داؤد غزنوی، اسی مبارک اور قابل فخر جماعت کے محترم فرزند ہیں۔

عراق میں پانچ ہزار سال قبل کی عمارت کا انکشاف

سونے کے زیورات اور ظروف کی برآمدگی

ترکی زبان میں نماز اور اسکی حقیقت

صرف آیات قرآنی کو ترکی میں سمجھایا گیا

عراق کا ایک مسلم انجنیئر

پانی پر چلنے والی سائیکل کی ایجاد

گورنمنٹ بھوپال کی رواداری

ریاستی ہندوؤں کو کانفرنس منعقد کرنیکی اجازت

بھوپال، ۱۰ فروری۔ حکومت بھوپال نے ریاستی ہندوؤں کو اپنے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی حقوق اور اپنی شکایتوں پر غور کرنے کے لئے کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ کانفرنس ۱۹،۱۸ مارچ کو منعقد ہوگی جس کی صدارت کیلئے مشہور فرقہ پرست بھائی پرمانند کو منتخب کیا گیا ہے۔

حجازی ترجمہ میں تخفیف اور التواء کا مطالبہ

ٹیونس میں ایک مشہور مصنف و مورخ کا انتقال

دار الحکومت

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا سفر لاہور

دہلی ۱۹ فروری - معلوم ہوا ہے کہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند ۱۴ فروری کو شب کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئے تھے اور آج صبح واپس تشریف لے آئے ہیں۔ [illegible]

حضرت مفتی صاحب کے دولتکدہ پر

اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا خاصہ مبارک

[illegible]

کانگریس اور حکومت کی کشمکش اب ختم ہو جانی چاہئے

آرڈیننسوں کی ضروری تشریح اور جدید ہدایات کا اظہار کیا گیا

دہلی میں مسٹر آصف علی کی زبردست تقریر

[illegible]

مولانا مظہر الدین کو جواب باصواب

[illegible]

جاپان نے چین پر زبردست حملہ کر دیا

فضائی اور بحری ذریعہ سے زبردست گولہ باری

چینی علاقوں پر جاپان کا قبضہ

شنگھائی ۲۰ فروری - اطلاعات مظہر ہیں کہ ہفتہ کی صبح کو آٹھ بجکر پچاس منٹ پر جاپانی تیروں کی طرف سے شپائی کے علاقہ میں توپوں کی گرج سے حملہ شروع ہوا۔ [illegible]

[illegible]

نعیم الدین نوری - ایڈیٹر طاقت دہلی

مولانا احمد سعید صاحب کے مقدمہ کی آئندہ پیشی

[illegible]

مولانا سید عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کی سماعت

شاہ صاحب کا مسلک عدم تعاون کی تلقین ہے

عدالت میں گواہان صفائی کے بیانات

[illegible]

شاہی مسجد میں فرمانروائے دکن کا سجدہ

اعلیٰحضرت کی تشریف آوری اور خلقت کا ہجوم

[illegible]

صدر جمعیۃ علماء ہند کی شہادت

[illegible]

فرید الحق اور ڈاکٹر انصاری کے بیانات

[illegible]

کتب خانہ نذیریہ میں سرین سلطنت کی تشریف آوری

[illegible]

دہلی میں ضبط شدہ لٹریچر کی تلاش

[illegible]

دہلی جیل میں ایک ڈاکو کو پھانسی

[illegible]

قرولباغ کو حکومت کے سپرد کرنے کا مطالبہ

[illegible]

دہلی سے قومی گزٹ کا دوبارہ اجراء

[illegible]

ناظم جمعیۃ علماء ہند اور ایڈیٹر الجمعیۃ

[illegible]

مولانا عبد الماجد اور حاجی انوار الحق

[illegible]

جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ

کلکتہ کے جیش احرار کو مبارکباد

[illegible]

محکمہ ڈاک اور تار کو زبردست خسارہ

سنہ ۳۱ء کی رپورٹ

[illegible]

میرپور (کشمیر) میں حالات پر سکون ہیں

ہوائی مظاہرہ بند کر دیا جائیگا

[illegible]

قبول اسلام

[illegible]

اپریل تک صوبہ سرحد کے جدید آئین کا نفاذ ہو جائے گا

صوبہ سرحد کی جدید تشکیل کے متعلق حکومت ہند کا اعلان

سرحدی علاقہ میں فقیر صاحب کی سرگرمیاں

[illegible]

فقیر صاحب کی سرگرمیاں

[illegible]

چین کی طرف سے جاپان کے الٹیمیٹم کا جواب

چین کا ہر سپاہی خون بہانے کیلئے تیار ہے

اب جنگ کا رکنا ناممکن ہو گیا ہے

[illegible]

ٹوکیو سے صلح کی خبر

[illegible]

صوبہ سرحد میں کانگریس کے خفیہ جلسے

عید کے دن قبائل کو جمع کرنے کی کوشش

پولیس نے صورت حال پر قابو پالیا

[illegible]

کلکتہ کی تجارت برآمد میں تنزل

ایک ماہ میں دو کروڑ کی کمی

[illegible]

مخالفین کے پروپیگنڈہ سے بچو

امسال حج کے مصارف کا تخمینہ

[illegible]

کشمیر میں گول میز کانفرنس کا انعقاد

[illegible]

بھوپال سے حضور نظام کا اسپیشل

(از نامہ نگار)

[illegible]

مولانا ابو الکلام آزاد کے نام نوٹس

ایک ماہ تک سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ نہ لیجئے

[illegible]

کلکتہ میں طالبات کا احتجاجی مظاہرہ

پچاس لڑکیاں کالج سے نکال دی گئیں

[illegible]

وزیر اعظم کے اعلان سے برمیوں کی مایوسی

برما کونسل میں تجویز منظور ہوگئی

[illegible]

پریس مشاورتی کمیٹی کا دوبارہ قیام

[illegible]

گرفتار شدگان کے فوٹو بھی شائع نہ کرو

بمبئی کے اخباروں کو حکم

[illegible]

مصری حکومت کی مالی حالت

امسال میزانیہ میں کافی بچت ہوئی

[illegible]

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس

عدم تشدد پر سر آغا خاں کی تقریر

[illegible]

نور اسلام کی ضیاء پاشیاں

ایک انگریز شہزادی کا قبول اسلام

[illegible]

گورنر بنگال پر حملہ کرنے والے طلباء کا مقدمہ

ایک طالب علم کی برات

[illegible]

ڈیڑھ کروڑ کا غیر مدید سونا انگلستان کو

[illegible]

الجمعیۃ کی اشاعت میں روز افزوں اضافہ

معاونین الجمعیۃ کی ہمدردی کا شکریہ

بقیہ معاونین کے اسمائے گرامی

[illegible]

ڈوگروں کے مظالم پر پردہ ڈالنے کی سعی

عمال ریاست کی بے تدبیریوں کا اعتراف

مڈلٹن کمیشن کی رپورٹ شائع ہو گئی

مسٹر مڈلٹن (آئی سی ایس) کی رپورٹ جنہوں نے ستمبر ... میں سری نگر اننت ناگ اور شوپیاں کی تحقیقات کی، شائع ہو گئی ہے ... فسادات کو دبانے کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئیں ... ان پر رپورٹ میں روشنی ڈالی گئی ہے ... فوج کو چار مقامات پر گولی چلانی پڑی ... ایڈیٹر ... اس رپورٹ کا جو اقتباس شائع کیا ہے ذیل میں ہدیہ ناظرین کرام کیا جاتا ہے۔

آتش باریوں کا جواز

شوپیاں میں گولی چلانی بے حد ضروری تھی۔ پولیس فائر کرنے میں بالکل حق بجانب تھی ... جونہی ضرورت پوری ہو گئی فائر بند کر دئے گئے ... جامع مسجد سری نگر میں فوج کے لئے صورت حالات شدید خطرناک ہو گئی تھی اس لئے وہ گولی چلانے میں حق بجانب تھی۔ لیکن اگر افسر معقول انتظام کرتا اور موقع پر موجود رہتے تو فوج سے کام لینے کی ضرورت پیش آتی۔ اننت ناگ میں بھی گولی چلانی اس لئے ضروری ہو گئی کہ افسروں نے صورت حالات کا اچھا انتظام نہ کیا تھا ...

مسلمانوں کی مذہبی توہین نہیں کی گئی

مسٹر مڈلٹن نے فیصلہ کیا ہے کہ اس الزام میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ مسلمانوں کو ایسے کلمات پکارنے کے لئے مجبور کیا گیا جن سے ان کے مذہب کی توہین ہوتی تھی ...

سزائے تازیانہ کا جواز

اس کے بعد مسٹر مڈلٹن نے سرعام تازیانہ کی سزا کے الزام کی تکذیب کی ہے ...

فسادات کے اسباب

فسادات کے اسباب کے متعلق مسٹر مڈلٹن کے نتائج حسب ذیل ہیں۔ ... اگست کو رہنمایان سری نگر اور وزیر اعظم کے درمیان ایک فیصلہ ہوا تھا ...

مسلمانوں پر تشدد کا الزام

حکام پر نکتہ چینی

حکومت کشمیر کا نیا وزیر اعظم

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ پولیٹیکل افسر معتبر ذرائع سے اطلاع دیتے ہیں کہ راجہ سر ہری کشن کول وزیر اعظم جو رخصت پر جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مہاراجہ نے حکومت ہند سے کرنل کولوں کی خدمات مستعار لی ہیں۔

سپاسنامہ

بشرف ملاحظہ مستطاب معلی القاب محب العلماء ہز ہائنس سر مہاراجہ معین السلطنت مدارالمہام بہادر ...

صوبہ بہار کو فوراً آزاد کیا جائے

بہار کونسل میں متعدد تجاویز

پٹنہ ۱۸ فروری۔ بہار کونسل کے موجودہ سیشن میں بحث کے لئے ۵۲ غیر سرکاری ریزولیوشن موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ریزولیوشن صوبہ کو فوری سوراجی آزادی دینے اور وزراء کی تنخواہ دو ہزار روپیہ کرنے کے متعلق ہے۔ تیسرے ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری کی وجوہ معلوم کرنے اور اس کو دور کرنے اور صوبہ میں صنعت کو ترقی دینے کے ذرائع سوچنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ یہ تمام ریزولیوشن رائے بہادر لچھمی پرشاد سنہا کے نام ہیں۔

نواب سر محمد مزمل اللہ خاں کی سوا داری

ہندو یونیورسٹی کو دس ہزار روپے کا عطیہ

لکھنؤ ۱۸ فروری۔ گورنر اور لیڈی ہیلی بنارس سے واپس آگئے ہیں۔ نواب سر محمد مزمل اللہ خاں ہوم ممبر یو۔ پی۔ گورنمنٹ جو مہاراجہ بنارس کی گدی نشینی کے سلسلہ میں بنارس گئے تھے انہوں نے پنڈت مالویہ کی ہمراہی میں بنارس یونیورسٹی کا معائنہ کیا اور یونیورسٹی کو دس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا۔

بم اور کارتوس برآمد ہوئے

لاہور میں ایک مکان پر پولیس کا چھاپہ

لاہور ۱۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے سپاہیوں کے ایک دستہ کے ہمراہ ... ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ مکان کے اندر سے ایک شخص نے گولی چلانے کی کوشش کی لیکن پولیس نے اس پر قابو پا لیا اور مکان کی تلاشی لی۔ وہاں سے برطانیہ کے بنے ہوئے دو بم اور چند کارتوس برآمد ہوئے۔ دو عورتوں کو بھی اسی مکان سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ہندوؤں کو طلاق کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے

اسمبلی میں طلاق کے بل پر بحث

صنعت شکر سازی کی حفاظت

منتخب کمیٹی کی سفارشات

نئی دہلی ۱۸ فروری۔ جو جوائنٹ کمیٹی کھانڈ کی صنعت کی حفاظت کے بل پر غور کر رہی ہے آج اس کا اجلاس ختم ہو گیا ...

ضرورت ہے

جاپان نے چین کو الٹی میٹم دے دیا

زبردست اور خوفناک جنگ کے امکانات

شنگھائی کو فوراً خالی کر دو

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے کہ حکومت جاپان نے چینی سپہ سالار کے پاس الٹی میٹم بھیجا ہے کہ اگر ایک معینہ وقت کے اندر ان کی فوجیں شنگھائی سے بیس کیلومیٹر (تقریباً ۱۳ میل) باہر نہ چلی جائیں گی تو وہ زبردستی ہٹا دی جائیں گی۔ ...

ایک خاتون کا بچہ کو جیل میں رکھنے سے انکار

سزائے قید منسوخ کر دی گئی

پہاڑ سے برف کا تودہ گر پڑا

۱۸ اشخاص ہلاک۔ ہوٹل اور مکان منہدم

چیتے کو کسان نے پکڑ کے ہلاک کر دیا

حکومت افغانستان کو ہاتھیوں کی ضرورت

کانگریس کی خلاف قانون

صاحب حق صاحب ... استعفا

سندھ میں مجلس حقوق رائے دہی کا مقاطعہ

فرقہ وارانہ مسئلہ کے فوری تصفیہ کا مطالبہ

کراچی ۱۵ فروری۔ علیحدگی سندھ کی کانفرنس کی مجلس استقبالیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۷ اور ۲۸ مارچ کو کراچی میں کانفرنس کا اجلاس منعقد کیا جائے۔ سر محمد اقبال کو صدارت کی دعوت دی گئی ہے۔ دیگر شخصیتوں کے علاوہ مولانا ابوالکلام آزاد، مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، مولانا حسرت موہانی صاحب، سر عبدالرحیم، راجہ سلیم پور اور مولانا شوکت علی صاحب کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ ...

اطلاع خاص

کلکتہ سے جیش احرار کا دوسرا جتھا

گذشتہ جمعہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد زکریا سٹریٹ سے محمد علی جیش کا دوسرا دستہ جس شان و شوکت سے روانہ ہوا مسلمانان کلکتہ سے پوشیدہ نہیں ہے ...

ناظم جمعیۃ علماء ہند کو مبارکباد

ترقی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والی حیرت انگیز جادو

حلفیہ ... سابق مشیر ...

اگر صحت پیاری ہے

ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

صرف چند روز کے لئے فینسی سٹاپ واچ مفت

ایشیاٹک واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔ پی)

بغیر لائسنس کا الارم پستول

دلہن بہار تیل

مقویات سراج عالم

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

حافظ حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی

شرح اشتہارات

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے

نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم یکشنبہ و سہ شنبہ ۲۰ و ۲۲ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ فروری و یکم مارچ سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۵ و ۱۶

معاصرین کے افکار و آراء

سرحد کا تحقیقاتی وفد (ریاست ہند)

جب سے کہ سرحدی حکومت میں آرڈیننس کا نفاذ ہوا تو غالباً اس خیال نے کہ کہیں مخالف اخبارات مغالطہ آمیز خبروں سے اشتعال انگیز پروپیگنڈا نہ کریں، براہ راست مفصل خبروں کا موصول ہونا قریب قریب بند ہو گیا لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیرونی ذرائع سے جو خبریں انکشاف ہوئیں اور بیان کرنے والوں نے جس درد انگیز لہجہ میں سرحدی مسلمانوں کے جگر خراش اور المناک حالات بیان کئے۔ فطرتاً مسلمان اس سے بیحد متاثر اور رنجیدہ ہوئے۔ اس عام ہیجان کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلم کانفرنس نے ایک وفد سرحدی حالات کی آزادانہ تحقیقات کرنے کی غرض سے روانہ کئے جانے کی تجویز پاس کی اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مولانا شفیع داؤدی اور مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان کا انتخاب کیا گیا۔

جس وقت یہ انتخاب عمل میں آیا ہے اُس وقت بعض طبقوں میں شد و مد کے ساتھ اختلاف کیا گیا بالخصوص مظہر الدین صاحب کے متعلق جو ہمیشہ سے سرحدی مسلمانوں کو بُرا بھلا کہتے چلے آرہے تھے ...

ہراکین وفد کی کوششوں کا یہ افسوسناک انجام خواہ اُن کی اپنی مغالطہ آمیز پالیسی کا نتیجہ ہو یا مسلمانوں کے اس وفد کے ساتھ عدم اعتماد کا باعث ہو بہر نوع صد درجہ عبرتناک ہے ...

معاملات کشمیر و سرحد کیلئے آزاد تحقیقات کی ضرورت (سرفراز)

صوبہ سرحد ہو یا ریاست کشمیر جب تک وہاں کے معاملات کی تحقیقات کیلئے کوئی ایسا آزاد کمیشن مقرر نہ ہو کہ جس پر رعایا کا بھی اطمینان ہو اس وقت تک مسلمانوں کو حالات سرحد و کشمیر کے متعلق جو اضطراب ہو گیا ہے وہ دور نہیں ہو سکتا ...

ڈاکٹر انصاری اور مولانا شوکت علی (زمیندار)

پچھلے دنوں اطلاع موصول ہوئی تھی کہ مولانا شوکت علی نے دہلی ڈسٹرکٹ جیل میں ڈاکٹر انصاری اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری سے ملاقات کرنی چاہی لیکن ان دونوں زعماء نے ملاقات کرنے سے صاف انکار کر دیا ...

"میرے اور آپ کے دیرینہ اور برادرانہ تعلقات کا یہ تقاضا ضرور ہے کہ میں آپ سے ملاقات کروں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میری اور آپ کی قومی معاملات میں جو مختلف حیثیت ہے وہ مجھے اور کہتی ہے سیاسی خیالات میں ہم میں اور آپ میں زمین آسمان کا فرق ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ ہماری باہمی ملاقات مفید ہونے کے بجائے زیادہ غلط فہمی پیدا کرنے کا باعث ہوگی جسے میں بحیثیت ایک قیدی کے شاید دور نہ کر سکوں۔"

سوال سے خوف (ملت)

گزشتہ پنجشنبہ کے اخبار میں "ملت" میں سر ایولین ہاول کے خطبہ کے سلسلہ میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مولانا احمد سعید صاحب نے اپنے بیان میں جس پر بابو گیا پرشاد سنگھ نے اسمبلی میں سوالات کئے تھے مولانا محمد شفیع صاحب داؤدی کے نام سر ایولین ہاول کا ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

انگلستان میں ملکی مصنوعات کا پروپیگنڈا
ملکی مصنوعات سے ملکہ معظمہ کی دلچسپی

اسٹیٹسمین کا نامہ نگار مقیم لندن لکھتا ہے کہ مسٹر بالڈون نے برطانی صنعت ریشم سازی کی امداد و ترویج کیلئے ایک اسکیم تیار کی ہے تاکہ برطانیہ کے ریشم کو انگلستان میں فروغ ہو۔ ریشم سازی کے کارخانوں میں آج کل ۲۰ ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ ملکہ معظمہ کو اس اسکیم کے ساتھ خاص طور پر دلچسپی ہے ...

ہندوستان اور لندن کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ
مشرق و مغرب میں دو بدو گفتگو

بہت جلد غالباً آئندہ دو سال کی مدت میں یہ ممکن ہو جائے گا کہ لندن سے بذریعہ ٹیلیفون کلکتہ اور ہندوستان کے دوسرے حصوں میں گفتگو کی جائے ...

گرجاؤں کی حاضری پر کھیلوں کو ترجیح
عیسائی چرچوں میں کس لئے جاتے ہیں؟

ڈاکٹر سینٹ گرٹ لکھتا ہے کہ گرجاؤں میں شام کی نماز کے متعلق مختلف سوال اُٹھائے جا رہے ہیں ...

۲۴۰ زبانوں میں بائبل کے تراجم

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی نے ریورنڈ ڈاکٹر کو ... مقرر کیا ہے ... اس وقت تک بائبل ۲۴۰ زبانوں کا ترجمہ کیا ہے ...

ہر سال کتنی قیمت کا گوند فروخت ہوتا ہے؟

یہ واقعہ ہے کہ ہر سال ...... ۱۵۰ (ایک کروڑ پچاس لاکھ) پونڈ کا گوند فروخت ہوتا ہے ...

سودیشی تحریک اور حکومت (مدینہ)

حکومت بمبئی نے تحریک سودیشی کے متعلق ایک خاص غلط فہمی دور کرنے کیلئے اپنے ایک اہم اعلان میں یہ ظاہر کیا ہے کہ حکومت کی یہ خواہش نہیں ہے کہ اگر کوئی فرد یا کوئی جماعت دیسی مال کے استعمال یا پیداوار کو ترقی دینے کی ایماندارانہ خواہش رکھتی ہے تو وہ اس کے اس جذبے میں مداخلت کرے ...

"ماء اللحم خاص الخاص" اور "مفرح عنبریں" اور ہماری دیگر مقوی ادویہ سے اس سرمایہ میں نئی زندگی اور طاقت حاصل کیجئے فہرست خصوصی مفت طلب ہو منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

جوب امساک ...
ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی پوسٹ بکس نمبر ۸۵ دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

لاثانی قرآن مجید

مفت تقسیم کرکے ثواب کمائیے

محبوب عاشق کے قدموں پر

... پوسٹ بکس نمبر ۳۵ دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند ...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

قرابادین مفید عام ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے ترجمہ اور تفسیر کی خوبیوں کو ملاحظہ کر کے بیحد پسند فرمایا اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کلام الرحمن اور ... قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ دس روپے علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ ... پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے دہلی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت انتھک کوشش تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبان اسلام سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ... علاوہ محصولڈاک دو روپے (۲/)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الہٰی میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے دہلی جامع مسجد کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ ... علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ
دہلی
یوم یکشنبہ و سہ شنبہ ۲۰، ۲۲ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ ہجری

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی منکوحہ ۔۔۔

ڈاکٹر انصاری کا جواب

مولانا شوکت علی نے ڈاکٹر انصاری اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں ملاقات کرنے کی جو کوشش کی تھی اور ان کی درخواست کے جواب میں ڈاکٹر انصاری صاحب نے جو خط مولانا کے نام لکھا تھا وہ قارئین کرام ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ چونکہ اس خط کی اشاعت سے قبل دہلی کے اینگلو انڈین اخبارات کو صرف اس مضمون کا تار دیا گیا تھا کہ ڈاکٹر انصاری نے مولانا شوکت علی سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا اور انکار کی وجہ بیان نہیں کی تھی اس لئے دہلی کے اخبارات میں چند در چند غلط فہمیاں پھیل گئیں ۔۔۔

"انقلاب" کا دجل و فریب
سرحدی وفد کو بے قصور ثابت کرنے کی سعی ناکام

(۱)

ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنی تحقیقات پر پابندیاں قبول کر لی تھیں۔ علاوہ بریں اس کے علاوہ ہم اس دجال کو یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ سرہاول کے خطوط میں صرف یہی ایک فقرہ لیا نہیں ہے جو اس سلسلہ میں پیش کیا جا سکے بلکہ اس سے ایک اور زیادہ صاف اور صحیح جملہ بھی موجود ہے جس سے "تحقیقات" کی حقیقت بالکل صاف ہو جاتی ہے اور وہ حسبِ ذیل جملہ ہے۔

> Maulvi Shafi Daoodi and the other members of his party are only concerned to ascertain the facts for the information of the Conference and rely upon you to put them in the way of ascertaining the truth.

مولوی شفیع داؤدی اور ان کی پارٹی کے دیگر ارکان صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ کانفرنس کی اطلاع کے لئے واقعات معلوم کریں اور آپ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں کہ آپ انہیں حقیقتِ حال سے مطلع ہونے کا راستہ بتا دیں گے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مولانا شفیع داؤدی کی رپورٹ کبھی پبلک میں نہیں آئے گی اور جس طرح چیف کمشنر چاہے گا ان سے تحقیقات کرائے گا۔ ascertaining the truth کا ترجمہ سوائے "تحقیقات" کے اور کیا کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ putting them in the way of ۔۔۔

مولانا شوکت علی کے متعلق معاصرین کی رائیں

بزدلی اور کوتہ نظری (انقلاب)

مولانا شوکت علی کہتے ہیں کہ اگر موجودہ نکات منظور نہ کئے گئے تو ہم الگ ہو جائیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا دستور کے تیار ہو کر نافذ ہو جانے کے بعد ۔۔۔

اپنی ذات کے نمائندے (ہند جدید)

اگر اخبارات عوام کے نمائندے ہوتے ہیں تو ظاہر ہے اس وقت تمام اسلامی اخبار مولانا شوکت علی سے بیزاری کا اعلان کر چکے ہیں صرف دو اخبار ایسے ہیں جو مولانا کی حمایت پر ہیں۔ ایک خود ان کا اپنا "خلافت" اور دوسرا ۔۔۔

چین و یزدانی کی تعلیم

انگریزوں کے ڈنڈا

غلاموں کا چارٹر

اسمبلی میں وفد سرحد کے متعلق سوال و جواب کا تتمہ
مولانا شفیع داؤدی کی سراسیمگی و بدحواسی
ایوانِ اسمبلی میں آپے سے باہر ہو کر گالیاں دینے لگے
صدر اسمبلی نے اُنکے خلاف قاعدہ سوال کو روک دیا

اسمبلی میں جب ان سوالات کا جواب مسٹر ہاول نے دیدیا جو مولانا شفیع داؤدی کے وفد کو چیف کمشنر کی طرف سے دعوت دئے جانے کے متعلق کئے گئے تھے اور یہ بتا دیا کہ بیشک یہ دعوت دی گئی تھی اور مولانا شفیع داؤدی کے نام دعوت نامہ بھیجا گیا تھا اور وہ مولوی مظہر الدین کو اپنے ساتھ لے گئے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ سرہاول نے وہ خطوط بھی پیش کر دئے جو دعوت کے لئے شرائط دعوت کی توضیح و تشریح کرنے کے لئے ارسال کئے گئے تھے ۔۔۔

مولانا شفیع داؤدی: "جناب کیا میں ہاؤس کی معلومات میں یہ ظاہر کر کے اضافہ کر سکتا ہوں کہ مولوی احمد سعید نے ۔۔۔"

مسٹر پریسیڈنٹ: (آنریبل سر عبدالرحیم رحمۃ اللہ) "آنریبل ممبر اس مرحلہ پر صرف ضمنی سوالات کر سکتے ہیں"

مولانا شفیع داؤدی: "کیا یہ حقیقت ہے کہ بابو گیا پرشاد سنگھ اس سوال کو اسمبلی میں پیش کر کے جمعیۃ العلماء کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں؟ کیا وہ اس سوال سے جمعیۃ العلماء کی آڑ میں کانگریس کے مقصد کو فائدہ نہیں پہنچا رہے ہیں؟"

مسٹر ایس۔ داس: "جناب مجھے اس پر اعتراض ہے۔ کیا ہاؤس کا ایک آنریبل ممبر حکومت کے علاوہ ہاؤس کے دوسرے آنریبل ممبر سے بھی کوئی سوال کر سکتا ہے؟"

مولانا شفیع داؤدی: "جناب اس قسم کے سوالات کو اس طریقہ پر پیش کرنا جیسا کہ بابو گیا پرشاد سنگھ نے اختیار کیا ہے ایک بری نظیر ہے"

مسٹر گیا پرشاد سنگھ: "کیا ایک ایسے بیان کے متعلق حکومت کو توجہ دلانا جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور حکومت سے یہ مطالبہ کرنا کہ اس بیان میں جس خط ۔۔۔"

سرہاول کے خط کا معاملہ
معاصر ملت کے معمے کا حل
(از نامہ نگار الجمعیۃ)

عربی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مصر میں چین کے مسلمانوں کا ایک علمی وفد
اسلامیانِ چین کے مذہبی و اقتصادی حالات
چین میں ایک جامعہ اسلامیہ قائم کرنے کی تجویز

آج کل چین کے مسلمانوں کا ایک علمی وفد مصر میں آیا ہوا ہے جس کا مقصد علوم اسلامیہ کی تحصیل اور عالم اسلامی کے مذہبی کوائف سے آگاہی حاصل کرنا ہے۔ وفد مذکور کے رئیس سے مصر کے ایک ادیب احمد عبدالحلیم عسکری نے ملاقات کی اور چینی مسلمانوں کے متعلق ان سے بہت سے سوالات کئے جن کا جواب رئیس وفد نے نہایت تفصیل سے دیا۔ ہم اس گفتگو کا مختصر کیفیت ذیل میں درج کرتے ہیں۔

س: چین کے باشندوں کی کل تعداد چالیس کروڑ ہے (اگر موجودہ مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب چین میں ۴۵ کروڑ کی آبادی ہے) ۔۔۔

طرابلس کے مجاہدین نے ابھی میدان نہیں چھوڑا
"ہمارے اسلحہ اطالوی فوج سے چھینے ہوئے ہیں"
جبل اخضر سے ایک طرابلسی مجاہد کا مکتوب

جبل اخضر کے ایک طرابلسی مجاہد کا مکتوب بعض عربی اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں مجاہد مذکور لکھتا ہے ہماری قسمت میں مقدر تھا کہ ہم اطالوی مظالم کا تختۂ مشق بنائے جائیں اور استعمار کے بے پناہ امتحان میں ہم کو آزمایا جائے چنانچہ اطالویوں نے ہم پر پے در پے حملے کئے اور ہم کو ستانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ ہمارے قائد اعظم شہید عمر مختار کی شہادت کے بعد ہمارا محاصرہ کر لیا گیا اور کئی ماہ تک ہم ذی حالت کس مپرسی میں رہے۔ ہمارے پاس خورد و نوش کا جو سامان تھا وہ بھی ختم ہو گیا ۔۔۔

بیس سال سے مقابلہ اور عالم اسلامی کی چشم پوشی

سرحدی وفد پر مسلم یوتھ لیگ گیا کا عدم اعتماد
مولانا شفیع داؤدی سے استعفا دینے کا مطالبہ

چینی وفد کی شیخ ازہر سے گفتگو

ایک عظیم الشان جلسہ کی روداد
پہلوانوں کے اکھاڑے میں "ضیغم اسلام" کی گرج
مولوی مظہر الدین کا فرار

دہلی ۲۶ فروری - کل صبح شہر کے در و دیوار پر ایک پوسٹر چسپاں دیکھا گیا جس کا پہلا اور جلی عنوان "مسلمانانِ دہلی کا عظیم الشان اجتماع" تھا جس نے اس پوسٹر کو خود سے پڑھا تو معلوم ہوا کہ تاریخ ۲۶ خاں تیلی کے اکھاڑے میں کوئی جلسہ رات کے وقت منعقد ہونے والا ہے جس میں مولانا شوکت علی صاحب مولانا محمد عرفان صاحب، شیخ عبد المجید صاحب، مولانا شفیع داؤدی صاحب، نواب اسمٰعیل خاں صاحب اور مولانا مظہر الدین تقریریں فرمائیں گے۔ اور مولانا عبد الکافی صاحب مرحوم و مغفور کی تعزیت کی جائے گی۔ پوسٹر دیکھنے کے بعد سب سے زیادہ حیرت جس بات پر ہوئی وہ یہ تھی کہ تراہا بیرام خاں پر یا کونسا میدان ہے جہاں دہلی کے مسلمانوں کا اجتماع عظیم ہو سکتا ہے ...

[illegible]

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ
ڈلٹن رپورٹ پر احتجاج

۲۶ فروری کو جامع مسجد دہلی میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبد الحنان صاحب سابق ڈکٹیٹر مجلس احرار منعقد ہوا۔ لکھنؤ کے احرار ... کا تعارف کرایا گیا ... مولوی محی الدین صاحب نے تقریر فرمائی ... بالاتفاق منظور کی گئی:

[illegible]

سرحد کی طرف مولانا شوکت علی کا انفرادی سفر
مجلس احرار کی جانب سے عدم اعتماد کا اعلان

[illegible]

حضرت مولانا عبد الکافی صاحب کا انتقال
حضرت مفتی صاحب کی طرف سے تعزیت نامہ

[illegible]

جمعیۃ علماء کی مجلس عاملہ کا جلسہ
اراکین مجلس کے نام برقی پیغامات

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے حسب ذیل تار اراکین مجلس عاملہ جمعیۃ علمائے ہند کے نام بھیجا گیا:

"۲۹ فروری کے اجلاس مجلس عاملہ میں آپ کی شرکت بہت ضروری ہے۔ تشریف لائیے ..."

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کا مقدمہ

۲۶ فروری - آج مسٹر پول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے ڈسٹرکٹ جیل میں اجلاس کیا۔ چونکہ مسٹر اے الیسر ایک ماہ کی رخصت پر گئے ہیں اس لئے مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کا مقدمہ مسٹر پول کے اجلاس میں پیش ہوا۔ مسٹر پول نے ۴ مارچ کے لئے مقدمہ ملتوی کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لوکل گورنمنٹ سے سفارش کی ہے کہ سردار عبد الصمد خاں صاحب قائم مقام مسٹر امبر کو حضرت ناظم صاحب اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمات منتقل کرنے کے اختیارات دیدئے جائیں۔

اتحاد و اتفاق

[illegible]

مسلح موٹر اور معمولی موٹر کا تصادم

دہلی ۲۵ فروری - کل صبح کو علی پور روڈ پر قدسیہ باغ کے قریب ایک مسلح موٹر اور ایک معمولی موٹر میں تصادم ہو گیا۔ معمولی موٹر کا ایک سوار اس طرح گرا کہ اسے سخت چوٹ آئی۔ موٹر کے دوسرے سوار بچ گئے لیکن موٹر پاش پاش ہو گئی۔

جلسہ منتشر ہو گیا

[illegible]

گھنٹہ گھر پر پکٹنگ اور گرفتاریاں

[illegible]

دہلی میں خانہ تلاشیاں

[illegible]

چین اور جاپان میں شدید جنگ
جاپانیوں کے مقابلہ میں چینیوں کی فتح
سپہ سالار کا قتل اور خوفناک حملے

شنگھائی ۲۵ فروری - (آٹھ بجکر ۴۵ منٹ وقت صبح) جاپانی افواج نے کیانگ وان میں چینی فوجی دستوں کو پراگندہ کرنے کی زبردست کوشش میں صبح آٹھ بجے حملہ کر دیا۔ انسانی طاقت، ہوائی طاقت، توپ، بندوق، مشین گن اور ٹینک کا استعمال کیا گیا لیکن دو گھنٹہ کی خوفناک جنگ کے باوجود حملہ آور کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکے ... چینی افواج پوری قوت کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہی ہیں ... کہ چینیوں کی صفوں میں داخل ہو کر ان کو پراگندہ کیا جائے۔

چینی افواج کو اس اطلاع سے تازہ تقویت حاصل ہوئی ہے کہ علیسائی فیری ... عنقریب ان کی امداد کے لئے محاذ جنگ پر پہونچنے والا ہے۔ وزارت خارجہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ... سپہ سالار ... کو قتل کر دیا گیا ہے۔

گولہ باری اور خوں ریزی

[illegible]

رات کے حملے

[illegible]

چین بالکل تیار ہے

[illegible]

گولے کا جواب گولے سے

[illegible]

انواروں کے دوران جنگ

[illegible]

شہائی میں اختیارات

[illegible]

شنہائی پر جاپان کا حملہ

[illegible]

جاپانیوں کے نقصانات

[illegible]

ایک سال تک جنگ کی تیاری

[illegible]

کیا جاپان نے غلطی کی

[illegible]

کیا جرمنی افسر چین کے ساتھ ہیں

حال میں شنگھائی میں یہ افواہ گرم تھی کہ چین کی فوجوں کے ساتھ جرمنی کے سابق افسران فوج کی کمان کر رہے ہیں۔ برلن سے حکومت جرمنی نے اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی ہے۔

جاپان کا نیا حملہ

شنگھائی ۲۴ فروری - (گیارہ بجکر دن) چینیوں نے پہلے ہی سے یہ خیال کر کے کہ جاپان پھر حملہ کرے گا، اس بار باوجود بارش کے مقابلے کا اچھی طرح انتظام کیا ... جاپانی فوجوں نے کیانگوان کی طرف چینی محاذ پر ہوائی جہازوں کے ساتھ ...

ہمدرد دواخانہ دہلی کا معائنہ
سر مہاراجہ کشن پرشاد کو ایٹ ہوم

دہلی ۲۵ فروری - آج شام کو چار بجے ہمدرد دواخانہ واقع لال کنواں دہلی کا معائنہ کرنے کی غرض سے یمین السلطنت سر مہاراجہ کشن پرشاد بہادر تشریف لائے۔ دواخانہ کا معائنہ کرنے کے بعد آپ کو ایک پر تکلف ایٹ ہوم دیا گیا جس میں معززین شہر نے شرکت فرمائی۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے مہاراجہ صاحب کا تعارف کرایا اور حاضرین کی جانب سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہمدرد دواخانہ کی ترقیوں کا ذکر کیا۔ حاضرین میں نواب صاحب لوہارو، حاجی عبد الغفار صاحب، امام صاحب جامع مسجد، سید مد جعفری صاحب ایڈیٹر ملت - جناب ہلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ اور بہت سے ہندو مسلمان معززین شریک تھے۔

مسٹر شمبر سہائے کو سزائے قید

دہلی ۲۵ فروری - مسٹر شمبر سہائے کو زیر دفعہ ... ایک سال کے لئے پانچسو روپیہ کی ضمانت داخل کرنے کا حکم ہوا تھا۔ ضمانت داخل کرنے سے انکار پر ...

سرحد کے قبائل میں شورش
فقیر علی نگر کی سرگرمیاں

پشاور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بجوڑ کے علاقہ میں ماورائے سرحد کی قبائل میں پھر کسی قدر شورش پیدا ہو گئی ہے کیونکہ فقیر علی نگر اور حاجی صاحب ترنگ زئی کے صاحبزادے بادشاہ گل، حکومت اور نواب دیر کے خلاف لڑائی کرنے کے لئے لشکر تیار کر رہے ہیں۔ ان کی ان کوششوں کا سوائے اسکے اور کچھ نتیجہ نہیں ہوا ہے کہ انہوں نے چند جرگے کئے اور اس قسم کے چند انتہا پسندوں کو مشتعل کر دیا۔ دیر کی حالت مزید اطمینان بخش ہو گئی ہے۔

طلباء اور سول نافرمانی
صدر ڈسٹرکٹ بورڈ کا حکم

بلگام ۲۵ فروری - صدر ڈسٹرکٹ بورڈ بلگام نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں پرائمری سکولوں کے طلباء کے لئے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تحریک سول ...

[illegible]

حکومت کی طرف سے خوشامد کرنے والوں کو ایک اور ٹھوکر
۲۲ فروری کو بھی کوئی اعلان نہیں کیا گیا
مسلمان پھر بھی کمیٹیوں کے ساتھ تعاون پر تیار ہیں

سننے میں آیا تھا کہ ۲۲ فروری کو مسلمانوں کے حقوق کے متعلق حکومت ہند کی طرف سے ایک اطمینان بخش اعلان ہونے والا ہے۔ چنانچہ اسی خوشگوار امید میں اور آرزوؤں کو لیکر "ملت" کا نامہ نگار خصوصی بھی کل (دوشنبہ کو) ایوان وائسرائے کی طرف گیا کہ گول میز کمیٹی کے اراکین جب وہاں سے نکلیں تو سب سے پہلے مسلم اراکین کی زبان سے حقوق کے تحفظ کا مژدہ سن لے ... وائسرائے کے ہاں کانفرنس کی مشاورتی مجلس کا جلسہ ہوا اور منجملہ دیگر امور کے مسلمانوں کے حقوق کا مسئلہ بھی سامنے آیا اور اسے خواہ مخواہ کی خوش قسمتی کہئے یا بدقسمتی کہ اسے مزید انتظار کے لئے وزیر اعظم کے اعلان تک ملتوی ...

گول میز کانفرنس میں کہا تھا کہ ملک معظم کی حکومت اگر ہندوستان میں فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ نہ ہوا تو وہ خود کر دیگی۔ اعتماد کریں۔ اسی طرح ڈاکٹر مونجے نے بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ کہا کہ اگر وزیر اعظم اس وقت فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ کو ملتوی رکھیں تو کمیٹی کے کاموں میں اختلاف پیدا نہ ہوگا ورنہ خدشہ ہے کہ اس میں رکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی۔ کیونکہ وزیر اعظم کا اعلان جس جماعت کو ناپسند ہوگا وہی کمیٹیوں سے علیحدہ ہونے کی کوشش کرے گی!

بنیادی حقوق پر بحث
نہرو رپورٹ کا حوالہ

[illegible]

فرقہ وارانہ مسئلہ اور وزیر اعظم

[illegible]

ریاستوں کے باشندوں کی تعلیم

مسٹر چکر نے ریاستوں کے باشندوں کی تعلیم کے متعلق اپنی تجاویز کا خاکہ پیش کیا ...

حکومت کا مذہب

سر سی۔ پی راما سوامی آئر نے ایک سودہ پیش کیا جس کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس کا کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ قانون کے سامنے تمام مذاہب برابر ہیں۔ اس پر سب لوگ راضی ہو گئے اور ان کی تجویز منظور کر لی گئی۔ اوقاف کے متعلق ... نے کوئی بات طے نہیں کی کیونکہ اس میں پیچیدگیاں بہت ہیں۔

مذہبی تعلیم

اس کے بعد کمیٹی میں نہرو رپورٹ کی تجویز پیش ہوئی کہ طلباء کے لئے مذہبی تعلیم لازم نہ ہونی چاہیے۔ سر اکبر حیدری اور سر سی۔ پی راما سوامی آئر نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ اس شرط کے بعد اسکولوں میں دقت ہوگی جو اوقاف کے زیر اہتمام ہیں۔ سر مرزا اسمٰعیل نے کہا کہ یہ تو انتظام سے تعلق رکھتا ہے اسے بنیادی حقوق سے کیا تعلق ہے۔ بالآخر یہی طے پایا کہ اسے بنیادی حقوق میں نہ رکھنا چاہئے۔

ملازمتوں میں قوم اور فرقہ کی تفریق

[illegible]

سڑکوں کا استعمال

[illegible]

انجمن اور یونین بنانے کا حق

[illegible]

اسلحہ کا سوال

[illegible]

عورتوں اور مردوں کا مساویانہ حق

[illegible]

کیا صوبہ سرحد میں کامل سکون ہے

[illegible]

مسلم اراکین کی ناراضگی

[illegible]

والیسرائے کی تقریر

[illegible]

فرقہ وارانہ مسئلہ

اس کے بعد ہز ایکسیلنسی نے پوچھا کہ ... کیا اور انہوں نے ... کیا نتیجہ ہوا؟ اس کے جواب میں بتایا کہ کوئی بات طے نہیں ہوئی ...

مولانا حبیب الرحمن، مولانا احمد علی، مولانا محمد چراغ اور ماسٹر محمد شفیع کو سزا
ایک ایک سال قید محض اور سی کلاس

لاہور ۲۴ فروری - رہنمایان احرار کے خلاف زیر دفعہ ... ضابطہ فوجداری جو مقدمہ زیر سماعت تھا اس کا فیصلہ مسٹر ڈرنی مجسٹریٹ نے آج بورسٹل جیل میں جا کر سنا دیا۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن صدر مجلس احرار ہند، حضرت مولانا احمد علی رئیس انجمن خدام الدین و صدر جمعیۃ علماء پنجاب، مولانا محمد چراغ فاضل دیوبند و ڈکٹیٹر مجلس احرار ہند ... ماسٹر محمد شفیع جنرل آفیسر کمانڈنگ افواج احرار کو مجسٹریٹ نے ایک ایک سال کے لئے پانچ پانچ ہزار روپیہ کی دو دو ضمانتیں داخل کرنے کا حکم دیا جسے چاروں رہنماؤں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ایک ایک سال قید محض کی سزا منظور کر لی۔ مجسٹریٹ نے رہنماؤں سے کہا کہ آپ لوگوں نے "کلاس" کے متعلق مجھ سے کچھ نہیں کہا تاہم پولیس نے اس ضمن میں کوئی رپورٹ کی ہے اس لئے سردست آپ کو سی کلاس میں رکھا جائے گا۔ تحقیقات کے بعد مناسب احکام جاری کر دئے جائیں گے۔

[illegible]

اسمبلی کی کارروائی
کاغذ کی صنعت پر محصول کا مسودہ قانون

نئی دہلی ۲۵ فروری - آج اسمبلی نے لنچ کے واسطے اٹھنے سے قبل بانس کے گودے کی کاغذی دستکاری کے مسودہ قانون کو منظور کیا۔ مسٹر اے داس نے ترمیم پیش کی کہ مذکورہ تجارت کے تحفظ کی میعاد چار سال مقرر کی جائے۔ مسٹر مارگن نے اس کی مخالفت کی۔ بالآخر ترمیم مسترد ہو گئی۔

اخباری کاغذ کے بارے میں دلچسپ بحث ہوئی۔ مسٹر عبد المتین چودھری نے ترمیم پیش کی کہ اس کاغذ کو قانون سے مستثنیٰ کیا جائے جس میں ۶۵ فی صدی کیمیاوی چوبی گودہ ہوتا ہے۔ آپ نے حکومت کی اس تجویز کی مخالفت کی کہ کاغذ کی اس ترمیم میں ۶۵ فی صدی کی جائے ... فی صدی کیمیاوی چوبی گودہ ہونا چاہیے۔ اس ترمیم کی بعض ممبران نے تائید کی لیکن مسٹر مارگن نے ترمیم کی مخالفت کی اور کہا کہ عمدہ قسم کا اخباری کاغذ درآمد کیا جا رہا ہے جس کا مقامی دستکاری سے ...

[illegible]

مسلمانوں کی جائداد اور ملکیت کا تحفظ

[illegible]

حضرت مولانا عبد العلیم الصدیقی کا عزم سفر
عراق، فلسطین، مصر اور عرب کی سیاحت

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا عبد العلیم الصدیقی دامت برکاتہم امسال حج ...

پیرل کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی

[illegible]

بغاوت برما کے مقدمات کا فیصلہ
پانچ کو پھانسی اور ۹ کو کالا پانی

[illegible]

دست تعاون

[illegible]

مولانا کو روپیہ چاہئے

[illegible]

وقت کی انتہا

[illegible]

سیاسیات سے کورے

[illegible]

شتاب کاری

[illegible]

رہنمائی گمراہی اور اس کا نتیجہ

[illegible]

طبیعت اور عادت کا تجربہ

[illegible]

مولانا شوکت علی اعتدال پسندوں کی صف میں

[illegible]

ضابطہ تحفظ حقوق زوجین

تجویزہ گورنمنٹ بھوپال ۱۹۳۲ء

(جناب پاس) حکومت بھوپال کی جانب سے ایک مسودہ قانون متعلق حقوق زوجین موصول ہوا ہے جسے ہم ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرنے میں حضرات علمائے کرام بالخصوص جمعیۃ علمائے ہند کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مسودہ قانون کو ملاحظہ فرماکر اس پر خالص شرعی نقطۂ نگاہ سے غور فرمائیں اور اپنی رائیں اشاعت کی غرض سے بھیجیں۔ انشاء اللہ یہ تمام رائیں الجمعیۃ میں درج کی جائیں گی اور ہم بھی اس مسودہ کے متعلق آئندہ اشاعتوں میں اظہار خیال کریں گے (ایڈیٹر)

تمہید

ملک میں ایک عرصہ سے اس امر کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ جب کبھی تنازعۂ باہمی اختلاف طبائع یا دیگر وجوہ سے منکوحات مجبور ہو کر رشتۂ نکاح سے آزادی حاصل کرنا چاہتی ہیں تو ان کو ایسی دشواریاں پیش آتی ہیں کہ ان کے سبب سے بسا اوقات نہ صرف ان کی بلکہ ایک جماعت کثیر کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ حالانکہ مذہب اسلام نے تمام افراد کے حقوق کا یکساں خیال رکھا ہے ...

شوہر خود مستدعائے تفریق پیش کرے تو محکمہ قضا بوجہ مفقود الخبری و عدم کفالت نان و نفقہ و عدم نشوز کے متعلق زوجہ مفقود سے علحدہ ہونے کے بعد بذریعہ اشتہار حسب ذیل مضمون کے شائع کریگا۔

"چونکہ فلاں شخص اتنے عرصہ سے لاپتہ ہے اور اس نے اپنی اہلیہ مسماۃ فلاں کی خبر گیری نہیں کی نہ اس کے نان و نفقہ کا کچھ انتظام کیا لہٰذا وہ جلد سے جلد اپنی جائے قیام و صحیح پتہ سے محکمہ ہذا کو اطلاع دیکر اپنی زوجہ مسماۃ فلاں کی شناخت کرے ..."

...

اس لئے متذکرہ بالا ملک محمد صادق کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ ان اختیارات کی رو سے جو دفعہ ۸ (۱) کی رو سے حاصل ہیں۔ گورنر پنجاب باجلاس کونسل اعلان کرتے ہیں کہ پانسو روپے کی ضمانت جو متذکرہ اخبار کی طرف سے داخل کی گئی تھی۔ بحق ملک معظم ضبط کی جاتی ہے۔

بحکم گورنر پنجاب باجلاس کونسل

(دستخط) سی سی گاربٹ۔ چیف سکرٹری۔ حکومت پنجاب لاہور

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۳۶ء (زمیندار)

الہ آباد میں بم پھٹ گیا

ایک لڑکا مجروح ہوا

۲۴ فروری۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں جوک کے قریب ایک بم پھٹ گیا۔ ایک لڑکا زخمی ہوا۔ بم معمولی ساخت کا تھا۔

...

یہ ہے مسلمانان دہلی کے اس عظیم الشان اجتماع کی روداد جس کی رپورٹ ...

روزنامہ احرار کی ضمانت ضبط کر لی گئی

کشمیر کے مضامین قابل اعتراض سمجھے گئے

حکومت پنجاب کا نوٹس

ناظرین کو یاد ہوگا کہ روزنامہ "احرار" کے اجراء سے قبل پانسو روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ ملک محمد صادق صاحب مدیر روزنامہ احرار نے ... دسمبر کو یہ ضمانت ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں داخل کر دی۔ آج چیف سکرٹری حکومت پنجاب کی طرف سے ملک صاحب کو نوٹس موصول ہوا ہے کہ بعض مضامین کی اشاعت کی بنا پر گورنر پنجاب باجلاس کونسل نے ضمانت بحق ملک معظم ضبط کی ہے۔ لیکن اس نوٹس سے یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ احرار کو آئندہ کس قدر ضمانت داخل کرنا چاہئے۔ نہ ہی اس مقصد کے لئے کوئی میعاد معین کی گئی ہے جو نوٹس حکومت کی طرف سے ملک صاحب کو موصول ہوا اس کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔

ضبطی ضمانت کا اعلان زیر دفعہ ۸ (۱) انڈین پریس (ایمرجنسی پاورز) ایکٹ ۱۹۳۱ء

...

بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ... جڑی بوٹی میڈیکل ہال ... دربھنگہ

بارہ مارچ کو

آپ کا پہلا فرض

یہ ہوگا کہ آپ اپنی ضرورت کی تمام ادویات کا آرڈر پہلی ڈاک میں ڈال دیں یا جتنی رقم کا چاہیں منی آرڈر کر دیں!

کیونکہ ایسا کرنے سے آپ کو تمام ادویات و کتب

نصف قیمت پر مل سکتی ہیں!

یا

جب تک آپ کا جمع شدہ روپیہ ختم نہ ہو ملتی رہیں گی

نوٹ: امرت دھارا اور اس کے مرکبات ... صرف ... پر دیئے جائینگے!

فہرست ادویات رسالہ امرت اور رسالہ امراض مخصوصہ ... مفت طلب کیجئے۔ اور ضرورت کی ادویات پوسٹ کر دیجئے!!

ڈاک یا تار کیلئے پتہ: امرت دھارا ۔ لاہور

المشتہر: ... امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

نیٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

ہمارا دوسری ...

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

دلہن بہار تیل

ایک سو روپے انعام اس شخص کو دئے جائیں گے جو ...

دلہن بہار تیل کے اوصاف

... منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

مولانا ... ایڈیٹر انقلاب کی رائے

ہندوستان کے ...

حب مقوی ...

ل۔ کتاب زادالمعاد جلد ثانی صفحہ ... رسالہ ابن زید متن کفایت الطالب برحاشیہ صعیدی جلد ۲ صفحہ ...

ل۔ ہدایہ اولین صفحہ ... صعیدی جلد نمبر ... ہدایہ اولین صفحہ ... کتاب زادالمعاد جلد ثانی صفحہ ...

علم بڑی دولت ہے

رعایتی اعلان نصف قیمت (صرف ایک دن کیلئے)

وی پی ... مارچ ۱۹۳۲ء کو اپنی درخواست ڈاک میں ڈالدیں کیونکہ یہ رعایت صرف ایک دن کیلئے ہے۔ اس فہرست میں سب اصل قیمتیں درج ہیں۔ آپ کو اس سے نصف قیمت پر مال دیا جائیگا بشرطیکہ آپ کے خط پر ... مارچ ۱۹۳۲ء کی مہر ہو۔ نصف قیمت کے علاوہ شاندار رعایتیں۔ پانچ روپے رعایتی قیمت کی خریداری پر ایک روپیہ اصل قیمت کی کوئی کتاب مفت ... رعایتی قیمت کی خریداری پر محصولڈاک معاف۔ مقررہ تاریخ ... مارچ ۱۹۳۲ء کو یاد رکھیں ایسا نہ ہو کہ تاریخ گذر جائے پر آپ رعایت سے محروم رہیں۔

باورچی خانہ ... بچوں کے متعلق کتابیں ... ناول مترجمہ بنگلہ ... عشقیہ ناول ... جاسوسی ناول ... زنانہ کتابیں ...

منیجر جنرل ... اسلامی بک ڈپو ...

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

مقویات سرتاج عالم

آتشک۔ سوزاک۔ قبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی کی جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بال جڑ سے کالا

... دربھنگہ

(اگر صحت پیاری ہے!)

تو

رسالہ ہمدرد صحت طلب فرماکر اپنے مطالعہ میں رکھئے آپ اصول حفظان صحت سے واقف ہو جائیں گے اور کوئی بیماری پاس نہ آئے گی اس کے ہمراہ سات سو مجرب ... ادویات کی فہرست مفت ... ہمدرد دواخانہ ... دہلی

... قاضیخان جلد نمبر ا صفحہ ... شامی جلد نمبر ا صفحہ ... بکم قرآن۔ فابعثوا حکما الخ۔ بیضاوی شریف ...

تار کا پتہ الجمعیۃ دھلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

بسم اللہ علی الجماعۃ

روزنامہ

الجمعیۃ دھلی

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

قیمت اخبار

ہندستان کیلئے

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ

ششماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون

محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دھلی۔ یوم شنبہ ۲۶ ر شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ ر مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۷

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کے حقوق اور حکومت کا انتہا

مولانا شوکت علی کا مسلک (زمیندار)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

چین میں غیر ملکی افواج کی تعداد

ہانگ کانگ میں برطانیہ کی فوجی طاقت

الف اے اے ایس - ایچ	۸۸۱
لنکن شائر رجمنٹ	۸۸۱
ولٹ شائر رجمنٹ	۸۸۱
رائل اسکاٹ فوسی لیئر	۸۰۰
شنگھائی والنٹیر کور	۱۰۰۰
ماؤنٹین بیٹری	۱۸۶
کمپنی آر۔ اے۔ ایس۔ سی	۱۰۰
جنرل ہسپتال	۱۰۰
میزان کل	۴۸۲۹

ممالک متحدہ امریکہ کے طیاروں کی تعداد	۱۷۵۲
فرانس کے طیاروں کی تعداد	۱۶۶۶
اٹلی	۱۵۰۷
روس	۱۵۰۰
جاپان	۱۳۸۵
رومانیہ کے طیاروں کی تعداد	۶۹۹
پولینڈ	۷۰۰
یوگوسلیویا	۶۲۴
زیکوسلیویکیا	۵۴۶
اسپین	۳۵۴
بلجیم	۱۹۵

معاصر تاج کا پیغام
مولانا شفیع داؤدی کے نام

گئے تھے آپ پیشاور، حکومت کا یہ تھا ایما
حجابِ مصلحت میں اس کو پوشیدہ نہ کرنا تھا
پس پردہ نگاہیں کار فرما ہیں زمانے کی
"نہاں کہ ماند آں رازے کزو سازند محفلہا"

(تاج مورخہ ۲۸ فروری)

ہندوستان میں جاپانی جوتوں کی درآمد
۲۶-۱۹۲۵ء سے ۳۱-۱۹۳۰ء تک کے اعداد و شمار

۲۷-۱۹۲۶ء	۱۹۱۵۰۰۰
۲۸-۱۹۲۷ء	۲۷۴۳۰۰۰
۲۹-۱۹۲۸ء	۳۳۲۰۰۰۰
۳۰-۱۹۲۹ء	۴۶۹۱۰۰۰
۳۱-۱۹۳۰ء	۱۰۹۲۱۰۰۰

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی اور ہمدردی کا ثبوت دیجئے (منیجر الجمعیۃ دہلی)

مختلف ممالک کی ہوائی طاقت کا موازنہ
ہوائی بیڑوں کے اعداد و شمار

ذخیرۂ طلا کی برآمد (حمدم)

حلفیہ بیان سابق مشیر مال ضرغام اللہ خاں کا

نیز رواجی دوا خانوں کے نا آشنا پیٹ کے مجبور فرضی سرٹیفکیٹوں کے اعتبار سے بیمار ... اصول قدیم اور جدید کی رو سے کسی ایک اکسیر کا ... انزال کثرت احتلام کیلئے صحیح ثابت ہونا قطعاً غلط اور سفید جھوٹ ہے ایک اکسیر چاہے دس ہزار کی قیمت سے بھی کیوں تیار کیا جائے ... مایوس بیمار خانصاحب کا مجوزہ نقشہ سوالات ہم سے مفت منگوا کر بند خانہ پری واپس بھیجکر خانصاحب کے تیار کردہ اکسیرات کے استعمال سے قدرت کا نظارہ دیکھیں سوائے مادر زادہ ہی ہر قسم اور ہر عمر میں گیا گذرا نامرد بھی دنوں میں مثل جادو مرد کامل بن سکتا ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ المشتہر

منیجر دوا خانہ انیس الغربا محلہ شاہ نظر راولپنڈی

تجارت کرو۔ فائدہ اٹھاؤ
نمونہ کی گانٹھ مالیتی یکصد و صد

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے ... آزمائش کریں ... طلب کریں۔ اخبار ہذا کا حوالہ ضرور دیجئے۔

دی امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱
(گورنمنٹ سے رجسٹرڈ)

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG: CO: (INDIA)
POST BOX NO: 88 KARACHI

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انہیں سے ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے اسمیں وہ احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب دی ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد عمر دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ۸ر اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دوسرے ایڈیشن بھی قریب الختم ہیں ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا یہ بہترین مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا ہے بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ دونوں جلدوں کے یکجائی خریدار کو صرف عا میں دونوں جلدیں دیجائیں گی

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دھلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقفیت نہیں رکھتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دوائیں خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۵۰۴ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف عہ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ دس روپے علاوہ محصولڈاک
فرمائش کے ہمراہ کم ازکم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما، اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔
نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں۔ اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔
محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ عہ ربلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک عا

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت صحیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے سے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
حصہ یہ نہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حناشدہ للعہ قسم دوم حناشدہ عا علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دھلی

مجلس احرار اور حکومت کشمیر میں مصالحت کے متعلق

صدر جمعیۃ علماء ہند اور کشمیر گورنمنٹ کی خط و کتابت

حامداً و مصلیاً و مسلماً

نومبر ۱۹۳۱ء کی آخری تاریخوں میں (شیخ محمد صادق صاحب کی سعی مفاہمت کی ناکامی) اور مولوی انیس احمد اور نواب بھیا فریدالدین کی اپنے اس خیال میں کہ وہ حکومت ہند کے کسی ذمہ دار افسر سے کوئی دعوتی خط لا سکیں گے مایوسی کے بعد) مولوی انیس احمد اور نواب بھیا فریدالدین نے حضرت مفتی صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب سے دریافت کیا کہ اگر ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر آپ کو گفتگوئے مصالحت کے لئے دعوت دیں تو آپ احرار اور حکومت کشمیر کے درمیان مفاہمت کرانے کے لئے آمادہ ہونگے یا نہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ باعزت مفاہمت کے لئے ہر دانشمند اور خود دار شخص تیار رہتا ہے اور مجلس احرار بھی تیار ہوگی اور اس سلسلے میں اگر ہم کوئی خدمت ...

ہم ملاقات جہاں چاہیں منتقل کر سکتے ہیں۔ البتہ احرار لیڈرز جو انگریزی حکومت کے تحت اور پنجاب کے مختلف جیلوں میں ہیں ان کو ایک جیل میں جمع کرنے کے لئے حکومت پنجاب سے کہنا ہوگا۔ مگر یہ کوئی وقت طلب بات نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا انتظام آسانی سے اور جلد ہو جائے گا۔ میں آج یا کل یہاں سے لاہور جاؤں گا اور حکومت پنجاب کے ذمہ دار افسروں سے گفتگو کر کے ۱۷ یا ۱۸ دسمبر تک آپ کو اطلاع دوں گا۔

آپ کے خیال میں کس جگہ اجتماع مناسب ہوگا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ اجتماع لاہور میں ہو تو بہتر ہوگا۔ مگر ہمیں اس پر کوئی اصرار نہیں ہے کہ لاہور ہی میں ہو۔ جہاں بھی ہو ہم وہیں جا سکتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہاں میرے خیال میں بھی لاہور ہی میں جمع کرنا اچھا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

...

آپ کا مخلص

محمد کفایت اللہ

وزیر اعظم نے سہواً ۴ جنوری لکھدی ہے ورنہ ملاقات اور گفتگو کی تاریخ ۵ جنوری ہے۔ دیکھو مراسلہ مفتی صاحب نمبری ۲۶ بنام وزیر اعظم۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس

قضیۂ کشمیر پر غور و بحث

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس جمعیۃ کے دفتر میں ۹ فروری کو شب کے نو بجے بصدارت حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ شرکائے اجلاس میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب محدث۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعۃ صوبہ بہار و اڑیسہ۔ حضرت مولانا عبدالحلیم الصدیقی۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل حضرت مولانا نورالدین صاحب بہاری۔ حضرت مولانا فخرالدین صاحب صدر مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد۔ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔ حضرت مولانا مبارک حسین صاحب پرنسپل دارالعلوم میرٹھ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کٹھوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۹ فروری سے آج ۱۰ فروری کی دوپہر تک مجلس کی چند نشستیں ہوئیں ہنوز اجلاس جاری ہے قضیۂ کشمیر پر نہایت غور و خوض کے ساتھ بحث کی گئی۔ مفاہمت کے متعلق تمام خط و کتابت پیش ہوئی۔ صوبہ سرحد کے مسئلہ پر بھی نہایت غور و فکر کے ساتھ مباحثہ رہا۔ متعدد حضرات نے اس بحث میں کافی حصہ لیا اور واقعات پر روشنی ڈالی۔ اس وقت تک چند تجاویز منظور کی جا چکی ہیں۔

جناب مولانا نثار احمد صاحب سابق صدر جمعیۃ علماء ہند اور مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی۔ مولانا عبدالکافی صاحب الہ آبادی مولانا عبدالکافی صاحب کانپوری کے انتقال پر ملال رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے۔

حضرات علمائے کرام کی گرفتاری اور بالخصوص صوبہ سرحد کے مسلمانوں کی قربانیوں پر مبارکباد پیش کی گئی ہے۔

مڈلٹن رپورٹ کو سخت غیر منصفانہ اور ناقابل اعتماد قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مسلمان اس کو کسی طرح قبول نہیں کر سکتے۔

حکومت کشمیر کے زہرہ گداز مظالم پر غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں مجلس احرار کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے۔

مجلس نے اس امر کو تکلیف کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ انگریزی حکومت نے تحریک کشمیر کو اپنی کاربراری کا ذریعہ بنایا ہے اور ریاست پر اپنا اقتدار قائم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس کی ذمہ داری مہاراجہ کشمیر پر بھی عائد کی ہے۔ حکومت کشمیر اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے درمیان مصالحت کی غرض سے جو خط و کتابت ہوئی تھی اس کی اشاعت کی اجازت دیدی گئی ہے جو کسی دوسری جگہ شائع کی جا رہی ہے۔

مجلس عاملہ جمعیۃ علمائے ہند کا اجلاس ہنوز جاری ہے۔

جہاز علوی کراچی سے روانہ ہو گیا

اکبر جہاز آٹھ مارچ کو روانہ ہوگا

حاجی عبدالغنی صاحب صدر حج کمیٹی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حاجیوں کا جہاز علوی کراچی سے ۹ فروری کو روانہ ہو گیا اس جہاز میں بمبئی سے ۲۱۲ حجاج سوار ہوئے تھے اور کراچی سے ۸۳۔ جہاز اکبر کراچی سے آٹھ یا نو مارچ کو روانہ ہوگا اس جہاز کے ... درجہ اول کا ٹکٹ نہیں مل سکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۰ ماہ شوال المکرم ۱۳۵۰ ہجری

"انقلاب" کا دجل وفریب

سرحدی وفد کو بے قصور ثابت کرنے کی سعی ناکام

مل کر حالات دریافت کر چکے تھے تو انہوں نے اپنی رپورٹ میں ان حالات کو کیوں نہیں لیا جن کی طرف نمائندگان سرحد کو بعد میں دہلی آکر توجہ منعطف کرانی پڑی اور وہ طریقہ کیوں اختیار کیا جس سے رپورٹ کو مسترد کر دینا ہی مناسب خیال کیا گیا، ہمارا یہ سارا طرز بیان الجمعیۃ کے نامہ نگار کی صاف وصریح رپورٹ کی تائید کرتا ہے مگر تم محض ہٹ دھرمی سے قومی غداروں کو قومی تعزیر سے بچانے کے لئے نامعقول بحث کئے چلے جا رہے ہو اور اگرچہ ہم نے اپنی نکتہ چینی میں مسلم کانفرنس اور وفد سرحد کو علیحدہ رکھا تھا مگر تم خواہ مخواہ اسے ساتھ گھسیٹ رہے ہو۔

طبیہ کالج کی ہڑتال

آج کل دہلی میں طبیہ کالج کی ہڑتال کے متعلق ایک خاص سنسنی پیدا کر دی گئی ہے چونکہ یہ معاملہ ایک زبردست قومی ادارے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو حضرت مسیح الملک مرحوم کی یادگار ہے اس لئے ہم نے عمداً غیر ذمہ دارانہ بیانات کی اشاعت سے احتراز کیا ہے اور اس سلسلہ میں ذاتی طور پر تحقیقات کر رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں ہمیں متعدد بار طبیہ کالج جاکر تحقیق احوال کا موقع مل چکا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہم بہت جلد کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں گے اور آئندہ اشاعت میں طبیہ کالج کی ہڑتال اور اس کے متعلقات پر علی وجہ البصیرت بحث کر سکیں گے قارئین کرام کو رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کرنا چاہئے اور ان نہایت ضروری اور اہم حقائق کا انتظار کرنا چاہئے جو ہمارے علم میں آ چکے ہیں۔ اس موقع پر ہم صرف اتنا عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ اس ہڑتال کا تعلق صرف ان ہی لوگوں سے نہیں ہے جو براہ راست کالج سے کوئی نہ کوئی واسطہ رکھتے ہیں بلکہ اس کی ذمہ داری بعض ایسے لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے جو کالج سے باہر ہیں اور جن کا کام برابر کام کر رہا ہے۔

مولانا شوکت علی کا دورہ

ہمارے نامہ نگار کو مولانا شوکت علی کے دورۂ سرحد کے متعلق نہایت دلچسپ اور پُراسرار معلومات بہم پہنچ چکی ہیں جنہیں ہم آج کی اشاعت میں درج بھی کر رہے تھے مگر بعض ضروری مضامین کے باعث ان کی اشاعت کو ملتوی کر دینا پڑا۔ امید ہے کہ قارئین الجمعیۃ جب ان تفصیلات کو ملاحظہ فرمائیں گے جو ہمیں موصول ہو چکی ہیں تو انہیں یقیناً حیرت ہوگی۔ اور وہ دیکھیں گے کہ دُورُخی زندگی کا راز فاش ہو جانے اور اس کا حشر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے باوجود اب بھی ایسے "بہادر" اور "جری" مسلمان موجود ہیں جو جہاد اسلامی کے خلاف اور مسلمانوں کی عام مخالفت کے علی الرغم صوبہ سرحد میں جانے اور وہاں حکومت کے ہاتھ مضبوط کر لینے کے لئے تیار و آمادہ ہو سکتے ہیں۔ مولانا شوکت علی کے اغراض و مقاصد ان کی روانگی کے حالات، ان کے استقبال کی کیفیت باشندگان سرحد کا طرز عمل اور بہت سے اہم امور پر الجمعیۃ کا نامہ نگار انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالے گا۔

فلسطین میں عمر مختار شہید کے نام کی سڑک

اطالوی سفیر کا خوف وہراس

غزہ کی میونسپلٹی نے ایک تجویز منظور کی ہے کہ وہاں کی ایک سڑک کا نام شارع عمر مختار رکھا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد القدس کے اطالوی قنصل نے اعتراض کیا کہ یہ فیصلہ اطالوی حکومت کے خلاف جذبات منافرت پھیلائے گا اور اس سے اطالیہ کو اذیت پہونچے گی۔ اس کا جواب صدر بلدیہ فہمی بک حسینی نے دیدیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ غزہ کی بلدیہ نے اس فیصلہ سے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اور اپنے ایک عرب قائد کی یادگار قائم کی ہے۔ اس جذبہ کے اظہار کا ہم کو پورا حق حاصل ہے۔ یہودیوں نے بھی بعض لیڈروں کے نام شارع بالفور اور شارع ہرٹزل رکھے ہیں پہلے الّا کے ناموں کو تبدیل کیا جائے کیونکہ مسلمانوں کو ان سے روحانی اذیت پہونچتی ہے۔ غزہ کی میونسپلٹی نے ایک ایسے شخص کی یادگار قائم کی ہے جو نہایت نیک نام پاک نفس اور معزز ومکرم ہے۔

الہ آباد میں پولیس اسٹیشنوں پر متعدد بم پھٹے

پولیس کے خلاف ایک گہری سازش

تھانہ پر بلوائیوں کا حملہ۔ چار آدمی ہلاک

الہ آباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ گزشتہ ... فروری کو بہادر گنج کی چوکی کے پاس بم کے حادثہ کے بعد شہر کی مختلف پولیس چوکیوں میں بم ملے۔ ۲۵ فروری کی شب میں تو سول اسٹیشن کی پولیس لائن میں ایک نہایت ہی خطرناک بم ملا اور پھر اس کے بعد دوسرے دن صبح کو مٹھی گنج پولیس اسٹیشن کی چھت پر ایک بم پھٹا اور پھر اس طرح اتوار کی شب میں کوتوالی گنج کے افسر انچارج کے مکان میں جہاں کہ رہتے ہیں ایک بم پھٹا اور دوسرا بم تھانے کے باورچی خانہ کے پاس ملا۔

یہ سب بم تقریباً ایک ہی قسم کے تھے۔ چنانچہ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس سازش کی تہہ میں ایک ہی جماعت کے افراد ہیں۔ ان بموں کو ٹین کے ڈبوں اور سگریٹ کے ڈبوں میں تیار کیا جاتا ہے کہ جس میں تیزاب اور بارود وغیرہ نیز لوہے کے ٹکڑے بھی ہوتے ہیں۔ خیال ہے کہ ان حادثات سے "یوم آزاد" کا یقیناً کچھ تعلق ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ گزشتہ ۱۹۳۰ء کے دوران میں اسی طرح ایک ہی زمانہ میں بم کے متعدد حادثے پنجاب میں ہوئے تھے۔ اس وقت سرکاری طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ان کی غرض یہ ہے کہ پولیس والوں کو پریشان کیا جائے۔ اسی طرح اب بھی معلوم ہوتا ہے کہ الہ آباد میں رات کی نگرانی کے متعلق انتظامات کئے گئے ہیں۔

پٹنہ ۲۹ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مظفر پور نے اطلاع دی ہے کہ تفصیل پیتامڑھی تھانہ شیوہر میں تقریباً سات ہزار آدمیوں کے ایک مجمع نے منظم طریقے پر اتوار کے دن تھانہ پر حملہ کر دیا۔ مجمع پتھر اور لاٹھیوں سے مسلح تھا، ایک افسر اور گورکھا پولیس کے دو آدمیوں کو ... کے زخم آئے۔ پولیس نے چار مرتبہ کارتوس چلائے اور مجمع کو منتشر کیا۔ چار آدمی مارے گئے اور آٹھ آدمی زخمی ہوئے۔ دو شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس اور روس

ایک طرف تحدید اسلحہ دوسری طرف جنگ

روسی نمائندہ کا زبردست اعتراض

جنیوا ۲۵ فروری۔ تحدید اسلحہ کی کانفرنس کے سامنے پھر ایک نہایت اندیشناک صورت پیدا ہوگئی۔ روس اور یورپ کی دیگر حکومتوں میں کھلم کھلا مخالفت ہوگئی جس وقت ابتدائی کانفرنس کی رپورٹ منظور کی جا رہی تھی تو روس کی طرف سے اس کے نمائندے موسیو لٹوینوف نے یہ شکایت کی کہ رپورٹ غیر اطمینان بخش ہے چنانچہ ان کی مخالفت کا یہ نتیجہ ہوا کہ کانفرنس نے رپورٹ کا منظور کرنا ملتوی کر دیا اور روس کو پھر موقعہ دیا گیا کہ وہ دوسری نشست میں اپنی قرارداد پیش کرے اس قرارداد کا مطلب یہ تھا کہ تخفیف اسلحہ کے اصول عام ہوں اور کسی کے ساتھ کوئی تخصیص نہ کی جائے۔

موسیو لٹوینوف نے اعتراض کیا کہ ایک طرف جمعیۃ اقوام تخفیف اسلحہ کے لئے کوشاں ہے لیکن دوسری طرف شرق اقصیٰ میں چین اور جاپان کی جو خونریزی ہو رہی ہے اور ان ممالک سے جو تحدید اسلحہ کے لئے کوشاں ہیں جہاز بھر بھر کے اسلحہ چین کی طرف جا رہے ہیں۔

موسیو لٹوینوف کی اس تجویز کی تائید صرف ترکی نمائندوں نے کی جو بالآخر دو ہی کی تائید کی وجہ سے مسترد ہو گئی۔

مسٹر مہر علی اور مالوی جی کے فرزند کو سزا

پولیس کے نوٹس کی تعمیل نہ کرنے کا جرم

بمبئی ۲ مارچ۔ مسٹر یوسف مہر علی کارکن یوتھ لیگ اور پنڈت مدن موہن مالویہ کے فرزند گووند مالویہ کو نوٹس کی تعمیل نہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے تھے ان کو آج مسٹر کھنڈیوالہ پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک سال قید درجہ "ج" کی سزا دی گئی ہے۔

مسٹر مہر علی پر ایک سو روپیہ اور پنڈت گووند مالویہ پر دو سو روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔ بصورت عدم ادائیگی تین تین ماہ قید کی مزید سزا بھگتنی ہوگی۔ مسٹر مہر علی نے فرمایا کہ نہیں تھانہ میں جانے کے لئے دس منٹ کی دیر ہوگئی تھی جبکہ وہ کرایہ کی موٹر میں خیبر بروکرز کے جلسہ میں گئے، اور وہاں ان کے روبرو تقریر کی وہیں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

دارالعوام میں حکومت ہند کی پالیسی کی حمایت

اقلیتوں کو مطمئن کرنے کی کوشش

ہندوستانی اخبارات پر الزام

لندن ۲۹ فروری۔ دارالعوام میں وزارت ہند کے اخراجات پر مباحثہ کے سلسلہ میں ہندوستان کی حکومت کی روش پر مباحثہ ہوا لیکن وزیر ہند سر سیموئل ہور نے اپنی تقریر کو صرف ہندوستانی حکومت کی روش کی حمایت تک محدود رکھ کر دارالعوام کی مخالف پارٹی کو بہت مایوس کر دیا۔ وزیر ہند نے عارضی اور ہنگامی اختیارات کے متعلق کہا کہ وہ ملک میں ابتری حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے نہایت ضروری ہیں اور انہیں نہایت احتیاط اور سمجھ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے چند ہندوستانی اخبارات کا جن میں حادثات کی خبریں نہایت ہی مبالغہ کے ساتھ شائع ہوتی ہیں ذکر کر کے دارالعوام کے اراکین کو بہت محظوظ کیا۔ وزیر ہند نے ان اخبارات کے متعلق کہا کہ وہ بہت زیادہ مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔

اقلیتوں کا معاملہ

سر سیموئل ہور نے اقلیتوں کے حقوق کا ذکر کر کے کہا کہ وہ اس معاملہ میں حکومت ہند سے برابر نامہ وپیام کر رہے ہیں اور انہوں نے وائسرائے کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ اقلیتوں کو ذرا صبر کرنے کی تلقین کریں کیونکہ اس کے متعلق اب تک وہ کوئی اعلان کرنے کے قابل نہیں ہو سکے ہیں۔

تمام اقلیتوں کو جن میں مسلمان بھی شامل ہیں یہ یقین دلایا کہ حکومت نے اس بارے میں جو اعلانات اور جو وعدے کئے ہیں ان سے ہرگز ہٹ نہیں سکتی وہ ان پر برابر قائم رہیگی۔

وزیر ہند نے ہندوستان کی اقتصادی مشکلات کا ذکر کر کے کہا کہ گو ہندوستان اس وقت شدید مشکلات میں مبتلا ہے تاہم حالات بہت کچھ درست ہو گئے ہیں اور موجودہ حالت میں ہندوستان کی حالت دنیا کے تمام دیگر ممالک سے اقتصادی اعتبار سے بہت بہتر ہے۔

شاہ ایران کو مصطفےٰ کمال پاشا کا تحفہ

ترکی ساخت کے ایک طیارہ کی پیشکش

مصطفےٰ کمال پاشا کی طرف سے توفیق رشدی بک ایران پہونچے اور انہوں نے شاہ ایران کو غازی موصوف کا سلام پہونچایا۔ توفیق رشدی نے رضا شاہ پہلوی کو اطلاع دی کہ اعلیٰ حضرت غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے بطور تحفہ ترکی ساخت کا ایک ہوائی جہاز پیش کیا ہے۔ یہ طیارہ قیصری شہر کے کارخانہ میں تیار ہو رہا ہے۔ تکمیل کے بعد ایک ترکی ہواباز جہاز مذکور کو ایران پہونچا آئے گا۔

افغانی جنگی قلعہ کی تعمیر

شاہ نادر خاں نے آرڈر دیدیا

پشاور ۲۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ غازی محمد نادر شاہ نے ہندوستان اور افغانستان کی سرحد پر نوخام میں ایک زبردست جنگی قلعہ تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ شنواریوں میں بغاوت کا مستقل سدباب ہو جائے۔ ایک جرمن فرم کو قلعہ کی تعمیر کا ضروری سامان اور مسالہ بہم پہنچا دینے کا آرڈر دیدیا گیا ہے۔

گورنر بنگال کی حملہ آور لڑکیوں کی رہائی

بنگال آرڈیننس کے ماتحت دوبارہ گرفتاری

کلکتہ ۲۹ فروری۔ جلسہ تقسیم اسناد کے موقعہ پر بیتھون کالج کی جن دو لڑکیوں پر گورنر بنگال پر حملہ کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے انہیں چھوڑ دیا لیکن اس کے بعد بنگال آرڈیننس کے ماتحت پھر گرفتار کر لیا۔

فرانس سے ٹیونس کے مسلمانوں کی فریاد

ٹیونس کے مسلمانوں نے فرانسیسی کمشنر کے پاس ایک درخواست بھیجی ہے جس میں حکومت فرانس سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسیحی مشنریوں کے نام ایک حکم امتناعی جاری کر دے کہ وہ اسلامی مدرسوں میں آکر مسلمان بچوں کو تبلیغ نہ کیا کریں اور نہ اللہ کو انجیل کے عربی نسخے تقسیم کیا کریں۔ ان کی یہ تبلیغ بالغ اور تعلیم یافتہ مسلمانوں تک محدود ہونی چاہئے تاکہ وہ حق کو باطل کو عقل کی کسوٹی پر پرکھ سکیں۔

چین اور جاپان کی جنگ میں انسانی خون کا سیلاب

چینیوں کو زبردست شکست کیانگ وان پر جاپان کا قبضہ

بارہ ہزار جانوں کا اتلاف مصالحت کے لئے گفت وشنید

چین کی فوجوں پر جاپانی حملوں کا زبردست مقابلہ

کیانگ وان میں چینیوں کا قبضہ

چینیوں کا زبردست مقابلہ

گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز

بارہ ہزار جانوں کا اتلاف

بیس لاکھ پونڈ کی منظوری

جاپان کے سرجنگی جہاز اس وقت شنگھائی کے سامنے لنگر انداز ہیں، جن میں چالیس تو بہت بڑی قسم کے ہیں۔

جاپان کی فوجوں کی تعداد ۲۷ ہزار ہے

برلن ۵ مارچ۔ شنگھائی کا ایک پیام مظہر ہے کہ جرمن سفیر اعظم نے چینی توپخانہ کی گولہ باری کی وجہ سے سفارت خانہ خالی کر دیا ہے یہ گولہ باری جرمن سفارت خانہ کے قریب جاپانی سفارت خانہ اور جہاز پر ہو رہی تھی۔

اقلیتوں کے دیگر مطالبات کو ملتوی کر دیا گیا کہ انہیں اراکین کی اطلاع کے لئے گشت کرایا جائے۔

اچھوتوں کے ساتھ مراسم اور دیگر صورتوں میں جو تفریق کی جاتی ہے اسے غیر قانونی قرار دیا گیا۔

اینگلو انڈین جماعت کی تعلیم وغیرہ کے لئے جو مخصوص انتظامات ہیں اس پر بحث شروع کی گئی لیکن کوئی بات طے نہیں ہوئی ہے۔

صوبہ سرحد کیلئے گورنر کا تقرر

ملک معظم کی طرف سے منظوری

نئی دہلی ۲ مارچ۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم نے آنریبل لفٹنٹ کرنل سر رالف گرفتھ نائٹ سی۔ آئی۔ ای کو صوبہ سرحد کا گورنر مقرر کرنے کی منظوری دیدی ہے آپ کی تقرری اسی وقت عمل میں آئے گی جب کہ صوبہ سرحد کو گورنر کا صوبہ بنانے کی جملہ آئینی تبدیلیاں مکمل ہو جائیں گی۔

فلسطین میں سیاسین کا اجتماع

لارڈ ریڈنگ۔ امیر شرق اردن اور خدیو مصر کی ملاقات

فلسطین میں برطانوی ہائی کمشنر نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں لارڈ ریڈنگ سرفلپ سیسن اور سابق خدیو مصر نے شرکت کی۔ جلسہ میں امیر عبداللہ والی شرق اردن مع اپنے وزیر اعظم اور منشیوں کے موجود تھے۔ واپسی پر لارڈ ریڈنگ نے مصر کے والی اور وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ سابق خدیو مصر اپنے دوست حسن خالد پاشا کے ہمراہ مصطفےٰ کمال پاشا سے ملاقات کرنے کیلئے انقرہ تشریف لے گئے۔

وزیر دربار افغانستان کی آمد

مشترکہ بورڈ کی طرف سے استقبال

حضرت سردار احمد شاہ خان صاحب وزیر دربار افغانستان سفر یورپ کو تشریف لیجاتے ہوئے آج صبح ڈھائی بجے دہلی سے گزرے۔ آپ کے تشریف لانے کا صحیح حال رات کو معلوم ہوا۔ اس وقت شہر کے سربرآوردہ اصحاب اور اراکین بورڈ کو اطلاع دیدی گئی مگر افسوس ہے کہ تنگی وقت کی وجہ سے اہل دہلی کو عام طور پر اطلاع نہ دی جا سکی۔

گول میز کانفرنس کی کمیٹی کا اجلاس

اقلیتوں کے حقوق پر بحث

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی (مجلس عاملہ) کے اجلاس کل جمعہ کے دن ساڑھے دس بجے سے اور پرسوں جمعرات کے دن شام کو پونے پانچ بجے سے ہوئے۔ پرسوں کے اجلاس میں مسٹر جیکر نے یہ تجویز پیش کی کہ سرکاری اسکولوں میں فرقہ وارانہ تفریق کا لحاظ کیا جائے اس پر دیر تک بحث ہوتی رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس مسئلہ کو مزید غور کے لئے اور نیز کے طور پر تصفیہ کے لئے دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کے سلسلہ میں کانگریس نے جو اسکیم تیار کی تھی اسے پیش کیا گیا اور لاسپر دیر تک بحث ہوئی۔ آخر میں طے پایا کہ بنیادی حقوق کے سلسلہ میں اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

ناظم جمعیۃ علماء ہند اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمات

دونوں مقدمے آئندہ کیلئے ملتوی کر دیئے گئے

۲۹ فروری کو حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کی سماعت دہلی ڈسٹرکٹ جیل میں شروع ہوئی۔ چونکہ مسٹر الیسبر ایک ماہ کی رخصت پر چلے گئے ہیں اس لئے مسٹر پول نے مقدمہ کی سماعت کی اور بغیر کسی کارروائی کے مقدمہ آئندہ ۷ مارچ کے لئے ملتوی کر دیا۔

اسی طرح مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کی سماعت کیلئے ۱ مارچ تقرر تھی مگر مسٹر پول نے کچہری سے کہلا بھیجا کہ مقدمہ ۷ مارچ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

مسٹر آصف علی گرفتار کر لئے گئے

دہلی یکم مارچ۔ گزشتہ شب کو نو بجے کے بعد مسٹر آصف علی کو ایمرجنسی آرڈیننس کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ شیخ اکرام الحق صاحب سب انسپکٹر تھانہ دریا گنج مسٹر آصف علی کے مکان پر گئے۔ مسٹر آصف صاحب کھانا کھا رہے تھے، گرفتاری کا وارنٹ دکھایا گیا اور کھانے کے بعد انہیں انہی کی موٹر میں ڈسٹرکٹ جیل پہنچا دیا گیا۔ گرفتاری سے چند منٹ قبل پولیس کی ایک جماعت کو بیرہ جیلان کے مختلف گوشوں اور راستوں پر متعین کر دی گئی تھی۔

کل شام کو گھنٹہ گھر کے پاس بھی چار کانگریسی رضاکار گرفتار کر لئے گئے یہ سب جلوس بنا کر اور کانگریسی جھنڈیاں لئے کر جا رہے تھے۔

شاردا ایکٹ کو منسوخ کرنے کی تجویز مسترد

نئی دہلی یکم مارچ۔ راجہ رگھونندن پرشاد سنگھ نے آج کونسل آف اسٹیٹ میں شاردا ایکٹ کو منسوخ کرنے کی ایک تجویز پیش کی۔ مسٹر ایمرسن نے کہا کہ قانون دو سال قبل اسمبلی میں کثرت رائے سے پاس ہوا تھا اس قانون سے کوئی مصیبت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ اس پر عملدرآمد ہی میں خلل پڑا ہے۔ تحت مذہبی مقدمات کی تعداد کم ہے تجویز بالآخر مسترد ہو گئی۔

دہلی میں احراری قافلہ کی آمد

دہلی ۲ فروری۔ رات کی گاڑی سے گیا سے چھ رضاکاروں کا ایک جتھا دہلی آیا۔ مجلس احرار نے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ یہ لوگ عنقریب لاہور روانہ ہو جائیں گے۔

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا سفر

فرزند ارجمند کا تولد

حضرت مولانا الحاج حافظ عبدالحلیم صاحب صدیقی امسال زیارت بیت اللہ کیلئے حرمین شریفین تشریف لے جائیں گے مولانا کا ارادہ ہے کہ حج سے فارغ ہو کر ممالک اسلامیہ (فلسطین، عراق، مصر، دمشق وغیرہ) کی سیاحت فرمائیں۔

نہایت مسرت کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ممدوح کو فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد طارق نجم الدین رکھا گیا ہے۔ ہم اس مبارک تولد پر حضرت مولانا کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خالق اکبر مولود مسعود کو عمر طبعی عطا فرمائے اور نیکی وسعادت سے اس کو بہرہ مند کرے۔ آمین

تمام دنیا کی پاپیادہ سیاحت

دو مسلم نوجوانوں کی اولوالعزمی

دو مسلم نوجوان آجکل دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ ایک کا نام دین محمد ہے جن کی عمر اٹھارہ سال ہے، دوسرے نوجوان کا محمد فخر الدین ہے۔ ان کا ارادہ تمام دنیا کی پاپیادہ سیاحت کا ہے۔ یہ دونوں کلکتہ سے دہلی پاپیادہ پہونچے ہیں ان کا یہ عزم وارادہ حیرت انگیز ہے امید ہے کہ ہندوستان کے لوگ اپنے نونہال فرزندوں کا پُرجوش استقبال کر کے ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

منچوریا کی جدید آزاد حکومت پر عتاب

نیویارک یکم مارچ۔ حکومت چین نے فیصلہ کیا ہے کہ منچوریا کی جدید "آزاد" ریاست کے خلاف (جو جاپانی سیادت میں سابق شہنشاہ چین کے ماتحت قائم کی گئی ہے) تعزیری مہم روانہ کی جائے۔

شکریہ خصوصی

ہم جناب پروفیسر ایم۔ ایس مرزا صاحب (دیال سنگھ کالج) کے تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ آپ "الجمعیۃ" کی ترقی وفلاح کے لئے ہمیشہ نہایت اخلاص اور ہمدردی کے ساتھ کوشش فرماتے رہتے ہیں آپ کی دلی آرزو ہے کہ "الجمعیۃ" کی آواز حق زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کے کانوں تک پہنچے تاکہ انہیں اپنے لئے صحیح راستہ تلاش کرنے میں دشواری نہ ہو۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی ہمدردی صرف وقتی اور ہنگامی جذبات کے ماتحت نہیں ہوتی بلکہ آپ ہمیشہ بلا کسی درخواست۔ تحریک کے بھی الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور الحمد للہ اپنی مخلصانہ کوششوں میں بڑی حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے کاش کہ الجمعیۃ کے دوسرے معاونین بھی ان کی تقلید کریں۔

مہتمم اخبار الجمعیۃ

(نامہ نگار)

میری سخت توہین ہوئی ہے۔

دہلی ۲ مارچ۔ مسٹر شریف نے ملا ان کے خلاف جو استغاثہ مسٹر آر کے ایڈووکیٹ کی معرفت دائر کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پول نے استغاثہ اس بنا پر خارج کر دیا کہ ایک حق پسند انسان اس قسم کے خفیف تنازعہ پر ناراض نہیں ہو سکتا۔ مسٹر شریف فیصلہ کے خلاف عدالت سیشن میں نظرثانی کی درخواست دینے والے ہیں۔

سٹیزن لیگ کے جلسہ میں دیہاتیوں کا عظیم الشان اجتماع

جلسہ پر سودیشی لیگ کا قبضہ اور مسٹر آصف علی کی تقریر

دیہاتی ہی پیٹے گئے۔ واعیان جلسہ کیخلاف زد وکوب کا مقدمہ

دہلی ۲۹ فروری۔ کل شام کو چار بجے کمپنی باغ آزاد میدان میں دہلی سٹیزن لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مقدر سے چند دیہاتیوں اور کھٹیکوں نے شرکت کر کے جلسہ کو پُررونق بنایا۔ جلسہ کی شرکت کیلئے شاہدرہ اور قرب وجوار کے دیہاتیوں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا کیونکہ عام طور پر یقین کیا جاتا تھا کہ لیگ کے اس "عظیم الشان" اجلاس میں دہلی کے شرفاء شریک نہ ہو سکیں گے۔ ان دیہاتیوں کو پہلے ملوں پر جمع کیا گیا جہاں ان کی لاریوں سے قرب وجوار کی گلی دہلی سے بھی بعض مزدوروں کو چار چار آنے دیکر جلسہ میں شریک کیا گیا تاکہ یہ سب حضرات مکرم خان بہادر دن اور رائے صاحبوں کی سیاسی ناوا دنی "علی دید البصیرت" تائید وحمایت کریں۔ دہلی سٹیزن لیگ کے متعدد ومختصر جلوس مرتب کئے گئے تھے۔ ایک جلوس بادردی رضاکاروں کا تھا، دوسرا جلوس عربی لباس والے مصنوعی "بدوؤں" کا تھا۔ دو جلوس گنواروں اور دیہاتیوں پر مشتمل تھے جن کو مدین آباد، باغ میں جمع کر کے لڈو وغیرہ تقسیم کئے گئے تھے۔

ان کے علاوہ دیگر جلوس اسکولوں کے بوائے اسکاؤٹس، اور سات اور سال کے درمیان عمر والے بچوں پر مشتمل تھا۔ ان تمام جلوسوں کے ہمراہ یونین جیک لہرا رہے تھے۔ بیچارے گنواروں کی عجیب حالت تھی اگر ان کے کانوں میں "مہاتما گاندھی کی جے" کی آواز پڑتی تو وہ بے تحاشا بے ساختہ اُسے دہرانے لگتے تھے اور اگر ان کے بادشاہ سلامت کی جے کا نعرہ لگایا جاتا ...

سٹیزن لیگ کے جلسہ پر سودیشی لیگ کا قبضہ

سٹیزن لیگ کا پریشان جلسہ

مسٹر شریف کا دعویٰ خارج کر دیا

جناب مولانا احمد اشرف صاحب رانديری کا عزم وطن
جمعیۃ علمائے صوبہ برما کی طرف سے الوداعی دعوت

۸ رشوال المکرم ۵۰ھ بروز شنبہ بعد نماز عشاء مطابق ۱۵ فروری ۱۹۳۲ء

جناب مولانا احمد اشرف صاحب رانديری نائب صدر جمعیۃ علمائے صوبہ برما کے عزم وطنِ مالوف رانديری کے سلسلہ میں جمعیۃ موصوفہ کی طرف سے دفتر جمعیۃ واقعہ مغل اسٹریٹ ۲۲/۲ رنگون میں الوداعی جلسہ قرار پایا جس میں اراکین جمعیۃ کے علاوہ دیگر معززین معائدِ شہر بھی شریک ہوئے۔ اولاً جناب قاری شیخ حمزہ صاحب مدنی خطیب و امام مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے تلاوت کلام پاک فرمائی اور اس کے بعد تحریک ناظم جمعیۃ و تائید جناب مولانا عبد الغنی صاحب ... جناب مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب رانديری مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔ باجازت صدر جلسہ جناب مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی ناظم مدرسہ رانديریہ نے ایک پُر مغز بسیط تقریر فرمائی جس میں جناب مولانا احمد اشرف صاحب کی بحیثیت نائب صدر خدمات جلیلہ اور ان میں شبانہ روز غایت شغف و انہماک کا بوضاحت تمام بیان فرمایا اور واقعات سے ثابت کیا کہ مولانا ممدوح کی ذات بابرکات جمعیۃ علمائے صوبہ برما کے لئے روح رواں تھی۔ آپ کی تقریر ختم ہونے ...

نمایاں انجام ہوئے وہ سب جناب مفتی صاحب صدر جمعیۃ کے تقدس و تقویٰ و وجاہتِ خاصہ اور حضرات اراکین جمعیۃ کے اخلاص و للّٰہیت کے ثمرات تھے۔ جناب مفتی صاحب البتہ اس قابل ہیں کہ ان کو "روح رواں" کہا جائے۔ اس جوابی تقریر کے بعد جناب مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی نے کھڑے ہو کر پہلے تو مولانا ممدوح کو خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ میں جمعیت علماء کی طرف سے آپ کے ... الفاظ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے صدر جمعیۃ علماء کے بارہ میں فرمائے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ جمعیۃ کے "روح رواں" ہیں اور جناب مفتی صاحب "روح اعظم" اور ان دونوں میں کچھ منافات نہیں۔ اس کے بعد منجانب جمعیۃ تمامی حضار جلسہ کی تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کیا پھر آخر میں جناب مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب صدر جلسہ نے دعا پر جلسہ ختم کیا۔ ختم جلسہ کے بعد حاضرین کی خدمت میں آئس کریم اور سوڈا پیش کیا گیا اور تقریباً ۱۱ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ عین برخاستگی کی حالت میں جناب شاہد احمد زماں صاحب اور جناب مسٹر سید بخشش احمد صاحب نے جناب ممدوح کی شان میں فی البدیہہ برجستہ اور برمحل اپنے چند اشعار پڑھ کر حاضرین کو نہایت درجہ محظوظ فرمایا جنہوں نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ اور ختم دعوت پر فواکہ پیش کئے گئے۔ ذیل میں وہ سپاسنامہ جو جناب مولانا احمد اشرف صاحب رانديری کی خدمت میں پیش کیا گیا درج کیا جاتا ہے۔

سپاسنامہ

...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مقویات سرتاج عالم

آتشک، گرہ گردیان، قبض اور بدہضمی خون اور معدہ کی خرابی وکمی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت کا مکمل شاستر بالکل مفت طلب فرمادیں۔
ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے گرم اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قیمت ... اور بالکل بے خطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

صرف چند روز کیلئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت

شاہی سرمہ جس کے استعمال سے آنکھ کے ہر قسم کے مرض دور ہو جاتے ہیں ... قیمت ایک شیشی ایک روپیہ ... مفت دی جائے گی ...
پتہ: ایشیاٹک رسٹ واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو پی)

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ... اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس ... پتہ: جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سمری دربھنگہ

خدا توفیق دے تو ضرور پڑھئے

درس عبرت	اوجز المسالک	خصائل نبوی
...	...	...

رسول کی آپ بیتی ۔ قرآن مجید کی مکمل تاریخ ۔ امت کی آپ بیتی ۔ اسلام اور یورپ ۔ علامہ شیخ محمد عبدہ ۔ غوث اعظم کی مکمل سوانح عمری

علاج میں کفایت شعاری
ممکن ہے مگر صرف
بارہ مارچ کے دن

کیونکہ اپنے تمام اخراجات میں کمی کر چکنے کے بعد بھی آپ جب بیمار پڑجائیں تو طبی امداد حاصل کرنے سے گریز نہیں کر سکتے۔ پس اس کام میں کفایت شعاری مضحکہ خیز بات معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا بھی ایک طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ سال بھر میں جو رقم عام طور پر آپ دواؤں اور ڈاکٹروں کی فیسوں پر خرچ کرتے ہیں اس سے چوتھائی ہی رقم ہمارے پاس جمع کرا دیجئے ...

کی قیمت پر
۵۰ فیصدی رعایت ملیگی!

فہرست ادویات ابھی منگوا لیجئے
ڈاک بار کیلئے پتہ: امرت دھارا ... لاہور

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

...
محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (جے) کشمیری بازار لاہور

شربت فولاد

... میجر حمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

بال جڑ سے کالا

رامپور میں پارس وفد کے خلاف مظاہرہ

...

دہلی میں اعلیٰ حضرت شہریار دکن کے مشاغل
ممبران اسمبلی کی جانب سے حضور نظام کی دعوت

...

قصر شاہی میں حضرت اقدس و اعلیٰ کی جانب سے ایٹ ہوم

...

سرحد کے نام نہاد وفد سے اظہار بیزاری
بہار کے مسلمانوں کا شفیع داؤدی سے مطالبہ

آج بتاریخ ۲۷ فروری ۱۹۳۲ء مسلمانان بتیا کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب مولانا محمد حسین صاحب منعقد ہوا اور حسب ذیل تجاویز باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

۱۔ چونکہ مولوی شفیع داؤدی صاحب اور ان کے رفیق کار ملا مظہر الدین نے ایران حقوق مسلمین سلطانوں کو دھوکہ و فریب میں مبتلا رکھ کر واقعات سرحد کی آزاد تحقیقات کے نام سے صوبہ سرحد گئے تھے لیکن درحقیقت یہ لوگ حکومت کی خواہش پوری کرنے گئے تھے جیسا کہ بعد کو واقعات سے روز روشن ...

... مسلمانانِ ... ضلع چپارن کا یہ عام جلسہ حکومت کی اس جابرانہ و تشدد دانہ روش پر جو اس نے صوبہ سرحد میں اختیار کر رکھا ہے اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام ہنگامی قوانین کو فوراً واپس لے اور خان عبد الغفار خاں اور ان کے رفقائے سرخ پوشوں کو رہا کرکے باشندگان صوبہ سرحد کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے۔

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ تو توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول

تھا جس نے بلا کسی قسم کی تکلیف پہنچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو اندھا و بیجان کر دیا۔

پستول کا جوں ہی گھوڑا دبایا جائے فوری ایک خاص قسم کا بجلی کرنٹ ہر ایک جاندار پر اس بری طرح اثر کرتا ہے کہ قطعی اندھا کر دینے کے علاوہ بالکل بے حرکت کر دیتا ہے۔

اور بے حرکت کر سکنے میں ۱۰۰ اقدام ... بجلی کرنٹ کام دیتا ہے ... کی جان کا ساتھ دینے والا صرف یہی سول پستول ہے جس جاندار کو ... منٹ تک اندھا اور بے حرکت کر دیا ... ایک ہفتہ آزما سکتے ہیں ایک لفظ تحریر کے خلاف ... خرچہ سے واپس لینے کو تیار ہیں قیمت ...

گورنمنٹ ہند کی کسی قسم کا لائسنس نہیں چاہیے ہر شخص منگوا سکتا ہے

اے ایچ فرانسس اینڈ کو پوسٹ بکس ۵۰۰ بمبئی نمبر ۹

سکاؤٹوں، بال چروں، خدمتگاروں، والنٹیروں اور مفصلات میں رہنے والے افسروں اور ہر گھر میں اور ہر جیب میں رکھنے کے لئے

امرت دھارا اسکاؤٹ سٹ تیار ہو گیا

یہ اسکاؤٹ سٹ دنیا بھر میں لاثانی ہے ہر بیماری اور ہر حادثہ میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں مشہور عالم دوائی امرت دھارا اور اس کے مرکبات یعنی امرت دھارا ... امرت دھارا صابن، امرت دھارا بام، امرت دھارا دنتن کے سٹ رکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں لورک روئی، بورک لنٹ، بینڈیج، سوئی دھاگا وغیرہ ... نہایت خوبصورت پاکٹ میں رکھنے لائق ہے ... قیمت ...

۱۲ رمارچ کو کسی بھی ڈاکخانہ میں خط ڈالنے سے ¾ قیمت یعنی ... کو بھیجا جائیگا

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ: امرت دھارا ... لاہور

سلی بھبھت کیوں مشہور ہے

... مولانا جمشید صاحب امرتسری اور سادات محمدی ...
... سلی بھبھت دہلی

ایک سیٹھ نے چودہ لاکھ روپیہ دیا

... خبر بشتی ... بشتی آفس ...

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... منیجر کارخانہ جناب ... دربھنگہ

... خوشخبری ...

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی
یکم — ۵ — ۹ — ۱۳
۱۷ — ۲۰ — ۲۴ — ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی

نمونہ — مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ۔ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۸

منچوریہ میں مسلم جنرل ماچان شان کا قتل

چینی مسلمانوں کے قائد کے عظیم الشان کارنامے

(از سید رئیس الدین جعفری جامعہ ملیہ)

۲۴ فروری ۱۹۳۲ء... نانکین کے رپورٹر کی خبر ہے کہ منچوریہ کا مشہور جنرل ماچان شان کو ایک سیاسی حاسد نے مار ڈالا...

یہاں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ماچان شان کون تھا؟ اور اس کے قتل ہونے کی وجہ کیا تھی؟...

اس اشتہار میں جاپان کے اعلیٰ عسکریت سے جنہوں نے ملک ان ہو...

...(اناللہ وانا الیہ راجعون!)

معاصرین کے افکار و آراء

کیا اشتراک عمل سے یہی مطلب ہے؟ (ملت)

گول میز کانفرنس کی مجوزہ کمیٹیوں کے ساتھ اشتراک عمل کے متعلق تو ہم کہہ رہے ہیں کہ کوئی جماعت بھی موافق نہیں ہے...

مسلم حقوق کا اعلان؟ (مدینہ)

مولانا شوکت علی کا عزم سرحد (زمیندار)

یہ عجیب بات ہے کہ مولانا شوکت علی...

محض بے بنیاد شکایات (حقیقت)

مسلمانوں کی حقیقی خدمت (المنیر)

سرسیموئل ہور کے تازہ ارشادات (زمیندار)

مولانا شوکت علی کا دورہ سرحد (حقیقت)

چار نکاح کیجیے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

جبوب امساک۔... سفوف سوزاک...

ملنے کا پتہ: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی پوسٹ بکس نمبر ۵۷ دہلی

بڑھاپے میں جوانی

کا لطف و کیف حاصل کرنا ہے تو طلاء مقناطیسی استعمال کیجیے

طلاء مقناطیسی

نامرد مرد بنو

قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنہ (۳؍۸) علاوہ محصول

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دئیے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کرے گا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

... منشی فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے اس میں ... احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیہ کے ارتکاب کے عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلاکر اعمال سیہ سے بچنے کی ترغیب ہے۔ مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ۔ دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے اس میں ... احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ... ہر حدیث کا ترجمہ ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ... اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ... خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا ... نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجیے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف ... روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

قرابادین مفید عام

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدر آبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دوائیں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ ہر تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے ...

نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے ترجموں اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عنا علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجیے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک دو روپے (عہ)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... قسم دوم حاشیہ دار عا/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

نکات و لطائف

(از جناب مکار مرموزی فاضل الٰہیات بھوپال)

بعض لطافت نگاری سے دلچسپی رکھنے والوں نے دیکھا ہوگا کہ اکثر اوقات یہ اخبار "الجمعیۃ" بجائے "صرف الجمعیۃ" کے "پورا الجمعیۃ العلماء ہند" ہوکر رہ جاتا ہے لہٰذا جب یہ الجمعیۃ سے الجمعیۃ العلماء ہند ہو جاتا ہے تو پھر اس کے صفحات میں مجلس العلماء کے مسائل سیاسی کے ساتھ آپ کے لئے "مکار مرموزیات" کو کس طرف چھپایا جائے …

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ ہجری

کشمیر کے متعلق مصالحت کی گفت و شنید

حضرت مفتی صاحب اور حکومت کشمیر کی خط و کتابت

مجلس احرار اور حکومت کشمیر میں مصالحت کے متعلق صدر جمعیۃ علمائے ہند اور حکومت کشمیر کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی اور جس کی اشاعت کا انتظار نہایت بے چینی کے ساتھ کیا جا رہا تھا وہ گزشتہ اشاعت میں شائع کی جا چکی ہے۔ اس خط و کتابت کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ سب سے پہلے ۲ دسمبر کو ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر کی دعوت پر …

خط میں پھر ان ہی امور کی طرف وزیر اعظم کو توجہ دلائی اور اس پر زور دیا کہ احرار گفتگوئے مصالحت کو آگے بڑھانے سے پہلے مذکورہ بالا بنیادی امور کی تکمیل کا انتظار کرنے میں حق بجانب ہیں۔ اس خط کے بعد یہ سلسلۂ خط و کتابت منقطع ہوگیا۔

ہم نے یہ خلاصہ محض اس لئے درج کیا ہے کہ گفت و شنید کے متعلق تمام واقعات کی تسلسل کے ساتھ قارئین کرام کے سامنے آجائیں …

راجی اور رعایا کے درمیان جو خوفناک کشمکش جاری ہے وہ کسی طرح ختم ہو۔ مفتی صاحب نے اپنے رویہ کو شروع سے آخر تک مصالحانہ رکھا اور گفت و شنید کی جو باضابطہ لائن اختیار کی اسے نہایت ذمہ دارانہ طریقہ پر پورے حزم و احتیاط کے ساتھ آخر تک نباہا۔ یہ دوسری بات ہے کہ حکومت کو صلح کرانی مقصود نہ تھی اور اس نے صلح نہ ہونے دی۔

دھمکی کے جواب میں دھمکی

دہلی کے مقامی اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین کو عام طور پر حکومت کی آواز سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ آج تک اس نے آرڈیننس اور دیگر قوانین کے متعلق جو تحریک شروع کی ہے وہ آخر میں حکومت ہی کے مقصد اور منشا کے مطابق ثابت ہوئی ہے چونکہ اس اخبار کا دفتر دار الحکومت میں ہے اس لئے اس کی پالیسی حکومت کی پالیسی کی آئینہ دار ہوتی ہے اور اس کی روش کو دیکھ کر بآسانی ہوا کا رخ پہچانا جا سکتا ہے۔

…

ہرگز پرواہ نہیں ہے … اور بہت سے تعاون کرنے والے موجود ہیں … نہیں اور سہی اور سہی۔ اگر کمیٹیوں سے سارے مسلمان بھی نکل آئیں تو بھی دستور اساسی منظور کر دیا جائے گا خواہ وہ صرف اکثریت ہی کے مفاد میں کیوں نہ ہو۔ آپ نے دیکھ لیا کہ حکومت کو دھمکی کا جواب دھمکی سے دینا کس طرح آتا ہے۔ وہ چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما۔

اسلامی پریس پر حکومت کی عنایت

گزشتہ عرصہ میں مسلم پریس پر حکومت کی نظر عنایت جس طرح مبذول رہی ہے اس نے "اینگلو مسلم اتحاد" کا ایک اور ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ زمیندار سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت مانگی گئی احرار کی ضمانت ضبط ہوگئی اور وہ آج کل بند ہے۔ انصاف سے ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی گئی اور وہ نزع کے عالم میں ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ انقلاب سے پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت کا مطالبہ کر لیا گیا اور وہ التوائے اشاعت کا اعلان کر رہا ہے۔ یہ اس مخصوص مہربانی کے مظاہرے ہیں جو حکومت کی جانب سے مسلمانوں کے حال …

مولانا شوکت علی کا "دورۂ سرحد"

مخصوص اغراض و مقاصد کی تکمیل کیلئے مذموم پروپیگنڈا

پشاور اور چارسدہ میں استقبال کی کیفیت

(از نامہ نگار الجمعیۃ)

مولانا شفیع داؤدی کی سعی ناکام کے بعد ہندوستان کے کسی پبلک آدمی کی جرأت نہ ہوئی تھی کہ وہ صوبہ سرحد میں جا کر حکومت کی امداد و اعانت کے لئے جد و جہد کرے مگر اس کے باوجود مولانا شوکت علی نے یہ خطرناک اقدام کیا اور تمام مصالح قومی کو نظر انداز کر کے سرحد کی طرف روانہ ہوگئے۔ مولانا شوکت علی کا یہ سفر بالکل انفرادی حیثیت میں تھا وہ کسی جماعت کے نمائندے یا ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے نہیں گئے تھے …

ان کی سہل انگاری کی کئی امراء میں بغیر کسی ردوکد کے صوبہ سرحد جانے کی اجازت دیدی گئی۔ یہ امر کہ مولانا شوکت علی کے سفر سرحد کو حکومت کے مفاد کے مطابق کس طرح استعمال کیا گیا پنجاب اور دہلی کے اینگلو انڈین اخبارات اور خود مولانا شوکت علی کے بیانات سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مولانا شفیع داؤدی کی طرح مولانا شوکت علی کو بھی کوئی کامیابی میسر نہ آسکی بلکہ ان کا خیر مقدم …

(باقی صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیے)

دورۂ سرحد کے متعلق ایک اینگلو انڈین اخبار کا بیان

حکومت اس سفر کو کس طرح استعمال کر سکتی ہے؟

آج کی اشاعت میں نامہ نگار الجمعیۃ کا جو بیان شائع ہو رہا ہے اس میں ایک جگہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور کا حوالہ دیا گیا ہے۔ نامہ نگار مذکور سول کے جس بیان کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہے ہم اسے درج ذیل کرتے ہیں۔ اس بیان کو پڑھ کر جو ایک نیم سرکاری اینگلو انڈین اخبار میں شائع ہوا ہے قارئین کرام مولانا شوکت علی کے دورۂ سرحد کی غرض و غایت بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ وھوھذا۔

"مقام مسرت ہے کہ مولانا شوکت علی صاحب نے صوبہ سرحد کے دورہ کا عزم کیا ہے۔ وہاں آپ کے اثر و رسوخ سے دو طریقہ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے یعنی یہ کہ ان کی وساطت سے پٹھانوں کو حکومت کے نیک ارادوں کا یقین دلایا جائے اور ان میں کانگریس سے اتحاد کے خطرات کا احساس پیدا کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ مسلمانان ہند کو جو اپنے سرحدی ہم مذہبوں کی پوزیشن کے متعلق قدرتی طور پر فکر مند ہیں ان کی طرف سے اطمینان دلایا جائے۔ …"

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

دمشق میں قوم پرور اخباروں پر حکومت کا عتاب

اخبارات کو فہمائش اور جریدہ الیوم کا تعطل

مسٹر کاتبن سکرٹری قلم المطبوعات دمشق نے اخبارات کے ایڈیٹروں کو بلا کر فہمائش کی کہ وہ حکومت کے متعلق خبریں شائع کرنے میں احتیاط کریں ورنہ ان سے باز پرس کی جائے گی۔ اسی طرح مسیو سالو بیاک نے جریدۃ الیوم کے رئیس التحریر کو بلایا۔ یہ جریدہ وطن پروروں کا ترجمان اور حریت و آزادی کا علمبردار ہے۔ مسیو مذکور نے الیوم کے بعض مقالات کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کیوں لکھے گئے ہیں اور ان کی مسئولیت کس پر عائد ہوتی ہے۔ رئیس التحریر نے جواب دیا کہ ان تمام مقالات …

دوسرے روز صبح کو سکرٹری امن عام نے الیوم کے مدیر علی کو طلب کیا اور جب وہ وہاں پہنچے تو ان کو تحریری نوٹس جس پر مسیو بونسو کے دستخط تھے دیدیا گیا جس میں جریدہ "الیوم" کے تعطل کا حکم غیر معینہ وقت کیلئے صادر کیا گیا تھا۔ نوٹس میں لکھا تھا کہ چونکہ الیوم میں حکومت کے خلاف جس ایسے مضامین شائع ہوئے ہیں جن سے نقض امن کا اندیشہ ہے اس لئے اس کو معطل کیا جاتا ہے۔

ترکی میں اشاعت اسلام کی رفتار

نومسلموں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ

جب سے ترکی میں جمہوریت قائم ہوئی ہے اس وقت سے نومسلموں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ ہر شخص کو اسلام قبول کرنے میں کسی خاص مشکل کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔ خلفائے عثمانیہ کے زمانہ میں اسلام قبول کرنے والوں پر سخت پابندیاں عائد تھیں اور جب تک کوئی شخص ان پابندیوں کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے اس وقت تک وہ دائرہ توحید میں داخل نہیں ہو سکتا تھا …

… کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔ ترکی نظامت انتانے ان لوگوں کے اعداد و شمار شائع کئے ہیں جو امسال حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں ان کی تعداد تین سو سے زائد ہے ان میں مردوں کی تعداد زیادہ ہے جو ہنگری، فرانس اور روس کے باشندے ہیں۔ حال ہی میں ایک جرمن ڈاکٹر اور ایک فرانسیسی انجینیر نے اسلام قبول کیا ہے۔

طرابلس کے مجاہدین کی جدید سرگرمیاں

جبل اخضر پر فوجی چھاؤنی کی تعمیر

ٹیونس کا ایک اخبار اپنے نامہ نگار مقیم اٹلی کی اطلاع شائع کرتا ہے کہ عمر مختار شہید (اعلی اللہ مقامہٗ) کے بعد طرابلس کے عربوں میں اور جوش بڑھ گیا ہے …

فلسطین کی مردم شماری

یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ

فلسطین کے بڑے بڑے شہروں کی موجودہ مردم شماری کے اعداد و شمار عقائد و مذہب کے اعتبار سے دستیاب ہوگئے ہیں۔ قدس کی مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مسلمانوں کی تعداد ۱۹۷۳۵ ہے۔ عیسائیوں کی ۱۹۱۸۰ اور یہودیوں کی ۵۱۲۲۲ تعداد ہے۔ ۱۹۲۲ء کی مردم شماری کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ … یہودیوں کی تعداد میں (۵۰۰۰۰) کا اضافہ ہوا ہے۔ … فلسطین کے مضافات کی مردم شماری کا نقشہ حسب ذیل ہے:

نام شہر	مسلمان	عیسائی	یہودی
حیفا	۲۰۳۴۹	۱۳۸۸۰	۱۵۹۹۵
یافا	۳۵۰۱۰	۹۲۰۶	۷۳۳۲
تل ابیب	۱۰۴	۱۳۴	۴۵۶۰۴
حبرون	۲۲۷۰۰	۱۰۹	۱۳۴
…	۲۹۹۸۲	۹۸۲	۵۲۶۰
صفد	۹۴۷۸	۴۲۶	۲۵۴۹

دمشق میں طلباء کی زبردست ہڑتال

گورنر کی تحقیقات اور ہڑتال کا خاتمہ

مسیو مذکور گورنر دمشق بیروت سے دمشق تشریف لائے تاکہ طلباء کی ہڑتال کے حالات پر تحقیقات کریں۔ طلباء نے اپنا ایک وفد مرتب کر کے مسیو مذکور سے ملاقات کی اور ذیل کے مطالبات ان کی خدمت میں پیش کئے:

(۱) جو طلباء خارج کئے گئے ہیں یا ان کو سزا دی گئی ہے ان کے حالات کی کافی تحقیقات کی جائے۔

(۲) مدرسہ حربیہ کا افتتاح کیا جائے۔

حجاز ریلوے کے مسئلہ پر غور

شامی اور حجازی لیڈروں کی مؤتمر

حجاز کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حجاز ریلوے کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے حجاز کے کسی مقام میں ایک عظیم الشان اجتماع ہونے والا ہے جس میں شام، مصر، فلسطین اور حجاز کے بڑے بڑے علماء اور لیڈر شرکت کریں گے۔

مصری حکومت کی طرف سے جدید طیاروں کی خریداری

مصر کی ریلوے کو خسارہ

گزشتہ اور موجودہ سال کے اعداد و شمار

مصر کے محکمہ ریلوے نے نومبر تک کی آمدنی کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امسال گزشتہ سال کی نسبت آمدنی میں کافی کمی ہوگئی ہے …

ایک فرانسیسی خاتون کا انشراح صدر

عیسائیت پر اسلام کو ترجیح

ایک فرانسیسی خاتون (جو اس وقت مصر میں مقیم ہے) قرآن حکیم کا دو سال سے مطالعہ کر رہی تھیں اور قرآن و انجیل کی تعلیمات کا مقابلہ وقت نظر سے فرما رہی تھیں ان پر اسلام کی صداقت منکشف ہوگئی اور انہوں نے مسیحی مذہب کو تلانجلی دیدی …

فلسطین میں ایک مقبرہ کی ملکیت پر تنازعہ

عیسائیوں اور مسلمانوں میں چپقلش

جمعیۃ الاقوام کے اجلاس میں چین و جاپان کا قضیہ
شنگھائی میں جاپان کی ۵۵ ہزار افواج پہنچ گئیں
جاپان پر چینی نمائندہ کا الزام۔ جمعیۃ الاقوام کی تجویز

جینوا ۴ مارچ۔ جنرل میٹرائی و ازجاپانی سپہ سالار نے اعلان کر دیا ہے کہ پرسوں ڈھائی بجے سے جاپان نے اپنا حملہ روک دیا ہے۔ جاپانی سپہ سالار کو جب جنگ ملتوی کرنے کا حکم ہوا تو انہیں سخت حیرت ہوئی کیونکہ اس سے پہلے اس قسم کی جتنی کوششیں کی گئیں تھیں وہ سب ناکام ثابت ہوئیں۔ شنگھائی میں جو جاپانی فوجیں موجود تھیں وہ بھی اس حکم التواء سے سخت مایوس ہوئیں کیونکہ وہ پورا عزم کر چکی تھیں کہ وہ چین کے انیسویں دستہ کو جو کینٹن سے آیا تھا شنگھائی کے نواح سے پاک کر دے۔

جنیوا کا ایک دوسرا پیام مظہر ہے کہ ڈاکٹر ین (چینی سپہ سالار) نے جمعرات کی شام کو جمعیۃ الاقوام کے اجلاس میں یہ اعلان کیا کہ مصالحت کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ٹوٹ گئی کیونکہ جاپان نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا جو ۲۸ فروری کو امیر البحر کیلی کے جہاز پر طے ہوئی تھیں۔ نیز جاپان نے جو شرطیں پیش کی ہیں وہ فاتحانہ انداز کی ہیں لہٰذا چین انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جاپانی نمائندہ کا جواب

ڈاکٹر ین نے جمعیۃ الاقوام سے اپیل کی کہ وہ ان شرائط کے مطابق التواء جنگ کی کوشش کرے جو اس دن طے ہوئی تھیں۔ جاپانی نمائندہ مسٹر مسودہ نے اس تار کو پڑھ کر سنایا جس میں لکھا تھا کہ حکومت جاپان نے فوجوں کو آگے بڑھنے سے روکنے کا حکم دے دیا ہے آپ نے مشرق اقصیٰ میں جاپان کی جنگی کارروائیوں کو جائز قرار دیا اور ان کی تشریح کی۔

شنگھائی کا ایک تار ۴ مارچ کا مظہر ہے کہ باوجود ڈاکٹر ین کے اعلان کے وہاں جنگ بند ہو چکی ہے معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کی دوپہر سے جنگ بند ہو چکی ہے۔

چینی نمائندہ کا جاپان پر الزام

جنیوا ۴ مارچ۔ اس وقت تک جاپانی اور چینی نمائندوں نے جلسہ کانفرنس کے اجلاس میں اخلاق و مروت کا ثبوت دیا تھا وہ رویہ یک بیک تبدیل ہو گیا کیونکہ چینی نمائندہ نے جمعیۃ الاقوام کی کمیٹی میں جاپان پر یہ الزام عائد کیا کہ جاپان ابھی تک حملہ کر رہا ہے اور جنگ دوبارہ شروع کر دی ہے۔ جاپانی حملہ آوروں کا مقصد یہ ہے کہ شنگھائی اور نانکنگ کے درمیانی رقبہ پر قبضہ جمائے۔ جمعیۃ الاقوام کے اجلاس میں جاپانی اور چینی نمائندوں میں اس قدر تیزی اور شدت تھی کہ اجلاس کو منقطع کرنا پڑا۔

جمعیۃ الاقوام کی تجویز

آخر میں کمیٹی نے ایک تجویز منظور کی جس میں جنگ کے فوری التواء کی درخواست کی گئی ہے اور یہ مشورہ پیش کیا گیا ہے ...

جنگ برابر جاری ہے

آخری تار

ہندوستان بھر میں گرفتاریاں اور سزایابیاں
رہائی کے بعد نوٹسوں کی تعمیل۔ جلسے منتشر کر دیئے گئے

مدراس ۵ مارچ۔ کل چار عورتوں اور ۹ مردوں نے رتن بازار سے ایک جلوس نکالا جس میں انہوں نے اشتہارات تقسیم کئے اور قومی نعرے لگائے۔ پولیس نے جلوس کو روک کر اس کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ منتشر نہ ہونے پر عورتوں کو گرفتار کر لیا گیا، اور مردوں کو بیدوں سے زد و کوب کر کے منتشر کر دیا گیا۔

الٰہ آباد ۵ مارچ۔ پچاس ساٹھ آدمیوں کا ایک جلوس بہ تحفظ پارک میں پہنچا۔ سابق اسسٹنٹ سیکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی تقریر کے دوران میں گرفتار کر لئے گئے۔ جلسہ منتشر کر دیا گیا۔ جہلا سبھا امیر وڈ اور جہلا کانگریس کمیٹی دعامہ بورنگلاف قانون قرار دیدی گئی ہیں۔

احمد آباد۔ کل جو اشخاص غیر ملکی پارچہ کی دوکانوں پر پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے تھے ان میں گاندھی جی کے بھتیجے کانتی لال گاندھی بھی شامل ہیں۔

بمبئی ۵ مارچ۔ بمبئی کلاتھ مارکیٹ۔ پیس گڈس۔ کاٹن اور دیگر تجارتی ...

مولانا شوکت علی کا دورہ سرحد
بسلسلہ صفحہ دو

تباہ کرانے کے لئے صوبہ سرحد جا رہے ہیں۔ لاہور میں مولانا کی عام جلسے اور صوبہ سرحد کے سفر کے متعلق چند بیہودہ خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔ ... خاص طور پر یہ ثابت کر دیا کہ مولانا کے دوست اور دشمن سب کی ان کے اس اقدام کو نظر ناپسندیدگی دیکھتے ہیں اور ان کی حرکات و سکنات کو مشتبہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے باوجود مولانا جو وعدہ کر چکے تھے اور جو کام اپنے ذمے لے چکے تھے اس سے عہدہ برآ ہونے کا سوائے اس کے اور کوئی طریقہ ہی نہ تھا کہ سرحد جاتے اور اس بدنامی کو برداشت کر لیتے۔ چنانچہ وہ روانہ ہو گئے۔

پشاور میں ورود

لاہور سے روانہ ہونے کے بعد مولانا شوکت علی ۲۸ فروری کو پشاور پہنچے۔ اگرچہ ایک اطلاع میں جو مولانا کے پشاور پہنچنے کے متعلق تھی صرف یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ "پشاور میں آپ کا شاندار استقبال ہوا" مگر مجھے حقیقت معلوم ہے کہ یہ استقبال سرکاری نقطۂ نگاہ سے "شاندار" تھا قومی نقطۂ نگاہ سے شاندار نہ تھا ...

دورہ سرحد کی یادگار

حکومت کا پروپیگنڈا

رنگون کی مسجد کی دیوار شہید کر دی گئی
۱۵ مسلم خاندانوں کی ہجرت

ایک بے بنیاد افواہ کی تردید
نواب محمد اسمٰعیل خاں کا بیان

مدرسہ اسلامیہ چوموں کا فیصلہ
ایک دیرینہ تنازعہ کا خاتمہ بالخیر

حکومت امن و قانون کو ہر صورت میں برقرار رکھیگی
احراری تحریک اور سول نافرمانی نے حکومت پر برا اثر ڈالا ہے
موجودہ مشکلات پر گورنر پنجاب کی تقریر

ریلوے سٹیشن پر ایک انقلاب پسند کی گرفتاری
ریوالور اور کارتوسوں کی برآمدگی

مسٹر عباس طیب جی کی رہائی
رہائی کے بعد نوٹس کی تعمیل

آگرہ میں گیا کے احراری رضاکاروں کا استقبال

سابق شاہ افغانستان کا تردیدی اعلان

صوبہ سرحد میں حاجی صاحب ترنگ زئی کی سرگرمیاں
مہمندیوں کی طرف سے نئے گورنر کو مبارکباد

پشاور ۵ مارچ۔ کل علاقہ باجوڑ میں دو لشکر پہنچ رہے تھے پہلا لشکر فقیر علی نگرگی زیر قیادت سالارزیوں پر مشتمل تھا جو منتشر کر دیا گیا اور دوسرا مہمندیوں کا لشکر تھا جو وادی ابنا بر کو چلا گیا ہے۔ قبائل کے دو سو آدمی کوچ کر کے مہمندی علاقہ کو جا رہے ہیں اور حاجی صاحب ترنگ زئی کی ترغیب پر مقامی مہمندوں کو مشتعل کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے۔

تقریباً دو سو کانگریسی کارکنوں کو جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے پولیس نے کسی طاقت کو استعمال کئے بغیر منتشر کر دیا۔ کیونکہ یہ لوگ مولانا شوکت علی کی آمد پر مخالفانہ مظاہرہ کرنا چاہتے تھے۔

مولانا شوکت علی کل دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ نے روانگی سے قبل ایک ملاقات میں فرمایا کہ کانگریسی میرے اور میرے استقبال کے متعلق مختلف خبریں مشہور کرتے رہے ... تھا اور اب ان کی موجودگی میں کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ پٹھانوں کو گاندھی جی اور کانگریس کی غلط رہنمائی میں چلنے کے لئے گمراہ کر سکے۔

صوبہ سرحد کا انتخاب

پشاور ۵ مارچ۔ علاقہ تیراہ، باڑہ اور مردان سے ۱۰ مہمند قبیلہ کے تقریباً ایک سو ملک کل گورنمنٹ ہاؤس پر پہنچے اور انہوں نے سر رالف گرفتھ کو صوبہ سرحد کا گورنر مقرر ہونے پر مبارکباد دی۔ صوبہ سرحد کی کونسل کا انتخاب غالباً سات اپریل کو عمل میں آئے گا۔

ریاستوں میں ریلوے کے اختیارات کا معاملہ
تمام ریلوے میں تبادلہ کا اصول قائم کیا جائے
گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۵ مارچ۔ آج گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس تین گھنٹہ تک جاری رہنے کے بعد ۹ مارچ تک کے لئے ملتوی ہو گیا آئندہ کمیٹی کی نشست شملہ میں شروع ہوگی۔ آج کمیٹی نے ریاستوں میں ریلوں کے اختیارات کے مسئلہ کے متعلق بحث کی۔ ... سلطانی ہندوستانی ریاستوں کی جانب سے نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ دیوانی و فوجداری معاملات میں تمام ریلوے لائنوں میں تبادلہ کا اصول قائم کیا جائے۔ برطانوی ہند کے نمائندوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس مسئلہ پر دوبارہ غور و خوض کیا جائے۔ اس غرض کے لئے ایک چھوٹی سی سب کمیٹی مقرر کی جائے جو ریاستی اور برطانوی ہند کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔

تشدد کا طریقہ کامیاب نہیں ہوتا
روانگی کے وقت سابق صدر اسمبلی کا بیان

بمبئی ۵ مارچ۔ مسٹر وٹھل بھائی پٹیل، سابق صدر جمعیۃ مقننہ، آج "راجپوتانہ" جہاز سے دیانا بغرض علاج روانہ ہو گئے اپنی روانگی سے قبل انہوں نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ گذشتہ عام انتخابات میں اہل برطانیہ کو جو کامیابی ہوئی تھی اسے دیکھ کر وہ مدہوش ہو گئے تھے افسوس کہ وہ ہندوستان کے مسئلہ کو گاندھی جی سے طے کرنے کے بہترین موقعہ کو اپنے ہاتھ سے کھو رہے ہیں۔ ہندوستان کے مسئلہ کے تصفیہ میں صرف گاندھی جی سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ اہل برطانیہ کی یہ سخت غلطی ہوگی اگر وہ یہ سمجھیں کہ موجودہ حکومت برقرار رہ کر وہ برطانوی تجارت کو فروغ دے سکیں گے۔ بلکہ برخلاف اس کے وہ ...

سرحدی اقوام ہندوستان کی دربان ہیں

سیاسی قیدیوں کو تازیانوں کی سزا نہ دی جائے
سرگردہ وکلاء کا احتجاج

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ توڑ دی گئی
صدر جمعیۃ کو کل اختیارات دیدیئے گئے

بھنگی اور برہمن کو ایک درجہ میں رکھا جائے
بمبئی کے اچھوتوں کا مطالبہ

دہلی میں الیکاون خواتین کی گرفتاری
اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

اخبار الجمعیۃ کی ملکیت میں تبدیلی

تحریک احرار کے ایک مجاہد کا پاپیادہ سفر

مجالس احرار توڑ دی گئیں

طبیہ کالج کا جھگڑا ختم ہو گیا

گیا کا احراری دستہ گرفتار

گاندھی جی کا پریس واپس کر دیا گیا

"ہمارا انتظام جنگ جیسا ہے"
شورش کے انسداد پر گورنر بہار کی تقریر

گمشدہ کی تلاش

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس
بائیکاٹ کی تجویز پھر ملتوی کر دی گئی
اراکین مجلس کی جنگ زرگری

دہلی ۷ مارچ۔ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل سے دریا گنج میں مولانا شفیع داؤدی کی قیام گاہ پر منعقد ہو رہا تھا معلوم ہوا ہے کہ گول میز کی کمیٹیوں کے بائیکاٹ کی قرارداد پر بحث ہوئی۔ مگر جیسا کہ اب تک مسلم کانفرنس کا طرز عمل رہا ہے۔ اس مرتبہ بھی اس کی مجلس عاملہ نے اس معاملہ کو کھٹائی میں ڈال دیا اور کوئی قطعی فیصلہ کرنے کے بجائے ایک ایسی قرارداد منظور کی جس کا عدم اور وجود برابر ہے۔ وہ قرارداد حسب ذیل ہے:-

"اس کمیٹی کی رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ وہ گول میز کانفرنس اور اس کی مقرر کردہ سب کمیٹیوں کے ساتھ اپنے تعاون کے مسئلہ پر دوبارہ غور کرے اس لئے یہ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ کانفرنس اپنے آئندہ اجلاس میں جو لاہور میں ہونے والا ہے اس قرارداد پر غور و خوض کرے۔ جو ۳ جنوری کو اس کی کے سامنے پیش کی گئی تھی اور جو حسب ذیل ہے:-

چونکہ مسلمانوں کے وہ کم سے کم مطالبات کو جنہیں آل انڈیا مسلم کانفرنس نے یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو مرتب کیا تھا گول میز کانفرنس نے تسلیم نہیں کیا ہے اور نہ حکومت نے اور چونکہ اس کانفرنس کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب تک وہ مطالبات منظور نہ کر لئے جائیں وہ دستور اساسی کی تدوین میں کوئی حصہ نہ لیگی اس لئے یہ مجلس عاملہ گول میز کانفرنس اور اس کی مقرر کردہ دیگر مجالس کے مسلم اراکین کو حکم دیتی ہے کہ وہ اس میں کام کرنے سے انکار کر دیں تاوقتیکہ حکومت ان کے مطالبات کو منظور کرنے کا اعلان نہ کر دے۔ مجلس مسلمانوں کو بھی مشورہ دیتی ہے کہ وہ ان کمیٹیوں کے سامنے شہادتیں اور بیانات دینے اور اس کے ساتھ کسی اور طرح بھی تعاون کرنے سے احتراز کریں۔"

تحریک کو کس کے ماتحت رکھا جائے
میعاد کے بعد آرڈیننسوں کا حشر

دہلی کے لئے مجلس قانون ساز کا مطالبہ

درجہ رسوا کن منظر پیش نظر رکھ کر سمجھ لیا کہ انہوں نے ظرافت نگاری کا ایک بالکل ہی اچھوتا عنوان تلاش کر لیا۔ آپ کے جداس سال کے ایک دوسرے لاہوری رسالہ کے عید نمبر میں ایک ایسے ہی خود پسند ظرافت نگار صاحب نے عید پر ایک نہایت مبتذل سوقیانہ اور تحقیر آمیز مضمون رسید فرمایا ... حالات کا نہایت مکروہ ذلیل حصہ عمل دکھایا ہے بدقسمتی سے ان رسائل کو جن قسم کے نااہل ظرافت نگار حاصل ہیں اسی حیثیت سے ان پرچوں کے مالک اور ایڈیٹر کو ذوق ادب کے علم دارح ہوئے ہیں اور قطعاً نہیں سمجھتے کہ عید۔ عید گاہ، عید کی نماز، یا عید کے لوازم و آداب میں کتنی ہی کمزوریاں بھی ہوں مگر یہ تمام چیزیں فی الجملہ اسلامی شعائر و آداب سے ہیں اس لئے ان کا مذاق اڑانے اور عوام میں ان کی رسوا کن تفصیلات پیش کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا ضروری ہے کہ چند مخصوص کمزوریاں ایسی بھی ہیں جن کی سر بازار اصلاح مفاد قومی کے خلاف ہے۔ مگر اس کا کیا علاج کہ

آدمیاں گم شدند ملک خدا خر گرفت

منٹگمری اسلامیہ ہائی اسکول دہلی
جلسۂ تقسیم انعامات

دہلی ۶ مارچ۔ آج ۲ بجے جیون بخش ہال میں منٹگمری اسلامیہ ہائی اسکول کا سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ ہندو اور مسلمان معززین شہر کا کافی اجتماع تھا۔ ... ضیاء الدین احمد ایم اے صدر جلسہ تھے ... صدیقی صاحب عثمانی سکرٹری منتظمہ کمیٹی نے اپنی مطبوعہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں اسکول کی ابتدائی تاریخ، اس کی موجودہ حالت اور اس کے متعلق آئندہ اسکیم پر روشنی ڈالی گئی تھی ...

کارکنان "مباہلہ" کے مقدمہ کا فیصلہ
حکومت کی مرزائیت نواز پالیسی کیخلاف احتجاج کی ضرورت

میں نے کل روزنامہ زمیندار مورخہ ۸ مرفروری کے تیسرے پرچہ میں پڑھا کہ مولانا عبدالکریم صاحب مولوی فاضل مالک اخبار "مباہلہ" امرتسر اور ان کے والد ماجد اور بھائی اور ایک رفیق کار کو مرزا محمود خلیفہ قادیان کے "تقدس" کا بھانڈا پھوڑنے کے جرم میں ان کو مکمل صفائی پیش کرنے کا موقعہ دئے بغیر چھ چھ ماہ قید سخت اور ستر ستر روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی گئی ہے۔ گویا حکومت نے اپنی مرزائیت نواز پالیسی کو قانونی شکل دیدی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ آیندہ مرزا محمود کی خلافت اور ان کے مصنوعی تقدس کی حقیقت کو آشکارا کرنا "جرم" ہوگا اس کے علاوہ مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی وغیرہ کے "جرائم" میں اس چیز کو بھی شامل کیا جاچکا ہے کہ وہ مرزائیوں کے خلاف کام کرتے تھے اور اسی قسم کے بعض مقدمے امرتسر اور سیالکوٹ وغیرہ میں بھی دائر ہیں یہ خطرناک صورت حال اس امر کی مقتضی ہے کہ تمام مسلمانان ہند حکومت کی اس کھلم کھلا مرزائیت نواز پالیسی کی مذمت میں جابجا عظیم الشان جلسے منعقد کریں اور جلوس نکالیں اور حکومت سے پرزور مطالبہ کریں کہ وہ اس مسلم آزار روش کو ترک کردے۔ کارروائی کی نقول وائسرائے ہند اور مقامی صوبوں کے گورنروں کے علاوہ اسلامی اخبارات کو بھیجی جائیں۔ جمعیۃ علماء ہند اور مجلس احرار ہند سے درخواست ہے کہ وہ اس مظاہرہ کے لئے ایک دن مقرر کرکے اس کا فوری اعلان کریں۔

اس کے ساتھ تمام علمائے کرام اور مشائخ عظام کی خدمت میں بھی مؤدبانہ التجا کرتا ہوں کہ اگر وہ فی الواقع مرزائیت کے وجود کو مسلمانوں کے لئے لعنت سمجھتے ہیں تو جمود اور خاموشی کو خیرباد کہہ کر میدان عمل میں تشریف لائیں اور حکومت پر واضح کردیں کہ اس کی مرزائیت نواز پالیسی نے تمام مسلمانوں کو ناراض کردیا ہے اسی طرح اسلامی اخبارات کا بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کی اس مسلم آزار روش کے خلاف پوری قوت کے ساتھ آواز بلند کریں اور مسلمانوں کو دعوت عمل دیں۔

کارکنان "مباہلہ" قادیانیوں کے پے درپے مظالم کی وجہ سے سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہیں اور اب جب کہ وہ سزایاب ہوچکے ہیں ان کی عسرت و تنگی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ مجھے ابھی تک اس کا علم نہیں ہوا کہ انہوں نے اپیل دائر کی ہے یا نہیں؟ اگر وہ اپیل دائر کرچکے ہیں تو تمام حساس مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی اس آڑے وقت میں امداد کریں اور اگر وہ حکومت کی مرزائیت نواز پالیسی کے پیش نظر اپیل کو بے سود سمجھتے ہوئے جیل میں چلے گئے ہوں تو اس صورت میں بھی ان کی خانگی ضروریات و مشکلات کا تقاضہ ہے کہ اہل اسلام مالی امداد کی طرف فوری توجہ کریں۔ روپیہ بہرصورت "حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدرس نعمانیہ مسجد جامع شیخ خیرالدین مرحوم امرتسر" کی معرفت بھیجا جائے اور یہ تصریح کردی جائے کہ یہ روپیہ کارکنان "مباہلہ" کی امداد کے لئے بھیجا جارہا ہے۔

(محمد بہاءالحق قاسمی امرتسری از کلکتہ)

مدرسہ امدادیہ مرادآباد کا جدید دور

خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مدرسہ امدادیہ مرادآباد تقریباً پچاس سال سے علوم دینیہ واشاعت مذہب میں سرگرم عمل ہے اور برابر مشاہیر علماء کا مرکز رہا اور کثیر تعداد میں حفاظ اور علماء نے سند فضیلت حاصل کی مسلمانان ہند کو بالعموم اور مسلمانان مرادآباد کو بالخصوص معلوم ہے کہ زمانہ قیام حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب مدظلہ العالی میں انجمن تائید الاسلام متعلقہ مدرسہ نے جو جو تبلیغی کارنامے کئے وہ واضح ہیں مگر حضرت مولانا موصوف کو کارکنان دارالعلوم دیوبند ۶ ماہ کے لئے عارضی طور پر لے گئے تھے دارالعلوم دیوبند کی ضروریات اور کارکنان دارالعلوم نے واپس نہ ہونے دیا اس وقت سے کارکنان مدرسہ ہذا اولیٰ کے برابر ساعی رہے الحمدللہ کہ گیارہ سال کے بعد کامیابی ہوئی چنانچہ مولانا موصوف ماہ شوال ۱۳۵۱ھ میں مستقل طور پر بعہدہ صدر مدرسی تشریف لے آئے ہیں لہذا طلبائے علوم عربیہ کو بالعموم اور فارغ التحصیل طلباء کو بالخصوص مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر مدرسہ ہذا میں بغرض تحصیل علم تشریف لائیں تو خدا چاہے حسب لیاقت و استعداد تمام دطعام اور وظائف کا مکمل انتظام کیا جائے گا نیز کارکنان مدرسہ کا طلباء کو تقریر و تحریر اور تعلیم مناظرہ کا عرصہ سے خیال تھا۔ مولانا کی تشریف آوری کے بعد اب اس کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔ لہذا جو فارغ التحصیل طلباء مناظرہ کی لیاقت حاصل کرنا چاہیں وہ جلد از جلد تشریف لانے کی کوشش کریں۔

محمد اکبر کارگزار مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ امدادیہ مرادآباد

ایک مسلم نوجوان اور دنیا کا پاپیادہ سفر

محمد قاسم صاحب جن کی عمر تخمیناً اٹھارہ سال ہے کلکتہ کی انجمن وائی۔ ایم۔ سی اے کے ممبر ہیں۔

۱۸ ستمبر ۱۹۳۱ء کو کلکتہ سے پاپیادہ دنیا کا سفر کرنے کے واسطے روانہ ہوکر آنج ۲۸ مارچ ۱۹۳۲ء کو دفتر مجلس احرار دہلی میں تشریف لائے آپ ۱۵۸۲ میل کا سفر طے کرچکے ہیں۔ اس کم عمری میں ان کا تن تنہا اتنا بڑا عزم سفر نہایت حیرت انگیز ہے زمانہ حال کی کوئی ترقی یافتہ یا غیر ترقی یافتہ قوم اپنا کوئی فرد بطور مثال پیش نہیں کرسکتی جس نے دنیا کا پاپیادہ سفر کرنے کی ہمت کی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہندوستان کا یہ چھوٹا سیاح ہندوستان خصوصاً مسلمان قوم کے لئے مایہ صد فخر و ناز ہو۔

میں تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ محمد قاسم صاحب جس مقام پر پہونچیں آپ کا پرجوش خیر مقدم کرکے آپ کی حوصلہ افزائی کریں۔ دہلی میں آپ کا قیام ڈیڑھ ہفتہ رہیگا اور اس کے بعد آپ پانی پت کرنال روانہ ہوں گے۔

محمد ابوار احمد سکریٹری مجلس احرار اسلام دہلی

صوبہ سرحد کی ایک خاتون کا انتقال

جناب مولانا حبیب اللہ شاہ صاحب باذارہ نائب ناظم جمعیۃ علمائے افغان ... اسیر ہری پور کے والدہ ماجدہ کا ۲۳ رمضان المبارک کو انتقال ہوگیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے فرزند کے گرفتاری کے غم میں بیمار ہوگئیں بیماری روز بروز بڑھتی رہی۔ یہاں تک کہ مرحومہ جان بحق ہوئیں جمعیۃ علمائے افغان مرحومہ کے پسماندگان خصوصاً مولوی عبداللہ شاہ صاحب اور آپ کے والد (جو نہایت ضعیف ہیں) کے ساتھ اس مصیبت عظمیٰ میں اظہار ہمدردی کرتی ہے اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عنایت فرمادے اور پسماندگان کو اجر جزیل و رحمت فرمادے۔ آمین فقط

خلیل الرحمن ناظم جمعیۃ علمائے افغان اتمان زئی

خریداران الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر)

مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت پوری ہوگئی

جن مسلمانوں کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ملت کا سچا درد دیا ہے وہ ایک مدت سے اس اہم ضرورت کو بے چینی کے ساتھ محسوس کررہے تھے کہ ملک کے گوشہ گوشہ میں ایسی تعلیم گاہیں قائم ہوجائیں جو ملت کے ان نادار فرزندوں کی تعلیم و تربیت کا مستقل انتظام کرسکیں جن میں اتنی استطاعت نہیں ہے کہ وہ تعلیم اور روشنی کے اس زمانہ میں ملت اسلامیہ کے لئے ایک مفید عنصر بن سکیں۔ ...

مولانا شوکت علی کا ریاست حیدرآباد پر حملہ
"زمیندار دکن" کیطرف سے سرزنش

...

سہارنپور میں مڈلٹن رپورٹ کی مذمت

سہارنپور ۲۰ فروری کو کل بعد نماز جمعہ مسلمانان سہارنپور کا ایک جلسہ زیر صدارت مجلس احرار اسلام سہارنپور کے زیر اہتمام بصدارت مولوی حافظ القاری سید محمد حسن صاحب سکریٹری منعقد ہوا اور متعدد تقریروں کے بعد ذیل کی تجویز منظور ہوئی۔

مسلمانان سہارنپور کا یہ عام جلسہ مڈلٹن رپورٹ پر اپنے قطعی عدم اعتماد کا اظہار کرکے اس کی تنقیحات کے خلاف پرزور صدائے مذمت و احتجاج بلند کرتا ہے اور اس نام نہاد رپورٹ کو جس میں مظالم کشمیر کی مجرمانہ حمایت اور مسلمانوں کی انتہائی توہین کی گئی ہے اسلامی حمیت کے نام کھلا چیلنج تصور کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ مسلمانان سہارنپور اس کے جواب میں ہر ممکن قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرہ سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار کی گئی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg: Co. India
Post Box 88 Karachi

بال جڑ سے کالا

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے ... تمام معدہ کا واحد علاج ہے ...

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

سناٹوجن کے استعمال سے ہر قسم کی تکلیف کا ازالہ

اگر کسی شخص کو بدہضمی پیٹ کا درد استفراغ وغیرہ ہوجائے اور وہ معمولی خوراک کھا کر ہضم نہ کرسکے اور اس کی اعصابی بیماریاں اس کو زندگی کی راحت سے محروم کردیں تو اس کیلئے ایسی خوراک کی ضرورت ہے جو ہضم اور شکم کی کمزوری کو دور کرنے والی ہو جس کے استعمال سے اس کے ہاضمہ کی تمام خرابیاں دور ہوجائیں اس مقصد کیلئے سناٹوجن کی ضرورت ہے یہ خوراک بدن کو بے انتہا طاقت بخشتی ہے اور شکم کی تمام بیماریوں کو دور کردیتی ہے۔ آج ہی سناٹوجن کا استعمال شروع کردیجئے پھر دیکھئے کہ ہر قسم کا درد اور تکلیف کتنی جلدی غائب ہوتے ہیں۔ آپ اس کے استعمال سے طاقت اور صحت محسوس کریں گے۔ اور خوراک کو بغیر کسی دقت اور تکلیف کے ہضم کریں گے۔ صحت کی پہلی نشانی یہ ہے کہ آپ کو بھوک لگے۔

SANATOGEN

ہر دوائی فروش سے دستیاب ہوسکتا ہے

سناٹوجن کو ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا اور نہ اس میں کسی ایسی چیز کی آمیزش ہے جو کسی فرقہ اور مذہب کی رو سے ناجائز ہو۔

۱۲ مارچ

۱۲ مارچ کو یاد رکھئے ... امرت دھارا اور اس کے مرکبات ... کل ادویات و کتب نصف قیمت پر لیجئے!

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا و شفاگری کی تیار کردہ چند خاص ادویات جن سے لاکھوں مرد و عورت فیضیاب ہوچکے ہیں ۱۲ مارچ کو جو خطوط آئیں گے ان کو نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس اشتہار میں قیمتیں پوری درج ہیں!

چند دیگر ادویات

امرت دھارا ... لاہور

۱۲ مارچ

جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما وید موجد امرت دھارا و شفاگری کی تصنیف کردہ کتب جو ہر انسان کے پڑھنے کے قابل ہیں۔ ۱۲ مارچ کو جو خطوط آئیں گے ان کو نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس اشتہار میں قیمتیں پوری درج کی گئی ہیں۔

کام ورتی شاستر حصہ اول

امرت دھارا ... لاہور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کردیا یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے جوان بوڑھا سبھی کا بال جڑ سے سات دن میں کالا ہوتو دوگنی قیمت واپس کرنے کی عدالت میں اس کا شرط لکھا لیں بہت جگہ سے اس کا خوشخبری آگیا ہے۔ منگا کر دیکھیں قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورس دربھنگہ

مقویات سرتاج عالم

آتنک نگرہ گولیاں قبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی وکمی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت کام شاستر بالکل مفت طلب فرمادیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

حلفیہ بیان اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا استعمال

آجکل اشتہارات میں عام ہوچکا ہے ...

ضرغام الدولہ خاں ابو شیرال ریاست انب حال مقام لالوگلی تحصیل ہری پور ہزارہ

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا ... بوٹی میڈیکل ہال ... دربھنگہ

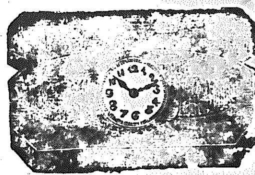

صرف چند روز کے لئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت

شاہی سرمہ جس کے استعمال سے آنکھ کے ہر قسم کے مرض دور ہوجاتے ہیں ... قیمت ایک شیشی ایک روپیہ ... ہر ایک گھڑی کی مضبوطی کی گارنٹی پانچ سال مال ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔

ملنے کا پتہ
ایشیا رسٹ واچ کمپنی جھانسی سٹی دیو۔ پی

محبوب عاشق کے قدموں پر

... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۳۵ دہلی

تارکا پتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایکبار)
نصف صفحہ
ایک کالم

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی — ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم دوشنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۹

معاصرین کے افکار و آراء

جیپور میں اسلامی شعائر کی توہین (ریاست)

مسلمانوں کے مطالبات کا حشر (ملت)

منظوری کا اعلان کافی ہے (امارت)

ایک غیر دانشمندانہ اقدام (ہمدم)

قادیانیوں کے عزائم مشئومہ (زمیندار)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

یورپ میں طلاق کا ایک نیا قانون

نکاح ایک معاہدہ ہے جو منسوخ ہوسکتا ہے

برطانوی مال خرید و سوسائٹی

ملکی مصنوعات سے ملکہ معظمہ کی دلچسپی

قدیم مصر میں شراب کا استعمال

شراب کے برتنوں کا کیمیاوی امتحان

بشپ ڈین انجی کا نیا تخیل

بیس سال میں سیاسیات کا نقشہ بدلنے کی کوشش

ہالینڈ میں فن صحافت سے دلچسپی

ایک جفت فروش کا پرائیویٹ وائرلیس

دیگر ممالک کے ذمہ برطانیہ کا قرضہ

دیش اُپکارک بُکڈپو لاہور کی چند نئی کتابیں جو حال ہی میں شائع ہوئی ہیں

جن کو صرف ۱۲ مارچ کو خط ڈال کر نصف قیمت پر حاصل کیا جاسکتا ہے!

ادویات — رسالہ خوراک — طب ہندی کی قدامت — علم و عمل کشتہ جات — گوشوارہ تشخیص الامراض — ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار اسنان — جیون شکتی قوت حیات، یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں — دش مول ارشٹ — دودھ نباتات — لغات الادویہ

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دئے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کریگا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

قیمت صرف ایک روپیہ (۸۰) علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ — منیجر صوفی دوا خانہ گلی قاسمجان دہلی

حجاج و زائرین کو مژدہ

منیجر مسلم یونیورسٹی پریس علی گڈھ

انخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب علی آشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیری خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔

مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے یا ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی بلا جلد مجلد پارچہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ ہجری

مسلم کانفرنس کی ابلہ فریبیاں

حکومت سے علانیہ تعاون اور قوم کو کھلا ہوا دھوکہ

شاید ہندوستان کے مسلمانوں سے زیادہ سادہ لوح قوم دنیا کے پردہ پر کہیں موجود نہ ہوگی ...

"کانفرنس کی رائے ہے کہ سلالات مطالبات پوجو کانفرنس نے منظور کئے ہیں ..."

۹ راگست ۱۹۳۱ء کا فیصلہ

دورخی پالیسی

بغاوت اور غداری

قوم کی حکیمیاں

مضحکہ خیز اور قابل رحم

پاسپورٹ کیوں نہیں دیا جاتا؟

احرار "زمیندار" اور "انصاف"

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام گیا کی گرفتاری

اسمبلی میں وفد سرحد کے متعلق دوبارہ سوال و جواب

حکومت کے تمام خطوط منظر پر آ گئے

چیف کمشنر کی دعوت اور مولانا شفیع داؤدی کی رضامندی ثابت ہو گئی

سر ہاول نے ارکین وفد کی خدمات کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ کے لئے انہیں ہدایات دیں

دوشنبہ کے دن ۷ مارچ کو اسمبلی میں مولانا شفیع داؤدی اور ان کے رفیق "مشن" کے سفر سرحد کے متعلق سوالات کا ایک طویل سلسلہ جاری رہا جن کے جواب میں سر ایولین ہاول سکرٹری فارن اینڈ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ نے میز پر وہ ۹ ملی دعوت نامہ بھی رکھ دیا جو مولانا شفیع داؤدی کو حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے دولت خانہ پر ۱۸ فروری کو موصول ہوا تھا اور جس کے متعلق نامہ نگار الجمعیۃ نے حقائق "صلت" کے معمے کو حل کرتے ہوئے اہم تفاصیل پر روشنی ڈالی تھی۔ اس خط کے علاوہ ایک اور خط بھی جو فارن سکرٹری نے مولانا شفیع داؤدی کے نام لکھا تھا منظر پر آ گیا اور بہت سی خطیہ باتیں ضمنی سوالات کے ذریعہ روشنی میں لے آئی گئیں۔ اس مرتبہ مولانا شفیع داؤدی نے بھی سوالات میں حصہ لیا اور سر ہاول سے اپنے مفید ...

تمام خطوط میز پر رکھنے کا مطالبہ

اصلی دعوت نامہ

پروانہ خوشنودی

"ابتداء" چیف کمشنر نے کی

حقیقی ابتداء کس نے کی

"احتجاج" یا "رضامندی"

مولانا شفیع داؤدی کے سوال پر اعتراض

سافران سرحد پر پابندیاں

لفافہ پیش کر دیا گیا

صوبہ سرحد کا ایک جلسہ عام

صدر ناظم جمعیۃ العلماء کا شکریہ اور اخبار الجمعیۃ کی خدمات کا اعتراف

مولانا شوکت علی کا "دورۂ سرحد"

پشاور کے اخبار "فرانٹیئر ایڈووکیٹ" کا بیان

الیسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کی تصدیق

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے خلاف

ایمرجنسی آرڈیننس کے ماتحت نوٹس

دہلی ۱۱ مارچ۔ گذشتہ شب تقریباً ۸ بجے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کے دولت خانہ پر سب انسپکٹر پولیس علاقہ نمبر ۳ مع چند سی آئی ڈی کانسٹبلوں کے حسب ذیل نوٹس لیکر پہنچے۔ چونکہ حضرت مفتی صاحب نے اس نوٹس کو لینے سے انکار کردیا اس لئے پولیس یہ نوٹس دروازہ پر چسپاں کرکے چلی گئی۔

ہرگاہ کہ چیف کمشنر دہلی نے مجھے یہ اختیارات دیئے ہیں کہ میں ایمرجنسی پاورس (ہنگامی اختیارات) کے آرڈیننس دوئم مجریہ ۱۹۳۲ء کے ماتحت احکام جاری کرسکوں اور ہرگاہ کہ مجھے اطمینان ہے کہ آپ مفتی کفایت اللہ کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے میرے پاس کافی وجوہ موجود ہیں۔ کیونکہ آپ اپنی قوم کے افراد متاثر کرنے کے لئے گورنمنٹ کے خلاف سخت تقریریں کرتے رہے ہیں اور کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ آپ اور آپ کے رفقاء کار یہ ارادہ کررہے ہیں کہ ایک اعلان یا ایک بیان گورنمنٹ کے خلاف شائع کریں۔

اسلئے میں اب آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ آپ آئندہ سے اس طریق پر عمل نہ کریں جو امن وحفاظت عامہ کے منافی ہو اور گورنمنٹ کے خلاف کسی تحریک کو ترقی دیتے یا اور کسی عمل یا پروپیگنڈا سے خواہ وہ کسی ہی کیوں نہ ہو مجتنب رہیں۔

ان احکام کی خلاف ورزی کی سزا زیر دفعہ ۲ آرڈیننس مذکورہ دو سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں ہوسکتی ہے۔

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۳۲ء

دستخط جے رچی جانسن
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی

بعد کی خبر
حضرت مولانا عبدالماجد صاحب کو نوٹس

معلوم ہوا ہے کہ آج صبح ۹ بجے حضرت مولانا عبدالماجد صاحب صدر مجلس احرار اسلام دہلی پر بھی اسی قسم کا نوٹس تعمیل کرایا گیا ہے۔

سرحد پر مختلف قبائل کا اجتماع

حکومت کے خلاف حاجی صاحب ترنگ زئی کی سرگرمیاں

حکومت ہند کا سرکاری اعلان

صوبہ سرحد کا یہ کمیونیکے مظہر ہے کہ گذشتہ تین یا چار ہفتوں سے متعدد مشہور انتہا پسند اور جوشیلے تو اپنی خصوصاً حاجی صاحب ترنگ زئی جو خان عبدالغفار خاں کے رشتہ دار بھی ہیں، ان کے صاحبزادے بادشاہ گل، فقیر علی نگرا اور مرحوم بابرا ملا کے ایک فرزند حکومت کے خلاف ماورائے سرحد کے ان قبائل میں بغاوت پھیلانے کی کوششیں کررہے تھے جو دریائے کابل کے بالکل شمال میں آباد ہیں۔ یہ لوگ قبائل مہمند، اتمان خیل (اور باجوڑ کے بعض اور قبائل) میں حکومت کے خلاف جہاد کے جذبات پیدا کررہے ہیں۔ یہ تحریک اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ کانگریس یا "سرخ قمیص" کی تحریک کا ادعائے عدم تشدد محض زبانی ہے اور یہ تحریک صوبہ سرحد میں حقیقتاً کانگریسی تحریک کا جزو ہے۔ وہ لوگ جو باشندگان سرحد اور قبائل کو حکومت کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں، ابتدا سے اب تک پشاور کی کانگریس کے بعض سربرآوردہ لوگوں سے تعلق رکھتے تھے اور اب بھی انہیں ان متعدد سرخپوشوں سے امداد مل رہی ہے جو گرفتاری سے جان بچاکر سرحد پار چلے گئے ہیں۔ مثلاً سرخپوش سالار سمندر (ترناب چارسدہ) چند دنوں سے حاجی صاحب ترنگ زئی کے ساتھ فروکش ہیں۔ اور وہی ان متعدد اشتہارات کی تقسیم کے ذمہ دار بھی ہیں جو بادشاہ گل کے نام سے سائیکلو اسٹائل پر چھپوا کر تقسیم کئے گئے ہیں جن میں قبائل کو حکومت کے خلاف جنگ کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ کانگریسی ایجنٹ بھی ان مجاہد ہندوستانیوں کی آبادی جماعت سے جو سمرقند میں ہے نامہ وپیام رکھتے ہیں جن کی نقل وحرکت ہمیشہ حکومت کے خلاف ہوتی ہے۔ اور جن کا کھلم کھلا مقصد، جیسا کہ انہوں نے شائع کیا تھا یہ ہے کہ وہ گاندھی جی اور دیگر کانگریسی لیڈروں کو رہا کرائیں۔ ان لوگوں کی یہ کوششیں کہ وہ قبائل کو آمادہ جنگ کریں، کچھ زیادہ کامیاب نہ ہوسکیں لیکن گذشتہ چند دنوں میں صورت حال بدل گئی ہے۔

لشکر کا اجتماع

مہمندیوں اور راجڑی کے دیگر قبائل سے مشتمل ایک لشکر مہمندی علاقہ میں داخل ہوگیا ہے جو آج کل دالش کول میں خیمہ زن ہے جو سرحد سے بارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ حاجی صاحب ترنگ زئی امکانی کوششیں کررہے ہیں کہ بالائی مہمندی علاقہ کے باشندوں کا لشکر جمع کرکے اپنے موقع بنالیں اور پھر انہیں برطانوی سرحد کی طرف لے آئیں اور شمال میں سالارزئی کا ایک باجوڑی لشکر جس میں اتمان خیل بھی شامل ہیں۔ نجکورہ دریا کے مغرب میں جمع ہورہا ہے جو دیر کی مغربی سرحد سے بالکل متصل ہے۔ یہ لشکر عنقریب دریا عبور کرکے چترال کی سڑک پر حملہ کرنے والا ہے۔

حکومت کی طرف سے گولہ باری کی دھمکی

دہلی میں ایک معزز خاندان کے رکن کی خودکشی

مسٹر عزیز الحسن کو عورتوں کے سامنے زدوکوب کیا گیا

ناظم جمعیۃ علماء اور مولانا بخاری کے مقدمات کی سماعت

وکلاء کی بحث کیلئے ۱۴ مارچ مقرر ہوگئی

حضرت صدر جمعیۃ علماء ہند کا مکتوب

حاجی محمد عبدالغفار صاحب سوداگر کے نام

حکومت ہند کے میزانیہ میں بارہ کروڑ کا خسارہ

اسمبلی میں رکن مالیات کا بیان

دہلی میں تین بار زلزلے

مولانا شوکت علی کا سفر افغانستان

کلکتہ میں وائسرائے کے طیارہ کا انتظار

مولانا ابوالکلام آزاد کے مکان پر پولیس

مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

عبداللہ خاں اور امیر احمد کو پھانسی کی سزا

ملک معظم سے رحم کی درخواست

عبداللہ خاں اور امیر احمد کو پھانسی دیدی گئی

قوم پرور مسلمان اور دستوری کمیٹی کا اجلاس

دعوت قبول کرنے سے مسٹر چھاگلا کا انکار

صوبہ متوسط میں ۱۰۰۹ اشخاص کو سزا

کلکتہ میں مسلمانوں کی ہڑتال

مسلح پولیس کا پہرہ

اسپیشل کانسٹبل کا کام کرو

آرڈیننسوں کو واپس لیا جائے

ریلوے مینز فیڈریشن کا مطالبہ

ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے

بمبئی میں روسی سکوں کی کثرت

چند پشاوری اور عرب گرفتار

فصلوں پر فوج کی نگرانی

دیہاتیوں کا لگان ادا کرنے سے انکار

قبائل پر ہوائی جہازوں سے بمباری شروع ہوگئی

بمباری کے باعث ایک گاؤں میں آتشزدگی

ایک لشکر منتشر کردیا گیا

پشاور ۹ مارچ۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد کا کل جو کمیونیکے آج کی اشاعت میں کسی جگہ درج کیا گیا ہے اس میں ان قبائل کو جو کمیونیکے کے بیان کے مطابق حاجی صاحب ترنگزئی اور فقیر علی نگرا کی قیادت اور ہدایت میں حکومت کے خلاف "جہاد" کرنے والے تھے، اپنے لشکروں کو منتشر کرنے کا جو نوٹس دیا گیا تھا اس کے ختم ہوتے ہی سرکاری ہوائی جہازوں نے ان پر ہوائی حملہ کردیا اور بمباری شروع ہوگئی، رسالپور اور کوہاٹ سے ہوائی جہاز روانہ ہوئے اور ان گاؤں پر جو مہمندی اور سالموزی علاقے میں واقع ہیں اور جن کو پہلے سے مطلع کردیا گیا تھا کل صبح سے اور شام کو گولہ باری شروع کردی گئی جس کا بہت ہی اچھا نتیجہ ہوا۔ ایک گاؤں میں آگ بھی لگ گئی بمباری اس وقت تک ہوتی رہے گی جب تک کہ باغی قبائل اپنا رویہ درست نہ کرلیں، لشکر منتشر نہ ہوجائیں اور خاص خاص شورش پسندوں مثلاً فقیر علی نگرا اور بادشاہ گل کو جو حاجی صاحب ترنگزئی کے فرزند ہیں، جو مہمندیوں کو حکومت کے خلاف اکسا رہے ہیں، اپنے ہاں سے نہ نکال دیں۔

نیم سرکاری اطلاعات کا یہ نتیجہ ہوا کہ سالارزئی لشکر جو نجکورہ دریا کے مغرب میں جمع ہو رہا تھا، اور عنقریب چترال کی سڑک پر تسلط کرنے والا تھا، منتشر ہوگیا ہے سوائے اس کے کہ ایک گاؤں میں ایک چھوٹا سا دستہ باقی رہ گیا ہے۔ البتہ ایک لشکر سالموزئی مہمندیوں کا، جو کودہ مسید میں مجتمع تھا اور حاجی صاحب ترنگزئی کی براہ راست قیادت میں تھا اور ہندوستان کی سرحد پر حملہ کرنے کی تیاریاں کررہا تھا، اب تک منتشر نہیں ہوا ہے۔ چنانچہ اس کے خلاف آج ہوائی حملہ شروع ہوگیا ہے۔

صلح کے ساتھ ساتھ چین اور جاپان کی جنگ

ووسنگ میں چودہ ہزار جاپانی سپاہ کی آمد

ہوانگ چو پر جاپانی قبضہ

شنگھائی ۷ مارچ۔ چودہ ہزار جاپانی سپاہی آج ووسنگ میں اتر پڑے ہیں حالانکہ ٹوکیو میں یہ افواہ گرم ہے کہ جاپان میدان جنگ سے اپنی فوجیں واپس بلانے کے لئے تیار ہے اور اب اس کے بعد جنگ نہ ہوگی لیکن اس کا ارادہ ہے کہ بین الاقوامی علاقہ کے جن حصوں پر اس کی فوجیں قابض ہوگئی ہیں وہ ان پر بدستور قابض رہے۔ علاوہ بریں یہ بھی خبر ملی ہے کہ جاپانی ووسنگ نوسیانگ کی ریلوے لائن کی مرمت کررہے ہیں تاکہ وہ سامان جنگ آگے بھیج سکیں۔ اسی طرح چین کا ایک اور تار مظہر ہے کہ جاپانی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں اور یہ کہہ رہی ہیں کہ ان کے قبضہ میں جو علاقے آگئے ہیں وہ بہرصورت ان کی حفاظت کریں گے۔

جنیوا کے تار مظہر ہیں کہ گو مصالحت کی کوششیں ناکام ہوچکی ہیں تاہم مجلس اقوام کے حلقوں میں ابھی تک بالکل مایوسی نہیں ہوئی ہے بلکہ جمعیۃ چہارشنبہ کو اس غرض کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کرنے والی ہے کہ وہ چین اور جاپان کی اس جنگ کی تحقیقات کرے تاکہ اس کے بعد جب جمعیۃ کا عام اجلاس ہو تو وہ اس کے سامنے سارے حالات پیش کرسکے۔

معلوم ہوتا ہے کہ چین کو مجلس اقوام کی اسمبلی کے غور ونتیجہ کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ اسمبلی چہارشنبہ کو ختم ہوجائے گی۔ جاپانیوں کے بعض دستے لیوہو میں چینیوں سے برسرپیکار رہے ہیں۔ جاپانیوں نے سردست اقدام بند کردیا ہے لیکن بیرونی اضلاع میں جنگ جاری ہے۔ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ چینیوں میں جاپانی فوج آگے بڑھ رہی ہے۔ اور جاپانیوں نے ہوانگ چو پر قبضہ کرلیا ہے۔

گوبر میں بم رکھ دیئے گئے

کئی لڑکے مجروح

مجلس احرار کی طرف سے بدیشی کپڑے پر پکٹنگ

بغیر ٹکٹ سفر کرنے پر مقدمہ

تمام ہندوستان میں حکومت کی انتظامی کارروائیاں

سیاسی کارکنوں کی گرفتاریاں اور سزایابیاں

جریدہ انقلاب کی ضمانت میں تخفیف

"زمیندار" کی ضمانت ضبط، چھ ہزار کی مزید ضمانت

کلکتہ کے ایک مشہور قومی کارکن کا انتقال

حاجی فقیر محمد صاحب سوداگر چل بسے!

ڈپٹی کلکٹر مجسٹریٹوں کا کام کریں گے

ترکی سفیر گولی سے ہلاک کردیئے گئے

سفارتخانہ کے ایک ملازم کی سفاکی

صوبہ سرحد کے لئے ایک کروڑ کی رقم

اسمبلی میں التوائے اجلاس کی تحریک

سرینگر میں ایک مسلمان وکیل کا اخراج

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

مولانا شاکر اللہ صاحب کی سزایابی

امریکہ میں جدید محاصل کا نفاذ

حکومت کے مالیہ میں اضافہ کی کوشش

مولانا شوکت علی کا دورہ سرحد

صوبجات متحدہ میں کل گرفتاریاں

کانپور کے ایک گودام میں شدید آتشزدگی

دانستہ آگ لگائی گئی ہے؟

سابق وزیر اعظم فرانس کا انتقال

ایوان تاجران ہند کا اجلاس ممنوع

چینی ترکستان میں جاپانی مال کا داخلہ ممنوع

ہندوستان کی خواہشات قدرتی ہیں سختی اور تشدد سے کام نہیں چلے گا

ہندوستان کی تحریک آزادی پر لارڈ اروِن کا تبصرہ

لندن ۱۴ مارچ۔ گزشتہ شب اکسفورڈ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ اروِن نے کہا کہ ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کرتے ہوئے جیسا کہ میں نے کیا ہے، کہا جا سکتا ہے کہ سیاسی ہندوستان کی خواہشات بالکل قدرتی ہیں کیونکہ انسانی طبائع کا تقاضہ ہے کہ اپنے معاملات کا خود انتظام کرنے کی خواہش رکھیں اور گذشتہ ایک سو سال کی تمام تاریخ کے پیش نظر چاہئیے کہ برطانیہ دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ ان کی خواہش کا احساس کرتے ہوئے ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرے۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کی موجودہ ناخوشگوار صورت حالات میں ہمیں دو طرح کی حکمت عملی سے کام لینا چاہئیے ایک طرف تو ہم حکومت کے استحکام کو برقرار رکھیں اور دوسری طرف اس بات کو تسلیم کریں کہ صرف طاقت سے کبھی کوئی سیاسی مسئلہ حل نہیں ہوا۔ طاقت صرف یہی کر سکتی ہے کہ ایسی حالت پیدا کر دے جس میں عقل، دلیل، ترغیب اور مصالحت کو کام میں لا کر معاملہ حل کیا جائے۔

مزید تفصیل

لارڈ اروِن نے اکسفورڈ میں جو تقریر کی تھی اس کی مزید تفصیل حسب ذیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس پر نگاہ رکھتے ہوئے میں کہہ سکتا ہوں کہ سیاسی ہندوستان کے عزائم اس انسانی جذبہ اور خواہش کے بالکل قدرتی نتائج ہیں کہ اپنے معاملات کا خود ہی انتظام کریں ... [illegible]

کل حکومتوں کا انحصار قوم کی رضامندی پر ہوا کرتا ہے ... [illegible]

کانگریس کے مقاصد پر گورنر بہار کا تبصرہ

"ہم آخر وقت تک لڑیں گے"

گذشتہ جمعہ کی شب میں پٹنہ میں مہاراجہ دربھنگہ کی طرف سے ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ بہار و اڑیسہ کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا ... [illegible]

دوران میں ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ میرا گمان ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حکومت کو کانگریس سے سیاسی جنگ کر رہی ہے ملک کے باقی لوگ جنگ کے اس نتیجہ کو دور سے دیکھتے ہیں جو سخت غلطی ہے۔ ... [illegible]

دستوری نیا پالیسی

اس کے بعد ہز ایکسیلنسی نے مجوزہ دستوری تبدیلیوں کا ذکر کیا جو عنقریب ہونے والی ہیں ... [illegible]

ہندوستان میں انقلابی فوج کا نظام کار

مسلح بغاوت کی رو سے حکومت کے خلاف شورش

پٹنہ بم کے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں گذشتہ ہفتہ دوران عدالت میں ... [illegible]

لکھنؤ میں فرمانروائے دکن کی یادگار

جامع عثمانیہ کی تعمیر کیلئے پچاس ہزار کا عطیہ

لکھنؤ میں اعلیحضرت فرمانروائے دکن کے ورود کے سلسلہ میں گذشتہ جمعہ کو جب اعلیحضرت نے لکھنؤ کی مسجد ٹیلہ شاہ پیر محمد میں نماز جمعہ ادا کی تو اس سے پہلے منشی محمود علی صاحب میونسپل کمشنر نے منبر کے قریب جا کر اعلان کیا کہ لکھنؤ کے مسلمانوں کے لئے یہ بڑی تکلیف کا سبب ہے کہ یہاں کوئی جامع مسجد نہیں ہے چنانچہ شہر کے فیاض اور دولتمند سوداگر شیخ واجد حسین صاحب نے مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ کی گرانقدر رقم کا عطیہ اس لئے پیش کیا ہے کہ حضور نظام کی لکھنؤ میں تشریف آوری کی یادگار قائم کرنے کے لئے وسط شہر میں ایک جامع مسجد جامعہ عثمانیہ کے نام سے تعمیر کی جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شہر کے اور فیاض اور دولتمند تجار اس یادگار کو تکمیل تک پہنچانے میں حصہ لیں گے۔

حکومت نظام کی رعایا پروری

سات لاکھ مالیہ کی معافی

سکندرآباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ اعلیحضرت حضور نظام کی حکومت کمشنر آبکاری کی سفارش پر ٹھیکہ داروں کو سات لاکھ روپیہ مالیہ معاف کر دینے کے متعلق غور کر رہی ہے اس بنا پر کہ موجودہ عالمگیر کساد بازاری اور تجارتی تنزل کی وجہ سے ان کو شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں لیکن آخری فرمان جاری ہونے سے پہلے امید ہے کہ حکومت اس بارہ میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرے گی تاکہ انفرادی طور پر آبکاری کے ٹھیکہ داروں کے نقصانات کا تخمینہ لگا کر ہر ایک کو مناسب رعایت دی جائے۔ واضح ہو کہ جب سے موجودہ طریقہ آبکاری رائج ہوا ہے حکومت کی آمدنی ... [illegible]

اس شعبہ میں پچاس لاکھ روپیہ سے ایک کروڑ اسی لاکھ روپیہ ہو گئی ہے گویا اس میں ہر سال ترقی ہو رہی ہے۔

کشمیر میں گولوں کی آوازیں

سرکاری فوج کی تگ و دو

جموں ۱۵ مارچ۔ کوٹلی کے قریب رات میں آجکل گولے کی آواز سنائی دیتی ہے اور اکثر روشنی بھی دیکھی گئی ہے چنانچہ فوج کے ایک دستہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس کل علاقہ کی جو کوٹلی اور پونچھ کے مابین واقع ہے، اچھی طرح پڑتال کی جائے اور معلوم کیا جائے کہ یہ گولے کہاں سے آتے ہیں۔ اس سے پہلے معلوم ہوا تھا کہ یہ گولے بغاوت کی اطلاع کے لئے اس وقت چھوڑے جاتے تھے جب کہ کوٹلی کے قریب باضابطہ لڑائی ہو رہی تھی۔

مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر جھگڑا

لاٹھیوں اور چاقوؤں کا استعمال

ترچناپلی کا ایک پیغام مظہر ہے کہ چہارشنبہ کی شام کو زیر تعمیر مسجد کے سامنے ہندو مسلم فساد ہو گیا جس میں چار مسلمان اور سات ہندو زخمی ہوئے ... [illegible] اور چاقو آزادی سے استعمال کئے گئے۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر امن و امان قائم کیا۔

حکومت بمبئی نے کھادی آشرم کو غیر قانونی قرار دیدیا

بمبئی کی ایک خبر مظہر ہے کہ وہاں کی حکومت نے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ بمبئی کا کھادی آشرم غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے چنانچہ آشرم کی عمارت کو آرڈیننس ... [illegible]

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ تو توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول

تھا جس نے بلا کسی تکلیف پہنچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو اندھا و بیجان کر دیا

جرمنی سے یہ پستول پہلی مرتبہ ہندوستان میں آیا ہے ... پستول کا جوں ہی گھوڑا دبایا جائے فوری ایک خاص قسم کا بجلی کرنٹ ہر ایک جاندار پر اس بری طرح اثر کرتا ہے کہ قطعی اندھا کرنے کے علاوہ بالکل بے حرکت کر دیتا ہے ... اور بے حرکت کر سکتے ہیں (۱۰۰) قدم تک بجلی کرنٹ کام دیتا ہے ... کا ساتھ دینے والا صرف یہی سول پستول ہے جس جاندار کو چاہا پندرہ منٹ تک اندھا و بے حرکت کر دیا ... لینے کو تیار ہیں۔ قیمت فی عدد چھ روپے آٹھ آنہ محصول ڈاک آٹھ آنہ ... گورنمنٹ ہند سے کسی قسم کا لائسنس نہیں ہر شخص منگوا سکتا ہے

اے ایچ فرانسس اینڈ کو پوسٹ بکس ۵۰۰ بمبئی نمبر ۹

بال جڑ سے کالا

... مینیجر ... دربھنگہ

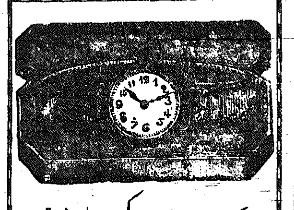

صرف چند روز کیلئے مفت

فینسی رسٹ واچ مفت

... قیمت ... ملنے کا پتہ: اشیاٹک رسٹ واچ کمپنی چھانی سٹی دیو، پی

مقویات سراج عالم

آتشک، سوزاک، گولیاں ... نعمت کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... مینیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل سٹورس دربھنگہ

بہرا پن کا شرطیہ علاج

... بلب اینڈ سنز ہیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے ... ہمدردی ... کان کی دوا بلب اینڈ سنز ہیلی بھیت (یو پی)

حلفیہ بیان اور لعنت اللہ علی الکاذبین کا استعمال

... خان عبد الخان سابق منشی مال ریاست امب حال مقام لانوگلی تحصیل ہری پور ہزارہ

شربت فولاد

... مینیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

حکام کالج سے سمجھوتہ ہو گیا

طبیہ کالج میں ہڑتال ختم ہوگئی

(۱) حکام کالج اور اسٹرائک کرنے والوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے وہ بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔

(صورت سمجھوتہ)

... [illegible]

سمجھوتہ پر دستخط کرنے والے حضرات کے نام: (۱) نواب ابوالحسن خان صاحب (۲) حکیم امیر سنگھ صاحب (۳) حافظ عبدالعزیز صاحب ... حکیم کبیر الدین صاحب ... حکیم فضل الرحمن صاحب

... سید افتخار حسین سکریٹری شعبہ اشاعت اسٹرائک

بمبئی سے روزنامہ اصلاح کا اجراء

آپ اس خبر سے خوشی محسوس کریں گے کہ بمبئی جیسی جگہ سے عنقریب ایک روزنامہ "اصلاح" کے نام کو لے کر جاری ہونے والا ہے جس کے اجراء کے متعلق جو پوسٹر شائع کیا گیا ہے اس سے آپ کو "اصلاح" کے اغراض و مقاصد مختصراً معلوم ہوں گے۔ نیچنگ ڈائرکٹر روزنامہ "اصلاح" بمبئی

ٹمٹن رپورٹ کے خلاف احتجاج

... [illegible]

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

از دفتر پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

طابع و ناشر قرآن مجید عکسی رنگین پنجسورہ شریف، پارے و دیگر اسلامی مطبوعات

برادران ملت

السلام علیکم۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ حقیقت اسلام میں صحیح ترمذی شریف کے متن کا جو حدیث کی ایک بلند پایہ کتاب ہے سلیس اردو ترجمہ ایسی صورت میں شائع کریں ... الراقم محمد احسان

جاوید نامہ

حضرت علامہ اقبال کا تازہ شاہکار ...

پیشوا کا حج نمبر مفت

... مینیجر رسالہ پیشوا دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

... محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ ... مینیجر لوٹی میڈیکل ہال ... دربھنگہ

بڑھاپے میں جوانی

... طلاء مقناطیسی ... نامرد مرد بنو ... حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

ستو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

... لہٰذا ... معجون مددگار غدود ... مینیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دئے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کرے گا۔

دلہن بہار تیل کے اوصاف

... مینیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

خدا توفیق دے تو ضرور پڑھئے

درس عبرت	اوجز المسالک	خصائل نبوی
قیمت صرف ۸	قیمت صرف چار روپیہ آٹھ آنہ (علاوہ)	قیمت صرف ایک روپیہ

غوث اعظم کی مکمل سوانح عمری	علامہ شیخ محمد عبدہ	اسلام اور یورپ	امت کی آہیں	قرآن مجید کی مکمل تاریخ	رسول کی دعائیں
قیمت صرف ۶		قیمت صرف ۱۲			قیمت صرف ۸

ملنے کا پتہ: ... مجید ملیماران دہلی

تارکاپتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تاریخہائے اشاعت

ہرعیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۰

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کو تلقین صبر (مدینہ)

کیا مسلم کانفرنس مقاطعہ منظور کر سکتی ہے؟ (ملت)

کیا آرڈیننسوں کی ابھی ضرورت ہے؟ (ریاست)

جنگ کی تباہ کاریاں (ہمدم)

مسلم کانفرنس سے کوئی امید نہ رکھو! (ہند)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

اسپین سے جیسوٹ عیسائیوں کا اخراج

جیسوٹ کالجوں کی سرکاری دفاتر میں تبدیلی

سگریٹ نوشی پر سزائے موت

امریکہ میں تین ارب ڈالر سالانہ کی تمباکو نوشی

عجیب و غریب اموات

بیس کروڑ سال کا نقش پا

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین ختک مہوے - لنگی - کلاہ - رومال (مشہدی - یزدی - پشاوری) پنکھے - چپلیاں - نسوار - سرکہ انگوری - اصلی میرہ اور نایاب جڑی بوٹیاں ہمیشہ ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء

ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی پوسٹ بکس نمبر ۵۷ دہلی

حجاج و زائرین کو مژدہ

حج بیت اللہ کے تمام احکام و مسائل نہایت جامع اور مفصل حج کی تمام مسنون دعائیں۔ حج کا کل طور و طریق غرض کہ حج کے مکمل طور پر کسی سے کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ مزید برآں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، دمشق، بغداد شریف، قاہرہ شریف، کاظمین شریفین، کربلائے معلی اور نجف اشرف۔ ان تمام اسلامی مقامات کے مقدس زیارات، حجاز، فلسطین، شام اور عراق، چاروں ممالک کے سفر کی تمام ضروری اور مفصل ہدایات۔ زیارات مقدسہ کی ایک درجن عکسی تصویرات اور کل سفر کا ایک مکمل نقشہ یہ سب کچھ

الحاج محمد الیاس برنی کے مشہور و مقبول سفرنامہ "صراط الحمید" میں موجود ہے۔ یہ سفرنامہ حجاج و زائرین کا سب سے بہتر رفیق و رہبر ہے۔ ہاتھوں ہاتھ جا رہا ہے۔ حجم ۱۵۰ صفحات

قیمت صرف دو روپے (عہ)

ملنے کا پتہ
منیجر مسلم یونیورسٹی پریس علی گڈھ

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ امس ایسے کڑے موسم اور خطرناک حالات ہو کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۳۵ دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے اس میں وہ احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۔۔۔ دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ ۔۔۔ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے۔ مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے ۔۔۔ اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور مینیہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے ۔۔۔ شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام

قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ دو آنہ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے بایہ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے سنوردل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زمین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد، مجلد پارچہ عہ، مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام العدید میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور محاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے عاشق مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ خاشدہ ۔۔۔ قسم دوم خاشدہ ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ مجلد چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں

الجواب

بھوپال کے ہندوؤں کا عظیم الشان جلسہ

نواب صاحب کی وفاداری اور انصاف پر اعتماد

مجوزہ کانفرنس سے برأت کا اظہار

سشن جج علی پور پر قاتلانہ حملہ کے مقدمہ کا فیصلہ

عدالت عالیہ نے بھی سزائے موت کی تصدیق کردی

سولہ سال سے کم عمر کے سیاسی قیدیوں کی رہائی

پٹنہ ۱۵ مارچ اطلاع ملی ہے کہ مقامی حکومت نے صوبہ کے جملہ افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ سولہ سال سے کم عمر کے نوجوان سیاسی قیدیوں کو رہا کردیں تاکہ جیل خانہ جات میں زیادہ ہجوم نہ ہوجائے۔

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا اعلان

مدرسہ امینیہ دہلی کا انتظام

چونکہ مذہب کی آزادی وطن کی آزادی کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کے لئے جدوجہد کرنا میں اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہوں اور اس فریضہ کی ادائیگی کے جرم میں مجھے توقع ہے کہ میں گرفتار کرلیا جاؤں گا۔ اس لئے مدرسہ امینیہ دہلی کی ان ذمہ داریوں کو جو میرے اوپر ہیں پیش نظر رکھ کر میں نے حسب ذیل انتظام کردیا ہے تاکہ میرے جیل میں ہونے کے زمانہ میں مدرسہ کے کام میں کوئی خلل نہ آئے اور حقیقی نگراں و حافظ تو رب العزت جل شانہ ہی ہے۔

میری گرفتاری کے بعد مدرسہ امینیہ کا انتظام اس طرح ہوگا

محمد کفایت اللہ غفرلہ (مہتمم مدرسہ)

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ کی علالت

جناب ڈاکٹر ناصر مرزا صاحب سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی خاص توجہ کے ساتھ ایڈیٹر صاحب کا علاج فرمارہے ہیں۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ مدیر محترم کی صحت عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مدیر معاون)

سلطانی گواہ کا حلف اٹھانے سے انکار

مقدمہ سازش دہلی میں ایک عجیب بیان

دہلی کا بازار

اطلاع عام

باردولی میں لگان کی وصولی

حالت تسلی بخش ہے

دہلی میونسپلٹی کو مالی خسارہ

اچھوتوں کی دو پارٹیوں میں فساد

اسمبلی میں تحریک التوا کا التواء

دہلی میں ناجائز نمک بنانے کی کوشش

ایک دستہ کی گرفتاری و رہائی

ہنگامی اختیارات کے ماتحت نوٹس

حافظ صادر علی صاحب نے تعمیل سے انکار کردیا

عبدالماجد ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام دہلی

اسمبلی میں دہلی کے سکھوں کے لئے ایک نشست

دہلی کے سکھوں کا مطالبہ

محمد علی میموریل اسکول کا جلسہ

آرڈیننس ڈے کے سلسلہ میں جلسہ عام اور زبردست جلوس

مجمع کو خلاف قانون قرار دئے بغیر پولیس کا لاٹھی چارج

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی گرفتاری

پولیس کے ہاتھوں مسجد کی بے حرمتی۔ پولیس پر خشت باری

(از نامہ نگار الجمعیۃ)

دہلی ۱۶ مارچ۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانان دہلی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں پندرہ ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔ حافظ عبدالغفار صاحب نے قرآن عزیز کی تلاوت کی۔ مولانا مولوی الحاج عبدالحلیم صاحب صدیقی نے بعض آیات پاک کی تلاوت فرما کر ان کے مطالب کی تشریح کی اور اس کے بعد صدارت کیلئے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کا نام نامی پیش فرمایا۔

تمام ہندو مسلمانوں کی ہڑتال منائی گئی۔ چاندنی چوک۔ صدر بازار و لال کنواں چاوڑی بازار اور دیگر بڑے بڑے بازار بالکل بند تھے۔

مسلمانوں میں جوش و خروش

دہلی کے تمام مسلمانوں میں لاٹھی چارج اور مفتی صاحب کی گرفتاری پر سخت جوش و خروش ہے اور پولیس کی اس بربریت پر ہر طرف نفرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔

خانہ تلاشیاں

زبردست جلوس

دوسرے دن کا جلوس اور لاٹھی چارج

پلیٹ فارم پر لاٹھی چارج

مسجد کی بے حرمتی

زخمیوں کی تعداد

حضرت مفتی صاحب کی گرفتاری

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مشرق کی سرزمین میں تجارتی اور سیاسی غلامی کا جال

استعماری اغراض کیلئے مغرب کی خون آشامیاں

امریکہ کی یونیورسٹی میں ایک فاضل عرب کا تاریخی خطبہ

مغرب مشرق کو کس طرح غلام بنارہا ہے؟

یورپ پر مسلمانوں کے احسانات

عیسائیت ترقی کیلئے سنگ راہ ہے

یورپ کے معرکے اور اسلامی جہاد

انگریزی، فرانسیسی اور جرمنی میں قرآن حکیم کے تراجم

شیخ ازہر اور علماء مصر کی مساعی جمیلہ

ٹیونس کے عربوں میں ہیجان

عراق سے غلہ کی برآمد

حکومت حجاز اور اطالویہ میں معاہدہ

ماسکو میں وزیر دربار ایران کا ورود

مجلس اقوام کی قرارداد پر اسمبلی میں زبردست مباحثہ
منچوریہ کی نئی حکومت کے خلاف پر زور بغاوت
جاپانی فوج کا فرار مشین گنوں اور رائفلوں کے فائر

جمعیۃ اقوام کی طویل قرارداد

جدید حکومت خلاف قانون

جاپانی فوج کی واپسی

جاپان کی مخالفت

مجلس اقوام کی کارروائی

جاپانی روس میں بھاگ گئے

منچوریہ میں جدید آزاد حکومت کا قیام
سابق بادشاہ کا حلف وفاداری

امن قائم کرنے کیلئے لیڈروں کی کانفرنس منعقد کیجائے
بمبئی کونسل میں آرڈیننسوں کی مخالفت

مجسٹریٹ کے مکان پر تین بم پھینکے گئے
احاطہ کا ایک حصہ اڑ گیا

اخبار ہندو کا پریس فروخت کیا جائیگا
ایڈیٹر کے جرمانہ کی وصولی

صوفی اقبال احمد صاحب کا انتقال

نوتین کمیٹی کو یورپین ایسوسی ایشن کی سفارشات
دس فیصدی ووٹر اور جائداد کی شرط

آئرش انتخابات میں برطانیہ کو شکست
پارلیمنٹ کے صدر مسٹر ڈی ویلرا منتخب ہوئے

ٹرین کو تباہ کرنے کی پھر کوشش کی گئی
لکھنؤ کے قریب ایک حادثہ

علوی جہاز جدہ پہونچ گیا
حاجیوں کے تین جہاز اور روانہ ہوں گے

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی گرفتاری
دوسرے ڈکٹیٹر مولانا بشیر احمد صاحب مقرر کئے گئے

ایک درویش کی قبر کے مقدمہ کا فیصلہ
راجہ صاحب کالا کانکر کی برأت

۱۸ اپریل کو سرحد گورنر کا صوبہ بنے گا
کونسل کا افتتاح ۲۰ اپریل کو ہوگا

ہندوستانی ہوائی ڈاک اور ایران
حکومت ہند اور ایران میں معاہدہ کی توسیع

ہندوستان اور غیر ممالک میں روئی کی کھپت

جیل میں گاندھی جی کی حالت

چاٹگام کا مفرور ملزم گرفتار

ایڈیٹر ملاپ نے معافی مانگ لی

اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی
ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کے اعتراضات

روایات کی خلاف ورزی

حج کے انتظامات

سودیشی سبھا کا ۲۵ ہزار روپیہ ضبط
بنکوں کے نام حکومت بمبئی کا نوٹس

مولانا حبیب الرحمن صاحب کے فرزند
مولانا خلیل الرحمن صاحب کو ایک سال قید کی سزا

پنجاب میں شراب کی ناجائز کشید

روس اور جرمنی میں لڑائی کرانے کی کوشش

برطانیہ کی ہوائی قوت میں تخفیف

روس کا سونا جرمن کو

سرحدی قبائل پر ہوائی تاخت
قبائل کے نو آدمی مارے گئے سات زخمی ہوئے
حاجی صاحب ترنگ زئی کے وطن پر بمباری

حاجی صاحب کے فرزند کی سرگرمیاں

ایک ہندو نو آبادی کی بغاوت

حکومت کے خلاف مہمندیوں کا "جہاد"
قبائل پر بم کے گولوں کی بارش
ایک لشکر کی پسپائی

کشمیر میں حالات روبا اصلاح ہیں
مکانات کو آگ لگانے کے جھوٹے افسانے
انسپکٹر جنرل پولیس کا بیان

مولانا ابو الکلام آزاد گرفتار کر لئے گئے

سرحد کے متعلق مجلس مملکت میں سوالات
حکومت رپورٹ کو میز پر رکھنا نہیں چاہتی

کشمیر میں آئینی سوالات کا حل
۹۵ فیصدی کو ۵ فیصدی کے برابر نشستیں

کشمیر میں پولیس اور ہجوم کا تصادم

وزیریوں اور محسودیوں میں جنگ

ایک ہفتہ کے اندر یوپی میں گرفتاریوں کی تعداد

ہندوستان میں حکومت ہند کی انتظامی کارروائیاں
گرفتاریاں۔ نوٹسوں کی تعمیل۔ جرمانوں کی وصولی
ملک میں داروگیر کی عام رفتار

دہلی میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

الجمعیۃ اور مولوی شفیع داؤدی

اودھ کے تعلقہ داروں کا مطالبہ
حقوق رائے دہی کی کمیٹی میں ٹوائی صاحب کا بیان

آدودھرم منڈل کے جلسے میں جداگانہ حقوق کا مطالبہ

ایک معاون کا شکریہ

کہاں تک انہماک و مولانا شوکت علی صاحب

(از جناب محمد احمد صاحب کوٹھی ایڈووکیٹ سہارنپور)

مولانائے محترم!

گول میز کانفرنس کی شرکت۔ اسلامی ممالک کے دورہ دین "برٹش" پالیسی کشیدوں اور دیگر حکام کی ملاقاتوں سے فارغ ہوکر ہندوستان واپس تشریف لانے پر جناب کی زبان فیض ترجمان سے یہ خبر سنکر بہت مسرت ہوئی کہ "برطانیہ کی ذہنیت میں عجیب و غریب تبدیلی واقع ہو رہی ہے" اور "زمانہ قریب ہے تمام بدگمانیاں کافور ہوکر مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان ایک جدید اور مستحکم رابطہ اتحاد قائم ہو جائیگا" علاوہ ازیں عراق و یمن کو عطائے آزادی کا مژدہ (جیسا کہ شاہ فیصل سے جناب کو معلوم ہوا) فلسطین کی حکمبرداری کے اختتام کی توقع مصری معاملات میں انگریزوں کی عدم مداخلت یہ سب پیام ہائے شیریں بے حد امید افزا ہیں۔ اور ہمارے ملک کے بہترین معلومات رکھنے والوں کے لئے بھی یہ ایک خبر جدید ثابت ہوگی۔ مگر بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت کو جناب کی بہم کردہ خبروں پر یقین لانے میں تامل ہوگا کیونکہ گورنمنٹ کی سابقہ پیمان شکنیوں کو دیکھ کر وہ بہت محتاط ہو گئے ہیں اور بالخصوص کسی باضابطہ اور سرکاری اعلان کی عدم موجودگی میں محض نجی اطلاعات کو وہ وقعت بھی حاصل نہیں ہو سکتی جو ایک سرکاری "عہد و پیمان" میں مضمر ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ براہ کرم گورنمنٹ کی جانب سے جلد ہی کوئی سرکاری اعلان شائع کرانے میں کامیاب ہوں گے جس سے عامۃ المسلمین کو اطمینان ہو سکے۔

ہندوستان کے متعلق جناب کے اس ریمارک سے بہت توقعات پیدا ہو گئی ہیں کہ گول میز کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں سے گفت و شنید کرکے اہل برطانیہ نے محسوس کر لیا ہے کہ ہندوستان پوری طرح اپنے بلوغ کو پہنچ چکا ہے اس لئے زمانہ ولایت ختم ہو جانا چاہئے۔ اس کے علاوہ جناب کا یہ ارشاد کہ برٹش گورنمنٹ محض "عارضی تحفظات" اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے جو ہر ہندوستانی کو قابل قبول ہونا چاہئے مگر جو اندازہ جناب نے آنے والی اصلاحات کا قائم کیا ہے وہ بہت امید افزا نہیں ہے۔ آپ اصلاحات کو "ایک پونڈ میں دس شلنگ" یعنی روپیہ میں آٹھ آنہ تصور فرماتے ہیں۔ ایک نابالغ کو بالغ ہونے کے بعد پورے اختیارات تفویض ہونے کی توقع ہوتی ہے کیا یہ امر کسی نابالغ کے لئے انتہائی مایوس کن نہیں ہے کہ بالغ ہونے کے باوجود بھی اس کو ...

... ۹۵ فی صدی آبادی ... مسلمانوں کی ... ان کے حقوق کی حفاظت ...

سرحد کو اصلاحات دینے کا راز

صرف یہی وجہ شکایت نہیں ہے بلکہ ایک اہم سوال اور باقی رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ صوبہ سرحد کو موجودہ اصلاحات دینے میں جو تاویل کی گئی ہے وہ آئندہ کمل اختیارات خود اختیاری دینے کی خواہش پر مبنی ہے یا کوئی اور راز درون پردہ ہے؟ میں جناب کی اطلاع کے لئے اس اندیشہ کا اظہار کئے دیتا ہوں جو اکثر مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں ہے ...

سرحد میں مسلم نسل کشی

اعلیٰ حضرت فرمانروائے دکن کا ورود لکھنؤ
دارالعلوم ندوۃ العلماء میں رونق افروزی

مجلس احرار اسلام دہلی کی مجلس عاملہ توڑ دی گئی
مولوی عبدالماجد صاحب ڈکٹیٹر مقرر ہو گئے

احرار اسلام دہلی کی مجلس عاملہ صوبہ سرحد کے مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم اور مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں مسلمانوں کی گذشتہ جد وجہد اور قربانیوں اور حکومت ہند کی ناقابل برداشت مداخلت پر کافی غور و خوض کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ مسلمانوں کی تمام گذشتہ قربانیوں کو نتیجہ خیز بنانے اور آئندہ موثر اقدام کرنے کے لئے مجلس عاملہ کو منتشر کر دیا جائے اور اس مجلس کے تمام اختیارات ایک ڈکٹیٹر کے سپرد کر دئے جائیں۔

لہٰذا

(ا) مجلس احرار اسلام دہلی کی ورکنگ کمیٹی منتشر کی جاتی ہے۔

(ب) مولانا عبدالماجد صاحب صدر مجلس احرار اسلام دہلی کو ڈکٹیٹر بنایا جاتا ہے۔

(ج) مولانا ممدوح کو وقت ضرورت اپنا جانشین منتخب کرنے کا حق حاصل ہوگا اور آئندہ یہ دستور یہ سلسلہ جاری رہے گا تاوقتیکہ مسلمانان کشمیر کو ان کے جائز حقوق حاصل نہ ہو جائیں اور صوبہ سرحد سے انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ بند ہوکر انہیں ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق مل جائیں۔ سکریٹری مجلس احرار

ڈکٹیٹر مجلس احرار دہلی کا مکتوب
حاجی عبدالغفار صاحب کے نام

چونکہ ورکنگ کمیٹی مجلس احرار دہلی توڑ دی گئی ہے۔ اور تمام عہدیدار موقوف کر دئے گئے ہیں۔ اور تمام اختیارات صرف صدر کو تفویض کر دئے گئے ہیں اس لئے جناب سے عرض ہے کہ مجلس احرار کی بقیہ رقم دیدیجئے۔ اور آپ آئندہ اپنے آپ کو مجلس مذکور کا خزانچی تصور نہ فرمائیں۔

عبدالماجد صدر مجلس احرار ڈکٹیٹر

مجالس احرار اسلام توڑ دی گئیں

...

حضرات کے اسمائے گرامی ذکر کے قابل ہیں۔

شمس العلماء مولانا شاہ ابوالخیر صاحب نعیمی۔ مولانا ابوبکر محمد شعیب صاحب ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی۔ مولانا حکیم محمد جمیل خاں صاحب دہلی۔ مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب۔ مولانا محمد اسلم صاحب۔ مولانا عبدالرشید صاحب۔ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب۔ مولانا محمد صبغۃ اللہ صاحب۔ مولانا محمد ایوب صاحب۔ مولانا محمد ناصر صاحب۔ شمس العلماء مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ۔ شمس العلماء مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ۔ شمس العلماء مولانا سید محمد حسن صاحب قبلہ۔ آنریبل نواب سر حافظ احمد سعید خاں صاحب ہوم ممبر۔ آنریبل نواب محمد یوسف صاحب منسٹر لوکل سلیف گورنمنٹ۔ خان بہادر شیخ مقبول حسین صاحب سی آئی ای ڈپٹی کمشنر۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم ایل سی۔ آنریبل خان بہادر حافظ محمد نسیم صاحب ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ آنریبل شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ سید اعزاز رسول ... نواب سید مہدی حسن صاحب۔

اعلیٰحضرت اقدس کی رونق افروزی کے بعد سب سے پہلے عنایت اللہ متعلم دارالعلوم نے کلام مجید کی تلاوت کی اس کے بعد علاءالدین حیدرآبادی متعلم دارالعلوم نے ایک خاص انداز میں چند منٹ تک اعلیٰحضرت اقدس کا نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا۔ نعت شریف کے ختم ہو جانے کے بعد مولانا سید سلیمان معتمد دارالعلوم نے دعا نامہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد وہ دعا نامہ جو زرین خریطہ میں تھا اسکو ایک نقرئی کشتی میں منشی محمد احتشام علی صاحب معتمد مال ندوۃ العلماء نے اعلیٰحضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا ... نواب سید محمد علی حسن خاں صاحب نے پھولوں کا گجرا پیش کیا اور بفضلہ تعالیٰ جلسہ کامیابی کے ساتھ برخواست ہوا۔

عبدالعلی (ڈی ایس سی۔ ایم بی۔ بی ایس) معتمد ندوۃ العلماء

مسودہ قانون نظربندان بنگال پر مباحثہ
اسمبلی میں سر ہری سنگھ کی مخالفت

...

موسم بہار کیلئے
حلال شراب
برف ڈال کر پینے کی چیز
... سونف۔ کاسنی۔ فالسہ۔ انار۔ بہی۔ انگور۔ پائنا۔ مشک۔ عنبر ...
قیمت ایک چھوٹی بوتل دو روپے
طبی کمپنی دہلی سے منگائیے

پیشوا کا حج نمبر مفت
منیجر رسالہ پیشوا دہلی

قرآن شریف
مترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا
... ملنے کا پتہ: محمد حسین مالک اخبار مدینہ و رسالہ تیج بجنور

مقویات سراج عالم
... ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا
... منیجر ... کمپنی ... بہار

بہار پراونشل اصلاح کانفرنس کا اجلاس
مظالم سرحد و کشمیر پر احتجاج

امسال بھی بعد کمانے جمعی ضلع مونگیر میں جمعیۃ اصلاح صوبہ بہار کا اجلاس زیر صدارت فخر قوم حضرت مولانا سید صلاح حسین صاحب (صدر انجمن اصلاح المسلمین چھپرہ) نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا جس میں صوبہ کی اکثر انجمنوں کے نمائندگان موجود تھے۔ ۵ مارچ کو سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مطابق دستور العمل دفعہ ۹ مجلس عاملہ کا انتخاب ہوا۔ بعدہ اس کے مندرجہ ذیل تجاویز مختلفہ مسلمانان کشمیر و سرحد پیش ہو کر منظور ہوئیں:۔

۱۔ یہ کانفرنس مظلوم و ستم رسیدہ مسلمانان کشمیر سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے شہدائے کشمیر کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے جنہوں نے محض مذہب کی محبت میں اپنی جانوں کو فدائے اسلام کیا۔

۲۔ یہ مجلس ان دشمنان دین و قوم سے اظہار نفرت کرتی ہے جنہوں نے بیگناہ مسلمانان کشمیر کا خون بہایا۔ ان کے مکانوں کو جلا کر خاک سیاہ کیا ان کے بچوں کو یتیم کیا۔ عورتوں کو رانڈ بیوگی بہم پہنچایا۔

۳۔ یہ مجلس ان انجمنوں و مسلمانان صوبہ بہار کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے مسلمانان کشمیر و احرار پنجاب کی معاونت فرما کر اخوۃ اسلامی کا ثبوت دیا۔

۴۔ یہ مجلس دبار اجہ گدھور ضلع مونگیر کو توجہ دلاتی ہے کہ مقدمہ مسجد گدھور کی وجہ سے مسلمانان صوبہ بہار میں ایک بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور وہ اس امر کے منتظر ہیں کہ مہاراجہ موصوف اپنی رعایا سے رواداری کا ثبوت اس طرح دیں کہ مقدمہ سنہری عدالت مونگیر سے اٹھا کر مسلمانوں کو تکمیل تعمیر مسجد کی اجازت بخشیں تاکہ علاوہ ان کو مسلم رعایا کے مسلمانان بہار کی بے چینی دور ہو۔

۵۔ تجویز ہوا کہ مجلس عاملہ سب کمیٹی کا تقرر کرے جو نصاب تعلیم کا انتخاب کرے۔

۶۔ تجویز ہوا کہ ممبران جمعیۃ اپنے اپنے مواضعات و برادری میں اصلاح رواسم غیر شرعیہ کی کوشش کریں اور اسے اپنا فریضہ تصور کریں۔

محمد عباس جنرل سکرٹری صوبہ بہار

دہلی میں دارالاصلاح کا کام

یہ خیال میرے دل میں گدگدی کی گالی کے دیکھنے سے پیدا ہوا اور کوئی شخص اپنے مخالف کا مقابلہ نہیں کر سکتا جب تک کہ قوت و سامان میں اس کے برابر یا اس سے افضل نہ ہو۔

مسلمان جو مدرسہ سے مدرسوں کی تعلیم کے خوگر ہو چکے ہیں وہ دارالاصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوتے ہیں ...

میں مالی مشکلات کی انجمن کا اس وقت تک دارالاصلاح کو چلاتا ہوں ...

مجھکو کمال افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان اپیلوں پر مسلمانوں نے توجہ نہ فرمائی ...

برادران محترم! میں نے قوم کا ایک مرض تشخیص کیا۔ اس کا علاج بھی عملی صورت میں پیش کر دیا ...

پشاور میں انجمن بخارا و ترکستان کا جلسہ

...

تشریف لے جا رہے ہیں۔ ...

مولانا موصوف نے جامع دہلی میں فضائل حج اور اسلام کی خوبیاں بیان فرماتے ہوئے ابتدائے اسلام میں حضرت سرور دو عالم صلعم کی مشکلات اور استقلال کا ذکر فرمایا۔ اشاعت اسلام کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ کس طرح ... مہاجرین و انصار کے تعلقات پر پوری طرح روشنی ڈالی۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے آپ نے اس امر پر زور دیا کہ انجمن سعادت بخارا و ترکستان کو زیادہ کامیاب بنایا جائے ... آخر میں مولانا عبدالقادر صاحب نے ... پچاس روپے شعبہ مدرسہ کی امداد کے لئے عطا فرمائے ...

محمد عمر ... انجمن مرکزیہ سعادت بخارا و ترکستان پشاور

جزیرہ فجی کے لئے ایک حنفی مولوی کی ضرورت

جزیرہ فجی کے لئے ایک مولوی کی ضرورت ہے شرائط حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اردو عربی کا عالم ہو صرف و نحو سے کام پاک پڑھتا ہو۔
(۲) حدیث شریف اور فقہ کا ماہر ہو تبلیغ کی تڑپ ہو۔
(۳) انگریزی کا کم از کم میٹرک ... ہو ہندی جانتا ہو مناظرہ کا علم ہو۔
(۴) ریلوے اور جہاز کا کرایہ جماعت المسلمین فجی ہو گا۔
(۵) کم سے کم تین سال کے لئے معاہدہ کرنا پڑیگا۔
(۶) مکان مع رہائش ... تنخواہ ... روپیہ ہو گی۔
(۷) ... درخواستیں ... بھیجی جائیں۔

محمد حنان خاں پوسٹ بکس ... سووا (فجی)

ایک قوم پرور انگریزی اخبار کا اجراء

کلکتہ سے عنقریب انگریزی میں ایک نیا ہفتہ وار جریدہ نکلنے والا ہے جس کا نام "نیشنلسٹ انڈیا" ہوگا۔ امید ہے کہ پہلا پرچہ عنقریب شائع ہو جائیگا پرچہ کی پالیسی و اغراض خالص نیشنلسٹ رہیں گے۔

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کا تیسرا اجلاس

گذشتہ سال کانفرنس کے اجلاس میں جناب حکیم ناصرالدین خاں صاحب کانفرنس کو اگلے سال کے لئے بدایوں میں مدعو کیا تھا چنانچہ بدایوں میں مجلس استقبالیہ کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اور وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ اجلاس کی تاریخیں ۱۹ و ۲۰ مارچ مقرر ہیں۔ تمام اطبا کو اپنے اپنے اجلاس میں ضرور شرکت کرنی چاہئے اور اطلاع سکریٹری مجلس استقبالیہ بدایوں کے پتہ پر بھیجنی چاہئے۔

جنرل سکریٹری آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کا سالانہ اجلاس

مدرسہ دارالعلوم میرٹھ نے جو اس قلیل عرصہ میں ترقی کی ہے وہ محتاج بیان نہیں مدرسہ کا تیسرا سالانہ جلسہ و دستار فضیلت بتاریخ ... مارچ ... مسجد میں منعقد ہوگا۔ جس میں ہندوستان کے مشاہیر علماء کرام تشریف لاکر اپنی ... مضامین سے محظوظ فرمائیں گے ...

(مولانا) محمد مبارک حسین ناظم مدرسہ دار العلوم میرٹھ

ترک مسکرات کے لئے ایک انجمن کا قیام

سنٹرل ... سروس لیگ دہلی کی ... نے ایک انجمن بنام "مداینتاگ سبھا" کے نام سے صدر بازار متصل گلی روئی کی منڈی میں قائم کی ہے۔ تمام ممبروں سے حلف لیگا ہے۔ کہ وہ مسکرات کا استعمال نہ کریں۔ اس انجمن کے سکرٹری ... مقرر ہوئے ہیں۔

(آنریری سکرٹری)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اخبار فرقان کا رضا نمبر
...
مشتہرین کیلئے اور موقع
... منیجر ... لکھنؤ

صرف چند روز کے لئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت
...
ایشیاٹک رسٹ واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو۔ پی)

ستو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے
...
لہٰذا
معجون مدد گار غدود
منیجر سالار نظام ... کوچہ چیلان دہلی

حلیفہ بیان ... میں کیا استعمال
... حال مقام لالو کھیت ... سری پور

بال جڑ سے کالا

صد ہا مرضوں کی ایک دوا
... منیجر ہمدرد دواخانہ ... دہلی

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ ...

خدا توفیق دے تو ضرور پڑھئے
درس عبرت | اوجز المسالک | خصائل نبوی
رسول کی نمائیں | قرآن مجید کی مکمل تاریخ | امت کی آئیں | اسلام اور یورپ | علامہ شیخ محمد عبدہ مصری کی تفسیر | غوث اعظم کی مکمل سوانح عمری
... عبدالحمید ... دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ — ششماہی

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

معاون محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم یکشنبہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۱

معاصرین کے افکار و آراء

ایک فریب خیال

"برطانوی تجارت کے قلب پر ضرب"

روس پر اعلان جہاد

مسلم اخباروں سے سلمانوں کا سلوک

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

"برطانوی مال خریدو"

انگلستان میں ملکی مصنوعات کی ترغیب کیلئے جد وجہد

انگلستان میں ہندوستانی مصنوعات کی قدردانی

ہندوستانی پیداوار سے ملکہ معظمہ کی دلچسپی

چین کے مشرقی کتب خانہ کی المناک تباہی

انگلستان کے ٹکٹ ڈاک میں ترقی

ضروری گزارش

خط وکتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جو آپکے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوتا ہے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف (منیجر الجمعیۃ)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین خشک میوے۔ لنگی۔ کلاہ۔ رومال (مشہدی یزدی پشاوری) پنکھے چپلیاں۔ لسوار سرکہ انگوری۔ اصلی ممیرہ اور نایاب جڑی بوٹیاں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے

پتہ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

محبوب عاشق کے قدموں پر

منیجر کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دہلی

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دئیے جائیں گے جو ہمارے ایجاد کردہ دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کرے گا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHE MAFG: Co: INDIA
POST BOX 88 KARACHI

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

منیجر کتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ (عہ) علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپیہ پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اٹھائی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ (عہ) مجلد چرم نقرہ علاوہ محصولڈاک دو روپے (عہ)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ (عہ) قسم دوم حنا شدہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

یمن اور حجاز میں دوستانہ معاہدہ

ہر حکومت شرعی احکام کو مقدم رکھے گی

اہم دفعات کا خلاصہ

حسب الحکم امام یحیٰی ابن محمد حمید الدین والی یمن اور جلالۃ الملک سلطان ابن سعود والی حجاز و نجد فریقین کے نمائندے جمع ہوئے اور حسب ذیل معاہدہ دونوں کے درمیان منعقد ہوگیا۔ اس معاہدہ کا مقصد یہی ہے کہ دونوں حکومتوں میں دوستی اور محبت کے تعلقات زیادہ مستحکم ہوں اور سیاسی اختلافات کو حسن تفاہم کے ذریعہ طے کیا جائے۔ معاہدہ کی دفعات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

(دفعہ ۱) دونوں حکومتوں پر لازم ہوگا کہ وہ معاہدہ کی حفاظت اور نگرانی کریں اور کسی حالت میں بھی متعاہد حکومتوں کو معاہدہ کی دفعات سے تجاوز کرنے کا حق نہ ہوگا۔ متعاہدین میں سے کسی دولت کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ کسی دوسرے کے نظم و نسق یا دیگر معاملات میں مداخلت کرے یا کسی کو ضرر اور نقصان پہونچائے۔

(دفعہ ۲) اس معاہدہ کے بعد ہر متعاہد فریق پر لازم ہوگا کہ وہ حکومت کے طلب ...

فلسطین کے اعراب اور یہود کی جداگانہ تقسیم

تخت فلسطین کیلئے سابق خدیو کی مساعی

سیاسی حلقوں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ خدیو سابق نے تخت فلسطین کے لئے یہ شرط عائد کی ہے کہ فلسطین اور شرق اردن عربیہ اور یہود یہ دو حصوں میں منقسم کردیا جائے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مجلس عالمہ عربیہ نے اس تقسیم کو تسلیم کرلیا ہے اور نیز یہ تقسیم عربوں اور یہودیوں کے مابین مساویانہ ہوگی۔ دونوں کی ایک مشترک پارلیمنٹ ہوگی جس میں یہودیوں کو اقلیت میں رکھا جائے گا۔ خدیو سابق نے ایک اخباری نمائندہ سے کہا کہ فلسطین کا استقلال بعینہٖ عراق کی طرح ہوگا اور وہ اس قابل ہوگا کہ اپنے حقوق و مزایا کی حفاظت کر سکے۔

ایک عربی جریدہ اس خبر کی تردید کرتا ہوا لکھتا ہے کہ مجلس عالمہ عربیہ نے اس قسم کا کوئی پروگرام منظور نہیں کیا ہے۔ (الکمال)

مصری روئی کی برآمد

امریکہ میں مصری پنبہ پر جدید محصول

...

مصر میں بیرونی جوتوں کی درآمد

صنعت چرم سازی کو ترقی دینے کی سعی

...

حکومت اٹلی اور حجاز میں معاہدہ

...

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں ترکی نمائندہ کا نظریہ

آتشبار اسلحہ اور جنگی طیاروں کو موقوف کیا جائے

...

مصری افواج کے اخراجات

...

شام میں سرکاری عہدوں کا سوال

...

مدینہ منورہ جانے والے حجاج

...

فلسطین میں مہاجرین کی تعداد

...

ترک اور قرآن

کوئی ترک قرآن عزیز سے ناواقف نہ رہنا چاہئے

...

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک گمراہ کن پمفلٹ کی اشاعت

گزشتہ سے پیوستہ جمعہ کو جبکہ مسلمانان دہلی کے ایک زبردست اجتماع کے سامنے جامع مسجد میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب نے مظالم سرحد کے متعلق ایک معرکۃ الآرا تقریر فرمائی تھی اور مظالم سرحد کی آزاد تحقیقات اور آرڈیننس واپس لینے کا مطالبہ کرنے کے لئے ہزارہا مسلمانوں کا ایک جلوس شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں نکلا تھا ...

...

نامہ نگار الجمعیۃ کا مدلل و مسکت جواب

...

اعتراف جرم اور مغالطہ انگیزیاں

...

ایک اور اعتراض

...

... حالانکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جس خط کا حوالہ مولانا شفیع داؤدی دے رہے ہیں اس میں کسی ایک جگہ بھی مسلم کانفرنس کی قرارداد کا ذکر نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے بالکل برخلاف یہ لکھا گیا ہے کہ مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی ابھی اپنا اجلاس منعقد کر رہی ہے۔ اصل تحریر کے الفاظ یہ ہیں:-

Confidential.

Foreign and Political Department, New Delhi,

5th January, 1932.

My dear Maulvi,

I have been in conversation on telephone with the Chief Commissioner of the North West Frontier Province and he desires me to convey to you and through you to one or two other members of the All India Muslim Conference

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ ہجری

مسلم کانفرنس کی ابلہ فریبیاں

حکومت سے علانیہ تعاون اور قوم کو کھلا ہوا دھوکہ

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ہم گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں گول میز کانفرنس کے ساتھ تعاون و عدم تعاون کے متعلق مسلم کانفرنس کی دورخی پالیسی پر بحث کرتے ہوئے بتا چکے ہیں کہ مسلم کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ نے ... اگست ۱۹۳۱ء کو ہزار ... الہ آباد میں مولانا حسرت موہانی کے اصرار پر جو قرارداد منظور کی تھی ...

خلوص کا مظاہرہ

پھر جب مسلم کانفرنس کے گول میزی اراکین لندن سے واپس آئے اور حقوق مسلمین کے تحفظ کی کوئی تسلی بخش صورت نظر نہ آئی تو ایک مرتبہ پھر گول میزی اور غیر گول میزی دہلی میں سر جوڑ کر بیٹھے ...

...

مقاطعہ کا ڈھنڈورہ

...

جنگ زرگری

...

تحریک مقاطعہ کا انجام

...

مخلصین تنبیہ

...

ترجمان القرآن

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد مدظلہ العالی کو سیاسی اور مذہبی دنیا میں جو بلند پایہ اور رفیع مرتبہ حاصل ہے وہ کسی تعارف اور تشریح کا محتاج نہیں۔ آپ کی ذات گرامی مذہب و سیاست کی جامع اور حقائق دینیہ کی بے مثل سرمایہ دار ہے اور بلاشبہ کہا جاسکتا ہے کہ تمام ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلامی مولانائے محترم جیسی جلیل و عظیم شخصیت کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مولانا ہندوستان کے سب سے بڑے خطیب ہیں۔ ...

...

تفسیر نہایت اعلیٰ کاغذ اور عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ شایع ہوئی ہے صفحات ۵۳۱ قیمت بلا جلد ... روپے مجلد ... روپے۔ دفتر ترجمان القرآن دریا گنج دہلی سے طلب کرنے پر مل سکتی ہے۔

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

(بسلسلہ صفحہ ۲)

now in session at Delhi an invitation to visit the North-West Frontier Province and see conditions there for yourself. If you accept this invitation, he would only ask that you would go straight to Peshawar and while in Peshawar would be guided by his advice as to the places which you should visit and generally the persons to whom you should give interviews. If you decide to accept this invitation, will you please let me know as soon as possible.

Yours sincerely,

(Sd) E. B. Howell

فارن اینڈ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ

نئی دہلی۔ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۳۲ء

مائی ڈیر مولوی۔ میں چیف کمشنر صوبہ سرحد سے ٹیلیفون پر گفتگو کرتا رہا ہوں اور انہوں نے (چیف کمشنر نے) مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کو اور آپ کی وساطت سے ایک دیگر اراکین آل انڈیا مسلم کانفرنس کو جو آجکل دہلی میں اپنا اجلاس منعقد کر رہی ہے، صوبہ سرحد کا سفر کرنے اور حالات کا خود مطالعہ کرنے کی دعوت پہنچا دوں۔ اگر آپ یہ دعوت قبول کرلیں تو چیف کمشنر آپ سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آپ سیدھے پشاور جائیں اور جب تک پشاور میں رہیں ان مقامات کے متعلق جہاں آپ کو ...

...

ہلکا لاٹھی چارج

...

نکات و لطائف

(از قلم جناب ملا رموزی صاحب فاضل ایڈیٹر بھوپال)

لیجئے اب سے کہتے ہیں کہ حسن اتفاق کہ ادھر ملا رموزی نے ۹ مارچ ۱۹۳۲ء کے "نکات و لطائف" میں شکایت کی کہ اخبار "الجمعیۃ" کبھی کبھی پورا "الجمعیۃ العلماء الہند" بن جایا کرتا ہے اس لئے ملا رموزی کے لطائف و نکات دھرے رہ جاتے ہیں ...

...

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کی سماعت

سردار عبدالصمد خاں سٹی مجسٹریٹ اور دیگر گواہان استغاثہ کے بیانات

مولانا نے اپنا تحریری بیان عدالت میں پیش کر دیا

(از نامہ نگار)

دہلی، ۱۸ مارچ۔ آج ڈسٹرکٹ جیل میں مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کا مقدمہ پیش ہوا۔ آپ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مسٹر جانسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ۹ مارچ کو ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے ماتحت جو نوٹس آپ کے نام جاری ہوا تھا۔ آپ نے اسکی خلاف ورزی کی ہے۔

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

مسجد کوچہ رائمان کی توہین پر پرزور صدائے احتجاج

یکم اپریل کو تمام ہندوستان میں یوم مسجد منایا جائیگا

دہلی ۱۸ مارچ۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانان دہلی کی طرف سے ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا اعلان پوسٹروں کے ذریعہ تمام شہر میں کر دیا گیا تھا اور جلسہ کی غرض یہ بتائی گئی تھی کہ کوچہ رائمان والی مسجد کی توہین پر مسلمانان دہلی اپنے پر خلوص جذبات کا اظہار کریں گے۔ چنانچہ جلسہ میں چند ہزار مسلمانوں کا اجتماع ہو گیا۔ حافظ عبدالغفار صاحب نے جلسہ کا افتتاح کلام مجید کی تلاوت سے فرمایا۔

آخر میں مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علماء ہند نے واقعات حاضرہ پر ایک جامع اور پر مغز تقریر فرمائی جس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کے لئے پیغام عمل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یکم اپریل کو تمام ہندوستان میں یوم مسجد منایا جائیگا اس کا مکمل پروگرام میں تمام مسلمانوں کے سامنے پیش کروں گا۔ ساڑھے تین بجے کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

مسجد کوچہ رائمان کی توہین کا معاملہ

تحقیقات کیلئے ایک مجلس کا تقرر

(الف) وہ حالات جن سے مسجد کی بے حرمتی کی گئی۔
(ب) وہ جلیں جس کی آڑ میں یہ بے حرمتی کی گئی۔
(ج) بے حرمتی کے دوران میں کون کون سے افعال سرزد ہوئے۔
(د) مسجد کو کیا کیا نقصان پہنچایا گیا۔

(۵) عبداللطیف خانصاحب۔

عاشق علی ہیڈ کانسٹیبل کی شہادت

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا آج مسٹر پول ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فیصلہ سنا دیا۔ آپ کو نوٹس کی خلاف ورزی کے الزام میں اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ مجسٹریٹ نے مولانا کو اے کلاس دینے کی سفارش کی ہے۔ حضرت علامہ مجسٹریٹ کو دیکھ کر مسکرائے اور فیصلہ کو نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ سنا۔ (مفصل آئندہ)

صوبہ سرحد کے مظالم

مولانا محمد عرفان صاحب کے تاثرات

موجودہ اصلاحات ناکارہ اور فضول ہیں

(مولانا) محمد عرفان

حضرت مفتی صاحب کے سوالات

ناظم جمعیۃ علماء ہند و سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمات کی سماعت

دہلی ۱۸ مارچ۔ کل سردار عبدالصمد خاں سٹی مجسٹریٹ نے ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں اجلاس کیا ساڑھے گیارہ بجے حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا مقدمہ پیش ہوا۔ مولانا نے کارروائی میں حصہ نہیں لیا حکومت کی طرف سے مسٹر دیوراج نائب کورٹ انسپکٹر پیروی کر رہے تھے۔ استغاثہ کی طرف سے محمد سعید مترجم پنجاب پریس برانچ لاہور عظمت علی شاہ سٹی انسپکٹر سیالکوٹ۔ بہادر سنگھ کنسٹبل پولیس سیالکوٹ اور ماندر سنگھ ولد لابھ سنگھ جاٹ کی شہادتیں ہوئیں چونکہ امرتسر کے گواہان استغاثہ نہیں آئے تھے اس لئے آئندہ پیشی کی تاریخ ۲۱ مارچ مقرر کی گئی۔

اس کے بعد مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا مقدمہ پیش ہوا شاہ صاحب کی طرف سے سید رضا مرزا صاحب ایڈووکیٹ بغرض پیروی تشریف لائے تھے۔ وکلاء کی بحث شروع ہونی تھی کہ کسی خاص ضرورت سے مجسٹریٹ صاحب نے کارروائی کو ۲۱ مارچ کے لئے ملتوی کر دیا۔

نکات و لطائف

(سلسلہ صفحہ ۳)

حکومت کو اسمبلی میں شکست

تخفیف اخراجات کے مسئلہ میں مخالف پارٹی کی کامیابی

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے فوجی اخراجات میں مزید کمی پر زور دیا اور کہا کہ حکومت کے ہر شعبہ میں کم سے کم دس فی صدی بغیر کسی تفریق کے مزید تخفیف ہونی چاہیئے۔

مسٹر بی سواس نے بھی تخفیف کے طریقہ پر شکایت کی اور کہا کہ اب تک جو تخفیف ہوئی ہے وہ صرف ایسی ہے کہ اوپر اوپر سے تو اخراجات کم کر دیئے گئے ہیں مگر حقیقت میں حکومت کی ساری فضول خرچیاں برابر جاری ہیں۔

اسمبلی کے اجلاس میں کوچہ رائمان کی مسجد کا معاملہ

"یہ قطعی ناممکن ہے کہ مسجد سے پتھر پھینکے گئے ہوں"

مسلم ممبران کی تقریریں۔ صفائی میں حکومت کی بیجا تاویلات

دہلی ۱۵ مارچ۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں شام کو ۴ بجے مسٹر شاہ مسعود احمد صاحب نے تحریک التوائے اجلاس پیش کرتے ہوئے مختصر طور پر ان واقعات کا تذکرہ کیا جو تین روز تک شہر دہلی میں رونما ہوتے رہے۔

مسجد کی توہین ضرور ہوئی

حکومت کی طرف سے صفائی

توہین کا اقرار اور ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کا اعادہ

مفتی صاحب کا بلند مرتبہ

صوبہ سرحد میں حالات کی نزاکت

بادشاہ گل اور فقیر علی کہاں ہیں؟

حاجی صاحب ترنگ زئی کے مکان پر بمباری

صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل کا ممبر

سرحدی جرائم کے ریگولیشن کی واپسی

چین آخر وقت تک لڑنے کیلئے تیار ہے

مکڈن میں چینیوں کی بغاوت

جاپانی افواج کی واپسی

شنگھائی کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں اس خبر سے تو اب قدرے سکون ہو گیا ہے کہ جاپان اپنی فوجیں واپس بلا رہا ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ منچوریہ میں بغاوت کی خبروں سے تشویش پیدا ہو گئی ہے۔

ٹوکیو کا ایک تار مظہر ہے کہ دفتر حربیہ جاپان نے اعلان کیا ہے کہ رضا کار دستہ اور کرد کے بریگیڈ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ شنگھائی سے واپس آ جائیں۔

منچوریہ میں بغاوت

فرقہ وارانہ مسئلہ اور حکومت

دارالعوام میں وزیر ہند کی ٹال مٹول

جرمن میں انتخابی سرگرمیاں

وان ہنڈنبرگ کی کامیابی کا امکان

صدر ہنڈنبرگ کو	۱۸۶۶۱۶۳۷	ووٹ حاصل ہوئے
ہٹلر (نازی فسسٹ)	۱۱۳۳۸۵۷۱	″ ″
تھالمن (داشتراکی)	۴۹۸۳۰۷۹	″ ″
ڈوسٹربرگ (قوم پرور)	۲۵۵۷۸۷۰	″ ″
ونٹر	۱۱۱۴۵۲	″ ″

خیال کیا جاتا ہے کہ فیلڈ مارشل ہنڈنبرگ کو دوسری رائے شماری میں دوبارہ منتخب ہونے کی پوری امید ہے اور ہٹلر کے مقابلہ میں آپ کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ آپ کی زبردست فتح تصور کی جاتی ہے۔

گاندھی جی کی اہلیہ کو دوبارہ سزا

سورت کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسز گاندھی بردولی میں گرفتار ہو گئیں اور انہیں چھ ماہ قید بامشقت کی سزا کا حکم سنا دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ انہیں "سی" کلاس میں رکھا گیا ہے۔

ان کے ساتھ بارہ آدمی اور گرفتار کئے گئے ہیں جن میں تمیز، عورتیں اور شامل ہیں۔

دہلی میں شراب پر پکٹنگ شروع ہو گیا

دہلی میں مجلس احرار کی طرف سے شراب پر پکٹنگ شروع ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل ہی نئی سڑک اور کٹرہ بڑیاں پر پکٹنگ ہوا۔ پکٹنگ کے وقت لوگوں کا مجمع ہو گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد نئی سڑک پر پولیس آ گئی اور دو رضا کار دل محمد نقشی اور نور محمد کو گرفتار کر کے لے گئی۔

توہین مسجد پر اظہار ملامت
مسلم مشترکہ بورڈ دہلی کا جلسہ

تجویز ۱۔ مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے دہلی کا یہ جلسہ پولیس کے ۱۲ مارچ سنہ ۳۲ء کو مسجد کوچہ رائمان دہلی کے کواڑ توڑ کر جوتوں سمیت مسجد میں گھسنے۔ نمازیوں کو زدو کوب کرنے اور سامان مسجد کے نقصان پہنچانے کو انتہائی رنج و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے اور پرزور مذمت کرتا ہے۔

نیز لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کرتا ہے کہ مقدس عبادت گاہ کی توہین کرنے والے افراد کو قرار واقعی سزا دی جاوے اور نقصان کی معقول تلافی کی جاوے۔

۲۔ مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے دہلی کا یہ جلسہ اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہے جن حضرات نے مسجد کوچہ رائمان کے سلسلہ میں تحریک پیش کی اور اس کی تائید میں حصہ لے کر جوش ملی کا مستحسن ثبوت دیا۔ نیز آن نمبر ان مسلم اراکین پر اظہار ملامت کرتا ہے جو اس خالص مذہبی تحریک کے خلاف گئے۔

ضیاء الدین احمد آنریری جائنٹ سکرٹری
مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے دہلی

انجمن تہذیب الکلام کا اہم جلسہ
حوض والی مسجد کی توہین پر اظہار غم و غصہ

قضیہ رام گڈھ اور مولانا شوکت علی

روی گی کے وقت آپ نے ارشاد فرمایا کہ رام گڈھ جا کر خود حالات دیکھوں گا سناگیا ہے کہ مولانا محمد عرفان صاحب اور غازی محی الدین صاحب کو اس تنقیح کے تصفیہ کے لئے مجبور کر گئے ہیں۔ دیکھنا چاہئے یہ حضرات کیا کر کے آتے ہیں۔ مسلمانان رام گڈھ سخت پریشان ہیں اس لئے کہ مسجد کے چھپر میں آگ لگانے کا الزام بھی مسلمانوں کے سر تھوپا جارہا ہے۔ حالانکہ ہندوؤں نے راؤ راجہ صاحب کی موجودگی میں اور عمال مہکانہ کی موجودگی میں دو مرتبہ آگ لگائی اور قیمتاً کی تمام بارہ مل کر مسجد مہگی کی جن کے خلاف نہ کوئی مقدمہ چلا اور نہ کوئی تنبیہ ہوئی ہندوؤں نے مسجد میں آگ لگائی اور مسلمانوں ہی کو مورد الزام قرار دیا جارہا ہے کیونکہ راؤ راجہ صاحب ہندوؤں کے خلاف کچھ کرنا نہیں چاہتے جن کی وجہ سے وہ اس قدر شیر ہوگئے ہیں۔

محمد اسحق مدیر تبلیغ از دہلی

مجاہدین آگرہ کی محاذ کشمیر پر روانگی

۱۸ مارچ بعد نماز جمعہ بارہ ہزار مسلمانوں کے عظیم الشان جلوس کے ساتھ مجاہدین آگرہ کا ایک جتھا اسٹیشن آگرہ پر تین بجے بھیجوا۔ جہاں مجلس احرار آگرہ کے معززاراکین اور مجاہدین آگرہ کو جناب مولانا سید حبیب علی صاحب ہاشمی نے پھولوں کے ہار پہنائے اور مجاہدین آگرہ کو اسلام زندہ باد۔ اللہ اکبر کے نعروں میں رخصت ہوئے۔ ٹونڈلہ پر مجاہدین کے استقبال میں سیکڑوں مسلمان جمع تھے۔ مجاہدین آگرہ جلوس کے ساتھ نعرے لگاتے ہوئے جامع مسجد ٹونڈلہ پہنچے۔ بعد نماز مغرب مولانا سید علی صاحب ہاشمی نے ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی جس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمانان ٹونڈلہ نے مجلس احرار قائم فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اور بعد نماز عشاء مسلمانان ٹونڈلہ نے مجاہدین آگرہ کو ضیافت طعام کے بعد رخصت کیا۔

حمایت و اعانت مظلومین کیلئے پہلا قدم

ہر شخص جو کشمیر سرحد کے مظالم اور بے انصافیوں میں اپنے مظلوم اور مصیبت زدہ بھائیوں کی معاونت کا خواہاں ہے اسکو چاہئے کہ

(۱) ولسی اشیار کی عموماً اور گھریلو صنعتوں کی خصوصاً سرپرستی کرے۔ اور اس طرح کفایت شعارانہ زندگی بسر کرنے سے جو کچھ بچا سکے اس کا ایک حصہ آزادی کشمیر و سرحد کے لئے اس وقت تک وقف کر دے جبتک کشمیر و سرحد جبر و ظلم سے پاک ہو کر آزاد نہ ہو جائے۔

(۲) تعلیم کے ملکی اداروں کی جن میں ملکی سرمایہ لگا ہوا ہے سرپرستی کرتا تاکہ ملک میں فلاح و خوشحالی کی ترقی ہو اور ہر شخص معاونت کے لائق ہو سکے۔ (فوٹ) مثلاً کپڑے لوہے۔ دیاسلائی کے کارخانے۔ بنک۔ انشورنس وغیرہ

(۳) نشیات اور ہر قسم کے مخرب اخلاق اعمال سے اجتناب کرنا اور اس کی دوسروں کو تلقین کرنا تاکہ قوم میں اخلاقی بلندی پیدا ہو۔

(۴) ہر قسم کی کفایت شعارانہ زندگی بسر کر کے جو کچھ پس انداز ہو اس کا ایک حصہ تحریک حریت یعنی آزادی کشمیر و سرحد پر صرف کرنا۔

مندرجہ بالا امور پر کلاً یا جزاً عمل کر کے آپ جہاد حق و حریت میں شرکت ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

(محمد قاسم عثمانی امیر ضلع مجلس احرار گیا)

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا ہے ان کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے۔ ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے
کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے
نیٹ بہرا پن
چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)
جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے
کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔ پی)

گلدستہ قاسمی مفت
مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

غنچہ

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

بڑھاپے میں جوانی
طلاء مقناطیسی
محمد حسن مالک رسالہ غنچہ و اخبار مدینہ بجنور (یوپی)

جاوید نامہ
نام و درد تو
حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی
تاج الدین اینڈ کمپنی لاہور

جیبی گن سے زیادہ مقبولیت
ہر ایک جاندار پر اس بری طرح اثر کرتا ہے
ایک ہیجن ہے
ٹیک علی کرٹ کام دیتا ہے
رائل کمپنی بمبئی نمبر ۹ پوسٹ بکس ۵۵۱

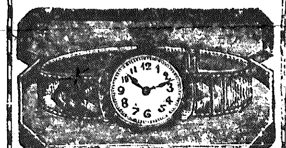

محبوب عاشق کے قدموں پر

صرف چند روز کیلئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت
ایشیا لنگ رسٹ واچ کمپنی چھانسی سٹی (یو۔ پی)

ملا بیٹلہ
محمد مسیح الدین مالک رسالہ غنچہ و اخبار مدینہ بجنور (یوپی)

حافظ مولوی سعیدالدین علے الحکایت کا استعمال
صرف ظاہر الدین خان سابق نشیرالبابیہ
حال مقام للوگی تحصیل ہری پور ہزارہ

وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا کانپور میں حسن مقدم

وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ مرادآباد کا کانپور میں بہت شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ کے علماء و معززین نے اس وفد کے اغراض و مقاصد کی تائید کی۔ جمعیۃ العلماء (شاخ دہلی) نیشنلسٹ پارٹی۔ احرار اسلام کے سکرٹریوں کی طرف سے ۱۸ مارچ کی شب میں زیر صدارت مولانا حسرت موہانی صاحب خانقاہ شریف میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں قریب قریب ہر طبقہ کے اصحاب شریک تھے۔ مندرجہ ذیل اصحاب خاص طور پر لائق ذکر ہیں۔

مولانا عثمان صاحب صدر جمعیۃ العلماء شاخ دہلی۔ مولانا ابو العصا حکیم نور ادر صاحب ناظم جمعیۃ العلماء شاخ دہلی۔ محمد صنوبر عالم صاحب بی ایس سی سکرٹری نیشنلسٹ پارٹی۔ ڈاکٹر ابو الفرح صاحب سکرٹری احرار اسلام۔ سعید الدین احمد صاحب صدیقی ایم اے وکیل۔ سید شبیر حسن صاحب نقیل ایڈیٹر اخبار انصاف۔ خواجہ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر اخبار اخلاق۔ خواجہ عبدالسلام صاحب ایڈیٹر اخبار صداقت مرادی محمد صلاح خاں صاحب۔ حکیم خواجہ عبدالشکور صاحب۔ مولوی حکیم شاہ صاحب۔ مولوی محمد محسن صاحب۔ حاجی شرف الدین صاحب۔ حافظ خلیل الرحمن صاحب۔

۱۸ مارچ کی شب میں جمعیۃ العلماء کانپور (شاخ دہلی) کا جلسہ ہوا جس میں بہت سے مقامی علماء نے شرکت فرمائی۔ مولانا عمر دراز بیگ صاحب ناظم جمعیۃ العلماء

صوبہ متحدہ نے سکرٹریوں کی درخواست پر یہاں کے قومی اداروں اور عربی مدارس کا معائنہ فرمایا۔ نیز مسلم اسکول بشمول یتیم خانہ کو دیکھا جسمیں شہر کے معززین ساتھ رہے۔ مولانا کرم علی صاحب بی مدرسہ جامع العلوم کے معائنہ کے وقت ناظم صاحب کے ساتھ تھے۔ ناظم صاحب مولانا عبدالکافی صاحب و ناظم جمعیۃ علماء ہند کا چھا کے والد صاحب کی خدمت میں بی بغرض تعزیت تشریف لے گئے جو ناظم صاحب کی روشن خیلی اور خوش خلاقی کی بین دلیل ہے۔ ناظم صاحب اپنی بلند نظری و وسعت قلبی کی بنا پر جمعیۃ العلماء ہند کانپور کے دفتر میں بھی تشریف لے جانا چاہتے تھے کہ یہاں کے معززین نے بالخصوص مولانا عبدالکافی صاحب مرحوم کے والد ماجد مولانا عبدالرزاق صاحب نے فرمایا کہ اب اس جمعیۃ کا کانپور میں کوئی دفتر نہیں ہے۔ مولانا صاحب نے ناظم صاحب سے یہ بھی فرمایا کہ جب تک روپیہ رہا اس وقت تک دفتر بازار میں رہا لیکن جب روپیہ ختم ہو گیا تو مولانا مرحوم اس دفتر کو اپنے مکان پر ہی لے آئے تھے اور اس کے چند رجسٹر ایک الماری میں مقفل ہیں یہاں کے ہمدرد مسلمانوں نے ناظم صاحب کی خدمت میں ایک کیسہ زر بھی پیش کیا جس کی فراہمی میں کلار اراحمد خاں صاحب ایڈوکیٹ و سید ذاکر علی صاحب ایڈوکیٹ نے خاص طور پر حصہ لیا۔

سید ابو محمد ثاقب

اردو اکادمی جامعہ
مضمون اور مباحثہ

اردو اکادمی جامعہ کا ایک جلسہ ۱۹ مارچ سنہ ۳۲ء کو ۸ بجے شب تعلیمی مرکز قرول باغ میں منعقد ہوگا جس میں مولانا محمد اسلم صاحب جے راجپوری "معرکہ قدیم تہذیب پر اسلام کا اثر" کے عنوان پر ایک مضمون پڑھیں گے۔ مولانا محمد اسحق نے از راہ عنایت جلسہ کی صدارت قبول فرمائی ہے۔

مضمون کے بعد ایک علمی مباحثہ زیر صدارت پروفیسر محمد مجیب صاحب بی اے (آکسن) ہوگا جس میں ڈاکٹر ذاکر حسین خانصاحب تجویز پیش کریں گے کہ "ہندوستانی یونیورسٹیوں کی موجودہ تعلیم مجموعی حیثیت سے ملک و قوم کے لئے مضر ہے۔" جناب خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج علیگڈھ اس کی مخالفت کریں گے۔

جن اور حضرات بھی جو تعلیم کے مسئلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں اس مباحثہ میں حصہ لیں گے۔ امید ہے کہ علم دوست حضرات شرکت فرما کر فاضل مقررین کے خیالات سے مستفیض ہوں گے۔

مہتمم اردو اکادمی جامعہ

ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری پر احتجاج
مسلمانان لائل پور کا جلسہ

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی گرفتاری پر یہاں لائل پور کے مسلمانوں نے شب گزشتہ جلسہ کر کے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا جلسہ میں مولانا محمد مسلم صاحب مدرس اسلامیہ ہائی سکول فرخ صاحب بیرسٹر اور نور اسلام علیگ نے تقریریں کیں اور بتایا کہ مفتی صاحب جیسے امن پسند کو گرفتار کر کے حکومت نے اپنی بدحواسی کا ثبوت نہیں دیا بلکہ عجلت اور کم فہمی کا ثبوت دیا ہے۔

تجویز: مسلمانان لائل پور کا یہ پبلک جلسہ موجودہ حکومت کی اس کم فہمی پر جو کہ اس نے حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند و ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء ہند کو گرفتار کر کے ظاہر کی ہے۔ سخت افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور حکومت کی اس کارروائی کی مذمت کرتا ہوا مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے لئے دعا صبر و استقلال کرتا ہے اور ان کو اسلامی ہمدردی میں کام کرتے ہوئے گرفتاری پر مبارکباد دیتا ہے۔

سکرٹری مجلس احرار اسلام
لائل پور

پیشوا کا جج نمبر مفت
منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مقویات سراج عالم
آتشک، گولیاں، قبض اور بدہضمی خون اور منی کی خرابی
وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بال جڑ سے کالا
بال کالا اسٹور کسنی سری دربھنگہ

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے
لہذا
معجون مددگار غدود
منیجر رسالہ نظام المشائخ ۳۲ کوچہ چیلان دہلی

سناٹوجن تمام کمزوریاں دور ہوتی ہیں
مشہور ڈاکٹر ولیم ایف اینڈ مٹی کہتے ہیں

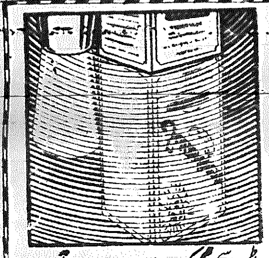

SANATOGEN
آج ہی سناٹوجن کی ایک بوتل خریدیئے
ہر دوا فروش سے مل سکتا ہے

از دفتر پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ۔ لاہور
طابع و ناشر قرآن مجید مکمل و پنجسورہ شریف پارے و دیگر اسلامی مطبوعات

برادران ملت
السلام علیکم۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ حقیقت اسلام میں صحیح ترجمہ شریعت کے متن کا جو حدیث کی ایک بلند پایہ کتاب ہے سلسلہ اردو ترجمہ ... شائع کروں۔
الراقم محمد احسان

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)
محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (۶) کشمیری بازار لاہور

گریٹ کلیئرنس سیل
صرف دو روپیہ بارہ آنہ میں ۱۲۹۰ انعامی چیزیں جن میں گھڑی اور جوتا بھی شامل ہے

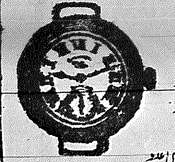

دی یونائیٹڈ واچ کمپنی پی۔ بی ۲۱۶۰ کلکتہ

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم — ۵ — ۹ — ۱۳
۱۷ — ۲۰ — ۲۴ — ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) — ...
نصف صفحہ (۰) — ...
ایک کالم (۰) — ...
½ کالم (۰) — ...
¼ کالم — ...

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ
الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ — ...
ششماہی — ...
سہ ماہی — ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ — ...
ششماہی — ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۱۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۲

معاصرین کے افکار و آراء

نکاح اور شادی کے اخراجات (امارت)

مسلمان رسم و رواج کے پیچھے برباد ہو رہے ہیں مگر افسوس ہے کہ وہ ان رسم و رواج کو ترک نہیں کرتے بلکہ اگر ایک کو چھوڑتے ہیں تو دوسری اس سے زیادہ بری رسم اختیار کر لیتے ہیں۔

شادیوں میں ہمارے یہاں جو فضول اخراجات اور اسراف و تبذیر ہوتا ہے وہ تو ہوتے ہی ہیں اب مزید یہ ہے کہ پہلے نکاح کیا جاتا ہے اور فرمائش یہ ہوتی ہے کہ دولہا میاں کو ایک مخصوص رقم "سلامی" چاندی کے ... کی جائے ... "سونے" کی ایک قیمتی "انگوٹھی" دی جائے - ایک "عمدہ قسم کا" "ریشمی" رومال دیا جائے - ان شرطوں پر نکاح ہوتا ہے - اس کے بعد دولہا میاں کے والد بزرگوار کا ایک خط سمدھی کے نام جاتا ہے کہ عزیزم سلمہ فلاں تاریخ آپ کے "سلام" کیلئے جائیں گے - اب یہ صاحبزادے اپنے خسر کے سلام کے لئے تشریف لاتے ہیں اور ایک معقول رقم انہوں نے "سلامی" کی وصول کی - جب شادی کی تاریخ مقرر ہوئی تو پھر ایک گراں قدر رقم کی فرمائش دی گئی اور اس طرح ... کے بعد شادی کے مراسم پورے کئے گئے - ان مراسم کے نیام کی بڑی ذمہ داری ہمارے صوبہ کے مشائخ کرام پر عائد ہوتی ہے کیونکہ عموماً ان ہی کے افراد اس قسم کے نکاح کرنے کے لئے طلب کئے جاتے ہیں اور نکاح کے بعد ان کے ذریعہ سلامی دی جاتی ہے - یہی سونے کی انگوٹھی اس مرد کی انگلیوں میں پہناتے ہیں اور ریشمی رومال اس کے ہاتھ میں دیتے ہیں اور اس عیسیات و عدوان سے اپنے "علم و مشیخت" کے باوجود نہیں بچتے بلکہ اپنے اس فعل سے تعاون علی الاثم والعدوان کرتے ہیں۔

اگر نکاح پڑھانے والے علماء و مشائخ یہ عزم کرلیں کہ اس قسم کے نکاح میں (جو غیر شرعی شرائط کے ساتھ ہوتے ہیں یا جن میں اسراف و تبذیر کا عمل کار فرما ہو) شرکت نہ کریں گے - اور علماء اسلامی جرأت کے ساتھ ایسے نکاحوں اور بیاہوں میں شرکت سے انکار کر دیں تو بڑی حد تک اصلاح ہو جانے مگر ہمارے جذبہ اسلامی کا فقدان ہمارے ہر کام میں سدراہ ہوتا ہے اور بھائی بندی کے "تعلقات" "دوستی و محبت کے" "جذبات" اور سب سے بڑھکر ہر دلعزیزی کی "طلب" اور صلح کل مشہور ہونے کی "خواہش" ہم کو جرأت اسلامی سے روکتی اور ہم عوام کی خواہشوں کے رو میں بہنے لگتے ہیں -

کیا ہم اپنی نفس کی اصلاح اور مسلمانوں کی تعلیم و تلقین کے لئے جرأت اسلامی سے کام لینے پر تیار ہو سکتے ہیں؟ اور اسراف و تبذیر اور فضول اخراجات سے خود بچنے اور مسلمانوں کو بچانے کی سعی کر سکتے ہیں؟

سرحدی وفد کی رپورٹ (البشیر)

مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ میں صوبہ سرحد کے تحقیقاتی وفد کے متعلق اخبار الجمعیۃ اور اخبار الامان میں سلسلہ بحث جاری ہے - الجمعیۃ کا یہ بیان ہے کہ صوبہ سرحد کے حالات کی تحقیقات کی رپورٹ قلمبند کرکے مجلس عاملہ میں پیش کی گئی لیکن وہ رپورٹ اس طرح تیار کی گئی تھی جس سے تمام الزام مسلمانان صوبہ سرحد پر عائد ہوتا تھا اس وجہ سے مجلس عاملہ میں اس رپورٹ کی سخت مخالفت کی گئی اس مخالفت کی بنیاد پر رپورٹ کی اشاعت ملتوی کی گئی اور ایک رزولیوشن پاس کرنے پر اکتفا کیا گیا - اخبار الامان کا دعویٰ ہے کہ مجلس عاملہ میں کوئی رپورٹ نہیں پڑھی گئی چونکہ مجلس عاملہ کا تمام کارروائی ... اور پریس کے کسی نمائندہ کو جلسہ میں شرکت کی اجازت نہ تھی - اس وجہ سے مسلمان پبلک کو اور اسلامی پریس کے لئے اصلی واقعات کا معلوم ہونا تو قطعاً ناممکن ہے اس وقت تک ناممکن جب تک کہ مجلس عاملہ کا کوئی رکن اصلی واقعات بیان نہ کرے - پچھلے ہفتہ مجھے دہلی جانے کا اتفاق ہوا - وہاں سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب رکن مجلس عاملہ ... سے ملاقات ہوئی - سیٹھ صاحب اگرچہ مولانا شفیع داؤدی اور مولانا شوکت علی کے ہم خیال ہیں لیکن انہوں نے جلسہ کی کارروائی کے متعلق مجھ سے یہ بیان کیا کہ رپورٹ جلسہ میں پڑھی گئی تھی اس رپورٹ میں ان مظالم کا کچھ ذکر نہیں تھا جو گورنمنٹ کی جانب سے باشندگان صوبہ سرحد پر ہوئے تھے اور ان کے خلاف الزامات بھی تھے - صوبہ سرحد کے باشندوں نے اس کو پسند نہیں کیا کہ ان کے الزامات کی فہرست بیان کی جائے اور انہوں نے کہا کہ رپورٹ میں ان الزامات کے بیان کرنے سے ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمیں اور زیادہ نقصان پہنچے گا - اس وجہ سے رپورٹ کی اشاعت ملتوی کی گئی ہے۔

سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب کی اس گفتگو کو سن کر ہم یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ الجمعیۃ میں جو کچھ کہ مجلس عاملہ مسلم کانفرنس کی کارروائی کے حالات شائع ہوئے ہیں وہ صحیح ہیں اور اخبار الامان جس طرح واقعات کو پیش کر رہا ہے وہ صحیح نہیں ہے - ہماری رائے ہے کہ اب اس بحث کو ختم کرنا چاہئے اور جو کچھ غلطی ہو چکی ہے آئندہ اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔

مسلمانوں کے مطالبات (مدینہ)

اس مسئلہ پر غور کرنے کیلئے سب سے پہلے ہمیں مسلمانوں کے مطالبات کا مطالعہ کرنا چاہئے - ان کی تعداد اس وقت تک زیادہ سے زیادہ ۱۴ ہے - ان میں سے بیشتر مشترک ہیں - مثلاً صوبہ سندھ کی علیحدگی، صوبہ سرحد کو دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق و اختیارات دینا، تہذیب و تمدن، تعلیم زبان اور مذہب کی حفاظت کا قانون بنانا وغیرہ وغیرہ اور بعض مختلف فیہ ہیں - مثلاً پنجاب و بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت برقرار رکھنے کا آئین متعین کر دینا، ملازمتوں میں اور وزارتوں میں قانون و آئین کی رو سے مسلمانوں کو تناسب آبادی کے مطابق حصہ ملنا وغیرہ لیکن مختلف فیہ امور میں اختلاف اصولی اور نظری نہیں بلکہ عملی اور تدبیری ہے - یعنی ہندوستان کا کوئی نہرانی یا نصرانی مسلمان ایسا نہیں جو یہ نہ چاہتا ہو کہ پنجاب و بنگال میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل نہ ہو یا وزارتوں اور ملازمتوں میں مسلمانوں کو حصہ وافر نہ ملے - ہر جماعت اور ہر گروہ ان مقاصد کا طلبگار ہے - اختلاف صرف طریقہ حصول یا ذریعہ طلب میں ہے - حقوق ان امور کو ہندوؤں اور انگریزوں سے طلب کرتے ہیں اور نیشنلسٹ ان امور کو مسلمانوں کی قوت بازو سے حاصل کر لینا چاہتے ہیں اور یہ اس لئے نہیں کہ وہ مسلمانوں کو خواہ مخواہ ہندوؤں کے رحم و کرم یا عہد و جہد کے دھارے پر چھوڑ دینا چاہتے ہیں - بلکہ اس لئے کہ کلی اعتبار سے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں بلکہ آئین و قانون کے ذریعہ ان امور کو محدود کرنے میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔

کوچہ رائمان کی مسجد اور سرکاری بیان (ملت)

مسجد کے احترام کا مسئلہ اسلام کا کوئی بہت زیادہ پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے کہ اس سے لوگ ناواقف ہوں - مسلمان تو مسلمان، شاید ہی کوئی غیر مسلم ایسا ہو جو یہ نہ جانتا ہو کہ مسجد کے صحن میں جوتا پہنکر جانا مسجد کی توہین ہے - جاہل سے جاہل مسلمان بچے سے پوچھ لیجئے اور جب چاہے دیکھ لیجئے کہ وہ مسجد میں جاتے وقت عادتاً جوتا اتار لیگا - ہم اسے ایک لمحہ کے لئے تسلیم نہیں کر سکتے کہ کسی مسلمان پر خواہ وہ کتنا ہی اجڈ اور جاہل ہو ایک منٹ کیلئے بھی ایسی اضطراری کیفیت طاری ہو سکتی ہے کہ اس کے ذہن سے یہ خیال محو ہو جائے کہ وہ اگر جوتا پہنکر مسجد کے صحن میں چلا جائے گا تو اس کی توہین نہ ہوگی کیا مسٹر ڈی گبل اس قسم کی ایک بھی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ کسی گرجے میں کوئی عیسائی کبھی بھی بغیر ہیٹ اتارے ہوئے گھس جائے اور اگر دہلی پولیس میں اس قسم کے افراد موجود ہیں جنہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ مسجد کے صحن میں جوتا پہنکر چلا جانا اس کی توہین ہے "یا وہ ... معاملہ ہے جیسا کہ گزشتہ ہفتہ کے دن پیش آیا" اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں تو ہمیں نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑے گا کہ اس کی یہ بہت بڑی خامی ہے جسے مسٹر ڈی گبل اور مقامی حکومت کو جلد سے جلد دور کرنا چاہئے ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ ان کی اس کمزوری سے دہلی کی حکومت کو آئندہ اور زیادہ دشواریاں پیش نہ آجائیں!

حکومت کے تدبر کا دیوالہ (منیر)

حضرت مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلمائے ہند کو گرفتار کرکے حکومت نے جس بوکھلاہٹ کا مظاہرہ کیا ہے اس پر ہم اظہار خیال بھی نہ کرنے پائے تھے کہ امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مدظلہ العالی کی گرفتاری کی خبر آئی - یہ دونوں وہ محترم ہستیاں ہیں جنکو اگر مسلمانان ہند کا دل و جگر کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا ان دونوں بزرگان ملت کو کروڑوں مسلمان اپنا قائد اعظم مانتے ہیں - ان حضرات کی امن پسندی و صلح جوئی کا سکہ دشمنان دین کے دلوں پر بھی بیٹھ چکا ہے - ان رہنمایان قوم کا احترام والیان ملک اور شاہان عالی مقام بھی کرتے ہیں - اعلیٰ حضرت خسرو دکن ایداللہ دبنصرہ کی جانب سے مفتی اعظم کی خدمت میں خاصہ بھیجا جاتا ہے - مہاراجہ سیف و قلم حضرت امام الہند کے دست مبارک کو بوسہ دیتے ہیں - مگر حکومت وقت کی بوکھلاہٹ کا یہ عالم ہے کہ ان کو اسیر دستگیر کرکے جیل میں بھیج دیتی ہے - ان غیور و بے ضرر ہستیوں پر مصائب کا پہاڑ توڑنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتی۔

جمہوریت چین

(از جناب بدرالدین صاحب چینی متعلم جامعہ ملیہ)

چین میں ایک حقیقی جمہوری حکومت قائم کرنے کے لئے ایک تعمیری پروگرام تیار کیا گیا ہے جس میں پہلا تعمیری کام یہ ہے کہ عوام کے کھانے پینے رہنے سہنے پہننے اوڑھنے اور آمد و رفت کے ساتھ حکومت عوام کے لئے زراعت کی اصلاح کرے تاکہ غریبوں کو کھانا میسر آسکے - روئی کی دستکاری کو ترقی دے تاکہ کافی کپڑا تیار ہو سکے - وسیع پیمانہ پر مکانات تعمیر کرائے تاکہ لوگ آرام سے رہ سکیں، نئی ریلیں، سڑکیں اور نہریں بنائی جائیں تاکہ تجارت کے لئے آسانی ہو سکے۔

دوسرا تعمیری کام ... حکومت کا فرض ہے کہ ان کو تربیت اور ہدایت دے تاکہ وہ یہ سمجھ سکیں کہ کس طرح سیاسی حقوق سے کام لیا جا سکتا ہے۔

تیسرا تعمیری کام یہ ہے کہ اقلیتوں کا خوف اور ڈر دور کرنے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان کے مفاد کی حفاظت کرنے میں حتی الامکان مدد کرے - ان کو یہ بتلائے کہ حکومت خود اختیاری کو کس طرح چلایا جا سکتا ہے - اور مرکزی حکومت میں ان کے کیا حقوق ہیں۔

تعمیری کام ترتیب کے لحاظ سے تین زمانوں میں تقسیم کیا گیا ہے:-

(الف) فوجی عمل کا زمانہ

(ب) سیاسی تربیت کا زمانہ

(ج) دستوری حکومت کا زمانہ

جمہوریت قائم ہونے کے شروع میں ضرور ایک وقت ایسا آتا ہے جس میں اندرونی شورش ہوتی ہے، یعنی فوراً امن قائم ہونا مشکل ہے - ایسی حالت میں ضرورت یہ ہوتی ہے کہ قوجی قوت سے ان شورشوں کو دبا دیا جائے جو جمہوری حکومت کے خلاف پیدا ہوتی ہیں - چونکہ شورشوں کو دبانے کے لئے فوج سے کام لینا پڑتا ہے اس لئے اس زمانہ کو فوجی عمل کا زمانہ کہا گیا ہے۔

سیاسی تربیت کا زمانہ اس وقت شروع ہوتا ہے جس وقت کہ امن قائم ہو جائے - اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب تک تمام ملک میں امن قائم نہ ہو اس وقت تک سیاسی تربیت کا زمانہ شروع نہ ہوگا - اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ضلع میں امن قائم ہو جائے تو اس ضلع کی سیاسی تربیت کا زمانہ اس کے امن قائم ہونے کے وقت سے شروع ہوتا ہے۔

سیاسی تربیت کے زمانہ میں حکومت کو تربیت یافتہ افسران کو مختلف مقامات میں بھیجنا چاہئے، تاکہ وہ باشندوں کی مقامی حکومت کے قائم کرنے اور چلانے میں مدد کریں - مقامی حکومت کا نظام اس وقت مکمل ہوتا ہے جب کہ اس مقام کے رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے تمام ضروریات اور لوازمات مہیا کرے - مثلاً حفاظت کے لئے پولیس کی ضرورت ہے، آمد و رفت کے لئے ریل اور سڑکوں کی ضرورت ہے خبر رسانی کے لئے ڈاکخانہ، تار گھر، لاسلکی خانہ وغیرہ کی ضرورت ہے - اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہاں کے باشندوں کو اصول جمہوریت اچھی طرح سکھایا جائے تاکہ وہ اپنے حقوق کو پہچان سکیں، اور ان کیلئے جا طور پر استعمال نہ کریں، اور جب وہ اپنے مقامی افسران کا انتخاب کرنا چاہیں تو نااہل اور غلط آدمی نہ چنیں - چونکہ اس زمانہ میں عوام کو تمام سیاسی باتیں سکھائی جاتی ہیں، اس لئے اس کو سیاسی تربیت کا زمانہ کہتے ہیں۔

جب عوام کو یہ معلوم ہوگیا کہ ان کی روزانہ ضروریات کیا ہیں، اور ان کو کس طرح اپنے سیاسی حقوق کا استعمال کرنا چاہئے، تو اس وقت دستوری حکومت کا عہد شروع ہوتا ہے، اس عہد کے شروع ہوتے ہی مرکزی حکومت میں پانچ مجالس کا قائم ہونا ضروری ہے، یعنی مجلس نگرانی، مجلس عدالت، مجلس قانون سازی، مجلس معائنہ، اور مجلس عاملہ۔

جونہی دستور کا اعلان کر دیا جائے، مرکزی حکومت کے انتظامات فوراً قومی کانفرنس کے سپرد کر دئے جائیں یا بالفاظ دیگر قومی کانفرنس کو یہ قوت ہو جائے کہ وہ مرکزی حکومت کے افسران کو مقرر کرسکے یا ان کو ہٹا سکے۔

اس میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جمہوریت چین کی حکمت عملی دو قسم پر تقسیم کی گئی ہے ...

(ب) دوسری ... (بیرونی حکمت عملی)

بیرونی حکمت عملی اس کو کہتے ہیں کہ غیر ممالک کے ساتھ کیا کیا جائے اور اندرونی حکمت عملی اس کو کہتے ہیں کہ ملک چین کے اندر کیا کیا جائے۔

(الف) بیرونی حکمت عملی

۱- جمہوریت چین کی بیرونی حکمت عملی میں سب سے پہلا نمبر یہ ہے کہ ایسے تمام غیر مساوی معاہدے جن کی رو سے غیر ممالک چین پر نوآبادیات اور مستعمرات قائم کر سکتے ہیں، انہیں امتیازی حقوق حاصل ہیں کسٹم ہاؤس ان کے ہاتھ میں ہے - اور چین کے اندر وہ اپنی عدالت قائم کر سکتے ہیں، ایسے سب کے سب معاہدے منسوخ کر دئے جائیں اور مساوات کی بنا پر نئے معاہدے کئے جائیں۔

۲- وہ ملک جو کہ اپنی طرف سے تمام امتیازی حقوق چھوڑنے کے لئے تیار ہو، چین اس کے ساتھ "اکرم القوم" کی حیثیت سے سلوک کرے گا۔

۳- چین اور غیر ممالک کے درمیان وہ تمام معاہدے نظرثانی کے قابل سمجھے جائیں گے جو کسی ایک حیثیت سے بھی چین کے مفاد کے منافی ہیں، نظرثانی اس غرض سے کی جائے گی کہ طرفین کی عظمت باقی رہے اور کسی کو نقصان نہ ہو۔

۴- باکسر معاوضہ کی واپس شدہ رقم صرف چین کے تعلیمی کاموں میں خرچ کی جائے گی۔

۵- وہ رقم جو چین میں فساد بپا کرنے کی غرض سے غیر ممالک نے فوجی جنرلوں یا غیر ذمہ دار جماعتوں کو بطور قرض دیا ہے، جمہوریت چین اس کی ادائیگی کی ذمہ دار نہیں ہے۔

۶- جب تک غیر قومیں چین کے سیاسی مفاد کا لحاظ کرتی رہیں گی اس وقت تک وہ قرضہ جو چین کو دیا گیا ہے، واپس کر دیا جائے گا۔

۷- ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں اجتماعی ادارات، تعلیمی ادارات، بنکنگ کارپوریشن اور ایوان تجارت کے نمائندے شامل ہوں اور اس میں اس بات پر غور کیا جائے کہ غیر ممالک کے قرضہ کو کس طرح ادا کیا جائے - اور چین کو غیر ممالک کے معاشی قیود اور بندشوں سے کیسے چھوڑایا جائے۔

(ب) اندرونی حکمت عملی

۱- مقامی اور مرکزی حکومت کے درمیان، قوت کی تقسیم میں کوئی توازن قائم رکھا جائے - وہ معاملے جو کل ملک سے تعلق رکھتے ہوں ان کا فیصلہ مرکزی حکومت کے ماتحت ہو - اور وہ معاملہ جو صرف مقامی حیثیت رکھتے ہوں، مقامی حکومت کے سپرد کر دئے جائیں۔

۲- ہر صوبہ کے باشندوں کو اپنے صوبہ کے دستور و قوانین بنانے کا خود اختیار ہو اور اپنے صوبہ کے لئے افسران کا انتخاب وہ خود کریں لیکن ... اور مرکزی دستور کے مخالف نہ ہو - صوبجاتی حکام کا فرض ہے کہ وہ عدالتی نظام کے ماتحت صوبجاتی کاموں کی نگرانی کرے اور مرکزی حکومت کی ہدایت کے مطابق امور سلطنت چلائے۔

۳- ہر ضلعی حکومت کو ایک مستقل حکومت سمجھا جائے - ہر مستقل حکومت کو یہ حق ہوگا کہ وہ اپنے افسران کا انتخاب کرے، یا ان کو عہدوں سے معزول خود کرے، اور قوانین کے بنانے اور ترمیم کرنے میں اپنے اختیار سے کام لے۔

زمین کا لگان، اور زمین کی پیداوار اور قیمت میں اضافہ، اور وہ تمام منافع جو جنگلوں نہروں اور کانوں سے حاصل ہوتے ہیں، مقامی حکومت کے خزانہ میں داخل کیا جائے تاکہ انکو مقامی صنعت و حرفت کی ترقی دینے، غریبوں ضعیفوں، یتیموں اور بھوکوں کی ...

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین خشک میوے لنگی - رومال (پشاوری مشہدی یزدی) کلاہ - پنکھے - چپلیاں - نسوار سرکہ انگوری چائے سبز - اصلی میوہ اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے - چار آنہ کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے - منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

دلہن بہار تیل

ایک سو روپیہ انعام اس کو دئے جائیں گے جو ہمارا یہ کارآمد دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کرے گا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

عید کی خوشی میں عید کے روز ... اس کو آپ کو دیکھ کر خوش ہو گے ... بالوں کو گھنا اور لمبا کرتا ہے ... گرمی فوراً دور کرکے دل کو تسکین دیتا ہے ...

قیمت صرف ایک روپیہ ... علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

شربت فولاد

... معدہ کو قوت دیتا ہے ... خون صالح پیدا کرتا ہے ...

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

... بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے ...

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ...

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء ...

ملنے کا پتہ حکیم مولوی نظیر علی (لکھنوی) پوسٹ بکس نمبر ۵۷ دہلی

دمہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ ... جڑی بوٹی کی دوا ... پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سمری دربھنگہ

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ... اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

قرابادین مفید عام

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ...

قرابادین مفید عام ... قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو یہی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد، مجلد پارچہ ... مجلد چرم ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم خاشدہ ... علاوہ محصولڈاک مجلد پارچہ ... مجلد چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

عدن کی قدیم تاریخ کا ایک ورق

بندرگاہ عدن کی زرخیزی اور تجارتی مرکزیت

موجودہ اور قدیم عدن کی عظمت کا موازنہ

قدیم زمانہ میں عدن یونانیوں میں بہت مشہور و متعارف تھا اور ان کی زبان میں عدن کو "یوڈامن" کہا جاتا تھا۔ قدیم تاریخ اور آثار سے پتہ چلتا ہے کہ جس زمانہ میں یونانی اور رومی باشندے بحری سفر کر کے مصر کے راستہ سے اوتیانوس کی آبادیوں میں آتے تھے اس وقت کسی ہندوستانی کا قدم عدن اور اس کے اطراف میں نہیں آیا تھا۔ ایسے زمانہ میں یونانی عدن کے پانی میں کشتیوں کے ذریعہ سوار ہو کر آتے تھے کیونکہ ...

... کی گزشتہ عظمت و شان کو خاک میں ملاتی ہیں!

مورخ جیوون اپنی قدیم تاریخ میں لکھتا ہے کہ عدن کی بندرگاہ کے شہر صنعاء اور مآرب کے بازاروں میں عطریات۔ ماکولات اور بیش قیمت پتھروں سے لدے ہوئے اونٹ ہر وقت گشت کرتے رہتے ہیں اور یہاں سے پیٹرا اور دمشق کے بازاروں میں یہ اشیاء پہونچائی جاتی ہیں۔

مورخ حینی لکھتا ہے کہ "عدن میں مختلف الوان اور لغات کے لوگ آباد ہیں۔ اور بابل کی طرح یہاں لوگوں کا ازدحام رہتا ہے" ...ء کے بعد رومی اور سبائی بادشاہوں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ان میں سے ہر بادشاہ کی یہی کوشش ہونے لگی کہ تمام تجارتی مال و اسباب اسی کی قلمرو میں آکر فروخت ہو۔ رومیوں کی یہ ند بیر کہ ان کا ملک تجارتی مرکز قرار پائے کامیاب نہ ہو سکی۔ (النور)

عربی میں شاہنامہ اور عمر خیام کی رباعیات

ادبیات ایران سے فضلائے مصر کی دلچسپی

رباعیات حکیم عمر خیام اور شاہنامہ فردوسی کے تراجم یورپ کی مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ عمر خیام کی رباعیات کا ترجمہ مرحوم نورالدین مصطفےٰ بک (جو ترکوں میں ایک مشہور ادیب ہیں) نے کیا تھا۔ اب شاہنامہ فردوسی کا ترجمہ آقا عبدالوہاب عزام مصری نے عربی زبان میں کیا ہے آقا موصوف فارسی زبان سے بے مثل ماہر اور ادبیات ایران کے یگانہ فاضل ہیں۔ اس علمی خدمت کے صلہ میں حکومت نے آپکو ڈاکٹر کا خطاب عنایت کیا ہے۔ اور آپکو وزارت معارف کے عہدہ پر مامور کر دیا گیا ہے۔ (جریدۃ القاہرہ)

عراق سے ترکی اور ایران کا معاہدہ

ترکی حکومت نے عراقی حکومت سے بعض دفعات کے ماتحت معاہدہ کر لیا ہے جس کی بنیاد تجارت اور صنعت و حرفت ہے۔ اسی طرح ایران سے بھی عراق کو مکمل معاہدہ ہو گیا ہے۔ (البلاغ)

روسی حکومت سے مسلمانوں کی درخواست

حکومت کا شکریہ اور مزید احتیاط کا مطالبہ

عشق آباد (روس) کا ایک عربی جریدہ رقمطراز ہے کہ باکو کے مسلمانوں نے صدر جمہوریہ روس کی خدمت میں ایک درخواست گزاری ہے جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے معابد و مساجد اور اوقاف سے وہ سلوک نہ کرے جو عیسائیوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو بدستور آزاد رکھے اور ان کی روایات میں کسی قسم کی مداخلت نہ کرے۔ درخواست میں روسی حکومت کا شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے کہ اس نے مسلمانوں کے ساتھ اب تک رواداری کا برتاؤ کیا ہے اور ...

... سے بڑھتی جا رہی ہے۔ اخبار ندکور اس درخواست پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ روسی گورنمنٹ کی طرف سے اس کا جواب خاطر خواہ ملیگا کیونکہ اب تک روس کے مسلم باشندوں نے نظام حکومت کے خلاف کبھی باغیانہ تحریک بیدار نہیں کیا ہے۔ (الشرق)

ریف میں محاکم شرعیہ کا قیام

جدید اسپینی حکومت مسلمانوں سے مطمئن ہے

کسی زمانہ میں ریف ایک مجہول اور غیر معروف مقام تھا اور سوائے قرب و جوار کے باشندوں کے کوئی شخص بھی اس کی اہمیت سے واقف نہ تھا مگر جب سے غازی اسلام امیر الاحرار سیدی عبدالکریم ریفی نے حرکت استقلال کا آغاز کیا اور اسپینی اور فرانسیسی جور و استبداد کے خلاف علم جہاد بلند کیا اس وقت سے دنیا کا گوشہ گوشہ ریف کے نام اور کام سے واقف ہو گیا ہے۔ غازی اکبر عبدالکریم جزیرہ ملی یونین میں نظر بند ہیں مگران کی توجہ برابر اپنا کام کر رہی ہے اور لطف یہ ہے کہ موجودہ فرانسیسی حکومت مسلمانوں سے بالکل خائف نہیں اور ان کی جائز حرکتوں کو شبہ نگاہ سے دیکھتی ہے کیونکہ موجودہ جمہوریت بہت سیر چشم اور کشادہ دل واقع ہوئی ہے اور وہ جانتی ہے کہ اس قسم کی حرکتیں ریفی مسلمانوں کے فطری اوصاف ہیں جن کو کوئی طاقت کچل نہیں سکتی۔

اب عربی اخبارات سے معلوم ہوا کہ ریفی مسلمان اپنے حدود میں محاکم شرعیہ قائم کر رہے ہیں تاکہ عدالتوں میں اسلامی روایات کے ماتحت مقدمات کا فیصلہ ہو۔ شرعی محاکم کے قیام کی اطلاع اسپینی حکومت کو بھی دیدی گئی ہے جس نے اب تک کوئی اختلاف ظاہر نہیں کیا امید ہے کہ جمہوریہ اسپین ریفی مسلمانوں کے اس مذہبی اقدام کو نظر تحسین دیکھیگی اور اخلاقی امداد دینے سے بھی کوئی دریغ نہ کریگی۔ (الزہراء)

حجاز میں ایک پراسرار مسیحی مشنری

بیک بینی دو گوش نکالدئے گئے

عسیر کے علاقہ میں ایک نووارد شخص نے آکر ڈیرہ جمایا۔ یہ شخص عربی۔ بولنے پر پورا قادر تھا۔ مگر اس کی بعض حرکات سے عربی قبائل کو شک ہو گیا۔ ابتداء میں لوگوں کا خیال تھا کہ یہ جاسوس ہے جو سرزمین عرب میں استعمار کا بارود پھیلانے آیا ہے مگر اس کی تلاشی لینے اور خود اس کے اقرار کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ جاسوس تو نہیں البتہ پیغمبر فلسطین کی ایک مقدس بھیڑ ہے جو عربوں میں نصرانیت کی تبلیغ کرنے آئی ہے۔ تلاشی لینے پر مشنری صاحب کے پاس سے انجیل کی متعدد کاپیاں نکلیں اور کچھ خطوط برآمد ہوئے جو کلیسائے فرانس کے نام روانہ کئے جانے والے تھے۔ اس پراسرار شخص کی موجودگی نے عربوں کو سخت مشتعل کر دیا۔ آخر بارسوخ اور معزز عربوں کے بیچ میں پڑنے سے یہ فیصلہ ہوا کہ ان کو بیک بینی و دو گوش سرزمین عرب سے باہر نکالدیا جائے۔ چنانچہ پولیس کی ایک جمعیت نے بحفاظت تمام پادری صاحب کو اپنی حدود سے خارج کر دیا۔ معلوم ہوا کہ پادری صاحب اپنی ناکامی پر آنسو بہاتے ہوئے سیدھے اٹلی کو سدھارے۔ (الشعب)

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں مصری نمائندہ کی تجاویز

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں فخری پاشا مندوب مصر نے حکومت مصر کی طرف سے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی ہیں:

(۱) مادی اور عسکری طاقت مجلس اقوام کے ماتحت کر دی جائے۔

(۲) تمام بری۔ بحری اور ہوائی آتش اسلحہ کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے۔

(۳) دفاعی اسلحہ کی تخفیف اس حد تک کر دی جائے کہ اس کا اثر سیاسی مصالح پر نہ پڑے۔ (البلاغ)

شاہ فیصل سے مسولینی کا نداق

اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے اپنی تصویر شاہ فیصل کی خدمت میں تحفہ کے طور پر روانہ کی ہے۔ یہ تصویر ایک عمدہ اور قیمتی فریم میں نصب کی گئی ہے۔ حکومت اٹلی کے ایک نمائندہ نے شاہ فیصل کی خدمت میں اس عجیب و غریب تحفہ کو پیش کرنے کا فخر حاصل کیا۔ (الاہرام)

کردی بغاوت کے سردار کا نقل مکان

بغداد کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے کہ شیخ سلطان (کردیوں کے باغی لیڈر) جو عراق میں آکر پناہ گزین ہو گئے تھے وہاب سلیمانیہ سے کرکوک کو نقل مکان کر گئے ہیں۔ (جریدۃ القاہرہ)

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک گمراہ کن پمفلٹ کی اشاعت

نامہ نگار الجمعیۃ کا مدلل و مسکت جواب

(۲)

ہر شخص بآسانی دیکھ سکتا ہے کہ ۵ جنوری ۱۹۳۲ء کے خط میں جسے ہم نے مولانا شفیع داؤدی ہی کی فرمائش کے مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۲ء کے "ہندوستان ٹائمس" سے لفظ بلفظ نقل کر دیا ہے کسی ایک جگہ بھی مسلم کانفرنس کی قرارداد کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مولانا شفیع داؤدی کا یہ فرمانا کہ سر اول نے اس خط میں لکھا تھا کہ وہ چیف کمشنر صوبہ سرحد سے "مسلم کانفرنس کی قرارداد کے مطابق" ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہیں ...

ہو سکتی تھی تو انہیں اسی وقت یہ کہنا چاہئے تھا کہ بیشک ہم چیف کمشنر صوبہ سرحد کی دعوت پر گئے تھے لیکن دعوت کا مفہوم یہ نہیں تھا جو اردو داں پبلک عام طور پر سمجھتی ہے بلکہ اس کا مفہوم کچھ اور ہی تھا جو انگریزی کی رسمی مراسلت کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے یہ دور کی کوڑی جو وہ آج نکال کر لائے ہیں انہیں اسی وقت نکالنی چاہئے تھی اور دعوت کا نام سنکر کانوں پر ہاتھ رکھنے کے بجائے دینا یہ بیان اس وقت پبلک ...

... خلاصہ کیا ہے۔ وہ ان کی دیانت اور ایمانداری کا ایک مبین ثبوت ہے اب اس خلاصہ کی بنا پر جو استدلال وہ کر رہے ہیں اس کے متعلق خود قارئین کرام فیصلہ کر سکتے ہیں اگر مولانا شفیع داؤدی کا دعویٰ صحیح ہوتا کہ سر اول کے خطبہ سے ان کی صفائی ہوتی ہے تو وہ پورا خط نقل کرنے میں ہرگز تامل نہ کرتے یا کم سے کم اس کا خلاصہ ہی صحیح الفاظ میں پیش کر دیتے۔ مگر انہوں نے اول تو پورا خط نقل نہیں کیا اور پھر کچھ خلاصہ کیا وہ سر اول کے خط کے بجائے خود اپنے خیالات کا خلاصہ تھا۔

مسلم کانفرنس پر افتراء

پھر اگر مولانا شفیع داؤدی کے اس بیان پر ایک دوسرے پہلو سے غور کیا جائے تو بھی ان کی مغالطہ انگیزی ظاہر ہو جاتی ہے۔ فرض کر لیجئے کہ مولانا شفیع داؤدی نے جو کچھ لکھا ہے وہ سر اول کے خط کا خلاصہ نہیں ہے بلکہ محض واقعہ کے طور پر یہ بتایا ہے کہ سر اول نے مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کے مطابق چیف کمشنر سے ٹیلیفون پر گفتگو کی تھی ...

انکار کے بعد اقرار

جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں مولانا شفیع داؤدی کو پہلے تو دعوت ہی سے انکار تھا انہوں نے اپنا ورود ایک تار میں چیف کمشنر کی دعوت موصول ہونے کی پرزور تردید کی تھی اور اسوسی ایٹڈ پریس کے بیان کو گمراہ کن بتا کر اسے یہ دھمکی دی تھی کہ وہ اس پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ کر دیں گے۔ ...

دور کی کوڑی

دعوت کا اقرار کرنے کے بعد جس پر مولانا شفیع داؤدی مجبور ہو گئے تھے انہوں نے ایک اور طریقہ یہ اختیار کیا کہ لفظ دعوت کا مفہوم ہی بدل دینے کی کوشش کی چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"ان اخبارات نے اس خط میں "انوٹیشن" ہی کا ایک لفظ ایسا ملاحس سے انہوں نے جان بوجھ کر ہمارے گرد کذب و افتراء کا جال بننا شروع کر دیا حالانکہ یہ لوگ اس سے ناواقف نہیں ہیں کہ انگریزی کی رسمی مراسلت میں بھی یہ لفظ عام طور پر مستعمل ہوتا ہے اور اس کا مفہوم سیاق عبارت سے مختلف نہیں لیا جا سکتا۔"

...

الجمعیۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۰ ہجری

فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ

حکومت ہند کا ایک اور اعلان

۹ مارچ کو نئی دہلی سے ایک سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے جس میں ایک مرتبہ پھر حکومت کی طرف سے یہ اطمینان دلایا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت بہت جلد فرقہ وار مسئلہ کا تصفیہ کرنے والی ہے اس بیان کے الفاظ یہ ہیں کہ

حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ فرقہ وار تصفیہ نہ ہو سکنے سے اس پروگرام ...

ہے اور نتیجاً یہ کہ پوری اکثریت کو ناراض کر کے وہ نظام حکومت کو قائم نہیں رکھ سکتی بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ صوبہ وار خود مختاری کا ذکر کیا جا رہا ہے اور مختلف صوبوں میں مختلف قوموں کی اکثریت ہونے والی ہے حکومت کے لئے یہ طریق عمل قطعاً غیر ممکن ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا اتحاد کر کے اور ...

طفل تسلیاں

اور جب اس کا اعادہ کیا جاتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے مطمئن نظر آنے لگتے ہیں۔

دوسری طرف حکومت کی ترکیب یہ ہے کہ وہ اس وقت تک ان گمراہ مسلمانوں کو الجھائے رکھنا چاہتی ہے جب تک کہ دستور سازی کے کام کا وہ حصہ پورا نہیں ہو جاتا جس کا تعلق ہندوستانیوں سے ہے گول میز کانفرنس میں بھی ہوا کہ اس نے کوئی صاف وعدہ مسلم حقوق کے متعلق نہیں کیا، پھر اس کے بعد گول میز کی ہیئتوں کے اعلان کے وقت بھی ہوا کہ اس نے حقوقیوں کو محض یہ کہہ کر ٹلا دیا کہ ہم فرقہ وار تصفیہ خود کر دیں گے۔ اور اب بھی یہی ہو رہا ہے کہ جب کبھی دنیا کو دکھانے کے لئے حقوق کا شور مچاتے ہیں وہ فوراً اسی اعلان کو پھر سے دہرا دیتے ہیں جو وزیر اعظم نے دسمبر میں کیا تھا۔ ہنوز روز اول ہے اور نتیجہ کچھ نظر نہیں آتا۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت اسی طریقہ کو آخر تک جاری رکھے گی اور جب مسلمانوں، ہندوؤں، سکھوں اور اچھوتوں سے اپنا کام کرائے گی اور دنیا کو دکھا چکے گی کہ ان تمام قوموں کے اشتراک عمل سے دستور مرتب کیا گیا ہے تو آخر میں فرقہ وار مسئلہ کے حل کا اعلان کر دیگی اور پھر کسی مخالفت کی پرواہ نہ کرے گی۔ جو کچھ حکومت کو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ اس کا حل کسی قوم کے لئے بھی من و عن قابل تسلیم نہ ہو گا اس لئے وہ اپنے مخالفین کو اس وقت موقع دینا نہیں چاہتی ہے۔ جب دستور مسائل بھی ان کی امداد سے طے ہو چکے گی اس وقت اپنے تیے ہی میز پر رکھ دے گی۔ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ اور آخر میں سر توم کے عافیت پسند دلوں کو چار و ناچار تعاون کرنا ہی پڑے گا کیونکہ پھر ان کے عدم تعاون کے لئے کوئی چیز باقی ہی نہ رہے گی۔

ہم اس قدر لکھ چکے تھے کہ سر محمد اقبال صدر لاہور مسلم کانفرنس کا خطبہ صدارت اور مسلم کانفرنس کی بعض تجاویز موصول ہوئیں ہم انشاء اللہ ان کے متعلق آئندہ اظہار خیال کریں گے۔

مسلم حقوق کی وضاحت اور سیاسی تنظیم کا پروگرام

برطانیہ کی راست بازی تلون مزاج پالیسی سے بدل رہی ہے

آل انڈیا مسلم کانفرنس میں سر اقبال کا خطبہ صدارت

لاہور ۱۲ مارچ - آل انڈیا مسلم کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے سر محمد اقبال نے فرمایا کہ ہم اس جگہ اس سوال کا حل سوچنے کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ آیا اس تحریک کو جو ہم نے جاری رکھا ہے جس نے اب تک برطانیہ کی مشکلات کو رفع کیا ہے کوئی اور صورت اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ...

... سے انصاف کی امید رکھیں جو اس ملک کو مسلمانوں سے لینے کے دن سے ہی سوچ رہے ہیں کہ ہمارا کام ہندوستان میں غیر جانبدارانہ توازن قائم رکھنا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم برطانوی ہمت اور راست بازی ایک دم تلون پذیر پالیسی سے اس طرح بدل گئی ہے کہ لوگوں کے دل میں اعتماد قائم نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں وہ صرف اپنی حیثیت کو مستحکم بنانا چاہتے ہیں۔ اس نے مسلمانوں کو اپنے مفاد کا فیصلہ کرنا ہے اور یہ وہ مسئلہ ہے جو کانفرنس کے کھلے اجلاس میں طے پانا چاہئے ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ میں سب سے زیادہ نازک وقت آگیا ہے۔ اب آپ اپنا فرض ادا کریں یا اپنے وجود کو مٹا دیں۔

مسلم کانفرنس میں منظور شدہ تجاویز

دو ماہ کے بجائے حکومت کو تین ماہ کا نوٹس

لاہور ۱۳ مارچ - بذریعہ ٹیلیفون خبر ملی ہے کہ آج شام کو مسلم کانفرنس میں بعض قوم پرور مسلمانوں نے برطانیہ کے خلاف نعرے بلند کئے لیکن وہ بہت جلد خاموش کر دئے گئے۔ آج کے اجلاس میں دو قرارداد میں منظور کی گئیں پہلی قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ تمام ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک تہائی ملازمتیں دی جائیں۔ دوسری قرارداد میں حکومت سے درخواست کی گئی کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات فوراً منظور کرلے اور تین ماہ کے اندر اندر فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ کر دے دسبجکٹ کمیٹی کے اجلاس میں دو ماہ کی میعاد مقرر کی گئی تھی)۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایک جاہل بے نمازی ... ہے اس کے نان و نفقہ کا خیال نہیں رکھتا ...

...

الجواب

...

استفتاء

...

الجواب

...

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ منیجر

دارالحکومت

حضرت صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی جیل میں سزا کے بعد اعزا سے پہلی ملاقات

دہلی ۱۹ مارچ۔ حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کو ڈیڑھ سال سخت کی سزا دیدی گئی۔ اس خبر نے تمام مسلمانوں میں اضطراب و بے چینی پیدا کر دی ہے۔

نصائح

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا دہلی جیل سے تبادلہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند سے دہلی جیل میں ملاقات

سابق جوائنٹ سکرٹری مجلس احرار اسلام دہلی

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا مقدمہ

وکلاء کی بحث آئندہ پیشی ۲۴ مارچ

یکم اپریل کو یوم احترام مساجد

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب کی تشریف آوری

دہلی جیل سے متعدد خواتین کا تبادلہ

خواتین کو جبراً لاری میں بٹھایا گیا

خواتین کیساتھ بدسلوکی۔ اسمبلی میں تحریک التوا

دہلی ۱۹ مارچ۔ کل شب جبکہ لیڈی سیاسی اسیران دہلی جیل سے انبالہ اور لدھیانہ بھیجی جارہی تھیں تو ایک خطرناک صورت پیدا ہوگئی۔ پونے آٹھ بجے دو موٹریں جن میں سے ایک مسلح پولیس سے بھری ہوئی تھی اور دوسری سامان لے جانے کے لئے خالی تھی جیل کے دروازے پر آپہنچیں۔

حافظ صادر علی صاحب کی گرفتاری

مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی گرفتاری

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت ہند کا بیان

گذشتہ اعلانات کا اعادہ اور عارضی اسکیم کی پیشکش

مسلم مطالبات سے حکومت کی چشم پوشی

سرکاری کمیونکے مظہر ہے کہ:۔ ملک معظم کی حکومت کی توجہ اس امر پر منعطف ہوئی ہے کہ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی فرقہ وارانہ مسئلہ کو طے نہ کر سکی اور اس کے صدر نے اس کی جو خواہش اس وقت تک پہنچائی تھی کہ ملک معظم کی حکومت ہی اس کا فیصلہ کردے اس پر غور کیا گیا۔

عارضی اسکیم کی پیشکش

جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کے وفد کا الہ آباد میں خیر مقدم

دستور کمیٹیوں کے بائیکاٹ کا فیصلہ

بہار مسلم کانفرنس کی تجویز

بمبئی میں ہندو مسلم فساد

لاٹھیوں اور اینٹوں کا استعمال

ریزیڈنسی کا علاقہ نظام کو واپس دیدیا گیا

حکومت ہند کا فیصلہ

حکومت کو صرف "دو ماہ" کا نوٹس

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی قرارداد

پنجاب میں مسلمانوں کے لئے پچاس فیصدی ملازمتیں

سکھوں کا بے جا اضطراب

حکومت بھی مسلمانوں کے مطالبات منظور نہیں کرتی

مسلمانوں کو کونسا راستہ اختیار کرنا چاہئے

مسلم کانفرنس میں صدر استقبالیہ کمیٹی کی تقریر

یوپی میں گرفتاریوں کی مجموعی تعداد

سہارنپور لکھنؤ اور علی گڈھ میں احرار کی سرگرمیاں

سرحد پر قبائل کا دوبارہ اجتماع

فقیر علی نگر جنڈول پر حملہ آور ہونے والے ہیں

سرکاری طیاروں سے قبائل پر زبردست گولہ باری

گاندھی جی کے پروگرام کو بالکل کچل دیا جائے

مسٹر چرچل کی شرافت کا نمونہ

چین اور جاپان کی جنگ کا تصفیہ

شرائط صلح اور فوجوں کی واپسی

سرکاری محصل پر دیہاتیوں کا حملہ

اسکول میں افسر کو جان بچانی پڑی

مدراس میں کل سیاسی گرفتاریاں

جرمانہ میں ۹۲ ہزار روپیہ وصول ہوا

پنجاب میں مسلمانوں کیلئے پچاس فیصدی ملازمتیں

فرقہ وارانہ نمائندگی کے متعلق پنجاب کونسل کا فیصلہ

ودیا ساگر کے ایک طالب علم کی گرفتاری

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

وزیر اعظم برطانیہ کا استعفیٰ؟

انگلستان کے سیاسی حلقوں میں خیال آرائیاں

بموں کے سلسلہ میں ایک طالب علم کی گرفتاری

شہر بھر میں تلاشیاں اور گرفتاریاں

ہندو مسلم اتحاد کیلئے مشترکہ میلہ کی تجویز

انگلستان کو مزید سونے کی روانگی

ہندوستان میں حکومت ہند کی انتظامی کارگذاریاں

داروگیر کا لامتناہی سلسلہ گوشہ گوشہ میں گرفتاریاں

بنارس ۱۹ مارچ۔ شری بیت پرکاش ڈکٹیٹر پراونشل کانگریس کمیٹی کو کل زیر دفعہ ۱۷ (اب) ترمیم ضابطہ فوجداری خلاف قانون انجمن کا ممبر ہونے کے الزام میں ایک سال قید سخت اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا دے دی گئی۔

گول میز کمیٹیوں کے متعلق صحیح راہ عمل

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کا اعلان

کشمیر کے لئے مزید برطانوی فوج

مندروں کو آگ لگانے پر جرمانہ

قادیانی مناظر کی بدحواسی
"قرآن میرے لئے حجت نہیں"

حال ہی میں ماسٹر محمد ادریس صاحب مناظر اسلام کا ایک زبردست مباحثہ قادیانیوں کے مناظر ماسٹر محمد حسن آسان کے ساتھ دہلی میں ہوا۔ مناظرہ کا موضوع یہ تھا کہ آیا انبیائے کرام سے اپنے الہاموں کے سمجھنے میں غلطی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اسلامی مناظر نے اپنا مسلک صاف صاف واضح کر دیا کہ کسی پیغمبر کو اپنے الہام کے سمجھنے میں غلطی نہیں لگی۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی پیغمبر اپنے الہام کو آخر تک نہ سمجھا ہو اور پھر خدا نے ان کو مطلع کیا ہو۔ قادیانی مناظر نہایت چالاکی اور خیرہ چشمی سے یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ انبیائے کرام سے بھی اپنے الہاموں کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کے اکثر پیشینگوئی الہام باوجود تحدی کے غلط اور جھوٹے ثابت ہوئے اس لئے قادیانی اصحاب مرزا صاحب کی اس ضلالت پر پردہ ڈالنے کے لئے انبیائے کرام پر الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر مرزا جی کی پیشگوئیاں پوری نہ ہوئیں تو کیا ہوا دیکھو انبیاء کی پیشگوئیاں بھی تو پوری نہیں ہوئیں الغرض قادیانی مناظر نے جس وقت قرآن شریف کی ایک آیت سے یہ استدلال کیا کہ نبی الہام کے سمجھنے میں غلطی کر سکتا ہے تو اسلامی مناظر جناب ماسٹر ادریس صاحب نے مطالبہ کیا کہ آپ قرآن عزیز سے بجائے غلط استدلال کرنے کے یہ دکھائیں کہ انبیائے کرام سے غلطی ہو سکتی ہے۔ میں تاویلات و تحریفات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس پر قادیانی مناظر محمد حسن نے کہا کہ "قرآن مجھ پر حجت نہیں ہے" اس پر اسلامی مناظر نے کہا کہ اچھا اگر تم پر قرآن شریف حجت نہیں تو تم یہ بات تحریر کر دو چنانچہ قادیانی مناظر نے بدحواسی اور اضطراب کی حالت میں یہ تحریر لکھ دی جو مندرجہ ذیل ہے:-

"چونکہ میں بطور معترض کے پیش ہوا ہوں اور آپ جواب دینے سے گریز کرتے ہیں اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ قرآنی قانون مجھ پر حجت نہیں مجھے دہریہ سمجھو"
محمد حسن

گویا یہ ایک اصولی بات ہے کہ جو شخص بھی معترض ہو وہ اپنے مسلمات سے انکار کر دے۔ افسوس ہمارے قادیانی علم کلام کاش قادیانی حضرات صاف صاف اعلان کر دیں کہ جب ہم آریوں عیسائیوں اور مسلمانوں پر معترض ہوں گے تو قرآن کی حجت ساقط ہو جائے گی اور ہم اپنے مسلمات سے دستبردار ہو جائیں گے۔

ہم مرزا بشیر محمود احمد خلیفہ قادیان کو مطلع کرتے ہیں کہ وہ خدا را ایسے بگڑے مناظروں کو ہمارے مقابلہ میں پیش نہ کیا کریں کسی ایسے شخص کو ہمارے مقابلہ پر لائیں جو کم از کم آداب مناظرہ سے تو واقف ہو۔ قادیانی مناظر کا یہ اقرار کہ قرآن مجھ پر حجت نہیں۔ قادیان کی شہ رگ پر ایک کاری ضرب ہے۔

ہم انجمن اصلاح المسلمین کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ماسٹر محمد حسن صاحب آسان سے کوئی مباحثہ نہ کریں۔ جب تک وہ اپنے مسلمات نہ پیش کرے۔

یکے از حاضرین مجلس

کوچہ رحمان کی مسجد کی توہین
ینگ انڈیا سوسائٹی کی تجاویز

ینگ انڈیا سوسائٹی کا غیر معمولی اجلاس آج بتاریخ ۱۹ مارچ کو بوقت ۹ بجے شب دفتر سوسائٹی بصدارت جناب شیخ عمر او صاحب سوداگر منعقد ہوا۔ آج کے اجلاس میں کوچہ رحمان کی مسجد کا واقعہ زیر بحث تھا۔

محمد سعید صاحب آزاد نے سوسائٹی کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سوسائٹی کسی تحریک کے زیر اثر نہیں ہے۔ بلکہ اپنے مذہب اور قوم کی خدمت کرنا مقصد ہے۔ اس کو کسی طاقت یا کسی فرقہ یا حکومت سے الجھنا مقصود نہیں۔ مگر مذہب کے مقابلہ میں اپنی صحیح رائے ظاہر کرنا ضروری سمجھتی ہے اس کے بعد محمد خلیل صاحب کمہوری نے ایک موثر تقریر مسجد کوچہ رحمان کے متعلق کی۔ اس کے بعد ایک تجویز مولانا موصوف نے اور دوسری حکیم محمد ابراہیم صاحب نے پیش کیں جو بالاتفاق رائے منظور ہوئیں۔

(۱) ینگ انڈیا سوسائٹی کا یہ غیر معمولی اجلاس پولیس کی اہانت آمیز رویہ کے خلاف جو اس نے کوچہ رحمان کی حوض والی مسجد کے ساتھ روا رکھا ہے نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایسے ناعاقبت اندیش و مذہب سے بے بہرہ افسروں کو جن کی سرکردگی میں یہ ...

مولوی حفیظ الدین صاحب کی تشویش انگیز علالت
آپ کا وزن ۲۴ پونڈ کم ہو گیا ہے

محمد سعید آزاد سکرٹری ینگ انڈیا سوسائٹی

رہنمائے ملت حضرت مولوی حبیب الرحمن صاحب صدر آل انڈیا احرار اسلام کے برادر مکرم حضرت مولانا حفیظ الدین صاحب لدھیانوی کی صحت کے بارہ میں معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ صحت خراب ہو گئی ہے۔ تین ماہ میں ۲۴ پونڈ وزن ان کا کم ہو گیا ہے اور آنکھوں کی بصارت بھی کمزور ہو گئی ہے۔ وجع المفاصل کا مرض بہت بڑھ گیا ہے جس سے ان کو چلنے پھرنے میں بھی دشواری ہے۔ بواسیر کے باعث ہر وقت خون بہتا رہتا ہے اور سر درد دائمی صورت اختیار کر گیا ہے۔ یہ سب حالات اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ان کے ساتھ سلوک ان کی حیثیت کے مطابق نہیں کیا گیا۔ ایک مہینے کے قریب ہوا کہ ان کے سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو لکھا گیا تھا کہ مولانا موصوف دس میں بلدیہ ...

ایک مسلمہ بزرگ اور رہنمائے قوم ہونے کے علاوہ وہ دہلی کے متمول عالم اور مذہبی مقتدا ہیں ان کا معیار معیشت نہایت بلند ہے۔ ان کو سی کلاس میں رکھنا خطرناک باعث ہے۔ ان کو ان کے سٹیٹس کے مطابق اے کلاس میں رکھا جاوے ... کوئی جواب نہیں دیا ... مولانا موصوف ... کی صحت مخطوط ہو گئی ہے ... لدھیانہ کے مسلمانوں میں سخت اضطراب و بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ حکام کو چاہئے کہ مولانا موصوف کی صحت کے متعلق جلد از جلد اعلان کرے۔ اور ان کو ان کی معیار معیشت کے مطابق اے کلاس دیکر خرابی صحت کو روکنے کی تدبیر ...

محکمہ ڈاک و تار کے مسلم ملازمین کی کانفرنس
مقررہ پروگرام

آل انڈیا مسلم پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف کانفرنس کا دوسرا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۳۲ء کو زیر صدارت سر عبدالقادر ... منعقد ہو رہا ہے کانفرنس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۲۵ مارچ ۱۹۳۲ء بروز جمعہ کانفرنس کی کونسل کا اجلاس۔ ۱ بجے صبح سے ۲ بجے تک کھلا اجلاس ۸ بجے سے ... سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس ... بجے شب تک۔

۲۶ مارچ بروز ہفتہ: سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس۔ ۸ بجے صبح سے ... تجاویز ... کا اجلاس ... بجے شب تک۔

۲۷ مارچ بروز اتوار: سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس ۸ بجے صبح سے گیارہ بجے تک۔

تجاویز۔ اور تقاریر۔ دو بجے دوپہر سے ۶ بجے تک۔

(سکرٹری مجلس استقبالیہ)

بادشاہ کو ولی عہد کا جواب

قارئین کو معلوم ہے کہ رومانیہ کا موجودہ بادشاہ ... ولی عہد ... بادشاہ ... ولی عہد نے ... جواب ... بادشاہ ... بنا دیا ...

اطبا کرام کی خدمت میں اطلاع

آل انڈیا طبی کانفرنس کا تیسرا سالانہ اجلاس جو ۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۳۲ء کو بدایوں ... جو تاریخ پہلے قرار پایا تھا لیکن بوجوہات تاریخیں تبدیل ہو گئیں اب ۳۰-۳۱ مارچ و یکم اپریل کو بدایوں میں زیر صدارت جناب شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب لکھنوی اجلاس منعقد ہوں گے اطبائے کرام مطلع رہیں۔

حکیم اسرار احمد سکرٹری استقبالیہ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس بدایوں

لاہور میں نو مسلموں کی انجمن کا قیام

لاہور میں چند نو مسلم حضرات نے بعنوان "انجمن نو مسلم" قائم کرنے کی ہے تمام ہندوستان کے نو مسلموں سے التماس ہے کہ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

محمد فضل حق بی اے ... معرفت محمد امین ... لاہور

اردو اکادمی کے جلسے کا التوا

اردو اکادمی جامعہ کا جو جلسہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہونے والا تھا تا اطلاع ثانی ملتوی کیا جاتا ہے۔ کیونکہ دہلی میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے ہر قسم کے جلسے ممنوع قرار پا گئے ہیں۔

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

نقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے جناب ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ عطا فرمایا ہے۔ اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:-

"ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ مثل جوان پانزدہ سالہ کے ہو جاتا ہے ... تا دم مرگ طاقت جسمانی بہ عضو قائم و برقرار رہے۔ ... سے بیزاری نہ ہو گی ... "

لہٰذا

مجھے سو برس کی عمر رکھنے والے بڈھوں کی ضرورت ہے تاکہ تجربہ کروں کہ واقعی مولوی حکیم سید فخر الدین مرحوم کے برادر زادہ کے بیان کے مطابق یہ نسخہ ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ کو مثل جوان پانزدہ سالہ بناتا ہے یا نہیں۔ اس نسخہ سے جو معجون تیار کی جاتی ہے اس کا نام

معجون مددگار غدود

منیجر رسالہ نظام المشائخ ۳۲ کوچہ چیلان دہلی

سرمہ عزیزی ہمیشہ آنکھوں میں لگائیے

یہ سرمہ لاعلاج موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پرِ بال۔ ناخنہ۔ غبار۔ دھند۔ رتوندہ۔ ڈھلکا۔ آشوب چشم۔ خارش۔ سرخی چشم۔ ضعف بصارت ... سرمہ عزیزی کا استعمال کریں ...

حکیم سید محمد عزیز الحسن عرف عزیز میاں پری گھاٹ بھوپال

مقویات سراج عالم

آتنک نگرہ گولیاں ... جریان احتلام سرعت انزال ... طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت کام شاستر بالکل مفت طلب فرماویں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

گلدستۂ قاسمی مفت

ہزاروں علمی، اخلاقی، ادبی، تاریخی کتب کا مرقع معہ قواعد ڈاک ریلوے ... منگائیے۔

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

بال جڑ سے کالا

... بال کا سٹور ... دربھنگہ

حلفیہ بیان و لعنت اللہ علی الکاذبین کا استعمال

... ضرغام اللہ خان سابق منسٹر ریاست انب
حال مقام لالو گلی تحصیل ہری پور ہزارہ

موسم بہار کیلئے
حلال شراب
برف ڈال کر پینے کی چیز

خلیفہ ہارون رشید عباسی کے لئے بڑے بڑے حکیموں نے ایک شربت تیار کیا تھا جس کا نام نبیذ تھا۔ طبی کمپنی دہلی نے اسی نسخہ کو تیار کیا ہے جس میں حسب ذیل اجزا ہیں:

سونے کا کشتہ۔ فاسفورس۔ عرق فولاد۔ عرق انار
بہی۔ انگور۔ پالک۔ مشک۔ عنبر

اس شربت کا نام نبیذ ہے۔ کھانے کا بڑا چمچہ بھر کر آدھے گلاس پانی میں ملائیے اور برف ڈال کر پیجئے۔ اس سے دل کو۔ دماغ کو اور جسم کے اعصاب کو خصوصاً مردمی کی قوت کو ایسا عجیب فائدہ ہوگا کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ کمزور عورتوں اور بچوں کی طاقت بڑھانے کیلئے بھی بہت ہی مفید ہے

قیمت ایک چھوٹی بوتل دو روپے

مگر اپریل ۱۹۳۲ء کے آخر تک بطور نمونہ کے ایک بوتل ایک روپے کو بیچی جائیگی۔ محصول ڈاک خریدار کے ذمہ جو گیارہ آنہ ہو گا۔

طبی کمپنی دہلی سے منگائیے

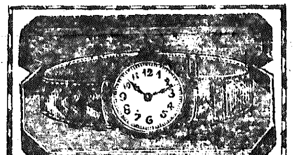

صرف چند روز کے لئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت

شاہی سرمہ جس کے استعمال سے آنکھ کے ہر قسم کے مرض دور ہو جاتے ہیں ... قیمت ایک شیشی ایک روپیہ ... ایک شیشی کے ہی خریدار کو فینسی رسٹ واچ سنہری معہ سلیٹ ... مفت دی جائے گی ... ہر ایک گھڑی کی مضبوطی کی گارنٹی پانچ سال ... قیمت واپس۔

ملنے کا پتہ: ایشیاٹک سٹور واچ کمپنی جھانسی سٹی (یو پی)

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر ہے ... "ٹانک جالینوس" ... مفت منگائیے۔

منیجر ہمدرد دوا خانہ بازار لال جاہ دہلی

پیشوا کا حج نمبر مفت

حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر کے ذریعہ بھیج کر رسالہ کے خریدار بن جائیے ... ایک روپیہ میں دیا جائیگا۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مدرسہ عالیہ امینیہ دہلی کا عظیم الشان جلسہ
مفتی اعظم کی گرفتاری پر احتجاج

۱۹ مارچ یوم شنبہ کو دار العلوم مدرسہ عالیہ امینیہ دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت محمد یوسف صاحب طالب علم مدرسہ امینیہ منعقد ہوا جمیع طلباء مدرسہ امینیہ شریک جلسہ تھے صدر جلسہ نے تقریر فرمائی اور ۱۸ مارچ یوم جمعہ کے خلاف آئین لاٹھی چارج پر اور حالات مسجد پر اور دیگر حالات پر تبصرہ کیا بعدہٗ حسب ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) طلباء دار العلوم مدرسہ عالیہ امینیہ دہلی کا یہ عظیم الشان جلسہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو ان کے خلاف آئین گرفتاری پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ پولیس کے اس وحشیانہ رویہ پر جو اس نے ۱۸ مارچ یوم جمعہ کو مسلمانوں کے پرامن مجمع پر خلاف آئین لاٹھی چارج کیا ہے۔ سخت احتجاج کرتا ہے اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پولیس کی زیادتیوں پر پولیس سے بازپرس کرے اور آئندہ کے لئے تاکید کرے۔

(۳) یہ جلسہ پولیس کے اس وحشیانہ رویہ پر جو اس نے کوچہ رحمان کی مسجد کے ساتھ کیا ہے سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور گورنمنٹ دہلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان کنسٹبلوں کو جنہوں نے عبد الواحد کے ساتھ مسجد کی توہین کی ہے۔ جلد از جلد معطل کر دے اور مسجد کے واقعات کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد تحقیقاتی کمیٹی تقرر کرے۔

(۴) نیز یہ جلسہ گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ آئندہ مقدس مقامات کے احترام کا خیال رکھے۔

محمد یوسف منتظم مدرسہ امینیہ دہلی

اشتہار میلہ نوچندی میرٹھ
متعلقہ ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ
من ابتدائے ۱۳ اپریل لغایتہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۲ء

میلہ نوچندی کے ساتھ حسب دستور نمائش اسپان و مویشیان و نمائش سامان صنعت و دستکاری و پیداوار زراعتی وغیرہ ہوگی اور مختلف قسم کے کھیل و تماشے وغیرہ بھی ہوں گے۔ اور اعلیٰ اعلیٰ قسم کے سودیشی دوکاندار انواع و اقسام کا سودیشی اسباب تجارتی لیکر آوینگے سودیشی دوکانداروں کو دوکان سجانے کا انعام دیا جاویگا۔ اول انعام ۱۵ اور دوسرا انعام ۱۰ روپیہ ہوگا۔

اطلاع عام

عام پبلک کی اطلاع کے واسطے میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ بورڈ کی تجویز ۱۲ پاس کردہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء کو لفظ بہ لفظ شائع کر کے اس کے منشاء و مقصد کو صاف الفاظ میں واضح کر دوں تاکہ میلہ میں آنے والوں کو کوئی تکلیف اور دشواری نہ ہوگی۔

نقل تجویز ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کا یہ اجلاس جز ۱ نقل موجودہ اقتصادی و ملکی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کرتا ہے کہ امسال نوچندی کا میلہ صرف سودیشی اشیاء کی فروختگی و ساخت میں ترقی دینے کی غرض سے مخصوص کیا جاوے اور ایسے میلہ میں صرف ان دوکانداروں کو جو صرف ہندوستان کی بنی ہوئی اشیاء کو فروخت کریں اجازت دی جاوے۔

جز ۲ چونکہ امسال چاروں طرف ہر ایک پیشہ والے کی مالی حالت خراب ہو رہی ہے اس لئے ۳۳ فی صدی موجودہ کرایہ میں کمی کر دیجاوے۔ اور یہ کمی کرایہ صرف امسال کے میلہ کے لئے ہی مخصوص ہے اس کا اطلاق صرف تاجروں و تہ بازاری والوں پر ہوگا۔

جز ۳ نوچندی بجٹ کو مساوی الوزن بنانے کے لئے صرفہ میں تخفیف کی جاوے۔ اور بجٹ نوچندی بغرض ترمیم آمدنی و خرچ کمیٹی کے پاس واپس بھیجا جاوے۔

جز ۴ اس امر کا نوٹس پبلک کی اطلاع کے لئے بورڈ اپنے صرفہ سے چھپوا کر شائع کر دے۔ تاکہ سودیشی مال لانے والے دوکانداروں کو سہولیت ہو۔

جز ۵ یہ کہ اس تجویز کی ایک نقل پاس نوچندی کمیٹی واسطے عملدرآمد بھیج دی جاوے۔

وضاحت تجویز ۱۲ پاس کردہ بورڈ مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء

بورڈ کے حکم کے مطابق میں ان تجاویز کو ذیل کی وضاحت کے ساتھ شائع کرتا ہوں تاکہ تجویز کا مقصد سمجھنے میں کسی کو غلط فہمی نہ ہو۔

تجویز کے جز ۱ کا مقصد یہ ہے کہ امسال میلہ نوچندی میں ان دوکانداروں کو جگہ دی جاوے جو سودیشی مال فروخت کرتے ہیں۔ تاکہ ہندوستان کی بنی ہوئی چیزوں کو فروغ ہو۔ اور یہ ملک افلاس کی حالت سے نکلے۔ لہٰذا اس تجویز میں فقط دوکاندار آتے ہیں۔ ان کے علاوہ جو فلم گورنمنٹ زراعتی ترقی اور دیہاتی آدمیوں کی تفریح کے واسطے بھیجتی تھی اس کی ابھی درخواست کی جاوے گی۔ تفریحی تماشے اور ان کے انجن وغیرہ معہ سامان کے میلہ میں داخل ہو سکیں گے۔ ہر قسم کی روشنی خواہ ہنڈے کی ہو یا بجلی کی۔ کی جاسکے گی۔ حسب دستور سابق بائیسکل و موٹر کار وغیرہ میلہ میں داخل ہوں گے۔ رؤسا کے ہر قسم کے ڈیرے اور ان کا آرائشی سامان میلہ میں لایا جاسکے گا۔

تجویز کے جز ۲ کا مقصد یہ ہے کہ فقط اس سال کے واسطے بوجہ مالی حالت خراب ہونے کے ۳۳ فیصدی کرایہ میں کمی کر دیجاوے اور یہ کمی فقط دوکانداروں اور تہ بازاری والوں کے لئے ہوگی۔

جز کے ۳ کا منشاء مالی حالت کی خرابی اور کمی کرایہ کی وجہ سے میلہ کے بجٹ کو آمد و صرف کے اعتبار سے درست کرانا ہے۔ اور اخراجات میں وجوہات مذکورہ بالا کی بناء پر کمی کر دینا ہے۔

تجویز کے ۴ کا منشاء یہ ہے کہ نوچندی کمیٹی کے اس اشتہار کے علاوہ جو وہ ہمیشہ شائع کرتی ہے خود بورڈ بھی اپنی طرف سے نوٹس شائع کر دے تاکہ پبلک کو غلط افواہوں کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

تجویز کے ۵ کا منشاء صرف اس قدر ہے کہ نوچندی کمیٹی بورڈ کی تجویز کی تعمیل کرے۔

تقسیم دوکانات کا کام حسب دستور ۲۸ مارچ ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا۔

المشتہر
چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ

اکتالیس خوبیوں والی تیرہ مہری نئی شان کی
حمائل شریف مترجم

نہایت خوشنما کاغذ ... صفحات ...

نمونہ اکتالیس خوبیوں والی تیرہ مہری نئی شان کی حمائل شریف مترجم

النمل ۲۷ — ۶۹۸ — وقال الذین

قرآن مجید کے مطالب ... یہ حمائل شریف اپنی جدید خوبیوں اور فوائد کے لحاظ سے پہلی حمائل شریف ہے۔ نہایت قبول ہوتی ہے اور ہاتھوں ہاتھ ... قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک ... مقامی کتب فروشوں سے لیجئے ... ذیل سے طلب کریں۔ ایک جلد یہ ہر دو جلدوں پر ادا محصول ہوگا۔

ملنے کا پتہ: رحمانیہ بک ڈپو دریبہ کلاں دہلی

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے ہیں تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس فی دوا مع کوڑھ ۱۰ پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سمری دربھنگہ

خدا توفیق دے تو ضرور پڑھئے

درس عبرت	اوجز المسالک	خصائل نبوی
اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ پہلے مسلمان کیا تھے اب ان کی حالت کیا ہے اور آئندہ انہیں کیا کرنا چاہئے انداز بیان نہایت عجیب اور محققانہ ہے اس کتاب کا مطالعہ یقیناً ہر مسلمان کے لئے خضر راہ ثابت ہوگا۔ واعظوں عالموں اور صوفیوں کے لئے بھی بہت مفید ہے ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت صرف ۴	حدیث کی مشہور درسی کتاب مؤطا امام مالک کی عربی شرح ہے جسے مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم نے نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اور جسے اہل علم اور طلباء قبولیت کے ہاتھوں سے لے رہے ہیں۔ کتاب کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں فن حدیث کی تاریخ۔ محدثین کے مدارج حدیث کی عہد بعہد تدوین اور مؤطا کی تقدیم و فضائل وغیرہ پر نہایت محققانہ انداز میں بحث کی گئی ہے اس شرح کی بے انتہا خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔ کتابت کاغذ اور طباعت نہایت اعلیٰ صفحات ۵۵۶ قیمت صرف چار روپیہ آٹھ آنہ	امام ترمذی کی مشہور کتاب "شمائل ترمذی" کی اردو شرح ہے۔ اس کتاب کی قدر و قیمت کچھ اہل ایمان ہی سمجھ سکتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف احوال، معمولات، عبادات، طریقہ معاشرت وغیرہ سے واقف ہو کر آپ کا صحیح نمونہ بننے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ علماء اور عام اردو خواں لوگوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ صفحات ۲۲۸ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ

غوث اعظم رح کی مکمل سوانح عمری	علامہ شیخ محمد عبدہ مصری کی تفسیر سورہ فاتحہ کا اردو ترجمہ	اسلام اور یورپ کا مقابلہ	امت کی مائیں	قرآن مجید کی مکمل تاریخ	رسول کی دعائیں
قیمت صرف ۱۲	قیمت صرف ۱۰	قیمت صرف ۱۲	عنوان خود مضمون کی تفسیر ہے قیمت صرف ایک روپیہ	(احسن البیان) قیمت صرف ۸	صحیح احادیث سے جمع کی ہوئی دعاؤں کا قابل قدر مجموعہ۔ قیمت صرف ۱۲

ملنے کا پتہ: ایم اے مجید بلیماران دہلی

قرآن شریف
مترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا

جس طرح بے انتہا جانفشانیوں کے ساتھ بے نظیر شکل و صورت میں طبع کیا گیا تھا اسی طرح ملک نے اس کی پذیرائی کی اور ہاتھوں ہاتھ لیکر اس کی خوبیوں کا اعتراف کیا اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پہلا اڈیشن قریب الختم ہے۔ ... قرآن پاک کے ترجمے ... شائع ہو چکے ہیں ... فرمائش جلدی کیجئے ...

ملنے کا پتہ: محمد مجید حسن مالک تیار مدینہ و رسالہ غنچہ بجنور یو پی

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۳

مسلم کانفرنس کا اجلاس لاہور

ڈاکٹر سر محمد اقبال کا مکمل خطبہ صدارت

حضرات! ہندوستان کے مسلمان اپنے سیاسی پلیٹ فارموں سے اتنے خطبے سن چکے ہیں کہ ان میں سے بیتاب عناصر نے ہمارے مشوروں اور فیصلوں کو شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ مشورے اور فیصلے اس روح عمل کو کمزور کرنے کا باعث ہوتے ہیں جو قلب اسلام میں پوشیدہ ہے اور انجام کار اس روح کو کلیتہً فنا کر ڈالتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ملک میں اس وقت جو صورت حالات پیدا ہے۔ اس سے عمل و حرکت کی اشتہا تیز ہوتی ہے اور اگر ہمارے رہنما مسلمانان ہند کی خاص پوزیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی قطعی راہ عمل نہ بنا سکے تو نقالی کی وارفتگی اپنا کام کر جائے گی اور ہمارے نوجوان مآل و انجام پر غور کئے بغیر واقعات و حوادث کے سیل میں کود پڑیں گے۔ ایک اور نوجوان نے جس کے اندر گفتگو سے شباب کی ناشکیبائی ٹپک رہی تھی کہا۔ عمل پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کا محتاج نہیں۔ یہ اس منطق کا پابند نہیں جس کی تعلیم سکولوں میں دی جاتی ہے بلکہ جب یہ انسانی قلب کے نہاں خانہ سے نکل کر کھلے میدان میں آتا ہے تو اپنی منطق خود پیدا کر لیتا ہے۔ یہ ہمارے نوجوانوں کے موجودہ جذبات و احساسات کا ایک مرقع ہے۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ اس نازک مرحلے پر آپ نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے منصب صدارت پر سرفراز کیا لیکن میں آپ کو اس انتخاب پر مبارکباد نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو اپنا صدر بنایا ہے جو...

اجتماعی وجود کی تعمیر

ہندوستان کی مختلف "قوموں" کے درمیان ظاہر اور مخفی ربط و ضبط کے جو نقاط ہیں۔ ذہن میں نظر رکھتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ ہم ایک ایسا یک آہنگ "اجتماعی وجود" تعمیر کر سکتے ہیں جس کی وحدت اس کثرت سے متاثر نہ ہو جو اس کے دامن سے لازماً وابستہ رہے گی۔ ہندوستان قدیم کے سامنے یہ عقیدہ پیش تھا کہ وحدت اپنی "یکی" کو قربان کئے بغیر کثرت کیونکر بن سکتی ہے؟ آج یہ عقیدہ اپنا سماوی بلندیوں سے اتر کر ہماری سیاسی زندگی کی عام سطح پر آ گیا ہے اور ہمیں اسے بالکل برعکس شکل میں طے کرنا ہے یعنی یہ کہ کثرت اپنے تعدد کو قربان کئے بغیر کیونکر وحدت کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ جس حد تک ہماری پالیسی کے اصول و مبانی کا تعلق ہے۔ میں کوئی نئی چیز آپ کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔ جو کچھ ضروری تھا اسے آل انڈیا مسلم لیگ کے خطبے میں عرض کر چکا ہوں۔ موجودہ خطبے میں بعض دوسری چیزوں کے علاوہ میں سب سے پہلے آپ کو اس صورت حالات کا صحیح اندازہ کرنے میں مدد دوں گا جو گول میز کانفرنس میں ہمارے ڈیلی گیشن کے ایک حد تک متذبذب رویہ سے پیدا ہوئی پھر اپنی بصیرت کے مطابق میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کروں گا کہ گذشتہ لندن کانفرنس میں وزیر اعظم کے اعلان نے ساری صورت حالات کے بغور مطالعہ کی جو ضرورت پیدا کر دی ہے۔ تو اس سلسلے میں نئی پالیسی کی وضع و ترتیب کس حد تک مناسب ہے...

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین خشک میوے لنگی رومال (پشاوری مشہدی یزدی) کلاہ پنکھے چپلیاں نسوار کرہ انگوری چاربسر اصلی میرہ اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ چار آنہ کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ طلب فرمائیے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

عاشق کے قدموں پر

منیجر کا پتہ فضل شاہ عالم پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

دلہن بہار تیل

دلہن بہار تیل میں کسی قسم کا نقص ثابت کریگا

دلہن بہار تیل کے اوصاف

عید کی خوشی میں عید کے روز ڈالیں گے تو یہ آپ کو دو چند خوش کر دے گا۔ بالوں کی سیاہی قائم رکھتا جڑوں کو مضبوط کرتا، بالوں کو چمکدار اور ملائم کرتا بالوں کو گھنا اور دراز کرتا اس کا اصلی فعل ہے۔ سر کے چکر، درد سر، آنکھوں کی گرمی فوراً دور کر کے دل کو تسکین دیتا ہے۔ غرض یہ کہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو صاحب ایک مرتبہ ہی اس کو استعمال کریں گے پھر دوسرا تیل پسند نہ کریں گے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: منیجر صوفی دواخانہ گلی قاسم جان دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مضرت و کراہت اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک نہایت عمدہ قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر اصول اور ترکیب خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ... ایک کا نام دوزخ کا کھٹکا ہے اس میں وہ احادیث درج ہیں جن میں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے ... دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ... پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رہنا نہایت ضروری ہے ... ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور رکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عنہ علاوہ محصول ڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر رنگین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔

محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی عہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ علاوہ محصول ڈاک دو روپے (عہ)

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ عہ قسم دوم حنا شدہ عہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ ہجری

مسلم کانفرنس کی "موت" کا فیصلہ
گول میزی کمیٹیوں کے "مقاطعہ" کی تجویز کا حشر

مسلم کانفرنس کا جو اجلاس لاہور میں منعقد ہوا تھا اس کا خطبۂ صدارت اور اس کی مکمل کارروائی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے اور ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ اسے نقل بھی کر رہے ہیں۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم صحیح ترتیب کے مطابق پہلے سر محمد اقبال کے خطبۂ صدارت پر اظہار خیال کریں گے اور اس کے بعد مسلم کانفرنس کی کارروائی کو زیر بحث لائیں گے مگر چونکہ اس عرصہ میں مسلم کانفرنس کی "سب سے زیادہ اہم" قرارداد ...

... عملی طریق کا ایک پروگرام تیار کر کے ضروری کارروائی کی خاطر آل انڈیا بورڈ کے سامنے پیش کرے۔

یہ کانفرنس گول میز کانفرنس کے مسلمان ممبروں کے اس رویہ کو پسند نہیں کرتی کہ انہوں نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کے منتظمہ بورڈ کی قرارداد مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۱ء کے باوجود فیڈریشن کمیٹی کے کام میں حصہ لیا۔ یہ کانفرنس ...

ہے کہ وہ جلد سے جلد فیصلہ کر دے گا۔ پھر آپ یہ کیا مطالبہ کرنے چلے ہیں کہ "برطانیہ جلد سے جلد فیصلہ کر دے" یہ وزیر اعظم کی تائید ہے یا مسلمانوں کا مطالبہ ہے۔ وزیر اعظم نے اپنے کسی بیان میں آج تک یہ نہیں کہا کہ میں مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لوں گا وہ یا اس کی حکومت جس امر کی ذمہ داری اپنے سر لیتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ ہم "تصفیہ" کا اعلان کر دیں گے اس کے معنی خود یہ ہیں کہ مسلمانوں کے مطالبات من وعن پورے نہیں کئے جائیں گے۔ یہ اعلان گذشتہ گول میز کانفرنس کے بعد سے دسیوں مرتبہ ہو چکا ہے اور جب کبھی وزیر اعظم یا وزیر ہند اس کا اعادہ کر دیتے ہیں فوراً "حقوق مسلمانوں کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور وہ کہنے لگتے ہیں کہ یہ دیکھئے وزیر اعظم نے وعدہ کر لیا کہ وہ تصفیہ کا اعلان کر دیں گے۔ ان لوگوں کو مطلق شرم نہیں آتی کہ آخر یہ وعدہ کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس وعدہ کو ہزاروں مرتبہ سننے اور اس کی حقیقت سے واقف ہونے کے باوجود بھی اس میں کوئی ایسا سحر ہے کہ اس کے زبان پر آتے ہی سارا جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں سمجھا جاتا ہے کہ کانفرنسیں ایسے گئے گزرے نہیں ہیں کہ ان باتوں کو نہ سمجھتے ہوں ہاں البتہ ان کی ریاکاری اور قومی غداری ہی ان سے یہ تمام پُر فریب حرکات کرا رہی ہے۔

بے عملی کا آخری ثبوت

اب رہا یہ سوال کہ تین مہینوں کے بعد یہ لوگ کوئی تیر ماریں گے اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کانفرنسیوں کی پوری تاریخ قوم کے سامنے ہے جنہوں نے کبھی گول میز کی رکنیت سے استعفے دیدینے کا بھی تصور نہیں کیا، جو کمیٹیوں کے معمولی الاؤنس اور حکام کی ادنیٰ عنایتوں اور نوازشوں کی بدولت قوم کو جہنم میں جھونکنے کے لئے تیار رہے ہوں ...

سمندر پار کی اپنی زبان کو اظہار خیال کا ذریعہ بناتی ہے اسے دوسروں سے یہ توقع رکھنے کا کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اس کی زبان کا تحفظ کریں گے۔ سر اقبال تمام دنیا میں اردو زبان کے بہترین شاعر تسلیم کئے جاتے ہیں لیکن جب وہ اپنے ہی ہم مذہب اور ہم زبان مجمع کو مخاطب کرتے ہیں تو انہیں اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے اردو زبان میں الفاظ نہیں ملتے اور انگریزی سے امداد طلب کرنی پڑتی ہے۔ اور اسی اجتماع پر کیا منحصر ہے ہمیں آئے دن اس کا تجربہ ہوتا رہتا ہے۔ کہ حقوق مسلمین کے یہ سب سے بڑے علمبردار ہندوستان میں خود اپنے ہاتھوں سے اسلامی تہذیب، اسلامی تمدن، اور اردو زبان کا خون کرتے رہتے ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں کبھی اس پر عمل کر کے نہیں دکھاتے۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہر اندور میں ایک قبرستان ہے جو قریب ۵۰ سال سے کل میں لایا جا رہا ہے۔ اس کو بڑی اہمیت اس وجہ سے حاصل ہے کہ اس کے قریب میں ہندوؤں کا مرگھٹ و فنا کردیوں کی آبادی ایک طرف، دوسری طرف قوم بالی وغیرہ رہتی ہیں۔ قبرستان کے قریب میں رہنے والی توہیں سب جانور (سور) پالتی ہیں۔ قبرستان محفوظ نہ ہونے کی وجہ سے ان ناپاک جانوروں کے رہ گزر چراگاہ ہو رہا ہے۔ مقابر کی بے حرمتی ہوتی ہے اس لئے بعض خیر اندیشان قوم کو سوجھی کہ قبرستان کا احاطہ بنوایا جائے ...

دار الحکومت دہلی

یوم احترام مساجد کا پوسٹر نہیں چھپ سکا

پولیس نے پتھر کٹوا دئے!

دہلی ۲۵ مارچ۔ یکم اپریل کو تمام ہندوستان میں یوم احترام مساجد منانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ایک پوسٹر ہزارہا کی تعداد میں چھاپنے کے لئے اقبال پرنٹنگ پریس کو دیا تھا جو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں بھیجا جاتا۔ اس پوسٹر میں مسجد کوچہ رائمان دہلی کی توہین کے متعلق پولیس کی حرکات کے مختصر واقعات اور حکومت کے رویہ کا تذکرہ تھا۔ نیز ایک تجویز تھی جس میں مسلمانوں کی اس قسم کی تمام شکایات کیلئے ایک متفقہ فیصلہ کا اعلان تھا اور کوئی ایسی بات نہ تھی جو موجودہ پریس آرڈیننس کی حکومت کی خواہش کے خلاف ہو۔

دہلی میں ایک مکان پر پولیس کا حملہ

پستول اور کارتوسوں کی برآمدگی

مجلس احرار کے دو رضاکار گرفتار کرلئے گئے

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کو کیوں گرفتار کیا گیا؟

انڈین نیشنل کانگریس خلاف قانون نہیں

اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

ایک مشہور سیٹھ کی بیوی کا دردناک قتل

پچاس ہزار روپے کے زیورات کی چوری

وائسرائے کی ٹرین کو اڑانے کی جگہ کا معائنہ

مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ

دو سال قید سخت اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا

دہلی ۲۵ مارچ۔ کل سردار عبد الصمد خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ دفعہ ۱۲۴ الف کے دو مقدمات آپ پر چل رہے تھے۔ ہر ایک میں ایک سال قید سخت اور ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ عدم ادائے جرمانہ کی صورت میں تین ماہ مزید سزا کا حکم دیا۔ دونوں سزائیں ساتھ ساتھ شروع ہوں گی۔ مجسٹریٹ نے آپ کو بی کلاس میں رکھنے کی سفارش کی ہے۔

کوچہ رائمان کی مسجد کا معاملہ دہلی میونسپلٹی میں

تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر سے انکار کر دیا گیا

امن و امان کا مسئلہ کمیٹی کے اختیارات سے باہر ہے

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی بصیرت افروز تقریر

مولانا عبد الماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کا اب تک چالان نہیں کیا گیا

عبد اللطیف صاحب پر نوٹس کی تعمیل

دو مسلم رضاکاروں کی گرفتاری و رہائی

مسجد شاہ مسعود مہرولی کا گنبد شہید کر دیا گیا

پولیس کی نگرانی میں خانۂ خدا کی توہین

مجلس احرار دہلی جمعیۃ علماء میں مدغم کر دی گئی

مولانا عبد الباقی صاحب ایڈیٹر زمیندار کی تشریف آوری

کرنل محمد اسحاق صاحب پر نوٹس کی تعمیل

حافظ عبد العزیز صاحب کی خانہ تلاشی

دہلی میں بمبئی کے رضاکاروں کی آمد

یکم اپریل کو یوم احترام مساجد

ترچنا پلی میں ہندو مسلم فساد

طرفین کے متعدد اشخاص گرفتار

دہلی جیل میں خواتین پر زیادتیوں کی شکایات

اسمبلی میں التواء کی تجویز مسترد

ہندوستانیوں کے جذبات کی تلخی کا اقرار

لارڈ لوتھین کا اظہار خیال

نوجندی کے میلہ میں قصر سوشی اشیاء فروخت کی جائیں

صدر ڈسٹرکٹ بورڈ اور کمشنر کے درمیان خط و کتابت

بورڈ کی تجویز نے میلہ کو بائیکاٹ سے بچا لیا

نام نہاد مسلم کانفرنس کی حکومت پرستانہ سرگرمیاں

حکومت سے تعاون کی قرارداد اور مسلم حقوق سے چشم پوشی

کانفرنس کے خلاف مسلمانوں کا زبردست مظاہرہ

لاہور میں جلوس اور جلسہ

چھ سو کے قریب گرفتاریاں

طوفان باد سے عمارتیں اڑ گئیں

شمالی بنگال میں تباہ کن آندھی

کراچی سے حجاج کے آخری جہاز کی روانگی

بنگال میں کل گرفتاریاں اور نظر بندیاں

بنگال کونسل میں ہوم ممبر کا بیان

اب تک گولیوں سے کتنے آدمی ہلاک ہوئے

اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

پارڈی کانگریس کمیٹی کا روپیہ ضبط

ریاست جوناگڑھ میں فرقہ وارانہ فساد

برمی باغیوں کی مہلک سرگرمیاں

نمبردار کو گولی سے اڑا دیا

کانگریس بلیٹن کہاں طبع ہوتے ہیں

کانپور کی خفیہ پولیس نے پتہ لگا لیا

سودیشی سبھا خلاف قانون قرار دیدی گئی

ڈاکٹر ستیہ پال کو دو سال قید سخت کی سزا

سرحدی حملہ آوروں کی گرفتاری

دو گھنٹہ تک گولیوں سے مقابلہ

قبائل کی باہمی جنگ

صوبہ سرحد میں جہاد کی دعوت

ایک پوسٹر کی ضبطی

آرڈیننس مجالس قانون ساز میں پیش نہیں کئے جائینگے

دار العوام میں وزیر ہند کا جواب

یوم بھگت سنگھ پر گرفتاریاں

مسلمانان قصبہ پہانی کا عظیم الشان جلسہ

رہنماؤں کی گرفتاری اور مسجد کی توہین کے خلاف احتجاج

ایک عربی رسالہ کا اجراء

امریکہ کا ایک شہر برباد

خوفناک آندھی سے ۲۷۵ افراد ہلاک

مسلم کانفرنس کا اجلاس لاہور

(بسلسلہ صفحہ ۲)

اشتہار میلہ نوچندی میرٹھ

متعلقہ

ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ

من ابتدائے ۲ر اپریل لغایتہ ۱۸ر اپریل ۱۹۳۲ء

میلہ نوچندی کے ساتھ حسب دستور نمائش اسپان و مویشیان و نمائش سامان صنعت و دستکاری و پیداوار زراعتی وغیرہ ہوگی اور مختلف قسم کے کھیل و تماشے وغیرہ بھی ہوں گے۔ اور اعلیٰ اعلیٰ قسم کے سودیشی دوکاندار انواع و اقسام کا سودیشی اسباب تجارتی لیکر آویں گے سودیشی دوکانداروں کو دوکان سجانے کا انعام دیا جاویگا۔ اول انعام ۵۰ اور دوسرا انعام ۲۵ روپیہ ہوگا۔

اطلاع عام

عام پبلک کی اطلاع کے واسطے میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ بورڈ کی تجویز ۱۲ پاس کردہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء کو لفظ بہ لفظ شائع کرکے اس کے منشاء و مقصد کو صاف الفاظ میں واضح کردوں تاکہ میلہ میں آنے والوں کو کوئی تکلیف اور دشواری نہ ہوگی۔

نقل تجویز ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کا یہ اجلاس (جزو اول) موجودہ اقتصادی و ملکی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کرتا ہے کہ امسال نوچندی کا میلہ صرف سودیشی اشیاء کی فروختگی و ساخت میں ترقی دینے کی غرض سے مخصوص کیا جاوے اسلئے میلہ میں صرف ان دوکانداروں کو جو صرف ہندوستان کی بنی ہوئی اشیاء کو فروخت کریں اجازت دی جاوے۔

جزو ۲۔ چونکہ امسال چاروں طرف ہر ایک پیشہ والے کی مالی حالت خراب ہو رہی ہے اسلئے ۳۳ فی صدی موجودہ کرایہ میں کمی کردی جاوے۔ اور یہ کمی کرایہ صرف امسال کے میلہ کے لئے ہی مخصوص ہے اس کا اطلاق صرف تاجروں و تہ بازاری والوں پر ہوگا۔

جزو ۳۔ نوچندی بجٹ کو مساوی الوزن بنانے کے لئے صرفہ میں تخفیف کی جاوے۔ اور بجٹ نوچندی بغرض ترمیم آمدنی و خرچ کمیٹی کے پاس واپس بھیجا جاوے۔

جزو ۴۔ اس امر کا نوٹس پبلک کی اطلاع کے لئے بورڈ اپنے صرفہ سے چھپوا کر شائع کرے تاکہ سودیشی مال لانے والے دوکانداروں کو سہولیت ہو۔

جزو ۵۔ یہ کہ اس تجویز کی ایک نقل پاس نوچندی کمیٹی واسطے عملدرآمد بھیج دی جاوے۔

وضاحت تجویز ۱۲ پاس کردہ بورڈ مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۳۲ء

بورڈ کے حکم کے مطابق میں اس تجویز کو ذیل کی وضاحت کے ساتھ شائع کرتا ہوں تاکہ تجویز کا مقصد سمجھنے میں کوئی غلط فہمی نہ ہو۔

تجویز کے جزو ۱ کا مقصد یہ ہے کہ امسال میلہ نوچندی میں ان دوکانداروں کو جگہ دی جاوے جو سودیشی مال فروخت کرتے ہیں تاکہ ہندوستان کی بنی ہوئی چیزوں کو فروغ ہو۔ اور یہ ملک افلاس کی حالت سے نکلے۔ لہٰذا اس تجویز میں فقط دوکاندار آتے ہیں۔ ان کے علاوہ جو قلم گورنمنٹ زراعتی ترقی اور دیہاتی آدمیوں کی تفریح کے واسطے بھیجتی تھی اس کی اب بھی درخواست کی جاوے گی۔ نیز تماشے اور اُن کے انجن وغیرہ معہ سامان کے میلہ میں داخل ہوسکیں گے۔ ہر قسم کی روشنی خواہ ہنڈے کی ہو یا بجلی کی کی جاسکے گی حسب دستور سابق بائیسکل، موٹر کار وغیرہ میلہ میں داخل ہوں گے۔ رؤسا کے ہر قسم کے ڈیرے اور ان کا آرائشی سامان میلہ میں لایا جاسکے گا۔

تجویز کے جزو ۲ کا مقصد یہ ہے کہ فقط امسال کے واسطے بوجہ مالی حالت خراب ہونے کے ۳۳ فی صدی کرایہ میں کمی کردی جاوے اور یہ کمی فقط دوکانداروں اور تہ بازاری والوں کیلئے ہوگی۔

جزو کے ۳ کا منشاء مالی حالت کی خرابی اور کمی کرایہ کی وجہ سے میلہ کے بجٹ کو آمد و صرف کے اعتبار سے درست کرانا ہے۔ اور اخراجات میں وجوہات مذکورہ بالا کی بناء پر کمی کردینا ہے۔

تجویز کے جزو ۴ کا منشاء یہ ہے کہ نوچندی کمیٹی کے اس اشتہار کے علاوہ جو وہ ہمیشہ شائع کرتی ہے خود بورڈ بھی اپنی طرف سے نوٹس شائع کردے تاکہ پبلک کو غلط افواہوں کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

تجویز کے جزو ۵ کا منشاء صرف اسقدر ہے کہ نوچندی کمیٹی بورڈ کی تجویز کی تعمیل کرے۔

تقسیم دوکانات کا کام حسب دستور ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا۔

المشتہر

چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ

وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا آگرہ میں خیر مقدم

بدنصیبی سے جمعیۃ العلماء ہند دہلی کے مقابلہ میں جمعیۃ العلمائے ہند کانپور بنائی گئی تھی۔ کانپور میں جمعیۃ العلمائے صوبہ متحدہ (شاخ دہلی) کا جس طرح خیر مقدم کیا گیا اور جمعیۃ العلماء ہند کانپور کے دفتر کی حقیقت کا خود سکرٹری صاحب کے والد ماجد کی زبانی جس طرح انکشاف ہوا وہ ناظرین ۲۰ مارچ کے الجمعیۃ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کانپور وہ جگہ تھی جہاں جمعیۃ العلماء ہند کانپور کے سکرٹری کا قیام تھا اور آگرہ وہ جگہ ہے جہاں جمعیۃ العلماء ہند کانپور کے صدر مولانا نثار احمد صاحب مرحوم کا قیام تھا۔ وفد جمعیۃ العلمائے صوبہ متحدہ کا کانپور میں جس طرح خیر مقدم کیا گیا اس سے کہیں زیادہ آگرہ میں اس کا خیر مقدم کیا گیا۔ ...

نتخب ہوئے۔ جلسہ میں بہت سے علماء نے شرکت فرمائی جن میں سے بعض مشہور علماء کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مولانا ضیاء الاسلام صاحب امام جامع مسجد۔ مولانا مفتی محمد اعظم شاہ صاحب مفتی شہر۔ مولانا سلطان حسن صاحب مدرس مدرسہ جامع مسجد۔ مولانا حبیب اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ جامع مسجد۔ مولانا محمد یعقوب صاحب امام مسجد اکبری۔ مولانا نور الدین صاحب مدرس مدرسہ شبینہ۔ مولانا حمید اللہ صاحب۔ مولانا عبد اللطیف صاحب۔ مولانا حفظ الرب صاحب۔ مولانا احمد سعید صاحب۔ مولانا محمد آفاق صاحب۔ مولانا عبد المجید صاحب۔ مولانا عبد الغنی صاحب۔ مولانا یسین حسن صاحب۔

مذکورہ بالا تمام علمائے جمعیۃ العلماء آگرہ کی ممبری قبول فرمائی۔ سارس تمام کارروائی کے اختتام پر آگرہ کے مذکورہ بالا علماء و فضلائے مولانا محمد دراز بیگ صاحب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا شکریہ ادا کیا کہ انکی تشریف آوری اور سعی سے جمعیۃ العلماء آگرہ کا انعقاد ہوگیا۔

عبد المجید بی۔ اے۔ رکن جمعیۃ العلمائے صوبہ متحدہ

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے جناب ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ عطا فرمایا ہے۔ اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:۔

"ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ مثل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے تا دم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ...

لہٰذا

معجون مذکار غذود

منیجر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

پیشوا کا حج نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

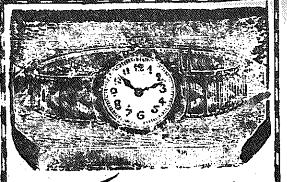

صرف چند روز کے لئے

فینسی رسٹ واچ مفت

ایشیاٹک سٹور کمپنی جھانسی سٹی یو۔پی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا رومؒ (اردو)

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور

آپ کا ارادہ ہے کہ پٹیالہ کے راجہ صاحب سے ضرور ملاقات کریں۔ آپ افغانستان۔ ایران۔ عرب۔ مصر۔ ترکی۔ بلقان اور وسطی یورپ سے ہوکر گزریں گے۔

کشمیر گول میز کانفرنس پر عدم اعتماد

سلمانان کشمیر مقیم بمبئی کا احتجاج

حکومت کشمیر نے کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے جو کشمیر میں گول میز کانفرنس طلب کی ہے بلحاظ اکثریت اس میں مسلمانان کشمیر کی کافی نمائندگی نہیں ہے اور نہ یہ پبلک کے منتخب کردہ ممبر ہیں اسلئے انجمن کشمیری مسلمانان بمبئی اس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں گزارش کرتی ہے کہ کانفرنس میں مسلمانان کشمیر کی رائے عامہ کے مطابق ممبران کو عمل میں لانا نہایت بہتر ہوگا۔

سکرٹری انجمن کشمیری مسلمانان بمبئی نمبر ۹

صاحب یا اُن کے دوست مسٹر گردھاری لال ہندوستان بھر کی کسی دیسی ریاست کا نام بھی بتا سکتے ہیں جہاں مذہبی تعلیم کیلئے ایسے ناقابل برداشت قوانین نافذ ہوں جہاں تک معلوم ہے روشن خیال الور اس حرف میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

مسٹر گردھاری لال نے دوستی کا اثر ڈال کر مولانا شوکت علی صاحب کو تو دھوکا دیدیا مگر تمام دنیا کو دھوکا نہیں دے سکیں گے۔ ان احکام کا مقصد خواہ کچھ بھی ہو مگر نتیجہ صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمان نہ فارسی پڑھیں گے نہ اردو پڑھیں گے نہ مذہبی رسائل پڑھیں گے اور نہ قرآن پڑھیں گے۔ اجازت کون لے اور دائمی نگرانی اور جاسوسی کے خطروں میں کون پڑے۔ ایک دو پشت کے بعد وہ اسلام سے اسقدر بیگانہ اور ناآشنا بن جائیں گے کہ عملاً مرتد ہو جائیں گے۔ سوامی شردھانند آنجہانی کی شدھی کی نسبت یہ شدھی سستی پڑے گی۔

سید غلام بھیک نیرنگ

معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

دنیا کا پاپیادہ سفر کرنے والے مسٹر قاسم کی لندن کو روانگی

پانچ نوجوان دنیا کا سفر پاپیادہ کرنے کی غرض سے ۱۰ ستمبر ۱۹۳۱ء کو کلکتہ سے روانہ ہوئے۔ ایک مسلم، ایک عیسائی اور دو ہندو نوجوان راستے کی صعوبتوں کے ...

ریاست الور میں تعلیم قرآن

مولانا شوکت علی کے بیان کی تردید

روزنامہ انقلاب لاہور مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء میں مولانا شوکت علی صاحب کا ایک اعلان شائع ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے کہ الور میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت نہیں۔ اس اعلان میں محترم مولانا نے ان لوگوں کو جنہوں نے یہ خبر شائع کی کہ ریاست الور میں تعلیم قرآن کے مدارس سے تعرض کیا جاتا ہے مفسدہ پرداز کا خطاب عطا فرمایا ہے اُنکی حرکت کو مکروہ اور شرمناک کہا ہے اور اُن کے عمل کو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش قرار دیا ہے۔ ...

ذہنیت تھا۔ اصلی ہدف مسلمانوں کے مکاتب و مدارس تھے ... (یہ قواعد بھی عنقریب شائع کئے جائیں گے)۔ ان احکام و قواعد پر عمل کرتے ہوئے ناظم تعلیمات الور نے تمام ائمہ مساجد کو جو اپنی مسجدوں میں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتے تھے ۱۹۳۱ء میں طلب کرکے ایک حکم پر اُن کے اطلاعی دستخط کرائے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر کوئی شخص کسی مکتب یا مسجد میں تعلیم قرآن دیگا تو مستوجب سزا ہوگا۔ ...

جرمنی کو سب سے زیادہ جس ہتھیار نے کام دیا وہ نہ تو توپ تھی اور نہ گن مشین تھی بلکہ صرف سول پستول تھا جس نے بلا کسی تکلیف پہنچائے چشم زدن میں ہر ایک جاندار کو اندھا و بے جان کر دیا۔

پستول کا جوں ہی گھوڑا دبایا جائے فوری ایک خاص قسم کا بجلی کرنٹ ہر ایک جاندار پر اس طرح اثر کرتا ہے کہ قطعی اندھا کردینے کے علاوہ بالکل بے حرکت کردیتا ہے ...

بے حرکت کرسکتے ہیں (۱۰۰) قدم تک بجلی کرنٹ کام دیتا ہے۔ ... یقین مانئے آپ کی جان کا ساتھ دینے والا صرف یہی سول پستول ہے جس جاندار کو چاہا پندرہ منٹ تک اندھا اور بے حرکت کردیا۔ ... ایک نقطہ تحریر کے خلاف ہو تو ہم اپنے خرچہ سے تیار ہیں۔ ...

ہفتہ آزما سکتے واپس لینے کو

گورنمنٹ ہند سے کسی قسم کا لائسنس نہیں ہے ہر شخص منگوا سکتا ہے۔

پتہ: اے۔ ایچ فرانسس اینڈ کو پوسٹ بکس نمبر ۱۰۵۵ بمبئی نمبر ۹

حضرت علامہ اقبال کا تازہ شاہکار **جاوید نامہ** — تاج الدین بازار انارکلی لاہور

نپٹ بہراپن کا قطعیہ علاج

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

ہمارا دوسرا سرمہ ...

کان کی دوا — بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

چار نکاح کیجیے

بڑھاپے میں جوانی

طلا مقوی خاص

نامرد مرد ہو

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

گلدستہ قاسمی نسخہ

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

مقویات مرتب عالم

محبوب عاشق کے قدموں پر

تارکا پتہ الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۶ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ــــ صہ
نصف صفحہ ــــ ستہ
ایک کالم ــــ عنہ
½ کالم ــــ ...
¼ کالم ــــ عہ

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ
ید اللہ علی الجماعۃ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ــــ ...
ششماہی ــــ ...
سہ ماہی ــــ ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ــــ ...
ششماہی ــــ ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم جمعہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۴

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت برطانیہ کا انتہائی اعلان (مدینہ)

"تین مہینہ کا الٹیمیٹم" (ملت)

مفتی صاحب کو سخت سزا (حقیقت)

ٹائمیں ٹائمیں فش! (ہمدم)

ملکی مصنوعات کی ترقی (البشیر)

ہندوستان کے محکمۂ پولیس کے نام

اسلام کے معابد، ابوان شر نہیں ہیں
کیوں انکی عظمتیں پیش نظر نہیں ہیں؟
ہے احترام ان کا ہر حال میں ضروری
بابا! یہ مسجدیں ہیں، خالہ کا گھر نہیں ہیں "تاج"

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

جاپان کی سپریم کورٹ میں ایک اہم مقدمہ کا فیصلہ
ناجائز بچوں کے حقوق کا تصفیہ

(جاپان ٹائمز)

استرے اور چاقوؤں کے اشتہارات
۲۵ کروڑ روپے کا خرچ

(اسٹیٹسمین)

دنیا میں سب سے بڑا گھنٹہ

(بمبئی کرانیکل)

عیسائیوں کو بدھ مذہب اختیار کرنیکا مشورہ
سردی کا عجیب و غریب علاج

(اسٹیٹسمین)

ستر کروڑ پونڈ سونا ہندوستان سے باہر

(اسٹیٹسمین)

انگلستان کے میلہ میں ٹائل کی ایک مصنوعی مسجد

(اسٹیٹسمین)

بالشویک روس میں بچوں کی تعلیم

(معارف)

نابینا اشخاص کیلئے انجیل کا عربی ترجمہ

(معارف)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین سنگی ۔ رومال (پشاوری) مشہدی ۔ یزدی ۔ کلاہ ۔ پنکھے ۔ چپلیاں ۔ ... ۔ انگوری ۔ ... اصلی عنبر ۔ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ۔ مذکورہ چیزوں کے نمونوں کے واسطے جوابی کارڈ آنے چاہئیں ۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

شربت فولاد
معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بھروسہ کی چیز ہے جس کا بار بار تجربہ کیا جا چکا ہے ۔ ... یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے ۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے ۔ خون صالح پیدا کرتا ہے ۔ ...
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

بال جڑ سے کالا
... بال کالا اسٹور کنسی سمری دربھنگہ

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے ۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے ۔ اس لئے کڑوے اور مضر ادویہ کے جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو ۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ۔ ... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے ۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

مدینہ
... منیجر اخبار مدینہ بجنور (یوپی)

غنچہ
ملک وملت کے نونہالوں کے لئے مدینہ پریس بجنور سے نہایت آب وتاب کے ساتھ شائع ہوتا ہے ۔ ... اور غنچہ کا نمونہ طلب فرما کر اپنی اولاد کی دماغی اور ذہنی ترقیوں کے لئے ضرور خریدیئے ۔
محمد مجید حسن مالک رسالہ غنچہ و اخبار مدینہ بجنور یوپی

دمہ ۔ بواسیر ۔ سوزاک ۔ کوڑھ ۔ سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے ہو تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان جملہ امراض سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس ۔ ... جڑی بوٹی ہیڈ میڈیکل ہال کنسی سمری دربھنگہ

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ۔ ... دوسری کتاب کا نام جنت کی کنجی ہے ۔ ...
دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی ۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ... الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے ۔ ...
قرابادین مفید عام کا ہر بااصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے ۔ کتاب کا سائز بڑا ۔ ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کیلئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک ۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کیلئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے ۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں ۔
آجتک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا ۔
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا ۔ اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا ۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں ۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ۔ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب ۔ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ۔ حضرت شیخ سعدی ؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عنہ ۵ علاوہ محصولڈاک ۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اسقدر طہارت وپاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا ۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایۂ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے ۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کیساتھ اس قرآن مجید کی صحت میں نہایتی جانفشانی کے ساتھ کی ہے ۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد ، بوڑھے ، بچے ، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں ۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھکر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے ۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد ۔ مجلد پارچہ عہر ۔ مجلد چرم نقرہ عگ ، علاوہ محصولڈاک ۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ۔ صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے ۔
ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۔ قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصولڈاک ۔ جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۰ ہجری

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکی آٹھ سالہ نابالغہ قوم نیشاپوری ساکن پٹنہ کی رہنے والی جب کہ اس کا باپ فوت ہوگیا بوجہ غربت اس کی والدہ نے ایک مسلمان قوم میمن عمر تیس سال سے نکاح کردیا۔ چونکہ ناکح تو نگر و نابینا تھا اس کو ایک خادم کی ضرورت تھی علاوہ اس کے پہلے سے کوئی شادی بھی نہیں کیا تھا اس بنا پر اس لڑکی سے عرصہ دو ماہ تک خدمت لیتا رہا۔ اس اثنا میں لڑکی سے صحبت کے لئے دست اندازی کی اس حرکت کو لڑکی دیکھ کر ماں کے گھر چلی گئی ...

(۱) والدہ کی رضا سے جو نکاح حالت نابالغہ میں کیا گیا وہ قائم سمجھی جائے یا باطل۔

(۲) یہ بھی ظاہر ہے کہ بوقت نکاح نابالغہ لڑکی کا اصل ولی نہ تھا اور نہ اب ہے تو کیا اسکی والدہ کو شرعاً کوئی حق نکاح کا ہے یا نہیں اور بوقت نکاح کوئی ولی عصبہ شلاً بھائی چچا وغیرہ موجود نہ تھا اور نہ اب ہے۔

(۳) بوقت نکاح نابالغہ تھی ...

الجواب

چندہ وصول کنندہ کا یہی حق ہے کہ نہایت نرمی و سہولت کے ساتھ وصول کرے اگر سختی کے ساتھ یا بذریعہ دباؤ کسی بڑے شخص کے چندہ وصول کرے گا تو گنہگار ہوگا ...

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مسمی زید کی بیوی کی چچازاد بہن بیوہ ہے۔ کیا زید مذکور اپنی بیوی کی موجودگی میں اس بیوہ سے بھی عقد نکاح کرسکتا ہے شرعاً کیا حکم ہے۔ ارشاد فرمادیں۔ بینوا توجروا

الجواب

بیوی کی چچازاد بہن بیوہ سے بیوی کی موجودگی میں نکاح کرلینا جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

اجابہ وکتبہ
حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے دس آدمی کو ...

ایک شاعر کا خطبۂ صدارت

حقائق کا اعتراف اور صحیح نتائج سے چشم پوشی

سر محمد اقبال نے مسلم کانفرنس لاہور میں جو خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا اس کا پورا متن ہم گزشتہ اشاعت میں شائع کرچکے ہیں۔ اس خطبۂ صدارت کو شروع سے آخر تک پڑھ لینے کے بعد ایک ایسے شخص پر جو سیاسیات حاضرہ سے واقفیت رکھتا ہوا ...

(۱) اچھوتوں کے لئے خاص نیابت کی مخالفت (۳) کامل آزادی کے لئے کانگرس کے مطالبہ کی تائید۔

(۲) مسلمان متفقہ طور پر فیصلہ کرچکے تھے کہ وہ فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی کے مباحث میں حصہ نہیں لیں گے لیکن پھر انہوں نے اپنے فیصلہ کے خلاف مباحث میں حصہ لیا ...

فلسفیانہ اندازِ بیان

افسوسناک کوتاہی

اعتراف

نظامت کا شوق

زمیندار کا خیر مقدم

شیخ چلی کے منصوبے

ایک حیرت انگیز ہوائی جہاز

کانپور میں پچاس دیہاتیوں کی گرفتاری

موٹر کار کی چوری

خریداران الجمیعۃ

مولانا شفیع داؤدی کا عذرِ گناہ

دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک گمراہ کن پمفلٹ کی اشاعت

نامہ نگار الجمیعۃ کا مدلل و مسکت جواب

(۳)

پیش کردیا ہے کہ گویا وہ پہلی خط و کتابت کے سلسلہ کی کوئی ایک کڑی ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس جرأت کی داد کس طرح دی جائے۔ اس خط میں تو مولانا شفیع داؤدی اور مولوی مظہرالدین کو سرحد آنے کی دعوت دی گئی ہے اور وہ شرائط بیان کی گئی ہیں جن پر یہ لوگ صوبہ سرحد کا دورہ کرسکتے ہیں ...

۲۰ جنوری کا خط

Camp Peshawar
20th Jan., 1932.

My dear Maulvi,

I have discussed again with Chief Commissioner your suggestion that you and Mazharuddin might visit Haripur Jail, but he is quite sure that, if you did so, the only effect would be to cause excitement amongst the prisoners however mistaken might be the grounds on which that excitement would rest and thus delay the process of reconciliation and release which is now beginning. I am afraid therefore that you had better cut out this portion of your proposed itinerary. I hope, however that, you have no reasonable cause of complaint as you have apparently been wherever you wished to go all over the place and seen whatever you wished to see.

As regards the alleged excesses, I would ask you to bear two facts in mind. First, that Government has set its face against these as strongly as possible from the very start and second, that any tendency to give undue publicity to such incidents as may have occured can only have a bad effect.

It is in fact playing into the hands of the local Congress by widening the breach between the Government and the people of the province which all of us are anxious to see closed up as soon as possible.

The Chief Commissioner joins with me in thanking you for the spirit in which you have approached your task and for various suggestions of value in connection with releases and other matters of which he has taken note. If you can now induce your friends of the intellegentsia and of other shades of opinion to

(باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

۹ جنوری کا خط

... ۹ جنوری کو جو خط بھیجا تھا اس کی انگریزی نقل اور ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

My dear Maulvi,

With reference to our conversation of this morning I enclose a letter of introduction to the Chief Commissioner. I have informed him that you and the other members of your party whose numbers are not likely to exceed three and of whose probable composition I have informed him will arrive in Peshawar by 11 o'clock train on Monday, Jan. 11, with the object of finding out for the information of the All-India Muslim Conference the actual condition of the affairs in the North-West Frontier Province. I have also told him that you on behalf of your party have agreed to go straight to Peshawar and to be generally guided by his advice as to your action while in the North-West Frontier Province. If there is anything further that I can do for you, I trust that you will let me know and will inform me as soon as possible who the actual members of your party will be.—

Yours sincerely,
(Sd.) E. B. Howell.

مکرمی مولوی۔ ہمارے درمیان آج صبح کو جو گفتگو ہوئی تھی اس کے حوالے سے میں آپ کو چیف کمشنر صوبہ سرحد کے نام ایک تعارفی خط بھیجتا ہوں۔ میں نے چیف کمشنر کو یہ اطلاع دیدی ہے کہ آپ اور آپ کی پارٹی کے دوسرے اراکین جن کی تعداد تین سے متجاوز نہ ہوگی اور جن کی ترکیب کے متعلق میں نے چیف کمشنر کو مطلع کردیا ہے ۱۱ جنوری کو دوشنبہ کے دن ۱۱ بجے کی گاڑی سے پشاور پہنچیں گے اور ان کا مقصد یہ ہوگا کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی اطلاع کیلئے صوبہ سرحد کے صحیح حالات معلوم کریں۔ میں نے چیف کمشنر سے یہ بھی کہا ہے کہ آپ اپنی پارٹی کی طرف سے اس پر رضامند ہوگئے ہیں کہ سیدھے پشاور جائیں گے اور جب تک صوبہ سرحد میں رہیں گے چیف کمشنر کے مشورہ اور رہنمائی پر عمل کریں گے۔ اگر اس کے علاوہ اور کوئی خدمت میرے لائق ہو تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے بتائیں گے اور جلد سے جلد اپنی پارٹی کے ناموں سے مطلع کریں گے۔

آپکا مخلص
(دستخط) ای۔بی۔ہاول

غلط بیانی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ترکی میں عیسائی پادریوں کی ناکامی

"مصطفےٰ کمال کی جمہوریت نظام خلافت سے بہتر نہیں"

طرابلس کے ایک مجاہد کا مکتوب

امیر شکیب ارسلان کے نام

طرابلس کے ایک مجاہد وطنی نے علامہ امیر شکیب ارسلان کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں مجاہد مذکور لکھتے ہیں کہ طرابلس، جبل اخضر اور برقہ کے حالات ابھی پرسکون نہیں ہیں اور شورش کسی موقعہ کی منتظر رہتی ہے۔ سید عمر مختار شہید کی شہادت و تصلیب کے بعد اطالوی حکومت اس بات پر آمادہ ہوگئی تھی کہ جبل اخضر کو عرب قبائل کی سیادت میں دیدیا جائے ...

(الذہب)

حجاز و عراق کے درمیان سڑک کی تعمیر

حکومت عراق کیلئے طیاروں کی خریداری

(جزیرۃ العرب)

مصر میں عربی انجیل کی تقسیم

عیسائی پادریوں کی مذہبی دریوزگی

ترکی میں فاتح سمرنا کا انتقال

ترکی کے سپاہی قائد اور سمرنا کے فاتح جنرل نورالدین پاشا کا گزشتہ ہفتہ انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ...

(الفتح)

شامی انتخابات میں حکومت کی سخت تدابیر

(المصری)

حجاز میں عراقی سفیر کا تقرر

(دارالعمل)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔
منیجر الجمعیۃ دہلی

ترکی حکومت کی ہوائی طاقت میں اضافہ

(السبیل)

فلسطین میں یہودی اقتدار

(فلسطین)

دارالحکومت

نارنول کے مسلمانوں کا وفد
مہاراجہ پٹیالہ کی خدمت میں

دہلی ۳۰ مارچ۔ کل نارنول ریاست پٹیالہ کا ایک مسلم وفد دہلی پہونچا۔ چونکہ مہاراجہ پٹیالہ آجکل دہلی میں قیام پذیر ہیں اس لئے یہ وفد آپ سے ملاقات کرکے اپنی جائز شکایات آپ کی خدمت میں پیش کریگا۔ مہاراجہ کی خدمت میں وفد کی طرف سے مندرجہ ذیل تار ارسال کیا گیا ہے۔

ہز ہائی نس اہم فرقہ یعنی قوم راجپوت پیشہ آہنگری کے چند گھر ایک جگہ واقع ہیں شہر کے چند ہندو مفسدوں نے متعصب حکام کے سہارے آج فدویان پر دوپہر کو آٹھ دس ہزار ہندوؤں کی معیت میں جو شہر اور دیہات کے علاوہ علاقہ اور نابھہ ضلع رہتک کے فسادی عناصر پر مشتمل تھے، حملہ کر دیا۔ ہم فدویان اپنی جان بچانے کے لئے جناب ناظم صاحب اور انسپکٹر جنرل پولیس کی حفاظت میں چلے گئے۔ ہز ہائی نس کے اقبال انسپکٹر جنرل اور ناظم صاحب کی کوششوں سے ہمارے بچے اور خواتین محفوظ رہیں ورنہ نارنول سے بھائی راجپوت کی نسل فنا کر دی جاتی۔ فدویان کو اب بہت زیادہ خوف غالب ہے اس لئے ہماری حفاظت کی جائے بمفصل معروضات حاضر خدمت ہوکر پیش کریں گے۔ جن مفسد حکام نے یہ شرارت کی ہے ان کی تحقیقات کمیشن کے ذریعہ کی جائے۔ ہم کل (۳۰ مارچ) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں باریابی کا شرف حاصل کریں گے۔ (ارکان وفد)

(نارنول میں مفسد ہندوؤں کی طرف سے ان غریب راجپوت مسلمانوں کو تباہ کرنے کے جو کچھ کیا جا رہا ہے اس کی پوری کیفیت سے ہم مطلع ہو چکے ہیں چونکہ وفد اپنی شکایات مہاراجہ کی خدمت میں پیش کرنے والا ہے اس لئے سر دست ہم (طول) خیال سے اجتناب کرتے ہیں۔ الجمعیۃ)

گائے بھینس بھیڑ بکری پر ٹیکس
دہلی میونسپلٹی کی تجویز

دہلی ۳۰ مارچ۔ میونسپل کمیٹی نے اپنے خاص اجلاس منعقدہ ۲۰ جنوری میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ بوچڑ خانہ کی فیس کے بجائے اتنی ہی رقم کا ٹرمینل ٹیکس ہر دودھ دینے والے جانور پر لگایا جائے۔ چنانچہ بیل، گائے، بھینس اور کٹڑے پر سواری آٹھ آنہ فی راس۔ اور بھیڑ بکری بکرے اور بکری کے بچے پر سواری دو آنہ فی راس ٹرمینل ٹیکس لگانا تجویز کیا گیا ہے۔

کمیٹی کے جنرل اجلاس میں جو ۱۴ مارچ کو ۱ بجے ٹاؤن ہال میں ہوگا۔ اس امر کا آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق بہت سے لوگوں نے عذرداریاں سکرٹری میونسپل کمیٹی کے پاس روانہ کی ہیں۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سکرٹری میونسپل کمیٹی نے مذکورہ بالا ٹیکس لگانے کی حمایت کرتے ہوئے یہ سفارش کی ہے کہ جب کہ تمام سامان پر جو دہلی میں لایا جاتا ہے ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں مویشیوں کو مستثنیٰ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

طبیہ کالج میں کمیشن مقرر ہوگیا

معتبر ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ بورڈ آف ٹرسٹیز کے جلسہ میں، جو ۲۰ مارچ کو شریف منزل منعقد ہوا تھا، کالج کے حالات تحقیقات کرنے کے لئے حسب ذیل کمیشن کا تقرر کر دیا گیا۔

(۱) خان بہادر عبدالرحمن صاحب وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی
(۲) مولوی عبدالرحمن صاحب پروفیسر مشن کالج
(۳) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ دہلی
(۴) حافظ محمد صدیق صاحب ملتانی سوداگر
(۵) پنڈت ٹھاکر دت شرما وید

اس کمیٹی کو تمام معاملات کالج کا فیصلہ کرنے اور ضروری اصلاحات نافذ کرنے کے پورے اختیارات حاصل ہوں گے اور ان کے فیصلوں پر بورڈ یا میٹنگ کمیٹی میں نظر ثانی نہیں کی جا سکے گی۔

اسی طرح دوا خانہ کی معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے حسب ذیل کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

(۱) لالہ رادھے موہن صاحب۔
(۲) خان بہادر شیخ عزیز الدین صاحب پراچہ۔
(۳) شیخ رشید احمد صاحب سوداگر۔

اس کمیٹی کی رپورٹ بغرض منظوری بورڈ کے سامنے پیش ہوگی۔

سیٹھانی کے واقعہ قتل کی تحقیقات

کشمیری دروازہ میں سیٹھ رام لال کی اہلیہ کے قتل کے سلسلہ میں پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان لوگوں نے جو پولیس کی حراست میں ہیں پولیس سے بعض انکشافات کئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ قتل کے اس واقعہ میں اور لوگ بھی شریک ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے پولیس سے یہ کہا ہے کہ کچھ لوگوں نے انہیں سیٹھ جی کے مکان کا راستہ بتایا اور وہاں تک لے گئے اس کے بعد وہ غائب ہوگئے معلوم ہوا ہے کہ کہانے جو اس شب میں غیر حاضر تھا ابھی تک کوئی بیان نہیں دیا ہے۔

حقوق انتخاب کی کمیٹی کی رپورٹ

دہلی ۲۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حقوق انتخاب کمیٹی نے اس وقت تک جتنا کام ختم کر لیا ہے اس کی رپورٹ تیار کرکے عنقریب شائع کر دے گی۔ یہ رپورٹ تقریباً تہائی ہے اور امید ہے کہ ۱۴ اپریل تک اس پر دستخط ہو جائیں گے۔

حافظ صادر علی صاحب کے مقدمہ کی سماعت
دو مسلم رضا کاروں کو سزا

دہلی ۳۰ مارچ۔ کل حافظ صادر علی صاحب کے خلاف آرڈیننس کے ماتحت نوٹس کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں مسٹر الیسری کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا اور گواہان استغاثہ کی شہادتوں کے بعد ۳۰ مارچ کے لئے ملتوی ہوگیا۔

کل جمعیۃ علماء ہند کے دو رضا کاروں کو پکیٹنگ کے الزام میں تین تین ماہ قید اور پچاس پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی گئی چار رضا کار بری کر دئے گئے۔

مولانا عمر دراز بیگ صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کی دہلی میں تشریف آوری

دہلی ۳۰ مارچ۔ آج صبح مولانا مولوی عمر دراز بیگ صاحب دہلی میں تشریف لائے ہیں آپ کا ایک ماہ سے جمعیۃ علماء صوبہ متحدہ کے دفتر کو کامیاب بنانے کے لئے یو۔پی کے مختلف مقامات کا دورہ فرما رہے ہیں۔ اس وقت مولانا آگرہ کے ایک عظیم الشان جلسہ میں زبردست تقریر فرما کر دہلی تشریف لائے ہیں۔ اور دفتر جمعیۃ علماء ہند میں مقیم ہیں۔

سکھوں کی طرف سے تصفیہ کی راہ میں رکاوٹیں
پنجاب میں تیس فیصدی کا مطالبہ

لاہور ۲۶ مارچ۔ سردار اجل سنگھ نے جو گول میز کانفرنس میں سکھوں کے نمائندہ کی حیثیت سے گئے تھے، سکھ پولیٹیکل کانفرنس کے اجلاس میں اعلان کیا کہ "ہمارے خاص مطالبات یہ ہیں کہ کسی فرقہ کو پنجاب کی قانون ساز مجلس میں دستوری اکثریت نہ دی جائے۔ سکھوں کو پنجاب کی مجلس مقننہ میں اسی تناسب سے نشستیں ملیں جس تناسب سے مسلمانوں کو ان صوبوں میں دی جائیں جہاں وہ اقلیت میں ہیں" انہوں نے کہا کہ دنیا کی تاریخ میں ایسا کوئی دستور اساسی نہ ملیگا جس میں کسی جماعت اور کسی فرقہ کو دستوری طریقہ پر اکثریت دیدی جائے۔ تحفظات ہمیشہ اقلیتوں کو دئے جاتے ہیں تا کہ وہ اکثریتوں کی زیادتیوں سے محفوظ رہ سکیں نہ کہ اکثریت کو کہ وہ اقلیت کو دبائے رہے۔ انہوں نے پنجاب میں سکھوں کی اہمیت کو ظاہر کیا اور بتلایا کہ علاوہ ایک طاقتور قوم کے صوبہ کی مالگزاری میں بھی ان کا بڑا حصہ ہے۔ ساہوں نے کانگریس اور حکومت دونوں کی اس روش پر اعتراض کیا جو ان کی طرف سے سکھ مطالبات کے متعلق اختیار کی گئی ہے۔

وفاقی دستور اساسی کا تذکرہ کرکے انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں اس طرح کا دستور اساسی تو کبھی قائم ہی نہیں ہو سکتا جو کینیڈا، آسٹریلیا اور دیگر نو آبادیات میں رائج ہے۔ سکھوں کے متعلق انہوں نے بتایا کہ وہ کسی اسکیم کو قبول نہیں کر سکتے جس میں مالیات پر پورے اختیارات ہندوستانیوں کو حاصل نہ ہو جائیں۔

کانفرنس نے جو قرارداد منظور کی ہے اس میں پنجاب کی مجلس مقننہ میں تیس فیصدی نمائندگی ملنی چاہئے اور انتظام حکومت میں انہیں یہی حصہ ملنا چاہئے جو دیگر صوبوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، مسلمانوں کو دیا جائے۔

بیکانیر میں ہندو مسلم فساد
متعدد افراد زخمی

اجمیر ۲۸ مارچ۔ بیکانیر سے خبر آئی ہے کہ وہاں گزشتہ ۲۲ مارچ کو ہندو مسلمانوں میں جھگڑا ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جھگڑا ایک مسجد کے سامنے باجا بجانے پر اصرار کرنے سے ہوا۔ کئی آدمی اس میں زخمی ہوئے۔ ریاست کی پولیس اور فوج نے فوراً موقعہ پر پہنچ کر صورت حال پر قابو پا لیا فوراً مشین گنیں لگادی گئیں اور فوج گشت کرنے لگی۔ دفعہ ۱۴۴ کا بھی نفاذ کر دیا گیا۔ شہر میں ایک دن ہڑتال بھی تھی۔ لوگوں کے فرقہ وارانہ جذبات بہت برانگیختہ ہو گئے ہیں۔ مفسدین کو پکڑا جا رہا ہے۔

"حکومت صلح کی جانب راغب نہیں ہے"
صلح کی گفت و شنید کی خبر غلط ہے
اخبار کے نمائندہ کو سروجنی نائیڈو کا بیان

بمبئی ۳۰ مارچ۔ سروجنی نائیڈو آج صبح دہلی سے یہاں واپس آگئیں۔ نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں آپ نے اس امر کی تردید کی کہ آپ کانگریس اور حکومت کے درمیان پیامبری کے فرائض انجام دے رہی ہیں آپ نے فرمایا کہ میں دہلی جنوبی افریقہ کی کانفرنس کے سلسلہ میں گئی تھی، میرے وہاں جانے کی اور کوئی وجہ نہیں تھی، بیشک جب میں دہلی میں مقیم تھی تب میں نے متعدد کانگریسی اصحاب سے ملاقات کی۔ بعد ازاں میں بنارس گئی۔ وہاں پنڈت مدن موہن مالویہ سے میری طویل گفت و شنید ہوئی میرا خیال ہے کہ حکومت صلح کی جانب ابھی قطعاً راغب نہیں ہے۔ مجھے جہاں تک معلوم ہوا ہے اور جہاں تک میں اخذ کر سکتی ہوں اس کے مطابق یہ کہہ سکتی ہوں کہ ابھی جنگ ختم ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے لیکن یہ امر یقینی ہے کہ کانگریس کبھی گفت و شنید شروع نہیں کرے گی۔

آپ نے فرمایا کہ صلح کی گفت و شنید کرنے یا اس کے لئے انکار کرنے کے واسطے صرف گاندھی جی کو ہی اختیار ہے ہر ایک کانگریسی کارکن کو گاندھی جی کے حکم کا انتظار کرنا چاہئے۔ مزید اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میری گرفتاری کا ہر وقت امکان ہے۔ جنوبی افریقہ کی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے وہاں کی صورت حالات پر اظہار تشویش کیا اور فرمایا کہ ہم لوگوں نے یعنی ہندوستانی نمائندوں نے جو کہ جنوبی افریقہ گئے ہوئے تھے دہلی میں جس ضروری خط و کتابت پر غور کیا ہے وہ نہایت ہی نازک ہے۔ مزید اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ موجودہ صورت حالات میں جو کچھ ہم نے وہاں حاصل کیا ہے وہ ہم لوگوں کی توقعات سے زیادہ ہے۔

مشاورتی کمیٹیوں سے کس صورت میں تعاون ہو سکتا ہے
ایوان تجارت ہند کے اجلاس کا فیصلہ
روپیہ کو اسٹرلنگ سے وابستہ کرنے پر احتجاج

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ چیمبر آف کامرس کی فیڈریشن نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

فیڈریشن محسوس کرتی ہے کہ لندن کی گول میز کانفرنس میں فیڈریشن کے نمائندوں کی شرکت کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اور صرف فیڈریشن کو اخراجات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ چنانچہ اس تجربہ کے پیش نظر فیڈریشن کے خیال میں مشاورتی کمیٹی کے ساتھ فیڈریشن کے نمائندوں کے تعاون کا کوئی مفید نتیجہ اس صورت میں نکل سکتا ہے جب گورنمنٹ سچے دل سے موجودہ پالیسی کو ترک کرکے ہندوستان کے ترقی پسند طبقہ کے ساتھ مالی خود مختاری تحفظات مخصوص صیغہ جات اور تجارتی حقوق کے سوال پر بحث کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور اس مطلب کے لئے مشاورتی کمیٹی کو فنانس سے متعلقہ امور پر غور کرنے کے لئے پوری آزادی دی جائے اور تجارتی حقوق کے سوال کو برٹش اور ہندوستانی ماہرین کی ایک مشترکہ کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔ اس کمیٹی میں جو ماہرین شامل کئے جائیں ایسے اشخاص ہونے چاہئیں جن پر فیڈریشن کو اعتماد ہو۔

کل انڈین چیمبر آف کامرس کے اجلاس کا آخری دن تھا۔ بند کمرے میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ کانفرنس کمیٹیوں کے متعلق چیمبر کو کہاں تک اختیار کرنا چاہئے۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ نے اگلے سال کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبروں کے نام کا اعلان کیا۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے شرح تبادلہ کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا جو اتفاق رائے سے پاس ہو گیا۔ اس ریزولیوشن میں روپے کو اسٹرلنگ کے ساتھ ملحق کرنے کے خلاف مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر پروٹسٹ کیا گیا۔

اسٹرلنگ کا مستقبل گورنمنٹ ہند کے باقاعدہ میں نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے مستقبل میں اسٹرلنگ کی کیا قیمت ہوگی۔ اس کا انحصار دنیا کی عام اقتصادی حالت اور انگلینڈ کی اقتصادی پوزیشن پر ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ یہ قیمت ہندوستان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔ دس سٹرلنگ کی پوزیشن اس وقت غیر مستحکم ہے، اس لئے روپیہ کی پوزیشن کو مستحکم رکھنے کی غرض سے اسے اسٹرلنگ کے ساتھ ملحق کر دینے کا اصول بالکل غلط ہے۔

والیان ریاست اور آئندہ دستور اساسی
وفاق ہند میں پچاس فی صدی کا مطالبہ

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ ایوان والیان ریاست کی ایک کمیٹی کا اجلاس ہندوستان کے مجوزہ دستور اساسی پر غور و خوض کر رہی ہے۔ اس کے جلسے ہو رہے ہیں، اور معلوم ہوا ہے کہ ان میں ان تجاویز اور شرائط پر غور کیا جا رہا ہے جن کے منظور ہو جانے پر والیان ریاست وفاق ہند میں شریک ہو سکتے ہیں چنانچہ کل کے اجلاس میں، ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک تجویز اس قسم کی پیش ہوئی کہ والیان ریاست کو اگر وفاق ہند میں پچاس فی صدی نیابت اور حقوق دئے جائیں تب وہ اس میں شرکت پر آمادہ ہیں۔ یہ تجویز کمیٹی مذکور میں ابھی زیر غور ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ مرکزی مجلس قانون ساز کے متعلق بھی یہ مسئلہ در پیش ہے کہ مجلس ایک ایوانی ہو یا دو ایوانی اور ریاستوں کے لئے ان میں نمائندگی کے لئے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ سر اکبر حیدری، کرنل ہکسر، مسٹر مقبول محمود وغیرہ جن کا تعلق ریاستوں کے وزراء کی جماعت سے ہے بحث میں کافی حصہ لے رہے ہیں ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال، مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ پٹیالہ کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی صورت باہمی تصفیہ کی نکل آئے اور ایسا خاکہ تیار ہو جائے کہ اس پر سب رضا مند ہو سکیں۔

جبر و تشدد خود کوئی مقصد نہیں
ایوان والیان ریاست میں وائسرائے کی تقریر

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ آج ایوان والیان ریاست کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے وائسرائے نے فرمایا کہ مجھے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان اہم مسائل کو حل کرنے کے لئے جو کہ ایوان کے روبرو زیر بحث تھے نمایاں کامیابی حاصل کرلی گئی ہے مجھے مطلع کیا گیا ہے کہ ان میں سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ والیان ریاست اور جاگیردار برطانوی ہند میں علاقہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس معاملہ میں بھی کافی ترقی کی جا چکی ہے اور مجھے امید ہے کہ انقطاعی فیصلہ ہو جائے گا۔

اس کے بعد ریاستوں کے تعلق اور دوسرے مسائل کا ذکر کرنے کے بعد وائسرائے نے فرمایا کہ والیان ریاست اور میں خود یہ بخوبی محسوس کرتے ہیں کہ جبر و تشدد خود کوئی مقصد نہیں بلکہ ذریعہ ہے۔ یہ زبردست عقیدہ ہے کہ ہم جلد ہی اپنی تواریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر سکیں گے نو میں اس امر کا عزم کر چکا ہوں کہ جس طرح سے بھی ممکن ہوگا امن قائم کیا جائے گا اور اس کی موجودگی میں ہی آئین کے قیام کی جانب قدم بڑھایا جا سکے گا میں اس کے لئے مشکور ہوں کہ میں والیان ریاست کی امداد پر بھروسہ کر سکتا ہوں۔

برمی باغیوں کے خلاف کارروائی
بغاوت کے حالات پر حکومت کی رپورٹ

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت ہند کو حکومت برما کی طرف سے حسب ذیل تار ملا ہے:

ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ کے ... میں صورت حالات کی رپورٹ اس طرح ہے کہ پیگو، انسین، تھرا واڈی کے اضلاع میں باغیوں کے خلاف جد و جہد جاری ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ باغی کئی جماعتوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔ اس ہفتہ میں سرکاری آدمیوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ جابجا، زیر سماعت تبدیلیوں کو رہا کر دیا گیا ہے ۲۰۵۔ اشخاص زیر حراست ہیں۔ ٹیکسوں کی وصولی تسلی بخش طریقہ پر ہو رہی ہے۔

خواتین کے لئے مساوی حقوق ضروری ہیں
بیگم شاہ نواز کے جواب میں سر آغا خاں کا بیان

لاہور ۲۸ مارچ۔ بیگم شاہ نواز نے سر آغا خاں کے نام ایک برقی پیغام روانہ کیا تھا جس میں مردوں اور عورتوں کے حقوق رائے دہندگی کی مساوات کے مسئلہ کے بارے میں استصواب رائے کیا تھا۔ سر آغا خاں نے جواباً مطلع کیا ہے کہ عورتوں کی آزادی اور مساوات کے بارے میں اسلام کا جو حکم ہے اس سے مجھے اتفاق ہے۔ عورتوں کی تنظیم سیاسی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ مذہبی حیثیت سے بھی ضروری ہے۔ اسلام کے لئے یہ مہلک قدم ہوگا کہ کتاب مقدس کے حکم کی تاویل تنگ نظری سے کی جائے۔ تاہم میں سیاسی اور عملہ مسئلوں کے لحاظ سے قدامت پسند اور ترقی پسند عناصر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کے مستقبل کی کارفرمائی کے لئے ذاتی اختلافات ترک کرکے اس سلسلہ میں متحدہ طور پر کام کریں۔ مستقبل کی ترقی کو اس کی ضروریات پر چھوڑ دینا چاہئے۔

صوبہ سرحد میں انتخابی جد و جہد
پشاور کے ایک گاؤں پر سات سو روپیہ جرمانہ

پشاور ۲۷ مارچ۔ صوبہ سرحد میں انتخابات کا ہنگامہ شروع ہو گیا ہے ۲۸ نشستوں کے لئے ۱۷۵ امیدوار الیکشن میں لڑ رہے ہیں۔ عام طور پر وکلاء کی جماعت ان انتخابات سے بڑی دلچسپی لے رہی ہے۔ شہر پشاور میں عبدالقیوم خاں اور محمد پیر بخش خاں میں مقابلہ ہے۔ سب سے زیادہ دلچسپ مقابلہ نواب سر عبدالقیوم اور خان بہادر تاج محمد خاں میں ہے۔ دو امیدوار خان بہادر عبدالرحیم خاں بیرسٹر اور سردار راجا سنگھ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

موضع مہری ضلع پشاور کے باشندگان پر ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے ماتحت اس جرم میں سات سو روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے کہ انہوں نے خلاف قانون جلسہ میں شریک ہو کر ایسی کارروائی کی جو امن و قانون کے لئے خطرہ تھی۔

سرحد پر قبائل کا حملہ
فوج کے متعدد سپاہی مجروح

... ایک چوکی پر حملہ کر دیا ... حملہ آوروں نے چوکی کے پانچ سپاہیوں کو بھی زخمی کیا۔ انہیں وہاں بھیجا گیا تھا۔ ان قبائل کے تعاقب کے لئے ایک ہوائی مہم بھی روانہ کی گئی لیکن قبل اس کے کہ وہ موقعہ پر پہنچے یہ سب اس طرح منتشر ہو گئے کہ ہوائی جہازوں کا سراغ نہ لگ سکے۔ مزید تفصیلات ابھی تک نہیں آئی ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حملہ کچھ زیادہ اہم نہ تھا۔

ایک سرخپوش شاعر کو سات سال قید
پشتو میں اشتعال انگیز نظم

پشاور ۲۸ مارچ۔ علاقہ رستم تحصیل مردان کے مولانا عبدالہی گدا کو ایک اشتعال انگیز پشتو نظم شائع کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف سات سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

سری نگر میں متعدد مسلمانوں کی گرفتاری
اشتہارات چسپاں کرنے کا الزام

سری نگر ۹ مارچ۔ کل اور پرسوں پولیس نے ۷ اشخاص کو گرفتار کیا جن پر اشتہارات چسپاں کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ اشتہاروں میں حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ عبدالصمد اور ان کے ساتھیوں کو رہا کر دیا جائے ان کے علاوہ متعدد اشخاص حکومت کے پاس درخواستیں بھیجنے کے لئے عوام کے دستخط کرانے کے الزام میں گرفتار کئے گئے۔ گرفتار شدگان کا دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت چالان کر دیا جائے گا۔

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ملتان جیل میں مع الخیر ہیں

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند ملتان جیل پہونچا دئے گئے ہیں، اور وہاں آپ مع الخیر ہیں۔ حضرت علامہ کے احباب و اعزاء چند ذیل پر خطوط بھیج سکتے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سیاسی اسیر اے کلاس نیو سنٹرل جیل ملتان

انسداد قحط کیلئے ۲۸ لاکھ روپے کی منظوری

دہلی ۲۸ مارچ۔ انسداد قحط کے ٹرسٹی بورڈ نے ۲۸۱۰۰۰۰ روپیہ حکومت کے پرامیسری نوٹوں میں محفوظ کر دیا ہے اس رقم کے علاوہ ٹرسٹ کے پاس ۵ لاکھ ۹ ہزار کی رقم علیحدہ موجود ہے۔

بمبئی میں سودیشی مارکیٹ کا افتتاح

بمبئی ۲۸ مارچ۔ مولجی جیٹھا مارکیٹ کے بعض ایسے ہی ایجنٹ ہیں جو سودیشی پارچہ کو فروخت کرتے ہیں ہڑتال کے زمانے میں ان دکانداروں کو بھی ہڑتال کرنا پڑتی۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو دکاندار سودیشی مال فروخت کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک نئی مارکیٹ کھولی جائے۔ یہ مارکیٹ لکشمی سودیشی مارکیٹ کے نام سے مشہور ہوگی۔

مہاراجہ پٹیالہ کے خلاف سکھوں کا مظاہرہ
۴۵ سکھوں کی گرفتاری

دہلی ۲۹ مارچ۔ کل کی طرح آج بھی جس وقت ایوان والیان ریاست کا اجلاس منعقد ہوا پٹیالہ سے آئے ہوئے سکھوں کے ایک جتھے نے چیمبر پر پکٹنگ کی اور ریاست پٹیالہ کے خلاف احتجاجی نعرے بلند کئے پولیس نے جو کہ پیش بندی کے طور پر پہلے سے کونسل چیمبر کے گرد تعینات تھی۔ تمام سکھوں کو جن کی تعداد ۴۵ کے قریب بتلائی جاتی ہے گرفتار کر لیا اور دو لاریوں میں بٹھا کر ان کو دہلی کے تھانہ میں پہنچا دیا جہاں ان کی کرپانیں چھین لی گئیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعد ان کو جیل بھیج دیا گیا۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں ناکامی
سرکاری کمیٹی توڑ دی گئی

لاہور ۲۶ مارچ۔ پنجاب کونسل میں خان بہادر سردار حبیب اللہ خاں کے سوال کے جواب میں ریونیو ممبر نے اعلان کیا کہ جو کمیٹی سر جوگیندر سنگھ وزیر زراعت، ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ اور مجھ پر مشتمل پنجاب میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی وہ مسئلہ کو بہ اتفاق رائے حل کرنے میں ناکام ہوئی۔ لہٰذا کمیٹی توڑ دی گئی ہے۔

ٹونڈلہ کے قریب ریلوے تار کاٹ ڈالے گئے
گاڑیاں لیٹ ہوگئیں

آگرہ ۲۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹونڈلہ اور ہاتھرس جنکشن کے درمیان ریلوے لائن کے تار گزشتہ ۲۳ مارچ کی شب کو کسی نامعلوم شخص یا اشخاص نے کاٹ ڈالے اس کی وجہ سے کئی گاڑیاں وقت مقررہ پر نہ پہونچ سکیں۔ اس سے قبل بھی تار کاٹے جا چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک ملزمین کا کوئی پتہ نہیں۔ پولیس سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔

مسٹر رنگاسوامی آئینگر کا انتقال
اسمبلی میں اظہار افسوس

دہلی ۲۹ مارچ۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر سی۔ رنگاسوامی آئینگر کے انتقال پر اظہار رنج و افسوس کیا گیا۔ مسٹر آئینگر پندرہ سال تک مرکزی مجلس قانون ساز کے ممبر رہ چکے ہیں۔

ایک اور آرڈیننس کا نفاذ
بنگال آرڈیننس میں ترمیم

نئی دہلی ۲۵ مارچ۔ حکومت ہند نے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے ماتحت بنگالی اختیارات کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۳۱ء و آرڈیننس مجریہ ۱۹۳۲ء میں ترمیم کی گئی ہے۔ یہ آرڈیننس ۱۹۳۲ء کا آٹھواں آرڈیننس ہوگا۔

پنجاب کے دیہاتوں میں قرضہ کی تحقیقات
تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

لاہور ۲۵ مارچ۔ حکومت پنجاب نے صوبے کے دیہاتی حلقوں میں قرضہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو دو سرکاری اور پانچ غیر سرکاری ممبران پر مشتمل ہے۔

چین اور جاپان پھر مقابلہ کیلئے تیار ہیں
جاپانی شرائط چین کو منظور نہیں
برطانوی سفیر کی مداخلت

شنگھائی ۲۶ مارچ۔ چین اور جاپان میں مصالحت کی جو گفتگو ہو رہی تھی، اندیشہ ہے کہ وہ کامیاب نہ ہوگی کیونکہ جاپان نے سمجھوتہ کے لئے جو مسودہ مرتب کیا ہے چین اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس سمجھوتہ میں منجملہ دیگر شرائط کے جنگ کا فوراً بند کرنا بھی داخل ہے۔

جاپان کی طرف سے اس مسودہ میں جو شرطیں رکھی گئی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ چین کی فوجیں جہاں موجود ہیں بدستور وہیں موجود رہیں گی اور جاپان اپنی فوجیں لاکر بین الاقوامی علاقے اور اس کے نواح میں متعین کر دیگا۔ فوجوں کی واپسی کے طریقہ کو بارہ اراکین کی ایک کمیٹی جو چین، جاپان، برطانیہ، امریکہ، فرانس اور اٹلی کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی طے کرے گی اس علاقہ کی امن و امان کی، جسے خالی کیا جائے گا، چین کی پولیس حفاظت کرے گی۔

چینی حکومت نے ان شرطوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ اس کا خیال ہے کہ ان شرطوں کا عملاً یہ مقصد ہے کہ بین الاقوامی علاقے کو شمال کی طرف کیانگوان اور ووسنگ کی طرف اور مغرب کی طرف نانٹاؤ کی طرف بڑھا دیا جائے۔ حکومت چین نے اس علاقے سے اسے لے لینے کی بھی مخالفت کی ہے۔

شنگھائی ۲۵ مارچ۔ چین اور جاپان کی گفتگو کل بالکل ختم ہو گئی تھی اور نمائندے کانفرنس سے واپس جا رہے تھے کہ یکا یک سر مائلس لیمپسن نے مداخلت کی اور کانفرنس کو ٹوٹنے سے بچا لیا۔ انہوں نے اپنے دوستانہ روابط سے دونوں جماعتوں کو پھر رضامند کیا اور گفتگو شروع ہو گئی۔

نظر بندان بنگال کو منتقل کرنے کے بل پر بحث

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ اسمبلی میں کل نظر بندان بنگال کو دیگر صوبجات میں منتقل کرنے کے بل پر بحث ہوئی بحث ختم ہونے سے پیشتر ہی اجلاس ملتوی ہو گیا۔ مسٹر پٹیل نے بل کی چوتھی کلاز (جس کا مقصد ہائیکورٹ کو نظر بندان کے بیانات کا حکم دینے کے اختیارات سے محروم کرنا ہے) کو منسوخ کرنے کے متعلق ترمیم پیش کی لیکن یہ ترمیم کثرت رائے سے مسترد کر دی گئی۔

جاپانی لیڈروں کو قتل کرنے کی سازش
۱۳ اشخاص گرفتار

ٹوکیو ۲۸ مارچ۔ پولیس نے بڑی جد و جہد کے بعد خونی اخوت (بلڈ برادرہڈ) کے تیرہ آدمیوں کو سرکردہ جاپانی لیڈروں کو قتل کرنے کی سازش کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ سیاسی اور مالی رہنماؤں کو موت کے گھاٹ اتارنے کی سعی کر رہے تھے۔

مجلس اقوام سے جاپان کی علیحدگی

ٹوکیو ۲۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان یہ سوچ رہی ہے کہ اگر جمعیۃ اقوام نے اس بات پر اصرار کیا کہ چین کے معاملہ میں اس کے قواعد کے دفعہ ۱۵ کی پابندی کی جائے تو وہ جمعیۃ کی رکنیت سے انکار کر دیگی۔

گو اس خبر کی سرکاری حلقوں میں تصدیق نہیں کی گئی ہے تاہم معتبر ذرائع سے معلوم ہوتا ہے کہ سر ایک ڈرمنڈ سکرٹری جنرل جمعیۃ اقوام نے چند روز ہوئے مسٹر سینو کو متنبہ کر دیا تھا کہ جمعیۃ کا خیال ہے کہ وہ اس معاملہ میں اپنے قواعد کی دفعہ ۱۵ کی پابندی پر اصرار کرے۔

ڈبلن میں زبردست سیاسی ہلچل
برطانوی تعلقات کے انقطاع پر زور

لندن ۲۷ مارچ۔ ڈبلن کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں ہر طرف جمہوریت خیالات کے پوسٹر چسپاں نظر آتے ہیں۔ ان پوسٹروں میں گول میز کے جلسوں کی اطلاعات ہیں سنڈیکا سگریٹ کی زبردست بلند آوازی اور ...

حکومت نے بھی وزارت کے کئی جلسے منعقد کئے ہیں تاکہ جو صورت حال پیدا ہونے والی ہے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ لیکن اس سے ان مظاہروں کو روکنے کے لئے اب تک کوئی کارروائی اختیار نہیں کی گئی ہے۔

تمام فساد کی جڑ حلف وفاداری ہے
آئرلینڈ کے صدر کا بیان

لندن ۲۹ مارچ۔ خراج اور حلف وفاداری کے متعلق آئرش فری سٹیٹ کے صدر مسٹر ڈی ویلرا کا رویہ معلوم کرنے کی غرض سے مسٹر انگلش نٹ ہاؤس پارلیمنٹ نے ان سے انٹرویو کیا۔ مسٹر ڈی ویلرا نے فرمایا کہ معاہدہ کی رو سے حلف وفاداری لازمی نہیں ہے، البتہ متعلقہ ممبران پارلیمنٹ کو اس کا حق ہے کہ وہ کسی کام یا کانفرنس کو ترک کر دیں۔ تمام فساد کی جڑ حلف وفاداری ہے۔ ہم اس کو دور کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے کہ ہمیں دائمی فساد کا شکار بنانے کا کیا حق ہے؟

خراج کے متعلق آپ نے فرمایا کہ خراج آئرش فری سٹیٹ کے آئین کی رو سے ہی طلب کیا جا سکتا ہے یہ آئین رضا کارانہ اور خانگی آئین ہے ہمارا ارادہ اسے منسوخ کرنے کا ہے اور ہمیں ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔

ہم دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو سکتے
وزیر ہند کی طرف سے مسلم کانفرنس کی تجویز کا جواب

لندن ۲۶ مارچ۔ مسائل ہند پر بحث کرتے ہوئے دار العوام میں وزیر ہند نے مسلم کانفرنس کی منظور شدہ تجاویز کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم دھمکیوں اور حضرات سے اپنے پروگرام سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ وزیر ہند کی تقریر سے یہ بھی واضح ہوتا تھا کہ حکومت کانگریس کا مقابلہ کرنے اور اس کو کچلنے کے لئے فرقہ وارانہ طریقہ پر سیاسی جماعتیں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مالٹا میں اطالوی زبان کی تعلیم منسوخ
برطانیہ پر اطالوی وزیر کا غصہ

لندن ۲۶ مارچ۔ مالٹا میں ابتدائی مدارس میں اطالوی زبان کی تعلیم منسوخ کر دی گئی ہے جس پر آج کل اٹلی میں بڑا شور مچ رہا ہے۔ اطالوی وزیر داخلہ نے طرابلس جاتے ہوئے کمیشن کی ان سفارشات پر جس کے مطابق یہ کارروائی عمل میں آئی ہے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔

ایک اور وزیر نے کہا کہ انگلستان کو اس معاملہ میں اس قدر تنگ نظری سے کام نہ لینا چاہئے ورنہ اسے سخت مشکل پیش آجائے گی اور لوگوں میں جو جذبات پیدا ہوں گے انہیں ساری دنیا کی طاقت اور بڑے سے بڑے بیڑے بھی نہ دبا سکیں گے۔

فیڈرل مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ فیڈرل مالیاتی کمیٹی نے متفقہ رپورٹ بذریعہ ہوائی ڈاک وزیر ہند کے پاس روانہ کر دی گئی ہے تاکہ وہ اسے ملک معظم کی حکومت کے روبرو پیش کر دیں۔

تمام ہندوستان میں حکومت کی انتظامی کارروائیاں
آرڈیننسوں کا زور۔ گرفتاریاں اور سزایابیاں

دیسیلے ۲۹ مارچ۔ کل پولیس کی معیت میں سب مجسٹریٹ نے مقامی کانگریس کیمپ پر چھاپہ مارا اور سات اشخاص کو جن میں چھ خواتین شامل ہیں گرفتار کر لیا۔ پولیس اپنے ہمراہ سامان اٹھا کر لے گئی۔

جاگر ہٹ ۲۸ مارچ۔ سروج دیوی کو دو دیگر ساتھ خواتین کے ہمراہ شراب کی دکانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

کلکتہ ۲۸ مارچ۔ کل سنٹرل ریونیو اور کالج اسٹریٹ میں جلوس نکالنے کے الزام میں ۱۹ اشخاص گرفتار کر لئے گئے ... کالج کے ایک طالب علم کو خلاف قانون اشتہارات تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

واردھا ۲۸ مارچ۔ گاندھی جی کے بیرو کار چھوٹے لال جی کو واردھا آشرم سے گرفتار کر لیا گیا۔

بمبئی ۲۸ مارچ۔ کل چوپاٹی کے میدان میں ہنگامی کونسل کے صدر نے جھنڈے کی سلامی کی رسم ادا کی ... اسی وقت ایک درجن اشخاص کا جلوس بھی آ پہونچا ان کو بھی پولیس نے گرفتار کر لیا۔

الہ آباد ۲۸ مارچ۔ کل جھنڈے کی سلامی کی رسم ادا کی گئی ... گرفتار کر لی گئیں۔

مدراس ۲۸ مارچ۔ جھنڈے کی سلامی میں ۳۴ رضا کار اور کانگریس کے کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ ...

احمد آباد ۲۸ مارچ۔ پولیس نے ... کانگریس بلیٹن برآمد کرنے کے سلسلہ میں ... گرفتار کیا ...

کانپور ۲۸ مارچ۔ پنڈت رگھو بال ... گرفتار کر لیا گیا ...

دہلی ۲۹ مارچ۔ قومی جھنڈے کی سلامی کے سلسلہ میں کل تین رضا کار اور آٹھ دیگر اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ ...

واردھا ۲۸ مارچ۔ ...

بمبئی ۲۸ مارچ۔ ...

کلکتہ۔ ...

ایک انگریز کا برطانیہ کو مشورہ
جیلوں کے دروازے کھول دو

ڈاکٹر ... نے "ماڈرن ریویو" میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا مطلب حسب ذیل ہے۔

جاپان چین میں جو کچھ کر رہا ہے وہ بعض تبدیلیوں کے ساتھ برطانیہ ہندوستان میں کر رہا ہے۔ انگلستان اپنی موجودہ پالیسی کی وجہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کو کھو بیٹھا ہے۔ اگر برطانیہ ہندوستان کو اپنی سلطنت کا حصہ دار رکھنا چاہتا ہے تو اسے بلا کسی تاخیر کے جیلوں کے دروازے کھول دینے چاہئیں۔

یو۔پی میں ساڑھے سات ہزار گرفتاریاں

لکھنؤ ۲۸ مارچ۔ حکومت یو۔پی کا تازہ ترین اعلان مظہر ہے کہ گزشتہ ہفتہ میں آرڈیننس کے ماتحت ۸۸ اور معمولی قوانین کے ماتحت ۲۳۲ گرفتاریاں ہوئیں۔ تا حال گرفتاریوں کی تعداد ۷۵۰۵ تک پہنچ گئی ہے اور ۳۴۶۵ اشخاص رہا ہو چکے ہیں ... تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے۔

سائیکل پر سفر حجاز
سہارنپور کے ایک اولوالعزم نوجوان کا عزم

...

الفریڈ پارک کا درخت کاٹ دیا گیا

الہ آباد ۲۸ مارچ۔ آج الفریڈ پارک کا وہ درخت کاٹ دیا گیا جس کے نیچے مشہور انقلاب پسند چندر شیکھر آزاد افسران خفیہ پولیس کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے کام آیا تھا۔ غالباً اس کا مطلب سیاسی مظاہروں کو روکنا ہے۔

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ
(بسلسلہ صفحہ ۲)

Come forward in open Co-operation with Government to accelerate the processes incidental to the introduction of reforms, we shall have still further cause for gratitude.

Yours Sincerely,
(Sd) E. B. Howell.

کیمپ پشاور
۲۰ جنوری ۱۹۳۲ء

مائی ڈیر مولوی — میں نے چیف کمشنر سے آپ کی اس تجویز کے متعلق پھر گفتگو کی کہ آپ اور مسٹر مظہر الدین ہری پور جیل میں جا سکیں لیکن ان کو پوری طرح یقین ہے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو قیدیوں کا اشتعال ہوگا۔ خواہ اس اشتعال کی وجوہ کتنی ہی غلط کیوں نہ ہوں اور اس طرح مصالحت اور رہائی کی جو کارروائی شروع ہو رہی ہے اس میں دیر ہوگی اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے مجوزہ دورہ کے اس حصہ کو نکال دیں۔ بہرحال میں امید کرتا ہوں کہ آپ کو کوئی معقول وجہ شکایت نہ ہوگی ... آپ نے جس جگہ جانے کی خواہش کی ہے آپ گئے ہیں اور جو کچھ آپ نے دیکھنا چاہا ہے وہ دیکھا ہے۔ ...

(دستخط) ای۔ بی۔ ہاول

(باقی آئندہ)

ریاست الور

اس ریاست کی کل آبادی سات لاکھ اکیاون ہزار نو سو پچیس ہے جن میں ۳۳۰۲ مسلمان ہیں خواندہ اشخاص کی تعداد ۱۱۳۳ ہے جن میں مسلمان ۹ ۵۰۱ میں انگریزی خواں ۹۰ ہیں اور مسلمان صرف ۔۔۔ ہیں۔ غالباً یہ وہی لوگ ہونگے جو ملازمت یا کسی دوسری غرض سے الور میں آگئے ہیں۔ مسلمانوں میں خواندہ اشخاص زیادہ تر ہندی یا معمولی اردو خواں ہیں۔ اس ریاست میں تناسب آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کی تعداد غالب ہے ریاست میں شیخ سید مغل خانزادہ اور میواتی شامل ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد میوانیوں کی ہے جو تمام کے تمام کاشتکار پیشہ اور تعلیم سے محض کورے ہیں ان کا رسم و رواج اور لباس بالکل ہندوانہ ہے نام بھی اکثر بے جوڑ اور ہندوانہ رکھتے ہیں۔ حضرت سید سالار مسعود غازی اور مدار صاحب رحمہم اللہ تعالے سے بے حد عقیدت رکھتے ہیں چنانچہ میوانیوں میں سب سے بڑی قسم سالار صاحب اور مدار صاحب کی ہے اور اپنی بزرگوں کا انہیں ہے کہ باوجود تعلیم سے کورے ہونے کے وہ پکے مسلمان ہیں اور ارتداد کا بہت کم خطرہ ہے اس بدنصیب قوم کی تعلیم کا کبھی کسی کو خیال تک نہیں آیا بلکہ ہر زمانہ میں اس کو مٹانے اور برباد کرنے کی سعی کی گئی۔ اب تھوڑے عرصہ سے تعلیم کی طرف کچھ رجحان ہوا ہے۔ چنانچہ اس قوم میں سب سے پہلے گریجویٹ مسٹر محمد یسین خان ... [illegible]

ریاست الور اور قرآن کریم کی تعلیم

راجپوتانہ کی ریاستوں میں یہ فخر بھی اسی ریاست کو حاصل ہے کہ اس نے قرآن کریم اور مذہبی تعلیم پر پابندیاں ہی عائد نہیں کیں بلکہ آخر ۱۹۲۷ء میں جرم قرار دیدیا تھا۔ قرآن خوانی کے تمام مکاتب یکلخت بند کئے گئے والدین اور استادوں کو مچلکوں کے ذریعہ پابند کیا گیا کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم نہ دیں گے مسلم اخبارات نے غل مچایا مسلمانوں نے صدائے احتجاج بلند کی تو اتنا کیا گیا کہ سرکاری مدارس میں ایک ایک مسلمان مدرس مقرر کیا گیا تاکہ وہ ایک گھنٹہ مذہبی مسائل اور قرآن مجید کا ترجمہ طلبار کے سامنے بیان کر دے اسی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ سرکاری اسکولوں میں مذہبی تعلیم کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ میں یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ مذہبی تعلیم کی مخالفت ہندوؤں کے لئے نہیں بلکہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہندوؤں کے کثیر تعداد میں پاٹھ شالہ موجود ہیں اور آزادی کے ساتھ مذہبی تعلیم ہوتی ہے بلکہ ان کو سرکاری امداد بھی ملتی ہے چنانچہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ کی رپورٹ ۱۹۲۸ء کے صفحہ ... [illegible]

[illegible]

مقبرہ سلطان ترنگ کی بے حرمتی

[illegible]

شاہی جامع مسجد کی بے حرمتی

[illegible]

الور میں مساجد اور قبرستانوں کی بے حرمتی

[illegible]

ریاست الور کی اردو دشمنی

[illegible]

آل انڈیا مسلم لیڈرز کانفرنس کا اجلاس

[illegible]

وفد جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ کا دورہ
اور اس کی مختصر رپورٹ

[illegible]

تبلیغ واشاعت توحید وسنت کی تنظیم

[illegible]

جامع مسجد راولپنڈی کے خطیب صاحب کا مقابلہ
ساردا ایکٹ کے پردہ میں علماء کی تذلیل

[illegible]

جب حکیم اور ڈاکٹر جواب دے دیں

جب صحت و تندرستی کی کوئی صورت نظر نہ آئے جب مرض لاعلاج سمجھا جانے لگے اسوقت مندرجہ ذیل ادویہ سے فائدہ اٹھائیے جن کے طلسمی اثر نے ہزاروں مریضوں اور مایوسوں کی زندگی کو بدل کر دکھایا ہے۔ یہ تمام ادویہ ان نسخوں سے تیار کی گئی ہیں جو میرے خاندان کے صدہا سال کے مجربات ہیں اور جن کی بدولت ہزارہا مریض اسوقت تک تندرست ہو چکے ہیں۔

چاند سا خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا

جو لوگ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں اور جن کے یہاں اولاد پیدا ہی نہیں ہوتی ہے یا لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں وہ ضرور یہ دوا استعمال کریں۔

امید حمل ... [illegible]

کلید مردمی ... استعمال کریں۔

سفید داغ پانچ دن میں غائب ہوجائینگے

... [illegible] ... **اعجاز نما** ... قیمت فی شیشی پانچروپے ... علاوہ محصولڈاک

سات روز میں بواسیر کو شرطیہ آرام ہوجائیگا

... **انجاز اثر** ... قیمت صرف دو روپے آٹھ آنہ علاوہ محصول

دمہ ہمیشہ کے لئے جاتا رہے گا

... **تریاق دمہ** ... قیمت ... علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل ۳ دھلی

قلمی نایاب کتابیں

[illegible]

محمد احتشام الحسن (مولوی فاضل)
کتب خانہ منتخبی حضرت نظام الدین اولیا دہلی

انسانی کمزوری کا عجیب علاج

[illegible]

مہاتما گاندھی کی سوانح عمری مفت

[illegible]

حلال شراب
برف ڈال کر پینے کی چیز

[illegible]

طبی کمپنی دہلی سے منگائیے

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ایک مہینہ میں عربی آجائیگی

[illegible]

حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب ... کوچہ چیلان دہلی

حمائل شریف مترجم

[illegible]

رحمانیہ بک ڈپو دریبہ کلاں دہلی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

[illegible]

بال جڑ سے کالا

[illegible]

گلدستہ قاسمی مفت

[illegible]

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

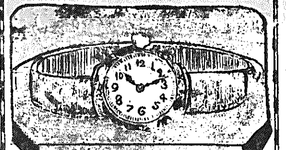

صرف چند روز کے لئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت

[illegible]

جنت کا نمونہ

[illegible]

پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

عروس و نوشاہ	دلہنوں کی کانفرنس	اختر دلہن کی ڈائری
[illegible]	[illegible]	[illegible]
سجیلہ دلہن کی ڈائری	**افزائش نسل**	**عہد شباب**
[illegible]	[illegible]	[illegible]
مردانہ امراض		**زنانہ امراض**
[illegible]		[illegible]

ایم اے مجید طبیاران دہلی

مقویات سراج عالم

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

قرآن شریف

مترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اسیر مالٹا

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

جلد ۱۵ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۵

معاصرین کے افکار و آراء

تعلیم کا مقصد (مدینہ)

اس سے بڑھکر غداری اور کیا ہوگی؟ (ہمدم)

قول و عمل میں فرق

مسلمانوں کے مہربان

سکھوں کا مطالبہ

بقر عید میں دیسی کپڑے پہنئے

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

گوشت خوار اور سبزی خور قبائل کا موازنہ

جنوبی افریقہ کے قبائل کی سائنٹفک تحقیقات

سال آئندہ کیلئے نیوزیلینڈ کا میزانیہ

تیس لاکھ پونڈ کی تخفیف کیلئے کمیشن کی سفارشات

خدا کی ہستی کا اقرار سائنس کی زبان سے

بحری جہازوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز تخفیف

جہازوں کی کثرت اور خریداروں کی کمی

(ٹائمز آف انڈیا اسٹریٹیڈ ویکلی)

خریداران الجمعیۃ کو جاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔
(منیجر الجمعیۃ دہلی)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔
منیجر "الجمعیۃ" دہلی

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چارسبز
اصلی میوہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ موخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کام کی بات
ڈیرہ دون کا باسمتی چاول خوش ذائقہ اور خوشبودار ہونے کی وجہ سے ہندوستان بھر میں مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ یہ چاول ...
منیجر ڈیرہ دون ویلی رائس اسٹور ۔ راجپور روڈ ڈیرہ دون

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

صدہا مرضوں کی ایک دوا
تمام اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر ہے ... "ٹانک جالینوس" ...
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ ہیضہ ڈر کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی
CASTOPHEN MAFG: Co: INDIA
POST BOX 88 KARACHI

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ... ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ...

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ...
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین منفید عام
...
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کیلئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ۱۰؎ علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں اس وقت ہندوستان میں اس سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت جلی اور روشن ہے اور زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے۔ جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر رنگین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ مجت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ ۱۸، مجلد چرم نقرہ ۱۱؎ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ۔ قسم دوم حاشیہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ

ایک شاعر کا خطبۂ صدارت

حقائق کا اعتراف اور صحیح نتائج سے چشم پوشی

(۲)

گزشتہ اشاعت میں ہم نے سر اقبال کے خطبے سے ان حقائق کو اخذ کیا تھا جن کا علی الاعلان اعتراف کیا گیا ہے اور اس کے بعد اس افسوسناک کوتاہی کی طرف اشارہ کیا تھا کہ ان حقائق سے جو نتائج مترتب ہو سکتے ہیں ان کے اظہار سے سر اقبال نے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اغماض کیا ہے اور مسلم کانفرنس کی جس کے وہ صدر بنائے گئے تھے وقت کے اہم ترین مسائل میں خود دینی روشنی کے مطابق صحیح رہنمائی نہیں کی

ان مسلمانوں کا رویہ جو گول میز کانفرنس میں گئے تھے بڑی حد تک وزیر اعظم کے سکوت کا ذمہ دار ہے۔

اس نہایت شدید الزام کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ مسلم مندوبین نے خالص اسلامی مفاد کے مسئلہ میں انگریزوں سے مشورے لئے اور انہیں قبول کیا سر اقبال کا سارا زور اس پر صرف نہیں ہونا چاہئے تھا کہ کونسا مشورہ کس حد تک صحیح تھا اور کس حد تک غلط تھا

تصفیہ حقوق اور کانگرس

موجودہ حکمت عملی

انگریزوں سے سازباز

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

حکومت سے مایوسی

صوبہ سرحد کا معاملہ

مہاجرین میرپور

گستاخی

قرآن کریم کے حقائق کا انکشاف یورپ کی یونیورسٹیوں میں

شکاگو پریس کی جدید بائبل میں نصاریٰ کا دجل و فریب

عہد قدیم و جدید میں لفظی و معنوی تحریف کا جدید سلسلہ

(از فارقلیط)

قرآن حکیم نے جس وقت یہود و نصاریٰ کی پردہ دری کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ وہ صحف انبیاء میں تحریف کر چکے ہیں یحرفون الکلم عن مواضعہ اور ان کی کتابیں اپنی اصلیت کو گم کر کے کچھ کا کچھ بن چکی ہیں تو اہل کتاب میں سے کسی کو بھی اس بیان کی صداقت پر یقین نہ آیا اور مگر یہودیوں اور عیسائیوں نے قرآن عزیز کے اس انکشاف کو اس کی تکذیب کا حربہ بنایا لیکن جب مرور زمانہ کے ساتھ علم و تحقیق

نہایت عطر کی خوشبو لطیف ہے تم خود حقیقی عطر کی مانند ہو سات لئے کنواریاں تم پر عاشق ہیں۔ مجھے اپنے ساتھ لے چلو ہم دوڑیں گی۔ اے بادشاہ مجھے اپنے محل میں لے چل تاکہ ہم تجھ میں معزز اور مسرور ہوں ہم تیرے عشق کی تعریف مے سے زیادہ کریں گی تم سچے دل سے عاشق ہو۔

غائب کی جگہ حاضر اور حاضر کی جگہ غائب کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔

تحریف کا تاریخی سلسلہ

قرآن کریم کی صداقت واقعات کی روشنی میں

مولانا شفیع داؤدی کا عذر گناہ

دہلی کے کوچہ و بازار میں ایک گمراہ کن پمفلٹ کی اشاعت

نامہ نگار الجمعیۃ کا مدلل و مسکت جواب

(۴)

مندرجہ بالا خطوط کو دیکھ کر کون ایسا احمق ہوگا جو ایک لمحہ کے لئے بھی تسلیم کر لے کہ ۹ جنوری کے خط میں سرابطل نے مولانا شفیع داؤدی کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ یا ۱۹ جنوری کے خط کا منشاء صرف اس قدر ہے کہ کانفرنس کا وفد چیف کمشنر کے مشورہ سے حالات کا مشاہدہ کرے۔ کیونکہ ان دونوں خطوط میں سے پہلے خط میں نہایت وضاحت کے ساتھ حکومت کی طرف سے دعوت دئے جانے اور اس کے

"وفد نے جو عمدہ خدمات انجام دی ہیں اہل سرحد ان خدمات کا برابر اعتراف کر رہے ہیں" (الامان مورخہ ۱۹ جنوری)

"۱۴ جنوری کے بعد سے وہ شبینہ چھاپے بند کر دئے گئے ہیں جو دیہاتوں اور گاؤں پر مارے جاتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب حکومت دن کے چھاپے مارنے بھی بند کر دیگی تو حالات اور زیادہ پرسکون ہو جائیں گے۔"

خطوط کا منشاء

حکومت کا کام

غیر سرکاری وفد

کوئلے سے غذا حاصل کرنے کا جدید انکشاف

ایران میں چار ہزار برس قبل کا گورستان

دار الحکومت

کوچہ رائسان کی مسجد کی توہین کا معاملہ
تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

دہلی خلافت کمیٹی نے مسجد کوچہ رائسان کی بے حرمتی کے سلسلہ میں جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی اور جس کے ایک ممتاز رکن جناب شیخ محمد صدیق صاحب ایڈووکیٹ و میونسپل کمشنر تھے اس نے اب اپنی تحقیقاتی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ رپورٹ اور اس کی سفارشات متفقہ ہیں۔ تحقیقات کے دوران میں جو شہادتیں کمیٹی کے سامنے پیش ہوئیں ان سے رپورٹ کے نتائج پر پوری روشنی پڑتی ہے رپورٹ کے ابتدائی حصہ میں مذکور ہے کہ

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے مقدمہ کی سماعت
مزید گواہان استغاثہ کی پیشی اور مولانا کا تحریری بیان

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا
دہلی جیل سے لاہور کو تبادلہ

بمبئی میں ہڑتالیوں اور پٹھانوں کے درمیان خونریز فساد
دو پولیس افسر اور بارہ سپاہی زخمی ہو گئے
چالیس افراد زخمی اور پانچ مسلمانوں کی ہلاکت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عظیم اجتماع
مسجد کی توہین پر احتجاج کیلئے مسلمانوں کا جلوس
مولانا محمود الحق فاضل دیوبند اور آغا رضا کاروں کی گرفتاری

مولانا عبد الماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کو سزا
اعلان نمبر ۲ کو طبع کرانے کا الزام

حوالات سے دو قیدیوں کا فرار
دہلی پولیس میں ہلچل

حوالات کے مفرور ملزم کی گرفتاری
دو سپاہیوں کا تعطل

میرپور کے مظلوم مسلمانوں کی ہجرت
تحقیقات کیلئے مولانا حفظ الرحمن صاحب کی روانگی

مہاراجہ کشمیر کے اعزاز میں پارٹی
جامع مسجد کے جلسہ میں مسلم شرکاء کی شدید مذمت
خواجہ حسن نظامی اور واحدی صاحب کی طرف سے برأت کا اعلان

مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب کو صدمہ

مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب کے بھائی عبد الباسط صاحب ... جو عرصہ سے علیل تھے اور دہلی میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے آج یکم اپریل کو جمعہ سے قبل اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو راہی ہوئے۔ مرحوم کی عمر ۲۸ سال ہوئی ناظرین الجمعیۃ سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(جمعیۃ العلماء اس صدمہ جانکاہ میں مولانا موصوف سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو آغوش رحمت میں جگہ دے اور اعزہ واقرباء کے قلوب میں صبر جمیل کا القاء کرے۔ آمین۔ الجمعیۃ)

اسمبلی میں التوا اجلاس کی تحریک پر بحث
کانگریسی لیڈروں کی رہائی کیلئے گارنٹی کا مطالبہ
حکومت کی دوہری پالیسی۔ تحریک مسترد ہو گئی

فیڈریشن کی شرکت کے لئے والیان ریاست کا فیصلہ
شمولیت کی اہم شرائط

وفاق ہند میں شمولیت کیلئے والیان ریاست کا فیصلہ
نشستیں تقسیم کرنے کیلئے حکومت سے مداخلت کی درخواست

ریوالوروں کی برآمدگی کے مقدمہ کا فیصلہ
دو ملزموں کو پانچ اور سات سال کی سزا

مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کے نام
مظلومین میرپور کے متعلق ایک اہم خط

آپ کا خیر سگالی طالب — محمد اکبر خاں

کہیں ہندوستان آئرلینڈ کی تقلید اختیار نہ کر لے!
آئرلینڈ کے کابینہ میں اختلافات رونما ہو گئے
ڈی ویلرا کو اوٹاوہ کانفرنس کی نمائندگی سے محروم کر دیا جائے گا

لاہور میں لوتھین کمیٹی کے خلاف مظاہرے
حق رائے دہی کمیٹی کے ممبروں کو موٹر سے اتر جانے کا حکم
ممبروں کی تذلیل کے بعد حکومت پنجاب کی معافی

لوتھین کمیٹی کے ہندوستانی ممبروں کا "احترام"

حکومت نے معافی مانگ لی

جاپان اپنی افواج کو واپس کرنے کیلئے تیار نہیں
چین اور جاپان میں دوبارہ جنگ کا اندیشہ

چین اور جاپان کی زبردست جنگ
جاپان نے ایک شہر پر قبضہ کر لیا

لندن میں آئرلینڈ کے رویہ کی تائید

بمبئی میں دو ہزار گرفتاریاں
گاندھی جی اور بھگت سنگھ کی تصویر والے سودیشی نوٹ

چھ مسلمانوں کو بمبئی سے نکل جانے کا حکم

بمبئی میں مقبرہ کا ہندو مسلم نزاع ختم ہو گیا

فوجی شعبوں میں ہندوستانیوں کے تقرر کی سفارش
فوجی سب کمیٹی کی رپورٹ

بنگال میں صوبجاتی آزادی کا مطالبہ
مسٹر فضل الحق ممبر کونسل کا بیان

امرتسر بم کیس کا فیصلہ
دو مسلمانوں کو قید سخت کی سزا

پانچ سپاہیوں کے خلاف مقدمہ
خواتین رضاکاروں سے بدسلوکی کا نتیجہ

مالیانہ وصول کنندہ قتل کر دیا گیا
دو سپاہی مجروح۔ دس اشخاص گرفتار

الہ آباد اور مدراس میں یوم احترام مساجد
جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کی تعمیل

کھلنا میں ہندو مسلم فساد
پولیس کی گولیوں سے کئی اشخاص ہلاک

ایک مسلم خاتون کا دردناک قتل

بمبئی میں ۱۴۴ کا نفاذ

چار بم برآمد ہوئے

حکومت ہند کی انتظامی کارگزاریاں
تمام ہندوستان میں دارو گیر کا سلسلہ
نوٹسوں کی تعمیل اور گولیوں کے فائر

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

مولوی مہر الدین صاحب کی گرفتاری

ناظم جمعیۃ علمائے ترہٹ کی گرفتاری

اسمبلی میں نظر بندان بنگال کا بل منظور ہو گیا

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور عرصہ کی چیز ہے جسکا بار ہا تجربہ کیا جا چکا ہے بلا قید عمر و مذہب استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوشرنگ بناتا ہے۔ بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ تپ تلی، طحال و جگر بڑھ جانے کو بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ شربت بغیر پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہیے۔ قیمت فی شیشی عہ مکمل فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

پتہ: منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان

کا شگفتہ اردو ترجمہ نثر کا نثر میں اور نظم کا نظم میں ملاحظہ فرمائیں۔ جو مولانا خلیل الرحمن صاحب سابق ایڈیٹر الخلیل بجنور کی سحر طرازی کا بہترین نمونہ ہے۔ کاغذ ولفریب اور طباعت دیدہ زیب۔

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ نے اس ترجمہ کو بہت پسند فرمایا ہے اور پرزور الفاظ میں اس کے مطالعہ کی سفارش کی ہے۔

کتابت سائز نہایت موزوں سررشتہ تعلیم کی کتابوں کے طرز پر کتاب مجلد ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

منیجر حافظ بک ڈپو شیرانوالہ گیٹ لاہور

کام کی بات

دہرہ دون کا باسمتی چاول خوش ذائقہ اور خوشبودار ہونے کی وجہ سے ہندوستان بھر میں مشہور و مقبول ہو چکا ہے یہ چاول جس کثرت سے دہرہ دون میں پیدا ہوتا ہے اسی کثرت سے فروخت ہوتا ہے۔ ضرورتمند اصحاب ایک دفعہ منگا کر ضرور طلب کریں گے۔ ایک روپیہ میں دو سیر بطور نمونہ منگا کر اطمینان فرمایئے۔ ہر شہر میں لائق اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

منیجر دُون ویلی رائس اسٹور ڈائس رائے روڈ دہرہ دون

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارو مدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

دمہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا، اگر ان امراض سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس فی دوا عہ صر، کوڑھ عللہ/ پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سمری دربھنگہ

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی کے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے۔ ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جسکی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ انکی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے۔ اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز اور ضخامت ۲۴۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عللہ/ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس مرحوم کے بعد اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد۔ مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عا/ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ عما شدہ ... قسم دوم عما شدہ عا/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (،) ...
ایک کالم (،) ...
۱/۲ کالم (،) ...
۱/۴ کالم ...

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم شنبہ ۲ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۹ر اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۶

معاصرین کے افکار و آراء

سرحد میں عیسائیت کی تبلیغ (نوجوان افغان)

مادر وطن سے غداری (اجل)

خود اپنے منہ سے اعتراف جرم (مدینہ)

فرقہ وارانہ مسئلہ طے نہیں ہوا (حقیقت)

پیرس کی راتیں (سچ)

کانفرنس کی فطرت (مدینہ)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

صحرائے عراق میں نمرود کے محل کا انکشاف

ماسکو میں ملکہ کیتھرائن اور قیصر کے مرصع تاج

ایک دن میں تمام دنیا کا سفر

پاپائے روم کو عجیب و غریب تحفوں کی پیشکش

امریکہ میں سینما کی کثرت

یورپ کی مختلف اقوام کا دماغی توازن

پانچ ہزار سال کا پرانا درخت

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری رشیدی۔ یزدی) کلاہ سرپوش چپلیاں رنسوار۔ سرکہ انگوری۔ چارسنز۔ اصلی ہینگ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں۔ ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے منیجر اردو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۵۰ ہجری

انڈین نیشنل کانگریس کا سینتالیسواں اجلاس

انعقاد اجلاس کی ضرورت

حکومت کا فیصلہ

سلطنت برطانیہ کا انتشار

مدعی سست گواہ چست

جنگ سے فرار

جنگ پر آمادگی

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

آئرلینڈ میں مسٹر ڈی ولیرا کی حکومت

سلطنت برطانیہ سے آئرش قوم کی علیحدگی کے امکانات

حلف وفاداری اور خراج کی ادائیگی کے مسائل

آئرلینڈ کیلئے خطرہ

توقعات کے خلاف

گذشتہ حکومت کی شکست

انعقاد کا حق

شکست کے اسباب

سالانہ خراج سے انکار

نئی ولیرا کا پروگرام

باغیوں کی رہائی

عربی اخبارات کے تراجم

حجاز مقدس قحط اور وبا سے محفوظ ہے

مصری حکومت فرانس سے قرضہ لے رہی ہے

قرض کے معاوضہ میں ضمانتوں کا مطالبہ

حکومت حجاز اور انگلستان کا قرضہ

مکہ مکرمہ میں باران رحمت کا نزول

فلسطین میں یہودی نمائش کا بائیکاٹ

فلسطین میں نوجوان عربوں کی کانفرنس

جدہ میں حجاج کے جہازوں کی آمد و رفت

ساحل حجاز پر ایک عظیم الشان مچھلی

حجاز میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

سابق خدیو مصر اور تخت فلسطین

شرق اردن کو آٹھ ہزار گنی کا قرضہ

عراقی فوج سے انگریز افسروں کی علیحدگی

کیا مولانا شوکت علی کو ہندوستان کا امیر شریعت منتخب کیا جائیگا؟

اجمیر کی خلافت کانفرنس کا مقصد وحید

(از نامہ نگار بمبئی)

جمعیۃ علماء ہند کے دوسرے ڈکٹیٹر مولانا بشیر احمد صاحب کی گرفتاری

شب کے دو بجے دفتر جمعیۃ پر پولیس کا چھاپہ

دہلی ۶ اپریل۔ اطلاع ملی ہے کہ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند ... کل شب کے دو بجے دفتر جمعیۃ علمائے ہند میں گرفتار کر لئے گئے ...

میرٹھ کی نوچندی کا شاندار افتتاح

سید مرتضیٰ بہادر اور مولانا حفظ الرحمن صاحب کی شرکت

مولانا بشیر احمد اور سید مرتضیٰ بہادر کی تقریریں

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت کا اعلان

لارڈ لوتھین سے مشورہ لیا جائیگا

برما کی علیحدگی کے مسئلہ پر بحث

مجلس اقوام کی طرف سے ثالثی بورڈ کا تقرر

پولیس کو کانگریس بلیٹین کا پتہ لگ گیا

بڑودہ میں سائیکلوسٹائل کی برآمدگی

پانچ مسلح نوجوان بنگالیوں کی گرفتاری

تمام رات فوج اور پولیس کا پہرہ

ایک بنگالی نوجوان اور پولیس افسر کا مقابلہ

پستول سے پولیس افسر اور ایک سپاہی ہلاک

فرقہ وارانہ مطالبات کو ملتوی رکھو

ہندوستانیوں کو لارڈ لوتھین کا مشورہ

پٹنہ جیل میں سیاسی قیدیوں کا ہنگامہ

پھاٹک پر قبضہ اور پولیس کا لاٹھی چارج

نشستوں کی تخصیص اور کونسل کے دو ایوان کی مخالفت

بنگال مسلم لیگ کی قرارداد

مولانا شوکت علی مسقط کیوں جا رہے ہیں

دار الحکومت

دہلی میں ڈکٹیٹر اور رضاکاروں کی گرفتاری

بیٹی ماراں کی دوکانوں پر پکٹنگ

معاون مدیر الجمعیۃ کے سامان کی تلاشی

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے سامان کی واپسی

ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کی لندن سے واپسی

ماہر امراض چشم

ایک مشہور قومی شاعر کا انتقال

دہلی میں انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کی تیاریاں

کیا حکومت اجلاس منعقد کرنے کی اجازت دیدیگی؟

پنڈت مالویہ صدر منتخب ہوگئے۔ پنڈال کیلئے حکومت سے گفت و شنید

(از نامہ نگار)

دہلی ۵ اپریل۔ انڈین نیشنل کانگریس کا پچاسواں سالانہ اجلاس اپریل کے آخری ہفتہ میں دہلی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ...

حکومت نے کانگریس کا اجلاس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی

علاقہ ڈیرہ صوبہ سرحد میں شورش کا خاتمہ

کوئٹہ کے ایک گاؤں پر قبائل کا حملہ۔ فوجی گھوڑے ہلاک

ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور ہزارہ میں کالے قانون کا عارضی التواء

تمام ہندوستان میں یوم احترام مساجد

جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کی زبردست تعمیل

مسجد کوچہ رنگساز کی بے حرمتی کے خلاف شدید احتجاج

لکھنؤ میں ایک مکان پر پولیس کا حملہ

دونوں طرف سے گولیوں کے فائر

بندرگاہ کے مزدوروں کی ہڑتال کا خاتمہ

حقوق کی جنگ میں مزدوروں کی فتح

کانگریسی کارکنوں کا جرمانہ وصول کیا گیا

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ساتھ بے انصافی

یوپی میں سزا یافتگان کی تعداد

جمعیۃ علماء مراد آباد خلاف قانون قرار دیدی گئی

برما میں باغیوں کے ہنگامے

فوج اور باغیوں میں زبردست لڑائی

جزائر فلپائن کو دس سال میں آزادی دینے کا فیصلہ

ریاستہائے متحدہ امریکہ نے مسودہ قانون پاس کر لیا

سوبجات متحدہ اور سرحد میں بالکل خیریت ہے

دار العلوم میں وزیر ہند کا بیان

حلف وفاداری کی منسوخی

ڈی ولیرا کی وزارت کا متفقہ فیصلہ

صحرائے عراق میں ایک ہوائی جہاز

قبیلے کے لوگوں سے تین شخصوں کو ہلاک کر دیا

سندھ کو علیحدہ صوبہ بنانے پر غور

کانفرنس کے ارکان کی نامزدگی

جہلم میں سرخ پوشوں کی تلاشی

چھ سرخ پوشوں کو دو دو سال قید سخت کی سزا

بیت المقدس میں ایک یہودی اور ایک عرب کا قتل

یہودی اور عربوں میں تصادم کا امکان

نئی دہلی میونسپل کمیٹی
ضرورت ہے

یونانی ڈسپنسری نئی دہلی کے لئے ایک تجربہ کار اور سند یافتہ طبیب کی جسے اپنے فن میں مہارت تامہ ہونی چاہئے۔ امیدواروں کو حکومت پنجاب کے اعلان نمبر ۲۱۱ مجریہ ۲۸ر اگست ۱۹۲۳ء اور اعلان نمبر ۲۷۵۲۷ مجریہ ۶ر دسمبر ۱۹۲۷ء کی تمام شرائط و مقتضیات پر پورا اترنا چاہیے تمام درخواستیں دہلی کے پتہ پر ۱۵ر اپریل ۱۹۳۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

پی۔ ای ٹھاکر داس آر۔ایس۔پی۔سی سکریٹری نیو دہلی میونسپل کمیٹی

تمام صوبہ سرحد میں یوم شریعت منایا جائے
جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا اہم اعلان

دین حنیف کے دلدادہ اور شمع رسالت کے پروانو! اٹھو اور اپنے مقدس مذہب کی خبر لو جس کو ہر طرف سے طاغوتی عساکر نے گھیر رکھا ہے۔ اور نہ صرف دشمنانِ اسلام ہی اس کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش میں ہیں بلکہ خود مدعیان اسلام بھی اس کے اکثر احکام سے بغاوت کر رہے ہیں قرآن کریم جو مسلمانوں کے لئے مکمل قانون بن کر نازل ہوا تھا۔ آہ! آج اس کی حیثیت صرف تلاوت کرنے اور قسم کھانے کی رہ گئی ہے۔ اس کے اکثر احکام معطل ہیں اور ان کی جگہ ملکی سوراج اور رواج نے لی ہے۔ شعائر دین کی کھلے بندوں توہین و تضحیک کی جاتی ہے اور سنن نبویہ کا اعلانیہ تمسخر اڑایا جاتا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مذہبی ادارے کس مپرسی کی حالت میں ہیں مساجد ویران ہیں آئمہ مساجد کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اوقاف عموماً شخصی تغلب میں آ گئے ہیں۔ ہمارے بچوں کے لئے ابتدائی مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں رمضان شریف جمعہ، عیدین، محرم وغیرہ مقدس تقریبات کا کوئی شرعی نظام نہیں۔ طلاق نکاح خلع۔ تفریق۔ میراث۔ وقف۔ ہبہ۔ وصیت وغیرہ سینکڑوں مذہبی تنازعات عموماً غیر شرعی عدالتوں میں یا غیر شرعی طریق سے فیصل ہوتے ہیں یا شریعت اسلامی سے ناواقفیت کی بنا پر ان میں شدید غلطیاں واقع ہوتی ہیں۔ مزید برآں بعض صورتوں میں شرعاً غیر مسلم عدالت کا فیصلہ ناجائز اور ناقابل قبول ہے۔

ان حقائق کے پیش نظر جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد نے اپنے اجلاس خصوصی منعقدہ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۲ء میں حکومت سے صوبہ سرحد کے لئے (جو خالص اسلامی صوبہ ہے) موجودہ اصلاحات کے ساتھ ساتھ اجراء شریعت اور قیام محاکم شرعیہ کا پُر زور مطالبہ کیا ہے تاکہ مسلمان اس شریعت کے پابند ہوں اور شعائر دین کی حفاظت و نگرانی ہو سکے۔ ہر تحصیل و ضلع میں قاضی مقرر کئے جائیں اور ماتحت فیصلوں کے خلاف اپیل کی سماعت کے لئے مرکز میں "صدر شریعت" کا عہدہ قائم کیا جائے۔

جمعیت نے مطالبہ کیا ہے کہ صوبہ ہذا کے مجوزہ کونسل میں علماء کی نمائندگی ضروری ہے۔ تاکہ کوئی قانون خلاف شریعت وضع نہ ہو سکے۔ اور مطالبات مذکورہ میں کونسل کی حمایت حاصل کر سکے۔ چونکہ اپریل کے وسط میں مجوزہ کونسل واضع قوانین کا پہلا اجلاس ہوگا۔ پس نہایت ضروری ہے کہ تمام سرحد میں ۱۵ر اپریل ۱۹۳۲ء بروز جمعہ مندرجہ ذیل طریق سے "یوم شریعت" منایا جائے۔

(۱) جلسے، جلوس اور مظاہرے کئے جائیں اور مطالبہ جمعیۃ العلماء کی تائید کی تجویزیں پاس کر کے حکومت پر واضح کر دیں کہ ہم آئندہ مذہبی امور میں کسی غیر شرعی عدالت کے فیصلوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایسے امور میں شریعت اسلامی کے سوا کسی اور آئین کی پابندی کے لئے تیار ہیں۔ تجویزوں کی نقلیں چیف کمشنر اور دفتر جمعیۃ العلماء پشاور میں بھیجدیں۔

(۲) ہر جگہ شریعت العلماء کے ماتحت شریعت کمیٹی بنائی جائے جس میں عام طور پر لوگوں کو شامل کیا جائے۔ اور کارکن لوگوں کو بطور رضاکار بھرتی کئے جائیں شریعت کمیٹی کی ہیئت ترکیبی کا اختیار مقامی جمعیت کو ہوگا۔

(۳) چونکہ کوئی کام بغیر سرمایہ کے نہیں چل سکتا۔ اس لئے چندہ بھی جمع کیا جائے۔ جس میں سے نصف مقامی جمعیت العلماء کے پاس رہے۔ اور نصف مرکزی جمعیۃ العلماء پشاور میں بھیجدیا جائے۔ جو شریعت فنڈ میں رکھا جائیگا۔ اور اجراء شریعت کے مصارف میں صرف ہوگا۔

(۴) لوگوں پر واضح کر دیا جائے کہ وہ صرف اس امیدوار کونسل کو ووٹ دیں۔ جو لائق ہونے کے علاوہ مقامی جمعیت العلماء سے تسلی بخش وعدہ کر چکا ہو کہ کونسل میں جانے کے بعد حمایت شریعت میں ہر ممکن کوشش کریگا۔

داؤد محمد عفا اللہ عنہ ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد

امام صاحب جامع مسجد کا اعلان
جلسوں کے امتناع کا کوئی نوٹس نہیں دیا گیا

ضروری تصدیق یہ ہے کہ زبان زد خلائق عامہ یہ افواہ ہے کہ میں نے نوٹس امتناعی انعقاد جلسہ اندرون جامع مسجد دہلی مجلس احرار و جمعیت العلماء وغیرہ کو دیا ہے اور یہ خبر اخبارات میں بھی درج ہو چکی ہے۔ لہٰذا عرض ہے کہ میں نے کوئی نوٹس نہیں دیا۔ یہ خبر بالکل سراپا غلط ہے براہ مہربانی یہ تردید اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرمائیے۔

جناب کا مخلص
سید احمد امام جامع مسجد دہلی

انسانی کمزوری کا مجرب علاج

انسانی قوائے جسمانیہ فطرت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں بعض حالات خارجی کے باعث ان میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے منجملہ ان کے عضو مخصوص ہی ان ...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کام کی بات

منیجر ڈون دہلی رائس اسٹور ...

مقویات سرتاج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

گلدستہ قاسمی

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

مہاتما گاندھی کی سوانح عمری مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کی جائے گی جو ۱۵ر اپریل ۱۹۳۲ء تک رسالہ پیشوا کی سالانہ قیمت ...

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

بال جڑ سے کالا

جب حکیم اور ڈاکٹر جواب دے دیں

چاند سا خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا

امید حمل

سفید داغ پانچ دن میں غائب ہو جاتے ہیں

سات روز میں بواسیر کو شرطیہ آرام ہو جاتا ہے

دمہ ہمیشہ کیلئے جاتا رہے گا

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

قلمی نایاب کتابیں

محمد احتشام الحسن (مولوی فاضل)
کتب خانہ فیضی بستی حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

ایک مہینہ میں عربی آجائے گی

اتالیق عربی

حافظ محمد سعید تاجر کتب کوچہ چیلان دہلی

موسم بہار کیلئے
حلال شراب
برف ڈال کر پینے کی چیز

طبی کمپنی دہلی سے منگائیے

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں بچوں کی انجمن
بچوں کا عظیم الشان جلسہ

ذی قعدہ بروز جمعرات آج شب کو جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے بچوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جلسہ کے صدر رفیق محمد انظر کشمیری ابن حضرت مولانا الحاج سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ منتخب ہوئے محترم صدر نے مختصر لیکن جامع تقریر کی اور تمام لڑکوں کو بتلایا کہ آج ہم یہاں کیوں اور کس وجہ سے جمع ہوئے ہیں پھر آپ نے وہ ریزولیوشن پڑھکر سنایا جس میں بچوں کی انجمن قائم کرنے کی تجویز تھی تمام بچوں نے ایک زبان ہو کر کہا کہ اگر ایسا ہو جائے تو بہت ٹھیک ہوگا آپ نے انجمن کے مقاصد سے بھی بچوں کو آگاہ کیا جو بغرض آگاہی عوام مسلمین درج کیا جاتا ہے۔

(۱) بچوں کی اصلاح کرنا (۲) نماز اور روزہ کا پابند بنانا (۳) ادب اور تہذیب سکھانا (۴) تمام لڑکوں کو آپس میں متفق بنانا۔

اس کے بعد تمام عہدہ داران کا انتخاب ہوا جو حسب ذیل ہے۔

محمد یونس ابن مولوی محمد یوسف صاحب مدرس دوم مدرسہ اُبیات حیدرآباد بعمر ۱۵ سال صدر

تمام عہدہ داران کی عمر بھی درج کی جاتی ہے۔ صدر بعمر ۱۵ سال نائب صدر بعمر ۱۰ سال سکریٹری بعمر ۱۱ سال نائب سکریٹری بعمر ۱۰ سال

از طرف نائب سکریٹری انجمن اصلاح الاطفال
جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

جامعہ ... میں منعقد ہوگا مولانا اسلم جیراجپوری "مصر کی قدیم تہذیب پر اسلام کا اثر" کے عنوان پر مضمون پڑھیں گے۔

تقریر کے بعد ایک علمی مباحثہ زیر صدارت پروفیسر محمد مجیب صاحب بی۔ اے آکسن ہوگا جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب تجویز پیش کریں گے کہ "ہندوستانی یونیورسٹیوں کی موجودہ تعلیم مجموعی حیثیت سے ملک و قوم کے لئے مضر ہے" جناب خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ اس کی مخالفت میں تقریر فرمائیں گے۔ بعض اور حضرات بھی جو تعلیم کے مسئلہ سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

امید ہے کہ علم دوست حضرات شرکت سے ممنون فرمائیں گے۔

سلطنت برطانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا اندیشہ
برطانیہ کو مسٹر بالڈون کی تنبیہ

لندن ۱۳ر اپریل دوز کیسر میں یونین الیوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں مسٹر بالڈون نے اہل برطانیہ کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اوٹاوہ کانفرنس فیل ہو گئی تو آئندہ نصف صدی میں حالات ایسے پیدا ہو جائیں گے کہ ان سے سلطنت برطانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا لازمی ہو جائے گا۔ مسٹر بالڈون نے اعلان کیا کہ شاہی مالی تعلقات کے اعتبار سے سلطنت برطانیہ کے سامنے دو راستے موجود ہیں۔ یا تو وہ مستحکم اقتصادی اتحاد کا راستہ اختیار کرے یا کسی دوسرے راستہ کو تلاش کرے برطانیہ اوٹاوہ کانفرنس میں اس عزم سے شرکت کر رہا ہے کہ اقتصادی اتحاد کو مستحکم بنانے میں امداد کرے برطانیہ کی قسمت کا دارو مدار اقتصادی اتحاد پر ہے اگر اتحاد قائم نہ ہوا تو برطانیہ یورپ کی امداد پر بھروسہ کرنے کے لئے مجبور ہو جائے گا۔

گورنمنٹ ملازم کیلئے بیوہ کی ضرورت

ایک شریف خاں ۴۵ سالہ مسلمان کے لئے جس کے کوئی لڑکا لڑکی بہن بھائی نہیں ہے اور جو سرکاری ملازم ہیں تنخواہ ۱۳۰ روپیہ ماہوار اور فرد کو ایک اچھی تندرست مسلمان بیوہ خواہ کسی ذات سے ہو ضرورت ہے۔ خط و کتابت یا ملاقات کا پتہ۔

رفیع اللہ خاں قائمقام دفتری اے جی سی آر بی دہلی سے کریں

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

صرف چند روز کے لئے مفت
فینسی رسٹ واچ مفت

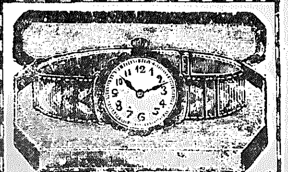

ایشیاٹک رسٹ واچ کمپنی جہانسی سٹی (یو۔ پی)

جمعیۃ علمائے جیتنہ کا دوسرا سالانہ اجلاس

مورخہ ۹ر شوال المکرم ۱۳۵۰ھ مطابق ... جمعیۃ علمائے جیتنہ کا دوسرا سالانہ جلسہ ... عیدگاہ میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا سب سے پہلے جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب ... صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے مخصوص انداز میں باشندگان جیتنہ کی جانب سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا ... خطبہ صدارت میں ... علماء کی توجہ مبذول کرائی۔

آپ کے بعد جناب قاری عبد الحی صاحب ... نے نہایت دلکش اور پُرلطف لہجے میں کلام اللہ پڑھ کر حاضرین کو مسرور کیا۔ بعد ازاں انتخاب صدارت کا کام شروع ہوا مجلس عاملہ نے مولانا عبد الحق صاحب ... کو صدر منتخب کیا تھا لیکن بعض مجبوریوں سے وہ شریک جلسہ نہ ہو سکے۔ اس لئے مولانا مسلم علی صاحب کی تحریک اور مولانا محمد سلیمان صاحب و مولانا ابو یوسف صاحب کی تائید سے فخر سلہٹ جناب مولانا عبد المنصور صاحب کو بر پوری صدر منتخب ہوئے مسند صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد آپ نے اپنے خطبہ صدارت ارشاد فرمایا آپ کا خطبہ نہایت بصیرت افروز، معنی خیز اور پُرلطف تھا جس کا حاضرین پر بہت ہی گہرا اثر ہوا عوام اور خواص سب کے سب مستفیض ہوئے۔

بعد ازاں نماز ظہر ادا کی گئی ...

نمائندہ سکریٹری جمعیۃ علمائے جیتنہ ضلع سلہٹ

تحریک یوم النبی اور میلاد نبی
دنیا کے ہر گوشہ سے تبریک و تہنیت کے پیغام

تحریک یوم النبی کا میلاد النبی کا اعلان پانچ زبانوں میں شائع کیا گیا تھا اور دنیائے اسلام کے ... سے زیادہ عربی، فارسی، اردو، چینی اور جاوی اخبارات و رسائل (اسلامی) کو بغرض اشاعت بھیجا گیا تھا اس اعلان کی اشاعت سے تمام اسلامی آبادیاں تحریک کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں ۔۔ عربی اور مصری اخبارات کے نہایت ہی گرمجوشی اور آرزومندی سے تحریک کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور عراق اور فلسطین اور مصر کے علماء ... اور اسلامی مجالس کی طرف سے لگاتار تبریک و تہنیت کے مکتوب موصول ہو رہے ہیں اکثر اصحاب نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے ملکوں میں ہر ممکن کوشش سے اس مبارک تحریک کو فروغ دیں گے ...

اردو اکادمی جامعہ
تقریر اور مباحثہ

کٹ پیس پارچہ بزازی کی
پُر منافع تجارت

امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ۔ بمبئی ۲۷

جنت کا نمونہ

پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

اختر دلہن کی ڈائری	دلہنوں کی کانفرنس	عروس و نوشاہ
عہد شباب	انسداد نسل	سہیلہ دلہن کی ڈائری
زنانہ امراض		مردانہ امراض

ایم اے مجید ملیباران دہلی

حمائل شریف مترجم

رحمانیہ بک ڈپو مدرسہ کلاں دہلی

تارکاپتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۷

معاصرین کے افکار و آراء

ہندو مہاسبھائیوں کی ہفوات (مدینہ)

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ہندو ارکان نے غور و بحث کے لئے جو یادداشت مرتب کی ہے وہ ہندوؤں کی تنگدلی، بدحواسی، اور کم ظرفی کا ایک نہایت مکروہ منظر پیش کرتی ہے۔ ہمیں اس کی تمام لغویتوں سے کوئی بحث نہیں، بلکہ چند مخصوص حقائق پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ یادداشت میں مسلم کانفرنس کے مطالبات پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا گیا ہے۔ مثلاً پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت کا مطالبہ، اقلیت والے صوبوں میں زائد از آبادی نشستیں، ملازمتوں میں تناسب آبادی کے مطابق آسامیاں، فوج میں ۵۰ فیصدی بھرتی اور مدارس سرکاری میں تناسب طلبہ کی تخصیص، ہندو مہاسبھا کے پست فطرت اور دنی الطبع ارکان کو اس پر بھی حیرت ہے کہ مسلمان جہاں اکثریت میں ہیں وہاں بھی آئینی اکثریت کے طلبگار ہیں۔ اور جہاں اقلیت میں ہیں وہاں بھی زائد از آبادی نشستیں چاہتے ہیں۔ حالانکہ خود سکھوں کو وہ زائد از آبادی نیابت دینے سے انکار کرتے ہیں۔ یادداشت میں ان مطالبات کی قبولیت کو فرقہ وارانہ حکومت کے نام سے تعبیر کیا گیا ہہے۔ ہم کو اس سے کچھ واسطہ نہیں کہ مسلم کانفرنس کے مطالبات وطن پرستی کے معیار پر پورے اترتے ہیں یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ مسلم کانفرنس کو اس قسم کے مطالبات پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کیا اس کی وجہ خود ہندوؤں کی وہ کم ظرف فرقہ پسندی نہیں ہے جس نے ہندوستان کو عہد قدیم سے جہنم کا نمونہ بنا رکھا ہے ...

نوجوانان اسلام (ہمدم)

حکومت اور سدیشی (ملت)

غداروں کی کانفرنس (تیج)

مولانا داؤدی بھی تھک گئے (حقیقت)

دلچسپ حقائق و معلومات

عراق کے آثار قدیمہ

خود بخود کھل جانے والے دروازے

(معارف)

گھڑی جو بغیر کوک ایک سال تک چل رہی ہے

ایک تہ ہو جانے والی کشتی

ہندوستان میں حیرت انگیز اثری تحقیقات

لندن میں پرندوں کی قلت

ایک زہریلی مچھلی

لندن کا سب سے پرانا بینک

درختوں سے چٹان کا شق ہونا

ریڈیو کے ذریعہ شوہروں کی تلاش

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں شلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری مشہدی۔ یزدی) کلاہ، پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چاء سبز اعلیٰ حیدرہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں۔ سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مؤخرالذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ **مینیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور**

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

صدہا مرضوں کی ایک دوا

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ میں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیمول نے اس کے حق میں بڑے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں، مرد و عورت بچے۔ بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوافروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Mafg: Co. (India) Post Box 88 Karachi

ومہ۔ بواسیر۔ سوزاک۔ کوڑھ۔ سفید داغ ... جڑی بوٹی کی دوا ... پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال ... دربھنگہ

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطرخواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے ارو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے ...

قرآبادین مفید عام کا ہر اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ کتاب کا سائز اور ضخامت ۲۵۰ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کیلئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے ...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعائتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے ایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اور اب زیر بحث ایسے باموقع میں کہ عورت مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عا/ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حناشدہ سے قسم دوم حناشدہ عاا علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

یدُ اللہِ علی الجماعۃ
روزنہ سہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی - یوم چہار شنبہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۷

معاصرین کے افکار و آراء

ہندو مہاسبھائیوں کی ہفوات (مدینہ)

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے ہندو ارکان نے غور و بحث کے لئے جو یادداشت مرتب کی ہے وہ ہندوؤں کی تنگدلی، بد دیانتی اور کم ظرفی کا ایک نہایت مکروہ منظر پیش کرتی ہے۔ ہمیں اس کی تمام لغویتوں سے کوئی بحث نہیں، بلکہ چند مخصوص مقامات پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ یادداشت میں مسلم کانفرنس کے مطالبات پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا گیا ہے۔ مثلاً پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت کا مطالبہ، اقلیت والے صوبوں میں زائد از آبادی نشستیں، ملازمتوں میں تناسب آبادی کے مطابق آسامیاں، فوج میں ۵۰ فیصدی بھرتی اور مدارس مرکزی میں تناسب طلبہ کی تخصیص، ہندو مہاسبھا کے پست فطرت اور دنی الطبع ارکان کو اس پر بھی حیرت ہے کہ مسلمان جہاں اکثریت میں ہیں وہاں بھی آئینی اکثریت کے طلبگار ہیں۔ اور جہاں اقلیت میں ہیں وہاں بھی زائد از آبادی نشستیں چاہتے ہیں۔ حالانکہ خود سکھوں کو وہ زائد از آبادی نیابت دینے سے انکار کرتے ہیں۔ یادداشت میں ان مطالبات کی قبولیت کو فرقہ وارانہ حکومت کے قیام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ مسلم کانفرنس کے مطالبات وطن پرستی کے معیار پر پورے اترتے ہیں یا نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ مسلم کانفرنس کو اس قسم کے مطالبات پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کیا اس کی وجہ خود ہندوؤں کی وہ کم ظرف فرقہ بندی نہیں ہے جس نے ہندوستان کو عہد قدیم سے جہنم کا نمونہ بنا رکھا ہے۔ سلطنتوں میں ہندو اہلکار جو بدتمیزیاں اور ریاکاریاں کرتے ہیں ان کی مثال حسن ریورٹ وضاحت سے پیش کر چکی ہے۔ باقی رہا آئینی اکثریت کا مطالبہ ...

ورنہ ہم تین ماہ کے بعد "مقاطعہ" شروع کر دیں گے! - بس جناب - اس ٹائم ٹیبل کے بعد یہ کانفرنس "فش ہوگئی"۔

نوجوانان اسلام (ہمدم)

نام نہاد آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ساتھ اس کے دم چھلے آل انڈیا مسلم یوتھ کانفرنس کا اجلاس بھی لاہور میں منعقد ہوا تھا اور سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون نے اس کی صدارت کی تھی۔ اجلاس سے پہلے ہی ہم نے واضح کر دیا تھا کہ آل انڈیا مسلم یوتھ کانفرنس بھی ایک ڈھکوسلا ہے، نہ اسے مسلمان نوجوانوں سے کوئی تعلق ہے نہ مسلمان نوجوانوں کو اُس سے کوئی علاقہ، تاہم یہ سوانگ چونکہ نوجوانوں کے نام سے رچایا گیا تھا اس لئے ہم نے افسوس ظاہر کیا تھا کہ سیٹھ صاحب کو اس کا صدر بنا کر اسلام کے نوجوانوں کی توہین کی جا رہی ہے کیونکہ سیٹھ صاحب اپنے سینہ میں ایک ایسا دل رکھتے ہیں جو جوانی کی اُمنگ و شجاعت سے خالی اور پیری کی کمزوریوں سے لبریز ہے۔

سیٹھ صاحب نے خطبے میں تعلیم یافتہ نوجوانوں سے جو فقرے کہے ہیں ... ہم اس وقت بزرگی کی انہیں ادا کر رہے ہیں جن کی اندھی فرمانبرداری کا نوجوانوں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کیا مسلم کانفرنس کے لیڈروں کا بھی یہی مسلک ہے؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جلیں یا بن ... بیان کی گئی ہیں ان سب کے برعکس ان کی روش ہے؟ اگر واقعہ یہی ہے اور شاید کوئی اندھا ہی اس سے انکار کر سکتا ہے تو پھر مسلم تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ان خود غرض، دراز الوقت بزرگوں کی اطاعت کا مشورہ دینا کہاں تک ایمانداری کے مطابق ہے؟

حکومت اور بدنیتی

"غداروں کی کانفرنس" (تیج)

مولانا داؤدی بھی تھک گئے (حقیقت)

دلچسپ حقائق و معلومات

درخت ہو گراس ہیمر کو توڑ ڈالا گیا ہے جس کے اندر کبھی بیا ایک بے حقیقت بیج کی شکل میں پڑا ہوا تھا۔

خود بخود کھل جانے والے دروازے

امریکہ کے ایک ہوٹل میں ایسے دروازے لگائے گئے ہیں جو کسی کے قریب جانے سے خود بخود کھل جاتے ہیں سان کا اس طرح کھلنا روشنی کی ایک ایسی کرن کے زیر اثر ہوتا ہے جو نظر نہیں آتی۔ جب کمرہ میں داخل ہونے والا دروازہ سے چند فٹ کے فاصلہ پر پہنچتا ہے، تو وہ دروازہ اور اس کرن کے درمیان آ جاتا ہے اور اس کے یوں حائل ہو جانے ہی سے ایک کل کو حرکت ہوتی ہے جس سے دروازہ فوراً کھل جاتا ہے، جس وقت وہ کمرہ میں پہنچ گیا دروازہ خود ہی بند بھی ہو جاتا ہے۔ (معارف)

گھڑی جو بغیر کوک ایک سال سے چل رہی ہے

زمرچ میں ایک ایسی گھڑی موجود ہے جسے ایک سال کے عرصہ سے کوک نہیں دی گئی ہے لیکن اس پر بھی وہ نہایت خوبی کے ساتھ چل رہی ہے۔ بظاہر اس میں کوئی ایسی قوت موجود نہیں ہے جو اُسے بغیر کوک کے چلاتی ہو سکے ... رات اور دن کے درجہ حرارت کا فرق اس کو مصروف عمل رکھتا ہے نہ صرف اتنا ہی کہ یہ گھڑی ایک سال سے برابر چل رہی ہے بلکہ یہ وقت بھی نہایت صحیح دیتی ہے۔

ایک تہ ہو جانے والی کشتی

لندن میں پرندوں کی قلت

ایک نہر یلی مچھلی

لندن کا سب سے پرانا بینک

ریڈیو کے ذریعہ شوہروں کی تلاش

... شادی کے متعلق مختلف قسم کی باتیں دریافت کریں۔ جاپان میں ریڈیو کے ذریعہ شوہر کی تلاش کی جاتی ہیں۔

عراق کے آثار قدیمہ

فیلڈ میوزیم اور اکسفرڈ یونیورسٹی کی متحدہ مہم نے جو عراق کے آثار قدیمہ کی دریافت و تحقیق میں مصروف تھی، حال میں اپنی رپورٹ شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے چھ ہزار سال قبل اس ملک کے تمدن کی کیا حالت تھی۔ جمدت نصر جہاں یہ آثار قدیمہ برآمد کئے گئے ہیں ۳۵۰۰ قبل مسیح میں آتشزدگی سے برباد ہو گیا تھا لیکن اس بربادی سے پہلے بھی اس کا تمدن ایک قدیم تمدن خیال کیا جاتا تھا۔ مسٹر ... مرتب ... کا بیان ہے کہ وہاں کے لوگ فن تحریر سے واقف تھے۔ ادرمنی کی تختیوں پر اس کی مشق کیا کرتے تھے، وہ کپڑے بننا بھی جانتے تھے اور اس کے جو آلات دستیاب ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ باریک سوت تیار کرتے تھے، ماہی گیری بھی ان لوگوں کا ایک پیشہ تھا، اس کا ثبوت شست اور کانٹوں کی موجودگی سے ملتا ہے، وہ لوگ تانبے کے کارآمد اور خوبصورت آلات اور برتن بھی بناتے تھے۔ اینٹ بنانے کا فن بہت کچھ ترقی کر چکا تھا، لیکن جمدت نصر سنگ تراشی میں اتنے ماہر نہ تھے۔ زراعت کے ثبوت میں گیہوں کا ایک انبار برآمد ہوا ہے جو اگرچہ بہت خراب حالت میں ہے، تاہم آسانی سے شناخت کیا جا سکتا ہے ... وہ لوگ خوبصورتی کے ساتھ ظروف رکھتے تھے وہ کوزہ گری ہے، اُن کے بنائے ہوئے برتن بعد کے برتنوں سے زیادہ خوبصورت اور خوشرنگ ہیں۔ بحیثیت مجموعی ان لوگوں کا تمدن عراق کے موجودہ باشندوں کے تمدن سے کہیں بڑھا ہوا تھا۔

ہندوستان میں حیرت انگیز اثری تحقیقات

درختوں سے چھان کا شتہ ہونا

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں شلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، نسوار، سرکہ انگوری، چاء سبز، اصلی میوہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں۔ ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ **منیجر اٹلانٹک و افغان نیشنل ایجنسی پشاور**

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

انگلش ٹیچر کے مطالعہ کے بعد ایک ماہ میں خود بخود بغیر استاد کی مدد کے انگریزی سیکھ لیں۔ جو ضرورت کیلئے بالکل کافی ہے آپ کو اخبار پڑھنا آجائے گا، آپ انگریزی خطوط بے تکلف لکھ سکیں گے۔ آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے آپ ہر قسم کی درخواستیں لکھ سکیں گے اور تجارتی خط و کتابت آسانی سے کر سکیں گے آپ کو تار لکھنا پڑھنا آجائے گا ... تمام ہجّے ... ہیں اور ان کا تلفظ اردو میں لکھا ہے اور معنی بھی درج ہیں اس کے بعد صد ہا الفاظ مع معنی اور تلفظ کے لکھے گئے ہیں۔ پھر انگریزی جملے بنانے کے قاعدے اور نمونہ درج ہیں۔ روزمرہ کی اشیاء کے نام درج ہیں۔ غرضیکہ ہر ضرورت کیلئے انگریزی زبان میں جو باتیں ہو سکتی ہیں سب بیان کی گئی ہیں ... قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ پتہ: مشہور بک ایجنسی گلاں محل دہلی

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے۔ "نمک جالینوس" ہمدرد دواخانہ کی خاص چیز ہے تمام معدہ کا واحد علاج ہے جو معمولی درد شکم سے لے کر تو ہیضہ تک مفید ہے ایک شیشی مہینوں کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ معصولڈاک بذمہ خریدار مجرب ادویات کی فہرست مع جنتری ... مفت منگایئے۔

المشتہر
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg. Co. (India)
Post Box 88 Karachi

وہ، بواسیر، سوزاک، کوڑھ، سفید داغ اگر دوا کھاتے کھاتے تھک گئے تو میری جڑی بوٹی کی دوا اگر ان مرضوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا نہ دے تو دام واپس فی دوا عہ کوڑھ عنہ پتہ جڑی بوٹی میڈیکل ہال کنسی سری در بھنگہ

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا بہترین مجموعہ اردو زبان میں ایک نیا مجموعہ ہے بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آیندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز اور ضخامت ۲۵۰ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کیلئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ کچھ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عا علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے۔ ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کیلئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ سے قسم دوم حنا شدہ عاؔ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۶ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ہجری

علیحدگی سندھ کی کانفرنس

مالی مسئلہ کا حل

یہ مسئلہ کہ علیحدگی سندھ کا مسئلہ ہندوستان کی سیاسیات میں زیر بحث آیا ہے اور اس کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ سندھ کو ایک علیحدہ صوبہ بنا کر آئندہ دستور اساسی میں اس کی مستقل حیثیت قائم کی جائے اس وقت سے برابر ایک اور صرف ایک اعتراض مخالفین کی جانب سے کیا جاتا رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ سندھ کا جو آئندہ صوبہ معرض وجود میں آئے گا وہ اپنا مالی بار خود برداشت کرنے کے قابل نہ ہوگا اس لئے سندھ کو بمبئی ...

دیتا رہے گا کہ سندھ کو غیر مشروط طریق پر علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا جائے۔ اور اگر وہ اپنا مالی بار برداشت نہیں کر سکتا تو اسے مرکزی خزانہ سے پورا کیا جائے۔ ماہرین کی مالی کمیٹی کا جو انجام ہو چکا ہے وہی اس کا ہوگا کہ مسئلہ کو سلجھانے کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار عرض کر چکے ہیں ہمیں افسوس ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے ...

کی ہے اور گول میز میں اور اس کے باہر اراکین کانفرنس کا رویہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے بجائے ہمیشہ نقصان پہنچاتا رہا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ کسی کا قصور کم ہے اور کسی کا زیادہ مگر قصوروار سب ہیں۔

غلط پروپگنڈا

جیسا کہ قارئین کرام کو معلوم ہے دہلی میں ارباب غرض کا ایک طبقہ ایسا موجود ہے جس کی ذاتی منافعتوں کا بیدہ الجمعیۃ چاک کرتا رہتا ہے اور جس کی آنکھوں میں الجمعیۃ کا وجود اس کی صاف گوئی کے باعث کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ یہ لوگ الجمعیۃ کو نقصان پہنچانے اور اسے تباہ و برباد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے اور جب موقع ہوتا ہے حکومت کے ارباب اقتدار کی خدمت میں اصالتاً و وکالتاً الجمعیۃ کی بے سروپا شکایتیں بھی پہنچاتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان شکایتوں کا اثر بحمد اللہ الجمعیۃ پر کچھ نہیں ہوتا مگر یہ لوگ اپنے حصہ کا ثواب کما کر اپنے دلوں میں خوش ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے جس کے لئے تمام قوم کو ان کا ممنون منت ہونا چاہئے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آج کل اس طبقہ نے اپنی تازہ شکایات کی بنا پر یہ پروپگنڈا شروع کر دیا ہے کہ الجمعیۃ سے ضمانت طلب کر کے اس کو بند کرا دیا جائے گا حالانکہ جہاں تک ہماری ذاتی معلومات کا تعلق ہے یہ خبر بالکل بے اصل ہے۔ دہلی کی مقامی حکومت نے گزشتہ تحریک کی بنا پر اس مرتبہ مقامی اخبارات کے خلاف پریس آرڈیننس کے ماتحت ... کارروائی نہیں کی ہے اور جن اخبارات کے ...

حکومت کے محتاط رویہ اور دوسرے اخبارات کی مثالوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیونکر یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ حکومت محض ان لوگوں کی بے جا شکایتوں سے متاثر ہو کر ان کا آلہ کار بن جائے گی اور الجمعیۃ کے خلاف اندھا دھند کارروائی کر دے گی یہ بالکل غلط پروپگنڈا ہے جو حسب معمول الجمعیۃ کو نقصان پہنچانے کے لئے کیا جا رہا ہے اور جس کا مقصد استعمال انگیزی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کو اس پروپگنڈا سے متأثر نہ ہونا چاہئے اور اسے بالکل بے اصل و بے حقیقت سمجھنا چاہئے۔

امیر الشریعۃ کا انتخاب!

خلافت کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں مولانا شوکت علی کو امیر شریعت منتخب کئے جانے کی جو مضحکہ خیز اسکیم ہمارے نامہ نگار نے بمبئی سے ایک مراسلہ میں بیان کی تھی اسے ہم گزشتہ اشاعت میں شائع کر چکے ہیں۔ ہم نے بہت غور کیا لیکن ہمیں اس کا کسی طرح یقین نہیں آتا کہ حقیقتاً مولانا شوکت علی یا ان کے مشیروں کے پیش نظر اس قسم کی کوئی تجویز ہوگی۔ ہندوستان میں امیر شریعت کے انتخاب کا مسئلہ جس قدر اہم و نازک ہے اور امارت کی خصوصیات و شرائط کے لئے جن امور کی ضرورت ہے ان کو دیکھتے ہوئے موجودہ حالات میں مولانا شوکت علی کا اس منصب کے لئے کھڑا ہونا ایک بالکل بے اصل سی بات معلوم ہوتی ہے ...

...

مقامی حکومت توجہ کرے

حضرت مولانا احمد سعید صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ تقریباً تین ماہ کے بعد ۹ اپریل کو سردار عبد الصمد صاحب سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے سنا دیا گیا۔ ممدوح کو دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت دو دو ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں دینے کا حکم دیا گیا جس سے آپ نے انکار کیا چنانچہ ایک سال کے لئے قید محض کی سزا دے دی گئی۔ ہم اس وقت اس فیصلہ پر کوئی تنقید کرنا نہیں چاہتے البتہ ہمارے لئے یہ امر موجب حیرت ہوا ہے کہ فاضل مجسٹریٹ نے حضرت مولانا کے لئے بجائے اے کلاس کے بی کلاس کی ...

حوادث و احکام

استفتا

کتاب الطلاق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے لڑکے عمر کی شادی ۱۳۲۰ھ میں ایک بالغ لڑکی سے کر دی۔ چند روز میں اس لڑکی کو عمر سے ایک لڑکی پیدا ہو کر مر گئی۔ اب چند روز ہوئے کہ زید نے چند وجوہات (یعنی خانہ جنگی وغیرہ) کی بنا پر ایک کاغذ پر بخشش مہر کے متعلق مضمون لکھ کر اس لڑکی کے سامنے لے گیا اور کہا کہ آپ کے مہر کے عوض میں مجھے آپ کو ایک کھیت دینا ہے۔ لہذا آپ اس پر دستخط کر دیں۔ لڑکی نے بارہا اس کی وجہ تسمیہ پوچھی مگر زید نے کچھ نہ کہا، اور دستخط لینے کی ہر ممکن سعی کی۔ لڑکی نے طوعاً و کرہاً انگوٹھے کا دستخط کر دیا۔ بعد میں زید نے اس لڑکی کو اس کے والد کے یہاں نوکر کے ذریعہ روانہ کر دیا۔ بعد میں ۱۵–۲۰ دن کے عرصے ایک نوٹس لکھوا کر لڑکی کے نام بذریعہ پوسٹ بھیجا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی ہے اور تجھے اختیار ہے کہ تو جہاں چاہے ویسا کرے۔ چنانچہ کئی دن کے بعد ایک علاول نے بطور استفہام ایک خط عمر کو لکھا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور ہر بجتوا لیا ہے تو عمر نے جواب میں لکھا کہ میں نے دل سے طلاق دی ...

...

مہاجرین میرپور کے متعلق جمعیۃ علمائے ہند کی تحقیقات

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب کا بیان

مہاجرین میرپور (ریاست کشمیر) کی تحقیق حالات اور طریق امداد معلوم کرنے کی غرض سے ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ کو بحیثیت نمائندہ جمعیۃ علمائے ہند میری روانگی دہلی سے ہوئی۔ میرے ہمراہ مولوی محمد یوسف صاحب بہاری بھی تھے۔ ہم فرنٹیئر میل سے ۲۹ ذی قعدہ کو بارہ بجے دوپہر کو جہلم پہنچے۔ اسٹیشن سے اترتے ہی پولیس والوں نے ہم کو مختلف سوالات کر کے پریشان کر دیا۔ دہلی سے براہ راست یہاں کیوں آئے۔ آپ کا کیا مقصد ہے۔ یہاں کیا کام کریں گے۔ کب تک رہیں گے۔ ہم نے تمام سوالوں کا اطمینان بخش جواب دیا۔ اور صاف صاف بتا دیا کہ اس وقت یہاں آنے کا مقصد کسی سیاسی پروگرام کی تعمیل نہیں ہے بعض اسلامی اور انسانی ہمدردی ...

اور کسی بدعنوانی سے پیش آئے ہیں۔

(۳) تمہاری جماعت کے یہاں ۱۵۰ ایسے اشخاص موجود ہیں جو ملزم ہیں اور ان کے خلاف مقدمات قائم ہیں جن کے ناموں کی یہ فہرست ہے ہم ان سب لوگوں کو از خود ہمارے حوالہ کر دو۔

(۴) اگر تم لوگ ان سب کو ہمارے حوالہ کر دو گے تو ہم ان سب کا اور ان کے علاوہ دیگر تمام ملزمین کا جن کی تعداد ۵۰ ہے ضمانت پر رہا کر کے ڈیفنس کا موقع دیں گے۔

اعلان کا اثر

...

مہاجرین کی تعداد

...

شکایات مہاجرین

...

مہاجرین کی خواہشات

...

حکومت کا رویہ

...

بیرونی امداد

...

ممالک اسلامیہ کی خبریں

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

افغانستان کے اخبارات اور رسائل

افغانی صحافت کی ترقی پذیر حالت

کابل، قندھار، ہرات اور مزار شریف کے جرائد کی فہرست

افغانستان آج کل تمدن اور ترقی کی منزلیں جس سرعت کے ساتھ طے کر رہا ہے اس سے اس کے مستقبل کا کافی اندازہ ہوتا ہے۔ سابق شاہ امان اللہ خاں اور ان کے بعد بد بخت بچہ سقہ کے زمانہ میں افغانستان کی حالت ... اور اس کے باشندے زندگی اور احساس کی نعمت سے بہرہ اندوز ہیں۔ اخبارات ہر ملک کی ذہنی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کا آئینہ ہوتے ہیں اور دنیا ان کے ذریعہ اس کے شاندار مستقبل کا اندازہ لگاتی ہے اس اصول کے ماتحت ہم موجودہ افغانستان کی صحافت پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہیں اس وقت افغانستان سے جو اخبار نکلتے ہیں ان کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں:

(۱) اصلاح — اس اخبار کی تاسیس ۱۹۲۹ء میں عمل میں آئی۔ پہلے پہل تو اس اخبار کے چند پرچے ... اب اس اخبار کو تمام افغانستان میں مقبولیت حاصل ہے ...

(۲) انیس — یہ اخبار ہفتہ وار ہے اور شہر کابل سے شائع ہوتا ہے۔ سابق شاہ امان اللہ خاں کے زمانہ میں اس کی حالت زبوں تھی ...

(۳) طلوع افغان — یہ اخبار بھی ہفتہ وار ہے اور عمدہ ترتیب اور بہتر ...

(۴) اتفاق اسلام — یہ اخبار ہرات سے شائع ہوتا ہے اور نہایت جرأت اور بہادری سے ہر مسئلہ پر قلم اٹھاتا ہے ...

(۵) اتحاد — اس ہفتہ وار اخبار کے مؤسس اول خود نادر خاں ہیں آپ ہی نے اس اخبار کو جاری کر کے ...

(۶) بیدار — اس جریدہ شریفہ کا مرکز اشاعت مزار شریف ہے۔ غازی نادر شاہ کے سریر آرائے سلطنت ہونے کے پہلے ہی سال میں اس اخبار کا اجرا ہوا ...

(۷) اتحاد مشرقی — یہ جریدہ سہ روزہ ہے ہفتہ میں دو بار جلال آباد سے شائع ہوتا ہے۔ عہد نادری سے پہلے یہ اخبار بند ہو گیا تھا لیکن شاہ نادر خاں کی خاص توجہ سے اس کا دوبارہ اجرا ہو گیا ہے۔

(۸) اقتصاد — پانزدہ روزہ یہ اخبار عہد نادری میں منصہ شہود پر آیا اور تمام افغانستان میں مشہور ہو گیا ...

(۹) اردوی افغان (مجلہ ماہانہ) یہ وہ مجلہ ہے جس کی تاسیس سردار سپہ سالار نادر خاں (حال شاہ افغانستان) نے فرمائی تھی یہ مجلہ دراصل ایک عسکری تمدنی ... جس میں سپہ گری ... فنون ... کے متعلق بیش بہا معلومات درج کی جاتی ہیں۔

(۱۰) حی علی الفلاح — یہ مجلہ افغانستان کے علمائے فحول کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے جس کا مقصد حمید ... اسلام اصول شریعت اور اصلاح عقائد و اعمال کی نشر و اشاعت ہے۔ ... اس کی طباعت و کتابت بھی دیگر رسائل کے مقابلہ میں بہتر ہوتی ہے۔

(۱۱) کابل — یہ رسالہ افغانی ادبیوں اور انشاپردازوں کا بہترین شاہکار ہے اور تمام افغانستان میں اس کو وہی حیثیت حاصل ہے جو ہندوستان میں کسی بڑے اردو ... رسالہ کو حاصل ہوتی ہے ...

(۱۲) مجموعہ صحی (؟) یہ رسالہ حفظان صحت کے متعلق ... کرتا ہے۔

(۱۳) آئینہ عرفان (؟) نہایت پاکیزہ خیالات ... کا حامل ہے ...

بلقان کے مسلمانوں میں ایک نئے فتنہ کا ظہور

جدید خلافت کے پردہ میں فرانس کا ایک نیا فریب

روم کے اخبارات میں مسئلہ خلافت کے متعلق ایک عجیب و غریب خبر شائع ہوئی ہے جس کو ترکی اخبارات نے بڑی حیرت و استعجاب سے شائع کیا ہے۔ یازار حق خبر کی روسے ... ترکی اخبارات راوی ہیں کہ خلافت کا یہ جدید فتنہ صرف اس لئے کھڑا کیا جانے والا ہے تاکہ ترکی حکومت کی ترقی پذیر سیاست کے سامنے ایک ناقابل عبور خلیج حائل کر دی جائے اور ترک مسلمانوں کو ترکی حکومت کے مقابلہ میں کھڑا کیا جائے ...

حجاز میں ایک جدید اخبار کا اجرا

حجاز کے بعض اہل قلم حضرات نے حکومت سے ایک ہفتہ وار جریدہ "صوت الحجاز" کے اجرا کی اجازت طلب کی ہے۔ حکومت نے تحقیقات کے بعد جریدہ مذکورہ کے اجرا کی اجازت دیدی ہے۔ یہ اخبار شیخ محمد صالح اور شیخ عبد الوہاب کی ادارت میں شائع ہوگا جس کا مقصد حجاز مقدس اور عربوں کی خدمت ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کے علاوہ ایک اور اخبار بھی جو غالباً روزانہ ہوگا جاری ہونے والا ہے۔ اس اخبار کے لئے ایک مصری اہل قلم کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

حجاز میں بارش کی کثرت

گزشتہ اشاعت میں یہ خبر درج کی جا چکی ہے کہ حجاز مقدس میں امسال بارش کثرت سے ہوئی ہے۔ اب معاصر ام القریٰ کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ اور اس کے نواح میں مسلسل بارش ہوئی جس کے باعث دریائے قناۃ، عقیق اور ابی جیدہ میں سیلاب آ گیا۔ اس کے علاوہ ریاض، باطن، حصار، ارطاویہ، ینبع، رابغ ... میں بھی خوب بارش ہوئی۔ اہل حجاز اس بارش کو حجاز کی زراعت کے لئے باعث برکت تصور کر رہے ہیں۔

غازی نادر خاں کا برقیہ شاہ ایران کے نام

اعلیٰ حضرت غازی نادر خاں نے شاہ ایران کے نام یوم ولادت کے سلسلہ میں ذیل کا برقیہ ارسال کیا ہے:

"اعلیٰ حضرت کے یوم ولادت کی خوشی میں حضور اعلیٰ میں دوستانہ احساسات و صمیمانہ تبریکات کا ہدیہ پیش کرتا ہوں اور طول عمر اور بقائے سلطنت کے لئے دست بدعا ہوں۔"

شاہ ایران نے اس برقیہ کا مندرجہ ذیل جواب غازی نادر خاں کی خدمت میں ارسال کیا ہے:

"اعلیٰ حضرت نے میرے یوم ولادت کے سلسلہ میں جو برقیہ ارسال فرمایا ہے اس کے صلہ میں میری جانب سے تشکر و امتنان کا ہدیہ قبول فرمائیے۔ میں غازی موصوف کی ترقی و اقبال کے لئے آرزو مند ہوں۔"

طرابلس میں امن و امان ہے!

طرابلس میں ابھی تک عربوں پر برابر مظالم ہو رہے ہیں اور ان کے مطالبات بدستور قائم ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے ... لیکن مسلمانان عالم کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے مارشل بادو لیو گورنر طرابلس و بنغازی نے اعلان کیا ہے کہ طرابلس کے تمام اطراف میں حدود تیونس سے حدود مصر تک امن و امان ہے اور کسی قسم کا کوئی اضطراب یا ہنگامہ نہیں ہے۔

قندھار میں امساک کے بعد باران رحمت کا نزول

امسال قندھار کی آب و ہوا میں خاص اختلال رہا ... زمستان کے ... لوگ سخت پریشان تھے اسی لئے لوگ خیرات بھی کرنے لگے اور نماز استسقا بھی پڑھی گئی۔ خدا کے فضل سے بارش خوب ہوئی اور قندھار کے اطراف و نواحی سیراب و شاداب ہو گئے۔

ترکی فوج کے مفرورین کو عام معافی

ترکی اخبارات راوی ہیں کہ ترکی فوج کے ان مفرورین کو جو بعض سیاسی جرائم کی بنا پر حکومت کے زیر عتاب ہیں، عام معافی دیکر ان کو ترکی حدود میں داخلہ کی اجازت دیدی ہے۔ یہ عام معافی ان تمام لوگوں کے لئے ہے جن کو شہری حقوق حاصل تھے۔ اور جن میں ترکی، ارمنی اور رومی باشندے شامل ہیں۔

یہودی نمائش میں حکومت کی شرکت

کتب ... فلسطین کے اطراف سے بکثرت احتجاجی برقیے موصول ہوئے ہیں ... حکومت نے اس نمائش میں کیوں حصہ لیا ...

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

دو دو ہزار کی دو ضمانتیں یا ایک سال قید محض کی سزا

دہلی ۱۲ اپریل۔ حضرت مولانا حافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کا جو مقدمہ تین ماہ سے دفعہ ۱۰۸ کے ماتحت مختلف تقریروں کی بنا پر مسٹر ایسرار اور من عبد دار عبد الصمد خاں مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت تھا کل شام کو ... ڈسٹرکٹ جیل میں اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ... آپ سے دو دو ہزار کی دو ضمانتیں طلب کیں۔ مولانا نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا جس پر مجسٹریٹ مذکور نے آپ کو ایک سال قید محض کی سزا دیدی ...

اوٹاوہ کانفرنس میں حکومت ہند کی پالیسی

ہندوستانی اور برطانی مال کو کہاں کہاں ترجیح دیجائیگی؟

لنکا شائر سے آنیوالے مال کے محصول میں کمی

بمبئی ۹ اپریل۔ فری پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سرجارج شسٹر نے دوران قیام میں یہاں اس پر بحث کی کہ اوٹاوہ کانفرنس میں حکومت ہند کو کیا پالیسی اختیار کرنی چاہئے ...

الحکومت

جامع مسجد دہلی میں جلسہ عام ... روک لیا گیا۔ چند اشخاص کی گرفتاری

سندھ کی علیحدگی کے لئے کانفرنس کا انعقاد

وزیر اعظم کے وعدہ کا ایفا

جامعی فضلاء کی یورپ سے واپسی

دہلی میں گاندھی جی کی فلم کا امتناع

پیر کے دم عشق زندیس غنیمت است

ایک انگریز لڑکی کے لئے مولانا شوکت علی کی شوق

مدراس میں پولیس پر خشت باری

لاٹھی چارج سے تین اشخاص مجروح متعدد رضا کار گرفتار

مدراس ۱۱ اپریل۔ پولیس نے کل چار رضا کاروں کو رائل کلب کے قریب دیوار ... پر بائیکاٹ کے نوٹس چسپاں کرتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ دیگر پانچ رضا کار ... پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے ... پولیس کی ایک جمعیت پولیس اسٹیشن کو واپس جا رہی تھی کہ ان پر پتھر پھینکے گئے۔ اس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس کے باعث تین آدمی زخمی ہوگئے ...

کانگریس کا اجلاس اور حکومت کی تلون مزاجی

مالوی جی کی طرف سے اجلاس منعقد کرنیکا عزم

مسز نائیڈو اور مالویہ پر پابندیاں

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری

... مولانا کو دہلی اسٹیشن پر ہی روک لیا

حسین احمد صاحب مدنی کو دیوبند روانہ کر دیا

ہندوستانی مسئلہ پر وزیر ہند کے خیالات

نوجوانوں سے اپیل

دوستانہ فضا

کیا دہلی میں کانگریس کا اجلاس ضرور ہوگا؟

"حکومت نے کانگریس کی طاقت کا اعتراف کیا"

تین بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

پولیس نے ایک مکان کا محاصرہ کر لیا

کانپور میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے سعی

اہل ملک سے دستوری لیگ کی اپیل

کانپور ۹ اپریل۔ مقامی دستوری لیگ کی طرف سے ایک بلیٹن شائع ہوا ہے جس میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا گیا ہے ...

کانگریسی خواتین پر پولیس کی زیادتی

پانچ سپاہیوں کو معطل کر دیا گیا

یو پی گورنمنٹ ان پر مقدمہ چلائے گی

ہندوستان کے جبر و تشدد پر لندن کے اخبار کا تبصرہ

وزیر اعظم کو مداخلت کرنی چاہئے

مولانا بشیر احمد صاحب کا دہلی سے اخراج

نائب امیر شریعت کی دہلی سے روانگی

کراچی میں جمہوریہ اشتراکی فوج کا سراغ

متعدد اشخاص گرفتار

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی

لاہور میں ایک ہندو پر مقدمہ

لکھنؤ میں ایک بم پھٹ گیا!

... میں ایک بنک ایجنسی کی تلاشی

پولیس پر خشت باری ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار کاٹ دئے گئے

پولیس کی گولیوں سے متعدد اشخاص کی ہلاکت۔ ایک سپاہی پر بم پھینکا گیا

مسز موتی لال نہرو اور متعدد حکام مجروح

الہ آباد ۱۱ اپریل۔ قومی ہفتہ کے سلسلہ میں پرسوں الہ آباد میں جلوس نکلا جس کو پولیس نے سول لائن میں روک لیا ...

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے گئے

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد برپا کرنے کی کوشش

ایک مسلم فرم کا نام لیکر مولانا شوکت علی کی فتنہ انگیزی

مسٹر عبد الرحمن مٹھا کا حقیقت افروز بیان

الہ آباد میں کسان ڈے کا جلوس

پولیس کی مداخلت اور سڑک پر ستیہ گرہ

چارسدہ میں انتخابات کی سرگرمیاں

سرخ پوشوں نے رائے دہندوں کے راستے روک لئے

سروں پر قرآن شریف رکھکر پکٹنگ لگا یا گیا

کانگریسی ایجنٹوں کی نئی جدت

لیٹر بکس کے خطوط کو آگ لگانیکی کوشش

صوبجاتی گورنروں کی لندن کو طلبی

جدید آئین کب تک نافذ ہو گا

جب تک لیڈر جیل میں ہیں صلح نہیں ہو سکتی

سروجنی نائیڈو کی تقریر

ضلع الہ آباد میں گرفتاریوں کی مجموعی تعداد

اب تک ۱۸۷ گرفتاریاں ہو چکی ہیں

سرحدی قبائل میں جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی

گولی سے ایک شخص کی ہلاکت

برطانی وزراء کو ڈی ولیرا کا جواب

عراقی قبائل پر فوجی حملہ

ایک شیخ کے خلاف ہوائی مہم ۔۔ ۱۲ مقتول و مجروح

چارسدہ اور مردان میں خلاف قانون سرگرمیاں

میعاد ختم ہونے سے پہلے سرخ پوشوں کو رہا نہیں کیا جائیگا

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا اعلان

جرمانہ کیلئے پنڈت جواہر لال نہرو کی موٹر کا نیلام

موتی لال نہرو کا انکم ٹیکس بھی وصول کیا جائیگا

تمام دنیا کی روٹیوں کی نمائش

عربوں اور افریقہ کے باشندوں میں جنگ

حافظ صادر علی صاحب کو ایک سال قید سخت

یو پی میں کورٹ فیس کی معافی

سودیشی موٹر کار کی تیاری

کابل اور روس کے درمیان ڈاک کا معاہدہ

دارالحکومت

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

دو دو ہزار کی دو ضمانتیں یا ایک سال قید محض کی سزا

اوٹاوہ کانفرنس میں حکومت ہند کی پالیسی

ہندوستانی اور برطانی مال کو کہاں کہاں ترجیح دی جائیگی؟

لنکا شائر سے آنیوالے مال کے محصول میں کمی

جامع مسجد دہلی میں جلسۂ عام

جلوس روک لیا گیا۔ چند اشخاص کی گرفتاری

جامعی فضلا کی یورپ سے واپسی

سندھ کی علیحدگی کے لئے کانفرنس کا انعقاد

وزیر اعظم کے وعدہ کا ایفا

سندھ کی علیحدگی کے اصولی مسئلہ سے حکومت کا اتفاق ہے

پیرے کہ دم عشق زند بس غنیمت است

ایک انگریز لڑکی سے مولانا شوکت علی کو شادی کا شوق

دہلی میں گاندھی جی کی فلم کا امتناع

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری

پولیس نے مولانا کو دہلی اسٹیشن پر ہی روک لیا

مدراس میں پولیس پر خشت باری

لاٹھی چارج سے تین اشخاص مجروح۔ متعدد رضاکار گرفتار

کانگریس کا اجلاس اور حکومت کی تلون مزاجی

مالوی جی کی طرف سے اجلاس منعقد کرنیکا عزم

مسز نیڈو اور مالویہ پر پابندیاں

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو دیوبند روانہ کر دیا گیا

ہندوستانی مسئلہ پر وزیر ہند کے خیالات

نوجوانوں سے اپیل

دوستانہ فضا

کیا دہلی میں کانگریس کا اجلاس ضرور ہوگا؟

"حکومت نے کانگریس کی طاقت کا اعتراف کر لیا"

بمبئی میں سروجنی نائیڈو کا بیان

دہلی میں تین بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

مسلح پولیس نے ایک مکان کا محاصرہ کر لیا

کانپور میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے سعی

اہل ملک سے دستوری لیگ کی اپیل

کانگریسی خواتین پر پولیس کی زیادتی

پانچ سپاہیوں کو معطل کر دیا گیا

یو۔ پی گورنمنٹ ان پر مقدمہ چلائے گی

ہندوستان کے جبر و تشدد پر لندن کے اخبار کا مشورہ

وزیر اعظم کو مداخلت کرنی چاہئے

مولانا بشیر احمد صاحب کا دہلی سے اخراج

حضرت نائب امیر شریعت کی دہلی سے روانگی

کراچی میں جمہوریہ اشتراکی فوج کا سراغ

متعدد اشخاص گرفتار

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی

لاہور میں ایک ہندو پر مقدمہ

لکھنؤ میں ایک بم پھٹ گیا!

دہلی میں ایک بک ایجنسی کی تلاشی

مولانا عبد الماجد صاحب کا سال لگانا

پولیس پر خشت باری۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کے تار کاٹ دیے گئے

پولیس کی گولیوں سے متعدد اشخاص کی ہلاکت۔ ایک سپاہی پر بم پھینکا گیا

مسز موتی لال نہرو اور متعدد حکام مجروح

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیے گئے

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد برپا کرنے کی کوشش

ایک مسلم فرم کا نام لیکر مولانا شوکت علی کی فتنہ انگیزی

مسٹر عبد الرحمن مٹھا کا حقیقت افروز بیان

(بلال بمبئی)

کانگریسی ایجنٹوں کی نئی جدت

لیٹر بکس کے خطوط کو آگ لگانے کی کوشش

جب تک لیڈر جیل میں ہیں صلح ناممکن ہے

سروجنی نائیڈو کی تقریر

برطانی وزراء کو ڈی ولیرا کا جواب

تمام دنیا کی روٹیوں کی نمائش

حافظ صادر علی صاحب کو ایک سال قید سخت

کابل اور روس کے درمیان ڈاک کا معاہدہ

صوبجاتی گورنروں کی لندن کو طلبی

جدید آئین کب تک نافذ ہوگا

عراقی قبائل پر فوجی حملہ

ایک شیخ کے خلاف ہوائی مہم۔ ۲۰ مقتول و مجروح

عربوں اور افریقہ کے باشندوں میں جنگ

یو۔ پی میں کورٹ فیس کی معافی

چارسدہ میں انتخابات کی سرگرمیاں

سرخ پوشوں نے رائے دہندوں کے راستے روک دیے

سروں پر قرآن شریف رکھ کر پکٹنگ لگا دیا گیا

سرحدی قبائل میں جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی

گولی سے ایک شخص کی ہلاکت

چارسدہ اور مردان میں خلاف قانون سرگرمیاں

میعاد ختم ہونے سے پہلے سرخ پوشوں کو رہا نہیں کیا جائیگا

چیف کمشنر صوبہ سرحد کا اعلان

الہ آباد میں کسان ڈے کا جلوس

پولیس کی مداخلت اور سڑک پر ستیہ گرہ

ضلع الہ آباد میں گرفتاریوں کی مجموعی تعداد

اب تک ۱۸۷ گرفتاریاں ہو چکی ہیں

جرمانہ کیلئے پنڈت جواہر لال نہرو کی موٹر کا نیلام

موتی لال نہرو کا انکم ٹیکس بھی وصول کیا جائیگا

سودیشی موٹر کار کی تیاری

کلکتہ ۹ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چار انجینئروں کی ایک موٹر کار بلی گنج کے کارخانہ میں تیار کی جا رہی ہے جو تقریباً مکمل ہو چکی ہے یہ کار کلکتہ کارپوریشن کو استعمال کے لئے دیجائے گی اس کی قیمت تین ہزار روپیہ ہے۔

سارد ایکٹ کی خلاف ورزی
کلکتہ ہائی کورٹ نے ملزم کو بری کر دیا

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ ہائی کورٹ نے جسٹس ڈی ایٹن متر اور ایس کے گھوش نے ڈسٹرکٹ جج باقر گنج کے اس حکم کو منسوخ کر دیا جس کی رو سے شارد ایکٹ کے ماتحت عدالت کے حکم کی خلاف ورزی میں بسنت کمار داس کو سول جیل میں بھیج دیا گیا تھا۔ واقعات یہ ہیں کہ بسنت کمار داس اپنی ۱۴ سال سے کم عمر لڑکی کی شادی کرنے لگا تھا۔ لڑکی کا چچا جو باریسال میں وکیل ہے کی درخواست پر عدالت نے بسنت کمار داس کے نام حکم جاری کیا کہ وہ لڑکی کی شادی نہ کرے۔ مگر اس کے باوجود شادی کر دی گئی جس پر بسنت کمار مذکورہ بالا سزا دی گئی۔ ملزم نے اس سزا یابی کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی صفائی کی طرف سے کہا گیا کہ پارلیمنٹ کے دو ایکٹ یعنی انڈیا کمپنی ایکٹ ۱۷۸۰ء اور ایسٹ انڈیا ایکٹ ۱۷۹۷ء ابھی تک منسوخ نہیں ہوئے ہیں اس لئے ہندو باپ کے اپنی لڑکی کی شادی کرنے کے حق کو کوئی نہیں چھین سکتا۔

جرمنی اور روس کو لڑانے کی سازش
روس میں جرمن قونصل پر قاتلانہ حملہ

ماسکو ۸ اپریل۔ چند دن ہوئے ڈاکٹر دون داوڈ ڈسکی جرمن سفارتخانہ کے قونصل پر پستول سے قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا جس پر مسٹر جوڈاس سرن اور ... گرفتار کئے گئے تھے ان دونوں کو دہشت انگیزی ... سپریم کورٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔

مسٹر جوڈاس سرن نے اپنے بیان میں کہا کہ جرمنی اور روس کے ڈپلومیٹک تعلقات میں تفرقہ ڈالنے کی غرض سے یہ حملہ کیا گیا تھا مسٹر سٹرن کا اسپنانے اپنے بھائی کی موجودگی میں عدالت میں شہادت دیتے ہوئے کہا کہ میرا بھائی سویٹ حکومت کا ہمیشہ مخالف رہا ہے اور چونکہ ... ریوالور نہ مل سکا۔ اس لئے اس نے میرا ریوالور چرالیا۔ سٹرن نے ... منصوبوں کا ذکر کیا۔ جہاں ان کے ہم خیال موجود ہیں۔ ان کی ہدایات کے مطابق انہوں نے ایسی کاروائی کی تھی۔

حکومت کو ڈیلی ہیرلڈ کا انتباہ
موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا

لندن ۹ اپریل۔ اخبار ڈیلی ہیرلڈ ایک لیڈنگ آرٹیکل کے دوران میں لکھتا ہے کہ ہندوستان کی خبروں پر زبردست سنسر ہونے کے باوجود جو خبریں انگلستان پہنچ رہی ہیں وہ کافی تشویشناک ہیں اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری رپورٹوں میں کس قدر غلط واقعات شائع کئے جاتے ہیں گورنمنٹ کو چاہیئے کہ جلد از جلد اصلاحات رائج کر دی جائیں اور ہندوستان کے لوگوں کی دوستی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر موجودہ پالیسی پر اور چند ماہ تک عملدرآمد ہوتا رہا تو گذشتہ سال صلح کا جو موقعہ ملا تھا وہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔

چین اور جاپان کے درمیان مصالحت کے آثار

شنگھائی ۱۰ اپریل۔ چین اور جاپانی کمانڈر انچیفوں میں صلح کی گفت و شنید میں اہم ترقی ہوئی ہے۔ فوجی سب کمیٹی ... جہاں تک جاپانی افواج کو مکمل ... کی کامیابی اس امر پہ ہے کہ مکمل انخلا کی تاریخ کیا مقرر کی جاتی ہے۔

ریاستہائے متحدہ ... ایک بیان میں نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ چین اور جاپان کے درمیان صلح کی بات چیت جاری ہے اور اس میں ترقی ہوئی ہے۔ لیکن ہنوز کئی ایسی باتیں ہیں جن پر سمجھوتہ ہونا ہے طرفین کے درمیان کانفرنس جاری ہے۔

دہلی جیل سے پستول اور گولیوں کی برآمدگی
قیدیوں کے بارک میں پولیس کی آمد

دہلی ۱۰ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل صبح دہلی جیل میں ایک بارک سے تلاشی کے دوران میں ایک پستول اور چند گولیاں اور ایک چھری برآمد ہوئی بیان کیا جاتا ہے کہ پستول رومال میں لپٹا ہوا زمین میں دفن تھا اور چھری اس کے اوپر دفن تھی جیل کے جمعدار نے مٹی ہٹا کر دونوں چیزیں برآمد کیں اور اس کی اطلاع افسران بالا تک پہنچائی جس پر فوراً ہی پولیس کو اطلاع دی گئی اور بعد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آکر اس بارک کا معائنہ کیا نیز کئی گھنٹہ تک ان قیدیوں کے بیانات لئے جاتے رہے جو اس بارک میں موجود تھے۔

چند روز سے اس بارک میں کانگریس کے کچھ والنٹیر مقید ہیں جنہیں کیمپ جیل سے واپس بھیجا گیا ہے۔ اس سے قبل اس میں ایک یورپین قیدی اور ایک میرٹھ کے مقدمہ سازش کا ملزم بھی رہ چکے ہیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے اس خبر سے جیل میں کافی سنسنی پھیل رہی ہے۔

کلکتہ میں مسلح ڈاکہ
تعاقب کرنے والوں پر گولیوں کے فائر

اگر تولا (ڈری پورہ) ۷ اپریل۔ آج صبح بانغ بنگالی نوجوانوں کو معہ ایک بھرے ہوئے ریوالور، پستول، روپیہ اور نقدی گرفتار کیا گیا ہے گرفتاریاں بازار میں ایک ساہوکار کے مکان پر مسلح ڈاکہ ڈالنے کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ جب ڈاکہ پڑا جا رہا تھا اور دیگر دو اشخاص نے ان کا تعاقب کیا تو انہوں نے گولیاں چلائیں۔ ان میں سے تین ایک مکان میں پناہ گزین ہوئے جس پر پولیس اور فوج نے پہرہ لگا دیا۔ دو سائیکلوں پر سوار تھے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔

برمی باغیوں اور فوج میں جنگ
طرفین سے گولیوں کی بارش

رنگون ۱۰ اپریل۔ تھاراواڈی میں ایک جنگل میں بجلی کی روشنی دیکھ کر پولیس کے سنتریوں نے الارم بلند کیا جس پر فوج کی ایک پارٹی جنگل میں تلاش کے لئے پہنچی۔ فوج نے باغیوں کے قریب پہنچ کر ان پر گولیاں چلائیں جس کے جواب میں باغیوں نے بھی گولیاں چلائیں کچھ دیر بعد باغی جنگل میں فرار ہو گئے تمام رات تلاش کرنے پر بھی ان کا پتہ نہ چلا۔

پارلیمنٹ کے دروازے توڑ ڈالے

سینٹ جان ۶ اپریل۔ نیوفاؤنڈلینڈ کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے وزیر اعظم سر رچرڈ سکوائرز ایوان اسمبلی میں چھپے ہوئے ہیں بگڑا ہوا مجمع پارلیمنٹ کے باہر کھڑا ہوا ہے۔ اس سے قبل فساد ہوا۔ پارلیمنٹ کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دی گئیں مجمع نے وزیر اعظم کے خلاف پبلک فنڈ کے غبن کرنے کے الزام کی تحقیقات کا مطالبہ کیا تھا لیکن حکومت نے تحقیقات سے انکار کر دیا تھا۔

بنگال میں چھ صد انجمنیں خلاف قانون

کلکتہ ۱۰ اپریل میں مزید انجمنیں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے اب تک بنگال میں خلاف قانون انجمنوں کی کل تعداد ۵۸۷ ہو گئی ہے۔

کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش

دہلی ۱۰ اپریل۔ آج چودھری کھیمن سنگھ سب انسپکٹر سی۔ آئی ڈی نے ایک لالہ گلاب چند چودھری سکنہ محلہ چیرہ خانہ کے مکان پر معہ چند سات سپاہی پولیس گئے اور تین گھنٹے تک تلاشی لیتے رہے معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش تھی مگر کوئی قابل اعتراض شے نہ ملی۔

لارڈ لوتھین کا مجسمہ لگانے پر سزا

لاہور ۱۰ اپریل۔ گذشتہ منگل کو کونسل ہال کے باہر لارڈ لوتھین کا ایک پتلا لٹکا ہوا ... کے سلسلہ میں جس والنٹیر کو گرفتار کیا گیا تھا اس سے ایک ایک ہزار کی دو ضمانتیں مانگی گئی ہیں بصورت دیگر ایک سال قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔

ایک ہفتہ کی ہڑتال منائی جائیگی

... دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ اس سزا یابی پر شہر میں ایک ہفتہ کی ہڑتال کی جا رہی ہے۔

بدیشی پارچہ فروشوں کے جنازے نکالے گئے

کانپور ۱۰ اپریل۔ آج غیر ملکی پارچات کے سوداگروں کے دو نقلی جنازے نکالے گئے جنازے کے ساتھ مجمع ہو گیا، کانگریسی نعرے لگائے گئے پولیس نے مجمع کو منتشر کیا اور گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

ٹرین میں ایک مسلح بنگالی کی گرفتاری

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ کل بعد دوپہر ... ریلوے اسٹیشن پر پچی بھوش لاٹ کو جو وینید رنا تھ رائے ساکن باگ، ولی ضلع فرید پور کا بیٹا ہے پارتی پور مسافر گاڑی میں بلا لائسنس کے چھ نالی والے ریوالور اور چھ کارتوس کے ساتھ سفر کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ دو دیگر اشخاص جو اس کے ساتھی تھے فرار ہو گئے ان پر بھی بلا لائسنس کارتوس رکھنے کا شبہ تھا۔

اٹلی میں ایک لیڈر کو بیس سال کی سزا

اٹلی ۷ اپریل۔ ... اشتراکی جماعت پیدا کرنے کی سازش کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا اس جماعت کے لیڈر کو بیس سال کی سزا دی گئی ان کے علاوہ دو آدمیوں کو چودہ سال اور بارہ سال کی سزائیں دی گئی ہیں۔ بقیہ کی سزائیں سات سال سے ایک سال تک ہیں۔

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

بچوں کی عیدی
بچوں کو خوش کیجئے
دھاتی کھلونے
صرف ڈیڑھ روپیہ میں

S. A. H. KHORSHID & Co. AMRITSAR (PANJAB)

قلمی نایاب کتابیں

محمد احتشام الحسن (مدرس فاضل)
کتب خانہ فیضی بستی حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

نوٹس

ہم نے اپنے ایجنٹ ایس۔ ایم علی کو ۱۶ فروری ۱۹۳۲ء سے بذریعہ نوٹس کے علیحدہ کر دیا ہے۔ لہذا پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب ایس ایم علی کو آرڈر اور ایڈوانس نہ دیں ورنہ وہ ایڈوانس وغیرہ کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ فقط

میکسن اینڈ کو کانپور

گلدستہ قاسمی مفت

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

مقویات سراج عالم

ڈیرہ دون کے تحفے

ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

عربی امتحان دینے والے طلباء کو اطلاع

وہ امیدوار طلباء جو امسال منشی، کامل، مولوی اور عالم کے امتحانات میں شریک ہونا چاہیں اور مدرسہ عربیہ جلال پور کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔
... ذی الحجہ تک ذیل کے پتہ پر درخواستیں ارسال کریں قیام و طعام کا کفیل مدرسہ ہوگا۔
امیدوار کو درخواست میں اپنی زیر درس کتابیں و دوسندات ضرور تحریر کرنا ہوگا۔

محمد جمال احمد ناظم مدرسہ عربیہ جلال پور ضلع فیض آباد

... مولانا محمد شعیب ناظم جمعیۃ علماء میرٹھ ... کی تحریک پر متفقہ طور پر ذیل کے مطالبات پیش کئے۔
(۱) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے نہایت پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبہ سرحد کی جدید اصلاحات کے دوران میں محاکم شرعیہ قیام کے حق کو تسلیم کیا جائے تاکہ سرحد میں مذہبی احکام کا نفاذ ہو سکے۔
(۲) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک نشست نمائندہ جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کو دی جائے تاکہ وہ مذہبی اور سیاسی نقطہ نظر کو پیش کرتا رہے۔

دارالعدد قائمقام ناظم جمعیۃ علماء میرٹھ

... بچاسوں یتیموں کی درخواستیں داخلہ کے لئے آ چکی ہیں ... معصوم بچوں کی آئندہ زندگی کو خطرے سے بچائیں آپ ہی انصاف فرمائیے ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا و کافل الیتیم فی الجنۃ ...

عتیق احمد معتمد سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ بھاگلپور

مفتی ہند کی گرفتاری پر سرحد میں احتجاج

بتاریخ ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۳۲ء بمقام اوتمان زئی ایجنڈا جمعیۃ علمائے افغان کے جمعیت عاملہ کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق منظور ہوئیں:
(۱) جمعیت علمائے افغان اعلان کرتی ہے کہ یہ جمعیۃ جمعیت علمائے صوبہ سرحد سے علیحدہ ہے۔
(۲) یہ جمعیۃ مفتی الہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری و سزایابی اور حضرت ناظم مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری اور دیگر علمائے کرام کی گرفتاری پر اظہار ہمدردی کرتے ہوئے جناب صدر صاحب و ناظم صاحب کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ حق تعالیٰ ان بزرگان دین کو اس مصیبت عظمیٰ پر اجر جزیل مرحمت فرماوے۔
(۳) جمعیت علمائے افغان گورنمنٹ کے اس غیر منصفانہ رویہ پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ اس نے مولانا عبدالرحمٰن شاہ صاحب مانسہرہ و دیگر اکابر علماء کو سی کلاس میں رکھا ہے۔

خلیل الرحمٰن ناظم جمعیت علمائے افغان۔ اوتمان زئی

راؤ راجہ صاحب سیکر کو نیک مشورہ

بھاگلپور کے یتیموں کی التجا

حکومت سرحد سے عامۃ المسلمین کے اہم مطالبات
محاکم شرعیہ کے قیام کی ضرورت

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پنٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج
بلب اینڈ سنز بلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات
کان کی دوا بلب اینڈ سنز بلی بھیت (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ایک مہینہ میں عربی آجائیگی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

گلستان

کیلسوفین
بچوں کی صحت
کیلسوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

انسانی کمزوری کا مجرب علاج

جنت کا نمونہ
پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

عروس و نوشاہ	دلہنوں کی کانفرنس	اختری دلہن کی ڈائری
سہیلہ دلہن کی ڈائری	افزائش نسل	عہد شباب
مردانہ امراض		زنانہ امراض

چار نکاح کیجیے

تعلیمیافتہ مسلمان بیکاروں کی ضرورت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ
الجمعیۃ
دہلی
مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

قیمت اخبار
ہندستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم شنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۲ء

معاصرین کے افکار و آراء

عید اضحیٰ اور نئے کپڑے

تمام یوپ میں ... ۱۹۳۱ء کے بعد ... کی تعداد ...

حکومت ہند کے نام

جب کوئی تکدر نہ طبیعت میں رہا
کیوں جنوبی سلطنت ...
...
کیا فرق حکومت و رعیت میں رہا

لارڈ ولنگڈن کی توقعات

دنیا کا سب سے بڑا ...

لنکاشائر کی حالت

کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش

دہلی ۱۱ اپریل۔ آج چودھری لچھمن سنگھ سب انسپکٹر سی۔ آئی ڈی ایک ایک لالہ گلاب چند جوہری سکنہ محلہ چیرہ خانہ کے مکان پر معہ چند سات سپاہی پولیس گئے اور تین گھنٹے تک تلاشی لیتے رہے معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش تھی مگر کوئی قابل اعتراض شے نہ ملی۔

لارڈ ولنگڈن کا مجسمہ نکالنے پر سزا

لاہور ۱۱ اپریل۔ گذشتہ منگل کو کونسل ہال کے باہر لارڈ ولنگڈن کا ایک پتلا لیکر کھڑے ہونے کے سلسلہ میں جس والنٹیر کو گرفتار کیا گیا تھا اس سے ایک ایک ہزار کی دو ضمانتیں مانگی گئی ہیں بصورت دیگر ایک سال قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔

ایک ہفتہ کی ہڑتال منائی جائیگی

مدراس ۱۱ اپریل۔ ... دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ اس سزا یابی پر شہر میں ایک ہفتہ کی ہڑتال کی جا رہی ہے۔

... جنازے نکالے گئے

... کی گرفتاری

... کی سزا

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

... قرشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

بچوں کی عیدی

بچوں کو خوش کیجئے

اپنے پیارے بچوں کے لئے

دھاتی کھلونے

صرف ڈیڑھ روپیہ

S. A. H. KHORSHID & Co
AMRITSAR (PANJAB)

راؤ راجہ صاحب سیکر کو نیک مشورہ

قارئین کو یاد ہوگا کہ ۱۲ مارچ کو مولانا محمد عرفان صاحب سٹرنگ کی چٹھی کے ہمراہ دہلی جا کر راؤ صاحب سیکر سے ملے تھے تاکہ رام گڑھ کے تصفیہ کا خاتمہ ہو جائے اور مولانا موصوف نے اعلان کیا تھا کہ راؤ صاحب نے ایک ہفتہ کا وعدہ کیا ہے کہ مسجد کی شہید شدہ دیوار بنانے کی اجازت دیدیں گا اور دوسرے مطالبات بھی پورے کر دئے جائیں گے ...

مفتی ہند کی گرفتاری پر سرحد میں احتجاج

بتاریخ ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۳۲ء بمقام ... جمعیۃ علمائے افغان کے جمعیت عاملہ کا ایک اہم اجلاس ... ذیل تجاویز باتفاق منظور ہوئیں:۔

(۱) جمعیت علمائے افغان اعلان کرتی ہے کہ یہ جمعیۃ جمعیت علمائے صوبہ سرحد سے علیحدہ ہے۔

(۲) یہ جمعیۃ مفتی الہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری ...

بھاگلپور کے یتیموں کی التجا

حکومت سرحد سے عامۃ المسلمین کے اہم مطالبات

محاکم شرعیہ کے قیام کی ضرورت

(۱) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے نہایت پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبہ کے جدید اصلاحات کے دوران میں محاکم شرعیہ قیام کے حق کو تسلیم کیا جائے تاکہ سرحد میں مذہبی احکام کا نفاذ ہو سکے۔

(۲) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک نشست نمایندہ جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کو دی جائے تاکہ وہ مذہبی اور سیاسی نقطہ نظر کو پیش کرتا رہے۔

عربی امتحان دینے والے طلباء کو اطلاع

وہ امیدوار طلباء جو امسال منشی، کامل، مولوی اور عالم کے امتحانات میں شریک ہونا چاہیں اور مدرسہ عربیہ جلال پور کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ ... ذی الحجہ تک ذیل کے پتہ پر درخواستیں ارسال کریں قیام و طعام کا کفیل مدرسہ ہوگا۔

امیدوار کو درخواست میں اپنی زیر درس کتابیں اور اسناد ضرور تحریر کرنا ہوگا۔

محمد جمال احمد ناظم مدرسہ عربیہ، جلال پور، فیض آباد

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پنٹ بہراپن کا شرطیہ علاج
بلب اینڈ سنٹرلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات
کان کی دوا۔ بلب اینڈ سنٹرلی بھیت (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ایک مہینہ میں عربی آجائیگی
اتالیق عربی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی
... مشہور بک ایجنسی ... کلاں محل دہلی

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان
ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ
منیجر حافظ بک ڈپو شیرانوالہ گیٹ لاہور

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

انسانی کمزوری کا مجرب علاج
طلاء اکسیر

چار نکاح کیجئے
لطف شباب کیا ہے؟

تعلیم یافتہ مسلمان بیکاروں کی ضرورت

جنت کا نمونہ
پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے
عروس و نوشاہ | دولہنوں کی کانفرنس | اختر دولہن کی ڈائری
سہیلہ دولہن کی ڈائری | افسر افسانہ | عہد شباب
مردانہ امراض | زنانہ امراض

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

روزانہ

الجمعیۃ

دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخ ہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
چوتھائی کالم

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی یوم شنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۸

معاصرین کے افکار و آراء

عیدالضحیٰ اور نئے کپڑے

حکومت ہند کے نام

جب کوئی تکرار ضعیف میں
کیوں جذبہ صلح تعدد میں
ضد دونوں طرف یونہی رہی گر تو
کیا فرق حکومت و رعیت میں

مہاسبھائی ہندوؤں کی وطن دشمنی

لارڈ لوتھین کی توقعات

لنکاشائر کی حالت

بازار کی تلاش

انگریزی اخبارات کے تراجم

تمام یورپ میں بیکاروں کی تعداد

روس میں خواتین کی اخلاقی بہتری

بیکار نوجوانوں کے متعلق ایک تجویز

دنیا کا سب سے بڑا قیمتی تاج

ضروری گزارش

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص خبریں ... منیجر اطلاعات مشرقی الجمعیۃ پشاور

نئی دہلی میونسپل کمیٹی

ضرورت ہے

یونانی ڈسپنسری نئی دہلی کے لئے ایک تجربہ کار اور سند یافتہ طبیب کی ہے اپنے فن میں مہارت تامہ ہونی چاہیئے۔ امیدواروں کو حکومت پنجاب کے اعلان نمبر ۲۱۱۷۳ مجریہ ۲۸ اگست ۱۹۲۹ء اور اعلان نمبر ۲۷۵۲۷ مجریہ ۶ دسمبر ۱۹۲۲ء کی تمام شرائط و مقتضیات پر پورا اترنا چاہیئے تمام درخواستیں دہلی کے پتہ پر ۱۵ اپریل ۱۹۳۲ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔

جے۔ ای۔ ٹھاکر داس آر ایس۔ پی سی سکرٹری نیو دہلی میونسپل کمیٹی

کمشین کی تلاش

کٹ پیس پارچہ بزازی کی

پُر منفعت تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولائتی کٹ پیس ٹکڑہ جات پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگا رہے ہیں اس موسم کا تازہ چالان مال نہایت اعلیٰ دلکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کر سکتی ہیں ہماری یکصد روپے کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع رکھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیں۔

امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ بمبئی ۸

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جاری تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ۲۰×۳۰ اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

منیجر کتب خانہ بازار بلیماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طباعت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے حرفی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت الٰہی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن جلی ہے ... اس موقع میں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے ... بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے لہٰذا ... آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عہ / علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ ... علاوہ محصولڈاک

اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو دیکھنا اس کے الفاظ پر ... قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے ...

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہو چکے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا ... اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب ... شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ ... علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے ... علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

ساردا ایکٹ کی خلاف ورزی
کلکتہ ہائی کورٹ نے ملزم کو بری کر دیا

کلکتہ ۹ اپریل۔ ہائیکورٹ کے جسٹس ... اور ... کے ... نے ایک ... کو منسوخ کر دیا جس کی رو سے شارداء ایکٹ کے ... عدالت کے حکم کی خلاف ورزی میں بسنت کمار داس کو سول جیل میں بھیجا گیا تھا۔ واقعات یہ ہیں کہ بسنت کمار داس اپنی ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کرنے لگا تھا۔ لڑکی کا چچا جو نیپال میں وکیل ہے کی درخواست پر عدالت نے بسنت کمار داس کے نام حکم جاری کیا کہ وہ لڑکی کی شادی نہ کرے۔ مگر اس کے باوجود شادی کر دی گئی جس پر بسنت کمار مذکور کو بلا سزا دی گئی ملزم نے اس سزایابی کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی صفائی کی طرف سے کہا گیا کہ پارلیمنٹ کے دو ایکٹ یعنی انڈیا میتی ایکٹ ... اور ایسٹ انڈیا ایکٹ ... ابھی تک منسوخ نہیں ہوئے اور اس لئے ہندو باپ کے اپنی لڑکی کی شادی کرنے کے حق کو کوئی نہیں چھین سکتا۔

جرمنی اور روس کو لڑانے کی سازش
روس میں جرمن قونصل پر قاتلانہ حملہ

ماسکو ۵ اپریل۔ چند دن ہوئے ڈاکٹر ... جرمن سفارتخانہ کے قونصل پر پستول سے قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا جس پر مسٹر ... اس ... اور ... گرفتار کئے گئے تھے ان دونوں کو دہشت انگیزی ... کے ... کیا گیا۔

دہلی جیل سے پستول اور گولیوں کی برآمدگی
قیدیوں کے بارک میں پولیس کی آمد

دہلی ۱۰ اپریل بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل صبح دہلی جیل میں ایک بارک سے تلاشی کے دوران میں اچانک ایک پستول اور چند گولیاں اور ایک چھری برآمد ہوئی بیان کیا جاتا ہے کہ پستول رومال میں لپٹا ہوا زمین میں دفن تھا اور چھری اس کے اوپر دفن تھی جیل کے جمعدار نے مٹی ہٹا کر دونوں چیزیں برآمد کیں اور اس کی اطلاع افسران بالا تک پہنچائی جس پر فوراً ہی پولیس کو اطلاع دی گئی اور بعدہ ڈپٹی کمشنر وغیرہ نے آکر اس بارک کا معاینہ کیا نیز کئی گھنٹہ تک ان قیدیوں کے بیانات لئے جاتے رہے جو اس بارک میں موجود تھے۔

چند روز سے اس بارک میں کانگریس کے کچھ والنٹیر مقید ہیں جنہیں کیمپ جیل سے واپس بھیجا گیا ہے۔ اس سے قبل اس میں ایک یورپین قیدی اور ایک میرٹھ کے مقدمہ سازش کا ملزم بھی رہ چکے ہیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے اس خبر سے جیل میں کافی سنسنی پھیل رہی ہے۔

کلکتہ میں مسلح ڈاکہ
تعاقب کرنے والوں پر گولیوں کے فائر

اگر تولا (ترپورہ) ۷ اپریل۔ آج صبح پانچ بنگالی نوجوانوں کو معہ ایک مخبر ہوئے ریوالور، پستول روپیہ اور نقدی گرفتار کیا گیا ہے گرفتاریاں بازار میں ایک ساہوکار کے مکان پر مسلح ڈاکہ ڈالنے کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ جب مولا ... جارہا اور دیگر دو اشخاص نے ان کا تعاقب ...

بدیشی پارچہ فروشوں کے جنازے نکالے گئے

کانپور ۱۰ اپریل۔ آج غیر ملکی پارچات کے سوداگروں کے دو نقلی جنازے نکالے گئے جنازے کے ساتھ مجمع ہو گیا۔ کانگریسی نعرے لگائے گئے پولیس نے مجمع کو منتشر کیا اور گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں۔

ٹرین میں ایک مسلح بنگالی کی گرفتاری

کلکتہ ۷ اپریل۔ کل بھوانی پور ریلوے اسٹیشن پر بعض پولیس کو جو ویندر ناتھ ... ضلع فرید پور کا باشندہ ہے پارتی پور مسافر گاڑی میں بلا لائسنس کے چھ نالی والے ریوالور اور چھ کارتوس کے ساتھ سفر کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ دو دیگر اشخاص جو اس کے ساتھی تھے فرار ہوگئے۔ ان پر بھی بلا لائسنس کا ریوالور رکھنے کا شبہ تھا۔

اٹلی میں ایک لیڈر کو بیس سال کی سزا

اٹلی ۱۳ اپریل۔ ۲۲ اطالوی باشندوں پر اشتراکی جماعت پیدا کرنے کی سازش کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا اس جماعت کے لیڈر کو بیس سال کی سزا دی گئی ان کے علاوہ دو آدمیوں کو چودہ سال اور بارہ سال کی سزائیں دی گئی ہیں۔ بقیہ کی سزائیں سات سال سے ایک سال تک ہیں۔

کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش

دہلی ۱۰ اپریل۔ آج چودھری کچھمن سنگھ سب انسپکٹر سی آئی ڈی نے ایک لالہ گلاب چند چودھری ساکنہ محلہ چیرہ خانہ کے مکان پر معہ چھ سات سپاہی پولیس گئے اور تین گھنٹے تک تلاشی لیتے رہے معلوم ہوا ہے کہ پولیس کو کانگریس بلیٹن کی مشین کی تلاش تھی مگر کوئی قابل اعتراض شے نہ ملی۔

لارڈ لوتھین کا مجسمہ نکالنے پر سزا

لاہور ۱۰ اپریل۔ گذشتہ منگل کو کونسل ہال کے باہر لارڈ لوتھین کا ایک پتلا لیکر کھڑے ہونے کے سلسلہ میں جس والنٹیر کو گرفتار کیا گیا تھا اس سے ایک ایک ہزار کی دو ضمانتیں مانگی گئی ہیں بصورت دیگر ایک سال قید کی سزا بھگتنی ہوگی۔

ایک ہفتہ کی ہڑتال منائی جائیگی

... ایک ... کو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ اس سزایابی پر شہر میں ایک ہفتہ کی ہڑتال کی جا رہی ہے۔

بری باغیوں اور فوج میں جنگ
طرفین سے گولیوں کی بارش

حکومت کو دہلی بیرونی کا مشتبہ
موقعہ بالقبہ سے نکل جائے گا

پارلیمنٹ کے دروازے توڑ ڈالے

بنگال میں چھ صد انجمنیں خلاف قانون

چین اور جاپان کے درمیان مصالحت کے آثار

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

بچوں کی عیدی
بچوں کو خوش کیجئے
اپنے پیارے بچوں کے لئے
دھاتی کھلونے
صرف ڈیڑھ روپیہ میں

S. A. H. KHORSHID & Co
AMRITSAR (PANJAB)

قلمی نایاب کتابیں

محمد احتشام الحسن (دہلوی فاضل)
کتب خانہ فیضی نستی حضرت نظام الدین اولیاء دہلی

نوٹس
میکس اینڈ کو کانپور

گلدستہ قاسمی مفت
مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

مقویات سراج عالم
وید شاستری سراج عالم کاٹھیاواڑ

دہرہ دون کے تحفے
ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے
منیجر دہرہ دون دہلی رائس ...

شربت فولاد
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

راؤ راجہ صاحب سیکر کو نیک مشورہ

قارئین کو یاد ہوگا کہ ۲۱ مارچ کو مولانا محمد عرفان صاحب سٹرنگ کی مٹی کے ہمراہ دہلی جا کر راؤ صاحب سیکر سے ملے تھے تاکہ رام گڈھ کے تصفیہ کا خاتمہ ہو جائے اور مولانا موصوف نے اعلان کیا تھا کہ راؤ صاحب نے ایک ہفتہ کا وعدہ کیا ہے کہ مسجد کی شہید شدہ دیوار بنانے کی اجازت دیدیں گے اور دوسرے مطالبات بھی پورے کر دیئے جائیں گے مجھے تو پہلے ہی یقین نہ تھا کہ یہ وعدہ الوفتی ہے مگر مولانا محمد عرفان کی اعتماد تھا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ایک راؤ جھوٹ نہیں بول سکتا وہ ضرور اپنے وعدے کو ایفا کریں گے۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ اس کے بعد ہی ہندو اخبارات میں مسلمانان رام گڈھ کے نام سے گمراہ کن پروپیگنڈا شروع کر دیا گیا کہ رام گڈھ کے تصفیہ کا فیصلہ ہو گیا مولانا محمد عرفان صاحب نے یاددہانی کی تار دیئے مگر راؤ راجہ صاحب نے خیال ہی خراب نہیں کیا اور تار کا جواب دینا بھی گوارہ نہیں کیا مجھے تعجب ہے کہ راؤ صاحب سیکر کو کوئی ایسی مخفیہ طاقت پر گھمنڈ ہے کہ جس کی وجہ سے نہ آپ کو مہاراجہ صاحب جے پور کے فرمان کا پاس ہے اور نہ مسٹر ینگ کی سفارش کا لحاظ اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھکرا کر کشمیر کی طرح خطرناک کھیلنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ میں پھر نہایت نیک نیتی کے ساتھ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس خطرناک کھیل کو نہ کھیلیں بلکہ اپنی مسلم رعایا کے ساتھ انصاف و رواداری کا برتاؤ کر کے فوراً مسجد کی دیوار بنوانے اور دیگر جائز مطالبات پورے کرنے کا حکم دیں۔ ورنہ مسلمانان ہند اپنے غریب بیکس بھائیوں اور اپنے مذہب کے لئے کسی بڑے سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کرینگے اور اس وقت ریاست جے پور کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ابھی وقت ہے کہ میرے نیک مشورہ پر غور فرمائیں۔

محمد اسحاق (از اجمیر شریف)

بھاگلپور کے یتیموں کی التجا

سنت ابراہیمی اور اسلام کے سیر و انتہائی قربانیوں کا مقصد صرف گائے و بکری کا ذبح کرنا نہیں ہے بلکہ ہر سال اس تقریب سے اسلام اور قوم کے لئے سرفروشی اور ...

پچاسوں یتیموں کی وہ درخواستیں داخلہ کے لئے آچکی ہیں۔ قلت سرمایہ کی وجہ سے داخل نہیں کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کا مذہبی و قومی فرض ہے کہ ان معصوم بچوں کی آیندہ زندگی کو خطرے سے بچائیں آپ ہی انصاف فرمایئے کہ ان یتیموں سے بڑھکر قربانی کی کھال کی قیمت کا کون زیادہ مستحق ہو سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا وکافل الیتیم فی الجنۃ میں اور یتیم کی کفالت اور مدد کرنے والے دونوں ایک ساتھ جنت میں ہونگے۔

عتیق احمد ندوی سکرٹری یتیم خانہ اسلامیہ بھاگلپور

مفتی ہند کی گرفتاری پر سرحد میں احتجاج

بتاریخ ۲ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۳۲ء بمقام اوتمان زئی انجمن جمعیۃ علمائے افغان کے جمعیت عاملہ کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ مندرجہ ذیل تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں:-

(۱) جمعیت علمائے افغان اعلان کرتی ہے کہ یہ جمعیۃ جمعیت علمائے صوبہ سرحد سے علیحدہ ہے۔

(۲) یہ جمعیۃ مفتی الہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری و سزایابی اور حضرت ناظم مولانا احمد سعید صاحب کی گرفتاری اور دیگر علمائے کرام کی گرفتاری پر اظہار ہمدردی کرتے ہوئے جناب صدر صاحب و ناظم صاحب کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ حق تعالیٰ ان بزرگان دین کو اس مصیبت عظمیٰ پر اجر جزیل مرحمت فرما دے۔

(۳) جمعیت علمائے افغان گورنمنٹ کے اس غیر منصفانہ رویہ پر اظہار افسوس کرتی ہے کہ اس نے مولانا عبدالرشاد صاحب مازارہ و دیگر اکابر علماء کو سی کلاس میں رکھا ہے۔

خلیل الرحمن ناظم جمعیت علمائے افغان۔ اوتمان زئی

حکومت سرحد سے عامۃ المسلمین کے اہم مطالبات
محاکم شرعیہ کے قیام کی ضرورت

... متاثر ہوئے جس کے بعد ... کے مقرر نے اپنی تقریر میں مولانا محمد شعیب ناظم جمعیۃ علماء میرہ و بالیزی کی تجویز کی مطابقت میں ذیل کے مطالبات پیش کئے۔

(۱) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے نہایت پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبہ کے جدید اصلاحات کے دوران میں محاکم شرعیہ قیام کے حق کو تسلیم کیا جائے تاکہ سرحد میں مذہبی احکام کا نفاذ ہو سکے۔

(۲) عامۃ المسلمین حکومت سرحد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ لیجسلیٹو کونسل میں ایک نشست نمایندہ جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کو دی جائے تاکہ وہ مذہبی اور سیاسی نقطہ نظر کو پیش کرتا رہے۔

مدار العدد قائمقام ناظم جمعیۃ علماء میرہ

عربی امتحان دینے والے طلباء کو اطلاع

جو امیدوار طلباء جو امسال منشی کامل مولوی اور عالم کے امتحانات میں شریک ہونا چاہیں اور مدرسہ عربیہ جلال پور کی تعلیم و تربیت سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ تک ذیل کے پتہ پر درخواستیں ارسال کریں قیام و طعام کا کفیل مدرسہ ہوگا۔

امیدوار کو درخواست میں اپنی زیر درس کتابیں اور سندات ضرور تحریر کرنا ہوگا۔

محمد جمال احمد ناظم مدرسہ عربیہ جلال پور فیض آباد

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ہم آواز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہاون کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلادیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور نیٹ بہرا پن پر ایسی مفید ثابت ہو ...

نیٹ بہراپن کا شرطیہ علاج
بلب اینڈ سنٹر ملی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے
ہماری ...
کان کی دوا بلب اینڈ سنٹر ملی بھیت (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

ایک مہینہ میں عربی آجائیگی
حیرت انگیز طریقہ تعلیم
مصر کے جامع ازہر کے علماء کی ...
اتالیق عربی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان
ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ
منیجر حافظ بکڈپو شیرانوالہ گیٹ لاہور

انسانی کستوری کا مجرب علاج
طلاء اکسیر

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

جنت کا نمونہ
پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر انہیں دیجئے

عروس و نوشاہ	دلہنوں کی کانفرنس	اختر دلہن کی ڈائری
سہیلہ دلہن کی ڈائری	افضل النسس	عہد شباب
مردانہ امراض		زنانہ امراض

چار نکاح کیجئے

تعلیم یافتہ مسلمان بیکاروں کی ضرورت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی

نرخنامہ اشتہارات

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۵ || دہلی۔ یوم شنبہ ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء || نمبر ۲۸

معاصرین کے افکار و آراء

عید اضحیٰ اور نئے کپڑے (مدینہ)

عید اضحیٰ آرہی ہے اور ہمارا قیاس ہے کہ مسلمان نئے ملبوسات بنوانے میں مصروف ہونگے اس موقعہ پر ہم اپنے ناظرین محترم کی خدمت میں چند ایسی گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں جو سراسر ان کے فائدے کی ہیں اور جن سے ہمارا کوئی ذاتی فائدہ وابستہ نہیں ہے۔

موجودہ زمانے میں ملک کی عام اقتصادی حالت نہایت مخدوش ہے۔ تنخواہوں میں تخفیف ہو رہی ہے۔ ... تجارت کا کاروبار ... مزدوریاں کم ہو گئی ہیں ...... ہر ہندوستانی آدمی ... مسلمان خصوصیت کے ساتھ اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہیں ان حالات میں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی اقتصادی بہتری کی کوشش کرے۔ ... تقریبات کے موقعہ پر مسلمان عام طور سے زیادہ فراخ حوصلگی کا ثبوت دیتے ہیں حالانکہ ان کو سب سے زیادہ ضبط کرنی چاہئے۔ اسلامی تقریبات عید اور رمضان وغیرہ اس لئے مقرر کی گئی ہیں کہ فضول خرچی، لہو و لعب اور تباہی کیلئے وضع نہیں کی گئیں۔ ہر مسلمان جس کے کانوں تک یہ آواز پہنچے ان پر خود عمل کرنے کی کوشش کرے اور دوسرے بھائیوں تک پہنچائے اور وہ یہ ہے کہ

(۱) عید اضحیٰ کے موقعہ پر حتی الوسع نئے کپڑے نہ بنوائے جائیں۔

(۲) اگر نئے ملبوسات بنوائے جائیں تو اولاً کھدر کے ہوں، دوم سودیشی کم قیمت اور سادہ ہوں۔

(۳) محض نام و نمود کے لئے کوئی پیسہ نہ خرچ کیا جائے۔

(۴) بچوں کو فضول خرچی کے لئے پیسے نہ دئیے جائیں۔

مہاسبھائی ہندوؤں کی وطن دشمنی (ہمدم)

ہمارا یہ یقین ہے کہ مسلمانوں کو اپنی بقاء کے لئے کسی تحفظ کی ضرورت نہیں۔ ہماری رائے میں مسلمانوں کو بیدار کہ نہ حقوق طلب نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ہندو ان کا حقوق انہیں ہمیشہ کمزور و مظلوم رکھیں گے لیکن مسلمانوں کا مطالبہ حقوق اتنا عجیب اور کروہ نہیں ہے جس قدر مہاسبھائی ہندوؤں کا انکار رہا ہے۔ موجودہ مسلمان، عام اسلامی پبلک کو یہ کہہ کر ... کر لیتے ہیں کہ تم اقلیت میں ہو۔ بہت قوی امکان ہے کہ انگریزی اقتدار کم ہوتے ہی ہندو تمہیں پیس ڈالیں گے۔ اگر عام مسلمان یہ سن کر فریب کھا جائیں تو چنداں تعجب انگیز نہیں، کیونکہ یہ استدلال بظاہر معقول ہی معلوم ہوتا ہے لیکن مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرنے سے مہاسبھائی ہندوؤں کا انکار ناقابل فہم ہے۔ اتنی بڑی اکثریت رکھنے پر ہندوؤں کے لئے مسلمانوں کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان چند رعائتیں طلب کرتے ہیں، تو وہ ہندو نقطہ نظر سے کتنی ہی نامنصفانہ کیوں نہ ہوں، انہیں منظور کر لینے میں ہندوؤں کا آخر کیا نقصان ہے؟ ظاہر اکچھ بھی نہیں۔ پھر مہاسبھائیوں کی طرف سے اس تشدد کے ساتھ انکار کیوں ہو رہا ہے صرف اس مقصد سے کہ ہندوستان میں کوئی سیاسی تبدیلی ہونے نہ پائے۔

یکم اپریل کو دہلی میں مہاسبھائیوں اور اسمبلی کے ہندو ممبروں نے جو تجویزیں پاس کی ہیں ان میں سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ ان حضرات نے اپنے آپ کو کانگریس اور گاندھی جی کا حامی اور فرقہ پرستی کا قطعی مخالف ظاہر کیا ہے۔ ایک تجویز میں کہا گیا ہے کہ یہ کانفرنس، ہندو اور سکھ فرقوں کے اس اعتقاد کو دہراتی ہے کہ آئین میں کسی طرح کی فرقہ پرستی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر فرقہ پرستی واقعی بری چیز ہے تو پھر اس مہاسبھائی کانفرنس کی تجویزوں کو کیا نام دیا جائے؟ یہ تجویزیں اگر سیدتر بین فرقہ پرستی نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟

بازار کی تلاش (ملت)

حکومت برطانیہ ہمیں بار بار یہ یقین دلا رہی ہے کہ ہندوستان میں اب جو دور آنے والا ہے وہ اس قسم کا ہوگا کہ ہندوستان خود اپنے اوپر حکومت کریگا۔ مجوزہ دستور اساسی بھی اس وقت زیر غور ہے اور مختلف کمیٹیاں سرگرم کار ہیں۔ ان حالات میں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان کو بیرونی اور خارجی تجارت کے معاملہ میں کسی مخصوص اصول

کے مطابق کسی سمجھوتہ کا پابند کر دینا کیونکر اور کس طرح جائز ہے؟ تاوقتیکہ سرکاری اختیارات منتقل ہو کر ہندوستانیوں کے ہاتھ میں نہ آجائیں جن کے منتقل کئے جانے کا خیال ہے۔ ہندوستان کو اس قسم کے کسی سمجھوتہ کا پابند کر دینا بالکل عبث ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ جب یہ اختیار منتقل ہو کر ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آئے گا تو ان سمجھوتوں کا قائم و برقرار رہنا ناممکن ہوگا۔ کوئی ہندوستانی حکومت جسے ہندوستان کے حقیقی مفاد کا کچھ بھی خیال ہوگا بیرونی تجارت اور بدیشی اشیاء کو اپنے ملک میں دوسروں کے مفاد کے لئے رائج کرنے پر مشکل تیار ہوگی جس وفد کے اراکین کو حکومت نے اپنی مرضی کے مطابق نامزد کیا ہو اس سے اس قسم کی توقع رکھنی بالکل فضول ہے کہ وہ اوٹاوا کانفرنس میں کوئی بات طے کرنے میں اس نقطہ خیال کو پیش نظر رکھے گا۔ جہاں تک ہندوستان کی رائے عامہ کا تعلق ہے۔ اگر ان کے سامنے اس صورت حال کو پیش کیا جائے تو وہ بمشکل سلطنت برطانیہ کے مختلف مقبوضات کی تجارت کے لئے اس قسم کی امتیازی خصوصیت منظور کرنے پر رضامند ہوں گے۔ برطانوی مقبوضات اور نو آبادیات میں ہندوستانیوں کے ساتھ عام طور پر جو برتاؤ کیا جاتا ہے وہ بالکل ظاہر ہے۔ ہر جگہ ان کے ساتھ سختیاں کی جاتی ہیں ہر جگہ انہیں نقصان پہنچایا جاتا ہے اور ہر جگہ ان کو ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ کیا ان حالات میں ہندوستان ان ملکوں کے مال کو خوشی خوشی خرید نے پر تیار ہو سکتا ہے اور کیا ہندوستان میں ان کے لئے واقعی کوئی بازار مل سکتا ہے۔

حکومت ہند کے نام (تاج)

جب کوئی تکدر نہ طبیعت میں رہا
کیوں جذبہ صلح قید مدت میں رہا
ضد دونوں طرف یونہی رہی گر قائم
کیا فرق حکومت و رعیت میں رہا

لارڈ لوتھین کی توقعات (حقیقت)

انڈین فرنچائز کمیٹی (حقوق رائے دہندگی) کے صدر لارڈ لوتھین ایک نہایت روشن خیال ہمدرد اور شریف انگریز ہیں جس کا انہوں نے متعدد مواقع پر ثبوت دیا ہے چنانچہ حال میں بمقام دہلی لارڈ موصوف اور فرنچائز کمیٹی کے دیگر ممبران کے اعزاز میں ... نے ایک پارٹی دی تھی جس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ لوتھین نے کہا کہ کمیٹی کے کام سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ رائے میں اختلافات کے باوجود انگریزوں اور ہندوستانیوں کے لئے مل کر کام کرنا ممکن ہے۔ بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ جب سمجھوتہ نزدیک ترہوتا ہے تو ایک مسئلہ مشکل نظر آتی ہے۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ہندوستان میں بھی یہ حال ہے۔ آج کل ہندوستانیوں کے جذبات بہت ہی تلخ ہیں یہ وہ وقت ہے جب کہ لوگوں کو فیصلہ کرنے کی ضرورت درپیش ہے اور لوگوں کے حالات تبدیل کرتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہماری کمیٹی ان اختلافات کو سمجھوتہ تک پہنچا دے گی جب وہ دن آجائیگا کہ فیصلے ہو جائیں گے، تو ہندوستان آرام سے سانس لیگا اور عملی طور پر آئینی کام شروع کریگا۔ خدا نے چاہا تو کمیٹی جلد ہی کسی سمجھوتہ پر پہونچ جائے گی۔ ہماری دلی تمنا بھی ہے کہ انگریزوں اور ہندوستانیوں میں جو شدید مخالفت پیدا ہو گئی ہے وہ دور ہو جائے اسی میں ہندوستانیوں کے لئے راحت و سکون ہے۔

لنکاشائر کی حالت (زمیندار)

ہندوستان میں لنکاشائر کی تجارت پارچہ کا مستقبل وحال دونوں خطرات سے خالی نہیں کیونکہ ایک بیدار ملک میں جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہتا ہو، غیر ملکی مال کی کھپت کی گنجائش نہیں رہتی۔ گزشتہ جنگ کے بعد سے ہر ملک اپنی اقتصادی بہتری میں مصروف ہے اور ماہرین تجارت کا اندازہ ہے کہ یہ آثار ہندوستان میں کلی جامہ پہن چکے ہیں، اور یہاں بھی سودیشی اشیاء کی جانب ایک عام رغبت پائی جاتی ہے۔ ہندوستان و برطانیہ کے کشیدہ تعلقات نے بھی لنکاشائر کی تجارت پر بڑا اثر ڈالا ہے اور جاپانی کپڑے کی ارزانی نے تو لنکاشائر کے لئے ہندوستانی بازار تقریباً بند کر دئے ہیں مستقبل کے متعلق یہ کہنا یقیناً درست ہے کہ خواہ کسی قسم کا آئین ہندوستان کو ملے مگر وہ ایسی صنعت پارچہ کے فروغ کیلئے حفاظتی محصول کی کافی گنجائش رکھیگا اور لنکاشائر کی صنعت پر ایک سخت ضرب پڑیگی۔ اس لئے لنکاشائر کا مستقبل، حال کی مانند بھی اس کے لئے بہتر نہیں۔

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

تمام یورپ میں بیکاروں کی تعداد

سنہ ۱۹۳۰ء کے بعد بیکاروں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ

گزشتہ چند ماہ میں انٹرنیشنل لیبر آفس سے جو اعداد و شمار دستیاب ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۱ء میں بیکاروں کی تعداد میں عالمگیر ترقی ہوئی ہے۔ ان فراہم شدہ اعداد و شمار سے بیکاروں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ ایسے ملک بھی ہیں جہاں بیکاروں کی تعداد درج رجسٹر نہیں کی جاتی اس لئے یہ یقین کرنا چاہئے کہ ذیل کے اعداد و شمار بیکاروں کی اصل تعداد سے کم ہیں جو دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ذیل کے اعداد و شمار تین طریقوں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اول ان بیمہ کمپنیوں سے جن میں بیکار آکر بیمہ کراتے ہیں۔ دوسرے ٹریڈ یونین سے اور تیسرے بیکاروں کے محکمہ تیار کردہ سے۔ ان تینوں ذرائع سے سنہ ۱۹۳۱ء میں بیکاروں کے جو آخری اعداد و شمار معلوم ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ سنہ ۱۹۳۰ء کے بیکاروں کی تعداد بریکٹ (خطوط وحدانی) میں درج کر دی گئی ہے۔

آسٹریلیا	۶۱۲۲۲ (۳۳۹۹۸۹)	استونیا	۷۵۵۴ (۵۶۷۵)
بلجیم	۲۲۸۹۶ (۱۱۵۰۱۶)	فنلینڈ	۴۲۱۶۱ (۹۳۳۶)
زیکوسلوویکیا	۲۵۰۳۳۳ (۹۳۴۷۶)	فرانس	۲۴۸۹۸۳ (۴۴۷۱۱)
ڈنمارک	۱۰۵۵۸۳ (۴۰۹۶۱)	آئرش فری اسٹیٹ	۲۰۹۱۸ ([illegible])
جرمنی	[illegible] (۴۸۸۶۹۲۵)	اٹلی	۱۰۱۵۲۷۰ (۶۶۳۹۵۷)
برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ	۲۸۵۴۲۷۹ (۲۶۶۲۸۴۲)	لٹویا	۲۱۹۸۴ (۱۰۰۲۲)
نادرلینڈ	۱۵۷۹۳۳ (۸۱۲۰۴)	نیوزیلینڈ	۴۹۱۹۱ (۷۵۹۹)
کناڈا	۳۵۲۰۶ (۲۸۲۶۶)	ناروے	۳۴۶۳۶ (۲۸۷۹۶)
ہنگری	۳۱۱۴۶ (۳۵۵۸۳)	پولینڈ	۳۲۵۷۸۲ (۲۴۰۷۱۸)
سویڈن	۷۶۲۱۳ (۵۶۲۴۳)	رومانیا	۴۹۳۹۳ (۳۶۲۱۲)

ٹریڈ یونین رپورٹ کے مطابق ممالک متحدہ امریکہ میں ایک سال کے اندر بیکاروں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا ہے۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں دسمبر تک امریکہ کے اندر بیکاروں کی تعداد ۱۶ فیصدی تھی اور سنہ ۱۹۳۱ء میں دسمبر کے آخر تک ۲۱ فیصدی ہو گئی۔ امریکن فیڈریشن لیبر کے آخری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں اس وقت بیکاروں کی تعداد (۸۳۰۰۰۰۰) تراسی لاکھ ہے۔

سنہ ۱۹۳۱ء اور سنہ ۱۹۳۲ء کے موسم سرما میں بیکاروں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے اسکے اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

فرانس ۵۲۳۔ نیوزیلینڈ ۵۰۸۔ لٹویا ۱۱۶۔ بلجیم ۹۸۔ نادرلینڈ ۹۴۔ فنلینڈ ۷۳۔ زیکوسلوویکیا ۶۷۔ اٹلی ۵۲۔ ڈنمارک ۴۹۔ رومانیا ۳۹۔ سویڈن ۳۵۔ استونیا ۳۳۔ ہنگری ۳۰۔ کناڈا ۲۵۔ جرمنی ۲۴۔ ناروے ۲۰۔ آئرش فری اسٹیٹ ۱۸۔ آسٹریلیا ۱۳۔ آسٹریا ۷۔ برطانیہ عظمیٰ ۴۔ (پولینڈ کے اندر بیکاروں کی تعداد میں ۴ فیصدی تخفیف ہوئی ہے) مگر اس بہی فہرست میں روس کے بیکاروں کی تعداد ظاہر نہیں کی گئی۔

دنیا کا سب سے بڑا قیمتی تاج

لندن کے ایک جوہری کی دوکان پر پولیس کا پہرہ

لندن میں ایک سنار کی دوکان پر پولیس کا زبردست پہرہ لگا ہوا ہے اور وہ اس کی رات دن حفاظت کر رہی ہے۔ جو شخص دوکان میں داخل ہوتا ہے اس کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ وہ دوکان میں دنیا کا سب سے زیادہ قیمتی تاج موجود ہے۔ بادشاہ انگلستان پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر جس تاج کو پہنتے ہیں۔ اس کی مرمت مشہور ماہر فن کے استاد سنار کر رہے ہیں۔ ملک معظم نے گزشتہ موقعہ پر جب تاج کو پہنا تو آپ نے شکایت کی یہ ٹھیک نہیں بیٹھتا اسلئے اس کو ٹاور آف لندن سے جوہری کی دوکان میں محافظ گارڈ کی نگرانی میں پہونچا دیا گیا۔

یہ تاج تمام دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی و خوبصورت ہے ایک جوہری نے ابھی حال میں کہا تھا کہ کھلے بازار میں اس کی قیمت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ اگرچہ یہ تاج ملکہ وکٹوریہ کے لئے سنہ ۱۸۳۸ء میں بنایا گیا تھا مگر اس کے جواہرات بہت قدیم ہیں جواہرات میں چھوٹی مرغی کے انڈہ کے برابر "ملکہ سیاہ" کا ایک یاقوت ہے جو پانچ سو برس کا پرانا ہے۔ اس میں سٹار آف افریقہ کا ایک نیلم ہے جس کا وزن ۳۰۹ قیراط ہے اس کے علاوہ ملکہ الزبیتھ کے کانوں کا موتی اور ایڈورڈ مقر کا نیلم بھی ہے جنھوں نے تاج کو تمام دنیا میں بےمثل بنا دیا ہے۔ اس تاج میں بڑے پتھروں کے علاوہ چار یاقوت سو نیلم ۲۷۷ موتی ۲۷۸۳ جواہر اور گیارہ زمرد ہیں۔

روس میں خواتین کی اخلاقی برتری

ایک انگریز خاتون کے مشاہدات

سوویٹ روس باوجود شادی اور طلاق کے کہ دو قوانین کے امریکہ کے باشندوں کی نسبت زیادہ بااخلاق ہے۔ "جان لندن مالا متھ" نے ان لوگوں کو یہ جواب دیا ہے جو موجودہ روس کے خلاف دنیا کو غلط فہمیوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ مسز مالا متھ نے خود روس جا کر وہاں کے شادی بیاہ اور طلاق کے واقعات کو دیکھا ہے اور کئی ماہ تک وہ ماسکو میں قیام پذیر رہی ہے۔

مس موصوفہ کہتی ہے کہ روس میں وحدۃ ازدواجی کا دور دورہ ہے اور طلاق کی آسانیوں نے نہ تو گھر بار کے نظام کو خراب کیا ہے اور نہ اس نے اختلاط کی طرف رہنمائی کی ہے۔ روسی باشندوں میں اوسطاً ایسے لوگوں کی ہے جو نکاح کے عہد پر آخر تک مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ وہ تمام عمر کے لئے صرف ایک عورت سے نکاح کرتے ہیں اور ان سے مساوات کا برتاؤ کرنے میں وہ بخل نہیں کرتے۔

ایک امریکن انجینیر کی بیوی نے روسی باشندوں کے خلاف سخت مضامین لکھے تھے اور ثابت کیا تھا کہ روس میں خواتین کا اخلاقی معیار بہت گر گیا ہے۔ اس کے خلاف مس مالا متھ نے اپنے چشم دید حالات سے ان تمام الزامات کی تردید کر دی ہے۔

بیکار نوجوانوں کے متعلق ایک سیاح کے مشاہدات

اسٹیٹسمین کا نامہ نگار مقیم لندن لکھتا ہے کہ مرو لیم ہیری بینچنگ ڈائرکٹر آف دی برٹش کوٹن گروانگ ایسوسی ایشن، جو حال میں تین ماہ کا جنوبی سفر کر کے لندن واپس آئے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ سب سے زیادہ قابل افسوس اور دردناک نظارہ جو سفر کے دوران میں دیکھنے میں آیا وہ ان نوجوانوں کی کثرت تھی جو حکومت کے دفاتر اور کاروباری فرموں سے علیحدہ کئے گئے ہیں۔ ان غریبوں پر تخفیف کا کلہاڑا چلایا گیا ہے حکومت اور دیگر کاروباری محکموں نے ان نوجوانوں کو علیحدہ کر کے اپنی آزادی ضرور حاصل کر لی ہے مگر وہ بیکاری کے عالمگیر اثرات سے خود کو نہیں بچا سکے ان نوجوانوں کی زیادہ تعداد جزائر ملایا میں ملتی ہے جو ربڑ کی کاشت فیل ہو جانے کے باعث بیکار ہو گئے ہیں۔ دوران سفر میں میں نے کسی ایسے جہاز پر سفر نہیں کیا جس میں یہ لوگ تہی دستی کے عالم میں کام تلاش کرتے ہوئے نظر نہ آئے ہوں۔

ضروری گزارش

خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوتا ہے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری) مشہدی۔ بیزوی۔ ... پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چائے سبز۔ اصلی میوہ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں، ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ موخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کٹ پیس پارچہ بزازی کی پُرمنافع تجارت

... امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ بمبئی ۸

نئی دہلی میونسپل کمیٹی

ضرورت ہے

یونانی ڈسپنسری نئی دہلی کے لئے ایک تجربہ کار اور سند یافتہ طبیب کی جسے اپنے فن میں مہارت تامہ ہونی چاہئے۔ امیدواروں کو حکومت پنجاب کے اعلان ... کی تمام شرائط و مقتضیات پر پورا اترنا چاہئے تمام درخواستیں دہلی کے پتہ پر ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء تک پہونچ جانی چاہئیں۔

جے۔ ای۔ ٹھاکر داس آر۔ ایس۔ پی۔ سی۔ سکرٹری نیو دہلی میونسپل کمیٹی

وسیلہ نجات

...

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

...

قرابادین مفید عام ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کا حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور خوش بختی سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوچکے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے ترجمہ و تفسیر کی خوبیوں کو ملاحظہ فرما کر بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمایا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ ... علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر ... ناظرین الجمعیۃ کے لئے ... علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

...

نورانی قرآن مجید مترجم

...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ہجری

سارد ا ایکٹ قانونِ مروجہ کے خلاف ہے
کلکتہ ہائیکورٹ کی ایک تازہ نظیر

ساردا ایکٹ کے اسمبلی میں پیش کئے جانے اور منظور ہونے کے بعد سے اب تک اس قانون کے خلاف جو احتجاج کیا جاچکا ہے اس نے پوری طرح یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر کسی مسئلہ پر مسلمانوں کا کامل اتفاق ہو سکتا ہے ...

کلکتہ ہائیکورٹ کی جس نظیر کا ہم نے ذکر کیا ہے اسے ہم اپنی اشاعت مورخہ ۱۲ اپریل میں شائع کر چکے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص مسمی سلمت کمار داس نے اپنی چودہ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کرنے کا ارادہ کیا جس پر اس کے بھائی نے ...

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

کلینسی کمیشن کی رپورٹ

صوبہ سرحد کے انتخابات

مسلمانوں کی عید

... یہ نہیں کرسکتے اور دنیا کا انقلاب ان کی آنکھیں نہیں کھولتا تو سمجھ لینا چاہئے کہ ان کیلئے اس سے بھی زیادہ برا وقت آنے والا ہے جس کی وہ آئے دن شکایت کرتے ہیں اور جس کے علاج پر انہوں نے کبھی غور نہیں کیا ہے۔

اجمیر کی خلافت کانفرنس
حضرت مولانا معین الدین صاحب کی رائے

اجمیر ۱۱ اپریل مولانا شوکت علی کی تحریک پر یہاں آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقد کرنے کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ یہ اجلاس مئی کی کسی تاریخ کو منعقد ہوگا۔ لیکن باشندگان اجمیر اجلاس مذکور کی کامیابی کے متعلق متذبذب ہیں۔ حتیٰ کہ مولانا معین الدین صاحب بھی جن کا مقامی مسلمانوں پر بہت زیادہ اثر ہے اس اجلاس کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ ان کی رائے میں اس اجلاس کے انعقاد سے فرقہ وارانہ کشمکش اور تلخیاں پیدا ہونگی حالانکہ اس وقت ہندوستان کے تمام فرقوں میں یگانگت کی سخت ضرورت ہے۔ مولانا معین الدین صاحب مسلمانوں کی قوم پرور جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور جمعیۃ علماء ہند کے سابق صدر ہیں۔

... ہے اس طرف توجہ کی ہے اور مصری پارلیمنٹ میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا ہے کہ عیسائی مشنری خصوصی مراعات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مصری مسلمانوں کے مذہب پر حملہ کر رہے ہیں اور تعلیم و تربیت اور علاج و معالجہ کے بہانوں اور عمر رسیدہ کے کم سن مسلم نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے جو طریقے انہوں نے اختیار کر رکھے ہیں ان کے خلاف حکومت کی جانب سے سخت تدابیر کی ضرورت ہے۔ وزیر اعظم مصر نے پارلیمنٹ کو اطمینان دلایا ہے کہ حکومت اس دمل و فریب کا استیصال کرنے کے لئے موثر کارروائی کرنے والی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت کا یہ وعدہ صحیح ثابت ہوگا اور مصر میں آج تک عیسائی مشنریوں کو جو مراعات حاصل رہی ہیں وہ یک لخت سلب کر لی جائیں گی۔ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اس طبقہ کی قابل اعتراض سرگرمیوں پر پوری توجہ مبذول کی جائے گی۔

مولانا عرفان صاحب کی تردید

ہم نے اجمیر کانفرنس اور مولانا شوکت علی کے متعلق نامہ نگار بمبئی کا جو مراسلہ شائع کیا تھا اس کو دیکھنے کے بعد مولانا محمد عرفان صاحب نے ہمیں کراچی سے ایک خط تحریر فرمایا ہے جس میں نامہ نگار مذکور کے مضمون پر اظہار ناراضگی کے بعد ہمارے اس خیال کی تائید کی ہے جو ہم نے مولانا شوکت علی کے امیر شریعت بنائے جانے کی خبر پر ظاہر کیا تھا۔ مولانا لکھتے ہیں کہ "مولانا شوکت علی کو اس کی خواہش ہے اور نہ میں ایسی حماقت کر سکتا ہوں" بالکل یہی خیال ہمارا تھا اور ہم نے مراسلہ سے ...

کانگریس کا اجلاس

... حسب ذیل تجاویز پیش کی جائیں گی۔

(۱) اس امر کا اعلان کہ کانگریس کا نصب العین مکمل آزادی ہے۔

(۲) ورکنگ کمیٹی نے بعض شرائط کے ماتحت سول نافرمانی کو دوبارہ جاری کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کی تصدیق۔

(۳) اس امر کا اعلان کہ گاندھی جی کانگریس کے واحد نمائندے اور ترجمان ہیں۔

اگر ایسوسی ایٹڈ پریس کی یہ اطلاع صحیح ہے تو ظاہر ہے کہ حکومت موجودہ حالات میں اس اجلاس کو منعقد کرنے کی کسی طرح اجازت نہیں دے سکتی تھی جیسا کہ ہم نے عرض کیا تھا۔ کانگریس کا اجلاس منعقد کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہو سکتی تھی اور وہ یہ تھی کہ بغیر کسی قبل از وقت اعلان کے ملک کی رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ایک اجتماع کیا جاتا اور اسے فیصلہ کی پوری آزادی دی جاتی خواہ وہ فیصلہ سول نافرمانی کے موافق ہوتا یا خلاف اب جو صورت پیدا ہوئی ہے اس میں سوائے مظاہرے کے اور کوئی فائدہ کانگریس کے اجلاس سے نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اور نہ کسی فیصلہ کو اعتبار سے مفید بنایا جا سکتا ہے۔

تبلیغ مذہب کے ناجائز طریقے

یورپ کے عیسائی مبلغین نے تبلیغ عیسائیت کے لئے تمام دنیا میں جو طریقے اختیار کئے ہیں وہ اس درجہ پر قریب ہیں کہ ان کے خلاف آج سے بہت قبل نہایت سخت تدابیر ...

بقائے حیات اور فلاح انسانی کا حقیقی راز
انفرادی اور اجتماعی تعمیر میں قربانی کی ضرورت

قرآن پاک نے کوشش، جد و جہد اور مالی قربانی کو خواہ وہ اپنی ذات کے متعلق ہو ...

قربانی کے نتیجے

مسائل قربانی

عربی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ریف کے قائد اعظم سیدی عبدالکریم غازی
نپولین بوناپارٹ کے درجہ کا عظیم انسان
غازی موصوف کی سوانح حیات پر ایک فرانسیسی کا تبصرہ

سلطان حجاز سے ایک امریکن سیاح کی گفتگو
مغربی تہذیب سے سلطان کی نفرت و عداوت
"میں یورپی تہذیب کو حجاز میں داخل نہیں ہونے دونگا"

اطالوی حکومت کو ہوش آرہا ہے
عرب مجاہدین کی واپسی کیلئے حکومت کی خواہش

جاوا میں عرب کانفرنس کا اجلاس
تعمیری لائحہ عمل کیلئے متعدد تجاویز کی منظوری

دارالحکومت

دہلی میں قومی ہفتہ کا جلوس

ستیہ وتی۔ مسز طاہر محمد اور ۷ اشخاص گرفتار

صوبہ سرحد کے انتخابات پر سرخ پوشوں کی زبردست پکٹنگ

انتخاب کے خلاف عورتوں کا مخالفانہ مظاہرہ

مردان میں پولیس پر سنگ باری اور سرخپوشوں پر گولی چلائی گئی

دہلی میں کانگریس کا اجلاس کیسے ہوگا

سکرٹری کانگریس کمیٹی کا بیان

سپاہی پر حملہ کرنے کا مقدمہ

مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ سرجن کی شہادت

رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

چھ چھ ماہ قید سخت

مسجد کمپنی باغ متصل کوچہ قابل عطار میں نماز عید الاضحیٰ

شادی کے متعلق مولانا شوکت علی صاحب کا بیان

میں اس خبر کو ایک مذاق سمجھتا ہوں

بالائی ہند پر شکروں کا اجتماع

مدافعت کیلئے ہوائی بیڑہ کی پرواز

بمبئی سنٹرل اسٹیشنوں پر پکٹنگ

متعدد رضاکار گرفتار

جنرل ڈائر کا جنازہ جلا دیا گیا

بمبئی میں جلوس پر لاٹھی چارج

حضرت ناظم جمعیۃ علماء ہند کا دہلی جیل سے تبادلہ

مولانا احمد سعید صاحب کو ملتان جیل بھیج دیا گیا

ٹرانسوال کے ہندوستانیوں کو سہولتیں بخشی جائیں

حکومت ٹرانسوال کو ریڈی کا مشورہ

شیر کی لڑائی کا اعلان

حکومت کو دھوکہ

یو۔پی کے محکمہ تار اور ڈاک میں تخفیف

ایک سو افسروں کی برطرفی

کلکتہ میں ایک سوداگر کا دردناک قتل

قاتل کئی ہزار روپیہ لیکر فرار

افغانستان میں شراب کشید کرنے پر سزا

حقوق انتخاب کی رپورٹ شائع ہوگئی

افغانستان میں سونا اور لوہے کی کانیں

مجلس احرار جلوس خلاف قانون قرار دیدی گئی

متعدد دیہات میں نعرہ بری پولیس کی تقرر

سب انسپکٹر کے مکان پر بم پھینکا گیا

دہلی میں مزید ایک ماہ کیلئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

اعلان تعطیل

چونکہ عید الاضحیٰ کے اجلال واحترام میں دفتر الجمعیۃ تین دن کیلئے بند رہیگا لہذا ۲۰ اپریل ۱۹۳۲ء کا پرچہ شائع نہ ہوگا قارئین کرام انتظار نہ فرمائیں۔ (منیجر)

الہ آباد کے ہنگامہ کی مزید تفصیلات

تین ہلاک۔ ۳۶ مجروح۔ ۴۵ گرفتار

کرفیو آرڈر کا نفاذ۔ ہڑتال کا پانچواں دن

دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

کانسٹیبل پر بم

میو ہسپتال لاہور سے ایک سیاسی قیدی کا فرار

پہرے دار سپاہیوں پر مقدمہ چلایا جائیگا

گرفتاری کیلئے حکومت کی طرف سے اعلان

موتی لال نہرو کی اہلیہ کو کیسے چوٹ آئی

مجسٹریٹ الہ آباد کی طرف سے تردید

برطانیہ کو ہمارے حقوق دینے پڑیں گے

معاہدہ وفاداری آئرلینڈ کی توہین ہے

صدر جمہوریہ آئرلینڈ ڈی ولیرا کا اعلان

ڈی ولیرا کو برطانیہ کا جواب

کانگریسی رضاکاروں نے میل ٹرین روک دی

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے گئے

حکومت ہند اور قرضہ لینے کی سعی

سابق صدر جمہوریہ جرمن کا دوبارہ انتخاب

وان ہنڈنبرگ کامیاب ہوگئے

دو سو آدمی گرفتار۔ ایک اشتراکی ہلاک

ڈیڑھ سال قید اور بیس ہزار روپیہ جرمانہ

چلتی ٹرین میں بندوق کے فائر

بمبئی میں پٹھانوں پر حملہ

کمونوں میں ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی منشیات

مصر میں عیسائی پادریوں کی فریب کاریاں

حکومت کی طرف سے مسیحی تبلیغ کا سد باب

وزیر اعظم مصر کا اعلان

عیسائیوں کی متعدد فریب کاریوں کے نمونے

وزیر اعظم کی طرف سے پادریوں کی مذمت

"سفید فام اقوام کو مار دو"

"اور انجیل کو ترک کر دو"

امریکہ میں فاقہ کشوں کی تعداد میں اضافہ

صرف ایک روز میں ۱۸ ہزار پونڈ کا خرچ

شاہ انگلستان کا برقیہ شاہ افغانستان کے نام

سال نو کی تقریب پر پیام تبریک و تہنیت

کشتی الٹنے سے پانچ جانوں کا اتلاف

چینیوں اور برمیوں میں فساد

ناظم جمعیۃ علماء ترہت کو قید اور جرمانہ کی سزا

سندھ کانفرنس ۲۱ اپریل کو ہوگی

کھدر کی صنعت کیلئے اسمبلی میں مسودہ قانون

دہلی ۱۱ اپریل۔ مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے اسمبلی میں کھدر ایکٹ پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہا ہے جوکہ ہاتھ سے کتے اور بنے ہوئے کپڑے کے تجارتی مفادات کے لئے ہوگا چونکہ کھدر اور کھادی ایسے کپڑے کا نام مشہور ہوگیا ہے جو کہ ہندوستان میں ہاتھ سے کتے اور بنے ہوئے سوت کا بنتا ہے اور چونکہ مندرجہ بالا نام کی حفاظت کی ضرورت ہے اس لئے اس بل کا نفاذ کیا جاتا ضروری ہے (۱) اس بل کا نام انڈین کھدر ایکٹ ۱۹۳۲ء ہوگا اس ایکٹ میں ہدایت کھدر اور کھادی۔ ملک بھر کا نام ہے جوکہ ہندوستان میں ہاتھ سے کتا اور بنا گیا ہو (۳) کھدر اور کھادی یا اور کسی زبان میں ہاتھ سے کتے اور بنے ہوئے کپڑے کا نام انڈین مرچنڈائز مارکس ایکٹ ۱۸۸۹ء کے مطابق تجارتی مارکہ ہوگا۔

ڈیڑھ سو مکانات نذر آتش

لکھنؤ ۱۱ اپریل۔ قریب کے ایک گاؤں میں شدید آتشزدگی سے ایک سو پچاس کے قریب مکانات جل گئے۔ دو آدمی مر گئے اور متعدد مویشی مجروح ہوئے۔ نقصان کا اندازہ پچاس ہزار کے لگ بھگ ہے۔

ساہوکار کے گھر پر زبردست ڈاکہ
گھر کے آدمیوں کو زدوکوب کیا گیا

... ۱۰ اپریل۔ ... ایک مشہور ساہوکار مسٹر کرشن لال کے مکان پر ایک زبردست مسلح ڈاکہ ڈالے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ... بیان کیا جاتا ہے ... گھر کے آدمیوں کو بے رحمی سے زدوکوب کرکے ... بندوق سے فائر کرتے ہوئے چلے گئے ... ابھی تک کسی ڈاکو کا سراغ نہیں ملا۔

تین لڑکیاں دریا کی نذر

۹ اپریل۔ ... ندی کے کنارے ...

گلدستہ قاسمی مفت

ہزاروں علمی اخلاقی ادبی تاریخی کتب کا مرقع ... ایک کارڈ لکھ کر مفت منگالیجئے۔

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

چار نکاح کیجئے

ایک کارخانہ میں چیتے کی تشریف آوری
ایک مزدور کو مار ڈالا

کانپور ۱۱ اپریل۔ آج کانپور میں ... کے کارخانہ میں سخت سنسنی پھیل گئی جب کہ ایک چیتے نے ایک مزدور کو مار ڈالا اور دوسرے کو مجروح کردیا۔ واقعہ یوں بتایا جاتا ہے کہ صبح ... مسٹر ... اسسٹنٹ منیجر کو اطلاع ملی کہ ایک مزدور کو جنگلی چیتے نے مار ڈالا ہے ... جالور دیوار پھاند کر ... مسٹر ... نے رائفل منگائی ... چیتے کے سر پر گولی لگی ... معلوم نہیں ہوسکا کہ چیتا کہاں سے آگیا۔

۹ اپریل ... عورتیں اور لڑکیاں علی الصباح نہانے کے لئے گئیں دو چھوٹی لڑکیاں ... پانی میں چلی گئیں ... تینوں جانبین اس ندی کی بھینٹ ہوگئیں لاشیں دو تین گھنٹے کے بعد دستیاب ہوئیں ...

گیا میں ایک مجسٹریٹ پر حملہ

گیا ۱۱ اپریل۔ ... اطلاع ملی ہے کہ ... ایک مجسٹریٹ ...

ایک مہینہ میں انگریزی آجاتی ہے

انگلش ٹیچر کے مطالعہ کے بعد ایک ماہ میں خود بخود بغیر استاد کی مدد کے انگریزی آسکتی ہے ... آپ انگریزی کتابیں پڑھ سکیں گے ... قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

... منیجر کتب خانہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس ۴۵ دہلی

نوٹس

ہم نے اپنے ایجنٹ ... ایم علی کو ۶ فروری ۱۹۳۲ء سے ... نوٹس دے دیا ہے ...

میکسن اینڈ کو کانپور

حلفیہ بیان

مرض پائیریا اور دانتوں کے تمام امراض کا علاج
حمیدی منجن سے

... منیجر کتب خانہ فیضی پوسٹ جنگپورہ (دہلی)

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

حمائل شریف مترجم

... رحمانیہ بک ڈپو دریبہ کلاں دہلی

جب حکیم اور ڈاکٹر جواب دیدیں

جب صحت و تندرستی کی کوئی صورت نظر نہ آئے جب مرض لاعلاج سمجھا جانے لگے اس وقت مندرجہ ذیل ادویہ سے فائدہ اٹھایئے جن کے طلسمی اثر نے ہزاروں مریضوں اور مایوسوں کی زندگی کو خوش کردیا ہے۔ یہ تمام ادویہ ان نسخوں سے تیار کی گئی ہیں جو ہمارے خاندان کے صدہا سال کے مجربات ہیں اور جن کی بدولت ہزاروں مریض اس وقت تک تندرست ہوچکے ہیں۔

چاند سا خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا

امید حمل ... **امید حمل** ... **ترکا پید مردی** ...

سفید داغ پانچ دن میں غائب ہوجائیں گے

...

سات روز میں بواسیر کو شرطیہ آرام ہوجائیگا

...

دمہ ہمیشہ کے لئے جاتا رہیگا

... تریاق دمہ استعمال کیجئے ...

ملنے کا پتہ

حکیم محمد ظہیر علی کلاں ... دہلی

مجسٹریٹ کے مکان میں داخل ہونے کی کوشش
ملزم نے پہرہ دار کی آنکھوں میں دھول جھونک دی

تنگیل ۱۱ اپریل۔ مقامی میونسپل کمیٹی کے چیئرمین اور ۱۳ دیگر اشخاص گذشتہ شب کو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کسی نوجوان نے رائے بہادر ... اسپیشل مجسٹریٹ کے مکان کی دیوار پر چڑھ کر ان کے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ اسی سلسلہ میں ان لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے رائے بہادر موصوف ریوالور اور کارتوسوں کی برآمد کے ایک مقدمہ کی سماعت کے لئے یہاں تشریف لائے تھے جس کا فیصلہ انہوں نے کل سنادیا تھا اور جس میں جادو چندر راہا نامی نوجوان کو دو سال قید محنت کی سزا دی تھی۔ جب رائے بہادر صاحب سب ڈویژنل افسر کے بنگلہ کو جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ ایک نوجوان ان کے مکان کی دیوار پر چڑھ گیا۔ اور اس نے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کی پہرہ والے نے شور مچا دیا۔ اس پر اس آدمی نے کہا کہ وہ ہتر ہے۔ لیکن پہرہ دار کو شبہ ہوا اور وہ اپنی بندوق بھرنے لگا اس پر اس نوجوان نے پہرہ دار کی آنکھوں میں ریت جھونک دی اور وہاں سے فرار ہوگیا۔ پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ اس نے تمام شہر میں تلاشیاں لیں اور ۱۴ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ ان میں سے ... جو گرفتار ہوا ہے چیئرمین میونسپل کمیٹی بھی شامل ہیں۔ ضمانت پر رہا کر دیا۔

نیو فاؤنڈلینڈ کے گورنر کا عتاب
وزیر اعظم دار الحکومت سے غائب

سینٹ جانس (نیو فاؤنڈلینڈ) ۹ اپریل۔ ... ایک قومی دستہ کو حکم دیا گیا تھا کہ ... اسکوائر دار الحکومت سے عارضی طور پر غیر حاضر ہیں۔ اگرچہ دار الحکومت میں امن ہے لیکن سیاسی صورت حالات ابھی غیر مستقل ہے۔

امپیریل پبلک خیری سکول کا جلسہ تقسیم انعامات

مدرسہ مذکور بالا جو ۱۲ نومبر ۱۹۲۳ء کو قائم ہوا ... ترقی حاصل کر رہا ہے ... جس میں بچے اور بچیاں دونوں تعلیم حاصل کر رہی ہیں ... واقفیت ہو جائے مدرسہ مذکورہ بالا میں موڈرن لائن پر تعلیم دی جاتی ہے اور علاوہ نصاب سرکاری مذہبی تعلیم کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ پہلی ہی جماعت سے انگریزی کی تعلیم ... ہوتی ہے

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ عام

... تجویز میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کے دہلی سے اخراج پر احتجاج کیا گیا۔ ... نائب سکریٹری سابق جمعیۃ العلماء ہند سہارنپور

دہلی ... مولانا ... محمد انوار الحق خیری ...

دہلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ یہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی دوا روغن کرامات تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزاروں ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات سے

نپٹ بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ درعہ

جن صاحبان کو اختیار ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں۔ ہوا دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش سے ... بچاتی ہے۔

گرمیاں آگئیں!

ان دنوں پیاس اور ... بہت ہوجاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے۔ ... پیٹ کے بے شمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو ... سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو!

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دیں گی۔ کہ آپ حیران ہوجائیں گے۔!
بے وقت بے وقت کی تکلیف۔ گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے۔
جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ ایک بڑا ڈاکٹر گھر میں موجود ہے
چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کریں ضرور فایدہ ہوگا۔ بہت عجیب چیز ہے ہزارہا استعمال کرنے والوں میں سے چھتیس ہزار کی رائے ہے کہ
امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہئے۔ نہ جانے کس وقت ضرورت پڑ جائے
قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے بنصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنہ

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ: امرت دھارا ۔۔ لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مقویات سراج عالم

... ویدشاستری جامنگر کاٹھیاواڑ

صدہا مرضوں کی ایک دوا

... منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

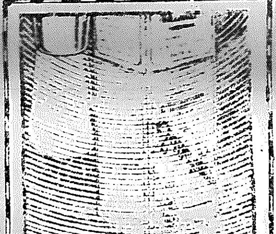

سناٹوجن سے تمام کمزوریاں دور ہوتی ہیں

... سناٹوجن ...

SANATOGEN

آج ہی سناٹوجن کی ایک بوتل خرید لیجئے ہر دوا فروش سے مل سکتا ہے

گلستان

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی

... ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ ...

منیجر حافظ بک ڈپو شیرانوالہ گیٹ لاہور

ایک مہینہ میں عربی آجائے گی

... حافظ محمد سعید ... دہلی

جنت کا نمونہ

پہلے خود مطالعہ کیجئے پھر نہیں بیچئے

عروس و نوشاہ	دلہنوں کی کانفرنس	اختر دلہن کی ڈائری
سجیلہ دلہن کی ڈائری	افزائش نسل	عہد شباب
مردانہ امراض		زنانہ امراض

المشتہر: ... مجید بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

مع ذریعہ تار الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ ...
ایک کالم ...
½ کالم ...
¼ کالم ...

یداللہ علی الجماعۃ

روزنامہ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم یکشنبہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۹

معاصرین کے افکار و آراء

نرخ پر تمام ملک میں فروخت کیا جائیگا۔

ہندو اور مسلمان عورتوں کا فرق (البشیر)

اب سے پچاس سال پہلے تک نہایت کثرت کے ساتھ شریف مسلمانوں کی مستورات ...

تصفیہ کیونکر ہو؟ (ہمدم)

ہندوستانی تجارت کے لئے جاپانی خطرہ (مدینہ)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

۸۱۹ زبانوں میں انجیل کے ترجمے
۱۹۲۹ء میں آٹھ کروڑ اناجیل کی اشاعت

بدھ مذہب کے متعلق قدیم رسم و رواج کی تحقیقات
درختوں کی پوجا، کثرت ازدواج اور طلاق پر عمل

انگلستان میں ڈاڑھی بڑھانے کا جدید شوق
ڈاڑھی والے ہر جگہ عزت پاتے ہیں!

امریکہ میں روحانی بیداری کا مد و جزر

(المائدہ)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، رنسوار، سرکہ انگوری، چاء سبز، اصلی ہینگ، خشک میوے اور نایاب مفردہ دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مذکورۃ الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

خالص کیسٹر آئل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھا سکتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophen Manfg. Co. (India)
Post Box 88 Karachi

کٹ پیس پارچہ بزازی کی
پر منافع تجارت
ہم سے نہایت رعایتی مول پر ... ولایتی کٹ پیس ... منگائیے ... اپنے اہل و عیال کی پرورش کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع اٹھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے۔ عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیں۔
امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ بمبئی ۸

وسیلہ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی کے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ... دونوں کتابوں کا ہر مسلمان کو مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے ... دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر کتبخانہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ... اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ... صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کیلئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عللہ علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید مصرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائٹیل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ ۶/ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور محاورہ ہے اس کا ٹائٹیل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹیل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ہے قسم دوم حنا شدہ عار علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

گرفتاریاں

مندرجہ بالا نوٹ لکھا جا چکا تھا کہ اس سلسلہ میں مزید اطلاعات موصول ہوئیں ۔ مجلس استقبالیہ کے خلاف قانون قرار دئے جانے اور شہر میں متعدد مقامات کی تلاشیاں ہونے کے بعد ان لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا جن کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ مجلس استقبالیہ کے رکن ہیں۔

صوبہ سرحد کی نئی کونسل

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ...

الجواب

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

الجواب

ضروری گزارش

الجمعیۃ دہلی
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم یکشنبہ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ہجری

ریاست کشمیر کا طرز حکومت بدلنا چاہئے

مہاراجہ کا اعلان کافی نہیں ہے

گلینسی کمیشن کی رپورٹ ابھی تک ہمارے سامنے نہیں آئی ہے ۔ ا ور ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ اس رپورٹ کے تمام مندرجات کو پڑھنے کے بعد اس کے متعلق کوئی مجموعی رائے قائم کریں لیکن اس دوران میں اس رپورٹ کی سفارشات کے متعلق مہاراجہ کشمیر کا ایک اعلان اخبارات میں شائع ہوا ہے جسے ہم کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ...

اس اصول کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو ذبیحہ اور قربانی کی عام آزادی ہونی چاہئے ...

باشندگان کشمیر کا مطالبہ

ملازمتیں اور ٹیکس

اسمبلی کا قیام

بعد از وقت

مذہبی تحفظ

وزارت کا نظام

ذبیحہ اور قربانی

بمبئی میں فساد

جامعہ ملیہ اسلامیہ

انجام کیا ہوگا؟

[illegible] سفارشات پر مہاراجہ کشمیر کا اعلان

مسلمانوں کے بعض مطالبات کی منظوری

گلینسی کمیشن کی سفارشات پر مہاراجہ کشمیر نے جو اعلان کیا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

سری نگر ۔ مہاراجہ کشمیر نے گلینسی کمیشن کی سفارشات کو منظور کر لیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ ان کے جلد سے جلد نفاذ کا بندوبست کیا جائے ۔ مہاراجہ صاحب کا اعلان ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

مذہبی مقامات کے تحفظ کا وعدہ

محکمہ تعلیم کے سکریٹریٹ ، کلرکوں ، انسپکٹروں اور استادوں میں مسلمانوں کی تعداد کو فوراً بڑھایا جائے ۔ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے ایک خاص انسپکٹر مقرر کیا جائے اور وہ موجودہ انسپکٹروں کے ماتحت نہ ہو۔

ملازمتیں اور افسران سے بازپرس

تبدیل مذہب کی اجازت

خدام ریاست سے مراعات

تعلیم و زراعت کے مدارس

چراگاہوں کے ٹیکس کی منسوخی

میرپور تحصیل میں تاتوڑ کا بقایا جو اب تک واجب الادا ہے معاف کر دیا جائے ۔ لگان کی معافی و تنسیخ کے قوانین پر تمام ریاست میں نہایت احتیاط اور پابندی سے عمل کیا جائے ۔ (باقی صفحہ ۔ پر ملاحظہ کیجئے)

سری نگر کے صنعتی سکول میں کسی انتظامی تبدیلی کی ضرورت ہے یا نہیں ۔ زنانہ مدارس میں استانیوں ، ذریعہ تعلیم اور پردہ کے انتظامات کے متعلق بھی کمیشن کی سفارشات ہیں۔

گلابی اُردو

مسلمانوں کا سیاہ نفاق

(ساقط القلم ملا رموزی صاحب کے)

بس ہندوستان کے اے کالے گورے اور گلابی شگفتہ مسلمانو!!

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص جمعیۃ کیلئے)

حجاز مقدس پر فرانس کی نگاہیں

حرمین میں فرانسیسی حجاج کیلئے مسافر خانوں کی تعمیر

ٹیونس کے اوقاف اور حجاز ریلوے کا معاملہ

حکومت فرانس اور الجزائر کے اوقاف

ٹیونس کے اوقاف اور حجاز ریلوے

اجنبی امتیازات کا عذاب

فلسطین پر یہودی کیوں قبضہ جمانا چاہتے ہیں

ایک عجیب و غریب راز کا انکشاف

مصر کے ایک ملحد کا جامع ازہر سے اخراج

حجاز مقدس میں اخلاقی جرائم ناپید ہیں

اخبار کے نمائندہ سے ینبوع کے قاضی کا بیان

حجاز مقدس میں خدا کے فضل سے ہر طرح کا امن و امان ہے اور اخلاقی جرائم ...

چینی زبان میں قرآن شریف کے ترجمہ کی اشاعت

عراق میں کردی بغاوت دوبارہ شروع ہوگئی

ٹیونس سے ایک عرب کا اخراج

افغانستان میں ریلوے لائن کی تعمیر

معاصر "اصلاح کابل" کا بیان

افغانستان کے تجارتی مرکزوں میں ٹیلیگراف

دارالحکومت

دہلی میں تماشیوں کی بھرمار

کانگریس کے اجلاس کے سلسلہ میں پولیس کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء ہند کے دفتر کی تلاشی

ملتان جیل میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے نام خطوط بھیجنے والوں کو اطلاع

مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی ملتان جیل منتقل کر دئے گئے

ہندوستانی دواخانہ کے ملازمین کی ہڑتال

سینما تھیٹر اینٹ اور مسکرات پر ٹیکس

نئے ٹیکسوں کیلئے دہلی میونسپلٹی کا فیصلہ

ستیہ وتی اور بیگم فاطمہ کو سزائیں

جامع مسجد میں مسلمانوں کا جلسہ عام

یورپین لیڈی سے مولانا شوکت علی کی شادی ہو گئی!

مولانا شوکت علی اور آپ کے فرزندوں میں زبردست اختلاف

دربار رسالت میں بابائے خلافت کی گستاخی

اپنی شادی کے متعلق مولانا کا بیان

دربار رسالت میں مولانا شوکت علی کی گستاخی

کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی خلاف قانون قرار دیدی گئی

سروجنی نائیڈو قائم مقام صدر کانگریس نظر بند

سروجنی نائیڈو صدر کانگریس نظر بند

کانگریسی ڈیلی گیٹوں کی گرفتاری

مجلس استقبالیہ کے تمام ارکان گرفتار کر لئے گئے

ریلوے اسٹیشنوں پر نگرانی، پارچہ فروشوں کے نام نوٹس

کانگریس کے اجلاس کو روکنے کیلئے دہلی پولیس کی سرگرمیاں

ایک روز میں دو سو ڈیلی گیٹوں کی گرفتاری

شہر کی ناکہ بندی اور اسٹیشن پر زبردست انتظامات

مختلف صوبوں کے نمائندوں کی گرفتاری

اسٹیشن اور ہوٹلوں سے گرفتاریاں

پنڈت مالویہ کی دہلی کو روانگی

بمبئی کے باندرہ اسٹیشن پر سروجنی نائیڈو کی گرفتاری

ہار پہنانے والے خدائی خدمتگار بھی گرفتار کر لئے گئے

آٹھ سو قیدی رہا کر دئے گئے

سیاسی قیدیوں کیلئے جگہ کی ضرورت

شراب کی فروخت میں حیرت انگیز کمی

حکومت کو ۹۸ لاکھ روپیہ کا خسارہ

شراب نوشی کے خلاف کانگریس کی تحریک کا اثر

الہ آباد میں شراب کے ٹھیکہ کا نیلام

پولیس کے زبردست انتظامات

روس اور جاپان میں جنگ کی تیاریاں

فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی

صوبہ سرحد میں کونسل کا افتتاح اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر

گورنر، صدر کونسل اور اراکین کا حلف وفاداری

ملک معظم کی طرف سے مبارکباد کا پیغام

سرحدی کونسل میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا قیام

حکومت سرحد کا پہلا وزیر

پشاور کے دیہات پر جرمانے

گورنر کے تقرر پر قیدیوں کی رہائی

سرحدی علاقوں میں وائسرائے کا دورہ

وائسرائے ہند کی تقریر

بمبئی میں باجہ پر ہندو مسلمانوں میں فساد

ایک پٹھان شہید ۲۱ اشخاص زخمی پولیس کے فائر

جانبین کی سنگ باری سے ۴ سپاہی بھی زخمی ہوئے

گلینسی کمیشن کی سفارشات پر مہاراجہ کشمیر کا اعلان

(بقیہ مضمون صفحہ ۲)

رشوت ستانی کا انسداد

گوشت کی خرید و قربانی

جنگلات اور ذرائع رسل و رسائل

ٹیکسوں کی تنسیخ اور قانون مطالبہ

غازی عبدالرحمن کا لاہور سے اخراج

جاپانی فوجوں کی نقل و حرکت

مفاہمت کی کوئی امید نہیں

آئرلینڈ کو خراج دینا پڑے گا

ڈی ویلرا کے جواب میں معاہدہ کی اشاعت

آئرش پارلیمنٹ میں حلف وفاداری کی تنسیخ کا بل

مکہ مکرمہ میں ایک لاکھ تین ہزار حجاج کی حاضری

والی حجاز کی طرف سے حجاج کی ضیافت

(الجمعیۃ کے نام حجاز کا خاص تار)

برمی باغیوں کو کالے پانی کی سزا

ایک خاتون کی عصمت دری کی سعی

دو پولیس والوں کا قتل

عراق کے پٹرول کا برطانی کمپنی کو ٹھیکہ

دو سو مربع میل خطہ میں تیل نکالنے کی اجازت

چودھری افضل حق صاحب گرفتار کر لئے گئے

پشاور کے قریب فرنٹیر میل پر بم
تین ہندو نوجوانوں کی گرفتاری

پشاور ۹ اپریل۔ گذشتہ شب جب فرنٹیر میل پشاور چھاؤنی اور پشاور شہر کے درمیان میں چل رہی تھی ... ایک بم پھینکا جو غالباً پٹری پر رکھا تھا ... اسٹیشن تک چلا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اسی سلسلہ میں تین ہندو نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ہے پولیس ابھی سرگرم تحقیقات ہے اور ممکن ہے کہ بعض اور گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔ تحقیقات سے ... ریل کی پٹری کے پاس ... شیشے کے ٹکڑے وغیرہ ملے ہیں پٹری کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔

دہشت انگیزی کا اصل سبب
سابق گورنر بنگال کا اظہار خیال

دہلی میں ۹۶ سکھوں کی گرفتاری

دہلی میں سات رضاکاروں کی گرفتاری
بدیشی کپڑے پر پکٹنگ کرنے کا الزام

دہلی ۱۹ اپریل۔ ... چاندنی چوک سے پولیس نے دو عورتوں اور ۵ مرد والنٹیروں کو بدیشی کپڑے کی دکانوں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری

فرقہ وارانہ مسئلہ حل کرنے کیلئے شرائط کی پابندی
وزیر ہند کی طرف سے انکار

موتی لال نہرو کے سکریٹری کو سزا
چندر کانت مالویہ کو قید و جرمانہ

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں پر مقدمہ
وکلاء کی ایک انجمن کا قیام

احراری قافلہ کی سزایابی

پشاور میں دو سو خدائی خدمتگاروں کی آمد

ایک امریکن مشنری کا قتل

گجرات سبھا کا ۳۵ ہزار روپیہ ضبط

تاریخ ہند کے متعلق ضروری اطلاع

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

خضر علیہ السلام مل گئے

یعنی جس طرح ایک پریشان اور راہ گم کردہ انسان کے حق میں حضرت خضر علیہ السلام کا مل جانا مسرت اور شادمانی کا باعث ہو سکتا ہے بالکل اسی طرح رنجیدہ اور متفکر انسان کے لئے ملا رموزی کی ان کتابوں کا شائع ہو جانا مسرت بخش ہے۔

عورت ذات - تین روپے آٹھ آنہ
لاٹھی اور بھینس - ایک روپیہ چار آنہ
دیوان ملا رموزی - چار آنہ
سوانحعمری ملا رموزی - چار آنہ

ملنے کا پتہ: ملا رموزی۔ بھوپال

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

منیجر بک ایجنسی کلاں محل دہلی

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
گلستان

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ

منیجر حافظ بکڈپو شیرانوالا گیٹ لاہور

امرت دھارا

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگوایئے

خط و کتابت کا پتہ: امرت دھارا، لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

مصر کے حجاز شام اور ہند کے علماء کی حیرت انگیز تعلیمی ایجاد
ایک مہینہ میں عربی آجائیگی

اتالیق عربی

حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب کوچہ چیلان دہلی

مرض پائیریا اور دانتوں کے تمام امراض کا علاج
حمیدی منجن ہے

منیجر کتب خانہ فیضی پوسٹ جنکپورہ (دہلی)

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اکسیر جذام

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھٹیا ہی بھاگلپور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

پٹنہ کے مقدمہ سازش کا فیصلہ
ایک کو سزائے موت پانچ کو کالا پانی

پٹنہ ۱۹ اپریل۔ پٹنہ کے مقدمہ سازش کا کل مسٹر اے آر سیرٹھ آئی سی ایس نے فیصلہ سنا دیا۔ یہ فیصلہ ۱۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ پٹنہ شہر میں ایک بم پھٹنے سے رام نرائن سنگھ سب انسپکٹر ہلاک ہوا۔ اس مقدمہ کی سماعت ہوئی اور سورج ناتھ چوبے کو دس سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ اور ہری لال کو جو دہلی کے مقدمہ سازش کا مفرور تھا عمر قید کی سزا دی گئی مگر نومبر میں ہزاری لال کی گرفتاری عمل میں آئی اور اس نے اقبال جرم کیا جس سے مزید حال معلوم ہوا اس مقدمہ میں کل گیارہ ملزمین تھے جن میں سے دو سرکاری گواہ بن گئے بقیہ ملزمین میں سے ۹ مجرم پائے گئے۔ چنانچہ زیر دفعات ۱۲۱ الف تعزیرات ہند و قانون اسلحہ اور قانون مادہ آتشگیر حسب ذیل سزائیں دی گئیں۔

سورج ناتھ چوبے کو سزائے موت۔ مہندر پرشاد، شام کرشنا، اگروال شام دیو، گنگا بالی اور کیتھی مصر کو عمر قید بعبور دریائے شور۔ جہا بیر مصرا سات سال قید سخت۔ چندیشور پانڈے اور ٹانگو تیلار ہا کئے گئے۔

مقدمہ کے دوران میں اس کا انکشاف ہوا کہ کس طرح سازشیوں نے ریلو الور دں پر قبضہ کیا اور بم بنانے شروع کئے چوری اور ڈاکہ زنی کی۔ ایک لیڈی ڈاکٹر کا ریوالور چرایا۔ گرجا پر بم پھینکا۔ کلب کے اسسٹنٹ سی آئی ڈی کے افسران پر بم پھینکے اور اس علاقہ میں دہشت پھیلائی۔

ان سرگرمیوں کے دوران جب اس انقلابی جماعت کے ایک ممبر پر جاسوسی کا شبہ ہوا۔ تو اسے قتل کیا گیا اور دوسرا اتفاقیہ ہلاک ہو گیا۔ یہ مقدمہ چار ماہ میں ختم ہوا۔

دم گھٹنے سے ۱۷ اشخاص کی ہلاکت
بہار کی ایک کان میں خوفناک حادثہ

کلکتہ کے ہندو مسلم مزدوروں میں فساد

کلکتہ ۸ اپریل۔ گوری پور جوٹ مل کے ہندو اور مسلمان مزدوروں میں جو فساد ہو گیا تھا اس کے نتیجہ کے طور پر ۱۲ مسلمان اور ۔ ہندوؤں کو جنہیں شدید ضربات آئی تھیں امام باڑہ ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ان میں سے چار کے بستر مرگ پر بیان تحریر کئے جا چکے ہیں۔

الہ آباد اور بنارس میں لیٹر بکسوں پر آفت
خطوط جلا دیئے گئے مجسٹریٹ کا بیان

الہ آباد ۱۹ اپریل۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے ایک کمیونک شائع کیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ قومی ہفتہ کے دوران میں بعض شورش پسند دل نے لیٹر بکسوں کو آگ لگا دی۔ اب تک لیٹر بکسوں کے ساتھ ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ الہ آباد میں مختلف مقامات پر ۱۲ لیٹر بکس میں ان کی علیحدہ حفاظت مشکل ہے۔ آپ نے پبلک کو تنبیہ کی ہے کہ اگر اس قسم کی حرکتیں جاری رہیں تو اس کی ذمہ داری کانگریس پر ہوگی۔ اور ذمہ دار اصحاب سخت سزا کے مستوجب ہوں گے۔

بنارس ۱۸ اپریل۔ بنارس سٹی ہیڈ پوسٹ آفس کے لیٹر بکس کے خطوط آج صبح جلے ہوئے پائے گئے شبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں صبح کا ابتدائی گھنٹوں میں جلایا گیا اور یہ ڈاکخانوں کے مقاطعہ کے پروگرام پر عمل کے لئے کیا گیا۔

جموں کی طرف جتھوں کی دوبارہ روانگی
سات رضاکار اور دو خواتین کی گرفتاری

سیالکوٹ ۱۰ اپریل۔ چند دن ہوئے کہ احراریوں کی طرف سے ریاست جموں کو جتھے بھیجے جاتے تھے لیکن ان کو سوچیت گڑھ سے آگے نہ دیا جاتا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے احراری گرفتار ہوئے اور یہ مورچہ بھی ختم کر دیا گیا لیکن آج پھر احراریوں نے شہر میں جلوس نکالا اور یہ جلوس شہر کے مختلف حصوں سے ہوتا ہوا ریلوے سٹیشن پر پہنچا جہاں خواجہ غلام محمد صاحب سات والنٹیر اور دو لیڈی والنٹیروں کو جنہوں نے برقعے پہنے ہوئے تھے گرفتار کر لیا گیا۔ کیونکہ یہ لوگ گاڑی پر سوار ہونا چاہتے تھے۔

ہندوستانی دواخانہ کے ملازمین کی انجمن

ہندوستانی دواخانہ دہلی کے ملازمین نے مسیح الملک مرحوم کی یادگار اور اپنے حقوق کا تحفظ اور اتحاد باہمی کے لئے یونین ہندوستانی دواخانہ کے نام سے ایک انجمن بنائی ہے جس کی عہدہ داران کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

امریکہ کا اطالوی قونصل قتل کر دیا گیا

سپرنگ فیلڈ ۸ اپریل۔ اطالوی قونصل مسٹر ... کو جب کہ وہ اپنے نو سالہ لڑکے کے ہمراہ اپنے بھائی کے مکان کو جا رہے تھے قتل کر دیا گیا۔ قاتل فرار ہو گئے۔ لڑکے کو کوئی ضرب نہیں آئی ہے۔

پشاور میں "یوم شریعت" کا شاندار جلسہ
جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کی مساعی جمیلہ

۱۵ اپریل کو پشاور میں "یوم شریعت" نہایت دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۱ بجے سے ہی جامع مسجد مہابت خاں میں لوگ جوق در جوق آنے شروع ہو گئے اہل شہر کے علاوہ دیہات سے ہزاروں لوگ آئے تھے نماز کے بعد باقاعدہ جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی داؤد محمد صاحب صدر جمعیۃ علماء صوبہ سرحد شروع ہوا صاحب صدر نے محاکم شرعیہ کی ضرورت پر ایک بسوط اور حقائق افروز تقریر فرمائی جس میں لوگوں کو شریعت پر عمل پیرا ہونے اور رواجی ملکی قوانین کو خیرباد کہنے کی تلقین کی حاضرین نہایت ہی متاثر ہوئے اور اثنائے تقریر میں "اللہ اکبر" "شریعت زندہ باد" کے فلک شگاف نعرے بلند کرتے رہے آخر میں مولانا محمد یوسف صاحب نبوری نے ایک مختصر مگر نہایت ہی جامع تقریر فرمائی۔ تقریروں کے بعد مندرجہ ذیل تجویزیں منظور ہوئیں:۔

۱۔ مسلمانان پشاور کا یہ عام جلسہ جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کے مطالبہ "محاکم شرعیہ" کی زبردست تائید کرتا ہے اور حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اس کے بغیر مجوزہ کونسل سے مسلمان مطمئن نہیں ہوں گے۔

۲۔ مسلمانان پشاور کا یہ عام جلسہ کونسل میں علماء کی نمائندگی نہایت ہی ضروری خیال کرتا ہے اور حکومت سے اس کا پرزور مطالبہ کرتا ہے تاکہ کونسل میں شرعی مفاد کی نگرانی ہو سکے۔

۳۔ مسلمانان پشاور کا یہ عام جلسہ حکومت کی توجہ محکمہ تعلیم میں مندرجہ ذیل اصلاح کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے۔

ا۔ مرجوعہ النسان تعلیم جو ایک عرصہ سے اس محکمہ کے لئے بدنامی کا باعث ہو رہے ہیں اور جن کے متعلق بارہا اخبارات میں مضامین شائع ہو چکے ہیں فوراً الگ کر دئے جائیں۔

ب۔ تمام سرکاری اور نیم سرکاری سکولوں میں دینیات بطور لازمی مضمون داخل کر دی جائے تاکہ مسلمان لڑکے مذہبی معلومات سے بے بہرہ نہ ہوں۔

۴۔ مسلمانان پشاور علاقہ باغی تحصیل مردان میں پولیس کی اس حرکت کے خلاف اظہار نفرت کرتا ہے جس نے جمعیۃ العلماء کے پوسٹروں کو جن میں قرآنی آیتیں بھی لکھی ہوئی تھیں نہایت ہی بیدردی سے پھاڑے اور چسپاں کرنے والا مولوی عبد المستعان صاحب کو کچھ گھنٹے تک بے جا حراست میں رکھا۔

محمد لطف الدین جہانگیری مولوی فاضل۔ فاضل دیوبند

مسلمانان میرپور کی مسلم وکلاء سے اپیل
مسلم انجمنوں سے قانونی امداد کی درخواست

ریاست کشمیر کی ڈوگرہ شاہی حکومت نے مسلمانوں کو آواز حق بلند کرنے کی پاداش میں کن کن مظالم کا تختۂ مشق بنایا اور خون مسلم کو پانی کی طرح خطہ کشمیر میں بہایا جس سے ہزارہا غریب مسلمان تباہ ہوئے سینکڑوں گھرانوں کے نشانہ سے شہید ہوئے اور کئی معصوم بچے اپنی ماؤں کی آغوش کو داغ مفارقت دیکر ڈوگروں کی وحشت کا شکار ہو چکے ہیں مگر اب بھی حکومت کشمیر تحصیل میرپور کے تقریباً چار صد مظلوم اور بیکس مسلمانوں کے خلاف تازہ فسادات کے سلسلہ میں ڈاکہ، قتل، لوٹ اور آتش زدگی وغیرہ کے مقدمات چلا کر مزید تباہی اور بربادی کے لئے تیار ہو گئی ہے اور دوسری طرف مظلوم مسلمان بالکل بے دست و پا ہیں نہ روپیہ ہے اور نہ رسوخ ہے نہ کوئی قانونی امداد کا انتظام ہے ...

بجنور میں وفد جمعیۃ علمائے صوبہ متحدہ کا قیام

جب حکیم اور ڈاکٹر جواب دے دیں

جب تندرستی کی کوئی صورت نظر نہ آئے جب مرض لاعلاج سمجھا جانے لگے اس وقت مندرجہ ذیل ادویہ سے فائدہ اٹھایئے جن کے طلسمی اثر نے ہزاروں مریضوں اور مایوسوں کی زندگی کو بدل دیا ہے۔ یہ تمام ادویہ ان نسخوں سے تیار کی گئی ہیں جو میرے خاندان کے صدہا سال کے مجربات ہیں اور جن کی بدولت ہزارہا مریض اس وقت تک تندرست ہو چکے ہیں۔

چاند سا خوبصورت لڑکا پیدا ہوگا

امید حمل

سفید داغ پانچ دن میں غائب ہو جائینگے

سات روز میں بواسیر کو شرطیہ آرام ہو جائیگا

دمہ ہمیشہ کے لئے جاتا رہیگا

حکیم محمد ظہیر علی کلاں محل دہلی

گلدستہ قاسمی مفت

مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

تعلیمیافتہ مسلمان بیکاروں کی ضرورت

(متصل اڈورڈ پارک دہلی)

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

دہرہ دون کے تحفے

ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

منیجر ڈون ویلی رائس اینڈ ٹی اسٹور ... دہرہ دون

چار نکاح کیجئے

لطف شباب کیا ہے؟ سفوف و طلاء

ملنے کا پتہ: حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی ... دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

روزانہ
بدُ اللہ علی الجماعۃ
الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے)
معاون محمد عثمان فارقلیط

تاریخ اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۴ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۰

معاصرین کے افکار و آراء

مولانا شوکت کا مرض مزمن (مولوی)

آج کل مولانا شوکت علی کو "تعاون" کا مرض لاحق ہوگیا ہے اور دنیا کو مبتلائے فریب کرتے کرتے اب آپ اپنے نفس کو بھی فریب دینے میں مصروف ہیں۔ ایک زمانہ تھا آپ کی حریت پرستی کی قسم ملک کی در و دیوار کھاتے نظر آتے تھے اور آپ ملک کے جس گوشہ اور جس صوبہ میں پہنچتے تھے آپ پر پھول برستے تھے اور اللہ اکبر اور بندے ماترم کے فلک شگاف نعروں سے آپ کا استقبال کیا جاتا تھا لیکن ہماری انہی دو آنکھوں نے جنہوں نے وہ پرشکوہ مناظر حیرت و احترام دیکھے تھے آج یہ منظر بھی دیکھا کہ آپ ... کیا جاتا ہے اور سرحد کے غیور و بیسور فرزندان توحید آپ کو کہیں نہیں ٹکنے دیتے۔

جب سے آپ انگلستان سے واپس آئے ہیں اس وقت سے تو آپ کی بالکل کایا پلٹ ہی ہوگئی ہے اور آپ ہر جگہ حکومت کے تعاون اور اس کی نیک نیتی کا ڈھول بجاتے پھرتے ہیں اسی ٹیلیگوں آسمان کے نیچے اور اسی ہندوستان میں تعلق پسندی بھی ہیں اور حکومت کے وفادار بھی لیکن کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ علانیہ حکومت سے تعاون کا سبق پڑھائے لیکن مولانا ہیں کہ جا بجا محل و بے محل اور شہر بشہر یہی کہتے پھرتے ہیں کہ دنیائے اسلام کے متعلق انگریزوں کا نقطۂ نگاہ تبدیل ہوچکا ہے اور اب وہ ہر جگہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف اور تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ کاش ایسا ہی ہوتا۔ لیکن تو بہ! حکومت اور مسلمانوں کے ساتھ تعاون اسے تو اپنے مفاد سے غرض ہے اور مولانا اس کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ گو تقریباً ہر جگہ ہی آپ کی اس تلقین تعاون پر لے دے ہوئی اور تمام اسلامی پریس نے اس پر سختی کے ساتھ اعتراض کئے لیکن رحیت د تعاون کا یہ مجنون پھر بھی اپنی سرگرمیوں سے باز نہیں آتا اور حکومت کی زلف گرہ گیر کا اسیر بنکر کو یہ کوا ور دشت بدشت تعاون کے نعرے لگاتا پھرتا ہے۔

پر تماشہ یہ ہے کہ آپ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو میری زعامت و قیادت پر پورا اعتماد ہے ... مسلمان اتنے بے وقوف ہیں جتنا کہ آپ نے انہیں سمجھ رکھا ہے اور وہ آپ کے نصائح کو برا برا دیزۂ گوش ہوش بنائے چلے جاتے ہیں۔ بھلا جو شخص اسٹیج پر کھڑا ہو کر علانیہ یہ کہہ دیتا ہے کہ مسلمانان کشمیر کو ذمہ دار حکومت کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے اور جو مسلمانوں کو آغوش اغیار میں لا ڈالنے کے لئے اپنی تمام سرگرمیاں اور تمام طاقتیں وقف کئے ہوئے ہے اس پر مسلمان اعتماد نہ کریں تو کس پر کریں آپ اپنی قیادت ہی کے زعم میں تحقیقات مظالم سرحد کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ لیکن مسلمان نہ آپ کی تحقیقات کو تحقیقات سمجھنے پر تیار ہیں اور نہ آپ کا سرحد جانا اہل سرحد کے لئے کسی طرح بھی سود مند ہوسکتا ہے ہم مسلمانوں سے استدعا کریں گے کہ وہ مولانا شوکت علی کی تلقینات سے ہرگز گمراہ نہ ہوں جو حکومت اب تک مسلم حقوق کے متعلق متعدد مواعید کے باوجود اعلان نہ کرسکی جس نے سرحدیوں کے ساتھ بڑا کر مفرمایانہ سلوک روا رکھا اور جو ہر معاملہ میں مسلمانوں کی جانب سے برابر بے پروائی برتتی چلی آرہی ہے اس سے تعاون تو محض شوکت علی ہی کرسکتے ہیں مسلمانوں میں ابھی غیرت و عقل باقی ہے۔

کانگریس کا اجلاس دہلی (الجمعیۃ)

چند دنوں سے یہ خبر بعض حلقوں میں حیرت سے اور بعض میں مسرت سے سنی جاتی رہی ہے کہ کانگریس کا سالانہ جلسہ ۲۴ اپریل کو دہلی میں ہوگا۔ اور صدر جلسہ پنڈت مالوی جی ہوں گے۔ اتفاق کی بات ہے کہ پہلے جب دہلی میں جلسہ ہوا تھا اس میں بھی صدر پنڈت موصوف ہی تھے۔ اس کے بعد بات چلی کہ حکومت اجازت دیگی یا نہیں۔ چنانچہ حکومت نے اجازت نہیں دی اس وجہ سے کہ کانگریس سول نافرمانی کو چلاتی ہے۔ ہمارے خیال میں حکومت کو ذرا فیاضی اور قانون کی پابندی سے کام کرنا چاہیئے مانا کہ آج قانون سے بالاتر آرڈیننسوں کا زمانہ ہے جو تحقیق مرغی مولانا زہر اولی کی مثال ہے مگر آخر حکومت کی ہر ایک قانونی کتاب میں انگریزی گورنمنٹ کو قانونی گورنمنٹ لکھا ہوتا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو قانون کی پابندی بہ نسبت رعایا کے زیادہ لازم ہے۔ اس لئے وائسرائے کے ساتھ ایک مشیر قانونی رہتا ہے جو وائسرائے کو قانونی مشورے دیتا ہے۔ اس لئے ہم بھی باوجود اعتراف عدم علم کے گورنمنٹ سے قانونی سوال کرتے ہیں کہ قانونی اصول ہے کہ مواخذہ منع کے بعد ہوتا ہے جس کام سے ابھی منع نہیں اس پر مواخذہ جائز نہیں۔ کانگریس کو خلاف قانون ابھی قرار نہیں دیا گیا تو اس کا جلسہ کیوں ممنوع ہوا۔ حکومت کا یہ فرمانا کہ کانگریس سول نافرمانی میں مدد دیتی ہے۔ ہم اس سے نہ انکار کرتے ہیں نہ اعتراف بلکہ یہ کہتے ہیں کہ کانگریس ایسا کرتی ہے تو کانگریس کو خلاف قانون اعلان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جلسہ کو ممنوع قرار دینا خلاف قانون نہ ہوتا لیکن یہ کیا ہے کہ اصل ہی ثابت نہیں تو فرع پر حکم۔ اسی اصول کو عربی علماء نے یوں بتایا ہے۔ ثبت العرش ثم انقش

اس کے علاوہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ کانگریس مرگئی۔ اس جلسہ سے حکومت کا دعویٰ ثابت ہوسکتا۔ کیونکہ جلسہ اگر بے رونق رہتا تو ثابت ہوتا کہ کانگریس واقعی مرگئی اور اگر جلسہ بارونق ہوتا تو گورنمنٹ کو ثابت ہوتا کہ اس سانپ کے کچلنے کو ابھی بہت سی ضربات کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہماری رائے میں از روئے قانون اور از روئے فیاضی جلسہ کانگریس کا ہونا ہی مناسب تھا۔ آئندہ ع

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

حکومت ہند کے نام (تاج)

وہ ڈس اوبلی ڈی اینس" کا طوفان تھم چکا
لیکن ابھی نہ قصۂ ضبط الم — چکا
لاٹھی کو رکھ کے طاق میں، شبنم اٹھائیے
اب رنگ بھی جمائیے سکّہ تو جم چکا

صوبہ سرحد (اجمل)

سرخ پوش جماعت کے متعلق جو سرکاری بیانات اس عرصے میں آتے رہے ان سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ ان کی تحریک بالکل دبادی گئی۔ اور اب یا تو سرخ پوش لیڈر جیلوں میں بند ہیں یا جو بچے کچھے ہیں انہوں نے اس تحریک کو ترک کر کے انتخابی کشمکش میں حصہ لینا شروع کیا ہے مگر ۱۲ اور ۱۳ اپریل کے پشاور کے تاروں نے اس خیال کی پوری طرح تردید کردی۔ اور ان بیانات کی روشنی میں یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ سرخ پوشوں کی تحریک صوبہ سرحد میں ابھی زندہ ہے اور اس حد تک زندہ ہے کہ انتخابات کی راہ میں ان کی پکٹنگ کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوئی اور پولیس کو دو مرتبہ گولی چلانا پڑی۔ یہ خوش قسمتی ہے کہ اب کی مرتبہ گولی چلنے سے نقصان جان نہ ہوا۔ جیسا کہ پچھلے مواقع پر ہوا ہے۔ بہرحال ان واقعات سے جو نتیجہ نکالا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس صوبہ کی آبادی ابھی مطمئن نہیں ہے اور انتخابی کشمکش سے اس کی دلچسپی کی جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں وہ ممکن ہے کہ خان بہادروں اور خطاب یافتہ طبقے اور ان کی حامیوں کی جماعت کے متعلق صحیح ہوں۔ مگر یہ حکم وہاں کی پوری آبادی پر نہیں لگایا جا سکتا۔ اس صوبے میں امن و اطمینان کے قیام کی ایک ہی صورت ہے کہ حکومت اپنی موجودہ تشدد کی پالیسی ترک کرے۔ اور صوبہ سرحد کی آبادی کے حقوق تسلیم کر کے ان کا یہ مطالبہ پورا کرے کہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے گا جو ملک کے اور صوبوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مولانا شوکت علی کے نام (تاج)

دُور کی چلتے چلاتے بخدا سوجھی ہے؟
اب جواں بننے کی صاحب کو دوا سوجھی ہے؟
اس سن و سال میں ناطورۂ مغرب سے نکاح!
لے میں قربان، بڑھاپے میں یہ کیا سوجھی ہے؟!

انگریزی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کیلئے)

انسانی معلومات کا تاریخی زمانہ
آٹھ ہزار صلحناموں میں ایک پر بھی عمل نہیں کیا گیا

امریکہ کے ایک مورخ نے تاریخی تحقیقات کے بعد یہ جدید انکشاف کیا ہے کہ انسان کے متعلق جو کچھ اب تک معلومات حاصل ہوسکی ہیں اس کا کل زمانہ ۳۴۲۱ ہے۔ اس عرصہ میں ۳۱۵۲ سال کا زمانہ انسان نے جنگ و حرب میں گزارا ہے صرف ۱۶۸۱ سال قتل و غارتگری سے خالی گزرے ہیں۔ ان میں بھی بعض بہادری قتال جنگ و قتال کرتے رہے ہیں۔ ساڑھے تین ہزار سال میں آٹھ ہزار صلحنامے مرتب ہوئے لیکن کسی ایک پر بھی عمل نہیں کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کرۂ ارض کی تمام مخلوقات میں انسان حرب و ضرب میں زیادہ مبتلا رہا ہے اور اس کی طبیعت کا میلان بھی زیادہ تر اسی طرف ہے۔

ایسٹر کے روز اہل انگلستان کے مشاغل

انگلستان میں ایسٹر کے روز مختلف تفریح گاہوں میں لوگوں نے اپنے ذوق کے مطابق حصہ لیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

برٹش میوزیم میں	۲۲۰۹۹ لوگ حاضر ہوئے
ٹاور آف لنڈن میں	۷۶۴۲ "
نیچرل ہسٹری میوزیم میں	۱۸۱۵۳ "
کرسٹل پیلیس میں	۵۴۳۰۳ "
ٹنالوڈ میں	۲۲۰۰۰ "
وکٹوریا اینڈ البرٹ میوزیم میں	۱۵۶۷۴ "
چڑیا گھر میں	۵۴۰۰۰ "
وحپ سینڈ میں	۸۰۰۰ "

قدیم امریکن باشندوں کے متعلق جدید تحقیقات

نسل انسانی کی مختلف اصناف کا انکشاف اداروں کے طور پر خصوصیت سے منظر عام پر آنے والا ہے۔ ڈاکٹر رافیل نے جنوبی اور وسطی امریکہ میں نسل انسانی کے مختلف اقسام کا گہرا مطالعہ کیا ہے آپ نے جنوبی امریکہ کے قدیم باشندوں کے ڈھانچے دریافت کئے ہیں اور ان کا لندن اثری تحقیقات کے بعد ذکر کیا ہے۔ ان ڈھانچوں کی شکل صورت اور ان کے متعلق ... ثابت ہوتا ہے کہ ان کا قدیم مصری اقوام سے شدید تعلق ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے اپنے نظریہ کی تائید کیلئے مصر جاکر مصریات کا بھی مدتوں مطالعہ کیا ہے جس سے آپ پر یہ بات محقق ہوگئی ہے کہ قدیم امریکہ کے باشندے دراصل مصری باشندے تھے جو نامعلوم اسباب کی بنا پر امریکہ آکر آباد ہوگئے تھے۔

ہندو مسلمانوں سے جان بل کا مذاق

گزشتہ ہفتہ ولایتی اخبار "پنچ" نے ایک دلچسپ کارٹون شائع کیا ہے۔ جان بل دو ہاتھیوں کی لڑائی کا تماشہ دیکھ رہا ہے۔ یہ دو ہاتھی ہندو اور مسلمان ہیں۔ یہ لڑائی ایک تالاب پر واقع ہے جس کا نام ہندوستان کے لئے جدید دستور ہے جان بل کہہ رہا ہے کہ تم دونوں ہاتھی (ہندو اور مسلمان) پیاسے ہو اسلئے میں تم کو تالاب کے پاس لایا ہوں تاکہ تم پانی پی کر اپنی تشنگی رفع کرو لیکن تم دونوں نے بجائے پانی پینے کے لڑائی شروع کردی ہے اسلئے میں ایک ایسی ہیکم تیار کر رہا ہوں جس کی رو سے تم دونوں پانی پینے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

ایک عظیم الشان ہوائی جہاز کی تیاری
۸۸ ٹن بوجھ اٹھانے والا طیارہ

فریڈرک شیافن میں ایک جدید قسم کا زبردست ہوائی جہاز تیار ہو رہا ہے جس کا طول اور عرض ۱۳۵ فٹ ہے گراف زیلین کی نسبت یہ نیا طیارہ ۹۲ فٹ زیادہ طویل اور ۲۳ فٹ زیادہ عریض ہے۔ اس میں گیس رکھنے کے لئے بھی بہت زیادہ گنجائش رکھی گئی ہے۔ جہاز میں چار بڑے انجن ہیں اور ہر ایک انجن ۸۵۰ گھوڑوں کی طاقت کا ہے۔ چونکہ پٹرول میں آگ لگنے کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے اسلئے اس جہاز کی مشینوں میں بجائے پٹرول کے کروڈ آئل استعمال کیا جائے گا۔ یہ جہاز جس کا نام ایل زیڈ ۱۲۹ ہے۔ ۸۸ ٹن بوجھ لیجا سکے گا جس کی تقسیم حسب ذیل ہے:-

انجنوں کے لئے ایندھن ۴۰ ٹن۔ پانی ۷ ٹن۔ پینے کا پانی ۲ ٹن نہانے دھونے اور دیگر ضروریات کا پانی ۲ ٹن۔ سامان اور ڈاک ۸ ٹن۔ دیگر اسباب ۱۸ ٹن۔ (ایک ٹن مساوی ۲۸ من) اب رہے پچاس مسافر جن کا وزن ان کے اسباب کو ملا کر ۳ ٹن ہوتا ہے۔ کل وزن ۸۸ ٹن۔

اس جہاز میں بالا وزیرین دو حصے ہوں گے جن میں مسافر آرام سے رہ سکیں گے جہاز کو آفتابی شعاعوں سے بچانے کے لئے الومونیم پوڈر استعمال کیا جائے گا۔ یہ امر تحقیق ہوگیا ہے کہ گراف زیلین ٹرانس اٹلانٹک ٹریفک کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ایسے جہاز کی ضرورت ہے جو طویل ہونے کے بجائے زیادہ عریض ہو۔ توقع ہے کہ یہ جہاز ۱۹۳۴ء کے موسم برشگال میں پرواز شروع کردیگا۔

انگلستان سے نیویارک کو صرف چھ گھنٹہ میں

رائل یونائیٹڈ سروس انسٹی ٹیوشن میں کمانڈر سارے رایج اور بیسار نے "تیز رفتار پرواز" پر ایک لیکچر دیا جس میں آپ نے فرمایا کہ اگر موجودہ پرواز کی ترقی بقرار رہے تو انگلستان اور نیویارک (امریکہ) کی پرواز مستقبل قریب میں صرف چھ گھنٹہ کے اندر ختم ہوسکے گی۔ آپ نے تیز رفتاری کی اسکیم کی پیزور حمایت کی اور کہا کہ جس طرح بہادروں کی تیز پائی کو آج تعجب کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اسی طرح دنیا پرواز کی تیز رفتاری پر متعجب ہوگی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اب تک پرواز کی جو رفتار عمل میں آچکی ہے اس سے بہت زیادہ رفتار کی ضرورت ہے اور اس کا مظاہرہ مستقبل قریب میں ہو جائے گا۔ تیز رفتاری سے خوف نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہلکی رفتار سے تیز رفتاری حفاظت جان کی زیادہ ضامن ہے۔

تین ہزار سال قبل کی ایک کتاب

مصر کے عجائبات اپنی گوناگوں دلچسپیوں کے اعتبار سے اسقدر نادر ہیں کہ علمی دنیا ہر لمحہ ان کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے بے چین رہتی ہے۔ اب تک مصری سرزمین نے اس قدر نادرات برآمد کئے ہیں کہ دنیا حیرات ہے اور کچھ نہیں کہ ان عجائبات کا سلسلہ کب تک جاری رہیگا۔

حال میں اثری تحقیقات کے ماہرین نے مصر کے اہرام کے قریب ایک ٹیلہ کو کھود کر تین ہزار سال قبل کے آثار برآمد کئے ہیں جن میں ایک کتاب بھی ہے جو ایک ہزار سال قبل مسیح سے متعلق بتائی جاتی ہے۔ کتاب کا خط ابھی تک شناخت نہیں کیا گیا تاہم بتایا جاتا ہے کہ قدیم ہیروغلیفی خط ہے۔ کتاب پاپیرس (قدیم مصری کاغذ) پر لکھی ہوئی ہے جس میں مختلف جانوروں کی تصاویر بھی موجود ہیں۔ کتاب کا کاغذ اس قدر دبیز ہے کہ تین ہزار سال گزرنے پر بھی اوراق علیحدہ علیحدہ کئے جا سکتے ہیں۔ اس کتاب کا ایک تہائی حصہ بالکل بوسیدہ ہوگیا ہے۔ ماہرین کی تحقیقات جاری ہے۔

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری مشہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، نسوار، سرکہ انگوری، چاء سبز اعلیٰ قیمتی۔ خشک میوے اور نایاب بافرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مذکورہ بالا چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ **منیجر اینڈ افغان نیشنل ایجنسی پشاور**

کیا چاہتے ہیں؟

آپ اپنی تجارت کو فروغ دینے کے خواہشمند ہیں اور ٹریڈ مارک کو کامیاب بناکر اس سے دولت حاصل کرنے کی آرزو رکھتے ہیں تو صرف

اخبار "وطن"

میں اشتہار دیں جو ہر دل عزیز اور کثیر الاشاعت پرچہ ہے مفصل حالات اور نمونے کا پرچہ مفت روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر
ایم۔ اے۔ خالق کیف
منیجر صیغہ اشتہارات روزانہ "وطن" دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دار و مدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

کٹ پیس پارچہ بزازی کی
پُر منافع تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولایتی کٹ پیس ٹکڑہ جات و پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگاتے ہیں اس موسم کا تازہ چالان مال نہایت اعلےٰ ولکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کرسکتی ہیں ہماری یکصد روپے کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع اٹھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے۔ عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیویں۔

امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ۔ بمبئی ۸

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بےنظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث ورج ہیں جن میں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد ۸ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ۸ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ۸ علاوہ محصولڈاک۔ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ یا بلا جلد مجلد پارچہ ۸ مجلد چرم نقرہ ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب کہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ، قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۲ روپے قسم دوم حنا شدہ ۱۲ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم ۱۲

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ہجری

کانگریس کا اجلاس

خلاف توقع اور سبق آموز

گزشتہ اتوار کو دہلی میں جو واقعات رونما ہوئے وہ کم سے کم ان لوگوں کے لئے تو قطعاً خلاف توقع تھے جو نہ تو کانگریس کے اندرونی حلقوں میں کوئی رسوخ رکھتے ہیں اور نہ جنہیں حکومت کی مخصوص اطلاعات اور خفیہ معلومات کا علم ہوتا ہے۔ اگرچہ کئی روز سے شہر میں پولیس کے انتظامات بہت بڑے پیمانہ پر ہو رہے تھے مگر جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے ان انتظامات کو بالکل غیر ضروری اور بیکار سمجھا جا رہا تھا ...

شہروں میں بہت سے رضا کار اور ڈیلیگیٹ گرفتار کئے گئے ہیں اگر ان سب کی مجموعی تعداد شمار کی جائے تو یقیناً ایک ہزار سے متجاوز ہوگی ...

زمیندار کمیٹی کا قیام

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کی نامزدگی

حکومت ہند ایک پونڈ قرض لے رہی ہے

سرکاری اعلان

عراق کی "آزادی"!

صوبہ سرحد کے "آرڈیننس" اور قیدی

دہلی میں گھنٹہ گھر کے نیچے کانگریس کا ۴۷ واں اجلاس

پولیس کی موجودگی میں جلسہ کا انعقاد اور تجاویز کی منظوری

پانچ سو دہلی گیٹ رضا کار اور کانگریسی کارکنوں کی گرفتاری

کانگریس کے اجلاس میں جمعیۃ علمائے ہند کی شرکت

دہلی ۲۵ اپریل۔ کل صبح کو انڈین نیشنل کانگریس کے ۴۷ ویں اجلاس کا دن تھا اس لئے تمام شہر میں پولیس کے زبردست انتظامات تھے ...

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری

اجلاس کے بعد کے حالات

پولیس کی بے تیزی

پولیس کی آمد اور گرفتاریاں

اکالی جتھہ کی گرفتاری

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حجاز کیلئے ہالینڈ کے مشیر مالیات کا تقرر

مسٹر فان لیون کی خدمات کیوں حاصل کی گئیں؟

مسٹر فان لیون بوئینڈی مالیات کے سلسلہ میں خاص شہرت رکھتے ہیں ...

حکومت حجاز کی طرف سے ایک علمی وفد کا تقرر

ربع الخالی کی تحقیق کے لئے ایک مہم کی روانگی

عرب میں ربع الخالی ایک ایسا مقام ہے جس کے حالات سے عرب بھی کما حقہ واقف نہیں ہیں۔ دشوار گزار راستوں، گرمی کی انتہائی شدت اور ریگستانی علاقہ کے باعث کوئی سیاح بھی وہاں جانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

مؤتمر شرق اردن کا سالانہ اجلاس

برطانوی اتفاق سے انکار

(۱) یہ مؤتمر برطانیہ کے اس اتفاق سے انکار کرتی ہے جو اس نے امیر شرق اردن کے ساتھ کیا ہے۔

(۲) یہ مؤتمر شرق اردن کے لئے ایک دستوری حکومت کی طلبگار ہے۔

افغانستان اور حجاز میں معاہدہ مودت

معاصر ام القریٰ میں افغانی وفد کے سردار کا بیان

ترکی میں سات ہزار درسگاہیں

طلباء اور اساتذہ کی تعداد میں اضافہ

حجاز مقدس میں بغاوت

رائٹر ایجنسی کے بیان کی تردید

مصر اور ٹیونس میں انگریزی مال کا مقاطعہ

خواتین مصر کی وطن پرورانہ مساعی

حلب کے علاقہ میں قدیم آثار کی برآمد

مصر سے انگریزی فوج کی روانگی

دار الحکومت

سندھی اخبار نویسوں کو دہلی سے اخراج کا حکم

ہندوستانی دواخانہ دہلی

لالہ [illegible] کی گرفتاری

[illegible] تین اشخاص کی گرفتاری

جمعیۃ علماء کے ایک کارکن کی گرفتاری اور رہائی

دہلی میں گھنٹہ گھر کے نیچے کانگریس کا جلسہ

مقدمات کی سماعت

دہلی آتے ہوئے سندھی نمائندہ کی گرفتاری

مولانا مولوی محمد صدیق صاحب بھی گرفتار

کراچی اور مدراس کے مابین ہوائی ڈاک

مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو ۱۸ ماہ قید اور جرمانہ کی سزا

آپ کو دیگر رضاکاروں کے ہمراہ سی کلاس دی گئی!

ریل میں پولیس اور قیدیوں کی جنگ

گولی سے ہیڈ کانسٹیبل مارا گیا

تین سو من غلہ کی فصلیں ۳۱۲ روپے میں نیلام

بمبئی میں سروجنی نیڈو کی گرفتاری کے بعد ہڑتال

کمشنر اجمیر پر ریوالور کے فائر

حملہ آور انقلابی جماعت کا رکن ہے

بنارس جیل میں ہنگامہ

جیل وارڈروں پر حملہ، اٹھارہ زخمی

پولیس اور دیہاتیوں میں زبردست جنگ

سائیکلوسٹائل اور بلیٹن کا پتہ چل گیا

[illegible] کے مکان پر پولیس کا چھاپہ

اصلاحات میں تاخیر بے اطمینانی کا باعث ہوگی

عیسائی اور جداگانہ انتخاب

کراچی میں سندھ کانفرنس کا اجلاس

منچوریا میں ریلوے لائن پر باغیوں کا قبضہ

چین کے ایک مقام پر خوفناک جنگ

جاپان، روس پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا

جاپانی وزیر جنگ کا بیان

چین پر اشتراکی افواج کا حملہ

سرکاری افواج کی پسپائی

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس کی کامیابی

سر جان سائمن کی تجویز منظور ہوگئی

برمی ایسوسی ایشن کا وزیر اعظم کے نام تار

خطوط بازار کے لیٹر بکسوں میں ڈالے جائیں

افسروں کی تنخواہوں میں تخفیف

سرحدی قوانین کی تنسیخ اور سیاسی اسیروں کی رہائی کا مطالبہ

نعمت اللہ کمیٹی کی سفارشات پر کیوں عمل نہیں کیا گیا؟

سرحدی کونسل کی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لیڈر کا بیان

لاہور میں لارنس کے بت کو توڑنے کی کوشش

تلوار اور قلم کو توڑ دیا گیا چار سکھ گرفتار

بت کی حفاظت کیلئے پولیس کے زبردست انتظامات

وائسرائے اور ملک معظم میں برقی پیغامات

سرحد کو گورنری صوبہ بنانے پر مسرت کا اظہار

کراچی جیل کے قیدیوں کو تازیانہ کی سزا

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا بیان

وزیر اعظم کشمیر کی خدمت میں مسلمانوں کا وفد

سرکاری افسران کی زیادتیوں کی تحقیقات کی جائے

زمینداروں اور کاشتکاروں میں فساد

دو ہلاک اور دو مجروح

شراب کی فروخت بڑھانے کیلئے حکومت کا اشتہار

کھلی ہوئی شراب فروخت کرنے کی اجازت

سندھ کانفرنس کے اجلاس کی کارروائی

ترکی کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ روس روانہ ہوگئے

امریکہ میں اشتراکیوں کا ہنگامہ آفرین مظاہرہ

مردوں اور عورتوں کے مجمع پر لاٹھیاں

ایک انگریزی اخبار کا ایڈیٹر زیر عتاب

ڈاکخانہ کے خطوط کو آگ لگا دی گئی

ایک پارسی کی اولوالعزمی

مفاد عامہ کیلئے تین کروڑ روپیہ کا وقف

تین بنگالی نوجوانوں کی گرفتاری

ریوالور، کارتوس اور کلہاڑیوں کی برآمدگی

ٹیلیگراف کے تار دوبارہ کاٹ دیئے گئے

ملزمان کا سراغ نہیں لگا

گرکشیترا کے گرد و نواح میں آثار قدیمہ کی دریافت

ہندو جین اور بدھ مذہب کے قدیم مجسمے اور تالاب

مسز نائیڈو کو ایک سال قید کی سزا

دریائے ہگلی میں تین جہاز ٹکرا گئے

حکومت کی زمینداروں دشمنی کے خلاف احتجاج

اچھوتوں میں لڑائی

ریاست میسور اور واعظین اسلام
مذہبی آزادی سخت خطرے میں

عرصہ دراز سے مشہور ہے کہ ریاست میسور کا نظام حکومت روشن خیالی اور بے تعصبی کی بنیادوں پر قائم ہے۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کی قلت تعداد کے باوجود دیوان ریاست کے عہدے پر ایک مسلمان فائز ہے۔ لیکن جو اطلاعات اس وقت آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندو ذہنیت میسور میں بھی وہی ہے جو ہر جگہ ہے۔ بلکہ مسلمان دیوان کے وجود سے مسلمانوں کی حالت اور بھی زیادہ خطرے میں پڑ گئی ہے۔ مسلمان دیوان اگر مسلمانوں کو کسی قسم کے ظلم سے بچانے کی کوشش کرے تو اس پر طرفداری کا الزام لگایا جاتا ہے...

ریاست نے ایک دوسرے ملازم ریاست سے کیوں اس نظم کو پڑھوایا۔ حالانکہ پروگرام میں علمدار مذکور کا نام ہی نہ تھا...

میں تمام مسلم اخبارات اور تمام مسلم انجمنوں کو ان واقعات کی طرف توجہ دلاتا ہوں... ریاست میسور کو اس حرکت کے خلاف... احتجاج بلند کریں اور تمام مسلم انجمنیں اندرین باب تجاویز احتجاجی منظور کر کے جنرل سکریٹری گورنمنٹ میسور کی خدمت میں روانہ کریں۔

سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ

کلکتہ میں انجمن ضرب الاسلام کی مساعی

عرصہ سے کلکتہ میں دلی مسلم کلب کے نام سے ایک انجمن قائم ہے جس کے صدر جناب حاجی فخر الدین صاحب تاجر کلکتہ ہیں...

انڈین اسٹورز ڈیپارٹمنٹ کراچی پرچیز سرکل میں مسلمانوں کی حق تلفی

یوں تو تمام سرکاری دفاتر میں برادران وطن کی گھٹا کی طرح چھائے ہوئے ہیں اور جہاں کہیں بھی ان کا بس چلتا ہے تمام عملہ اپنی ہی قوم سے بھر دینا چاہتے ہیں... اسی قسم کے دفاتر میں مسلمانوں پر ہر طرح سے وسعت حیات تنگ کیا جاتا ہے جیسا کہ انڈین اسٹورز ڈیپارٹمنٹ کراچی پرچیز سرکل جس کے واحد اجارہ دار ایک ہندو افسر ہیں...

عہدہ	مشاہرہ	مسلم	ہندو	میزان
ہیڈ کلرک	۱۵۰-۵-۲۰۰	×	۱	۱
سٹینوگرافر	۷۵-۵-۱۲۵	×	۱	۱
سینیئر کلرک	۸۰-۵-۱۳۰	×	۶	۶
جونیئر کلرک	۵۰-۳-۱۲۵	۳	۷	۱۰
کل		۳	۱۵	۱۸

عیاں ہے کہ حکومت کے بلند بانگ دعاوی مسلم حقوق کی پاسبانی کے متعلق بالکل بے حقیقت ہیں...

حاجی میر محمد بلوچ رنچھوڑ لائن کراچی

صدر الصدور اور مفتی کا عہدہ قائم کیا جائے
دولت آصفیہ سے مسلمانان مدراس کی اپیل

۵ اپریل ۱۹۳۲ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد... زیر صدارت جناب مولانا حکیم سید رضا علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولانا عبد اللطیف صاحب فاروقی مدیر "آزاد ہند" کی مدلل تقریر ہوئی۔ مندرجہ ذیل تحریکات بالاتفاق منظور ہوئے۔

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کو مبارکباد

مشکوٰۃ شریف مترجم و محشی اردو

تمام اور تخواستیں بنام عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں

نوٹس
سیکن اینڈ کو کانپور

گلدستۂ قاسمی مفت
مہتمم کتب خانۂ قاسمی دیوبند

محبوب عاشق کے قدموں پر

ایک مہینہ میں عربی آجائیگی
اتالیق عربی
حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب

دہرہ دون کے تحفے
ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مقویات سرتاج عالم

گلستان
حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
منیجر حافظ بکڈپو شیرانوالہ گیٹ لاہور

اکسیر جذام
حافظ اقبال حسین بھٹیاہی بھاگلپور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

صد ہا مرضوں کی ایک دوا
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

مسٹر چرچل کا پروپیگنڈہ رنگ لایا
ہندوستان کے خلاف ایک امریکی اخبار کی فتنہ انگیزی

ہندوستان کے حالات سے اہل امریکہ کو صحیح واقفیت بہم پہنچانے کے لئے مسٹر چرچل نے نئی دنیا کے دورہ کی جو زحمت گوارہ فرمائی وہ رائیگاں نہیں گئی۔ ایک امریکن اخبار "ہیرلڈ ٹریبیون" نے گاندھی جی اور کانگریس کے خلاف بے موقعہ اور بے محل اپنی بھڑاس نکالی ہے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ مسٹر گاندھی اور ان کے پیرو ہندوستانی صورت حالات اور امریکہ کے انقلاب میں مشابہت دیکھنے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں یہ ایسے متوازی ہیں جن کی بنیاد بہت کم مشابہت ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی وہ دیگر طریقوں سے بھی دوسروں کے معاملات میں دلچسپی لینے کی اپیل کر رہے ہیں اور بدقسمتی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعض امریکن غیر ملکی معاملات کے متعلق اپنی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

سنجیدہ مزاج امریکیوں کے لئے ان کی اس کوشش کے ساتھ ہمدردی کرنا مشکل ہے...

(۲) روس کی "پنج سالہ اسکیم" بالشویزم کی ناکامی کو چھپانے کا ایک ذریعہ ہے۔ (۳) پنج سالہ اسکیم دنیا کی سرمایہ داری کو تباہ کرنے کی ایک سازش ہے...

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں

روسیوں پر لگائے ہوئے الزامات کی فہرست

مولانا احمد سعید صاحب کو مبارکباد

سرزمین بیت اللہ سے بعض مسلمانوں کا بغض

یہ دیکھ کر سخت صدمہ ہوتا ہے کہ اتنی بے شمار بربادیوں پر بھی مسلمانوں کو ہوش نہیں آیا اور ان کے بعض افراد آج بھی اسلام سے دشمنی کرنے اور اس کی رہی سہی قوت کو بھی برباد کرنے میں کوشاں ہیں۔ جس طرح "انقلاب" اور "خلافت" مسلمانان ہند کو اس نازک وقت میں بھی روس کے مذہبی مظالم کی داستانیں سنانے کی بجائے سوالات سے غافل کر رہے ہیں تاکہ مسلم کانفرنس کے جیالات... اسی طرح بعض اسلامی اخبار اور بعض نام نہاد مسلمان حکومت حجاز کو بدنام کرنے نقصان پہنچانے اور غیر مسلم طاقتوں کو اس سرزمین مقدس پر مسلط کر دینے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں۔

ان حضرات نے حسب سابق اس سال بھی بہت کوشش کی کہ مسلمانوں کو فریضۂ حج سے روک دیں تاکہ بیت اللہ کے حج اور عمرہ کے مرجائیں... کہا گیا حجاز میں سخت قحط پڑا ہوا ہے امن وامان مفقود ہے لوٹ مار جاری ہے...

لوگوں کو معلوم نہیں مگر یہ واقعہ ہے کہ حجاز میں ایک ترقی یافتہ حکومت اور حیرت انگیز امن وامان قائم کر کے سلطان ابن سعود نے ایک عجیب معجزہ کر دکھایا ہے...

ہم جانتے ہیں کہ مسلمان منافقوں سے بچنے کے لئے ہوشیار ہو جائیں جو مقدس بیت اللہ کی دشمنی پر کمر بستہ ہیں...

ستاولوجن کے استعمال سے شہوتی تکالیف کا ازالہ

حلفیہ بیان

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

پنڈت بھرا بن کا شرطیہ علاج
بلب اینڈ سنز علی جمعیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات
کان کی دوا بلب اینڈ سنز علی جمعیت دہلی

اگر کسی علمی ادارے اخبار یا رسالہ کو
قومی ملی مذہبی اور تعلیمی شغف رکھنے والے ایک ایسے عالم کی خدمات کی جو...
ضرورت ہو!
تو معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی خط و کتابت فرمائیں

تارکا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

۱/۲ کالم

۱/۴ کالم

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ

ششماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۲۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ھ مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۱

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستان کیلئے اقتصادی آزادی

انسداد مے نوشی

صوبہ سرحد کے قیدیوں کی رہائی

آزادی کی دبی ہوئی چنگاریاں

لیگ اقوام کی حیثیت

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مولانا شوکت علی کی انگریز بیوی پردہ میں

"میں اپنی جوانی کا لطف اٹھا چکی ہوں"

مولانا شوکت علی اور ان کے فرزند کے بعد انگریز لیڈی کا بیان

مسز مولانا شوکت علی پردہ میں

مولانا کی انگریز بیوی کا بیان

عراق کے ہوائی بیڑہ میں جدید طیارے

مصر اور عراق کی ہوائی طاقت میں اضافہ

ساٹھ ہزار میل کی مسلسل پرواز

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

منیجر "الجمعیۃ" دہلی

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی رومال (پشاوری مشہدی یزدی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چاء سبز۔ اصلی خشک میوے اور نایاب مفردو دوائیں نہایت ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مذکورہ چیزوں کے نمونوں کے واسطے جار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔

منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کٹ پیس پارچہ بزازی کی

پُر منافع تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولایتی کٹ پیس ٹکڑہ جات و پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگا رہے ہیں اس موسم کا تازہ جالان مال نہایت اعلےٰ دلکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کر سکتی ہیں ہماری یکصد روپیہ کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا فوراً منگائیں ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپے کا بنڈل طلب کریں اور معقول نفع اٹھائیں۔ چوتھائی رقم پیشگی ہمراہ آرڈر آنی لازمی ہے عید کا موقع ہے جلد آرڈر دیویں۔

امپیریل ایکسپریس کمپنی۔ بائیکلہ بمبئی ۸

خالص کیسٹر آئیل

سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اسکے حق میں رائے دی ہے بچے اسے مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg: Co (India) Post Box 88 Karachi

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید۔ اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ۲۰×۳۰ اور ضخامت ۲۵۰ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اسکو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر اور دیکھ کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اور اب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عیہ مجلد چرم نقرہ عا علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ، قسم اعلےٰ سفید کاغذ حنا شدہ عہ قسم دوم حنا شدہ عا علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم ۱۲

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۲۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ ہجری

گول میز کانفرنس کا آئندہ اجلاس

قانون حکومت ہند کی تشکیل

گول میز کانفرنس کے اعلان سے قبل لارڈ ارون نے اپنے عہد حکومت میں ہندوستان سے لیکر انگلستان تک جو دو ٹروصوبے کی تھی اور درجۂ نوآبادیات کے متعلق جو توقعات دلائی تھیں انہوں نے ہندوستانیوں کے خیالات و افکار میں ایک وسعت پیدا کردی تھی اور عام طور پر یہ سمجھا جا رہا تھا کہ آئندہ جو دستور اساسی ڈالا جائے وہ موجودہ نظام حکومت میں ایسی زبردست تبدیلی پیدا کردے گا کہ اصل قوت کسی نہ کسی حد تک ہندوستانیوں ...

سر اعید کس حد تک پورے ہوں گے مگر جہاں تک ظاہری حالات کا تعلق ہے ہمیں اس کی امید نظر نہیں آتی کہ جو خاکہ ابتداً ہندوستانیوں اور اکثر برطانوی مدبرین کے دماغ میں موجود تھا یہ مسودہ قانون اسی کی مطابقت میں پیش کیا جائے گا۔ اس لئے ہم ایک مرتبہ پھر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر گول میز کانفرنس کے بعد ہندوستان کو اساسی دستور ...

[illegible]

(۱) گورنر جنرل کے اختیارات کی دفعات میں ردوبدل۔

(۲) مرکز میں ایک حد تک ذمہ داری۔

(۳) کامل صوبجاتی خود اختیاری حکومت لیکن ان تحفظات کے تحت جن کا ذکر سر سیموئل ہور نے گزشتہ جنوری میں دارالعوام والی تقریر میں کیا تھا۔

یہ مسودہ قانون آئندہ خزاں تک منظور ہو جائے گا۔

[illegible]

کامل سکوت

مسلم کانفرنس کی رسوائے عالم قرارداد کو منظور ہوئے کامل ایک ماہ گزر گیا مگر آج تک کانفرنس کے کارکنوں پر سکوت طاری ہے۔ [illegible]

شرارت

کشمیر کے مسلمانوں پر ایک عرصہ سے جو زہرہ گداز مظالم ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں ان سے دنیا واقف ہو چکی ہے اور اس حقیقت سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے کہ مسلمانوں نے اپنی بیماندگی وجہالت اور مہاراجہ کشمیر کی بے توجہی و اقتدار پسندی کے باعث سخت نقصانات برداشت کئے ہیں اور وہ ہر حیثیت سے تباہ و برباد ہو چکے ہیں ایسی حالت میں اگر کشمیر کے اندر کوئی قلیل اصلاح ہوتی ہے اور اگر گلینسی کمیشن کی ناکافی سفارشات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مہاراجہ کی حکومت تلافی مافات کی سعی کرتی ہے تو اس موقع پر ہندوؤں کا احتجاج کرنا اور ایک انجمن بنا کر مطالبہ کرنا کہ کسی درجہ کی اصلاحات بھی نافذ نہ کی جائیں اور مسلمانوں کے جو حقوق غصب کئے جاتے رہے ہیں ان کو بدستور ہندوؤں کے قبضہ میں رکھا جائے کسی طرح بھی ایک دانشمندانہ اور صلح جویانہ فعل نہیں ہو سکتا بلکہ سراسر ان لوگوں کی شرارت پر مبنی ہے ... [illegible]

حماقت

[illegible]

شاہ فیصل کا بت!

اسلام دنیا میں بت پرستی کو مٹانے کی غرض سے آیا تھا اور اس نے دنیا کے سب سے بڑے بت خانہ کو توڑ کر اسے اللہ کا گھر بنا دیا تھا مگر افسوس ہے کہ آج ساڑھے تیرہ سو برس کے بعد اسی اسلام کے نام لیوا مغربیت و افرنجیت کے رنگ میں ایسے رنگے گئے ہیں ... [illegible]

ایک ضبط شدہ کتاب کی برآمد

بمبئی ۲۸ اپریل۔ بمبئی کی پولیس (سی آئی ڈی) نے چہارشنبہ کی شام کو ایک ضبط شدہ کتاب ... [illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ... [illegible]

الجواب

مفقود الخبر کی زوجہ کے بارے میں فقہاء و متاخرین حنفیہ نے موافق قول حضرت امام مالکؒ کے فتویٰ دیا ہے ... [illegible] واللہ اعلم بالصواب وکتبہ

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) ایک عورت کو حمل رہ گیا ہے کسی شخص کا۔ اب اس عورت کا نکاح اس آدمی سے جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ماموں کی زوجہ سے ... [illegible]

الجواب

(۱) اگر یہ عورت حاملہ کسی کی منکوحہ نہیں ہے تو اس کا نکاح اسی آدمی کے ساتھ کہ جس سے حمل رہ گیا ہے جائز ہوگا ... [illegible] فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

[illegible]

الجواب

بلا اجازت اس ہندو کے ... [illegible]

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

[illegible]

منیجر الجمعیۃ دہلی

چین میں ابتدائی تعلیم کی عام تحریک

مصلحین چین کی قابل قدر خدمات

(ترجمہ مضمون)

اس وقت چین میں جو سیاسی اضطراب پھیلا ہوا ہے اس کی خبریں آئے دن اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور ہندوستان کے باشندے عموماً یہ سمجھتے ہیں کہ چینیوں کے لئے آج کل سوائے جنگ و جدال کے اور کوئی مشغلہ باقی نہیں رہا ہے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ چین میں باوجود سخت انتشار کے اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو تعلیم کی طرف توجہ کر رہے ہیں اور انہوں نے تعلیم کا ایسا نظام قائم کیا ہے جس کو حیرت انگیز کہا جائے ... [illegible] اپنے فرض کی طرف متوجہ ہوں گے۔ (مترجم)

[illegible]

دیہات کی اہمیت

[illegible]

کسانوں کی اصلاح

[illegible]

زراعتی مظاہرے

[illegible]

چینی کسان کی دسترس

[illegible]

اصلاحی تحریکات

[illegible]

چینی مزدور کی حالت

[illegible]

ابتدائی تعلیم کی اسکیم

[illegible]

بہترین اصول

[illegible]

تجربات کی کامیابی

[illegible]

مصر میں مشہور ظریف چارلی چپلن کی آمد

[illegible]

اعراب فلسطین کیلئے سرکاری عہدوں کا مطالبہ

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

بغداد میں وزیر اعظم عراق کی تقریر

برطانوی کمپنی سے پٹرول کا معاہدہ طے ہوگیا

عراق میں ۷۵ سال کیلئے ٹھیکہ

[illegible]

جرمنی سیاح اور ریفی مجاہدین

وہ سرزمین جو انسان نما شیروں کی بستی ہے

[illegible]

شرق اردن کی کانفرنس میں برطانیہ پر شدید نکتہ چینی

عربوں کو عیسائی بنانے کی پوری تیاریاں

[illegible]

شاہ فیصل کے تین بت نصب کئے جائیں گے

بغداد، موصل اور بصرہ میں بت پرستی کا مظاہرہ

[illegible]

ہائی کمشنر فلسطین کو یہودیوں کا جواب

مجلس تشریعی کسی درد کی دوا نہیں ہے

[illegible]

ایران میں قانون ازدواج کا نفاذ

[illegible]

تخت شام اور سابق خدیو مصر

حسن خالد پاشا کی طرف سے تردید

[illegible]

ترکی میں وطنی مصنوعات کے تحفظ کا قانون

[illegible]

افغانستان میں قبل مسیح کے آثار قدیمہ

[illegible]

دار الحکومت

دہلی میونسپلٹی میں سیاسی امور پر بحث

ڈپٹی کمشنر کو مداخلت کرنی پڑی

دہلی میں امن وامان کی فضا

وکٹوریہ کے مجسمہ پر پہرہ

جامع مسجد میں جلسہ

حضرت مولانا نورالدین صاحب بہاری کی تقریر

دو ماہ کے بعد مسٹر آصف علی کی رہائی

جیل کے اندر نوٹس کی تعمیل

دھرمشالہ لکشمی نرائن پر پولیس کا چھاپہ

دس بنگالیوں کی گرفتاری

ہندوستان ٹائمز سے ۵ ہزار کی ضمانت

حکومت ہند کے پاس نقد روپیہ

علیحدگی سندھ کا مسئلہ کھٹائی میں

مالی مشکلات کی تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس

معاصر اسٹیٹسمین کا پروپیگنڈہ

اسٹیٹسمین کی تازہ ترین اشاعت میں سندھ کی مالی حالت کی تحقیقاتی کمیٹی کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے، اس کا عنوان یہی علیحدگی سندھ کے مسئلہ پر سندھ میں اختلاف ...

خان بہادر اللہ بخش ایم۔ ایل۔ سی نے سب سے پہلے تقریر کی انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ چونکہ البتی کمیٹی کی رپورٹ عنقریب شائع ہونے والی ہے اس لئے اگر اس کمیٹی کا کام ملتوی کر دیا جائے تو زیادہ اچھا ہے ...

موٹریں واپس کردی گئیں

خلافت کمیٹی صوبہ دہلی کی مجلس منتظمہ کا اجلاس

حاجی عبدالرشید صاحب کا تقرر

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اہم مباحث

فرقہ وارانہ حقوق کے مسئلہ کا تصفیہ

پنجاب و بنگال میں اکثریت کے حقوق

ایک قبر کے متعلق ہندو مسلمانوں کا جھگڑا

مولانا شوکت علی کی انگریز بیوی کا مزید بیان

میں قیدیوں کی طرح گھر میں نہیں رہوں گی

خان قلات کی گدی نشینی کی تقریب

وائسرائے کی طرف سے خدمات کا اعتراف

مزید اصلاحات کی تکمیل اور بیگار بند کرنے کا وعدہ

ہوشیار پور میں قربانی کا قضیہ

سکھ اور ہندو نمبرداروں کو معطل کر دیا گیا

کلیکٹر و جمعیۃ علماء ہند کو سی کلاس

ڈسٹرکٹ بورڈ کے جلسہ میں احتجاج

کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے صدر کا مقدمہ

حکومت نے واپس لے لیا

مندر کے اندر کانگریس آشرم

تار کاٹنے کے سامان کی برآمد

ہندوستان کی مالی حالت پر اطمینان کا اظہار

قرض دینے میں پس و پیش نہ کرنا چاہئے

فرقہ وارانہ تصفیہ کا اعلان

آخر مئی میں کیا جائیگا

وفاقی حکومت دو سال تک نہیں بنے گی

جون تک جدید اصلاحات کا اعلان

شارداایکٹ کے ماتحت دو شخصوں کو سزا

بارہ سال کی لڑکی کی بیاستہ شادی

بدیشی مال کا بائیکاٹ جرم نہیں ہے

سیشن جج احمد آباد کا فیصلہ

اتفاق سے بندوق چل گئی

ایک ہلاک چار زخمی

مسٹر جناح اور مرکزی ذمہ داری کا مطالبہ

اخبار ہندو کے نامہ نگار کا بیان

خطوط جلانے کی حماقت

لاہور کے ڈاکخانوں میں آتشزنی

بمبئی میں بھی خطوط کو آگ لگادی گئی

ہوائی ڈاک کے خطوط جلادیئے گئے

لارنس کے بت کی حفاظت

سرحدی کونسل کے مسلم ارکان کی تین پارٹیاں

پشاور کے ایک مونٹ پر جرمانہ

اٹلی کے پہلوان کا چیلنج گاما پہلوان نے منظور کر لیا

میرپور کشمیر کے فسادات

آٹھ صد اشخاص کے خلاف مقدمات

سری نگر میں ہندوؤں کی ہڑتال کا اندیشہ

کشمیر میں ایک جدید پریس ایکٹ کا نفاذ

ضلع پٹنہ میں ہندو مسلم فساد

متعدد مجروح۔ دو ہندو ہلاک

ملکہ وکٹوریہ کا بت خطرہ میں

حکام کی احتیاطی تدابیر

ایک کانگریسی کارکن پولیس کی ضربات سے مجروح

ہسپتال میں تحقیقات کا حکم

مس اور مسٹر زتشی کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال کی سزا

انگلستان میں چائے کے محصول پر خطرات

مسٹر چرچل کو پاگل کا خطاب

آئرلینڈ میں حلف وفاداری کی تنسیخ کا قانون

دوسری خواندگی منظور ہوگئی

تین ماہ میں ۴۹ ہزار اشخاص گرفتار اور سزا یاب

کانگریس بحیثیت مجموعی خلاف قانون نہیں ہے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

سر مائیکل اوڈوائر کی ہندوستان دشمنی

حکومت انقلاب پسندوں سے ڈر گئی

منچوریہ میں جنگ کی آگ پھر مشتعل ہوگئی

بغاوت کو فرو کرنے کی کوشش

امریکہ میں دس لاکھ انسانوں کا خیرات پر گزارہ

سینکڑوں افراد بھوک سے ہلاک ہو رہے ہیں

انگلستان کے ساتھ معاہدہ کو منسوخ کرنیکی سعی

دارالعوام میں آئرلینڈ کی حرکت پر ہلچل

ہندوستان میں گندم کی پیداوار میں اضافہ

ایک سال میں ۲۳ ہزار ٹن کی زیادتی

آگرہ میں بم بنانے کی فیکٹری کا پتہ چل گیا

ایک ٹیکسی سے پانچ خطرناک بم برآمد ہوئے

حق رائے دہی کمیٹی کی لندن کو روانگی

[redacted]

ڈپٹی کمشنر پنجاب کا جرمانہ ایک دوکاندار سے وصول کیا
دوکاندار کی شامت

۲۸ اپریل۔ لالہ گوکل چند پریذیڈنٹ کانگریس کمیٹی کے جنہیں ڈپٹی کمشنر کو موجودہ تحریک سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۷ قانون ترمیم فوجداری چودھری محمد اسمٰعیل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے چھ ماہ قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی محلہ ستھان اندرون بھائی دروازہ آپ ایک کپڑے کی فیکٹری کے منیجر تھے۔ گذشتہ روز پولیس میاں احمد دین اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی سرکردگی میں آپ کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے محلہ نہاں میں گئی۔ اس فیکٹری کے سامنے لالہ نہال چند کی متفرق نیار کی دکان ہے۔ پولیس نے لالہ نہال چند سے کہا کہ میں گوکل چند کے رشتہ دار کا پتہ بتاؤ ورنہ گوکل چند کا جرمانہ وصول کرنے کے لئے تمہارا مال قرق کریں گے اس پر لالہ نہال چند نے کہا کہ میں نہیں جانتا گوکل چند کون ہے۔ اور اس کا کوئی رشتہ دار کہاں رہتا ہے لیکن پولیس نے کچھ نہ سنا اور لالہ نہال چند کی دوکان سے ان کا کیش بکس بجلی کا پنکھا اور ایک گھڑی کا صفر اٹھا کر لے گئی۔

ایک گاؤں میں زبردست ڈاکہ
گھر والوں کو لوٹ لیا

... اور جو کچھ وہاں ان ڈاکوؤں کے ہاتھ آیا لیکر چلتے گئے۔ ڈاکوؤں نے دو باتیں اور گھروں میں بھی اسی قسم کی کوشش کی جب وہ چلے گئے تو گاؤں والوں نے حکام پولیس کو اطلاع بھیجی اس خبر کے پہنچتے ہی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک سب انسپکٹر اور چند کانسٹبل ایک لاری میں سوار ہو کر گاؤں میں گئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی موٹر کار کے ذریعہ گاؤں میں پہنچے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ڈیڑھ ہزار روپیہ کا مال لے گئے ہیں۔

مالیات پر پورا قبضہ ہونا چاہئے
اوٹاوہ کانفرنس کے نمائندوں کو انتباہ

بمبئی ۳۰ اپریل۔ سیٹھ والچند ہیرا چند پریذیڈنٹ فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے مندرجہ ذیل مکتوب وزیر ہند صدر اوٹاوہ کانفرنس وائسرائے اور حکومت ہند کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔

اوٹاوہ کانفرنس کے جملہ ہندوستانی ڈیلیگیٹ گو غیر سرکاری افراد ہیں لیکن ان کی نامزدگی کے متعلق اس فیڈریشن کی کوئی رائے نہیں لی گئی جو کہ ہندوستان کے زیادہ سے زیادہ تجارتی و صنعتی مفاد کی نمائندگی کرتی ہے ... جب تک ہندوستان کو مؤثر مالی کنٹرول حاصل نہ ہوگا ... ہندوستان کسی وعدہ کو ایفا کرنے کے لئے اس وقت تک پابند نہ ہوگا جب تک کہ ہندوستان اپنی ضروریات کے مطابق اپنی پالیسی مرتب نہ کرے گا اس وقت تک وہ کسی وعدہ کو ایفا کرنے کے لئے پابند نہ ہوگا۔

یو۔پی کی یونیورسٹیوں میں تخفیف کی تجویز
تنخواہوں میں بھی تخفیف کی جائیگی

الہ آباد ۲۸ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت صوبجات متحدہ مہیر کمیٹی کی سفارشات کے مطابق یونیورسٹیوں میں تخفیف کا کلہاڑا چلانے والی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وائس چانسلر کی آسامیاں تنخواہ سے مستعفی کر دی جائیں گی یعنی آئندہ اعزازی وائس چانسلر مقرر کئے جائیں گے جو بلا تنخواہ کام کریں گے۔ بہت سے یونیورسٹی لیکچروں کی آسامیاں توڑ دی جائیں گی ... علی گڑھ اور بنارس کی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر اعزازی کام کرتے ہیں۔

مشتبہ بیوی کا کلہاڑے سے قتل
قتل کے بعد خودکشی کی کوشش

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ ایک ... اس کے گلے میں ایک بہلک زخم ہے ... اس کا بیان ہے کہ اس کو اپنی بیوی کی چال چلن کے متعلق کچھ شبہ تھا ... اس نے کلہاڑی سے اپنی بیوی کو ہلاک کر دیا اور اس کے بعد وہی کلہاڑی اپنے گلے میں ماری۔ پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا۔ اور ہسپتال داخل کیا اس کی حالت نازک ہے۔

ڈیڑھ سالہ لڑکی اور سانپ میں دوستی

مینی تال ۲۷ اپریل۔ ایک ڈیڑھ سالہ لڑکی اپنے مکان کے پاس باغ میں کھیل رہی تھی۔ ملازمہ لڑکی کو چھوڑ کر پھول توڑنے چلی گئی تھی جب وہ واپس آئی تو اس نے دیکھا کہ کالے رنگ کا ایک سانپ لڑکی کے پاس بیٹھا ہوا پھن پھیلا رہا ہے اور لڑکی دونوں ہاتھوں سے اس کے ساتھ کھیل رہی ہے ... یہ واقعہ پر حیرت تھا ... اور سانپ کی صورت میں کوئی غیر انسانی روح تھی۔

چھتری کے کارخانے میں ہڑتال

کلکتہ ۲۷ اپریل۔ چھتری کے کارخانے میں تین ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مزدوروں نے اجرت میں اضافہ کا مطالبہ کیا تھا جسے مالکان نے مسترد کر دیا۔ اب مزدوروں کے نمائندوں اور مالکان کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اطمینان بخش فیصلہ ہو جائیگا۔

الہ آباد میں ۴۹ اشخاص کو سزائیں

الہ آباد ۲۸ اپریل۔ آنریری مجسٹریٹ الہ آباد نے ۴۹ اشخاص کے خلاف ۱۹ اپریل کو جلوس نکالنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت کی ... قید اور ... جرمانہ کی سزا دی گئی ...

جبل پور میں خوفناک آتشزدگی
سات سو اشخاص بے خانماں

جبل پور ۲۸ اپریل۔ جبل پور میں گذشتہ ہفتہ بھی ایک ناگوار حادثہ آتشزدگی کا ہو چکا ہے جس میں سات سو آدمی بے خانماں ہو چکے ہیں ... یہ آتشزدگی ۱۹ اپریل کی شام کو ... کوئی نقصان نہیں ہوا ... نقصان ہوا۔

سینٹ پال گرجا کی عمارت کو خطرہ
زمین میں دھنس جانے کا اندیشہ

لندن ۲۵ اپریل۔ سینٹ پال کے گرجے کی عمارت کچھ مقامات سے شکستہ ہو گئی تھی اس لئے اس کی مرمت کرا دی گئی تھی اور اس طرح عمارت خطرہ سے محفوظ ہو گئی تھی لیکن اب ایک نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ گرجا کے قریب جو نئی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں ان کی گہری بنیادیں کھودی جا رہی ہیں ان کی وجہ سے گرجا کی بنیادیں زمین میں دھنس جانے کا اندیشہ ہے ... عمارت کے نقصان کا باعث ہوگا۔

ایک پروفیسر کے مکان پر ڈاکوؤں کا حملہ

فرید پور ۲۶ اپریل۔ گذشتہ شب پروفیسر ... کے مکان پر ... ڈاکوؤں نے حملہ کیا ... کتابیں اٹھا کر لے گئے ...

اسٹیشن سے بھاگے ہوئے قیدی کی گرفتاری

لاہور ۲۸ اپریل۔ اطلاع ملی ہے کہ ... اسٹیشن سے ... قیدی پولیس کی حراست سے فرار ہو گئے تھے ... ایک ایک ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا۔

حکومت کی وفاداری کا صلہ

بمبئی ۲۸ اپریل۔ حکومت بمبئی نے ... گذشتہ تحریک سول نافرمانی میں وفادارانہ خدمات انجام دینے کے سلسلہ میں عمر بھر کے لئے دس روپیہ الاؤنس مقرر کیا ہے۔

ٹپاخہ سے سات اشخاص مجروح

کلکتہ ۔۲۵ اپریل۔ کل ... ٹپاخہ کے پھٹ جانے کے باعث ۔ اشخاص مجروح ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک ... کے متعلق دو فریقوں میں تنازعہ ...

دہلی کیمپ جیل میں قیدیوں اور حکام کا اتصادم
۲۹ قیدیوں کو ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل کرایا گیا

دہلی ۲۸ اپریل۔ کیمپ جیل کے قیدیوں ... کے متعلق شکایات ... شائع ہو چکی ہیں ... چلتا ہے کہ گذشتہ شب ... قیدیوں اور حکام جیل کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا ... ڈسٹرکٹ جیل سے پچاس کانسٹبل ہتھکڑیاں لے کر بھیجے گئے۔

جھگڑے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ڈیلیگیٹوں کا فیصد تقریر ... وجہ سے حکام جیل کیمپ جیل کے ... سخت سست الفاظ بھی استعمال کئے گئے آخر اس قضیہ کا اس طرح فیصلہ کیا گیا کہ ۲۹ قیدیوں کو ہتھکڑی لگا کر ڈسٹرکٹ جیل میں منتقل کر دیا گیا۔

دہلی میونسپل کمشنر کو حکومت کا نوٹس

دہلی ۲۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت نے مسٹر جگل کشور ممبر میونسپل کمیٹی کو نوٹس دیا ہے کہ وہ اس امر کی وجہ ظاہر کریں کہ ان کی جگہ کسی دوسرے شخص کا انتخاب کیوں نہ کیا جائے۔ مسٹر جگل کشور کانگریس کمیٹی کے ڈکٹیٹر تھے اور گذشتہ جنوری میں آپ کو چھ ماہ قید بامشقت کی سزا ہوئی تھی حکومت نے قانون بلدیات پنجاب کی دفعہ ۱۷ کے ماتحت نوٹس دیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ حکومت ایسے رکن کی نشست کے لئے دوبارہ انتخاب کا اعلان کر سکتی ہے جو مسلسل کمیٹی کے جلسوں سے غیر حاضر رہا ہو۔

انقلاب پسندوں کی تلاش میں خانہ تلاشیاں

ڈھاکہ ۲۸ اپریل۔ گذشتہ تین یوم سے پولیس خاص طور پر مصروف نظر آتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کو چند انقلاب پسندوں کی تلاش ہے اس سلسلہ میں بعض مشتبہ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں جن میں زیادہ تر نوجوان شامل ہیں۔

بڑے ڈاکخانہ کے خطوط اور پیکٹ جلا دئے گئے

بنارس ۲۸ اپریل۔ گذشتہ ہفتہ شہر کے بڑے ڈاکخانہ میں خطوط جلائے جانے کا جو حادثہ پیش آیا تھا اس کے بعد پولیس کا پہرہ ڈاکخانہ پر لگا دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کے دونوں لیکسوں کے خطوط اور پیکٹ جلے ہوئے پائے گئے۔ مجرمین کا کوئی پتہ نہیں چلا ہے۔ پولیس کا پہرہ بدستور قائم ہے۔

انڈین طبی سوسائٹی کا ایک غیر معمولی جلسہ

جملہ ممبران انڈین طبی سوسائٹی کو اطلاع دیجاتی ہے کہ مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۲ء کو انڈین طبی سوسائٹی کا ایک غیر معمولی جلسہ خاص وجوہ کی بنا پر بوقت شب آٹھ بجے دفتر میں منعقد ہوگا جملہ ممبران وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں وقت کی پابندی لازمی ہے۔ فقط
محمد ذکی گوہر بھوپوی سکرٹری انڈین طبی سوسائٹی دہلی

اخبار الجمیعۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!
اسکی ہر ایک کو ضرورت ہے
امرت دھارا
خط و کتابت کا پتہ: امرت دھارا آفس لاہور

مقویات سراج عالم
آتشک سوزاک ... کی شکائتیں نابود کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہے ضرور تجربہ کریں صحت و تندرستی کی نعمت کا شاستر بالکل مفت طلب فرمائیں۔
وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا
ہزاروں کا بال کالا کر دیا ...
قیمت چار روپیہ
منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

حلفیہ بیان
... حکیم ... راولپنڈی شاہ نظر

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی
... قیمت صرف ایک روپیہ ...
پتہ مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

صوبہ سرحد کے طول و عرض میں "یوم شریعت"
محاکم شرعیہ کے قیام کیلئے مسلمانان سرحد کی بیقراری

حسب اعلان جمعیت العلماء صوبہ سرحد صوبہ کے طول و عرض میں ۱۸ اپریل کو "یوم شریعت" منایا گیا جس کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:-

پشاور - ۱۸ اپریل جامع مسجد مہابت خاں میں زیر صدارت مولانا مولوی داؤد محمد صاحب مسلمانان پشاور کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں گورنمنٹ سے محاکم شرعیہ کے قیام کا مطالبہ کیا گیا ... مدارس میں دینیات کو لازمی قرار دینے پر زور دیا گیا۔

نوشہرہ - زیر صدارت مولانا ... ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حکومت کو بتایا گیا کہ مسلمان محاکم شرعیہ اور علماء کی نمائندگی بغیر کونسل سے مطمئن نہیں ہو سکتے ...

زیارت کاکا صاحب - مسجد دربار شریف میں بصدارت مولانا عبدالحق صاحب نافع ایک عام جلسہ منعقد ہوا ...

مردان - مسلمانان مردان کا ایک عام جلسہ زیر صدارت ... شاہ صاحب ...

تخت بھائی - علاقہ ... میں جمعیت العلماء ... مولانا محمد شعیب صاحب ...

سدھوم - مولانا حبیب الرحمن صاحب کے زیر اہتمام تمام علاقہ سدھوم میں یوم شریعت منایا گیا۔

ہنگو - تحصیل چارسدہ مسلمانان ہنگو کا ایک عام جلسہ زیر صدارت ... منعقد ہوا ...

نوشہرہ - ... جمعیت العلماء کے مطالبات کی پرزور تائید کی گئی۔

کوہاٹ - جامع مسجد حاجی بہادر میں بسرپرستی جمعیۃ العلماء کوہاٹ ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں (۱) صوبہ سرحد میں محاکم شرعیہ قائم کئے جائیں (۲) کونسل میں شرعی نگران مقرر کیا جائے تاکہ کونسل میں اخلاف شرع قوانین منظور نہ ہو سکیں (۳) علماء کی رائے و رہنمائی کے حق میں توسیع کی جائے۔

بنوں - جامع مسجد قصابان میں زیر صدارت مولانا عبدالرحیم صاحب صدر جمعیۃ علماء بنوں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ...

غیر گڑھ - ...

محمد یوسف بنوری قائم مقام ناظم جمعیت العلماء صوبہ سرحد

قرآن پاک پر پتھروں کی بارش
شوکت علی زندہ باد کے نعروں کے ساتھ تقاریب قرآن خوانی پر پتھراؤ

بمبئی ۲۳ اپریل بروز جمعہ رات کو ۹ بجے مجلس احرار اسلام بمبئی کی طرف سے اس کا انتظام کیا گیا شہدائے سرحد و کشمیر اور شہید محمد دین کی مقدس ارواح کو ایصال ثواب ... قبرستان میں قرآن خوانی ہو ... قرآن خوانی کے بعد مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی ... جلسہ کے بعد مسلمان رخصت ہو کر اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ مجلس احرار اسلام بمبئی کے چند ارکان اور رضا کار جلسہ گاہ سے اسباب وغیرہ اٹھانے کیلئے وہاں رہ گئے تھے۔ یکایک چند غنڈوں نے شوکت علی زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے ...

... کیا مسلمانوں کو اس کا حق نہیں ہے کہ وہ شہدائے اسلام کے لئے قرآن خوانی کریں ... ہم امید ہے کہ مسلمانان بمبئی جلد سے جلد اس قسم کی کمینہ حرکتوں کا سد باب کریں گے۔
ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام بمبئی

مجلس احرار اسلام بمبئی کا عظیم الشان جلسہ
مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی کی فاضلانہ تقریر
جلسہ ختم ہونے کے بعد چند خلافتی غنڈوں کی شرارت

بمبئی ۲۳ اپریل مجلس احرار اسلام بمبئی کے اعلان شدہ پروگرام کے مطابق ...

بحکم سردار محمد فضل حق خاں صاحب بی۔ اے ناظم ضلع برنالہ
اشتہار بنام رسپانڈنٹان
... ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۱ ...
دستخط حاکم

کٹ پیس پارچہ بزازی
کی
پُر منافع تجارت
ہم نے نہایت رعایتی ... کٹ پیس ... ہندوستان بھر کے خریدار ...
اسپیریل ایکسپریس کمپنی بائیکلہ بمبئی

تمام جہان میں بے نظیر
مشکوٰۃ شریف مترجم ومحشی اردو
تمام درخواستیں بنام عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں

محبوب عاشق کے قدموں پر

ایک مہینہ میں عربی آجائے گی
حیرت انگیز تعلیمی ایجاد
اتالیق عربی
حافظ محمد سعید ہاشمی ... کوچہ چیلان دہلی

... فروخت طلب ہیں
گلدستہ قاسمی
مہتمم کتب خانہ قاسمی دیوبند

چار نکاح کیجئے
لطف شباب کیا ہے؟ سفوف وطلاء
... حکیم مولوی نظیر علی لکھنوی ... دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔

ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔

نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ ( ) ۔۔۔
ایک کالم ( ) ۔۔۔
چوتھائی کالم ( ) ۔۔۔
۱/۸ کالم ۔۔۔

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ مطابق ۵ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۲

معاصرین کے افکار و آراء

آویزش چین و جاپان اور روس (مدینہ)

[illegible]

کانگریس اور گورنمنٹ (الجمعیۃ)

[illegible]

بند ہر شاہد جہاں خورد و نوش
جو دستے نشاید تجزیدن بپوش

مسلمان کدھر جا رہے ہیں؟ (منبر)

[illegible]

پارلیمنٹ میں مباحثہ اور مسٹر چرچل (ملت)

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

تمام دنیا میں جواہرات کی بے قدری

۹۰ فیصدی قیمتیں کم ہو گئی ہیں

[illegible]

زہریلی گیس کو زبردست شکست

جانوں کی حفاظت کیلئے ایک نئی ایجاد

[illegible]

دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتار طیارہ

[illegible]

برطانیہ میں جرائم کی کثرت

سولہ سال کے لڑکوں اور لڑکیوں پر مقدمات

[illegible]

فنلینڈ میں امتناع مسکرات کے قانون کا خاتمہ

شراب کی دو کانوں پر مردوں اور عورتوں کا ہجوم

[illegible]

ایک عورت نے اٹھارہ ہزار پونڈ ہار دیئے

[illegible]

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ، پنکھے، چپلیاں، شلوار، سرمہ، انگوری، چاے، سبز، املی، ہیرہ، خشک میوے اور نایاب و مفرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے ... **منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور**

بواسیر و ذیابیطس

[illegible]

حافظ اقبال حسین بھٹیا ہی بھاگلپور

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی

گلستان

کا شگفتہ اردو ترجمہ ... مولانا خلیل الرحمن صاحب ... کاغذ طباعت، کتابت دلفریب ... سائز نہایت موزوں ... ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ ... تعلیم کی کتابوں ... الفاظ میں اس کے مطالعہ کی سفارش کی ہے

منیجر حافظ بکڈپو شیرانوالا گیٹ لاہور

شربت فولاد

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہی ایک قوم کی ترقی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

... سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے ... جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں ... قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب ... نے ... تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت ... اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی ... ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت ...

قرابادین مفید عام ... ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن ... نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۱۲ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ۱۲ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا ہے تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیری خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ ؎ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان بھر میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجیے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ عا علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم پنجشنبہ ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۰ ہجری

صوبۂ سرحد میں محاکم شرعیہ کا قیام

مسلمانان سرحد کا پرزور مطالبہ

صوبہ سرحد کی جمعیۃ علماء نے محاکم شرعیہ قائم کرانے کے متعلق جو تحریک جاری کی ہے اور پورے صوبہ میں اس تحریک کی جو پرزور حمایت کی جا رہی ہے اس کی تفصیلات وقتاً فوقتاً الجمعیۃ میں شائع ہوتی رہی ہیں جن سے قارئین کرام کو یہ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اس تحریک نے عام طور پر کس قدر اثر پیدا کر لیا ہے اور صوبہ سرحد کے باشندوں کا یہ مطالبہ کس حد تک رائے عامہ کے مطابق ہے۔ لیکن ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ دیکھ رہے ہیں کہ حکومت نے ابھی تک اس تحریک کی قوت کو تسلیم نہیں کیا ہے اور اس کی طرف سے کوئی اعلان ہنوز ایسا شائع ...

اس لئے صوبہ سرحد کی جمعیۃ علماء نے اپنے مطالبات میں یہ بھی رکھا ہے کہ صوبہ کی مجلس مقننہ میں آئندہ کوئی قانون ایسا پیش نہ ہونا چاہئے جو شریعت اسلامیہ کے منافی ہو اور صرف ان ہی مسودات قانون کو منظوری حاصل ہونی چاہئے جو اصولاً و کلیتاً اسلام کے مطابق ہوں۔ ظاہر ہے کہ یہ مطالبہ پہلے مطالبہ سے بھی زیادہ ضروری ہے اور جب تک اس کی طرف سے اطمینان نہ ہو کہ ایک خالص اسلامی صوبہ میں جو قوانین بنائے جائیں گے وہ اسلام کے مطابق ہوں گے ...

(۱) صوبہ سرحد میں برطانوی عدالتوں کے بجائے محاکم شرعیہ کے قیام کی جد وجہد۔
(۲) مروجہ قوانین کے بجائے اسلامی قانون رائج کئے جانے کی سعی۔
(۳) مروجہ نظام تعلیم کے بجائے اسلامی نصاب تعلیم کو رائج کرنے کی کوشش۔
(۴) اس امر کی جد وجہد کہ صوبہ کی مجلس وضع قوانین میں صرف ایسے مسودات قانون منظور کئے جائیں جو اصولاً و کلیتاً شریعت اسلامی کے مطابق ہوں۔

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر مرغ وغیرہ کے اقسام سے جو پرند حلال ہیں انہیں بعد ذبح کرنے کے گرم پانی میں اس غرض سے کچھ دیر تک چھوڑ دیں تاکہ کھال اور پر وغیرہ با سانی اتاری جاسکے۔ گرم آب میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں۔ اس صورت میں کوئی قباحت ہے یا نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس صورت سے اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ اس کے جسم میں اور مقام ذبح پر جو خون لگا رہ گیا ہے پانی میں ڈال دیں تو وہ خون اس میں جذب ہو گیا اس لئے حرام ہو گا۔ چونکہ خون حرام ہے۔ کیا یہ صحیح ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا بالکتاب۔

(۲) مشرکین کے ساتھ کھانا پینا مواکلت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

(۱) پرند جانور کو ذبح کرنے کے بعد جبکہ ٹھنڈا ہو جائے اس غرض سے کہ پر اور کھال وغیرہ آسانی سے اتر جاویں گرم پانی میں ڈال دینا جائز ہے۔

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

اس کی وجہ سے اور ایسی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی اور حکام کو ایسے اختیارات مل جائیں گے جو آزادی کے ساتھ فریضۂ حج کی ادائیگی میں حائل ہوں گے۔ ہمیں افسوس ہے کہ حج کمیٹی نے اپنی تحقیقات کے دوران میں جن سوالات کی فہرست شائع کی تھی ان میں معلمین پر اس قسم کی قیود کے متعلق کوئی سوال نہ تھا ورنہ اسی موقع پر حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند اور دیگر اکابر علماء اس قسم کی پابندیوں کی سخت مخالفت کرتے اور حکومت کو پہلے ہی سے یہ معلوم ہو جاتا کہ یہ راستہ جس پر وہ چلنا چاہتی ہے خطرناک ہے۔ ہم عنقریب اس سلسلہ کے دیگر مسودات قوانین پر بھی تفصیلی بحث کریں گے۔

رنگون کے ایک مسیحی رسالہ کی توبہ

رنگون کے ایک مشن ہائی اسکول سے جس کا نام سینٹ گیبریل ہائی اسکول ہے ماہوار میگزین شائع ہوتا ہے۔ اس میگزین کی دسمبر کی اشاعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کی گئی تھیں اور ایک مضمون نگار نے انتہائی دریدہ دہنی اور کمینگی کے ساتھ سیرت نبوی کے متعلق اس قسم کے واقعات شائع کرائے تھے جو سراسر کذب و افترا اور شر انگیزی و فتنہ پروری پر مبنی تھے۔ اس مضمون کے خلاف جمعیۃ علماء صوبہ برما نے پرزور احتجاج کیا اور رنگون ...

[illegible]

میونسپل کمیٹی توجہ کرے

دہلی میونسپلٹی کے متعلق جہاں اور بہت سی شکایات سنی جاتی ہیں وہاں ایک شکایت یہ بھی ہے کہ اس کا محکمہ حفظان صحت ان اشیاء خوردنی پر پوری طرح احتساب نہیں کرتا جو بازاروں میں فروخت کی غرض سے آتی ہیں ...

[illegible]

خلافت کمیٹی کا انتخاب

مقامی خلافت کمیٹی کے انتخابات کی تاریخ ۱۵ اپریل مقرر کی گئی تھی اور اس تاریخ ...

[illegible]

حاجیوں کے تیسرے جہاز کی جدہ سے روانگی

ساڑھے گیارہ سو حجاج کی مراجعت

حاجی عبد الغنی صاحب صدر حج کمیٹی کراچی نے بذریعہ تار مطلع فرمایا ہے کہ حاجیوں کا تیسرا جہاز "جہانگیر" ساڑھے گیارہ سو حجاج کو لے کر ۲۰ اپریل کو جدہ سے کراچی کو روانہ ہو گیا ...

[illegible]

حج کے متعلق "قیود"

آج کی اشاعت میں ہم کسی دوسری جگہ پر وہ مسودہ قانون درج کر رہے ہیں جو جمعیۃ مقننہ میں حج کے متعلق معلمین کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کرنے اور ان کے لئے لائسنس جاری کرنے کے متعلق پیش ہو رہا ہے ...

[illegible]

زائرین بیت اللہ کے متعلق جمعیۃ مقننہ میں جدید مسودات قانون

"معلمین" کے لئے لائسنس حاصل کرنے کا لزوم

خلاف ورزی کرنیوالوں کو تین ماہ کی قید اور جرمانہ

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

آج کی ڈاک میں ہمیں تین مسودات قانون موصول ہوئے ہیں جنہیں جمعیۃ مقننہ میں پیش کیا جا چکا ہے اور جو اب ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کر دئے گئے ہیں۔ ان تینوں مسودات کا تعلق حج کمیٹی کی رپورٹ سے ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مسودات مذکورہ بالا کمیٹی کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے حکومت نے پیش کئے ہیں۔ ہم ان مسودات میں سے ایک مسودہ درج ذیل کرتے ہیں اور اس پر اداریہ میں اظہار خیال بھی کریں گے۔ باقی مسودات کو آئندہ بالترتیب پیش کیا جائیگا۔

ہرگاہ کہ ان اشخاص کی سرگرمیوں پر ضبط قائم کرنا ضروری ہے جو برطانوی ہند میں مسلم زائرین حجاز کو امداد دینے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:-

عنوان، وسعت اور آغاز

[illegible]

تعریفات

[illegible]

معطل کرنے کا اختیار

دفعہ ۹۔ لائسنس دینے والے افسر کو اختیار ہو گا کہ وہ کسی معلم کو جس پر ایسا الزام لگایا گیا ہو جو ثابت ہو جانے کی صورت میں دفعہ ۸ کے ماتحت سزا کے قابل ہو ماتحت تک کے لئے معطل کر دے جب تک کہ الزام کی تفتیش مکمل نہ ہو ...

[illegible]

لائسنس کے بغیر کام کرنے کی سزا

دفعہ ۶۔ اگر کوئی ایسا شخص جس کے پاس معلم کا لائسنس نہیں ہے کسی معاوضہ پر یا کسی انعام کی امید میں اپنے دوست یا رشتہ دار کے علاوہ کسی زائر کو زیارت سے تعلق کسی معاملہ میں ہدایات دیتا ہے یا اس کی امداد کرتا ہے یا اپنے آپ کو ہدایات دینے یا امداد کرنے کے لئے پیش کرتا ہے تو ایسا شخص سزائے قید کا مستحق ہو گا جس کی میعاد تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا اس پر جرمانہ کیا جائے گا جو دو سو روپیہ تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

نیت کے متعلق قرینہ

دفعہ ۷۔ اگر کسی عدالت میں کسی ایسے شخص کا مقدمہ پیش ہو جس نے دفعہ ۶ کے ماتحت جرم کیا ہو اور عدالت کو یہ معلوم ہو جائے کہ ملزم نے کسی زائر کو جو اس کا رشتہ دار یا دوست نہیں ہے ہدایت کی ہے یا امداد دی ہے یا اپنے آپ کو ہدایت یا امداد کے لئے پیش کیا ہے اور کوئی معاوضہ دئے جانے کا ثبوت نہ ہو تو عدالت یہ قرینہ سمجھ سکتی ہے کہ ملزم نے جو کچھ کیا ہے وہ انعام کی امید میں کیا ہے۔

خلاف ورزی شرائط کی سزا

دفعہ ۸۔ اگر کوئی لائسنس یافتہ معلم ان شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتا ہے جو اس کے لائسنس کے لئے ضروری ہیں تو وہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہو گا جو دو سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

البتہ اگر کوئی ایسا لائسنس ہو گا جو مذکورہ قوانین کے ماتحت منظور کیا گیا ہو اور مذکورہ تاریخ سے بالکل قبل جائز ہے تو وہ لوکل گورنمنٹ کی مقرر کردہ مدت کے لئے اسی طرح جائز ہو گا گویا کہ قانون ہذا کے ماتحت منظور کیا گیا ہے اور اس مدت کے ختم ہونے کے بعد ختم ہو جائے گا۔

نقشہ

تنسیخ قوانین

(ملاحظہ ہو دفعہ ۱۳)

حصۂ اول متعلق قوانین صوبۂ بمبئی

سال	شمارہ	مختصر عنوان	وسعت تنسیخ
۱۸۸۷ء	دوم	قانون تحفظ زائرین ۱۸۸۷ء	وہ حصہ جو منسوخ نہیں کیا گیا
۱۹۱۵ء	پنجم	ترمیم قانون تحفظ زائرین بمبئی ۱۹۱۵ء	تمام و کمال

حصۂ دوم متعلق قوانین صوبۂ بنگال

سال	شمارہ	مختصر عنوان	وسعت تنسیخ
۱۸۹۶ء	اول	قانون تحفظ زائرین اسلام ۱۸۹۶ء	وہ حصہ جو منسوخ نہیں کیا گیا
۱۹۲۹ء	دوم	ترمیم قانون تحفظ زائرین اسلام بنگال ۱۹۲۹ء	تمام و کمال

دنیا کا خاتمہ کس طرح ہو گا؟

قیامت کیلئے پیشگوئی

ڈاکٹر رابرٹ برونگ لکھتا ہے کہ کون کہہ سکتا ہے کہ دنیا کا خاتمہ کب ہو گا۔ ممکن ہے آج رات کو ہی قیامت آجائے لیکن اس سوال کا جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں جانتا۔ میرے ہمسایہ میں ایک عورت رہتی ہے اس نے پیشین گوئی کی تھی کہ ۲۴ مارچ ۱۹۳۲ء کو دنیا فنا ہو جائے گی۔ جب میں نے ۲۴ مارچ کو اس سے کہا کہ پیشگوئی غلط نکلی تو اس نے جواب دیا کہ دنیا ۲۴ مارچ کو ہی ختم ہو چکی مگر تمہارا دماغ اس قدر مادی ہے کہ تمہیں اس کا احساس نہ ہو سکا۔

ہر زمانہ کے انسانوں نے اس معاملہ میں قیاس آرائیاں کی ہیں ان جملہ قیاسات کو ایک جگہ جمع کر کے مسٹر جیفری ڈیٹس نے کتابی صورت میں شائع کر کے ان پر تبصرہ کی ہے۔

زمین کے فنا ہونے کے ... قسم کے امکانات ہیں جو ذیل میں درج ہیں:-

(۱) کسی سیارے سے تصادم۔

[illegible]

(۳) پانی میں خشکی کا ڈوب جانا اور سمندر کا تمام کرۂ ارض پر پھیل جانا۔
(۴) پانی کا غائب ہو جانا جیسی کہ چاند میں حالت ہے اور شاید مریخ کا بھی یہی حال ہے۔
(۵) چاند کسی روز زمین پر آ پڑے یا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر بکھر جائیں۔
(۶) آفتاب ٹھنڈا ہو جائے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ زمین آبادی کے قابل نہ رہے۔
(۷) آتش فشاں پہاڑوں سے زہریلی گیس برسے۔
(۸) کوئی شخص ذرہ کے توڑنے میں کامیاب ہو جائے اور اس سے اس قدر توانائی نکلے کہ زمین کی ہر شے ریزہ ریزہ ہو جائے۔
(۹) یا آئندہ جنگ یا متعدد جنگوں میں نوع انسان کا خاتمہ ہو جائے۔
(۱۰) حد سے زیادہ سردی یا حد سے زیادہ حرارت زمین پر پیدا ہو جائے۔
(۱۱) زمین کے اندر برقی طاقتیں ہر وقت سرگرم عمل ہیں ممکن ہے کہ کسی وقت زمین کا گولہ شق ہو جائے۔
(۱۲) زمین کا کوئی حصہ ٹوٹ کر ایک نیا چاند بن جائے۔

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیں۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

امام یمن کا مکتوب سلطان ابن سعود کے نام

تمام عربی سلطنتوں کو اتحاد کی دعوت

یمن کا ایک اخبار مظہر ہے کہ امام یحیٰی والی یمن نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں اولاً والی حجاز و نجد کا شکریہ ادا کیا ہے اور سلطان کے تدبر اور دور اندیشی کو سراہا ہے۔

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جامۂ مبارک

ایک عرب کا حیرت انگیز دعویٰ

[illegible]

دمشق میں ایک مفید تحریک کا آغاز

نادار طلبا کی تعلیم کا انتظام

[illegible]

بیروت میں عرب خواتین کا اجتماع

[illegible]

کردی بغاوت کو فرو کرنے کیلئے اتحاد ثلاثہ

[illegible]

افریقہ میں کیا ہو رہا ہے؟

مسلمانوں کو غافل کرنے کے لئے عیسائیوں کا پروپگنڈا

ایک عرب مبلغ کے چشم دید حالات

افریقہ کے مبشروں میں ایک مدت سے عیسائیوں نے تبلیغ کا جال پھیلا رکھا ہے اور وہ بہت حد تک کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ ایک عرب مبلغ جو دس سال سے افریقہ کے ریگستانوں میں خاموش تبلیغ کے فرائض انجام دے رہے ہیں ...

[illegible]

اطالوی اور فرانسیسی مظالم کا اعتراف

ایک فرانسیسی مصنف کی حق گوئی

[illegible]

عراق میں ۳ ہزار سال قبل کا مجسمہ

صلیب پرستی کا نظریہ کہاں سے ماخوذ ہے

[illegible]

مصری حدود پر اطالوی سپاہ سے جنگ

طرابلس کے مفرور مجاہدین پر یورش

[illegible]

دار الحکومت

خلافت کمیٹی صوبۂ دہلی کے سالانہ انتخابات

ضروری کارروائی کیلئے ایک سب کمیٹی کا تقرر

جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ

حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علماء ہند

دہلی جیل میں ملاقات

ڈیلی گیٹوں کے مقدمات کی سماعت

فہرستیں مرتب کرلی گئیں

دہلی شہر میں کانگریسی تحریک

پنڈت مدن موہن مالویہ ۔ مولانا عبد اللہ اور دیگر اشخاص کی رہائی

سات سو اشخاص پر مقدمات چلائے جائینگے

مولانا مولوی محمد صدیق صاحب کو نو ماہ کی سزا

حضرت مولانا حافظ عبد الحلیم صاحب صدیقی کی تشریف آوری

تحریک سول نافرمانی کی مذمت

باشندوں کو کلکٹر احمد آباد کا انتباہ

کانگریسی ڈیلی گیٹ رہا کئے جا رہے ہیں

تیسری گول میز کانفرنس کا انعقاد

فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ کب ہوگا؟

تیسری گول میز کانفرنس

فرقہ وارانہ مسئلہ کا تصفیہ

کانگریس مالی مشکلات کی ذمہ دار نہیں ہے

تجارتی جلسہ میں مسٹر جیکسن کی تقریر

سرحد میں آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ

نئی کونسل میں پیش ہونے والی قرار دادیں

انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈر کا اعلان

ضلع پشاور کے متعدد مواضعات پر جرمانے

انتخابات میں مداخلت کرنیکا الزام

ریوالور کے سلسلہ میں ایک مسلمان کی گرفتاری

والیان ریاست کے ایک جلسہ کا انعقاد

نئے آئین میں ریاستوں کی حیثیت پر بحث

بمبئی ۹ مارچ اپریل ۔ چیمبر آف پرنسز کے نئے صدر ہز ہائی نس جام صاحب آف نوانگر نے دفعتاً ہندوستانی والیان ریاست کا ایک ضروری جلسہ ۸ مئی کو طلب کیا ہے ۔ یہ جلسہ دہلی میں یا بمبئی میں منعقد ہوگا ۔ اور بحث کا اصلی موضوع یہ ہوگا کہ نئے دستور اساسی میں ہندوستانی ریاستوں کی حیثیت کیا ہونی چاہیے ۔

یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند اور برطانوی کیبنٹ کے درمیان فیڈرل آئین سے پہلے ضروری آئینی اصلاحات نافذ کرنے کی امکانی صورتوں پر بحث ہو رہی ہے ۔

یہ امر والیان ریاست کے اس جلسہ میں طویل گفتگو ہوگی اس سے ظاہر ہے کہ جلسہ ایک ہفتہ تک جاری رہے گا ۔ ہز ہائی نس بھوپال اور ہز ہائی نس بھاولپور ۱۲ مئی کو انگلستان جا رہے ہیں ۔ ہز ہائی نس جام صاحب کا پروگرام ابھی معلوم نہیں لیکن امید کی جاتی ہے کہ والیان ریاست کے جلسہ کے بعد آپ وائسرائے سے ملاقات کریں گے اور چونکہ آپ کی صحت اچھی نہیں ہے اس لئے مئی کے آخر میں انگلستان جائیں گے ۔

بمبئی میں ایک اشتراکی کی گرفتاری

روسی خطوط کی برآمدگی

راجہ پالن نامی ایک اشتراکی کو گذشتہ ہفتہ کے دن چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس سے ایک سال قید بامشقت کی سزا دیدی گئی ۔ کیونکہ اس نے نیک چلنی کے لئے ایک سال کی ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا ۔

ڈپٹی انسپکٹر چودھری نے اپنے بیان کے دوران میں بتایا کہ ملزم کو ۲ اپریل کو گرفتار کیا گیا تھا اس نے اپنا نام راجہ پالن بتایا لیکن گواہ کے خیال میں ملزم کا صحیح نام یہ نہیں ہے ۔ ڈپٹی انسپکٹر نے یہ بھی بیان کیا کہ جو شہادتیں اس کے پاس ملزم کے خلاف ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک مشہور اشتراکی ہے اور ابھی حال میں ماسکو سے آیا تھا ۔ مقامی اشتراکیین نے اس کے پاس جو خطوط بھیجے تھے وہ پکڑے جا چکے ہیں ۔ نیز ملزم شہر کے اشتراکیین کے ساتھ گھومتا ہوا کئی جگہ دیکھا گیا ہے اور ہندوستان کے مختلف اشتراکیین کے مابین ذریعہ خط و کتابت کا کام دے رہا تھا ۔

فوج کے آٹھ دستوں کو ہندوستانی بنایا جائیگا

سپہ سالار افواج کی سفارش منظور

شملہ ۳۰ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ افواج ہند کے ایک سالہ آٹھ دستوں کو ہندوستانی بنانے کے متعلق جو تجویز کمانڈر انچیف نے پیش کی تھی وہ منظور کر لی گئی ہے ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ افواج کے تمام پانچوں دستوں کو ہندوستانی بنایا جائیگا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گھوڑ سوار فوج کی تیسری رجمنٹ بھی ہندوستانی بنائی جائیگی اس وقت سات گروہ ایسے ہیں جن میں پانچ یا چھ دستے ہیں ۔ اس طرح عنقریب آٹھ دستے ہندوستانی بن جائیں گے ۔

بلوہ شوپیاں کے مقدمہ کا فیصلہ

گلینسی کمیشن کی سفارشات پر عدم اطمینان

افیونیوں کی تعداد بڑھانیکی کوشش

محکمہ آبکاری کا خسارہ پورا کرنیکی سعی

ہندوستان سے افیوں کی برآمد میں کمی

حکومت کو ۳۰ لاکھ پونڈ کا خسارہ

فرقہ وارانہ نیابت کی ناکامی

بنگال مسلم لیگ کا بیان

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدناپور پر ریوالور کے چھ فائر

ایک بنگالی حملہ آور کی افسوسناک حرکت

مسٹر پڈی کے جانشین ہسپتال پہنچ کر انتقال کر گئے

کلکتہ یکم اپریل ۔ مدناپور ضلع بنگال میں جہاں ایک سال پیشتر مسٹر پڈی کو ہلاک کیا گیا تھا ، ایک اور ظالمانہ کارروائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جو مسٹر پڈی کے جانشین تھے ان پر ایک بنگالی نے ریوالور کے چھ فائر کئے جس سے آپ کو سخت کاری زخم لگے ۔ مسٹر ڈگلس ایک جلسہ کی شرکت کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ آفس میں تشریف لے گئے تھے جب آپ وہاں سے واپس ہونے لگے تو ایک بنگالی نے آپ پر ریوالور سے حملہ کیا اور یکے بعد دیگرے چھ فائر کئے جس کے باعث مسٹر ڈگلس کی کلائی اور سینہ میں سخت زخم آئے ۔

”بجلی کا انتقام“

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اعزہ سے وائسرائے کی ہمدردی

بیس اشخاص گرفتار کر لئے گئے

آئرش پارلیمنٹ میں حلف وفاداری کی تنسیخ

مسودہ کی دوسری خواندگی منظور ہوگئی

حکومت برطانیہ کو تنبیہ

اکالیوں کی طرف سے بدیشی کپڑوں پر پکٹنگ

پولیس کی نگرانی میں خطوط کو جلانیکی سعی

ڈھائی کروڑ بیکاروں کی تعداد

پونہ سے خان عبد الغفار خاں کے صاحبزادہ کا اخراج

۱۹۱۵ء کے سازشیوں کو رہا کیا جائیگا؟

امپیریل بنک لاہور میں گولی چل گئی

شنگھائی میں بم پھینکنے کا واقعہ

زخمیوں میں سے ایک زخمی کی ہلاکت

مسٹر چیمبرلین کیطرف سے استعفی کی دھمکی

دار العوام میں کانگریس اور گاندھی جی کا ذکر خیر

کانگریس اور حکومت میں کس طرح سمجھوتہ ہو سکتا ہے؟

”ہندوستان میں وزیر اعظم کی پالیسی ناکام ثابت ہوگی“

اشتراک عمل

ہندوستان میں روسی مظالم

کانگریس پر الزام

ہندوستان اور برطانیہ میں جنگ

دھولیا جیل سے سو آدمی رہا کر دئے گئے

کلکتہ وار کونسل کے کیمپ پر پولیس کا چھاپہ

چینیوں اور جاپانیوں میں زبردست جنگ

دو سو آدمی ہلاک ہوئے

دہلی کے ہوٹلوں کی ابتر حالت

بسکٹ۔ نان پاؤ اور مٹھائی کی فروخت میں ڈاکہ

دہلی جو تمام ہندوستان میں ایک مشہور اور تاریخی شہر کے علاوہ ہندوستان کا دار الحکومت بھی ہے اس میں مسافروں کے لئے قطعاً کوئی آرام نہیں۔ ذیل کی شکایات اس قدر عام ہیں کہ بچہ بچہ ان سے واقف اور نالاں ہے اور جب تک دہلی میونسپلٹی اس طرف توجہ نہ کرے اس وقت تک ان کا ازالہ نہیں ہوسکتا۔

(۱) دہلی کے عام ہوٹلوں کی حالت نہایت خطرناک ہے۔ روٹی۔ سالن اور دیگر سامان خورد و نوش اس قدر گراں ہیں کہ ایک مسافر صحیح معنوں میں دہلی آکر لٹ جاتا ہے۔ ...

ریلوے تار کاٹنے والا گروہ گرفتار

ملزمان کو تار گلاتے ہوئے گرفتار کیا گیا

کانپور ۲۸ اپریل۔ کانپور اودہ اناؤ کے اضلاع میں ریلوے ٹیلیگراف کے تار کاٹنے کے جو متعدد واقعات پیش آئے تھے۔ پولیس ان کی سرگرمی کے ساتھ تفتیش کر رہی تھی بالآخر صبح پولیس نے تار کاٹنے والا گروہ کا سراغ لگا لیا۔ سید ممتاز حسین سب انسپکٹر پولیس نے ڈپٹی کے پڑاؤ میں ایک خفیہ مقام پر چھاپہ مارا اور ملزمان کو تار پگھلاتے ہوئے گرفتار کر لیا کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس کئی سیر تانبے کے تار موجود تھے۔ اس سلسلہ میں اہم انکشافات کی توقع کی جاتی ہے۔

گلینسی کمیشن کی سفارشات کیخلاف پروپیگنڈہ

ہندوؤں کی طرف سے ایک منظم جماعت کا قیام

سری نگر ۲۹ اپریل۔ مسٹر کاشی ناتھ بمقابلہ گلانسی کمیٹی کی سفارشات کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے پہلے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ نے ایک مکتوب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام روانہ کیا ہے کہ گلینسی رپورٹ کی سفارشات جن کا ہندوؤں سے تعلق ہے اس وقت تک عملی جامہ پہنایا نہ جائے جب تک۔ ان کے جملہ مطالبات پورے نہ کئے جائیں۔

ہندوستان سے برما کی علیحدگی

لنکاشائر کے لئے ایک نئی منڈی

لندن ۲۹ اپریل۔ اخبار مارننگ پوسٹ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ برما میں جدید دستور اساسی نافذ ہونے والا ہے جس کی رو سے برما ہندوستان سے علیحدہ ہو جائے گا۔ ...

ڈی۔ اے وی کالج کا ایک ملازم گرفتار

خطوط جلانے کی سعی کا الزام

وزیر ہند پر ایک لاکھ روپیہ کا دعوی۔

ہائی کورٹ نے پانچ ہزار روپیہ کی سفارش کی

پستول اور مصالحہ پکڑا گیا

پولیس نے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا

ڈاکٹر ٹیگور کا ورود اصفہان

نصف شب کے وقت سرخ اشتہارات کی تقسیم

برما میں باغیوں کی قاتلانہ سرگرمیاں

چار ماہ میں ڈکیتی اور قتل کی وارداتیں

روس میں نئے پریسوں کا قیام

ایک لاکھ پونڈ پر ایک کمپنی کو ٹھیکہ

پولیس اور مسکرات کی تجارت کرنے والوں کا مقابلہ

پولیس پر چھرہ سے حملہ کرنے کی سعی

ناگپور ۲۹ اپریل۔ دمرہ میں پولیس نے منشیات کی ناجائز تجارت کرنے والے گروہ کے ایک آدمی کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے جب اس گروہ کی جائے قیام پر حملہ کیا تو ایک آدمی نے چھرے سے حملہ کرنا چاہا۔ بڑی دیر تک پولیس اور ان لوگوں کے درمیان جنگ ہوتی رہی بالآخر پولیس نے غلبہ پالیا باقی فرار ہو گئے۔ صرف ایک آدمی گرفتار کیا جاسکا۔ اس کے پاس سے ۱۲ سیر چرس برآمد ہوئی۔

کردستان میں دو ہوابازوں کی گرفتاری

لندن ۲۸ اپریل۔ شاہی قوت پرواز کے دو ہوابازوں کو کردوں نے گرفتار کر لیا۔ دونوں ہوا باز مجبوراً شمالی کردستان میں اترے تھے۔ لیکن کردوں نے ان کو گرفتار کر کے اپنے خیموں میں محبوس کر دیا۔

برطانوی پارلیمنٹ اور قانون حلف وفاداری

لندن ۲۸ اپریل پارلیمنٹ کے سامنے حلف وفاداری کے قانون میں ترمیم کے لئے جو مسودہ پیش کیا گیا تھا وہ ۲۔ آراء کے مقابلہ میں ۹۲ آراء سے مسترد کر دیا گیا۔

انجمن تحفظ ناموس شریعت کے ممبران کا انتخاب

مورخہ ۲۲ اپریل کو بوقت ۸ بجے شام انجمن تحفظ ناموس شریعت کے ممبران کمیٹی کا عبد اللہ خاں کے مکان میں جلسہ ہوا۔ از سر نو عہدہ داران کا انتخاب ذیل ہوا۔

صدر:۔ مولانا مولوی محمد حیات صاحب

نائب صدر:۔ حاجی احمد دین صاحب جوشی

سکرٹری:۔ اللہ بخش گوگا خیل

بعدہٗ باتفاق رائے یہ پاس ہوا کہ آج شب کو ایک بھاری جلسہ میدان حافظ جال میں منعقد کیا جاوے جس میں شہیدان پشاور کے جلوس کا پروگرام پبلک کو بتلایا جائے۔

چنانچہ اسی رات ۹ بجے میدان حافظ جال میں ایک بڑا بھاری جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی محمد حیات صاحب منعقد ہوا۔ ہندو مسلم کثیر تعداد میں تھے۔ حاضرین کو جلوس کے پروگرام کے متعلق آگاہ کیا گیا۔ کل وقت ٹھیک پانچ بجے شام کے بازار قصہ خوانی میں سے جلوس نکالا جاوے گا بڑا بازار گھومتا ہوا چھوٹا بازار میں سے ہو کر کمپنی باغ میں جلسہ منعقد کیا جاوے گا۔ اور شہیدان پشاور کی سوانح حیات دہرائی جاویں گی۔

(نامہ نگار)

تمام جہاں میں بے نظیر

مشکوٰۃ شریف مترجم و محشی اردو

پتہ صاف اور خوشخط تحریر کریں

تمام درخواستیں بنام عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں

ہفتہ روزہ

اخبار تنظیم اہلحدیث روپڑ

"تنظیم اہلحدیث" علماء اور عوام سب کے لئے یکساں طور پر مفید اور ضروری ہے۔ چندہ سالانہ صرف تین روپے ہے۔ نمونہ مفت طلب کیجئے۔

منیجر تنظیم اہلحدیث روپڑ ضلع انبالہ

کٹ پیس پارچہ بزازی کی پُرمنافعہ تجارت

ہم سے نہایت رعایتی ہول سیل نرخوں پر ولائتی کٹ پیس ٹکڑہ جات و پارچہ بزازی ہندوستان بھر کے خریدار منگاتے ہیں اس موسم کا تازہ چالان کا مال نہایت اعلیٰ اور دلکش ڈیزائن کا آگیا ہے کم سے کم سرمایہ والے واقف ناواقف سب یکساں گھر بیٹھے معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پردہ نشین مستورات بھی نہایت اچھی طرح سے اس کام کو کر سکتے ہیں ہماری یکصد روپیہ کی گانٹھیں جن میں کئی قسم کا مال ہوگا۔ فوراً منگائیں۔ ذاتی ضروریات اور اپنے اہل و عیال کی پوشیدنی کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل طلب کریں۔ اور معقول فائدہ اٹھائیں چوتھائی رقم پیشگی آنی لازمی ہے مال گاڑی کا پورا کرایہ اور پارسل ہم دیں گے۔

ہم ہر قسم کے برساتی کوٹ (Water Proof) جن کی قیمت ۸/۶ روپیہ۔ ۹/۔ ۱۱/۔ ۱۳/۔ اور ۱۵ روپیہ سے لے کر نہایت اعلیٰ زنانے مردانے ۸/۳۲ روپیہ تک کے ہیں۔ اور لڑکوں کے ۲۶ و ۲۶ تا ۴۲ انچ لمبائی والوں کی قیمت ۸/۶ و ۸/۱۲ تا ۱۹ روپیہ علی الترتیب ہے جلد آرڈر دیکر منگوائیں سال نہایت عمدہ ہوگا آزمائش شرط ہے۔ کوٹ کے آرڈر کے ہمراہ سینے کا ناپ اور لمبائی ضرور آنی چاہئے۔

المشتہر

امپیریل ایکسپریس کمپنی بائیکلہ بمبئی ۸

مقویات سراج عالم

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

عربی رسالہ الضیاء (لکھنؤ) کا اجراء

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست

آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

مدت سے دل متمنی اور آنکھیں مشتاق تھیں کہ سرزمین ہند سے جہاں سب سے زیادہ تعداد میں فرزندان اسلام آباد ہیں، ایک عربی رسالہ اشاعت پذیر ہو تاکہ وہ ہندوستان اور ممالک اسلامیہ کے درمیان رشتہ اتحاد و ارتباط قائم کر سکے اور عربی زبان و ادب کی توسیع و اشاعت کی اہم خدمت بھی انجام دے۔ ...

سید یحییٰ حسن ندوی

مصنوعی ٹانگیں بنانے میں ایک ہندوستانی کا کمال

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

نیٹ بہراپن

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

مرقع علم و فن کا آئینہ میں ہوس تجارت کا عصا مفلس کے حق میں غنی کو عیش کا نقشا

دو صد روپے ماہوار کمانیکا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام۔ ماہوار باتصویر رسالہ

دلربا

منیجر رسالہ دلربا بریم گلی لاہور

جوتش کا چمتکار

جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

پنڈت جوتش کاریالیہ۔ لاہور

حلفیہ بیان

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اکسیر جذام

یہ وہ علیہ نظیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کر کے بہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کر کے کھائیں چار چھ ہفتہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے اگر پھوڑا نکل آیا ہے تو ہفتہ عشرہ ہی میں سوکھنے لگ جاتا ہے۔

قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھٹیاہی بھاگلپور

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی

گلستان

کا شگفتہ اردو ترجمہ نثر کا نثر میں اور نظم کا نظم ملاحظہ فرمائیں جو مولانا خلیل الرحمن صاحب سابق ایڈیٹر الخلیل بجنور کی سحر طرازی کا بہترین نمونہ ہے

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ

ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

منیجر حافظ بکڈپو شیراں والا گیٹ لاہور

سنا ٹوجن سے تمام کمزوریاں دور ہوتی ہیں

SANATOGEN

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود

احمد متقی برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ کوچہ چیلان دہلی

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں

محبوب عاشق کے قدموں پر

فضل شاہ عامل پوسٹ بکس ۱۴۵ دہلی

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

روزنامہ / سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ … شش ماہی … سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ … شش ماہی

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ ہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم … ۵ … ۹ … ۱۳

۱۶ … ۲۰ … ۲۴ … ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) …

نصف صفحہ …

ایک کالم …

½ کالم …

¼ کالم …

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۳

معاصرین کے افکار و آراء

ایک اہم قومی مسئلہ (ہند)

ہمارے خیال میں مسلمانوں کی سیاسی پستی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ دولتمند مسلمان قومی کام کو ضروری خیال نہیں کرتے جب تک یہ صورت حال باقی رہے گی مسلمان آگے بڑھ نہیں سکیں گے۔ برخلاف مسلمانوں کے ہندو اس حقیقت سے واقف ہوگئے ہیں اور اپنے قومی کارکنوں کی ہر طرح مدد کر رہے ہیں پنڈت مدن موہن مالویہ اور دوسرے بکثرت ہندو لیڈر اپنی معیشت کے لئے فکر کرنے پر مجبور نہیں ہیں ان کی قوم نے انہیں مستغنی کر دیا ہے اور وہ اطمینان و دلجمعی کے ساتھ مفید اسکیمیں بناتے رہتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان دولتمند بھی اس معاملہ کی اہمیت محسوس کریں اور قومی کارکنوں کی ایک ایسی جماعت پیدا کریں جو اپنی روزی کی طرف سے بے فکر ہو اور اُس کا قومی خدمت کے سوا کچھ کام نہ ہو۔

ظاہر ہے تمام کارکنوں اور مفکروں کے خیالات یکساں نہیں ہو سکتے۔ لازمی طور پر اُن کے نتائج بحث مختلف ہونگے اور وہ قوم کے سامنے جدا جدا راہیں پیش کرینگے مفکرین کا یہ اختلاف خیال، قومی زندگی کے لئے مضر نہیں مفید ہے، بحث و تمحیص ہی سے حقیقت پیدا ہوتی ہے، اور بحث و تمحیص، اختلاف خیال ہی کی صورت میں ممکن ہے …

کسی حد تک ہمیں بھی اس سے اتفاق ہے … ان حالات کے ہوتے ہوئے اگر ایک طرف سیاسی انجمنوں کا فرض ہے تو دوسری طرف حکومت کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ دونوں کا فرض ہے کہ وہ اس کے لئے کام کریں اور بیکاری کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔

باہمی خانہ جنگی کی بنیاد (ملت)

سول اینڈ ملٹری گزٹ کی تازہ اشاعت میں اس کے مسلم سیاسی مضمون نگار نے ایک چھوٹا سا شذرہ صوبہ سرحد میں آنریبل صاحبزادہ سر عبدالقیوم کے تقرر پر لکھا ہے …

والیسرائے کا عزم انگلستان؟

خوشخبری!

وزیر ہند کا عجیب جواب

انقلاب پسند کیوں ہیں

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

… لیکن مسلمانوں نے جس طرح اپنی تاریخی عظمت کو پامال کیا ہے وہ ایک دردناک داستان ہے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو ان کی تاریخ سے روشناس کیا جائے اور ان عظیم الشان کارناموں کی یاد تازہ کی جائے … اسلئے کارکنان الجمعیۃ نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ صفحہ اول کے دو کالموں کو اسلامی تاریخ کے جواہر پاروں سے مزین کیا جائے … ذیل کا مضمون اس سلسلہ کی پہلی قسط ہے۔ وعلی اللہ توکلنا۔ (ادارۂ الجمعیۃ)

اسلام کے فرزندوں کا جوش جہاد

والکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ!

جنگ و معرکہ کا بازار عنقریب گرم ہونے والا ہے اور کفار عرب نے متفق ہو کر مسلمانوں کے استیصال کے لئے پورا عزم کر لیا ہے …

آنحضرتؐ: اچھا آئندہ کسی موقعہ پر تمہارا خیال رکھا جائے گا۔

دوسرا بچہ: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے ابوسلمہ کو تو شریک کیا، حالانکہ ان کی عمر مجھ سے زیادہ نہیں ہے۔

آنحضرتؐ: وہ تم سے زیادہ مضبوط اور طاقتور ہیں، جنگ میں ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

بچہ: اگر طاقت کا سوال ہے تو ان سے میری کشتی لڑا کر دیکھ لیجئے اگر میں نے ان کو پچھاڑ دیا تو پھر آپ کو میرا نام بھی شامل کرنا پڑیگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دلیل سے مجبور ہو کر فرمایا کہ اچھا دونوں کشتی لڑو …

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی کرنا ہی علم نوازی اور قدردانی کا ثبوت دیجئے۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری) شہدی، یزدی، کلاہ، پنکھے، چپلیاں، نسوار، سرکہ انگوری، چائے سبز اصلی میوے خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

… منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

… قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

خالص کیسٹر آئل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg. Co: (India) Post Box 88 Kirachi

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث جمع ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب آلہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب آلہی سے خوف دلاکر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد … دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں احادیث صحیح ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد … اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریباً ختم ہے ہر مسلمان گھرانے میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے … دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ بھی دواؤں کو خراب کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے …

قرابادین مفید عام کا ہر اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ ہر دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز … اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ … علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اسکو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ … علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ … علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ … علاوہ محصولڈاک …

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم دوشنبہ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۵ ہجری

دستور سازی
خطرناک غلطیوں کا امکان

فرنچائز کمیٹی جو لارڈ لوتھین کے زیر صدارت کام کر رہی تھی اپنی رپورٹ تیار کر چکی ہے اور گزشتہ ہفتہ اس رپورٹ پر دستخط بھی کر دئے گئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے سے خیال کیا جاتا تھا رپورٹ متفقہ نہیں ہے بلکہ تین اراکین نے مستقل اختلافی نوٹ لکھے ہیں اور باقی حضرات نے جا بجا جزوی امور سے اختلاف کیا ہے اور ضمنی طور پر اپنی رائیں علیحدہ لکھی ہیں۔ اس طرح یہ ...

دوسری بات مرکزی ذمہ داری کے متعلق ہے۔ جہاں تک ہم نے گول میز کانفرنس کے دونوں اجلاسوں کی کارروائی کو پڑھا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ آئندہ دستور اساسی میں مرکزی ذمہ داری کے متعلق حکومت قطعی وعدہ کر چکی ہے اور وزیر اعظم برطانیہ کی تصریحات اس باب میں بالکل واضح ہو چکی ہیں اس لئے اب اس کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ہے کہ جو ...

...

سیاسی اضطراب

تمام دنیا اس وقت سیاسی اضطراب میں مبتلا ہے۔ ہندوستان کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ چین اور جاپان کی جنگ اور اس کے متعلقات کو ہم روزانہ اخبارات میں دیکھتے رہتے ہیں۔ مرکزی یورپ کی حکومتیں جن مالی مشکلات میں مبتلا ہیں اور ان کا حل تلاش کرنے کے لئے پریشان پھر رہی ہیں۔ اب آج کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس میں روسی نسٹ جماعت کے ایک فرد نے فرانسیسی صدر پر گولی سے حملہ کیا اور اس کی حالت خطرناک ہے۔ اس کا سبب بھی سیاسی بتایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بین الاقوامی سیاسیات سے اس کا تعلق ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم صدقی پاشا پر بم پھینکا گیا ... ہر جگہ ایک اضطراب اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور دنیا موجودہ حالات سے ہرگز مطمئن نہیں ہے۔ اگر گزشتہ تاریخ کے تجربات کوئی اہمیت رکھتے ہیں اور ان کی بنا پر آئندہ کے متعلق کوئی پیشینگوئی کی جا سکتی ہے تو ہم کہیں گے کہ ہمیں اس عالمگیر بے چینی میں کسی زبردست انقلاب کے آثار نظر آ رہے ہیں اور صاف معلوم ہو رہا ہے کہ دنیا آہستہ آہستہ اس تباہی کی طرف جا رہی ہے جس کے بعد اسے ایک مرتبہ پھر صراط مستقیم نظر آئے گا اور وہ سمجھے گی کہ اس نے تہذیب و تمدن اور سیاسیات و اقتصادیات کا جو موجودہ نظام قائم کیا ہے وہ نسل انسانی کے لئے سراسر تباہ کن اور ہلاکت آفرین ہے اور اطمینان و مسرت کا کوئی دوسرا ہی راستہ ہے جو اس سے بالکل مختلف ہے۔

دار العلوم میرٹھ کی امداد

ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ مدرسہ دار العلوم میرٹھ کی امداد کے لئے وہ اپیل درج کر رہے ہیں جو مولانا محمد مبارک حسین صاحب محمود ناظم مدرسہ کی جانب سے شائع کی گئی ہے اور جس میں مسلمانان ہند کو ایک دینی و مذہبی خدمت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ ... ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اہل خیر حضرات جن کے سامنے دینی تعلیم کی ضرورت و اہمیت موجود ہے اور جو اس قسم کی مذہبی خدمات میں پیش پیش رہتے ہیں اس موقع پر مدرسہ دار العلوم کی امداد فرمائیں گے۔

آرڈیننسوں کا مستقبل

دستوری مسئلہ کے ساتھ ساتھ ایک مسئلہ یہ بھی زیر بحث آ رہا ہے کہ موجودہ آرڈیننسوں کی مدت ختم ہو جانے کے بعد حکومت کیا کرے گی۔ ہندوستان اور انگلستان کے اخبارات میں اس پر بہت کچھ بحث کی جا رہی ہیں اور خبر رساں ایجنسیوں کے نامہ نگاروں نے بھی مختلف خیالات آرائیاں کی ہیں۔ ...

حوادث و احکام

استفتاء

...

مولانا ابو القاسم محمد حفظ الرحمن صاحب
ڈکٹیٹر مرکزی جمعیۃ علماء ہند باشرطہ رہا کرنے گئے

الانوار و الجمعیۃ

...

اسمبلی حج کمیٹیوں کے متعلق جدید مسودہ قانون
حکومت کو نامزدگی اور تغیر و تبدل کے اختیارات

(ترجمہ مخصوص برائے الجمعیۃ)

ہر گاہ کہ مسلمان زائرین کی امداد کے لئے جو حجاز جاتے ہیں حاجیوں کے خاص بندرگاہوں میں کمیٹیوں کے قیام کی ضرورت ہے اس لئے حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

مختصر عنوان، وسعت اور آغاز

دفعہ ۱۔ (۱) اس قانون کا نام حج بندرگاہ کمیٹیوں کا قانون ۱۹۳۲ء ہے۔

(۲) یہ قانون فی الحال صرف صوبہ بمبئی اور صوبہ بنگال پر حاوی ہے مگر گورنر جنرل با اجلاس کونسل کو یہ اختیار ہے کہ وہ گزٹ آف انڈیا میں اعلان کرنے کے بعد کسی دوسرے ساحلی صوبہ پر بھی اس کو نافذ کر دیں۔

(۳) یہ دفعہ فوراً نافذ العمل ہوگی اور اس قانون کی باقی دفعات ان صوبوں میں جن پر کہ یہ قانون حاوی ہے اس تاریخ پر نافذ ہوں گی جو گورنر جنرل با اجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا میں اعلان کے ذریعہ مقرر کریں گے۔

تعریفات

دفعہ ۲۔ بشرطیکہ کوئی چیز متن یا سیاق و سباق کے اندر منافی موجود نہ ہو اس قانون میں ...

کی ایک فہرست شائع کرے گی جو انتخاب، نامزدگی یا کو آپشن کے ذریعہ رکن ہوں گے۔

اگر کوئی کمیٹی کسی رکن کا انتخاب یا کو آپشن نہ کرے گی تو اس کا یہ فعل لوکل گورنمنٹ کو اس امر سے باز نہ رکھ سکے گا کہ وہ نامزدگیاں کرے یا ضمن ہذا کے مطابق اراکین کی فہرست شائع کر دے۔

کسی جدید کمیٹی کے اراکین کی فہرست اس وقت تک شائع نہ ہو سکے گی جب تک کہ اس کمیٹی کے اراکین کی فہرست کو جس کی جگہ جدید کمیٹی لے رہی ہے شائع ہوئے تین سال نہ گزر جائیں۔

عہدہ کی مدت

دفعہ ۸۔ (۱) اگر پورٹ حج کمیٹی کا کوئی رکن اپنے عہدہ کی بنا پر نامزد کیا جائے گا تو جو شخص اس عہدہ پر فائز ہوگا وہ اس وقت تک کمیٹی کا رکن رہے گا جب تک کہ لوکل گورنمنٹ کوئی دوسری ہدایت نہ کرے۔

...

پورٹ حج کمیٹیوں کا قیام

جدید کمیٹیوں کی تشکیل

پورٹ حج کمیٹیوں کی ترکیب

کمیٹیوں کی ترکیب کے متعلق قواعد

صدر اور نائب صدر

قواعد متعلق صدر و نائبین صدر

پورٹ حج کمیٹی کی ترکیب کو بدلنے کا اختیار

نامزدگی، انتخاب اور کو آپشن

(باقی آئندہ)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ایک جدید امریکن بائبل
شاہ جیمس بائبل میں اصلاح اور ترمیم کی کوشش

امریکن سٹینڈرڈ بائبل کمیٹی کے صدر (ڈین لوتھر ویگل) نے اعلان کیا ہے ... مزید فرمایا کہ شاہ جیمس بائبل کا ترجمہ ۱۶ انگریز اسکالروں کی زیر نگرانی اور ۴۸ ماہرین کی امداد سے ... ہوا تھا ... بائبل کے اختلافات امریکن سٹینڈرڈ ایڈیشن میں موجود ہیں جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی تھی۔

ڈین ویگل نے فرمایا کہ ترتیب بائبل میں موجودہ تحریر کے مطابق مزید اصلاحات کی ضرورت ہے ... شاہ جیمس بائبل کو موجودہ انگریزی میں بغیر محاورات کا لحاظ کئے منتقل کر دے۔

دنیا کا ایک عظیم الشان اخبار
"نیوز آف دی ورلڈ" کی ۲۵ لاکھ اشاعت

"نیوز آف دی ورلڈ" دنیا کا نہایت مشہور اخبار ہے۔ آج کل اس کی اشاعت ۲۵ لاکھ ہے۔ ...

یہودیوں کی وہم پرستی
نجات پانے کیلئے ایک عظیم الشان کشتی کی تیاری

امریکہ کے یہودی علماء کا خیال ہے کہ ۱۹۴۰ء میں طوفان نوح کی طرح ایک عالمگیر طوفان آنے والا ہے جو تمام دنیا کو غرقاب کر دے گا اس لئے انہوں نے ایک بہت بڑی کشتی تیار کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ ...

امریکہ میں ایک قدیم ہرم کی دریافت

...

۱۹۳۲ء کے لئے فلموں کی تیاری
دلچسپ اعداد و شمار

...

افغانستان میں حفظ قرآن کریم کا شوق
ہرات کے دار الحفاظ میں امتحان

... (اصلاح)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حجاز ریلوے کو واگزاشت کرانے کی کوشش
مؤتمر حجاز کے انعقاد کی تجویز

دمشق کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ حجاز ریلوے کو فرانس اور انگلستان کے غاصبانہ تصرف سے بچانے کے لئے حجاز میں ایک مؤتمر کے انعقاد کی تجویز زیر غور ہے۔ حجاز ریلوے کے مسئلہ سے تمام مسلمان متعلق ہیں اور مصر، فلسطین، شام، حجاز، عراق و یمن کے نمائندوں کو اطلاع دیدی گئی ہے کہ وہ کانفرنس کی شرکت کیلئے تیار رہیں اور ایسا لائحہ عمل سوچ کر لائیں جو حجاز ریلوے کو آزاد کرا سکے۔ حجاز ریلوے ایک اسلامی وقف ہے مگر جنگ عظیم کے دوران میں اس پر فرانس نے تسلط جما لیا تھا۔

ایک مصری ملحد کی سرکاری خدمت سے معزولی
ڈاکٹر طٰہٰ حسین کو الحاد پھیلانے کی سزا

...

ٹرکی میں ہوائی جہازوں کا کارخانہ
یہ کارخانہ یورپ سے مستغنی کر دے گا

...

فلسطین میں مزید یہودیوں کو آباد کرنے کی کوشش

...

حیفا میں ایک زبردست عالم کا انتقال

... انا للہ و انا الیہ راجعون۔

...

ایک عرب فلسفی کا ورود امریکہ

...

والئ حجاز کے سوانح حیات

...

عراق کا نیا سکہ

...

دار الحکومت

سکرٹری خلافت کمیٹی کے نام مجلس انتخابات کا مکتوب
آخری اقدام سے قبل صلح کی کوشش

مولانا نور الدین صاحب بہاری چوتھے ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو نوٹس
چوبیس گھنٹے کے اندر دہلی چھوڑ دینے کا حکم

دہلی ۸ مئی۔ آج شب کے دس بجے سید اقبال شاہ صاحب سب انسپکٹر انچارج تھانہ فیض بازار معہ پولیس کے دفتر جمعیۃ علمائے ہند کے چوتھے ڈکٹیٹر حضرت مولانا نور الدین صاحب بہاری کو چیف کمشنر دہلی کا نوٹس دیا جس کا مضمون حسب ذیل ہے:-

نوٹس

حضرت مولانا نے نوٹس کی تعمیل سے انکار کیا اس لئے پولیس دفتر جمعیۃ علمائے ہند کے دروازہ پر نوٹس چسپاں کر کے چلی گئی۔

کشمیر میں قانون مطابع کے بعد تین اور قوانین کا نفاذ
وزیر اعظم اور کسٹم افسروں کو وسیع اختیارات

سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی
دہلی کے ایک ہندو پر مقدمہ

مقدمہ سازش چھپرا کا فیصلہ
دس اشخاص کو طویل میعادی سزائیں

بنگال اور آسام میں طوفان باد و باراں
بڑی گیند کے مانند اولوں کی بارش
۲۴ اشخاص ہلاک متعدد مجروح

سیٹھ رنچھوڑ لال کا احمد آباد کو تبادلہ

"لینن اور گاندھی" کی تلاش

حضرت مفتی صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کی ملاقات
دونوں حضرات خوش و خرم ہیں

سیٹھانی کے قتل کا مقدمہ

جامع مسجد دہلی میں جلسہ

دہلی جیل سے ۴۰ مزید اشخاص کی رہائی

مزید ڈیٹینیوں کی رہائی

بمبئی اور احمد آباد میں گاندھی ڈے
۵۷ اشخاص گرفتار کرلئے گئے

پکٹنگ کا مقابلہ کرنے والا بل مسترد
پنجاب کونسل کے صدر کا رولنگ

حلف وفاداری منسوخ ہوگیا

کشمیر میں ہندو لیڈروں کی گرفتاری
گلینسی رپورٹ کے خلاف مظاہرہ کا انجام

سورت اور کلکتہ میں چند کتابوں کی ضبطی
چار اشخاص کی گرفتاری

کمشنر اجمیر پر حملہ کیوں کیا گیا؟
عدالت میں کمشنر اجمیر کی شہادت

دہلی میں گوردوارہ ڈے پر گرفتاریاں
چھ خواتین اور نو رضاکاروں کی گرفتاری

دہلی میں خطوط کو آگ لگانے کی وبا
لیٹر بکسوں پر پولیس کا پہرہ

دہلی کے قریب ایک مہاجن کے مکان پر ڈاکہ
مہاجن کا قتل اور لوگوں پر گولیوں کی بارش

قتل و خونریزی ہندوستان کیلئے زیادہ مضر ہوگی
رائٹر کے نمائندہ سے مسٹر لانسبری کا بیان

بنگال کے علاوہ تمام جگہ امن ہے
دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

چینی نمائندہ کے مکان پر طلباء کی یورش
چینی جاپانی معاہدہ کے خلاف اظہار ناراضگی

چینی حکومت اور منچوریہ کا تصفیہ
لارڈ لٹن کی رپورٹ شائع ہوگئی

چین اور جاپان کے درمیان عارضی صلح
معاہدہ پر جانبین کے دستخط ہوگئے

وزیر اعظم صدقی پاشا پر بم
ایک شخص ہلاک اور تین شدید مجروح

ترکی میں نوٹ کی جگہ نقرئی سکہ کا رواج

دو سو برہنہ مرد اور عورتوں کا جلوس

ممالک متحدہ امریکہ کو نصف ارب پونڈ کا خسارہ
بے روزگاروں کے امدادی فنڈ بھی خالی ہوگئے
قرضہ کی اسکیم اور ربڑ کی درآمد پر ٹیکس

نو سال بعد ہندوستان آزاد ہو جائیگا
برطانیہ کو مشکلات کا سامنا
علم الافلاک کے ماہرین کی پیشگوئی

مرزاپور کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ
پانچ اشخاص کو پھانسی کی سزا

پارسی خاتون سے ایک مسلمان کی شادی
شادی سے پہلے خاتون کا قبول اسلام

تحریک کشمیر کا دوبارہ اجراء
سیالکوٹ میں ۱۲ مرد اور عورتوں کی گرفتاری

حقوق انتخاب کی کمیٹی
ایوان کی تقسیم اور جداگانہ انتخاب پر خاموشی

ایک مجسٹریٹ کے گھر پر بم

ہندوستان کو صوبجاتی آزادی فوراً دیدی جائیگی
شرائط کی تکمیل کے بعد وفاقی حکومت

گورنروں کی کانفرنس کے انعقاد کی تردید
ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

سول نافرمانی کے سلسلہ میں کل گرفتاریاں
ہندوستان کے تمام صوبوں کے اعداد و شمار

لاہور میں گرفتاریوں کی کل تعداد
جرمانوں میں پندرہ ہزار روپیہ وصول کیا گیا

سابرمتی جیل سے اخلاقی قیدیوں کی رہائی

لارنس کے بت کو توڑنے والے سکھوں کا مقدمہ
بت کو توڑنے سے ایک ہزار روپیہ کا نقصان

سکندر آباد کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ
آٹھ مسلمانوں کی سزا بحال رہی

مسٹر ڈگلس کے دوسرے قاتل کی تلاش
حکومت کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کا انعام

صدر جمہوریہ فرانس پر گولیوں کے فائر
مسٹر ڈومر کی تشویشناک حالت

وزیر اعظم کی آنکھ کا اپریشن

کانپور کے فرقہ وارانہ فساد کے ایک مقدمہ کا فیصلہ
قتل کے الزام سے تین مسلمانوں کی بریت

چودھری افضل حق صاحب کو ایک سال قید اور جرمانہ کی سزا

مالٹا کی عدالتوں میں دو زبانوں کا رواج

کراچی سکھر اور شکارپور میں خطوط کو تباہ کرنے کی سعی

دارالحکومت

سکرٹری خلافت کمیٹی کے نام مجلس انتخابات کا مکتوب
آخری اقدام سے قبل صلح کی کوشش

دہلی ۶ مئی - صوبہ خلافت کمیٹی دہلی کے انتخابات کے سلسلہ میں عام اراکین کی جانب سے جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کا اجلاس جناب غلام محمد صاحب کے دفتر واقع کوچہ تابل عطار میں گذشتہ شب بوقت نو بجے منعقد ہوا۔ حسب ذیل حضرات شریک تھے۔

دہلی میں گوردوارہ ڈے پر گرفتاریاں
چھ خواتین اور نورضا کاروں کی گرفتاری

دہلی میں خطوط کو آگ لگانے کی وبا
لیٹر بکسوں پر پولیس کا پہرہ

دہلی کے قریب ایک مہاجن کے مکان پر ڈاکہ
مہاجن کا قتل اور لوگوں پر گولیوں کی بارش

مولانا نورالدین صاحب بہاری چوتھے ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو نوٹس
چوبیس گھنٹے کے اندر دہلی چھوڑ دینے کا حکم

دہلی ۶ مئی ۔ آج شب کے دس بجے سید اقبال شاہ صاحب سب انسپکٹر انچارج تھانہ فیض بازار معہ پولیس کے دفتر جمعیۃ علمائے ہند کے چوتھے ڈکٹیٹر حضرت مولانا نورالدین صاحب بہاری کو چیف کمشنر دہلی کا نوٹس دیا جس کا مضمون حسب ذیل ہے:-

نوٹس

چونکہ چیف کمشنر دہلی کو اس امر کا اطمینان ہے کہ آپ مولوی نورالدین صاحب بہاری کے خلاف امرجنسی پاور آرڈی ننس ۱۹۳۲ء کی دفعہ ۴ (۱) کے ماتحت کاروائی کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں۔ اس لئے آپ کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ اس نوٹس کے وصول ہونے کے بعد چوبیس گھنٹے کے اندر صوبہ دہلی سے چلے جائیں اور پھر واپس نہ آئیں۔ یہ حکم کسی آئندہ نوٹس تک یا آرڈی ننس کے اختتام تک قائم رہے گا۔ اس حکم کی خلاف ورزی پر آرڈی ننس کی دفعہ ۲۱ کے ماتحت دو سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوسکتی ہیں۔

حضرت مولانا نے نوٹس کی تعمیل سے انکار کیا اس لئے پولیس دفتر جمعیۃ علمائے ہند کے دروازہ پر نوٹس چسپاں کرکے چلی گئی۔

سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی
دہلی کے ایک ہندو پر مقدمہ

مقدمہ سازش چھپرا کا فیصلہ
دس اشخاص کو طویل میعادی سزائیں

سیٹھ رنچھوڑ لال کا احمد آباد کو تبادلہ

"لینن اور گاندھی" کی تلاش

حضرت مفتی صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کی ملاقات
دونوں حضرات خوش و خرم ہیں

(۱) حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب - (۲) حضرت مولانا احمد سعید صاحب (۳) حضرت مولانا احمد علی صاحب - (۴) حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی (۵) حضرت مولانا داؤد غزنوی صاحب (۶) حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب جالندھری (۷) حضرت مولانا عبدالماجد صاحب دہلوی۔ (نامہ نگار)

سیٹھانی کے قتل کا مقدمہ

جامع مسجد دہلی میں جلسہ

دہلی جیل سے ۸ مزید اشخاص کی رہائی

مزید ڈیلی گیٹوں کی رہائی

کمشنر اجمیر پر حملہ کیوں کیا گیا؟
عدالت میں کمشنر اجمیر کی شہادت

کشمیر میں قانون مطابع کے بعد تین اور قوانین کا نفاذ
وزیر اعظم اور کسٹم افسروں کو وسیع اختیارات

ریاست کشمیر میں جدید قانون مطابع کے ساتھ ہی ساتھ تین دیگر قوانین کا بھی نفاذ ہوگیا ہے۔ پہلا قانون "تعزیرات ریاست" امینڈمنٹ ریگولیشن ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ اس قانون کی رو سے ہر وہ شخص مستوجب سزا ہوگا جو رعایا کے کسی فرقہ کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچانے یا پہونچانے کا ارادہ کرے۔

بنگال اور آسام میں طوفان باد و باران
بڑی گیند کے مانند اولوں کی بارش
۲۲ اشخاص ہلاک متعدد مجروح

بمبئی اور احمد آباد میں گاندھی ڈے
۵۷ اشخاص گرفتار کرلئے گئے

پکٹنگ کا مقابلہ کرنے والا بل مسترد
پنجاب کونسل کے صدر کا رولنگ

کشمیر میں ہندو لیڈروں کی گرفتاری
گلینسی رپورٹ کے خلاف مظاہرہ کا انجام

سورت اور کلکتہ میں چند کتابوں کی ضبطی
چار اشخاص کی گرفتاری

حلف وفاداری منسوخ ہوگیا

لارنس کے بت کو توڑنے والے سکھوں کا مقدمہ
بت کو توڑنے سے ایک ہزار روپیہ کا نقصان

ممالک متحدہ امریکہ کو نصف ارب پونڈ کا خسارہ
بے روزگاروں کے امدادی فنڈ بھی خالی ہوگئے
قرضہ کی اسکیم اور ربڑ کی درآمد پر ٹیکس

قتل و خونریزی ہندوستان کیلئے زیادہ مضر ہوگی
رائٹر کے نمائندہ سے مسٹر لانسبری کا بیان

سکندر آباد کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ
آٹھ مسلمانوں کی سزا بحال رہی

ہندوستان کو صوبجاتی آزادی فوراً دیدی جائیگی
شرائط کی تکمیل کے بعد وفاقی حکومت

نو سال بعد ہندوستان آزاد ہوجائیگا
برطانیہ کو مشکلات کا سامنا
علم الافلاک کے ماہرین کی پیش گوئی

بنگال کے علاوہ تمام جگہ امن ہے
دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

مسٹر ڈگلس کے دوسرے قاتل کی تلاش
حکومت کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کا انعام

چینی نمائندہ کے مکان پر طلباء کی یورش
چینی جاپانی معاہدہ کے خلاف اظہار ناراضگی

گورنروں کی کانفرنس کے انعقاد کی تردید
ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان

صدر جمہوریہ فرانس پر گولیوں کے فائر
مسٹر ڈومر کی تشویشناک حالت

چینی حکومت اور منچوریہ کا قضیہ
لارڈ لٹن کی رپورٹ شائع ہوگئی

وزیر اعظم کی آنکھ کا اپریشن

مرزا پور کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ
پانچ اشخاص کو پھانسی کی سزا

سول نافرمانی کے سلسلہ میں کل گرفتاریاں
ہندوستان کے تمام صوبوں کے اعداد و شمار

اجمیر مارواڑ ۱۷۵ - آسام (صرف ۳۰ اپریل تک) ۹۰۰ - بنگلور ۱۱ - بنگال ۹۱۵۱ - بہار و اڑیسہ (۲۳ اپریل تک) ۵۹۸۰ - صوبجات متوسط ۱۳۰۲ - کورگ ۹۰ - دہلی ۱۱۵۰ - مدراس ۱۸۵۰ - صوبہ سرحد (جنوری سے ۱۷ اپریل تک) ۴۲۵ - پنجاب ۱۳۹۶ - صوبجات متحدہ ۸۸۸۵ - بمبئی (۲۸ اپریل تک) ۷۵۳۲

میزان کل ۵۰۲۰۶

پارسی خاتون سے ایک مسلمان کی شادی
شادی سے پہلے خاتون کا قبول اسلام

چین اور جاپان کے درمیان عارضی صلح
معاہدہ پر جانبین کے دستخط ہوگئے

کانپور کے فرقہ وارانہ فساد کے ایک مقدمہ کا فیصلہ
قتل کے الزام سے تین مسلمانوں کی براءت

تحریک کشمیر کا دوبارہ اجراء
سیالکوٹ میں ۱۲ مرد اور عورتوں کی گرفتاری

وزیر اعظم صدقی پاشا پر بم
ایک شخص ہلاک اور تین شدید مجروح

چودھری افضل حق صاحب کو ایک سال قید اور جرمانہ کی سزا

لاہور میں گرفتاریوں کی کل تعداد
جرمانوں میں پندرہ ہزار روپیہ وصول کیا گیا

حقوق انتخاب کی کمیٹی
ایوان کی تقسیم اور جداگانہ انتخاب پر خاموشی

مالٹا کی عدالتوں میں دو زبانوں کا رواج

ترکی میں نوٹ کی جگہ نقرئی سکہ کا رواج

کراچی، سکھر اور شکارپور میں خطوط کو تباہ کرنے کی سعی

ایک مجسٹریٹ کے گھر پر بم

دو سو برہنہ مرد اور عورتوں کا جلوس

سابرمتی جیل سے اخلاقی قیدیوں کی رہائی

مسلمانان سہارنپور کا جلسۂ عام

جمعیۃ علماء ہند کے ارکان کی گرفتاری پر مبارکباد

۹ مارچ ۳۲ء کو ایک جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں بسر کردگی ڈکٹیٹر صاحب مجلس ماتحت جمعیۃ العلماء ہند منعقد ہوا جس میں جناب حافظ عبد الغفار صاحب آزاد نے ایک پرمغز تقریر فرمائی اور مسلمانوں کو تلقین کی کہ اپنے بھائی جلا ہوں کے ہاتھ کا بنا ہوا کپڑا استعمال فرمادیں اس کے بعد حسب ذیل تجویزیں پیش کی گئی جو بالاتفاق پاس ہوئی۔

مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان جلسہ جناب حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری و سزایابی پر اور جناب حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب ڈکٹیٹر سیوم جمعیۃ العلماء ہند اور مولانا عبد اللہ صاحب بہاری رکن جمعیۃ العلماء ہند اور مولانا حافظ نصیر احمد صاحب کراچی والے اور دیگر صاحبان رضاکاران جمعیۃ کی گرفتاری پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے اور ان کی خدمات کا اعتراف کرتا ہے فقط

محمد یسین سابق نائب سکرٹری مجلس ماتحت جمعیۃ العلماء ہند سہارنپور

آپ سید ہونے کے علاوہ دیندار اور متدین عالم ہیں۔ نیز جمعیۃ علمائے افغان کے نائب ناظم ہیں۔ پہلے دفعہ بھی آپ سرحدی ریگولیشن دفعہ ۴۰ کے ماتحت تین سال قید بامشقت کے لئے جیل جاچکے ہیں۔ مگذہبی اور ملکی خدمت کی وجہ سے تقریباً ایک سال قید کاٹنے کے بعد رہا کردئے گئے۔ اب کی دفعہ بھی آپ اسی دفعہ کے ماتحت تین سال قید بامشقت کاٹ رہے ہیں۔ آپ کوسی کلاس میں رکھا گیا ہے۔ اگرچہ کئی دفعہ آپ کے اور دیگر علمائے اسلام کی نسبت سی کلاس میں رکھنے کے خلاف آواز اٹھائی جاچکی ہے مگر وہ صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ ممکن ہے کہ نئی سرحدی لیجسلیٹو کونسل کے نئے ممبران رہنمایان دین کی اس بے عزتی کے خلاف حکومت کو کوئی نوٹس دیں۔ اب سنا گیا ہے کہ مولانائے موصوف دردشکم کی وجہ سے ہسپتال میں ہیں پہلے بھی کئی دفعہ آپ اس مرض میں مبتلا ہوچکے ہیں مولانا کو چونکہ پرانا امیر کا مرض ہے۔ اس لئے خراب غذا کی وجہ سے آپ پر دردشکم عود کرآتا ہے۔ حکام جیل کو مولانا کی صحت کے متعلق خصوصیت سے توجہ رکھنی چاہئے۔

خلیل الرحمن اوتمان زئی۔ تحصیل چارسدہ

ناظم جمعیۃ علمائے افغان

۴۳ بندوبست کرکے ساڑھے تین ہزار روپیہ ڈگری دار کو دیکر تین ماہ کی مہلت مل گئی تھی اب دو ہزار روپیہ باقی ہیں۔ پانچ سو روپیہ کا اور بندوبست کیا گیا ہے نیز دیڑھ سو روپیہ کی اپیل ہے۔ عزیزان مدرسہ اب بہت نازک حالت میں ہیں خطرہ ہے کہیں بیکس طلبہ مدرسہ موجودہ بے سروسامانی کی حالت میں بے خانماں اور برباد نہ ہوجاویں۔ ۹ مئی ۱۹۳۲ء تک روپیہ داخل ہوگا۔ فدایان اسلام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مال کی قربانی فرماکر روح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کریں اور طلبہ دارالعلوم مہمان رسول اللہ صلعم پر اپنے ایثار کا ثبوت دیں تمام معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جن کی فہرست آئندہ نام وار اخبارات میں شائع کریں گے۔ اخبار انقلاب لاہور، اخبار الجمعیۃ دہلی۔ اخبار مدینہ بجنور۔ عصر جدید کلکتہ کا خاص طور پر شکر گذار ہیں۔ کہ انہوں نے ہماری اپیل کو شائع فرماکر امداد بہم پہنچائی اور آئندہ امید ہے۔ کہ اپیل کو شائع فرماکر بھی ممنونیت کا موقع عطا فرمائیں گے۔

محمد مبارک حسین محمودی ناظم مدرسہ دارالعلوم میرٹھ جامع مسجد

جمعیۃ علماء افغان کے نائب ناظم کوسی کلاس

مولانا عبد اللہ شاہ صاحب ماڈارہ کی شخصیت کسی مزید تعارف کی محتاج نہیں ہے

ناظم تبلیغ قرآنی کلکتہ کا سفر پشاور

سرحدی مسلمانوں کی تباہ حالی کی دردناک داستان

مولانا قاری محمد عنایت علی صاحب اعزیر یل کو دہلی سے فرنٹیر میل پشاور تشریف لے گئے تھے مولانا موصوف کے اس سفر کا مقصد یہ تھا کہ صوبہ سرحد کے مظلوم مسلمانوں پر بہادر ٹوٹے ان کی تحقیق کی جائے۔ ... خلافت پہونچے ارکان خلافت سے گذشتہ واقعات جو الفرمن انس میں معلوم ہوئے۔ ایک روز بعد ایک آفریدی سے ملاقات ہوئی یہ صاحب عالم بھی تھے اور نہایت خوش اخلاق اور پکے مجاہد معلوم ہوتے تھے اسلام کا سچا پر ستار ... جذبہ ان کے چہرہ سے عیاں تھا شجاعت و بہادری ان کے لفظ لفظ سے ٹپک رہی تھی مولانا ایک گاؤں میں پہونچے یہ علاقہ تو گورنمنٹ کاہی ہے لیکن چونکہ آجکل ملحق ہے اس لئے اکثر آفریدی حکومت کے علاقہ میں آتے جاتے رہتے ہیں اس گاؤں میں چند آفریدیوں سے ملاقات ہوئی ان کی بیکسی ان کا موجودہ افلاس نہایت قابل رحم ہے۔

گذشتہ جنگ میں وہ اپنے قریب قریب تمام مویشیوں کو نمبر دار کھاکر ختم کرچکے ہیں ... ان کی موجودہ تباہ حالی جو مولانا نے اپنی چشم دید دیکھی ہے وہ تحریر سے باہر ہے ...

اعلان

طبیہ کالج دھلی

طلبہ وطالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ آیورویدک یونانی طبی کالج۔ قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے کوشش فرمائیں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے۔ ہمارا نیا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دھلی

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملاواحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک علمی نسخہ قوت کا عطا فرمایا ہے ...

معجون مددگار غدود

... اسٹنٹ سکرٹری دفتر رسالہ نظام المشائخ کوچہ چیلان دہلی

مجنوب عاشق کے قدموں پر

... فضل شاہ عامل پوسٹ بکس ۳۷ دھلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

مقویات سراج عالم

آتشک، نگرہ گولیاں، قبض اور بد ہضمی خون اور منی کی خرابی، ولکی جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نا بود کرکے ...

طاقت عطار کی ہے مزور تجربہ کریں صحت تندرستی کی قیمت کا تماشا ہاتھ پاؤں کی بیماری مفت طلب فرماویں

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

جوتش کا چمتکار

جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

... پنڈت جوتش کاریالا لاہور

مدرسہ دارالعلوم میرٹھ دارالطلبہ

مہمان خانہ رسول اللہ صلعم بچاؤ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... منیجر نگار پنشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

دو صد روپے ماہوار کمانیکا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ

دلبر

... منیجر رسالہ دلبر پریم گلی لاہور

کٹ پیس پارچہ بزازی

کی

پرمنافع تجارت

... امپیریل ایکسپریس کمپنی بائیکلہ بمبئی

تمام جہان میں بے نظیر

مشکوٰۃ شریف مترجم ومحشی اردو

... تمام درخواستیں بنام عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر آنی چاہئیں

وزیر ہند کے اعلان پر پنڈت مالویہ کا بیان

باعزت دوستی کا قیام اور ہندوستان کی آزادی

تعاون کس طرح ممکن ہو سکتا ہے

الہ آباد ۵ مئی دہلی جیل سے رہائی کے بعد الہ آباد پہنچکر پنڈت مدن موہن مالویہ صدر منتخب دھلی کانگریس نے جو اہم بیان دیا تھا اس کا متن حسب ذیل ہے

جس وقت ڈپٹی کمشنر دہلی نے سرکاری مستقبلہ کمیٹی سنتالیسواں اجلاس انڈین نیشنل کانگریس کو ممنوع کیا کہ گورنمنٹ کانگریس کا اجلاس دہلی میں منعقد کرنے کی اجازت نہیں دے گی تو باوجود اس حکم کے میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ کانگریس تاریخ معینہ پر ضرور منعقد ہوگی پرماتما کا شکر ہے کہ یہ میری پیش گوئی راست ثابت ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کی موجودہ فضا میں کانگریس نے گورنمنٹ کو ایک زبردست چیلنج دیا تھا جب کہ اس نے سینتالیسواں اجلاس کانگریس کے اعلان کے باوجود منعقد کردی۔

سر سیموئل ہور اور لارڈ ولنگڈن کی گورنمنٹ گزشتہ کچھ عرصہ سے برٹش پبلک اور دیگر مہذب دنیا کو یقین دلانے کی کوشش کررہے ہیں کہ ہندوستان کی برٹش حکومت نے تحریک کانگریس کی سرکوبی کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں وہ کامیاب ثابت ہوئے ہیں ...

ممنوعات اور تحفظات کو من حیث المجموع ... بیشتر یہ دیکھنا ہے کہ اس صورت میں جبکہ سرسیموئل ہور ہندوستانیوں سے ... منظور شدہ پالیسی کے ساتھ تعاون کی ... تعاون کا مطالبہ نہیں کررہے ہیں بلکہ ایک احمقانہ اطاعت و محکومی ہونے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ کانگریس یہ صاف اعلان کرچکی ہے کہ وہ ہندوستان کے لئے اسی قسم کی آزادی کی طالب ہے جیسی کہ انگلستان اور دیگر آزاد ملکوں کو حاصل ہے ہندوستان اور انگلستان کے درمیان دوستی کی یہ اہم ضروری بنیاد ہے جو دونوں ملکوں کے لئے قابل فخر ثابت ہوگی۔

موجودہ صورت حالات میں جو کہ گورنمنٹ کی خود پیدا کردہ ہے یہ سنائی دیتا ہے کہ ہندوستانی ... ہندوستان کے دستور اساسی مرتب کرنے کے لئے تعاون کریں تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے ...

لعدمشکل ہے اور حیرت گیری کا کوئی موقعہ نہیں رہ سکتا۔

یہ امر اور بھی زیادہ تعجب خیز ہے کہ سرسیموئل ہور بار بار اس کا اعلان کرتے ہیں کہ ہندوستان میں صورت حالات بہت کچھ درست ہوگئی ہے بمبئی کی درآمدی تجارت کی رپورٹ جو چند روز ہوئے شائع ہوئی ہے اس بارے میں ایک مکمل نقشہ پیش کرتی ہے ...

انگلستان فرانس جرمنی اور ٹرکی کے

مابین سیاسی جنگ!

اسلحہ کانفرنس کی بحری کمیٹی کا اجلاس

آبدوز کشتیوں کو ترک کرنے کی تجویز

ترکی کی مخالفت

جرمن قوموں کا اتحاد

دلوں جب جرمنی اور آسٹریا میں تجارتی اتحاد قائم ہونے لگا تو انگلستان اور فرانس نے بڑی مخالفت کی فرانس نے تو اعلان جنگ تک کردینے کی دھمکی دیدی تھی۔ اس لئے کہ یہ دونوں حکومتیں اچھی طرح جانتی ہیں کہ جرمنی اور آسٹریا کی حکومت ایک ہوجانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یورپ میں جرمن قوم سب سے زیادہ طاقتور ہوجائے گی ...

ترکوں کی نئی تجویز

تازہ ترین اخبارات میں ترکی اخباروں کے جو اقتباس شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک ڈینیوبی اتحاد کے بہت سخت خلاف ہیں ...

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب

فروخت طلب ہیں

... محمد حیدر شریف ہاشمی ادارہ المعارف ...

فینسی کٹ پیس کی گانٹھ

صرف پچیس روپیہ میں

... منیجر فینسی کٹ پیس کمپنی ...

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

... مشہور بک ایجنسی کلاں محل دھلی

اگر کسی علمی ادارے اخبار یا رسالہ کو

قومی ملی درد اور علمی شغف رکھنے والے ایک ایسے عالم کی خدمات کی جو ...

ضرورت ہو!

تو معرفت منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی خط وکتابت فرمائیں۔

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا ویگی!

اس کو ہمیشہ پاس رکھو

لاکھوں استعمال کرنے والوں کی یہی رائے ہے۔ اور چھتیس ہزار لکھ کر بھی اپنی رائے دے چکے ہیں مثلاً

"آپ کی امرت دھارا کو میں نے خوب پایا۔ گویا واقعی امرت ہے جیسا نام ہے۔ ویسی صفت ہے۔ اسکی جسقدر تعریف کروں کم ہے۔ اس لئے زیادہ منگوائی ہے۔ کہ اپنے دوستوں میں تقسیم کرتا رہتا ہوں" (نرنجن سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس گنیش پور۔ ڈسٹرکٹ ...)

امرت دھارا کی تعریف کے لئے ہماری زبان میں قوت نہیں ہے کیا بیان کروں۔ ایک آدمی ایسا ...

امرت دھارا ... لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزنامہ الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔ ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳ ۔ ۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم جمعہ ۶ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۴

معاصرین کے افکار و آراء

یورپ میں شادی کے معنی

دیسی کپڑے اور مسلمان

ہندو اور مسلمان لیڈر

یہ عارضی صلح کب ہوئی؟

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

اسلام کی حیات بخش تعلیم کا ایک نمونہ

فرزند رسول کی وفات اور آنحضرت کا خوش تبلیغ

ابراہیم کی وفات اور چاند گہن

دشمنان اسلام کے گھر میں کی گئی تبلیغ

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین لنگی۔ رومال (پشاوری۔ مشہدی۔ یزدی) کلاہ پنکھے چپلیاں۔ نسوار سرکہ انگوری۔ چاء سبز اصلی میرہ خشک میوے اور نایاب و مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے
منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بےخطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی دانڈیا کراچی

حلفیہ بیان
ضرغام الدولہ سالوتری سپیشل ریاست جاولپنڈی شاہ نظر

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

شربت فولاد
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اکسیر جذام
جواسیر و ذیابیطس
حافظ اقبال حسین بھٹیا ہی بھاگلپور

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب آلہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب آلہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۸؎ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ۸؎ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا ہے تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ نئے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے یہی وجہ ہے کہ دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسی اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زرین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایکروپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عہ مجلد چرم نقرہ ۶؏ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ھدیہ: قسم اعلے سفید کاغذ حاشیہ دار ۶؏ قسم دوم حاشیہ دار ۴؏ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ عہ چرم عہ

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰحضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو بے حد پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں
منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حجاز کی مالی حالت پر کساد بازاری کا اثر

جلالۃ الملک والیٔ حجاز کی تصریحات

یمن کے ایک اخبار میں ملا حسین نے اپنی ایک ملاقات کا حال شائع کرایا ہے جو انہوں نے حج سے پیشتر سلطان ابن سعود سے بیاخص میں کی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان سے حجاز کی مالی حالت کے متعلق دریافت کیا اور ان افواہوں کا ذکر بھی کیا جو حجاز کی مالی حالت اور حکومت کی پریشانی کے متعلق اخبارات میں شائع کرائی جاتی ہیں۔ سلطان نے نہایت غور سے تمام باتوں کو سن کر فرمایا کہ آپ جانتے ہیں کہ حجاز قدرتی ذخائر سے محروم ہے۔ حجاز میں نہ ریل کی آمدنی ہے، نہ یہاں زراعت کافی ہوتی ہے اور نہ کوئی اور آمدنی کا ذریعہ ہے۔ ...

سلطان نے مزید فرمایا کہ حرمین شریفین کے نام پر مصر، فلسطین، بیروت وغیرہ میں جو اوقاف ہیں ... ان کی آمدنی حسب سابق حجاز کو منتقل کر دی جائے تو اس کی حالت پر نہایت خوشگوار اثر پڑ سکتا ہے۔

اسکندریہ میں ایک عیسائی مشنری کا قبول اسلام

اسلام قبول کرنے کی معقول وجہ

اسکندریہ میں یوں تو یورپ کے متعدد مشن تبلیغ عیسائیت کے لئے ... کوشش کر رہے ہیں ... اسی مشن کے رکن اعلیٰ اور مبلغ اعظم ڈاکٹر گبریل گیارہ سال سے اسکندریہ میں مقیم ہیں ...

گذشتہ مہینہ میں لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ نے بیک ایک اسلام قبول کر لیا ہے اور ... آپ کے قبول اسلام سے عام طور پر عیسائیوں میں سخت ہلچل مچی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر گبریل نے اسلام قبول کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ایک اخبار کو لکھا ہے کہ میں نے صرف اس لئے اسلام قبول کیا ہے کہ وہ انسان کے فطری تقاضہ کو پورا کرتا ہے ...

طرابلس میں پھر جنگ کا امکان

شیخ سلیمان کی حوالگی کا مطالبہ

تیونس کا ایک اخبار راوی ہے کہ طرابلس کے عربوں اور اطالوی حکومت کے درمیان پھر کشیدگی پیدا ہو رہی ہے ... اطالوی حکومت عربوں سے مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ شیخ سلیمان کو ... حوالہ کر دیں ... عرب اس مطالبہ کو پورا نہیں کرنا چاہتے ...

بیروت میں انجمن خدام الدین کا قیام

حرمین میں حجاج کی خدمات کا عزم

بیروت اور دمشق میں ... نوجوانوں نے ایک انجمن خدام الدین قائم کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ہر سال حج کے موقعہ پر ... نوجوان حرمین شریفین جا کر زائرین بیت اللہ الحرام کی رضاکارانہ خدمات انجام دیں ...

حکومت حجاز میں مزید اصلاحات کا نفاذ

حکومت حجاز حج کے بعد اس امر پر غور کر رہی ہے کہ آئندہ حج کے زمانہ میں ایسا طریق عمل اختیار کیا جائے کہ غیر ملکی حاجی کو معمولی سی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

جزیرہ قبرص کی بغاوت پر گورنر کا تبصرہ

مسلمانوں نے عام باغی عیسائیوں کا ساتھ نہیں دیا

گذشتہ اکتوبر کو جزیرہ قبرص میں حکومت برطانیہ کے خلاف یونانی عیسائیوں کی طرف سے جو بغاوت برپا کی گئی تھی اس کی مفصل رپورٹ گورنر قبرص نے سکرٹری آف سٹیٹ برائے نوآبادیات کے پاس ارسال کر دی ہے ... اس میں حصہ لینے والی کون کون سی جماعتیں تھیں۔

مراسلہ میں مذکور ہے کہ جزیرہ کے ۵۹۸ دیہات میں ... یونانی عیسائی اور ترک ... آباد ہیں ...

شراب کی درآمد میں زبردست کمی

۱۹۲۹ء اور ۱۹۳۲ء کے اعداد و شمار

ہندوستان میں شراب ... کی درآمد ... تیزی سے کمی ہو رہی ہے ...

انگلستان کی سڑکوں پر موٹروں کی تباہ کاریاں

روزانہ اٹھارہ اموات اور ۵۵ مجروح

لندن کی سڑکوں پر موٹروں، لاریوں ... کی وجہ سے روزانہ اموات ... آپ نے فرمایا کہ برطانوی سڑکوں پر روزانہ اٹھارہ اموات واقع ہوتی رہتی ہیں اور روزانہ زخمیوں کی تعداد اوسطاً ۵۵ ہے ...

برطانوی کوئلہ کی برآمد میں حیرت انگیز کمی

دارالعوام میں وزیر معدنیات کی تقریر

مسٹر اسحاق فوٹ وزیر معدنیات نے دارالعوام میں برطانوی کوئلہ کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے ...

جنگ عظیم پر کس قدر روپیہ خرچ ہوا؟

مقتولین اور مجروحین کی کل تعداد

اسمبلی میں حج کمیٹیوں کے متعلق جدید مسودہ قانون

حکومت کو نامزدگی اور تغیر و تبدل کے اختیارات

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

حاجیوں کے جہازوں کا معائنہ

دفعہ ۱۵ (۱) ہر پورٹ حج کمیٹی ایک یا ایک سے زائد سب کمیٹیاں مقرر کرے گی جو ... حاجیوں کے جہازوں کا معائنہ ...

پورٹ حج کمیٹیوں کے عہدہ دار اور ملازمین

دفعہ ۱۴ (۱) ہر پورٹ حج کمیٹی کے لئے لوکل گورنمنٹ ایک ایگزیکٹو آفیسر مقرر کرے گی ...

عہدہ داروں اور ملازمین کی برطرفی

عہدہ داروں اور ملازمین کی تنخواہ وغیرہ

حج فنڈ

حج فنڈ کا مصرف

کمیٹیوں کی مالی نگرانی

کمیٹیوں کے اجلاس کی کارروائی

پورٹ حج کمیٹیوں کے فرائض

قواعد وضع کرنے کا حق

قواعد اور ضمنی قوانین

منسوخ قوانین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۶ محرم الحرام ۱۳۵۰ ہجری

دستور سازی

خطرناک غلطیوں کا امکان

(۲)

ہم نے گذشتہ اشاعت میں ٹائمس لندن اور اسٹیٹسمین دہلی کا حوالہ دے کر یہ بتایا تھا کہ حکومت آئندہ دستور اساسی کے مسئلہ کو کس قدر سرسری طور پر ٹالنا چاہتی ہے اور وزیر اعظم برطانیہ نے اپنے اہم ترین اعلانات میں جو وعدے کئے تھے ان کو بھی پشت ڈال کر پیر گول میز کانفرنس کا آخری نمائندہ اجلاس منعقد کئے ہوئے اور بغیر مرکزی ذمہ داری کو دستور کا ایک لازمی جزو بنائے ہوئے کس طرح بے حقیقت اصلاحات کا مسودہ قانون پارلیمنٹ میں عنقریب پیش کرنے والی ہے ...

... نہیں جائے گی مگر کیا اس صوبہ وار خود مختاری سے ہندوستان کی کوئی جماعت بھی ایسی ہے جو مطمئن ہو جائے گی ...

انتباہ

یہ ہے اس صوبہ وار خود مختاری کی حقیقت ...

صوبہ وار خود مختاری

اگر وزیر ہند، وزیر اعظم یا حکومت برطانیہ بحیثیت مجموعی یہ ارادہ کر رہی ہے کہ آئندہ دستور اساسی کا خاکہ مندرجہ بالا خطوط پر نہ کھینچا جائے بلکہ مرکزی ذمہ داری کو حذف کر کے صرف صوبہ وار خود مختاری پر اکتفا کیا جائے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ نہایت شدید غلطی میں مبتلا ہے ...

عبادتگاہوں پر لائسنس!

بمبئی کارپوریشن نے باوجود شدید اختلاف کے کثرت آراء سے ایک قرارداد منظور کی ہے جس کا منشا یہ ہے کہ شہر میں کوئی عبادتگاہ بغیر لائسنس حاصل کئے تعمیر نہ کی جائے ... جس کسی کو کوئی مسجد یا مندر تعمیر کرنا ہو وہ پہلے لائسنس حاصل کرے ...

اور مندروں، فسادوں کی کثرت اور ان ہی کی وجہ سے فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں۔ ہم کارپوریشن کے اس فیصلہ اور اراکین کارپوریشن کے اس طرز عمل پر سخت احتجاج کرتے ہیں اور اس تمام کارروائی کو مذہب کی انتہائی توہین خیال کرتے ہوئے کارپوریشن سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی مذکورہ بالا تجویز کو جلد سے جلد کالعدم قرار دے ... ہم مسلمانان بمبئی سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کے خلاف مؤثر احتجاج کریں۔

بھائی پرمانند کی زہر فشانی

پنجاب کی سرزمین فرقہ پرستی کے لئے تمام دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی ...

پورٹ حج کمیٹیاں

ہم آج کی اشاعت میں اس مسودہ قانون کا آخری حصہ ترجمہ کر کے دوسری جگہ درج کر رہے ہیں جس کا تعلق حجاج کے بندرگاہوں میں حج کمیٹیوں کے قیام و انتظام سے ہے ...

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ (جو کہ آپ کے نام سے پہلے پتہ کے اوپر درج ہوتا ہے) ضرور دیا کریں ... ورنہ عدم تعمیل ارشاد پر معذرت ہے۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں زید اور عمر کے والد مسمی بکر نے اپنی حالت حیات میں زید کی لڑکی مسماۃ ہندہ نابالغہ کا عمر کے لڑکے مسمی خالد نابالغ کو رو برو زید اور عمر کے نکاح میں دے دیا ہے ... اور اس شخص کا یعنی قاضی کا یا دو شخص جو ہوئے تمام حالات پر کیا حکم ہے۔ اور لڑکی کے باپ کا کیا حکم ہے۔ شرع شریف ... بیان کیجئے۔

الجواب

صورت مسئولہ میں زید اور عمر دونوں بھائیوں نے اپنے باپ کی زندگی میں بحیثیت نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح کر دیا ... اب زید کو اپنی لڑکی کے دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اگر زید نے کسی دوسری جگہ غلطی سے نکاح کر بھی دیا تو وہ نکاح ناجائز اور باطل ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ بندہ محمد یوسف عفی عنہ

مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح: حبیب المرسلین عفی عنہ

استفتاء

الجواب

الجواب

الجواب صحیح

مدرسہ امینیہ دہلی

شملہ میں وائسرائے اور گورنروں کی کانفرنس کا انعقاد

سول نافرمانی۔ دہشت انگیزی اور آرڈیننسوں کے بعد طریق کار پر بحث

بنگال میں ہولناک طوفان باد

متعدد اشخاص کی ہلاکت اور مختلف مقامات کی تباہی

کلکتہ ۹ مئی۔ آج بنگال کے مختلف مقامات سے طوفان کی تباہ کاریوں کے متعلق اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ میمن سنگھ، کھلنا، فرید پور، بنگیلی اور جمال پور میں زبردست طوفان آیا۔ میمن سنگھ میں ڈسٹرکٹ جیل کی چہار دیواری گر جانے کی وجہ سے کئی ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ ۔۔۔ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سکانات بید نشینوں اور فصلوں کا بہت نقصان ہوا ہے۔

ایک بدیشی پارچہ فروش پر ہتھوڑوں سے حملہ

غیر ملکی پارچہ کی تجارت بند کرنے کا مطالبہ

سرحدی کونسل میں ہندوؤں کی ملازمتوں کا مسئلہ

ہندو ممبر کی طرف سے سوالات

مسجد اور مندر فساد کی جڑ ہیں!

بغیر لائسنس کے کوئی عبادت گاہ تعمیر نہ ہو

بمبئی کارپوریشن میں زبردست مباحثہ

بھائی پرمانند کی شرر باری

ہندو مسلم فساد کا باعث تحریک خلافت ہے!

گجرات سبھا کے ۳۴ ہزار روپیہ کی ضبطی کا معاملہ

صدر پراونشل کمیٹی کا مکتوب

تمام کانگریسی کارکن گرفتار کر لئے گئے

پولیٹیکل سکرٹری دربار ریوا کا بیان

کلکتہ میں محرم کے لئے پیشبندیاں

پانچ مسلمانوں سے نیک چلنی کے مچلکے

احمد آباد میں ایک اسٹریکس کو آگ لگادی گئی

لیٹر بکس ہی اڑا دیا گیا

پارسل میں ریوالور

یوپی میں ڈھائی ہزار قیدیوں کی رہائی

کلکتہ میں پولیس نے گولی چلادی

ایک ہلاک اور دو مجروح

ایران میں ٹیگور کی عزت افزائی

حکومت کی طرف سے تمغہ اور شاہی فرمان کا عطیہ

ناگپور میں محرم کے سلسلہ میں انتظامات

مشتبہ لوگوں سے ضمانتیں اور مچلکے

دارالحکومت

دہلی میں ساردا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

مولانا ابوالکلام آزاد کی رہائی

روزنامہ قومی گزٹ دہلی

دہلی کی خلافت کمیٹی کے سکرٹری کا سکوت

مجلس انتخابات کا اہم فیصلہ

مجلس ادب کا جلسہ

حکومت حجاز اور افغانستان کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

امیر فیصل فرزند سلطان ابن سعود کا لندن میں ورود

مرکزی اور صوبجاتی خود مختاری ایک ساتھ دی جائے

آرڈیننسوں کی موجودگی میں اصلاحات فضول ہیں

لندن کے اخبارات کے تبصرے

سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کر دو

سول نافرمانی اور پکٹنگ کا مقابلہ کرو

کانگریس پر الزامات کی فہرست

لبرل جماعت کے قائد سر سپرو کی تقریر

وزیر ہند، حکومت ہند اور صوبجاتی گورنروں میں مشورہ

آرڈیننسوں کے متعلق دارالعوام میں سوال و جواب

صدر جمہوریہ فرانس گولیوں سے ہلاک ہو گئے

پیرس میں ماتم بین الاقوامی اظہار افسوس

کیا قاتل پاگل تھا؟

آرڈیننسوں پر بحث

پارلیمنٹ میں سوال و جواب

چین میں ایک سیاسی مذہب کا ظہور

کاغذی گھوڑوں سے جنگ برپا کرنے کی کوشش

چین اور جاپان پھر میدان میں

پنجاب کا مشہور ڈاکو گولی سے اڑا دیا گیا

گرفتار کرنے والے سپاہی کا قتل

پرنٹر پبلیشر روزنامہ "اکالی" کی گرفتاری

صوبہ بہار میں ۱۴ ہزار اشخاص کی گرفتاری

"مہذب" امریکہ میں عدل و انصاف کا جنازہ

حبشیوں کے گورے قاتلوں کو سزا میں بچالی گئی

لارڈ لوتھین کیلئے نائب وزیر ہند کا عہدہ

گاندھی جی سے ملاقات

ایک رکن پارلیمنٹ کو اجازت نہیں دی گئی

کراچی سے نکل جانے کا حکم

ایک پنجابی خاتون کے خلاف نوٹس

مولانا شوکت علی کا سفر افغانستان

بیگم صاحبہ کی ہمراہی

لارڈ لوتھین کو دعوت

کانگریس بلیٹن تقسیم کیا گیا

کانپور میں فرقہ وارانہ فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

پشاور کے تین لیٹر بکسوں میں تیزاب

ہندوستانی منڈیوں پر جاپان کا قبضہ

۷۵ ہزار کپڑوں کی گانٹھوں کی آمد

بمبئی اور احمد آباد کے کارخانوں میں ہلچل

ایڈیٹر پنجاب کیسری کے مقدمہ کا فیصلہ

۸ ماہ قید سخت کی سزا

سری نگر میں ہندو ڈکٹیٹروں کی گرفتاری

سادھوؤں کا ریاست سے اخراج

کانپور میں کانگریس بلیٹن پر قبضہ

وفاق کے قیام کے بعد حکومت کو سات کروڑ کا خسارہ

وفاقی مالیات کی رپورٹ شائع ہو گئی

بنگال، بہار اور اڑیسہ کو کروڑوں کا خسارہ

شملہ ۵ مئی۔ وفاقی مالیات کی تحقیقاتی کمیٹی (وفیڈرل فائنینس کمیٹی) کی رپورٹ شائع کر دی گئی ہے ...

	آمد (لاکھوں میں)		خرچ (لاکھوں میں)	
محاصل			**قرضہ جات**	
خرچ	۹۸		سود ملکی	۱۱۲۵
اصل آمد	۵۰۳۰	۵۰۳۰	ٹیکس کاٹا	۷۵
نمک	۷۷۰		تارو ڈاک کچھ نہیں	
خرچ	۱۱۵		فوجی خرچ	۴۰۰
اصلی آمد	۵۵۵	۵۵۵		
افیون	۸۰		شہری نظم و نسق	۷۸۵
تیاری صرف	۳۰		پنشن	۲۶۵
کل آمدنی	۵۰	۵۰	صوبہ سرحد کو امداد	۱۰۰
ریلوے			شہری کام	۱۶۰
کل آمدنی		۵۰		
سکہ جات ٹکسال		۸۰		
مختلف			جیف کمشنروں کے صوبہ جات	۲۸۶
معمولی	۱۹۶		**اور مرکزی اخراجات**	
دستکاری	۱۹۶			
کل	۱۹۶	۱۹۶	کل خرچ	۱۰۵۵
ریاستوں کا خراج				
خرچ	۸۰			
کل آمدنی				
مجموعی آمدنی	۸۲۶۰		مجموعی خرچ	۸۰۱۰
بقایا			۲۵۰	

صوبجاتی مالیات کے تخمینہ میں کمیٹی نے اندازہ لگایا ہے کہ صوبہ جات متحدہ کو ۲۵ لاکھ اور صوبہ پنجاب کو ۵۰ لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی لیکن مدراس کو ۳۰ لاکھ بمبئی کو ۲۵ لاکھ بنگال کو ... بہار اڑیسہ کو ... آسام کو ... خسارہ ہوگا ...

فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان کیا جائے

راجا سوامی آئر اور جیکر کا بیان

شملہ ۵ مئی۔ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی نسبت ... سر سی۔ پی۔ راما سوامی آئر اور مسٹر ایم۔ آر۔ جیکر ممبران کمیٹی نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ وفاقی، ڈیڈ رلیشن، مسئلہ کے متعلق ... بحث کے لئے ...

بارہ کروڑ ہندوستانی فاقہ کر رہے ہیں

مسلمانوں کو سودیشی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے

لفٹنٹ کی موٹر سے ایک ہندوستانی لڑکی کی ہلاکت

پونہ ۵ مئی۔ لفٹنٹ ... کی موٹر سے ایک ہندوستانی لڑکی ہلاک ہو گئی ...

پنٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے، بھینی، ناسور، گیرے بڑھ جانے، ہر طرح کی آوازیں ہونے، پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک عجیب و اکسیر ہے ...

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ ... محصول ڈاک و پیکنگ معاف

ہمادری سرمہ

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی معرکتہ الآرا تصنیف

مسلمانوں کی قومی زندگی و سعادت کا سرچشمہ

اگر قرآن حکیم کی تعلیم حق ہے تو آج بھی اسی سرچشمہ سے ہم زندگی و سعادت حاصل کر سکتے ہیں ... مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر قرآن ... ترجمان القرآن ...

سورۂ فاتحہ کی تفسیر ... قرآن کا علم کلام ...

ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کی نسبت ...

سورتوں کے مطالب کی مفصل فہرست ...

منیجر ترجمان قرآن نمبر ۱۰ دریا گنج دہلی

اب کے محرم میں کیا ہوگا؟

... اسلامی معاشرت ...

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مرقع علم و فن کا آئینہ ہیں ... تجارت کا ...

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ

دلربا

... سالانہ چندہ ... نمونہ چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگالیں۔

منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

حلفیہ بیان

...

ضرغام اللہ خاں ... اوپندی شاہ نظر

قومی خیالات کا ترجمان اور قومی مفاد کا علمبردار

اخبار قومی گزٹ دہلی

ایک روزانہ اخبار ہے جو ہندوستان کے دارالحکومت دہلی سے شائع ہوتا ہے

لیکن جدید انتظامات کی ترقی کے بعد

... قومی گزٹ کے اشتہار ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں ...

المشتہر منیجر قومی گزٹ گلی قاسم جان دہلی

فینسی کٹ پیس کی گانٹھ

مبلغ پچیس روپیہ میں

ہم نے کپڑے کی گانٹھ وزنی دس پونڈ کی تیار کی ہے جس میں تمام کٹ پیس بالکل تازہ وائل، چھینٹ، مخمل، دسماچہ، پاپلین، ظفر ریشمی کٹ پیس وغیرہ وغیرہ اگر آپ اس کی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو پہلے نمونہ کی گانٹھ منگا کر دیکھیں بڑا آرڈر دیں اس گانٹھ میں تمام کٹ پیس کار آمد ہوں گے قیمت صرف پچیس روپیہ علاوہ پیکنگ وغیرہ کے۔

نوٹ: ضروری آرڈر کے ہمراہ مبلغ پانچ روپے پیشگی آنے بالکل ضروری ہیں بغیر پیشگی مال روانہ نہیں ہوگا

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی کٹ پیس مرچنٹ ... کراچی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

...

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب

فروخت طلب ہیں

...

محمد حمید ... حیدرآباد دکن

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کا جلسہ

شریعت کمیٹیاں قائم کرنے کیلئے وفود کی روانگی

ہری پور (ہزارہ) ... جمعیۃ علماء میرہ و بائیزئی ...

انتقال پُرملال

جانوروں کی پشت پر کلمات طیبات

کلکتہ مجلس احرار کی ڈکٹیٹرشپ سے علیحدگی

یونیورسٹی کے شعبہ جغرافیہ میں نمایاں ترقی

بالشویکوں کے خلاف جرمن کی سرگرمیاں

الحاد پسند انجمنوں کو توڑ دیا گیا

پارلیمنٹ میں آرڈیننسوں کی تنسیخ کیلئے تحریک

کانگریس بلیٹن کی اشاعت کے مرکز پر حملہ

بارہ اشخاص گرفتار

شاہ نادر خاں کے تحائف ہضم

دارالعوام میں حلف وفاداری کی تنسیخ پر شور

جوتش کا چمتکار

جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

... پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا ...

منیجر ... پرشاد گپتا بہار سیڈیکل اسٹور، دربھنگہ

سید حسین نگروی مونگیری کی تلاش

... فضل الرحمن ... مونگیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین

... المشتہر حاجی علی جان تاجر دہلی نئی سڑک متصل گھنٹہ گھر

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

...

معجون مدد گار غدود

... نظام المشائخ ... دہلی

اعلان

طبیہ کالج دہلی

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

مقویات سراج عالم

آتشک ... سوزاک ... احتلام ...

ویشنا ستری جام نگر کاٹھیاواڑ

کٹ پیس پارچہ بزازی

کی پُر منافع تجارت

...

امپیریل ایکسپریس کمپنی نائیکلہ بمبئی ۸

محبوب عاشق کے قدموں میں

...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

اجرت اشتہارات
ایک کالم (۱) ... عــــ
½ کالم (۱) ... عــــ
¼ کالم (۱) ... عــــ

جلد ۱۵	دہلی ۔ یوم دوشنبہ ۹ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ مئی ۱۹۳۲ء	نمبر ۳۵

معاصرین کے افکار و آراء

جمعیۃ علمائے سرحد کے مطالبات (مدینہ)

صوبہ سرحد ایک اسلامی صوبہ ہے۔ اس کے باشندوں کی قومی اکثریت پختہ کار مسلمان پر مشتمل ہے۔ یہاں کے اصول حیات اور معاشی بود و باش کے طریقے، تمام تر اسلامی تہذیب پر مبنی ہیں۔ سرحدی افغانوں کی فطرت اپنی تمام خصوصیات میں شریعت اسلامیہ کی رہین منت ہے۔ اس صوبہ کے باشندوں کی طرف سے جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد نے جدید اصلاحات کے سلسلہ میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ یہاں محاکم شرعیہ قائم کئے جائیں۔ اسلامی قوانین کا نفاذ کیا جائے ... [illegible] ... ہمارے جو اصول اسلامی شریعت کے مطابق ہوں۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ جمعیۃ علمائے ہند کے مطالبات سیاسی میں بھی ان امور کو اہمیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ دوسری گول میز کانفرنس سے پیشتر جمعیۃ علماء کے ممتاز اراکین نے مہاتما گاندھی سے مل کر دستور کے سلسلہ میں ان امور کو ان کے گوش گزار کر دیا تھا۔ تم پر ہم مسلم کانفرنس لکھنؤ میں بھی ہمارے نمائندوں نے جمعیۃ کے مقاصد کی تائید کے سلسلہ میں ایک تجویز کی صورت میں شرعی محاکم کو پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے بھی مہاتما گاندھی کو ایک مراسلہ خصوصی کے ذریعہ سے ان امور سے آگاہ کیا تھا جن کی بنا پر جمعیۃ سیاسی جد و جہد میں حصہ لے رہی ہے۔ ان تمام واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جمعیۃ علماء کی قربانیوں اور سیاسی سرگرمیوں کی اساس بنیاد یہ آزادی کے علاوہ اسلامی قوانین کے نفاذ کی ضرورت اور اہمیت پر بھی ہے۔

صوبہ سرحد کی جمعیۃ علماء نے اپنے اس جدید اقدام سے مرکزی جمعیۃ کے بنیادی مقاصد کی ترجمانی کا فرض ادا کیا ہے۔ جمعیۃ نے شریعت کمیٹی کے نام سے ایک کارکن مجلس بھی قائم کی ہے اور اس کی سرگرمی میں صوبہ کے مختلف حصوں میں یوم شریعت کو کامیابی سے منایا گیا ہے۔ یہ تحریک روز بروز تقویت حاصل کر رہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اگر آج نہیں تو کل حکومت کے ارکان اس سے ضرور متاثر ہوں گے۔ صوبہ سرحد کے علماء نے گزشتہ سیاسی جد و جہد میں جس شاندار طریقے سے حصہ لیا ہے وہ اس امر کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے کافی ہے کہ یہاں کے علماء میں اپنے حقوق کے حصول کے لئے عملی جد و جہد کا سلیقہ موجود ہے اور اگر انہوں نے پختہ عزم اور پرجوش عمل کے ساتھ اپنی تحریک کو جاری رکھا تو کسی نہ کسی حد تک ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔ افسوس ہے کہ حکومت اپنے قوانین کی اصول سے زیادہ رواج اور اپنے وقار کا خیال رکھتی ہے اور اسی طرح اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ اس میں جہلاء کا مقابلہ کرنے کیلئے کافی علماء موجود نہیں۔ سرحد میں ابھی حکومت کے سامنے یہی چیز در پیش ہے۔ اگر حکومت اسلامی قوانین کے نفاذ کو منظور کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو اس کو مسئلہ وراثت اور دوسرے مسائل میں رواجی پابندیوں کو اڑا دینا پڑے گا اور اس طرح ایک خود غرض اور سیاسیات حاضرہ سے بے بہرہ جماعت برہم ہو جائے گی۔ اس کے باوجود حکومت کو متاثر کرنا جمعیۃ علمائے صوبہ کا ایک جائز حق ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ اس میں کوتاہی نہیں کرے گی۔ ہمیں حکومت ہند پر بھی یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ اگر دستور عمومی کے بارے میں جمعیۃ علماء کا نظریہ قابل قبول نہیں ہے تو دستور سرحد کے سلسلے میں اس سے استغناء نہیں کیا جا سکتا۔

"حج اور قانون" (زمانہ)

اسلام کی پہلی تعلیم آزادی ہے وہ اپنے پیروں کو ہیچ اور کامل آزادی کا درس دیتا ہے خصوصاً فرائض و ارکان اسلام کی ادائیگی میں شریعت اسلام کی پابندی کو روا نہیں رکھتی۔ رہبر "حج بیت اللہ" تو فرض ہونے کے سوا ایک عاشقانہ ذوقی عبودیت بھی ہے۔ اگر ذی استطاعت ہونے کی شرط نہ ہوتی تو خدا جانے کتنے قافلے جذبہ جبیں سائی میں اس آستان اقدس و اعلیٰ کی طرف ہر سال روانہ ہوتے اور کتنی جانیں خدا کی راہ میں ہر سال نثار ہو جایا کرتیں۔ اس ہفتے ہمارے پاس حکومت ہند کی طرف سے تین مسودات قانون پہنچے ہیں جو جمعیۃ مقننہ میں پیش ہو کر مجلس انتخابیہ کے سپرد کر دئے گئے ہیں (۱) بحری تجارت کا مسودہ قانون (۲) ساحلی حج کمیٹی کا مسودہ قانون (۳) زائرین حجاز (معلمین) کا مسودہ قانون۔ ان مسودات ...

کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ گویہ مجوزہ قانون زائرین بیت اللہ کی آسانی کے لئے نافذ ہونے والا ہے تاہم آزادی اسلام کی راہ میں ایک ایسی ٹھوکر ہے جسے کوئی مسلمان بہ طیب خاطر برداشت نہیں کر سکتا۔ بادی النظر میں حکومت کی طرف سے مذہب میں مداخلت کا یہ ایک جدید اقدام معلوم ہوتا ہے جس کی تائید کے لئے ہم کسی طرح تیار نہیں۔ حج بیت اللہ کے تمام ارکان حجاز میں ادا ہوتے ہیں۔ اگر زائرین کے لئے کوئی قانون بنایا جا سکتا ہے تو سلطنت حجاز ہی اسے بنا سکتی ہے اور نافذ کر سکتی ہے۔ حکومت ہند کی دی ہوئی ... کی سفارشات برائے مسلمانوں کے ساتھ ... ہم صاف الفاظ میں یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جہاں تک زیارت بیت اللہ کا تعلق ہے مسلمانوں کے لئے کوئی نیا قانون اور قاعدہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ معلمین پر قیود عائد کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ جو قیود آج معلمین پر عائد کی جا رہی ہیں ممکن ہے کہ وہی قیود کل زائرین پر بھی عائد کرنی پڑیں۔

"حج" ایک فریضہ ہے جسے باوجود استطاعت ادا نہ کرنے سے کوئی مسلمان مسلمان نہیں ... مسودہ "حج" کے راستے میں قانونی مشکلات پیدا کرنا مسلمانوں کو گوارا نہیں ہو سکتا۔ ان مسودات کو مسلمانوں میں بے چینی پھیلنے سے پہلے روک دینا ہی مناسب ہے۔

راہبر کی فکر ہے حج دور کی منزل نہیں
تم جسے مشکل سمجھتے ہو مجھے مشکل نہیں

آرڈیننسوں کا مسئلہ (اودھ اخبار)

کانگریس کی تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں جو متعدد آرڈیننس نافذ کئے گئے تھے ان کی میعاد تقریباً ڈیڑھ ماہ میں ختم ہو جائے گی اور صوبجات متحدہ میں عدم ادائیگی لگان کا جو آرڈیننس جاری کیا گیا تھا اس کی مدت تو غالباً اس سے پہلے ہی ختم ہو جائیگی چنانچہ اس وقت حکومت کے سامنے یہ مسئلہ موجب غور و فکر بنا ہوا ہے کہ آیا ان آرڈیننسوں کے اختتام پر انہیں دوبارہ نافذ کیا جائے یا ان کی جگہ مخصوص قوانین مجالس قانون ساز سے منظور کرائے جائیں یا ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کی جائے اور عام قوانین ہی کے ذریعہ سے نظم و نسق کا کام چلایا جائے۔ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے تیسری صورت کے اختیار کئے جانے کی کوئی توقع نہیں اور سرکاری حلقوں میں اول الذکر دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کے اختیار کئے جانے کے متعلق باہمی مشورے ہو رہے ہیں۔

لیکن کیا یہ سوال نہیں کیا جا سکتا کہ جب وزیر ہند یہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کی صورت حال اس وقت بہت اچھی ہے اور یہ بھی ارشاد فرما چکے ہیں کہ آرڈیننسوں کو ضرورت سے ایک لمحہ بھی زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رکھا جائے گا تو پھر آرڈیننس کے دوبارہ اجراء یا مخصوص قوانین کی ترتیب کا سوال کیسا؟ صورت حال جب بہتر ہے تو پھر معمولی قوانین سے کیوں نہیں کام لیا جاتا۔

ایک عبرتناک مثال (طاقت)

حال ہی میں مسٹر فضل الحق صاحب سابق وزیر بنگال نے ایک مکتوب اخبار اسٹیٹسمین میں شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے سب سے پہلے تو یہ بتایا ہے کہ ان کی ساری عمر کیونکر "وفاداری" میں گزری اور اس کے بعد انہوں نے اپنے اس ہائیت تلخ تجربہ پر روشنی ڈالی ہے جو ان کو کلکتہ کارپوریشن کے انتخاب میئری کے سلسلہ میں ہوا۔ اس انتخاب میں تین امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ دو تو کانگریسی ہندو تھے اور ایک مسٹر فضل الحق خود تھے مگر یورپین اراکین کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ انہوں نے اپنے تقریباً تمام ووٹ مسٹر فضل الحق کے مقابلہ میں ایک کانگریسی ہندو امیدوار کو دے دئے۔ ہم مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس مثال سے یہ حقیقت واضح نہیں ہوتی کہ ہر میدان میں صرف وہ قوم اور اس قوم کے افراد کامیاب ہوا کرتے ہیں جو اپنی طاقت کو منوانے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اور خاہر ہے کہ اس زمانہ میں حق اور ناحق کو کوئی نہیں پوچھتا۔ بلکہ زیادہ تر اس بات کو دیکھا جاتا ہے کہ کون کتنا طاقتور ہے اور جو جس قدر طاقتور ہوتا ہے اتنا ہی وہ اپنا احترام کرا لیتا ہے۔ بہرحال مسٹر فضل الحق کے ساتھ کلکتہ کارپوریشن کے یورپین اراکین کا رویہ مسلمانوں کے لئے ایک عبرتناک مثال ہے۔ کاش ہمارے خوش فہم مسلمان بھائی اب بھی سمجھیں اور محسوس کریں کہ جب تک وہ اپنے اندر اتحاد و عمل کی اور ایثار کی طاقت نہیں پیدا کریں گے اس طاقت کا ثبوت نہیں دیں گے اس وقت تک ان کا نہ انفرادی حیثیت سے کوئی احترام کیا جائے گا نہ اجتماعی حیثیت سے۔

ماہ محرم اور اس کی بدعتیں

عاشورہ کے روز مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے؟

محرم کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کی فضیلت احادیث اور آثار سے ثابت ہے سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے پیشتر عاشورہ کا روزہ فرض تھا اگر جب رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے تو اس کی فرضیت جاتی رہی اب جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔ مدینہ منورہ کے یہودیوں سے حضور نے دریافت کیا کہ آج کا روزہ کیسا اور یہ خوشی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج کا دن نیک ہے آج اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو دشمنوں سے نجات دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے شکر میں یہ روزہ رکھا تھا ہم بھی ان کی اتباع کرتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ میں حقدار ہوں کہ عاشورہ کے روز روزہ رکھوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو انصاریوں کے گاؤں میں کہلا بھیجا کہ جس نے کھانا نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھے اور جس نے کھا لیا ہو وہ اب کچھ نہ کھائے۔ ہم اس ارشاد کے مطابق عاشورہ کا روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے ہیں۔

ابو قتادہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یوم عاشورہ کے روزے سال گزشتہ کا کفارہ ہیں۔ مجھے خدا کی ذات سے ایسی ہی امید ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس کی تعظیم یہود کیا کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ سال اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ میں نویں محرم کو روزہ رکھوں گا۔ مگر آپ آئندہ سال آنے سے پیشتر ملاء اعلیٰ سے جا ملے۔

ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کے بعد سب سے افضل ماہ محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم کے مہینہ میں ایک دن ایسا ہے جس میں ایک قوم کی توبہ قبول ہوئی اور اس دن اوروں کی توبہ بھی قبول ہوگی۔

حضرت عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھو ایک دن قبل اور ایک دن بعد تاکہ یہود کی مخالفت ہو۔

محرم کی افسوسناک بدعتیں

مسلمانوں میں جہالت اور مشرک قوموں سے اختلاط کے باعث جو مشرکانہ رسوم داخل ہو گئی ہیں ان میں سب سے زیادہ وہ ہیں جو ماہ محرم میں اسلام کا نام لے کر بجا لائی جاتی ہیں۔ یہ محرم کی بدعتیں ایسی ہیں جن میں تمام مشرکانہ افعال شریک کر لئے گئے ہیں اور جن کو عین اسلام کی تعلیم تصور کر لیا گیا ہے حالانکہ ان میں کوئی رسم بھی ایسی نہیں ہے جو اسلام کے نزدیک جائز ہو یا صحابہ، تابعین اور آئمہ کرام کے زمانہ میں ان کا وجود پایا گیا ہو۔ لکڑی اور کاغذ کے تعزیئے بنانا۔ براق وعلم بنانا۔ باجے کے ساتھ ان کے جلوس نکالنا۔ سینے پٹینا۔ روٹیاں بانٹنا۔ سبیلیں لگانا وغیرہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں جن کا اسلام میں کوئی وجود نہیں اور ان کے ناجائز ہونے پر گزشتہ اور موجودہ علماء اسلام کا ایسا اتفاق ہے کہ شاید کسی اور مسئلہ پر بجز اصول دین کے ایسا اتفاق نہ ہوگا۔

اصلیت کے اعتبار سے اگر ان رسوم کو دیکھا جائے تو صحابہ کرام۔ تابعین اور تبع تابعین کے عہد میں (جن سے زیادہ امام حسین علیہ السلام کی محبت کسی کا مدعا نہیں ہو سکتی) ان کا کوئی وجود نظر نہیں آتا۔ ان کے بعد آئمہ مجتہدین کے زمانہ میں بھی ان کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اسلام کو تین چار صدیاں ہی جبکہ شریعت اپنے اصلی رنگ میں زندہ تھی۔ ہمیں اس قسم کا ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی یادگار میں نالہ و شیون کا کوئی دن مقرر کیا گیا ہو۔ نوحہ خوانی کی مجلسیں قائم کی گئی ہوں۔ ماتمی جلوس نکالے گئے ہوں اور سبیلیں لگا کر ان کو سجایا گیا ہو۔ تاریخ ...

پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے عاشورہ کے دن ماتم کی رسم شروع کی وہ وہ شخص تھا جس کی گردن پر بغداد کی جامع مسجد پر صحابہ کرام کے لئے لعنت کے الفاظ لکھوانے کا بار ہے۔ اس سے ہر مسلمان اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ کیسی ناپاک رسم ہے جسے مسلمانوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ ہم ان رسموں کے متعلق خود کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ اس بارے میں ان بزرگوں کے چند فیصلے لکھ دینا ہی کافی سمجھتے ہیں جن کی جلالت قدر، ولایت، زہد و ورع مسلمانوں کے نزدیک مسلم ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے نظیر کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:۔

"ایک گروہ نے عاشورہ کے روزے اور اس دن کی بزرگی سے انکار کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ حسین علیہ السلام کے قتل کے باعث اس دن کا روزہ رکھنا ناجائز ہے۔ اس دن تو تمام مسلمانوں کو عام ماتم کرنا چاہئے اور یہ رسم اسی طرح مسلمان حسین علیہ السلام کے حق کو ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت امام فرماتے ہیں کہ جو شخص یوم عاشورہ کے متعلق ایسا کہتا ہے وہ خطا پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی شہادت کے لئے دنیا کے تمام دنوں میں وہ دن مقرر کیا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ اشرف، اعظم، اجل اور ارفع ہے تاکہ ان کے درجات کو اور زیادہ بلند کرے۔ اگر ان کی شہادت کے دن کو ماتم کا دن بنانا ہوتا تو پیر کا دن اس کا زیادہ مستحق تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی معصوم اور حضرت ابوبکر صدیق کی روح قبض کی۔" (صفحہ ۳۸ جلد ۲)

اسی طرح امام المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب سفر السعادۃ میں فرماتے ہیں کہ

"اہل سنت کا دستور یہ ہونا چاہئے کہ عاشورہ کے دن فرقہ رافضیہ کی نکالی ہوئی بدعتوں (مرثیہ، ماتم و نوحہ وغیرہ) سے احتیاط کریں کیونکہ یہ کام مومنوں کے نہیں ہیں ورنہ اگر یہ فعال جائز ہوتے تو اس غم و الم کا سب سے زیادہ حقدار پیغمبر اسلام کا یوم وفات تھا۔"

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فتویٰ بھی ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ "دس محرم میں تعزیہ داری اور تصویر وغیرہ بنانا جائز نہیں ہے کیونکہ تعزیہ داری سے مراد یہ ہے کہ زینت اور ترک کیا جائے اور رنجیدہ صورت بنائی جائے حالانکہ مرنے کیلئے شریعت میں ایسی کوئی صورت کہیں سے ثابت نہیں ہوتی۔ تعزیہ داری بدعت ہے اور تصویر قبور و علم وغیرہ نکالنا بھی بدعت ہے اور بدعت نکالنے والے کے متعلق حکم ہے کہ اس کی بدعت اسے ہمیشہ خدا وندی میں گرفتار رکھتی ہے اور اس کی کوئی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ حدیث میں آیا ہے کہ من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ یعنی جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات نکالی جو اس میں موجود نہیں ہے تو وہ بات مردود ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا۔ یعنی جس نے دین میں کوئی نئی بات نکالی یا ایسی بات نکالنے والے کو پناہ دی اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کے کسی فرض کو قبول فرمائے گا نہ نفل کو۔" (فتاویٰ عزیزی)

علماء محققین کی ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ آج کل محرم کے مہینہ میں مسلمانوں کے اندر جو بدعات اور فضول رسمیں جاری ہیں ان کی اصل نہ شریعت میں ملتی ہے اور نہ عہد اول میں اس کی کوئی مثال پائی جاتی ہے۔ یہ صرف ان مسلمانوں کی ایجاد و اختراع ہے جو جاہل ہونے کے ساتھ ساتھ مشرکوں سے اختلاط رکھتے تھے۔

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ، پیشکے، چپلیاں، نسوار، سرکہ انگوری، چار سبز، اصلی مرہ، خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophene Manufacturing Co: (India) P. Box 88 Karachi.

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے اور "نمک جالینوس" جو دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے تمام معدہ کا واحد علاج ہے جو معمولی درد شکم سے لے کر تو لنج تک کو مفید ہے ایک شیشی مہینوں کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ... محصولڈاک بذمہ خریدار مجرب ادویات کی فہرست مع جنتری ... مفت منگائیے۔

المشتہر
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اکسیر جذام

یہ دوا ... خاص فائدہ عام کے ... اس موذی مرض میں مبتلا ہو گئے ... چار ہفتہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے ... سوکھنے لگ جاتا ہے قیمت دوا ایک ... کے لئے چار روپیہ ...

بواسیر و ذیابیطس

... رجسٹری ... وی۔ پی طلب فرمائیے

حافظ اقبال حسین بھیٹیا ہی بھاگلپور

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث صحیح ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عــہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عــہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک نیا نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آج کل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عـہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بہترین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلا جلد مجلد پارچہ عــہ مجلد چرم نقرہ ۸/ علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ ... قسم دوم حاشیہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے ترجمہ اور تفسیر کی خوبیوں کو بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے ... علاوہ محصولڈاک

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۹ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ ہجری

حج کمیٹیوں کے متعلق جدید مسودۂ قانون

شدید احتجاج کی ضرورت

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ۱۹۲۹ء میں اراکین جمعیۃ مقننہ کی ایک تحقیقاتی کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کی گئی تھی کہ کلکتہ، بمبئی اور کراچی کے بندرگاہوں میں حجاج کے لئے آسانیاں بہم پہنچانے اور معلمین حجاج اور حج کمیٹیوں کے اختیارات و فرائض متعین کرنے اور ...

استعمال کرسکے کمیٹی کا کورم آٹھ اراکین پر مشتمل ہو۔ اگرچہ سفارشات طویل ہیں مگر ہم نے ان سفارشات میں سے ان چند امور کا خلاصہ نکال لیا ہے جن کا تعلق حج کمیٹی کی مجموعی حیثیت سے ہے۔ اراکین کا ...

احادیث نبوی

[از حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند (اسیر فرنگ)]

قبروں کا احترام ماتم۔ نوحہ۔ سوگ اور ٹوٹکہ

جو کسی میت پر ماتم کرے، اپنے منہ کو پیٹے، گریبان کو پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

ابوموسیٰ کی روایت میں ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت مردے پر چیخ کر روئے یا ماتم کی وجہ سے سر منڈوائے (یہ زمانۂ جاہلیت کا دستور تھا) یا اپنے کپڑوں کو پھاڑے میں اس سے بری ہوں۔ مراد یہ ہے کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں (بخاری۔ مسلم)

جو لوگ میت پر روتے ہیں تو میت ان رونے والوں کے باعث عذاب دی جاتی ہے۔ (بخاری) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مرنے والا وصیت کر گیا تھا یا وہ مردے پر ماتم کو جائز سمجھتا تھا تو ایسے شخص پر دوسروں کے ماتم کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

تین باتیں کفر کی ہیں (۱) مردے پر چلا کر رونا (۲) گریبان پھاڑنا (۳) کسی کے نسب میں طعن کرنا (ابن حبان۔ حاکم) یعنی اس قسم کی رسوم مراسم کفریہ میں سے ہیں۔

دو آوازیں ملعون ہیں۔ دنیا و آخرت میں دونوں پر ان پر لعنت کا سلسلہ رہتا ہے ایک نعمت کے موقع پر گانے بجانے کی آواز اور دوسرے مصیبت کے وقت چلا کر رونے کی آواز (بزار)

چار باتیں میری امت میں زمانۂ جاہلیت کی ہیں (۱) فخر کرنا حسب و نسب میں (۲) دوسروں کے نسب میں طعن کرنا (۳) بارش کو تاروں کی طرف منسوب کرنا (۴) میت ...

صدر اور ایگزیکیٹو آفیسر

اس کے بعد چیرمین (صدر) اور ایگزیکیٹو آفیسر کا سوال ہے۔ ایک ایسی کمیٹی کا جیسی کہ حج کمیٹی ہونی چاہئے، چیرمین کسی طرح سرکاری نہیں ہوسکتا کیونکہ چیرمین ہی کی پوزیشن پر کمیٹی کی پوزیشن کا دارومدار ہے۔ اس کمیٹی کو چاہئے اندر کافی سرکاری عنصر رکھتی ہے۔ اگر اپنا صدر منتخب کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے تو وہ یقیناً ایک مفلوج کمیٹی ہے اور ہم کو آزاد ویا اختیار نہیں کہی جاسکتی۔ تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے جو شہادتیں ہوئیں ان میں بھی صدر کے غیرسرکاری اور منتخب شدہ ہونے پر اصرار کیا گیا اور خود کمیٹی نے بھی یہی سفارش کی تھی کردہ منتخب شدہ ہو۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ حکومت نے اس کے تقرر کو اپنے ہاتھ میں کیوں حج کمیٹیوں کو بیکار کردینے کی تجویز کیوں پیش کردی۔ اسی طرح ایگزیکیٹو آفیسر کا معاملہ ہے۔ کیونکہ کمیٹی کے تمام کام کو چلانے والا یہی آفیسر ہوگا۔ اگر اس پر کمیٹی کو اقتدار حاصل نہیں ہے اور اس کے عزل و نصب کا اختیار کمیٹی کے قبضہ میں نہیں رکھا گیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ کمیٹی برائے نام ہے۔ انتخاب صدر کی طرح تحقیقاتی کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی تھی کہ ایگزیکیٹو آفیسر کو حج کمیٹی ہی مقرر کرے۔ مگر مسودۂ قانون میں اس سفارش کو بھی ٹھکرا دیا گیا اور ایگزیکیٹو آفیسر کا تقرر بھی کمیٹی کے دائرۂ اختیارات سے باہر نکال دیا گیا۔ اور کمیٹی پر ایسی پابندیاں عائد کردی گئیں کہ اس کی حیثیت بالکل ہی بدل گئی۔

افسوسناک حقیقت

آخر میں ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جس تحقیقاتی کمیٹی پر اتنا طویل وقت اور اتنا کثیر روپیہ صرف ہوا تھا اس کا یہ انجام نہایت تکلیف دہ ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ یہ کمیٹی موجودہ حالات کو اور زیادہ بہتر بنانے اور حاجیوں کے لئے پہلے سے زیادہ مفید نظام قائم کرنے کی تجاویز سوچے گی اور اس کی تحقیقات سے فریضۂ حج کی ادائیگی میں آسانیاں اور سہولتیں پیدا کی جائیں گی اور مسلمانوں کو یہ موقع دیا جائیگا کہ وہ اپنے ایک خالص مذہبی معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیکر اس کو شرعی طریق پر انجام دیں مگر اب جو کچھ ہمیں نظر آرہا ہے وہ بالکل اس کے برعکس ہے ...

مسودہ قانون کا خلاصہ

صدر جمعیۃ علمائے ہند کی رائے

تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات

انتخاب اور نامزدگیاں

مشورے

محرم کے روزے

بدعت

طیاریاں

حجاج کے متعلق تیسرا مسودۂ قانون

فریضۂ حج کی ادائیگی میں ناقابل برداشت کاوٹیں

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

حجاج کے متعلق جو تین مسودات قانون اسمبلی کے سامنے پیش کئے جاچکے ہیں اور جنہیں اب ایک منتخبہ مجلس کی سپرد کردیا گیا ہے ان میں سے دو مسودات کا ترجمہ ہم شائع کرچکے ہیں اور آج تیسرے مسودۂ قانون کا ابتدائی حصہ پیش کرتے ہیں جو کہ یہ تیسرا مسودۂ قانون خفیف میں ایک دوسرے مستقل قانون کی ترمیم ہے اسلئے اسے بغیر اصل قانون کا مطالعہ کئے ہوئے سمجھنا غیرممکن ہے۔ ہم نے اس لئے ترجمے کے آخر میں چند تشریحی نوٹ لکھ دئے ہیں جن سے قانون کا مقصد با آسانی سمجھا جاسکے گا۔ ان مسودات قانون کے متعلق آج کی اشاعت میں مقالۂ افتتاحیہ بھی لکھا جارہا ہے۔ قارئین کرام بالخصوص حضرات علمائے عظام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ گزشتہ دو مسودات کا بغور معائنہ فرماکر اور آج کا مقالۂ افتتاحیہ پڑھ کر اپنی آراء سے حاجی وجیہ الدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ صدر بازار میرٹھ کو مطلع کریں کیونکہ حاجی صاحب موصوف اس منتخبہ کمیٹی کے ایک رکن ہیں جو ان مسودات پر غور کرنے کے لئے اسمبلی کی طرف سے بنائی گئی ہے اور جہاں تک ہمارے علم میں ہے انہیں اس خالص مذہبی مسئلہ سے کافی دلچسپی ہے۔ اگر حاجی صاحب کے پاس مختلف مقامات سے کافی رائیں پہنچ گئیں تو انہیں کمیٹی کے سامنے مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے میں آسانی ہوگی اور اگر اس کے باوجود بھی حکومت نے ان مسودات کو منظور ہونے دیا تو اس کارروائی کے خلاف مؤثر احتجاج کیا جاسکیگا (الجمعیۃ) ...

تشریحی نوٹ

ضروری گزارش

منیجر الجمعیۃ دہلی

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

دریائے نیل میں کودنے والے دو فقیر

ہمدردی حاصل کرنیکا عجیب طریقہ

دو فقیروں نے دریائے نیل میں کود کر خوب سونا بنا لیا۔ ان میں سے ایک تو مرد تھا اور ایک عورت تھی۔ یہ دونوں جہاں کہیں کوئی پل پاتے ایک عجیب کھیل تماشہ کرتے اور خوب روپیہ بٹورتے۔ عورت پل سے دریا میں کود پڑتی جس کو بچانے کے لئے مرد فقیر بھی کود جاتا اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے بہت لوگ جمع ہوجاتے اور کوشش کرتے کہ یہ مرد عورت کو کسی طرح بچالائے اور صحیح و سالم کنارہ پر پہونچ جائے۔ کچھ دیر تک تو یہ دونوں فقیر نکلنے کے لئے مصنوعی جدوجہد کرتے اور بالآخر مرد عورت کو کنارہ پر لے آتا۔ بس "حادثہ" کو دیکھنے والے لوگ عورت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے اور اس کی خوش قسمتی پر اس کو مبارکباد دیتے۔ مرد کو سب سے زیادہ شاباشی دی جاتی کیونکہ اس نے عورت کی جان بچائی تھی۔ عورت کیلئے فی الفور چندہ کی تحریک ہوجاتی اور ہمدردی کرنے والے نرس کھا کر خاصہ روپیہ جمع کردیتے۔ اور پھر یہ دونوں آپس میں تقسیم کرلیتے آخر ...... "کودائی" کا راز فاش ہوگیا کیونکہ پورٹ سعید پہاں دونوں نے پھر بھی حرکت کی تھی۔ اس جگہ بھی ۵ پونڈ جمع ہوگئے تھے مگر پولیس نے وہاں کی تک میں تھی ان دونوں فقیروں کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا۔

امریکہ میں لکڑی کے جدید سکوں کا اجراء

دو سال میں تین ہزار بنکوں کا دیوالہ

واشنگٹن (امریکہ) کے ایک قصبہ "ٹینی نو" میں لکڑی کا ایک سکہ جاری کیا گیا ہے غالباً تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ دنیا میں لکڑی کا روپیہ جاری کیا گیا ہو۔ لکڑی کا یہ سکہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آج کل امریکا اقتصادی اور مالی پریشانیوں میں کس طرح گرفتار ہے۔ گزشتہ دو سال کے اندر اندر امریکہ کے تین ہزار بنک بند ہوچکے ہیں۔

"ٹینی نو" میں یہ سکہ ایوان تجارت کی طرف سے ہنگامی کرنسی کے ماتحت جاری کیا گیا ہے۔ کیونکہ بنکوں نے اپنے دروازے بند کرلئے ہیں اور روپئے کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ یہ لکڑی کا سکہ ڈالر کی ربڑ کار یوں کی شکل میں ہے جنے ہیں ۲۵ اور ۵۰ سینٹ کا سکہ ہے۔ اس سکہ کے درمیان ایک کاغذ رکھا گیا ہے اور اس کے دونوں جانب لکڑی ہے۔

۱۹۲۰ء میں جرمن نے بھی مختلف سکے جاری کئے تھے جو المونیم لوہے اور جست کے تھے۔ ۱۹۲۱ء میں جمہوریت نے لوہے کے سکے جاری کئے تھے۔ آسٹریا اور اسکے جاپان نے بھی ۱۹۲۰ء میں لوہے کے سکے جاری کئے تھے۔ مگر لکڑی کا سکہ سوائے امریکہ کے اب تک کہیں جاری نہیں ہوا۔

نماز کے متعلق ایک انگریز کے تاثرات

اسلام ہی عالمگیر امن وامان کا ذریعہ ہے

ایک انگریز مسٹر ڈبلیو۔ ڈی بشیر پکرڈ نے جب ہندستانی کے موقعہ پر مسجد شاہجہان میں مسلمانوں کو نماز عید ادا کرتے دیکھا اور وہ اس نظارہ سے بہت متاثر ہوا۔ مسٹر موصوف اپنے ایک بیان میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اس یکجہتی کو دیکھ کر میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اسلام مذہب کے اعتبار سے ایک ایسا مذہب ہے جو عالمگیر امن وامان اور نوع انسانی میں خوشگوار تعلقات قائم کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ نماز کے وقت مسلمانوں کی یکجہتی اور صف آرائی ان کی زندگی اور بقا کی ضامن ہے اور وہ قوم کبھی نہیں مرسکتی جس میں عبادت اور تنظیم کی یہ واحد صورت پائی جائے۔

عراق میں طوفان نوح کے نشانات

طوفان عالمگیر نہ تھا

فلاڈلفیا کے ڈاکٹر سی۔ لینارڈ ووٹ ڈائرکٹر محکمۂ آثار قدیمہ نے حال ہی میں عراق کے ایک مقام کی تنقیب کرکے طوفان نوح کا ریت زمین سے برآمد کیا ہے۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ جدید تحقیقات کے بموجب طوفان نوح کو عالمگیر حیثیت حاصل نہ تھی بلکہ وہ ایک مقامی طوفان تھا۔ اس طوفان کا پانی دریائے فرات سے ابلا تھا۔ عراق میں جو عمارتیں اور کھلونے بچانے کے ظروف برآمد ہوئے ہیں ان پر جمی ہوئی ریت سے یہ بات آشکارا ہوجاتی ہے۔

ڈاکٹر ووٹ فرماتے ہیں کہ آثار سے پتہ چلتا ہے کہ طوفان کے باعث جو لوگ پہاڑوں پر بھاگ گئے تھے وہ بعد میں آکر اپنے کاروبار حسب معمول مشغول ہوگئے تھے۔ اشیرین زمانہ کی جو الواح ملی ہیں وہ بھی اس نظریہ کی تائید کرتی ہیں۔

مصنوعی دل سے حرکت پیدا کرنیکی کوشش

سائنس کا ایک محیر العقول کارنامہ

ایک برطانوی سائنس داں نے ایک مصنوعی دل تیار کرلیا ہے جو جانوروں کا اصل دل نکالنے کے بعد اس کے نظام میں خون پہونچاتا رہتا ہے۔ یہ مصنوعی دل کسی نرم چیز کا نہیں بلکہ پیتل کا بنایا گیا ہے اور اس کا موجد ڈاکٹر .... ہے۔ اس مصنوعی دل کو لگانے کے بعد بلی، خرگوش اور دیگر بڑے جانور کئی گھنٹہ تک زندہ رہ سکتے ہیں اور اس کا تجربہ بھی کرلیا گیا ہے۔ مزید امتحان جاری ہے۔

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

منیجر الجمعیۃ دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

عراق کی آزادی کا فرنگی مفہوم

مغربی اقوام کا استعمار برابر قائم ہے

دمشق کے ایک اخبار نے ایک فرانسیسی مدبر کی ایک تقریر نقل کی ہے جو موصوف نے عراق کی آزادی پر تبصرہ کرتے ہوئے پیرس کی ایک مجمع علمی کے سامنے کی تھی۔ مقرر کا نام موسیو .... ہے جو پیرس کی یونیورسٹی کے شعبۂ سیاسیات کے پروفیسر اور عربی علوم و ادب کے ماہر ہیں۔ مقرر نے پہلے تو عراق کے انتداب کی ایک مختصر تاریخ بیان فرمائی ہے اس کے بعد آپ نے آزادیٔ عراق پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ان لوگوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے جنہیں عراق کی آزادی گراں گزری ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عراق اب کمل آزاد ہے اور برطانوی حکمبرداری ہمیشہ کے لئے ختم ہوچکی ہے۔ یہ آزادی زبردستی حاصل نہیں کی گئی ہے بلکہ خود برطانیہ کی خواہش کے مطابق عراق کو آزادی دیدی گئی ہے۔

جو لوگ عراق کی آزادی کے مخالف ہیں وہ خود سوچیں کہ اس آزادی سے مغرب کو کیا نقصان پہونچا ہے کیونکہ پٹرول کے چشموں کا اجارہ پچھتر سال کی مدت کیلئے حاصل کرلیا ہے اور ظاہر ہے کہ اس میں نہ صرف برطانیہ کا بلکہ اٹلی، فرانس اور جرمنی کا مفاد وابستہ ہے۔ یہ اجارہ بھی زبردستی حاصل نہیں کیا گیا بلکہ حکومت عراق کو اس کے منافع میں شریک کرکے خود عراق کی اجازت سے ایسا کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ عراق کے قدرتی ذخائر بالواسطہ یا بلاواسطہ خود ہمارے قبضہ میں ہیں اس لئے آزادیٔ عراق کے مخالفوں کو اس قدر سراسیمہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

حجاج کو مزید سہولتیں پہونچانے کا انتظام

حکومت حجاز کا ایک دانشمندانہ حکم

حکومت حجاز نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ آئندہ موسم حج میں حجاج کیلئے مزید سہولتیں بہم پہنچائے اور ان کو آرام پہونچانے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حکومت نے اپنے جنگی تھانوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ آئندہ سے حجاج کے ان اسباب پر کوئی جنگی محصول نہ کریں جو حجاز سے خریدکردہ اپنے گھروں کو لیجاتے ہیں۔ اس حکم کی فوراً تعمیل کردی گئی ہے اور حجاج کو اس قسم کی چنگیوں سے مستثنیٰ کردیا گیا ہے۔ حکومت حجاز کے اس دانشمندانہ حکم سے حجاج کو بہت کچھ فوائد ہونچیں گے اگرچہ خود حکومت کو (جو اس وقت عام کساد بازاری کے زیراثر ہے) اس حکم کے بعد مالی خسارہ برداشت کرنا پڑے گا۔ مگر حجاج کی آسائش کے لئے وہ سب کچھ برداشت کریگی۔

ٹیونس میں یہودیوں کی شرارت

اپنی کامیابی کے خواب پریشاں

ٹیونس میں صیہونی تحریک کے ایک زبردست کارکن یہودی کچھ دنوں سے قیام پذیر ہیں اور متعدد مجالس میں آپ اسلام اور صیہونیت کے عنوان پر تقریریں بھی کرچکے ہیں۔ آپ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ توریت کی پیشگوئیوں کے بموجب عنقریب مسلمانوں اور عیسائیوں کو ہمارا ساتھ دینا پڑے گا اور فلسطین بہت جلد ہمارا قومی وطن قرار پائے گا۔ یہ الفاظ منہ سے نکلے ہی تھے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں نے سخت احتجاج کرکے تقریر کو بند کرادیا اور مقرر صاحب پولیس کی نگرانی میں اپنی قیامگاہ پر پہونچا دئے گئے۔

ہرات میں ترک چائے نوشی کی مبارک سعی

چائے استعمال نہ کرنے کا عہد

ہرات کے باشندوں میں ڈاکٹر امام الدین خان کی مساعی سے ترک چائے نوشی کی تبلیغ کامیاب ہورہی ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے چائے نوشی کے مضرات کو اچھی طرح ان کے ذہن نشین کردیا ہے۔ ہرات کے بہت سے ماموریں اور عام باشندوں نے آپس میں یہ عہد کرلیا ہے کہ وہ آئندہ کبھی چائے کا استعمال نہ کریں گے اور دوسروں کو بھی تبلیغ کے ذریعہ چائے کے استعمال سے روکنے کی سعی کریں گے معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے دیگر شہروں میں بھی ہرات کے باشندوں کی تقلید کی جائے گی۔

افغانستان میں عہد انقلاب کا ایک بم

بم کے پھٹنے سے چار بچے زخمی ہوگئے

هدوک میں جو سالار کا مقبرہ واقع ہے اس کے قریب ایک بم پھٹ گیا۔ واقعہ اس طرح ہے بچہ سقہ کے زمانہ کا ایک بم جو کسی طرح پھٹنے سے محفوظ رہ گیا تھا چند خوردسال بچوں کو پڑا ہوا ملا۔ بچوں نے اس کے ساتھ کھیلنا شروع کردیا مگر وہ پھر بھی نہ پھٹا۔ آخر بچوں نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ کیا چیز ہے اس کو پتھر سے کوٹنا شروع کردیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بم فوراً پھٹ گیا اور چار بچے زخمی ہوگئے۔ دو بچوں کے زخم زیادہ سخت ہیں۔

ہرات کے محاصل میں کئی لاکھ کا اضافہ

۱۳۰۹ء کی نسبت ۱۳۱۰ء میں ہرات کے محاصل میں ساڑھے چار لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ اس اضافہ سے معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان میں تجارت کو بہت فروغ حاصل ہورہا ہے اور یہ ملک اس وقت ترقی پذیر حالت میں ہے۔ دیگر متمدن ممالک میں محاصل وغیرہ آمدنیوں میں زبردست کمی واقع ہورہی ہے۔

دار الحکومت

انتخابات خلافت صوبہ دہلی
عیدگاہ میں علاقہ قصاب پورہ کے اراکین کا اجتماع

محمد اسحاق نمبر خلافت کمیٹی صوبہ دہلی

حویلی اعظم خاں کے مسلمانوں کا احتجاج

اخبار الرحمن سے دو ہزار روپے کی ضمانت
کانگریس کے متعلق مضامین شائع کرنے کا الزام

دہلی میں گورنر بنگال کا ورود
قطب مینار اور صفدر جنگ کی سیر

ہندو مسلم منسٹر کی بورڈ کی طرف سے محرم کے انتظامات

اعلان تعطیل

سٹروگلس کے قتل کے سلسلہ میں گرفتاری

جمعیۃ علماء ہند کے چوتھے ڈکٹیٹر کی گرفتاری
جامع مسجد میں جلسہ شہر میں جلوس کا گشت
شہر کے مختلف گوشوں میں پولیس کے زبردست انتظامات

دہلی ۱۴ اپریل۔ چونکہ کل جمعہ کو جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کے بموجب آرڈیننس ڈے منایا جانے والا تھا اس لئے صبح سے ہی پولیس سرگرمی سے انتظامات میں مصروف تھی۔ ... جامع مسجد ... مولانا نور الدین صاحب ... گرفتار کر لیا۔

شیخ محی الدین کو دو سال قید سخت کی سزا
بغیر لائسنس کے ریوالور رکھنے کا الزام

والی یمن کے شہزادہ کا افسوسناک انتقال
دوسرے کی جان بچانے میں خود سمندر کی نذر

کانپور میں زبردست ڈاکہ
گیارہ اشخاص کی گرفتاری

پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان جنگ
ایک ڈاکو گولی سے اڑا دیا گیا

سودیشی کی تبلیغ کیلئے تمام ہندوستانیوں کو کوشش
ملک میں سرکردہ لیڈروں کا دورہ

تحصیل بدایوں میں بارہ سو مکانات کی بربادی
بارہ اشخاص جل گئے۔ ۱۲ لاکھ روپے کا نقصان

جیل کے انہدام پر ڈیڑھ سو قیدی فرار
بیس اشخاص اور ایک سو سپاہی ہلاک

بمبئی میں ایڈیشنل پولیس کی بھرتی
مولانا شوکت علی کی خدمات جلیلہ

کانپور کے میڈیکل اسٹور میں آتشزدگی
پچاس ہزار کا نقصان

ایک اینگلو انڈین لڑکی پر چھرے سے حملہ
بھوساول اسٹیشن پر ٹرین میں حادثہ

کاشتکاروں نے زمیندار کو قتل کر دیا
امروہہ میں چوتھا واقعہ

بمبئی کے وزیر مالیات کا استعفیٰ

مدراس کے قریب ایک کشتی غرقاب

محکمہ ڈاک کو حکومت کی ہدایت
خطوط اور پارسلوں کو روکنے کے اختیارات
بائیکاٹ کے نعرے اور لیڈروں کی تصاویر

دہلی ۱۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ محکمہ ڈاک میں ایک تازہ سرکلر شائع کیا گیا ہے جس کی رو سے یہ حکم دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے کہ جس خط۔ لفافہ یا پارسل وغیرہ پر گاندھی جی کی تصویر ہو اسے روک لیا جائے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بالا حکم گذشتہ سول نافرمانی کی تحریک کے دوران میں بھی جاری کیا گیا تھا مگر گاندھی ارون سمجھوتہ کے بعد غالباً اپریل ۱۹۳۱ء میں خارج کر دیا گیا تھا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے علاوہ سول نافرمانی سے تعلق رکھنے والے دیگر لیڈروں کی تصویروں کو بھی قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے علاوہ بریں "برطانی مال کا بائیکاٹ کرو" "سودیشی" "آزاد بھارت" اور دیگر تمام ایسے نعروں کو قابل اعتراض سمجھا جائے گا جس سے سول نافرمانی کو تقویت پہنچنے کا احتمال ہوگا چنانچہ جن خطوط یا پارسلوں وغیرہ پر اس قسم کی تصویریں یا نعرے ہوں گے وہ روک لئے جائیں گے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ سرکلر حکومت ہند کی ہدایات کے مطابق شائع کیا گیا ہے جو لیڈروں کی تصویروں کو امن عامہ کے منافی سمجھتی ہے اور ساتھ ہی برطانی مال کا بائیکاٹ روکنا چاہتی ہے۔

غیر ممالک میں ہندوستانیوں کی آبادی
برطانوی اور غیر برطانوی علاقہ کے اعداد و شمار

دہلی ۱۱ اپریل۔ ذیل میں ان ہندوستانیوں کی تعداد درج ہے جو سیاسی یا معاشی اسباب کی بنا پر ہندوستان کو چھوڑ کر غیر ممالک میں آباد ہو گئے ہیں:۔

برطانوی نو آبادیات

(۱) جزیرہ سیلون (لنکا)	۹ لاکھ ۹ ہزار
(۲) ملایا	۷ لاکھ
(۳) ماریشس	۲ لاکھ ۸۱ ہزار
(۴) جنوبی افریقہ	۱ لاکھ ۶۰ ہزار
(۵) ٹرینی ڈاڈ	۱ لاکھ ۳۰ ہزار
(۶) جزائر فیجی	۶۹ ہزار
(۷) دیگر	[illegible]
میزان	[illegible]

غیر برطانوی علاقہ

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ	۳ ہزار ایک سو [illegible]
(۲) جزائر مڈغاسکر	۳ ہزار ۳ سو ۴۳
(۳) جزائر الشرق	۵۰ ہزار
(۴) سرینم	۳۴ ہزار
میزان	تقریباً ایک لاکھ

وفاق میں ایک اون فیصدی کا مطالبہ
والیان ریاست کی کانفرنس کا فیصلہ

والیان ریاست کا آخری اجلاس
سرکاری اعلان کی توقع

خان عبد الغفار خاں کس جیل میں ہیں؟
شاہی قیدی کی حیثیت سے نظر بندی

ڈھاکہ کے قریب ریلوے ٹرین پر مسلح ڈاکہ
گارڈ پر گولی کے فائر۔ ڈاکو ۳۲ ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گئے

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ کل سہ پہر کو تین بجے ڈھاکہ کے قریب دو نوجوانوں نے جو تیسرے درجہ میں سفر کر رہے تھے گاڑی کی زنجیر کھینچی۔ گاڑی ... گارڈ پر گولی چلا دی ... ۳۲ ہزار روپیہ ... نوجوان کچھ روپیہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے ریل کے ڈبہ کو آگ لگا دی
آگرہ اور جھانسی کے درمیان تازہ شرارت

آگرہ ۱۲ اپریل۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹہ میں بعض نامعلوم اشخاص نے ضلع آگرہ میں ٹیلیگراف کے تار کاٹنے، کھمبے اکھاڑنے، ریل کے ڈبوں میں آگ لگانے اور ریل گاڑیوں کو جلانے کی کوشش کی۔ ...

برطانی کابینہ کے ذریعہ فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ
لوگوں سے ہڑتال منانے کی اپیل اور کانگریس کو کھلا چیلنج
ویلفیئر آف انڈیا لیگ میں مولانا شوکت علی کی تقریر

شملہ کی کانفرنس میں کیا ہوگا؟
کانگریس اور حکومت میں مصالحت کا امکان
لبرلوں اور اعتدال پسندوں سے مشورے

شنگھائی سے جاپانی افواج کی واپسی
حکومت جاپان کا اعلان

ہندوستان سے لارڈ لوتھین کی توقعات
پارلیمنٹ اور کانگریس کے درمیان مرکزی اتفاق
ہندوستان کے آئینی مستقبل پر تبصرہ

روسی گورنمنٹ پر برطانیہ کا قرضہ
دار العوام میں سوال و جواب

الہ آباد میں گولی کیوں چلائی گئی؟
کمشنر الہ آباد کی رپورٹ

انگلستان کے بے روزگاروں میں اضافہ

برما میں قتل و غارت گری کا زور
برمیوں اور پٹھانوں میں جھڑپ

آئرلینڈ کے ساتھ کوئی گفت گو نہیں ہوگی
دار العوام میں مسٹر ٹامس کا بیان

سائمن کمیشن کی سفارشات پر آئین کی ترتیب
ڈیلی ایکسپریس کا بیان

لندن میں کانگریس کی شاخ کا دوبارہ احیا

صوبہ بہار میں ایک مفید انجمن کا قیام

(نشی ارحمن صدر جماعت)

بنگال کے آرڈیننس واپس نہیں لئے جائیں گے

ہندوستان میں مسلح بغاوت
سوویٹ روس کا زبردست پروپیگنڈا
دار العوام میں سر جان سائمن کا بیان

برمی باغیوں اور پولیس میں جنگ
طرفین سے گولیوں کے فائر

ضلع پشاور میں زائد پولیس کا تقرر

روم کی ایک قدیم خانقاہ منہدم کر دی گئی

۵۸ زمینداروں کی آراضی ضبط

تمام خاندان پاگل ہو گیا!

ڈاکٹر کچلو کی گرفتاری اور رہائی

لیٹر بکس سے خطوط نکال کر رنگ بھر دیا

کریلا اور نیم چڑھا!
بھائی پرمانند کا تازہ ہذیان

ہندوؤں میں آریہ صاحبوں کی مذہبی ذہنیت متعصبانہ وجوہ سے مسلمانوں میں آوادیانیوں کی ذہنیت سے ملتی جلتی ہے۔ ہمیں کسی کے عقائد سے ذکر ہے نہ تعصب۔ لیکن اس واقعہ کے اظہار پر ہم مجبور ہیں کہ آریہ سماجی اور قادیانی، دونوں کو ایک ناقابل علاج مذہبی جنون لاحق ہے، جو نہ صرف یہ کہ خود ان دونوں فرقوں کے حق میں مضر ہے بلکہ ملک کو بھی نقصان پہنچا رہا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ یہ دونوں جماعتیں جب سیاسیات میں قدم رکھتی ہیں تو ان کے اکثر افراد حکومت کی بوجا شروع کر دیتے ہیں اور یہ محض اپنے مذہبی جنون کی وجہ سے جو انہیں اس وہم باطل میں مبتلا کر دیتا ہے کہ حکومت کی مدد سے ان کے عقائد زیادہ پھیل سکیں گے۔

بھائی پرمانند جب آریہ بنے تو گویا کریلا نیم پر چڑھ گیا۔ آپ نے نام نہاد آل انڈیا ہندو مہاسبھا کانفرنس کی کراچی میں صدارت کرتے ہوئے جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ہندو اور مسلمان دونوں ان پر غور کریں۔ یہ خیالات اگرچہ ہذیان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے مگر ہندوؤں کے لئے ان میں عبرت موجود ہے کہ ان کا ملک کے لئے کس درجہ مضر جماعت ہے اور اس کی زندگی ملک کی زندگی کے لئے کس قدر خطرناک ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ عبرت ہے کہ کس طرح ہندو اور مسلمان فرقہ پرستوں کی ذہنیت بالکل ایک ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دونوں کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ دونوں ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہیں اور دونوں کا مقصد بھی ایک ہی ہے یعنی وطن پرستی کی مخالفت کی جائے، ہندوستان کی نجات روکی جائے اور موجودہ سیاسی نظام بحال رکھا جائے۔

بھائی پرمانند نے اپنے خطبہ صدارت میں جو کچھ کہا ہے حقیقۃً وہی ہے جو مسلم کانفرنس والے کہتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ بھائی جی نے ہندوؤں کا رونا رویا ہے اور مسلم کانفرنس والے مسلمانوں کا رونا روتے ہیں۔ مگر مطلب ایک ہی ہے یعنی ہندوستان کی غلامی بدستور باقی رکھی جائے۔

بھائی پرمانند نے کہا ہے:-

"کانگریس ہندوؤں کی مخالف جماعت ہے اور کسی طرح بھی ہندوؤں کو ان خطروں سے بچا نہیں سکتی جو انہیں گھیرے ہوئے ہیں۔ کانگریس نے براہ راست اور بالواسطہ مسلمانوں کی مدد کی اور انہیں مضبوط بنا دیا ہے لیکن ہندوؤں کو جو طرح ..."

ہیں ہم آہنگ ہیں، موجودہ سیاسی نظام پر برابر کے عاشق ہیں۔ ہمیں بھائی پرمانند وغیرہ فرقہ پرستوں پر اتنا تعجب نہیں ہے جتنا ان لوگوں پر ہے جو ان حضرات سے عقیدت رکھتے اور ان کے پیچھے چلتے ہیں۔ بھائی پرمانند وغیرہ کی جماعت ذاتی مصلحتوں کا تقاضا یہی ہے کہ وہ فرقہ پرست بنے رہیں اور ملک کو فرقہ پرستی کی دلدل میں مبتلا رکھنے کی کوششیں کرتے رہیں۔ البتہ عام لوگوں کی عقل پر تعجب آتا ہے جو ان خود غرض درباری سیاسی بازیگروں کے پیچھے اندھوں کی طرح چل رہے ہیں اور در اصل سیدھے گڑھے کی طرف ...

...

آئندہ زمانے میں جب ہندوستان کی تاریخ لکھی جائے گی، تو مورخ یہ واقعہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا کہ محض مٹھی بھر خود غرض لوگوں نے پورے ہندوستان کو کس طرح مدتوں بربادی میں مبتلا رکھا اور وہ حقیقت دیکھنے نہ دی جو سچ سے بھی زیادہ روشن تھی۔

...

(ہند جدید)

میر پور میں فوجیں بدستور متعین رہیں گی
کشمیر میں گرفتاریاں

...

جمعیۃ مقننہ کا آئندہ اجلاس
سوالات اور مسودات قانون

شملہ ۱۶ مئی۔ غالباً جمعیۃ مقننہ کا اجلاس اخیر اگست میں شروع ہو گا۔ کئی سرکاری اور غیر سرکاری مسودات قانون پیش ہونے والے ہیں۔ بعض کے مسودات کے منتشر ہو جانے کی وجہ سے فہرست سے خارج ہو گئے۔ یہ مسودات غیر سرکاری حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مسودہ قانون انتقال اراضی جو زیر ملاحظہ ...

(۲) ...

...

چودھری ظفر اللہ خاں اور مشاورتی کمیٹی کے تعاون
کارروائی میں حصہ لینے اور نہ لینے کا مسئلہ

گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کی کارروائی میں جس کے اجلاس کے لئے ... مئی مقرر ہے حصہ لینے اور نہ لینے کے متعلق چودھری ظفر اللہ خاں صاحب رکن کمیٹی نے ایک بیان اخبارات کو دیا ہے ...

...

عیسائی ہونے کا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ میں ... اسکول جانے سے روک دیا ہے۔ لڑکی کی عمر اس وقت ... کے قریب اور معزز ہندو گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ ہندو حلقوں میں اس خبر پر بہت اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک مسلمان لڑکی کو بھی اسی طرح ورغلا کر عیسائیت کے جال میں پھنسایا جا رہا ہے ...

عیسائیوں کی اس درسگاہ کے متعلق وقتاً فوقتاً اسی قسم کی شکایات سننے میں آئی ہیں ...

تحریک یوم النبی کی تائید میں
مجاہد اعظم امیر سعید الجزائری کا مکتوب

مجاہد اعظم حضرت امیر سعید الجزائری (دمشق) مجاہد اکبر حضرت امیر عبد القادر الجزائری کو لکھا گیا تھا کہ آپ بلاد اسلامیہ میں تحریک یوم النبی کی امداد و اعانت فرمائیں۔ آج ہوائی ڈاک سے حضرت امیر کا ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں ... اور اپنے شیخ و بانئے اسلام کی امداد و اعانت کا یقین دلایا ہے۔ حضرت امیر ... بیت المقدس کی مؤتمر اسلامی سے شروع ہوا ہے ... آپ اس وقت ... ہندوستان تشریف لائیں گے اور یہاں کے اکابر امت سے تبادلہ خیالات فرمائیں گے۔

(عبد المجید قرشی، پٹی، ضلع لاہور)

مشنری اسکولوں کی ناپاک سرگرمیاں

...

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

... پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

اب محرم میں کیا ہو گا؟

... منیجر رسالہ بیشوا دہلی

روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ
دلربا
منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

مقویات سراج عالم
... وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کی معرکۃ الآرا تصنیف
مسلمانوں کی قومی زندگی و سعادت کا سرچشمہ
ترجمان القرآن ...
منیجر ترجمان القرآن نمبر ۱۵ دریا گنج دہلی

جمعیۃ الانصار بہار کا سالانہ اجلاس
ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑوں کے استعمال کی تجویز

جمعیۃ الانصار بہار کا پانچواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۷، ۸ و ۹ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ... منعقد ہوا ... مولانا عبد الحکیم صاحب ... مولانا علی حسن صاحب عاصم بہاری ...

...

مولانا علی حسن صاحب عاصم نے مسلمانوں کی موجودہ حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان فرمایا ...

...

محمد حفیظ انصاری ناظم جمعیۃ الانصار بہار، ضلع ہردوئی

تحریک یوم النبی کا مبلغ بلاد اسلامیہ
مولانا احسان سامی حقی کا عزم افغانستان

ایک عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ دنیائے اسلام میں تحریک یوم النبی کی تبلیغ اور ترجمانی کے لئے ایک خاص سفیر روانہ کیا جائے۔ الحمد للہ کہ مولانا احسان سامی حقی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے جو شام کے ذی شرف سادات میں سے ہیں ... افغانستان کی طرف روانہ ...

... سفارت اسلامی ... مولانا کو اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

عبد المجید قرشی، پٹی، ضلع لاہور

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اعلان
طبیہ کالج دہلی

طلب و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج ... میں داخلہ ... جلد کوشش کریں۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے
...
معجون مدد گار غدود
... احمد مجتبیٰ برادرز ... چتلی قبر دہلی

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں
... حیدر آباد دکن

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا
... دربھنگہ

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب
پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

قومی خیالات کا ترجمان اور قومی مفاد کا علمبردار
اخبار قومی گزٹ دہلی
ایک بڑا روزانہ اخبار ہے ...
لیکن انتظامات کی ترقی کے بعد
... المشتہر منیجر قومی گزٹ گلی قاسم جان دہلی

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے
بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات سے
نپٹ بہرا پن
... کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!
ہائے درد
... امرت دھارا ... لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۳ء

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

روزنہ الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۶

معاصرین کے افکار و آراء

آخرکار جرمنی نے کروٹ لی! (ہمدم)

برلن کی ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ جرمن چانسلر نے ریخ پارلیمنٹ میں پوری صفائی سے اعلان کردیا ہے کہ جرمنی اپنی موجودہ جنگی بے بسی پر صبر نہیں کرسکتا۔ اس کی ہتھیار بندی کے خلاف جو پابندیاں عاید کی گئی ہیں، وہ انہیں توڑ دینے کا فیصلہ کرچکا ہے ... [illegible]

مسلمان بننے کی راہ (معارف)

جس وقت عرب کے ملک میں اسلامی قومیت کی تعمیر ہو رہی تھی اس کے اپنے اور بیگانے دونوں قومیتیں موجود تھیں ... [illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

ہر مسلمان سے اسلام کا صرف ایک مطالبہ!

قتل گاہ میں اسلام کے دو فرزندوں کا استقلال

فنافی الرسول کا بلند ترین مقام

پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم میں کیا تاثیر تھی کہ جس شخص نے بھی اس کا ایک جرعہ نوش کرلیا اس میں برق و رعد کی خاصیت پیدا ہوگئی ... [illegible]

عاشق رسول قتل گاہ میں

[illegible]

وما ان ابالی حین اقتل مسلما
علی ای شق کان للہ مصرعی

وذالک فی ذات الالٰہ وان یشاء
یبارک علی اوصال شلو ممزع

فنافی الرسول کا بلند ترین مقام

[illegible]

دیوانگان سمراج کے نام

[illegible]

صوبوں کی خود مختاری اور مسلمانوں کے حقوق

[illegible]

شرمناک ذہنیت (الجمل)

[illegible]

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین، لنگی، رومال (پشاوری) مشہدی، بیذیج، کلاہ، پلنگے، چپلیاں، نسوار، سرکہ، انگوری، چار مغز، املی، میوہ، خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں سستے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

اکسیر جذام

[illegible]

حافظ اقبال حسین بھاگلپور

شربت فولاد

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال جاہ دہلی

حلفیہ بیان

[illegible]

کیسٹوفین بچوں کی صحت

[illegible]

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ... [illegible]

قرآبادین مفید عام ضروری ہے کتاب کا سائز ... اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے ... کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ... [illegible]

منیجر مکتبۂ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے ترجمہ اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے صحت الطباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عللہ علاوہ محصولڈاک
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زریں بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ بلاجلد مجلد پارچہ عیر مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ خاشدہ ... قسم دوم ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

رسم الخط کی تبدیلی پر ایک ترک مدبر کا تبصرہ
ترکی حکومت سے صرف یہی ایک غلطی ہوئی ہے

علامہ صبحی بک (انقرہ) کے ایک مشہور مدبر ہیں ... جنگ عظیم کے دوران میں اور قیام جمہوریت کے بعد ترکی حکومت کی بے نظیر خدمات انجام دی ہیں ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

روس میں مزدوروں کی تعلیم کا حیرت انگیز انتظام
مختلف فنون کے اسکولوں اور یونیورسٹیوں کی تعداد

روسی گورنمنٹ کے سامنے جو پنجسالہ اسکیم درپیش ہے اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ملک میں ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے جو صنعت و حرفت کے ماہر ہوں ...

حجاج کے متعلق تیسرا مسودۂ قانون
فریضۂ حج کی ادائیگی میں ناقابل برداشت رکاوٹیں

(ترجمہ مخصوص برائے الجمعیۃ)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

دفعہ ۱۱۔ مذکورۂ بالا قانون کی دفعات ۲۰۸ (الف) اور ۲۰۹ کے بجائے مندرجہ ذیل دفعات داخل کر دی جائیں گی:۔

"۲۰۸ (الف)۔ برطانوی ہند کے کسی بندرگاہ یا کسی مقام سے اس وقت تک کوئی زائر حاجیوں کے کسی جہاز پر سوار نہ ہو سکے گا جب تک کہ

(الف) اس کے پاس واپسی کا ٹکٹ نہ ہوگا۔

(ب) اس نے مقررہ شخص کے پاس اس قدر رقم جمع نہ کرا دی ہوگی جو گورنر جنرل با جلاس کونسل کے اعلان شہرۂ گزٹ آف انڈیا کے مطابق واپسی ٹکٹ کے لئے کافی ہو ...

حج کے متعلق مسودات قانون
حکومت کی عجلت اور مسلمانوں کا مطالبہ

اسمبلی میں حج کے متعلق مسودات قانون پر غور کرنے کے لئے جو سلیکٹ کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کا اجلاس ۳۰ مئی کو شملہ میں منعقد ہونے والا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان مسودات کو شائع ہوئے ابھی پورا ایک مہینہ بھی نہیں گزرا ہے اور اسلامی اخبارات ان پر پوری طرح تبصرہ بھی نہیں کر سکے ہیں۔

... ہم نے جہاں تک ان مسودات قانون پر غور کیا ہے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ان کے اکثر حصے شرعی نقطۂ نگاہ سے قابل اعتراض ہیں ... (ایڈیٹر)

(نوٹ: آج کی اشاعت میں ایک سب لیڈر اسی موضوع پر شائع ہو رہا ہے۔ الجمعیۃ)

جزائر فلپائن میں آریوں کی تبلیغ کا حشر
آریہ دھرم سے حبشیوں کا تنفر

مسلمانوں اور عیسائیوں کی دیکھا دیکھی ہندوستان کے آریوں کو بھی یہ شوق چرایا کہ ہندوستان سے باہر وید اور آریہ دھرم کی تبلیغ کی جائے ...

لندن میں مشرقی زبانوں کی درسگاہ
ہندوستان اور چین کے طلباء کی اکثریت

اخبار گریفک کی گزشتہ اشاعت میں ان مشرقی زبانوں کے اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں جو لندن میں باضابطہ سکھائی جاتی ہیں ...

تمام دنیا میں سینماؤں کی تعداد
پانچ سو برطانی سینما بند ہو چکے ہیں

یورپ میں سینماؤں کی تعداد اس قدر کثیر ہے ...

شرق اردن کی آزادی کا خواب
تمام ملک میں پروپیگنڈہ کرنے کی کوشش

جب سے عراق کو برطانیہ نے آزادی عطا کی ہے اس وقت سے شرق اردن کے باشندوں کے منہ میں بھی پانی بھر آیا ہے ...

عراق میں کئی ہزار سال قبل کے ظروف کی آمد

عراق میں قدیم زمانہ کے آثار برآمد ہو رہے ہیں ...

قاہرہ اور یورپ کے درمیان ٹیلیفون

...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۵۱ ہجری

بمبئی کا ہندو مسلم فساد
وحشت و بربریت کے شرمناک مظاہرے

بمبئی کے ہولناک فسادات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اگرچہ آخری اطلاعات یہ آئی ہیں کہ صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے اور اب شہر کے مختلف حصوں میں نسبتاً زیادہ پرسکون فضا پیدا ہو گئی ہے مگر ابھی تک مکمل امن و امان قائم نہیں ہوا ہے اور قتل و غارت کے واقعات برابر پیش آ رہے ہیں ...

ملے گا۔ بمبئی نے جہاں گزشتہ دو تین سال میں قومی تحریکات کے اندر ایک نمایاں شہرت حاصل کی ہے وہاں وہ انتہا درجہ کے پست فرقہ وارانہ جذبات کی تبلیغ و اشاعت کا بھی مرکز بنا رہا ہے ...

... عام ہندوؤں اور مسلمانوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہونا چاہئے اور کم سے کم اب تو ان میں یہ جذبہ ضرور پیدا ہو جانا چاہئے کہ اس کے لئے جان دیدیں گے مگر فساد کے لئے ایک قطرہ بھی خون کا نہ بہنے دیں گے۔

حج کے متعلق مسودات قانون

ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ حج کے متعلق تیسرے مسودۂ قانون کا آخری حصہ درج کر رہے ہیں۔ اس حصہ کے بعد اب تینوں مسودات کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ان مسودات کا پوری طرح مطالعہ کیا جائے گا اور ان میں جس قدر خامیاں ہیں ان کی طرف علمائے کرام توجہ فرمائیں گے اور شرعی نقطۂ نگاہ کے مطابق اپنی رائے کا جلد سے جلد اظہار کر دیں گے ...

... اس لئے ہمارے نزدیک حکومت یہ مسودۂ قانون فوراً واپس لے لینا چاہئے۔

ہم نے یہ اجمالی رائے اس غرض سے پیش کی ہے کہ حکومت کو اختلافات کی نوعیت و اہمیت کا اندازہ ہو جائے اور وہ یہ سمجھ سکے کہ اگر اس نے جلدی کی اور عجلت کے ساتھ ان مسودات قانون کو مجلس منتخبہ سے گذار دیا تو کس قدر سخت پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔

حجاج کے متعلق تیسرا مسودۂ قانون

(بسلسلہ صفحہ ۲)

(۷) فقرہ (ث) کے بعد مندرجہ ذیل فقرہ داخل کر دیا جائے گا:۔

(ث ث) یہ قاعدہ بنانے کے لئے کوئی زائر اس وقت حاجیوں کے کسی جہاز پر سوار نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کے پاس کوئی پاسپورٹ یا حاجیوں کا پاس نہیں ہوگا اور حاجیوں کے پاس جاری کرنے کا ضابطہ مقرر کرنے کے لئے اور ایسے پاسوں کے فارم اور فیس مقرر کرنے کیلئے

(۲) مذکورۂ بالا دفعہ کی ضمن (۲) میں "دو سو" کے الفاظ کی جگہ "تین سو" کے الفاظ داخل کر دئے جائیں گے۔

تشریحی نوٹ

دفعہ ۱۱۔ مرچنٹ شپنگ ایکٹ کی جو جدید دفعہ ۲۰۸ (الف) بنائی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر حاجی کو واپسی کا ٹکٹ خریدنے یا زرامانت جمع کرانے کا پابند کر دیا جائے خواہ وہ حاجی ہندوستان کا رہنے والا ہو یا کسی بیرونی ملک کا اور خواہ وہ کسی ادنیٰ درجہ میں سفر کر رہا ہو یا اعلیٰ درجہ میں ...

...

حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کو "بی" کلاس
شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے کا مکتوب چیف کمشنر دہلی کے نام

امرتسر ۱۶ مئی۔ جناب شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے بیرسٹرایٹ لا امرتسر نے حسب ذیل مکتوب چیف کمشنر صوبہ دہلی کے نام ارسال فرمایا ہے:۔

"مجھے یہ سن کر حیرت ہوئی کہ مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند جنہیں حال ہی میں سزا ہوئی ہے "بی" کلاس میں رکھے گئے ہیں۔ مولانا ئے ممدوح ناظم جمعیۃ علماء ہند ہونے کی حیثیت سے ملک میں بہت بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور ہم سب ان کی بے انتہا عزت کرتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم اس غلطی کی تصحیح کر دیجئے اور مولانا کو "اے" کلاس میں رکھے جانے کے احکام صادر فرما دیجئے"۔ (نامہ نگار)

مستقبل قریب میں جنگ عظیم کا خطرہ
جاپان کے خلاف سوویٹ روس کی زبردست جنگی تیاریاں
ہوائی جہازوں ٹینکوں اور توپخانوں کی روانگی

لنڈن۔ معاصر مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ عام طور پر یورپ میں یہ معلوم ہے کہ جاپان کے خلاف سوویٹ روس کس قدر وسیع پیمانے پر جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ [illegible]

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا اجتماع
حجاج کے متعلق مسودات قانون کیخلاف احتجاج

دہلی ۱۷ مئی۔ آج جامع مسجد دہلی میں بعد نماز جمعہ جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مراد آبادی کی زیر صدارت مسلمانان دہلی کا عام جلسہ ہوا [illegible]

ضلع گیا میں ہندو مسلم فساد
دو کانیں لٹ گئیں بازار بند ہیں

پٹنہ ۱۸ مئی۔ واری سالگنج سے ۲۰ ماہ حال کی شام کو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ واری سالگنج ضلع گیا کی ایک بڑی تجارتی منڈی ہے [illegible]

جموں کے دو مسلمانوں کو حبس دوام کی سزا
ایک ساہوکار کے قتل کا الزام

جموں ۲۰ مئی۔ لالہ ارجن شاہ ساہوکار کے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا [illegible]

آرڈیننسوں اور سیاسی اسیروں کے متعلق تجاویز
سرحدی کونسل میں پیش کرنے کی ممانعت

ایبٹ آباد ۱۸ مئی۔ انڈی پنڈنٹ پارٹی کی جانب سے آرڈیننسوں کی تنسیخ اور اسیران سیاسی کے متعلق جن تجاویز کا نوٹس دیا گیا تھا [illegible]

خان عبدالغفار خاں کے ساتھ سلوک
سرحدی کونسل میں ہوم ممبر کا بیان

[illegible]

ضلع گورداسپور میں بھی فرقہ وارانہ فساد
۲۶ اشخاص مجروح

[illegible]

سری نگر میں بچوں کا مظاہرہ
روٹی روٹی کے نعرے

سری نگر ۱۸ مئی۔ آج شہر میں بال سبھا کے نوجوان لڑکوں نے دفتروں، عدالتوں اور تعلیمی اداروں پر دھاوا بول دیا [illegible]

۱۱۸ اشخاص کے خلاف فرد جرم لگادی گئی
ایک مسلمان کے مکان پر ڈاکہ ڈالنے کا نتیجہ

[illegible]

حج کے متعلق مسودات قانون پر غور و خوض ملتوی کیا جائے
حاجی وجیہ الدین صاحب رکن سلیکٹ کمیٹی کا مکتوب

[illegible]

الہ آباد میں آرڈیننسوں کا "جنازہ"
۲۳ اشخاص گرفتار

[illegible]

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کی نامزدگی

[illegible]

موزہ بنیان کے ٹیکس میں کمی
ڈیڑھ روپے کے بجائے صرف آٹھ آنہ

[illegible]

سارجنٹ کا ریوالور چل گیا
گولی ہتھیلی سے پار ہوگئی

[illegible]

ریاست بھوپال کی سرپرستی علوم و فنون
رفاہ عام کیلئے بیس لاکھ روپیہ کی رقم

[illegible]

تاڑی کے درخت کاٹ دیے گئے
ڈکٹیٹر اور ۴ رضا کار گرفتار

[illegible]

مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علماء ہند
اے۔ کلاس دیدی گئی

[illegible]

فرقہ وارانہ فسادات آئینی ترتیب میں حائل نہ ہوں
بمبئی کے فسادات پر مسٹر ولیرز کا بیان

[illegible]

برما میں ڈاکوؤں کی تباہ کاریاں
پانچ آدمی پکڑ کر لیگئے

[illegible]

دہلی پولیس میں تخفیف

[illegible]

کانپور کے پارچہ فروشوں کی ہڑتال

[illegible]

بابو بپن چندر پال کا افسوسناک انتقال

[illegible]

بارات کی لاری دریا میں گر پڑی
سات باراتی غرقاب

[illegible]

ریوالور کے ساتھ ایک نوجوان کی گرفتاری

[illegible]

بمبئی میں سات روز تک انسانی خون کا سیلاب
قتل و غارتگری اور آتشزدگی کے ہولناک واقعات
جانبین کے ۱۵۳ مقتول اور ۱۲۶۰ زخمی ہوئے

بمبئی ۲۲ مئی۔ کل (شنبہ) تمام بمبئی میں امن و سکون رہا اور دو کانیں بھی کھولی گئیں لیکن وہ دکانیں جو مخالف بازاروں میں واقع ہیں یعنے مسلمانوں کی ہندو آبادی میں اور ہندوؤں کی مسلم آبادی میں وہ اب تک بند ہیں۔ امن و سکون قائم کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کی جارہی ہے [illegible]

فساد کا چھٹا دن

بمبئی ۱۹ مئی۔ آج فرقہ وارانہ جنگ کا چھٹا دن ہے [illegible]

ایک مسجد پر ہندوؤں کا حملہ

[illegible]

تیسرے روز کا ہولناک ہنگامہ

[illegible]

چوتھے روز کی خونریزی اور فوج کی آمد

[illegible]

چھ روز کے مقتولین و مجروحین کی تعداد

چھ روز کے فسادات میں جس تعداد میں آدمی مقتول و مجروح ہوئے ان کی فہرست درج ذیل ہے:۔

یوم	مقتول	مجروح
شنبہ	۶	۷۷
یکشنبہ	۱۹	۳۲۳
دوشنبہ	۴۱	۲۵۰
سہ شنبہ	۲۳	۲۲۴
چہارشنبہ	۲۶	۱۶۰
پنجشنبہ	۹	۷۰

کل ہلاک شدگان کی تعداد ۱۲۳ ہے۔ زخمیوں کی تعداد ۱۱۶۱ ہے [illegible]

فرقہ وارانہ جنگ کا ساتواں دن

[illegible]

چوتھے اور پانچویں روز کا قتل عام

[illegible]

حکومت سرحد کا ایک غیر دانشمندانہ اقدام
انہدام مسجد کے متعلق سرحد شریعت کمیٹی کا اہم فیصلہ
مذہبی مداخلت کے خلاف مسلمانان سرحد کا احتجاج

پشاور ۱۸ مئی۔ فرانٹیر پراونس جمعیت العلماء کی شریعت سب کمیٹی کا ایک اجلاس خصوصی مسجد قاسم علی خاں میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل قرار داد بہ اتفاق آراء منظور ہوئی۔

"ہرگاہ کہ گورنمنٹ ہوس میں ایک پرانی مسجد کو بعد منہدم کیا گیا ہے کہ اس مقام پر حکومت نے ایوانات نظارت تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے [illegible]

محمد الہ بخش ضیاء سکرٹری۔ فرانٹیر پراونشل جمعیت العلماء
شعبہ تحفظ ناموس شریعت

گول میز کانفرنس سے لارڈ لوتھین کا استعفا
وزیر ہند سے اختلافات کا نتیجہ
"کانگریس کا نام عزت کے ساتھ لیتے ہیں"

[illegible]

افریقہ میں وحشیوں کا وحشیانہ پن
ڈیڑھ سو اشخاص کو گولی ماردی گئی
جمعیۃ اقوام میں حبشی ریاست پر الزامات

[illegible]

موجودہ مصائب پر روم کے پوپ کا اظہار خیال
"زیادہ متمول زیادہ بدمعاش ہوتے ہیں"

[illegible]

ایک جہاز کی افسوسناک تباہی
تمام ہندوستانی مسافر بچا لئے گئے

[illegible]

ایک قتل کو سزائے موت

[illegible]

حکومت چین نے [illegible]

[illegible]

ملک کے مجبوراً ایڈورڈ ہال پر کانگریسی جھنڈا

[illegible]

لوگ بمبئی سے بھاگ رہے ہیں

[illegible]

خان عبدالغفار خاں کے لڑکوں کی جائداد

ڈاکٹر خان صاحب کی بیوی اور بچوں کا وظیفہ

صوبہ سرحد کی کونسل میں سوالات

خان عبدالغفار خاں بیرسٹر ایٹ لا ممبر لیجسلیٹو کونسل (ڈسٹرکٹ پشاور) نے صوبہ سرحد کی کونسل کے آئندہ اجلاس میں سرکاری جواب حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سوالات کا نوٹس دیا ہے۔

(۱) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ خان عبدالغفار خاں، ڈاکٹر خان صاحب اور قاضی عطاءاللہ ... ریگولیشن نمبر ۳ سنہ ۱۸۱۸ء کے ماتحت گرفتار کئے گئے تھے؟

(۲) کیا ریگولیشن نمبر ۳ سنہ ۱۸۱۸ء کی رو سے یہ ضروری ہے کہ جن اشخاص کے خلاف اسے استعمال کیا جائے۔ ان کے کنبہ کو ان کی حیثیت کے مطابق الاونس دیا جائے؟

(۳) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ خان عبدالغفار خاں کے تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے جنمیں ایک لڑکا امریکہ میں زیر تعلیم ہے اور دوسرا ڈیرہ دون کے سکول میں اور لڑکی ... کے سکول میں پڑھ رہی ہے؟

(۴) کیا یہ درست ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب کی ایک عورت انگریز ہے اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی انگلستان میں زیر تعلیم ہیں؟

(۵) اگر ان چاروں سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو کیا گورنمنٹ بتائے گی کہ گورنمنٹ نے ان کے گذارہ کے لئے اب تک کیا انتظام کیا ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

(۶) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ... خان عبدالغفار خاں، ڈاکٹر خان صاحب ... قید تنہائی بسر کر رہے ہیں؟ (ب) کیا جیل میں انہیں ... میل ملاپ کی اجازت ہے؟ (ج) کیا انہیں کوئی کتاب یا اخبار دیا جاتا ہے؟ (د) ان کی صحت کیسی ہے؟

(۷) کیا یہ صحیح ہے کہ اتمان زئی میں خان عبدالغفار خان اور ڈاکٹر خان صاحب کے مکانات کی تلاشی لی گئی اور ان کا تمام فرنیچر، برتن اور بستر وغیرہ وہاں سے اٹھائے گئے؟ اگر ہاں تو کیا بتایا جائے گا کہ تلاشی کس قانون کی رو سے لی گئی؟

(۸) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے خان عبدالغفار خاں کے بیٹوں کی جائداد قبضہ میں کر لی ہے؟ اگر صحیح ہے تو کس قانون کے مطابق؟

(۹) اگر سوال نمبر ۸ کا جواب اثبات میں ہے تو کیا گورنمنٹ مہربانی کر کے اس شخص کا نام بتائے گی ...

(۱۰) کیا یہ درست ہے کہ موضع مردان کے خان امیر محمد خاں ...

(۱۱) کیا یہ صحیح ہے کہ خان غلام حیدر خاں ...

باشندگان ترنگ سے جرمانہ کس طرح وصول کیا گیا؟

(۱۲) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جرمانہ کی وصولی کے لئے مندرجہ ذیل کارروائیاں عمل میں لائی گئیں:

(۱) پولیس لوگوں کے گھروں میں پردہ کا لحاظ کئے بغیر گھس گئی۔

(ب) مردوں کو ان کے گھروں سے باہر لایا گیا، ان کے سر کو ننگا کیا گیا اور ان کی جوتیاں اتاری گئیں اور انہیں دھوپ میں بٹھایا گیا۔

(ج) انہیں پانی دینے کی اجازت نہیں دی گئی۔

(د) کیا انہیں اس طرح دوڑایا جاتا تھا جبکہ پولیس انہیں اپنی لاٹھیوں سے پیٹتی جاتی تھی؟

اگر جواب اثبات میں ہے تو مہربانی کر کے بتایا جائے کہ یہ کارروائی کس قانون کے مطابق کی گئی؟

جاپان کے وزیر اعظم قتل کر دیئے گئے

فوجی افسروں نے ۵ مقامات پر بم پھینکے

جاپان میں قومی حکومت کے قیام کی توقع

ٹوکیو ۱۶ مئی۔ افواہ گرم ہے کہ وزیر اعظم جاپان مسٹر انوکائی قتل کر دیئے گئے۔ اسی روز ٹوکیو میں پانچ جگہ بم پھینکے گئے ایک شخص نے جو کہ فوجی افسر کی وردی میں ملبوس تھا وزیر اعظم پر حملہ کر کے انہیں بری طرح مجروح کر دیا۔ ...

ٹوکیو ۱۶ مئی۔ اب جاپان میں امن و امان ہے اور اب وہاں قومی حکومت قائم ہو گئی ہے جسے کسی جماعت سے سروکار نہیں۔

آئندہ اصلاحات امید افزا نہیں ہیں

سابق ہوم ممبر مسٹر تانبے کی رائے

ناگپور ۱۸ مئی۔ مسٹر بی۔ ایس تانبے سابق ہوم ممبر صوبہ متوسط و برار نے گول میز کانفرنس ... آئندہ اصلاحات امید افزا نہیں ہیں ...

حکومت کی آمدنی میں خسارہ

محکمۂ ڈاک کی آمدنی میں زبردست کمی

شملہ ۱۸ مئی۔ حکومت کے مالی سال کے پہلے ماہ یعنی اپریل کی آمدنی میں توقع کے لحاظ سے بہت کمی ہوگئی ہے ...

کلکتہ میں بھی فساد ہو گیا

پولیس کے فائر، افسران بھی زخمی ہو گئے

کلکتہ ۱۸ مئی۔ شہر کے شمالی حصہ میں محرم کے سلسلہ میں پھر فساد ہو گیا ...

دہلی میں انقلابیوں کی گرفتاری

تار کاٹنے والے گروہ پر پولیس کا قبضہ

دہلی ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی کی پولیس (سی۔ آئی۔ ڈی) نے خفیہ تحقیقات ...

لالہ دیش بندھو کو قید اور جرمانہ کی سزا

دہلی ۱۸ مئی۔ تقریباً پانچ منٹ کی سماعت کے بعد آج لالہ دیش بندھو ڈائرکٹر روزنامہ "تیج" کو دفعہ ۱۲۴ الف کے الزام میں چھ ماہ قید سخت اور تین سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنا دیا گیا۔ ...

نئی دہلی کے قریب فساد تین ہلاک

دہلی ۱۸ مئی۔ دہلی چھاؤنی سے کچھ فاصلہ پر میرام نگر ایک دیہات ہے جہاں دو پارٹیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا جس میں تین اشخاص ہلاک اور ... مجروح ہوئے ہیں۔ ...

عدن میں ایک جہاز کو آگ لگ گئی

عدن ۱۸ مئی۔ کل رات کو دو بجے "جارجس فلپ" نامی جہاز میں آگ لگ گئی ...

لائل پور کے مشہور ڈاکو کی گرفتاری

لاہور ۱۸ مئی۔ ضلع لائل پور کے دیہات میں مدت تک تلاش کرنے کے بعد فیروز پور پولیس کی ایک پارٹی نے بھجن سنگھ نامی مشہور ڈاکو کو گرفتار کر لیا ...

"شان مسلم" کتاب ضبط کر لی گئی

سری نگر ۱۸ مئی۔ وزیر اعظم ریاست کشمیر نے "شان مسلم" نامی کتاب کو ضبط شدہ قرار دے دیا ہے۔

نپٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، زخم، کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے، بھنبھناہٹ، ناسور ... اور کان کی تمام بیماریوں کی اکسیر دوا ...

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ ...

ہمالیائی سرمہ

کان کی دوا: بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔ پی)

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ

دلربا

منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

ایک منٹ میں آئس کریم

حیرت انگیز ہندوستانی ایجاد

تین سیر دودھ جمانے کے لئے صرف پانچ سیر برف کافی ہے

ایک بچہ بھی اس مشین کو بآسانی استعمال کر سکتا ہے

قیمت فی مشین علاوہ پیکنگ و محصول ...

ایم۔ اے۔ مجید بلی ماران دہلی

جوتش کا چمتکار

جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

ایک مہینہ میں انگریزی آ جائے گی

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

حلفیہ بیان

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب فروخت طلب ہیں

نئی دہلی میں قدیم مسجدوں کی مرمت کرنا جرم ہو گیا

مرمت کرنے والے مسلمانوں پر مقدمہ چلایا جاتا ہے

نئی دہلی ۱۷ مئی ۱۹۳۲ء۔ بمقام رائے سینہ (نئی دہلی) کوٹھی نواب صاحب ... کے مقابل ... ایک قدیم عالیشان مسجد ... کے نام سے مشہور ہے ...

پیش اماموں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم

... میں بارادرانہ اسلام کو فوری توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی مذہبی زندگی اور قومی وقار کو قائم رکھنے میں پوری جدوجہد کریں۔ ورنہ اس ذلت کی زندگی سے ڈوب کر مرجانا بہتر ہے۔

(سید) عنایت حسین رسول نمائی

سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ

سید حسن رسول نما قدس سرہ

تحریک یوم النبی کی رفتار

پرنس عمر طوسوں پاشا کا مکتوب گرامی

امت کے علماء و اکابر جس تحریک یوم النبی کو نہایت ہی قبولیت حاصل ہو رہی ہے تازہ ترین ہوائی ڈاک سے ہز ایکسلنسی پرنس عمر طوسوں پاشا کی طرف سے ... مکتوب موصول ہوا ہے۔ ...

(دستخط) پرنس عمر طوسوں پاشا مصر

پشاور میں ایک مسجد کا انہدام

سکرٹری جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا اعلان

ایک قدیم مسجد واقعہ گورنمنٹ ہاؤس پشاور کو بدیں وجہ کہ اس جگہ ایوانات نظامت تعمیر کئے جانے کا فیصلہ ہوا ہے ... منہدم کر دیا گیا ہے۔ ...

محمد اللہ بخش ضیاء سکرٹری جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد

مل مزدوروں کا جلسہ عام

۱۵ مئی ۱۹۳۲ء کو شام وقت ساڑھے پانچ بجے روشن آرا باغ میں مل مزدوروں کا ایک عام جلسہ ہوا ...

جنرل سکرٹری محمد عرب

دعائے صحت

حضرت مولانا منیر الدین صاحب مدرسہ عالیہ عربیہ معین الاسلام ... کے خلیفہ ہیں ...

خاکسار ابو الفضل محمد فضل الرحمٰن اسلام آبادی

متعلم دار العلوم دیوبند

ایک ڈاکو سے پولیس کی جماعت کا مقابلہ

لاہور ۱۸ مئی۔ فیروز پور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رتن سنگھ نامی ڈاکو اور پولیس کی ایک جمعیت میں زبردست مقابلہ ہوا۔ ...

بعدالت جناب ... منصف صاحب بہادر سہارنپور

اطلاع نامہ

...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے ...

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ نے ...

ملنے کا پتہ: محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی درجہ کشمیری بازار لاہور

اب کے محرم میں کیا ہو گا؟

منیجر پیشوا دہلی

اعلان

طبیہ کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے۔ ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

زندگی کی کس کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش، خرچ اور تکلیف سے بچائے گی!

یہ بات ذہن نشین کر لیجئے

اصل کوئی نہیں جانتا ہے

"امرت دھارا"

ہر شہر میں ملتی ہے یا اس پتہ سے منگوالیں: "امرت دھارا" آفس لاہور

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل پوسٹ بکس ... دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

قیمت چار روپے (دو ماہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل سٹور ... دربھنگہ

مقویات سرتاج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

معاون محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم شنبہ ۲۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ مئی سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار وآراء

"براہ راست کارروائی!" (ہمدم)

مسلم کانفرنس نے اپنے اجلاس لاہور میں حکومت برطانیہ کو دھمکی دی تھی کہ اگر اُس نے ماہ جون تک مسلمانوں کے حقوق و مطالبات تسلیم نہ کرلئے تو وہ یعنی مسلم کانفرنس "براہ راست کارروائی" شروع کردیگی۔ یہ دھمکی بڑے ہی جوش وخروش اور بظاہر بلند آہنگی سے دی گئی تھی جس وقت یہ دھمکی دی گئی تھی، ہم نے صاف کہہ دیا تھا کہ یہ صرف مسلمانوں کے اس غیظ وغضب کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہے جو گول میز کانفرنس میں غداری کی وجہ سے مسلم کانفرنسی لیڈروں کے خلاف عام ہو گیا ہے۔ لیکن بعض خوش عقیدہ اور سادہ لوح حضرات نے ہم سے شکایت کی کہ اس قدر جلد فیصلہ کیوں کرلیا۔ مسلم کانفرنس سے اس طرح سوء ظن کیوں ہے؟ کم سے کم ایک موقعہ اسے اور دینا چاہیے کہ وہ اپنی صداقت ثابت کرسکے۔
اب ہم انہی خوش عقیدہ اور سادہ لوح حضرات سے پوچھتے ہیں کہ ابھی ختم ہونے کو آیا۔ دیکھتے دیکھتے نکل جائے گا ...

زمیندارہ کے بعد حکومت کو تجارت سے فائدہ تھا۔ وہ بھی معدوم ہے۔ ریلوے سے فائدہ تھا وہ بھی بہت کم ہو گیا ہے۔ ان وجوہ سے گورنمنٹ نے اپنا خرچ کم کرنے کو ملازموں پر دو ہاتھ اٹھائے۔ ایک تخفیف تنخواہ کا دوسرا سرے سے اخراج کرکے نکالدینے کا۔ ہم اس میں گورنمنٹ کو معذور جانتے ہیں۔ لیکن اس تخفیف کے نتائج بد آگاہ کرنا بھی اپنا فرض جانتے ہیں۔ بیشک ہمیں کہ تخفیف تنخواہ پر کوئی معقول اعتراض نہیں۔ لیکن تخفیف بصورت اخراج کے نتائج بڑے بھیانک ہیں۔
گورنمنٹ جانتی ہے کہ اُس کے ملازم عموماً عیالدار ہوتے ہیں جن میں سے کسی کے متعلق دو کس کسی کے چار کسی کے دس بارہ تک بھی ہیں جو ذکور واناث پر شامل ہیں کمانے کی بجائے محض محل خرچ ہوتے ہیں۔ ایسے اشخاص جن کی باقاعدہ تنخواہ بھی عیال کے گزارہ کو کافی نہیں ہوتی وہ علیحدہ کردینے کی صورت میں کیا کریں گے ان میں اکثر اہل علم بابو لوگ جن کو سوائے قلم اٹھانے کے کچھ آتا ہی نہیں اُن کی اور اُن کے عیال کی زندگی کا گزارہ کیسے ہوگا ...

حج کے متعلق مسودۂ قانون

آئندہ سخت خطرہ (الجمعیۃ)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معارف)

تاریخ اسلام کا ایک اہم ترین واقعہ
فاروق اعظم کا سر آستانۂ اسلام پر
داعی اسلام کی روحانیت اور قوت قدسی کا ایک نمونہ

اسلام کی ابتدا جس بے سروسامانی میں ہوئی اور جس بے کسی کے عالم میں اس آسمانی تحریک کو چلایا گیا وہ تاریخ کا ایک اہم ترین واقعہ ہے ...

کنیز کو پیٹنا شروع کردیا۔ لیکن اسلام بھی کیا فولادی قوت ہے کہ جب یہ کسی کے دل میں گھر کرلیتا ہے ...

حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ آستانۂ اسلام پر

حضرت عمرؓ فاروق کی تیغ زنی کا قبول اسلام

عمر فاروقؓ اسلام کی آغوش میں

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین لنگی رومال (پشاوری مشہدی یزدی) کلاہ پنکھے چپلیاں۔ لسوار، سرمہ، انگوری چادر سبز اصلی وغیرہ خشک میوے اور نایاب مفردات ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophene Manufacturing Co: (India) P. Box 880. Kirachi.

اکسیر جذام
یہ وہ طبی نسخہ ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بخیال فائدہ عام کے شائع کیا گیا ہے۔ ...
بواسیر و ذیابطیس
حافظ اقبال حسین بھٹیاری بھاگل پور

صدہا مرضوں کی ایک دوا
تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر ہے ...
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشۂ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد نصرت صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اپنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر بااصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال بد پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعیدیں اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۸۸۴ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہر اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کررہے ہیں۔ روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں سے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا۔ بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرّا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت وپاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایۂ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ عا/ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۳/ قسم دوم حنا شدہ عا/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم ۱۲/

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

مسلمان کیوں ذلیل ہوئے اور وہ کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

انگریزوں سے قرض لینے کی حقیقت اور معترضین پر اظہار افسوس

اسلام اور سیاست حاضرہ پر سلطان ابن سعود کی بصیرت افروز تقریر

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

وہ ذی الحجہ کو بیت کے روز جلالۃ الملک سلطان ابن سعود والی حجاز و نجد نے قصر ملوکی میں حجاج کو حسب معمول ضیافت دی جس میں اعیان حکومت کے علاوہ دو سات آٹھ سو سربرآوردہ حجاج نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر جلالۃ السلطان نے ایک برجستہ تقریر کی جس کا ترجمہ معاصر ام القریٰ کی تازہ اشاعت سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

اسلام سب سے بڑی نعمت ہے

والی حجاز کے جرائم کی فہرست

انگریزوں سے قرض لینے کی حقیقت

مسلمانوں کی ذلت کے اسباب

معترضین سے خطاب

مراد آباد میں جمعیۃ علماء ہند کے ارکان اور دیگر علماء کی مجلس مشاورت

حج کے متعلق مسودات قانون پر غور و خوض

جمعیۃ علماء ہند کا بروقت اقدام

دہلی ۲۵ مئی۔ مراد آباد میں ۲۶ مئی کو جمعیۃ علماء ہند کے ارکان اور دیگر نمایاں علماء کی ایک مجلس مشاورت منعقد ہوگی جس میں حج کمیٹی کے متعلق ان مسودات قانون پر غور و خوض کیا جائے گا جو اسمبلی کے اجلاس میں پیش ہونے والے ہیں اور ان پر شرعی نقطۂ نظر سے فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ علمائے کرام کے نام جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے دعوت نامے جاری کئے جا چکے ہیں۔ مراد آباد کی مجلس مشاورت میں جو فیصلہ ہوگا وہ آئندہ اخبار میں شائع کیا جائے گا۔

مولانا محمد صادق صاحب کی نمائندگی کے متعلق کراچی کے علماء کا فیصلہ

سلطان پور کے جلسے میں بعض تجاویز کی منظوری

حاجی وحید الدین صاحب کی ترمیمات کی پہلی قسط

انتقادات

میرٹھ میں خانہ تلاشیاں

بمبئی کا خوفناک فساد اور اس کے اسباب پر ایک نظر

گناہ کی دیوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۵ ہجری

علمائے کرام کی مجلس مشاورت

مسودات حج کے متعلق ہماری چند گزارشات

ابھی یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ اراکین جمعیۃ علمائے ہند اور دیگر علمائے کرام کی ایک نمایندہ مجلس مشاورت ۲۶ مئی کو مراد آباد میں منعقد ہو رہی ہے اور وہ ان مسودات پر غور کرنے کے بعد اپنے آخری فیصلے صادر کرے گی جو مذہبی نقطۂ نگاہ سے نہایت اہم اور ناقابل تردید ہوں گے۔

جہاز پر کھانا پکانا

ٹیکہ اور قرنطینہ

واپسی ٹکٹ

حج کمیٹیوں کی ترتیب

عہدہ داران و ملازمین

ضروری قواعد کی ترتیب و اشاعت

معلمین کا مسودہ قانون

فساد بمبئی اور اینگلو انڈین اخبارات

وفاداروں کا انتباہ

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

ضروری گزارش

نائب امیر شریعت صوبہ بہار کا تار وائسرائے ہند کے نام

حج کے متعلق مسودات قانون پر بحث ملتوی کی جائے

مسلمانوں کی رائے معلوم کئے بغیر نتائج خطرناک ہوں گے

مولانا عثمان غنی پھلواری شریف سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار نے ذیل کا تار ہز ایکسلنسی وائسرائے ہند و سکرٹری ایجوکیشن ہیلتھ اینڈ لینڈ ڈیپارٹمنٹ کے نام ارسال فرمایا ہے۔

حج کے متعلق جو تین مسودات قانون منتخب کمیٹی میں پیش ہونے والے ہیں مہربانی کرکے ان پر بحث و تمحیص اور غور و فکر کو ملتوی کر دیجئے کیونکہ یہ مسودات قانون پورے طور پر مسلمانوں کی آگاہی کے لئے شائع نہیں کئے گئے ہیں موجودہ حالات میں جب کہ بہترین دماغ کے مسلمان جیلوں میں محبوس ہیں اگر حکومت نے ان مسودات کو بغیر مسلمانوں کی صحیح رائے معلوم کئے پاس کر دیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ثابت ہوں گے۔

بمبئی میں امن و امان قائم ہو گیا

ہلاک شدگان اور مجروحین کے آخری اعداد و شمار

بمبئی ۵ مئی۔ فرقہ وارانہ فساد کے تازہ ترین اعداد و شمار مظہر ہیں کہ کل ۱۴۷۸ آدمی مجروح اور ۱۵۵ ہلاک ہوئے۔ فسادات کے دوران میں بازار کی خراب حالت کی وجہ سے اناج اور دیگر ضروریات زندگی گراں ہوتی جا رہی ہیں۔ اب تقریباً تمام بازار کھل گئے ہیں۔ البتہ سونا چاندی اور زیورات کی دکانیں ہنوز بند ہیں جن لوگوں کو زیادہ نقصان ہوا ہے وہ اپنے مطالبات ایک ماہ کے اندر چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کرفیو آرڈر کی میعاد کل ختم ہو جائے گی۔ اس لئے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے اس میں ایک ہفتہ کی توسیع کر دی ہے۔

دار الحکومت

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کے زیر اہتمام عام جلوس اور جلسہ

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کو قدوائی صاحب کا جواب

سر تیج بہادر سپرو کے بیان کی تائید

بمبئی میں فرقہ وارانہ جنگ کا خاتمہ

شہر میں امن و سکون ڈیڑھ ہزار افراد گرفتار

برطانیہ پر ٹرکی کے ۵۸ دعوے

جنگ عظیم کے دوران میں لگائے ہوئے الزامات کی تحقیقات

ٹرکی کے تمام دعوے خارج کر دئے گئے

مرکزی اور صوبجاتی ذمہ داری کا مطالبہ

تشدد کی حکومت کو ختم کیا جائے

حکومت حجاز اور افغانستان میں دوستانہ معاہدہ

سرینگر میں ہندو ٹولوں کی شورش

ایک سو اشخاص زخمی ہو گئے

خلافت کمیٹی کے سالانہ انتخاب کا سلسلہ

مختلف انتخابات کی کارروائی

گوجرانوالہ کے قریب خوفناک ڈاکہ

پانچ اشخاص کی ہلاکت متعدد ڈاکو گرفتار

کشمیر میں ۱۲۵ ملازمین کی برطرفی

متعدد انجینئروں کی علیحدگی

صدر جمہوریہ جرمنی کے نام والی افغانستان کا برقیہ

دوبارہ انتخاب پر مبارکباد

وزیر سرحد پر دعویٰ کا نوٹس

مقامی سیلف گورنمنٹ پر اعتراض

کرنل کیسر اور سر سپرو کشمیر جائیں گے

دہلی کے ایک لیڈر میکس میں پھر آتشزدگی

سرینگر میں کرفیو آرڈر جاری ہونے والا ہے

والی حجاز نے قرض کا مطالبہ نہیں کیا

افواہ بالکل بے بنیاد ہے

بمبئی سے مزید سپاہیوں کی روانگی

یوپی میں بموں کے حادثات

کردستان کے باغیوں کو پھانسی کی سزا

ریلوے ٹکٹ اور کاغذات کو جلانے کی سعی

کرایہ میں اضافہ کے خلاف احتجاج

آرڈیننسوں کے اختتام پر مقبوضہ املاک کی واپسی

حکومت بنگال کا فیصلہ

بم بنانے کا سامان برآمد ہوا

مصطفیٰ کمال پاشا کو شریف شہر کا خطاب

سیٹھ رنچھوڑ داس کی موٹر ضبط ہو گئی

روسی سرحد پر جاپانی فوج کی نقل و حرکت

بالشویک روس اور جاپان میں قریبی جنگ کا امکان

ہاربن (منچوریا) ۵ مئی۔ واقعات اس قسم کے پیدا ہو رہے ہیں جن کے پیش نظر روس اور جاپان میں جنگ یقینی خیال کی جاتی ہے۔ جاپانی فوجی چھاؤنی کے قیام کے بعد جنگ کن سے منتقل کی گئی ہے جنرل ہونجو جاپانی ڈکٹیٹر یہاں پہنچ گئے ہیں اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ جاپانی فوج نے چینی مشرقی ریلوے کے جانب اور دریائے سنگاری کے زیریں حصہ میں قدم بڑھانا شروع کر دیا ہے اور وہ بہت جلد روسی سرحد پر پہنچنے والی ہیں۔

چینی مشرقی ریلوے پر روسیوں کا قبضہ ہے جس کی حفاظت کر رہی ہے مشرقی ریلوے اور سنگاری دریا پر قبضہ کرنے سے مقصد یہ ہے کہ چینی فوج کے مزید اقدام کو روکا جائے جو منچوریہ میں قائم شدہ گورنمنٹ کے خلاف بغاوت برپا کرنا چاہتی ہے۔ منچوریہ کی جدید حکومت جاپان کے زیر حمایت ہے۔

سرحدی کونسل میں حکومت کی متفقہ مخالفت

محکمہ آبکاری کے مطالبہ میں حکومت کی پہلی شکست

اسیران سیاسی کے ساتھ بہتر سلوک کا مطالبہ

فرقہ وارانہ فساد کا افسوسناک انجام

بریلی کے قریب ہندوؤں اور مسلمانوں کی گرفتاری

جاپان کی جدید وزارت مرتب ہو گئی

شنگھائی میں برطانوی سفیر پر فیر

جیل کے سیاسی اسیروں سے گفتگو کرو

مسٹر تھامسن کا حکومت کو مشورہ

پشاور کے قریب پولیس اور ڈاکوؤں میں جنگ

ایک ڈاکو ہلاک دو مجروح

الٰہ آباد میں پنڈت مالویہ کی بھو گرفتار

ضلع کانفرنس کے انعقاد کی سعی

چین میں پانچ طاقتوں کی گول میز کانفرنس

دار العلوم میں بمبئی کے فسادات کا ذکر

کانگریسی رضاکار پبلک کے لئے خطرناک ہیں

مردان میں بدیشی کپڑوں پر پکٹنگ

متعدد سرخپوشوں کی گرفتاری

حکومت حجاز اور افغانستان میں دوستانہ معاہدہ

لندن میں زبردست ڈاکہ

جوہری سے دس ہزار کا مال چھین لیا گیا

ریلوے اسٹیشن پر بم پھٹ گیا

لنکاشائر کے تمام کارخانوں میں ہڑتال

ڈیڑھ لاکھ مزدوروں کا فیصلہ

سرحد میں آپ کتنے کانگریس گرفتار ہوئے؟

سرحدی کونسل میں ممبر کا بیان

ہندوستان میں تبلیغ عیسائیت کیلئے تیاریاں

کٹی فوج کے چار سو نوجوانوں کی آمد

لکھنؤ کے بدیشی پارچہ فروشوں کو قتل کی دھمکی

گوالیار کے دربار میں تخفیف مصارف

پشاور میں ایک ہزار مکان جل گئے

مختلف ممالک کی مالی تحقیقات

مسٹری ولیم کا برطانیہ سے استفسار

آخر ساڑھے کیا معنی ہیں؟

مدراس میں اشتراکی پریس کا سرغنہ گرفتار

حکومت یونان مستعفی ہو گئی

حجاج کی شکایات کا ازالہ

مطوفین اور موٹروں کے مالکوں کو کڑی تنبیہ

بمبئی کرانیکل سے چھ ہزار کی ضمانت

پروشیا کی حکومت پر اشتراکیوں کا قبضہ

وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو قتل کرنے کی سازش

ماڈل ڈسٹرکٹ میں بم اور ڈائنامیٹ کا ذخیرہ

حکومت ہند کے خزانہ میں نقد روپیہ

موٹر کی ٹکر میں ایک شہزادہ کی ہلاکت

پر اونشل کانفرنس ممنوع قرار دیدی گئی

برانوں پر کانگریس کی طرف سے پکٹنگ

۴۰ کو سزائے موت ۲۳ کو حبس دوام کی سزا

بمبئی میں سودیشی اسٹور پر ڈاکہ

کمشنر اجمیر کے حملہ آور کو ۷ سال کی سزا

بنارس میں ۵۰ لیڈر ملکس سے نکالے گئے

کراچی کی درآمد میں ۵۶ لاکھ کا خسارہ

لنکا شائر اور ہندوستان کا قطع تعلق
انگلستان کو ایک نئے بازار کی ضرورت

لنکا شائر کی صنعت پارچہ بافی میں اس وقت جو بیداری پیدا ہو گئی ہے اس کی وجہ بڑی حد تک ہندوستان کے سیاسی حالات ہیں۔ اس سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لندن کا اخبار "چائنا ٹائمز" لکھتا ہے کہ لنکا شائر کی تجارت کا سارا انحصار اس ملک کے امن و امان اور انگلستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات پر منحصر ہے۔

گذشتہ جنگ عظیم سے قبل ہندوستان لنکا شائر کے مال کا سب سے بڑا گاہک تھا۔ ...

سوت کی درآمد میں کمی

گھوڑے پر سوار ہونا اور گیند کھیلنا حرام ہے
جنت کی کنجیاں پادریوں کے ہاتھ میں ہیں

جدہ سے حاجیوں کے چھٹے جہاز کی روانگی

جمعیۃ مقننہ کا آئندہ اجلاس
ستمبر اکتوبر میں توقع

شملہ ۲۱ مئی۔ خیال تھا کہ جون کے آخر میں شملہ میں جمعیۃ مقننہ کا گرمائی اجلاس غالباً ضرور منعقد ہوگا کیونکہ آرڈی ننسوں کی میعاد کے ختم ہو جانے کے بعد حکومت کو اگر قانون کی ضرورت ہوتی تو اس کے لئے جمعیۃ کا اجلاس منعقد کیا جاتا لیکن اب خیال ہے کہ حکومت کا ارادہ اس قسم کے اجلاس کو طلب کرنے کا نہیں ہے۔

جج کے مسودات

دو اسلامی سلطنتیں شاہراہ ترقی پر
افغانستان و ایران میں اصلاحات کا نیا دور

یونیورسٹی کی تجویز

ریل اور ہوائی جہاز میں ٹیلیفون کا سلسلہ
سائنس کی حیرت انگیز ایجاد

لارڈ لوتھین ولایت پہنچ گئے
رپورٹ جون میں شائع ہوگی

لندن ۲۰ مئی۔ لارڈ لوتھین صدر فرنچائز کمیٹی پنجشنبہ کو ہندوستان سے واپس لندن تشریف لے آئے۔ آپ نے بیان کیا کہ اس امر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ ہندوستان میں اس وقت سب سے زیادہ اس مطالبہ پر زور دیا جا رہا ہے کہ حکومت اور پارلیمنٹ جلد سے جلد نئے دستور کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کریں۔ ...

رضاکاروں کو کام کرنے کی ممانعت
پولیس کمشنر کا اعلان

کنوئیں میں زہریلی گیس
دو آدمی ہلاک ہو گئے

نیک نیتی کا اظہار
ڈاکٹر ٹیگور نے طرفین سے اپیل کی ہے

دربار کشمیر میں ہندوؤں کا وفد
ڈاکٹر مونجے کو کورا جواب

جموں ۱۸ مئی۔ وزیر اعظم مسٹر کالون نے مہاسبھا کے وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کے خیال میں یہ ضروری نہیں ہے کہ بحالت موجودہ وفد مہاراجہ سے یا وزیر اعظم سے ملاقات کرے۔ انہوں نے ڈاکٹر مونجے کو ایک مکتوب تحریر فرمایا ہے جس کا مندرجہ ذیل اقتباس قابل توجہ ہے۔ ...

ڈاکوؤں کی طرف سے فیر

بمبئی کا خوفناک فساد اور اس کے اسباب پر ایک نظر

محبوب عاشق کے قدموں پر

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

پنڈت جوتش کار بالا لاہور

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

آپ کے محرم میں کیا ہوگا؟

اسلامیہ ہائی اسکول اتمان زئی کو برباد کرنے کی کوشش
کیا حکومت کے نزدیک اسلامی تعلیم دینا جرم ہے؟
مولانا شوکت علی صاحب کی سرحدی مسلمانوں سے ہمدردی

سرحد شریعت کمیٹی کا پروگرام
ہر قصبہ و گاؤں میں شرعی کمیٹیوں کا قیام

فرانٹیئر پراونشل جمعیۃ العلماء کی شریعت سب کمیٹی کا ایک اجلاس خصوصی مولانا داؤد صاحب کی زیر صدارت مسجد قاسم علی خاں میں منعقد ہوا۔ ...

محمد الٰہی بخش ضیاء سکرٹری فرانٹیئر پراونشل جمعیۃ العلماء

سیرۃ کمیٹی کا ضروری اعلان

(ناظم دفتر اشاعت سیرت کمیٹی ضلع لاہور)

اب کوئی خضاب نہ لگائیے

منیجر مفید عام دواخانہ نمبر ۲۲ دربھنگہ (بہار)

میرے یہاں چند نادر الوجود کتب
فروخت طلب ہیں

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

ایک منٹ میں آئس کریم
امریکہ پر ہندوستان کی فتح

امریکہ کو فخر تھا کہ اس کی ایجاد کردہ مشین آئس کریم پانچ منٹ میں برف جما دیتی ہے لیکن مسٹر شمسی میکینیکل انجینئر جرمنی کی حیرت انگیز مشین نے امریکہ کی مشین کو شکست دیدی۔

شمسی صاحب کی ایجاد کردہ مشین صرف ایک منٹ میں برف تیار کر دیتی ہے اس مشین کو ایک بچہ بھی بآسانی استعمال کر سکتا ہے۔

دنیا میں اس سے جلدی برف جمانے والی کوئی مشین نہیں ہے۔

پتہ: ایم۔ اے۔ مجید محلہ بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمیعۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمیعۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق یکم جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۸

معاصرین کے افکار و آراء

سودیشی ڈے (مدینہ)

مسلم باشندگان بمبئی کے نام (تاج)

آگئے بازار میں جھنڈے کو لہراتے ہوئے!
اک بُرا نا مرتبہ آوازے کو گاتے ہوئے!
بھیک مانگی ہندوؤں سے نام پر اسلام کے!
شرم تو آئی نہ ہوگی ہاتھ پھیلاتے ہوئے!؟

جیل کی سختیاں (ملت)

مظلوم مسلمان

زن مرد اور برقعہ

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

ایران کی فتح میں عمر فاروق رضی کا کارنامہ

یزدجرد کے دربار میں اسلامی سفارت کی ہیبت

شاہ ایران کی گستاخی اور شجاعان اسلام کی بیباکی

یزدگرد کو ندان شکن جواب

امیر المومنین عمر فاروق کا مشورہ ایران کی فتح

جنگ قادسیہ

طوطے کو انگریزی سے نفرت

دنیا کی سب سے بڑی عمارت

بوسٹن میں ایک عظیم الشان عمارت تعمیر کی جا رہی ہے جو دنیا کی سب سے بڑی عمارت کہی جا سکتی ہے۔ اس عمارت میں مستقل طور پر ۰۰۰ ۲۵ آدمی قیام کیا کریں گے۔ تقریباً ایک شہر کی آبادی کے برابر ہے۔ (وطن)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری مشہدی بنوی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ لسوار۔ سرکۂ انگوری۔ چادر۔ سبز۔ اصلی مریدہ۔ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجیے۔ **منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور**

اکسیر جذام

یہ دوا ایک فقیر نے جو ہزاروں پر تجربہ کر کے بہ خیال فائدہ عام کے مشتہر کیا ہے۔ جذام کو رفعہ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کر کے کھائیں چار چھ ہفتہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے اگر پھوڑا نکل آیا ہے تو ہفتہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے۔ قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ۔

بواسیر و ذیابیطس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول و پیکنگ کیلئے ۔۔۔ روانہ کریں یا ہم کو وی پی طلب فرمائیں۔

حافظ اقبال حسین بھٹیا ہی بھاگلپور

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دوا خانہ کی قابل قدر اور بھروسہ کی چیز ہے جس کا بار بار تجربہ کیا جا چکا ہے۔ بلا قید عمر و مذہب استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ شربت معدہ کو تقویت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے تو چہرے کو رنگت دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ شربت بغیر پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۔۔۔ مکمل فہرست جس میں سا تھ سے زائد مجربات درج ہیں مع جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے۔

پتہ: منیجر ہمدرد دوا خانہ لال چاہ دہلی

مرقع علم و فن کا آئینہ میں ہوں تجارت کا
عصا مفلس کے حق میں اور غنی کو عیش کا نقشا

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ

دلربا

کا مسلسل مطالعہ ہے۔ امیروں کی دل لگی غریب کی روٹی، بے روزگاروں کا سہارا اور کاروباری اشخاص کی ترقی کا زبردست رہبر ہے رسالہ ہٰذا۔ چندہ تین روپے ۔۔۔ فی پرچہ پانچ آنہ۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ بھیجکر منگوائیں۔

منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

اخبار الجمیعۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرآبادین مفید عام

پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں۔ اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت سے بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بلا ارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر باصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمیعۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عمر دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجیے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے دہلی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت، مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجیے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مجلد چرم نقرہ عار علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلےٰ سفید کاغذ خانشدہ ہے قسم دوم خانشدہ عار علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم عہ

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی اور ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمیعۃ کے لئے مبلغ عللہ / علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئے۔

منیجر اخبار الجمیعۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ

دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ

جمعیۃ علمائے ہند کی بروقت رہنمائی

مسلم اراکین جمعیۃ مقننہ کو تنبیہ

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کا اجلاس جس کے متعلق ہم نے گزشتہ اشاعت میں قارئین کرام کو اطلاع دی تھی ۲۶ و ۲۷ مئی کو بمقام مراد آباد منعقد ہو چکا ہے اس اجلاس نے حج کے متعلق مسودات قانون پر غور کرنے کے بعد جو قرارداد منظور کی ہے اسے ہم تفصیل کے ساتھ کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں۔

جو ہر طرح قابل نفرت و ملامت ہے۔

ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر حکومت نے ان مسودات کو اپنی موجودہ شکل میں جمعیۃ مقننہ سے منظور کرا کے نافذ کر دیا تو وہ مسلمانوں کے مذہب میں ایک جدید مداخلت کا اقدام کرے گی۔

مسلم اراکین کے لئے راہ عمل

فیصلہ کی اہمیت

حکومت کا رویہ

صحیح نمائندگی کی ضرورت

لیکن ہمیں امید ہے کہ مسلم اراکین ایسی خطرناک غلطی نہ کریں گے اور مجلس منتخبہ میں مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کر کے ان کے مذہبی احساسات کو پامال نہ ہونے دینگے۔

مداخلت فی الدین

بمبئی میں پھر فساد

دہلی میں ساعی امن

وفاداری بشرط استواری

اس دوران میں کہ نام نہاد مسلم کانفرنس وزیر اعظم کے آئندہ اعلان پر نظریں جمائے بیٹھی ہوئی ہے۔ اور اپنے مطالبات کی منظوری کا انتظار کرنے میں مصروف ہے۔

"وفاداری بشرط استواری عین ایمان ہے"

۱۰ جون کے مظاہرے

حج کے متعلق مسودات قانون

(بسلسلہ صفحہ ۲)

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

حج کے متعلق مسودات قانون

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا فیصلہ

ارکان جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند و دیگر اہل علم و اہل الرائے حضرات کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۶، ۲۷ مئی ۱۹۳۲ء کو بمقام مراد آباد زیر صدارت حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی منعقد ہوا۔

قرارداد

تو ایسی قانونی پورٹ حج کمیٹیوں سے حجاج کو کوئی نفع پہونچنے کی امید نہیں

(باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

اطالوی باشندوں کی زندگی اصلاح طلب ہے

پیدائش کی کمی پر مسولینی کا احتجاج

وائنا میں خودکشی کرنے والی انجمن

خودکشی کرنے والوں میں عشاق کی کثرت

اسپین میں "ہفتہ کتب"

روزانہ اسی لاکھ انسان ٹیکسی میں سفر کرتے ہیں!

موسیقی کے ذریعہ امراض کا علاج

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مختلف ممالک کے حجاج کی تعداد

معاصر ام القریٰ کے شائع کردہ اعداد و شمار

امسال سمندر کے راستہ سے جو حجاج مکہ مکرمہ تشریف لیگئے ہیں ان کی تعداد ام القریٰ میں شائع ہوگئی ہے۔ معاصر مذکور نے ذیل کا نقشہ شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ کن کن ممالک سے کتنے کتنے حجاج بحری راستہ سے جدہ اترے۔

ممالک	بچے	تعداد حجاج
سینغال	۰۰	۲۴
کیپ ٹاؤن	۰۱	۶۱
زنجبار	۰۷	۹۵
جاوہ	۲۱۲	۴۳۱۱
ایالی	۱۰	۵۹۰
ترک	۰۲	۱۸۶
عراق	۰۸	۲۱۹
فلسطین	۵	۱۳۴۷
شام	۰۳	۲۱۵۱
ہندوستان	۳۲۶	۹۳۸
جینا	۰۰	۱۳۶
بخارا	۲۱	۱۲۲۱
نکادن (؟)	۱۰۰	۹۸۰
افغانستان	۱۴	۱۴۳۳
مسقط	۰۰	۰۳۶
مصر	۵۸	۲۲۵۴
مغاربہ	۲۳	۱۸۰۰
سوڈان	۲۰	۵۰۷
صومال (افریقہ)	۰۰	۱۱۵
حبشی	۰۱	۷۸
حضارم	۸	۴۵۷
یمن	۰۵	۵۱۰
عجم	۰۰	۲۶۵
عدن	۰۲	۹۴
بحرین	۰۰	۱۰۰
	۸۳۹	۲۸۲۲۴

گویا بحری راستہ سے آنے والے حجاج کی مجموعی تعداد ۲۹۰۶۵ ہے جن میں سے ۲۸۲۲۴ حجاج جدہ اور ۸۴۱ ینبوع کی بندرگاہ پر اترے۔

یوم حج

۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو مسودات قانون حج کے خلاف تمام ہندوستان میں مظاہرہ کیا جائے جس کے متعلق ضروری ہدایات اور پروگرام مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند دہلی سے شائع کیا جائے گا۔

(حضرت مولانا) ابوالمحاسن محمد سجاد

کعبہ شریف کے غسل اور غلاف کی تقریب

جلالۃ الملک اور اعیان حکومت کی شرکت

انگریزی پوشاکیں نذر آتش کر دی گئیں

جامع ازہر کے طلباء کا زبردست مظاہرہ

جنوبی افریقہ میں ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر

امیر فیصل کا روما میں ورود

بمبئی میں پھر فرقہ وارانہ فساد ہوگیا
ایک محلہ میں ہندو فسادیوں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا
ایک شخص ہلاک اور ۱۴ مجروح

بمبئی ۹ مئی۔ کل شام کو بمبئی میں پھر فرقہ وارانہ فساد رونما ہوگیا چند مسلمان ایک محلہ سے گذر رہے تھے کہ ان پر ہندوؤں نے حملہ کردیا یہاں تک کہ انہوں نے مجبور ہوکر ایک مسلم رقبہ میں جاکر پناہ لی۔ ان پناہ گزینوں نے یہاں آکر شور مچایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلم علاقوں میں نیز بائیکلہ، مدن پورہ، جے جے ہسپتال کے آس پاس ہندوؤں پر حملے شروع ہوگئے جب جنگ کے شعلے بڑھنے لگے تو ہندو دوکانداروں نے جلدی جلدی اپنی دوکانوں کو بند کردیا۔ اس خبر کی روانگی کے وقت تک رات کے دس بجے بوقت شب حملے برابر جاری ہیں اس جدید فرقہ وارانہ فساد میں ایک شخص مارا گیا اور ۱۴ زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں تین ہندو ہیں اور گیارہ مسلمان۔

اس خبر سے پہلے ایسوسی ایٹڈ پریس نے ذیل کی اطلاع اخبارات کو ارسال کی تھی: باشندگان بمبئی کی مصالحتی کمیٹی کی کوششوں سے مزید ہنگاموں کو روکنے اور ہندو مسلمانوں میں مصالحت کرانے کے لئے شہر کے تمام حصوں میں وارڈ کمیٹیاں قائم کردی گئی ہیں۔ ہر جماعت کے مقتدر اور بارسوخ اشخاص سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے امن وامان کی ذمہ داری لیں اور معمولی سے واقعہ پر اپنی وارڈ کمیٹی کو اطلاع دیں۔

احمد آباد ۸ مئی۔ گذشتہ دو دنوں کے اندر مقامی پولیس نے تقریباً بیس آدمیوں کو گرفتار کیا ہے جس میں بمبئی کے بہت سے موالی بھی شامل ہیں یہ اشخاص آوارہ گردی میں گرفتار کئے گئے ہیں کیونکہ ان کا ارادہ جرائم کے ارتکاب کا تھا۔ یہ لوگ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کئے گئے جہاں ان سے نیک چلنی کی ضمانتیں طلب کی گئیں۔

فسادات بمبئی پر اظہار نفرت وملامت
ذمہ دار ہندو مسلمانوں سے پرزور اپیل

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کا جو اجلاس ۲۶، ۲۷ مئی کو بمقام مراد آباد منعقد ہوا اس کی مفصل کارروائی اور شرکائے اجلاس میں سے قابل ذکر حضرات کی فہرست صفحہ ۔۔ پر درج کی گئی ہے۔ مجلس مذکور نے مسودات حج کے علاوہ اپنی دوسری نشست منعقدہ ۲۷ مئی میں حسب ذیل قرارداد فسادات بمبئی کے متعلق منظور کی ہے۔

"جمعیۃ علمائے ہند کے ارکان مرکزیہ اور دیگر علماء و اعیان کی مجلس مشاورت کا یہ اجلاس ایسے وقت میں جبکہ ملک نہایت خطرناک حالات میں گزر رہا ہے بمبئی میں ہندو مسلمانوں کے دست وگریباں ہونے کو ملک کی آئندہ ترقی کے لئے سخت نقصان رساں اور باہمی امن وامان کی زندگی کے لئے عدیم المثال خطرناک سمجھتا ہے اور ان لوگوں کو انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو اس قسم کے فسادات کے اسباب پیدا کرنے کے لئے ہر وقت ساعی رہتے ہیں۔ نیز بمبئی کے ہر فرقہ کے ذمہ دار ارکان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا کرنے کی انتہائی کوشش فرمائیں جن سے اس قسم کے فسادات کا عملاً امکان ہی باقی نہ رہے۔"

بمبئی کے فسادات پر علماء فرنگی محل کا بیان
فرقہ پرور لیڈروں پر فسادات کی ذمہ داری

مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محلی نے فسادات بمبئی کے متعلق حسب ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے:—

"بمبئی کے ہولناک فسادات ایسے نہیں ہیں جن سے کسی ہندوستانی کو خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو شدید رنج وصدمہ نہ پہنچا ہو ..."

بمبئی میں فوجی سپاہیوں نے گولیاں چلادیں
عوام میں اضطراب۔ فوجیوں کی گرفتاری

بمبئی ۸ مئی۔ اگر بیدا پالیس اسٹیشن کے قریب بنگلوں میں جن میں یہودی، اینگلو انڈین اور دیگر اصحاب رہتے ہیں گزشتہ نصف شب کے قریب خوف وہراس کا عالم طاری ہوگیا ...

جبر وتشدد کی پالیسی کس کے اشارہ سے اختیار کی گئی
اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سوالات

سابق پولیس کمشنر بمبئی کا نیا عہدہ

مسجد مور سرائے پر ریلوے افسران کا جابرانہ حملہ

دار الحکومت

دہلی میں ہندو مسلم اتحاد کا دلکش نظارہ
فرقہ وارانہ جنگ کا ستیاناس ہو
ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی مساعی جمیلہ

مجالس تحفظ ناموس شریعت اور دیگر اسلامی انجمنوں سے اپیل
حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کا اعلان
۱۰ ارجون کو تمام ملک میں عام مظاہرے کئے جائیں

حکومت نے حج کے متعلق جو تین مسودات قانون جمیعۃ منعقدہ میں پیش کئے ہیں وہ نہایت مضرت رساں ہیں۔ جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت نے ۲۶، ۲۷ مئی کو مراد آباد میں ان مسودات کے خلاف نہایت سخت قرارداد منظور کی ہے جس کی طباعت واشاعت کا انتظام کیا جارہا ہے۔ میں تمام ہندوستان کی اسلامی انجمنوں (اور مذہبی اداروں) بالخصوص مجالس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ۱۰ ارجون کو ملک کے طول وعرض میں ان مسودات کے خلاف نہایت زبردست احتجاجی مظاہرے کریں۔ اور عام جلسے منعقد کرکے مجلس مشاورت کی قرارداد پڑھ کر سنائیں اور اس کی تائید میں تجاویز منظور کرکے اخبارات کو روانہ کریں۔ اس مسئلہ کے متعلق مطبوعہ لٹریچر پتہ ذیل سے طلب کرنا چاہئے۔

مجلس مرکزی تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند دہلی

(مولانا) ابو المحاسن محمد سجاد

لاہور میں کانگریس کے دو جلوس
۶۵ گرفتاریاں

لاہور ۸ مئی۔ آج کانگریس کی طرف سے یکے بعد دیگرے دو جلوس نکالے گئے پہلا جلوس لوہاری منڈی سے نکالا۔ پبلک بہت تعداد میں جمع ہوگئی۔ پولیس کی ایک پارٹی پہونچ گئی اور ۱۹ والنٹیروں کو گرفتار کرلیا۔ گرفتاریاں پکٹنگ آرڈیننس کے ماتحت عمل میں لائی گئی ہیں۔

۴۵ ہزار اشخاص کی سزایابی
سرکاری اعداد وشمار

ہندوؤں اور سکھوں کی امداد
مہاراجہ کشمیر کی طرف سے ڈیڑھ لاکھ روپے کی منظوری

کانپور میں ایک مکان سے مادۂ آتشگیر برآمد ہوا
بندوق، پستول اور کارتوسوں پر پولیس کا قبضہ

بمبئی کرانیکل کی ضمانت کا قضیہ
وزیر ہند کے نام مسٹر ہارنیمن کا بحری تار

سندھ کی علیحدگی کیلئے خطرۂ عظیم
مہاسبھائی حلقوں میں اظہار مسرت

ٹیلیگراف کے تار کاٹنے والوں کو سزا
حکومت کو تنگ کرنے کے لئے تار کاٹے گئے

دہلی میں سودیشی لیگ کا جلسہ

ہفتۂ اتحاد کا تیسرا مظاہرہ
ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کا عام جلسہ

جامع مسجد مراد آباد میں سات ہزار مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع
حضرات علمائے کرام کی بصیرت افروز تقریریں
جمعیۃ علمائے ہند کے پروگرام پر چلنے کی تلقین

(از نامہ نگار)

مراد آباد ۲۹ مئی۔ جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے جو محترم اراکین جمعیۃ ودیگر علمائے کرام یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی موجودگی کو غنیمت سمجھ کر مقامی جمعیۃ علماء کے کارکنان نے عام جلسوں کا انتظام کیا تاکہ ان کے مواعظ حسنہ سے عامۃ المسلمین مستفید ہوسکیں۔

گزشتہ شب کے ایک جلسہ میں حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب اور حضرت مولانا محمد نعیم صاحب نے ولولہ انگیز تقریریں فرمائیں اور جمعیۃ علمائے ہند کے مسلک کی توضیح وتشریح فرمائی۔

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تقریباً سات ہزار مسلمانوں کا اجتماع تھا۔ حضرت مولانا سید فخر الدین صاحب امروہوی صدر جلسہ منتخب ہوئے ...

مسودات حج کی مخالفت

فسادات بمبئی کی مذمت

بنگال میں تشدد کے خلاف ایک نئے آرڈیننس کا نفاذ
ٹریبونل کی بجائے تین کمشنروں کی ایک بنچ کا تقرر
بنگال کے حالات کے مطابق حکومت ہند کا فیصلہ

شملہ ۹ مئی۔ بنگال کے موجودہ حادثات خصوصاً مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مدنا پور کے قتل نے متشددانہ جرائم کے انسداد کے لئے ہنگامی اختیارات کی ضرورت ثابت کردی ہے اس لئے بنگال میں گذشتہ نومبر کے آرڈیننس کے قائم مقام ہنگامی اختیارات کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۳۲ء جاری کردیا گیا ہے ...

لندن میں نیشنل کانگریس لیگ کا جلسہ
۸۰ ہزار ہندوستانیوں کے نام پیغام تبریک

نیویارک کے حکام کیساتھ وزیر اعظم کی گفتگو
سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں

سیلون میں برطانوی مال کو ترجیح

رنگون میں قتل وغارتگری کے خلاف پولیس کی جدوجہد

برطانیہ کی مالی حالت کو زبردست خطرہ
دارالعوام میں ارکان کا اظہار تشویش

برطانیہ کے ایک بڑے دشمن کا انتقال

کانگریس کیخلاف وزیر اعظم کا بیان

چین میں فاقہ کشی سے روزانہ اموات

مالٹا میں تحریک آزادی کا آغاز
درجہ نوآبادیات کے لئے اہل مالٹا کا اعلان

جہاز کے تصادم سے کشتی کی غرقابی

مختلف زبانوں کی کتب ضبط

جنوبی افریقہ کی اسمبلی کا اجلاس
ٹرانسوال ایشیاٹک بل پاس ہوگیا

تین باغیوں کو پھانسی اور ایک کو کالاپانی

روس جنگ کیلئے ہر وقت تیار ہے
روسی کمانڈر کا اعلان

پنڈت جواہر لال نہرو کی صحت

قبرستان سے پستول برآمد ہوا

روس ایک زبردست ریل گاڑی تیار کر رہا ہے
ایک برطانوی فرم کو آرڈر

ایک اسکول کے لئے ۱۴ ہزار روپیہ کا عطیہ

کابل میں ایک جدید شفاخانہ اور یونیورسٹی کا قیام
شاہ نادر خاں کی علم دوستی اور معارف پروری

دہلی میں مسلمانوں کے درمیان لڑائی
چاقو سے ایک ہلاک کئی مجروح

متعدد سیاسی کانفرنسوں کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا

ناجائز شراب کی لاری پر پولیس کا قبضہ

صوبہ سرحد میں تین کلکٹوں کی علیحدگی

چلتی ٹرین سے ایک قیدی فرار
کھجور کے درخت سے دوبارہ گرفتاری

ڈھاکہ میں انقلاب پسندوں کا ایک سپاہی پر حملہ
ریوالور چھین کر حملہ آور فرار

چارسدہ کی خوفناک آتشزدگی
ستم رسیدہ اشخاص کی امداد کیلئے اپیل

سرحدی کونسل سے قوم پروروں کا واک آوٹ
تشدد پسند قیدیوں سے نرمی کا سلوک نہیں ہو سکتا

ایبٹ آباد ۲۰ مئی۔ صوبہ سرحد کی کونسل نے بجٹ کے تمام مطالبات منظور کر دئے ممبران کی جانب سے جزوی تخفیف کی تجاویز پیش کی گئیں۔ پولیس کے مطالبہ پر جزوی تخفیف کی تحریک پیش کرنے اور اس کی مخالفت ہونے کے بعد سٹر پر بخش (قوم پرور) اپنی پارٹی کے دوسرے ممبران کے ساتھ ایوان سے اٹھ کر باہر چلے گئے۔ انسپکٹر جنرل قید خانہ جات نے سوالات کا جواب دیتے ہوئے قید خانوں میں نظم و نسق قائم رکھنے کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بعض سیاسی قیدی علانیاً قولاً تشدد پسند .... نعرے لگاتے ہیں خوراک اٹھا کر پھینک دیتے ہیں اور اس قسم کی دوسری حرکتیں کرتے ہیں ان کے انتظام کے لئے فوجی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔

انسپکٹر جنرل نے کہا سرحد کی پولیس کسی دوسری پولیس کے مقابلہ میں کسی طرح کم نہیں ہے۔ انسپکٹر نے مزید کہا کہ منظم بدامنی کا مقابلہ مشکل ہوتا ہے اس لئے حالات پر ہمیشہ نرمی سے قابو پانا ممکن نہیں ہے۔

بمبئی میں دوبارہ فساد پھوٹ پڑا
چار اشخاص ہلاک ہوگئے

بمبئی ۱۰ مئی۔ شہر میں فرقہ وارانہ جوش کی آتش ابھی تک شعلہ زن معلوم ہوتی ہے۔ آج صبح ایک سو کے قریب کارخانوں کے کاریگر اپنے کارخانوں کو واپس جا رہے تھے اس علاقہ میں زیادہ تر مسلمان آباد ہیں جن پر حملہ کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے ایک شخص ہلاک اور ۸ مجروح ہوئے۔ چھروں سے حملہ کی خبر شہر میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ پولیس کی لاریوں نے گشت شروع کیا اور شورش پسند عناصر پر قابو پانے کی کوشش کی۔

بعد کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ مجروح آدمیوں میں سے تین آدمی زیادہ زخموں کی وجہ سے فوت ہوگئے۔ شہر میں خوف و ہراس کا عالم چھا گیا ہے۔ جو دوکانیں کھل گئی تھیں وہ پھر بند ہوگئی ہیں۔

عدن میں عربوں اور یہودیوں کی جنگ
پچاس مجروح ستر گرفتار

عدن ۵ مئی۔ یہود اور اعراب کے مابین گزشتہ دو یوم کے فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے بہت زیادہ کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ فساد کی ابتدا ایک مسجد پر یہود کے حملہ سے ہوئی۔ اس وقت تک پچاس اشخاص مجروح ہو چکے ہیں۔ پولیس نے ۷۰ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔ شہر میں مسلح گاڑیوں کا گشت جاری ہے۔ ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ اب عدن میں امن و امان قائم ہوگیا ہے۔ سلح کاروں کو واپس کر دیا گیا ہے۔ پچاس زخمی ہوئے ہیں کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔

مندر اور مسجد کو منہدم کرنے کے خلاف عدالت کا حکم

لاہور ۱۰ مئی۔ سب جج عنایت اللہ خان نے لاہور میونسپل کمیٹی کے نام ایک عارضی امتناعی حکم جاری کیا ہے جس میں نکلسن روڈ پر ایک مسجد اور مندر کو منہدم کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اعتراضات کی سماعت کے لئے عدالت نے ۱۷ جون مقرر کی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ عمارتیں میونسپلٹی کی زمین پر بلا اجازت تعمیر کی گئی ہیں۔

دہلی میں بدیشی کپڑوں پر پکٹنگ

دہلی ۱۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل دوپہر کے گیارہ بجے سے چاندنی چوک کے تمام کپڑے کے کٹڑوں پر پکٹنگ شروع ہوا اگرچہ کہا جاتا ہے کہ پکٹنگ کرنے والے دکھائی نہ دیتے تھے مگر کٹڑوں سے ولایتی یا دیسی کسی قسم کا کپڑا باہر نہیں نکل سکا کٹڑوں پر پولیس تعینات ہے۔ شام کو چھ بجے کچھ ٹھ بند پولیس کے سپاہی اور ریزرو پولیس کی دو جماعتیں لے کر چند سب انسپکٹر ان گھنٹہ گھر پر پہونچے سات بجے شام کو ایک نوجوان پیارے لال نامی ایک کٹڑے کے پاس کھڑا ہوا گرفتار کیا گیا اس کے علاوہ ایک معنیین العمر شخص بھی گرفتار ہوا۔ پولیس ۹ بجے تک پڑی رہی۔

شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ

چنبورہ ۱۰ مئی۔ شراب کی دوکانوں پر پکٹنگ جاری ہے پولیس نے تیرہ مرد اور ۵ رضا کاروں کو گرفتار کر لیا لیکن ان کو بعد میں چھوڑ دیا۔

یوم سودیشی کے سلسلہ میں سودیشی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے بہت سے بدیشی پارچہ فروشوں نے بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے عارضی طور پر بدیشی کی تجارت ملتوی کر دی ہے۔ اور سودیشی مال زائد لیا ہے۔

مخلوط انتخاب اور مرکزی ذمہ داری کی تائید

کلکتہ ۱۰ مئی۔ انجمن فلاح المسلمین نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں مخلوط انتخاب اور مرکز کی ذمہ داری کو ہندوستانی دستور کی شرط اول بنایا ہے اور حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ محض صوبجاتی خود اختیاری دستور کو کامیاب اور ہندوستانی خواہشات کو پورا نہیں کر سکتی۔

قرضہ جنگی کی ادائیگی کیلئے دس سال کی میعاد

نیویارک ۱۰ مئی۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے قرضہ جنگ کو غیر ممالک سے دس سال کے اندر وصول کرے گی اس وقت ۲۵۰۰۰ ڈالر غیر ممالک پر قرضہ جنگ کے سلسلہ میں واجب ہیں مسٹر ہوور نے گذشتہ سال ادائیگی کو ملتوی کر دیا تھا اب یہ ادائیگی ۲ فی صدی شرح سود پر دس سال کی مدت میں ہوگی۔

سرحدی کونسل میں چار غیر سرکاری تجاویز

ایبٹ آباد ۲۰ مئی آج سرحدی کونسل میں غیر سرکاری کام شروع ہوا چار تجاویز پر بحث کی گئی ایک تجویز کو حکومت کی رضا مندی سے منظور ہوگئی ایک واپس لے لی گئی اور تیسری مسترد کر دی گئی چوتھی تجویز انجمن ہائے امداد باہمی کے متعلق تھی اس پر بحث نامکمل رہی اور اجلاس کل پر ملتوی ہوگیا۔

دہشت انگیزی کے انسداد کیلئے ضابطہ سرحد مقرر کیا جائے

لندن ۵ مئی۔ سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ حکومت برطانیہ پر انڈین سول سروس کے ممبران کے حق میں بعض حلقوں کی جانب سے زور دیا جا رہا ہے کہ دہشت انگیزی کی تحریک کے مقابلہ کرنے کے لئے ضابطہ سرحد د فرنٹیر ریگولیشن کا نفاذ ان علاقوں میں کیا جائے جہاں اس کا زور بہت زیادہ ہے۔

روس کی طرف سے برطانی کمیشن کا داخلہ بند

لندن ۵ مئی۔ ماسکو سے ایک تار مظہر ہے کہ انگلستان سے ایک کمیشن لارڈ لوتھین کی سرکردگی میں یوکرین کی حالت دیکھنے جا رہا تھا روسی گورنمنٹ نے اسے اپنے ملک سے گذرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

ایک قادیانی مناظر پر عتاب الٰہی
آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہی سینہ میں درد شروع ہو گیا

قادیانی جماعت جو بظاہر خدمت اسلام کی مدعی اور تبلیغ اسلام کی علمبردار ہے وہ فی الحقیقت اسلام کی تخریب میں ہمیشہ کوشاں رہتی ہے۔ مرزا آنجہانی نے دشمنان اسلام کو اسلام پر ہنسنے کا موقعہ دیا اور خود انبیاء علیہم السلام کی توہین کا ارتکاب کر کے دشمنوں کیلئے اسلام پر اعتراض کے دروازے کھول دیئے۔ مرزا کے قادیانی کے مریدین سنت مرزا پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی تخریب اور انبیاء کرام کی توہین سے باز نہیں آتے اور ذرا شرم نہیں کرتے کہ ہم کس منہ سے گروہ کاملین پر اعتراض کرتے ہیں حال کا ہی واقعہ ہے کہ ایک شخص محمد حسن آسان قادیانی نے ایک عیسائی (احمد مسیح) سے گفتگو کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے انکار کیا اور نہ صرف انکار بلکہ اس نے مناظرہ کے وقت ایسے الفاظ بار بار استعمال کئے جن سے اسلامی پبلک میں سخت اشتعال پیدا ہوگیا۔ قادیانی مناظر نے کہا کہ کس کی ماں نے ایسا بیٹا جنا ہے جو یہ ثابت کرے کہ جب "ختم" کا لفظ مقام مدح میں استعمال ہو تو اس کے معنی آخری یا ختم کرنے والے کے ہوتے ہیں" دریدہ دہن قادیانی سے عیسائی مناظر اور مسلمانوں نے کئی دفعہ کہا کہ آپ اپنا مطالبہ ضرور پیش کیجئے مگر اس قسم کے اشتعال انگیز الفاظ استعمال نہ کیجئے مگر وہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا اور سیاہ باریہی کہتا رہا کہ "کس کی ماں نے ایسا بیٹا جنا ہے جو یہ ثابت کرے وغیرہ" آخر جناب مسٹر محمد ادریس صاحب مناظر اسلام سے نہ رہا گیا اور آپ نے قادیانی مناظر سے کہا کہ آپ مقابلہ پر آئیے اور اپنا مطالبہ پیش کیجئے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کسی کی ماں نے اس قسم کا بیٹا جنا ہے یا نہیں۔ چنانچہ دوسرے روز صبح کے وقت دہلی سرکی کے گرجا میں عیسائیوں، آریوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کی موجودگی میں مناظرہ شروع ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ جو واقعہ اس وقت پیش آیا وہ قادیانی مناظر کے لئے عبرت و نصیحت کا ایک بہترین موقع تھا اگر وہ تائب ہو جاتا اور خدا کی جناب میں آنحضرت صلعم کی شان میں گستاخی کرنے کے جرم میں مغفرت کا طلبگار رہتا۔ واقعہ یہ ہوا کہ عین وقت قادیانی مناظر کھڑا ہوا اور اس نے اپنی زبان سے صرف یہ الفاظ نکالے کہ "میں ثابت کرتا ہوں کہ آنحضرت آخری نبی نہیں ہیں" بس ان الفاظ کا منہ سے نکلنا تھا کہ اس کے سینہ میں شدت کا درد اٹھا اور وہ یہ کہتا ہوا بیٹھ گیا کہ "میرے سینہ میں درد شروع ہوگیا ہے اس لئے میں اس وقت مناظرہ نہیں کر سکتا" اس حالت کو دیکھ کر تمام حاضرین کو سخت تعجب ہوا اور لوگوں پر ظاہر ہوگیا کہ چونکہ اس شخص نے آنحضرت صلعم کی توہین کا ارادہ کیا تھا اس لئے اللہ تعالے نے اپنے محبوب پیغمبر کی عزت کو محفوظ رکھنے کیلئے اس معجزہ کا اظہار فرمایا اور اس دشمن اسلام کے منہ کو سی دیا تاکہ وہ آنحضرت کی ارفع و اعلیٰ شان میں کوئی گستاخی نہ کرنے پائے۔ اس واقعہ کو نہ صرف مسلمان بلکہ عیسائی اور ہندو بھی گواہ ہیں درحقیقت یہ خدا کی طرف سے قادیانیوں کو ایک زبردست تنبیہ تھی تاکہ وہ آئندہ اس قسم کی رسول دشمنی کے مظاہرہ سے باز آجائیں۔

(دیکھے از حاضرین جلسہ دہلی)

قدیمی دکان
حاجی مولابخش حاجی عبدالغنی
عام اطلاع

دکان حاجی مولابخش حاجی عبدالغنی جس کے واحد مالک اب حاجی عبدالغنی شیشے والے ہیں بازار فتحپوری دہلی میں ۱۸۸۰ء سے قائم ہے اس دوکان پر جملہ اقسام کے شیشے مثلاً ونڈو گلاس پلیٹ گلاس گلاس پین۔ لوکنگ گلاس۔ موٹر کے اور عمارتی شیشے ہر ایک سائز اور ہر قسم کے تختے موٹروں کے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہوتے ہیں۔ اسّی برس کے عرصہ میں جس دیانتداری اور معاملہ داری سے اس دکان نے کاروبار کیا ہے اس کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ دور و نزدیک دہلی کے تمام اطراف میں خدا کے فضل و کرم سے کیا ہندو کیا مسلمان کیا انگریز کیا دوسرے لوگ سب اپنی ضرورت کی چیزیں بذریعہ تحریری فرمائش گھر بیٹھے منگا لیتے ہیں اور کیا مجال کہ ذرہ برابر شکایت کا موقعہ ہو آپ سے درخواست ہے کہ اس قدیمی دکان حاجی مولابخش حاجی عبدالغنی فتحپوری بازار سے نرخ ضرور معلوم کر کے خرید فرماویں تاکہ حسب منشاء آپ کو کفایت سے چیز ملے۔ ضرور آزمائیگا۔

(نوٹ) اس قدیمی دکان حاجی مولابخش حاجی عبدالغنی کی یادگار ....

گولیاں اکسیر شکم

... گولیوں کی نہ صرف دہلی بلکہ تمام اطراف میں شہرت کمال درجہ کی ہے حاجی مولابخش مرحوم کو یہ نسخہ ایک کامل فقیر نے عطا فرمایا تھا وہ زندگی بھر خاص اہتمام سے تیار کرا کر مفت بانٹتے رہے ....

حاجی عبدالغنی واحد مالک فرم حاجی مولابخش حاجی عبدالغنی گلاس مرچنٹس بازار فتحپوری دہلی

حلفیہ بیان

.... (نوٹ) ہر خواہش کے لئے ٹکٹ آنا چاہئے۔

المشتہر ضرغام الدین خاں سابق سٹرل ریاست جبال راولپنڈی شاہ آباد

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض بعض اعراب کے ساتھ لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب ....

اڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ ....

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

ہلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا نپٹ بہراپن کی روغن کرامات تمام دنیا میں پہونچتی ہے۔ ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی

نپٹ بہراپن

سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

اب کے محرم میں کیا ہوگا؟

.... منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مقویات سرتاج عالم

.... ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ
رجسٹریشن کے متعلق صدائے احتجاج

بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۳۲ء کو ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت ابوالنظر حکیم سید طفیل حسن صاحب رضوی رئیس امروہہ منعقد ہوا علاوہ ممبران کے کافی اطباء و ویدیہ صاحبان و ہمدردان فنون قدیمہ موجود تھے جن میں حکیم محمد اسمٰعیل صاحب عباسی و حکیم نور الحسن صاحب و حکیم سلطان احمد صاحب و حکیم خلیل احمد صاحب و جناب سید منظور احمد صاحب بی۔ اے صدر انجمن اصلاح معاشرت امروہہ و منشی نسیم احمد صاحب فریدی فاروقی قابل ذکر ہیں۔ تجاویز ذیل باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

تجویز ۱ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ جلسہ بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی کے موضوعہ قواعد رجسٹری کو دیسی طبیبوں اور ان کے حاملین کی پوزیشن کے منافی اور ان کی سخت تحقیر و تذلیل کا باعث متصور کرتا ہے اور بجائے اس کے کہ ان سے دیسی طریقہائے علاج کی فلاح و بہبود ہو صاف طور پر یقین کے ساتھ یہ خطرہ محسوس کرتا ہے کہ دیسی طبیبوں حکیموں اور ویدوں کی عزت و وقار کو ان سے نہایت سخت صدمہ پہنچے گا بنا بریں یہ جلسہ اپنی شدید بے چینی اور انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور عالیجناب چیرمین صاحب انڈین میڈیسن بورڈ کی توجہ مبذول کراتا ہے اور پر زور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ قواعد رجسٹری پر نظر ثانی فرماتے ہوئے رجسٹرڈ حکیموں اور ویدوں کو وہی حقوق دلائیں جو رجسٹرڈ ڈاکٹروں کو حاصل ہیں۔

تجویز ۲ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ جلسہ میڈیسن بورڈ سے استدعا کرتا ہے کہ ہر ضلع میں دیسی ادویہ کا انتظام اور اہتمام ہیلتھ آفیسر صاحب کی زیر نگرانی بہ حیثیت نمائندہ طبی کلب ہونا چاہئے تاکہ دیسی طبیبوں اور ملک اس کے نقصانات سے محفوظ رہ سکیں۔

تجویز ۳ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ جلسہ بورڈ آف انڈین میڈیسن طبیہ کالج و ہندوستانی دواخانہ دہلی سے اپنی بے چینی کا اظہار کرتے ہوئے استدعا کرتا ہے کہ جلد از جلد اس کی اصلاح و فلاح و بہبود کی صورت عمل میں لا کر فن و حاملین فن پر احسان فرمائیں۔

تجویز ۴ ریزولیوشن کی چیرمین صاحب انڈین میڈیسن بورڈ و سکریٹری صاحبان طبی کانفرنس دہلی و انجمن طبیہ لکھنؤ کی خدمات میں اور نیز ڈیلیگیشن کے چیرمین صاحب میونسپل بورڈ امروہہ کی خدمت میں اور تمام کارروائی جلسہ بغرض اشاعت طبی جرائد میں خصوصاً نیز سیاسی اردو اور انگریزی اخبارات میں سکریٹری صاحب روانہ فرمادیں۔

(حکیم) مسعود عالم غفی عنہ (آنریری سکریٹری آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ)

قصبہ دیوبند اور مظفر نگر میں جمعیت مومن الانصار کا قیام
ہاتھوں کے تیار کردہ کپڑوں کی ترویج

مورخہ ۵ مئی کو ایک جلسہ جمعیت مومن الانصار دیوبند برمکان بیری صاحب احمد ٹھیکیدار و خازن جمعیت بوقت ۹ بجے شب زیر صدارت خلیفہ منشی عبدالمدبر منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی حافظ عبدالحق صاحب انصاری دیوبندی .... آپ صاحب متعلم دارالعلوم دیوبند نے تلاوت قرآن مجید سے شروع فرمائی ....

.... تقریر فرمائی اور مادل انڈیا مومن کانفرنس کے گذشتہ اجلاس دہلی میں منظور شدہ قرار داد ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑے کے استعمال والی تجویز پر روشنی ڈالتے ہوئے برادران قوم سے اس پر عمل پیرا ہونے کی استدعا کی۔ اس جلسہ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ اس میں ایک بڑی تعداد قوم کے ان نونہالوں کی شامل ہوئی جو کہ ہندوستان کے مختلف صوبجات و اضلاع سے دارالعلوم دیوبند بغرض تعلیم قیام پذیر ہیں۔ اس وقت آل انڈیا جمعیت مرکزی کے ایک سو چندہ ممبر ہو چکے ہیں اور ابھی کوشش جاری ہے۔ جناب ماسٹر عاصم ملا حسن انصاری صفی عنہ نائب صدر و ڈاکٹر اصغر علی خلف منشی اکبر علی صاحب و حاجی نذیر احمد وغیرہ

.... جس روز جمعیت کا پروپیگنڈا کر کے اس تحریک کو مقبول بنانے کی کوشش کی گئی ہیں اور یہ بھی کوشش ہے کہ ایک درسہ جاری کیا جائے جس میں قوم کے بچوں کو ابتدائی تعلیم مفت جمعیت کی طرف سے دی جایا کرے قائم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسی کوشش کرنے والوں کو اس مبارک ارادہ میں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

مبیع الدین ناظم جمعیت مومن انصار دیوبند

مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۳۲ء کو جمعیت الانصار ضلع مظفر نگر کا ایک وفد بسرکردگی جناب منشی طفیل احمد صاحب پرنسپل کشنر مظفر نگر بھگرہ تشریف لایا۔ وفد کے ہمراہ مولانا فتح محمد خورشید مدیر الانصار میرٹھ بھی تھے رات کو ایک عام جلسہ انصار بھگرہ کا زیر صدارت مولانا فتح محمد خورشید منعقد ہوا۔ مولانا موصوف نے اپنی تقریر میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے نظام کی خوبیاں بیان کیں اور آل انڈیا مومن کانفرنس کے اجلاس دہلی ۱۹۳۲ء کی منظور کردہ تجاویز پر روشنی ڈالی جس سے حاضرین جلسہ میں نظام کی تائید کے جوش پیدا ہوگیا چنانچہ اسی وقت عہدیداران کا انتخاب ہوا جلسہ تکبیر و خوبی بعد دعا کے ختم ہوا سب سے بڑی خوبی اس جلسہ کی یہ تھی کہ تمام برادران نے قوم کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہاتھ سے بنے ہوئے کپڑے کے استعمال کا وعدہ کیا۔ فقط

برکت اللہ سکریٹری جمعیت الانصار بھگرہ ضلع مظفر نگر

مسلمانان ترائی نیپال کا اہم اجتماع
مدارس اسلامیہ کیلئے ایک مبارک اقدام

یہ خبر بڑی مسرت سے سنی جائے گی کہ روٹہٹ ترائی نیپال کا ضلع ہے اس کے مختلف اطراف سے سربرآوردہ حضرات ترائی نیپال کی بڑی بستی راج پور نامی میں ۲۸ و ۲۹ محرم ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ جون ۱۹۳۲ء کو مجتمع ہو رہے ہیں دعوتی خطوط بھیجے جا رہے ہیں۔

اصل مقصد جلسہ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ روٹہٹ کے چند مدرسے جو قائم ہیں ان کی وجہ سے جو نقصانات ہو گئے ہیں ان کو باہم ملا کر ایک کر دیا جائے اور تعلیم کا سامان اعلیٰ پیمانہ پر کیا جائے ان مدارس کے قیام کے وجوہ بتانا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ تقریباً چالیس سال ہوئے کہ راج پور کے ایک بے نفس بزرگ نے ترائی نیپال کے مسلمانوں کی رسم پرستانہ ہندوانہ مراسم و دیگر خرافات کو دیکھ کر خاص راج پور میں ایک مدرسہ "محمدیہ" کی بنا ڈالی جس سے اطراف و جوانب میں علم کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ لوگ سدھرنے لگے کچھ دنوں بعد بعض مدرسین نے اور ایک دوسرا مدرسہ "بلوا چندر شاہی" میں (جو راج پور سے ایک میل سے بھی کم ہے) قائم کر دیا اور جب یہاں سے وہ قبلہ ہٹے تو ایک تیسرا مدرسہ "جوکہا" قائم کر دیا۔ اور اب وہ چوتھا مدرسہ قائم کر رہے ہیں یہ کل مدرسے دو تین میل کے اندر واقع ہیں اور صرف "ضلع روٹہٹ" ہی میں ہیں گو یہاں مسلمانوں کی بہت کافی آبادی ہے مگر پھر بھی کثرت مدارس سے نالاں ہی تھے اور فساد و بازاری نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔

سمجھدار طبقہ (جو پہلے ہی سے بیزار تھا) یہ موقعہ غنیمت سمجھ کر میدان میں آ کھڑا ہوا اور اس کار خیر کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اجتماع کی تاریخ ان ہی کی سعی سے مقرر ہوئی اب دیکھنا ہے اس روز کیا گل کھلتا ہے راج پور و بلوا مدرسے کے منتظمین چاراکین تو بظاہر اتحاد کے لئے پیش پیش نظر آرہے ہیں۔ دربار خداوندی میں دعا ہے کہ منتظمین و اراکین کے قلوب میں خلوص القا فرمائے کہ وسعت قلبی سے کام لیکر یہ بہترین موقع ضائع نہ ہونے دیں اور اسلامی مفاد کے لئے سب کچھ قربان کر دینا جاہ پرستی و اغراض نفسانی کے شکار نہ ہوں"

عبدالرحمٰن عفی عنہ

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

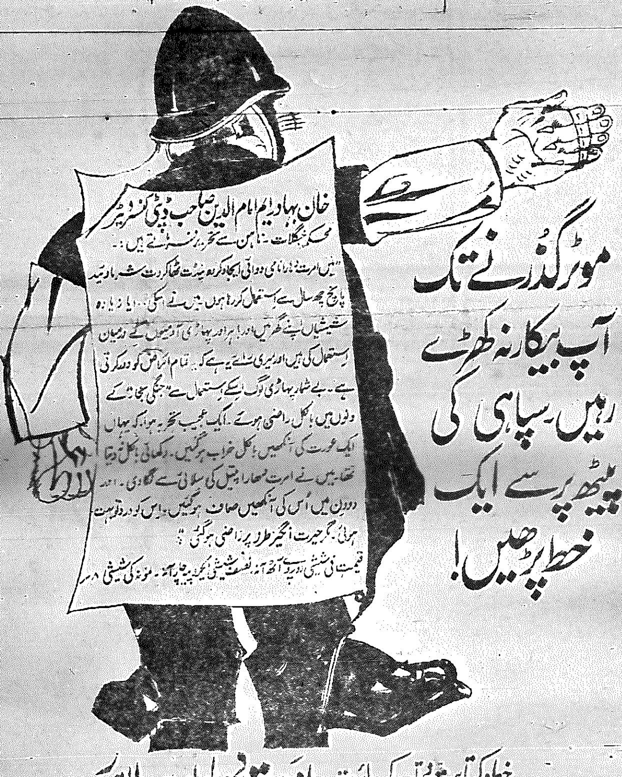

موٹر گذرنے تک آپ بیکار نہ کھڑے رہیں۔ سپاہی کی پیٹھ پر سے ایک خط پڑھیں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا لاہور

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

.... پتہ:۔ مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ

ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ

دلربا

.... منیجر رسالہ دلربا رحیم گلی لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

.... شاہ عالم ....

ایک منٹ میں آئس کریم
امریکہ پر ہندوستان کی فتح

امریکہ کو فخر تھا کہ اس کی ایجاد کردہ مشین آئس کریم پانچ منٹ میں برف جما دیتی ہے لیکن مسٹر شمسی مکینکل انجینیر جرمنی کی حیرت انگیز مشین نے امریکہ کی مشین کو شکست دیدی۔

.... دنیا میں اس سے جلدی برف جمانے والی کوئی مشین نہیں ہے

پتہ:۔ ایم۔ اے۔ مجید محلہ بلیماران دہلی

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

.... آپ کے تحریر کردہ سوالوں کا جواب بالکل ٹھیک ٹھیک ارسال ہوگا۔

پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... شش ماہی ... سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... شش ماہی ...

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۷ ۲۱ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ ( ) ...

ایک کالم ( ) ...

½ کالم ( ) ...

¼ کالم ( ) ...

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی - یوم یکشنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۹

معاصرین کے افکار و آراء

جاپان اور روس میں جنگ کا خطرہ

[illegible]

گول میز کے مسلم ارکان کی حیثیت

[illegible]

قادیان کی سیاسی معراج

[illegible]

سدھی اور مسلمان

[illegible]

کیا مسلمان اپنے اس اسلام دشمنی سے باز رہیں گے؟

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

سلطنت کسریٰ پر عربوں کا حملہ

رستم کے دربار میں اسلامی سفیر کی دوبارہ آمد

آفتاب پرستوں کا آفتاب کس طرح غروب ہوا؟

ایرانی دربار میں سپاہیان اسلام کی وضع اور قطع

اسلامی سفیر اور رستم کی نوک جھونک

اسلامی سفیر ایرانی دربار میں لرزہ

رستم سے آخری گفتگو اور جنگ

[illegible]

آخر رستم نے اسلامی سفیر سے دریافت کیا۔

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔ — منیجر الجمعیۃ دہلی

پشاور — **افغانستان** کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری، مشہدی، یزدی) کلاہ۔ پنکھے۔ چپلیاں۔ نسوار۔ سرکہ انگوری۔ چادر سبز اصلی۔ خشک میوہ اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ — منیجر انڈو افغان ایجنسی نمک منڈی پشاور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ ڈسٹرکٹ کی کلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg. Co., (India) P. Box. 88. Bander Rd. Kirachi

اکسیر جذام

[illegible]

بواسیر و ذیابیطس

[illegible]

حافظ اقبال حسین بھیٹیا بھی بھاگلپور

صدہا مرضوں کی ایک دوا

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث دوزخ میں جن جن اعمال بد کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ... دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دیجائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں دوا سازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں ...

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ ۸ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا۔ اعلیٰحضرت نے ترجمہ اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی، اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور رکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئے

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا۔ اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے ایناز خوشنویسوں میں ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب، زیر، زبر، پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بڑے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں۔ نورانی قرآن مجید کا ٹائٹیل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ مجت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مجلد چرم نقرہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائٹیل سات رنگ کا ہے ایک جانب کہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹیل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور مجبور ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

حصہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم یکشنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۵۱ھ ہجری

حج کے متعلق قانون سازی
حکومت کے مقاصد مشئومہ

جب ساردا ایکٹ کی منظوری کے بعد ہندوستان کے ایک گوشہ سے لے کر دوسرے گوشے تک حکومت کی مخالفت کا طوفان برپا ہو گیا ہے اور مسلمانان ہند نے متفقہ آواز کے ساتھ مذہب اسلام میں کھلی ہوئی مداخلت پر احتجاج کیا ہے تو اس وقت کے وائسرائے لارڈ ارون نے اپنی متعدد تقریروں میں فرمایا تھا کہ چونکہ شادی کا تعلق معاشرت سے ہے اس لئے حکومت کو اس کا حق حاصل ہے کہ وہ ساردا ایکٹ جیسا قانون اصلاح معاشرت ...

سب سے پہلے اس امر کی سعی کی گئی کہ یورپ کے ایک نام نہاد بین الاقوامی معاہدہ کو سامنے رکھ کر جس میں دنیائے اسلام کی کوئی نمائندگی نہیں تھی حاجیوں کے لئے واپسی ٹکٹ کے قانون کو جبر اً نافذ کیا جائے۔ مگر اس وقت مسلمانوں میں اتنی مذہبی بیداری موجود تھی کہ حکومت کو اس مذہبی مداخلت کی ہمت نہ ہوئی۔ اس کے بعد ۱۹۲۵ء میں پھر اس قانون کو وضع کرنے کا اعلان کیا گیا اور ائے عامہ ...

[illegible]

۱۹۲۵ء کا قانون

[illegible]

ملاحظات الدین

[illegible]

ہوا کا رخ

[illegible]

مختصر تاریخ

[illegible]

دول یورپ کی سیاست

[illegible]

تحقیقات کا انجام

[illegible]

ایک اہم سوال

[illegible]

جمعیۃ العلماء کا فیصلہ

[illegible]

امن و اتحاد کے دشمن

[illegible]

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ
حق رائے دہی بالغان کی تجویز مسترد کر دی گئی
رائے دہندوں کی فہرست میں آبادی کے تناسب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے اور اس کی پہلی جلد ہمیں موصول ہو چکی ہے۔ اس جلد کے علاوہ دو جلدیں اور ہیں جن میں صوبجاتی فرنچائز کمیٹیوں کی یادداشتیں شائع کی گئی ہیں۔ شہادتوں کا خلاصہ اور ضروری اقتباسات ابھی تک شائع نہیں ہوئے ہیں جو آئندہ شائع کئے جائیں گے۔

مسائل زیر غور پر بحث و نظر اور ان کے متعلق سفارشات و تجاویز اسی جلد میں درج کی گئی ہیں۔ اس لئے نتائج کے اعتبار سے یہی جلد حاصل تحقیقات ہے۔ علاوہ ازیں اختلافی نوٹوں اور ضمنی تقریحات کے جو مختلف اراکین کمیٹی کی جانب سے ضبط تحریر میں لائی گئی ہیں ...

[illegible]

حصہ اول حق رائے دہی کی بنیاد

[illegible]

حصہ دوم صوبہ جات

[illegible]

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے قاتل کا مقدمہ
اسپیشل ٹریبونل کا تقرر

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

جدید ایجادات میں حیرت انگیز اضافہ
ہوا سے موٹروں اور گھڑیوں میں حرکت

(۱) جرمنی کے ایک انجینئر اس کوشش میں ہیں کہ مشینوں کو چلانے کیلئے ہوا کو استعمال کیا جائے تاکہ کوئلہ، پانی اور تیل کے مصارف سے دنیا کو نجات ملے۔ اس خیال کے پیش نظر برلن کے اطراف میں ... میٹر کی بلندی کا ایک مینارہ تعمیر کیا جائے گا ...

(۲) اسی طرح ایک جاپانی نے بندوق کی گولیوں سے محفوظ رکھنے کا ایک کرتہ ایجاد کیا ہے ...

[illegible]

"میں شراب کو بھی ہاتھ نہیں لگاؤں گا"
بیٹی نے خودکشی کر کے باپ کی شراب نوشی چھڑا دی

[illegible]

ڈیڑھ کروڑ ڈالر کے ایرانی جواہرات امریکہ کو
جواہرات سے مشینوں کا تبادلہ

[illegible]

انگلستان کی ترکوں پر ستم ظریفی کا اعلان

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

شرق اردن کے باشندوں کی زبوں حالی
بچہ بچہ روٹی کو ترس رہا ہے

جریدہ "الف باء" میں ایک شخص عمر علمی نے شرق اردن کے متعلق اپنے مشاہدات شائع کرائے ہیں جن میں آپ نے خصوصیت سے اردنی باشندوں کی فاقہ کشی کا حال لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ شرق اردن میں جب عین موسیٰ پر پہنچا تو وہاں میں نے ایک حیرت انگیز اور افسوسناک چیز کا مشاہدہ کیا جو نہ صرف میرے لئے بلکہ تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کیلئے موجب رنج و الم ہے ...

اس وقت شرق اردن کی حالت نہایت خطرناک اور رنج دہ ہے خصوصاً مشرق عربی کی حالانکہ یہ وہ مقام ہے جس کے باشندے جنگ عظیم کے دوران میں بھی ...

[illegible]

مصر کے شاہی کتب خانہ میں قدیم ترین مخطوطات

[illegible]

ترکی نمائندوں کا سفر روس

[illegible]

مصر میں انگریزی مال کے مقاطعہ کی تحریک
عورتوں اور لڑکیوں نے انگریزی کپڑوں کو آگ لگا دی

[illegible]

افغانستان میں ایرانی سفیر

[illegible]

دارالحکومت

دہلی میونسپلٹی کا ہفتہ واری اجلاس

ٹھیلوں کی فیس میں تخفیف

سیٹھانی کے مقدمہ قتل کی سماعت

عدالت میں دس سال کی ملازمہ کا بیان

ڈاکوؤں نے سیٹھانی کو کس طرح قتل کیا؟

ریاست الور کے مسلمانوں پر مصائب

نائب امیر شریعت کا تار مہاراجہ الور اور وزیر اعظم کے نام

بارہ گھنٹہ کے اندر دہلی چھوڑ دینے کا حکم

مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب کو نوٹس

دہلی میں جرائم کی تقسیم کا جدید نظام

محکمہ سی۔ آئی۔ اے کے نئے فرائض

گلینسی کمیشن کی رپورٹ شائع ہوگئی

کشمیر میں اسمبلی کے قیام کی سفارش

آبادی کے دس فیصدی حصہ کو رائے دہی کا حق

شاہی من و سلوی کی تقسیم

دہلی میں کس کس کی قسمت جاگی؟

کشمیر میں ہندو مسلمانوں کی گول میز کانفرنس

ہندوؤں سے سکھوں کا مطالبہ

جمنا کے کنارہ دو سادھوؤں کی لڑائی

سری نگر کے مسلمانوں میں فساد

سیاسی اختلافات کا نتیجہ

یوم حج

۱۰ جون کو مسودات حج کے خلاف عام مظاہرے

ہدایات

(مولانا) ابوالمحاسن محمد سجاد

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عام جلسہ

پستول اور کارتوسوں کی برآمدگی

چارسدہ کے قریب ایک اور آتش زدگی

مندر سے مورتیوں کی چوری

پنڈت جواہر لال نہرو کی رہائی پر غور

وائسرائے کا گورنروں سے مشورہ

سارداایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ کا فیصلہ

دلہن کے زیورات ضبط کرلئے گئے

حکومت اور کانگریس میں مصالحت کی کوشش

صلح کیلئے ایک ممبر پارلیمنٹ کی ہندوستان میں آمد

ریاست بھاولپور میں آبیانہ اور لگان میں تخفیف

نواب صاحب کی رعایا پروری

بنگلہ باغ اور آشرم کو ممنوع قرار دیدیا گیا

سیٹھ جمنالال بجاج کو حکومت کا نوٹس

سزائے موت منسوخ کیجائے

میسور اسمبلی کے نمائندوں کا مطالبہ

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد پھر پھوٹ پڑا

تازہ فساد میں بیس مقتول اور ڈیڑھ سو کے قریب زخمی ہوگئے

خونریزی کے بعد بمبئی میں امن و امان کی فضا

فوج پر مجمع کا حملہ

مسجدوں اور مندروں کو آگ لگانے کی کوشش

ایک مجمع کو پولیس نے گھیر لیا

مقتولین و مجروحین کی تعداد

جولائی کے آغاز میں روس اور جاپان کی جنگ

تمام ممالک اس جنگ میں شریک ہونے پر مجبور ہونگے

علم الافلاک کے ایک ماہر کی قیاس آرائی!

(بمبئی کرانیکل)

راولپنڈی میں دو بم پھٹ گئے

دو اشخاص کی ہلاکت

ایک بھنگی کا خزانہ غائب ہوگیا

پولیس کی حراست سے ایک اور قیدی فرار

مہاراجہ ٹراونکور سے وائسرائے کا مشورہ

صوبہ سرحد کی ایگزیکٹو کونسل کا نیا ممبر

بمبئی کانگریس کے ایک مسلم ڈکٹیٹر کی سزایابی

تمام ممالک نے قرضہ جات کی ادائیگی منظور کرلی

دارالعوام میں وزیر خارجہ کا بیان

لوزان کانفرنس میں فرانس شریک نہیں ہوگا

قرضہ جنگ کے مسئلہ میں زبردست رکاوٹ

مادہ آتش گیر پھٹ گیا

جرمنی میں وزارت مستعفی ہوگئی

تاوان جنگ کی ادائیگی میں مشکلات

لوزان کانفرنس کا انعقاد

جرمنی پر تین ڈکٹیٹر حکومت کرینگے

پارلیمنٹ توڑ دی جائیگی

جاپان کے نئے وزیر اعظم کا اعلان

منچوریہ پر قبضہ کرنے سے انکار

آئرلینڈ کے متعلق برطانیہ کی پالیسی

وزیر نو آبادیات کا جواب دینے سے انکار

قرضہ جنگ کی کانفرنس کا انعقاد

ہندوستان کو شرکت کی دعوت

جاپانی افواج نے شنگھائی خالی کردیا

بمبئی کے فسادات پر ٹیگور کا اظہار تاسف

اسلامی ممالک بیدار ہوچکے ہیں

مقدمہ سازش پٹنہ کی اپیل کا فیصلہ

سزائے موت کے بجائے عمر قید

بدایوں میں خوفناک آتش زدگی

ایک گھر کے ۸ انسان آگ کی نذر

گوردوارہ کی تعمیر کیلئے دس ہزار روپیہ

مہاراجہ کشمیر کی "فیاضی"

جنوبی افریقہ کا نیا ایجنٹ

مدن موہن مالویہ کی بہو کو سزا

مسلم لیگ کی صدارت سے چودھری ظفر اللہ خان کی علیحدگی

ایک گاؤں پر ڈاکوؤں کا حملہ

دہلی ۴ جون۔ کل صبح سات بجے ٹاؤن ہال میں میونسپل کمیٹی کا ہفتہ واری اجلاس مسٹر ہیرڈ ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

سری نگر ۴ جون۔ گلینسی کمیشن کی رپورٹ کل شائع ہوگئی ہے۔ رپورٹ میں ایک مجلس قانون ساز کے قیام کی سفارش کی گئی ہے جس میں منتخب شدہ ممبران کی اکثریت ہو۔

کلکتہ ۴ جون۔ انگلشمین کی تازہ اشاعت میں ایک ایڈیٹوریل میں نامہ نگار لکھتا ہے کہ سرکاری حلقوں میں اس سوال پر غور کیا جارہا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو، مسٹر سبھاش چندر بوس اور مسٹر سین گپتا کی صحت بہت خراب ہوگئی ہے اس لئے انہیں رہا کردیا جائے۔

بمبئی ۳ جون۔ تین روز سے بمبئی کی حالت پر سکون ہے اور فسادات کا قریب قریب خاتمہ ہوگیا ہے۔

چین کی سیاسی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے مشہور جوتشی پنڈت شنکر شاستری نے پیشین گوئی کی ہے کہ جون کے آخر میں یا جولائی کے شروع میں روس اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی۔

اعلیٰحضرت تاجدار دکن سے وفاداری کا اظہار
سناتنی پنڈتوں اور مہنتوں کے وفد کی معروضات
شورش پسند ہندوؤں سے اظہار بیزاری

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات ریاست حیدرآباد کا ایک برقیہ مظہر ہے کہ سربرآوردہ مہنتوں اور رونشنل سناتن دھرمی رہنماؤں کا ایک ممتاز وفد کل صبح نواب مہدی یار جنگ پولیٹیکل ممبر ریاست حیدرآباد کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وفد ۱۶ مہنتوں پر مشتمل تھا جو ریاست کی غالب ہندو رعایا کے نمائندے ہیں ان میں سے مہنت گوپال مہنت بیم داس مہنت نرائن داس اور مہنت جگن ناتھ داس کے اسماء خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ذیل میں ان کا محضر بالتفصیل درج کیا جاتا ہے۔

علیحضرت ہم سناتن وشنو دھرم اور آدھیش مہنت مٹ بیراگیوں کے مذہبی پیشوا حضور عالی کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمیں کسی ایسی سیاسی تحریک سے کسی قسم کا تعلق نہیں جو ریاست کے وقار کے خلاف ہو۔ بلکہ ہم تو اس قسم کی تحریکوں کو جو ملک کے امن وامان اور عام خوشحالی اور ریاست کی ترقی کے منافی ہوں۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ہمارا کام تو صرف خداوند تعالیٰ کی حمد وثنا ہے اور ہم لوگوں میں صرف اسی عقیدہ کی اشاعت کرتے ہیں۔

ہمارے دلوں میں اپنے حکمراں کے لئے بے حد عقیدت اور محبت ہے۔ کیونکہ شری کرشن مہاراج نے اپنی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں فرمایا ہے۔

"اے ارجن اگر تم انسان کی صورت میں میرا درشن کرنا چاہتے ہو تو اپنے حکمراں کی شکل کو دیکھو" ... [illegible]

ریاست الور میں مسلمانوں پر فوج کا حملہ
چادر کے جلوس میں ہندوؤں کی مداخلت
چار مسلمان شہید اور متعدد مجروح

۹ مئی۔ الور۔ سید مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو یہاں کے بہت بڑے بزرگ مانے جاتے ہیں) کے عرس کے موقع پر ہر سال چادر کا جلوس نکلتا تھا اور مزار سید صاحب پر جا کر وہ چادر چڑھائی جاتی تھی۔ حسب معمول ۹ مئی کو لال دروازہ سے شام کے چھ بجے چادر کا جلوس نکلا۔ جلوس معینہ راستوں سے ہوتا ہوا جس وقت ترپولیا سے گذرا تو چادر کے اوپر چند پتھر آئے۔ اس وقت شب کے نو بجے تھے مسلمانوں نے جلوس کو روک دیا اور کوتوال شہر کو جو جلوس کے ہمراہ تھے اطلاع دی۔ ... [illegible]

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس
اہم مسائل پر لیگ کے قائدین کا فیصلہ
نو تجاویز کی منظوری

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس پرسوں آنریبل سر محمد یعقوب کی صدارت میں لیگ کے دفتر میں منعقد ہوا ... [illegible]

معلوم ہوا ہے کہ ایک تجویز اور بھی منظور ہوئی ہے جس میں پنجاب کی مسلم لیگ کی اس تجویز کی تائید کی گئی ہے جس میں اس نے لاہور میونسپلٹی کو توڑنے کے متعلق حکومت پنجاب کی روش پر احتجاج کیا ہے۔

یہ وہ کل تجاویز ہیں جنہیں نجات دہندگان ملت نے مسلمانوں کی سب سے بڑی قومی انجمن کی کونسل کے اجلاس میں بیٹھ کر چار گھنٹے میں منظور کیں خدا انہیں جزائے خیر دے۔

ناگپور میں پراونشل کانفرنس کا اجلاس
۱۲۰ نمائندوں کی گرفتاری

ناگپور ۹ مئی۔ ٹولواری کے میونسپل باغ میں پراونشل کانفرنس کا کھلا اجلاس منعقد کرنے کی سعی کی گئی ... [illegible] ... ۱۲۰ اشخاص گرفتار رکھے گئے ان میں سے چھ رضاکاروں کو رہا کر دیا گیا۔

گاڑیوں کو پٹری سے اتارنے کی کوشش
ڈم ڈم کے قریب تازہ واقعہ

کلکتہ۔ سی آئی ڈی اور ریلوے پولیس ان فراری اشخاص کی تلاش میں مصروف ہے جنہوں نے حال ہی میں چلتی گاڑیوں کو لائن پر سے اتار کر گرانے کی سازش کی تھی ... [illegible]

ملتان جیل میں فساد
سکھوں اور مسلمانوں میں لڑائی

[illegible]

یورپ کو اقتصادی ناکامی کا سامنا
مسٹر ایمری کا اندیشہ

[illegible]

البیان فی علوم القرآن

اگر آپ اسلام کی ذاتی خوبیاں اور بانیِ اسلام کی ذات وصفات ملائکہ، جن، آدم، روح، بہشت، دوزخ وغیرہ ... [illegible] ... البیان فی علوم القرآن ... دارالاشاعت تفسیر حقانی بلیماران دہلی۔

اب کے محرم میں کیا ہوگا؟

[illegible] ... اسلامی معاشرت ... [illegible]

مینیجر رسالہ پیشوا دہلی

طلاءِ عزیزی پیٹنٹ

[illegible]

حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

جوتش کا چمتکار
جوتش کے ذریعہ بند لفافہ کا جواب

آپ اپنے حسب دل خواہش پانچ سوال مثلاً بیاہ، شادی، سنتان، لاٹری، دکھ، سکھ، نفع، نقصان، دولت، محبت، دشمنی، نوکری وغیرہ ... [illegible]

پنڈت جوتش کاریالہ لاہور

بیروزگار کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ... [illegible]

مینیجر الجمعیۃ دہلی

عربی طلبا کے لئے خوشخبری

دینی خدمت اور توحید وسنت کی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جمعیت اہلحدیث جامع مسجد چینیاں لاہور نے اللہ کے فضل وکرم سے درس حدیث کا خاص انتظام کیا ہے۔ چنانچہ مسجد مذکور میں صحاح ستہ کا دورہ شروع ہو چکا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ آخر شعبان ۱۳۵۱ھ تک ختم ہو جائیگا۔ ... [illegible]

(۱) پچیس صفر تک بذریعہ جوابی کارڈ بنام سکرٹری صاحب جمعیت اہل حدیث جامع مسجد چینیاں لاہور اطلاع دیں۔
(۲) جب تک جواب موصول نہ ہو سفر نہ کریں۔
(۳) مروجہ نصاب سے فارغ ہوں۔
(۴) یا کم از کم کتب مروجہ صرف ونحو سے ضرور فارغ ہوں۔
(۵) عبارت خوب اچھی طرح سے پڑھ سکتے ہوں۔
(۶) توحید وسنت کے پابند ہوں۔
(۷) داخلہ کے بعد بلا اجازت جمعیت ... [illegible]

عبد الحکیم خدائی خدمتگار کا انتقال پر ملال

[illegible]

مجلس ادب دہلی کا دلچسپ اجتماع

[illegible]

عظیم الشان بزم مشاعرہ
ہندو مسلم اتحاد کا دلکش مظاہرہ

[illegible]

سونارائی انجمن معین الاسلام کا اجلاس

[illegible]

حضرت مولانا نور الدین صاحب کو مبارکباد
مسلمانان سہارنپور کا جلسہ

[illegible]

مدرسہ طبیہ سہسرام کا معیار تعلیم

[illegible]

سرحدی جیل میں مولانا شاکر اللہ صاحب کی علالت
۶ پونڈ وزن کم ہو گیا

[illegible]

وفات حسرت آیات

[illegible]

منشی فاضل کے امتحان کا داخلہ

[illegible]

قبول اسلام

مورخہ ... مئی ۱۹۳۲ء بروز جمعہ ایک دانا ایک جرمن ہندو جو ایک انگریز کے ہاں بہرہ کا کام کرتا تھا۔ مولانا مولوی عنایت اللہ خان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔
سابقہ نام ... اور اسلامی نام عبد الرحمٰن رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ ... [illegible]

(عنایت اللہ خاں ... پنجاب)

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

[illegible]

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دینا شہرت وکامیابی کا ذریعہ ہے

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ وطالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔
درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ر جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال یکم اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

مقویات سرتاج عالم

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں داخل کرائیے یہاں اعلیٰ تعلیم کے علاوہ بچوں کی ابتدائی اور دینی تعلیم کا خاص انتظام ہے ترتیب نہایت معقول ہے اخراجات بہت کم ہیں۔
دفتر رجسٹرار سے دستور العمل طلب کیجئے

ایک منٹ میں آئس کریم
امریکہ پر ہندوستان کی فتح

امریکہ کو فخر تھا کہ اس کی ایجاد کردہ مشین آئس کریم پانچ منٹ میں برف جما دیتی ہے لیکن مسٹر شمسی مکینکل انجینئر جرمنی کی حیرت انگیز مشین نے امریکہ کی مشین کو شکست دیدی۔ ... [illegible]

دنیا میں اس سے جلدی برف جمانے والی کوئی مشین نہیں ہے

ایم۔ اے۔ مجید محلہ بلیماران۔ دہلی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

[illegible]

اب کوئی خضاب نہ لگائیے

[illegible]

منیجر سفید سام دواخانہ نمبر ۲۴ دربھنگہ (بہار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔ ۔ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔
سہ ماہی ۔ ۔ ۔ ۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔ ۔ ۔ ۔
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ

دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔ ۔
نصف صفحہ (〃) ۔ ۔
ایک کالم (〃) ۔ ۔
½ کالم (〃) ۔ ۔
¼ کالم (〃) ۔ ۔

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم پنجشنبہ ۴ ر صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ ر جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۰

معاصرین کے افکار و آراء

سودیشی کی تحریک میں مسلمانوں کا حصہ (البشیر)

ناکامیابی ناممکن ہے! (ہمدم)

کشمیر جنت نظیر میں دائم عذاب (الحدیث)

ڈاکٹر ٹیگور کی ممالک اسلامی کی سیاحت

مجلس خلافت بمبئی کے نام

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

خاتونان اسلام کے مبارک تذکار

جنگ یرموک کا ایک حیرت انگیز واقعہ

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین۔ لنگی۔ رومال (پشاوری رشہدی یزدی) کلاہ سپ نکھے چپلیاں۔ لنوار، سرکہ انگوری، چار مغز، اصلی میوہ خشک میوہ اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمائیے۔ مؤخر الذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔
منیجر انڈو افغان نشنل ایجنسی پشاور

اکسیر جذام
یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کر کے بہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کر کے کھائیں چاہے کیسا ہی کیوں نہ ہو صحت کلی ہو جاتی ہے اگر مرض ایسا ہے تو ہفتہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے۔ قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)
بواسیر و ذیابطیس
کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول پیکنگ کیلئے ۸ر منی آرڈر یا ۸ر کی وی پی طلب فرماویں
حافظ اقبال حسین بھیٹیاہی بھاگلپور

شربت فولاد
معزز ناظرین یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر ایجاد ہے جس کا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے بلاتمیز مذہب استعمال کیا جاتا ہے یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ ہر طحال و جگر کے بڑھ جانے کو مفید ثابت ہوا ہے ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ شربت بغیر پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہئے قیمت فی شیشی عہر مکمل فہرست جس میں ساٹھ سے زائد مجربات درج ہیں مع جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے۔
پتہ
منیجر ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

مرقع علم و فن کا آئینہ ہیں یوں تجارت کا
عصا مفلس کے حق میں اور غنی کو عشرت کا نقشا
دو صد روپے ماہوار کمانے کا واحد ذریعہ
ہمارے ہر فن مولا مقبول عام ماہوار باتصویر رسالہ
دلربا
کا سلسلہ مطالعہ ہے۔ امیروں کی دل لگی، غریبوں کی روٹی ایجاد و روزگار کا سہارا اور کاروباری اشخاص کی ترقی کا زبردست رہبر ہے سالانہ چندہ تین روپے (سے) فی پرچہ پانچ آنہ
نمونہ چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔
منیجر رسالہ دلربا پریم گلی لاہور

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہی ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کیسٹوفین جو نہایت خطرناک خلاف دیگر بچوں کی صحت کو خراب نہ کرے۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قیمت کشادہ دو اثر اور بالکل بے خطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین منیوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرآبادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے اطبار نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ۲۰×۲۶ اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب آلہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب آلہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بناء پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں احادیث مع ترجمہ کا ترجمان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہر اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں ... کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا ہے ... انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپے میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی اور ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنا علاوہ محصولڈاک۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہیے

غریبوں کا قرآن مجید معرّا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے۔ نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اور یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور بیچ جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مجلد چرم تقرہ ۲؍ علاوہ محصولڈاک۔
نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور بیچ شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلےٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۳؍ قسم دوم حنا شدہ ۲؍ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸؍ چرم عہر
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۴ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

حج کے متعلق قانون سازی

حکومت کے مقاصد مشؤمہ

(۲)

ہم نے گزشتہ اشاعت میں حج کے متعلق قانون سازی کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد بتایا تھا کہ ۱۸۸۶ء سے لیکر ۱۹۲۵ء تک حکومت کس طرح حاجیوں کے جہازوں اور بندرگاہوں کے انتظامات کے نام سے قانون بناتی رہی اور ۱۹۲۵ء میں اس نے حج جیسے اہم بالشان فریضہ مذہبی میں کس طرح براہ راست مداخلت کا دروازہ ...

یمن، ایران، اور افغانستان میں انگریزوں کی ریشہ دوانیاں جاری ہیں ترکستان کو روس پامال کر رہا ہے، غرض اسلام کا وہ زبردست سیاسی اقتدار جس سے کبھی مغرب کی حکومتیں لرزہ براندام ہوتی تھیں اب پاش پاش کر دیا گیا ہے اور مسلمانوں کی قوت اس طرح پراگندہ کی گئی ہے کہ گویا کبھی مجتمع تھی ہی نہیں۔

اتحاد اسلامی کا ہوا

زائرین حجاز سے اندیشہ

قانون سازی کا نتیجہ

سیاسی مصلحت

مرکزیت پر حملہ

اسلامی حکومتوں کا زوال

بعض اشارات

زبردست مظاہرے

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

ریاست الور کی تحریک

... ہوتے مسلمانان ہند کو چاہئے کہ ان ننگ اسلام مسلمانوں کی حرکات سے باخبر رہیں اور یہ دیکھتے رہیں کہ وہ کون کون سے "خادمان اسلام" ہیں جو مذہب اور قوم کا نام لے کر ان کے سامنے آتے ہیں اور جب کبھی کوئی موقع ایسا آ پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا من حیث القوم حکومت سے مقابلہ ہو تو بجائے مسلمانوں کا ساتھ دینے کے حکومت ...

(پیراگراف ۲۴۳) - اس دوران میں کمیٹی ایک ایسی تجویز کی طرف صوبہ آسام، صوبہ بہار و اڑیسہ، صوبہ متوسط اور مدراس کی مقامی حکومتوں کو توجہ دلاتی ہے جو اس کے سامنے پیش کی جا چکی ہے یعنی دیہاتی کے مکھیوں کے ذریعہ کام کرایا جائے کمیٹی اس کی پرزور سفارش کرتی ہے کہ تا زندگی کے تقاضہ میں کوئی نہ ...

دشمنان آزادی کے شرمناک کرتوت

مختلف مراکز میں فتنہ انگیزی کی کوششیں

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علمائے ہند نے حسب ذیل بیان اخبارات کے لئے شائع فرمایا ہے۔

"آج ملک جن مصیبتوں میں مبتلا ہے وہ کسی سمجھدار انسان سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ آزادی کی سرفروشانہ جدوجہد جاری ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ کتنے دنوں تک جاری رہے گی۔ اگر کوئی ہندوستانی بدبخت ایسا بھی ہے کہ جو انگریزوں کی غلامی پر قناعت کرتا ہے وہ قناعت کرے۔ مگر اس کے لئے یہ تو کسی طرح جائز نہیں کہ حریت پسند اشخاص کی راہ میں روڑے اٹکائے۔

فرقہ وارانہ جنگ و جدال عموماً انہیں لوگوں کے اشارہ سے ہوتے ہیں جن کو ہندوستان کی آزادی ایک آنکھ نہیں بھاتی ...

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

حق رائے دہی بالغان کی تجویز مسترد کر دی گئی

رائے دہندوں کی فہرست میں آبادی کے تناسب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا

(ترجمہ مخصوص برائے الجمعیۃ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

باب نہم - صوبجاتی مجالس مقننہ میں مزدوروں کی نمائندگی

(۱) زرعی مزدور - کمیٹی منقدہ پنجاب و بنگال گرد ... سسٹم دگر وہوں میں تقسیم ...

... پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ جب تک حق رائے دہی کو اس حد تک وسیع نہ کر دیا جائے ...

(۲) صنعتی مزدور ...

توعیت کے سوال

تعداد - کمیٹی اچھوتوں کے متعلق مندرجہ ذیل اعداد و شمار کو صحیح تسلیم کرتی ہے :-

مدراس	۷۱۰۰۰۰۰
بمبئی	۱۷۰۰۰۰۰
بہار اڑیسہ	۴۳۰۰۰۰۰
صوبہ متوسط	۲۹۰۰۰۰۰
آسام	۶۵۰۰۰۰

مدراس ۶	بنگال ۸
سوبہ متحدہ ۴	بمبئی ۲
سوبہ متوسط ۲	پنجاب ۲

چھوٹی اقلیتیں - (یورپین، اینگلو انڈین اور مخصوص مفاد)

... ان کے نام علیحدہ فہرست رائے دہندگان میں درج کئے جائیں اور وہ رائے دینے کے لئے اپنے کسی آدمی کو بھیجا کریں۔ (پیراگراف ۲۲۵)

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیے)

... کی شرط لگائی جائے جو کم سے کم چھ ماہ سے قائم ہو اور کسی ٹریڈ یونین کے حلقہ انتخاب میں صرف وہی شخص امیدوار ہو سکے جو ٹریڈ یونین ایکٹ کے ماتحت کسی یونین کا معمولی ممبر یا اعزازی ممبر یا عہدہ دار ہو اور اس حیثیت میں کم سے کم ایک سال رہ چکا ہے۔ (پیراگراف ۲۴۹)

مزدوروں کے مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کی فہرست رائے دہندگان میں وہ تمام مزدور شامل ہونے چاہئیں جو کسی کارخانہ کی فہرست میں درج ہوں۔ نیز وہ ملازم بھی ہونے چاہئیں جو کسی ایسے صنعتی کاروبار میں ملازم ہوں جو کم سے کم دس آدمیوں کو ملازم رکھتا ہو۔

رائے دہندگان کے لئے جو صفات تجویز کی گئی ہیں (پیراگراف ۲۵۰) وہ یہ ہیں کہ ہر رائے دہندہ کم سے کم ۲۱ سال کی عمر رکھتا ہو اور فہرست رائے دہندگان کی تیاری یا نظر ثانی سے چھ ماہ قبل سے مسلسل ملازمت کر رہا ہو۔ کلرکوں اور نگرانی کرنے والے عملہ کو رائے دہندگی کا حق نہیں ملنا چاہئے۔ (پیراگراف ۲۵۱) کمیٹی کے نزدیک یہ امر نہایت اہم ہے کہ امیدواروں کی حیثیت ایسی ہونی چاہئے کہ وہ حقیقتاً اپنے حلقہ انتخاب کے مزدوروں کی حمایت کے اہل ہوں لیکن وہ اس قسم کے لئے مخصوص صفات مقرر کرنے کے لئے رضامند نہیں ہے۔ (پیراگراف ۲۵۲)

باب دہم - پسماندہ طبقے (اچھوت)

تعریف - اس کمیٹی کی رائے میں پسماندہ طبقوں کی اصطلاح ان لوگوں کے لئے استعمال کی جانی چاہئے جو ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں (۷) اور (۸) کے عنوانات کے مطابق "اچھوت" سمجھے جاتے تھے ان میں ہندوستان کے قدیم یا پرانے باشندوں یا ان ہندوؤں کو شامل نہیں کرنا چاہئے جو مفلس اور یا کسی دوسری وجہ سے پسماندہ ہیں مگر انہیں اچھوت نہیں سمجھا جاتا۔ (پیراگراف ۲۸۲، ۲۸۳)

انتقادات

شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

یہ شربت دہلی کے ایک مشہور و معروف دواخانہ کی ایجاد ہے جسے خود ہم نے موسم گرما میں بارہا استعمال کیا ہے۔ اس کے پینے سے طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور اس کا شوخ رنگ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ بوتل پر انار، سیب، ناشپاتی، انگور، سنترہ اور دیگر پھلوں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مفرح و مسکن فواکہات کا جوہر نکال کر اس میں نہایت نفیس خوشبوئیں اور مفید ادویہ شامل کی گئی ہیں ... چونکہ اس شربت کو ایک مخصوص شہرت حاصل ہو گئی ہے اس لئے متعدد بار دوسرے دواخانے بھی اس کی نقل اتارنے کی سعی کر چکے ہیں اور اسی نام سے دوسرے شربت بازار میں لانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن جہاں تک ہمیں معلوم ہے یہ تمام کوششیں شربت روح افزا کے رجسٹرڈ ہونے کی وجہ سے ناکام ہوئی ہیں اور عدالتوں نے بھی ہمیشہ اسی شربت کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ فوائد کے اعتبار سے شربت کی قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ دواخانہ سے ایک بوتل ... میں روانہ کی جاتی ہے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ - ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

روس کے متعلق کونسی بات سچی ہے؟

برنارڈ شا کے تاثرات اور نامہ نگار اسٹیٹسمین

"اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار لندن سے لکھتا ہے کہ روس کے متعلق کونسی بات سچی ہے؟ کیا وہ تقدم اور پیشروی حاصل کر رہا ہے یا وہ خدا کا منکر و مفلس ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے؟ آخر وہ کیا ہے؟ حال میں میں نے برنارڈ شا کی وہ تقریر پڑھی ہے جو اس نے وائرلیس کے ذریعہ امریکہ کے باشندوں کو سنائی اور جس میں روس کے حالات پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

برنارڈ شا نے اس تقریر میں کہا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سیاسی ...

... سائنس دان ترقی کے میدان میں قدم زن ہیں! روس کے کارخانوں کی قابل اطمینان حالت وہاں کی امید افزا فضا اور عمر بھر کے لئے زندگی کی ضمانت وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو دنیا کے کسی مہذب ترین ملک میں بھی نہیں پائی جاتیں۔ اگرچہ برنارڈ شا ایک خود شناس شخص ہیں مگر روس کے معاملہ میں ان کی دیانت پر شبہ نہیں ہو سکتا!

عہد مغلیہ کی قلمی تصاویر

شاہ ہمایوں اور نظام سقہ کی یاد

پٹنہ میوزیم میں قدیم زمانہ کی جو نادر اشیاء حال میں داخل کی گئی ہیں وہ اپنے تنوع اور خوبصورتی کے اعتبار سے بے نظیر ہیں ان میں ۱۷ رنگین تصاویر عہد مغلیہ کی ہیں اور ۹ تصاویر راجپوت عہد کی۔ عہد مغلیہ کی جو تصاویر ہیں ان میں تین تصویریں خاص دلچسپی کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ ان میں ایک صوفی کی تصویر ہے جو درخت پر بیٹھے ہوئے پرندہ کی خوش الحانی سے وجد میں آ رہا ہے۔ دوسری تصویر نظام سقہ کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ تخت پر رونق افروز ہے۔ جب شاہ ہمایوں نے جوسا کے نزدیک شکست کھائی تھی تو انہوں نے ایک سقہ کی مشک کے ذریعہ دریا کو عبور کیا تھا جس کا نام نظام تھا۔ ہمایوں نے سقہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں دوبارہ سلطنت پر قابض ہو گیا تو میں تم کو صحیح معنوں میں اور پوری قوت کے ساتھ ایک روز کیلئے بادشاہ بنا دوں گا چنانچہ ہمایوں نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور نظام سقہ کو ایک روز کے لئے بادشاہ بنا دیا۔ تصویر میں سقہ کو ایک مشک کے ساتھ تخت پر دکھایا گیا ہے۔ دوسری تصویر میں شاہ ہمایوں کو مشک پر دریا کو عبور کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ تصاویر قدیم واقعات کا ایک زندہ مرقع ہیں جن کو دیکھ کر گزشتہ واقعات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

لندن میں ہر ہفتہ پانچ ہزار طلاقیں

انگلستان کی جو عورتیں باقاعدہ عدالت کی رو سے اپنے خاوندوں سے جدائی حاصل کر لیتی ہیں وہ پانچ ہزار کے قریب ہر ہفتہ لندن کی پولیس کورٹ میں آ موجود ہوتی ہیں اور ان روپیوں کو وصول کرتی ہیں جو ان کے شوہر نان و نفقہ کے لئے عدالت میں داخل کر دیتے ہیں۔ ہر ہفتہ یہی تماشہ پولیس کورٹ کے اندر دیکھنے میں آتا ہے اور ہر ہفتہ پانچ ہزار عورتیں اپنے شوہروں سے جدائی اختیار کرتی ہیں۔ شوہروں کو مجبور کیا گیا تھا کہ وہ اپنی مطلقہ بیویوں کے نان و نفقہ کی رقم عدالت میں جمع کرا دیا کریں لیکن بعد میں مجسٹریٹوں نے مزید بار پڑ جانے کے باعث انکار کر دیا تھا مگر چونکہ عورتوں کو صحیح حساب رکھنا نہیں آتا اور وہ نان و نفقہ کی پوری رقم اپنے شوہروں سے وصول نہیں کر سکتیں اس لئے عدالت ایسے لوگوں سے روپیہ وصول کر کے مطلقہ عورتوں کے حوالہ کر دیتی ہے۔

فنلینڈ میں شراب نوشی کی کثرت

فنلینڈ میں کچھ مدت کے لئے امتناع مسکرات کا قانون نافذ کر دیا گیا تھا جس کے باعث شراب نوشی جرم قرار پائی تھی۔ ابھی یہ قانون ۱۵ اپریل کو منسوخ کر دیا گیا۔ ایک مدت کے ترسے ہوئے شرابی قانون کے منسوخ ہوتے ہی شراب پر اس طرح گرے جس طرح کئی روز کی بھوکی بلی چھیچھڑوں پر گرتی ہے۔ مردوں سے زیادہ شراب کے لئے عورتیں بے تاب تھیں چنانچہ اب انگلی اور کچھلی کسر نکالی جا رہی ہے۔ سکاٹش وسکی (ایک قسم کی شراب) کی تجارت کو خوب فروغ ہو رہا ہے اور دن بدن آرڈر آ رہے ہیں۔

تمول کے باوجود ایک رقاصہ کی آوارگی

ایک ۱۹ سال کی حسین لڑکی کے دادا نے لڑکی کے لئے ۷۵ ہزار ڈالر چھوڑے ہیں۔ لڑکی ایک مشہور رقاصہ ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ اس رقم کی وجہ سے میں اپنے پیشہ کو ترک نہیں کر سکتی۔ اس نے اس کثیر رقم کو ٹرسٹ فنڈ میں داخل کر دیا ہے۔ لڑکی کا دادا ایک تمول شخص تھا جس نے حال ہی میں ۸۹ سال کی عمر میں انتقال کیا ہے ...

مریخ سیارہ تک آواز پہنچانے کی کوشش

الیکٹرک کمپنی کے ایک انجینئر نے ایک حیرت انگیز اور عجیب و غریب ایجاد کی ہے اگر موجد کے دعوی کے مطابق اس ایجاد نے کام دیا تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

سلطان ابن سعود کی خدمت میں افغانی سفیر کی باریابی

احمد شاہ خان کا خطاب اور جلالۃ الملک کی طرف سے جواب

جلالۃ الملک شاہ نادر خان کی جانب سے احمد شاہ خان بطور رئیس وفد حجاز تشریف لیگئے تھے تاکہ حجاز اور افغانستان میں معاہدہ ہو جائے۔ احمد شاہ خان حج سے قبل مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے کیونکہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے حج سے قبل جدہ میں آپ کو باریابی کا موقعہ عطا نہیں فرمایا تھا اس لئے مکہ کے قیام میں سرکاری طور پر احمد شاہ خان بہ سند سفارت اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پیش نہیں کر سکے۔ جب سلطان ابن سعود نے جدہ میں نزول اجلال فرمایا تو افغانی وفد کو بھی باریابی کی اجازت بخشی۔ چنانچہ افغانی وفد کے سردار نے اعلیٰ حضرت کے سامنے سند سفارت پیش کرتے ہوئے ذیل کی تقریر فرمائی۔

... میں نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ اپنے بھائی شاہ نادر خان کے سفیر کا خیر مقدم کرتا ہوں اور دوستی کے معاہدہ پر اپنے بھائی کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ جس مقصد کے لئے میرے بھائی نے آپ کو یہاں بھیجا ہے اس کو بہت جلد آپ پورا ہوتا ہوا دیکھیں گے۔ میں اپنے لئے اور آپ کے لئے خدا سے توفیق نیک چاہتا ہوں۔

امسال مدینہ منورہ جانے والوں کی تعداد

بیس ہزار حجاج کو مسجد نبوی کی زیارت کا شرف

مدینہ منورہ جانے والے حجاج مختلف مقامات سے روانہ ہوئے اور موٹروں کے ذریعہ واپس ہو گئے۔ اس سال مدینہ منورہ جانے والوں کی تعداد پندرہ ہزار تھی جن میں ۹۰۶۴ حجاج موٹروں کے ذریعہ اور ۵۱۳ اونٹوں کے ذریعہ مدینہ منورہ پہنچے۔ اور یہ تعداد صرف ان لوگوں کی ہے جو مکہ مکرمہ سے مسجد نبوی کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ان کے علاوہ جو لوگ ینبوع کی بندرگاہ سے گئے ان کی تعداد ساڑھے چار ہزار سے زائد تھی۔

حکومت حجاز نے موٹروں کے مالکوں کو سخت تنبیہ کی تھی کہ وہ حجاج کے لئے صحیح موٹروں کا استعمال کریں ورنہ سزا دی جائے گی۔ چنانچہ اس کا اثر یہ ہوا کہ تمام حجاج نے مدینہ منورہ کا راستہ نہایت آرام سے عبور کیا اور موٹروں کی وجہ سے ان کو کوئی دقت پیش نہیں آئی۔

کردی قبائل کے خلاف حکومت عراق کا اعلان

شیخ احمد برزان کے تعاقب کا ارادہ

۹ مئی سے کردی قبائل کے سردار شیخ احمد برزان کے خلاف جنگ بند کر دی گئی ہے اور شیخ کو اطلاع دیدی گئی ہے کہ وہ اس عرصہ میں ان شرائط پر غور کرے جو حکومت عراق نے اس کے پاس ارسال کر دی ہیں۔ حکومت نے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر شیخ مذکور ان شرائط کو تسلیم کر لیگا تو اس کی جان بخشی کر دی جائیگی۔ یہ مہلت ۲۵ مئی کو ختم ہو گئی ہے ...

مصری اخبار کے نمائندہ سے شاہ عراق کی گفتگو

عراق کو مجلس اقوام کی ممبری حاصل ہو گئی

امن وسکون کے بعد بمبئی کی فضا پھر خراب ہو گئی
ایک ہلاک ۲۰ مجروح اور ۵۲ گرفتار
دو مجروح پٹھانوں کا انتقال ۔ مجمع پر پولیس کے فائر

بمبئی ۸ جون۔ گذشتہ ہفتہ سے جو امن وسکون قائم ہو گیا تھا اور آمد ورفت شروع ہو گئی ۔ آج صبح ایک ہندو اور ایک مسلمان ... ایک مٹھائی فروش کی دوکان لوٹ لی ۔ ... مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ...

بمبئی ۱۰ جون ۔ آج صورت حالات بہتر ہے ...

تمام سیاسی قیدیوں کی مشروط رہائی کا حکم
حق رائے دہی کی کمیٹی کے لئے موافق فضا پیدا کرنے کی کوشش
مہاراجہ کشمیر وجموں کا تازہ اعلان

سری نگر ۵ جون ۔ مہاراجہ کشمیر نے تمام کشمیری پنڈت سیاسی اسیروں اور زیر سماعت قیدیوں کو اس شرط پر رہا کر دیا ہے کہ وہ آئندہ ایجی ٹیشن میں شریک نہ ہونگے ۔ دیگر فرقوں کے قیدیوں پر بھی اس حکم کا اطلاق ہو سکیگا ... قیدی رہا کر دئے جائیں گے ...

مہاراجہ کشمیر نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے :-

... اس کے کام کے لئے موافق فضا پیدا ہو جائے گی ...

سری نگر ۶ جون ۔ جموں اور کشمیر کے لیڈر شیخ عبداللہ ... رہا کر دئے گئے ...

دار الحکومت

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی طرف سے حجاج کا خیر مقدم
ہندو مسلمانوں کے اتحاد کا دلکش نظارہ

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی طرف سے کامیاب مشاعرہ

حافظ محمد حلیم صاحب کی حج سے واپسی

مولانا نور الدین صاحب کی جیل سے تبدیلی

گاندھی ڈے کے سلسلہ میں بیس گرفتاریاں
شہر میں متعدد جلوسوں کا گشت

دہلی ۸ جون ۔ ... گاندھی ڈے منایا گیا ...

محمد سعید اور عبد الخالق صاحبان پر مقدمہ

تین ہفتوں کی خونریزی کے بعد امن وامان
بمبئی میں تمام کاروبار کھل گئے

بمبئی میں تین مسلمانوں پر مقدمہ
قتل اور لوٹ کے الزامات

بمبئی کے ہندو و مسلمانوں میں مصالحت کی کوشش
پنڈت مدن موہن مالویہ کی روانگی

پکٹنگ کرنے والی ۱۳ خواتین گرفتار

ضلع کرنال میں فرقہ وارانہ فساد
ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا

شملہ ۸ جون ۔ ایک اطلاع آئی ہے کہ ضلع کرنال کے پنڈری نامی ایک گاؤں میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد برپا ہونے کی خبر پہنچی ہے ...

ریاست جے پور میں شدید ہندو مسلم فساد
کئی اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے

تحصیل گورداسپور میں محرم کے موقعہ پر فساد
۵۲ ہندو اور تیس مسلمانوں پر مقدمہ

لاہور ۸ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ ... تحصیل گورداسپور میں محرم کے موقعہ پر جو فساد ہوا تھا اس کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ حکومت ۵۲ ہندوؤں اور تیس مسلمانوں کے خلاف مقدمہ چلانا چاہتی ہے ...

حج کے متعلق مسودات قوانین سخت ضرر رساں ہیں
مسودات کی تائید پر مولانا شفیع داؤدی کا اصرار

گرمی کی شدت سے ہلاکت

جمعیۃ علمائے ہند کی اہمیت
دائرۃ العلماء لدھیانہ کا اعلان
(از مولانا ضیاء الحسن)

جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ دار ارکان اور دیگر حضرات علماء ہندوستان کی مجلس مشاورت کا ایک فوری اجلاس مراد آباد میں حج کے متعلق نئے جدید بلوں پر غور کرنے کے لئے ... منعقد ہوا ...

لاہور میں بم کے کارخانہ کا انکشاف
بم تیزاب اور جعلی سکوں کی برآمد

امرتسر پولیٹیکل کانفرنس کا صدر گرفتار
پولیس کی مخالفت کے باوجود کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۸ جون ۔ اچاریہ رام دیو جی سابق گورنر گورو کل کانگڑی و صدر منتخب امرتسر پولیٹیکل کانفرنس گذشتہ شب لاہور سے امرتسر کے لئے ٹرین میں روانہ ہوئے پولیس نے جلد ریلوے سٹیشن پر آپ کو گرفتار کر لیا ...

توپ کا گولہ پھٹنے سے توپچی کو ضرب شدید
ملک معظم کی سالگرہ پر حادثہ

تیسری گول میز کانفرنس اور مشاورتی کمیٹی کا حشر
گاندھی جی اور کانگریس سے گفت وشنید کابینہ میں اختلافات

حج سے واپسی پر مسٹر احمد دین کی گرفتاری
صدر نوجوان بھارت سبھا کا جرم

صوبہ سرحد میں ہنگامی آرڈیننس کا نفاذ
ہر دو آرڈیننسوں کی میعاد میں توسیع

رنگون کے قریب مسلح ڈاکہ
ایک نوجوان لڑکی کا بے رحمانہ قتل
ڈاکو ایک لڑکے کو بھی اٹھا کر لے گئے

الور میں مسلح فوج کا مسلمانوں پر حملہ اور اسکی تفصیلات
تین شہید چالیس زخمی ۔ ریاستی کمیٹی پر عدم اعتماد
مسلمانوں پر فیر کسی سازش کا نتیجہ تھا؟

شملہ ۵ جون ۔ اسٹیٹ سکریٹری الور کی جانب سے ذیل کا تار الور کے فرقہ وارانہ فساد کے متعلق شائع ہوا ہے :-

نامہ نگار اسٹیٹس مین کا بیان

جلوس فوج کے محاصرہ میں

فساد کی وجہ

تحقیقاتی کمیٹی پر عدم اعتماد

حضرت مولانا ابو المحاسن صاحب کے نام
وزیر اعظم ریاست الور کا تار

کانگریس کا اجلاس روکنے میں حکومت کا کیا خرچ ہوا؟
بمبئی کے فسادات کیوں رونما ہوئے؟
اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سوالات

ریلوے لائن پر ریوالور رکھ دیا گیا

ٹرین پر ڈکیتی کے مقدمہ کا فیصلہ

میکسیکو میں خوفناک زلزلہ
۷۰ اشخاص ہلاک ۔ قصبات غائب ۔ مکانات منہدم

قندھار کے قریب یاقوت اور زمرد کی کان

شہر قندھار سے کچھ فاصلہ پر آقائے حاجی محمد یعقوب خان تاجر قندھاری نے یاقوت اور زمرد کی ایک کان کا انکشاف کیا ہے اور اس قیمتی پتھر کی ایک مقدار بطور نمونہ کابل روانہ کر دی ہے ۔
(اصلاح کابل)

افغانستان میں شدید برق وباراں
متعدد اشخاص اور مویشیوں کی ہلاکت

(اصلاح کابل)

افغانستان کا تمباکو فرانس کو

(اصلاح کابل)

پولیس نے ڈاکوؤں کا سرغنہ گرفتار کر لیا
بندوق اور کارتوسوں کی برآمد

دنیا کے تیل کے کارخانوں کا مستقبل
بین الاقوامی کانفرنس کی ناکامی

حلف وفاداری کی تنسیخ کی دوسری خوانگی منظور

کشمیر کے ہندو مسلمان سیاسی قیدیوں کی رہائی
فری پریس کی ایک اطلاع

حکومت کے وزراء میں تخفیف

چاقو چل گیا ۔ دو ہلاک ۔ ۴ مجروح

مسلمانان کشمیر کی قربانیوں کا صلہ
آئینی حقوق کے متعلق مسٹر گلینسی کی سفارشات

مسٹر گلینسی کی صدارت میں کشمیر کے لئے آئینی اصلاحات پر غور و بحث کی غرض سے جو کمیٹی بنی تھی اس کی سفارشات شائع ہوگئی ہیں مہاراجہ نے مسٹر گلینسی کی سفارش کے مطابق فرنچائز یا حق رائے کے مسئلے کی تحقیقات کے لئے ایک فرنچائز کمیٹی بنا دی ہے۔

کانفرنس کے سامنے اہم مسائل یہ تھے:-

(۱) کیا کشمیر میں اسمبلی کا قیام مناسب ہے؟

(۲) اگر سوال کا جواب اثبات میں ہے تو اس اسمبلی کو کیا ہونا چاہئے

(۳) فرنچائز کی بنیاد کیا رکھی جائے؟

(۴) اسمبلی کی حیثیت کیا ہو؟

اسمبلی کے اختیارات

جداگانہ انتخاب

اعلیٰحضرت سے شرف ملاقات

ممبروں کی تعداد

تحریک یوم النبی کا مبلغ افغانستان میں

انجمن اہل سنت و الجماعت

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا یہ خضاب نہیں خوشبو دار تیل ہے … تیمت چار روپے (علاوہ محصول)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور در بھنگہ

طلاء عزیزی پیٹنٹ

اعصاب کی کمزوری کو دور کر کے مردہ رگوں پٹھوں میں خون مثل بجلی کے جلد دوڑا دیتا ہے …

المشتہر حکیم سید محمد عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

خاتم النبیین کے لشکر میں بھرتی ہو جاؤ

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

انجمن اہل سنت و الجماعت شیخوپورہ کا دوسرا سالانہ جلسہ

اسلامی تہذیب و معاشرت میں لباس کا درجہ
ساڑی اور پائجامہ کے حسن و قبح پر ایک نظر

صوبہ بہار اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں ہندو معاشرت سے متاثر ہو کر مسلم خواتین پائجامہ کے بجائے دھوتی یا ساڑی استعمال کرتی ہیں جو اسلامی تہذیب اور اخلاق دونوں کے خلاف ہے اور اسلام میں ستر پوشی کے متعلق جو احکام ہیں ان کی خلاف ورزی ہوتی ہے اس لئے ضرور …

والئ قلات اور بلوچستان سے ایک درخواست

سودیشی ڈائرکٹری اور شوروم

گلاسگو انڈین یونین

نیٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، زخم، کم سننا، کان بند یا بھاری رہنے، بہنیسی، ناسور … کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب و اکسیر بے خطا دوا

بلب اینڈ سنز پبلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پبلی بھیت (یو۔پی)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرولباغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ر جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہونا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

حلفیہ بیان

راجہ ابوالمعظم محمد اکرام الدین خاں … ضلع راولپنڈی شاہ نظر

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

ملنے کا پتہ: محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی دہلی دروازہ کشمیری بازار لاہور

ایک مہینہ میں انگریزی آ جائیگی

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

محبوب عاشق کے قدموں پر

جھوٹے دوست کی طرح.

نقلی دوا مصیبت میں دھوکہ دیتی ہے

نقلیں اصل کی خوبیوں کا دھوکہ دینے کے لئے ہی بنائی جاتی ہیں … نقلی دواؤں پر آپ بھروسہ نہیں کر سکتے … بنائی ہوئی

"امرت دھارا"

تیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ آٹھ آنہ

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: ...

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

نرخنامہ
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
۱/۲ کالم (") ...
۱/۴ کالم (") ...

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی ـ یوم دوشنبہ ۸ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۱

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوستانیوں کا احساس (مدینہ)

ہندوستان کو ایک عرصہ بعد اپنے افلاس کا احساس ہوا تو ملک کے نقصان ...

ایک منتیجہ دو کاج (شیر)

جناب وائسرائے نے اپنی آرڈی ننسی پالیسی کے ایک تیر سے درحقیقت دو شکار کئے ...

مسلمان اور تبلیغ (قوم)

حقوق انتخاب (ملت)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

داعی اسلام کی سیرت طیبہ کا ایک ورق

انسان کامل کی کامل استقامت کا ایک نمونہ

فنا فی اللہ اور تقرب الی اللہ کا مظہر اتم

انسان کامل کی کامل استقامت

داعی الی اللہ کا مقام محمود

دار الندوہ میں حق کے استیصال کیلئے مشورے

داعی اسلام کی ہجرت

ہندوستان کا افلاس

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین ـ لنگی ـ رومال (پشاوری ـ مشہدی ـ یزدی) کلاہ ـ پنکھے ـ چپلیاں ـ لنوار ـ سرکہ انگوری ـ چارمغز ـ اصلی میوہ ـ خشک میوے اور نایاب مفرد دوائیں ہم سے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے ہم سے مذکورہ چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے۔ **منیجر اٹک و افغان کمرشل ایجنسی پشاور**

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہوگئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں۔ چار چھ مہینہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے اگر بھیڑ انکل آیا ہے تو ہفتہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے قیمت دوا ایک ماہ کیلئے چار روپیہ (علاوہ محصول)

بواسیر و ذیابیطس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت بعد محصول پیکنگ کے لئے ۸ آنہ روانہ کریں یا ۱۲ آنہ کا وی پی طلب فرمائیں۔

حافظ اقبال حسین کھیپا ہی بھاگلپور

شربت فولاد

معزز ناظرین یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور معتبر دوسی کی چیز ہے جس کا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے بلاقید عمر و مذہب استعمال کیا جاتا ہے یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوشرنگ بناتا ہے بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ضعف معدہ کی وجہ سے جو سستی آنے ہیں ان کو دور کرتا ہے نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ثابت ہوا ہے ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ شربت ہمراہ پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہئے۔ قیمت فی شیشی ... مکمل فہرست جس میں ساٹھ سے زائد مجربات درج ہیں معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوایئے۔

پتہ: منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Manfg Co. (India) P. Box 88. Karachi.

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی و پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انہیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جنہیں اعمال بد کا ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال بد سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۴۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ... بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا ہے تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے صرف عنہ علاوہ محصولڈاک ـ وغیرہ جلد چرمی نقرئی عنہ

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر، زبر، پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بہترین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ جمعیت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ خاشدہ ... قسم دوم خاشدہ عار علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم عہر

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حکومت حجاز اور اٹلی میں معاہدہ ہوگیا

سیاسی اور تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

معاصر ام القریٰ میں حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس کی تفصیل شائع ہوگئی ہے۔ ہم معاصر موصوف سے معاہدہ کی دفعات کا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

مملکت حجاز و نجد اور مملکت ایطالیہ کے مابین معاہدہ مودت کی تاسیس و تکمیل حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مندوبین کی موجودگی میں بمقام جدہ ۱۰ فروری ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔

(۱) حکومت اٹلی نے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور معاہدہ کی جانبین نے تصدیق و توثیق کی۔

(۲) پہلی دفعہ کے ذیل میں فریقین نے حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مابین سیاسی تعلقات اور قونصل خانوں کے قیام پر اتفاق کیا۔

(۳) دونوں حکومتوں کے باہمی تعلقات کی محافظت کی جائیگی اور کوئی ایسا قانون شائع نہیں کیا جائے گا جو کسی فریق کے منشاء یا مفاد کے خلاف ہو۔

(۴) ہر حکومت کی رعایا املاک و اشخاص کے اعتبار سے برابر سے استفادہ اور نفع کا حق رکھینگے۔

(۵) ہر دو حکومتیں ایک دوسرے کی رعایا کی حیثیت کو تسلیم کریں گی۔

(۶) اٹلی کی جو رعایا حج کی غرض سے حجاز آئے گی حکومت حجاز ان کی سہولت کا خیال رکھے گی۔ اٹلی کا کوئی مسلم باشندہ اگر حجاز میں فوت ہوجائے تو حکومت حجاز اس کے مال کی محافظ ہوگی اور اس کا مال اس کے شرعی ورثاء کے حوالہ کر دے گی۔

(۷) اس معاہدہ کے دو نسخے مرتب کئے گئے ہیں، ایک عربی میں دوسرا اطالوی زبان میں دونوں نسخوں کا متن ایک ہے۔ اس معاہدہ کا نفاذ عنقریب عمل میں آئیگا۔

جدہ ۳ شوال ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۳۲ء

(دستخط) فیصل ابن عبدالعزیز

(دستخط) جوبید وسول لانسو

تجارتی معاہدہ کی تکمیل

حکومت حجاز اور حکومت ایطالیہ میں تجارتی معاہدہ بھی ہوگیا ہے جس کی دفعات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

(۱) حکومت حجاز اور حکومت اٹلی کے مابین تجارتی معاہدہ کی تکمیل کی گئی۔

(۲) فریقین نے ایک دوسرے کے جہازات اور تجارتی اسباب کی چنگی اور دیگر محصولات کی ادائی پر اتفاق کیا۔

(۳) فریقین کی مرضی کے مطابق مناسب موقعہ پر ڈاک اور تار کے معاملہ میں بھی اتفاق کر لیا جائے گا۔

(۴) اقتصادی تعلقات اور سواحل بحر احمر پر شکار کے متعلق اصول و ضوابط پر اتفاق کیا گیا۔

اس معاہدہ کے نسخے بھی عربی اور اطالوی زبان میں ہیں جن کا متن ایک ہے۔

(دستخط) فیصل ابن سعود

(دستخط) جوبید وسول لانسو

حجاز میں عراقی حکومت کے وفد کا ورود

والی حجاز سے اہم مسائل پر گفت و شنید

حکومت عراق و اس کے حوالی مغربی ممالک میں کے اشارہ پر حکومت حجاز کے خلاف نہایت خطرناک پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اور حکومت کو بدنام کرنے کیلئے ہر قسم کی غلط باتوں کو گھڑنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ گو حکومت حجاز کی طرف سے ان مخالفانہ نشر و اشاعت کا سد باب کیا جاتا ہے اور ہر پروپیگنڈہ کا جواب اصل حقائق کو ظاہر کر کے دے دیا جاتا ہے مگر پھر بھی مسلمانوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کیلئے مخالفانہ کوششیں کارگر ہو جاتی ہیں۔ اور اصل واقعات پر کسی کی نظر نہیں پڑتی۔

تازہ عربی جرائد سے معلوم ہوا کہ اب خدا کے فضل سے حکومت عراق بھی حکومت حجاز سے رشتہ مودت قائم کرنا چاہتی ہے اور بین الاقوامی معاہدات کے سلسلہ میں اس کو بھی اتحاد کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے۔ حال ہی میں حکومت عراق کی جانب سے سلطان ابن سعود کی خدمت میں مندوب روانہ کئے گئے ہیں جنہوں نے حج کے بعد جلالۃ الملک سے تبادلہ خیال کیا۔ مستقبل کو خوشگوار بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کن امور پر والی حجاز سے گفت و شنید ہوئی اور کون کون سے مسائل زیر بحث آئے مگر ظاہر ہے کہ جیسے سے عراق سے برطانوی حکمرداری کا خاتمہ ہوا ہے حکومت عراق کو دیگر ممالک سے تعلقات قائم کرنے کی فکر دامنگیر ہوگئی ہے جو ایک اسلامی حکومت ہے اور حج کا بھی تعلق ہے اس لئے اس کا آنا ضروری ہے۔ غالباً عراقی مندوب کسی معاہدہ کے متعلق ہی گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اگر حکومت حجاز اور حکومت عراق میں سیاسی اور اقتصادی معاہدہ ہوگیا تو اس کی تکمیل میں ضرور کئی آجائے گی جس کا مظاہرہ عراق کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود عراقی مندوبین سے نہایت دلچسپی کے ساتھ گفتگو فرما رہے ہیں۔

ضروری گزارش

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا (جو آپ کے نام سے پہلے پتہ کے شروع میں لکھا ہوا ہوتا ہے) حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر الجمعیۃ)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

۱۹۳۲ء میں وائرلیس کے اخراجات

دس سال میں جوئے بازی کا خاتمہ

لندن کے باشندے بس موٹروں اور ٹریم کاروں میں سفر کرنے کے زیادہ عادی ہیں۔ ۱۹۳۰ء کی نسبت ۱۹۳۱ء میں دو کروڑ اسی لاکھ آدمیوں نے کم سفر کیا۔ گزشتہ سال برٹش وائرلیس کی صنعت پر دو کروڑ ۹۷ لاکھ پچاس ہزار پونڈ خرچ ہوئے۔ گزشتہ سال کی نسبت امسال اخراجات میں پچاس فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔

برٹش میوزیم کی فہرست کنندہ میں بیس صفحات صرف ان کتابوں کے نام کے لئے وقف کئے گئے ہیں جو رگرو لہیں کی تصنیف ہیں۔ یہ کتابیں ناول کھیل کود اور شعروں پر مشتمل ہیں۔ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۲ء تک کی کتابیں ان صفحات میں درج ہیں۔

۱۹۲۲ء میں پارک شائر کے دو شخصوں نے جوئے کا آغاز کیا تھا۔ اب خبر آئی ہے کہ خدا خدا کر کے اس کا خاتمہ ہوا ہے۔ یہ جوا کارڈوں سے کھیلا گیا تھا۔

بلگریڈ کی عدالت میں ایک دلچسپ مقدمہ

اغوا کنندہ پر صرف تین پونڈ جرمانہ

بلگریڈ کی عدالت میں ایک مقدمہ کا عجیب فیصلہ ہوا ہے۔ ایک نوجوان انجینئر کسی شخص کی خوبصورت بیوی کو لے کر فرار ہو گیا۔ بعد میں گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے اغوا کرنے والے نوجوان کو صرف تین پونڈ جرمانہ کی سزا دی۔ یوگوسلاویا کی عدالت میں جدید قانون نکاح کے ماتحت یہ پہلی قسم کا مقدمہ ہے۔ اس مقدمہ کی کارروائی سننے کے لئے بہت سے لوگ عدالت میں موجود تھے۔ عدالت کا فیصلہ سنتے ہی لوگوں نے کئی منٹ تک چیئرز دئے۔

عورت نے عدالت میں بیان دیا کہ میں اس نوجوان سے محبت کرتی ہوں اور اپنے شوہر سے ناخوش ہوں۔

افریقہ میں لڑکیوں کی ارزاں خریداری

لڑکی کی قیمت صرف چند گائیں!

جنوبی افریقہ میں اگر تم کو شہری حقوق حاصل ہیں اور تم کو عورت کی ضرورت ہے تو تم اسے آسانی سے خرید سکتے ہو۔ عورت کی قیمت اس کی خوبصورتی پر موقوف ہے اگر تم ایک موٹی عورت خریدنا چاہتے ہو تو اس کی قیمت چند اچھی قسم کی گائیں ہیں۔ دبلی پتلی لڑکی کی نہایت ارزاں مل جائے گی کیونکہ نیلی عورت یا لڑکی کو افریقہ میں اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔

آج کل عام کساد بازاری کا دور دورہ ہے اسلئے افریقہ میں بہت کم لوگ لڑکیوں کو خریدتے ہیں کیونکہ وہ ان کی قیمت میں اچھی گائیں مہیا نہیں کر سکتے۔ اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ لڑکی کے باپ کو صرف ایک گائے دیدو اور باقی کیلئے ایک یا کئی سال کا وعدہ کر لو تو لڑکی تم کو مل جائے گی۔

یوگوسلاویا میں شادی کا ایک عجیب واقعہ

لڑکی کو چرانے کی رسم میں خونریزی

یوگوسلاویا میں دلہن کو چرانے کی ایک رسم جاری ہے جس میں خونریزی تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ حال ہی میں اس قسم کا ایک واقعہ رونما ہوا ہے۔

سراجیوو کے قریب ایک گاؤں میں نوجوانوں کی ایک جماعت ایک لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کے لئے آئی۔ دولہا خوب بن سنور کر دلہن کو لینے کے لئے آیا۔ لیکن لڑکی نے بارات کے ہمراہ جانے سے انکار کر دیا اور اپنے والدین کے مکان میں چھپ گئی۔ لڑکے کے اعزہ نے لڑکی کی حمایت کی جس میں لڑکی اور لڑکے کے والوں میں جنگ شروع ہوگئی قبل اس کے کہ لڑکی کے والوں کو بھگایا جائے۔ لڑکی کا بھائی قتل کر دیا گیا اور اس کا باپ سخت زخمی ہوا۔ حملہ کنندوں میں سے بھی دو شخص بری طرح اور شدید مجروح ہوئے۔

صنعت و حرفت میں خواتین کا قدم

کاروباری "رقیب" مردوں کے خلاف جہاد

ان شوہروں کے خلاف جو اپنی بیویوں کو مالی آزادی دینا نہیں چاہتے۔ اوپن ڈور کونسل کی خواتین نے سخت غصہ کا اظہار کیا ہے۔ یہ خواتین صنعت و حرفت میں مردوں کے مساوی درجہ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ ایک تجویز بھی ان خواتین کے زیر غور ہے جس میں شادی شدہ بیویوں کو کاروبار اور اسکولوں کے عہدوں سے محروم کرنے کی تحریک کی مذمت کی گئی ہے۔ کونسل میں اعلان کیا گیا کہ عورتوں کو محروم کرنے کی یہ تجویز ان شادی شدہ خواتین کو برباد کرنے کے لئے منظور کی گئی ہے جو اپنی خانگی زندگی کے ساتھ ساتھ صنعتی اور کاروباری زندگی میں بھی قدم رکھنا چاہتی ہیں۔

دنیا کی سب سے زیادہ تیز رفتار ٹرین

"میل کا سفر ۵ منٹ میں"

۶ جون ۱۹۳۲ء کو گریٹ ویسٹرن ریلوے نے تمام دنیا کی ریلوں کی رفتار کا ریکارڈ مات کر دیا۔ ٹرین سات گاڑیوں کے ساتھ (جنکا وزن ۲۰۰ ٹن تھا) سوئنڈن سے لندن کو روانہ ہوئی اور ۶۵ منٹ ۴۴ سکنڈ میں ۷۷ میل اور ۳۰ فرلانگ کا سفر کیا۔ رفتار کی اوسط فی گھنٹہ ۸۱ میل تھی۔ سب سے زیادہ رفتار ۹۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ اس سے پہلے ۸۹ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اس فاصلہ کو طے کیا گیا تھا۔

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

حق رائے دہی بالغان کی تجویز مسترد کر دی گئی

رائے دہندوں کی فہرست میں آبادی کے تناسب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

وہ تمام عورتیں جن کو مردم شماری کی رپورٹ میں حروف شناس لکھا گیا ہے اپنے نام فہرست رائے دہندگان میں درج کرا دیں تو ان کی تعداد ۵۰۰۰۰۰ مردوں کے مقابلہ میں ۵۰۰۰۰ ہوگی۔ (پیراگراف ۹۰۹)

چونکہ صوبہ متوسط میں مجلس مقننہ کے لئے رائے دہندوں کی موجودہ تعداد بہت کم ہے اس لئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ اس صوبہ میں وفاقی مجلس مقننہ کیلئے رائے دہندوں کی تعداد دگنی کر دینی چاہئے اور مقامی حکومت کو حق رائے دہی پر نظر ثانی کر کے ترمیم کر دینی چاہئے۔ (پیراگراف ۱۱۴)

باب شش دہم۔ صوبوں کا دوسرا ایوان

یہ سوال کہ صوبوں میں دو ایوانات ہونے چاہئیں یا نہیں حقیقتاً ایک دستوری سوال ہے جو اس کمیٹی کے دائرہ تنقیح سے باہر ہے۔ جب تک کہ یہ مسئلہ طے نہ ہو جائے اس وقت تک ایوان بالا کے لئے تفصیلات میں جانا بالکل بے کار ہوگا۔ کمیٹی نے اس سلسلہ میں موافق اور مخالف دلائل پیش کر دئے ہیں اور اپنی رائے ظاہر کرنے سے احتراز کیا ہے۔

باب ہفدہم۔ چھوٹے صوبے، دہلی، کورگ، اور اجمیر مارواڑ

کمیٹی ان صوبوں کے متعلق ان مسائل کی تحقیقات نہیں کر سکی ہے جو ان رائے ...

حصہ سوم۔ وفاق

باب ہشتم۔ سینٹ

`single transferable vote`

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۸ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ ہجری

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

مایوس کن اور غیر اطمینان بخش

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ کا وہ مستند خلاصہ جو اصل رپورٹ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے ہم آج کی اشاعت میں ختم کر رہے ہیں۔ ناظرین کرام نے اس رپورٹ کا مطالعہ کرنے کے بعد باآسانی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ہندوستان کی توقعات ہرگز اس رپورٹ سے پوری نہیں ہو سکتیں اور وہ حقیقتاً اس مرض کا علاج نہیں ہے جس کی علامتیں ملک کے عام انتشار اور ہیجان کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہیں اگر وہ سفارشات جو اس رپورٹ میں کی گئی ہیں تمام و کمال منظور بھی کر لی جائیں اور انہیں آئندہ حکومت ہند کے مسودہ قانون کا جزو بھی بنا دیا جائے تو بھی ان سے ملک کی زبردست اکثریت مطمئن نہیں ہو سکتی۔

ایک بنیادی غلطی

سب سے پہلی بات جو رپورٹ میں بنیادی غلطی کا حکم رکھتی ہے یہ ہے کہ کمیٹی نے حق رائے دہی بالغان کو تسلیم نہیں کیا ہے اور اس کی مخالفت میں جو دلائل ...

... ہیں اور انہیں صرف اپنے مالیہ ہی سے تعلق تھا۔ اگر ان عوام الناس کو جن کی روایات جمہوریت اس قدر قدیم ہیں اپنا حق رائے دہندگی استعمال کرنے کا موقع دیا جائے اور ان میں یہ احساس پیدا کرایا جائے کہ وہ اپنے گاؤں سے نکل کر اپنے صوبہ کے انتظام و اہتمام میں بھی حصہ لے سکتے ہیں تو یہ کوئی زیادہ نئی بات نہ ہوگی بلکہ ہمیں یقین ہے کہ ہندوستان کے باشندے اسے نہایت آسانی کے ساتھ قبول کر لیں گے۔

انتظامات کا سوال

اس کے بعد انتظام کا سوال آتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ حکومت کے پاس اس قدر ملازم نہیں ہیں کہ وہ ان انتخابات کا جو وسیع حق رائے دہندگی پر مبنی ہو انتظام کر سکیں۔ اس کے بارہ میں ذرا سے فہم و تدبر کی ضرورت ہے ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر مصنوعی صفات مثلاً ملکیت، تعلیم، اور رکنیت کے بجائے قدرتی صفت ...

شہروں میں حق رائے دہی بالغان

پرامن مظاہرے

تعلیم کا بہانہ

عوام کی جمہوریت پسندی

مسودہ قانون حج پر تفصیلی نظر

زائرین بیت اللہ کے لئے ناروا قیود

(از حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند)

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند نے حسب ذیل مضمون ۱۹۲۹ء میں اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ میں ترمیم ہو رہی تھی اور واپسی ٹکٹ یا زر امانت کا لزوم قانون میں داخل کیا جا رہا تھا۔ چونکہ حج کے متعلق مسودات قانون میں پھر اسی قسم کی بلکہ اس سے بدتر پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں اس لئے ہم مسلمانان ہند کی توجہ اس مضمون کی طرف دوبارہ مبذول کرانے کے لئے اسے تمام و کمال شائع کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

حجاج اور واپسی کا ٹکٹ

آج کل مجلس وضع قوانین ہند (اسمبلی) میں قانون جہاز رانی ہند کے بعض دفعات کی ترمیم و اضافہ ایک مسودہ قانون زیر غور ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ زائرین بیت اللہ الحرام (حجاج) پر یہ لازم کر دیا جائے کہ وہ جانے کے وقت واپسی کا ٹکٹ خریدیں یا بقدر ...

... سبیل کی جائے نہ یہ کہ اس کا وبال اس سے بیس گنی جماعت اور عام حجاج پر ڈالا جائے۔

دوسرا نقصان

تیسرا نقصان

مسلمان ممبران اسمبلی میں اختلاف

مسودہ قانون واپسی ٹکٹ قطعاً نامعقول ہے

جمعیۃ علماء کا اجلاس

قانون نہ ہونے کی صورت میں مذہبی مداخلت کیوں ہے

قانون نہ ہونے کی صورت میں مسلمانوں کے شبہات کا جواب

بعض ممبران اسمبلی کے شبہات کا جواب

پہلا شبہ

اعداد و شمار کے لحاظ سے نقصان

پہلا نقصان

کلکتہ میں بھوکوں کی برآمد

حوادث و احکام

استفتاء

(۱) قربانی کا جانور مجبوت گیا یا چھوٹا ہوا ہے۔ کسی جگہ سے پکڑا نہیں جاتا تو اس کو بندوق کی گولی یا تیر مار کر یا کسی تیز ہتھیار سے زخمی کرکے بنیت قربانی ذبح کرسکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) ڈاڑھی مونچھیں یا سر کے بالوں کو سیاہ رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

استفتاء

الجواب

دارالحکومت

شہر میں امن و امان قائم کرنے کی سعی

دہلی میونسپل کمیٹی کا اجلاس

بارہ گھنٹے کے اندر دہلی چھوڑنے کا حکم

مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیتہ علماء ہند کو نوٹس

نوٹس کی خلاف ورزی

آل انڈیا باشندہ سبھا کے خلاف دعویٰ

عدالت کی جانب سے حکم امتناعی

حج کے متعلق مسودات قانون کے خلاف زبردست احتجاج

جامع مسجد دہلی میں جلسہ اور عظیم الشان جلوس

آزاد پارک میں ڈکٹیٹر جمعیتہ علماء ہند کی حیات افروز تقریر

آزاد پارک کا جلسہ

نئی اور پرانی دہلی کی حدود پر جھگڑا

بنگال میں دہشت انگیزی کی تحریک

پولیس فوج اور مجسٹریٹوں کو مزید اختیارات

فتح پور جیل میں گولی چل گئی

ایک قیدی ہلاک اور متعدد مجروح

آئندہ سیاسی جرم کے ساتھ کوئی رعایت نہ کی جائیگی

مہاراجہ کشمیر کا انتہائی اعلان

حکومت اور کانگریس میں صلح کے آثار

گول میز کانفرنس کے تیسرے اجلاس کی تیاریاں

سول نافرمانی بند کرنے کا مطالبہ

حقوق رائے دہی کی رپورٹ پر تبصرہ

سر عبدالرحیم کا بیان

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ پر مسلم کانفرنس کا اعلان

متعدد تجاویز کی منظوری

یو۔پی میں سیاسی اسیروں کی رہائی

میعاد سے پہلے ہی جیل سے تبدیلیوں کا امکان

حکومت کے رویہ میں نمایاں تبدیلی

بمبئی میں مکمل امن و امان

موالیوں کی گرفتاری کا لا انتہائی سلسلہ

کرفیو آرڈر کی میعاد میں توسیع

مسٹر ہنسراج عرف وائرلیس کی گرفتاری

وائسرائے کی ٹرین کو اڑانے کا الزام

ریوالور، بم اور سکہ بنانے کی مشینیں برآمد

بمبئی میں امن و امان کی خوشگوار فضا

مصالحتی کمیٹی کی مساعی جمیلہ

باپ نے گلا گھونٹ کر بچہ کو مار ڈالا

حکومت کو سندھ کانفرنس کی رپورٹ موصول ہوگئی

پوسٹ آفس کی عمارت کو جلانے کی سعی

برف خانہ میں آتشزدگی

بارہ اشخاص ہلاک

ترکی وزیر اعظم کا سفر روس اور اس کے نتائج

پارچہ بافی اور زراعت کی ترقی کے زبردست انتظامات

اٹلی اور روس سے ۵ کروڑ پونڈ قرض

قسطنطنیہ ۹ رجون۔ روس کی مثال کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت ترکی نے صنعتی اور زراعتی ترقی کے لئے تین سال کی اسکیم تجویز کی ہے۔ ترکی وزیر اعظم اور وزیر امیات نے پچھلے دنوں روم اور ماسکو کا جو سفر کیا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت ترکی نے اطالیہ اور روس سے پانچ کروڑ پونڈ قرض لیا ہے۔ یہ رقم مجوزہ اسکیم کے سلسلہ میں خرچ کی جائے گی۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس اسکیم میں صنعت پارچہ بافی اور زراعتی مشینری کی خریداری بھی شامل ہے۔

اطالیہ کی رقم تین کروڑ پونڈ ہے جس میں سے ایک تہائی رقم ترکی کو نقد دی جائے گی دوسری تہائی نئی صنعتی عمارات کے لئے مشینری اور سامان کی صورت میں ملے گی اور بقیہ تہائی اس قرضے میں محسوب ہوگی جو اطالوی کارخانوں کو ترکی حکومت کی طرف سے واجب الادا ہے۔ باقی رقم جو روس سے لی جا رہی ہے وہ صرف زراعتی مشینوں کی شکل میں ملے گی۔

مرکزی ذمہ داری کے مطالبہ پر اصرار

دیوان چمن لال کی اپیل

ہاتھرس کے قریب پولیس اور دیہاتیوں میں تصادم

دیہاتیوں نے قیدیوں کو چھڑا لیا

۴۳ دیہاتیوں کی گرفتاری

بنگلور میں پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس

پولیس کے زبردست انتظامات

چیف جج کی کوٹھی میں چوری

بندوق اور ریوالور غائب

مناپور میں باغیوں کی سرکوبی

تعزیری پولیس کا تقرر

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ اور ڈیلی میل

سات سکھوں کو پھانسی کی سزا

بنگال کے ایک قوم پرور مسلم کو سزا

پولیٹیکل کانفرنس منعقد کرنیکا جرم

لکھنؤ میں مسلم خواتین کا اجتماع

ملکی اشیاء کے استعمال کا عہد

علیحدگی سندھ کی راہ میں رکاوٹیں

سندھ کے ہندوؤں کی کانفرنس

سیاسی قاتلوں کے مقدمات کی فوری سماعت کا بل

اسمبلی میں ایک سرکاری مسودہ قانون

الہ آباد میں خفیہ آشرم پر پولیس کا چھاپہ

کئی ملازم گرفتار

لاہور میں خطرناک آتشزدگی

کاشتکاروں کو مجسٹریٹ الہ آباد کا نوٹس

لگان ادا کرو

ڈھاکہ ڈسٹرکٹ کانفرنس کے صدر کا مکان ضبط

آرڈیننسوں کے اختتام سے پہلے صلح کی تلقین

مسٹر اینڈریوز کی وزیر اعظم سے ملاقات

امریکہ کے بھوکے مزدوروں کا واویلا

واشنگٹن پر ایک لاکھ بےروزگاروں کا حملہ

دو ارب چالیس کروڑ ڈالر کا مطالبہ

سیاسی اسیروں کا انڈمان میں تبادلہ

دارالعوام میں ایک تجویز

خودکشی کی خبریں شائع کرنا جرم ہے

اخبارات کو ترکی حکومت کا حکم

برطانوی مال کے مقاطعہ کی تحریک کا مقابلہ

ہندوستان اور لندن میں کانفرنس کی تیاریاں

گول میز مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ضرور ہوگا

ریلوے میں مزید تخفیف کا اعلان

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:-

(۱) قربانی کا جانور چھوٹ گیا یا چھوٹ بھاگا ہے کسی حیلہ سے پکڑا نہیں جاتا تو اس کو بندوق کی گولی یا تیر یا اور کسی تیز ہتھیار سے زخمی کر کے بہ نیت قربانی ذبح کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲) ڈاڑھی مونچھیں یا سر کے بالوں کو سیاہ رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) زید سمجھتا ہے کہ ڈاڑھی منڈوانا یا کاٹنا خلاف سنت ہے، جو شخص کی ایسی ... کیا یہ قول صحیح ہے؟

(۴) شرعاً کونسا خضاب جائز اور مسنون ہے۔

(۵) انگریزی کٹ سر کے اگلے حصہ کے بال بڑھاتے ہیں اور پچھلے حصہ کے بال کٹوا دیتے ہیں تو کیا ایسے لوگ فاسق ہیں؟

(۶) ایک نمازی رکوع بھول گیا جب سجدہ کرنے کے قریب پہونچا تو یاد آ گیا تو رکوع کے لئے چھر ... اور سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

(۷) اگر پہلے سجدہ کی حالت میں یا دوسرے سجدہ میں رکوع کا بھول جانا یاد آئے تو کیا کیا جاوے؟

(۸) ...

الجواب

...

رجح کے متعلق مسودات قانون کے خلاف زبردست احتجاج

جامع مسجد دہلی میں جلسہ اور عظیم الشان جلوس

آزاد پارک میں ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کی حیات افروز تقریر

دہلی ۸ جون۔ جمعیۃ علمائے ہند کے اعلان کے بموجب آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں بصدارت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالعلیم الصدیقی صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب صدر نے افتتاحی تقریر کی بعدہٗ حضرت مولانا معین الدین احمد صاحب اجمیری نے مسودات متعلقہ حجاج کے مختلف پہلوؤں پر تقریر فرمائی اور تجویز ذیل کی تحریک کی جس کی تائید مولانا محمد سمیع اللہ صاحب اور مزید تائید مولانا احمد حسین صاحب نے کی۔

"مسلمانان دہلی کا یہ عام جلسہ سر سر مسودات قانون متعلق حج کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت منعقدہ مراد آباد کی قرارداد کی تائید و توثیق کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ جب تک مسلمان اپنی سرفروشانہ پر امن جدوجہد سے ہندوستان کو کامل طور پر آزاد نہ کرا لیں گے اس قسم کے مفاسد کا سدباب نہ ہوگا۔ نیز یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ موجودہ وقت اور فضا کو غنیمت سمجھ کر اس راہ میں عملی قدم بڑھائیں"۔

تجویز بالا متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ اس کے بعد جناب صدر نے آرڈیننس کے متعلق ایک بسیط تقریر کی جس کا سلسلہ چار بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد جلوس مرتب ہوا جو حضرت مولانا عبدالعلیم الصدیقی صاحب ڈکٹیٹر موصوف کی قیادت میں جامع مسجد سے روانہ ہو کر چاوڑی بازار ... سے گذرتا ہوا آزاد پارک پہونچا۔ جلوس میں ... جلوس میں نمایاں تھے اور قومی نظمیں پڑھتے ہوئے جا رہے تھے عوام ... گرمی کی شدت کے باوجود بے شمار ہندو مسلمانوں کا اجتماع حیات پرور منظر تھا۔

آزاد پارک کا جلسہ

آزاد پارک میں جلوس کے پہونچنے کے بعد ہندو مسلم مشترکہ جلسہ آرڈیننس ڈے کے سلسلہ میں ہوا جس میں ڈکٹیٹر صاحب موصوف نے بمبئی کے فسادات پر اظہار افسوس کیا اور اس قسم کے فسادات کی سخت مذمت کی اور تمام ہندو مسلمانوں سے اپیل کی کہ متحدہ جدوجہد سے ملک کو آزاد کرائیں۔ اس کے بعد متفقہ طور پر آرڈیننس اور آزادی کے متعلق قرارداد منظور کی گئیں۔ اس کے بعد ... اہالیان دہلی کا ... مساعی پر مبارکباد دی اور جلوس کو منتشر کیا گیا۔ جلسہ کے موقعہ پر آزاد پارک میں بہت سی پولیس اور پولیس افسران بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے جلسہ میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔

نئی اور پرانی دہلی کی حدود پر جھگڑا

...

بنگال میں دہشت انگیزی کی تحریک

پولیس فوج اور مجسٹریٹوں کو مزید اختیارات

...

دار الحکومت سے

شہر میں امن و امان قائم کرنے کی سعی

دہلی میونسپل کمیٹی کا اجلاس

...

بارہ گھنٹے کے اندر دہلی چھوڑنے کا حکم

مولانا عبدالعلیم صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کو نوٹس

...

فتح پور جیل میں گولی چل گئی

ایک قیدی ہلاک اور متعدد مجروح

...

آئندہ سیاسی خبروں کے کوئی رعایت نہ کی جائیگی

بہار گورنمنٹ کا انتباہی اعلان

...

نوٹس کی خلاف ورزی

...

آل انڈیا ہندی سبھا کے خلاف دعویٰ

عدالت کی جانب سے حکم امتناعی

...

حکومت اور کانگریس میں صلح کے آثار

گول میز کانفرنس کے تیسرے اجلاس کی تیاریاں

سول نافرمانی بند کرنے کا مطالبہ

شملہ ۸ جون۔ گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی اور خود کانفرنس کے تیسرے اجلاس کے متعلق حکومت جو تیاریاں کر رہی ہے ان کے متعلق مقامی سیاسی حلقوں میں مختلف خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایک طبقہ کا تو یہ گمان ہے کہ حکومت اب بھی کانگریس کا تعاون حاصل کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کانگریسی لیڈران اپنی موجودہ سرگرمیوں کو بند یا ملتوی کر کے حکومت کے ساتھ ... کو کسی حالت میں قبول نہیں کرے گی ... اپنی تقریروں میں ظاہر کیا تھا اور جیسا کہ اس کی موجودہ سرگرمیوں سے بھی عیاں ہے۔

یہ بھی خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر کانگریس نے کانفرنس کے تیسرے اجلاس میں بھی تعاون سے گریز کیا تو حکومت اس کی ... آئینی اصلاحات کا قدم کانفرنس کے فیصلے ... کے آخری حکم کے مطابق اٹھائے گی ... وزیر اعظم کے اعلان میں بتایا گیا تھا کہ حکومت برطانیہ ہندوستان میں آئینی ... مزاحمتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے برابر بڑھائے گی اور اس کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

یہ خیال بھی بعض حلقوں میں تقویت حاصل کر رہا ہے کہ حکومت اور کانگریس کے درمیان ... گفت و شنید کا سلسلہ شروع کیا جائے گا ...

حقوق اے ڈی کی رپورٹ پر تبصرہ

سر عبدالرحیم کا بیان

...

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ پر مسلم کانفرنس کا اعلان

متعدد تجاویز کی منظوری

...

یو پی میں سیاسی اسیروں کی رہائی

...

بمبئی میں مکمل امن و امان

موالیوں کی گرفتاری کا لا انتہائی سلسلہ

کرفیو آرڈر کی میعاد میں توسیع

بمبئی ۸ جون۔ گذشتہ دو روز کی طرح آج بھی امن رہا کسی قسم کا فساد نہیں ہوا اور نہ ہی کسی مزید گڑبڑ کی اطلاع ملی ہے۔ فساد زدہ علاقوں میں بہت سی دوکانیں کھل گئی ہیں اور آمد و رفت معمول پر آ گئی ہے لیکن فساد زدہ علاقوں میں پولیس اور فوج ابھی گشت کر رہی ہے ... ہسپتال میں ہلاک ہو گیا۔

پولیس لوٹے ہوئے مال کو تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ آج دو مسلمانوں کے گھروں کی تلاشی لی گئی جہاں سے ... ان دونوں مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا اور مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا ... پولیس نے جامع مسجد کے حلقہ میں ایک مکان پر چھاپہ مارا جہاں سے ... کو گرفتار کیا گیا۔ ان کے گھروں کی تلاشی لی گئی جہاں سے لوٹا ہوا صابن اور عطر ملا۔

فساد کے سلسلہ میں گرفتار شدہ ۲۰ اشخاص کو ایک ہفتہ سے ایک ماہ تک کی سزا دی گئی ... چالیس مسلمان اور تین ہندوؤں کے ریمانڈ لے لیا گیا جن کو کل گرفتار کیا گیا تھا۔

آج سہ پہر بھرائے دو کے محلے ہو گئے چار اشخاص مجروح ہوئے جن میں دو ہندو اور دو مسلمان ہیں۔ موالیوں کی گرفتاری جاری ہے ... کرفیو آرڈر کی میعاد ایک ہفتہ کے لئے توسیع کر دی گئی ہے۔

مسٹر ہنسراج عرف وائرلیس کی گرفتاری

وائسرائے کی ٹرین کو اڑانے کا الزام

...

بمبئی میں امن و امان کی خوشگوار فضاء

مصالحتی کمیٹی کی مساعی جمیلہ

...

باپ نے گلا گھونٹ کر بچہ کو مار ڈالا

...

حکومت کو سندھ کانفرنس کی رپورٹ موصول ہو گئی

...

پوسٹ آفس کی عمارت کو جلانے کی سعی

...

برف خانہ میں آتشزدگی

بارہ اشخاص ہلاک

...

ترکی وزیر اعظم کا سفر روس اور اس کے نتائج

پارچہ بافی اور زراعت کی ترقی کے زبردست انتظامات

اٹلی اور روس سے ۵ کروڑ پونڈ قرض

قسطنطنیہ ۹ جون۔ روس کی شالی کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت ترکی نے صنعتی اور زراعتی ترقی کے لئے تین سالہ کی اسکیم تجویز کی ہے۔ ترکی وزیر اعظم اور وزیر مالیات نے پچھلے دنوں روس اور اٹلی کا جو سفر کیا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت ترکی نے اٹالیہ اور روس سے پانچ کروڑ پونڈ قرض لیا ہے۔ یہ رقم مجوزہ اسکیم کے سلسلہ میں خرچ کی جائے گی۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس اسکیم میں صنعت پارچہ بافی اور زراعتی مشینری کی خریداری بھی شامل ہے۔

اطالیہ کی رقم تین کروڑ ہیں لاکھ ترکی پونڈ ہے جس میں سے ایک نہائی رقم ترکی کو نقد دی جائے گی دوسری نہائی نئی صنعتی صنعات کے لئے مشینری اور سامان کی صورت میں ملے گی اور تیسری نہائی اس قرضہ میں محسوب ہوگی جو اطالوی کارخانوں کو ترکی حکومت کی طرف سے واجب الادا ہے ... روسی رقم ... صرف ... مشینوں کی شکل میں ملے گی۔

مرکزی ذمہ داری کے مطالبہ پر اصرار

دیوان چمن لال کی اپیل

بمبئی ۹ جون۔ بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں شامل ہونے کے بعد دیوان چمن لال جنیوا سے واپس آ گئے ... پریس کے نمائندہ نے آپ سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا کہ وقت آ گیا ہے جبکہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو متفقہ طور پر یہ اعلان کر دینا چاہئے کہ ... آزادی ملنے سے متعلق نہیں ہوں گے۔ انہیں اس بات پر مصر رہنا چاہئے کہ ... مرکزی ذمہ داری ضروری حاصل ہونی چاہئے ...

بنگال کے ایک قوم پرور مسلم کو سزا

پولیٹیکل کانفرنس منعقد کرنے کا جرم

کلکتہ ۸ جون۔ سید جلال الدین ہاشمی ایم۔ ایل۔ سی اور دیگر ۲ اشخاص کو ... میں پولیٹیکل کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا ان کو چار چار ماہ قید اور پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے ...

لکھنؤ میں مسلم خواتین کا اجتماع

ملکی اشیاء کے استعمال کا عہد

...

ہاتھرس کے قریب پولیس اور دیہاتیوں میں تصادم

دیہاتیوں نے قیدیوں کو چھڑا لیا

۳۴ دیہاتیوں کی گرفتاری

...

علیحدگی سندھ کی راہ میں رکاوٹیں

سندھ کے ہندوؤں کی کانفرنس

...

بنگلور میں پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس

پولیس کے زبردست انتظامات

...

سیاسی قاتلوں کے مقدمات کی فوری سماعت کا بل

اسمبلی میں ایک سرکاری مسودہ قانون

...

چیف جج کی کوٹھی میں چوری

بندوق اور ریوالور غائب

...

الہ آباد میں خفیہ آشرم پر پولیس کا چھاپہ

کئی ملازم گرفتار

...

لاہور میں خطرناک آتش زدگی

...

مدنا پور میں باغیوں کی سرکوبی

تعزیری پولیس کا تقرر

...

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ اور دہلی اپیل

...

کاشتکاروں کو مجسٹریٹ الہ آباد کا نوٹس

لگان ادا کرو

...

ڈھاکہ ڈسٹرکٹ کانفرنس کے صدر کا مکان ضبط

...

سات سکھوں کو پھانسی کی سزا

...

آرڈیننسوں کے اختتام سے پہلے صلح کی کوشش

مسٹر انڈریوز کی وزیر اعظم سے ملاقات

لندن ۸ جون۔ انگلستان میں آمد کے بعد پادری اینڈریوز نے کئی ایک اہم ملاقاتیں انگلستان کے سربرآوردہ افراد سے کیں اسی سلسلہ میں سر سیموئل ہور لارڈ ارون مسٹر بالڈون اور وزیر اعظم سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ ان ملاقاتوں کے دوران میں پادری صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ ہندوستان میں صلح کے ساتھ امن قائم کیا جائے ... ہندوستان کے حالات ایسے نازک ہیں کہ گفتگوئے صلح کا آغاز آرڈیننسوں کی میعاد ختم ہونے سے قبل ہی کر دینا چاہئے۔

پادری صاحب نے مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ وقت حالات کا ذمہ دار ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ کوئی ایسا نتیجہ ہو جائے کہ جو انعقاد گول میز کانفرنس کی مزید ضرورت سے بچا سکے اور جس کے ماتحت وہ جدید نظام میں جو ہو جائے آزادی مع مرکزی آزادی پر مشتمل ہو فوری طور پر فیصلہ کرنے کے ساتھ ہی پارلیمنٹ کے اجلاس ... میں پیش کر دیا جائے۔

امریکہ کے بھوکے مزدوروں کا واویلا

واشنگٹن پر ایک لاکھ بے روزگاروں کا حملہ

دو ارب چالیس کروڑ ڈالر کا مطالبہ

لندن ۸ جون۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی کانگریس نے صدر ہوور کی ہدایت پر بے روزگاروں کو ۲۴۰ کروڑ ڈالر ... کی امداد دینے سے انکار کر دیا ...

سیاسی اسیروں کا انڈمان میں تبادلہ

دارالعوام میں ایک تجویز

...

خودکشی کی خبریں شائع کرنا جرم ہے

اخبارات کو ترکی حکومت کا حکم

...

برطانوی مال کے مقاطعہ کی تحریک کا مقابلہ

ہندوستان اور لندن میں کانفرنس کی تیاریاں

...

گول میز مشاورتی کمیٹی کا اجلاس خطرہ میں

...

ریلوے میں مزید تخفیف کا اعلان

...

[redacted]

۱۳۵۱ھ کا حج اور حکومت حجاز

سفر حج کے متعلق تفصیلی کوائف اور مشاہدات

حکومت حجاز اور حکومت ہند کو مخلصانہ مشورے

(از جناب الحاج محمد برکت علی صاحب پشاوری)

خداوند تعالیٰ کا بے حد و بے پایاں شکر ہے کہ حقیر کو یہ تیسرا حج معہ بال بچوں کے اس دفعہ یہ دیکھ کر کس قدر مسرت ہوئی کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے دلوں میں حج کا احساس اور محبت خاص حد پر پیدا ہوگئی ہے کہ اب اعلیٰ طبقہ کے لوگ اور اکثر نوجوان معہ بال بچوں کے جانے ہیں خداوند کریم اسی طرح سال بسال ہندوستانی حاجیوں کی تعداد کو بڑھا دے چونکہ رپورٹ ہذا کا تعلق دو ممالک ہند اور حجاز اور اس کے حکمرانوں سے ہے اس لئے علیحدہ علیحدہ واقعات درج ذیل ہیں:۔

حجاز اور حکومت حجاز

ہر ابھی بعض موٹریں دیدہ بنتے تھے اور نیز راستہ کی آسائش کا سامان وغیرہ ہی نہیں رکھتے تھے مگر شکایات گذرنے کے بعد ملک حجاز کے خاص حکم سے موٹر کمپنیوں کو سخت حکم دیا گیا جس سے حج کے بعد جانے والے حاجیوں کو بہت ہی کم تکلیف یا بالکل نہیں ہوئی ہے

حجاز میں راستے ہر طرح سے محفوظ و مامون تھے حاجیوں کی گری پڑی چیزیں جو راستوں یا حرم شریف کے اندر ملتی تھیں انہیں مالکوں کو پہنچایا جاتا تھا ...

جہاز کا واپسی ٹکٹ

انجمنیات حج اور حجاج کی تعداد

حکومت حجاز کی خدمت میں مؤدبانہ اپیل

حکومت حجاز کا انتظام تو تسلی بخش اور قابل ستائش ضرور ہے مگر بعض ایسے امورات ہیں جن کی اصلاح انتظامی و سیاسی اور مذہبی طریقہ سے کی جانی ضروری ہے جس کے لئے استدعا ہے کہ مفصلہ ذیل کی اصلاح کر کے اسلامی دنیا کو ممنون اور خود کو ماجور فرماویں۔

(۱) مکہ کے معلم اور جدہ کے وکیل اور ان کے اخلاق و طرز معاشرت کی اصلاح خاص طور پر کیجاوے جس سے حاجیوں کو بجائے تکلیف کے راحت پہونچے۔

(۲) ہر حج سے چار ماہ پیشتر ہر زبان میں ایک گائڈ بک شائع کر کے مشتہر کی جاوے جس میں حج کے متعلق ہر قسم کی کیفیت و رسوم کرایہ وغیرہ اور معلم وغیرہ کی طرز معاشرت کا طریقہ بتصدیق و ذمہ دار حکومت درج ہو۔

(۳) موٹر کمپنیوں کو پہلی طرح سے آزاد کیا جاوے کہ مقابلہ کی صورت میں حاجیوں کو ایک تو کرایہ میں فائدہ ہوگا دوئم موٹریں بھی اچھی ملیں گی۔

ہند اور حکومت ہند

ہر سال حاجیوں کی آمد و رفت سے ریلوے کو دو لاکھ سے کچھ زیادہ وصول ہوتا ہے چونکہ حاجیوں کا سفر دور دراز کا ہوتا ہے اس لئے ان کے ساتھ اسباب زیادہ رہتا ہے ...

موٹر سروس اور دیگر انتظامات

عقائد اسلام اردو

انسان کی نجات کا دارو مدار اور سعادت اُخروی محض عقائد کی پختگی پر موقوف ہے۔ اگر آپ اپنے عقائد و اعمال کو سنت نبوی کے مطابق بنانا چاہتے ہیں تو کتاب "عقائد الاسلام" کا مطالعہ فرمائیے۔ اس میں تمام اسلامی معتقدات و معلومات کا خلاصہ اور لب لباب ... مصنفہ علامہ ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی۔ قیمت ایک روپیہ ...

دارالاشاعت تفسیر حقانی بلیماران۔ دہلی

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام کاٹھیاواڑ

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

اکسیر حیات

دوا وہ درد بول اٹھے کہ تاثیر اس کو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں

جس کا ہر گھر بلکہ ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے کیونکہ اکسیر حیات سر سے پیر تک کی اکثر بیماریوں کا حکمی علاج ہے ...

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

شربت فولاد

اب کوئی خضاب نہ لگائیے

منیجر مفید عام دواخانہ نمبر ۲۹ دربھنگہ (بہار)

تمام ہندوستان میں حج کے متعلق مسودہ قانون پر احتجاج

۱۰ جون کو یوم حج منانے کی عظیم الشان تیاریاں

صوبہ سرحد میں محاکم شرعیہ کے قیام کا مطالبہ

پشاور ۳ جون بروز جمعہ مسجد قاسم علی خان میں شریعت کمیٹی کا ایک اہم عام جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب منعقد ہوا۔ مولانا مولوی محمد یوسف صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد نے ایک پُرجوش تقریر فرمائی اور سرحدی کونسل کے ان اراکین کے رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا جنہوں نے مسٹر پیر بخش کے پیش کردہ قانون انسداد زنا کاری کی مخالفت کی۔ اور ترور صاف الفاظ میں ان کو ان کے اس شرعی اور اخلاقی گناہ پر متنبہ کر کے فرمایا کہ وہ جلد از جلد اس قانون کو پاس کر کے اپنی اس عظیم الشان معصیت کا کفارہ ادا کریں ...

... الشعاونت کارنی کے التواء پر تقریر فرما رہے تھے۔ اور ایک اور ہندو نوجوان مسمی رام سرن مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا۔ اللہ استقامت نصیب فرماوے۔ آمین۔

حافظ فخر الاسلام از دفتر جمعیۃ العلماء پشاور

اتمان زئی میں اجتماع

کل تاریخ ۷ جون ۱۹۳۲ء کو جمعیت علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت جناب صالحو صاحب رجڑ موضع اتمان زئی میں ...

سرحدی اضلاع کا دورہ

محمد یوسف قائمقام ناظم جمعیت علماء صوبہ سرحد

حکومت ہند سے اپیل

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

طلاء عزیزی پیٹنٹ

خاتم النبیین کے لشکر میں بھرتی ہو جاؤ

منیجر سالمیت دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

دفتر جسٹر سے دستور العمل طلب کیجئے

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

جسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

روزنہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

تاریخ اشاعت

ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

DELHI

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم پنجشنبہ ۱۱ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ جون سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۲

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

پیغمبر عالم کی شاہانہ جاہ و قیصر و کسریٰ کا جاہ و جلال
شاہی اور نبوت کی خلوت گاہوں میں

داعی الی اللہ کی سیرت کا صرف ایک گوشہ!

اس دنیا میں جو نبی اور پیغمبر انسانی سعادت و ہدایت کے واعظ بن کر آئے انکو عیش و آرام کے بجائے تمام انسانوں سے زیادہ مصیبتیں اور اذیتیں برداشت کرنی پڑیں اللہ ایسی ایسی امتحان گاہوں سے ان کو گزرنا پڑا جن کے تصور سے انسان کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے ... دشمنوں کی اذیتوں اور کلفتوں کے علاوہ انبیاء کرام کو بھوک اور پیاس کی مصیبتوں سے بھی گزرنا پڑا۔ ان کی زندگیاں اکثر ایسی حالتوں میں گزریں کہ مسلسل پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہ ہوا ...

داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو خاتم المرسلین، سردار الانبیاء اور مقام محمود کے وارث تھے ...

فقیرانہ آپ کی زندگی کا معمول اور عیش و آرام سے دوری ...

کا یہ حال ہو تو اس سے قبل کی حالت کا ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کس عسرت میں گزاری۔ جب ازواج مطہرات کو یہ یقین ہو گیا کہ ابھی ہماری زندگی عیش و آرام سے ہم کنار نہیں ہو سکتی تو تقاضائے بشریت انہوں نے قدرے آرام کیلئے جد و جہد شروع کر دی اور آنحضرت کے سامنے اپنی تکلیفات پیش کرنے لگیں۔ پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو زخارف دنیوی اور عیش و آرام کیلئے نہیں بلکہ نوع بشر کو نجات و ہدایت کا راستہ دکھانے کیلئے تشریف لائے تھے ان شکایات کو سن کر بیحد رنجیدہ ہوئے ... ایک ماہ کیلئے تمام ازواج سے قطع تعلق کر لیا اور مسجد کے قریب ایک بالا خانہ پر گوشہ نشین ہو گئے۔

داعی اسلام کی گوشہ نشینی اور صحابہ کا اضطراب

آپ کی گوشہ نشینی سے صحابہ کرام نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو طلاق دیدی ہے چنانچہ بہت سے صحابہ مسجد کے گوشوں میں بیٹھ کر رونے اور آہ و زاری کرنے لگے۔ جب جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا علم ہوا تو پہلے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (زوجہ مطہرہ آنحضرت) کے پاس پہونچے اور ان سے دریافت کیا کہ اصل معاملہ کیا ہے ... حضرت فاروق اعظم کو اور بھی زیادہ رنج ہوا اور قریب مسجد میں تشریف لے گئے ...

پیغمبر عالم کی خلوت گاہ

ازواج مطہرات کی عسرت

معاصرین کے افکار و آراء

خدا اور دولت کی خدمت (ہمدم)

تم نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا کہ مسلمانوں کا سیاسی جہاز اس شدت سے ڈانواڈول کیوں ہو رہا ہے کہ کبھی اوپر جاتا ہے اور کبھی نیچے جاتا ہے؟ مسلمانوں میں یہ سیاسی خانہ جنگی کیوں جاری ہے؟ یہ کیا ہے کہ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کسی ایک بات پر سب کا اتفاق نہیں ہوتا؟ اگر تم نے اس صورت حال پر آج تک غور نہیں کیا تو غلطی کی ہے۔ اب سوچو کیونکہ یہ معاملہ پوری قوم کا ہے اور مستقبل کا اسی پر انحصار ہے۔

مسلمانوں میں یہ سیاسی انتشار اور یہ تمام خانہ جنگی صرف اس وجہ سے ہے کہ مسلمانوں کے بہت سے رہنما، نور و ظلمت، حق و باطل، خیر و شر، خدا اور دولت میں سمجھوتہ کرنے کی دھن میں لگے ہوئے ہیں ...

تحریک سودیشی کی اہمیت (مدینہ)

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس میں قدرتی دولت کے سوتے موجود ہیں اور ان سوتوں سے معمولی کوشش سے سرمایہ و دولت کے چشمے ابل سکتے ہیں۔ ہندوستان کے پہاڑ سیسے، چاندی، فولاد اور مختلف قسم کی معادن سے معمور ہیں۔ ہندوستان کی سرسبز و شاداب زمینیں زرخیزی اور انعام اشیاء کی پیداوار کے لحاظ سے عدیم المثال خصوصیات کی مالک ہیں ... سودیشی تحریک غیر ملکی مال کا انسداد کرتی ہے ...

سنین	درآمدگی مقدار
۱۹۱۳-۱۴ء	۳۰۰ کروڑ گز
۱۹۲۹-۳۰ء	۱۹۳ کروڑ گز
۱۹۳۰-۳۱ء	۸۹ کروڑ گز
۱۹۳۱-۳۲ء	۷۸ کروڑ گز

یہ اعداد و شمار صرف مصنوعات پارچہ سے متعلق ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ دوسری غیر ملکی اشیاء پر بھی کسی نہ کسی حد تک ہماری تحریک اقتصادی کا اچھا اثر پڑا ہے۔

سود در سود کی تباہکاریاں (رفیق ہند)

یہ واقعہ ہے کہ ہندوستان ایک زرعی ملک ہے اور ... فیصدی آبادی کا گزران زراعت پر ہے مگر یہ طبقہ جسقدر تباہ حال و پریشان ہے وہ محتاج تشریح نہیں۔ اس کی وجہ فصلوں کی خرابی یا غلہ کی ارزانی و لگان کی افزونی کے علاوہ مہاجنوں کی دست برد اور سود در سود کی لعنت ہے جس کے بدولت زمینداروں کی جائدادیں اور غریب کاشتکاروں کی گاڑھی کمائی سود در سود کے پیٹ میں ہضم ہوتی جاتی ہیں ... کانگریس اگر واقعی ملک کی ہمدرد ہے اور کاشتکاروں کی بقا اور سرسبزی چاہتی ہے تو اس کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ ان حریص مہاجنوں کے پنجۂ ظلم سے نجات دلوائے ... غریب کاشتکار اور زمیندار خوشحال نہیں ہو سکتے!!

مسودہ حج کے خلاف مظاہرہ

حکومت اور کانگریس (اہلحدیث)

ہم حیران ہیں کہ کانگریس اور حکومت میں سے کس فریق کو حق بجانب کامیاب کہیں ... حکومت پولیٹیکل کانفرنس کے نام سے بھی جلسہ کی اجازت نہیں دیتی ...

پشاور اور افغانستان کی خاص خاص چیزیں مثلاً قالین ۔ لنگی ۔ رومال (پشاوری مشہدی ریزدی) کلاہ ۔ پنکھے ۔ چپلیاں ۔ لسو آر سرکہ انگوری ۔ جائے نماز ۔ خشک میوہ اور نایاب مفرد دوائیں ہمسے ارزاں قیمتوں پر طلب فرمایئے ۔ موخرالذکر چیزوں کے نمونوں کے واسطے چار آنے کے ٹکٹ روانہ کیجئے ۔ منیجر انڈو افغان نیشنل ایجنسی پشاور

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرولباغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواستیں بنام پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئیں ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں چار چھ مہینہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے اگر بیوٹا بالکل آیا ہے تو ہفتہ عشرہ میں رک جاتا ہے قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھیٹیاہی بھاگلپور

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اول باعث ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عالم

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آج کل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ... اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں ... ہندوستان کے بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے۔

قرابادین مفید عالم کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ ... علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے ... دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے ... دونوں کتابوں کو یکجائی خریدار کو صرف دو روپے میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہے قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سنکر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی اور ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ علعہ علاوہ محصولڈاک۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئے

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگیں اور جاذب نظر ہے جس پر زمین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) مجلد چرم نقرہ عا علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ عا علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

پادری زویمر کے رسالہ پر ترکی اخبار کا تبصرہ

ترکی مسلمان مشنریوں کے فریب سے خوب واقف ہو چکے ہیں

مشہور دشمن اسلام پادری زویمر نے اپنے انگریزی رسالہ میں اس بات کا رونا رویا ہے کہ ترکی مسلمان علیحدگی کی طرف بالکل مائل نہیں ہوتے اور حکومت ترکی نے مشنریوں کے کام میں مداخلت کرنی شروع کر دی ہے۔ یہاں تک کہ مشنری درسگاہوں میں ترکی بچوں کو تعلیم کی بھی اجازت نہیں۔ اس پر قسطنطنیہ کا ایک ترکی اخبار لکھتا ہے کہ عیسائیوں کو ہم سے یہ کیوں امید ہے کہ ہم ان کی خرافات کو قبول کریں گے۔

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

شنگھائی کے حملہ میں چین کا کتنا نقصان ہوا؟

ہزاروں اسکول بند، اسی فیصدی مزدور بیکار

سڑکوں، پلوں اور عمارات کے نقصان کا اندازہ

کیا جاپان میں جاپانی مسلمان ہیں؟

جاپانی مسلمانوں کے متعلق ایک مصری عرب کا مکتوب

۱۵۵ سال کی عمر کا ایک انسان

۲۴ بیویاں اور ۱۸۰ بچے!

ترکی میں جدید ریلوے لائن کی تعمیر

۲۴ آہنی پل اور ۳۰ زمین دوز راستے

مصر کے قریب ایک محل کا انکشاف

لاش، گھوڑے اور ظروف نقرئی کی برآمد

فلسطینی عربوں کی خانہ بربادی

مکانات کی تعمیر کیلئے کمیٹی کا تقرر

سائنس کی ایک جدید ایجاد

اڑنے والا آرماٹینک

مدینہ طیبہ اور طائف میں باران رحمت کا نزول

روسی اخبارات کی حیرت انگیز ترقی

۵۶۰۰ اخبارات اور ساڑھے تین کروڑ اشاعت

مسودات حج کے خلاف مسلمانان ہند کا متفقہ احتجاج

جمعیۃ علماء ہند کی زیر ہدایت یوم حج کے زبردست مظاہرے

تمام ہندوستان میں جمعیۃ علماء ہند کی قرارداد کی تائید و توثیق

جمعیۃ علماء ہند نے مسودات حج کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر کے نہ صرف مسلمانان ہند کی بروقت رہنمائی کی ہے بلکہ اس نے قانون بننے سے پیشتر مسودات کے جملہ مفاسد پر روشنی ڈال کر حکومت کو متنبہ کر دیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان ہرگز ایسے قانون کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے جو مذہبی مداخلت کے لئے وضع کیا جائے ...

لاہور

جالندھر

لدھیانہ

امرتسر

کرنال

پانی پت

میرٹھ

ٹانڈوالہ (لائل پور)

لائل پور

بٹالہ

رہتک

سیکری (ضلع مظفر نگر)

گوجرانوالہ

منصوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۱ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ

مایوس کن اور غیر اطمینان بخش

(۲)

فرقہ وارانہ نقطۂ نگاہ

ملکیت اور تعلیم کا معیار

ناکمل تجاویز

مخصوص مفاد اور اہمیت

محض دعائیں

خباثت نفس کا ثبوت

مسودۂ قانون حج پر تفصیلی نظر

زائرین بیت اللہ کے لئے ناروا قیود

(از حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند)

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہلی مثال

ظہر کی نماز کے متعلق مذہبی حکم یہ ہے کہ وہ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اس کے خلاف اگر کوئی یہ حکم کرے کہ ظہر کی نماز کو سنت کہو یا مستحب سمجھو یا اباحت کے قائل ہو تو یہ یقیناً مذہبی مداخلت ہے ...

دوسری مثال

تیسری مثال

چوتھی مثال

پانچویں مثال

چھٹی مثال

ساتویں مثال

دوسرے شبہ کا جواب

تیسرے شبہ کا جواب

تیسرے شبہ کا دوسرا جواب

دوسرا شبہ

رات کے دو بجے مسلح پولیس کی بھاگ دوڑ

پولیس کانسٹبل کے ساتھیوں کی تلاش

دہلی ۱۳ جون گذشتہ شب بھگوان گنج کے چند بالاخانوں پر مسلح پولیس کے چھاپہ مارنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔

دہلی میں گرمی کی شدت سے جانوں کا اتلاف

تعلیمی اداروں کو بند کرنے کا مشورہ

دہلی ۱۳ جون۔ گذشتہ تین یوم سے دہلی میں اتنی زیادہ گرمی پڑ رہی ہے کہ گذشتہ سالوں کے درجہ حرارت کے ریکارڈ کو مات کر دیا ہے ...

بمبئی میں قتل و خونریزی کا سلسلہ برابر جاری ہے
شہر میں خوف و اضطراب - ایک شخص ہلاک اور ۹ مجروح

بمبئی ۱۳ ارجون۔ بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد کا یہ پانچواں ہفتہ شروع ہوگیا ہے۔ صورت حالات میں ابھی تک اطمینان بخش ترقی نہیں ہوئی ہے۔ گزشتہ ہفتہ حملے ہونے کی وجہ سے صورت حالات بھیانک ہوگئی ہے حالانکہ آج کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے لیکن شہر میں خوف و ہراس کا عالم طاری ہے پولیس اب بھی جا بجا گشت کر رہی ہے کپڑے کے خاص خاص بازار کھلے ہوئے ہیں۔ آمد و رفت حسب معمول شروع ہوگئی ہے۔

آج صبح اکے دکے حملوں نے شہر کی پرامن فضا کو مکدر بنا دیا۔ ایک ہندو جس کی گردن پر کئی ضربات لگی تھیں ۔ ... میں بیہوش پڑا ہوا پایا گیا اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے آج شام ایک حکم صادر فرمایا ہے جس کے ماتحت آپ نے دو ہفتوں کے لئے مزید شہر کے مخصوص علاقوں میں پانچ اشخاص سے زائد کے اجتماع کی ممانعت کردی ہے۔

کل صبح اکے دکے حملوں کے چار واقعات ہوگئے۔ بھنڈی بازار میں دو ہندوؤں کو چھرا گھونپ دیا گیا علاقہ نیم ... دو اور ہندوؤں کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ تمام مجروحین کو ہسپتال بھیجدیا گیا۔ ان واقعات کے علاوہ آج سہ پہر چھوٹے موٹے دو اور واقعات ہوگئے ... ایک مسلمان پر حملہ کیا گیا اور ایک ... شام کے وقت ... ایک ہندو کا انگریزی ہسپتال میں فوت ہوگیا جو ۴ رمئی کو وہاں داخل کیا گیا تھا۔

علاقہ ... میں ہندو کو چھرا گھونپنے کے الزام میں ایک مسلمان گرفتار کیا گیا۔ اور فسادات کے سلسلہ میں ۹ پٹھان گرفتار کر لئے گئے۔ کل جو مسلمان مجروح ہوگیا تھا ...

کانپور میں دس منٹ تک ہندو مسلمانوں میں لڑائی
مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر جھگڑا
پولیس کی مداخلت اور گیارہ اشخاص کی گرفتاری

کانپور ۱۲ ارجون۔ کل شام کو ساڑھے آٹھ بجے کانپور کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک خفیف سا تصادم ہوگیا جبکہ مسلمان بانس منڈی کی مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے تو ہندوؤں کی ایک بارات باجہ بجاتے ہوئے گذری مسلمانوں نے ہندوؤں سے کہا کہ نماز کے ختم ہونے تک باجہ بند کردیا جائے لیکن ہندوؤں نے اس مشورے کو قبول کرنے سے انکار کردیا اس کے بعد ہندو مسلمانوں میں لڑائی شروع ہوگئی دونوں طرف سے بانس جمع کر لئے گئے اور دس منٹ تک لڑائی ہوتی رہی۔ پولیس بغیر کسی تاخیر کے موقعہ پر پہنچ گئی تقریباً گیارہ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

بدایوں کے قریب ایک گاؤں میں گولی چل گئی
ایک شخص ہلاک ہوگیا

بدایوں ۱۱ ارجون۔ علاقہ تھانہ اسلام نگر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ...

ایک لڑکے کی افسوسناک خودکشی
بیکاری کا ہلاکت خیز نتیجہ

راولپنڈی ۱۰ ارجون۔ اطلاع ملی ہے کہ ایک ہندو نوجوان مدن لال نے جو ...

گاندھی ٹوپی پہننا جرم ہوگیا؟
پانچ لڑکوں کو سکول سے نکالدیا گیا

مسٹر جعفر علی کو بری کر دیا گیا
ناجائز اسلحہ کی ملکیت کے الزام سے رہائی

گاندھی جی اور دیگر لیڈروں کی رہائی کا مسئلہ
وزیر ہند اور وائسرائے میں خط و کتابت

ملکی مصنوعات کی تحریک کا خیر مقدم
سر اسمٰعیل دیوان میسور کی تقریر

ضلع میرٹھ میں کسانوں کی زبوں حالت
آبیانہ میں صرف ایک آنہ فی روپیہ کی تخفیف

ناگا پہاڑ پر چڑھائی
پہاڑی مزدوروں نے بغاوت کردی

فرقہ وارانہ فساد کا اصلی سبب
مسٹر لویک کا بیان

چار لڑکوں کو تازیانوں کی سزا
ستر اشخاص کی سزایابی

بازولی آتم کی جائداد کا نیلام

مولانا آزاد سبحانی گرفتار کر لئے گئے

الور میں تحقیقاتی کمیٹی نے کام شروع کردیا

دار الحکومت

دہلی میں ایک پراسرار کانسٹیبل کی گرفتاری
سونا چاندی، کارتوس اور اسلحہ کی برآمد

بمبئی میں جلسے جاری ہیں
گورنر کی لوگوں سے ملاقات

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت

تجارتی نمائش کیلئے ایک جہاز ہندوستان آئیگا

یوم حج کی کارروائی میں رکاوٹ

سینما کے دربان پر خنجر سے حملہ
رنگون میں ایک شدید حادثہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ٹرین پر بم
بم سے خالی ڈبہ کو نقصان پہنچا
بم کے کارخانہ کا انکشاف متعدد گرفتاریاں

فرید پور ۱۳ ارجون۔ گذشتہ شب راجباڑی سٹیشن سے جب ایسٹرن بنگال ریلوے کی ٹرین فرید پور روانہ ہوئی تو رائے بہادر سرش چند بوس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر حبیب الرحمٰن پولیس سپرنٹنڈنٹ کے ڈبے پر ایک بم پھینکا گیا جس کا نشانہ خطا ہوا اور ایک دوسرے خالی ڈبے سے جا کر لگا جس سے کھڑکیوں کا پچھلا حصہ ٹوٹ گیا۔ حملہ آور کا ابھی تک پتہ نہیں لگا ہے۔

تناولی ۱۳ ارجون۔ ایک تاریخی مکان سے مورتی کے پیچھے چھپے ہوئے دو بم برآمد ہوئے۔ پرسوں پولیس نے چند مکانوں کی تلاشی لی تھی جس کے نتیجہ میں یہ بم برآمد ہوئے۔ پولیس کی جدوجہد سے ایسا سامان بھی ملا ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بموں کے کارخانہ سے متعلق ہے۔ راماسوامی پلائی کو گرفتار کیا گیا تھا جس کے بتانے پر یہ بم برآمد ہوئے دو دیگر اشخاص کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

آئرلینڈ اور انگلستان کی گفتگو کا خاتمہ
وزیر اعظم کے چہرے پر تشویش کے آثار

شہر آرا میں ایک عظیم الشان ہوٹل کی تعمیر

افغانستان کی وہ بستیاں جو انقلاب کے زمانہ میں آگ کی نذر ہوگئی تھیں ...

قندھار اور گرسپر کی سڑک کی تکمیل

مسلم کانفرنس والوں کی حکومت سے التجا
فرقہ وارانہ فضا کو اور خراب کرنے کی کوشش
سر آغا خان نے بروقت پول کھول دی

حجاز اور شرق اردن میں جنگ شروع ہوگئی
حجاز کے ایک گاؤں پر قبضہ
ایک حجازی افسر کو گرفتار کرلیا گیا

شاہ افغانستان کا فوجی معائنہ
فوجی سپاہیوں کو انعام و اکرام

ہز ہائینس سر آغا خان کا بیان

مسلمانوں کی فوجی خدمات

تحریک سول نافرمانی

جشن کا سابق بادشاہ فرار ہوگیا
امداد کے لئے سرکاری افواج کی بغاوت

جاپان نے محصول بڑھادیا

بموں کے خول کی برآمد

موضع دوکالم افغانستان کو واپس دیدیا گیا
چالیس سال کے دیرینہ قضیہ کا احسن طریق پر خاتمہ
غازی نادر شاہ اور حکومت برطانیہ میں گفت و شنید کا نتیجہ

۱۸۹۳ء میں اعلیٰ حضرت امیر عبدالرحمٰن خاں مرحوم اور انگریزوں کے درمیان افغانستان اور ہندوستان کی حدود کے متعلق گفت و شنید شروع ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ فلکیتین کی سرحدوں کا تعین کیا گیا جس کو ڈیورنڈ لائن یا خط ڈیورنڈ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد افغانستان اور چترال کی حد کا مسئلہ پیدا ہوا۔ انگریزوں کی طرف سے مسٹر اڈنی اور امیر عبدالرحمٰن خاں مرحوم کی جانب سے سپہ سالار غلام حیدر خاں مقرر ہوئے کہ وہ آپس میں مشورہ کر کے افغانستان اور چترال کی حد فاصل کا تعین کریں چنانچہ ۱۸۹۵ء میں مسٹر اڈنی اور سپہ سالار مرحوم نے نواحی چترال کا معائنہ کر کے حد فاصل مقرر کردی اور مقام نقشہ بچیہ سالار افغانستان نے اپنے دستخط ثبت فرمادیے۔ اسی وقت ایک مقام جس کو دوبوک عالم یا دوکالم کہا جاتا ہے۔ اس کے جانب شمال دریائے ارندو کے قریب سرحد کے خط کو پہاڑ کی چوٹی پر متعین کیا گیا اور پہاڑ کے آبریزہ کو بطور خط یا نشان کے تصور کر لیا گیا۔

اس خاص مقام (دوکالم) کے متعلق امیر حبیب اللہ خاں اور انگریزوں کے درمیان تبادلہ خیال ہوتا رہا یہاں تک کہ یہ نزاع امان اللہ خاں کے زمانہ تک موجود رہا اور کوئی قطعی فیصلہ نہ ہوسکا۔ مہتر چترال موضع دوکالم کو اپنی ملکیت تصور کرتے تھے اور حکومت افغانستان اس کو اپنے حدود میں شمار کرتی تھی۔ آخر افغانستان میں انقلاب اور ... برپا ہوئی اور امان اللہ خاں کی حکومت ساقط ہوگئی۔ مہتر چترال نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر دوکالم پر پورا قبضہ کر لیا اور وہاں اپنا ایک فوجی قلعہ بھی بنالیا۔

تصفیہ حقوق کا معیار

تمام ہندوستان میں گرفتاریاں اور سزایابیاں
حکومت کی انتظامی کارگزاریاں

مسودات حج کے خلاف مسلمانان ہند کا متفقہ احتجاج

(سلسلہ صفحہ ۲)

نگرام ضلع لکھنؤ

۱۰ جون ۱۹۳۲ء بروز جمعہ قبل نماز جمعہ مسجد محلہ مرزا ٹولہ قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ میں حسب الحکم مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند مسلمانوں کا جلسہ کیا گیا جس میں معززین قصبہ نے شرکت فرمائی خصوصاً جناب مولانا حافظ انیس احمد صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ معدن العلوم قصبہ نگرام ضلع لکھنؤ نے نہایت خلوص سے شرکت فرمائی اور کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔

اولاً جناب مولوی محمد منظور حسن صاحب نے مسودات حج کے متعلق مفصل تقریر فرمائی اور ان کے ناپاک مقاصد سے عوام کو آگاہ کیا اور بتلایا کہ مسلمانوں کے مذہب پر کس طرح حملہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے بعد ازاں جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت منعقدہ مراد آباد کا فیصلہ سنایا گیا۔ مولانا مولوی مطلوب الرحمن صاحب ندوی نے نہایت زوردار الفاظ میں اپنی اور تمام مسلمانوں کی جانب سے تجویز کی تائید کی نیز مختصر مگر جامع الفاظ میں مسلمانوں کے فرائض اور مخالفین کے حملوں سے واقف کیا اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

محمد عارف اعظمی مقیم حال نگرام ضلع لکھنؤ

ضلع منٹگمری

رڑکی

تجویز پاس ہوئی۔

حافظ محمد اسلام صدر انجمن تبلیغ رڑکی

انجمن تبلیغ رڑکی

۱۰ جون ۱۹۳۲ء بروز جمعۃ المبارک بمقام جامع مسجد میں جمعیۃ العلماء ہند کے اعلان کے مطابق انجمن تبلیغ کے مسلمانوں کے یوم حج کے متعلق عالیشان جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا محمد شفیع صاحب ناظم جمعیۃ علماء میرٹھ نے نہایت پرجوش تقریر فرمائی اور تمام مسلمانوں نے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت منعقدہ مراد آباد کی قرارداد کی تائید کی۔

فضل سبحانی نائب ناظم جمعیۃ علماء میرٹھ

میرپور خاص (سندھ)

آج مورخہ ۱۰ جون حسب اعلان مجلس مشاورت جمعیۃ علماء ہند بعد نماز جمعہ جامع مسجد میرپور خاص (سندھ) میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حج کے متعلق ہر سہ مسودات کی مضرت اور نقائص کی تشریح کرنے کے بعد ثابت کیا گیا کہ یہ قانون شرعی نقطۂ نگاہ سے مسلمانوں کے لئے سراسر مصیبت اور بدترین لعنت ہیں ... مسلمان ہرگز برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں بعدہ جمعیۃ علماء ہند کی تجویز کو منظور کیا گیا۔

(حکیم مولوی) محمد صالح

دیوبند

آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو مسلمانان دیوبند کا جلسہ منعقد ہوا ...

پٹنہ (بہار)

محمد عبد الرحیم سورتی طالب علم

آج بتاریخ ۱۰ جون یوم جمعہ کو حسب اعلان مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت مسلمانان پٹنہ جنکشن و اطراف نیوکیپٹل وغیرہ قبل نماز جمعہ جو کچھ یوم حج کے متعلق ہدایت نامہ ہے شکریہ اس پر عمل ہوا ہے ... کے ان مسودات کو ہرگز منظور نہ کریں ... حکومت کے سر ہوگی۔ جلسہ میں جمعیۃ علماء کی تجویز کو منظور کیا گیا۔

حافظ محمد سعید امام مسجد پٹنہ

حسب اعلان حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب ... صدارت جناب مولوی شرف الدین صاحب رئیس باڑھ مسلمانان باڑھ کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ... تلاوت قرآن پاک سے ہوا ...

پشاور

آج بتاریخ ۵ صفر المظفر مطابق ۱۰ جون بروز جمعہ بعد از نماز حضرت علامہ خلیفہ مولانا سید فضل صمدانی صاحب مہتمم دارالعلوم پشاور نے جامع مسجد دارالعلوم میں ایک مختصر سی جامع و مانع تقریر حاجی بل کے متعلق کی اور لوگوں کو جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کی قرارداد و سنائی اور جملہ تجاویز جمعیۃ علمائے ہند پر روشنی ڈالی جمیع حضرات جلسہ نے بالاتفاق قرارداد اور تجاویز کو باآواز بلند منظور کیا اور گورنمنٹ کی اس بے جا مداخلت پر اظہار ناراضگی و ملامت کیا۔

عبد الودود متعلم دارالعلوم پشاور

قصبہ اوجھاری ضلع مراد آباد

۱۰ جون بروز جمعہ قصبہ اوجھاری میں ایک جلسہ زیر صدارت حکیم لطف اللہ خاں صاحب منعقد کیا گیا جس میں حاضرین کی تعداد کافی تھی اور پورے جوش و خروش کے ساتھ مجلس مشاورت منعقدہ مراد آباد کی قرارداد کی تائید کی گئی۔

عبد الحمید خاں ناظم جمعیۃ مجلس تحفظ ناموس شریعت قصبہ اوجھاری

بتیا ضلع چمپارن

آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۳۲ء یوم جمعہ کو بعد نماز جمعہ مسلمانان بتیا کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بمقام جامع مسجد منعقد ہوا اور جمعیۃ علماء ہند کی تجویز منظور ہوئی۔

محی الدین بتیا ضلع چمپارن

امیٹھی جدید

ڈابھیل (ضلع سورت)

ملتان چھاؤنی

گلاوٹھی

باغپت ضلع میرٹھ

فرخ آباد

اور کے روح فرسا حالات

مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا

(۱) الور میں جو حادثہ جانکاہ بلوہ کی شکل میں نمایاں ہوا وہ اخبارات میں آچکا ہے اس مقدمہ کی تفتیش حالات کے لئے ایک کمیشن سر ہڑ بائی من ہیلی آف الور نے مقرر کیا ہے جس میں وہ افسران مقرر کئے گئے ہیں جن پر مسلمانوں کو قطعاً بھروسہ نہیں ہے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے آزاد اور غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن الور میں آنا چاہئے الور کے حکام سے کسی انصاف کی ہرگز امید نہیں ہے۔

(۲) پچھلی کسی رپورٹ میں یہ کہا جاچکا ہے کہ عین بلوہ کے وقت راجہ غضنفر علی خاں ریونیو منسٹر کی موٹر پر ہندو بلوائیوں نے حملہ کیا اب معلوم ہوا ہے کہ راجہ صاحب کی جان ہنوز بدستور خطرہ میں ہے اور ان کو ختم کردینے یا ریاست سے باہر نکلوا دینے کے منصوبے گانٹھے جارہے ہیں۔

(۳) ہندو جھوٹے استغاثے بنا کر دائر کررہے ہیں بےگناہ مسلمانوں کو پھانسنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے یہاں تک کہ مولوی سلیمان احمد صاحب وکیل کے لڑکے نور احمد پر بھی ایک استغاثہ دائر کردیا گیا جو اس رات اپنے مکان سے باہر ہی نہ نکلا تھا۔

(۴) گرفتاریاں شروع ہوگئی ہیں غفور پہلوان ملازم فیل خانہ کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ہندوستان بھر میں مشہور ہے قلعہ بہت اونچے پہاڑ پر ہے ناقابل برداشت دھوپ میں دو دو وقت قلعہ پر چڑھنا اور اترنا بڑی سخت مصیبت ہے اس کے لئے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں متواتر تار دئے گئے کہ ڈاکٹر صاحب کی تندرستی خراب ہوچکی ہے یا نہیں قلعہ سے تبدیل کردیا جائے یا ملازمت سے سبکدوش کردیا جائے لیکن صدا بطوطی کی سنتا کون ہے ...

سکریٹری انجمن خادم الاسلام الور

مصیبت زدگان چارسدہ کی فوری امداد

چارسدہ میں آتشزدگی سے جو تباہی ہندوؤں اور مسلمانوں پر یکساں آئی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ وہ عظیم الشان مکانات وبازار جو پہلے چشم نگر کو ناز تھا آج راکھ کا ایک ڈھیر بن گیا ہے ...

ممبران چارسدہ امدادی کمیٹی

یتیم خانہ اسلامیہ بھاگلپور کا سالانہ اجلاس

۳ جون ۱۹۳۲ء کو بعد مغرب خلیفہ باغ جامع مسجد میں بصدارت خان بہادر شمس العلماء مولانا شاہ ابوالخیر صاحب منعقد ہوا ...

برائے جنرل سکریٹری یتیم خانہ

اسلامی تاریخ کے اخراج پر احتجاج

سفر حج کے متعلق چند جدید حالات

گذشتہ اشاعت میں جناب برکت علی صاحب پشاوری کی سفر حج کے متعلق ایک مفصل روئداد شائع ہوئی ہے جس میں موصوف نے اپنے خیال کے مطابق حکومت حجاز اور حکومت ہند کو چند مخلصانہ مشورے دئے ہیں اور حکومت حجاز پر بھی اپنی معلومات کے مطابق کچھ تنقید کی ہے۔ اگرچہ اس کے بعض حصوں سے "الجمیعۃ" کو اتفاق نہیں ہے۔ مگر وہ عوام کی معلومات کے لئے شائع کردی گئی تاکہ لوگوں کو مختلف نقطۂ نظر کا علم ہوجائے ...

جمعیت الانصار کاندھلہ کا سالانہ جلسہ

جمعیت الانصار کاندھلہ ضلع مظفر نگر کا سالانہ جلسہ زیر صدارت جناب بابو حاجی محمد یوسف صاحب انصاری ... ۲۷ و ۲۸ جون ۱۹۳۲ء کو ہونا قرار پایا ہے ... کثرت سے شامل ہوکر جلسہ کو ہر طرح کامیاب بنائیں گے۔

عبد الرحمن انصاری ناظم جمعیت الانصار کاندھلہ ضلع مظفر نگر

اخبار الجمعیۃ — میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ایک مہینہ میں انگریزی آجائے گی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو) — محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور

سیلی بھیت کیوں مشہور ہے — بلب اینڈ سنز سیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات — **پیٹنٹ بہراپن** — کان کی دوا بلب اینڈ سنز سیلی بھیت (یوپی)

محبوب عاشق کے قدموں پر

طلاء عزیزی پیٹنٹ — حکیم سید عزیز الحسن بری گھاٹ بھوپال

خاتم النبیین کے نقشہ میں بھیجتی ہوجاؤ — منیجر رسالہ ... دہلی

مقویات سراج عالم — ویدشاستری جاگر کا مشیا و اثر — **سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا**

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ (یوپی) — محمد الطاف حسین بی اے علیگ (ہیڈ ماسٹر)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی — پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

حلفیہ بیان

اخبار الجمعیۃ — میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

شربت اکسیر — جریان — ایس ... کمپنی

نقلی دوائی خریدنے میں صحت و دولت دونوں خطرہ میں ہیں! — امرت دھارا — امرت دھارا آفس لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ "الجمعیۃ دھلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دھلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

تاریخہائے اشاعت

جلد ۱۵ | دھلی۔ یوم دوشنبہ ۱۵ ر صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ ر جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۲

معاصرین کے افکار و آراء

حج کیلئے مسودات قانون

آئندہ چار مہینے

جون آگیا

مصر میں تعلیم پانے والے ہندوستانی طلبا

مسلمانوں کی ذہنی پستی

ضروری گزارش

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

بابل اور مدائن پر آفتاب توحید کا طلوع

دریائے دجلہ میں مجاہدین اسلام کے گھوڑے

بابل اور مدائن پر اسلامی پرچم

مسلمانوں کا عین محاصرے میں گرانا اور ایرانیوں کا فرار

اکسیر جذام

بوا سیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھیٹیا ہی بھاگلپور

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹیفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں
ہر دوافروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg Co. (India)
P. Box 88 Karachi.

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

قرابادین مفید عام
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کمال الحسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عنہ/
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اعراب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دعہ/ بلاجلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الہی میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ۶ قسم دوم حنا شدہ عہ/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم عہ/

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۵۱ ہجری

شملہ کی جامع مسجد میں یوم حج کا جلسہ

ایک مسلم رکن اسمبلی کی افسوسناک تلبیس

۱۰ جون کو ملک کے طول و عرض میں حج کے متعلق مسودات قانون کے خلاف جو مظاہرے کئے گئے اور ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے اجتماعات میں جمعیۃ علمائے ہند کی جو قرارداد منظور کی گئی اس کی مفصل کیفیت الجمعیۃ میں شائع کی جا رہی ہے۔ ...

بنا بریں مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے بھی مولانا داؤدی صاحب کی تائید کی اور ایک قرارداد ایسی منظور کرائی گئی جس میں ان تمام واقعات کو شامل کر لیا گیا تھا جو مولانا داؤدی نے بیان کئے تھے ...

"بعض" اراکین مسلم کانفرنس کا بیان

آج کل اخبارات میں ایک بیان شائع کیا جا رہا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے بعض اراکین کی تصنیف ہے اور اسے بعض ترمیمات کے بعد سر آغا خاں نے انگلستان کے اخبارات میں بھی شائع کرایا ہے۔ اگرچہ سر اقبال نے اپنے ایک اعلان میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے کبھی اس قسم کا کوئی بیان منظور نہیں کیا مگر ابھی تک حقیقت پردہ راز ہی میں ہے کہ اس بیان کو شائع کرنے کی ذمہ داری کن افراد پر عائد ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کے کون سے ایسے "سربرآوردہ لیڈر" ہیں جنہیں اپنا نام بھی ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ ہم نے اس بیان کو شروع سے آخر تک پڑھا اور ہم اس کو ہندوستان کے مطالبۂ آزادی کے خلاف ایک گمراہ کن پروپیگنڈے سے زیادہ اہمیت دینا نہیں چاہتے۔ ہندوستان کی تحریک آزادی کو ناکام بنانے اور اس کے خلاف ہندوستان کے باہر ناپاک پروپیگنڈا کرنے کے لئے جو اور طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں ...

مصالحت کی گفت و شنید

ہندو مسلم فساد کی ناپاک کوشش

پولیس کی بے اعتنائی اور مسلمانوں کی امن پسندی

خریداران الجمعیۃ

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ چند عائدین اہل اسلام نے بغرض رفاہ عام اپنے وطنی بھائیوں کی طرح کہ جنہوں نے اکثر شہروں میں مرتو سبھائیں یعنی انجمن متوفیان قائم کر رکھی ہیں اور جن کی اغراض و مقاصد یہ ہیں کہ ہر ایک مرد و عورت بلا قید مذہب اس انجمن کا ممبر بلغ چار روپیہ داخلہ فیس اور تا زیست ایک روپیہ ماہوار دے کر ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص پانچ مہینہ برابر فیس جمع کرا چکا ہے اور بعد میں انتقال کر گیا تو اس انجمن کے سرپرست کہ جو تعداد میں بیس اراکین ہوں گے ...

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

مسودات حج کے خلاف مسلمانان ہند کا متفقہ احتجاج

جمعیۃ علمائے ہند کی زیر ہدایت یوم حج کے زبردست مظاہرے

تمام ہندوستان میں جمعیۃ علمائے ہند کی قرارداد کی تائید و توثیق

(گذشتہ سے پیوستہ)

کراچی

بموجب اعلان جمعیۃ علمائے ہند مسلمانان کراچی کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی محمد عثمان صاحب بلوچ میونسپل کونسلر مورخہ ۱۰ جون بوقت ۶ بجے شام کو خالق ڈنہ ہال میں منعقد ہوا جس میں کثیر التعداد عوام الناس کے رہنمایان قوم اور فدائیان ملت کی بھی کافی جمعیت موجود تھی۔ علمائے کرام اور ممبران کونسل نے قوانین حج پر تبصرہ کرتے ہوئے حاضرین پر واضح کیا کہ قوانین موجودہ صورت میں اگر پاس ہو گئے تو حجاج کی جسمانی اقتصادی اور مذہبی تکالیف دو چند ہو جائیں گی علاوہ ازیں ان قوانین کی بعض دفعات مذہب اسلام پر ناجائز قیود اور پابندیاں عائد کرتی ہیں ...

مدراس

۱۰ جون بروز جمعہ شام کو پانچ بجے احاطۂ انجمن حمایت الاسلام میں مسلمانان مدراس کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا قاضی حبیب اللہ صاحب منعقد ہوا۔ حاضرین کی کثرت سے احاطۂ انجمن میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ شرکائے جلسہ میں خان بہادر عبد القدوس پاشا، خان بہادر عبد العزیز پاشا، حکیم سید محمد ... ڈاکٹر رحمت اللہ کونسلر کارپوریشن، عبد المجید خاں صاحب ایم ایل سی، ... صاحب ایم ایل سی، مولانا عبد الرزاق، مولانا عبد الوہاب بخاری ایم اے، مولانا خلیل الرحمٰن صاحب، حکیم حافظ عبد الشکور صاحب، خطیب عبد الرشید صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ...

سیوہارہ

دربھنگہ (بہار)

چاٹگام

تنجور

راندیر ضلع سورت

گیا

منگلور

پلکھوہ ضلع میرٹھ

شاہجہانپور

جبل پور

بمبئی

کوہاٹ

بلوچستان

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ترکی میں طلاقوں کی کثرت

حکومت کی طرف سے انسدادی تدابیر

۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۱ء کے اعداد و شمار

۱۹۳۰ء میں طلاق کے جو اعداد و شمار ترکی کی حکومت کی طرف سے شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ علاحدگی اور طلاق کی بے شمار درخواستوں میں سے ۱۹۳۰ء میں صرف ۲۱۲ درخواستیں منظور ہوئی ہیں اسی سال شادیوں کی تعداد ۵۰۹۸۹ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ترکی میں اسقدر طلاق کا لینا آسان نہیں ہے۔ ...

جدید قانون نے تعدد ازدواج پر کوئی خاص اثر نہیں ڈالا۔ ...

یورپ میں عریانی کی وبا

برہنہ مردوں اور عورتوں کا دورہ

چند سال سے برہنہ اشخاص کا ایک گروہ یورپ کے مختلف مقامات کا دورہ کر رہا ہے۔ ...

ٹیلیفون کے ساتھ ٹائپ رائٹر

گفتگو کے ساتھ تحریر کا کام بھی لیا جائیگا

جس شخص کے پاس ٹیلیفون ہوگا وہ چند ہفتوں میں اس قابل ہو جائے گا کہ وہ اس کے ساتھ ٹائپ رائٹر بھی رکھ سکے۔ ...

وہ ملک جہاں شراب پانی سے زیادہ سستی ہے

حکومت کی طرف سے ہوٹلوں میں مفت شراب کا انتظام

(ترجمہ الجمعیۃ دہلی)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

جبل اخضر پر جنگ کے بادل

اٹلی اور عربوں کے درمیان پھر جنگ

طرابلس کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ اٹلی اور عربوں کے درمیان پھر جنگ کی آگ بھڑکنے لگی ہے۔ ... اس کی وجہ یہ ہے کہ اٹلی نے ایک عرب سلیمان پر یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے ایک فوجی سپاہی کو قتل کر دیا ہے۔ اٹلی کے فوجی حکام عربوں سے شیخ سلیمان کی حوالگی کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ اس کو سزا دی جائے مگر عرب اس الزام سے انکار کرتے ہیں ...

تیونس کے مسلمانوں کی فرانسیسی گورنر سے ملاقات

اسلامی اوقاف کو واگذار کرنے کا مطالبہ

گذشتہ ہفتہ تیونس کے مسلمانوں کے ایک وفد نے فرانسیسی گورنر سے ملاقات کی ...

ترکی ترکوں کیلئے ہے

غیر ملکی پیشہ وروں پر پابندیاں

ریف کے مجاہدین اور فرانسیسیوں میں تصادم

مسلمانوں پر گولہ باری کی گئی

اسلام اور مصطفےٰ کمال پاشا

بیروت کے ایک عیسائی کی ہرزہ سرائی

(ترجمہ الجمعیۃ دہلی)

حکومت اور کانگریس کے درمیان صلح کرانے کی کوشش

"میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا"

ڈاکٹر سپرو اور مسٹر جیکر کی وائسرائے سے ملاقات

کیا کانگریسی لیڈروں کو یرودا جیل میں جمع کیا جائیگا؟

گفتگو کیلئے کانگریس کو پوری آزادی ملے گی

حکومت کی جانب سے صلح کی پیشکش مشروط ہوگی

دارالحکومت

مقامی خلافت کمیٹی کے سالانہ انتخابات

جامع مسجد میں اعلان

دہلی میں گرمی اور لُو کی شدت

لکھنؤ میں دو انقلاب پسندوں کی گرفتاری

ریوالور اور بارود کی برآمد

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

حکومت کو ۳ کروڑ کا قرض مل گیا

خانگی تنازعات کا افسوسناک انجام

ایک شخص نے خودکشی کر لی

ڈاکوؤں کا سرغنہ گرفتار کر لیا گیا

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی صحت

ایک سنسنی خیز ڈاکہ

جمعدار کے ایک گاؤں میں آتشزدگی

مجسٹریٹ کے ڈبہ پر بم

آٹھ آدمی گرفتار

پنجاب میں ۳۰ فیصدی کا مطالبہ

سکھوں کی ہوشیاری

پستول کے ہمراہ ایک مسلمان کی گرفتاری

گول میز مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

برما کی بغاوت کی رپورٹ مرتب ہوگئی

امتحان میں ناکامی پر ایک طالبعلم کی خودکشی

سندھ میں تین اشخاص کی غرقابی

دو قیدی فرار ہوگئے

قبر سے لاش نکال لی گئی

جامع مسجد میں جلسہ عام

دہلی میں چاقو چل گیا

فوج اور انقلاب پسندوں کے درمیان جنگ

فوجی کپتان اور دو انقلابی مارے گئے

انقلاب پسندوں پر چھاپہ مارنے کے مفصل حالات

بمبئی میں ہنگامہ آرائی بدستور جاری ہے

مسلمانوں پر حملے - دس ہندوؤں کی گرفتاری

تحقیقات کیلئے بمبئی کارپوریشن کا حکومت سے مطالبہ

طول و عرض ہند میں گرفتاریاں اور سزایابیاں

کانگریس کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے حکومت کی تدابیر

مختلف مقامات پر سیاسی اجلاس منعقد کرنے کی کوشش

تمام ہندوستان میں لو اور گرمی کی شدت

اموات کی تعداد میں اضافہ

بالشویک روس اور جرمن میں جنگ

کامریڈ ٹراٹسکی کا اعلان

دو اور ترکی شاہزادیاں ہندوستان میں

نواب کے صاحبزادوں کے ساتھ شادی

شوہر کو گولی چلا دی

ایک شخص کو مجروح کر کے فرار ہوگیا

جرمنی تاوان ادا کرنے سے معذور ہے

برطانیہ اور فرانس کا فیصلہ

مسلم کانفرنس نے کوئی اعلان شائع نہیں کیا

سر محمد اقبال کا بیان

جمہوریہ شام کے پہلے مسلمان صدر کا انتخاب

مسلم مطالبات کو ضرور رکھا جائے گا

شراب کی ناجائز کشید کا انسداد

پولیس کی زبردست سرگرمیاں

وائسرائے کی کونسل کے اجلاس میں اہم مسائل پر بحث

ہندوستانی فوج کے مصارف

فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں دو سٹھوں کی گرفتاری

رنگون میں ایک مشتبہ شخص کی گرفتاری

سابق شاہ اسپین کی جائداد و دولت ضبط

مسٹر جعفر علی کی اپیل داخل کر لی گئی

موٹر کے حادثہ سے ایک لڑکے کی ہلاکت

طاعون کی بیخ کنی کیلئے ... کی منظوری

اوٹاوہ کانفرنس کے ہندوستانی نمائندے

مجسٹریٹ ہناپور کے قتل کا مقدمہ

استغاثہ خارج کر دیا گیا

پنجاب کے ایک گاؤں سے تین بم برآمد ہوئے

ایک مفرور ملزم کی پندرہ سال کے بعد گرفتاری

مسودات حج کیخلاف مسلمانوں کا متفقہ احتجاج

(بسلسلہ صفحہ ۳)

سرحد کے بیشتر مقامات میں احتجاج

حافظ عبدالودود ناظم جمعیۃ علماء احناف یوسف زئی نے مقامات ذیل کا دورہ کرکے آج تاریخ ۲۰ جون کو بعد از نماز جمعہ یوم حج منایا اور بڑے زور شور سے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا جو دہلی کی بمقام مراد آباد منعقد ہوا فیصلہ سنایا گیا اور سب جگہ یہ تجویز پاس کرائی گئی کہ حج کمیٹی کا مسودہ جو شریعت محمدی کے خلاف ہے اور جبلی میں پیش ہوا ہے اسکو مسلمانان ہند ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

جن مقامات میں یوم حج منایا ان کے نام حسب ذیل ہیں:-

حافظ عبدالودود ناظم جمعیۃ علماء احناف یوسف زئی پشاور

کلکتہ

جہانیاں منڈی ضلع ملتان

مظفر پور

جمعیت مومن انصار ضلع سہارنپور کا قیام

ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑوں کے استعمال کی تجویز

ہندوؤں کی سینہ زوری

عربی طلبہ کیلئے عربی رسالہ کا اجراء

مظلومین پونڈری کے ساتھ حکام ضلع کا سلوک

برلن میں تبلیغ اسلام

جماعت اسلامیہ برلن کے شاندار کارنامے

جماعت احمدیہ لاہور کی افتراق انگیزیاں

(از جناب حبیب الرحمن صاحب ایم بی۔ پی جی۔ ڈی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ برلن)

جب کبھی برلن سے آیا ہوں اکثر حضرات نے جو کہ مذہب اسلام سے خاص طور پر یورپ میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں سوالات کئے اور بہت کچھ برلن میں اشاعت و تبلیغ اسلام کے متعلق دریافت کیا گو میں نے جمعیۃ مفصل کیفیت سے ان حضرات کو آگاہ کر دیا مگر ان ہی حضرات کے اصرار پر تبلیغ اسلام کی حالت برلن میں بذریعہ اخبار الجمعیۃ ناظرین کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں۔

جماعت احمدیہ کی افتراق انگیزیاں

مزدوروں کا عام جلسہ

حضرت زیبا فیض آبادی کی کامیابی

قدیمی دوکان

حاجی مولا بخش حاجی عبد...

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

اکسیریات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

منیجر الجمعیۃ دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی ... کراچی

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔پی

محمد الدین حسین بی۔ اے۔ علیگ

تفسیر حقانی اردو کامل آٹھ جلد

دارالاشاعت تفسیر حقانی۔ بلیماران۔ دہلی

ضرورت ہے

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں میں

اکسیر جذام

ملیریا

ایک مہینہ میں انگریزی آجاتی ہے

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

اب کوئی خضاب نہ لگائیے

مسودات حج کے خلاف مسلمانوں کا متفقہ احتجاج

(بسلسلہ صفحہ ۳)

سرحد کے بیشتر مقامات میں احتجاج

جن مقامات میں یوم حج منایا ان کے نام حسب ذیل ہیں:-

علاقہ امازئی گڑھی اسمٰعیل زئی گڑھی دو لتزئی کوہاٹ وبدت زئی گمبٹ مہدسی علاقہ لدوخوم رستم جانگلی تجرات جونگاٹ بخشالی گلیاڑہ علاقہ کمال زئی مردان رہوتی گجر گڑھی فاطمہ علاقہ رجڑ شوہ شیخ جانا نوانگلی تزلاندی زرشکی۔

حافظ عبدالودود ناظم جمعیۃ علماء احناف یوسف زئی پشاور

کلکتہ

آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو بڑی مسجد کولوٹولہ میں حکیم صفی اللہ خان ٹونکی فاضل الٰہیات نے ایک بڑے مجمع کے سامنے ساڑھے گیارہ سے پون بجے تک ایک موثر تاریخی معلومات سے پُر تقریر فرمائی۔ مسودات کی تشریح کرتے ہوئے ان خطرات کو نمایاں کرکے دکھایا جو اس میں پنہاں ہیں اور مذہبی آزادی کے لیے سم قاتل سے کم نہیں۔ ذیل کی تجویز پڑھکر سنانے کے بعد مجمع نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ متفقہ طور پر اس کو منظور کیا:-

مسلمانان کلکتہ کا یہ اجتماع الخ

محمد برکت اللہ کلکتہ

شیر کوٹ

آج بروز جمعہ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۲ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد شیر کوٹ میں جلسہ منعقد ہوا۔ قاضی جمیل احمد صاحب نے جمعیۃ علماء ہند کی تجویز متعلقہ مسودات حج پڑھکر سنائی۔ بعدہ احقر (محمد ابراہیم) نے مسودات حج کی مختصر تشریح و توضیح کے بعد نفس حج اور اس میں غیر مسلم مداخلت کو قوانین اسلام کے خلاف ثابت کیا۔

باتفاق رائے حاضرین جلسہ طے پایا یہ جلسہ جمعیۃ علماء ہند کی تجویز کی تائید کرتا ہوا مسلم ممبران اسمبلی سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ مسودات حج کو قوانین اسلام کے بالکل خلاف سمجھ کر منظور نہ ہونے دیں۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت نہ کرے ورنہ مسلمان برداشت نہ کریں گے۔ فقط

محمد ابراہیم از شیر کوٹ ضلع بجنور

گدگ

حسب ہدایت مجلس مشاورت جمعیۃ علماء ہند یہاں گدگ میں ۱۰ جون کو بعد نماز جمعہ مجلس تحفظ ناموس شریعت کی جانب سے ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خطیب نے ایک موثر تقریر فرمائی جس سے حاضرین پر ایک وجد طاری ہو گیا۔ جلسہ ایک گھنٹے تک ہوتا رہا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء ہند کی مجوزہ تجویز پڑھکر سنائی گئی جو بالاتفاق منظور ہو گئی۔ امین الدین صاحب پریذیڈنٹ مجلس تحفظ ناموس شریعت بمقام گدگ ضلع دھارواڑ

بلاسپور

آج مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۲ء کے بعد نماز جمعہ ایک جلسہ زیر صدارت سکریٹری صاحب انجمن اسلامیہ سجا گوندہ بازار بلاسپور منعقد ہوا۔ حاجی عبدالحکیم صاحب نے حاضرین کو حج کے متعلق جو قانون کونسل میں پیش ہونے والا ہے مفصل طریقہ سے سمجھایا اور وہ تجویزیں جو جمعیۃ علماء ہند نے مرادآباد میں پاس کی ہیں پڑھکر سنائیں جو متفقہ طور سے پاس ہوئیں۔ مجمع کثیر تھا سب نے باواز بلند کہا کہ اس مذہبی مداخلت کو کوئی مسلمان ہرگز گوارا کرنے کے لیے تیار نہیں۔

منشی مظہر الدین مفتی مسجد بلاسپور

رنگپور (بنگال)

تاریخ ۱۰ جون ۱۹۳۲ء مسلمانان رنگپور کا ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا مولوی عبارت اللہ ایم۔ اے صاحب بمقام ...

جامع مسجد بعد نماز جمعہ منعقد ہوا ...

غلام محمد سکریٹری انجمن رحمانیہ جہانیاں منڈی ضلع ملتان

مظفر پور

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں حج بل کے متعلق احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا سب سے پہلے جناب قاری شاہ عبدالمجید صاحب امام جامع مسجد نے حج بل کے کوائف اور مجلس مشاورت جمعیۃ علماء ہند منعقدہ مرادآباد کی حالت بیان کرکے حسب ذیل ریزولیوشن پڑھکر سنایا اس کی تشریح میں جناب مولانا سعید حسین صاحب نے ایک مبسوط تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلامی روش پر قائم رہنے اور ہدایات دین کے صدق سے سینچنے کی مفید تدبیریں بتلائیں۔

مسلمانان مظفر پور کا یہ اجتماع عام جلسہ الخ

محمد خالد مطلہ امام الخ مظفر پور

ٹوبہ ٹیک سنگھ

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۲ء بروز جمعۃ المبارک مسلمانان ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں چند اصحاب نے تقاریر کیں اور مندرجہ ذیل تجویز بالاتفاق پاس ہوئی۔

مسلمانان ٹوبہ ٹیک سنگھ کا یہ جلسہ الخ

حکیم محمد لطیف ٹوبہ ٹیک سنگھ

باپوڑ ضلع میرٹھ

۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ عام مسلمانان باپوڑ کا ایک جلسہ بمقام جامع مسجد باپوڑ زیر صدارت جناب مولانا ممتاز احمد صاحب رئیس سابق میونسپل کمشنر و وائس چیرمین باپوڑ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ رائے سے پاس کیا گیا۔

نامہ نگار

بھنڈی بازار بمبئی

۱۰ جون بعد نماز جمعہ میمن بارہ کی مسجد میں جناب مولانا عبدالعزیز صاحب بہاری کی نہایت پرجوش تقریر ہوئی جس میں آپ نے مسودات متعلق قانون حج کے نقصانات کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا ...

مسلمانان بمبئی کا یہ جلسہ مسودات قانون الخ

کفایت علی بھنڈی بازار

بگھی ضلع چمپارن

۱۰ جون روز جمعہ بعد نماز مسلمانان موضع بگھی و اطراف ضلع چمپارن کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولوی شیخ بدرالدین صاحب نقیب مسجد میں ہوا۔ مسلمانوں نے نہایت جوش اور بے چینی کے ساتھ بالاتفاق رائے یہ تجویز منظور کی۔

حاضرین جلسہ میں خصوصیت کے ساتھ جناب شیخ منظور الحق صاحب و جناب مولوی حاجی شیخ عدالت حسین صاحب ...

(شیخ عدالت حسین بگھی)

یرم پردھا

۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو مسودات حج کے خلاف بعد نماز جمعہ ہم مسلمانان یرم پردھا کا ایک عظیم الشان مجمع ہوا اور مندرجہ ذیل تجویز متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

مسلمانان یرم پردھا کا یہ جلسہ مسودات قانون الخ

بشارت خان معین خدام الاسلام یرم پردھا ضلع کرنگ

(باقی)

جمعیت مومن انصار ضلع سہارنپور کا قیام

ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑوں کے استعمال کی تجویز

... طور پران کا دیر کی تابندگی۔ آخر میں مولانا صاحب موصوف نے برادران سہارنپور سے منظم ہونے اور جمعیت قائم کرنے کے لیے کہا۔ چنانچہ ہر طرف سے آمادگی کا اظہار ہوا بہت سے اصحاب نے ممبری کے لیے نام پیش کئے آخر میں عام اجلاس نے فیصلہ کیا کہ پہلے ایک خاص تعداد ممبران کی بنائی جائے اور عہدہ داروں کا انتخاب کیا جائے اور مولانا صاحب موصوف سے درخواست کی گئی کہ وہ مضافات میں جمعیتیں قائم کرنے کی سعی فرمائیں تاکہ تمام ضلع منظم ہو جائے۔ چنانچہ مولانا صاحب نے قصبہ منگلور، جھنگو، انبیٹہ، نانوتہ، کھیڑہ، افغان گنگوہ، دیوبند میں جمعیتیں قائم کردیں اور سب کا الحاق ضلع جمعیت سے کرایا۔ سہارنپور میں کافی تعداد ممبران کی ہو جانے پر جمعیت کی تنظیم ہوئی اور عہدہ داران ذیل منتخب ہوئے۔

سرپرست: شیخ حاجی بابو محمد یوسف صاحب انصاری میونسپل کمشنر سہارنپور

صدر: شیخ چودھری نور احمد صاحب انصاری

ناظم: شیخ منشی محمد مشتاق صاحب انصاری

خازن: شیخ حبیب الرحمن صاحب انصاری سوداگر چاول

محاسب: شیخ بابو امیر حسن صاحب انصاری ٹیچر اسلامیہ ہائی اسکول سہارنپور

ضلع کا نظام مکمل ہو جانے پر تمام کام باضابطہ شروع ہو گیا۔ ہم ضلع کی طرف سے وفود مضافات میں دورہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ۵ مئی کو ایک وفد زیر سرکردگی جناب حاجی بابو محمد یوسف صاحب سرپرست جمعیت ضلع گنگوہ گیا اس وفد میں مولانا محمد صاحب خورشید بھی شامل تھے جو اتفاق سے ایک دن پہلے دہرہ دون سے منصوری کی جمعیتیں منظم کرکے سہارنپور تشریف لائے تھے۔ ان کی تشریف آوری نے اہل گنگوہ پر خاص اثر کیا چنانچہ رات کو ایک عظیم الشان جلسہ باہر والی مسجد میں زیر سرکردگی جناب حاجی محمد یوسف صاحب سرپرست ضلع منعقد ہوا جس میں بابو امیر حسن صاحب انصاری محاسب ضلع اور مولانا خورشید صاحب ...

... کوششوں کا نتیجہ ہے کہ جس سے اس خوابیدہ جماعت میں بیداری پیدا کردی۔ قوم جس قدر بھی مولانا موصوف کی ان بے لوث اور پرازخلوص خدمات کا شکریہ ادا کرے بہت کم ہے۔ اس دوران میں مولانا موصوف نے دہرہ دون منصوری میں جمعیتیں قائم کرکے ضلع دہرہ دون میں بھی زندگی پیدا کردی ہے اور آج کل ضلع مظفر نگر کے منظم کرنے میں مصروف کار ہیں۔ مضافات میں برادران کی اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لیے آل انڈیا مومن کانفرنس دہلی کی منظور کردہ قرارداد برائے استعمال دستی کپڑا ایجوکیشن سے عمل درآمد شروع ہو گیا ہے اور اکثر جگہ جدید طریقہ پر کپڑے بننے کے آلات مہیا کئے جانے کی پورے طور پر فکر ہو رہی ہے تاکہ بہترین کپڑا ہو سکے ...

ناظم جمعیت مومن انصار ضلع سہارنپور

... روز عدالت مجسٹریٹ علاقہ دی گئی جس پر تا حال عرصہ تقریباً پانچ چھ روز سے ضمانت نہیں لی جاتی اور بہانے بنائے جا رہے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ کاغذات پولیس سے نہیں آئے ہیں آٹھ دس مسلمان جو برائے ضمانت وگواہان بلائے گئے تھے شہر میں مارے مارے پھر رہے ہیں باقی مسلمان بحکام ضلع کے اس رویہ کو دیکھ کر اور ڈر کر اپنی جان بچاتے پھر رہے ہیں۔

ہندوؤں کی سینہ زوری

یہ تمام اشخاص جن کے خلاف وارنٹ ہیں اور جن کو گرفتار کیا گیا ہے مقدمہ زیر دفعہ ۳۰۲ میں جو ہندوؤں کے خلاف ہے گواہان ہیں ان کو اس طرح ناجائز طور پر گرفتار کرکے اور دھمکا کر مقدمات میں شہادت دینے سے باز رکھنا چاہتے ہیں اور مقدمہ میں تخریب چاہتے ہیں اس کے برخلاف تین ہندو ورکوسار پونڈری جو زیر دفعہ ۳۰۲ زیر حراست تھے ان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

محمد شفیع پونڈری ضلع کرنال

عربی طلبہ کیلئے عربی رسالہ کا اجراء

آجکل کے عربی طلبہ میں عربی تقریر و تحریر کا ذوق روز افزوں پیدا ہو رہا ہے اسکی حوصلہ افزائی کیلئے ایک ماہوار عربی رسالہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے چنانچہ میری نگرانی میں "الضیاء" نامی ایک عربی رسالہ نکالا گیا ہے جو ہندوستان کے تمام عربی مدرسوں کا نمائندہ اور عربی خواں طلبہ کا شیر ہوگا، ضخامت ڈیڑھ جزو اور قیمت تین روپے آٹھ آنہ ہے۔ اس رسالہ سے یہ بھی غرض ہے کہ عربی خواں طلبہ کو دنیا کے انقلابات عالم سے روشناس کیا جائے۔

ایڈیٹر "الضیاء" لکھنؤ

سید سلیمان ندوی اعظم گڑھ

مظلومین پونڈری سے حکام ضلع کا سلوک

مجبوب عاشق کے قدموں پر

اکسیر جذام

طلاء مارسیاہ

قیمر زرکی سی طاقت پیدا ہو جائے گی

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھپٹیا ہی بھاگل پور

مقویات سرتاج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں داخل کرائیے یہاں اعلیٰ تعلیم کے علاوہ بچوں کی ابتدائی اور دینی تعلیم کا خاص انتظام ہے تربیت نہایت معقول ہے اخراجات بہت کم ہیں۔ دفتر رجسٹرار سے دستور العمل طلب کیجئے

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

منیجر مکتبہ ایجنسی کلاں محل دہلی

صدہا مرضوں کی ایک دوا

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اب کوئی خضاب نہ لگائیے

منیجر مطب عام دواخانہ نمبر ۲۳ در بھنگہ (بہار)

برلن میں تبلیغ اسلام

جماعت اسلامیہ برلن کے شاندار کارنامے

جماعت احمدیہ لاہوری کی افتراق انگیزیاں

... کو آگاہ کر دیا مگران ہی حضرات کے اصرار پر تبلیغ اسلام کی حالت برلن میں بذریعہ اخبار الجمعیۃ ناظرین کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت برلن میں کوئی حقیقی تبلیغی کام نہیں ہو رہا جیسا کہ ہونا چاہئے تھا برلن میں اسوقت دو ایسی جماعتیں ہیں جو اس امر کا دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ اصل اسلام کا پروپیگنڈا کر رہی ہیں اور جرمن لوگوں کو اسلام کے لیے ترغیب دیرہی ہیں۔ ان میں سے ایک تو جماعت اسلامیہ برلن اور ایک جماعت احمدیہ لاہوری برلن ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان دونوں پارٹیوں میں آپس میں اتفاق نہیں اور یہ نہیں ہوتا کہ اپنی بگڑی ہوئی طاقت کو ایک مرکز پر قائم کرکے بہتر تبلیغ کے کام میں مصروف ہو جائیں۔ جماعت اسلامیہ برلن کوئی تبلیغی جماعت نہیں۔ ان کے پاس کسی قسم کا خاص تبلیغ کے واسطے سرمایہ نہیں ہے اور نہ ہی آج تک انہوں نے کسی سے اس بات کی استدعا کی ہے کہ ان کو تبلیغ اسلام کے لیے چندہ دیا جائے اس جماعت میں زیادہ تر طالب علم شامل ہوتے ہیں جو اپنے ممالک سے تعلیم کے واسطے آتے ہیں۔ اس جماعت کا خاص اور مبارک و بہترین مقصد جو ہے وہ یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان آپس میں مل سکیں اور ان میں پھر تعلقات پیدا ہو سکیں۔ جماعت اسلامیہ برلن میں اسوقت چالیس قوموں کے مسلمان شامل ہیں۔ مثلاً عرب، مصری، داکو، الجیریا، ٹیونس، مراکش، ایران، ترکستان، آذربائیجان، ہندوستان، سماٹرا، جاوا وغیرہ وغیرہ اس جماعت کا ایک یہی خاص کام ہے کہ جہاں کسی دنیا کے خطہ میں مسلمانوں پر مظالم کئے جائیں فوراً صدائے احتجاج بلند کی جائے مثلاً اسوقت جب کہ فرانس نے دمشق پر گولہ باری کی اسوقت جب کہ یہودیوں نے فلسطین میں مسلمانوں پر مظالم ...

جماعت اسلامیہ نے تدارک کیا اور کم از کم تار کو بند کروادیا یہ عرض ہے کہ جماعت اسلامیہ ایک اسلامی سیاسی جماعت ہے جو ہمیشہ مسلمانوں کی آزادی پر غور و فکر کرتی ہے۔ آمدنی کا ذریعہ صرف ممبران کا چندہ ماہواری ہے اس کے علاوہ آج تک کسی سے چندہ نہیں مانگا گیا۔ اس جماعت کے خاص کارندہ اور قابل تعریف ہستی حضرت محمد تقی حلبی عربی صاحب ہیں انہوں نے اپنی ہستی خدمت اسلام کے لیے وقف کردی تمام عیش و آرام چھوڑ کر جتنا خالی وقت ملتا ہے وہ اس پر صرف کرتے ہیں۔ اب ایک مطبع برلن میں قائم کر رکھا ہے اور جو نفع اپنا خرچ نکالنے کے بعد رہ جاتا ہے جماعت اسلامیہ کو دیدیتے ہیں۔ میرے خیال میں آجتک کوئی ایسی ہستی نہیں ہوگی جو اس بات کا دعویٰ کر سکے کہ محمد تقی حلبی صاحب نے کوئی فنڈ قائم کیا ہو لیکن جماعت اسلامیہ کے پاس اتنا سرمایہ نہیں کہ وہ برلن میں مسجد تعمیر کرا کر مہیا کر دیں بلکہ اتنی ہی گنجائش نہیں کہ کسی پرانی مسجد کو پھر درست کرا دیں۔ ۱۹۱۳ء کی جنگ عظیم میں قیصر جرمنی نے ایک بہت خوبصورت ایک برج کی مسجد ووشڈ ورت میں جو کہ برلن سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر ہے ان مسلمان قیدیوں کے لیے بنوائی جو لڑائی میں گرفتار ہو کر جرمنی بھیجے جاتے تھے اس مسجد کے واسطے ایک امام صاحب ترکی سے بلائے گئے جن کی تنخواہ سلطان ترکی نے مقرر کی۔ ایک عرصہ عظیم تک اس میں نماز ہوتی رہی لیکن ۱۹۲۲ء میں مسجد کی حالت زار محسوس ہوئی تو جرمن گورنمنٹ نے مسلمانوں سے استدعا کی کہ وہ اسکو اپنے تحت میں لے لیں اور مرمت کرا کر نماز ادا کریں لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ جماعت اسلامیہ میں زیادہ تر طالب علم ہیں اور طالب علموں کے پاس اتنا سرمایہ کہاں ہے کہ وہ ایسی بڑی چیز کی ذمہ داری لے سکیں لیکن جماعت احمدیہ ...

جماعت احمدیہ کی افتراق انگیزیاں

حضرات یہ بتانے کو تیار رہوں گے کہ یہ حقیقت ہے یا نہیں۔ چنانچہ مسلمانوں میں نااتفاقی پیدا ہو گئی اور عیدین کی نمازیں دو جگہ ہونی شروع ہو گئیں۔ مگر جماعت اسلامیہ اس بات پر بھی راضی تھی کہ تمام مسلمان مسجد میں نماز پڑھیں اور کسی غیر احمدی کو نماز پڑھنے سے پرہیز کیا جائے جب کہ کل مسلمانوں کی تعداد تقریباً دو سو سے تین سو تک ہوگی سوال امامت کا رہ جاتا تھا۔ تمام مسلمانوں نے اس بات پر زور دیا کہ جب کبھی نماز ادا کی جائے امام انتخاب کر لیا جائے اور اس کو امام بنا دیا جائے لیکن اس بات کو احمدی جماعت نے کبھی منظور نہیں کیا ہزارہا دفعہ اس کے علاوہ کوشش کی کہ دونوں جماعتیں آپس میں مل جائیں مگر بدقسمتی سے کبھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور آج جب کہ مسجد میں صرف چار مسلمان نماز پڑھنے آتے ہیں تو جرمن تماشائی اچھی تعداد میں آتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کی طرف سے کبھی اتفاق و اتحاد کی صدا بلند نہیں ہوئی۔ مسجد میں سوائے عیدین کے کبھی نماز نہیں ہوتی مسجد جماعت احمدی کے بھیجے ہوئے امام صاحب کا مکمل قبضہ ہے۔ کوئی صاحب بغیر اجازت خانہ خدا میں داخل نہیں ہو سکتے بلکہ جو صاحب مسجد کو دیکھنے کے لیے تشریف لے جائیں داخلہ کی فیس ادا کرنی ہوتی ہے ...

پاس دس ہزار مارک میں رہن کر دیا۔ اور مسجد پر قبضہ کرکے بیٹھ گئے گو موجودہ امام عبداللہ صاحب برلن پہنچ گئے اور درانی صاحب مسجد پر قبضہ جمائے ہوئے چھ ماہ تک بیٹھے رہے۔ ہزار ہا کوششوں کے بعد وہ دن نصیب ہوا کہ مسجد پر عبداللہ صاحب کا قبضہ ہوا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا حقیقت میں جماعت احمدیہ برلن میں کچھ کام نہیں کرتی اور اگر کام نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ...

مزدوروں کا عام جلسہ

... کا ایک عام جلسہ کامریڈ عباسی کی زیر صدارت با اہتمام آل مزدور یونین دہلی منعقد ہوا جس میں متعدد تقریروں کے بعد کامریڈ غضب نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس کی تائید کامریڈ سنگھ نے کی اور اس کے بعد متفقہ طور پر پاس ہونے کا اعلان کیا گیا۔

مزدوروں کا یہ عام جلسہ آل مزدور یونین دہلی کے دفتر کی تلاشی پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

نیز حکومت کی اس حرکت کی کہ وہ مزدوروں کی تحریک پر ایک وار تصور کرتا ہے حکومت اور مل مالکوں کو مخلصانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ ایسی ذلیل حرکتیں کرکے مزدوروں کے جذبات کو مشتعل نہ کریں۔

سکریٹری محمد عرب

حضرت زیبا فیض آبادی کی کامیابی

ہمیں معلوم کرکے بہت مسرت ہوئی کہ مولوی سید احمد رشید صاحب زیبا فیض آبادی کو ایک قانونی مقدمہ میں ہائیکورٹ سے کامیابی نصیب ہوئی۔ اس مقدمہ میں ... حضرت زیبا کے دادا مرحوم مولوی حاجی سید مقصود علی صاحب لاہرپوری ... مولانا کی مالی حالت ... تمام مشکلات بھی آسان ہو جائیں گی ... زیبا صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں ...

قدیمی دوکان

حاجی مولا بخش حاجی عبد ...

گلاس مرچنٹس بازار فتحپوری دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپکی ضروریات کیلئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپکے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھکر فوراً شرائط ایجنسی طلب کیجئے

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

دواؤ درد بول اٹھے کہ تاثیر اس کو کہتے ہیں
بدن کندن بنادیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ کو الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو دیکھئے کہ آپکے شہر یا قصبہ میں "الجمعیۃ" کو فروخت کرنے والا کوئی ایجنٹ ہے یا نہیں۔ اگر کوئی صاحب ایجنٹ ہیں تو ان سے تاکید کیجئے کہ وہ "الجمعیۃ" کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں آپکی جو کچھ مدد ہو سکتے ہو ضرور کریں اگر آپکے یہاں "الجمعیۃ" کی ایجنسی نہیں ہے تو کسی محنتی اور دیانتدار آدمی کو ایجنسی لینے پر آمادہ کریں ... ایجنسی کے شرائط ذیل کے پتہ سے طلب کر سکتے ہیں۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

قیمت چار روپے (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا ہماسپیشل اسٹورز در بھنگہ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔ پی

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ علیگ ہیڈماسٹر

تفسیر حقانی اردو کامل آٹھ جلد

دار الاشاعت تفسیر حقانی بلیماران دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کیلئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی۔ حیدرآباد دکن، اورنگ آباد دکن، نگینہ، جھانسی، علیگڈھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتحپور، ایٹہ، کانپور، اعظم گڈھ، فیض آباد، بلیا، آرہ، بہرائچ، رائے بریلی، لکھنؤ، شاہجہانپور۔ شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... ۔۔۔
ششماہی ... ۔۔۔
سہ ماہی ... ۔۔۔

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... ۔۔۔
ششماہی ... ۔۔۔

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ... ۔۔۔
نصف صفحہ (〃) ... ۔۔۔
ایک کالم (〃) ... ۔۔۔
½ کالم (〃) ... ۔۔۔
¼ کالم (〃) ... ۔۔۔

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۵ | دہلی ۔ یوم جمعہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۴

معاصرین کے افکار و آراء

رائے عامہ کی ضرورت (ریاست)

بدقسمت ہندوستان کی اس سے بڑھ کر اور کیا بدنصیبی ہوگی کہ بار بار تجربہ کرنے اور ناقابل برداشت نقصانات سے دوچار ہونے کے باوجود ابھی تک اس کے فرزند ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو کر خون کی ندیاں بہا دینے کے لئے تیار رہتے ہیں … [illegible]

یہ ابتری کیوں ہے؟

[illegible]

ہونا کیا چاہئے تھا

[illegible]

ڈاکٹر سیچے کا بڑا بھائی اور چھوٹا بھائی

[illegible]

ہندوستانی دماغ کس کے نام

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

عہد اول کے مسلمانوں کی کامیابی کا حقیقی راز

خلیفہ اسلام کی سادگی اور اسلامی فوج کی پاکیزہ خصائل

[illegible]

عمر فاروق اور بیت المقدس کی فتح

[illegible]

[illegible]

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انہیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنہیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۴۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنہیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہتر ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابیں یکجائی خرید کرنے پر صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہیئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

انچارج پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آج کل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیمار دار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے نمونے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ علاوہ محصول ڈاک بغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دو آنے بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ عہ قسم دوم حنا شدہ عا علاوہ محصول ڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۹ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ ہجری

شملہ کی جامع مسجد میں یوم حج کا جلسہ

ایک مسلم رکن اسمبلی کی افسوسناک تلبیس

(۲)

ہم گزشتہ اشاعت میں یہ عرض کر رہے تھے کہ مولانا شفیع داؤدی صاحب جنہوں نے ۱۰ جون کو شملہ کی جامع مسجد میں ناواقف مسلمانوں کے سامنے ایک لمبی چوڑی تقریر فرما کر اپنے متعلق اظہار اعتماد کی قرارداد منظور کرائی ہے مسئلہ حج کے سلسلہ میں ۱۹۲۵ء سے اب تک کس قدر رنگ بدل چکے ہیں اور ہر دفعہ مسلمانوں کو کس طرح ...

ہے اور آپ اس سے خوفزدہ ہو کر اپنے کھوئے ہوئے اعتماد کو واپس لینا چاہتے ہیں تو اپنی اس خواہش کا انکشاف فرماتے ہیں۔ آخر یہ اللہ فریبی نہیں ہے تو کیا ہے۔

اعتماد کا سوال

[illegible]

حکومت کی حمایت

[illegible]

تین مہینے کے بعد

[illegible]

حضرت مفتی صاحب کا مکتوب

[illegible]

ڈی ولیرا کی دھمکیاں

[illegible]

ہو گیا۔ اس انقطاع گفت و شنید کے بعد مسٹر ٹامس نے دارالعوام میں جو بیان دیا ہے ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ان دو ہمسایہ اقوام کے تعلقات کو بہتر بنانے کے بجائے اور زیادہ ناخوشگوار بنا دے گا۔ حکومت برطانیہ کے طرز عمل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئرلینڈ کو آئینی اصولوں سے دبانے کے بجائے اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہتی ہے ... انگلستان کی خواہش کے مطابق عمل نہ کیا تو اسے نقصان پہنچانے کی سعی کی جائے گی ... آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں اعلان بھی کر دیا ہے ... انگلستان کے سامنے جھک کر اپنی قوم کی تذلیل نہ کرے گا۔ انگلستان کے لئے ان حالات میں بہتر یہی ہے کہ وہ آئرلینڈ کے قومی وقار کو پامال کرنے کی کوشش نہ کرے اور اگر آئرلینڈ اپنے معاملات میں آزاد و خود مختار ہو کر حلف وفاداری اور خراج زمین کے متعلق کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اسے کرنے دے اور اس کے خلاف اپنے منتقمانہ جذبات کو مشتعل نہ کرے۔ ورنہ اس کے نتائج آئرلینڈ کے لئے خواہ کچھ ہوں سلطنت برطانیہ کے لئے بہتر نہ ہوں گے۔

پانی کی قلت

[illegible]

گفتگوئے مصالحت

[illegible]

حوادث و احکام

کتاب الحظر والاباحۃ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) ایسی لاٹھی جس میں نیچے اور اوپر موٹھ شام سونے یا چاندی کی ہو رکھنی جائز ہے یا نہیں؟ بحوالہ کتب جواب مرحمت فرمایئے۔

(۲) عمامہ پر نیز ٹوپی کے ساتھ رومال باندھنا جائز ہے یا نہیں ... بحوالہ کتب مطلع فرمایئے۔

الجواب

(۱) جائز ہے رکھنا ایسی لاٹھی کا ... اذا کان فی نصل السکین او فی قبضۃ السیف فضۃ قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ ان اخذ السکین من موضع الفضۃ یکرہ والا فلا۔ الخ فتاویٰ عالمگیری ...

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

مسودات حج کے خلاف مسلمانان ہند کا متفقہ احتجاج

جمعیۃ علمائے ہند کی زیر ہدایت یوم حج کے زبردست مظاہرے

تمام ہندوستان میں جمعیۃ علمائے ہند کی قرارداد کی تائید و توثیق

(گزشتہ سے پیوستہ)

سہارنپور

حسب الحکم جمعیۃ علمائے ہند دہلی سہارنپور کی مجلس ماتحت کے زیر اہتمام ۱۰ جون بعد نماز جمعہ مسلمانان شہر کا ایک زبردست جلوس جامع مسجد سے روانہ ہوا جس میں قوانین حج کے خلاف پرزور مظاہرہ کیا گیا۔ سہارنپور کے تمام قابل ذکر حصوں میں گشت لگایا۔ مقامی مجلس کے معزز اراکین جلوس کی رہنمائی ...

رنگون

۱۰ جون ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ حسب اعلان عام جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد بتحریک جناب مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی و تائید جناب مولانا محمد منظور احمد صاحب سنبھلی جناب مولانا حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب رانڈیری صدر جلسہ قرار پائے ...

اجمیر

[illegible]

مراد آباد

[illegible]

کیلا سیور

[illegible]

جاگلپور

[illegible]

جلالپور ضلع بجنور

[illegible]

حسین آباد ضلع مونگیر

[illegible]

نگینہ ضلع بجنور

[illegible]

انتقادات

آئس کریم کی جدید مشین

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

روسی گورنمنٹ کی ایک نئی جدت

مصنوعی بارش برسانے کی کوشش

ماہرین حوادث سماوی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اور عقل و فہم کی کوئی تدبیر نہ آب و ہوا کو تبدیل کر سکتی ہے نہ موسم کو قبضہ میں لا سکتی ہے اور نہ بارش برسانے پر قدرت حاصل کر سکتی ہے اگر ایسا ارادہ کیا بھی گیا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ قانون قدرت پر بھی انسان غالب آ سکتا ہے اور اس کو اپنی مرضی کے تابع کر سکتا ہے جو بہر صورت محال ہے۔ لیکن ناظرین کو یہ سن کر کس قدر حیرت ہوگی کہ سوویٹ گورنمنٹ نے قوانین قدرت میں مداخلت کا پورا ارادہ کر لیا ہے ... خواہش ہے کہ انسان کسی حالت میں بھی قدرتی حوادث کا محتاج نہ رہے بلکہ وہ آزادانہ اس کو استعمال کر سکے۔

لندن میں اخبارات کی نمائش

[illegible]

گوجرہ اور سیہ کا مقابلہ

[illegible]

وہم پرستی میں انگلستان کا درجہ

پارلیمنٹ کی عمارت بھی جوتوں کا اڈہ

[illegible]

روس میں جدید ٹیکس کی تجویز

پانچ سالہ اسکیم کو کامیاب بنانے کا ارادہ

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

اسپین میں مسلمانوں کی حیات کا نیا دور

اسپین میں مدرسہ تعلیمات اسلامیہ کا افتتاح

قرطبہ کی مسجد اعظم کی مرمت

جب سے اسپین میں جمہوری حکومت قائم ہوئی ہے اس وقت سے اسپین کے باشندوں اور مسلمانوں میں روابط اتحاد ترقی پذیر ہیں۔ مسلمان اسپین کے انقلاب سے بہت خوش ہیں اور دیگر اسپینی ملتوں نے اتحاد و ائتلاف قائم کرنے میں کوشش کی ہے۔ اس وقت قرطبہ میں اتفاق اور رواداری کے جذبات جوش زن ہیں اور اختلاف کی تمام صورتیں ختم کر دی گئی ہیں۔ اس یگانگی اور حسن سلوک نے دقیق عالم پر ایک ... انتڑا ڈالا ہے اس انفصال و اتحاد کی بنا پر ماڈریڈ (دار الحکومت اسپین) میں ایک انجمن بنام ... قائم ہوئی ہے ...

ترکوں کو روسی قرضہ کی پہلی قسط

مصطفےٰ کمال پاشا کو اپنا پنج سالہ پروگرام

[illegible]

فلسطین میں عدم تعاون کی تحریک

وفد اعلیٰ اسلامی کی تجویز

[illegible]

جاوا میں ایک عیسائی مشنری کی بدنام حرکت

[illegible]

عراق میں برطانوی کمپنیوں کو ٹھیکہ

[illegible]

ٹھٹھا میں سیاسی کانفرنس منعقد کرنیکی کوشش
ہجوم کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے گولی چلادی
ایک شخص ہلاک۔ ایک سو مجروح اور ایک صد گرفتاریاں

کلکتہ ۱۸ جون۔ ہیرپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل ٹھٹھا ضلع کانفرنس میں پولیس نے گولی چلادی جس سے ایک شخص ہلاک اور تقریباً سات مجروح ہوگئے۔ کانفرنس کو روکنے کے لئے پولیس کے زبردست انتظامات کے باوجود کانفرنس میں شمولیت کے لئے ایک بڑا ہجوم جمع ہوگیا تھا۔ مجمع کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے ریوالور سے چیاسا ور بندوقوں سے تقریباً ۳۰ فائر کئے جن سے ایک شخص ہلاک اور دس مجروح ہوگئے۔ اس کے علاوہ لاٹھی چارج وغیرہ سے بھی بہت سے اشخاص مجروح ہوئے۔ کانفرنس کے سلسلہ میں اب تک ۱۰۰ اشخاص گرفتار کئے جاچکے ہیں۔

دار جلنگ ۱۸ جون۔ ٹھٹھا میں گولی چلانے کے متعلق سرکاری اعلان مظہر ہے ...

خلافت کمیٹی دہلی کا جنازہ
غازی محی الدین کے کاندھوں پر

(از نامہ نگار خصوصی)

طول و عرض ہند میں گرفتاریاں اور سزایابیاں
کانگرس کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے حکومت کی تدابیر
مختلف مقامات پر سیاسی اجلاس منعقد کرنیکی کوشش

مولوی عنایت علی صاحب کون ہیں؟
الامان میں الجمعیۃ کے مضامین کا سرقہ

(ادارہ الجمعیۃ)

یوپی کانگرس کمیٹی کے نئے ڈکٹیٹر

دو بم پھٹ گئے
ایک لڑکی ہلاک

جرمنی میں ہٹلر اور ہنڈن برگ کی رسہ کشی
بومیرین گورنمنٹ نے ہنڈن برگ کے حکم کو ٹھکرا دیا
۷۰ نازی گرفتار۔ پولیس سے جنگ

ملتان جیل سے حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کا مکتوب گرامی
تین گھنٹہ تک بے ہوشی۔ گرمی کی شدت سے اختلاج کا دورہ
"زندگی اور موت۔ تکلیف اور راحت سب مقدر ہے"

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند (اسیر فرنگ) نے ذیل کا مکتوب اپنے فرزند کے نام ملتان جیل سے ارسال فرمایا ہے۔

... زندگی اور موت۔ تکلیف و راحت سب مقدر ہے۔ جف القلم بما ھو کائن۔ ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔

وائسرائے اور شملہ میں خط و کتابت سے پیدا شدہ حالات پر غور و خوض
گول میز کانفرنسوں کی ناکامیوں کے بعد برطانیہ کو اپنا فیصلہ صادر کرنا چاہئے
وائسرائے کی کونسل کے اجلاس میں اختلاف آراء

شملہ ۱۸ جون۔ کل وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں لندن اور شملہ کے درمیان خط و کتابت سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا گیا۔ ... لہذا حکومت برطانیہ کو اپنا فیصلہ صادر کرنا چاہئے ...

سیاسی حلقوں میں مذکورہ رائے کے متعلق مختلف رائے کا اظہار کیا جارہا ہے ...

دار الحکومت

طلبائے مدرسہ اسینیہ پر الامان کا ناپاک حملہ
لعنۃ اللہ علی الکاذبین

جنگ کیلئے جرمن کی زبردست تیاریاں
افواج کو تیار رہنے کا حکم
سپاہیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئیں

سابق گورنر بمبئی کو ہلاک کرنے کی کوشش
نشست گاہ کے نیچے دو بم

لندن ۱۹ جون۔ گذشتہ شام ایک بم جس کے پھٹنے کا وقت ... بجے شام تھا ایک پلیٹ فارم کے نیچے سے برآمد ہوا ...

سیاسی قیدی رہا کر دئے جائینگے؟
شملہ میں زبردست گفت و شنید
آرڈیننس دوبارہ نافذ نہیں ہونگے

آئرلینڈ اور انگلستان کی گفتگوئے مفاہمت کا انجام
دار العوام میں مسٹر طامس کا بیان

نازی لیڈر کا فرمان

مسلم کانفرنس کے ارکان کا گمراہ کن بیان
مسلمانوں کی تاریخی و قومی خودداری کا خون
ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

۱۹۳۲ء کے مالیانہ کی ادائیگی ملتوی
چیف کمشنر دہلی کا اعلان

"طاقت" جاری ہوگیا

ایڈیٹر فری پریس پر مولانا شوکت علی کا دعوی
ملزمین کے نام سمن جاری کر دئے گئے

دہلی جیل سے کانگرسی لیڈروں کی رہائی

مسلم کانفرنس کے بیان کی مذمت
شیخ مشیر حسین قدوائی کا بیان

مزدور عورتوں کے لئے خاص رعایت

سری نگر میں سکھوں اور مسلمانوں میں جنگ
پانچ اشخاص مجروح

یروادا جیل میں مسز نیڈو سے ملاقات
کانگرس اور حکومت کے نمائندوں کی کانفرنس

جماعت اسلامیہ برلن کے شاندار کارنامے

جماعت احمدیہ لاہور کی افتراق انگیزیاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

موجودہ امام صاحب تو خدا پاک کو میں حاضر و ناظر سمجھ کر عرض کرتا ہوں کہ نماز تک صحیح نہیں پڑھ سکتے ہمیشہ غلط نماز ادا کرتے ہیں کتنے افسوس کا مقام ہے کہ جس وقت شہزادگان حیدر آباد دکن برلن تشریف لے گئے تو حسن اتفاق سے عید کا موقع تھا ان کو شوق ہوا کہ مسجد میں آکر نماز ادا کریں۔ چنانچہ وہ تشریف لائے اور امام صاحب عبد اللہ صاحب نے نماز پڑھائی جس وقت نماز ختم ہوئی تو حافظ منظور الدین احمد صاحب دہلوی نے اٹھ کر کہا کہ نماز نہیں ہوئی قرآن پاک کی بالکل غلط تلاوت کی گئی بلکہ تکبیر بھی غلط کہی گئی۔ اس پر اکثر حیدر آبادی حضرات نے بھی دوبارہ نماز پر اصرار کیا اگر امام صاحب اتنی بے عزتی کہاں گوارہ کرتے اور دوبارہ نماز ادا فرماتے۔ یہ پہلا اور آخری اتفاق نہیں تھا بلکہ ہمیشہ ہی یہ ہوتا رہتا ہے گو کہ اس بات کی شکایت جماعت احمدیہ لاہور کو ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ کی گئی لیکن آج تک اس کا تدارک نہیں کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ جماعت اسلامیہ کو اب تک یہ جرأت ہے کہ کب یہ صاحب بھی مسجد پر قابض ہو کر بیٹھ جائیں ...

مصیبت کے وقت کام آئیں۔ سوائے اس کے کہ اور کاموں میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اور حقیقی کام کو اور اصلی مقصد کو بالکل ٹال دیا جاتا ہے۔

لاہوری جماعت سے سوالات

ہندوستان میں یہ حالت ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ احمدی جماعت بڑا کام کر رہی ہے لیکن کیا میں احمدی جماعت لاہور سے سوال کر سکتا ہوں کہ

آپ نے اب تک کتنے مسلمان بنائے جو کہ حقیقت میں آپ کی محنت کا ثمرہ ہیں نہ کہ کسی اور کی محنت کا نتیجہ۔ جرمن زبان میں کوئی تبلیغی رسالہ نکلتا ہے؟

کیا آپ ریکارڈ جب سے وہ نکلا ہے باقاعدہ دکھا سکتے ہیں مسجد کا خرچ کیا ہے؟ اور فرائد کتنے ہیں۔

مسجد میں صرف جماعت احمدی لاہوری کا تصرف ہوا ہے یا کسی اور کا ... اور اگر کسی اور کا تو پھر مختار کار جماعت احمدی کیوں بنی ہوئی ہے۔

کیا جماعت احمدی لاہور کو عبد اللہ صاحب کی امامت کی نااہلیت کو ثابت کرنے کے لئے خطوط نہیں پہنچے اگر پہنچے تو کیا جواب دیا گیا اور کیا عمل درآمد کیا گیا یا صرف جواب ہی پر اکتفا کیا گیا۔

کیوں کسی ایسے صاحب کو رد نہیں کیا جاتا جو حقیقت میں امامت کا اہل ہو کیوں کبھی ایک ہندوستانی کو امام نہیں بنایا جاتا کیا یہی اسلام ہے؟ ...

(ح ... عبد الرحمن۔ ایم۔ بی۔ ٹی۔ پی۔ ڈی۔ بی۔ ڈی۔ برلن)

مسودات جج کیخلاف مسلمانوں کا متفقہ احتجاج

(بسلسلہ صفحہ ۲)

دوستپور

تاریخ ۱۰ جون ۱۹۳۲ء بروز جمعہ ایک جلسہ مسلمانان قصبہ دوستپور ضلع سلطانپور کا زیر صدارت عالیجناب سید تفضل حسین صاحب رئیس اعظم و مسجد شاہی منعقد کیا گیا جس میں قصبہ کے بہت سے مسلمان شریک تھے جلسہ مذکور میں جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس مشاورت کی قرارداد پڑھکر سنائی گئی اور مجمع کو اس کے مطالب و مقاصد بخوبی سمجھا دیئے گئے۔ چنانچہ جملہ مسلمانوں نے جمعیۃ علمائے ہند کی تجویزہ قرارداد کو منظور کیا۔ (نامہ نگار)

بلہاری علاقہ مدراس

بلہاری علاقہ مدراس کے مسلمانوں کی خوش قسمتی سے دہلی کے مشہور واعظ جمعیۃ العلماء ہند کے سرگرم کارکن مولانا محمد ابراہیم صاحب دہلوی آگئے جن کے ...

عبد السلام سید انجمن اہل حدیث بلہاری

سوانح ...

... جمعیۃ علمائے ہند ... مجلس مشاورت منعقدہ مرادآباد ... کی تائید و توثیق کی گئی۔

فرقہ قادیانیہ کے عقائد کی تردید کا انتظام

مولوی قاضی احمد حسین صاحب سے دہلی کی پبلک اچھی طرح واقف ہے۔ گذشتہ تحریک کشمیر میں مولانا نے مجلس احرار کے پروگرام کے ماتحت اعزازی طور پر قدم کی کافی خدمت کی ہے نیز جمعیۃ العلماء ہند کی خدمات اور اس کے پروگرام کی تکمیل کو ہمیشہ سرمایہ سعادت تصور کرتے ہوئے اعزازی طور پر حسب استطاعت سرگرمی سے حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اب مولانا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر توہین ... کو دو الکھنیت ... فرقہ قادیانیہ کی تردید میں تقریر کیا کریں گے ... اس لئے مناسب ہے کہ مسلمانان دہلی سے اپیل کروں کہ وہ بھی اس مجلس خیر میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں نیز اس باطل پرستی کی حقیقت سے آگاہ ہوں۔ امید کہ مسلمانان دہلی و بیرون دہلی مسلمان اس موقع کو غنیمت جان کر جوق در جوق جلسہ میں شریک ہو کر حق و باطل کی تمیز کیا کریں گے۔ فقط

حکیم مسعود احمد انڈ دہلی

طلبہ عربیہ کو مژدہ

... مدرسہ اسلامیہ عربیہ قاسمیہ ... درس نظامی ... مدرسہ مستعد اور مفلس طلبہ کے واسطے ہر قسم کی امداد بہم پہنچائے گا۔

سید عبد الرشید

مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ قاسمیہ بلند شہر

گنگوہ کی ایک برگزیدہ شخصیت کا انتقال

حضرت مولانا حافظ مسعود احمد صاحب گنگوہی کے انتقال کی خبر اخبارات میں نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی گئی۔ مدرسہ اسلامیہ واقع جامع مسجد امروہہ کے تمام طلبہ ... قرآن شریف ختم کر کے ایصال ثواب کیا۔ ...

آخر میں مولانا مرحوم کو ایصال ثواب کرتے ہوئے دعا کی جاتی ہے کہ ... مولانا مرحوم کے نقش قدم پر چلنے ...

حلفیہ بیان کا مطالبہ

نیپٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

... ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ ... تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں ...

بابا اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرا رہا ہے

ہماوری ...

کان کی دوا۔ بابا اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر سے ... شرح ...

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ ...

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی درج کشمیری بازار لاہور

بجلی کا کام سیکھنے والو!

... سکول آف الیکٹریشنز لودھیانہ

... منیجر

فینسی کٹ پیس رعایتی نرخوں پر

۱	گورا سفید برائے قمیص نہایت اعلیٰ ... پونڈ ... گز	۵	۱
۲	پاپلین رنگین نہایت اعلیٰ ... پونڈ میں ... گز	–	۲
۳	فینسی رنگین ... ٹکڑے ...	–	۳
۴	وائل پرنٹر ... پونڈ میں ... گز	–	۵
۵	ریشمی کلاہ ... پونڈ میں ... گز	۷	۲

نوٹ: آرڈر کے ہمراہ ... پیشگی آنی بالکل ... ہے۔

منیجر فٹ کوٹ کمپنی کٹ پیس مرچنٹ رنچھوڑ لائین کراچی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا ...

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل سٹور ... دربھنگہ

مقویات سراج عالم

...

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔پی

۹ جولائی ۱۹۳۲ء کو کھلے گا۔ امتحان ہائی اسکول کے اختیاری مضامین میں تاریخ، جغرافیہ، عربی، فارسی، سائنس، ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے۔ درجہ ششم تک کے لئے ہندی ... کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ و قواعد کی درخواستیں جلد آنی چاہئیں۔

محمد الطاف حسین بی۔ اے ... (ہیڈ ماسٹر)

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ "الجمعیۃ" کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ ...

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

دوائیاں خریدتے وقت

اصلی اور نقلی کی تمیز کرو!

...

امرت دھارا

...

امرت دھارا ... لاہور

علمیات آنو عرف فرشتہ غیب

...

یونیورسل میجیکل کمپنی نمبر ۱۵ ملتان شہر

مجبوب عاشق کے قدموں پر

...

صوفی ... شاہ عالم ... دہلی

شربت فولاد

...

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

...

قیمت صرف ایک روپیہ ...

پتہ: مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

شربت روح بہار

...

محمد میاں اینڈ برادرز گلی تبا شان دہلی

شربت اکسیر

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

...

ایک ایرانی پراسرار مخفی عمل و نقش زندہ موئی

...

ایرانی بزرگ چتلی دروازہ نمبر ۲۸ دہلی

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال یکم اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدر آباد دکن، اورنگ آباد دکن، ناگپور، جھانسی، علی گڈھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتحپور، ایٹہ، کانپور، اعظم گڈھ، فیض آباد، بلیا، آرہ، بہرائچ، رائے بریلی، لکھنؤ، شاہجہانپور۔ شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

۱۲۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۵ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۲۳ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۵

معاصرین کے افکار و آراء

احرار اور حکومت

انگریزی حکومت اور مسلمان

ایشیائی موجودہ بیداری

صنعت پارچہ بافی کا تحفظ

ہندوؤں کی وطن پرستی کا امتحان

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

خدمت خلق کیلئے گلیوں میں گشت کرنے والا بادشاہ

فارس اور روم کا فاتح ایک مزدور کی حیثیت میں

فاروق اعظم کی خاکساری (از حضرت عمرؓ)

بوڑھی عورت

اسلام میں بادشاہی کا مفہوم

شیر خدا اور خلیفۃ المسلمین

ضرورت

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی۔ حیدرآباد دکن، اورنگ آباد، ناگپور، جھانسی، علی گڈھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتحپور، اٹیہ، کانپور، اعظم گڈھ، فیض آباد، بلیا، ارہ، بہرائچ، بریلی۔ ۔۔۔ فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اکسیر جذام

حافظ اقبال حسین دیپٹا ہی بھاگل پور

خالص کیسٹر آئل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوشبودار ۔۔۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg. Co. (India) P. Box 88, Karachi.

عطاروں اور طبیبوں کی پسند شدہ

قرابادین مفید عام

قرابادین مفید عام

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلۂ نجات

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمی اور توشہ عقبی سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو من کر بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے حضور نے لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں ۔۔۔ علاوہ حاشیہ پر کامل ابن انتفاسیر چڑھائی گئی ہے ۔۔۔ ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک ۔۔۔

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ۔۔۔ میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹیل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹیل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹیل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۳ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ ہجری

مولانا شفیع داؤدی کا بیان

عذر گناہ بدتر از گناہ

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ شملہ میں سلیکٹ کمیٹی کے اجلاس کے بعد حج کے متعلق مسودات قانون پر حاجی رشید احمد صاحب کا ایک بیان اخبار اسٹیٹسمین میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے یہ بتایا تھا کہ سلیکٹ کمیٹی کے مسلم اراکین ان مسودات قانون کے متعلق کیا رویہ اختیار کرتے ہوئے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ مولانا شفیع داؤدی کے طرز عمل پر سخت نکتہ چینی کی تھی۔ حاجی صاحب کے بیان کا ...

جیسا کہ ہم بارہا عرض کر چکے ہیں عازمین حج پر اس قسم کی پابندیاں عائد کرنا کہ انہیں واپسی ٹکٹ لینے کے لئے مجبور کیا جائے اور مخصوص تہمت پر مخصوص انتظام کے ماتحت کھانا خریدنا ان کے لئے لازمی قرار دیا جائے یقیناً ناقابل برداشت ہے اور مولانا شفیع داؤدی نو د ... ہیں کہ وہ اسکی حمایت کرتے ہیں۔ یہ عذر گناہ تو ...

...

"سخت خطرہ"

ملتان جیل سے حضرت العلامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی علالت سے متعلق جو تار اور خط موصول ہوئے تھے انہیں ہم الجمعیۃ کی گذشتہ اشاعت میں درج کر چکے ہیں۔ اور حضرت ممدوح کے مکتوب گرامی سے جو اطمینان پیدا ہوا تھا ...

...

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں

(۱) زید ایک مسجد کا پیش امام ہے بسبب عرصہ دس سال ہونے کے نسیان غالب ہے (۲) اکثر اوقات سہو ہو جاتا ہے (۳) جلد کی وجہ سے ہاتھ کی ... (۴) اکثر مصلیوں کو امام سے طبعی نفرت ہے (۵) مجلس مشروعہ غیر مشروعہ کا لحاظ نہیں ہر جگہ داخل ہوتا ہے، اور اس مجلس کی زینت کا باعث ہوتا ہے۔ کیا ایسا شخص امام ہو سکتا ہے ...

۲۔ بعض لوگ بسبب گرمی اندرون مسجد نماز نہیں پڑھتے سجدے کے صحن سائبان میں نماز پڑھتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ اندرون مسجد جو ثواب ملتا ہے وہ بیرون مسجد نہیں ملتا ...

الجواب

...

استفتاء

...

الجواب

...

"زمیندار کا خیر مقدم"

...

حکومت تیسری گول میز کانفرنس منعقد نہیں کرے گی

صوبجاتی خود مختاری کے ساتھ مرکز میں برائے نام ذمہ داری

فرقہ وارانہ مسئلہ پر حکومت ہند کا مکتوب

وفاقی اسکیم پر کاری ضرب

مرکاری بیان سے معلوم ہوا ہے کہ مشاورتی کمیٹی میں شامل ہونے کی غرض سے والیان ریاست نے اپنا دورہ انگلستان ملتوی کر دیا ہے لیکن اس سے ان حالات کا علم نہیں ہو سکا جو حالات کے نتائج کے سلسلہ میں فوری ظاہر ہوئے ہیں۔

اصلاحات کے متعلق معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سوئل ہور وزیر ہند نے ...

ہوتی ہے۔ بہار و بنگال نے مشاورتی کمیٹی کی شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ صرف چند وزراء کمیٹی میں شامل ہوں گے۔ البتہ ریاستوں کے نمائندے ریاستی مسائل میں حصہ لینے کے لئے شریک ہوں گے۔

وزیر ہند کا اصل مقصد یہ ہے کہ صوبجاتی خود مختاری کے ساتھ برائے نام مرکز میں ذمہ داری دی جائے اور اس کی تائید ان لوگوں سے کرائی جائے جو ہندوستان ...

...

فرقہ وارانہ مسئلہ پر حکومت کا مکتوب

...

بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کے دو ہندو ارکان سر ... اور سر ... نے ایک اختلافی نوٹ تحریر کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کی سفارشات ہندو فرقے کے ساتھ ناانصافی پر مبنی ہیں اگر ان سفارشات کو فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کرنے میں شامل کر لیا گیا تو سیاسی صلح نہیں ہو سکے گی۔

علم حدیث کی خدمت

اعلیٰحضرت شہریار دکن کا عطیہ

... "علم حدیث"

ہمارے تمام علوم شرعیہ اور فنون دینیہ کی اصل و اساس، ہر قسم کے معارف قدسیہ کا سرچشمہ، جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف و شفاف آئینہ، رسول کریم صلی اللہ علیہ ...

...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

بالشویک روس اور ترکی میں جدید اتحاد کی بنا

عصمت پاشا کا تاریخی سفر اور اسکے نتائج

ترکی اور روس کے ارتباط پر ایک امریکن کے خیالات

عصمت پاشا کا سفر روس جس قدر کامیاب ثابت ہوا ہے اس کی نظیر تمام سیاسی ...

...

کو ایک تاریخی سفر سے تعبیر کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی آپ نے روس کی بھی تعریف کی ہے اور اس کو دنیا کا نجات دہندہ ثابت کیا ہے۔ اسی کے ساتھ امریکن موصوف نے ترکی کے اس اقدام کو بھی سراہا ہے اور بتایا ہے کہ جس مقصد کیلئے یہ سفر کیا گیا تھا اگر ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

شرق اردن اور حجاز کی جنگ کا افسانہ

"والی حجاز کی تلوار مجرموں کیلئے بے نیام ہے"

روائٹر کے گمراہ کن بیان کی تردید

قاہرہ سے روائٹر نے اطلاع دی تھی کہ شرق اردن اور حجاز کی سرحد پر سلطان ...

شرق اردن اور حجاز کی سرحد پر جنگ کے متعلق جو خبریں شائع ہوئی ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ابن رفادہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سینا سے آیا اور فلسطین اور شرق اردن کی سرحد کو عبور کر کے عقبہ کے نزدیک ... ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں ہے۔

سلطان ابن سعود مجرموں کو بہت جلد سزا دے کر ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کریں گے کیونکہ سلطان کی جس تلوار نے ابن رفادہ کو اس سے قبل شکست دی تھی وہی تلوار خدا کے فضل سے اب بھی بے نیام ہے جس کی حرکت کے بعد مجرموں کو کہیں پناہ نہیں مل سکتی ...

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت پر مسلمانان ہند میں ہیجان

دہلی اور لاہور کے اسلامی مجامع میں اضطراب و بیچینی کا اظہار

اگر موسمی تکالیف کا انسداد نہ کیا گیا تو حکومت نتائج کی ذمہ دار ہوگی

دہلی ۲۴ جون۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں حضرت علامہ مولانا معین الدین صاحب اجمیری سابق نائب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی زیر صدارت مسلمانان دہلی کا عام جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت صدر نے آزادی وطن کی راہ میں ... ملتان جیل کے سیاسی اسیروں کی تکالیف اور حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت ...

...

صدر جمعیۃ علماء ہند سخت تکلیف میں ہیں، ملتان کی ضرب المثل گرمی اور جیل کی ناقابل برداشت فضا نے آپکو بیہوش کر دیا، اور آپ تین گھنٹے تک آنکھیں کھول نہ سکے ... حکومت حضرت مفتی صاحب کو اے کلاس میں رکھنے کا اعلان کر چکی ہے لیکن انہیں برقی پنکھا آج تک نہیں دیا گیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت حضرت مفتی صاحب کی قدر و قیمت سے آگاہی حاصل کرنے میں غلطی نہ کرے۔ ورنہ نتائج و عواقب کی تمام تر ذمہ داری حکومت اور صرف حکومت پر ہوگی۔

حضرت مفتی صاحب کی صحت کے لئے حاضرین نے صمیم قلب کے ساتھ دعا کی اور یہ ریزولیوشن اتفاق آراء سے منظور ہوا۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان

وزیر ہند کا خیال ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان وسط جولائی تک ہو جائیگا اس لئے آپ کی یہ تجویز ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان ہونے کے ایک ماہ بعد مشاورتی کمیٹی کے ارکان کو لندن روانہ ہونا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ... مشاورتی کمیٹی کے برطانوی ہند کے ارکان کا بیان ہے کہ مشاورتی کمیٹی کے ارکان کو لندن بلا کر ہی مشورہ کیا جائے اس سے وزیر ہند کی جانبداری ظاہر ...

...

اس کو ہمراہ لے گیا تو دنیا میں بالشویک حکومت کا ایک ہمدرد پیدا ہو جائے گا۔ اور روس سے جو اب تک کی رنجش چلی آتی ہے اس کی تلافی بااحسن طریق ہو جائے گی ذیل میں ہم اس مضمون کا ترجمہ شائع کرتے ہیں جو امریکہ کے ایک رسالہ میں حال ہی میں شائع ہوا ہے۔

برنارڈ شا اور بالشویک روس

مسٹر برگرٹ لکھتے ہیں کہ روس کے متعلق یورپ اور سرمایہ دار قوموں نے اس قسم کی داستانیں مشہور کی ہیں جس سے ناواقف لوگوں نے اس کو شیطان سے کم نہیں سمجھا ہے مگر واقعات معلوم ہونے پر اس کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ روس شیطان تو نہیں البتہ فرشتہ رحمت ہے جو دنیا کو امن و راحت اور سکون و اطمینان کا پیغام سنانے آیا ہے۔ برنارڈ شا جو اس زمانہ کا سب سے بڑا صاحب قلم ہے اور جسے بجا طور پر فخر برطانیہ کہا جاتا ہے اس نے روسی حکومت کی نفسیات پر غور کر کے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جس سے انگلستان اور امریکہ کی مہذب دنیا میں کوئی قدر نہیں رہتی۔ برنارڈ شا لکھتے ہیں کہ امریکہ اور انگلستان مزدوروں کا خون چوستے ہیں اور وہ بجائے امن و سلامتی کے خونریز ہیجان کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ لیکن روس نے اپنے دور حکومت میں سرمایہ داری کا سر کچل کر ثابت کر دیا ہے کہ مزدوروں اور غریبوں کی ہمدردی حاصل کر کے ہی کوئی حکومت مستحکم بنیادوں پر قائم ہو سکتی ہے۔ امریکہ اور انگلستان کو چاہیے کہ وہ بالشویک نظام کو دیکھ کر شرمائیں اور وہ طریقہ اختیار کریں جس سے وہ دنیا میں حقیقی امن و راحت کا موجب بن سکیں۔

ترکی اور روس دونوں خطرہ میں

...

عصمت پاشا نے روس کا سرکاری سفر کر کے ملوکیت پرستوں کے حلقوں میں صف ماتم بچھا دی ہے۔ ... بجائے کوئی عبرت حاصل کرنے کے روس کی طرح ترکی کو بھی ایک خطرہ سمجھنے لگے ہیں۔ اب تک تو دنیا کو معلوم تھا کہ روس کا کوئی ہمدرد نہیں ہے یا شاید بالشویک گورنمنٹ کو اپنا ہمدرد پیدا کرنا نہیں آتا مگر عصمت پاشا کے سفر نے ثابت کر دیا کہ روس سے بھی دوستی کی جا سکتی ہے اور اس سے ہمدردی کرنے والے بھی مکمران دنیا میں موجود ہیں۔

یورپ کیلئے فرضی خطرات

عصمت پاشا نے لینن گراڈ میں بالشویک افسروں کے سامنے جو تقریر کی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ بالشویک گورنمنٹ نے اپنے جس وسیع اخلاق کا عملی ثبوت دیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اس دوستی اور مودت سے یورپ خائف ہے اور سرمایہ دار ...

...

کردی قبائل پر بمباری

شیخ احمد برزان کے خلاف برطانیہ کی مہم

عراق میں کردی قبائل کے شیخ احمد برزان کی بغاوت کا زور ... جس نے حکومت عراق کو سخت مضطرب کر دیا ہے اور وہ اس کے استیصال پر آمادہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ شیخ کی ہنگامہ خیزیوں کو روکنے کیلئے برطانیہ کے ارباب فضا ...

... بھی میدان میں نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ احمد برزان کے میدان میں چھ سو سپاہیوں کا ایک دستہ روانہ کر دیا جائے، اور ان کے ہمراہ ہوائی جہاز بھی ہوں۔ عنقریب یہ مہم روانہ کر دی جائے گی اور ہوائی جہاز روزانہ چھ سو جہاز کی پرواز کیا کریں گے۔ حال ہی میں شاہی ہوائی بیڑہ نے احمد برزان کے متبعین پر بھی گولے برسائے ہیں۔ اس کے بعد مزید ہوائی تاخت کی جائے گی۔

ترکی کے متعدد مقامات میں ہوائی ڈاک کا سلسلہ

رصد اور وائرلیس کے اسٹیشنوں کی تعمیر

ترکی حکومت کے داخلی شہروں میں ہوائی ڈاک کیلئے جو امریکہ کے ماہرین فن ... میں مشغول تھے۔ انہوں نے اب اپنی سعی کو ختم کر دیا ہے۔ سب سے پہلے ہوائی ڈاک استنبول، انقرہ، غازی انتاب، ارزروم، دیار بکر اور انقرہ کے درمیان جاری ہوگی اور ان مقامات میں جہاں سے ہوائی ڈاک گزرے گی رصد اور وائرلیس کے انتظامات بھی کئے جائیں گے۔ یہ تمام کام چار ماہ کے عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے اور یہ ہوائی ڈاک کا کام شروع ہو جائے گا اس مقصد کیلئے کئی ایک طلباء روس کو خصوص کر دیا گیا ہے۔

مشہور مورخ علامہ ابن خلدون کا مجسمہ

اسلامی فلاسفر کی یادگار میں ادبائے مصر کا فیصلہ

اسلام کے مشہور فلاسفر اور شہرہ آفاق مورخ علامہ ابن خلدون کے متعلق ادبائے مصر نے ارادہ کیا ہے کہ ان کا ایک مجسمہ بطور یادگار نصب کیا جائے اور انتقال پر پانچ سو سال گزرنے کی مناسبت سے ان کی یادگار عام طور پر منائی جائے۔

اس تجویز کا ہر مقام پر خیر مقدم کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ عنقریب یہ تجویز عملی جامہ پہن لیگی۔

استنبول میں تین ممالک کی کانفرنس

یونان اور بلغاریہ سے تجارتی گفت و شنید

ترکی کا ایک اخبار مظہر ہے کہ تجارتی مبادلات کی بہتری اور اقتصادی تعلقات کیلئے ترکی، یونان اور بلغاریہ کے درمیان استنبول میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی جس میں ان ہر سہ ممالک کے نمائندے شریک ہوں گے۔

ان نمائندوں میں وہ لوگ بھی شامل ہوں گے جن کو تجارتی ... تجربہ ہے اور جن کو بین الاقوامی داد و ستد میں خاص الخاص مہارت حاصل ہے۔

جدہ میں اطالوی سفارت خانہ

حکومت حجاز اور حکومت اطالیہ میں معاہدہ کے بعد اطالوی حکومت نے جدہ میں اپنا سفارت خانہ کھول دیا ہے اور عنقریب اطالوی قونصل اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

اسی طرح گزشتہ ہفتہ حکومت برطانیہ کا مندوب سر اینڈریو جدہ میں سفیر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

دارالحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام
خلافت کمیٹی کو آلہ کار بنانے والوں پر اظہار مذمت

دہلی ۵ جون۔ کل جامع مسجد دہلی میں جناب ہلال احمد صاحب زبیری بی اے کی صدارت میں مسلمانان دہلی کا عام جلسہ مجلس خلافت کے تازہ انتخابات کے متعلق ہوا۔ صدر جلسہ نے گذشتہ ۱۲ جون کے انتخابات کے متعلق واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو مجلس مذکور کے سالانہ انتخابات کے سلسلہ میں ۱۲ جون کو ہوا۔ اس کے بعد حسب ذیل قرارداد منجانب صدر پیش کی گئی جس کو حاضرین نے باواز بلند بالاتفاق رائے منظور کیا۔

عراق میں کردی قبائل کی بغاوت کا خاتمہ
برطانوی فوج اور باغیوں میں مختصر سی جنگ
باغیوں کے سردار کو گرفتار کر کے ترکوں کے حوالہ کر دیا گیا

بغداد ۳ جون۔ شاہی ہوائی بیڑہ کے ماتحت ایک زبردست فوجی مہم یہاں پہنچ گئی ہے اور فوج کے ساتھ نو ہوائی جہاز بھی یہاں آگئے ہیں۔ یہ جہاز مصر سے ایک ہزار میل کی مسافت قطع کر کے اور صحرائے شام کو عبور کر کے یہاں پہنچے ہیں۔

پولیس افسر اور مفرور انقلابی میں مقابلہ
جانبین سے ریوالور کے فائر

لاہور ۳ جون۔ لاہور کے ایک پولیس افسر اور ایک مفرور انقلاب پسند کے درمیان جو کہ ریوالور سے مسلح بتلایا جاتا ہے مقابلہ کی تفصیلات موصول ہوگئی ہیں۔

دہلی میں شرح اموات میں اضافہ
روزانہ ۲۷ اموات کا اوسط

یرواڈا جیل سے گاندھی جی کا مکتوب
باعزت صلح کیلئے آمادگی کا اظہار
لندن کے اخبارات میں مکتوب کی اشاعت

لارنس کے بت کو توڑنے والے سکھوں کا مقدمہ
سکھوں کی جائداد کا نیلام

چیف کمشنر دہلی کے جمعدار اور اسکے لڑکے کا قتل
حملہ آور نے باپ بیٹے کے چھرا گھونپ دیا

دہلی میں متعدد خانہ تلاشیاں

مکان کی چھت گرنے سے ایک عورت مجروح

آرڈیننسوں کا دوبارہ اجراء
چند ترمیمات کے ساتھ آرڈیننسوں کو زندہ کرنیکی کوشش

تمام سیاسی اسیروں کو رہا کیا جائے
پہلا قدم حکومت کو اٹھانا پڑے گا
مجلس خادمان ہند کا بیان

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کا عام جلسہ

لالہ دیش بندھو کو نوٹس
تمہیں میونسپلٹی کی ممبری سے کیوں خارج نہ کیا جائے

مدن موہن مالویہ کا بیان ضبط کر لیا گیا
ہندی ترجمہ اور ایک اور کتاب بھی ضبط

صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نتائج
پولیس افسروں کو غیر معمولی اختیارات
وارنٹ کے بغیر گرفتار کر لینے کی عام اجازت

سیاسی اسیروں کی رہائی کا مسئلہ
حکومت بنگال غور کر رہی ہے

سروجنی نیڈو سے ہوم ممبر بمبئی کی ملاقات
گاندھی جی اور وائسرائے میں صلح کرانیکی کوشش

دیوار گرنے سے تین جانوں کا اتلاف
چاندنی چوک میں المناک واقعہ

ڈاکٹر چلوا آل انڈیا کانگریس کے صدر

مسلم کانفرنس کے بعض اراکین کا نفرت انگیز بیان
ملک برکت علی کی پُرزور تردید

بمبئی میں ایک مسلمان پر ہندوؤں کا حملہ
پندرہ ہندو مسلمانوں کی گرفتاری

"تیج" میں شائع شدہ خبر کی تردید

پونڈری کے فساد کی تحقیقات
مسٹر جیکسن کا تقرر

میرٹھ کی کچہری میں ایک عجیب واقعہ
ایک نقاب پوش گھوڑی لے بھاگا

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں صدر جمہوریہ امریکہ کی تجاویز
فرانس اور جاپان کے ہوش اڑ گئے۔ برطانوی حلقہ میں ہلچل
اٹلی اور جرمنی کی طرف سے غیر مشروط تائید

طول و عرض ہند میں گرفتاریاں اور سزایابیاں
کانگریس کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے حکومت کی تدابیر
مختلف صوبوں کے متعلق تازہ ترین اطلاعات

صوبہ مدراس

بنگال

یو۔ پی

پنجاب

بمبئی

سی۔ پی

ہندوستان کی منڈیوں میں جاپانی مال کا فروغ
جاپانی کپڑے اور سوت کی درآمد میں اضافہ

سیام کے شاہی خاندان کو قید کر دیا گیا
بری اور بحری فوج کی عام بغاوت
سپہ سالار کو گولی سے اڑا دیا گیا

لندن میں فرقہ وارانہ مسائل پر غور
۱۹۳۲ء کے آخر تک صوبجاتی خودمختاری دیدی جائیگی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ
قاتل کو پھانسی کی سزا

کانپور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ
مجوزہ کانفرنس کو روکنے کی تدبیر

لوزان کانفرنس میں جنگی قرضہ کا حل
جرمن اور برطانیہ میں اتفاق

قسطنطنیہ میں انگریزوں کی گرفتاری
افیون وغیرہ کی ناجائز تجارت

روئی کی تجارت کو فروغ دینے کیلئے حکومت کی سعی
بمبئی کے تاجروں سے تبادلہ خیال

مصر میں چاول کی کاشت کیلئے ایک دلچسپ اسکیم
مستقبل قریب میں چاول کی درآمد بند ہو جائیگی

جرمن کے تمام حصوں میں بغاوت
پولیس اور باغیوں کی زبردست جنگ

یرواڈا جیل میں مسز نیڈو سے ملاقات
کوئی سیاسی مقصد نہ تھا

مال گاڑی پٹڑی سے اتر گئی
تار کاٹ ڈالے گئے

سارڈا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

گرجوں میں موم بتی جلانیکی ممانعت
پاپائے روم کا حکم

پیگو کی بغاوت پر آخری ضرب
بندوق اور کارتوسوں پر پولیس کا قبضہ

پیگو کا باغی لیڈر گرفتار

جدہ سے جہاز جہانگیر کی روانگی

مولانا آزاد سبحانی کا نپور میں

گاڑھے کی تحریک کی عظیم الشان کامیابی

(از جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاروقی)

پونڈری میں مسلمانوں کے مظالم کیخلاف احتجاج

انجمن اسلامیہ کرنال کی منظور شدہ تجاویز

انجمن اردو جبل پور کا قیام

دیوبند میں مشاعرہ

سندھ میں مسودات حج کیخلاف مظاہرہ

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ کو الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو دیکھئے کہ آپکے شہر یا قصبہ میں "الجمعیۃ" کو فرخت کرنے والا کوئی ایجنٹ ہے یا نہیں اگر کوئی صاحب ایجنٹ ہیں تو ان سے تاکید کیجئے کہ وہ "الجمعیۃ" کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کریں اس سلسلہ میں آپکی جو کچھ مدد ہو سکے ضرور کریں اور اگر آپکے یہاں الجمعیۃ کی ایجنسی نہیں ہے تو کسی محنتی اور دیانتدار آدمی کو ایجنسی لینے پر آمادہ کریں اس طرح آپ اپنے اخبار کی بھی خدمت انجام دینگے اور ایک محتاج کی معاش کا ذریعہ بھی پیدا ہو جائیگا۔ شرائط ایجنسی ذیل کے پتہ سے طلب کر سکتے ہیں۔ منیجر الجمعیۃ دہلی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دیکر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

پتہ مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تسلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۵؍جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

یونیورسل میجیکل کمپنی نمبر ۱۵ ملتان شہر

عملیات الموعرف فرشتہ غیب (رجسٹرڈ)

یونیورسل میجیکل کمپنی نمبر ۱۵ ملتان شہر

تعلیم کیلئے چھوٹے بچوں کو

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں داخل کرائیے یہاں اعلیٰ تعلیم کے علاوہ بچوں کی ابتدائی اور دینی تعلیم کا خاص انتظام ہے تربیت نہایت معقول ہے اخراجات بہت کم ہیں۔

دفتر رجسٹرار سے دستور العمل طلب کیجئے

فینسی کٹ پیس رعایتی نرخوں پر

		قیمت فی پونڈ	
۱	ڈوریہ سفید برائے قمیص نہایت اعلیٰ ...		
۲	پاپلین رنگین نہایت اعلیٰ ...	۔	۲
۳	لٹھا ریشمی پھول دار ...	۔	۳
۴	ڈرل ...	۔	۵
۵	...	۔	۲

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ چوتھائی قیمت پیشگی آنی بالکل ضروری ہے۔

منیجر فٹ کوٹ کمپنی کٹ پیس مرچنٹ رنچھوڑ لائین کراچی

مسودات حج اور تاریخ اسلامی کے اخراج پر احتجاج

طلباء دار العلوم امینیہ دہلی

محمد یوسف سہارنپوری متعلم مدرسہ امینیہ دہلی

مسلمانان ہند سے اپیل

منظالم مسلمانان الور

سیرت محمد علی

مولانا محمد علی کے ہزارہا معتقد اور ان کی سیرت کے ہزار ہا مشتاق سن کر بہت مسرت ہوگی کہ ان کی سیرت نگاری کا کام ایک حد تک پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے اور اب یہ مسودہ مولانا عبد الماجد صاحب مدیر "سچ" کی زیر نظر ثانی ہے۔ طباعت کا کام اگست سے شروع کر دیا جائے گا اور یادگاری جامعہ کی یہ سیرت انشاء اللہ العزیز تا سیسِ جامعہ (۲۹ اکتوبر) کو شائع ہو جائے گی۔

قیمت غالباً تین روپے ہوگی۔

خریداری کی تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔

منتظم مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

انجمن اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت

سکریٹری انجمن اسلامیہ جامع مسجد ڈابھیل

بلوہ پونڈری ضلع کرنال کے مسلمانوں کی امداد

پسماندگان مقتولین و مجروحین کے لئے اپیل

ممبران انتظامیہ کمیٹی انجمن اسلامیہ کرنال

پنجابی پبلک لائبریری کا جدید انتخاب

دریائے جمنا پر پیراکی کا مقابلہ

منگلور میں بارش

صنعت و حرفت کیلئے ایک مسلم نوجوان کا سفر

بھوپال میں اخبار الجمعیۃ

ایک ریوالور پکڑا گیا

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

البیان فی علوم القرآن

دار الاشاعۃ تفسیر حقانی بلیماران دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپکا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دینگے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کیلئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورز دربھنگہ

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یوپی

۹ جولائی ۱۹۳۲ء کو کھلے گا۔ امتحان ہائی اسکول کے اختیاری مضامین ہیں۔ تاریخ جغرافیہ عربی فارسی سائنس ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے درجہ ششم تک کے لئے ہندی دفرسٹ فارم آف ورناکیولر کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ داخلہ و قواعد کی درخواستیں جلد آنا چاہئیں۔

محمد الطاف حسین بی اے علیگ (ہیڈ ماسٹر)

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدر آباد دکن۔ اورنگ آباد دکن۔ ناگپور۔ جھانسی۔ علیگڈھ۔ اٹاوہ۔ فرخ آباد۔ فتحپور۔ ایٹہ۔ کانپور۔ اعظم گڈھ۔ فیض آباد۔ بلیا۔ آرہ۔ بہرائچ۔ رائے بریلی۔ لکھنؤ۔ شاہجہانپور۔ شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

ایک منٹ آئس کریم مشین

قیمت میں حیرت انگیز رعایت

عالیجناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ کی رائے

صرف ایک منٹ میں آئس کریم (ملائی کا برف) تیار کر دیتی ہے

لہٰذا فرمائش بھیجنے میں عجلت سے کام لیں

ملنے کا پتہ

ایم۔ اے۔ مجید۔ بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

بسم اللہ
یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ (") ۔۔۔
ایک کالم (") ۔۔۔
½ کالم (") ۔۔۔
¼ کالم (") ۔۔۔

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم جمعہ ۲۶ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۱

معاصرین کے افکار و آراء

حکومت برطانیہ سے مسلمانان ہند کے مطالبات (زمیندار)

مسلم کانفرنس کا "الٹیمیٹم" (ملت)

گورنمنٹ اور کانگریس میں صلح (الجمعیۃ)

احرار اسلام اور ملت اسلامیہ (مدینہ)

ہز ہائینس بہاولپور صاحب اور ان کے نام (نباض)

(منیجر)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

خوزستان کی سرزمین میں ہرمزان اسلام کا علم

ہرمزان کی شکست اور مدینہ میں گرفتاری۔ اسلام
فرش خاک پر خلیفۃ المسلمین کی تلاش

شوستر کی فتح اور ہرمزان کی گرفتاری

ہرمزان کا مدینہ میں داخلہ

ہرمزان کی حیف آرائی

ہرمزان کا سرکار اسلام پر

خوزستان کے مرکز پر اسلامی فوج کی یلغار

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے۔ اور نمک جالینوس ہمدرد دواخانہ دہلی کی خاص چیز ہے تمام معدہ کے عوارضات کا واحد علاج ہے۔ جو معمولی درد شکم سے لیکر خوردنی نمک کو مفید ہے۔ ایک شیشی ہیضہ کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک۔ بذمہ خریدار مجرب ادویات کی فہرست معہ جنتری ۱۹۳۳ء مفت منگائیے۔

المشتہر
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

اکسیر جذام

حافظ اقبال حسین بھیا ساہی بھاگلپور

مجرب

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے ... "دوزخ کا کھٹکا" ... "جنت کی کنجی" ...

منیجر کتب خانہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشۂ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے ... قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے ...

قرابادین مفید عام ... لیکن اس کے ذریعہ کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عمر) علاوہ محصول ڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) **کی تلاوت کرنے کا**

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عـہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ۔ عـہ

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معریٰ

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک عربی خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے۔ نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عـہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الہٰی میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ؏ قسم دوم حنا شدہ عـہ علاوہ محصول ڈاک جلد پارچہ ۸؍ چرم عـہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ
دہلی

یوم جمعہ ۲۶ صفر المظفر ۱۳۵۱ہجری

ہندوستان کی آزادی کے متعلق مسلمانان ہند کا مطمح نظر
مسلم کانفرنس کے گمراہ کن پروپیگنڈا کا جواب
اراکین جمعیۃ علمائے ہند اور دیگر حریت پرور مسلمانوں کا بیان

اراکین جمعیۃ علمائے ہند اور ہندوستان کے دیگر سربرآوردہ مسلم زعماء کی مجالس سے حسب ذیل اعلان اس بیان کے جواب میں شائع کیا گیا ہے جو شملہ اور لنڈن میں ساتھ ساتھ بعض اراکین مسلم کانفرنس کے دستخطوں سے جاری ہوا ہے:-

چاہیئے۔

انڈین نیشنل کانگرس بھی جو ہر ملت کے اس تیسرے گروہ کی نمائندہ انجمن ہے ان ہی اصولوں کی پابند ہے۔ جو لوگ عدم تشدد کے ساتھ تحریک عصیان مدنی پر عقیدہ رکھتے ہیں ان میں سے ہزارہا جیلوں میں جا چکے ہیں اور ان میں مسلمانوں کی تعداد بھی

[illegible]

مولانا شفیع داؤدی کا بیان
عذر گناہ بدتر از گناہ
(۲)

ہم نے گزشتہ اشاعت میں ج کے متعلق مسودات قانون کے خلاف مسلم رائے عامہ کے مظاہروں سے مولانا شفیع داؤدی کے تجاہل عارفانہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ انہوں نے اپنے اس بیان میں جو پٹنہ کے اخبار اتحاد میں شائع ہوا ہے اور جسے خود انہوں نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجا ہے کس طرح اپنی صفائی پیش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ [illegible]

یہاں تک مسلم حقوق کی حفاظت کی ہے کہ مسلمین کے مسودہ قانون کو بھی قطعاً مسترد نہیں ہونے دیا ہے بلکہ وہ بھی ابھی تک قائم ہے۔ صرف چند دفعات زیر غور ہیں چنانچہ خود مولانا شفیع داؤدی لکھتے ہیں کہ

"مسلم لیگ کا نام بدل کر پبلک سروس کا نڈیل" (مسودہ قانون متعلق ...) [illegible]

[illegible]

"عالم شریعت"

[illegible]

مسلمانوں کو بیوقوف بنانے کی کوشش

[illegible]

سلیکٹ کمیٹی کی ترمیمات

[illegible]

نام کی تبدیلی

[illegible]

حادثہ جانکاہ

[illegible]

زعماء ملت کی اپیل
عوام الناس اور اخبارات سے خطاب
فرقہ وارانہ منافرت کے اندوہناک نتائج

مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حسین احمد صاحب مدنی، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، ملک برکت علی، مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب، مسٹر آصف علی، مولانا عارف ہسوی صاحب، مولانا عبدالوالی صاحب فرنگی محلی، چودھری خلیق الزماں صاحب اور مسٹر عبدالرحمن صدیقی کے دستخطوں سے حسب ذیل اپیل بغرض اشاعت موصول ہوا ہے:-

[illegible]

آور یا الزام ... خواہ کسی اخبار نویس یا مضمون نگار کے لئے یہ ایک ناقابل معافی گناہ ہے کہ وہ کسی معمولی سے اشتعال پر باہمی منافرت و معاندت کے راگ الاپنے شروع کر دے۔

اخبار نویسوں کی ذمہ داری

[illegible]

ملتوں کے مخصوص مطالبات خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں انہیں آخر کار ایک ایسے تصفیہ پر متفق ہونا ہی پڑے گا جو تمام ملتوں کے مشترک اقتصادی مفاد کے لئے ضروری ہو اور جس سے بلا امتیاز ہر ملت کے لئے مساوی تحفظات، حقوق اور ذمہ داریوں کی ضمانت ہوتی ہو۔

عوام پر باہمی مخالفت کا اثر

ہم لوگ بھی اس قسم کا تصفیہ کرنے کے لئے اسی قدر بے چین ہیں جتنے کہ ان حقوق و تحفظات کے مدعیان ہو سکتے ہیں اور ہم بھی اس کے انتہائی مخالف ہیں کہ کسی ایک ملت کے حقوق کی قربانی کر کے کسی دوسری ملت کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جائے۔ [illegible]

تازیانۂ عبرت

[illegible]

خودساختہ لیڈروں کا دجل و فریب
دروغگورا تا بخانہ باید رسانید
(از مولانا حسرت موہانی)

کسی دوسری جگہ ۲۴ جون سے یکم جولائی تک ہفتۂ دعا کا اعلان ملاحظہ طلب ہے۔ دعا کی اس تجویز میں اس بات کا اظہار بھی یقیناً مستور ہے کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے جلسہ اگزیکٹیو بورڈ میں جس کا انعقاد بمقام الہ آباد بتاریخ ۳ جولائی ۱۹۳۲ء طے پایا ہے۔ اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ مسلم کانفرنس کے سرکاری، نیم سرکاری اور معتدل غیر سرکاری ارکان اپنے اس آخری وعدہ سے منحرف نہ ہونے پائیں ... [illegible]

بیشک دنیا پر ان حضرات کی حکومت پرستی کا دجل و فریب روز روشن کی طرح آشکار ہو جائے گا مگر وہ خود کبھی اپنی خطا کو تسلیم نہ کریں گے اور لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈال کر ... شوکت علی کی طرح یہی کہتے رہیں گے کہ حکومت نے اسلامی مطالبات ... منظور کر لیا ہے [illegible]

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کیلئے)

امریکہ انگلستان اور ہالینڈ غرق ہوجائینگے
ملک معظم کے محل خاص میں مچھلیاں تیرتی پھرینگی
چالیس ہزار برس بعد آنے والے طوفان کی تباہ کاریاں

برطانیہ میں جو حال ہی میں طوفان آیا ہے اس نے سائنس دانوں کی توجہ کو اس وقت ہندوستان کر لیا ہے کہ دوسرا عظیم الشان طوفان کب آئے گا۔ یہ موضوع خاص طور پر توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ ایک سائنس دان کا خیال ہے کہ یہ عظیم طوفان تیس اور چالیس ہزار برس کے درمیان آئے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانیہ کے تمام جزیرے [illegible]

اوٹاوا کانفرنس میں برطانیہ کا مفاد
برطانیہ کو تجارتی منڈیوں کی تلاش ہے

[illegible]

شنگھائی اسکول کی دو لڑکیوں کو سرکاری تحفہ
موجودہ جنگ میں رضاکارانہ خدمات انجام دینے کا صلہ

شنگھائی اسکول کی دو لڑکیوں کو جاپان کے بحری محکمہ کی طرف سے چینی کی موجودہ جنگ میں رضاکارانہ خدمات پیش کرنے کے صلہ میں تحفے موصول ہوئے ہیں۔ یہ تحفے ریشم کے ہیں جو ایک لکڑی کے خوبصورت صندوقچہ میں بند کر کے جاپانی پارلیمنٹ کے نائب صدر نے خود لڑکیوں کو دئے ہیں۔ جاپان کی بحری فوج کے کمانڈر کی طرف سے ان لڑکیوں کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ ان لڑکیوں نے خطرناک مواقع پر چہرہ اور جسم پر زخم کھا کر رضاکارانہ خدمات انجام دیں اور وہ زمانہ جنگ میں نیلی جاکٹ پہنے رہیں۔ حالانکہ اور بہت سی اسکول کی لڑکیاں بھاگ کر جاپان چلی آئیں۔

پچاس ہزار برس کے انسانی ڈھانچوں کا انکشاف

مسٹر تھیوڈور میکاؤن نے (جو برٹش آثار قدیمہ کے ڈائرکٹر ہیں) فلسطین کے جنوبی حصہ میں کرمل ٹیلہ سے چند انسانی ڈھانچے برآمد کئے ہیں جن کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ یہ انسان اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو اب سے پچاس ہزار برس پہلے آباد تھی۔

آپ فرماتے ہیں کہ یہ ڈھانچے نینڈرتھل لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ نینڈرتھل لوگ اب سے پانچ لاکھ برس پہلے آباد تھے جن کا دماغ چوڑا، ناک پتلی، گردن گائے کی گردن کے مشابہ تھی۔

امریکہ اور برطانیہ کے بہت سے ماہرین آثار قدیمہ ان ڈھانچوں کی تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں۔ ان ڈھانچوں میں ایک بچہ کا ڈھانچہ بھی ہے جس کے دماغ اور مختلف اعضاء کا خاص طور پر معائنہ ہو رہا ہے۔

حبش کا بادشاہ مسلمان سمجھ کر تخت سے اتار دیا گیا

"بمبئی کرانیکل" کا نامہ نگار عدن سے مطلع کرتا ہے کہ حبش کا سابق بادشاہ لجیاسو جسکو تخت سے اتار کر نظر بند کر دیا گیا تھا وہ قید خانہ سے نکل کر بھاگ گیا اور گجام کے پہاڑ میں روپوش ہے۔ لجیاسو شاہ منلک دوم کا پوتا اور راس مچل کا بیٹا ہے۔ ۱۹۱۶ء میں یہ اسلئے تخت سے اتار دیا گیا کہ وہ ایک مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتا تھا۔ ملکہ زوڈیتو نے تخت سنبھالا اور اسکے انتقال کے بعد راس تفاری تخت نشین ہوا۔ حالات جلد جلد منقلب ہو رہے ہیں۔

عربی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کیلئے)

اسلام کے مستقبل پر ایک مغربی پروفیسر کے خیالات
عیسائیت کے تن نیم جان میں الحاد کا عفریت
ممالک اسلامیہ میں حیات و ترقی کا نیا دور

ڈنمارک کی یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر ... نے آج سے ایک سال پہلے اپنی یونیورسٹی میں "اسلام اور اس کا مستقبل" کے عنوان سے ایک لکچر دیا تھا جو نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ وسیع النظر غیر اسلامی طبقوں میں بھی بڑی دلچسپی سے پڑھا گیا۔ یہ لکچر پیرس میں مبلغین میں شائع ہو چکا ہے۔ مجلہ "شہاب" (قسطنطنیہ) نے اس لکچر [illegible]

اسلام کی غیر مخصوص ترقی

[illegible]

موجودہ عیسائیت دہریت کا دوسرا نام ہے

[illegible]

مستقبل میں غلبۂ اسلام

لیکن اس کے مقابلہ میں اسلام کی حقیقی روح اب بھی اسی طرح موجود ہے جس طرح خلفاء اسلام کے زمانہ میں موجود تھی اور جس کا نمونہ پیغمبر اسلام چھوڑ گئے تھے۔ اس مختصر تقابل سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ روحانیت کے اعتبار سے اسلام کا درجہ کتنا بلند ہے اور عقلیت کے اعتبار سے اسلام کے اصول کس قدر محفوظ ہیں۔ اسی بنا پر میرا خیال ہے کہ آئندہ جس مذہب کو غلبہ حاصل ہوگا وہ اسلام ہے کیونکہ روحانیت کو مادیت پر ہمیشہ غلبہ حاصل رہا ہے۔

[illegible]

اسلامی ممالک کی نشاۃ ثانیہ

ٹرکی جو مغرب کی اصلاح میں سرد ہو رہا تھا وہ اب توی اور جوان ہو گیا ہے اور مصطفیٰ کمال کی قوت معجزانہ طریق پر ترقی کے مدارج طے کر رہی ہے۔ [illegible] ... سلطان ابن سعود اس وقت عربی ممالک کا سب سے بڑا فرمانروا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جزیرۂ عرب کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا نشان بھی یہی شخص ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء

پنجاب کے دیہات میں اکثر جاہل و مشرک پیر گشت لگاتے رہتے ہیں اور لوگوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں۔ ابھی چند دنوں کا واقعہ ہے کہ یہاں سے قریب ایک موضع سکوں ہے جس میں قلیل آبادی مسلمانوں کی بھی ہے اس میں ایک مسجد ہے اور ایک امام صاحب بھی مقرر ہیں۔ جو کہ پیری مریدی کا سلسلہ بھی رکھتے ہیں۔ ان کے پاس ایک جاہل پیر آکر ٹھیرا جس کی یہ امام صاحب ہر طرح خاطر و مدارات کرتے تھے۔ پیر صاحب نے لوگوں میں یہ عقائد پھیلانے شروع کئے کہ پیر خود خدا ہے پیغمبر کی عبادت کرو۔ اگر یہ بات غلط ہے تو میں قرآن سے یہ مذہب ثابت کر دوں گا۔ کسی مولوی کو نے آکر جو میرے ساتھ مناظرہ کرے۔ اس پر چند با خبر مسلمانوں نے ایک مولوی صاحب کو خبر دی اور وہ چند غیور مسلمانوں کو ساتھ لیکر پیر کے پاس پہنچے اور اس کفریہ عقیدہ پر مواخذہ کیا تو وہ پیر کہنے لگا کہ قرآن شریف میں ہے۔ وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔ اس سے اس نے یہ استدلال کیا کہ خود قرآن بتلاتا ہے کہ تم تمہارے نفسوں میں ہے پس خدا ہر انسان کے اندر ہے۔ ...

دارالحکومت

منشی عبدالقدیر صاحب کی گرفتاری

یوم اسیران سیاسی کے پوسٹروں کی تلاش

دہلی ۲۹ جون۔ آج پولیس نے منشی عبدالقدیر مالک دوکان عبدالقدیر (الاخوان) کے مکان پر ایک بجے چھاپہ مارا اور تلاشی لی کہا جاتا ہے کہ منشی صاحب نے آئندہ یوم اسیران سیاسی کے سلسلہ میں ایک پوسٹر کفایت نام کے ایک کاتب کو لکھنے کے لئے دیا تھا پولیس کو پتہ چل گیا اور اس نے کفایت کو حراست میں لے لیا کاتب نے منشی صاحب کا حوالہ دیا جس پر پولیس نے ان کے مکان کی تلاشی لی اور انہیں گرفتار کر لے گئی۔ کہا جاتا ہے کہ پولیس نے اس سلسلہ میں منشی فرمان علی ... کے مکان کی بھی تلاشی لی لیکن وہاں سے کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی۔ ایک اور کاتب کے مکان پر بھی پولیس نے چھاپہ مارا ...

جنرل پوسٹ آفس میں دھماکا

ایک لفافہ کا مادہ آتشگیر پھٹ گیا

ڈاکٹر کچلو گرفتار کرلئے جائینگے

مولانا عبدالماجد صاحب ناظم جمعیۃ علماء صوبہ دہلی کی استقبال اور سپاسنامہ

دہلی میں لو سے اموات

سرحدی کونسل کا فیصلہ مسترد کردیا گیا

گورنر کے اختیارات کا کرشمہ

یورپ خود جنگ کا حامی ہے

مشرقی ممالک کو اسلحہ کی فراہمی

بمبئی کے ہندو مسلمانوں میں پھر خونریز فساد ہوگیا

مجمع کو منتشر کرنے کیلئے پولیس کو گولی چلانی پڑی

۴۵ اشخاص مجروح اور چار ہلاک

بمبئی ۲۹ رجون۔ آج بمبئی میں پھر فرقہ وارانہ خونریز فساد ہوگیا ...

بمبئی میں امن و سکون کے بعد پھر ہنگامہ

دو مسلمان اور ایک یہودی کا قتل

کربلا میں ایک لاکھ شیعہ مسلمانوں کا اجتماع

صحرائے عراق میں چار فرانسیسی افسر گم گشتہ

علماء و زعماء کے بیانات

حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری صدر جمعیۃ علماء ہند کی اہلیہ محترمہ کا انتقال

مولانا عبداللطیف صاحب ... کی گرفتاری

پرونشیا میں یہودیوں کی جائداد ضبط

پارلیمنٹ میں صرف صوبجاتی خودمختاری کے متعلق بل پیش کیا جائیگا

فرقہ وارانہ فیصلہ میں تاخیر۔ وفاق ہند کا مسئلہ کھٹائی میں

لندن اور ہندوستان میں وزیر ہند اور وائسرائے کا اعلان

کل دارالعوام میں وزیر ہند سر سیموئل ہور نے وہ بیان سنا دیا جس کا تمام ہندوستان میں بے چینی سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ یہ بیان برطانیہ کی متفقہ پالیسی کے عین مطابق ہے ...

(۱) پارلیمنٹ میں صرف صوبجاتی آزادی کے متعلق ایک بل پیش کیا جائے گا (۲) حقیقی وفاق (فیڈریشن) کی تکمیل کو مستقبل پر چھوڑ دیا گیا (۳) فرقہ وارانہ مسئلہ کو ... (۴) گول میز کانفرنس کے ... (۵) ...

ہندوستان کیلئے صرف صوبجاتی خودمختاری

مشاورتی کمیٹی کا انعقاد

تیسری گول میز کانفرنس کا خاتمہ

فرقہ وارانہ فیصلہ کب ہوگا؟

تین جولائی کے بعد آرڈیننس دوبارہ نافذ ہونگے

حکومت نے مطمئن ہوکر یہ قدم اٹھایا ہے

دارالعوام میں وزیر ہند کے دلائل

برطانوی دارالعوام میں کل دوشنبہ کے دن وزیر ہند کے دفتر کے اخراجات اور اس کے اصول کار پر مباحثہ کے سلسلہ میں سر سموئیل ہور نے آرڈیننس کے متعلق بتایا ...

فرقہ وارانہ مسئلہ ضرور طے ہو گا

مبہم اور مشکوک الفاظ کا ذخیرہ

وزیر ہند کا بیان بمبئی کرانیکل کی نظر میں

سوویٹ روس میں اشیاء کے نرخ بڑھانے کا نتیجہ

بلغاریہ کی ترکی آبادی کا قتل عام

چالیس لڑکیاں بھی قتل کردی گئیں

ایڈیٹر ... کے خلاف مقدمہ

ڈاک پر ڈاکہ کے مقدمہ کا فیصلہ

بارودولی کے پٹیلوں کو انوکھی سزا

شاردا ایکٹ کے ماتحت سزا

سابق شاہ امان اللہ خاں کی خودنوشت سوانح عمری

یسام میں آئینی حکومت کا قیام

امریکہ کی اقتصادی تباہی

ڈبلن کانگرس ... کا ایک مجسٹریٹ پر حملہ

مسلم کانفرنس والوں کو ایک اور بہانہ ہاتھ آگیا

سر اقبال اور شفیع داؤدی کے نام تار

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے صدر کی رہائی

گول میز کمیٹیوں سے سر سپرو کا استعفیٰ

صرف اپریل میں ۱۲۵۰ گرفتاریاں

قومی مذہبی دار العلوم کی تعمیر

اجمیر شریف میں ایسا کوئی ادارہ نہیں جس کا مخصوص ذاتی مکان نہ ہو لیکن اس شرف سے وہی محروم ہے جس کی مذہب کی رو سے سب سے زیادہ ضرورت ہے یعنی عربی دار العلوم اجمیر شریف کہ یہ تقریباً پندرہ سال سے اجمیر شریف میں قائم ہے صدہا طلبہ دور دراز کے رہنے والے اس سے فیضیاب ہوچکے ہیں وہ واحد مذہبی و قومی دار العلوم ہے جو مذہب کے لئے ہمیشہ سینہ سپر ہوتا رہا۔ خلافت و ترک موالات کے کارنامے اسی کی بدولت نمایاں ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حق آزادی کے ساتھ اسی نے ادا کیا ہر باطل کے سر پر زور کو کچلنے کیلئے یہی پیش پیش رہا۔ اسی کے سرپرست و اساتذہ و تلامذہ حق گوئی اور اعلان حق کی خاطر اسیر قید فرنگ ہوئے۔ راہ حق میں جو مصائب پیش آئیں وہ اسی پر وارد ہوئیں اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے ہمیشہ بے خوف و خطر اسی نے صدائے احتجاج بلند کی یہیں کے پڑھے ہوئے طالب علم آج مسلمانوں کے قائد و رہنما ہیں۔ اب بھی استقلال کے ساتھ حق گوئی و اعلان حق و اشاعت سنت میں یہ دار العلوم ثابت قدم ہے۔

بوجوہ مالی لحاظ سے متزلزل ہوتا رہا لیکن اس کے مذہبی استقلال اور دینی ثابت قدمی میں اس وقت تک کوئی تزلزل نہیں آیا۔ اب بھی یہ دار العلوم جہاد حق میں مصروف ہے اپنی اسی صاف گوئی کی بدولت اس نے روساء و امراء کی سرپرستی کبھی قبول نہیں کی محض غریبوں کی امداد پر نہایت عسرت کے ساتھ اپنے وجود کو قائم رکھا۔ اب بھی غریب مسلمانوں سے اس کی اپیل ہے کہ یہ غریب لیکن ضروری ادارے کا کم از کم کوئی ٹھکانا کر دیں۔ کرایہ کے مکان میں کب تک رہے اس کی ایسی حالت کا خاتمہ ہونا چاہیئے آج مالک مکان اگر خالی کرنے کا نوٹس دے تو اس کے طلبہ اور کتب خانہ اور ضروری سامان کے لئے کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ سب چیزوں کے لئے ٹھکانا ہو لیکن جہاں ٹھکانا ہو وہ دین اسلام کی تعلیم مسلمانو آپ کی غیرت دینی سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنے مذہبی درسگاہ کا کوئی ٹھکانا بنا دیں اور اس طرح اپنی غیرت دینیہ اور حمیت ملی کا ثبوت دیں یہ عمارت غریب مسلمانوں کی جماعت کے لئے یادگار ہوگی۔ اجمیر شریف میں جہاں امراء و رؤساء [illegible] کی یادگار مدرسہ کی صورت میں قائم ہو جائے گی اور ممکن ہے کہ یہ سب سے زیادہ پائیدار اور بامنفعت ہو۔

(حضرت العلامہ مولانا) معین الدین (صاحب) اجمیری

دفوٹ) ترسیل زر چندہ سکریٹری دار العلوم (حنفیہ صوفیہ) اجمیر شریف کے پتہ سے ہونی چاہیئے۔

مسودات حج کے خلاف احتجاج

انجمن اشاعت اسلام کا یہ جلسہ بصدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی مفتی محمد یسین صاحب مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم بریلی ہر سہ گانہ مسودات حج کو ناقابل قبول و برداشت خیال کرتے ہوئے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور جمعیت علماء ہند کی مجلس مشاورت منعقدہ مراد آباد کی پرزور تائید کرتا ہے اور مسلمانان ہند سے عموماً اور مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ سے خصوصاً اپیل کرتا ہے کہ مسودات مذکورہ کی بحالت موجودہ تائید نہ کریں اور مذہبی احکام کا احترام کرتے ہوئے بغیر استصواب و مشورہ علماء دین تصدیق نہ فرمائیں۔

محمد عبد العزیز مدرس مدرسہ اشاعت العلوم

دربھنگہ جمعیۃ الطلبہ کا یہ جلسہ تجاویز طے کردہ جمعیۃ علمائے ہند منعقدہ مراد آباد درباره قوانین متعلقین حجاج و پورٹ حج کمیٹی و جہازراں کمیٹی کی تائید و توثیق کرتا ہوا جلسہ مسلمانان دربھنگہ منعقدہ ۵ ارجون جو بصدارت جناب مولانا حکیم عبد العزیز صاحب و تائید جناب مسٹر محمد شفیع صاحب ایم۔ ایل۔ سی و جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب و جناب مولوی عبد الحمید خان صاحب وکیل ہوا تھا ان تجاویز طے کردہ کی مزید توثیق کرتا ہے اور اسی کو اپنی راہ عمل بناتا ہے۔ زیادہ والسلام

محمد زکریا بجنوری عفا اللہ عنہ

صدر جمعیۃ الطلبہ و مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

قضیہ رام گڈھ کے طے کرنے میں سکھوں کی پیشدستی

[illegible]

[illegible]

کر رہے تھے اور دربار سیکر کے نمایندوں سے مسلمانوں کے مطالبات پر تفصیلی بحث ہوئی اور مسلم مطالبات کے حق بجانب ہونے کو اس خوبی سے بیان کیا گیا کہ مخالفین کو سوا تسلیم کرنے کے چارہ نہ رہا۔ سیکر دربار کے نمایندوں کو ماننا پڑا کہ (۱) مسجد کی زمین اپیل اور قبرستان مسلمانوں کے بلاشرکت غیرے مقبوضہ و مملوکہ ہیں (۲) مسجد کے مینار و ہ دیوار تعمیر کرنے کا حق ہر وقت مسلمانوں کو حاصل ہے (۳) قضیہ رامگڈھ کی وجہ سے برخاست شدہ مسلمانوں کو ان کی ملازمتوں پر بحال کرنا ضروری ہے (۴) سیکر کی کونسل میں کم از کم ایک مسلمان ممبر کا تقرر لازمی ہے (۵) آیندہ مسلمانوں کو سرکاری ملازمت سے مسلمان ہونے کی وجہ سے نہ نکالا جانا واجب ہے (۶) سیکر کی ہر ایک تحصیل میں سرکاری اسکول کھلنا ضروری ہے جس میں اردو کی تعلیم کا ہونا بھی لازمی ہے (۷) سیکر کی ہر ایک تحصیل میں سرکاری شفاخانہ کھلنا بھی مناسب ہے (۸) مسلمانوں کو میونسپلٹی میں بقدر تناسب آبادی ممبری کا حق حاصل ہے (۹) مسلمانوں کو ان ٹیکسوں سے آزادی ملنا بھی ضروری ہے جو جے پور ریاست میں نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے صرف ایک مطالبہ کو ماننے سے سیکر کے نمایندوں نے انکار کیا اور وہ یہ ہے کہ رامگڈھ کے مسلمانوں کو جو مالی نقصان اس قضیہ میں پہنچا ہے اس کا معاوضہ سیکر سرکار دلائے کیونکہ مسلمانوں کے سب مطالبات حق تسلیم کئے جاچکے ہیں۔

اب وہ وقت آتا ہے کہ یہ معاملہ ختم ہو جائے اور مسلمانان رام گڈھ اپنے وطن میں چین سے بیٹھنا نصیب ہو وہ آخری جلسہ ترتیب پاتا ہے جس میں

وادر راجہ صاحب سیکر کی نمایندگی حروان کے رائیں مسٹر صاحب کرتے ہیں اور مسٹر الیف۔ ایس۔ ینگ بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ پی۔ ایس۔ انسپکٹر جنرل پولیس ریاست جے پور بھی شریک ہوتے ہیں۔ پرائیس منسٹر صاحب سیکر راجہ راؤ صاحب کی عدل گستری اور انصاف پروری کا پہلے تو قصیدہ سناتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے مطالبات سب بجا ہیں لیکن انہیں رام گڈھ کے ہندو مسلمانوں میں خوشگوار تعلقات پیدا کرنے ہیں اس لئے سردست دیوار مسجد کی تعمیر تو ملتوی رہے گی اور دیگر مطالبات کو پورا کرنے پر غور کیا جائیگا۔ اب اور مسلمان کیا چاہتے ہیں ایک ممبر سیکر کونسل میں پہلے ہی رکھ دیا گیا ہے رفتہ رفتہ اور باتیں بھی ہو جائیں گی۔

مسلمانوں کو سیکر دربار کے وعدوں کی حقیقت معلوم ہے وہ ان طفل تسلیوں کو بہت سن چکے ہیں۔

محمد بہلول خان درانا صدر جمعیۃ اخاختہ

ایک مسلم ملاح کی گرفتاری

کلکتہ ۸ ارجون۔ سراج میاں ایک مسلم ملاح کو قانون اسلحہ کے ماتحت اس الزام میں گرفتار کیا گیا تھا کہ اس کے پاس سے بارہ نالی کا ایک ریوالور برآمد ہوا عدالت نے ملزم پر جرم عائد کر دی ہے ایک اور شخص کو عدالت نے رہا کیا ہے ملزم کا بیان ہے کہ اس ہتھیار کا ریوالور کلکتہ میں نہیں ملتا۔

بجلی کا کام سیکھنے والو!

بجلی کا کام سیکھنا ہو تو اس سکول میں داخل ہونا چاہیئے جو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کی زیر ہدایات نہایت عمدہ کام سکھا رہا ہو۔ اور ان بورڈ آف انڈسٹریز سے بیکر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے اس کی تعلیم کی عمدگی اور ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہو۔ اس سکول کا نام ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

[illegible]

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو لیجئے [illegible]

[illegible]

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

شربت فولاد

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

شربت اکسیر

رجسٹرڈ

اگر تندرستی میں نزتی ہے تو زندگی بیکار ہے

[illegible]

جریان

[illegible]

تازہ سرٹیفکیٹ

[illegible]

ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ ریڈیو نمبر [illegible] کوئی منگوائیے [illegible] اسٹریٹ کلکتہ

بال جڑ سے کالا

[illegible]

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

[illegible]

الجمعیۃ کا نمونہ مفت طلب کیجئے

ایک مہینہ میں انگریزی آجائیگی

[illegible]

پتہ:۔ مشہور بک ایجنسی کلاں محل دہلی

مقویات سراج عالم

[illegible]

بالکل مفت طلب فرمادیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

حلفیہ بیان کا مطلب

[illegible] نامردی، جریان، سرعت انزال، کثرت احتلام ...... نقائص کو ایک ایک حرکت [illegible] مرد کامل بنا دینے کا دعوی کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

ضرغام اللہ خاں سابق شیل ریاست حال محلہ شاہ نظر راولپنڈی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپکے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپکے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھکر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں

پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۵ دہلی

عملیات الوہاب فرشتہ غیب

[illegible]

بوپوسٹ بکس [illegible] ملتان شہر

دہلی میں اسلامیہ مسافر خانہ کی ضرورت
مسلمانان دہلی کی توجہ کے قابل

دہلی چونکہ ایک اسلامی شان و شوکت کا شہر ہے اور ہمیشہ ہندوستان کا دار الخلافہ رہا ہے اور اس وقت بھی حکومت ہند کا پایۂ تخت ہے سیاح اور مسافر اس قدیم اور جدید پایۂ تخت کو دیکھنے اور آثار قدیمہ کی زیارت کے لئے دور دراز ملکوں سے یہاں آتے رہتے ہیں ہندو مسافروں اور سیاحوں کے لئے دہرم شالہ اور مسافر خانے بکثرت یہاں موجود ہیں جہاں وہ چندروز قیام کرکے اپنی ضروریات پوری کر لیتے ہیں۔ اگر تکالیف اور مصائب میں تو بیچارے مسلمان مسافروں کے لئے اس لئے کہ ان کے چندروز قیام کے لئے کوئی مسافر خانہ دہلی میں موجود نہیں جس کی وجہ سے وہ نہایت پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں۔

حاجی محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پھاٹک حبش خاں میں ایک مسافر خانہ قائم کیا تھا جو عرصہ دس سال سے اپنی استطاعت کے مطابق مسافروں کی خدمت کرتا رہا۔ گو یہ مسافر خانہ مسافروں کی ضرورت کے لئے کافی نہیں تھا۔ مگر کوئی اور مسافر خانہ نہ ہونے کی صورت میں غنیمت تھا لیکن وہ بھی چند وجوہ کی وجہ سے بالکل معدوم ہوگیا۔

حاجی محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے خاکسار مسافر خانہ میں بغرض الدین مسافروں کی خدمت کی سعادت حاصل کرچکا ہے اور جانتا ہے کہ دہلی میں اکثر غریب الوطن مسلمانوں پر کیا گذرتی ہے۔ لہذا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ دہلی جیسے تاریخی شہر میں ایک جدید عظیم الشان مسافر خانہ قائم کیا جائے۔ خاکسار نے دال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق قوم کو توجہ دلانا اپنا مذہبی اور انسانی فرض سمجھ کر اس اعلان کو شائع کرنے کی جرأت کی ہے امید ہے

مسلمانان دہلی اس اہم اور ضروری چیز کی طرف توجہ فرما کر اپنے ساتھ اس گنہگار کی کشتی کو بھی کفارۂ نجات تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ مسافر خانہ یقیناً صدقہ جاریہ میں داخل ہے جس کا ثواب جلد منقطع نہیں ہوتا بلکہ اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک دنیا میں اس مسافر خانہ کا وجود ہے۔ اس لئے مسلمانان دہلی سے قوی امید ہے کہ اس کار خیر کی طرف ضرور توجہ مبذول فرمائیں گے۔ اللہ تعالی آپ کے اس عمل کو باقیات صالحات میں شمار کرے گا اور مسافر آپ کو دعائے خیر سے یاد کریں گے۔

ایم احمد حسین قریشی

مہتمم سابق اسلامیہ مسافر خانہ پھاٹک حبش خاں دہلی

الکٹرک سیلوشن طاقت کی بے نظیر دوا

ELECTRIC SOLUTION

جو کہ ضعف باہ، جریان، احتلام اور سرعت انزال کی جملہ خرابیوں کو دور کرنے کیلئے عجائبات زمانہ میں سے ہے۔ نامردوں مجلوقوں کے لئے اکسیر بلکہ پیدائشی نقص کے لئے آب حیات ہے۔ نامرد اور مجلوق اگر اس کے چند یوم کے استعمال سے مرد کامل نہ بن جائیں [illegible] بالوس العلاج مریض کو فائدہ پہنچا یا جوانی کی غلط کاریاں اور عیاشی کے بدنتائج صرف اس دوائی سے ہی دور ہو سکتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

قیمت فی شیشی چالیس روز خوراک پانچ روپیہ نمونہ دو ہفتہ کی خوراک دو روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ۔

الکٹرک آئیل

ELETRICOIL

[illegible]

ملنے کا پتہ فیض عالم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے۔ ہزار ہا ڈاکٹر اور حکیم جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

نپٹ بہرا پن کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

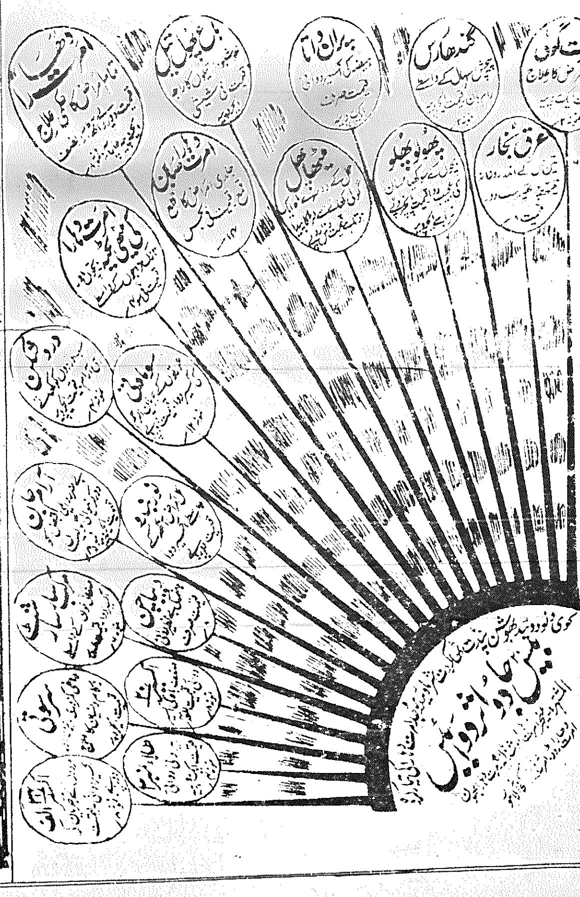

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ و طالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک یونانی طبی کالج قرولباغ دہلی کا نصاب تعلیم بالکل مفت حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئے ہمارا اپنا تعلیمی سال پہلی اگست ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہمنے بصرف زرکثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر حل کیا گیا ہے بعض بعض اعراب دیکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب لکھکر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ جو تحت لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطالب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے جا بجا مفصل بحث کرکے مشکل عقدے [illegible]

[illegible]

اعلی قیمت حصہ اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ حصہ دوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ سوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ چہارم دو روپے آٹھ آنہ حصہ پنجم دو روپے آٹھ آنہ مجلد جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے فی حصہ تین روپے چار آنے حصہ اول و دوم یکجا مجلد چھ روپے حصہ سوم و چہارم یکجا مجلد چھ روپے حصہ پنجم علیحدہ مجلد تین روپے چار آنے پانچوں حصوں کو اکٹھا خریدنے پر سوانح مولانا روم از شبلی اور جنتری ۱۹۳۲ء مفت (نوٹ) پسند نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس علاوہ ازیں ہر قسم قرآن مجید و حمائل شریف مترجم و معرا اور ہر قسم کی کتابیں عربی فارسی اردو بکفایت ہمارے کتبخانہ سے مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (۷) کشمیری بازار لاہور

ٹینسی کٹ پیس رعایتی نرخوں پر

۱	ڈوریہ سفید برائے قمیض نہایت اعلی ۲ سے ۱۰ گز کا ٹکڑا پونڈ ساڑھے پانچ گز	-	۱
۲	پاپلین رنگین نہایت اعلی ۲ سے ۵ گز کا ٹکڑا پونڈ میں سات گز	-	۲
۳	ٹینسی ریشمی پھول دار ٹکڑے برائے نکٹائی رومال بچوں کے سوٹ	-	۳
۴	وائل پرنٹڈ ہر ایک فٹ کوالٹی ۳ سے ۱۰ گز پونڈ میں ۱۲ گز	-	۵
۵	برڈ کلافقر رنگین نہایت اعلی برائے زنانہ فراک قمیض وغیرہ پونڈ میں ۱۱ گز	-	۴

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ ۱ پیشگی آنی بالکل ضروری ہے۔

منیجر نوٹ کمپنی کٹ پیس مرچنٹ رنچھوڑ لائین کراچی

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یوپی

۹ رجولائی ۳۲ء کو کھلے گا۔ امتحان ہائی اسکول کے اختیاری مضامین ہیں۔ تاریخ، جغرافیہ، عربی، فارسی، سائنس، ڈرائنگ اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے درجہ ہشتم تک کے لئے ہندی دفرسٹ فارم آف ورناکیولر) کی تعلیم کا بھی انتظام ہے داخلہ و قواعد کی درخواستیں جلد آنا چاہئیں۔

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ علیگ (ہیڈ ماسٹر)

ایک منٹ آئس کریم مشین
قیمت میں حیرت انگیز رعایت

عالی جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ کی رائے

[illegible]

[illegible]

لہذا فرائش بھیجنے میں عجلت سے کام لیں

ریل کا محصول اور پیکنگ کا خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا۔ فرائش میں اپنے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور لکھیں

ملنے کا پتہ

ایم۔ اے۔ مجید۔ بلیماران دہلی

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ... ۵ ... ۹ ... ۱۳
۱۷ ... ۲۰ ... ۲۴ ... ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۲

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

انسانی عظمت و کمالات کا مظہر اتم

اسود واحمر، عرب اور عجم کیلئے ایک دائمی نمونہ

قیصر کے نام خاتم المرسلین کا تبلیغی مکتوب

اسلام کو خدا نے تعالے نے جو تمام ادیان سابقہ و موجودہ پر شرف و امتیاز بخشا ہے وہ اس کی عالمگیر حقیقت ہے جو مکان و زمان کی قید سے بالاتر اور آفتاب کی طرح فیض عمومی کا سرچشمہ ہے۔ اسلام سے پیشتر جس قدر انبیاء کرام ہدایت خلق کیلئے مبعوث ہوتے ان کا دائرہ عمل ایک خاص مقام اور خاص قوم تک محدود تھا۔ وہ اپنی اپنی قوم کی اصلاح کیلئے آئے اور چلے گئے اور جو پیغام انہوں نے سنایا وہ دوسرا پیغام آنے تک ختم ہوگیا لیکن یہ شرف اس انسان کامل کو ختم کر دیا گیا جو اسود و احمر سارے انسان اور عرب و عجم کیلئے مبعوث ہوا تھا جس کی دعوت کیلئے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی۔ پیغمبر اسلام کی دعوت و رسالت کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔ اے نبی! ہم نے تم کو تمام انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ پھر فرمایا قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ اے نبی کہدو کہ میں تمام نوع انسانی کیلئے رسول اور داعی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یہ وہ شرف و فضیلت ہے جس میں دنیا کا کوئی مصلح آپ کا شریک و سہیم نہیں ...

کرنا چاہتے تھے۔

قیصر روم کو دعوت اسلام

ان واقعات اور حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ آقائے دو جہاں حبیب رب مختار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے داعی بنا کر بھیجے گئے تھے اور اس خصوصیت میں کوئی انسان آج تک آپ کا شریک نہیں گزرا۔ اس بات کا مزید ثبوت کہ واقعی آپ تمام اسود و احمر کی طرف داعی الی اللہ بنا کر مبعوث کئے گئے تھے آپکے وہ خطوط ہیں جو آپ نے مختلف سلاطین کو دعوت اسلام کے سلسلہ میں تحریر فرمائے اور آپکے خاص سفراء انکو لیکر مختلف درباروں میں پہونچے ہم یہاں صرف اس مبارک دعوت کا تذکرہ کرتے ہیں جو آپنے روم کے قیصر کو دی اور جس کے حامل حضرت دحیہ کلبی مقرر کئے گئے۔ دحیہ کلبی رضو کو جو مکتوب دیا گیا اس میں قیصر روم کو ان الفاظ میں دعوت اسلام دی گئی تھی "میں تم کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں تم اسلام مقبول کر لو جس کے بعد تم سلامت رہوگے۔ اگر تم نے انکار کیا تو تمام ملک کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا" اس نامہ مبارک کو لیکر حضرت دحیہ کلبی بصریٰ پہونچے بصریٰ میں قیصر روم کے ماتحت حارث غسانی حکومت کرتا تھا اس نے اس نامہ مبارک کو قیصر روم کے پاس بھیجدیا۔ اتفاق سے قیصر اس وقت بیت المقدس میں آیا ہوا تھا ...

معاصرین کے افکار و آرا

مسودات حج اور مولوی محمد شفیع داؤدی

ایسٹ انڈیا ویسٹ کارپوریشن

مسلمانوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg Co. (India) P. Box 88. Karachi.

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن، رنگ آباد، ناگپور، جھانسی، علی گڑھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتحپور، ایٹہ، کانپور، اعظم گڈھ، فیض آباد، بلیا، آرہ، بہرائچ، بریلی، لکھنؤ، شاہجہانپور۔ شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کر کے بخیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کر کے کھائیں چار مہینہ میں صحت کلی ہوجاتی ہے اگر بیماری بالکل آیا ہے تو مفلوج عضوؤں میں سوتھنے لگتا ہے قیمت دوا ایک ماہ کیلئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول و پیکنگ کے لئے ۸ روانہ کریں یا ویلیو پی طلب فرمادیں۔

حافظ اقبال حسین بھیٹیا ہی بھاگلپور

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کیلئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول نہایت وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انہیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال سیہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے۔ کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں ان دونوں کتابوں کا رہنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس کا مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے، نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے، اعراب زیر، زبر، پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرلئے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ؎ قسم دوم حنا شدہ عہ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم عہ

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمایا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عظم علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عا۱۲

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۱ سنہ ہجری

اسلامی ممالک کی خبریں

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

افغانستان میں ترک چاء نوشی کی تحریک

سرکاری افسران اور دیگر چار صد اشخاص کا عہد

جریدہ "اتفاق اسلام" ہرات اطلاع دیتا ہے کہ افغانستان میں ترک چاء نوشی کی تحریک کامیاب ہو رہی ہے اور ڈاکٹر آقائے امام الدین خاں کی سعی بار آور ہو رہی ہے ہرات اور دیگر مقامات کے سربر آوردہ حضرات سے ڈاکٹر صاحب نے چاء کے مضار پر مفصل گفتگو کی اور اس کے مضرات کو ان کے ذہن نشین کرا دیا جس کا اثر یہ ہوا کہ بہت سے لوگوں نے ترک چاء نوشی کے عہد نامہ پر دستخط کر دئے اور آئندہ ترک چاء کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ نائب سالار اور دیگر سرکاری عہدیداران نے نہ صرف خود ترک چاء کا وعدہ فرمایا بلکہ یہ فرض بھی اپنے ذمہ لے لیا کہ وہ ترک چاء کی سعی میں حتی الامکان کوشش کرتے رہیں گے۔ اس وقت پر مطبوعہ عہد نامہ پر چار سو اشخاص نے ترک چاء نوشی کے سلسلہ میں دستخط کر دئے ہیں آئندہ مزید توقع ہے۔

افغانستان میں ایک عجیب الخلقت بچہ

دو سر چار ہاتھ چار پیر

جریدہ اتحاد مظہر ہے کہ قریہ طبقان میں ایک شخص سلطان کے گھر میں ایک عجیب و غریب بچہ پیدا ہوا ہے۔ بچے کے دو سر چار ہاتھ اور چار پیر ہیں۔ اب تک اس کی پیدائش کو چھ روز ہو چکے ہیں مگر وہ اب تک زندہ ہے۔ زیادہ تعجب اور حیرانی کی بات یہ ہے کہ اگر ایک سر ماں کا دودھ نوش کرتا ہے تو دوسرا سر سوتا رہتا ہے۔ اسی طرح ایک منہ سے گریہ کرتا ہے تو دوسرا منہ خاموش رہتا ہے گو یا کائنات عالم کے اثرات سے دونوں سر بیک وقت متاثر نہیں ہوتے۔ اور اگرچہ جسم ایک ہے مگر روحی اور باطنی ارتباط ایک نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ بیک وقت دونوں سر جدا جدا کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور ایک سر دوسرے سر کا کوئی اثر قبول نہیں کرتا۔

ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب

شاہ نادر خاں کا برقیہ

ذیل کا تار اعلیٰ حضرت نادر شاہ غازی نے ملک معظم جارج خامس کی خدمت میں بتقریب جشن ولادت ارسال فرمایا ہے:-

"میں جشن ولادت کی خوشی میں اعلیٰ حضرت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور صحت و عافیت کا خواہشمند ہوں۔"

ملک معظم کی طرف سے اس کا حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے:-

"اپنی سالگرہ کے موقعہ پر آپ کا برقیہ موصول ہوا جس کو میں نے کمال مسرت سے وصول کیا۔ میں آپ کی عنایات کا ممنون ہوں۔ میری جانب سے ہدیہ تشکر قبول فرمائیے۔"

علم حشرات الارض کی بین الملی کانفرنس

حکومت مصر کے نمائندوں کی شرکت

علم حشرات کی بین الملی کانفرنس کا پانچواں اجلاس بماہ جولائی پیرس میں منعقد ہوگا۔ اس کانفرنس میں جو اہم مباحث پیش آئیں گے ان کے پیش نظر حکومت مصر بھی اپنے نمائندے بھیجے گی۔ ممکن ہے کہ مصری حکومت حسن شکری (فلاطوں کی تحقیقات) نمائندہ وزارت زراعت اور پروفیسر عبدالمجید منشاوی کو کانفرنس کی شرکت کے لئے روانہ کرے۔

اس کانفرنس میں حکومت مصر کی جانب سے یہ تجویز پیش ہوگی کہ اس کا آئندہ اجلاس مصر میں منعقد کیا جائے۔ اس کانفرنس میں شہد کی مکھیوں اور کرم پیلہ کے متعلق گرما گرم بحثیں ہوں گی۔

کابل میں مادہ آتش گیر پھٹ گیا

مکان کی چھت منہدم۔ چار اشخاص ہلاک اور ۵ مجروح

دوشنبہ ۱۳ تاریخ کو دو بجے دن جان محمد خان تحویلدار کے مکان میں ایک صندوق پھٹ گیا جس سے مکان کی دیوار اور چھت بالکل منہدم ہو گئی اور چار اشخاص ہلاک اور پانچ مجروح ہوئے۔ صندوق میں شکاری کارتوس اور مچھلی کے شکار کے بم رکھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے صندوق میں کسی وجہ سے مادہ آتشگیر کو آگ لگ گئی اور تمام بم فوراً پھٹ گئے۔

علی نگار اور علی تنگ کے درمیان ٹیلیفون

حال میں ٹیلیفون کی ایک جدید لائن مرکز جنتہ سرائے سے اور دوسری لائن مرکز حکومت بیان سے علی نگار اور علی تنگ تک تعمیر ہوگئی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر مقامات میں بھی ٹیلیفون اور بجلی کے تار تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سال میں افغانستان کے تمام مرکزوں میں بجلی اور ٹیلیفون کے تار کا جال بچھ جائے گا۔

(بسلسلہ صفحہ اوّل)

قیصر۔ پیغمبر کبھی وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ یہ پیغمبر تم کو کیا سکھاتا ہے؟

ابو سفیان۔ کہتا ہے کہ صرف خدا کی عبادت کرو کسی اور کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ نماز پڑھو عفیف اور پارسا رہو قتل نہ کرو۔ صلہ رحمی کرو۔

قیصر۔ اگر یہ سچ ہے تو مجھے یقین ہے کہ میرے قدموں تک اس کا قبضہ ہو جائے گا۔ مجھے معلوم تھا کہ دنیا میں ایک رسول پیدا ہونے والا ہے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ وہ عرب میں ہوگا۔ ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

دنیا کی تمام حکومتوں کا دیوالہ

برطانیہ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ فرانس اور جاپان کو مالی خسارہ

دول عالم کو کس طرح نجات مل سکتی ہے؟

آج کل تمام دنیا کی حکومتوں کو مالی بحران نے بہت پریشان کر رکھا ہے اور کوئی ملک ایسا نہیں جو مالی نقصانات سے محفوظ ہو۔ موجودہ وقت میں ہر ایک حکومت اس کوشش میں ہے کہ اس کے سالانہ میزانیہ میں توازن قائم ہو جائے اور مزید نقصانات سے اسے دوچار نہ ہونا پڑے۔ ذیل میں معاصر "ابزرور" کے ایک مضمون کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے جس سے دنیا کی تمام حکومتوں کی مالی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

برطانیہ کو ۴۷ کروڑ پونڈ کا خسارہ

معاصر مذکور رکھتا ہے کہ گزشتہ ستمبر میں ہم کو ۴۷ کروڑ پونڈ کا نقصان ہوا ہے مگر خوش قسمتی سے ہماری پوزیشن پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ انگلستان کی حکومت تبدیل ہوگئی اور اس کی جگہ ایک قومی حکومت (نیشنل گورنمنٹ) قائم ہوئی لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ مالی سال کے اختتام پر ... پونڈ کا اضافہ ہوا ہم نے بہت کوشش سے ایک قسم کا مالی سسٹم تیار کیا۔ ... ہم کو امید ہوئی کہ مالی توازن قائم ہو جائے گا ...

امریکہ کو بہت بڑا نقصان

فرانس کا مالی بجٹ

اٹلی کا بجٹ

جرمنی کی مالی تباہی

جاپان کا خسارہ

کناڈا کی حالت زار

افغانستان میں ایرانی سفیر کا ورود

چار آرڈیننسوں کا ایک مجموعی آرڈیننس نافذ کر دیا گیا

پریس آرڈیننس کے اختیارات تمام صوبوں پر محیط ہوں گے

مقامی حکومتوں کے اعلانات

شملہ ۳۰ جون۔ ۳۰ جولائی کو جو چار آرڈیننس ختم ہو رہے ہیں ان کو ملا کر ایک مجموعی آرڈیننس جاری کر دیا گیا ہے جس کا نام آرڈیننس اختیارات خصوصی ہے۔

"آرڈیننس اختیارات خصوصی" میں ان آرڈیننسوں کے اکثر اختیارات شامل ہیں جو آج کل نافذ العمل ہیں مثلاً آرڈیننس اختیارات ہنگامی آرڈیننس ترغیب خلاف آئین آرڈیننس انجمن ہائے خلاف آئین اور آرڈیننس مقاطعہ و انسداد۔

ترمیم و اضافہ

اس موجودہ آرڈیننس میں ہنگامی اختیارات کے آرڈیننس کے بعض اختیارات موجود نہیں ہیں ...

ماتحت حاصل ہوتے۔ ان چار اضلاع سے خارج کر رہا ہے جن میں وہ آج کل موجود ہیں۔ صوبہ دہلی میں ایسے متعدد اختیارات ترک کئے جا رہے ہیں جو موجودہ ہنگامی آرڈیننس کے ماتحت حاصل ہیں۔ صوبہ بمبئی اس کے تین اضلاع میں ان اختیارات کو چھوڑ رہا ہے جو خلاف آئین ترغیب کے آرڈیننس سے حاصل ہوئے ہیں۔ صوبہ بمبئی مقاطعہ کے آرڈیننس سے حاصل شدہ اختیارات کو بیس اضلاع میں نافذ العمل قرار نہیں دے رہا ہے۔ صوبہ بنگال دس اضلاع کو، صوبہ متحدہ ۲۶ اضلاع کو اور پنجاب سترہ اضلاع کو تمام اختیارات سے پاک کر رہا ہے ...

صوبہ متحدہ

آل انڈیا اختیارات

بنگال

صوبہ وار اختیارات

آئینہ پوزیشن

مختلف صوبوں میں نفاذ

مدراس

دہلی

ضروری گزارش

ہندوستان کے ساتھ برطانیہ کا خلفِ عہد

وزیر ہند سر سیموئل ہور کا تازہ بیان

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے ۲۷ جون کو دار العوام میں ہندوستان کے متعلق جو بیان پیش کیا ہے وہ موجودہ سیاسیات عالم میں ایک نہایت عبرت انگیز اور سبق آموز دستاویز ہے۔ دنیا کا مورخ جب مستقبل میں ہندوستان کی تاریخ مدون کرے گا اور دور حاضر کے واقعات و حالات پوری تفصیلات کے ساتھ صفحہ قرطاس پر ثبت کئے جائیں گے تو یہ واقعہ کہ حکومت برطانیہ نے صرف ... سال کے عرصہ میں ...

اور صوبجاتی مجالس مقننہ پر عائد کی جائے گی۔ ہاں البتہ مرکز میں بعض ایسے تحفظات رکھے جائیں گے جو "مخصوص حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہوں گے۔" سوال "مرکز میں ذمہ داری" کا نہ رہا تھا کیونکہ وہ ایک طے شدہ چیز تھی صرف "تحفظات" کا مسئلہ باقی رہ گیا تھا۔ ان تحفظات کی نوعیت اصولاً بیان کر دی گئی تھی ...

توثیق و تصدیق

وزیر اعظم کا اعلان

خط تنسیخ

مرکزی ذمہ داری کے صریح وعدے

امید واروں کی مایوسی

رکھی تھی اس سے منحرف ہو رہی ہے۔ مرکز میں تحفظات کے ساتھ ذمہ داری نہیں دی جائے گی۔ فوج اور تعلقات خارجہ کو چھوڑ کر دوسرے مضامین میں ایگزیکٹو مجلس مقننہ کے سامنے جوابدہ نہیں ہوگی۔ حکومت ہند کے دستور اساسی کا وہ تاج نازرجس کی جھلک دکھا کر سپرو اور جیکر کو گول میز کانفرنس کا دلدادہ بنایا گیا تھا اور تحفظات و ذمہ داری کا وہ طلسمی جال جس کو لندن سے ہندوستان تک بچھا کر گاندھی جی کو دوسرے اجلاس میں شرکت کے لئے پھانسا گیا اب آہستہ آہستہ فضا میں تحلیل ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ نہ گول میز کانفرنس باقی رہی اور نہ وہ معاہدے باقی رہے جو گول میز والوں سے حکومت برطانیہ نے کئے تھے۔ ہمیں تو پہلے ہی سے ان وعدوں پر یقین نہ تھا ہم تو جانتے ہی تھے کہ ان کا حشر کیا ہوگا البتہ ان لبرلوں اور ماڈریٹوں، سبھائیوں اور کانفرنسیوں سے کوئی پوچھے کہ اب ان کی کیا رائے ہے جو لندن سے توقعات وابستہ کئے بیٹھے تھے اور جو آج اگر با علان نہیں تو اپنے دل میں ضرور یہ کہہ رہے ہوں گے۔

غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا

اور جن کو زبان نہیں تو ضمیر ضرور انہیں اس وقت ملامت کر رہے ہوں گے۔ بین الاقوامی تاریخ میں خلف عہد کی ایک نادر مثال ہے اور اسے اگر غداری کے عبرتناک انجام سے تعبیر کیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

پھر وہی جنگ زرگری

جوں جوں ۳ جولائی قریب آ رہی تھی مسلم کانفرنس کے اراکین پر ایک قسم کی سراسیمگی طاری ہو رہی تھی ...

نیا آرڈیننس

حرب ایجاد کئے گئے تھے وہ بحالہ قائم رکھے گئے صرف ایسی دفعات میں کچھ ترمیم ہو گئی ہے جن کا "ضرورت محسوس نہیں" کی جاتی یا جن کو گذشتہ تجربہ نے بیکار ثابت کر دیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم حکومت کی اس پالیسی کو جس کے ماتحت یہ آرڈیننس جاری کئے گئے ہیں خود حکومت کے لئے کسی طرح مفید نہیں سمجھتے۔ چھ مہینے تک آرڈیننسوں کی حکومت قائم رہنے کے بعد اگر اب بھی یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ آرڈیننسوں کی ضرورت باقی ہے تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ حکومت اس طریقہ سے اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتی اور رعام باشندوں کو ناراض کر کے ان کی مرضی اور منشاء کے خلاف زیادہ عرصہ تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بالخصوص ایسے زمانہ میں جبکہ نیا دستور مرتب کیا جا رہا ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام طبقوں اور جماعتوں کا تعاون حاصل کیا جائے حکومت کا حالات کو درست اور اصلاح کرنے کے بجائے ایک جدید آرڈیننس جاری کر کے عام ناراضگی پیدا کر دینا کسی عنوان تدبر و مآل اندیشی پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر اس وقت تمام آرڈیننسوں کو ختم ہونے دیا جاتا ہے اور سیاسی قیدیوں کو رہا کر کے کانگریس ورکنگ کمیٹی کو یہ موقع دیا جاتا کہ وہ موجودہ حالات پر غور کر کے کوئی فیصلہ کرتی تو وہ صورت اس صورت حال سے جو پیدا کر دی گئی ہے بدرجہا بہتر ہوتی۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا اور وزیر ہند سر سیموئل ہور نے اس پالیسی کے ماتحت جو آج کل اختیار کئے ہوئے ہیں آرڈیننسوں کا دوبارہ نفاذ ہی مناسب سمجھا اور ایک بہترین موقع کو ہاتھ سے نکل جانے دیا۔ جب رائے عامہ کو نظر انداز کر کے قوت کے زعم پر فیصلہ کرنے کا عالم ہے تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں کوئی مفید مشورہ کیا اثر کر سکتا ہے۔

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

دار الحکومت

دہلی میں متعدد اشخاص پر نوٹسوں کی تعمیل
نوٹسوں کی میعاد میں مزید توسیع

بمبئی میں ہنگامہ کو روکنے کے لئے مارشل لار کا نفاذ؟
مجمع کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے تین بار گولی چلائی
۱۳ افراد ہلاک اور ۲۰۱ مجروح

بمبئی یکم جولائی۔ بمبئی میں فرقہ وارانہ جنگ نے اب خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ آج صبح سے پولیس تین بار گولی چلا چکی ہے۔

ایک مسلم جنازہ پر ہندوؤں کا حملہ
پولیس کی گولیوں سے ایک ہندو اور تین مسلمان ہلاک
بمبئی میں پھر ہنگامہ

بمبئی یکم جولائی۔ کل دوپہر تک شہر میں امن و امان رہا۔ لیکن شام کے وقت فضا پھر مکدر ہوگئی۔ ہندو غنڈوں نے مسلمانوں کی ایک جماعت پر جبکہ جنازہ کو دفن کر کے رام دیوی اور کالبا دیوی کے چوراہے سے گزر رہا تھا۔ پتھروں سوڈا واٹر کی بوتلوں سے حملہ کر دیا جس سے تقریباً نصف درجن مسلمان مجروح ہوگئے۔ پولیس بھی فوراً موقع پر جا پہنچی۔ اس نے فسادیوں کو منتشر کر دیا اور صورتِ حالات پر جلدی قابو پا لیا لیکن قریبی محلوں میں اب بھی خوف و ہراس کا عالم ہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ تقریباً ۹ بجے کلال واڑی کے قریب ہندو مسلمانوں میں زبردست مقابلہ ہوا۔ جس میں تقریباً ایک درجن اشخاص مجروح ہوگئے۔ ان میں سے کچھ لاٹھیوں سے اور کچھ پتھروں وغیرہ سے مجروح ہوئے ہیں۔ پولیس بھی فوراً جائے وقوع پر پہنچ گئی اور فسادیوں کے باز نہ آنے کی وجہ سے گولی چلانے پر مجبور ہوگئی۔ جس سے ایک ہندو اور تین مسلمان ہلاک ہوگئے۔ حالانکہ پولیس کی کوششوں سے اب یہاں امن و امان قائم ہو گیا ہے۔ لیکن اِکّے دُکّے حملے ہنوز جاری ہیں۔

بمبئی میں کپڑے کا مارکیٹ بند
پولیس کمشنر کے حکم کے خلاف احتجاج

بمبئی ۳۰ رجون۔ آج مولجی جیٹھا مارکیٹ قطعی بند ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کارروائی پولیس کمشنر کے اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ جو انہوں نے مارکیٹ مذکور کو سودیشی اور بدیشی دو حصوں میں منقسم کرنے کی غرض سے لگائی ہوئی ٹین کی چادروں کو ہٹانے کے لئے دیا تھا۔ گو مارکیٹ کے دروازے کھلے ہیں لیکن اندر تمام دوکانیں بند ہیں۔

جاپان ہندوستان کی منڈیوں پر قبضہ کر رہا ہے
جاپانی مال کے محصول میں اضافہ کیا جائے

بمبئی ۳۰ رجون۔ ایوانِ تجارت ہند کے اکثر ارکان نے وزیر تجارت ہند کی خدمت میں ذیل کا تار ارسال کیا ہے۔

گائے بھینسوں پر پانچ روپیہ سالانہ ٹیکس
دہلی سے طوائفوں کے اخراج کا مسئلہ

مسلم کانفرنس کے التواء کی مخالفت
سر اقبال کے نام مولانا حسرت کا تار

ڈاکٹر سیف الدین کچلو پر نوٹس کی تعمیل
پنجاب کے سات اضلاع میں داخلہ کی ممانعت

مسلم کانفرنس سے شاہ مسعود احمد صاحب کا استعفیٰ

۲۴ گھنٹہ میں ۳۳ اموات

وائرلیس کے مقدمہ کی سماعت
جعلی سکے بنانے کا الزام

میرپور میں ہندوؤں کی شورش
جلوس کا مظاہرہ اور گرفتاریاں

ڈاکٹر کچلو کی کوٹھی پر پہرہ
نامزد مسلک کی نقل و حرکت کی نگرانی

دہلی جیل سے سرخپوشوں کی رہائی

مسلم کانفرنس سے مولانا شفیع داؤدی کا استعفا
مستعفی ہونے کے اسباب

حوادث و احکام
(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۳)

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

اپنے ساتھ بیوی کو غرق کرنے کی کوشش

مسٹر ڈگلس کے قاتل کو پھانسی کی سزا
ملزم کی طرف سے اپیل دائر کر دی گئی

کھیڑہ میں چار سو اشخاص کی گرفتاری
سیاسی کانفرنس منعقد کرنے کی سعی

مشاورتی کمیٹی میں گاندھی جی کی شرکت
جیل میں گاندھی جی کو دعوت دی جائیگی

جیل سے نظربندوں کا فرار

برطانیہ کی طرف سے آئرلینڈ کی بغاوت کا رد عمل
آئرلینڈ کی مصنوعات پر انگلستان نے بحری محاصل لگا دیئے
ڈی ولیرا موثر جواب سوچ رہے ہیں

اقتصادی مشکلات کا حل صرف ملکی مصنوعات کی ترقی میں ہے
حکومت افغانستان کا نتیجہ خیز اعلان

پشاور ۲ر جولائی۔ افغانستان کی حکومت نے مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے۔

مقدمہ سازش کراچی کا فیصلہ
سات ملزمان کو قید سخت کی سزا

مصر میں کامل آزادی کیلئے جدوجہد
برطانیہ سے تصفیہ کی گفتگو کرنے کی تحریک

روس کے تیل کا بین الاقوامی بائیکاٹ
پیرس میں تیل کی کمپنیوں کا مخفی اجلاس

طول و عرض ہند میں گرفتاریاں اور سزایابیاں
کانگریس کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے حکومت کی تدابیر
مختلف صوبوں کے متعلق تازہ ترین اطلاعات

گاندھی جی سے مسٹر ایمرسن کی ملاقات
چار دن تک مصالحت کی گفتگو

لوزان میں وزیر اعظم برطانیہ کی مساعی
جرمنی کو ادائے قرضہ پر آمادہ کرنے کی کوشش

خطوط میں آگ لگانے والوں کی تلاش
ایک سو روپے کا اعلان

گرفتار کرانے والے کو دس ہزار روپیہ انعام
اسلحہ خانہ چاٹگام پر حملہ کرنیوالے کی تلاش

ہندوستان سے ۴۲ کروڑ روپے کا مطالبہ
جنگ عمومی میں ہندوستان کی خدمات کا صلہ

والدہ اور بیوی کے قاتل کو سزائے موت
ساس بہو کی لڑائی کا خطرناک نتیجہ

ڈاکوؤں کے ہاتھوں نمبردار کا قتل
بندوق اور کارتوس لے کر فرار ہوگئے

عراق میں عہد قدیم کے دو مجسموں کی برآمد
مجسموں کا سرقہ اور پولیس کی تفتیش

ہندوستانی مفکرین کو مسٹر چرچل کا عطیہ
گول میز کانفرنس کی موت پر سجدۂ شکر

اسپیشل مجسٹریٹ کے قتل کے سلسلہ میں خانہ تلاشی
ریوالور اور کارتوسوں کی برآمد

کانگریس کے "مخفی غار" پر پولیس کا چھاپہ

جرمنی میں شخصی حکومت کے قیام کیلئے جدوجہد
مارشل ہنڈن برگ کی علیحدگی کا امکان

لوزان کانفرنس کو ناکام بنانے والے
ایک برطانوی مدبر کا بیان

بھڑوچ میں سیاسی کانفرنس کا انعقاد
دو سو سے زائد نمائندے گرفتار

ریاستہائے ہند کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط

بیت المقدس میں دو برطانوی باشندوں پر حملہ
خاوند زخمی اور بیوی ہلاک

سر آغا خاں جہاز تیار کرا رہے ہیں
جہاز پر پانچ لاکھ پونڈ کا صرفہ

فادر ایلون کو انگلستان جانے کی اجازت

امریکہ نے شراب کے جواز کا قانون پاس کر دیا

ازالۂ غلط فہمی!

ہندوستان کے مشہور و مقبول ترین وہر دلعزیز
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

نے اپنے چھبیس سالہ دورِ زندگی میں اپنے اسم بامسمّیٰ ہونیکا جو عملی ثبوت دیا ہے اور اپنے اعلیٰ نصب العین کی بنا پر ملک قوم و فن شریف کی جو بہترین خدمات انجام دی ہیں۔ اور راستی حسن معاملگی وصداقت شعاری و ایمانداری کی بنا پر جو حُسن قبول حاصل کیا ہے اور تدریجاً ترقی طے کر کے بحمد للہ آج جس اوج کمال پر پہنچ گیا ہے اور اپنے زرین اصولوں کی بنا پر جو محیر العقول شہرت ومقبولیت حاصل کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ ضرورت تھی کہ ہمدرد دواخانہ کے اعلیٰ اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ملک و فن کی خدمت کی جاتی لیکن نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے غیر ذمہ دار دوا فروشوں نے کورانہ تقلید کے طور پر ہمدرد دواخانہ کی نیک نامی و مقبولیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے اس کی ہر ہر چیز کی نقل ہی کر لینے کو کافی و ضروری سمجھا ہے اور طرح طرح سے پبلک کو مغالطہ میں ڈالنے کی اور ہمدرد دواخانہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کیجاتی ہے جس کی بنا پر بے شمار قدردانانِ ہمدرد ہم سے زبانی اور بذریعہ خطوط استفسارات کرتے رہتے ہیں چونکہ سب کو فرداً فرداً جواب دینا بہت مشکل ہے لہٰذا ہم بذریعہ اشتہار ھذا اعلان کر دینا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں کہ ہمدرد دواخانہ دہلی کا جدید یا قدیم مقامی یا بیرونی کسی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے نہ ہی ہمدرد دواخانہ کی دہلی یا بیرون دہلی میں کوئی شاخ ہے لہٰذا کوئی صاحب نام کی مشابہت اور صورت کی مطابقت سے غلط فہمی کا شکار نہ ہوں صاف ستھرے اصلی مفردات اور صحیح لندن باقاعدہ تیار شدہ مرکبات آپ کو حسب دستور سابق ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتے ہیں مجھے امید ہے کہ مذکورہ بالا چند سطور پبلک کے اطمینان و رفع شک کے لئے کافی ہونگی۔

اگر آپ ہندوستان کے اس عظیم الشان دواخانہ کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ کی شاندار فہرست ادویہ معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت طلب فرمائیے۔

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی بازار لال کنواں دہلی

الور کے تازہ حالات

جس رام دیال کے قتل کے الزام میں غفور محمد پہلوان اور چار اور مسلمان گرفتار ہو چکے تھے اسی سلسلہ میں کچھ مسلمان اور گرفتار ہوئے ہیں (۱) ہینا (۲) قاضی امید علی (۳) مرزا مصطفیٰ بیگ (۴) مرزا یسین بیگ اور دو اور جن کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔ مقتول کے گواہوں میں سے جو کوئی بھی کسی بھی مسلمان کی طرف اشارہ کر دے بس بغیر بلا مزید ثبوت کے یا بیان کے فوراً گرفتار کر لیا جاتا ہے اور جیل میں بھیج دیا جاتا ہے۔

غفور پہلوان اور چار پہلے گرفتار شدہ مسلمانوں پر بلا شہادت اور بیان لئے فرد جرم لگا دی گئی ہے جس میں تین جرم شامل ہیں۔ بلوہ، قتل اور بغاوت۔

جے پلٹن کی جو رائفلیں خود سپاہیوں نے توڑ کر مسلمانوں پر الزام لگایا ہے اس سلسلہ میں ریاست الور کے ملٹری ایڈوائیزر جے پور سے تشریف لائے تھے۔ آپنے رائفلیں دیکھتے ہی فوراً کہدیا کہ یہ خود سپاہیوں نے توڑی ہیں لکڑی سے نہیں ٹوٹی ہیں اگر لکڑی سے ٹوٹتی تو ہاتھ پر بھی کچھ نہ کچھ چوٹ ضرور آتی مگر کسی ایک سپاہی کے بھی ہاتھ پر خفیف سی چوٹ بھی نہیں ہے۔ اس انگریز ملٹری ایڈوائیزر نے وہی سوالات کئے جو سابق فائرنگ کمیشن کے مسلمان ممبر کپتان الہ داد خاں نے کئے تھے اور جن کی وجہ سے ممبری سے علیحدہ کر دیا تھا سنا ہے کہ اس انگریز ملٹری ایڈوائیزر نے ملٹری ایڈوائیزر گورنمنٹ شملہ کو اس امر کی رپورٹ کر دی ہے اور غالباً ۲۸ جون ۱۹۳۲ء تک ملٹری ایڈوائیزر چیف معہ ایک انگریز آفیسر (دستری) کے الور پہنچیں گے۔ یہ ملٹری ایڈوائیزر راجیت مہاراجہ الور کے گہرے اور قدیم دوست ہیں۔ دیکھئے وہ دوستی کا خیال رکھتے ہیں یا انصاف کا؟

جے پلٹن کے فیر کرنے کے سلسلہ میں پہلے ایک ملٹری کمیشن مقرر ہوا تھا مگر اب دوسرا کمیشن مقرر ہوا ہے جو بلوہ کی تحقیقات کا تھا۔ ۲۰ تاریخ جون ۱۹۳۲ء سے کام شروع ہو گیا ہے ۵ جون ۱۹۳۲ء تک رپورٹ مکمل کر کے مہاراجہ صاحب کو بھیجدی جائے گی۔

(محمد بہلول خاں دانا)

جمعیت المبلغین پونہ کیمپ کا شاندار جلسہ
جمعیۃ علماء ہند کی مساعی کا اعتراف

کل بتاریخ ۲۴ جون ۱۹۳۲ء بروز چہارشنبہ شب میں بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولوی محمد عارف حسین صاحب قریشی منعقد ہوا۔ دس بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی پہلے تلاوت قرآن مجید بعدہٗ باجازت صدر صاحب جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ساکن بمبئی نے تقریر فرمائی جس میں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تبلیغ کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی اور آپ کا خاص موضوع ضرورت تبلیغ تھا۔ بعدہٗ صدر صاحب نے اپنے عالمانہ خطبہ کے ساتھ فاضلانہ تقریر شروع فرمائی۔ اسوۂ حسنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانان پونہ کو جمعیت المبلغین کے ساتھ شریک عمل ہونے پر خاص کر توجہ دلائی اور مسلمانوں سے پرزور الفاظ میں اپیل کی کہ وہ اس انجمن کو کامیاب بنانے کے لئے دامے درمے قدمے ہر طرح سے امداد کریں ڈیڑھ گھنٹہ کی بصیرت افروز تقریر فرمانے کے بعد چند تجاویز حاضرین کے سامنے پیش کیں جو بہ اتفاق پاس ہو گئیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسلمانانِ پونہ کیمپ کا یہ اجتماع اسلامی موجودہ مناقشات باہمی کو نیز آپس میں مخالفت کی رنگت یعنی ہندو مسلم فرقہ وارانہ ذہنیت کو انتہائی نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے۔

(۲) موجودہ فسادات بمبئی کو ملکی مفاد کے لئے انتہائی ضرر رساں سمجھتا ہے اور مقامی فضا کی حالت کو دیکھتے ہوئے ہندو مسلم افراد سے درخواست کرتا ہے کہ دہلی میں جس طرح سے ہندو مسلم مشترکہ بورڈ قائم ہوا ہے اگر ضرورت محسوس ہو تو یہاں بھی قائم کیا جاوے تاکہ ملک میں امن و امان قائم رہے۔

(۳) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان جلسہ جمعیۃ العلماء ہند کی پالیسی پر اعتماد کلی کرتا ہے اور اس کی مساعی جمیلہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے۔

(۴) یہ جلسہ ان غریب مسلمانوں کو جو انتہائی مظالم کا شکار ہوئے ہیں اور جام شہادت نوش کر چکے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ (قاضی بشیر احمد قریشی سکریٹری جمعیت المبلغین پونہ کیمپ)

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

طلبہ وطالبات کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج قرول باغ دہلی کا نصاب تعلیم ... حاصل کرنے کی جلد سے جلد کوشش کریں۔

درخواست داخلہ پرنسپل کے نام ۵ ارجولائی ... ہمارا اپنا تعلیمی سال ... ۱۹۳۲ء سے شروع ہو جائے گا۔

ایچ پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

بال جڑ سے کالا

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے باعث پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی بہتری کے ساتھ ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

خوب یاد رکھیں

فیض عالم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ
کا نمونہ مفت طلب کیجئے۔ منیجر

عملیات ابوالعوف فرشتۂ غیب

بجلی کا کام سیکھنے والو!

سکول فار الیکٹریشینز لودھیانہ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

بے روزگاری کا بہترین علاج

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایس۔ رفیق بھائی۔ حبیب سرکل سمبئی

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

پونچھ ریاست کشمیر انجمن اسلامیہ کی خدمات
ایثار پیشہ حضرات سے امداد کی اپیل

ایہا الناظرین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سطح زمین پر ایک خطہ ایسا بھی ہے جس کو دنیا کشمیر جنت نظیر کے نام سے موسوم کرتی ہے جہاں کے نظر فریب مناظر۔ دلکش وادیاں اور بوقلموں گلزار بڑے سے بڑے سیاح سے خراج تحسین وصول کرتے ہیں جس کے بنفشہ زار و زعفران سے آنے والے اہل نظر کو مسحور کر کے ہمیشہ کے لئے اپنا دلدادہ بنا لیتے ہیں یہی وہ جگہ ہے جہاں قدرت نے حُسن آفرینی کو درجۂ کمال تک پہنچانے کے علاوہ ذرہ ذرہ اور چپہ چپہ کو دولت لازوال سے مالا مال کر دیا ہے یہاں کی آبادی بیشتر مسلمانوں پر مشتمل ہے قدرت کی ستم ظریفی سمجھئے یا مسلمانوں کی بدقسمتی کہ ان کی ہستی کسی معشوق کے نہایت حسین چہرہ پر نظر بد سے بچنے کے لئے ایک سیاہ بدنما داغ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی کشمیری مسلمان کی مفلسی و ناداری ضرب المثل ہے تمام دن پہاڑوں کو کھودتا ہے معہ اہل وعیال سخت سے سخت محنت کرتا ہے۔ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر جو دو چار پیسے بشام تک کماتا ہے وہی پیٹ پالنے پر خرچ کرتا ہے۔ نہ پاؤں میں جوتی نہ سر پر صافہ نہ بدن پر کرتہ دنیا کی جنت کے یہ باشندے اسی ہیئت کذائی میں تلف معاش کے سبب ہزاروں ...

اس وقت طلبا کی تعداد تقریباً تین سو ہے اور یہ تعداد یوماً فیوماً ترقی پر ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے دائرۂ عمل کو وسیع کر کے اس اہم کام میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کے علاوہ دیہاتی طبقہ کو بھی جو اتنک اس سے قطعی بے بہرہ ہے تعلیم کی ترغیب دی جائے اس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ بھلا ایسی مفلس قلاش قوم سے جس کی حالت پیشتر عرض کی جا چکی سرمایہ فراہم کیا جائے تو کیسے بس اسی سے اندازہ فرما لیجئے کہ مدرسہ ہذا میں تمام تعلیم تقریباً مفت ہے ان تین سو طلبا سے فیس کی آمدنی میلغ ستر روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں مزید برآں یہ کہ ہر سال کم وبیش دو سو روپیہ کی کتب طلبا کو مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ سری راجہ صاحب بہادر کی عین رعایا پروری ہے کہ پانچ روپیہ ماہوار کی گرانقدر رقم مدرسہ ہذا کو عطا فرماتے ہیں۔ کہنے کو تو یہ ایک بڑی رقم ہے مگر جس ہائی سکول کی آمدنی کے تمام ذرائع مسدود ہوں۔ جہاں کی آبادی کے بمشکل نیم فی صدی لوگوں کو دو وقت پیٹ بھر کر روٹی ملتی ہو جس جگہ کے افراد تعلیم کو ایک بے معنی چیز تصور کرتے ہوں جس مدرسہ کے تمام طلبا کی فیس معاف ہونے کے علاوہ ایک کثیر تعداد کو ادارہ کی طرف سے کتب بھی مفت مہیا کرنی پڑتی ہوں اس کی مالی حالت کا بیان تو کیا تصور ہی ناممکن ہے۔ گذشتہ فسادات بدامنی اور ان کے ردعمل نے حالات کو بد سے بدتر بنا دیا۔ اب ہم اس قابل بھی نہیں رہے کہ آنے والی صدیوں تک اپنی کچھ بھی مدد کر سکیں۔

ایسے بیم وہراس اور مایوسی کے عالم میں ہماری نظر اپنے تمام ہندوستانی ...

صد السعی ثابت نہ ہوگا؟ یقیناً درد مند دل رکھنے والے ایسے بہت سے حضرات ہوں گے جو پونچھ کی اس صدا کی لاج رکھنے کے لئے ہماری جھولی کو خالی نہ دیکھ سکیں گے۔

پیر حسام الدین پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ پونچھ کشمیر

قصبہ منصور میں مسودات حج کیخلاف احتجاج

آج مورخہ ۲۱ جون ۳۲ء کو مسلمانانِ قصبہ منصور کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا حمید الدین صاحب فاضل جامعہ ڈابھیل منعقد ہوا جس میں مولانا محمد ایوب صاحب صدیقی فاضل دیوبند نے جامع تقریر فرماتے ہوئے مسودات قانون حج کے مفاسد پر کافی روشنی ڈالی آخر میں حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانانِ قصبہ منصور کا یہ جلسہ ہر سہ مسودات قانون حج کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت منعقدہ مراد آباد کی قرارداد کی تائید اور توثیق کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ جب تک مسلمان اپنی پر امن جدوجہد سے ہندوستان کو کامل طور پر آزاد نہ کرائیں گے اس قسم کے مفاسد کا سد باب نہ ہوگا۔ نیز یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ موجودہ وقت اور فضا کو غنیمت سمجھ کر اس راہ میں عملی قدم بڑھائیں۔

یہ زیر صدارت جناب حاجی محمد افضل خاں منعقد ہوا۔ ماتحت علاقہ کے نظم ونسق اور پروگرام پر غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی۔

یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ حال علاقہ ناڈیری میں مسجد مقدس کی جو تعمیر ہو رہی ہے جس کے خلاف حکومت سرحد نے نوٹس امتناعی دیکر جواب طلب کیا ہے) ایک تحقیقاتی وفد موقع پر تشریف لے جائے اور ایسے میں مناسب جواب سے حکومت کو مطلع کر دیا جائے۔

ناظم شریعت سب کمیٹی پابینری عبدالمستعان

حکومت یو۔ پی ہفتہ وار اخبار جاری کرے گی

لکھنؤ۔ ۳ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت صوبجات متحدہ ایک ہفتہ وار اخبار نکالنے والی ہے۔ اخبار کے اجراء کا مقصد نامعلوم ہے۔

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

اگر آپ دیکھنے کے مشتاق ہیں تو آج ہی رسالہ مدینہ والے اعلیٰ ایڈیشن کے لئے درخواست بھیجئے ... رسول نمبر میں مدینہ کے جگ داتا کے اس خط کا فوٹو شائع کیا جائیگا ...

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

شریعت کمیٹی پابینری کی مجلس عاملہ کا اجلاس
اہم قرار داد کی منظوری

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔ پی

۹ جولائی ۱۹۳۲ء کو کھلے گا ... سائنس، ڈرائنگ، اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہے ...

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ علیگ (ہیڈ ماسٹر)

اکسیر حیرت
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

اکسیر جذام

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ایک منٹ آئس کریم مشین
قیمت میں حیرت انگیز رعایت
عالیجناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ کی رائے

ایم اے مجید بلیماران دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

ایک مہینہ میں انگریزی جانیئے

حافظ اقبال حسین بھیشیا بھاگلپور

ضرورت ہے

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ
سہ روزہ — دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ — ششماہی — سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ — ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ...
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی یوم شنبہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۳

معاصرین کے افکار و آراء

مفاہمت کس سے ہو؟ (زمیندار)

مشکلات کا غلط اندازہ (ملت)

مسلم کانفرنس کا نامۂ اعمال

مسلم کانفرنس کا امتحان ہونے والا ہے

صاحب کی سودیشی

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معاون)

وہ انسان جو تمام کمالات کا خاتم ہے

ربانی محبت و اخلاق کا ابلتا ہوا سرچشمہ

سرور الانبیاء کی سیرت طیبہ کا ایک گوشہ

گروہ انبیاء میں خاتم المرسلین کا درجہ

تواضع ز گردن فرازاں نکوست

مطب وقت
صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر جمعیۃ العلماء ہند کا اعلان
اور علماء و زعماء ملت کی تصدیق

مطب وقت
شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

حکیم مولوی مسعود احمد صاحب جو ایک فارغ التحصیل عالم اور طبیب ہیں ... نے تکمیل خدمت کی غرض سے ایک دواخانہ جاری کیا ہے جس کا نام "وطنی دواخانہ" ہے ...

نوٹ۔ وطنی دواخانہ کی دوائیں اپنی زود اثری کے باعث مقبول ہو چکی ہیں ...

سرور دو جہاں طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

طاقت اور قوت مردمی کا لاجواب نسخہ

عورتوں کے مرض سیلان رحم کا مکمل علاج

ملنے کا پتہ: وطنی دواخانہ (رجسٹرڈ) ماہر طب حکیم مولوی مسعود احمد خاں صاحب صدر بازار دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل حسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ...

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے بجیت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دس آنہ بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الٰہی میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرمی ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۴ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

ارکین جمعیۃ العلماء اور دیگر قوم پرور مسلمانوں کا اعلان

اینگلو انڈین اور نیم سرکاری اخبارات کی پرفریب تنقید

مسلم کانفرنس کے "بعض" بے غیرت ورکنے جمعیت ارکین نے ہندوستان و بیرون ہند میں مسلمانوں کو ذلیل و خوار کرانے اور ہندوستان کی تحریک آزادی کے خلاف ترشا پروپیگنڈا کرنے کی غرض سے جو بیان شائع کیا تھا اس کی تردید نہایت موثر الفاظ میں ذمہ دار مسلم زعماء و علماء کی جانب سے کی جا چکی ہے۔ اور ہم ارکین جمعیۃ علماء ہند اور دیگر قوم پرور مسلمانوں کا وہ اعلان گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں

ہی اس گمراہ کن سعی میں بھی کامیاب نہ ہو گا اور کذب و افترا کا طوفان حق و صداقت کی چٹان سے ٹکرا کر خود بخود پاش پاش ہو جائے گا۔

پنجاب و بنگال کی اکثریت

پہلے اعتراض یعنی پنجاب و بنگال کی اکثریت کے متعلق دستخط کنندگان کی خاموشی کا ذکر کرتے ہوئے انقلاب لکھتا ہے:۔

اصول اور فروع

"انقلاب" کی تلبیسات

دو رنگی

غلطی کا انجام

علیحدگی سندھ

حیثیت نمائندگی

اس کی مصالح اسے یہ اجازت دیتی ہو کہ باشندگان سندھ کے ایک جائز اور مبنی بر انصاف مطالبہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ مذکورہ بالا کانفرنس کی کارروائی نے علیحدگی سندھ میں مالی مشکلات کی اہمیت کو بہت کم کر دیا ہے اور اب یہی دیکھنا ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں کیا قدم اٹھاتی ہے۔

ڈاکٹر انصاری صاحب کا سفر یورپ

ڈاکٹر انصاری صاحب بجائے ۸ جولائی کے ۷ جولائی کو ڈسٹرکٹ جیل دہلی سے رہا ہو کر باہر تشریف لے آئے ہیں۔ گذشتہ چھ ماہ کا جو عرصہ ڈاکٹر صاحب نے جیل میں گذارا اس کا اثر ممدوح کی صحت پر نہایت ناخوشگوار پڑا ہے اور ہمیں یہ معلوم کر کے بے انتہا فکر و تشویش ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر صاحب بہت زیادہ بیمار ہیں اور ان کے طبی مشیروں نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ بحالیٔ صحت کے لئے یورپ کا سفر کریں۔ ڈاکٹر انصاری صاحب ملت اسلامیہ کے ایک مایۂ ناز فرزند ہیں

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

علیحدگی سندھ کے متعلق کانفرنس کی رپورٹ

مالی مشکلات کا حل پیدا کیا جا سکتا ہے

بارہ سال کے عرصہ میں خسارہ بچت سے مبدل ہو جائیگا

(نامہ نگار خصوصی)

شملہ ۴ جولائی۔ سندھ کانفرنس کے صدر مسٹر اے۔ ایف۔ ایل برین کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ یہ کانفرنس اس عہدہ کے مطابق مقرر کی گئی تھی جو گزشتہ سال یکم دسمبر کو وزیر اعظم نے گول میز کانفرنس کے سامنے بیان دیتے ہوئے کیا تھا۔ اور جس کا مفاد یہ تھا کہ ملک معظم کی حکومت نے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے کہ اگر صوبہ سندھ کے مصارف پورے کرنے کا اطمینان بخش ذریعہ معلوم ہو جائے تو سندھ کو ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے اور اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ ماہرین کی اوڈنگ کمیٹی نے گزشتہ موسم گرما میں جو تحقیقات کی تھی اس کے نتیجہ میں پیدا شدہ مشکلات کا حل تلاش کیا جائے۔

بھی شامل ہوں گے۔ حالانکہ یہی خسارہ اوڈنگ رپورٹ میں ۱۰۷۔۴۵ لاکھ روپیہ دکھایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ علیحدگی کے آغاز میں سندھ پر صرف ان مصارف پنشن کے بار ڈالے جائیں کی تجویز جو سندھ میں ادا کئے جاتے ہوں اور یہ تجویز کہ سکھر بند کے علاوہ علیحدگی سے قبل جو قرضہ لیا گیا ہو اس کی ادائیگی پچاس سال میں کی جائے قابل قبول ہو گی۔ یہ خسارہ چھ سال تک اسی طرح جاری رہیگا اور اس مدت میں سکھر بند سے جو مزید محصول حاصل ہو گا وہ سود میں ادا کیا جاتا رہے گا۔ اس کے بعد بقایا بڑھتی جائے گی جس کو عام مقاصد کے لئے استعمال کیا

ماہرین کی کمیٹی اور ہندوستانی کی رائے

ترقی کے لئے ضروریات

اکثریت کی بحال

امدادی ضرورت

جدید تجاویز

مسٹر برین کا تخمینہ

مسٹر برین کا تخمینہ یہ ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۳ء کو (یہ تاریخ موجودہ حالات میں فرض کر لی گئی ہے) ۸۰.۵ لاکھ روپیہ کا خسارہ آئے گا جس میں علیحدگی کے مصارف

اور پانی کی تقسیم میں پوری قابلیت اور صارفت سے کام لیا جائے۔ اور آبپاشی کے محصولات وصول کرنے کا صحیح انتظام ہو اور زراعت کے طریقوں کی ترقی اور ہمت افزائی کا پورا اہتمام کیا جائے۔

(ایسوسی ایٹڈ پریس)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

"نواح مدراس میں یوم مال گزاری"

ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں کاشتکاروں پر مظالم

۱۸۵۶ء کے ایک انگریزی رسالہ کا اقتباس

مندرجہ ذیل مضمون ہم کو اپنے ایک کرمفرما دوست سے موصول ہوا ہے جس کا ترجمہ خود موصوف نے ایک انگریزی رسالہ سے کیا ہے۔ یہ تمام مضمون رسالہ "اؤس ہولڈ ورڈس" مورخہ ۵ اپریل ۱۸۵۶ء سے ماخوذ ہے جس کے ایڈیٹر مسٹر چارلس ڈکنس تھے۔ آپ ۱۸۱۲ء میں بمقام پورٹس ماؤتھ پیدا ہوئے اور ۱۸۷۰ء میں انتقال کیا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانۂ حکومت میں جو بے عنوانیاں وصول مالیہ کے سلسلہ میں ہوتی تھیں موصوف نے ان پر اپنے اس رسالہ میں تنقیدی نظر ڈالی ہے اور نمونہ کے طور پر صوبہ مدراس کے واقعات درج کئے ہیں۔ ہم اس مضمون کو تشکر یہ کے ساتھ

نفرت انگیز تصویر

ایسٹ انڈیا کمپنی کا خوفناک عمل

استحصال بالجبر کا محکمہ

(باقی آئندہ)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

شرق اردن پر ابن رفادہ کا حملہ

کیا شرق اردن حکومت حجاز کے خلاف سازش میں شریک ہے؟

مصر میں حکومت شرق اردن کے معتمد کا کارنامہ

معاصر ام القریٰ (مکہ مکرمہ) کی تازہ ترین اشاعت میں حدود شرق اردن اور حجاز پر ابن رفادہ کی ترکتازیوں کے متعلق ذیل کا مقالہ شائع ہوا ہے:۔

اسی اخبار (ام القریٰ) میں کسی دوسری جگہ ایک سرکاری اعلان درج ہے جس میں حکومت نے اس خبر کی حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے جو سیار اور سارہ سے حجاز کی سرحد میں داخل ہونے اور وہاں شر و فساد پھیلانے کے متعلق ہے۔

سرکاری اعلان میں جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی اس عادت کا کھلے الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے

شرق اردن کی اکثریت پر افسوس

اصل حقیقت کا انکشاف

حجاز کے خلاف خفیہ سازش

انتقادات

پیشوا کا رسول نمبر

دہلی کے مشہور و معروف ماہوار رسالہ پیشوا کا رسول نمبر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے اور اپنی گزشتہ روایات کے مطابق صوری و معنوی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ اس مرتبہ بھی عزیز حسن صاحب بقائی مدیر پیشوا نے اس ضخیم مجموعۂ مضامین کی ترتیب و تدوین میں نہایت محنت و سعی سے کام لیا ہے اور ایسے مضامین اور نظمیں جمع کی ہیں جو ہر اعتبار سے قابل داد و قابل ستائش ہیں۔ بالخصوص وہ مضامین اور نظمیں جو غیر مسلموں کے رشحات قلم کا نتیجہ ہیں اور جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں کو روشنی میں لایا گیا ہے۔

ہے۔ اگر کوئی صاحب صرف رسول نمبر طلب کرنا چاہیں تو اس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ ٹائٹل رنگین ہے۔ طباعت و کتابت بہترین اور کاغذ سفید اور چکنا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر رسالہ پیشوا۔ کوچہ چیلاں۔ دہلی

اسرار التنزیل فی تفسیر سورۃ الفیل

مصنفہ مولانا عبد البصیر صاحب

یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے سورۃ الفیل کی تفسیر ہے جو نئے اسلوب سے دلائل اور جدید علمی انکشافات کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ پہلے سورہ فیل کا اردو ترجمہ ہے اس کے بعد اس کی نحوی ترکیب کی گئی ہے۔ تفسیر میں قدماء کی تفسیر کے ساتھ ساتھ جدید معلومات اور انکشافات سے بہت زیادہ مدد لی گئی ہے اور قرآنی حقائق کو تاریخ اور اثری تحقیقات کی روشنی میں نمایاں کیا گیا ہے۔ ہر لفظ کی تشریح اور تفسیر کے ساتھ ہی ان تمام شبہات کا ازالہ بھی کیا گیا ہے جو اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔

مبشرات المولود

دارالحکومت

دہلی میں یوم اسیران کے مظاہرے اور جلوس

چالیس اشخاص گرفتار پولیس کا لاٹھی چارج

سائکلو اسٹائل مشین پولیس کے حوالہ کردی گئی

دہلی ۵ جولائی۔ کل شہر میں یوم گاندھی اور یوم اسیران سیاسی کے سلسلہ میں جزوی ہڑتال رہی۔ [illegible]

مولانا نورالدین صاحب اسیر فرنگ کی

اہلیہ مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت اور قرآن خوانی

[illegible]

اعلیٰ حضرت نظام دہلی تشریف لائیں گے

[illegible]

فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق برطانی حکومت کا فیصلہ

کونسلیں مشترکہ انتخاب کا فیصلہ کریں گی

پست اقوام اور مزدوروں کیلئے خاص نمائندگی

لندن ۵ جولائی وزیر ہند نے دارالعوام میں جدید ہندوستانی دستور کے متعلق جو اعلان کیا تھا اس میں اس امر کی طرف بھی اشارہ تھا کہ برطانوی حکومت عنقریب فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اپنے انقطاعی فیصلہ کا اعلان کردے گی۔ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت نے فیصلہ تو مرتب کرلیا ہے لیکن اس کے جزئیات پر مفصل بحث و تمحیص نہیں ہوئی ہے۔ مزید براں مخالف جماعت کو بھی بعض امور سے اختلاف رائے ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی حکومت نے مسلم مطالبات کے پیش نظر جداگانہ انتخاب کو برقرار رکھا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر اور جس وقت کسی صوبجاتی مجلس قانون ساز نے کثرت رائے سے جس میں اقلیت کے ۲/۳ ممبران کی رائے شامل ہوگی مشترکہ انتخاب کے اصولوں کو تسلیم کرلیا تو اس صوبہ میں مشترکہ انتخاب جداگانہ انتخاب کی جگہ جاری ہو جائے گا۔

اس طرح حکومت نے جداگانہ سے مشترکہ انتخاب کی جانب رجوع کرنے کے لئے وقت کی قید نہیں لگائی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے مرکز اور صوبوں میں اقلیتوں کے لئے نشستوں کی تخصیص کے اصول کو بھی تسلیم کیا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ قید لگادی ہے کہ وفاقی مجلس قانون ساز (فیڈرل اسمبلی) نے جدید دستور کی کارفرمائی کے تجربہ کے دوران میں نشستوں کی تخصیص کو غیر ممکن العمل خیال کیا تو وہ اپنی اکثریت کے ذریعہ اس اصول کو منسوخ کرسکے گی۔

اچھوتوں کی نمائندگی کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ اختلاف رائے ہے۔ کہا جاتا ہے۔ مخالف جماعت اچھوتوں کو مخصوص نمائندگی دینے کے حق میں نہیں ہے لیکن کابینہ کی اکثریت اچھوتوں کے لئے مخصوص نمائندگی کم سے کم سال کے واسطے لابد تصور کرتی ہے۔ لیکن مزدوروں اور یونیورسٹی کی مخصوص نمائندگی پر سب کو اتفاق ہے۔

بنارس میں سرکردہ رہنماؤں کا اجتماع

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی شرکت

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے دفتر پر پولیس کا دھاوا

ایک رضاکار کی گرفتاری

[illegible]

ڈاکٹر انصاری صاحب کی اچانک رہائی

[illegible]

صدر جمعیۃ علماء ہند کی علالت سے مسلمانوں میں تشویش

مفتی صاحب کو کسی سرد مقام میں تبدیل کیا جائے

(خاص تار جمعیۃ)

[illegible]

رنگون میں تین لڑکیوں کا بے رحمانہ قتل

معمولی زیور کے لئے قاتلوں کی سنگدلی

[illegible]

مسلم کانفرنس کے اراکان کو الٹی میٹم

حکومت سے تعاون کی حکمت عملی بے سود ثابت ہوئی

جماعت احرار کے قیام کی تجویز

[illegible]

اسمبلی کے ممبران کا حکومت کے خلاف احتجاج

جدید آرڈیننس بغیر مشورہ کے کیوں نافذ کیا گیا

[illegible]

این۔ ڈبلیو ریلوے کو زبردست خسارہ

بعض لائنوں کو بند کرنے کا ارادہ

[illegible]

بمبئی کی تجارت ایک تہائی رہ گئی

ہندو مسلم فساد کا تباہ کن اثر

[illegible]

برہم پور میں بم کیس کا فیصلہ

تین ملزموں کو مختلف میعاد کی سزائیں

[illegible]

سیاسی اسیروں کی رہائی کے متعلق نئی اطلاع

جیل میں کانگریسی لیڈروں کیساتھ تبادلہ خیال

دارالعوام میں لانسبری کی تجویز

[illegible]

ریلوے ٹرینوں کو روک کر اشتہارات کی تقسیم

یوپی میں ایک منظم تحریک کا آغاز

کانگریسی جھنڈوں کا مظاہرہ

[illegible]

ضلع مدناپور میں گولی چل گئی

دو کانگریسی ہلاک اور متعدد زخمی

[illegible]

مفلسی سے تنگ آکر لڑکے اور لڑکی کو زہر

[illegible]

برطانی مال پر مزید محصول لگایا جائے

حکومت کو ایوان تجارت ہند کا تار

[illegible]

ریاست کشمیر میں ایک مسلم وزیر کا تقرر

[illegible]

اعتدال پسند حکومت کی حکمت عملی سے ناراض ہوگئے ہیں

پارلیمنٹ میں کانگریس کے ساتھ تعاون کرنے پر بحث

مخالف جماعت کے رکن مسٹر لانسبری کا نوٹس

لندن ۸ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لانسبری نے جو برطانوی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں مخالف جماعت کے لیڈر ہیں حکومت سے دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ ہندوستان کی موجودہ نازک سیاسی صورت حالات کے پیش نظر جب کہ اعتدال پسند حکومت کی تازہ حکمت عملی سے ناراض ہوگئے ہیں۔ حکومت کی پوزیشن کیا ہے آیا وہ ان کو مطمئن کرنے کے لئے کوشش کرے گی؟ اگر ایسا ہے تو وہ کونسا ذریعہ اختیار کرے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لانسبری اس امر پر زور دیں گے کہ کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ کی اشد ضرورت ہے۔ مسٹر لانسبری کے مذکورہ نوٹس پر ۱۴ جولائی ۱۹۳۲ء کو دارالعوام میں زبردست اور گرماگرم مباحثہ ہوگا یہ اجلاس ہندوستان کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں دارالعوام جس فیصلے پر پہنچے گا اس سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ تعاون کے لئے کس حد تک تیار ہے۔

دہرہ دون ایکسپریس کو لوٹنے کی سازش

پٹریاں اکھیڑ ڈالی گئیں

دہرہ دون ۸ جولائی۔ گذشتہ شب دہلی ایکسپریس کو لوٹنے کی ایک افسوسناک سازش کا ظہور ہوا جب کہ ٹرین ہرادالا اور مقام پور اسٹیشنوں کے درمیان میں دہرہ دون سے صرف پانچ میل کے فاصلہ پر تھی ڈرائیور نے یہ دیکھا کہ کچھ پٹریاں اکھڑی ہوئی ہیں وقت رات میں نو بجے کا تھا۔ دہلی ایکسپریس دہرہ دون سے اپنی پوری رفتار کے ساتھ جارہا تھا۔ ڈرائیور نے دور سے تیز روشنی میں اتفاق سے یہ دیکھا کہ پٹری کے نیچے کی پلیٹیں بکھری ہوئی ہیں اس سے ایک دن پہلے ٹرینوں کو روکنے کے واقعات ہوچکے تھے اور ڈرائیور چونکنا تھا اس نے سمجھ لیا کہ ضرور کچھ شرارت ہے چنانچہ اس نے رفتار کم کردی یہاں تک کہ اس مقام سے صرف چند گز پہلے گاڑی کو روک لیا۔ ٹرین روکنے کے بعد معلوم ہوا کہ اگر ذرا سی بھی غفلت ہو جاتی تو نہایت ہی سخت حادثہ ہوتا اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا۔ ٹرین تقریباً دس منٹ رکی رہی اس کے بعد آہستہ آہستہ روانہ ہوئی۔

پولیس اس واقعہ کی تحقیقات کر رہی ہے لیکن شرارت کرنے والے کا اب تک کچھ سراغ نہیں ملا ہے۔

مجلس وفاق کا اجلاس لندن مدعو کیا جائیگا

حکومت پر مہاراجگان کا دباؤ

شملہ ۸ جولائی۔ ہندوستانی اصلاحات کے سلسلہ میں وزیر ہند کے اعلان کے بعد چونکہ ایک نیسری کانفرنس درحقیقت میں گول میز نہیں ہوگی بلکہ محض ایک کانفرنس کی حیثیت سے سابق گول میزوں کی مرتب کردہ اسکیم کے متعلق انقطاعی فیصلہ کرے گی۔ [illegible] مہاراجگان کی جانب سے حکومت ہند پر اس ضرورت کو واضح کردیا ہے کہ کم سے کم مجلس واضع دستور وفاقی (فیڈرل کمیٹی) کے ہندوستانی ارکان کو ضرور لندن میں مدعو کیا جائے۔ کیونکہ ان کی رائے میں جدید دستور کی کامیابی کے لئے ہندوستانی ارکان کی لندن میں موجودگی نہایت ضروری ہے۔ قائم مقام صدر الیوان والیان ریاست مذکورہ بالا خیالات کو مہاراجگان کی جانب سے حکومت کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے عنقریب شملہ پہنچنے والے ہیں۔

باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ فیڈرل کمیٹی کے اجلاس کو ریاستی امور کے فیصلہ کے لئے بہت اہم تصور کرتے ہیں۔

سات لاکھ مزدوروں کی ہڑتال کا خطرہ

ریلوے ملازمین کے مطالبات

[illegible]

ایک ہیڈ کانسٹبل کے خلاف استغاثہ

گاندھی ٹوپی اتارنے کا الزام

[illegible]

سر آغا خاں ہندوستانی نمائندوں کے لیڈر

[illegible]

مسٹر جیکر گاندھی جی سے ملاقات کریں گے

[illegible]

بنارس میں سیاسی رہنماؤں کا اجتماع

پنڈت مالویہ سے سپرو، کچلو اور آصف علی کی ملاقات

مسائل حاضرہ پر رازدارانہ گفتگو

بنارس ۸ جولائی۔ ڈاکٹر تیج بہادر سپرو نے جیسا کہ پہلے اطلاع دی جاچکی ہے یہاں آنے کے بعد مالوی جی سے ملاقات کی۔ ایک دن پہلے ان میں تبادلہ خیال ہوچکا تھا اس کے بعد اس کی ضرورت پیش آئی کہ دیگر قائدین کانگریس سے بھی گفتگو کی جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر کچلو قائم مقام صدر کانگریس بھی دہلی سے آگئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دوران گفتگو میں علاوہ مفاہمت اور مصالحت کے امکانات کے قانونی حیثیت سے آرڈیننس کے جواز پر بھی غور کیا گیا۔ [illegible]

بمبئی میں موسلادھار بارش

فرقہ وارانہ فساد پر پانی پڑ گیا

بمبئی ۶ جولائی۔ موسلادھار بارش ہونے کی وجہ سے فرقہ وارانہ آتش شام کے وقت ٹھنڈی ہوئی۔ گرانٹ روڈ پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان دو مرتبہ تصادم ہوا بعض شورش پسندوں نے ہندوؤں کے ہجوم پر حملہ کیا اور بہت سے آدمیوں کو زخمی کردیا۔ پولیس نے مجبوراً گولیوں کے دو فائر کئے گولی سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔ آج ایک اور شخص ہلاک ہوا۔

گم شدہ اسلحہ کی جستجو

[illegible]

مشاورتی کمیٹی کی شرکت سے شاستری کا انکار

[illegible]

راما سوامی اسمبلی کے لیڈر نامزد کئے گئے

[illegible]

انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی کا اعلان

ہندوستان کیلئے مکمل آزادی کی تائید

[illegible]

برما کی علیحدگی برمیوں کی خواہش پر مبنی ہے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

[illegible]

بمبئی میں بربریت اور انسانیت سوزی کا شرمناک منظر

شارع عام پر خونریزی اور چھروں سے قاتلانہ حملے

شہر میں فوج کا گشت اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

[illegible]

انسان کے انسانوں پر قاتلانہ حملے

[illegible]

چار یوم کا نقصان جان

[illegible]

آئرش مال کی درآمد پر محصول کا اضافہ

دوسری خواندگی پر مزدور پارٹی مخالفت کریگی

[illegible]

امریکہ میں یوم آزادی کا جشن

دو سو اشخاص کی ہلاکت

[illegible]

پچاس سال میں فوج کو ہندوستانی بنایا جائیگا

اعلیٰ آسامیوں پر ہندوستانیوں کا تقرر

[illegible]

حیدرآباد میں دیسی صنعتوں کی ترقی

کارکنوں کی طرف سے اعلیٰ حضرت کا شکریہ

[illegible]

صوبہ مدراس میں ڈھائی ہزار اشخاص کو سزا

[illegible]

مصر یورپ اور امریکہ کا اتصال

[illegible]

جرمن اخبار حکومت کی پرواہ نہیں کرتے

[illegible]

مسٹر سین گپتا پر حکومت کا کتنا روپیہ خرچ ہوا

[illegible]

مسلمانانِ اجمیر کا عظیم الشان جلسہ
ریاست الور کے متعلق احرار اسلام سے مطالبہ

انجمن منور الاسلام میرٹھ کا سالانہ اجلاس

ختم کلام اللہ شریف

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

الجمعیۃ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور

مقویات سراج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور در بھنگہ

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ یو۔ پی

محمد الطاف حسین بی۔ اے۔ علیگ (ہیڈ ماسٹر)

بجلی کا کام سیکھنے والو

اسکول فار الیکٹریکل انجینئرز لودھیانہ

حلفیہ بیان کا مطلب

دہلی میں بارہ تاریخ کو کیا ہونے والا ہے

سکریٹری عید میلاد کمیٹی دہلی

مشہور قدیمی دوکان
حاجی مولا بخش و حاجی عبد الغنی
عام اطلاع

حاجی عبد الغنی ولد و مالک فرم حاجی مولا بخش علی گنج کلاں مرچنٹ بازار فتحپوری دہلی

آج کل ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں

امرت دھارا

احتیاط

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ لاہور

جماعت مولوی فاضل و منشی فاضل کا داخلہ مدرسہ صدیقیہ میں

منیجر مدرسہ صدیقیہ دہلی پھاٹک حبش خان دہلی

نیٹ بھراپن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز بیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان کی دوا از بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

تاریخ اسلام کے اخراج پر احتجاج

سکرٹری انجمن نور الاسلام

جمعیۃ الطلبہ صوبہ دہلی کا عظیم الشان جلسہ
طلباء کو اساتذہ کی نصیحت

صدر جمعیۃ علماء ہند کو ملتان جیل سے تبدیل کیا جائے
انجمن تہذیب الکلام دہلی کی تجاویز

داخلہ آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

شربت اکسیر

بال جڑ سے کالا

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو

تحفہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مفت

خوب یاد رکھیں

عملیات آلوف فرشتہ غیب

جریان

محبوب عاشق کے قدموں پر

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

نیر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ — ششماہی

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر مہینوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۷ ۲۱ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

۱/۲ کالم

۱/۴ کالم

یدُ اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

مسئول مدیر ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۴

معاصرین کے افکار و آراء

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

مکارم اخلاق اور فضائل حمیدہ کا جامع ترین انسان

خاتم المرسلین کے عادات و خصائل کا ایک زریں ورق

انک لعلیٰ خلق عظیم

[illegible]

علمائے کرام اور وطن پرست مسلمانوں کا اعلان

[illegible]

"ہاتھی کا پاؤں"

[illegible]

بستر مرگ سے آخری پیام

بیگم مولانا نورالدین صاحب کا خطاب اپنے عزیز شوہر سے

اے وجہ سکون دل اے راز حبیب دل
اے مالک ملک دل اے شاہ حریم دل

لو جاتی ہوں دنیا سے کچھ نیندسی آتی ہے
مدت کی رفاقت کو اب موت چھڑاتی ہے

یہ وقت جدائی بھی کیا درد فزا آیا
تم جیل میں ہو مجھکو پیغام قضا آیا

دکھا ہوا دل لیکر جب جیل سے آؤ گے
اس عالم ارضی میں تم مجھکو نہ پاؤ گے

آہوں کا تلاطم ہو اور ہو شب تنہائی
چھوٹے نہ کبھی لیکن دامان شکیبائی

ایثار و وفا جوہر ہے اہل شجاعت کا
تسلیم و رضا شیوہ ہے صاحب الفت کا

مضبوط ارادوں میں اک پاک عزیمت ہیں
چھوڑا ہے تمہیں میں نے قربانگہ ملت میں

پر تو ہو محمدؐ کے تم جذبہ محکم ہو
تم بہرہ ور عزم سرکار دو عالم ہو

خاتون کی رحلت ہے شوہر کی اسارت ہے
مرحومہ کو جنت کی اصف یہ ضمانت ہے

حفیظ الرحمٰن آصف دہلوی

۷ جولائی ۱۹۳۲ء

آخری سوال جس کا کمال تھا

[illegible]

داعی اسلام کے اخلاق کی آسمانی کوازی

[illegible]

محبت و ملاطفت کا کمال عروج

[illegible]

اکسیر جذام

یہ وہ عطیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہوگئے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں چار چھ مہینہ میں صحت کلی ہو جاتی ہے اگر پھوڑا نکل آیا ہے ہفتہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول و پیکنگ کے لئے ۸ روانہ کریں یا ۸ کا وی۔ پی طلب فرماویں۔

حافظ اقبال حسین بھیٹیا ہی بھاگل پور

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن اورنگ آباد ناگپور جھانسی۔ علی گڑھ۔ اٹاوہ۔ فرخ آباد فتحپور۔ اٹیہ کانپور اعظم گڑھ۔ فیض آباد۔ بلیا۔ آرہ بہرائچ۔ رائے بریلی لکھنؤ۔ شاہجہانپور شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹو فین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد۔ عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mnfg Co., (India) P. Box 88. Karachi.

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں انمیں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جنمیں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۸۰ احادیث پر مشتمل ہے حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جنمیں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں آج تک نہیں ہوا اب تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجیے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا

دونوں کتابوں کے یکجا خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دیجائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے۔ ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۵۴۴ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے صرف للعہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے نامور خوشنویسوں میں ہیں اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے، اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجیے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ خانشدہ ستے قسم دوم خانشدہ عار علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

حوادث و احکام

استفتاء

الجواب

برقت انتباہ

سلطنت آصفیہ کا چشمۂ فیض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ

معتدلین کی مایوسی

سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کے استعفے

بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغِ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

فریب بہرحال فریب ہے یہ قطعاً ناممکن ہے کہ انسانوں کی کوئی جماعت ہمیشہ فریب میں مبتلا رہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لیے کچھ آدمی کسی کے دام تزویر میں مبتلا ہو جائیں اور سراب کو دریا سمجھ کر حالت تشنگی میں اس کی طرف دوڑنے لگیں مگر یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ ایک گروہ کا گروہ ہمیشہ فریب خوردگی کے عالم میں …

ان کے ذریعہ حکومت سے ہندوستان کا مطالبہ آزادی تسلیم کرا لیں گے مگر اب ان کے خطوط یہ بتا رہے ہیں کہ وہ کس قدر یاس و ناامیدی کے عالم میں ایوان حکومت سے باہر نکل آئے ہیں اور جس طرح ان سے پہلے بہت سوں کو مایوسی سے دوچار ہو کر عدم تعاون کا راستہ اختیار کرنا پڑا ہے انہیں بھی اپنے …

انسداد فواحش

انڈیپنڈنٹ پارٹی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

کردستان میں شیخ محمود اور شیخ برزان کی بغاوت

حکومت عراق نے دونوں سرداروں کو گرفتار کر لیا

بغاوت اور اس کے انسداد کے اسباب

عراق، ایران اور ترکی کی سرحد پر کردستان میں شیخ محمود اور شیخ احمد برزان نے اپنے متبعین کی امداد سے جو بغاوت برپا کی تھی اور جس نے ان تینوں حکومتوں کو کسی حد تک پریشان کر رکھا تھا اس کا اب خاتمہ بالخیر ہو گیا ہے اور بغاوت پوری قوت کے ساتھ کچل دی گئی ہے …

کردستان کی جغرافیائی حیثیت

شیخ احمد برزان کون ہے؟

شیخ برزان کی گرفتاری

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

"نواح مدراس میں یوم مال گزاری"

ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ میں کاشتکاروں پر مظالم

۱۸۵۶ء کے ایک انگریزی رسالہ کا اقتباس

(گزشتہ سے پیوستہ)

سر سیموئل ہور کے بیان سے لبرل جماعت میں ہلچل

سپرو جیکر اور جوشی کے استعفے

ترک تعاون کی قرارداد

(ترجمہ خصوصی)

لبرلوں کا اجلاس بمبئی

صوبجاتی خود مختاری اور مرکزی ذمہ داری

مسٹر ایم جوشی کا استعفا

فرقہ وارانہ مسئلہ اور عدم تعاون

مسٹر جیکر کے دلائل

خاتم المرسلین کے عادات و خصائل کا ایک ورق

(سلسلہ صفحہ اول)

نہان نوازی

مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم نامزد کئے گئے

کمپنی باغ میں باشندگان دہلی کا جلسہ عام

دہلی ۱۰ جولائی۔ کل دوپہر کو مولانا مولوی الحاج الحافظ عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند بمبر آرڈیننس کی دفعہ کے ماتحت گرفتار کر لئے گئے۔ شیخ عبدالواحد انسپکٹر پولیس نے چند سپاہیوں اور سی۔ آئی۔ ڈی پولیس کے ہمراہ دفتر جمعیۃ علماء ہند پر چھاپہ مارا اور مولانا کو ان کی گرفتاری کے متعلق اطلاع دی۔ دفتر کے نیچے چند تانگے کھڑے تھے۔ ایک تانگہ میں مولانا موصوف کو بٹھا کر پولیس کوتوالی لے گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب نے اپنی گرفتاری پر حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی جانشین حضرت شیخ الہند و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند کو جمعیۃ علماء ہند کا ڈکٹیٹر نامزد فرمایا ہے۔

شام کو چھ بجے کمپنی باغ آزاد پارک میں مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند کی صدارت میں باشندگان دہلی کا عام جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالماجد صاحب دہلوی نے حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کی گرفتاری کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے تبحر علمی، اعلیٰ قابلیت، دینی فیوض اور ملی و قومی خدمات پر مؤثر تقریر کی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے ایک تجویز پیش کی جس میں مولانا موصوف کی قومی و ملی خدمات کا اعتراف کیا گیا تھا۔ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

دہلی جیل میں ہنگامہ ہوتے ہوتے رہ گیا

سیاسی قیدیوں اور وارڈروں میں تصادم

سرخپوشوں پر وارڈر کی ناک کاٹنے کا الزام

دہلی ۱۰ جولائی۔ کل دہلی کیمپ جیل میں زبردست مظاہرہ ہو گیا جس میں معلوم ہوا ہے کہ وارڈروں پر سنگباری کی گئی اور انہیں پیٹا گیا۔ کیمپ جیل میں آجکل تقریباً تین سو سیاسی قیدی ہیں جو سب کے سب تحریک کانگریس کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان قیدیوں میں بے چینی اور شورش کے آثار کئی دن سے پیدا ہو گئے تھے۔ کل سوا چار بجے شام کو یہ واقعہ رونما ہوا جب کہ ان قیدیوں میں سے چند نے تیز ٹھیکر سے ایک وارڈر کی ناک کاٹ لینے کی کوشش کی جس سے اس کی ناک تو نہیں کٹی لیکن زخمی ہو گئی۔ ایک دوسرے پہریدار نے دوڑ کر اسے بچایا۔

کیمپ جیل کے دو حصے ہیں۔ ایک میں تو وہ قیدی رکھے جاتے ہیں جن پر مقدمات ابھی چل رہے ہیں اور دوسرے میں وہ ہیں جنہیں آرڈیننس کے ماتحت سزا دی جا چکی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کانگریسی قیدیوں نے اس علیحدگی کی مخالفت کی اور اس حصہ میں جانے کی کوشش کی جو زیر سماعت مقدمات کے ملزموں کے لئے مخصوص تھا۔ انہوں نے تاروں کو بیچ سے کاٹ دیا تھا جسے کسی نے دیکھا نہیں اور اسی میں سے وہ آپس میں جایا کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جھگڑا انہی دونوں قسم کے قیدیوں میں ہوا۔ قیدیوں نے فساد کے دوران میں جیل سے بھاگنے کی قطعاً کوئی کوشش نہیں کی۔

ان لوگوں میں جب لڑائی ہو رہی تھی تو چار وارڈر اور دو قیدی افسر جب ان میں بیچ بچاؤ کے لئے گئے تو انہیں اس کا خیال بھی نہ تھا کہ ان پر حملہ ہو جائیگا۔ یہ جونہی اس احاطہ میں داخل ہوئے کچھ قیدیوں نے ٹھیکر اٹھائے جو وہاں بکثرت پڑے ہوئے ہیں اور ان پر پھینکنا شروع کر دیا۔ وارڈر اور قیدی افسر ...

... معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعد وہ لاٹھی لے کر گئے کہ قیدیوں پر حملہ کریں مگر کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک کل قیدی خاموش ہو چکے تھے اور لاٹھی چلانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ ایک مقامی اخبار کا بیان ہے کہ ڈنڈے استعمال کئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ہنگامہ میں پیش پیش "سرخ پوش" تھے جو یہاں نظر بند ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع کر دی گئی ہے جو تحقیقات کر رہے ہیں۔ رائے بہادر ... مسٹر الیسر مجسٹریٹ اور سردار عبدالصمد خاں مجسٹریٹ کو بھی ٹیلیفون سے بلا لیا گیا جن کے سامنے شناخت کے لئے پریڈ ہوا۔

دارالحکومت

دہلی میں آرڈیننس ڈے کا جلوس

شراب کی دوکان پر پکٹنگ۔ پولیس کا لاٹھی چارج

جمعیۃ علماء ہند کے رضاکاروں کی گرفتاری

دہلی ۹ جولائی۔ جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کے بموجب یوم آرڈیننس ڈے کے سلسلہ میں بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں حضرت علامہ مولانا عبدالحلیم الصدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کی صدارت میں مسلمانان دہلی کا عام جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت موصوف نے آرڈیننس کے متعلق زبردست تقریر فرمائی۔ اس کے بعد جامع مسجد سے جلوس مرتب ہو کر ... رضاکاران ... پولیس نے مجمع کو منتشر کر دیا ...

کم از کم برطانیہ کے ساتھ توہین آمیز اشتراک عمل سے کنارہ کشی اختیار کریں گے۔ اگر وہ ایسا کریں جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے اور جس کے آثار نمایاں ہیں تو ان کا یہ فیصلہ ایک دانشمندانہ فیصلہ ہوگا۔ اور ان چند نفوس کے اشتراک عمل سے ہندوستان کے آراء و افکار کے متعلق جو غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے ہمیشہ کیلئے دور ہو جائے گی۔

وزیر ہند اور برطانوی حکومت پر وعدہ خلافی کا الزام لگانا محض بے فائدہ ہے جبکہ برطانیہ کی پوری تاریخ اس قسم کی عہد شکنیوں سے بھری پڑی ہے۔ بلا شک ہمارے لئے یہ امر موجب مسرت ہے کہ وزیر ہند نے آرڈیننس کے دوبارہ اجراء کے جواز پر جو تقریر کی ہے اس میں اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ گزشتہ چھ ماہ کے انتہائی مظالم کے باوجود حکومت ہند عَلَم آزادی کو سرنگوں کرنے سے عاجز رہی، اور یقین ہے کہ آئندہ بھی وہ عاجز رہے گی۔ ...

ساردا ایکٹ کا زور شور

ایک میونسپل کمشنر پر مقدمہ

انبالہ ۸ جولائی۔ لالہ پیارا رام ساکن ساڈھورہ ضلع انبالہ نے شاردا ایکٹ کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کرنال کی عدالت میں لالہ مول چند میونسپل کمشنر کے خلاف دعویٰ کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ لالہ مول چند نے کمسن لڑکے کی شادی پانی پت ضلع کرنال کی ایک ہندو کی لڑکی کے ساتھ کر دی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فریقین ...

تمام ملک میں آرڈیننس ڈے منانے کی تجویز

آرڈیننسوں کو منسوخ کرانے کا آئینی پروگرام

پنڈت مدن موہن مالویہ کا اعلان

بنارس ۹ جولائی۔ آرڈیننس کی تنسیخ اور حکومت کی موجودہ سخت گیر پالیسی کو ترک کرانے کے لئے پنڈت مدن موہن مالویہ نے حسب ذیل پروگرام قوم کے روبرو پیش کیا ہے ...

سیاسی قیدیوں کیلئے جیل کا انتخاب

پشاور میں زنان بازاری کے خلاف جہاد

قحبہ خانوں پر پکٹنگ

آئندہ وائسرائے ہندوستانی ہونا چاہئے

مسٹر جان فلبی (عبداللہ) کا برطانیہ کو مشورہ

گورنر سیلون کے اختیارات کی تحدید

کونسل کے منظور کردہ قوانین مسترد نہیں ہوں گے

چلتی ریل میں کارتوسوں پر پولیس کا قبضہ

نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا

ضلع سہارنپور میں یوم آرڈیننس

مجسٹریٹ کے مقدمہ قتل کی سماعت

چند ملزمین کا ہاور چند اشخاص گرفتار

جامعہ ملیہ کے رضاکار گرفتار نہیں کئے گئے

جمعیۃ علماء ہند کے رضاکاروں کا چالان

وزیر ہند کے بیان پر

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

منگلور میں موسلا دھار بارش

دریائے راوی خشک ہو گیا

پلکھوہ میں انجمن اصلاح المسلمین کا اجلاس

ڈیڑھ سو ہندوستانیوں اور چینیوں کو ملک بدر کر دیا گیا

دو ماہ کے بعد بمبئی میں پھر مکمل امن و امان

گورنر بمبئی سے معزز شہریوں کی ملاقات

بمبئی کے اخبارات کو حکومت کا زبردست انتباہ

بمبئی ۹ جولائی۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک حکم کے ذریعہ کرفیو آرڈر کی میعاد میں ایک ہفتہ کی مزید توسیع کر دی ہے۔ آج صرف ایک مسلمان پر حملہ کیا گیا باقی حالات پُرسکون ہیں۔ آج میئر بمبئی نے باشندگان بمبئی کا ایک جلسہ منعقد کیا جس میں فرقہ وارانہ حالات پر غور کیا گیا اور ہز ایکسلنسی گورنر سے درخواست کی گئی کہ وہ ہر جماعت کے ۵ امیدوار کی ایک غیر سرکاری کمیٹی مقرر کریں جو ہوم ممبر اور کمشنر پولیس سے تعاون کر کے صورت حالات کو قابو میں لانے کی کوشش کرے۔ یہ بھی درخواست کی گئی کہ جب تک بمبئی میں فساد کا خطرہ باقی ہے اس وقت تک کے لئے ہوم ممبر کو بمبئی میں ہی رہنا چاہئے۔ گزشتہ رات کو کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں ایک ہندو وکیل کو گرفتار کیا گیا۔ یہ پہلی گرفتاری ہے جو کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہے۔

آج گورنر بمبئی نے میئر بمبئی، سردار سلیمان قاسم مٹھا اور سر ابراہیم رحمت اللہ اور دیگر معزز شہریوں کو شرف ملاقات بخشا۔ میئر نے گورنر کو ان تجاویز سے مطلع کیا جو ایک جلسہ میں غور و فکر کے بعد منظور کی گئی ہیں۔ حکومت بمبئی نے بمبئی کے بعض اخبارات کے ایڈیٹروں کو نوٹس دیا ہے جس میں مذکور ہے کہ ان کے اخبار میں فرقہ وارانہ ہنگامہ کی تفصیلات کو مبالغہ آمیز صورت میں شائع کیا جاتا ہے نیز مذکور ہے کہ حکومت ہر اس اخبار کے خلاف کارروائی اختیار کرے گی جو فرقہ وارانہ اطلاعات کو غیر معقول طریق پر شائع کریگا۔

ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی میں ترقی

ساڑھے تین کروڑ پونڈ کا کپڑا ابھر گیا

سوتی صنعت و حرفت کی امید افزا حالت

شملہ ۹ جولائی۔ گزشتہ ماہ مارچ کے متعلق سرکاری محکمہ برائے حصول اعداد و شمار متعلقہ صنعت و حرفت نے جو رپورٹ شائع کی ہے اس کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مارچ ۱۹۳۲ء میں ... پونڈ، فروری ۱۹۳۲ء میں ... پونڈ اور ... پونڈ سوت تیار ہوئے اسی طرح کپڑا ...

طریقے میں تبدیلی کی ہے اصول میں نہیں

ہندوستانی رائے عامہ کو مغالطہ دینے کی کوشش

اپنے بیان کے متعلق وزیر ہند کی تشریحات

لندن ۸ جولائی۔ سر سیمول ہور نے سنٹرل ایشین سوسائٹی کی ضیافت کے موقعہ پر آج شام کو ہندوستان کے متعلق ایک تقریر کی اور ان کے تازہ بیان پر جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے اپنے بیان کی تشریح کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا:-

"میں نے بہت جلد اس حقیقت کو محسوس کر لیا کہ کچھ لوگ ضرور ایسے ہونگے جو ..."

جرمن اور برطانیہ کا تصفیہ ہو گیا

لوزان کانفرنس میں معاہدہ مرتب ہو گیا

پارلیمنٹ پر پکٹنگ کیا جائے گا

پلکھوہ اسٹیشن پر مسلمانوں کی طرف سے پانی کا انتظام

ریل کے ڈبوں کو آگ لگا دی گئی

آزاد پارک میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

مولانا آزاد سبحانی اور مولانا حسرت موہانی کی ولولہ انگیز تقریریں

انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لئے دہلی کے نمائندوں کا انتخاب

دہلی ۸ جولائی۔ کل صبح مولانا آزاد سبحانی، مولانا حسرت موہانی اور سید ... صاحب الہ آباد سے انڈیپنڈنٹ پارٹی کی تنظیم کے سلسلہ میں دہلی تشریف لائے اور دفتر جمعیۃ علماء ہند میں قیام فرمایا۔ ان حضرات نے اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ تار بلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر اخبار الجمعیۃ کو دیدی تھی۔ شام کو کمپنی باغ میں مسلمانان دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت کے لئے حضرت مولانا مولوی عبدالحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند نے مولانا آزاد سبحانی کا اسم گرامی پیش کرتے ہوئے موجودہ حالات پر ایک ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ ... زبیری نے تحریک صدارت کی تائید اور حضرت مولانا عبدالماجد صاحب نے تائید مزید کی۔

... یہ پبلک کا اصرار ہے احساس وقت بظاہر حال مجھ سے ملک اور قوم کے لئے قربانی پیش کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اس لئے میں اپنے آپ کو اس پر مجبور پاتا ہوں کہ اپنی ناچیز خدمات پیش کر دوں۔ اگر اس جماعت نے کوئی عملی قدم اٹھایا جس کا مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے تو میں کسی قسم کی خدمت سے دریغ نہ کروں گا۔ اس کے بعد مولانا حسرت موہانی نے آخری نام محمد عثمان صاحب آزاد کا قبول کر لیا اور جناب صدر نے اس کا اعلان کر دیا۔

سب سے آخر میں مولانا آزاد سبحانی نے تقریباً سوا گھنٹہ تک ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں آزادی ہند کے متعلق مسلمانوں کا مذہبی فرض انہیں یاد دلایا اور دہلی کے مسلمانوں میں جمعیۃ علمائے ہند کی بدولت جو آزادی کی روح نظر آتی ہے اس کی نہایت شاندار الفاظ میں تعریف کی۔ ...

... اندر مسلمانوں کا جو عالم دیکھا ہے اس میں مجھے اس بیداری کے آثار صاف نمایاں نظر آتے ہیں۔ آپ نے مسلم کانفرنس کے متعلق فرمایا کہ وہ ایک بے روح لاش ہے جس کو دفن کر دینا ہی مناسب ہے، ہمیں ایک زندہ جماعت کی ضرورت ہے اور اسے ہم قائم کر رہے ہیں۔ آخر میں جناب صدر کی جانب سے جمعیۃ علماء ہند کے ان رضاکاروں کو مبارکباد کی تجویز پیش کی گئی جو شام کے وقت گرفتار کئے گئے تھے۔

... آپ کے بعد مولانا حسرت موہانی تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہم انڈیپنڈنٹ پارٹی کو قائم کرنے کے لئے دہلی آئے ہیں۔ اس پارٹی کا نام نہ تو مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی ہے اور نہ وہ مسلم کانفرنس کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتی ہے بلکہ وہ ایک ایسی پارٹی ہے جو بالکل آزاد ہے جس میں ہندو صاحبان بھی شوق سے شریک ہو سکتے ہیں۔ اس جماعت کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان ... متحدہ ہند کی آزاد وفاقی جمہوریت قائم کی جائے ... پوری ذمہ داری کے ساتھ صوبجاتی خود مختاری اور ایک محدود ... مرکز میں بعض مضامین کی تخصیص کو تسلیم کرے گی۔

انڈیپنڈنٹ پارٹی کے نمایندگان دہلی کا بیان

مسلمانان ہند سے اپیل

انڈیپنڈنٹ پارٹی کے لئے جو اصحاب دہلی سے منتخب کئے گئے ہیں انہوں نے حسب ذیل بیان برغرض اشاعت ارسال کیا ہے:-

بڑی مسرت کی بات ہے کہ مولانا حسرت موہانی صاحب انڈیپنڈنٹ پارٹی کے نظام کو تمام ہندوستان میں پھیلا دینے کی غرض سے ملک کا دورہ کر رہے ہیں۔ یہ وہی انڈیپنڈنٹ پارٹی ہے جو حال ہی میں مسلم کانفرنس کے رویہ سے بیزاری کے بعد الہ آباد کے اندر قائم ہوئی ہے ...

بنگال مسلم کانفرنس میں مخالفت

ایک مسلم نمایندہ کو فوراً لندن بھیجا جائے

مسٹر غزنوی کا خطبہ صدارت

دہلی میں اسلامی مسافر خانہ کی بنیاد قائم ہو گئی
ایثار پیشہ مسلمانوں سے ایک درخواست

دہلی میں مسافر خانہ کی ضرورت کے عنوان سے جو مضمون ایم احمد حسین صاحب قریشی سابق مہتمم مسافر خانہ کا آپ کے معزز اخبار الجمعیۃ مورخہ یکم جولائی ۳۲ء میں شائع ہوا ہے وہ میری نظر سے گذرا۔ میں اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واقعی دہلی جیسے اسلامی شہر میں مسلمانوں کے لئے ایک مسافر خانہ کی سخت ضرورت تھی جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پوری ہو جائے گی۔ مکرم حافظ ولی اللہ صاحب خادم مسجد جنگل والی سالہا سال سے اس ضرورت کو محسوس کر رہے تھے کیونکہ دوسری اقوام کے مسافروں کے لئے مسافر خانے دہرم شالے مندر موجود ہیں مگر افسوس مسلمان مسافروں کے لئے جو ایک عالمگیر قوم ہے دہلی میں قیام کرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اب مسلمانان دہلی یہ سنکر خوش ہوں گے کہ ایک قطعہ زمین جو مسجد جنگل والی کے پاس تھا اور غدر کے بعد گورنمنٹ کے قبضہ میں چلا گیا تھا جس پر دس بارہ سال سے متولیان مسجد مذکور اور گورنمنٹ کے درمیان جھگڑا ہو رہا تھا۔ عرصہ ایک سال کا ہوا کہ قطعہ زمین گورنمنٹ نے مسجد کو بطور عطیہ کے مرحمت کر دیا ہے جس پر کچھ تو مسجد کی عمارت بنا دی گئی ہے اور کچھ حصہ باقی بچا جس کے ساتھ ایک باغیچہ جو مسجد کی ملکیت ہے وہ ملا کر مسافر خانہ کی بنیاد ڈالدی گئی ہے۔ تقریباً اس زمین کا رقبہ ایک ہزار گز ہے ... مسافر خانہ سہ منزلہ ہوگا ... دہلی جیسے اسلامی شہر میں مسلمانوں کا ایک بھی مسافر خانہ اس وقت دہلی میں موجود نہیں ہے جس سے مسلمانوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے مسافر خانہ تعمیر کرنا ایک صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب قیامت تک آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جائیگا ...

اعلان عام

عزیز احمد کو کی دوکان شیشہ و تمباکو متصل ... دہلی سے میں نے ... جولائی کو اپنا تعلق منقطع کر لیا ہے ... اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تاریخ علیحدگی سے دوکان مذکور کے لین دین سے مجھے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

مسلمانان عالم کی ضرورت کو پورا کریں۔
وما علینا الا البلاغ

المشتہر غلام صادق امرتسری باڑہ ہندو راؤ دہلی

سہارنپور کے مسلمانوں کا جلسہ
ملتان جیل میں حضرت مفتی صاحب کی علالت پر تشویش

کل بروز جمعہ مسلمانان سہارنپور کا ایک عظیم الشان جلسہ بعد نماز جمعہ بصدارت غازی محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر مجلس ماتحت جمعیۃ العلماء ہند منعقد ہوا حافظ عبدالغفار صاحب آزاد نے ایک زبردست تقریر فرماتے ہوئے حسب ذیل تجویز پیش کیں جو بعدہٗ کی تائید کے بعد بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان جلسہ ان اطلاعات پر اپنے انتہائی اضطراب اور بے چینی کا اظہار کرتا ہے جو ملتان جیل میں اسیران سیاسی کی تکالیف خصوصاً حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند کی علالت کے متعلق مختلف ذرائع سے موصول ہوئی ہیں اور جن کی مزید تصدیق پروفیسر اندر کے ملتان جیل سے رہا ہونے پر شائع کردہ بیان سے ہو گئی ہے کہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو اختلاج قلب کے دورہ برابر پڑ رہے ہیں اور اس ماہ میں موسم گرما کی شدت کے باعث تین مرتبہ بے ہوش ہو چکے ہیں یہ جلسہ اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ اگر موسمی تکالیف کا انسداد اور حضرت مفتی صاحب کی بحالی صحت کا فوری انتظام نہ کیا گیا تو یہ صورت نہ صرف مسلمانان سہارنپور بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہوگی اور اس کے نتائج و عواقب کی ذمہ دار خود حکومت ہوگی۔

(۲) یہ جلسہ حضرت مولانا نورالدین صاحب ڈکٹیٹر چہارم جمعیۃ العلماء ہند کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر مولانا موصوف اور ان کے رفقاء سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مولانا حضرت نورالدین صاحب اور ان کے رفقاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خادم اسلام محمد یٰسین سہارنپور

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں

آج کل تقریباً پچاس خیر مستطیع طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے قیام و طعام و تعلیم کے جملہ مصارف ندوۃ العلماء کی جانب سے ادا کئے جاتے ہیں یہ تعداد اتنی کم ہے کہ دارالعلوم ایسی درسگاہ کے لئے قابل افسوس ہے، ہر سال بکثرت درخواستیں وظائف کے لئے آتی ہیں مگر سرمایہ کی کمی سے بادل ناخواستہ مسترد کرنا پڑتی ہیں مسلمانوں میں بکثرت ایسے صاحب استطاعت حضرات موجود ہیں جو صدہا غریب ہونہار بچوں کو دینی تعلیم دلا کر ہزارہا گم کردہ راہ مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ایک طالب علم پر سات روپیہ ماہوار صرف ہوتا ہے اگر ایک ایک صاحب ایک ایک طالب علم کا بار اپنے ذمہ لیں تو ہم کو بہت سے ہونہار بچے اس درسگاہ سے مستفید ہو کر خدمت اسلام میں مشغول ہو سکتے ہیں۔

حکیم اختر حسن صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ آپ نے بروقت اس کا احساس فرما لیا اور بلا کسی تحریک کے اپنا ایک مکان جو محلہ باغ شہر لکھنؤ میں واقع ہے "خیر مستطیع طلبہ" و وظائف دیگر دارالعلوم میں تعلیم ولانے کے لئے وقف فرما دیا اور وقف نامہ کی رجسٹری فرما دی ... اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے کہ قیامت تک ان کے لئے باقیات الصالحات رہیں اور بے انداز ثواب ہمیشہ پہنچا رہے۔

عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء

سیالکوٹ میں پولیس کے ہاتھوں قرآن پاک کی توہین

مندرجہ ذیل ریزولیوشن انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ کے ... جنرل اجلاس میں زیر صدارت شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر ... پاس ہوا ...

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

... منیجر رسالہ بشیر دہلی

تحفہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مفت

... ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین ...

منجن عزیزی استعمال کیجئے

انشاء اللہ دانت نکلوانے کی ضرورت نہیں رہیگی

دانت کا درد، مسوڑھوں کا ورم، خارش، جلن، سوزش، ٹھنڈک ... تمام امراض کے لئے ... مفید ہے ...

قیمت فی ڈبیہ ...

المشتہر حکیم سید محمد عزیز الحسن عرف عزیز میاں پیر گھاٹ بھوپال

محبوب عاشق کے قدموں پر

... ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ... دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

... کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اقتصادی مشکلات کا بہترین حل
روپیہ بنانے کی مشین!!

... منیجر تاج بکڈپو منڈی حجام آگرہ

بال جڑ سے کالا

معاونین الجمعیۃ کا ایک ضروری فرض

اگر آپ کو الجمعیۃ کے ساتھ حقیقی ہمدردی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا اخبار زیادہ سے زیادہ ترقی کرے تو دیکھئے کہ آپ کے شہر یا قصبہ میں "الجمعیۃ" کو فروخت کرنے والا کوئی ایجنٹ ہے یا نہیں اگر کوئی صاحب ایجنٹ ہیں تو ان سے تاکید کیجئے کہ وہ الجمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے کی کوشش کریں ... اگر آپ کے یہاں الجمعیۃ کی ایجنسی نہیں ہے تو کسی محنتی اور دیانتدار آدمی کو ایجنسی لینے پر آمادہ کریں ... شرائط ایجنسی ذیل کے پتہ سے طلب کر سکتے ہیں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

جماعت مولوی فاضل و منشی فاضل کا داخلہ مدرسہ صدیقیہ میں

... منیجر مدرسہ صدیقیہ دہلی پھاٹک حبش خاں دہلی

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر

... دواخانہ مجربات مسیحی ... لکھنؤ

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو

... مدرسہ محمدیہ ...

انجمن تہذیب الکلام دہلی کا جلسہ
جمعیۃ علماء ہند اور زمیندار کی خدمات کا اعتراف

... (۱) انجمن تہذیب الکلام دہلی کا یہ جلسہ حضرت مولانا حسرت موہانی اور ان کی پارٹی کو مبارکباد دیتا ہے ... علمائے ہند مسلم نیشنلسٹ پارٹی کو اس کی امداد و اعانت سے ... ہو گا۔

(۲) یہ جلسہ حضرت مولانا نورالدین صاحب ڈکٹیٹر چہارم جمعیۃ علماء ہند کی اہلیہ مرحومہ کے انتقال پر مولانا موصوف اور ان کے رفقاء سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

ناظم انجمن تہذیب الکلام دہلی

جمعیۃ اہلحدیث پنجاب کا اجلاس

جمعیۃ تنظیم اہلحدیث صوبہ پنجاب کا ایک خاص اجلاس مورخہ ۲۲ جون ۳۲ء ...

ناظم انجمن اہلحدیث

اخبار الجمعیۃ
کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ولائتی، امریکہ، جاپانی کٹ پیس ڈگمگا بابے پارچہ بزازی کی گانٹھیں بمبئی کے مقررہ نرخ پر منگوا لیجئے جن میں موسم گرما کی ضروریات کا پارچہ۔ جاپانی، پاپوپلن، وائیل، کریپ وغیرہ ... اور نمبر ہو کا یہ مالگاڑی ہم ادا کریں گے تازہ مفت لسٹ طلب کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایس رفیق بھائی۔ جیکب سرکل بمبئی

دہلی میں بارہ تاریخ کو کیا ہونے والا ہے

ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہندوستان کی ہر اسلامی آبادی میں عید میلاد کے جلسے ہوں گے اور دہلی میں ابھی سے ہر گلی میں جلسوں کی دھوم دھام ہوگی عید میلاد کے لئے خواجہ حسن نظامی صاحب نے گھروں اور مسجدوں پر لگانے اور مکانوں کو آراستہ کرنے کے لئے قرآن و حدیث کے مضامین کے رنگین اور سوتی جھنڈے تیار کئے ہیں جو تمام ہندوستان میں فروخت ہو رہے ہیں قیمتیں بہت کم ہیں۔ دہلی کے حضرات یہ اعلان دیکھتے ہی ذیل کی دوکانوں سے یہ جھنڈے اور آویزے اور بلے خرید لیں۔

۱۔ دی حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ چاندنی چوک متصل دریبہ کلاں دہلی
۲۔ رائل بک ڈپو جامع مسجد دہلی
۳۔ رشید یہ بک ڈپو جامع مسجد دہلی

المشتہر سکریٹری عید میلاد کمیٹی دہلی

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

... مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزان قلم ہم سے طلب فرماویں

منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

اخبار الجمعیۃ
میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے
منیجر

اکسیر جذام

... حافظ اقبال حسین بھیپٹیاہی بھاگلپور

صدہا مرضوں کی ایک دوا

... منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

عملیات الوعرف فرشتہ غیب

... یونیورسل سپلائی کمپنی نمبر ۱۵ ملتان شہر

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ یہ خضاب نہیں ... قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور ... دربھنگہ

مقویات سرتاج عالم

... ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بڑھاپے میں جوانی اور جوانی میں عالم شباب
طلاء مار سیاہ

بجلی کا کام سیکھنے والو

... سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

طاقت کی بے نظیر دوا
الکٹرک سیلوشن

... الکٹرک آئیل

تارکاپتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

ید اللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمیعۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم
¼ کالم

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم شنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۵

داعی لا الہ الا اللہ کا ظہور قدسی

وہ اعظم و اکمل انسان جس نے قوموں کی تفریق کو مٹایا

خاتم الانبیاء نے دنیا کو کیا پیغام دیا؟

(از معاون)

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ۔ خدائے واحد نے اپنے رسول کو روشن ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اسکو تمام ادیان پر غالب کردے۔ ۹ ربیع الاول کو عبداللہ کے گھر آمنہ طاہرہ کے بطن سے خدا کا وہ آخری پیغمبر پیدا ہوا جس کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بارگاہ احدیت میں دعا کی تھی اور جس کی آمد کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ۔

دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

تک پہونچایا۔ اگر آپکے اور کارنامے تھوڑی دیر کے لئے فراموش بھی کردئے جائیں تو صرف یہی ایک کارنامہ ایسا ہے جس کے احسان سے آج دنیا کی تمام قومیں دبی ہوئی ہیں۔ آپ کی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ دنیا کے تمام مذاہب کے پیروؤں کی زبانوں پر توحید کا نام آنے لگا اور وہ اعتقاداً اس کی عظمت کے قائل ہو گئے ۔ اگرچہ عیسائی توحید کے زبانی اقرار کے ساتھ تثلیث یعنے تین خدا کے قائل ہیں اور آریہ سماجی ایشور کے ساتھ مادہ اور روح کو مستقل خدا (خود بخود) تسلیم کرتے ہیں لیکن اگر وہ اسی طرح اسلام کے انوار سے مستنیر ہوتے رہے اور انہوں نے اصول توحید کو اسلام ...

مطب وقت
صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک

جمعیۃ العلماء ہند کا اعلان
اور علماء و عمائد ملت کی تصدیق

مطب وقت
شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

حکیم مولوی مسعود احمد صاحب جو ایک فارغ التحصیل عالم اور طبیب ہیں، ایک عرصہ تک درس اور مطب کے ذریعہ سے خلق اللہ کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں آپ نے تکمیل خدمت کی غرض سے ایک دواخانہ جاری کیا ہے جس کا نام "وطنی دواخانہ" ہے دواؤں کی عمدگی صفائی ستھرائی اور نسخے کے موافق تیاری کے اہتمام کے ساتھ دواخانہ کو مقبول عام بنانے کا تہیہ کر لیا ہے امید ہے کہ پبلک تجربہ کرکے قدردانی کرے گی اور دواخانہ ترقی کے افادہ عامہ کا فرض بوجہ احسن انجام دیگا۔

(باہر کے مریضوں کے لئے خاص اہتمام کیا گیا ہے)

سرور دو جہاں طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

طاقت اور قوت مردمی کا لاجواب عروسی بکس

عورتوں کے مرض سیلان رحم کا مکمل علاج

سرمہ قدیم

وطنی دواخانہ ماہر طب حکیم مولوی مسعود احمد خاں صاحب صدر بازار دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰ حضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ/

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت ۔ مرد بوڑھے ۔ بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زمین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک ۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ چکنا شدہ عہ/ قسم دوم چکنا شدہ عا/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم عہ/

منیجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ
دہلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی ۔ اے)

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے: سالانہ، ششماہی، سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے: سالانہ، ششماہی
نمونہ: مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم شنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۵

داعی لا الہ الا اللہ کا ظہور قدسی

وہ اعظم واکمل انسان جس نے قوموں کی تفریق کو مٹایا

خاتم الانبیاء نے دنیا کو کیا پیغام دیا؟

(از معاون)

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۔ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو روشن ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے ۔ ۹ ربیع الاول کو عبد اللہ کے گھر آمنہ طاہرہ کے بطن سے خدا کا وہ آخری پیغمبر پیدا ہوا جس کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بارگاہ احدیت میں دعا کی تھی اور جس کی آمد کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ۔

تک پہونچایا ۔ اگر آپ کے اور کارنامے تھوڑی دیر کے لئے فراموش بھی کر دئے جائیں تو صرف یہی ایک کارنامہ ایسا ہے جس کے احسان سے آج دنیا کی تمام قومیں دبی ہوئی ہیں ۔ آپ کی تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ دنیا کے تمام مذاہب کے پیرووں کی زبانوں پر توحید کا نام آنے لگا اور وہ اعتقاداً اس کی عظمت کے قائل ہو گئے ۔ اگرچہ عیسائی توحید کے زبانی اقرار کے ساتھ تثلیث یعنی تین خدا کے قائل ہیں اور آریہ سماجی ایشور کے ساتھ مادہ اور روح کو مستقل خدا (خود بخود) تسلیم کرتے ہیں لیکن اگر وہ اسی طرح

[illegible]

مطب وقت
صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک

صدر جمعیۃ العلماء ہند کا اعلان
اور علماء وزعماء ملت کی تصدیق

مطب وقت
شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

حکیم مولوی مسعود احمد صاحب جو ایک فارغ التحصیل عالم اور طبیب ہیں اور عرصہ تک درس اور مطب کے ذریعہ سے خلق اللہ کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں آپ نے تکمیل خدمت کی غرض سے ایک دواخانہ جاری کیا ہے جس کا نام "وطنی دواخانہ" ہے ۔ دواؤں کی عمدگی، صفائی، ستھرائی اور نسخے کے موافق تیاری کے اہتمام کے ساتھ دواخانہ کو مقبول عام بنانے کا تہیہ کر لیا ہے امید ہے کہ پبلک تجربہ کرکے قدردانی کرے گی اور دواخانہ ترقی کے افادہ عامہ کا فرض بوجہ احسن انجام دیگا ۔

(باہر کے مریضوں کے لئے خاص اہتمام کیا گیا ہے)

سرور دو جہاں طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

طاقت اور قوت مردمی کا لاجواب عروسی بکس

عورتوں کے مرض سیلان رحم کا مکمل علاج

وطنی دواخانہ ماہر طب حکیم مولوی مسعود احمد خاں صاحب صدر بازار دہلی

اعلیٰحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن شریف سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں ۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا ۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے ۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ/
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت ۔ مرد بوڑھے ۔ بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں
نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر زمین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے ۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا ۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک ۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الٰہی میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے دیکھنے کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے ۔
ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ چکنا شدہ عہ/ قسم دوم چکنا شدہ عہ/ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرمی عہ/

منیجر اخبار الجمعیۃ بلی ماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

غازیان وطن سے ام المصریین کا خطاب

"سعد زغلول مرچکے کیا تم ان کا نام بھی معدوم کرنا چاہتے ہو"

مصر کو اخلاس اور ذلت کا گہوارہ بنادیا گیا ہے

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

روم میں جولیس قیصر کے محل کا انکشاف

سمریا میں آٹھ سو برس قبل مسیح کے آثار

بنی اسرائیل کی عظمت کا آخری ثبوت

قماربازی اور شراب نوشی کے اخراجات

ایک سال میں پچاس کروڑ پونڈ کا صرفہ

سینما کی کثرت نے مستقبل کو تاریک بنادیا ہے

سرجان سائمن کی ایک تقریر کا اقتباس

پوپ کی خدمت میں ایک عجیب تحفہ

عراق میں غیر ملکی مال کے مقاطعہ کی تحریک

عراقی جرائد اور سیاسی رہنماؤں کی اپیل

برطانیہ اور حکومت یمن میں معاہدہ کی تحریک

ترکی مدارس میں طلباء کی تعداد

بنگال کی نام نہاد مسلم کانفرنس کا پہلا اجلاس

مسلمانوں کا خون بہانے کی ناپاک کوششیں

حق پسندوں کا احتجاج اور "لیڈروں" کا فرار

۹ جولائی کو چار بجے کے بعد نام نہاد مسلم کانفرنس کا اجلاس، ٹاؤن ہال میں منعقد کیا گیا۔

صدر کانفرنس

شرکاء کی تعداد

ایک حق پسند مسلمان

مولانا شفیع داؤدی

جماعت کے غلامی

صدر استقبالیہ کمیٹی

صدارتی تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۱ ہجری

دارالعوام میں سرسموئیل ہور کا تازہ ارشاد

یہ "ہندوستان کے نمائندے" کون ہیں؟

وصل کا پول

حق قائمی

معتدلین کا دوسرا قدم

غلط پروپیگنڈا

عدم تعاون کا فیصلہ

واحد حل

اگر ہندوستان کے اس متفقہ احتجاج کو دیکھ کر حکومت نے اپنا جدید پروگرام ترک کردیا اور گول میز کانفرنس کا تیسرا اجلاس طلب کرنے کا فیصلہ کرلیا تو بھی اس مسئلہ کا اطمینان بخش حل پیدا نہ ہوسکے گا۔

"رہنماؤں" کی رہزنی

حضرت مفتی صاحب بخیر وعافیت ہیں

سرحدی مجلس مقننہ کی انڈیپینڈنٹ پارٹی

حوادث واحکام

استفتاء

الجواب

کتبہ بندہ محمد یوسف عفی عنہ

مدرسہ امینیہ کشمیری دروازہ دہلی

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ	انظار حسین عفی عنہ	عبدالغفور عفی عنہ
مدرسہ امینیہ دہلی	مدرسہ امینیہ دہلی	مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

الجواب

استفتاء

ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری اور رہائی

دہلی سے اخراج کا حکم خلاف ورزی کے بعد دوبارہ گرفتاری

دہلی ۱۳ جولائی۔ حضرت مولانا مولوی الحاج حافظ محمد عبد الحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کو گزشتہ ہفتہ دہلی پولیس نے گرفتار کر لیا تھا لیکن بعض ... مولانا کو ہنگامی آرڈیننس کے ماتحت ایک نوٹس دیا ... کہ وہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر دہلی سے نکل جائیں ... مولانا عبد الحلیم صاحب نے نوٹس کی خلاف ورزی کا ارادہ کر لیا تھا ... چنانچہ آپ نے کل عصر کی نماز مسجد فتحپوری میں پڑھی ... اور ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہا ... مسلمانوں کا ایک جلوس مولانا کی سرکردگی میں نکلا ... دفتر جمعیۃ علماء ہند تک آیا ... اور مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کو نوٹس کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا گیا۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

ہندوستان میں سول نافرمانی کے قیام کی تجویز

وزیر ہند اور حکومت کے جدید الٹی میٹم کا ملک و ملت نے جس جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے وہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے ... ان تمام حالات پر غور کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ایک قدم اور آگے بڑھایا جائے ... اس کے ساتھ ہی میں تمام ان نوجوانوں سے جو ابھی عدم تشدد کے پابند نہیں ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ وزیر ہند کے سنگین خیالات سے متاثر ہو کر کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے ہماری موجودہ آئینی جنگ کو بدنام کرنے کا انگریزوں کو موقع مل جائے۔

(مولانا) حسین احمد مدنی
ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علماء ہند دہلی

دار الحکومت

خشت، افیون، شراب اور تھیٹر سینما پر ٹیکس

میونسپلٹی کی سب کمیٹی کی سفارش

مولانا عبد الحلیم صاحب کی گرفتاری پر جلسہ

دہلی ۱۴ جولائی۔ حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر پنجم جمعیۃ علماء ہند کی دوبارہ گرفتاری نے مسلمانان دہلی میں خاص جوش پیدا کر دیا ہے ...

دار العلوم دیوبند کے طلبا کا ایثار

۲ کونسلر اور ۳۲ رضا کاروں کی رہائی

قلعہ میں جانے والے گوشت پر محصول

قصابوں کے خلاف اپیل نہیں ہوگی

دہلی میں بلا محصول مال لانے والوں کی گرفتاریاں

ایک سکول کی لڑکی کا اغوا کر لیا

مولانا احمد الماجد صاحب کو نوٹس

اعلان تعطیل

لداخ کے قریب دریا کا بند ٹوٹ گیا

پانی ۱۳ سو فٹ بلند ہو چکا ہے

تباہ کن سیلاب کا خطرہ

حکومت ہند کی جانب سے گول میز کانفرنس کے اجلاس کی مخالفت

وزیر ہند پیر کو ایک اعلان کریں گے

زخمی رضا کاروں کو طبی امداد دینے کا صلہ

ایک ڈاکٹر کو دو ماہ قید سخت کی سزا

شاہدرہ سہارنپور ریلوے پر خطرناک حادثہ

کئی ڈبے الٹ گئے

لاری میں سوار ہونے والوں کے مقدمہ کا فیصلہ

دو دو سال قید سخت اور جرمانہ

عیسائیوں میں شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی

والدین کو سزا پادری بری کر دیا گیا

بمبئی میں سکون کے بعد پھر شرارت

دو مسلمانوں پر ہندوؤں کا حملہ

اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر پارہ چنار پر بم

حملہ آور کا کوئی پتہ نہیں چلا

پشاور کے متعدد گاؤں پر جرمانے

لڑکیوں اور لڑکوں کی مشترکہ تعلیم

کلکتہ میں بدیشی دوکانوں پر پکٹنگ

تحفہ آزاد ہندوستان کا داخلہ بند

اسمبلی میں ایک ممبر کا استفسار

ایک کو پھانسی ۴ کو کالا پانی

یوپی میں گرفتاریوں کی تعداد

حکومت گول میز کانفرنس کا اجلاس منعقد کرنے پر آمادہ ہو گئی؟

ہندوستان کے حالات نے حکومت کو مجبور کر دیا

لندن کا مزدور حلقہ ہندوستان کی تائید میں

لندن ۱۲ جولائی۔ ہندوستان میں سر سیموئیل ہور وزیر ہند کے ۲۰ جون والے اعلان کا جو خیر مقدم اعتدال پسند (ماڈریٹ) اور حریت پسند (لبرل) طبقوں میں کیا گیا ہے اس نے لندن کے سیاسی حلقوں میں ایک گونہ اضطراب پیدا کر دیا ہے ... کہ گول میز کانفرنس کا تیسرا اجلاس طلب کیا جائے ...

مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ ہم اس وقت اسی حالت میں ہیں جیسی کہ سائمن کمیشن کے وقت تھی۔ حکومت کو اب وفاق ہند (انڈین فیڈریشن) کے قیام کے لئے ہندوستان کی ہر قسم کی رائے کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔

افغانستان میں جدید تمدنی ترقیات

۱۲ مقامات تک ٹیلیفون لائن کی تعمیر

خدا کے فضل سے جدید افغانستان اس وقت اقتصادی سیاسی اور تمدنی اعتبار سے خوب ترقی کر رہا ہے جس کے پیش نظر توقع ہے کہ یہ خطہ بہت جلد متمدن اقوام کی صف اولیٰ میں شامل ہو جائے گا ...

مولانا شوکت علی "البلاغ" کی نظر میں

یورپین لیڈی سے شادی کرنے پر نکتہ چینی

قاہرہ ۱۰ جولائی۔ مصر کے اخبارات مولانا شوکت علی کی نئی شادی پر شدید نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ اخبار "البلاغ" اپنی ۱۰ جون کی اشاعت میں لکھتا ہے ...

مسٹر پٹیل سے ڈی ویلرا کی ملاقات

ہندوستان کے سیاسی مسائل پر تبادلہ خیال

لندن ۱۲ جولائی۔ مسٹر وی جے پٹیل لندن واپس آ گئے ہیں ...

سرزمین رنگون میں بعض علماء سو کی مفسدہ پردازیاں

ہندو مسلم اتحاد کا طوفان عظیم خانہ خدا میں سرایت

لبرل فیڈریشن بھی عدم تعاون کا اعلان کر دیگا

وزیر ہند کا اعلان سابقہ طریق کار کے منافی ہے

۲ گول میزی ممبروں کا مشترکہ بیان

بمبئی میں صوبجاتی آزادی کیلئے تیاریاں

حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کر دی

ایڈیٹر فری پریس کو جرمانہ کی سزا

ہندو یونیورسٹی کیلئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ جمع ہو گیا

مسلم قوم کی توجہ کے قابل

ریلوں کو ایک ہفتہ میں ۴ لاکھ کا خسارہ

۱۶۰ ایکڑ اراضی کی قرقی کا حکم

کراچی اور مدراس کے درمیان ہوائی سلسلہ

مدراس میں ایک جلوس کی گرفتاری

بنگال کے ایک گاؤں میں گولی چل گئی

کشمیر میں آرڈیننس کی تجدید

انقلابیوں کو کالے پانی بھیجا جائیگا

تفرقہ اندازی کا خطرناک انجام

کمانڈر کا ہنگامہ مسجد میں اٹھ بازی

ہم کو اس سے بحث نہیں کہ ان مقدمات کا انجام کیا ہوگا؟ اور کیا ہونا چاہیے مگر ہم مولوی حشمت علی صاحب اور ان کے حامیوں سے اتنا ضرور عرض کریں گے کہ کیا ایک "عالم" اور "مولوی" کے لئے یہ کچھ کم باعث عبرت ہے کہ وہ اخلاقی مجرم بنکر عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہو؟ باوجودیکہ ہمکو مولوی حشمت علی صاحب کی روش سے شدید اختلاف ہے مگر خدا ہمکو تو یہ منظر دیکھ کر بھی رنج ہوتا ہے مگر کس کی شکایت کریں اور کس سے فریاد۔ مولوی صاحب کو یہ روز بد اپنی ہی حرکتوں کی بدولت دیکھنا پڑا ہے ؎

گل، گلچیں کا گلہ بلبل ناشاد نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

نیز ہمکو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مولانا کے سینکڑوں وہ عقیدت کیش بھی جن کی جاں نثاری کے جھوٹے دعووں نے آپ کو مبتلائے فریب کر رکھا تھا ہوا کا رخ پھرا دیکھ کر اب آپ کا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کو بھی زیادہ پریشانی ہے ؎

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

چونکہ مولوی حشمت علی صاحب کی یہ کارگذاریاں صرف رنگون کے لئے مخصوص نہیں ہیں بلکہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کا مستقل پیشہ ہی یہ ہے اس لئے ہم مسلمانوں کی عمومی واقفیت کے لئے آپ کی چند خصوصیات بھی خاتمہ مضمون میں درج کر دینا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ ہر جگہ کے مسلمان آپ کی حقیقت و ماہیت سے اچھی طرح خبردار ہو جائیں اور آئندہ آپ جہاں پہونچیں وہاں آپ کے حسب حیثیت آپ کا خیر مقدم کیا جا سکے۔

مولوی حشمت علی صاحب کی تہذیب

اپنی تقریروں اور تحریروں میں آپ جس انسانیت سوز تہذیب سے کام لیتے ہیں وہ آپ کے مخالفین ہی کے لئے نہیں بلکہ ہر مہذب انسان کے لئے نہایت تکلیف دہ اور صبر شکن ہوتی ہے جس کا ایک مختصر سا نمونہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہ کو آپ ہمیشہ "شیخ الہنود" اور "دیوبندی مرتد" کے ناپاک الفاظ سے یاد کرتے ہیں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو "حسین احمد اجودھیا باشی" لکھتے ہیں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کے متعلق آپ نے جو دل خراش اور ناپاک الفاظ اپنے رسالہ "انوار نبیبہ" وغیرہ میں استعمال کئے ہیں ان کے نقل کرنے سے بھی زبان قلم

مولوی حشمت علی صاحب کی بے پناہ تکفیر

تکفیر کے معاملہ میں تو آپ اس قدر مشتاق اور بے باک ہیں کہ خدا کی پناہ ایسی جن

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض اعراب دیکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب لکھ کر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ جو تحت لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے جا بجا مفصل بحث کر کے مشکل اور نازک مقامات میں اپنے نرالے شعر کے اصل مفہوم کو ظاہر کر دیا ہے غرضیکہ مثنوی شریف کی یہ شرح آج تک کی تمام شائع شدہ شرحوں سے اعلیٰ اور عمدہ اور بہتر ہے ملک کے نامور اخبارات اور مشہور علمائے دین اور بزرگان کرام نے اس شرح کو نہایت پسند کیا ہے ہر لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ قیمت حصہ اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ حصہ دوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ سوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ چہارم دو روپے آٹھ آنہ حصہ پنجم دو روپے آٹھ آنہ مجلد جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے فی حصہ تین روپے چار آنہ حصہ اول و دوم یکجا مجلد چھ روپے حصہ سوم و چہارم یکجا مجلد چھ روپے حصہ پنجم علیحدہ مجلد تین روپے چار آنے پانچوں حصوں کو اکٹھا خریدنے پر سوانح مولانا روم ازشبلی اور جنتری ۱۹۳۶ء مفت (نوٹ) پسند نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس علاوہ ازیں ہر قسم کا قرآن مجید وحمائل شریف مترجم و غیر مترجم اور ہر قسم کی کتابیں عربی، فارسی، اردو وبکفایت ہمارے کتبخانہ سے مل سکتی ہیں۔

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ
اس شرح کو بہت پسند فرما کر ناظرین الجمعیۃ سے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے

ملنے کا پتہ
محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

نیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنو

عجیب! (۱۰۸۶)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

بے اعتدالی اور بد پرہیزی کے باعث جو شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے فساد ہضم۔ گرانی شکم اور دوران سر کو آنا فانا روکتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھیے

(ترکیب استعمال) درد شکم یا ہیضہ کیلئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں قیمت فی شیشی عہ علاوہ اسکے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبدالمجید خاں رحضرت مسیح الملک شاہی حکیم محمد احمد خان کے خاص الخاص مجربات اور نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے۔

نیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

اگر آپ اشتہاری دویات سے بدگمان ہوگئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا.... شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے

سنئے جناب! یہ شربت اکسیر جسکا اشتہار آپکے پیش نظر ہے اسکا نسخہ ایک کہنہ مشق امریکن ڈاکٹر سے ملا ہے اور شربت اکسیر کا اشتہار دینے سے قبل صدہا مریضوں پر جب مجھے کامل اطمینان ہوگیا تو یہ اشتہار آپکے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر میری تحریر کو لغو سمجھیں تو ایک شیشی شربت اکسیر منگا کر ضرور استعمال فرماویں۔ میری تحریر کی صداقت آپ کو فوراً ہو جاویگی

جریان جوانمردی او ضعف باہ کا پیش خیمہ ہے کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو شربت اکسیر کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ جسم میں کمزوری۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید سفید دھات کا گرنا۔ منی کا پتلا ہو جانا۔ احتلام کا ہونا۔ نطفہ کا نہ ٹھہرنا۔ ہمہ دم سر کا برا بر رہنا۔ سستی۔ کاہلی۔ چہرے پر بالکل بے رونقی۔ خون کا بدن میں نہ پیدا ہونا۔ ان سب مہلک امراض کے لئے شربت اکسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ مقوی دل و دماغ تو ایسا ہے کہ شاید ہی اسکے مقابلہ کی کوئی دوسری دوا ہو۔ ہاضم بقدر ہے کہ آپ ایک ہفتہ کے بعد دونی غذا نوش کرنے لگیں گے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

تازہ سرٹیفکیٹ جناب حکیم رحم الٰہی خانصاحب میرٹھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکے شربت اکسیر کی ایک شیشی منگوائی تھی۔ اسکا استعمال میں نے ایک مریض کو کرایا جسکو بارہ سال کا پرانا جریان تھا جاتا رہا۔ واقعی آپکے شربت اکسیر میں جادو کا اثر ہے۔ براہ کرم دو شیشی شربت اکسیر اور روانہ فرما دیں۔

فرمائش کے وقت الجمعیۃ کا حوالہ دیجئے

ملنے کا پتہ: ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی کوٹھی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

نیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

حلفیہ بیان کا مطلب

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

نیجر گنگا پرشاد گپتا بہار سٹیل اسٹور دربھنگہ

اقتصادی مشکلات کا بہترین حل
روپیہ بنانے کی مشین

محبوب عاشق کے قدموں پر

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

بلب اینڈ سنیز پیلی بھیت

کان کی دوا بلب اینڈ سنیز پیلی بھیت

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

شربت فولاد

نیجر ہمدرد دواخانہ لال جاہ دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو

مقویات سراج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

خوب یاد رکھیں

ملنے کا پتہ: فیض عالم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)

بجلی کا کام سیکھنے والو!

سکول نار الیکٹرسٹی لودھیانہ

بے روزگاری کا بہترین علاج

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایس رفیق بھائی۔ جیکب سرکل بمبئی

عملیات انوکھے

۴۴۳

اِس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ آج کل اگر ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دیا جائے۔ اور ذرا سی خرابی ہوتے ہی اسے روک دیا جائے تو صحت برقرار رہ سکتی ہے۔ اس لئے آج کل

امرت دھارا

کا کثرت استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی اینٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آج کل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں۔ صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے (۸/)

احتیاط نقلوں سے بچیئے کیونکہ سخت اور دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط وکتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا ۴۰ لاہور

نیجر امرت دھارا او شدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سڑک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا ٹپ ہراپن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

ٹپ ہراپن

کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

خاص مجربات

اکسیر قلب ... تریاق الرحم ...

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

بال جڑ سے کالا

عملیات آلوعرف فرشتہ غیب

یونیورسل سپرچول کمپنی نمبرہ ملتان شہر

بڑھاپے میں جوانی اور جوانی میں عالم شباب

طلاء مارسیاہ

اکسیر انسان ...

مدینہ والے آقا کا اصلی خط

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال حیاہ دہلی

مسلمانو صنعت وتجارت سیکھو

خوب یاد رکھیں

حکیم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)

بجلی کا کام سیکھنے والو!

بجلی کا کام سیکھنا ہو تو اس سکول میں داخل ہونا چاہئے جو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کی زیر ہدایت نہایت عمدہ کام سکھا رہا ہو اور انسپکٹر آف انڈسٹریز سے کر زیر تسلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے اس کی تعلیم کی عمدگی اور ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہو۔ اس سکول کا نام ہے۔

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

اور سیر کا کام سیکھنا ہو تو جگت جیت بردوڈ انجینئرنگ کالج لودھیانہ سے بہتر ہندوستان بھر میں کوئی پرائیویٹ درسگاہ نہیں سکول و کالج مذکورہ بالا میں ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ کٹ پیس ٹکڑا ہائے پارچہ بزازی کی گانٹھیں بمبئی کے تھوک نرخ پر منگوایئے۔ جن میں موسم گرما کی ضروریات کا پارچہ۔ جاپانی۔ پاپلن۔ وائیل۔ کریپ وغیرہ ہاتھوں ہاتھ بکنے والا ارزاں عام پسند نئے نئے ڈیزائن خوشنما وضع کا پارچہ ہوگا جو بزازوں کی دوکانوں پر اس نرخ پر نہ ملیگا۔ پردہ نشین مستورات بھی اس نفع بخش تجارت سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ نمونہ کی گانٹھ نمبر ا مالیتی پچاس روپیہ نمبر ۲ پکیس روپیہ نمبر ۳ ڈہائی صد روپیہ منگا کر آزمائش کیجئے نمبر ا اور نمبر ۲ کا کرایہ مالگاڑی ہم ادا کریں گے۔ تازہ تھوک لسٹ طلب کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایس۔ رفیق بھائی۔ جیکب سرکل بمبئی

اس موسم کی بیماریاں

تمام ہاضمہ کی خرابیاں ہیں۔ آج کل اگر ہاضمہ کو خراب نہ ہونے دیا جائے۔ اور ذرا سی خرابی ہوتے ہی اسے روک دیا جائے تو صحت برقرار رہ سکتی ہے۔ اس لئے آج کل

امرت دھارا

کا کثرت استعمال جاری رکھنا چاہئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے۔ اسی پر زور دینا چاہئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ وہ کمال درجہ کی انٹی سپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہیگا۔ تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور آج کل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے۔

گھر میں رکھیئے جیب میں رکھیئے

بھولئے نہیں صحت۔ روپیہ۔ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے (۸/)

احتیاط نقلوں سے بچئے کیونکہ سخت اور دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط وکتابت و تار کا پتہ :۔ امرت دھارا ۔ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

دارالکفر میں ہمارا اسکو صرف یہ جواب ہے سبحانک ھذا بھتان عظیم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

مولوی حشمت علی صاحب کی بے پناہ تکفیر

تکفیر کے معاملہ میں تو آپ اس قدر مشاق اور بیباک ہیں کہ خدا کی پناہ ...

ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ مشرکین کے معبودان باطل (بتوں وغیرہ کو بھی) گالیاں مت دو پیغمبر اسلام (روحی وقلبی فداہ) کا ارشاد ہے :۔

مولوی حشمت علی صاحب کی تہذیب

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر جلی قلم سے بعض اعراب دیکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب ہے پھر شعر کا ترجمہ سلیس اردو میں ایسی طرز سے لکھا ہے کہ جو تحت اللفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالہ جات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے جا بجا مفصل بحث کرکے مشکل اجزا سمجھ میں آنے والے شعر کے اصل مفہوم کو ظاہر کر دیا ہے غرضیکہ مثنوی شریف کی یہ شرح آج تک کی تمام شائع شدہ شرحوں سے اعلیٰ اور عمدہ اور بہتر ہے ملک کے نامور اخبارات اور مشہور علمائے دین اور بزرگان کرام نے اس شرح کو نہایت پسند کیا ہے لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ نفیس حصہ اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ حصہ دوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ سوم دو روپے آٹھ آنہ

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ نے

اس شرح کو بہت پسند کیا ناظرین الجمعیۃ کو اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے

حصہ چہارم دو روپے آٹھ آنہ حصہ پنجم دو روپے آٹھ آنہ مجلد جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے فی حصہ تین روپے چار آنہ حصہ اول و دوم یکجا مجلد چھ روپے حصہ سوم و چہارم یکجا مجلد چھ روپے حصہ پنجم علیحدہ مجلد تین روپے چار آنے پانچوں حصوں کو اکٹھا خریدنے پر سوانح مولانا روم (شبلی) اور جنتری ۱۹۳۲ء مفت (نوٹ) پسند نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس علاوہ ازیں ہر قسم کا قرآن مجید وحمائل شریف مترجم و غیر مترجم اور ہر قسم کی کتابیں عربی۔ فارسی اردو بکفایت ہمارے کتبخانہ سے مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

مفت طلب فرمایئے۔

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

دوا وہ درد بول اٹھے کہ تاثیر اس کو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

شرط :۔ فائدہ نہ ہونے کی صورت میں حلفیہ بیان کرنے پر قیمت واپس کردی جائے گی

ملنے کا پتہ

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

(۱۰۸۶) عجیب!

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے کی بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے فساد ہضم۔ گرانی شکم اور دوران سر کو آنا فانا روکتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث درد سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھیئے

ترکیب استعمال درد شکم یا ہیضہ کیلئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں قیمت فی شیشی ۸/ علاوہ اسکے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبدالمجید خاں اور حضرت مسیح الملک شاہی حکیم محمد اجمل خان کے خاص الخاص مجربات ارزاں قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمایئے۔

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کرکے ہمارے کارخانے کا .... شربت اکسیر استعمال کرکے قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے

سنئے جناب! یہ شربت اکسیر جس کا اشتہار آپکے پیش نظر ہے اسکا نسخہ ہمیں ایک کہنہ مشق امریکن ڈاکٹر سے ملا ہے اور شربت اکسیر کا اشتہار دینے سے قبل صدہا مریضوں پر جب ہمیں کامل اطمینان ہو گیا تو یہ اشتہار آپکے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر میری تحریر کو نمونہ سمجھیں ایک شیشی شربت اکسیر منگا کر ضرور استعمال فرماویں۔ میری تحریر کی صداقت آپ کو فوراً ہو جاویگی

جریان جو نامردی اور ضعف باہ کا پیش خیمہ ہے کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو شربت اکسیر کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ جسم میں کمزوری۔ پیشاب کے قبل یا بعد سفید دھات کا گرنا۔ منی کا پتلا ہو جانا۔ احتلام کا ہونا۔ نطفہ کا نہ ٹھہرنا اور اکثر سر کا درد رہنا۔ سستی۔ کاہلی۔ چہرہ پر بالکل بے رونقی۔ خون کا بدن میں نہ پیدا ہونا۔ ان سب علامات امراض کے لئے شربت اکسیر نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ مقوی دل و دماغ تو ایسا ہے کہ شاید ہی اس کے مقابلہ کی کوئی دوسری دوا ہو۔ ہاں ہم یہ ضرور ہے کہ آپ کیفیت کے بعد معمولی غذا نوش کرنے لگیں گے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

تازہ سرٹیفکیٹ جناب حکیم رحم الٰہی خانصاحب بیرسٹر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے شربت اکسیر کی ۲ شیشی منگوائی تھی۔ اسکا استعمال میں نے ایک مریض کو کروایا جسکو بارہ سال کا پرانا جریان تھا جاتا رہا۔ واقعی آپکے شربت اکسیر میں جادو کا اثر ہے۔ براہ کرم دو شیشی شربت اکسیر اور روانہ فرمادیں۔

فرمائش کے وقت الجمعیۃ کا حوالہ ضرور دیجئے

ملنے کا پتہ: ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی ۶ علی نمبر ۶ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

حلفیہ بیان کا مطلب

محض حکمت سے ناآشنا پیٹ کے مجبور فرضی حکماء کے پھندے سے خلق خدا کو بچانا جو نامردی جریان سرعت انزال کثرت احتلام ...... نقالوں کو ایک ایک محرک باہ اکسیر ...

ضرغام اللہ سابق مشیر مال ریاست جال خلشا نظر (ملیبار)

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے جو ان ٹوپی سے سفید بال جڑ سے سات دن میں کالا نہ ہو تو دگنی قیمت واپس کرنے کی عدالت میں اس کا شرط لکھا ہے بہت جگہ سے اس کا خوشخبری آگیا ہے منگا کر دیکھیں

قیمت چار روپیہ (للعہ)

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور۔ دربھنگہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۲۵ دہلی

اقتصادی مشکلات کا بہترین حل

روپیہ بنانے کی مشین

ملنے کا پتہ منیجر تاج بکڈپو۔ منصفی دروازہ ۔ آگرہ

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزاں قلم ہم سے طلب فرماویں

منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

الجمعیۃ
سہ روزہ
دہلی
ید اللّٰہ علی الجماعۃ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ ( )
ایک کالم ( )
½ کالم ( )
¼ کالم ( )

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۲ء | نمبر ۶

معاصرین کے افکار و آراء

انگریزوں کا جادو

ہندوستان میں تبلیغ مسیحیت

اسلامی مدارس اور یتیم خانوں میں ورزش

قانون اور قانون شریعت

ترکی جمعیۃ اقوام

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معاون)

سرزمین شام پر رومیوں اور اسلامیوں کا شاندار معرکہ

سپہ سالار اسلام سے گفتگو

رومیوں اور مسلمانوں کا مقابلہ

ضروری گزارش

اکسیر جذام
یہ وہ علیہ فقیر ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے یہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ جذام کوڑھ جو صاحب اس ناپاک مرض میں مبتلا ہوگئے ہوں ہمارے ہاں سے وہ طلب کرکے کھائیں چار چھ ہفتہ میں صحت کلی ہوجاتی ہے اگر کچھ زیادہ آ گیا ہے تو دو ہفتہ میں کھلنے لگ جاتا ہے قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)
بواسیر و ذیابیطس
کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول ڈاک پیکنگ کے لئے ۸ر روانہ کریں یا ۸ر کا وی۔پی طلب فرمادیں۔
حافظ اقبال حسین کھٹیاہی بھاگل پور

ضرورت ہے
مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن اورنگ آباد ناگپور جھانسی علی گڈھ اٹاوہ فرخ آباد فتحپور رایٹہ کانپور اعظم گڈھ فیض آباد بلیا۔ آرہ بہرائچ رائے بریلی لکھنؤ شاہجہانپور رشر الطا ایجنسی فوراً طلب کریں۔
منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
Castophin Manfg Co., (India) P. Box 88 Karachi.

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام
طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ حسب خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتے اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں اسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔
قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

وسیلۂ نجات
حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب آلٰہی سے خوف دلاکر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۴۸۸ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عمہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ ان کتابوں کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا ہے بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا
قرآن شریف
مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔
اعلیٰ حضرت حضور نظام
جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ/
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے یگانہ خوشنویس ہیں اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کے لئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے دردِ دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی۔
نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ: قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ... قسم دوم حاشیہ دار ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸ر چرم ۱۲ر

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

لاہور کا ایک نیم سرکاری اخبار
جمعیۃ علماء ہند اور قوم پرور مسلمانوں پر تہمت طرازیاں

لاہور کے نیم سرکاری اخبار "انقلاب" نے گزشتہ تین چار سال کی مدت میں غیر ذمہ دارانہ و غیر شریفانہ صحافت کا جو معیار دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ اردو زبان کے تمام سنجیدہ و وقیع اخبارات کے لئے باعث ننگ و عار ہے اور اس کے خلاف اکثر مسلمانان ہند کی جانب سے انتہائی بیزاری کا اظہار کیا جاتا رہا ہے ...

خطاب کرنا اور ہندوستان کے مفتی اعظم کی شان میں یہ لکھنا کہ "آپ کس کھیت کی مولی ہیں" اور "گھوڑے اور ہنڈک" کی پھبتیاں پھینکنا اور فرنگی محل کو جو ہندوستان کے ایک قدیم و مقتدر خاندان علماء کا مسکن ہے "دارالزنا و المحل" قرار دینا نہ گالی ہے نہ سوقیت، خدا کا شکر ہے کہ الجمعیۃ نے کبھی آج تک اس قسم کی انتہائی سوقیانہ اور لچر حرکات کا جواب دینے کی کوشش ہی نہیں کی اور ...

جمعیۃ العلماء اور حقوق مسلمین

تبلیغات و اتہامات

سوقیانہ طرز تحریر

مسلم لیڈروں کا مطالبہ

حیثیت نمائندگی کا مسئلہ

"یوم سرخ" اور آزادی ہند

جمعیۃ العلماء اور بمبئی کا فارمولا

مسلم کانفرنس کی حقوق فروشی کا معاملہ
"لندن میں گاندھی جی نے مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کر لیا تھا"
مولانا شفیع داؤدی کا بیان

معاصر عزیز "ہند جدید" کلکتہ نے مولانا شفیع داؤدی کا ایک دلچسپ بیان شائع کیا ہے جو انہوں نے معاصر مذکور کے نامہ نگار سے ایک ملاقات کے دوران میں دیا ہے۔ اس بیان میں مسلم کانفرنس کی بے وقعتی کا اعتراف کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اکثر ارکین کانفرنس بالکل بے عمل ہیں ... اور صرف حکومت کے رحم و کرم پر جی رہے ہیں ...

مسلم کانفرنس کی بے وقعتی

عجیب و غریب تاویل

حکومت سے امیدیں

بنگال مسلم کانفرنس کے ارباب

مسلمانوں کے حقوق کیوں قربان ہوئے؟

مقامات مقدسہ سے دست برداری

انگریزی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کے لئے)

برطانیہ، جرمنی اور جاپان سے اسلحہ کی برآمد
موجودہ چین اور جاپان کی جنگ کا کون ذمہ دار ہے

جمعیۃ الاقوام نے اسلحہ کے متعلق جو اعداد و شمار فراہم کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ نے اسلحہ اور مادہ ہائے آتشگیر کی بہت زیادہ برآمد کی ہے۔ ...

تبت میں عورتوں کی خرید و فروخت
ایک عورت ایک ہی وقت میں کئی مردوں سے شادی کر لیتی ہے

جاپان میں کساد بازاری کا دور دورہ
چاول ریشم اور اراضی کی قیمتیں گر گئیں

برطانیہ میں بیکاروں کی تعداد میں اضافہ
۲۸ لاکھ بیکاروں کی مشکلات کا حل

عربی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کے لئے)

شرق اردن اور حجاز کی آویزش
سلطان حجاز کی عزیمت نے مخالفوں کو ٹھنڈا کر دیا

الجمعیۃ میں شرق اردن اور حجاز کی آویزش کی خبریں درج کی جا چکی ہیں ...

بیروت کے عیسائی فضلاء کی علمی خدمات
علمائے اسلام بھی نصرانی تبلیغ کو سمجھ گئے

انگورہ میں غازی مصطفیٰ کمال کا مجسمہ

دریائے نیل کے کنارے پر ایک جدید شہر کی تعمیر

فلسطین میں قدیم آثار کا انکشاف

شرق اردن کو انگریزوں کا کورا جواب

دار الحکومت

خود غرض عنصروں کی طرف سے وزیر ہند کے بیان کا خیر مقدم
ہندوستان کی متفقہ مذمت کے مقابلہ میں تجویز کیسی؟
سٹینڈنگ کمیٹی کے آٹھ ممبروں میں اختلاف آراء

دہلی ۱۹ جولائی کل شام کو سٹینڈنگ کمیٹی کا ملتوی شدہ اجلاس مسلئے بہادر ہری رام کی صدارت میں حاجی رشید احمد کے مکان پر منعقد ہوا۔ اجلاس میں ۲۸ ممبروں میں سے کل آٹھ ممبر موجود تھے ان میں سے دو ممبروں نے اپنی ممبری سے انکار کر دیا۔ اجلاس میں متعدد تجاویز منظور کی گئیں جن میں سے ایک تجویز میں آرڈیننسوں کا خیر مقدم کیا گیا دوسری تجویز میں ایک پروپیگنڈہ کمیٹی کے تقرر پر زور دیا گیا تیسری تجویز ایک وفد کے متعلق تھی ...

دہلی میں شب کے وقت ایک لاری پکڑی گئی
چاندی اور سونے کی برآمد
پانچ اشخاص گرفتار

آرڈیننس کی حکومت ختم ہونی چاہیے
دہلی کی تجارت کو آرڈیننس نے تباہ کر دیا ہے
باشندگان دہلی کا اہتمام بالشان جلسہ

کیا گول میز کانفرنس کا اجلاس منعقد کیا جائیگا؟
صورت حالات کے متعلق لندن اور ہندوستان میں مشورے
حکومت اس کے متعلق کوئی جلدی اعلان نہیں کرے گی

اب ہندوستان، جاپانی حملہ کو برداشت نہیں کر سکتا
جاپانی پارچہ پر سو فیصدی محصول لگا یا جائے

رضا کاران جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمات کا فیصلہ
شراب کی پکٹنگ پر ۴ ½ ماہ قید کا حکم

مولانا عبد الحلیم الصدیقی کے مقدمہ کا فیصلہ
دو سال قید سخت کی انتہائی سزا

ایک مسلم طالب علم کی حیرت انگیز بہادری

آرڈیننس کی ہمہ گیر مذمت

قرآن پاک کا ختم

گرفتار شدہ سیاسی قیدیوں کی تعداد
موجودہ اور سابقہ اعداد و شمار

نام صوبہ	سابقہ تعداد	موجودہ تعداد
بنگال	۴۸۳۵	۴۵۴۴
بہار اڑیسہ	۳۲۶۱	۲۶۷۰
یوپی	۶۱۵۰	۵۸۶۳
سرحد	۲۸۶۴	۳۲۱۳

آل بنگال اسٹوڈنٹس کانفرنس کا اجلاس
جلوس پر لاٹھی چارج

پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان جنگ
سات ڈاکو ہلاک اور متعدد گرفتار

مندر میں پچاس ہزار بھیڑوں کی قربانی
ویدک زمانہ کی ایک مشرکانہ رسم

مولانا بشیر احمد صاحب خیریت سے ہیں

رتن سنگھ ڈاکو گولی سے ہلاک کر دیا گیا
ایک دیہاتی اور تین سپاہی بھی مارے گئے

کانپور میں نقص امن کا اندیشہ

ایک مندر پر پولیس کا چھاپہ
بم بنانے کا مسالہ اور کارتوسوں کی برآمد

مسلمانان ہند غفلت و سستی کو ترک کریں
حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی اپیل

مسلم کانفرنس کی حقوق فروشی کا معاملہ
(بسلسلہ صفحہ دو)

سوالات حج میں حکومت کا ساتھ

انڈیپینڈنٹ پارٹی

آئرلینڈ میں برطانی کوئلہ کی درآمد پر زبردست محصول
برطانیہ اور آئرلینڈ میں مزید کشیدگی کے آثار
"میں آئرلینڈ کے باشندوں کے حقوق برطانیہ کے حوالہ نہیں کر سکتا"

"ہندوستان میں برطانیہ کو اچھا کہنے والا کوئی نہیں رہا"
مسئلہ ہند کے متعلق چرچ نے اپنا فرض انجام نہیں دیا
فادر ایلون اور مانچسٹر گارجین کی صاف گوئی

وزیر اعظم اور کابینہ کے وعدوں سے انحراف
سرہری سنگھ گوڑ کا بیان

مجسٹریٹ کے دفتر پر کانگریسی رضا کاروں کا حملہ
تمام رضا کار گرفتار کر لئے گئے

لارڈ ارون کی تازہ تقریر
ہندوستان کے متعلق وزیر ہند کی تائید

ہندوستان کی فیڈرل پارلیمنٹ کا افتتاح
ہندوستان کو دیگر نو آبادیات کے مساوی درجہ حاصل ہو گا

گاندھی جی کی رہائی کا مطالبہ
اسمبلی میں سوالات

ہنس راج کو سشن سپرد کر دیا گیا

ڈائنامیٹ کا مسالہ پھٹ گیا
۸ آدمی ہلاک ۳۰ ڈبے پاش پاش

سرحدی پٹھانوں کو انجیل کا تحفہ
پٹھانوں کے ایمان پر مذہبی گروہ کا دھاوا

ہیڈ پوسٹ آفس میں گندھک کا تیزاب

اچھوتوں کے لئے ہنومان مندر

جاپان میں آتشزدگی سے ۵ لاکھ کا نقصان

باڑہ ہندو راؤ میں پبلک جلسہ

یکم ستمبر سے ریلوے میں ہڑتال
ریلوے بورڈ کے جواب پر احتجاج

صدر جمہوریہ امریکہ نے اپنی تنخواہ کم کر دی
گورنرز اور وائسرائے عمل کریں گے؟

بندوقوں اور ریوالوروں کی چوری
ایک سو طلباء گرفتار کر لئے گئے

بنگال میں ہندو مسلمانوں کی تعداد
ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمان ۵۰ لاکھ زائد ہیں

حکومت نے نمک بنانے کی اجازت دیدی

فوجی افسروں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیارات

آرڈیننس کے ماتحت مقدمات کی نظر ثانی

ایک ہفتہ میں دو کروڑ کا سونا باہر چلا گیا

پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کا سوال
مہاسبھائیوں کی پریشانی

نواب صاحب چھتاری
ہز ہائی نس کا مستقل اعزاز اور سلامی

آئرلینڈ میں برطانی مال کا بائیکاٹ

پنجاب میں مسلمان گورنر
نواب سکندر حیات خاں کا تقرر

زہر سے پانچ لڑکیوں کی ہلاکت

جرمنی میں جلسوں اور مظاہروں کی ممانعت

وکٹوریہ کے مجسمہ پر کانگریسی جھنڈا

معتدلین کے استعفوں کا ذکر پارلیمنٹ میں
وزیر ہند کا ایک اور تشریحی بیان

لندن ۲۰ر جولائی۔ دارالعوام کے التوا سے قبل ہندوستانی مسئلہ کو چھیڑا گیا مسٹر مارگن جونس (لیبر) نے مباحثہ کی ابتدا کی انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستانی مسئلہ پر غور کرنے اور اسے طے کرنے کے لئے گول میز کانفرنس کا جو طریقہ اختیار کیا تھا اس سے موجودہ طریقہ میں بڑا فرق ہے۔ اور حکومت سے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ وہ گول میز کانفرنس کو منسوخ کرکے مالی اور دیگر غیر تصفیہ شدہ امور کو چند افراد سے ملکر خواہ وہ کتنے ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں طے کرلے تو یہ اس طریق کار سے بہت مختلف ہے جس پر اب تک کام ہوتا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا مجوزہ کمیٹی میں ہندوستان کے ہر خیال کے افراد مدعو کئے جا سکیں گے اور اگر نہیں کئے جا سکتے تو یہ صریحاً گول میز کانفرنس کے طریقے کے خلاف ہے۔ اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے کہا کہ مزدور جماعت کو اس بارے میں کامل اختیار ہے کہ وہ جو رائے چاہے قائم کرے اور جب تک حکومت گول میز کانفرنس کے طریقہ کو منسوخ کئے رہے گی وہ جو طریقہ چاہے گی اختیار کرے گی۔

وزیر ہند کا جواب

سر سیموئل ہور نے اس تقریر کے جواب میں جو تقریر کی اس میں انہوں نے کہا کہ مجھے سخت تعجب ہے کہ طریق کے سوال نے بہت زیادہ غلط فہمی پیدا کردی ہے اور یہ غلط فہمی خود ہم لوگوں میں ہی ہے۔ میں صرف ان بند منٹوں میں جن میں اس وقت تقریر کرونگا یہ ثابت کرسکتا ہوں کہ صرف ہم میں اور ہمارے مخالفین میں تھوڑی سی غلط فہمی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ لیکن اگر اسی ابتدا ان کے رفقار میں ایسا ہوگا تو ہندوستان کے نمائندوں میں بھلا کیوں نہ ہو اگر ...

سپرو وغیرہ کے استعفے کو کم اہمیت نہ دینی چاہئے لیکن میں یہ بھی ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ حکومت کی حمایت میں بھی اس کی پشت پر بہت بڑی رائے عامہ ہے۔

اپنی تقریر میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت مشاورتی کمیٹی میں ہندوستانیوں کے اشتراک عمل کو برابر قائم رکھنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ موسم بہار میں انفرادی طور پر ہندوستانیوں سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔ اور ان کی رائے معلوم کی جائے گی۔ بہرحال انھیں مسرت ہوگی۔ اگر ان کے سامنے اس قسم کی تجویزیں پیش کی جائیں جن سے موجودہ صورت حال بہتر ہوسکے۔

وزیر ہند کے بیان پر سر سپرو کا تبصرہ
مسٹر ہور مجھے بھی یقین نہ دلا سکے

الہ آباد ۲۱ر جولائی۔ سر تیج بہادر سپرو نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔ میں نے سر سیموئل ہور کی دارالعوام والی تقریر پڑھی ہے گذشتہ ۱۵ ایوم میں یہ تیسری تقریر ہے جو آپ نے کی ہے اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ جتنی آپ نے اپنے طریق کار کی توضیح کرنی چاہی ہے اتنے ہی وہ پیدا شدہ صورت حال کو تبدیل کرنے یا مجھ جیسے لوگوں کو یقین دلانے میں ناکام رہتے ہیں۔ سر سیموئل ہور نہ تو پہلے وزیر ہند ہیں اور نہ آپ آخری ہوں گے۔ جنہوں نے یہ کہا ہے کہ حکومت کے طریق کار کی پشت پر ہماری ہندوستانی رائے عامہ ہے اسی چیز پر ... حس کی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ وہ حکومت کے طریق کار کی ... سائمن کمیشن کو قبول نہیں کرسکی اور لارڈ ارون اور مزدور حکومت نے دانشمندانہ طور پر اس چیز کو محسوس کرلیا کہ ایک شدید غلطی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس غلطی کا ازالہ ۱۹۲۹ء میں کرنا چاہا۔ ...

چاوڑی بازار کی طوائفوں کو نوٹس

...

کانگریس اور لبرلوں میں اتحاد کا امکان
آل پارٹیز کانفرنس کیلئے تیاریاں

ڈاکٹر کچلو نے انتقام ڈکٹیٹر کانگریس کے دوبارہ بنارس جانے کی اطلاع شائع ہوچکی ہے کل وہ بنارس سے دہلی واپس آگئے راستہ میں وہ الہ آباد بھی اترے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سپرو سے بھی انہوں نے ملاقات کی اور ان سے طویل گفتگو ہوئی دہلی آنے پر گو انہوں نے اخبارات کے نمائندوں کو مفصل بیان دینے سے انکار کیا تاہم اتنا اشارہ کیا کہ کانگریس کے ساتھ لبرلوں کی جماعت کے اشتراک کے امکانات پیدا ہوگئے ہیں اور خیال ہے کہ آرڈی نینسوں کے دور کو ختم کرنے کے لئے عنقریب یہ جماعت بھی کوئی جارحانہ کارروائی اختیار کرے گی۔

آل پارٹیز کانفرنس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سپرو اور ان کے رفقا کار عنقریب طلب کرنے والے ہیں اس کانفرنس میں خیال ہے کہ گول میز کانفرنس کے خلاف حکومت کے مجوزہ طریق کار اور آرڈی نینسوں کی مخالفت پر غور کیا جائے گا اور یہ سوچا جائے گا کہ سول نافرمانی چھوڑ کر اہل ملک کو اس صورت کو بدلوانے کے لئے کیا کیا طریقے اختیار کرنے چاہئیں۔

ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کے درمیان جنگ
ایک ڈاکو اور دو دیہاتی ہلاک

فرید کوٹ کے قریب پولیس کی ایک جماعت اور دیہاتیوں کا ڈاکوؤں سے مسلسل کئی گھنٹے تک مقابلہ ہوتا رہا جس میں تین جانیں ضائع ہوئیں مانذر سنگھ سپرنٹنڈنٹ پولیس اطلاع پانے پر کہ ڈاکو ایک گاؤں کے قریب جھاڑیوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ فوراً بتائی ہوئی جگہ کی جانب روانہ ہوگئے آپ کے ...

پنجاب میں انقلاب پسندوں کی گرفتاری
سیاسی ڈکیتیوں کے راز کا انکشاف

...

کے قریب تیار کرم اور تین بندوقیں اور بہت سا سامان ملا ہے۔ حساب کی ایک کتاب بھی ملی ہے جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر کا ایک کلرک اور ایک پٹواری بھی ہے۔ پولیس کا خیال ہے کہ اس سازش میں گردونواح کے افسر اور ہوشیار پور کے بہت سے لوگ شریک ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کی شاندار قربانیوں کا اعتراف
مولانا عبدالحلیم صاحب کی گرفتاری پر مبارکباد

سہارنپور ۱۵ر جولائی ۱۹۳۲ء۔ آج بعد نماز جمعہ مسلمانان سہارنپور کا ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں مجلس تحت جمعیت علمائے ہند کی جانب سے حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے سہارنپور کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں جناب مولوی عبدالوحید صاحب مہتمم اخبار "الجمعیۃ" نے ایک پُر مغز اور مفصل تقریر فرمائی۔ آپ نے خصوصیت کے ساتھ ہندوستان کی تمام مسلم اور غیر مسلم سیاسی جماعتوں کی وطنی خدمات سے جمعیۃ علمائے ہند کے بے غرض خدام کی شاندار قربانیوں کا مقابلہ کیا۔ اور مسلمانوں کو بتایا کہ مسلم کانفرنس یا اسی قسم کی دوسری انجمنیں مسلمانوں کے مستقبل کو محفوظ اور روشن نہیں بنا سکتیں۔ بلکہ وہ نہایت سرعت کے ساتھ مسلمانوں کو ہلاکت کی طرف لیجا رہی ہیں اس کے مقابلہ میں نہایت واضح دلائل کی روشنی میں ثابت کیا کہ موجودہ مسلم جماعتوں میں اگر کوئی جماعت مسلمانوں کی حقیقی خدمت کررہی ہے اور جس کی مجاہدانہ سرگرمیاں مسلمانوں کے مستقبل کو محفوظ بنا سکتی ہیں تو وہ صرف جمعیۃ علمائے ہند ہے۔ آپ نے کھدر اور سودیشی کے استعمال پر نہایت دلنشیں پیرایہ میں زور دیا جس کا حاضرین پر خاص اثر ہوا۔ تمام حاضرین نے خانۂ خدا میں عہد کیا کہ ہم جمعیۃ علمائے ہند کی ہدایات کے مطابق امکانی خدمات سے دریغ نہ کریں گے اور کھدر و دیسی اشیا ...

شربت اکسیر
اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے
... جریان ...
تازہ سرٹیفکیٹ ...
ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... کلکتہ

مقویات سراج عام
... ویدشاستری حاجم نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا
... منیجر ... سٹورس دربھنگہ

قلیل سرمایہ سے تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ
... بمبئی

نیٹ بھراپن کا شرطیہ علاج
... بلاب اینڈ سنز ... کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے
کان کی دوا بلاب اینڈ سنز ...

دواخانہ رشیدیہ دیوبند
... خاص تجربات ...
منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

اخبار الجمعیۃ
کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

بال جڑ سے کالا

سرحد میں "جامعہ اسلامیہ" کا قیام

کچھ ایسا پُر آشوب عہد شروع ہے کہ مسلمان مغربی سیلاب کے رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں اور مغربی تہذیب و تمدن ایک عالمگیر صورت اختیار کرتی چلی جاتی ہے اور موجودہ نسل کے نوجوان تو مغربیوں کی تہذیب و تمدن کو ان کی معاشرت کو انسانیت کا جز لاینفک سمجھنے لگے۔ نہ معلوم آئندہ نسل کا کیا حشر ہوگا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مغربی تمدن و تہذیب کے ان دلدادوں کو "احیاء معارف" "علوم و فنون کی نشر و اشاعت" "مجالس علمیہ کے قیام" میں تو اہل یورپ کی تقلید کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ مغربی تہذیب و تمدن کے جراثیم نے امت مسلمہ کے اکثر افراد سے ملت اسلامیہ کے ضروریات کا احساس ہی سلب کردیا، مسلمانوں کی اس دردناک غفلت و بے حسی پر اگر خون کے آنسو بہائے جائیں تو کم ہیں۔ کیونکہ ہر قوم کے بقا کا راز اس کے مذہبی روایات۔ دینی شعائر۔ ملی خصوصیات کے تحفظ میں مضمر ہے اگر مسلمانوں کو زندہ رہنا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ قومی و مذہبی عروج حاصل کریں تو ان کو چاہئے کہ ملی شعائر اسلامی مآثر کے احیا میں ایک دقیقہ فروگذاشت نہ کریں کیونکہ اسلام ایک فطری مذہب ہے اور فرزندان اسلام کی دنیوی ترقی دینی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے، مسلمانوں کے چند اولوالعزم ہستیوں نے ملت اسلامیہ کے بقا کے لئے ہندوستان کے مختلف حصوں میں یادگاریں قائم کی ہیں۔

دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور، ندوۃ العلماء لکھنؤ، جامعہ اسلامیہ ڈابھیل وغیرہ وغیرہ اس کی روشن مثالیں ہیں "صوبہ سرحد" باوجود اس کے کہ قریب قریب ایک خالص اسلامی صوبہ ہے۔ یہاں کے باشندے غیرت و حمیت اسلامیہ میں سب سے آگے ہیں ان کے اسلاف نے ...

(۲) طرز تعلیم میں جدید اصول تعلیم کا پورا پورا لحاظ ہو۔
(۳) طلبہ میں عربی تحریر و تقریر کا ملکہ پیدا کیا جائے۔
(۴) اس کی کوشش ہوگی کہ شرفا اور متمول اصحاب کے لڑکے عربی تعلیم حاصل کریں۔
(۵) عربی طلبہ کو یہ ذہن نشین کرا دیا جائے کہ علوم دینیہ کو ذریعہ معاش بنانا اہل علم کی ذلت اور دین کی تباہی کا باعث ہے۔

چونکہ سردست مالی سرمایہ موجود نہیں اس لئے اگر ابھی سے اپنے اصول کی پوری پابندی نہ کرسکیں تو معذور سمجھا جائے لیکن حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے قوی امید ہے کہ ہم جلد اس قابل ہوجائیں گے کہ یہ "جامعہ" اسلامی علوم و فنون۔ اسلامی تبلیغ مذہبی ضروریات کے نشر و اشاعت کا بہترین کفیل بن سکے اس وقت جامعہ میں صرف عربی کے تین مدرس ہیں؟

تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، کلام و عقائد، تاریخ، ادب، معانی و بیان صرف، نحو، منطق وغیرہ علوم کی کتابیں شروع ہیں۔

جہاں اس "جامعہ" کا وجود عمل میں آیا ہے، وہ شہر پشاور میں ایک مدرسہ کی عمارت ہے جو عرصہ پچاس سال سے ایک اسلامی انجمن کی طرف سے بنائی گئی تھی اور طویل عرصہ تک الحاج سیٹھ کریم بخش صاحب مرحوم اس کے متولی رہے اور اب ان کے خلف الرشید الحاج اللہ بخش صاحب اس کے متولی ہیں، جس میں عربی علوم کی تدریس کے لئے ایک فاضل مدرس مقرر ہوا کرتا تھا۔ لیکن تقریباً چار پانچ سال سے اس کار خیر کا سلسلہ منقطع ہوگیا تھا اور صرف تعلیم قرآن کے لئے دو معلم الاطفال مقرر تھے جو غیر منظم طریق سے تعلیم دیتے رہے ہیں آخر میں حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اور دردمندان اسلام، خیر خواہ مذہب مسلمانوں سے دعا کی اپیل کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ ہمیں خلوص نیت "استقامت و استقلال" کی توفیق عطا فرمائے اور اس نونہال "جامعہ" کو سرحد کے برخار وادی میں ایک ...

مسلمان وکلا سے مظلوم مسلمانان الور کی اپیل
مسلمانوں کی گرفتاریوں کا روح فرسا نظارہ

جواب ہمارا جہ الور اور ان کی حکومت نے گولیوں سے دیا ۲۹ر مئی کو بے گناہ مسلمانوں پر جب کہ وہ اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے جا رہے تھے جیسے پلٹن سے جلوس پر گولیاں چلوائی گئیں بہت سے فرزندان توحید مجروح ہوئے اور دو شمع توحید کے پروانوں نے جام شہادت نوش کیا شہدا کی نعشیں گھنٹوں بے گور و کفن مقتل میں پڑی رہیں آپ کو معلوم ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا سنئے ایک ہندو کے قتل کے الزام میں ۲۴ مسلمان اس وقت تک گرفتار کرلئے گئے ہیں اور روزانہ گرفتاریاں ہو رہی ہیں آپ کو معلوم ہے گرفتاریاں کس طرح کی جارہی ہیں، اسپیشل مجسٹریٹ ہر بخش جو کہ نہایت متعصب ہے مقتول ہندو کے گواہان کے ہمراہ شہر الور میں پھرتا ہے اور گواہان جس مسلمان کی طرف اشارہ کردیتے ہیں۔ فوراً گرفتار کرلیا جاتا ہے یہی نہیں اس سے بڑھ کر دیکھئے کہ ایک ہندو کے قتل میں ۲۴ مسلمان گرفتار ہوچکے، حالانکہ خود پولیس نے کیا مگر دو مسلمان شہید ہوئے ان کی کارروائی ہنوز پولیس نے کچھ نہیں کی۔ اور ایک بھی ہندو گرفتار نہیں ہوا۔ یہ بھی نہیں اور دیکھئے عدالت میں استغاثہ دائر کرنے کے لئے کوئی جاتا ہے۔ تو کوئی استغاثہ نہیں رکھتا اول تو ریاست میں مسلمان وثیقہ نویس بہت کم ہیں اور جو ہیں ان کو ہدایت کردی گئی ہے کہ اگر وہ مسلمانوں کے استغاثہ لکھیں گے تو لائسنس ضبط کرلیا جاوے گا یہی کیفیت وکلا صاحبان کی ہے ریاست میں صرف دو وکلا ہیں مگر دونوں صاحبان اس قدر خوف زدہ ہیں کہ اگر کوئی مسلمان ان کے مکان پر جاتا ہے تو فوراً نکلوا دیا جاتا ہے ہندوؤں کی تو شکایت ہی کیا ہے کہ کون استغاثہ لکھے اور کون وکالت کرے۔ برادران اسلام یہ ہے الور کا مختصر حال چونکہ معاملہ ورننگ پہونچا ناہے۔ اور ہم کو جلد فیصلہ طلب کرانے ہیں تاکہ کوئی بات باقی نہ رہ جائے اس لئے آپ کی حمیت اسلامی سے اپیل ہے کہ براہ خدا اپنے چار لاکھ مظلوم بھائیوں کی حالت زار پر رحم کرتے ہوئے امداد کیلئے کمر بستہ ہوجائیے ...

نیاز مند خادمان ملت ...
انجمن خادم الاسلام الور

دہلی میونسپل کمیٹی دہلی میں
نئے ٹرینڈ استادوں کی بے قدری

گذشتہ تین سال سے ریٹائر شدہ مدرسین کو کمیٹی مزید مہلت دے رہی ہے لیکن اس صورت میں بجائے فائدہ کے کمیٹی کو اتنا نقصان ہو رہا ہے خبر نہیں کمیٹی نے اس میں اپنا کیا فائدہ سوچا ہے گورنمنٹ نارمل سکول صوبہ دہلی کے ٹرینڈ مدرس ایک بڑی تعداد میں بیکار ہیں برخلاف اس کے غیر تربیت یافتہ مدرس کمیٹی کے سکولوں میں برابر کام کر رہے ہیں۔

پچھلے مہینہ میں ایم۔ بی۔ برانچ سکول گلی شاہ تارا میں ایک ٹرینڈ میٹرک پاس مدرس بڑی مستعدی سے کام کر رہا تھا، محکمہ کے ارباب بست و کشاد کو شاید چونکہ وہ اس صوبہ کا ٹرینڈ اور شہر دہلی کا باشندہ تھا اس کا رہنا ناگوار معلوم ہوا اور اس کی بجائے ایک اردو مڈل پاس غیر تربیت یافتہ مدرس کو جو ایک سکول اٹنڈنس آفیسر کا رشتہ دار ہے لگا دیا گیا ہم صاحب سکرٹری بہادر نیز ممبران ایجوکیشن سب کمیٹی کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ریٹائر شدہ مدرسین کو سبکدوش کرکے اس مد میں اخراجات کی کمی سے فائدہ اٹھائیں اور نئے ٹرینڈ استادوں کو میونسپل سکولوں میں جگہ دے کر دہلی کی تعلیمی حالت کو بہتر بنائیں۔

اکرام الدین کرامت سابق ہیڈ ماسٹر تہذیبیہ پراچہ سکول کوچہ قابل عطار دہلی

اطلاع عام

بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مسمی حبیب الٰہی ولد حسام الدین عرف پیرجی حبیبا مرحوم نے اپنی زوجہ مساۃ اللہ رکھی کو طلاق ...

مساۃ اللہ رکھی بنت حاجی عزیز الرحمن ...

(۱۰۸۶) عجیب
ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ
... ترکیب استعمال ...
منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بجلی کا کام سیکھنے والو
... سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں
... گرمیوں کا موسم ہے
امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو
... منیجر امرت دھارا ... لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر
...

مسلمانو صنعت و تجارت سیکھو
...

عملیات انوکھا فرشتہ غیب
...

تارکا پتہ "الجمعیۃ دھلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ...

ششماہی ...

سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ...

ششماہی ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

سہ روزہ — دھلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ... ۵ ... ۹ ... ۱۳

۱۶ ... ۲۰ ... ۲۴ ... ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ (") ...

ایک کالم (") ...

½ کالم (") ...

¼ کالم (") ...

جلد ۱۶ — دھلی — یوم پنجشنبہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۲ء — نمبر ۷

معاصرین کے افکار و آراء

لاہور کا نیم سرکاری اخبار (سیاست)

معتدلین کی سہل پسندی (زمیندار)

کھسیانی بلی کھمبا نوچے! (ہمدم)

(بلسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۲)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید کے کارنامے

غلامان محمد کے ہاتوں دمشق کی فتح

عیسائیوں کی شراب نوشی نے ملک نکلوا دیا

اہل عرب کی جنگی قابلیت

شراب نوشی نے ملک نکلوا دیا!

تثلیث کی سرزمین میں توحید کا علم

دمشق کا محاصرہ

دمشق فتح ہو گیا!

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۷ کالم ۲ کے نیچے)

مطب وقت
صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر جمعیۃ العلمائے ہند کا اعلان
اور علماء و زعمائے ملت کی تصدیق

مطب وقت
شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

(باہر کے مریضوں کے لئے خاص اہتمام کیا گیا ہے)

سرور دو جہاں طبیب حاذق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

طاقت اور قوت مردمی کا لاجواب روسی بکس

عورتوں کے مرض سیلان رحم کا مکمل علاج

سرمہ قیم

ملنے کا پتہ: وطنی دواخانہ (رجسٹرڈ) ماہر طب حکیم مولوی مسعود احمد خاں صاحب صدر بازار دھلی

طلاء مار سیاہ

بڑھاپے میں جوانی اور جوانی میں عالم شباب

الکسیر افسان

لذت امساک

حکیم آفتاب خاں مسجد طلاء مار سیاہ ناظم دواخانہ آصفیہ خیلا دروازہ دہلی

طاقت کی بے نظیر دوا

الکٹرک سلوشن

الکٹرک آئیل

ملنے کا پتہ: فیض عالم شفاخانہ بٹالہ (پنجاب)

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

دجلاب کی میٹھی گولیاں

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

Castophen Mfg Co. (India)
P. Box 88 Karachi

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کا ایک تازہ شاہکار
شاعر کی راتیں

یعنی حضرت جوش ملیح آبادی کی ان معرکۃ الآرا اور وجد آفریں نظموں کا مجموعہ جو موضوع شب سے متعلق ہیں ...

قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

جلد طلب فرمائیے ورنہ طبع دوم کا انتظار کرنا پڑے گا۔

اعجاز الحق قدوسی

ناپلی جدید مکان ۱۶۷ حیدر آباد دکن

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزاں قلم ہم سے طلب فرمادیں

منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

اکسیر جذام

بواسیر و ذیابیطس

حافظ اقبال حسین بھیٹیا بہی بھاگل پور

اعلان

امیر انجمن خدام الدین لاہور

صدہا مرضوں کی ایک دوا

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

اخبار الجمعیۃ
میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۱ ہجری

کشمیر کے بعد ریاست الور میں مسلم حقوق کی پامالی

ریاست کے ارباب بست و کشاد کیلئے ایک لمحۂ فکریہ

یہ ایک مسلمہ اور ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جب تک ہندوستان کی مختلف اقوام و ملل اپنے اندر وسعت نظر اور کشادہ دلی پیدا نہ کریں گی اور فرقہ پرستوں اور خود غرضوں کی پیدا وار بند نہ ہوگی اسوقت تک نہ تو رہنمایان قوم کے عزائم و مقاصد کی تکمیل ہوگی اور نہ بد قسمت ہندوستان پر آزادی کا آفتاب طلوع ہوگا، ہندوستانی کی آئینی آزادی کے راستہ میں اب تک جو سنگ گراں حائل ہیں ان میں سب سے بڑا پتھر وہ ہے جو ہندو مسلم اختلافات کی صورت میں ہر شخص کو نظر آرہا ہے اور جو اب تک مخلصین کی مساعی کے باوجود اقوام ہند کی ٹکر کا باعث بنا ہوا ہے۔

کریں اور انکو واپس بلا کر اپنے استبدادی قصر کو منہدم ہونے سے بچائیں۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو سمجھا جائیگا کہ ریاستی حکام ستم رسیدہ مسلمانوں کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ الور کی آبادی کا بیشتر حصہ امن اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرے اسکے بعد الور میں جو حالات رونما ہونگے اس کی ذمہ داری منرور نا خدا ترس اور عاقبت نا اندیش حکام پر عائد ہوگی۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) بمقام کاشی باڑی جو کہ ایک دیہات ہے یہاں یہ دستور ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو قبرستان میں لیجا کر جنازہ پڑھانا ضروری سمجھتے ہیں جہاں نہ جماعت ہوتی ہے محض برائے نام دو چار دس پانچ آدمی جا کر خلاف شرع۔ ہم کرکے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ جب سے یہاں مدرسہ قائم ہوا ہے اس روز سے جنازہ کی نماز مدرسہ یا بستی میں باوضو با جماعت مع طلبہ مدرسہ پڑھا دی جاتی ہے۔ ...

(۲) مردہ کو گورستان لے چلتے وقت ٹانگوں کو آگے کرنا چاہئے یا سر آگے رکھنا چاہئے۔

(۳) نماز عید الفطر و عید الضحیٰ پڑھانے والے رقم فطرہ و چرم قربانی اُجرت امامت میں لیتے ہیں ...

(۴) اس وقت کسی چیز کی نقدی بکری ...

(۵) چچا زاد بھائی کی لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے یا نا جائز ...

(۶) ایک شخص کا دماغ خراب ہو گیا ہے کبھی ٹھیک گفتگو کرتا ہے کبھی ادھر ادھر بکتا ہے ...

(۷) ایک عورت کو اولاد نہیں ہوتی ہے ...

(۸) علاقہ پور نیہ میں بعض بعض مقامات پر دستور ہے کہ رقم فطرہ و قربانی اپنے پیروں کو دیتے ہیں ...

کانفرنسی غداروں پر مصر کی لعنت!

اب بھی توبہ کر لو اور مسلمان کو رسوا نہ کرو!

مصری جاتا ہے ڈاک میں وطن پرور مصریوں کے آرگن "البلاغ" کے جو پرچے موصول ہوئے ہیں۔ ان میں حسب دستور ہندوستان سے متعلق کئی مضامین موجود ہیں۔ ۸ رجولائی کی اشاعت میں تاہم نہاد مسلم کانفرنس پر تبصرہ کیا گیا ہے جس کا لفظی ترجمہ درج ذیل ہے:

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ہندوستان کے بعض "خارجی" مسلمانوں نے لندن میں ایک بیان شائع کیا تھا جس کا لب لباب یہ تھا کہ وہ انگریزی حکومت کو ہندوستان کی قومی حکومت پر ترجیح دیتے ہیں ...

(ہند جدید)

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں ایک ضروری جلسۂ مشاورت

مہاجرین الور کی امداد و اعانت پر غور

آج بتاریخ ۷ رجولائی بروز ... بوقت چھ بجے شام عمائدین شہر اور مسلم انجمنوں کے ذمہ دار حضرات کا دفتر جمعیۃ علمائے ہند واقع بلیماران میں اجتماع ہوگا جس میں مہاجرین الور کی امداد و اعانت اور مسلمانان الور اسٹیٹ کی شکایات کے انسداد کی تدابیر پر غور کیا جائیگا۔

عبد الماجد۔ ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی

لکھنؤ میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا پہلا جلسہ

آزادی اور جمہوریت اسلام کے بنیادی اصول ہیں

مکمل صوبجاتی آزادی اور حق رائے بالغان کا مطالبہ

لکھنؤ ۵ رجولائی۔ مانڈیپنڈنٹ پارٹی کی جانب سے ایک جلسہ مسلمانوں کا منعقد ہوا، مسٹر شبیر حسین قدوائی نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انڈیپنڈنٹ پارٹی کا مقصد اولی یہ ہے کہ ایسے وفاق ہند (فیڈریشن آف انڈیا) کے قیام پر رائے عامہ کو مرکوز کیا جائے جس میں ہندوستانیوں کے ہاتھ میں مکمل اختیارات اور ذمہ داری ہو اور جس میں صوبے وفاقی بذاتہٖ آزاد ریاست ہو۔ مولانا آزاد سبحانی نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ مسلم آزادی اور جمہوریت کا عاشق ہے یہ دونوں چیزیں اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔

انڈیپنڈنٹ مسلم پارٹی کے ایگزیکٹو بورڈ کا پہلا جلسہ گزشتہ شام مولانا حسرت موہانی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں جن میں پارٹی کے لائحہ عمل کی تشریح کی گئی ہے:

(۱) مکمل صوبجاتی خود اختیاری۔ وفاق کے رکن کے مابیات اور نظم و نسق پر پورا قبضہ انفرادی رکن کو اختیارات بقایا کی تفویض۔ وفاق ہند کے مختلف ارکان میں عدم امتیاز۔

(۲) پارلیمنٹ سے صوبجات کی تبدیلی کی صیغہ اس وقت تک وفاقی نہیں بن سکے گا جب تک کہ خود مختار ارکان وفاق ہند اس کے لئے رضامند نہ ہوں۔

(۳) حق رائے دہندگی کا طریقہ بالغوں کے حق رائے دہی پر مبنی ہونا چاہئے۔ جلسہ نے ایک اور قرار داد منظور کی جس میں آرڈیننسوں کی مذمت کی گئی۔

افغانستان میں میلاد النبی کا عظیم الشان اور پر فرح جشن

آقائے کونین کے دربار میں تاجدار افغانستان کا خراج عقیدت

مسلمانوں کو سید الابرار کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین

امسال کابل میں جشن میلاد النبی بکمال احترام منایا گیا۔ حکومت افغانستان کی طرف سے سلام خانہ عام میں جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں وزراء، اعیان حکومت، مامورین ملکی، اراکین شورائے ملی، ارکان جمعیۃ علماء، فضلاء اور دیگر کارکنوں نے شرکت فرمائی۔ علماء اور مشائخ بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس متبرک مجلس میں سب سے پہلے حفاظ نے یکے بعد دیگرے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اور اس کا ثواب روح پر فتوح آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچایا گیا۔ اسی کے ضمن میں تمام حضار نے نہایت خشوع و خضوع سے اور بکمال سوز و گداز ترقی اسلام اور حکومت افغانستان کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد ایک عالم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ و اخلاق کریمہ پر روشنی ڈالی اور وہ مناقب پیش کئے جو حضور رحمۃ للعالمین کے حق میں تمام آسمانی کتب میں آئے ہیں۔ ہر بیان کو آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے مدلل کیا۔ اس بیان سے مجلس میں تمام حضار پر ایک وجد کی کیفیت طاری تھی اور درود شریف سے تمام سلام خانہ گونج رہا تھا۔

سب سے آخر میں اعلیٰ حضرت غازی محمد نادر شاہ فرمانروائے افغانستان نے اپنے مخصوص انداز میں نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ دین مبین اسلام ...

... نطق ہمایونی کے بعد نہایت سوز و گداز سے ملت اسلام اور حکومت افغانستان کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔ اس کے بعد یہ متبرک مجلس برخاست ہوئی۔ (اصلاح کابل)

مسلح فوج کے قبضہ سے تلک آشرم کو نکالنے کی سعی

حملہ آور دستوں کی مسلسل گرفتاریاں

پٹنہ ۵ رجولائی۔ مظفر پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تلک میدان کو مسلح فوج کے قبضہ سے حاصل کرنے کے لئے بہت سے کانگریسی کارکنوں نے میدان پر دھاوا بولا۔ پولیس بھی کافی تعداد میں موجود تھی اس نے حملہ آوروں کو لاٹھیوں سے منتشر کیا۔ دستے کے بعد دستے حملہ کرنے کے لئے آگے آئے اور گرفتار کر لئے گئے۔ فوج نے کچھ مزاحمت نہیں کی۔ کملیانی سے دھرمشالہ تک پوری سڑک پر پولیس کا زبردست پہرہ لگا ہوا تھا پولیس نے بعض گرفتار شدگان کو رہا کر دیا ہے۔

دریائے چناب میں زبردست سیلاب

سینکڑوں عمارات برباد متعدد دیہات کو خطرہ

جھنگ مگھیانہ ۵ رجولائی۔ دریائے جہلم میں زبردست طغیانی آجانے کے باعث کوٹ عیسیٰ شاہ و جھنڈ الٹریانہ، سلام پور، فراز، حیوانہ، سن ساجد وغیرہ کے دیہات زیر آب ہیں۔ جھنگ اور مگھیانہ کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی متعدد غیر سرکاری عمارات منہدم ہو گئی ہیں۔ کئی اشخاص کی نعشیں بہتی ہوئی ملی ہیں بہت سے مویشی بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ دیہاتی پریشان ہیں۔ جانی و مالی نقصان کا صحیح اندازہ اس وقت مشکل ہے۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری لاہور کی عدالت میں

بار ایسوسی ایشن کی طرف سے سابق فیصلہ کے خلاف اپیل

شاہ صاحب کی نسبت سرکاری وکیل کا دروغ بے فروغ

لاہور ۲ رجولائی۔ کل عدالت عالیہ میں مسٹر جسٹس کری نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مرافعہ کی سماعت کی۔ یہ اپیل بار ایسوسی ایشن کے مسلم ارکان کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ شاہ صاحب کی طرف سے میاں عبد العزیز بیرسٹر (صدر بلدیہ لاہور) اور سرکار کی طرف سے مسٹر رشید گورنمنٹ ایڈوکیٹ پیش ہوئے۔

شاہ صاحب کو مسٹر عبد الصمد خان مجسٹریٹ دہلی نے مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۳۲ء کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف باغیانہ تقریروں کے سلسلہ میں دو جرموں میں ایک ایک سال قید اور ڈھائی ڈھائی سو روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ یہ تقریریں ماہ اپریل ۱۹۳۱ء میں دہلی میں کی گئی تھیں۔

میاں عبد العزیز صاحب نے دوران بحث میں کہا کہ شاہ صاحب نے عوام کے سامنے حقائق بیان کئے تھے اور حقائق کا بیان کرنا بغاوت کی تعریف میں نہیں آتا ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

بالشویک روس کا فوجی اور ہوائی نظام

چھ کروڑ بچوں اور ۲۳ لاکھ عورتوں کو فوجی تعلیم

روس کی سوا تین کروڑ فوج جنگ کا انتظار کر رہی ہے

ایک اخبار نویس نے ماسکو کے ایک بالشویک افسر سے مندرجہ ذیل سوال کیا:

"جب آپ کا یہ خیال ہے کہ سرمایہ دار حکومتیں بالشویک حکومت کو آنے دن دھمکیاں دیتی رہتی ہیں تو بتائیے اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کی فوج کی تعداد بہت کم ہے؟"

افسر مذکور نے اس کے جواب میں کہا کہ "ہماری سرخ فوج سے مراد فوجی سپاہ نہیں ہیں بلکہ سرخ فوج میں افسر اور کمانڈر وغیرہ شامل ہیں رہا عام طور پر فوجی سپاہ کا سوال سو وہ کوئی خاص جماعت نہیں ہے بلکہ تمام روسی باشندے حکومت کے سپاہی ہیں۔"

مکتوب مصر

(از حاجی حکیم صدیق محمد نا رو جنرل سکریٹری ...)

مصر اور لندن کا ٹیلیفونی الحاق

ذیل کا مکتوب ہمیں اس ہفتہ قاہرہ سے موصول ہوا ہے جس میں قابل نامہ نگار نے مصر کے عمومی حالات پر روشنی ڈالی ہے، ہم اس مکتوب کو ذیل میں درج کرتے ہیں:

۲۲ جون کو شام کے چھ بجے مصر اور لندن کے ٹیلیفونی الحاق کی تقریب کا افتتاح کیا گیا۔ سب سے پہلے مدتی پاشا وزیر اعظم مصر نے مسٹر بالڈون قائم مقام وزیر اعظم انگلستان سے ٹیلیفون میں گفتگو کی ...

مصری پارلیمنٹ اور ارکان کا الاؤنس

نولان کانفرنس میں جرمنی نمائندہ کا اعتراض

جرمنی کے فوجی اخراجات اور تخفیف اسلحہ

وزارت کا انتقال اسکندریہ

ضروری گزارش

سوراج بھون الہ آباد اور کانگریس ہاؤس بمبئی پر کانگریسیوں کا حملہ

عمارات کو پولیس کے قبضہ سے نکالنے کی سعی

مجمع پر لاٹھی چارج۔ متعدد اشخاص گرفتار

بمبئی میں فرقہ وارانہ خونریزی کا اعادہ

راہگیروں پر حملے اور دس اشخاص گرفتار

دار الحکومت

جامع مسجد میں جلسہ عام

حالات حاضرہ پر مؤثر تقریریں

کانگریس اور کانگریسی جھنڈا خلاف قانون نہیں

ایک مقدمہ میں عدالت عالیہ بمبئی کا فیصلہ

مسلمانان دیوبند کا عظیم الشان جلسہ

مولانا حفظ الرحمن صاحب کی حریت آموز تقریر

عورتوں کو صرف عورتیں گرفتار کریں

پکٹنگ کرنیوالی خواتین کا مطالبہ

ہندوستان میں بیرونی مال کی درآمد

مالک کی خانہ جات کا حکومت سے مطالبہ

کلکتہ میں معدودہ قانون انسداد فواحش کی زبردست حمایت

تمام شہر میں جلسے اور مظاہرے

ڈاکٹر کوڑی کی گرفتاری

فوجی اخراجات میں مزید تخفیف پر غور و خوض

تحقیقات کے لئے ایک افسر کا تقرر

صرف گاندھی جی کو گفتگو کا حق حاصل ہے

مسٹر تصدق احمد خاں شیروانی کا بیان

بنگال کے مسلمانوں کی اکثریت خطرہ میں

وزیر اعظم کے اعلان میں کیا ہوگا؟

مولانا نجیب الرحمن صاحب کی رہائی

فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ پر آخری غور

ایک سال میں جدید اصلاحات کا مسودہ پیش ہوجائیگا

ریلوے کی آمدنی میں بدستور خسارہ

عظیم الشان العوامی ٹی پارٹی

جدید آئین میں کسی صوبہ کو اکثریت نہ دیجائے

چودہ نکات کے مقابلہ میں سترہ نکات کی ایجاد

اعتدال پسندوں اور آزاد خیالوں کا جلسہ

حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی

صوبہ بنگال میں الارم پستول رکھنے کی ممانعت

حلف وفاداری کا مسودہ ملتوی

آئرلینڈ کی ڈائٹ میں گرما گرم بحث

کانپور میں بم اور بارود کی برآمد

تین سال کے بچے نے ایک شخص کو ہلاک کر دیا

سرحد میں چالیس سرخپوشوں کی گرفتاری

فری پریس جرنل کی چھ ہزار کی ضمانت ضبط

قومی جھنڈے کے ساتھ بم

بم کے بجائے گول برش

مشاورتی کمیٹی سے مستعفوں کی دھمکی

آخر مسلمانوں کی بھی آنکھیں کھلیں

ڈبلن میں ہندوستان اور آئرستان کی مجلس احرار کا قیام

سابق صدر اسمبلی کی مساعی کا نتیجہ

لکھنؤ میں اسّی سے زائد گرفتاریاں

بدیشی پارچہ کی دو دکانوں پر پکٹنگ

فرقہ وارانہ جذبات کو ترک کر کے متحد ہو جاؤ

ملک سے ڈاکٹر ٹیگور کی اپیل

ہندوستان کے سیاسی حالات قرون وسطیٰ کی بربریت کی طرف جارہے ہیں

ڈاکٹر ٹیگور کا تازہ ارشاد

فرقہ وارانہ مسئلہ طے ہوگیا؟

مسلمانوں کے نصف مطالبات مسترد

حکومت کیا اعلان کرنے والی ہے؟

پشاور میں سول سرجن قتل کر دیا گیا

پٹھان اردلی کا خنجر سے حملہ

شرق اردن پر ایک شریر جماعت کا حملہ

نجدی فوجیں توپوں اور موٹروں کی روانگی

بنگال کونسل میں اصلاحات

جنگل میں ایک مشہور اور مفرور ڈاکو پکڑا گیا

حملہ کرنے کے بعد چار بندوقیں برآمد ہوئیں

سرکاری وکیل کو بم سے اڑانے کی کوشش

گھر والے بال بال بچ گئے

ہندوستان اور آئرلینڈ کا موازنہ

سابق صدر اسمبلی کے تاثرات

تلک ودیالہ پر کانگریسی رضاکاروں کا حملہ

پولیس کے قبضہ سے نکالنے کی سعی

روسی اور جاپانی جہازوں میں جنگ

فریقین نے گولیاں چلائیں

ہندوستان اور برطانیہ میں تجارتی تعلقات

مہاراجہ جام نگر کی مساعی

وائسرائے معتدلین کو مصالحت پر آمادہ کرینگے

اطالوی پارلیمنٹ میں مغربی تہذیب کا نظارہ

آئرلینڈ ہندوستان کی آزادی

ریاست میسور میں ہندو مسلم آبادی

ایک انگریز خاتون کا مالی ایثار

ناگپور میں خانہ تلاشیوں کی بھرمار

ریل اور لاری کا ہولناک تصادم

لنکا شائر کے کارخانہ میں ہڑتال

ہندوستان سے باہر سونے کی برآمد میں کمی

دہلی کے کانسٹبل پر پستول سے حملہ
علی پور روڈ کا واقعہ

گذشتہ چہارشنبہ کو شب میں ۹ بجے کے قریب علی پور روڈ اور نکلسن روڈ کے چوراہے پر ایک کانسٹبل کو جو گاڑیوں وغیرہ کی آمد و رفت کا انتظام کر رہا تھا کہ اچانک عقب کی طرف سے سر پر کوئی چیز زور کے ساتھ آ کر لگی اور تھوڑی دیر کے بعد دھماکے کی آواز آئی اس نے مڑ کر دیکھا کہ دو نوجوان بے تحاشا دوڑے جا رہے ہیں۔ پولیس کانسٹبل چونکہ شدید طور پر مجروح ہوا تھا اس لئے اسے فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں اس کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے اور کافی تعداد میں خون اس کے ناک سے بہہ رہا ہے جو بند ہونے کو نہیں آتا بیان کیا جاتا ہے کہ یہ زخم ریوالور کی گولی سے لگا ہے جائے وقوعہ کے قریب قدسیہ باغ میں ایک درخت کے پاس صرف ایک بائیسکل پڑی ہوئی ملی اس کے ساتھ چمڑے کی تھیلی میں ایک پنسل اور ایک رومال بھی دستیاب ہوئے۔

جمعرات کی صبح ۸ بجے کے قریب دو نوجوان اس بائیسکل کے قریب مشتبہ طریق پر گھومتے ہوئے دیکھے گئے پولیس نے انہیں زیر حراست کر لیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کو اس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ ان دونوں کا تعلق ایک انقلابی جماعت سے ہے سائیکل کے قریب قدموں کے نشانات بھی دیکھے گئے مسٹر ڈی گبل سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر ڈگلس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ انچارج نئی دہلی فوراً موقع پر پہنچ گئے اور خود تفتیش کر رہے ہیں۔

دہلی کے چھ وکلاء کی طلبی
گذشتہ اتوار کے جلسہ کا اثر

گذشتہ اتوار کو کمپنی باغ میں مسٹر نیلوزانی ایڈوکیٹ دہلی کی صدارت میں موجودہ آرڈی ننسوں کے خلاف احتجاج کا جو جلسہ منعقد ہوا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس کے سلسلہ میں آنریبل مسٹر جے این جی جانسن چیف کمشنر نے ان چھ وکیلوں کو جنہوں نے جلسہ میں تقریریں کی تھیں بلایا ہے کہ ان سے ... مسٹر ... شیخ محمد صدیق، رگھبیر سنگھ صاحب اور مسٹر ... جنید ہیں۔

آزاد پارک میں پولیس کا مظاہرہ
جمعیۃ علماء کے جلسہ کو منتشر کر دیا گیا

دہلی ۲۸ جولائی۔ آج شام کو ۶ بجے جمعیۃ العلماء کی جانب سے آزاد پارک میں ایک جلسہ کرنے کی کوشش کی گئی ہندو مسلمانوں کی کثیر تعداد جمع ہوگئی مولوی عمر دراز صدر جلسہ تھے۔

مولانا مجیب الرحمن کی گرفتاری پر ان کو مبارکباد دینے کے لئے جلسہ کیا گیا تھا شیخ عبدالواحد صاحب انسپکٹر کی سرکردگی میں پولیس کے بہت سے سپاہی موقع پر پہنچ گئے۔

کہا جاتا ہے کہ پولیس نے ڈنڈوں اور مکوں سے مجمع کو منتشر کر دیا اور جلسہ نہیں ہو سکا۔

منشی عبدالقدیر کی رہائی

دہلی ۲۷ جولائی۔ منشی عبدالقدیر یوم اسیران کے سلسلہ میں ایک پوسٹر لکھوانے کے الزام میں پریس ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا تھا جس میں ۲۵ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ کسی نے جرمانہ ادا کر کے انہیں چھڑا لیا۔

الکسوین شریف

جد امجد حضرت شمس الفقراء سراج السالکین قطب ... حضرت خواجہ سید حسن صاحب ... دوسیں ثانی ... کا سالانہ عرس ... بتاریخ ... اگست منعقد ہوگا ... مجلس سماع منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ لہذا امید ہے کہ تمام ارادت مند اصحاب بالعموم اور حضرات صوفیائے کرام بالخصوص بتاریخ ... شرکت فرمائیں۔

بروز منگل مطابق ۲ اگست ۱۹۳۲ء بعد نماز عشاء اپنی شرکت عمل سے ثواب دارین اور فیض روحانی حاصل کریں گے۔

(مخدوم زادہ) سید ولایت حسین رسول نمائی دہلوی نبیرہ حضرت خواجہ سید حسن رسول نما متصل پہاڑ گنج دہلی

دہلی میں ایک اور انقلابی گرفتار ہوگیا
بکس میں کارتوسوں کا زبردست ذخیرہ تھا

دہلی میں بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انقلابیوں نے اپنا مرکز بنا لیا ہے ... اس قسم کے واقعات ادھر کچھ عرصہ سے متواتر ہو رہے ہیں چند دن ہوئے کہا جاتا ہے کہ دھرمپال نامی مشتبہ انقلابی اسٹیشن جا رہا تھا کہ اس سے پہلے والوں نے اس کے بکس کو کھولنے کے لئے کہا جس میں بہت سے کارتوس ملے اور وہ بھاگ گیا۔ پرسوں جمعہ کے دن مقامی سی آئی ڈی نے ایک عرصہ کی جستجو کے بعد اس کا سراغ لگایا اور اسی دن شب میں نتیجری کے قریب ... باؤلی جاتے ہوئے اسے محکمہ پولیس کے انسپکٹر کرم چند، کانسٹبل امیر چند اور ستی رام نے گرفتار کیا۔ خیال ہے کہ اس کی گرفتاری کے بعد علی پور روڈ کے قتل کے واقعہ کا بھی کچھ نہ کچھ سراغ مل جائے گا۔

کانگریس کا جلسہ اور پولیس کی پکٹنگ

دہلی۔ آج اتوار کے دن مورخہ ۲۴ جولائی صبح کو چار بجے سے کانگریس کے جھنڈے کی سلامی کا کمپنی باغ میں چرچا تھا پولیس نے بھی کافی انتظام کر لیا تھا ... سات بجے کے قریب پولیس نے لوگوں کو کمپنی باغ سے دھکیل کر باہر نکالا ... ایک بارہ سالہ لڑکا جو شکل سے دیہاتی معلوم ہوتا تھا ... کانگریس کا جھنڈا لئے انقلاب زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا باغ میں داخل ہوا۔ پولیس نے لڑکے کو گرفتار کر لیا اور جھنڈا چھین لیا۔ لڑکے سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ لڑکا بریلی کے پاس کسی گاؤں کا رہنے والا ہے اس کے بعد پولیس ساڑھے نو بجے تک باغ پر پکٹنگ کرتی رہی یہاں تک کہ ساری پبلک منتشر ہوگئی اور اطمینان ہوگیا تو پولیس واپس آئی۔

اس کے علاوہ شہر میں کوئی نئی بات پیدا نہیں ہوئی

راندیر میں ایک علم دوست ہستی کا انتقال

جناب حاجی گلاب خان پیر خان صاحب ساکن راندیر جو ایک دیندار و متقی و علم دوست تھے۔

۵ جولائی ۱۹۳۲ء بروز جمعہ انتقال فرما گئے مرحوم کے تعلقات مدارس اسلامیہ سے وابستہ تھے لہذا مدارس اسلامیہ کے کارکنان و طلبہ مرحوم کو دعائے مغفرت و ایصال ثواب سے یاد کریں۔

بمبئی میں سب جماعتوں کی کانفرنس کی تجویز

بمبئی ۲۳ جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہفتہ کے اختتام پر بمبئی کے لبرل رہنماؤں کا ایک غیر رسمی جلسہ ... منعقد ہوگا جہاں مشترک دوستوں کی رسائی ... آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کے امکان پر بحث ہوگی ... امید ہے کہ سر سموئیل ہور کی تبدیل شدہ پالیسی کے خلاف ... کانگریسی رہنماؤں کے طرز عمل میں کانگریس کوئی دخل اندازی نہیں کرے گی۔

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرمایا تھا اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:۔

ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ مثل جوان یا نزدہ سالہ کے ہوئے تا دم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ...

معجون مددگار غدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ کوچہ چیلان دہلی

جس چیز کی تلاش تھی

... سعید برادرس اینڈ کمپنی کلاں محل دہلی

جب ماہواری ایام آتے ہیں

تو عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آج کل ہندوستان ... بے شمار عورتیں ... مبتلا ہیں ...

منیجر صاحب نسائی دواخانہ دہلی

مقویات سراج عالم

... ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

عجیب (۱۰۸۶)
ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

... منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

بال جڑے سے کالا

...

در بھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

... منیجر قاسمی سوسائٹی لہریا سرائے دربھنگہ

بعدالت صاحب کلکٹر ضلع سہارنپور

... اطلاع نامہ ... دستخط حاکم

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے مختتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی ...

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

بے روزگاری کا بہترین علاج

... ایجنٹوں کی ضرورت ہے

الیس رفیق بھائی۔ جیکب سرکل بمبئی

جمعیۃ علماء افغان کی اہم تجاویز
جمعیۃ علماء ہند کے کارکنوں کی خدمات کا اعتراف

بتاریخ ۲۸ جولائی جمعیۃ علمائے افغان کی مجلس عاملہ کا ایک غیر معمولی اجلاس بمقام ... منعقد ہوا۔ ذیل کی چند تجاویز بالاتفاق پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیت علمائے افغان علامہ مولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کی تشویشناک علالت کو دنیائے اسلام کے لئے موجب اضطراب سمجھتی ہے۔

(۲) جمعیت علمائے افغان مولانا نورالدین صاحب اسیر فرنگ کے ساتھ ان کے اہلیہ کے انتقال پر اظہار ہمدردی کرتی ہے اور اللہ جل جلالہ سے دعا کرتی ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(۳) جمعیت علمائے افغان مولانا عبدالحلیم صدیقی کی خدمات کا اعتراف کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو استقلال مرحمت فرمائے۔

(۴) جمعیۃ علمائے افغان جمعیت علمائے ہند کے اس اعلان کو جو ... اظہار حقیقت شائع کیا گیا ہے بنظر استحسان دیکھتی ہے۔ ... اظہار اطمینان کرتی ہے۔

(۵) جمعیت علمائے افغان موقر جریدہ اخبار زمیندار کے اجراء پر مولانا ظفر علی خان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے اور مسلمانان ہند خصوصاً مسلمانان سرحد کو مشورہ دیتی ہے کہ وہ مولانا کے بنائے ہوئے نقشہ ... زمیندار کو خرید کر ... حیات زمیندار ... کو زندہ کریں۔

خلیل الرحمن ناظم جمعیت علمائے افغان

جمعیۃ الطلباء جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کا جلسہ

انجمن مذکورہ بالا تقریباً دو سال سے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں قائم ہے جس نے اس قلیل مدت میں بہت سے طلبہ کو فیض پہنچانے ہوئے تقریر ... اور دیگر اسلامی اہم خدمتیں بھی باحسن وجوہ انجام دی ہیں۔ اور جمعیۃ ترقی کی طرف قدم بڑھاتی رہی لیکن سال رواں میں جس تیزی روز افزوں ترقی اس انجمن نے کی ہے وہ بہت ہی ہمت افزا اور باعث صد مسرت ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ اس انجمن کی دو سالہ زندگی کا یہ پہلا زریں موقعہ ہے کہ ۲۸ ربیع الاول یکشنبہ کو بعد نماز ظہر جامعہ میں امام المتکلمین رأس المفسرین حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی دامت فیوضہم شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ و حضرت مولانا احمد صاحب بزرگ مہتمم مدرسہ واساتذہ کرام ادام اللہ برکاتہم اور طلبائے جامعہ اور شہر کے اکثر معززین اور دو سو اشخاص کی شرکت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار ناظم انجمن نے تلاوت قرآن مجید اور مولانا علی محمد جان لاہوری نے حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور پرجوش بیانات سے جلسہ کی ابتداء کی ان کے بعد انجمن کے سرگرم رکن مولانا محمد ادریس صاحب پشاوری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح کمالات ہونے پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ بعدہ جناب مولانا حافظ ریاست خان صاحب کانپوری نے معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہوئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی خصوصیت کمل اور مدلل طریقہ پر بیان فرمائی آپ کے بعد جناب مولانا ناظم مصطفیٰ صاحب کشمیری ایچ۔ ڈی۔ ایچ۔ اے۔ ایچ۔ پی ایچ بی اوانٹ صدر انجمن نے مذاہب عالم کی تاریخ کا اجمالی نقشہ پیش کرنے کے بعد فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور نبوت کی اہمیت اور ان کی خصوصیت پرزور الفاظ میں بیان فرمائی ان کے بعد حضرت شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی ادام اللہ فیوضہم نے اسوۂ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ایسی جامع اور مدلل تقریر فرمائی جس کی نظیر ایک خود ان کی تقاریر میں مشکل مل سکتی ہے آخر میں مولانائے ممدوح نے قیام انجمن اور اس کے اراکین کی مساعی جمیلہ پر اظہار مسرت کرتے ہوئے بعض مفید اور ضروری اہم استیاد پر متنبہ فرمایا۔

جمال الدین ناظم انجمن اصلاح الکلام جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت

دار الاصلاح دہلی میں بیگم صاحبہ سچین کی تشریف آوری

مسلمانوں کی والیہ بیگمات بہت کم ہیں جو غریبوں کے مدارس کو اپنی تشریف آوری سے عزت بخشیں۔ حقیقت میں یہ دہی کر سکتے ہیں جن کے قلوب میں جذبہ اسلامی اور غرباء سے سچی ہمدردی ہے ورنہ عام طور پر بڑے لوگ بڑی جگہوں میں جایا کرتے ہیں لیکن ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء کو قریب ۱۱ بجے دن کو ہزہائی نس معلی الالقاب بیگم صاحبہ سچین دامت اقبالہا العالی نے دار الاصلاح میں تشریف آوری نے ثابت کر دیا کہ نہ صرف بیگمات میں بلکہ والی ریاست میں بھی ایسی بیگمات موجود ہیں جن کے قلوب احساسات قومی اور جذبات اسلامی سے مملو ہیں۔ خوش قسمت ہے وہ رعایا جس کے والی کی معزز رفیق حیات کا دل رعایا کی ہمدردی سے لبریز ہو۔

ہزہائی نس نے بعد معائنہ دار الاصلاح کے بچوں کو ... اور ... ماہوار کی امداد عطا فرمائی اور کتاب معائنہ میں ارقام فرمایا کہ میں دار الاصلاح مدرسہ کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئی خداوند کریم اس میں ترقی فرمائے

ہزہائی نس نے دار الاصلاح کی جو عزت فرمائی دار الاصلاح اس کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہزہائی نس کو سچین کی ملکہ سے بڑھا کر ہندوستان کے طبقہ نسوان کی ملکہ کا بھی مرتبہ عطا فرمائے۔

محمد عبدالغفار الخیری
ناظم دار الاصلاح قرول باغ دہلی

انبالہ شہر میں یوم الور

مجوزہ پروگرام کے مطابق آج انبالہ شہر میں یوم الور منایا گیا شہر میں منادی کی گئی چنانچہ ہزار ہا مسلمان جامع مسجد میں جمع ہوئے۔ بعد نماز جمعہ جناب سید غلام حبیب صاحب بیرنگ بی۔ اے ایڈوکیٹ و معتمد عمومی جمعیت مرکزی تبلیغ الاسلام نے الور کی خونی داستان تفصیل کے ساتھ سنائی اور الور کے مسلمانوں کی نجات کے واسطے دعا مانگی گئی اور چندہ کی اپیل کی گئی اگرچہ لوگ اس کے لئے بالکل تیار ہو کر نہیں آئے تھے تاہم معقول رقم جمع ہوگئی اتفاق رائے سے تجویز پاس ہوئی کہ سکریٹری آف سٹیٹ اور وائسرائے بہادر کو تار دے جائیں کہ وہ ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ واقعات الور کی تحقیقات کریں اور مسلمانان الور کی داد رسی کے واسطے خاص عملی قدم اٹھائیں۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دواخانہ رشیدیہ دیوبند
مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند — عالیجناب حکیم ... — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند — عالیجناب حکیم عبدالوہاب صاحب حکیم نابینا دہلوی — خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

کے خاص مجربات

...

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

لاکھوں روپیہ

کی سالانہ آمدنی وہ تاجر پیدا کرتے ہیں جو تمام دنیا کے ملکوں کو الائچی خورد، سیاہ مرچ، ہلدی، لونگ، سونٹھ، سپاری، جائفل وغیرہ جو دنیا بھر میں محض ہندوستان کے زرخیز علاقہ جات میں بکثرت پیدا ہوتی ہیں بہم پہنچاتے ہیں ...

ایس ایل سوواا اینڈ برادرس ایجنٹس اینڈ کنٹریکٹرز ... اسٹریٹ لاہور

بجلی کا کام سیکھنے والو!

... سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

... منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کا ایک تازہ شاہکار
شاعر کی راتیں

... اعجاز الحق قدوسی نامپلی جدید مکان ۱۰ حیدرآباد دکن

مسلمانو! صنعت و تجارت سیکھو

...

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

... منیجر کرشنا گوپال ... سٹور دربھنگہ

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم
اکسیر حیات

...

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر

...

خوب یاد رکھیں

... دواخانہ ... لکھنؤ

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... ... سے

ششماہی ... ... سے

سہ ماہی ... ... سے

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... ... سے

ششماہی ... ... سے

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ... ... صہ

نصف صفحہ (") ... ... سنہ

ایک کالم (") ... ... عنہ

۱/۲ کالم (") ... ... صہ

۱/۴ کالم (") ... ... عہ

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول

ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق یکم اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۸

معاصرین کے افکار و آراء

سکھ اور مسلمان (زمیندار)

اگر اخلاص وطن ضروری ہے اور یہ بھی مسلمات سے ہے کہ مسلمان صورت انتخاب جداگانہ کے نفاذ پر مصر ہیں تو اب سکھ ہی اس عقدہ لاینحل کی کشائش کی کوئی سبیل نکالیں کہ ۲۶ فی صدی ہندوؤں، اور تیس یا ستائیس فی صدی نشستیں سکھوں کے لئے مخصوص کرنے کے بعد مسلمانوں کے لئے کیا بچ جاتا ہے اور کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کی غلامی اور تسلط انہیں ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں سا انہیں سلاسل تعبد میں دائماً جکڑ دیں۔ سکھ بے شک زائد از استحقاق نیابت کا مطالبہ کریں لیکن کیا کبھی اس دنیا میں کوئی جمہوری نظام قائم ہوا ہے جس میں اکثریت کو اقلیت میں بدل دیا گیا ہو؟ کیا دنیا کے دساتیر میں کوئی بھی نظیر مل جاسکتی ہے؟ سکھ تو ہندوستان کی مجموعی آبادی کا ایک فی صدی حصہ بھی نہیں ہیں اور خود ان کے قول کے مطابق پنجاب کے دو چار اضلاع میں ان کی جماعتی قوت قابل ذکر ہے۔ لیکن مسلمان ہندوستان کی آبادی کا کم از کم ایک چوتھائی حصہ ہیں اور بہار جیسے اقلیت والے صوبہ میں بھی ان کی آبادی اتنی ہے کہ سارے ہندوستان کے سکھ ان کی برابری نہیں کرسکتے۔

اب سکھ ہی بتائیں کہ ہمارے مسلمان تسلط کا مطالبہ کیوں نہ کریں اور کیا یہ "خون کی ندیاں بہانے" کی دھمکی دیں۔ سکھ اگر حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کا تحفظ نہ کیا جائے تو انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ حکومت اس تجویز پر غور کرنے پر بھی مجبور ہوگی کہ تمام ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت فنا کردی جائے۔

کمال بے خیالی سے کہہ دیا جاتا ہے کہ صوبہ بمبئی میں ہندوؤں کی اکثریت ہونے کے باوجود کونسل میں ان کی اکثریت نہیں ہے۔ اول یہی غلط ہے بیسرا ور تجارتی حلقے کے ارکان یہ کمی پوری کردیتے ہیں۔ ثانیاً مسلمانوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ بمبئی میں ہندوؤں کی اکثریت اقلیت میں بدل جائے وہ ایک زمانہ سے علیحدگی سندھ کا مطالبہ کررہے ہیں اور اس کے بعد نہ تو بمبئی کے ہندوؤں کی اکثریت کو کوئی شکایت باقی رہے گی نہ مسلمان اپنے واجبی حق سے محروم کئے جائیں گے۔

بہرحال شملہ میں سکھوں کا جو جلسہ ہوا اس نے ایک مرتبہ پھر خالصہ جی کی روایتی جنگجوئی کی یاد تازہ کردی اور لاہور کی رہی سہی کسر بھی پوری کردی سردار اجل سنگھ نے جلسہ میں یہ مبارزانہ اعلان کیا کہ

"پنجاب کو سکھوں نے تلوار کے زور سے فتح کیا اور اسے غیر مسلم راج سے بچایا۔ پھر وہی سکھ کس طرح حکومت برطانیہ کو یہ اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ بیک گردش قلم پنجاب پر مسلم راج مسلط کردے"

حیرت ہے کہ اپنی تلوار کا ذکر کرتے ہوئے وہ بلوچیوں کی شمشیر خارا شگاف کو کیوں بھول جاتے ہیں جس نے انہیں ٹکنی کا ناچ نچوایا تھا۔ پنجاب میں مسلم اکثریت کا تحفظ برطانیہ کی اک گردش قلم کا مرہون منت نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی اساس مسلمانوں کا پیدائشی حق اور ان کی وہ عزیمت و استقامت ہوگی۔ جس کے مظاہرے پردہ نہ اٹھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر منجے کی سعی ناکام (مدینہ)

ڈاکٹر منجے ہندوستان کے ان جماعتی رہنماؤں میں سے ہیں جو خود بزدل ہیں اور اپنی قوم کو بزدل بنانا چاہتے ہیں جو خود فرقہ پرور ہیں اور اپنی قوم کو فرقہ پروری اور تعصب کے جہنم کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور جن کی زندگی کا سب سے بڑا مطمح نظر یہ ہے کہ مسلمانوں پر سیاسی، اقتصادی اور معاشی زندگی کی راہیں مسدود کردی جائیں۔ آج کل آپ ہندوستان سے جلاوطن ہیں، انگلستان میں مقیم ہیں اور اس مقصد سے مقیم ہیں کہ وزرائے برطانیہ اور انگلستان کی رائے عامہ کو مسلمانوں کے خلاف ہموار کیا جائے۔ آپ نے اپنے رفیق سیاست مسٹر راجہ کو برقی پیغام بھیجا ہے اور اس میں ان کو اطلاع دی ہے کہ تمام غیر ممالک میں نیز برطانیہ میں سلسل نفاست کی نشر و اشاعت کا کام جاری ہے اور ان کے مسلمانوں کے نتائج و اثرات اچھے مرتب ہو رہے ہیں۔ ڈر ہے کہ کہیں برطانوی مدبرین اس پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر گمراہ نہ ہوجائیں اور کوئی ایسا اقدام نہ کرگزریں جس سے ہندو مفاد کو نقصان پہنچ جائے۔ ڈاکٹر صاحب مسٹر راجہ کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر امبیدکار کا مقابلہ کرنے کے لئے فوراً انگلستان پہنچ جائیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر راجہ اس ہدایت کی فوری تعمیل کے طور پر اسی ہفتہ عازم لندن ہونگے۔

ہمارے خیال میں ڈاکٹر امبیدکار کی روانگی لندن بھی مستحسن تھی اور ڈاکٹر منجے کا عزم انگلستان بھی اور اسی طرح ہم مسٹر راجہ کے قصد انگلستان کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا ملک سے دور رہنا ملک میں رہنے سے بہرحال بہتر ہے۔ رہا جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے انکو اپنے خدا پر اپنی قوت عمل پر اپنے جذبہ ایثار و قربانی پر اور اپنے شرف و مجد پر اعتماد رکھنا چاہئے اور سازشی افراد کی سازشوں سے ہراساں نہ ہونا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ ہماری سیاسی زندگی اور ہمارے مستقبل کا فیصلہ انگلستان میں نہیں بلکہ ہندوستان ہی میں ہوگا اس وقت ہندوستان ہی سیاست ملکی کا مرکز ہے اور اسی مرکز میں ہمارے قوائے سیاسی کو منظم اور سرگرم عمل ہونے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر منجے اور اسی رنگ کے دوسرے اشخاص کا ہندوستان کی سیاسی اور ملکی زندگی سے کنارہ کش ہو کر جلاوطن ہوجانا اسلامی نقطہ نظر سے بھی مفید ہے اور ملک کی سیاسی فضا کے اعتبار سے بھی درست اور غالباً مسلمانوں اور قوم پرور حلقوں کے لئے اس سے زیادہ مبارک اور کوئی امر نہیں ہوسکتا کہ یہ لوگ ایک عرصہ دراز کے لئے جلاوطن رہیں اگرچہ یہ جلاوطنی خود ان لوگوں کے تدبر کی خامی ہی کا نتیجہ کیوں نہ ہو۔

مسلمانوں کے حقوق اور ہندو و سکھ (ہند)

حکومت کا یہ فیصلہ کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات خصوصاً بنگال اور پنجاب میں انکی اکثریت تسلیم نہ کرے گی کوئی پیشین گوئی نہیں ہے۔ بلکہ تمام حالات و قرائن سے یہی پتا ہے ہیں اور وہ کوئی دیوانہ ہی ہوگا جو اس حقیقت کے خلاف یقین کو اپنے فاسد دماغ میں پرورش کریگا۔

مسلمانوں کے حقوق و مطالبات کی اصلی صورت حال یہی ہے کہ نہ حکومت انہیں تسلیم کرے گی اور نہ جی حضوری رہنما، مسلمانوں کے چلتے حکومت سے بگاڑ کر کے اپنا مستقبل برباد کریں گے۔ یہ بھی حضوریوں کا طے شدہ فیصلہ ہے کہ وہ حکومت سے ہرگز کوئی تصادم نہیں کریں گے، لیکن سانپ ہی انہیں یہ بھی یقین ہے کہ ایسا کرنے کی صورت میں مسلمان ان کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے نکل جائینگے اور وطن پروروں کے زیر علم جمع ہوجائیں گے۔ چنانچہ اس خطرے سے بچنے کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں میں سے وطن فروشوں کو کھڑا کردیا گیا ہے کہ پورے زور شور اور پوری شرارت و بیہودگی کے ساتھ مسلمانوں کے مطالبات کی مخالفت کریں اور بزدلانہ دھمکیاں دیں کہ "اگر مسلمانوں کے مطالبات منظور ہوجائیں گے تو ہم خون کی ندیاں بہادیں گے!"

ہندوؤں اور سکھوں کو اس طرح اٹھا دینے کا مقصد یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمان یقین کریں کہ حکومت تو ہمارے مطالبے مان لینے کے لئے تیار تھی مگر ہندوؤں اور سکھوں کی مخالفت نے اسے انکار کردینے پر مجبور کردیا!

مسلمانوں کے اس یقین اور وطن فروش ہندوؤں اور سکھوں کی اس شرارت کا لازمی نتیجہ یہی نکلے گا کہ مسلمان حکومت سے اپنی بدظنی بھول جائیں گے اور فرقہ وارانہ فسادات ملک بھر میں پھیل جائیں گے۔ اس طرح حضوریوں کا بھی یہ مقصد حاصل ہوجائے گا کہ مسلمان ان کے ہاتھ سے نکل نہ سکیں گے اور آئندہ بھی انکی غداریوں کا نشانہ بنتے رہیں گے!

اس وقت ملک میں جو ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کے مطالبات کی مخالفت میں جو طوفان اٹھایا ہے اس کی حقیقت بس یہی ہے جو ہم نے بیان کردی ہے۔ دراصل یہ ایک نہایت خطرناک سازش ہے اور اس سے مقصود مسلمانوں کا مستقبل بالکل برباد کرڈالنا ہے۔

سر تیج کے کم سے کم مطالبات (ملت)

سر تیج بہادر سپرو نے حال میں بمبئی کے ایک اخبار سے ملاقات کے دوران میں یہ کہا ہے کہ اب یہ حکومت اور سر سیموئیل ہور کا فرض ہے کہ وہ یہ بتلائیں کہ آیا وہ گول میز کانفرنس کے طریقہ کو رائج کریں گے یا نہیں، معتدلین سے ان کے کم سے کم مطالبات پوچھنا، جس کا وہ اظہار کرچکے ہیں قرین انصاف نہیں اگر سر تیج بہادر سپرو یہی روش برابر اختیار کئے رہے تو ان میں اور کانگریس میں کوئی فرق نہ رہے۔ بہرحال ہم ان کی کوششوں کے نتائج کے منتظر ہیں۔

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

راہ حق میں ایک نابینا خاتون کا ایثار

عبداللہ بن زبیر کی لاش درخت پر لٹکادی گئی

"الحمد للہ میرا بیٹا مرنے کے بعد بھی سر بلند ہے"!

اسلام کا امتیازی نشان یہ ہے کہ وہ حق و صداقت کا علمبردار ہے وہ حق کی نصرت کے لئے دنیا میں آیا اور معمورۂ ارضی کو راستی اور سچائی سے بھر دیا۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو یہی سبق دیتا ہے کہ ہمیشہ راستی کی حمایت اور باطل سے گریز کیا جائے خواہ اس راستہ میں اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنی عزت و آبرو سے ہاتھ ہی کیوں نہ دھونا پڑے اور دنیا کے مصائب و آلام اسے میں ہی کیوں نہ ڑالیں۔ اسلام کی اس تعلیم کا اثر ہمیشہ مسلمانوں میں عملی ظہور کرتا رہا ہے حضور صلعم کا زمانہ تو اس کی زندہ مثال گزر چکا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حقانیت راستی اور حق پرستی کے راستہ میں تکلیفیں برداشت کیں اور اس دشوار گزار وادی میں جس قدر ان کے تلوؤں میں کانٹے چبھے اس کی مثال قیامت تک پیدا نہیں ہوسکتی۔ یہی حال صحابیات کا تھا جنھوں نے مردوں کے دوش بدوش حق کی حمایت میں وہ کام انجام دیے جو رہتی دنیا تک فراموش نہیں ہوسکتے۔ آج ہم اسلام کی ایک معزز اور قابل فخر خاتون کا تذکرہ کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مسلمان عورتیں قرون اولیٰ میں اسلام کی بہادر رعنائیوں کس طرح حق کی شیفتہ اور فریفتہ تھیں اور اس کی خاطر وہ کس طرح اپنے عزیز بچوں کو راستی کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھا دیا کرتی تھیں۔

ایک نابینا خاتون کی حق پرستی

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر اور آنکھوں سے نابینا تھیں۔ ان کے شوہر کا نام زبیر بن العوام تھا۔ خاتون مذکور کے کئی لڑکے تھے جن میں سے ایک کا نام عبداللہ بن زبیر تھا حجاج بن یوسف کے مظالم اور اس شقی اور گمراہ حکمران کی چیرہ دستیوں سے پڑھنے لکھنے والے مسلمان آگاہ ہیں یہی وہ شقی ہے جس کے ہاتھ سے ایک لاکھ مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اسی نے حضرت اسماء جیسی نیک خاتون کے فرزندوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے اور آخر میں اس نابینا اور حق پرست اسلام کے چھوٹے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو بھی اس شقی نے شہید کئے بغیر نہ چھوڑا۔

جس وقت حق و باطل کی کشمکش جاری تھی اور حجاج بن یوسف کے ہاتوں ہزاروں اہل حق کا خون پانی کی طرح بہایا جارہا تھا اس وقت اپنی تابینا کے آخری سہارے اور اکیلے فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر حق کی نصرت کے لئے حق نما میدان کارزار میں چلنے کے لئے تیار ہوگئے لیکن انکو فوراً ہی خیال آیا کہ اگر صلح کرلی جائے اور حجاج کو مزید خونریزی کا موقعہ نہ دیا جائے تو شاید تمام مسلمانوں کے لئے یہ بہتر ہوگا یہ سوچ کر آپ اپنی نابینا والدہ کے پاس تشریف لائے اور یوں گویا ہوئے۔

مجاہد فرزند کو والدہ کی نصیحت

فرزند سپاہی - میری محترم والدہ! میں جنگ کیلئے پا بر کاب بیٹھا ہوں لیکن ایک مشورہ کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں خدارا آپ میرے مشورہ میں میری امداد کیجئے۔ وہ مشورہ یہ ہے کہ حجاج اپنے مظالم سے باز نہیں آتا مسلمانوں کے خون کا دریا اس کے ہاتھ سے بہہ چکا ہے۔ اگر اس وقت اس سے صلح کرلی جائے تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا؟ دوسری بات یہ ہے کہ میں اس وقت اکیلا ہی آپکا فرزند ہوں اگر میں بھی مارا گیا تو آپ کے لئے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا۔

والدہ - اے میرے فرزند! یہ کیا گفتگو ہے جو میں تم سے سن رہی ہوں! لیکن قبل اس کے کہ میں تم کو کوئی مشورہ دوں میرے ایک سوال کا جواب دیدو۔ تم جو اب تک لڑ رہے تھے آیا حق سمجھ کر لڑ رہے تھے یا باطل سمجھ کر؟ اگر تم کو یقین تھا کہ تمہاری جنگ باطل کی جنگ ہے تو تم اب تک باطل کا ساتھ کیوں دیتے رہے اور کیوں نہ تم نے حق سے روگردانی کی؟ اور اگر تم نے اب تک حق کی حمایت میں جنگ کی ہے تو تم حق سے منہ کس لئے موڑتے ہو؟ کیا باطل سے ڈر کر اور دشمن سے مرعوب ہو کر؟

فرزند - اے میری عزیز والدہ! آپ یقین کیجئے کہ میں اب تک حق کی حمایت میں لڑتا رہا۔ باطل کا میں نے کبھی ساتھ نہیں دیا۔ اور دے بھی کیسے سکتا تھا جب کہ آپ زندہ موجود ہیں! ایسی صورت میں صلح کا خیال دل سے نکال دیتا ہوں

بے شک حق یہی ہے کہ حق کی حمایت میں جان تک دیدی جائے۔

والدہ - دیکھو تم جانتے ہو کہ میں کس کی بیٹی ہوں۔ میرے باپ کا نام ابابکر صدیق ہے جنہوں نے راستی اور حق کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ جاؤ اللہ کے راستہ میں اور حق کی حمایت میں دشمن کا مقابلہ کرو یہاں تک کہ تم شہید ہوجاؤ اور

کھال کھچوالو گرحق سے منہ نہ موڑو

فرزند - جزاک اللہ آپ نے مجھے حق و راستی پر قائم کردیا۔ میں اب سچائی کی خاطر اپنی جان تک فدا کردونگا لیکن اے میری والدہ مجھے صرف اس بات کا خوف ہے کہ دشمن جب مجھے قتل کرچکیں گے تو وہ میرے جسم کی کھال اتار لینگے کیونکہ انہوں نے یہ پہلے ہی سے مشورہ کر رکھا ہے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو یہ میرے لئے سخت کوفت اور مصیبت کا باعث ہوگا۔

والدہ - بیٹا! تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ جب ایک بکری کو ذبح کرنے کے لئے بچھایا جاتا ہے تو اس کے لئے برابر ہے کہ اس کی کھال کھینچی جائے یا نہ کھینچی جائے۔ جب تم اللہ کے راستے میں جان تک دیدو گے تو تمہاری بلا سے کہ تمہاری کھال اتاری جائے یا نہ اتاری جائے اصل چیز حق کے راستہ میں گردن کا دینا ہے نہ کھال کا اتارنا تو بعد کی بات ہے جس کا تم کو فکر تک نہ کرنا چاہئے۔ اچھا اب تم مجھ سے آخری ملاقات کرلو اور میرے سینے سے لگ جاؤ۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر اپنی والدہ محترمہ سے معانقہ کرتے ہیں۔ والدہ کہتی ہیں کہ بیٹے تمہارے بدن پر یہ کیا چیز ہے؟ عبداللہ بن زبیر نے دو زرہیں زیب بدن کر رکھی تھیں تاکہ دشمن کے حملے سے محفوظ رہیں۔ آپ نے اپنی والدہ سے کہا کہ یہ دو زرہیں ہیں جو میں نے دشمن کے حملے سے بچنے کے لئے پہن رکھی ہیں۔ نابینا والدہ نے کہا کہ بیٹا جب حق کے راستہ میں سونا ہی ہے تو ان زرہوں کی کیا ضرورت ہے حفاظت کرنے والا تو اللہ ہی ہے۔ اس پر عبداللہ بن زبیر نے دونوں زرہیں اتاردیں اور اسی طرح میدان جنگ میں کود پڑے۔

شہادت کے بعد والدہ کی مسرت

حجاج بن یوسف کی فوج سے خوب مقابلہ ہوا آخر کار آپ شہید کردئے گئے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ سے کہا تھا کہ لوگ شہید کرنے کے بعد میری کھال تک اتارلیں گے ویسا ہی ہوا اور آپکو شہید کرکے ظالموں نے کھال اتارلی اور لاش کو ایک درخت پر لٹکا دیا۔ حجاج بن یوسف نے اس قبیح حرکت کے بعد عبداللہ بن زبیر کی نابینا والدہ کے پاس خبر بھیجی کہ ہم نے تمہارے بیٹے کو قتل کرکے اور اس کی کھال اتار کر فلاں درخت پر لٹکا دیا ہے تم جا کر اس کو ہاتھوں سے ٹٹول کر معلوم کرسکتی ہو۔ یہ خبر سنکر اس فخر اسلام خاتون نے کہا کہ الحمد للہ خدا کا شکر ہے کہ میرا بیٹا زندگی میں بھی سربلند رہا اور مرنے کے بعد بھی خدا نے اس کو سربلندی عطا فرمائی۔ دوسروں کے نوجوان فرزند تو خاک و خون میں تڑپتے ہوئے پڑے ہیں مگر میرا بیٹا درخت پر سربلند ہے۔

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

اس کے بعد نابینا والدہ اپنے بیٹے کی لاش کے پاس پہونچیں جہاں ایک درخت پر کھال اتری ہوئی جنگ ہوئی تھی۔ والدہ نے دونوں ہاتھوں سے ٹٹول کر اپنے جگر کے ٹکڑے سے کہا کہ اے بیٹے اگھوڑے سے اب تو اترو کیا اب بھی تم گھوڑے پر سوار ہوگے؟

اے موجودہ دور کے بزدل مسلمانو! کیا اب بھی تمہاری مائیں ایسی موجود ہیں جو اللہ کے راستہ میں تم کو تیغ و تلوار کی نذر کردیں؟ کیا تم کو بھی حضرت عبداللہ بن زبیر جیسے لائق فرزند اور حق پرست ہونے کا فخر ہے؟ تمہاری بزدلی اور خوف کا یہ عالم ہے کہ تم حیلوں کے چند روزہ مصائب سے ڈر کر ملک و ملت سے غداری کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے اور حکام کی ایک نظر لطف و کرم کی خاطر قرون اسلامی کو فروخت کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہو؟ ایک خاتون تو اسماء بنت ابی بکر تھیں جن کا حال تم نے سطور بالا میں پڑھا اور ایک تمہاری مائیں ہیں۔ ایک طرف عبداللہ بن زبیر تھا اور دوسری طرف تم ہو۔ انہوں نے حق کے راستہ میں جان تک دیدی اور کھال تک کھچوا لی۔ دوسری طرف تم ہو کہ باطل سے مرعوب ہو کر حق پرستوں کی کھال کھنچواتے ہو کیا تمہارے لئے اس واقعہ میں کوئی عبرت پوشیدہ ہے؟

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور معرکہ کی چیز ہے جسکا بارہا تجربہ کیا جاچکا ہے بلاتفریق مذہب استعمال کیا جاتا ہے یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوشرنگ بناتا ہے بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو درست آتے ہیں ان کو دور کرتا ہے نیز طحال وجگر وغیرہ کے لئے مفید ثابت ہوا ہے ترکیب استعمال بعد شربت ہمراہ پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہئے قیمت فی شیشی ... مکمل فہرست جس میں ساٹھ سے زائد مجربات درج ہیں مع جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے۔ پتہ:

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

اکسیر جذام

یہ وہ طبیہ نسخہ ہے جو ہزاروں پر تجربہ کرکے بہ خیال فائدہ عام کے اشتہار دیا ہے۔ جذام کوڑھ جو صاحبان اس ناپاک مرض میں مبتلا ہوچکے ہوں ہمارے ہاں سے دوا طلب کرکے کھائیں چار چھ ہفتہ میں صحت کلی ہوجاتی ہے اگر عضو گل گیا ہے تو ہفتہ عشرہ میں سوکھنے لگ جاتا ہے۔ قیمت دوا ایک ماہ کے لئے چار روپیہ (للعہ)

بواسیر و ذیابیطس

کی دوا کچھ دنوں تک مفت محصول و پیکنگ کے لئے ۸ آنہ روانہ کریں یا وی پی طلب فرمادیں۔

حافظ اقبال حسین بھیٹیا ہی بھاگلپور

اقتصادی مشکلات کا بہترین حل

روپیہ بنانے کی مشین

اگر آپ موجودہ افلاس کی تنگ اور تاریک وادیوں سے نکلنا چاہتے ہیں تو قلیل سرمایہ سے روپیہ کمانے کی خواہش رکھتے ہیں تو روپیہ بنانے کی مشین یعنی اسرار صنعت کی ایک جلد ضرور منگالیجئے ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ آپ دو روپیہ کے سرمایہ سے سینکڑوں روپیہ کماسکتے ہیں یہ کتاب امیروں اور غریبوں کو لکھ پتی بنانے کا کارخانہ رکھتی ہے اسکے خلاف ثابت کرنے والے کو سو روپیہ انعام دیئے جائیں گے یہ کتاب ہماری بکڈپو کی سب سے زیادہ مشہور و مقبول کتاب ہے نئے ایڈیشن کی خوشی میں اس کی قیمت بجائے ... کے صرف ... کردی گئی ہے دو جلد کے خریدار کو دو شیشی دوتی رومال بطور انعام دئے جائینگے یہ رعایت صرف ... جولائی ۱۹۳۲ء تک (محصول بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ

منیجر تاج بکڈپو سنڈی حمام آگرہ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے، کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ ... زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت پیش کی جارہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب آلہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب آلہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۸۸۴ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے۔ اسمیں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں ۱۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں ان کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کررہے ہیں روزانہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا ایت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

اعلیحضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیحضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرمالیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی عہ

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عالی خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویسوں میں ہے اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درود ولی پورخلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے۔ محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (دعہ) بلاجلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الٰہی میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی (مدظلہ) کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ خشاشدہ ... قسم دوم خشاشدہ عاً علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸/ چرم عہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں

(۱) ایک عورت کو سن بلوغت کے ابتداء ہی حیض نہیں آیا یا آتا رہا ہے لیکن کسی بیماری کے پیدا ہو جانے سے بند ہو گیا ہے۔ ایسی عورت کو اگر طلاق ہو جائے تو ایسی حالت میں اس کو عدت ۳ ماہ ہوگی یا تین حیض پورے ...

(۲) امام مسجد ...

(۳) ایک نکاح کیا گیا ہے ...

یہ نکاح درست ہے؟

الجواب

...

سکھوں کی جنگجوئی

گزشتہ دو ہفتوں میں پنجاب کے اندر سکھوں نے جو فرقہ وارانہ فضا پیدا کر دی ہے اور نہایت غیر ذمہ داری کے ساتھ جو جنگجویانہ پروپگنڈا ان کی طرف سے کیا جا رہا ہے وہ یقیناً قومی نقطۂ نگاہ سے اس سے بھی زیادہ قابل مذمت ہے ...

مالوی جی اور فرقہ وارانہ تصفیہ

...

مدیر الجمعیۃ پر نوٹس

...

دہلی میں مظلومین الور کا ورود

مسلمانوں کا مذہبی و ملی فرض کیا ہے

الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت میں ان مظلومین الور کی آمد کے متعلق اطلاع شائع ہو چکی ہے جو ریاست الور کے مظالم سے تنگ آ کر ترک وطن پر مجبور ہو گئے ہیں اور آج کل ایک بہت بڑی تعداد میں دہلی کے اندر مقیم ہیں۔ ان مظلومین میں مرد عورتیں اور بچے سب شامل ہیں ...

مجلس کی تشکیل

اسٹیشن کا پروگرام

عامۂ دہلی کی قرارداد

آخری اپیل

جامع مسجد کا جلسۂ عام

لکھنؤ میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا پہلا تاسیسی اجلاس

پارٹی کے نصب العین، مقاصد اور پروگرام کا تعین

مجلس عاملہ کا انتخاب

(از نامہ نگار خصوصی)

آل انڈیا انڈیپنڈنٹ پارٹی کے پہلے تاسیسی اجلاس کا انعقاد کرنے کے لئے ۲۴ جولائی مقرر کی گئی تھی ...

مقاصد کا تعین اور عملی جد و جہد کا پروگرام

جلسۂ عام

مجلس عاملہ کا انتخاب

آخر میں قرار پایا کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کی مدت میں ایگزیکٹو بورڈ کا مکمل اجلاس پھر طلب کیا جائے اور اس کے مقام اور تاریخ کا اعلان سکرٹری صاحب اراکین دہلی کے مشورہ سے فرمادیں۔ جناب صدر کے شکریہ پر جلسہ تقریباً ایک بجے ختم ہوا۔

ڈاک خانہ کو آگ لگانے کی کوشش

لیٹر بکس پر ایک پراسرار خط

الہ آباد ۲۴ جولائی آج رات ... ڈاکخانہ کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی معلوم ہوتا ہے کہ مٹی کے تیل سے بھیگے ہوئے کپڑے دروازے کی سلاخوں میں لپیٹ کر ان میں آگ لگا دی گئی تھی۔ دروازہ جل گیا لیکن پولیس نے عین وقت پر پہونچکر باقی عمارت کو نقصان سے بچا لیا۔ لیٹر بکس پر ایک خط چپکا ہوا پایا گیا جس میں لکھا تھا کہ "پنجاب میل" طاقت رفتار میں "گجرات میل" سے زیادہ ہے۔

توبہ کے بعد حق گو کی جسارت کا تازہ مظاہرہ

اوقات نماز پر لایعنی اعتراضات کا مسکت جواب

(از جناب محمد طہٰ صاحب متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

حتی تملوا وان احب الاعمال الی اللہ ما دوم علیہ وان قل وکان آل محمد اذا عملوا عملا اثبتوہ ...

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی ...

(باقی آئندہ)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرما کر اپنی علم دوستی ... کا ثبوت دیجئے

دار الحکومت سے

جامع مسجد میں مظالم الور کیخلاف احتجاج

تارکان وطن کی امداد و اعانت کیلئے اپیل

دہلی ۹ جولائی - آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں مسلمانان دہلی کا عام جلسہ بصدارت جناب مولانا محمد شریف صاحب رکن جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اول صاحب صدر نے مظلومین الور کے متعلق ایک فرارداد پڑھکر سنائی اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے اللہ اکبر کے فلک رسا نعروں میں کھڑے ہوئے اور نہایت ولولہ انگیز اور جامع تقریر کی۔

تجویز ۱

تجویز ۲

ہلال احمد صاحب زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ کے خلاف نوٹس

اپنے علاقہ سے باہر نہ جاؤ

دہلی ۔ جولائی چیف کمشنر صوبہ دہلی کی طرف سے ہلال احمد صاحب زبیری بی اے ۔ ایڈیٹر الجمعیۃ کے نام گذشتہ شب کو آٹھ بجے ذیل کا نوٹس موصول ہوا ہے:-

ہرگاہ کہ چیف کمشنر دہلی کو اس امر کا اطمینان حاصل ہوگیا ہے کہ ہلال احمد زبیری ایڈیٹر الجمعیۃ دہلی کے خلاف دفعہ ۲ (۱) آرڈیننس ... ۱۹۳۱ء کے ماتحت کارروائی کرنے کے کافی وجوہ موجود ہیں اس لئے یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ

(۱) آپ آئندہ ایسے کاموں سے جو امن عامہ کے منافی ہوں یا ایسی تحریک سے جو نقص امن کا موجب ہوسکتی ہو یا حکومت کے خلاف کسی قسم کے عمل یا پروپیگنڈا سے اجتناب کریں گے۔

(۲) آپ علاقہ ... کی حدود کے اندر رہیں گے اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر دہلی کی اجازت کے بغیر ان حدود کو نہ چھوڑیں گے۔

یہ احکام آئندہ نوٹس تک نافذ رہیں گے۔ ان احکام کی خلاف ورزی با ہر نہ کورہ بالا آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے ماتحت دو سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دستخط چیف کمشنر صوبہ دہلی

پنجاب میں فرقہ وارانہ حقوق کا تصفیہ

آبادی کا تناسب اور نشستوں کی تعداد

"فری پریس" کا ایک بیان مظہر ہے کہ فرقہ وارانہ سمجھوتے کے سلسلے میں حکومت پنجاب اور حکومت ہند نے وزیر ہند کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس پر غور کرنے کے بعد وزیر ہند ... مسئلہ پنجاب کا حل تجویز کریں گے اس یادداشت میں پنجاب کونسل کی ترکیب اس طرح تجویز کی گئی ہے:-

عام نشستیں جن کا انتخاب عیحدہ گانہ ہوگا		۱۶۱
خاص	مخلوط ہوگا	۱۴
پنجاب کونسل کی کل نشستیں		۱۷۵

۱۶۱ عام نشستوں کی تقسیم فرقہ وار اس طرح ہوگی:-

قوم	نشستوں کی تعداد	تناسب باعتبار فیصدی
یورپین	۲	۳ فیصدی
ہندوستانی عیسائی	۲	
سکھ	۳۱	۱۹ فیصدی
ہندو	۴۲	۲۶ فیصدی
مسلمان	۸۴	۵۲ فیصدی

۱۴ خاص نشستوں کی تقسیم اس طرح ہوگی:-

قوم	نشستوں کی تعداد	تناسب باعتبار فیصدی
مسلمان	۹۱	۵۱ فیصدی
ہندو	۴۷	۲۷
سکھ	۳۳	۱۹
عیسائی اور یورپین	۴	۳

دہلی کے عمائدین و قومی کارکنان کا جلسہ مشاورت

مظلومین الور کی امداد کے لئے صحیح راہ عمل

سرحد کے ایک قلعہ پر قبائلی لشکروں کا حملہ

حاجی بنین کی فوجوں میں زبردست مقابلہ

وزیر ہند کے تبدیلی قلب کی کوئی توقع نہیں

بمبئی میں سیاسی مسائل پر تبصرہ

سر سپرو کا اظہار خیال

نواب دیر کے علاقہ پر حملہ کرنیکی کوشش

سرحد میں قبائل کا اجتماع

مقروض نے مہاجن کو قتل کردیا

ایک اور انقلاب پسند بنگالی گرفتار کرلیا گیا

کمپنی باغ میں سی آئی ڈی کی جدوجہد

ایک ساہوکار نے گیارہ لڑکیوں کا اغوا کیا

سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی اپیل خارج ہوگئی

لاہور ۲۷ جولائی - کل مسٹر جسٹس ... کے اجلاس میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی طرف سے زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) دہلی میں دو تقریروں کے سلسلہ میں سزایابی کے خلاف مرافعہ کی سماعت ہوئی ... انہوں نے بتایا ... لیکن عدالت نے مرافعہ خارج کردیا۔

ایک بوہرہ کے مکان پر خوفناک ڈاکہ

لڑکی نے دو ڈاکوؤں کو ہلاک کردیا

پشاور میں خانہ تلاشیاں

دو نوجوان گرفتار

ڈاکٹر انصاری صاحب کا عزم یورپ

گاندھی جی سے ملاقات کا ارادہ

شاہ واجد علی کی دختر کا انتقال ہوگیا

پنجاب میل کو روکنے پر سخت سزائیں

لارڈ ولنگڈن کے بت کو توڑنے کی کوشش

سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال

ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی سے زخمی کردیا گیا

کومیلا میں تشدد پسندوں کا اقدام

کومیلا ... جولائی - کل ایک پولیس افسر مسٹر ای. بی. ایلین سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی سے زخمی کردیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین اشخاص نے ان پر ریوالور سے فائر کئے گولی مسٹر موصوف کے پیٹ میں لگی جس کے باعث وہ زخمی ہو گئے حملہ آوروں میں سے دو بھاگ گئے لیکن ایک گرفتار کرلیا گیا گولی لگنے کے بعد انہیں اسپیشل ٹرین کے ذریعہ ڈھاکہ پہونچایا گیا مقامی اسسٹنٹ سرجن ان کے ہمراہ تھے۔

مسٹر ایلین اپنے اردلی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر اپنے بنگلہ پہونچے فوراً ایک نوجوان نے پیچھے سے ریوالور سے فائر کیا گولی ان کی پشت میں لگی اور پیٹ میں داخل ہوگئی۔ شبہ میں ایک نوجوان گرفتار کرلیا گیا ہے سڑکوں اور گلیوں میں پولیس گشت لگا رہی ہے۔

گول میز کانفرنس کی ریاستی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

حکومت اور ریاست ہائے ہند کے درمیان مالی تعلقات

خراج محاصل انکم ٹیکس کے متعلق سفارشات

شملہ ... جولائی - ہندوستانی ریاستیں تحقیقاتی کمیٹی (مالیاتی) کی رپورٹ آج ہندوستان اور برطانیہ میں بیک وقت شائع ہوگئی ہے اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد ان تینوں تحقیقاتی کمیٹیوں کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا جو گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس کے بعد وزیر اعظم نے مقرر کی تھیں ...

ریلوے سکہ جات اور ڈاک و تار

خراج کا معاملہ

پنجاب کے سکھوں کی شورش کا انسداد

فرقہ وارانہ مسئلہ میں افسوسناک روش

علامہ اقبال کا بیان

سکھ لیڈروں نے حال میں ایک اعلان شائع کرکے پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کو ... کے خلاف جو بیان شائع کیا تھا اس میں انہوں نے یہ کہا تھا کہ خواہ کچھ ہو وہ اس تصفیہ کو ہرگز قبول نہ کریں گے، علامہ اقبال، صدر ...

جاپانی تجارت کو روکنے کی سعی

حکومت ہند کے رکن تجارت کی خدمت میں وفد

جاپانی مال پر محصول عائد کرنے سے انکار کردیا گیا

انگریز دس سال میں ہندوستان واپس کرینگے

ہم کو کوئی قوم نہیں دبا سکتی

سابق صدر اسمبلی کا خیال

کانگریس ہاؤس بنارس پر جھنڈا نصب کرنیکی کوشش

عورتوں اور مردوں کی گرفتاری

آگرہ کے قریب پھر تار کاٹ دئے گئے

تار کاٹنے والوں کا کوئی پتہ نہیں چلا

لندن کے کارخانوں میں ہڑتال

۲۲ ہزار مزدور کارخانے چھوڑ کر الگ ہوگئے

جرمنی میں پولیس اور اشتراکیوں کے درمیان جنگ

دو ہلاک متعدد مجروح

کانگریس کمیٹی کی خفیہ چھاؤنی پر چھاپہ

قابل اعتراض اشیاء کی برآمد

کراچی میں ایک قیدی کی بھوک ہڑتال

حالت نازک ہوگئی ہے

میل گاڑی کا انجن لائن سے اتر گیا

عبدالرشید کو پھانسی کی سزا

کپتان کولڈ اسٹریم کے مقدمہ قتل کا فیصلہ

لندن میں زبردست طوفان باد

۳۵ گھنٹہ تک مسلسل بارش

ایک پولیس افسر پر بم

ملزم گرفتار کرلیا گیا

سوراج بھون پر کانگریسیوں کا دوبارہ حملہ

دنیا میں سونا کس کے پاس زیادہ ہے

۳۰۰ ایکڑ اراضی ضبط کرلی گئی

عدم ادائیگی مالگزاری کا شاخسانہ

پکٹنگ کرنے والی خواتین گرفتار

جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کی مجلس مرکزیہ کا اجلاس

اہم قراردادوں کی منظوری

پشاور ۲۶ جولائی آج جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کا اہم اجلاس جناب محترم مولانا داؤد محمد صاحب کی صدارت میں دفتر جمعیۃ العلماء میں منعقد ہوا۔ اکثر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ حسب ذیل قراردادیں طویل بحث و تمحیص کے بعد بالاتفاق منظور ہوئیں۔

فیصلہ ہوا کہ حسب ذیل اراکین کی ایک مجلس ماتحت اجرائے شریعت کے لئے ایک مسودہ قانون تیار کرے جو آئندہ اکتوبر کو مجلس مقننہ صوبہ کے اجلاس میں پیش کیا جا سکے۔ (۱) مولانا داؤد محمد صاحب صدر جمعیۃ العلماء مولانا اللہ بخش صاحب سکرٹری شعبہ تحفظ شریعت مولانا محمد لطف اللہ صاحب گوہر سیاں احمد شاہ صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ مجلس کو اختیار ہے کہ کسی اور کو اپنے ساتھ شامل کر دیوے۔

مسٹر پیر بخش خان رکن مجلس مقننہ صوبہ سرحد کے مسودہ قانون ترمیم پنجاب میونسپل ایکٹ پر جس کو ادارہ مجلس بہ غرض آئینی حصول رائے عامہ کے لئے شائع کیا ہے پورا غور و خوض کیا گیا۔ پایا گیا کہ چونکہ مسودہ ہذا کی رو سے صرف حدود بلدیہ ہی میں چکلے ممنوع قرار دئے جا سکتے ہیں حالانکہ شرعاً ان کا وجود ممنوع اور باعث تخریب اخلاق ہے۔ لہذا جہاں تک علماء کی رائے اور شرعی نقطۂ نظر کے تعلق کا سوال ہے۔ علماء ہر جگہ چکلوں کے وجود کے مخالف ہیں خواہ حدود بلدیہ میں ہوں یا ڈسٹرکٹ بورڈوں کی زیر اثر زمین پر۔

یہ جلسہ تمام سیاسی قیدیوں کے ساتھ عموماً اور علماء کرام کے ساتھ خصوصاً جیل میں نامناسب سلوک کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا شاکر اللہ صاحب ناظم ...

جمعیۃ العلماء صوبہ سرحد کو کم از کم "بی" کلاس دی جائے۔

چونکہ تحریک کشمیر ایجی ٹیشن ختم ہو چکا ہے اور حکومت کشمیر نے اس سلسلے کے اکثر گرفتاران کو رہا کر دیا ہے اس لئے مجلس مرکزیہ کا یہ جلسہ حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی فوراً مجلس احرار اسلام کے تمام وہ قیدی رہا کر دے جو اس تحریک کے ضمن میں گرفتار ہو چکے ہیں نیز مولانا کفایت اللہ صاحب کو ضعیف اور کبر سنی کی وجہ سے فوراً رہا کر دیا جائے۔

پنجاب یونیورسٹی کے خلاف احتجاج

یہ جلسہ پنجاب یونیورسٹی کی اس حرکت پر اظہار نفرت کرتا ہے کہ اس نے بی۔ اے کے نصاب سے تاریخ کو خارج کر کے اپنی کوتہ اندیشی اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔

محمد یوسف قائم مقام ناظم

علماء سرحد جمعیۃ علماء ہند کے پروگرام کے پابند ہیں

ہم حال ہی میں رہا ہو کر اپنے غریب خانہ پر پہنچا ہوں چونکہ سرحد کی جیلوں کا تعلق تقاضیں باہر کے واقعات سے ناواقف اور نابلد تھا باہر آتے ہی جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ سخت تکلیف دی وہ چند ایک نافہم دوستوں کا غلط طرز عمل تھا اس وقت صوبہ سرحد کی جیلوں کے اندر بلا امتیاز ملت ہزاروں نفوس مقید ہیں اور وہ صادقانہ جذبہ رکھتے ہیں جو ایک غیور ہندوستانی کے لئے موزوں ہو سکتا ہے۔ باہر کچھ ہیں اس کی تفصیل کو کسی دوسری صحبت پر اٹھائے رکھتا ہوں سر دست میں ایک مفہوم میں غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں جس سے باشندگان صوبہ سرحد کے جذبات کو بہت بڑی ٹھیس لگی ہے یعنی یہ کہ جمعیۃ العلماء سرحد مستقل ہے جمعیۃ العلماء کا وجود اگرچہ آل انڈیا جمعیۃ العلماء سرحد کے اجلاس کے بعد ہی عالم وجود میں آچکا تھا لیکن عملی حیثیت سے علماء نے صرف نو اجلاس نوشہرہ ہی میں شرکت منظور کی تھی اور اس اجلاس میں ... ڈیرہ اسمٰعیل خان پشاور ہزارہ کوہاٹ کے تمام علماء شریک تھے۔ بہت بحث تمحیص کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ جمعیۃ علماء کا الحاق آل انڈیا جمعیۃ العلماء سے کیا جاوے اور جمعیت مذکور کا نصب العین اور پروگرام وہی ہوگا جو آل انڈیا جمعیۃ العلماء کا ہوگا اس کے بعد جلد ہی صوبہ سرحد پر آرڈی ننسوں کا راج قائم کیا گیا اور بلا تفریق لوگوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا اسی پکڑ دھکڑ کے سلسلے میں تمام ممتاز علماء سرحد گرفتار کئے گئے اور اس وقت ایک سو ستر کے قریب ہری پور سنٹرل جیل میں اپنی سزا بھگت رہے ہیں جمعیۃ مذکور کی مجلس عاملہ کے ارکان میں سے چار ممبر رکن بھی موجود ہیں مثلاً حکیم مولوی عبد السلام صاحب ہری پور ہزارہ ممبر آل انڈیا جمعیۃ العلماء اور رکن مجلس عاملہ جمعیۃ العلماء سرحد۔ مولانا مولوی شاکر اللہ صاحب نوشہرہ رکن مجلس عاملہ جمعیت علماء سرحد۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب دیوبندی (مانسہرہ) رکن مجلس عاملہ۔ مولانا عبد الرحمن صاحب بنوں۔ جیب الرحمن صاحب (دیوبندی) رکن مجلس عاملہ لیکن باوجود اس کے چند ایک ... لوگوں میں یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ جمعیت العلماء سرحد نے صوبہ سرحد کی قومی تحریکات میں حصہ نہیں لیا میں بانگ دہل اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ ہم آل انڈیا جمعیۃ العلماء ہند کے پروگرام کو اپنا پروگرام اور نصب العین سمجھتے ہوئے آزادی کی تحریک کو خوش آمدید اور لبیک کہتے ہیں۔ اور وطن کے ساتھ آزادی ہند میں ساری حیثیت سے شریک ہونے کو اپنے لئے لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں۔

محمد عبد الحق پشاوری

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

دوائے جریان نہایت پرانے جریان رقت انزال کثرت احتلام کے لئے بے حد مفید ہے منی کو غلیظ کرتی ہے ...

طلائے خاص ...

مقوی ...

سیلانی ...

روغن شباب ...

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

بہلی بھیت کیوں مشہور ہے

... بلب اینڈ سنز بہلی بھیت کی ایک مشہور دوا اور ... روغن کرامات ...

بلب اینڈ سنز بہلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

نیٹ بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے قیمت فی شیشی (ایک روپیہ چار آنہ ۱؎)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود بیماں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں۔ ... نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز بہلی بھیت (یو۔ پی)

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

اگر آپ اشتہاری دوایات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھیے

... فوراً جواب دیگی

جریان ...

تازہ سرٹیفکیٹ ...

ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی کولو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

عجیب (۱۰۸۶)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کو رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے ...

ترکیب استعمال ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت

...

معجون مددگار غدود

...

احمد مجتبیٰ برادر زادہ مدیر رسالہ نظام المشائخ کوچہ چیلان دہلی

تجارت کر کے فائدہ اٹھاؤ

...

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

محبوب عاشق کے قدموں پر

...

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل ... دہلی

بال جڑ سے کالا

...

دھبنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو خط و کتابت فرما کر قلم ہم سے طلب فرما دیں۔

منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

سلطان العلوم تاجدار دکن کی خدمات حدیث

مسلمانان جالندھر کا تشکر و امتنان

اہالی ہند بالخصوص قوم و ملت تاجدار دکن کے جود و سخا سے جس طرح مستفید و متمتع ہو رہے ہیں اسی طرح اس بارگاہ خسروی نے علوم و فنون کی خدمات کر کے ملک کو متمتع ہونے کا موقع دیا ہے۔ جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی، دائرۃ المعارف آپ کی یادگار زمانہ قیامت قائم رکھیں گے۔ دائرۃ المعارف نے جن نایاب کتب کو اہل علم و ملک کے سامنے پیش کیا وہ صرف اسی کا حصہ تھا بالخصوص کتب حدیث کی اشاعت و انطباع۔

اس سلسلہ میں یہ معلوم ہوا کہ مسلم شریف کی شرح جسکو حضرت الحاج مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی عم فیضہ لکھ رہے تھے اس کی طباعت و تکمیل کے جملہ مصارف کی کفالت فرما کر اس شرح کی تکمیل اور مصنف کی حوصلہ افزائی اور مسلمانان عالم پر اتنا بڑا احسان فرمایا کہ امت مسلمہ اس عظیم الشان احسان سے تا ابد ممنون رہے گی۔

سکرٹری انجمن خادم اسلام جالندھر شہر

کی خدمت میں اور اخبار لیڈر ایسوسی ایٹڈ پریس وغیرہ کو بذریعہ تار ادا اسلامی جرائد کو بھی روانہ کی گئی تجویز حسب ذیل ہے:۔

ہز اگزالٹڈ ہائینس میر عثمان علی خان صاحب بہادر نظام دکن کی طرف سے شرح صحیح مسلم کی طبع و تکمیل کی شاہانہ سرپرستی موجب مسرت ہے۔ ہم بارگاہ خسروی میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔

ابو الوفا صدر مدرس مدرسہ قیومیہ شاہجہانپور

اجمیر میں مسلمانوں کا اجتماع

اجمیر میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

مسلمانان اجمیر کا یہ عظیم الشان جلسہ ریاست الور کی ان ظالمانہ حرکتوں کو جو مسلمانوں کے حقوق کے ساتھ روا رکھی گئی ہیں بے حد نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور نیز یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ حکومت ہند سے اس کی درخواست کی جائے کہ ریاست الور میں بیرونی وکلاء کے جانے میں جو رکاوٹیں پیدا کی جاری ہیں اس کا حل حکومت ہند جلد از جلد نکالے ورنہ اسلامی حقوق کی پامالی کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام اجمیر

حضور نظام کی شاہانہ اسلامی فیاضی پر ہدیہ تبریک

۱۶ جولائی کو رؤسا، وزعماء، علماء و عمائدین شہر کا ایک شاندار خصوصی اجلاس عالیجناب کریم الرضا خاں صاحب ایم اے رئیس شاہجہانپور کے دولتکدہ پر موصوف کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضور نظام کی شاہانہ فیاضی اور اسلامی ہمدردی کے کیف آور تذکروں کے بعد خصوصیت سے حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی شرح مسلم شریف کی طباعت کے سلسلہ میں جو شاہانہ فیاضی فرمائی گئی اس کا پر زور الفاظ میں اعتراف کرتے ہوئے تجویز ذیل منظور ہوئی ... حضور نظام خلد اللہ ملکہ ...

بنگال میں مسودات حج کے خلاف ہیجان

بحسب ہدایت سونا مارا انجمن معین الاسلام ڈو مر نگر ... مسلمانان شمالی بنگال کا اجلاس ... حج بل کے خلاف ...

عبد الغفور جالندھری

جس چیز کی تلاش تھی

وہ مل گئی۔ سعید برادرس کمپنی نے ایک ایسا عجیب و غریب طلا تیار کیا ہے جس کی دنیا کو مدت سے تلاش تھی وہ طلاء افغانی ہے جو حسب مخواہ عضو خاص کو فربہی و درازی پیدا کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا ملذذ بھی ہے اس کا افغانی طلاء نام اس لئے رکھا ہے کیونکہ افغان بھی جڑی بوٹیاں اور تندرستی ہندوستانیوں میں ہی پائی جاتی اور یہی طلاء کے استعمال کرنے سے ہندوستانی لوگ بھی افغانی طاقت کے بن سکتے ہیں ... جس چیز کی تلاش تھی وہ ... ہندوستان میں نہیں بلکہ ... انسانوں کی مراد بر آتی ہیں۔

ایک ہفتہ میں اگر فرق نہ معلوم ہو تو قیمت کی واپسی کی شرط ہے جو سعید برادرس اینڈ کمپنی دہلی کی امتیازی خصوصیت ہے ... قیمت فی شیشی تین روپے محصول ...

ملنے کا پتہ سعید برادرس اینڈ کمپنی کلاں محل دہلی

جب ماہواری ایام آتے ہیں

تو عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آج کل ہندوستان میں اسی فی صدی عورتیں ماہواری ایام کی بے قاعدگیوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہو گئی ہیں مگر اب امید کی جا رہی ہے کہ آئندہ ماہواری ایام کی کوئی بیماری ہندوستانی عورتوں کو نہ ہوا کرے گی کیونکہ دہلی کے زنانہ دواخانہ کی دوا کورس کی ایک شیشی استعمال کر لینے سے ہر قسم کی خرابی دور ہو جاتی ہے خواہ ایام کم آتے ہوں یا ایام کے زمانہ میں یا ایام سے پہلے پنڈلیوں میں درد ہو ہر حالت میں کورس کی ایک شیشی استعمال کرنے سے ہر مہینہ ٹھیک وقت پر اور صحیح تعداد میں ماہواری ایام آنے لگتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

کو خط لکھ کر ایک شیشی کورس کی منگالی جائے جس کی قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ تیرہ آنہ (عہ۲) ہے۔

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خان صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند

عالیجناب حکیم غلام کبریا خان صاحب عرف چھوٹے میاں دہلوی — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالیجناب حکیم عبد الوہاب صاحب عرف حکیم نابینا صاحب دہلوی کے خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

خاص مجربات

اکسیر طلب۔ ... تریاق الرحم۔ ... سیلان الرحم ... (دوفٹ) ...

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

مقویات سرتاج عالم

...

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا ...

قیمت چار روپیہ (للعہ)

پتہ منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹور دربھنگہ

بجلی کا کام سیکھنے والو!

...

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

... منیجر

تنگدستوں اور بے روزگاروں کو مژدہ

...

منیجر مدرسہ محمدیہ حویلی کھڑگپور ضلع مونگیر

شاعر انقلاب حضرت جوش ملیح آبادی کا ایک تازہ شاہکار

شاعر کی راتیں

یعنی حضرت جوش ملیح آبادی کی ان معرکۃ الآراء اور وجد آفرین نظموں کا مجموعہ جو موضوع شب سے متعلق ہیں اور جن کے مناظر کیفیات کی مصوری میں جناب جوش اپنی نظیر نہیں رکھتے نہایت دیدہ زیب، کتابت و طباعت کے ساتھ کمال آب و تاب شائع ہو چکا ہے۔ ... جلد طلب فرمائیے ورنہ طبع دوم کا انتظار کرنا پڑیگا

اعجاز الحق قدوسی

حویلی جدید مکان ۱۶۴ حیدر آباد دکن

علماء اور طلباء کو خوشخبری

تفسیر القرآن بکلام الرحمان (عربی)

بقلم مولانا سید سلیمان صاحب ندوی ایڈیٹر معارف اعظم گڑھ

مولانا ثناء اللہ (امرتسری) کے ہمیشہ یادگار کاموں میں سے سب سے بڑا کام یہ ان کی عربی تفسیر القرآن بکلام الرحمان ہے یہ غالباً اسلام میں پہلی تفسیر ہے جو اس اصول پر لکھی گئی ہے کہ قرآن کی تفسیر خود قرآن سے کیجائے حالانکہ یہ اصول کہ القرآن یفسر بعضہ بعضاً نظری حیثیت سے علماء میں مذتوں سے مسلم ہے ...

ملنے کا پتہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ مصنف تفسیر القرآن امرتسر

طاقت کی بے نظیر دوا

الکٹرک سیلوشن Electric Solution ...

الکٹرک آئیل Electric Oil ...

ملنے کا پتہ:۔ فیض عالم شفاخانہ بٹالہ پنجاب

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاوے گی

یہ بات ذہن نشین کیجئے

امرت دھارا صرف ہماری ایجاد ہے جس کا اصل نسخہ ... کوئی نہیں جانتا ہے ...

اصل کوئی نہیں جانتا ہے

...

امرت دھارا

...

امرت دھارا آفس لاہور

منیجر امرت دھارا آوشدھالیہ ... امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۶ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (؍) ...
ایک کالم (؍) ...
½ کالم (؍) ...
¼ کالم (؍) ...

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی یوم جمعہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۹

معاصرین کے افکار و آراء

سکھ دام استعمار میں (ہند)

جب سے فرقہ پرست سکھوں نے سنا ہے کہ پنجاب میں مسلمانوں کو اکیاون فیصدی نشستیں دی جانے والی ہیں — حالانکہ ابھی حکومت سے اس کی بھی امید نہیں — اُس وقت سے انہوں نے چلانا شروع کر دیا ہے کہ مسلمانوں کو اکثریت دینے کے معنی یہ ہونگے کہ "مسلم راج" قائم کر دیا جائے اور سکھ "مسلم راج" کو کسی حال میں بھی منظور نہیں کرینگے۔ اسی قدر نہیں بلکہ یہاں تک اعلان کر دیا گیا ہے کہ "مسلم راج" کے مقابلہ میں سکھ، خون کی ندیاں بہا دیں گے!

[illegible]

ہندوستان میں مزدوروں کی تحریک (الجل)

حکومت ہند نے ہندوستان میں مزدوروں کی تحریک کی رفتار کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۱۹۳۰ء حال ہی میں شائع کی ہے۔ اس رپورٹ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں یہ تحریک ابھی اپنے عہد طفلی ہی میں ہے اور اس میں تدریجی جو ترقی پچھلے چند سال سے ہو رہی تھی اس میں سال گزشتہ کی حالت ہوئی۔ اور اس کا قدم قدرے پیچھے پڑا۔

یہ رپورٹ مظہر ہے کہ ہندوستان میں مزدور انجمنوں کی کل تعداد ۱۹۳۰ء میں ایک سو انیس (۱۱۹) تھی اور ان کے ممبرز کی تعداد دو لاکھ ۱۹ ہزار ۱۱۵ تھی ...

[illegible]

حکومت کی حجت تہمتی

[illegible]

دہلی مصنوعات

[illegible]

(بسلسلہ صفحہ ۱۱ کالم ۴)

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

وہ مزکی پیغمبر جس پر استقامت ناز کرتی تھی!
ترقی ترقی کی صدا بلند کرنے والو اپنے اعمال کا محاسبہ کرو
سیدالابرار کی زندگی کا ایک اہم واقعہ

آج تو عالم اسلامی کے تمام گوشوں پر نظر ڈالو ہر جگہ سے یہ صدا کانوں میں آئے گی کہ مسلمان تباہ ہوگئے۔ اغیار نے ان کو مغلوب کر لیا ...

[illegible]

اسلام مسلمانوں سے کیا چاہتا ہے؟

[illegible]

حامل قرآن اور استقامت

[illegible]

بھی قرآن کریم کی اس ہدایت پر عمل ہو رہا ہے؟ چھٹی شرط صبر ہے۔ یعنے آزادی وطن۔ آزادی مذہب اور تحفظ حقوق کے راستے میں جو مشکلات پیش آئیں جو پریشانیاں (قید و بند اور جان و مال کی صورت میں) لاحق ہوں ان سب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا گیا تم میں سب کی طاقت موجود ہے؟ مصیبتوں کو برداشت کرنے کا مادہ ہے؟ قید و بند کے لئے تم تیار ہو؟ خدارا سوچو اور بتاؤ کہ پھر کیوں اسلام کا شکوہ کیا جاتا ہے ...

[illegible]

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے اور "نمک جالینوس" جو دواخانہ ہمدرد کی خاص چیز ہے تمام امراض معدہ کا واحد علاج ہے جو معدہ کی درستگی سے کر دیتا ہے ... فی شیشی صرف ... آنہ محصول ... بذمہ خریدار۔ مجرب ادویات کی فہرست ... مفت منگائیے۔

المشتہر
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور با اعتبار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن اورنگ آباد ناگپور جھانسی علی گڈھ اٹاوہ فرخ آباد فتحپور ایٹہ کانپور اعظم گڈھ فیض آباد الہ آباد آرہ بہرائچ رائے بریلی لکھنؤ شاہجہانپور شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔
منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر دل اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت۔ بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg Coy. (India)
P. Box 88. Karachi.

وسیلۂ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۲۸۰ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۱۲؍ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے۔ اس میں [illegible] احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں ۱۱۱۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہے فی جلد ۱۲؍ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں روز انہ کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے [illegible] جلدیں [illegible] جائیں گی۔

منیجر کتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ
قرابادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے دوائیں خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرابادین کی شدید ضرورت پیش کی جا رہی تھی الحمد للہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرابادین مفید عام تصنیف کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے اس کتاب میں دوا سازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دوا دل تیار نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطباء نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرابادین مفید عام کا ہر با اصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز ... اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرتے کا
قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک غیرہ جلد چرمی نقری عہ/

فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرّا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے بایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت اکٹھی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرلئے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگالیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ: قسم اعلےٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ عا؍ علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ۸؍ چرم ۱۲؍

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

توبہ کے بعد حق گو کی جسارت کا تازہ مظاہرہ

اوقات نماز پر لایعنی اعتراضات کا مسکت جواب

(از جناب محمد طہ صاحب منتظم ندوۃ التکلم لکھنؤ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

نہایت تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو مسلمانوں کو کثرت عبادت کی ترغیب دلائی جارہی ہے اور دوسری طرف نماز کے صرف تین اوقات صبح، عصر، عشاء، ثابت کئے جارہے ہیں، میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جناب حق گو صاحب کو باوجود انتہائی تلاش کے قرآن میں تین اوقات سے زیادہ اوقات نہیں ملے تو ظہر و مغرب کی نمازوں کو غیر مفروض یعنی نافلہ ثابت کرنے کے لئے کیا دلیل ہے۔ حدیث سے تو وہ استدلال ہی نہیں کرسکتے کیونکہ وہ بالکل ناقابل اعتبار ...

حق گوئی سے سرشار ہوکر اپنی آشفتہ بیانی کا ثبوت دینے لگے تو آپ اس کو کیا کہہ سکتے ہیں "حق گو" صاحب اپنے دعوے کی دلیل میں انتہائی "تلاش" و "بحث" سے کام لیتے ہیں ایسی مسلمانوں پر ان کا بہت بڑا احسان ہے۔ اب رہی یہ بات کہ دلیلیں ان کے مقصود کو ثابت ہی نہیں کرتیں تو اس میں ان کا کیا قصور ہے؟ اگلے مخالفین اوقات صلوٰۃ کی غلطی ہے جو حق گو صاحب کیسے سوا دنہیں جمع کرگئے۔ پھر حدیث مذکورہ کے متعلق فرماتے ہیں "بغداد میں کیوں لوگوں نے اس حدیث ...

مسودات قوانین حج کے متعلق

ایک اہم مکتوب

بنام مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ

(از حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد قائمقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت شعبہ جمعیۃ علمائے ہند)

باسمہ تعالیٰ

مکرمی زادلطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معلوم ہوا ہے کہ حج کے متعلق حکومت ہند کے ہر سہ مسودات قانون میں سے ایک مسودہ (حج کمیٹی) آئندہ اجلاس اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں منظوری کے لئے پیش ہوگا اور دو مسودے ابھی زیر غور رہیں گے۔ اس لئے چند ضروری امور خصوصیت کے ساتھ جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں تاکہ اپنی ذمہ داری ...

قوانین سازی کی تمہید میں جو کچھ کہا جاتا ہے۔ حقیقتاً وہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ اصول کا منتہا بعد کی مجالس قانون سازی کے ماتحت کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ علامہ شکیب ارسلان زعیم شرق نے اس باب میں کیا خوب لکھا ہے۔

دیا الجماعۃ فیجتہد ون بان تکون مقاومتہم للاسلام فی الامور السیاسیۃ علنیۃ لا اختراع ...

یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ یورپین قومیں کوشش کرتی ہیں کہ اسلام کے امور سیاسیہ میں کھلی ہوئی مخالفت ہو تو کوئی ...

اہل غرب کی نگاہ میں حج کی اہمیت

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ہجری

ارباب غرض کا شرارت انگیز پروپیگنڈا

کارکنان جمعیۃ علمائے ہند اور مظلومین الور

دہلی کے بعض ارباب غرض نے جو ریاست الور کے مظلوم مسلمانوں کو سامنے رکھ کر چندہ کرنے اور اپنا پیٹ پالنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جمعیۃ علمائے ہند کے خلاف یہ ناپاک پروپیگنڈا اخبارات میں جاری کردیا ہے کہ جمعیۃ مظلومین الور کی مخالفت کررہی ہے اور اسے ان مصیبت زدگان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے جو ریاست الور سے دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ پروپیگنڈا جس قدر غلط اور بے بنیاد ہے اسی قدر شرارت آمیز اور مفسدانہ بھی ہے۔ جمعیۃ علمائے ہند کے کارکنوں نے اس باب میں شروع سے لے کر اب تک جو طریق عمل اختیار کیا ہے وہ خود بخود اس شرمناک پروپیگنڈا کی تردید کررہا ہے۔ دہلی کے تمام مسلمان (باستثنائے چند) اور جمعیۃ کے کارکن ...

پنجاب کا امن خطرہ میں

انجمن امداد مظلومین الور کا اجلاس

چندہ کا مسئلہ

مفصل مکتوب

دہلی کی جامع مسجد میں ایک ہنگامہ خیز جلسہ

غنڈوں اور بدمعاشوں کی طرف سے پبلک پر لاٹھی چارج

اشتعال انگیز تقریروں اور دلآزار حملوں کا شرمناک انجام

(از نامہ نگار خصوصی)

دہلی ۲ اگست۔ گزشتہ شب بعد نماز عشاء جامع مسجد میں اس کمیٹی کی طرف سے جو مظلومین الور کی امداد کے لئے بعض ارباب غرض کی جانب سے قائم کی گئی ہے ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس کی صدارت کے لئے عبدالغفار صاحب غزنوی کی تحریک ہوئی جو امرتسر سے دہلی آئے ہوئے ہیں اور اس جلسہ سے قبل بھی جامع مسجد میں ایک تقریر نہایت اشتعال انگیز اور قابل اعتراض کرچکے تھے جلسہ کی کارروائی نعلیف نمبر ایک نظم سے شروع ہوئی جو محلہ سوئیوالان کے ایک پہلوان ہیں اور جنہوں ...

نہیں ہوا۔ یہ حملہ براہ راست جمعیۃ علمائے ہند پر ہے۔ مزید اصرار پر سامعین کا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا اور ہر طرف سے اعتراضات کئے جانے لگے۔

مولوی مظہر الدین کا اصرار

شہر کے غنڈوں اور بدمعاشوں کی ایک جماعت جو تقریباً پچیس تیس نفوس پر مشتمل تھی اور جسے پہلے سے اس غرض کے لئے جامع مسجد میں لایا گیا تھا کہ اشتعال انگیز تقریروں کے دوران میں پبلک کی طرف سے کوئی احتجاج ہو تو اسے مار مار کر سیدھا ...

چندہ کی اپیل

لاٹھیوں اور چاقوؤں کے حملے

اجازت سے انکار

صوفی سید کی اشتعال انگیزی

افسوسناک انجام

دارالحکومت

بلا محصول کھانڈ لیجانیوالوں کی گرفتاریاں

مسروقہ زیورات پکڑے گئے

دہلی یکم اگست۔ کشن گنج کی چنگی پر ایک شخص ٹرنک لئے ہوئے آیا محکمہ مذکور کے آدمیوں نے دیکھا یہ شخص ٹرنک چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد ٹرنک کو کھولا گیا تو اس میں سے کپڑا اور زیورات برآمد ہوئے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ مال کوٹھی غورہ سے مسروقہ ہے۔

اس کے علاوہ اس محکمہ نے پہاڑ گنج سے ایک شخص کو ۴ سیر کھانڈ کے ساتھ دوسرے کو راجہ منڈی سے ۴ سیر کھانڈ کے ساتھ تیسرے کو راجہ بازار سے ۱۲ سیر کھانڈ کے ساتھ پہاڑ گنج کی چوکی سے رہتے ہوئے ایک من کھانڈ کے ساتھ گرفتار کیا ہے۔

ڈاکٹر انصاری انگلستان روانہ ہوگئے

آج شنبہ کی صبح کو فرانٹیر میل سے ڈاکٹر انصاری صاحب عازم سفر انگلستان ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب چند دن حیدرآباد میں قیام فرمائیں گے اس کے بعد بمبئی سے ۸ر جولائی کو جہاز پر سوار ہوں گے۔ اسٹیشن پر ڈاکٹر صاحب کے احباب اور اعزا کی کافی تعداد الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔

جیل سے رہائی کے بعد ڈاکٹر صاحب کی صحت گو کسی قدر درست ہوگئی تھی لیکن چہرے پر کمزوری کے آثار اب تک تھے امید ہے کہ یورپ کا سفر اور وہاں کے طبی ماہرین کے مشورہ ڈاکٹر صاحب کی صحت کو بحال کرنے کے لئے مفید ہوں گے اور آپ جلد وطن واپس آجائیں گے۔

پاکوں کے سردار پر حملہ

گبرئیل میگزین نے معافی مانگ لی

پولیس کے دو افسروں پر زنا بالجبر کا استغاثہ

ایک بیوہ اور اسکے لڑکے کے ساتھ دست درازی

ڈاکٹر مونجے مشاورتی کمیٹی سے مستعفی ہوجائینگے؟

حکومت حجاز اور باغیوں کا زبردست مقابلہ

ابن رفادہ اور ۳۷۰ باغی مارے گئے

مخالفوں کی قوت منتشر ہوگئی

جدہ یکم اگست۔ قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود دوالی نجد و حجاز کی سرحد پر ابن رفادہ کے باغی اور سرکش متبعین کی سرکوبی کے لئے ایک فوج بھیجی تھی جو سلطان کی بہ قوت بیبن نصرت و کامیابی کے ساتھ واپس آگئیں انہوں نے باغیوں کے سردار ابن رفادہ کو قتل کردیا ہے اور اس کے ساتھیوں میں سے ۳۷۰ آدمی مارے گئے ہیں جس کے بعد ان کی قوت بالکل منتشر ہوگئی اور انہوں نے ہتھیار ڈال دئے۔

(بعد کی اطلاع) جدہ ۲ر اگست۔ سلطان ابن سعود اور ابن رفادہ کی جنگ نے ان خطرات کا سدباب کردیا ہے جو حکومت حجاز کے لئے تشویش کا باعث تھے۔ اس جنگ میں باغیوں کا سرغنہ ابن رفادہ اپنے دو بیٹوں سمیت مارا گیا۔ اس کے ساتھی بھی ۳۰۰ کی تعداد میں مارے گئے۔

والسرائے نے تاج برطانیہ کی توہین کی ہے

عدالت عالیہ بمبئی میں ایک ضعیفہ کی اپیل

کیا گول میز کانفرنس ہوگی؟

وزیر ہند کا فیصلہ مسترد کردیا جائیگا

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی تشریف آوری

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی جانشین حضرت شیخ الہند و صدر المدرسین دار العلوم دیوبند و ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علماء ہند ہر اگست جمعہ کے روز دیوبند سے دہلی تشریف لائیں گے۔ گاڑی پونے نو بجے اسٹیشن پر پہنچتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا جائیگا۔

"شمالی سرحدی صوبہ کے حالات"

فادر ایلون کی کتاب ضبط کرلی گئی

برمی خانقاہ میں پونگی کا قتل

مہاجرین الور کو نواب صاحب رامپور کا مشورہ

مصیبت کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا

"الور واپس جاؤ"

الور کے بیان کردہ واقعات سے متاثر ہوکر اور وہاں کی مسلمان رعایا کی ہجرت اور غربت کی داستان سنکر ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے مسلمانان الور کو مندرجہ ذیل ہمدردانہ مشورہ دیا ہے۔ اپنے بیان میں ہز ہائینس فرماتے ہیں کہ:۔

بیکاروں کی فوج

والیان ریاست نے بھی تعاون سے انکار کردیا

کانفرنس کے طریق کار سے انحراف کیا گیا ہے

بلوہ پونڈی کے مقدمہ کی سماعت

۳۹ ہندو سشن سپرد کردئے گئے

بنگال کونسل میں وزیر ہند کے خلاف احتجاج

گورنر نے تجویز پیش کرنے کی اجازت نہیں دی

کلکتہ ۲ر اگست۔ بنگال کی مجلس قانون ساز کا گرمائی اجلاس کل سہ پہر کے وقت شروع ہوا۔ مسٹر بوس نے ایک تجویز پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ جس میں وزیر ہند کے تازہ اعلان کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا اور گول میز کانفرنس کے طریق کار سے انحراف کی مذمت کی گئی تھی۔ صدر کونسل نے تو اس تجویز کو پیش کرنے کی اجازت دیدی تھی۔ لیکن گورنر نے بدیں وجہ انکار کردیا کہ یہ معاملہ صوبجاتی نہیں ہے۔

کلکتہ میں ہندو مسلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

دس مفسد ہندوؤں کی گرفتاری

سکھدیو راج کے خلاف ایک اور مقدمہ

قبضہ سے ریوالور برآمد ہوا

وزیر ہند کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ

ایک مسلم بیوہ کو چار ہزار روپیہ مل گیا

نوجوانوں کو جبریہ فوجی تعلیم دی جائے

یوپی میں کتنے اشخاص سزایاب ہوئے

شملہ میں وزراء کی کانفرنس کا انعقاد

سرحد میں قبائلی جنگ کا سلسلہ ہنوز جاری ہے!

نواب دیر کے بھائی بھی فقیر علی نگر سے مل گئے

انگریزی علاقہ پر حملہ کرنے کی زبردست تیاریاں

جرمنی میں انتخابات کی ہنگامہ آرائی

دس ہلاک اور ۸۳ مجروح

کانگریسی رضاکاروں کو تازیانے کی سزا دی جائے

یوروپین ایسوسی ایشن کی سفارش

فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان

۱۰ر اگست کو کیا جائے گا

لندن ۲ر اگست۔ معتبر حلقوں میں توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ۱۰ر اگست کو فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان کردیں گے۔

عیش پرستی چھوڑدو اور کفایت شعاری پر عمل کرو

آئرلینڈ کو ڈی ولیرا کی نصیحت

جرمنی میں آرڈیننس کا نفاذ

جلسے اور جلوسوں پر پابندیاں

اوٹاوہ کانفرنس کی دلچسپ تجویزیں

عیسائی سکھوں کے نقش قدم پر

گوروں نے ایک ہندوستانی کو گولی سے ہلاک کردیا

راولپنڈی چھاؤنی میں دردناک واقعہ

لاہور میں سکھ مسلم فساد کا اندیشہ

ساٹھ لاکھ غلام اب تک موجود ہیں

گورنر بنگال وزیر ہند سے ملاقات کریں گے؟

ہندو مسلم اور سکھ کاشتکاروں میں فساد

گیارہ سو مزدوروں کے پیٹ پر لات

پنجاب کی مسلم اکثریت کے خلاف سکھوں اور ہندوؤں کی خوفناک سازش

مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے ایک لاکھ سکھ رضاکاروں کی بھرتی

سکھوں کے اعلان جنگ کو مسلمان غور سے پڑھیں

صوبہ سندھ کے سکھوں کی تیاریاں

دہلی کے سکھوں کا حلف نامہ

ایک لاکھ سکھ رضاکاروں کی بھرتی

سکھ ہندوؤں سے امداد طلب کررہے ہیں

مسلمانوں کو خونریزی کی دھمکیاں

پنجاب کے سکھوں اور مسلمانوں میں کشیدگی

ملک کے نام ڈاکٹر سیف الدین کچلو کی اپیل

دہلی یکم اگست۔ ڈاکٹر کچلو صدر انڈین نیشنل کانگریس نے ملک کے نام آج جو پیغام دیا ہے اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"آج ہندوستان ایک زبردست آزمائش میں سے گذر رہا ہے اور دنیا ہماری جدوجہد کو بغور دیکھ رہی ہے۔ ہم کو اس وقت کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس کی وجہ سے ہم دنیا کی نظروں میں حقیر خیال کئے جائیں اور دنیا کے لوگ ہمارا تمسخر اڑائیں۔"

ہندوؤں کا فریب کارانہ پروپیگنڈا

کلکتہ میں مہاسبھائی جلسہ

بنگال کونسل میں آئینی اکثریت کا مطالبہ

مسلمانان بنگال کے زبردست مظاہرے

مجسٹریٹ کی عدالت میں بم پھٹ گیا

پارسل میں پراسرار بم کا دھماکہ

جنوبی امریکہ میں جنگ کا خطرہ

بولیویا کی فوج نے قلعوں پر قبضہ کرلیا

مجسٹریٹ پر سلیپر پھینک مارے

"ہالینڈیا" کے

مشہور زمانہ پھولوں کے پودے

...... ہالینڈیا کی بہترین بلب فارم کے پاس براہ راست آرڈر ارسال کیجئے ......

آپ کے وطن سے جو بیشمار آرڈر موصول ہوئے ہیں اُن کی بنا پر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے کاروبار کے دروازے عوام کے لئے کھول دیں اور ایک ایسا مستقل مارکیٹ قائم کردیں جہاں سے ہمارے مشہور زمانہ ڈچ پھولوں کے پودوں کا ذخیرہ گھروں اور باغوں کیلئے ہر وقت مہیا ہوسکے۔

پس ہم ذیل میں ماہرین فن باغبانی کی امداد سے ایسے پھولوں کا ایک نیا انتخاب پیش کرتے ہیں جو آپ کے ماحول اور آب و ہوا کے بالکل مناسب ہے۔ پھولوں کا یہ انتخاب اپنی خوبصورتی۔ رنگینی اور خوشبو کے اعتبار سے بے نظیر ہے۔

آپ صرف سولہ روپے نو آنے میں "ہالینڈیا" کے اس منتخبہ ذخیرے کو خرید کر اپنے گھر اور باغ کو پھولوں کی جنت بنا سکتے ہیں

چونکہ ہمیں روزانہ کثیر تعداد میں آرڈر موصول ہورہے ہیں اس لئے ہم آپ کو مشورہ دینگے کہ آپ آرڈر دینے میں جلدی کریں ہر فرمائش کے ہمراہ اپنا نام اور مفصل پتہ صاف تحریر فرمائیں۔

تمام آرڈر اور خطوط وغیرہ ذیل کے پتہ پر ارسال کرنے چاہئیں

HARRY BRÜHL MANAGING DIRECTOR

OF THE

BULB-NURSERIES HOLLANDIA

VOORHOUT BY HILLEGOM HOLLAND EUROPE.

ہمارا منتخبہ ذخیرہ ذیل کی تفصیلات پر مشتمل ہے:-

۶	درجن	لالہ	جن میں چھ خوشنما رنگ ہیں
۲	"	لالہ دوسری قسم	جن میں چار خوشنما رنگ ہیں
۱	"	نرگس	
۱	"	لالہ دو آتشہ	
۱	"	سنبل	گملوں کے واسطے (دہر رنگ کے)
۱	"		زمین میں لگانے کیلئے (دہر رنگ کے)
۵	"	کروکس	مختلف خوبصورت رنگوں میں
۳	"	گل چاندنی	موسم بہار کی ملکہ
۲	"	آئرس	مختلف خوبصورت رنگوں میں
۲	"	انگوری سنبل	
۲	"	سلس	(چھوٹا خوبصورت پھول)
۲	"	نرگس شہلا	ہر قسم کا

رنگوں کے متعلق آپ کے انتخاب کا ہمیشہ خیال رکھا جائے گا

۳۳۶ پھولوں کے پودے۔

۱۴ "ہالینڈیا" کے مخصوص پودے مفت — اس ذخیرے کا دوگنا ۷۰۰ پھولوں کے

۳۵۰ پھولوں کے پودے ۱۶ روپے ۹ آنے میں — پودے) ۲۹ روپے ۱۲ آنے میں

ہدایت جس موسم میں ان پودوں کو لگانا چاہئے اس سے ایک ہفتہ قبل ضرور پہنچ جائیں۔ محصول معاف ہر آرڈر کے ہمراہ محکمہ ماہرین فن باغبانی ہالینڈ کا ایک سرٹیفکیٹ پودوں کی صحت کے متعلق ارسال کیا جائیگا مختلف اقسام کے پودوں کو الگ الگ پیک کیا جائیگا پودے لگانے کے متعلق انگریزی۔ فرانسیسی اور جرمنی زبانوں میں مصور ہدایات آرڈر کے ساتھ مفت ارسال کی جائیں گی۔ تمام آرڈروں کے ساتھ قیمت پیشگی آنی چاہئے۔ تھوک خریدنے والوں کے لئے مخصوص شرائط ہیں۔

پودوں کی تجارت میں سب سے بڑی فرم!!

تفسیر القرآن کی قیمت

دیسی صنعت کی نمائش

چند نایاب و ناز مجربات خصوصی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

نیر اسلام کی ضیا باریاں

اخبار الجمعیت

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بال جڑ سے کالا

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

عالیجناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند

عالیجناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالیجناب حکیم عبد الوہاب صاحب عرف حکیم نابینا صاحب دہلوی — خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

کے **مصدقہ**

خاص مجربات

اکسیر قلب واقعی دل و دماغ کے لئے عجیب و غریب ہے اختلاج قلب کے واسطے بہت زود اثر چیز ہے۔ معدہ کے لئے خصوصاً دستور میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپے آٹھ آنہ (للعہ)

تریاق الرحم سیلان الرحم کے لئے اس سے بہتر دوا نہ ہوگی۔ سیلان الرحم کے لئے یہ سفوف بہت زیادہ آزمایا جاچکا ہے اس کی دو چار خوراک سے ہی غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے کسی قسم کا نقصان نہیں کرتا ہر موسم میں استعمال ہوسکتا ہے قیمت میں خوراک جو بہت کافی ہیں ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے عرقیات بہترین تیار ہوتے ہیں۔ فہرست مجربات طلب فرمانے پر روانہ ہوسکتی ہے۔

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطبا کی نور پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم

میٹریا میڈیکا یا جامع مجربات ڈاکٹری

مخزن مرکبات و معلم دواسازی

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات

ہیومن اناٹومی و فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء مع مسموم

تاریخ الاطبا

مخزن العلاج یا طب جیلانی

طبی کتب خانہ جناب شمس الاطبا۔ بھاٹی گیٹ۔ لاہور

سرحد کے قوم پرور مسلمانوں کا اجتماع

ٹوڈیوں اور جی حضوریوں کی درگت

ایک مسلم نوجوان کی سیاحت عالم

حکومت اور مسلمانوں کے مطالبات

جس چیز کی تلاش تھی

سعید برادرس پوسٹ بکس ۱۱۵ دہلی

بے روزگاری کا بہترین علاج

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

الیس فیق بہائی جنرل سپلائیر حبیب سرکل بمبئی

مقویات ستاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

جب ماہواری ایام آتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی کو خط لکھ کر ایک شیشی کورس کی منگالی جائے

لاکھوں روپیہ

بجلی کا کام سیکھنے والو!

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ

اور سیر کا کام سیکھنا ہو تو حکمت جیت برڈ وڈ انجینئرنگ کالج لودھیانہ سے بہتر ہندوستان بھر میں کوئی پرائیویٹ درسگاہ نہیں سکول و کالج مذکورہ بالا میں ہر قابلیت کے طلباء کے لئے علیحدہ کلاسز ہیں۔ پراسپیکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

(۱۰۸۶) عجیب

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہوجاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے فساد ہضم گرانی شکم اور دوران سر کو آناً فاناً روکتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں نہایت مجرب ہے نہایت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہوسکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھیے۔

ترکیب استعمال درد شکم یا ہیضہ کیلئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں قیمت فی شیشی عہ علاوہ اس کے اگر آپ موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے۔ قبض کو دور کرتا ہے اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

صدر جمعیۃ العلماء ہند کا اعلان

مالک اخبار الجمعیۃ کی تصدیق

مطب وقت صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک — مطب وقت شام ۵ بجے سے ۹ بجے تک

مشتہر۔ وطنی دواخانہ رجسٹرڈ صدر بازار دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ
دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔۔ ۵ ۔۔ ۹ ۔۔
۱۶ ۔۔ ۲۰ ۔۔ ۲۴ ۔۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۰

معاصرین کے افکار و آراء

"پنجاب میں مسلم راج" (ہمدرد دہلی)

[illegible]

قانون حج کا بہانا (ماہرا)

[illegible]

اسلامیان الور کا مجاہدانہ اقدام

[illegible]

سکھوں کی خرافات

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

خدا کے محبوب بنو تم دنیا کے محبوب بنو گے

مسلمانوں کیلئے دوہی راستے ہیں عزت کی زندگی یا موت
فدا کاران رسول کی فداکاری کا ایک روح پرور نظارہ

محبوب بغیر کے محبوب بتانے

[illegible]

اپنی حالت پر دوبارہ نظر

[illegible]

اکابر کا سب سے بہترین نسخہ

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

علم اسفلی ہر مذہب الاعمال ہن کتا ہے مسلمانوں کے لئے مناسب نہیں عمل علوی صرف مسلمانوں کے لئے ... [illegible]

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دہلی

تنگدستوں اور بے روزگاروں کو مژدہ

[illegible]

مہتمم مدرسہ محمدیہ حویلی کھڑگپور ضلع مونگیر

دربھنگہ کے مشہور آموں کے قلم

اگر جناب کو عمدہ اور نایاب آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزاں قلم ہم سے طلب فرمادیں

منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

حکیم الملک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی ... [illegible]

مسعود شاہی ... عنبری ... [illegible]

فہرست کتب مفت طلب فرمایئے

المشتہر دواخانہ مبرات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

[illegible]

[illegible]

[illegible] ڈاکٹر بالکھر کا اسکیم

[illegible]

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
چلولوی شریف ضلع پٹنہ

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اسکو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو دورتے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشۂ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیحضرت نے تراجم اور تفسیر کی خوبیوں کو سن کر بہت پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کے لئے مخصوص فرمالیا ہے
صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے صرف ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے لیے ناز خوشنویس ہیں اور ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت مقرر کی گئی تھی جنہوں نے در دول اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے بامو قع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کرسکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر تین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور بیچ جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھکر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آجاتا ہے جمعیت اسلامی سے آپ کو یہی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجیے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔
ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الدین ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور بیچ شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہوجاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔
ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشدہ ... قسم دوم حاشدہ ... علاوہ محصولڈاک جلد پارچہ ... چرم ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ

قوم اور وطن سے ڈاکٹر مونجے کی شرمناک غداری

ہندو پریس کی مجرمانہ خاموشی

انڈین نیشنل کانگریس کے علاوہ جو ملک کی ایک مشترکہ انجمن ہے اور جس میں ہندو مسلمان، سکھ، پارسی، عیسائی اور دیگر اقوام شامل ہیں ہندوؤں کی ایک علیحدہ انجمن بھی کئی سال سے قائم ہے جسے ہندو مہاسبھا کہتے ہیں۔ یہ انجمن تمام ہندوؤں کی انجمن ہے اور اسے فرقہ وارانہ حیثیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر مونجے اس انجمن کے صدر رہ چکے ہیں اور اپنے آپ کو ہمیشہ ہندوؤں کا نمائندہ اور ہندو قوم کا ترجمان ظاہر کرتے رہتے ہیں اور مختلف مواقع پر ہندوؤں نے ان کے متعلق جس رائے کا اظہار کیا ہے وہ ایک حد تک ان کے اس دعوے کی تائید بھی کرتی ہے۔ ڈاکٹر مونجے ...

اور ایماندار اخبارات موجود ہیں جو صرف اپنے اصولوں کے لئے زندہ رہتے ہیں انہوں نے اپنے نزدیک جس شاہراہ کو صحیح سمجھ لیا ہے اس پر گامزن ہیں جو لوگ اس پر چلتے ہیں ان کی تائید کرتے ہیں اور جو اس سے منحرف ہیں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کبھی آج تک اس معاملہ میں ہندو مسلمان کی تفریق نہیں کی۔ اگر مسلمان نے ملک و ملت کے ساتھ غداری کی تو اسے صاف طور پر ظاہر کر دیا اور اگر کسی غیر مسلم سے قوم دشمنی کا ارتکاب ہوا تو اس کی بھی کوئی رعایت نہ کی۔ یہ نہیں کہ جب سکھوں نے فرقہ وارانہ کا ڈھول پیٹنا اور ملک کی فضا کو خراب کرنا شروع کیا تو ان ...

[illegible]

مہاجرین الور کے بیانات

"مہاجرین" الور کے متعلق جو آج کل دہلی میں آئے ہوئے ہیں مسلم عمائدین شہر نے ... جولائی کو ایک قرارداد منظور کی تھی اور اس کی نقل سید غلام بھیک صاحب نیرنگ کو جو اس تحریک کے بانی مبانی ہیں بھیج دی گئی تھی۔ اس قرارداد میں انجمن تبلیغ الاسلام سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ ان غریبوں کو اپنے وطن واپس جانے کا مشورہ دے اور مظالم الور کے خلاف کوئی موثر کارروائی کرنے پر غور کرے۔ مگر افسوس ہے کہ سید غلام بھیک صاحب نیرنگ نے اس قرارداد پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کیا۔ اور جو فیصلہ وہ پہلے سے کر چکے تھے اسی پر قائم رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دہلی کے مسلمانوں میں اس جماعت کے خلاف جو مہاجرین کو اپنا آلۂ کار بنا رہی ہے سخت برہمی پیدا ہو گئی اور انہوں نے اس کی جستجو شروع کر دی کہ اس تحریک ہجرت کی تہ میں کون سی اغراض ...

[illegible]

... کی رقم ایسی نہیں ہے کہ اگر مسلمانوں کا وہ طبقہ جو ذی استطاعت ہے اس طرف متوجہ ہو جائے تو ایک ہی دن میں اس کو پورا نہ کیا جا سکے۔ ان مخلص مسلمانوں کا جو زمیندار کے مسلک اور اس کی روایات سے واقف ہیں یہ فرض ہے کہ وہ زمیندار کمپنی کے حصص فروخت کرنے میں عملی امداد دیں۔ اور سرکلر روڈ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے تمام متعلقہ لٹریچر منگا کر خود حصے دار بنیں اور دوسرے حضرات کو حصے خریدنے پر آمادہ کریں۔

"زمیندار" کے بقا و استحکام کا مسئلہ

زمیندار کی قومی و وطنی خدمات جلیلہ کا تذکرہ ان کالموں میں اکثر کیا جاتا رہا ہے اور قارئین کرام اس حقیقت سے کما حقہ واقف ہیں کہ زمیندار نے دنیا کے تمام خطرات سے بے پروا ہو کر ہندوستان کے مسلمانوں میں حریت و آزادی کی روح پھونکنے کے لئے جو قربانیاں کی ہیں ان کی مثال اس دور میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ ایک ایسے اخبار ... خادم ملک و ملت کی زندگی قوم کے لئے جس قدر ضروری ہے اور اس کے بقا و تحفظ کی جدوجہد تمام ملت اسلامیہ پر جس حد تک فرض ہو جاتی ہے اس کا اندازہ بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ گزشتہ عرصہ میں زمیندار حکومت کی نظر عتاب کی بدولت جن صبر آزما مصیبتوں میں مبتلا رہا ہے وہ اگر کسی اور اخبار کو پیش آتیں تو ہم یقین کرتے ہیں کہ اس کے لئے اپنی زندگی کو قائم رکھنا قطعاً غیر ممکن ہوتا۔ پھر اس پر مستزاد وہ مالی مشکلات ہیں جو مستقل اور کافی سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے زمیندار کو آئے دن پیش آتی رہتی ہیں۔ اگرچہ ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے ہندوستان کے مسلمان امکانی سعی کرتے رہے ہیں مگر اس میں شبہ نہیں کہ اب تک کوئی کوشش ایسی نہیں کی گئی جو زمیندار کے شایان شان ہو اور اسے آئے دن کی دشواریوں سے نجات دلا کر اس کی عمارت کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کر دے یہ ایک بہت بڑی کوتاہی ہے اور اگر اس کی طرف مسلمانان ہند اب بھی پوری طرح ...

[illegible]

... کرنے والوں کے خلاف ایسا قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے جو فیصلہ کن ہے اور جس میں قربانیاں پیش کرنی پڑیں گی تو ہم انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں اس سازش پر پوری طرح روشنی ڈالیں گے جو مسلمانان الور کو تباہ و برباد کرنے کے لئے کی گئی ہے اور جس کے اندر بعض غداران ملت کی بہت ہی خود غرضیاں شامل ہیں۔

جامع مسجد میں سید غلام بھیک نیرنگ سے سوالات کی بوچھاڑ

مسلمانان دہلی کو مطمئن کئے بغیر جلسے سے چلے گئے

دہلی ۳ راگست۔ کل شام کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میں ایک جلسہ الور کے مہاجرین کی امداد کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جس میں حاضرین کی تعداد تقریباً پانچ سو تھی۔ جلسہ میں سید غلام بھیک نیرنگ صاحب نے مہاجرین کی امداد کیلئے اپیل کی اور بعض دیگر لوگوں نے غیر ذمہ دارانہ تقریریں کیں۔ جلسہ میں سید غلام بھیک نیرنگ پر چاروں طرف سے سوالات کی بھرمار کر دی گئی۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ مہاجرین الور کی امداد کا جو کام کر رہے ہیں اس کا مقصد کیا ہے یعنی آپ صرف مہاجرین کی امداد ہی کرنا ...

[illegible]

مہاجرین الور سے ملنے نہیں دیا جاتا

احاطہ کالے صاحب کے مخلص مسلمانوں کا بیان

[illegible]

... نہیں ہے آخر مجبور ہو کر یہ کھانا بٹھیاروں کے حوالہ کر دیا گیا اس واقعہ سے مسلمانان احاطہ کالے صاحب میں برہمی پھیل گئی ہے اور ہمیں ان کو شکایت ہے کہ کس وجہ سے مہاجرین سے ملاقات کی اجازت نہیں دی جاتی۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاجرین سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ جو امداد انہیں دی جاتی ہے وہ ان تک نہیں پہنچ سکتی۔ (نامہ نگار)

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی مصلی کو نماز پڑھنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ سجدہ سہو کا لیا بعد کو معلوم ہوا کہ سجدہ سہو ترک واجب سے ہوا بلکہ یہ زیادتی نماز کے اندر ہوگئی پس کیا اگر ایک سجدہ سہو کا زیادہ کیا جائے تو نماز درست ہے یا نہیں اس کی دلیل کی ضرورت ہے۔ یا پھر بھی سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر ہو تو پھر زیادتی ہوگی یا نہ۔

(۲) اگر مصلی سجدے سے اٹھ کر فراموش سے بیٹھ گیا مگر ایک تسبیح کے مقدار ٹھہر کر کھڑا ہو گیا ...

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

مسودات قوانین حج کے متعلق

ایک اہم مکتوب

بنام مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ

(از حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس کے بعد حج بیت اللہ کی اہمیت اور اس کے اجتماعی احوال و کیفیات کو یہ شخص بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

المقاصد والاغراض السیاسیۃ التی ینالہا المسلمون علی ید الحج ...

حج بیت اللہ کے ذریعہ (جس کا راستہ کھلا ہوا ہے) مسلمان جن اغراض و مقاصد سیاسیہ کو حاصل کرتے ہیں وہ سب معلوم ہیں کچھ زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں ہے سکیا اس قدر کہنا کافی ہے کہ حج دنیائے اسلام کی سالانہ عام موتمر اسلامی ہے ...

ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

ادارہ ہائے حکومت سے مسلمانوں کو نکالنے کا مشورہ

ویجب علی الحکومۃ ان تحذر من وضع کثیرین من المامورین الوطنیین الذین یدینون بالاسلام فی الیلان التی اھلہا یتدینون بہ ...

حکومت ہالینڈ پر واجب ہے کہ جو لوگ دین اسلام سے وابستہ ہیں ان میں کے اکثر لوگوں کو حکومت کے اداروں میں مقرر کرنے سے اجتناب و پرہیز کرے ...

اسلامی احکام و آداب و عبادات کی پابندی اور عربی کتابوں کا مطالعہ بڑا افسوس

[illegible]

مذہبی مناقشات ... (کتاب مذکور)

[illegible]

... اس ایک عبارت سے ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ مغربی سیاسی گرگوں کے حج بیت اللہ کے بارے میں کیا خیالات ہیں اور کس طرح لے چین ہیں کہ حج بیت اللہ کے ذریعہ جو اتحاد اسلامی قائم ہے جلد از جلد فنا ہو جائے۔ اور اس تو اہش میں تمام مغربی اقوام متحد الخیال ہیں۔

مسٹر سنوک ہورگرنجے حج کو بند کرنے یا اس کے راستہ میں مشکلات پیدا کرنے کی جو مخالفت کی ہے تو وہ کسی نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے بلکہ محض اس خوف پر کہ اس کا رد عمل دفعتاً فتنہ و بغاوت کی آگ نہ بھڑکا جائے ...

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ہندوستان میں مشن ہسپتالوں کا زبردست نظام

بیس لاکھ مریضوں کا سالانہ علاج ہوتا ہے

کیا مسیحی شفا خانوں میں تبلیغ نہیں ہوتی؟

ہندوستان میں گرجاؤں کی طرف سے جو شفا خانے قائم ہیں ان کا انتظام ایک مستقل حکومت کا تصور پیش کر دیتا ہے۔ عیسائیوں کے یہ شفا خانے ہندوستان کے کونہ کونہ اور گوشہ گوشہ میں قائم ہیں جن کے کارکن نہایت اہتمام اور انہماک سے اپنے فرائض مفوضہ کو انجام دیتے رہتے ہیں رسالہ میں کرسچن میڈیکل ایسوسی ایشن آف انڈیا کی طرف سے مشن ہسپتالوں کے متعلق ایک ہمہ گیر رپورٹ شائع ہوئی ہے جس سے مسیحی شفا خانوں کے کوائف کا کافی اندازہ ہو سکتا ہے۔

رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک کے شفا خانوں میں جو ڈاکٹر کام کرتے ہیں ان کا تعلق بھی عیسائی مشنوں سے ہے۔ ایسوسی ایشن نے اس رویہ کی مذمت کی ہے کہ متی ...

[illegible]

... اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان کی دس کروڑ آبادی طبی امداد سے محروم ہے۔ ہندوستان کے ... دیہات میں ۹۰ فیصدی آبادی بستی ہے جہاں بہتر گاؤں کے لئے ایک مستند ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ اس حساب سے ڈاکٹروں کی کل تعداد ۲۵ ہونی چاہئے۔ (اسٹیٹسمین)

برنارڈ شا کی ایک تازہ تقریر

اسکولوں کے تعلیم یافتہ چلتی پھرتی مصیبت ہیں

حال میں برنارڈ شا نے اپنی ایک تقریر براڈ کاسٹ کی ہے جس میں آپ عورتوں کے متعلق مخصوصیت سے فرماتے ہیں کہ اگر ہماری خواتین کو عقل سے کچھ حصہ ملا ہے تو ان کو چاہئے کہ وہ حکومت کو برتھ کنٹرول (اولاد پیدا کرنے سے انکار) کی دھمکی دیں اور اس وقت سے انکار کر دیں تا وقتیکہ بچوں کی پرورش کی حکومت کفیل نہ لے۔ اکثر والدین اپنے بچوں کی پرورش کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اور جب ہوشیار ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے والدین کو آنکھیں دکھانے لگتے ہیں۔

ڈاکٹر برنارڈ شا کا یہ فقرہ اپنے اندر ایک بڑی حقیقت پنہاں رکھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اسکول اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ لوگ ایک متحرک اور چلتی پھرتی مصیبت ہیں۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ کمانے کی خاطر بچوں کا ماں باپ سے جدا ہونا قانوناً ممنوع کر دیا جائے۔ عورتوں کے لئے صرف ایک قانون بنے جو تمام قوانین کو نظر انداز کر دے ... (اسٹیٹسمین)

اٹلی کے بادہ خوار شراب کی حمایت میں

روم میں ایک جماعت نے ایک نئی تحریک کا آغاز کیا ہے۔ اس جماعت میں وہ لوگ شامل ہیں جو شراب کے کارخانوں اور دکانوں میں ملازم ہیں انہوں نے ایک جلسہ کر کے یہ تجویز منظور کی ہے کہ چائے نوشی کے اوقات کے خلاف اور اسکو منسوخ کرنے کے لئے زبردست مظاہرے کئے جائیں تاکہ اس کی جگہ شراب نوشی کو حاصل ہو جائے۔ یہ تجویز بڑے جوش و خروش کے ساتھ منظور کی گئی۔

جلسہ میں ایک شخص نے شراب کی مدح سرائی کرتے ہوئے اپنی منفرد بلاغت کو عمل کر فرمایا کہ شراب میں آفتاب ہوتا ہے۔ آفتاب میں گرمی ہوتی ہے گرمی سے طاقت پیدا ہوتی ہے اور طاقت میں ہم سب کیلئے زندگی ہے!!

(معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب کی تمام حرارت شراب میں جذب ہو جاتی ہے! ہم ان تمام بادہ خواروں یا آفتاب نوشوں کو مشورہ دیں گے کہ وہ شراب کی جائے کسی عفونت سے تالاب کا جس میں بول و براز بھی ہو گرم پانی پیا کریں کیونکہ اس میں آفتاب کی حرارت شراب کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے)

حکومت فرانس کا ایک نیا قانون

انہار تامز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ حکومت فرانس نے ایک ایسا قانون پاس کیا ہے جو بہت سے لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث ثابت ہوگا۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے ...

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حرمین شریفین کو سیاسی اکھاڑہ نہ بناؤ

حجاز میں کن لوگوں کو قیام کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

حکومت حجاز کا سرکاری اعلان

جب سے جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے حجاز کی عنان حکومت کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور سچائی اس کیلئے قانونی حربوں کو استعمال کرنا شروع کیا ہے اس وقت سے دشمنان ابن سعود نے حجاز کے خلاف۔ ارض اور بغاوت کا جال پھیلا رہا ہے اور وہ کوشش کر رہے ہیں کہ حجاز کے امن و امان کو خطرہ میں ڈال کر ایسے عناصر کو مقابلہ میں لاکھڑا کیا جائے جو بالواسطہ اجنبی حکومتوں کی مداخلت کا ایک ذریعہ بن سکیں۔ اس وقت سلطان کے لئے جو مستقل خطرہ ہے وہ شرق اردن کی حکومت ہے ...

[illegible]

... اور غیر حجازیوں کو خارج کر دیا جائے گا۔ آج کل ابن رفادہ کا ہنگامہ ہو رہا ہے (واضح رہے کہ ۳۱ جولائی کو ابن رفادہ اس کے دو بیٹے اور ۳۷۰ آدمی حجازی فوج کے ہاتوں مارے گئے اور یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے دب گیا۔ الجمعیۃ) اس کے متعلق دشمنوں نے مختلف قسم کی جھوٹی خبریں اڑائیں اور یہ نتیجہ نکالا کہ حجاز میں امن و امان مفقود ہے حالانکہ یہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں الحمد للہ حجاز میں بالکل امن و امان ہے اور نقض امن کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس قسم کا پروپیگنڈا کرنے والوں کو جن کی تعداد ۱۹ ہے مکہ اور جدہ سے گرفتار کیا گیا ہے جن میں سے دو شخصوں کا اخراج عمل میں آیا ہے ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت حجاز اعلان کرتی ہے کہ (۱) کسی شخص کو اجازت نہیں کہ وہ حجاز میں کسی سیاسی تحریک میں حصہ لے۔ معلوم ہونے پر اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ (۲) بلاد مقدسہ میں فرقہ وارانہ تحریکات کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے ایسے شخصوں کا حکومت کی طرف سے فوری تدارک کیا جائیگا تاکہ امن و امان میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو۔

پٹرول کے اجارہ دار ممالک عربیہ میں

عراق فلسطین اور نہر فرات تک نلوں کا سلسلہ

عراق کی برطانوی پٹرول کمپنی کے ڈائرکٹر نے ابلاغ کے نامہ نگار کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:۔

عراق میں پٹرول کے نلوں کا سلسلہ کل سے شروع ہوگا۔ پٹرول میں پٹرول کے بہت زیادہ چشمے ہیں۔ عراق سے نلوں کا یہ طویل سلسلہ فرات تک جائے گا۔ نہر فرات سے اسکی دو شاخیں ہو جائیں گی ایک شاخ حمص اور فلسطین تک پہونچے گی اور دوسری شاخ فلسطین اور شرق اردن سے ہوتی ہوئی حیفا پہونچے گی نلوں کا قطر ۱۲ انچ ہے جو زمین میں دو دو میٹر چھپا کر نیزا مقفل کئے جائیں گے۔ نلوں کا مجموعی طول ایک ہزار میل سے زائد ہے۔ اکتوبر میں کام شروع کر دیا جائے گا اور غالباً ۱۹۳۴ء تک تمام کام پایۂ تکمیل کو پہونچ جائے گا۔

لبنان میں سیاسی تحریکات کا آغاز

عہدیداروں کو سیاسی تحریکات میں حصہ لینے کی ممانعت

لبنان میں موسیو شارل ڈوبس نے ایک اعلان کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ کسی عہدیدار کو سیاسی اور حزبی تحریک میں حصہ نہیں لینا چاہئے اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے عہدہ سے معزول کر دیا جائے گا۔ سرکاری اعلان میں یہ بھی ہے کہ کوئی عہدیدار کسی جلسے میں کوئی تقریر نہ کرے۔

معلوم ہوتا ہے کہ لبنان میں بھی دیگر ممالک کی طرح سیاسی تحریکات کا آغاز ہو گیا ہے۔ وہاں لوگ نہایت شوق سے ان میں حصے لے رہے ہیں یہاں تک کہ سرکاری عہدیدار بھی سیاسی سیلاب میں بہہ رہے ہیں اسکے پیش بندی کے لئے موسیو شارل نے اس قسم کے احکام جاری کئے ہیں۔ ان احکام سے معلوم ہوا کہ لوگوں میں زیادہ جوش پھیل گیا ہے۔

[illegible]

جامع مسجد میں فساد کرانے کی ذمہ داری مولوی مظہر الدین پر ہے
مسلمانان دہلی کے خلاف گمراہ کن پروپیگنڈا کا دنداں شکن جواب
مظلومین الور کے ساتھ ہمدردی اور انکو صحیح مشورہ

مسلمانان دہلی اور مہاجرین

الامان اور انقلاب کی دروغگوئی

مولانا شیر کوٹی کی بدمعاشی

واپسی کا مشورہ

جمعیۃ العلماء کو بدنام کرنے کی کوشش

ہندو مسلم فساد کا آلہ

راستے عام سے جنگ

آخری انتباہ

شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی مظفر نگر اسٹیشن پر گرفتار کر لئے گئے
دہلی میں آرڈیننس ڈے۔ شراب کی دوکان پر پکٹنگ
جلسہ، جلوس اور گرفتاریوں کے متعلق مفصل حالات
(از نامہ نگار خصوصی)

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی گرفتاری

آرڈیننس ڈے کا جلوس

جلوس کا محاصرہ

نوٹس کی تعمیل سے انکار

تمام اسٹیشنوں پر ہجوم

شراب پر پکٹنگ اور گرفتاریاں

جلوس کے بعد بڑودہ شاہ بولا میں جمعیۃ علماء ہند کے رضاکاروں نے ایک شراب کی دوکان پر پکٹنگ کیا۔ موقعہ پر سیکڑوں انسانوں کا ہجوم ہو گیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد پولیس آئی اور تین رضاکاروں کو گرفتار کر کے لے گئی۔

مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا پیغام
ساتویں ڈکٹیٹر مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مقرر کئے گئے

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند نے اپنی گرفتاری کے وقت جو مظفر نگر اسٹیشن پر عمل میں آئی، ساتواں ڈکٹیٹر مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کو مقرر فرمایا ہے۔

گرفتاری کے وقت حضرت مولانا نے ذیل کا بیان دیا ہے:-

میں تمام مسلمانوں سے بزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو پہچانیں اور جہاں تک ممکن ہو مذہب، وطن اور قوم کی خدمات انجام دیں اور ان کی عزت کو چار چاند لگائیں۔

بالخصوص طلباء کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ وہ قلق و اضطراب اور جزع و فزع سے بالکل کنارہ کش رہیں اور مردانہ وار بلا شور و شغب اپنے فرائض مذہبی اور ملکی کو انجام دیں۔ جو کام بھی کیا جائے محض لوجہ اللہ اور لاعلاء کلمۃ الاسلام عالی حوصلگی اور استقلال سے ہو۔ واللہ ولی التوفیق

ننگ اسلاف

(مولانا) حسین احمد غفرلہ

پنجاب میں مسلمانوں کے احتجاجی جلسے
اصولی اکثریت کے قیام کا مطالبہ

لاہور ۸ راگست۔ احراریوں اور دیگر مسلم انجمنوں کی جانب سے آج تمام صوبہ میں "یوم پنجاب" منایا گیا، اور سکھوں کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اعلان کیا گیا کہ مسلمان صوبہ پنجاب میں اپنی اصولی اور قطعی اکثریت کے قیام کے لئے سکھوں سے زیادہ قربانیاں کرنے کے واسطے تیار ہیں۔

اخبار طاقت کیلئے کاتب درکار ہیں

اخبار طاقت دہلی کے لئے دو اچھے اور تجربہ کار کاتب درکار ہیں۔ اخباری تحریر لازمی ہے۔ کم سے کم ایک سال کا اگریمنٹ کرنا ہوگا اور کام فوراً شروع کرنا ہوگا۔ پیر یعنی ۸ اگست کو ۱۱ بجے سے ۷ بجے سہ پہر تک بالمشافہ گفتگو کر کے معاملات طے کئے جا سکتے ہیں۔ المشتہر

منیجنگ ایڈیٹر اخبار طاقت، گلی قاسم جان دہلی

بلند شہر کے ایک گاؤں میں پولیس نے گولی چلا دی
دو شخص ہلاک متعدد زخمی۔ مویشیوں کی قرقی میں مزاحمت
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلند شہر کی طرف سے سرکاری بیان

بلند شہر ۸ راگست۔ بلند شہر کے قریب ایک گاؤں میں پولیس نے گولی چلا دی جس کے باعث دو شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ اس واقعہ ہائلہ کے متعلق مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے:-

انگلستان اور یرودا جیل میں گفت و شنید
تیسری گول میز کانفرنس میں نمائندوں کی تعداد
حکومت کے پاس گاندھی جی کا جواب پہنچ گیا

بمبئی ۸ راگست۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا اعلان ۱۷ راگست یا اس کے قریب کسی تاریخ کو کر دیا جائے گا۔

سری نگر کے ڈاکخانہ میں لفافہ پھٹ گیا
ایک افسر شدید مجروح

سری نگر کشمیر ۵ راگست۔ خطوط کو جلانے کی دوا برطانوی ہند سے نکل کر ریاست کشمیر میں بھی پہنچ گئی۔ کل ڈاکخانہ میں جب خطوط پر مہر لگائی جا رہی تھی تو ایک لفافہ ضرب لگتے ہی پھٹ گیا۔ احصد بردست دھماکا ہوا۔ ڈاکخانہ میں سنسنی پھیل گئی۔ ڈاکخانہ کا ایک افسر شدید مجروح ہوا جسے فوراً شفاخانہ پہنچایا گیا۔ پولیس کی تحقیق و تفتیش جاری ہے۔

چنسورہ میں ۶۰ اشخاص گرفتار

چنسورہ ۵ راگست علی پور میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی اور ایک جلسہ منعقد کرنے کی سعی کی گئی۔ پولیس نے چھ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

سکھوں اور مسلمانوں کو لڑانے کی افسوسناک کوشش
سکھ قوم ہندوؤں کے دام میں نہیں آسکتی
جیل سے سردار کھڑک سنگھ کا پیغام

دار الحکومت

کوچہ قابل عطار میں ایک مکان کا انہدام
تین جانوں کا افسوسناک اتلاف

شراب کی دوکان پر پکٹنگ
جمعیۃ علماء ہند کے رضاکاروں کی گرفتاری

مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کا ملتان جیل کو تبادلہ

دہلی ۸ راگست۔ آج حضرت مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ہند دہلی جیل سے ملتان جیل کو تبادل کر دیئے گئے ہیں۔ مولانا کو ادھر آرڈیننس کے سلسلہ میں دہلی سے باہر چلے جانے کے نوٹس کی خلاف ورزی کی بنا پر دو سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

ایڈیٹر اسٹیٹسمین پر ریوالور سے فائر
حملہ آور زہر کھا کر ہلاک ہو گیا

وزیر ہند کے خلاف ۵۰۰ روپے کی ڈگری
اخبار روکنے پر اطلاع کیوں نہیں کی گئی

بدیشی مال کی تجارت بند کر دو
مدراس کے پارچہ فروشوں کو گمنام نوٹس

مدراس ۵ راگست۔ مدراس کے پارچہ فروشوں کو گمنام نوٹس موصول ہوا ہے جس میں انہیں دھمکی دی گئی ہے کہ وہ بدیشی پارچہ کی تجارت کو ترک کر دیں ورنہ ان کی دوکانوں پر پکٹنگ شروع کر دیا جائیگا۔

مہاجرین الور کو جمعیۃ علمائے ہند کا صحیح مشورہ
جمعیۃ کے نظریہ سے مولانا ظفر علی خان کا کامل اتفاق

شملہ میں ریاستوں کے وزراء کی کانفرنس
وائسرائے سے تبادلہ خیال کرنے کا دیباچہ

کشمیر میں تین سو سرکاری ملازمین کی برطرفی
تخفیف کمیٹی کی سفارشات

مسٹر ایلین آخر چل بسے

ڈھاکہ ۵ راگست۔ مسٹر ایلین آج شام کو ۷ بجکر ۵ منٹ پر انتقال کر گئے۔ آپ کی حالت گذشتہ شام سے نازک ہو گئی تھی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ پر کوملا میں گولی چلائی گئی تھی۔

عام سیاسی قیدیوں کو انڈمان نہیں بھیجا جائیگا

کلکتہ ۵ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ عام سیاسی قیدیوں کو انڈمان نہیں بھیجا جائیگا بلکہ صرف وہی قیدی بھیجے جائیں گے جنہوں نے انقلابی جرائم کا ارتکاب کیا ہے اور ان کو پاداش میں طویل میعادی سزائیں دی گئی ہیں۔

ساردا ایکٹ کے دم خم
ورثاء کو جرمانہ کی سزا

احمد آباد ۵ راگست۔ ساردا ایکٹ کے ماتحت ایک عورت پر اس بنا پر مقدمہ چلایا گیا ہے کہ اس نے اپنی دو نابالغ لڑکیوں کا نکاح نابالغ لڑکوں سے کر دیا تھا۔ اس جرم کی پاداش میں عورت کو ایک سو روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ دولہا کے والد پر بھی ایک سو روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔

اسی طرح لنک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ساردا ایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا ہے جس میں انہوں نے دولہا پر پچاس روپیہ جرمانہ کیا ہے۔

ریلوے اسٹیشن پر ۴۵ رضاکار گرفتار

پٹنہ ۴ راگست۔ دربھنگہ کے اسٹیشن ماسٹر کی جانب سے تار موصول ہونے پر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند سپاہیوں کے ساتھ اسٹیشن پر پہنچے اور ۴۵ رضاکاروں کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ صداقت آشرم برہا وا بدلنے کے لئے پٹنہ جانے والے تھے۔

اٹلی کی نظر میں جمعیۃ الاقوام کی حیثیت
برطانیہ، فرانس اور امریکہ کی لمیٹڈ کمپنی

لندن میں فرقہ وارانہ مسئلہ پر غور
تین چار روز میں اعلان ہونیوالا ہے

لندن ۵ راگست۔ آج ڈاؤننگ سٹریٹ میں وزیر اعظم نے کابینہ کی ہندوستانی کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت کی۔

چھ ماہ میں دنیا ختم ہو جائیگی
لوگ دعا مانگنے میں مشغول ہو گئے

پچھلے ماہ اسپین کے ایک گاؤں سینٹ مائیکل میں ایک ہسپانوی فقیر پہاڑوں سے اترا۔ اس نے بے اختیار یہ کہنا شروع کر دیا کہ دنیا کو آگ لگ جائیگی اور وہ چھ ماہ کے اندر اندر ختم ہو جائیگی۔ اس شخص کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علم نجوم کا ماہر ہے اور اس کی کئی پیشگوئیاں درست ثابت ہو چکی ہیں۔ جب لوگوں نے اس کی زبان سے یہ سنسنی خیز خبر سنی تو بہتے کام کاج چھوڑ کر دعا کرنے میں مصروف ہو گئے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنے لگے۔

مجلس احرار کی امداد کرنا ہمارا فرض ہے

مقید رہنماؤں کا اثاثہ جیل خانوں کی نذر

کونسلوں اور اسمبلی کے ممبروں سے اپیل

میں کئی دفعہ اپیل کر چکا ہوں کہ مسلمانوں کی مجاہد جماعت مجلس احرار اسلام کی امداد کرنا ہمارا فرض منصبی ہے کیونکہ انہوں نے مسلمانان کشمیر کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے جس قربانی اور سرفروشی سے کام لیا ہے فی زمانہ مسلمانوں میں اس کی مثال ملنی بہت مشکل ہے تمام لیڈران کرام جیلوں میں قید و بند کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں اور ان کے پس ماندگان مصائب میں گرفتار ہیں … مسلمانوں کا فرض ہے کہ جو جماعت مسلمانوں کی بقا کے لئے اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہو اس کی پوری امداد کریں۔ جماعت احرار مسلمانان پنجاب و ہندوستان کی سرفروش جماعت ہے …

میں مسلمانوں کے تمام نمایندوں سے جو کہ مسلمانوں کے حقوق کے لئے مسلمانوں کے ووٹوں سے اسمبلی، کونسلوں، میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جاتے ہیں خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ اس وقت وہ اپنی نمایندگی کا حق ادا کریں اور مجلس احرار اسلام ہند کے پس ماندگان کے لئے مالی قربانی کریں …

میں اپنی جیب سے کچھ امداد کرتا ہوں۔ اس کمیٹی کا حساب قابل آڈٹ ہوگا ہر مسلمان مجاز ہوگا کہ اس کے حساب کی پڑتال کر سکے۔

نیز تمام شہروں میں احرار ریلیف کمیٹیوں کا قیام نہایت ضروری ہے۔ اور تمام چندے مسلم بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور میں بھیجیں۔

شیخ صادق حسن ایم۔ ایل۔ اے

پریذیڈنٹ مرکزی احرار ریلیف کمیٹی

حضرت مولانا معین الدین صاحب کا اعلان

مجلس احرار کی امداد کرو

اس امر کی مدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ان محترم ہستیوں کی امداد کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی منظم کی جائے جنہوں نے تحریک احرار میں رضاکارانہ قید و بند کی مصائب کو حق کی خاطر قبول کیا۔ اس سے پیشتر امداد اسیران احرار کا کام ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس کے لئے الگ تنظیم نہ کی جا سکی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو صرف خاص امدادی کام میں حصہ لے سکتے تھے دست تعاون نہ بڑھا سکے … اس کمیٹی کی صدارت کے اہم فرائض شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا، پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ امرتسر سرانجام فرما رہے ہیں۔ امید ہے کہ درد دل رکھنے والے مسلمان اس کمیٹی کی مالی امداد کر کے اس کار خیر میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے۔

(مولانا) معین الدین احمد … مجلس احرار ہند (لاہور)

اجمیر کے ایک اسلامی مدرسہ میں شورش

اجمیر شریف میں عرصہ بیس سال سے دار العلوم معینیہ عثمانیہ قائم ہے جس کو حضور نظام کی جانب سے تقریباً پندرہ ہزار روپیہ سالانہ بطور امداد عطا ہوتا ہے اس مدرسہ کے منتظمین اور منتہی طلبہ کے درمیان تنازعہ ہو گیا ہے …

گذشتہ جمعہ کو مسلمانان اجمیر کے سامنے بہت سی شکایات پیش کیں … مفتی دار العلوم ہذا کی صدارت میں مسلمانان اجمیر کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں پانچ حضرات کی ایک کمیٹی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی۔ محمد یوسف سکرٹری بورڈ رضاکاران اجمیر شریف

مظلومین الور کے ساتھ ہمدردی

اجمل ینگ مسلم ایسوسی ایشن دہلی کا ایک عام جلسہ بتاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ء کو منعقد ہوا۔ اس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

اجمل ینگ مسلم ایسوسی ایشن دہلی کا یہ عام جلسہ الور کے مظلومین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے اور دربار الور سے درخواست کرتا ہے کہ ان مظلوم مسلمانوں کی شکایات کو جلد از جلد رفع کیا جائے۔

آنریری سکرٹری اجمل ینگ مسلم ایسوسی ایشن دہلی

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

…

سعید برادرس اینڈ کو پوسٹ بکس ۱۱۵ دہلی

جب ماہواری ایام آتے ہیں

نوجوانوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آج کل ہندوستان میں اسی فی صدی عورتیں ماہواری ایام کی بے قاعدگیوں اور دردوں کی تکلیفوں میں مبتلا ہو گئی ہیں …

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

…

جریان

…

طبیہ کالج علی گڈھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء تا یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء داخلہ کی تاریخ مقرر ہے امیدواران کو اس سے قبل اپنی درخواستیں پرنسپل کے دفتر میں بھیج دینا چاہئے اور داخلہ کے وقت ان کا موجود ہونا چاہئے۔ پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ دار الاقامہ میں رہنے والے ہر طالب علم کو … روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خان صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند

عالیجناب حکیم غلام کبریا خان صاحب … — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالیجناب حکیم عبد الوہاب صاحب حکیم نابینا صاحب دہلوی — خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

خاص مجربات

…

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

پنجاب کے طبیب اعظم

…

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

خضر علیہ السلام مل گئے

یعنی جس طرح ایک پریشان اور راہ گم کردہ انسان کے حق میں حضرت خضر علیہ السلام کا مل جانا مسرت اور شادمانی کا باعث ہو سکتا ہے بالکل اسی طرح رنجیدہ اور فکرمند انسان کے لئے ملا رموزی کی ان کتابوں کا شائع ہو جانا مسرت بخش ہے۔

عورت ذات۔ تین روپے آٹھ آنہ — لاٹھی اور بھینس۔ ایک روپیہ چار آنہ

دیوان ملا رموزی۔ چار آنہ — سوانح عمری ملا رموزی۔ چار آنہ

ملنے کا پتہ

ملا رموزی بھوپال

مولانا عبد الحلیم صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ عام

۳۰ جولائی کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مجلس ماتحت جمعیۃ العلماء ہند کی طرف سے بصدارت ڈکٹیٹر صاحب مجلس ہذا جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب حافظ عبد الغفار صاحب آزاد نے ایک مدلل اور پرجوش تقریر فرماتے ہوئے بتلایا کہ جب تک ملک آزاد نہیں ہوتا نہ معلوم کتنے کشمیر اور کتنے الور آزادی کی راہ میں روڑا بنیں گے۔ اس کے بعد حافظ عبد الغفار صاحب نے ایک تجویز پیش کی جو بالاتفاق پاس ہوئی:۔

"مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان جلسہ جمعیۃ العلماء ہند کے ڈکٹیٹر پنجم جناب مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی کی دو سال بامشقت کی انتہائی سزا خیال کرتے ہوئے ممدوح کی خدمات کا اعتراف کرتا ہے اور اس ایثار و قربانی پر ان کو ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہے۔"

محمد یسین سابق نائب سکرٹری مجلس ماتحت جمعیۃ العلماء ہند سہارنپور

زیڈ۔ اے۔ پی۔ ہائی اسکول

اس اسکول میں یوں تو تمام طلباء کو نہایت محنت و کوشش اور خاص طریقہ سے تعلیم دی جاتی ہے لیکن ان طلباء پر خاص طور سے توجہ کی جاتی ہے جو تعلیم سے بددل ہو کر … بورڈنگ کی نگرانی … ادارانہ طور سے کی جاتی ہے۔ بیلی سے چوتھی جماعت تک تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ اہل علم حضرات جلد اپنے بچوں کو داخل فرمائیں کیونکہ امتحان کا زمانہ قریب آ رہا ہے۔

جوائنٹ سکرٹری زیڈ۔ اے۔ پی ہائی اسکول قبلی قبر کوچہ میر عاشق دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرمایا ہے اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:

ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ مثل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے تا عمر رنگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے …

اس نسخہ سے جو معجون تیار کی جاتی ہے۔ اس کا نام

معجون مددگار غدود

ہے جوانوں اور ادھیڑوں کو معجون مددگار غدود کی سات خوراکیں چار روپے میں دی جاتی ہیں (علاوہ محصول ڈاک) …

ملنے کا پتہ

احمد مجتبی برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ ۳۲ کوچہ چیلان دہلی

پیشوا کا رسول نمبر مفت

…

محبوب عاشق کے قدموں پر

…

مقویات سرتاج عالم

…

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا۔ یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے …

منیجر گنگا پرشاد گپتا ہار میڈیکل اسٹورٹ دربھنگہ

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لے کر ڈائرکٹر تعلیمات تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم، سامان اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی اور ڈی۔ سی ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ "منیجر"

(۱۰۸۶) عجیب

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے فساد ہضم، گرانی شکم اور دوران سر کو آنا فاناً روکتی ہے …

ترکیب استعمال … قیمت فی شیشی ۸ علاوہ محصول …

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

چند بے ناز مجربات خصوصی

…

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

افف! الیٹا بڑا موسم ہے

پھر دیکھو

بدہضمی ——— جی متلانا ——— دست ——— قے ——— بخار ——— کھانسی

…

امرت دھارا

…

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے

بھولئے نہیں صحت، روپیہ اور وقت سب کو بچا دے گی

…

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ، امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔ ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔ ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔ ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ (") ۔۔۔
ایک کالم (") ۔۔۔
½ کالم (") ۔۔۔
¼ کالم (") ۔۔۔

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)
معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم شنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۱

معاصرین کے افکار و آرا

آئینی اکثریت کو تباہ کرنے کی سازشیں (زمیندار)

ہم بالفاظ غیر مبہم اعلان کر دینا چاہتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس معاملہ میں ہم احرار اسلام کے حقیقی نمائندہ بات کی ترجمانی کر رہے ہیں کہ صدر اعظم برطانیہ کی ثالثی کے آگے ہم سر اطاعت خم کرنے پر مجبور نہیں ہیں ...

ہندوؤں کی ہوشیاری (الحدیث)

واحد حل (املی)

سکھ اور مسلم راج (مرقوم)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

مکہ کے یتیم اور کفار قریش میں ایک عارضی صلح

ایفاء عہد اور معاہدہ کی پابندی کی ایک مثال!

وہ صلح جو شکست کی صورت میں فتح مبین ثابت ہوئی

صدیق اکبر کی صداقت!

"میں رسول اللہ کو نہیں مٹاؤں گا"

شرائط صلح کیا تھے؟

ایفاء عہد کی نازک گھڑی!

اسلام اور مسلمانوں کا ایک خصوصی وصف

سرور کونین کا مکہ کی طرف کوچ

یک گلا تقلیعی جلدوں کا کپڑا = ابری

نیچے دی کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی

The Fit-Coat Co, Ranchore Line Karachi

"تیج" دہلی کا شہرۂ آفاق

کرشن نمبر

جیسے بطور ریکارڈ پریس آف انڈیا کا سالانہ نمبر سمجھے جانے کا فخر حاصل ہے۔ امسال بھی بھگوان کرشن کی جنم اشٹمی کے مقدس موقعہ پر ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء کو اپنی روایتی شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا۔ ویسے تو کرشن نمبر ہر سال کوئی نہ کوئی نئی خوبی پیدا کی جاتی ہے۔ مگر اس مرتبہ اس نمبر میں جن خصوصیات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ وہ علاوہ بے حد دلچسپ ہونے کے نہایت مفید ثابت ہوں گی۔ بھگوان کرشن کی دلفریب تصاویر خاص طور پر تیار کرائی گئی ہیں۔ آپ پر جادو کا عالم طاری کر دینگی۔ آپ کی زندگی میں نیا انقلاب اور نئی امنگیں پیدا ہو جائیں گی۔ اگر آپ نے ابھی تک اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے یہ بے نظیر تحفہ حاصل کرنے کا انتظام نہیں کیا ہے۔ تو بہت جلد کیجئے۔ ایجنٹ صاحبان براہ راست انتظام کر لیں۔ ورنہ بعد میں مایوس ہونا پڑے گا۔ قیمت فی جلد چھ آنہ

مشتہرین کے لئے ترقی تجارت کا یہ ایک خاص موقعہ ہے۔ ایک مرتبہ اشتہار دیکر برابر سال بھر تک فائدہ اٹھائیں۔ نرخ و دیگر حالات فوراً پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

بر ہانند
منیجر اخبار تیج دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں عرصہ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg. Co. (India) P. Box 88. Karachi

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

تنگدستوں اور بے روزگاروں کو مژدہ

منیجر مدرسہ محمدیہ حویلی کھڑگپور ضلع مونگیر

دربھنگہ کے مشہور آموں کی قلم

اگر جناب کو عمدہ اور دیدار آموں کے قلم کی ضرورت ہو تو شاداب اور ارزاں قلم سے طلب فرمائیں۔
منیجر قاضی نرسری لہریا سرائے دربھنگہ

اخبار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

غریبوں کا قرآن مجید مترجم

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر طہارت و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن شریف آپ کو مشکل سے ملیگا اس نورانی قرآن مجید کی کتابت ایک ایسے عربی کے خوشنویس سے گراں معاوضہ دیکر کرائی گئی ہے جو ہندوستان کے مایہ ناز خوشنویس ہیں اور اب ہندوستان میں ان سے اچھا کوئی خوشنویس نہیں ہے نورانی قرآن مجید کی صحت کیلئے حافظوں اور عالموں کی ایک جماعت الٰہی کی گئی تھی جنہوں نے درد دل اور خلوص کے ساتھ اس قرآن مجید کی صحت انتہائی جانفشانی کے ساتھ کی ہے نورانی قرآن مجید کی کتابت صاف اور روشن ہے۔ اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کلام پاک کر سکتے ہیں نورانی قرآن مجید کا ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر رنگین بلاک طبع کرائے گئے ہیں اور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے جسے دیکھ کر دل کو سرور اور آنکھوں میں نور آ جاتا ہے محبت اسلامی سے آپ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ بھی نورانی قرآن مجید کا ایک نسخہ جلد سے جلد منگا لیجئے ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ و دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے کہ جس کے لئے دل مسرور ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدیہ قسم اعلےٰ سفید کاغذ حاشیہ دار ۔۔۔ قسم دوم حاشیہ دار ۔۔۔ علاوہ محصول ڈاک جلد پارچہ ۔۔۔ چرم ۔۔۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام (خلد اللہ ملکہ) کی تلاوت کرنے کا

قرآن شریف

مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا اس کو سمجھنا اس کو حفظ کرنا قرآن شریف کو دیکھنا سب عبادت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو ورثے میں چھوڑنا باقیات الصالحات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی خدمت کرنا اور اس کو مکان میں رکھنا تمام مسلمان اپنے لئے سعادت عظمیٰ اور توشہ عقبیٰ سمجھتے ہیں۔
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن شریف مترجم اور غیر مترجم شائع ہوتے رہے لیکن پانچ ترجمے والا قرآن شریف ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام

جب دہلی تشریف لائے تھے تو حضور کے سامنے یہ قرآن شریف خاص طور سے پیش کیا گیا تھا اعلیٰحضرت نے ترجمہ و تفسیر کی خوبیوں کو پسند کر نہ صرف پسند فرمایا بلکہ اس قرآن شریف کو اپنی تلاوت کیلئے مخصوص فرما لیا ہے صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن شریف میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے علاوہ حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لیے ۔۔۔ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی نقرئی ۔۔۔
فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار ملیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم شنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ ہجری

وزیر اعظم کے "فرقہ وارانہ تصفیہ" میں کیا ہوگا

حکومت ہند کا سرکاری اعلان

وزیر اعظم برطانیہ نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق اعلان کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ ۱۶ اگست کو پورا کیا جائے گا اور اس روز یہ اعلان ہندوستان اور انگلستان میں ساتھ ساتھ شائع کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل کے وہ اعلان دنیا کے سامنے آئے حکومت ہند نے ایک سرکاری بیان حفظ ما تقدم کے خیال سے ہندوستان میں شائع کرایا ہے جس سے نہایت صاف اور واضح طور پر یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس اعلان کے اندر کیا ہوگا اور وہ کس حد تک ہندوستان کی مختلف اقوام کو مطمئن کر سکے گا۔

اس کے علاوہ سرکاری بیان میں جو دوسری بات جاذب توجہ ہے وہ یہ ہے کہ وزیر اعظم کا تصفیہ تمام فرقہ وارانہ امور کے متعلق نہیں ہوگا بلکہ صرف صوبجاتی مجالس مقننہ میں فرقہ وارانہ نیابت اور طریق انتخاب کے متعلق ہوگا۔ مرکز میں مسلمانوں کی نمائندگی کا مسئلہ، سندھ کی علیحدگی، صوبہ سرحد و صوبہ بلوچستان کی مساوی حیثیت، صوبجاتی خود مختاری، وفاق کی اکثریت، مذہبی تحفظات، ملازمتوں کا تناسب، وزارتوں کا مسئلہ، غرض اہم قضیئے مسلم مطالبات تھے وہ اس سرکاری بیان کے مطابق وزیر اعظم کے اعلان میں بالکل مسترد کر دئے جائیں گے اور ان کا کوئی ذکر بھی نہ ہوگا۔ اب اگر یہ بیان بھی حقوقیوں کو آمادہ عمل نہیں کر سکتا تو ہمیں چاہیئے کہ وزیر اعظم کا اعلان بھی اہمیں ٹس سے مس نہ کرے گا۔

کارکنان جمعیۃ العلماء پر بزدلانہ حملہ

ہم آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کا وہ بیان شائع کر رہے ہیں۔ جو موصوف نے مظلومین الور کی امداد و اعانت کے سلسلہ میں بعض غلط فہمیوں کے باعث کارکنان جمعیۃ کے زدوکوب کئے جانے کے متعلق اخبارات کو ارسال فرمایا ہے۔ یہ بیان اس قدر واضح اور صاف ہے کہ اس کو پڑھ کر ہر ذی فہم انسان صحیح صورت حال کا اندازہ لگا سکتا ہے اور باسانی یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں نے مظلومین الور کی مظلومیت کو اپنی اغراض کی تکمیل کے لئے آڑ بنایا ہے۔ ان کی حرکات کس قدر قابل نفرت و ملامت ہیں۔ اور وہ اپنے اس فعل سے اصل مقصد کو کس قدر نقصان پہنچا رہے ہیں۔

ڈاکٹر انصاری اور گاندھی جی کی ملاقات

جیسا کہ ناظرین کرام کو معلوم ہے ڈاکٹر انصاری صاحب کی صحت پہلے دنوں دہلی جیل میں بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی چنانچہ رہائی کے بعد ڈاکٹر صاحب کے طبی مشیروں نے مدوح کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ یورپ کا سفر کریں اور وہاں کی آب و ہوا میں رہ کر ماہرین فن ڈاکٹروں سے علاج کرائیں۔ اس مشورہ کے مطابق ڈاکٹر صاحب گزشتہ ہفتہ دہلی سے بمبئی روانہ ہو گئے اور راستہ میں حیدرآباد بھی گئے۔ یہاں سے روانگی کے وقت ہی ڈاکٹر صاحب کا ارادہ تھا کہ یورپ کو جانے سے قبل ایک مرتبہ گاندھی جی سے ملاقات کریں۔

"ڈاکٹر مونجے" اور "ویر بھارت"

لبرلوں کا عزم و استقلال

مسودات حج اور نیم سرکاری اخبارات

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عبد الغنی و عبد الہادی دونوں بھائی ہیں۔

الجواب

"اعلان جنگ" اور اسکے بعد

مسلم کانفرنس نے لاہور کے اجلاس عام میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر تین مہینے کی مدت کے اندر فرقہ وارانہ مسئلہ کے تصفیہ کا اعلان نہ کر دیا گیا تو حکومت کے خلاف "جنگ" شروع کر دی جائے گی۔

مسودات قوانین حج کے متعلق

ایک اہم مکتوب

بنام مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ

(از حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت شعبہ جمعیۃ علمائے ہند)

(گزشتہ سے پیوستہ)

مجھے یہ معلوم ہے کہ حکومتیں خصوصاً استعماری حکومتیں رعایا کی کسی ملت کے لئے بھی کوئی آزاد اور با اختیار انسٹی ٹیوشن یا کمیٹی کو آئینی حیثیت دے کر اپنے اختیارات سے دستبردار ہونے کے لئے آسانی سے تیار نہوں گی۔

کیا مجالس مقننہ کے ممبر حکومت سے اس امر کے دریافت کرنے کی جرات نہیں کر سکتے کہ اگر "معلمین" ہندوستانی حاجیوں کو ہندوستان کے اندر دھوکہ و فریب دیتے ہیں اور ٹھگ کر روپیہ لیتے ہیں اور حکومت حجاز کی ہمدردی میں حکر کے بارے دبی ہوئی جاتی ہے تو کیا تعزیرات ہند کی ضخیم جلدیں کوئی دفعہ اس قسم کے ٹھگوں اور بدمعاشوں کے سزا دینے کے لئے موجود نہیں ہے۔

احقر العباد محمد سجاد کان اللہ لہ

(نائب امیر شریعت صوبہ بہار و اڑیسہ و قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت شعبہ جمعیۃ علمائے ہند) یکم اگست ۱۹۳۲ء

انتقادات

ہمارے افلاس کے اسباب

حجم ۱۲۰ صفحات، کاغذ سفید، ٹائیٹل دبیز، مطبوعہ برقی پریس مراد پور۔ قیمت ۸ ۔ ملنے کا پتہ: مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ، قرولباغ دہلی۔

انقلاب دہلی

حجم ۱۲۰ صفحات، کاغذ سفید چکنا، ٹائٹل آرٹ پیپر رنگین و مصور، مطبوعہ نظامی پریس بدایوں، قیمت عہ ملنے کا پتہ: نظامی پریس بدایوں۔

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

چین جاپان کی لڑائی سے چینیوں کو ایک سبق

شادی کی تمام فضول رسمیں ترک کر دی گئیں!

شنگھائی میں چین و جاپان کی لڑائی میں جو مادی نقصانات ہوئے ہیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے مگر اس جنگ نے چینیوں کے اندر شادی بیاہ کے سلسلہ میں ایک زبردست انقلاب پیدا کیا ہے۔ یعنے شادی اور نکاح کے مراسم جو سخت پیچیدہ تھے وہ اب نہایت سادہ طریق پر انجام دئے جانے لگے ہیں۔

سرزمین عرب میں برطانوی تیاروں کی لعنت

شاہی محکمہ پرواز کے استعماری منصوبے

اس وقت برطانیہ کی طرف سے بصرہ سے عدن تک ایک ہوائی راستہ کا انتظام کیا جا رہا ہے جس کا کام ترقی پذیر ہے۔

"مجلس تخفیف اسلحہ کی نامعقولیت"

لوگ اسلحہ کے کارخانوں میں کام کرنے سے انکار کر دیں

ڈاکٹر آنسٹین جو جرمن کے ایک مشہور سائنس داں ہیں انہوں نے جنیوا میں دوران قیام کیا بین الاقوامی اخبارات کے سینکڑوں نمائندے ان کے پاس سوالات کرنے کے لئے پہونچ گئے۔

ڈاکٹر آنسٹین نے تخفیف اسلحہ کی لفاظی کی سخت مذمت کی اور کہا کہ یاس و ناامیدی کا نظریہ کبھی زیر پا نہیں ہو سکتا۔ جنیوا میں جو اس وقت کارروائی ہو رہی ہے اسکو اگر افسوسناک نہیں کہا جا سکتا تو اس کے نامعقول ہونے میں تو کلام نہیں ہے ضرورت ہے کہ تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں تمام قومیں اپنی اپنی تجاویز پیش کریں لیکن اب تک وہاں بزدلی اور فریب کاری کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ (بمبئی کرانیکل)

ووٹ حاصل کرنے کیلئے فرانسیسی عورتوں کی جدوجہد

ایک دلچسپ درسگاہ کا افتتاح

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مکہ مکرمہ میں ایک خوفناک سارق کی گرفتاری

حجر اسود توڑ دیا اور غلاف کعبہ کا ٹکڑا چرا لیا

محکمہ شرعیہ کی طرف سے سارق کو قتل کی سزا

معاصر ام القریٰ نے ذیل کی اطلاع شائع کی ہے:۔

مکہ مکرمہ میں ایک شخص عبد الستار الصوفی عبد الغفار افغانی کو گرفتار کیا گیا ہے جس پر الزام یہ ہے کہ اس نے حجر اسود کو توڑ کر اس کا ٹکڑا چرا لیا۔ اس کے علاوہ اس نے غلاف کعبہ کا ٹکڑا اور مدرج سے سونے کا ٹکڑا بھی چرا لیا۔

حکومت شرق اردن کا سرکاری اعلان

حجاز کے مخالفین کو مقررہ حدود میں داخل ہونیکی ممانعت

خلاف ورزی کرنے والوں کو گولی مار دی جائے گی

معاصر القبلہ نے لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ نے شرق اردن میں دو سرکاری بیان شائع کئے ہیں جن کا متن حسب ذیل ہے۔

(بسلسلہ صفحہ اول)

ولمن معک من المستضعفین فرجا و مخرجا وانا عقدنا صلحا

دارالحکومت

آزاد پارک میں مسلمانوں کا جلسہ

جمعیۃ علمائے ہند کے رضا کاروں کی گرفتاری

جلسہ پر پولیس کا لاٹھی چارج

مسلم کانفرنس کی جدید تجاویز

عملی پروگرام کا ایک اور اڑتا ہوا خواب

مسلمانوں کو تلوار رکھنے کی اجازت دی جائے

جمعیۃ علماء کے رضا کاروں کی مزید گرفتاریاں

مولانا لطف الرحمن کا جیل کو تبادلہ

گوڑگانوہ میں جمعیۃ العلماء کے مخلص کارکنوں پر بزدلانہ حملہ

مولانا محمد شریف صاحب اور مولوی سراج الدین صاحب کو زد و کوب کرانے کی منظم سازش

مظلومین الور کے متعلق صحیح تحقیقات میں شریر النفس اور خود غرض لوگوں کی مداخلت

حضرت مولانا عبد الماجد صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کا بیان

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

جمعیۃ علمائے ہند کے دو رضا کار گرفتار

دہلی مارکیٹ میں غلہ کا نرخ

مولانا آزاد سبحانی کی دہلی میں آمد

گاندھی کیمپ اور انڈیپنڈنٹ پارٹی کے نمایاں کی ہی

گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی

ڈاکٹر انصاری صاحب کو حکومت کا جواب

مدراس کی تجارت میں سات کروڑ کی کمی

گجرات میں گولی چل گئی

ایک شخص ہلاک - ایک گرفتار

برطانوی مدبرین کی سرہیرو سے اپیل

موجودہ کشمکش کو ختم کرنے کا مطالبہ

مادہ آتشگیر اور اسلحہ کیلئے پولیس کی تگ و دو

آگرہ میں ایک مکان سے ۵ ریوالور برآمد ہوئے

مالگذاری کی تحصیل میں تشدد آمیز طریقے

ایک خاتون ممبر کارپوریشن کو قید کی سزا

حکومت اور سکھوں کو انتباہ

انجمن اسلامیہ لاہور کی قرارداد

ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں تباہ کن سیلاب

پانچ سو اشخاص گھر سے بے گھر ہو گئے

حکومت کی طرف سے جدید قرضہ کا اعلان

برطانیہ کو ۵۸ کروڑ روپے کی ضرورت

مولانا ظفر علی خاں کی کوٹھی ضبط کر لیگی

انکم ٹیکس کے سلسلہ میں مونا پر حکومت کا حتمام

زمیندار کے سابق ایڈیٹر کی رہائی

> **فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق حکومت کا اعلان**
>
> ۱۷ اگست کو انگلستان اور ہندوستان میں کر دیا جائیگا

برما میں قتل و غارتگری کی واردات

سات ماہ میں ۱۲۹ انسانوں کا قتل

غیر ملکی قلیوں کو ملازم رکھنے کی ممانعت

ہندو مسلم فسادات کا افسوسناک انجام

بمبئی ہائیکورٹ سے ایک مسلمان کو پھانسی کی سزا

ایک لاکھ سکھ کس کے مقابلہ کیلئے تیار کئے جا رہے ہیں؟

میں ایک اشارہ پر تیس ہزار کا دستہ تیار کر سکتا ہوں

رسالدار انوپ سنگھ کا نعرہ حق

حکومت کی متشددانہ پالیسی تحریک کو نہیں کچل سکی

جداگانہ نیابت اور اقلیتوں کیلئے مراعات سے اختلاف

ڈاکٹر انصاری صاحب کا بیان

صوبجات متحدہ میں کانگریسی تحریک بدستور زندہ ہے

سزایابیوں کی مجموعی تعداد

قیدیوں سے ہوم ممبر کی ملاقات

جائز شکایات کو دور کرنے کا وعدہ

وزیر ہند اور حکومت برطانیہ میں اختلاف

لارڈ ارون وزیر ہند بنائے جائینگے

ڈپٹی کمشنر سرحد کے نام سرخ خطوط

متشددانہ حکمت عملی کو ترک کرنیکا مطالبہ

ایک جہاز ۲۰۰ مسافروں کو لیکر ڈوب گیا

کولڈ اسٹریم کے قاتل عبد الرشید کو پھانسی

جوڈیشل کمشنر نے سشن کے فیصلہ کی توثیق کر دی

مخلوط تعلیم کا افسوسناک نتیجہ

حیدر آباد میں لڑکیوں کیلئے علیحدہ کالج

گاندھی جی کی خط و کتابت پر پابندیاں

حکام نے اپنی غلطی کا احساس کر لیا

بنگال کونسل میں انسداد دہشت انگیزی بل

مسودہ منتخبہ کمیٹی کے سپرد

حکومت کا فیصلہ منظور کرنا ہوگا

ہندستانیوں کو ستر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے

ڈھاکہ میں ریوالور اور پستولوں کی ضبطی

کراچی کی درآمد اور برآمد میں خسارہ

اسمبلی کے اجلاس میں تحریک التوا پیش ہوگی

پنڈت مالویہ سے ڈاکٹر کچلو کی ملاقات

ٹریبون کورک کر کانگریسی بلیٹنوں کی تقسیم

رنگون ہائی کورٹ میں کانگریس بلیٹن کی تقسیم

سرینگر میں ایک اور بم پھٹ گیا!

کشمیر سے غلہ کی برآمد ممنوع قرار دیدی گئی

بنگال کونسل مجلس مالیات کی سفارشات کو ٹھکرا دیا

غنڈہ قانون کیلئے عدالت خاص کا قیام

شملہ میں سکھ مسلم لیڈروں کی کانفرنس

عدالت پر قومی جھنڈا لہرا دیا گیا

سالارزئی کا نواب دیر پر حملہ

لشکر کا ایک آدمی ہلاک ایک زخمی

افغانستان میں کوئلہ تیل اور سونے کی کانیں

ہوائی مواصلات کے سلسلہ کا قیام

کابل اور روس کے درمیان آمد و رفت

منچوریہ کے علاقہ میں قیامت صغریٰ

تیس ہزار انسان غرقاب ہو گئے

بلوائیوں کو سزائے موت دی جائیگی

جرمنی میں ایمرجنسی عدالتوں کا قیام

برطانی وزیر مستعمرات کو قتل کرنے کی سعی

وزیر اعظم جاپان مستعفی ہو گئے

ڈاکٹر ٹیگور کے پوتے کا انتقال

ریاست گوالیار کی الور کے نقش قدم پر

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری

دہلی میں علماء اور طلبا کا جلسہ

پنجاب کی مسلم اکثریت قدرتی اور آئینی ہے

آل انڈیا پیر کی ٹورنمنٹ دہلی

پارس روزانہ کر دیا گیا

اخبار الجمعیۃ کے لیے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

جب ماہواری ایام آتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

پیشوا کارسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

بال جڑ سے کالا

محبوب عاشق کے قدموں میں

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

(۱۰۸۶) عجیب

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ فساد ہضم گرانی شکم اور دوران سر کو آنا فانا روکتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے۔ سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اسکی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھیے۔

ترکیب استعمال درد شکم یا ہیضہ کیلئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر **فہرست خصوصی** مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

باڑھ ضلع پٹنہ میں سیرۃ النبی کا عظیم الشان جلسہ

دار الاصلاح کی مصیبت

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رجسٹر کر دیا

مقویات سراج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

لاکھوں روپیہ

ایس۔ ایل۔ سوداہ اینڈ برادرس ایجنسی اینڈ کمیشن ایجنٹ اسٹریٹ لاہور

بک کلاتھ یعنی جلدوں کا کپڑا ابری

The Fit-Coat Co. Ranchore Line Karachi

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام

حیرت انگیز طبی ایجاد

عرق حیات

جو تیسرے درجہ تک کے مریضوں کیلئے تجربہ شدہ مفید عرق ہے۔ جب گوشت گھل گیا ہو۔ بدن کی کھال خشک ہو کر ہڈیوں سے جا لگی ہو۔ دست آنے لگے ہوں۔ رطوبات خشک ہو گئی ہوں نا امیدی ہی نا امیدی نظر آتی ہو۔ اور اطبا جواب دے چکے ہوں ڈاکٹر نا امید ہو گئے ہوں۔ ورثاء تیمار دار ہزار ہا روپیہ برباد کرنے کے بعد خدا سے دعا مانگنے کے سوا کچھ نہ کر سکتے ہوں

تو

عرق حیات

استعمال کرنا چاہئے نا امیدی خوشی سے اور مایوسی کامیابی سے بدل جائیگی اور صحت رفتہ انشاء اللہ مریض صحیح و تندرست ہو جائیگا

آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

کہ جہاں کہیں کوئی دق کا مریض ہو اسکو عرق حیات کے استعمال کرنیکا مشورہ دیں آپ داخل ثواب ہوں گے۔ اگر آپ اس کار نیک میں حصہ لینا چاہیں تو آپ کے طلب کرنے پر اشتہارات مفت اپنے صرفہ سے ہم روانہ کرنے کو تیار ہیں۔ وہ اپنے شہر میں تقسیم کر کے داخل حسنات ہوں آپ کو معلوم ہے کہ لاکھوں جانیں صرف اس موذی مرض کی بدولت ضائع ہو رہی ہیں اس لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اس کی تشہیر میں جہاں تک زیادہ سے زیادہ ممکن ہو حصہ لے کر ملکی خدمت ادا کرے۔ یہ عرق حیات کبھی نہ خطا کرنے والی اور دنیا کی لاثانی اور قابل قدر و لائق تحسین مجرب ادویات سے ہے۔ آج تک ہزاروں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور بفضلہ اپنے محیر العقول فوائد کے باعث پبلک اور حکیموں سے سارٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ کوئی دوا سمجھ کر اسکو نظر انداز نہ کر دیجئے۔ ورنہ وقت نکلنے پر کف افسوس ملنا پڑیگا قیمت فی بوتل (۱۰ر) علاوہ محصول

نوٹ۔ ہمدم دواخانہ رجسٹرڈ کی فہرست ادویہ مرکب جس میں سر سے پاؤں تک کے امراض کے علاج درج ہیں چھپکر شائع ہو گئی ہے ایک کارڈ لکھکر مفت طلب فرمائیے۔ تار کا کافی پتہ "ہمدم" دہلی

ملنے کا پتہ

منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۵ دہلی

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

منیجر طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ
الجمعیۃ
دہلی

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ (") ۔۔۔
ایک کالم (") ۔۔۔
½ کالم (") ۔۔۔
¼ کالم (") ۔۔۔

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۲

معاصرین کے افکار و آراء

عارضی صلح کے بجائے دائمی صلح (مستقیم)

بادش بخیر مولانا شوکت علی اس زمانے میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کو گول میز کانفرنس اور اس کی کمیٹیوں کے بائیکاٹ سے بہر حال روکنا چاہتے تھے اس وقت ان کا یہ عام شیوہ ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کے جوش و اضطراب کو یہ کہہ کر ٹھنڈا کر دیا کریں کہ "بیدار بو! اس وقت میں نے انگریزیت سے عارضی صلح کر لی ہے، ابھی فرنگی کو خواہ مخواہ برگشتہ نہ کرو۔ اگر آخر کار یہ معلوم ہوگا کہ انگریز مسلمانوں کے مطالبات کو منظور نہیں کرتا تو میں اس سے جنگ لڑوں گا۔"

کانپور کے جلسہ عام میں ان کی تقریر کا ماحصل یہی تھا اور دہلی کی مسلم کانفرنس میں بھی انہوں نے یہی کہہ کر نواب اسمٰعیل خان اور سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون کی مدد سے رائے شماری ... [illegible] ... بائیکاٹ کے ... [illegible]

غرض اس وقت ان کی یہ ترکیب کام دے گئی اور وہ دوسری گول میز کانفرنس کی سعادت ... [illegible]

[illegible]

اس کی وجہ یہ ہے کہ ... [illegible] ... اس لئے وہ اس سنت پر بھی سختی سے عمل فرماتے رہے۔

چونکہ اسوۂ رسول سے قریب تر ... [illegible] ... اس لئے اس کا پہننا بر و تقویٰ پر اعانت ہوگی۔

دوسرے ممالک کے ... [illegible] ... کی اعانت کیا چاہئے۔

فتنہ الور (مدینہ)

جمعیۃ علماء اور دہلی کے مسلمان چاہتے ہیں کہ مہاجرین واپس الور چلے جائیں اور جب وہ ہجرت جیسے ... [illegible]

[illegible]

ڈاکٹر منجے کا مسلک (ملت)

[illegible]

لباس تقوی (ملت)

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معاون)

اسلام کا نظام حکومت دنیا کیلئے رحمت ہے!
دنیا کے فاتح اعظم حضرت فاروقؓ کے فرائض کی تشریح
دور فاروقی کے سیاسی نظام کا ایک اجمالی خاکہ

اسلام دنیا کے لئے رحمت ہے یا ... [illegible]

[illegible]

جانے کی اجازت ہے؟ ان تمام سوالات کا جواب یہ ... [illegible] ... لیکن اسلام ... [illegible] ... فرعونیت اور قیصریت کو مٹانے ... [illegible] ... مقرر کردہ خلیفہ کس طرح ان کا قائل ہو سکتا ہے۔

فاروق اعظمؓ کی حیثیت!

مندرجہ بالا سطور میں جن بادشاہوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ موجودہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں ... [illegible]

[illegible]

اسلامی تمرن اور آئیڈیل

[illegible]

خضر علیہ السلام مل گئے

یعنی جس طرح ایک پریشان اور راہ گم کردہ انسان کے حق میں حضرت خضر علیہ السلام کا مل جانا مسرت اور شادمانی کا باعث ہو سکتا ہے بالکل اسی طرح رنجیدہ اور فکر مند انسان کے لئے ملا رموزی کی ان کتابوں کا شائع ہو جانا مسرت بخش ہے۔

عورت ذات۔ تین روپے آٹھ آنہ
لاٹھی اور بھینس۔ ایک روپیہ چار آنہ
دیوان ملا رموزی۔ چار آنہ
سوانحعمری ملا رموزی۔ چار آنہ

ملنے کا پتہ
ملا رموزی بھوپال

"تیج" دہلی کا شہرۂ آفاق
کرشن نمبر

جیسے بجا طور پر ... پریس آف انڈیا کا سالانہ نمبر کہے جانے کا فخر حاصل ہے۔ امسال بھی بھگوان کرشن کی جنم اشٹمی کے مقدس موقعہ پر ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء کو اپنی روایتی شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ شائع ہوگا۔ ویسے تو کرشن نمبر میں ہر سال کوئی نہ کوئی نئی خوبی پیدا کی جاتی ہے۔ مگر اس مرتبہ اس نمبر میں جن خصوصیات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ وہ علاوہ بے حد دلچسپ ہونے کے نہایت مفید ثابت ہوں گی۔ بھگوان کرشن کی دلفریب تصاویر ... [illegible] ... گے۔ اگر آپ ... اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے یہ بے نظیر تحفہ حاصل کرنیکا انتظام نہیں کیا ہے۔ تو بہت جلد مقامی ایجنٹ سے یا براہ راست انتظام کر لیں۔ ورنہ بعد میں مایوس ہونا پڑے گا۔ قیمت فی جلد چھ آنہ۔

مشتہرین کے لئے ترقی تجارت کا یہ ایک خاص موقعہ ہے۔ ایک مرتبہ اشتہار دیکر بر سال بھر تک فائدہ اٹھا دیں۔ نرخ و دیگر حالات فوراً پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

برہمانند
منیجر اخبار "تیج" دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی دینی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنیکے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱/ ۔ ۲/ ۔ ۲/ ۔ ۴/

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸/

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے، کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینو فیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

حکیم ... [illegible] ... شاہان دہلی ... [illegible] ... رہتے ہیں۔

طلاء مسیحی ہر قسم کی ... [illegible] ... قیمت فی شیشی پانچ روپیہ (۵/) محصول ۶/

سفوف شاہی ... [illegible] ... جریان رقت و کثرت احتلام و کمزوری باہ جملہ خرابی مادہ تولید کیلئے اکسیر صفت ہے قیمت بیس خوراک پانچ روپیہ (۵/) محصول ۶/

مقوی حب عنبری ۔ زائل شدہ قوت مردمی فوراً بحال کرکے اس قدر تیزی قوت باہ میں کرتی ہے ... [illegible] ... قیمت بیس گولی پانچ روپیہ (۵/) ... محصول ۶/

رعایت ۔ مکمل کورس ہر سہ ادویات کی یکجائی قیمت ... [illegible] ... علاوہ محصول

طلاء ملذذ ۔ ... [illegible] ... قیمت ... محصول ۶/

حب ممسک طلائی ... [illegible] ... ایک درجن سے کم نہ روانہ ہوگی۔ محصول ۶/ (نوٹ) فائدہ نہ ہو تو قیمت علاجیہ واپس ہوگی فہرست مفت جنتری دواخانہ مفت طلب فرمایئے۔

پتہ ـــ
منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

دوا وہ درد بولا اٹھے کہ تاثیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

[illegible]

ملنے کا پتہ
مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

بے روزگاری کا بہترین علاج

اگر آپ تھوڑے سرمایہ سے معقول نفع دینے والی تجارت کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے ولایتی، امریکن، جاپانی کٹ پیس ... [illegible]

[illegible]

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ ـــ
الیس رفیق جہانی جنرل سپلائرز حبیب سرکل بمبئی

کالوزنک برتھ

[illegible]

منگوانے کا پتہ: دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے ... علاوہ محصولڈاک ... [illegible] ... آنا چاہئیں

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے، اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں۔ ٹائٹل نگین اور جاذب نظر ہے ... [illegible] ... ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد، مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے، مجلد چرمی نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام الٰہی میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب کہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے۔ ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ ... [illegible] ... علاوہ محصولڈاک۔ کپڑے کی جلد کا ۸/ اور چمڑے کی جلد کا عہ/ ہدیہ کے علاوہ۔ ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ ہجری

ریاست الور کے مظالم کی خونیں داستان

حقائق کو چھپانے کی ناکام کوشش

ہمیں افسوس ہے کہ ریاست الور میں مسلمانوں پر جو ناقابل برداشت مظالم توڑے جا چکے ہیں اور توڑے جا رہے ہیں ان کے ازالہ یا انسداد کی کوئی موثر تدبیر ابھی تک عمل میں نہیں آئی ہے ...

... اگر اس سلسلہ میں مسلمانوں کے خون سے کھیلنے اور ان کی مظلومیت کو آڑ بنانے والے مقاصد کو چھپانے کے لئے کی جائیں گی ان کی مذمت کرتے رہیں گے ... خواہ ہمارے مقابلہ میں مہاراجہ الور کی قوت ہو یا ... کا کوئی منظم گروہ ہمارے سامنے آ سکے۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص حاجی اور نماز کا پابند اور قاری بھی پڑھا ہوا ہے ...

شملہ کی ناکام گفتگو

شملہ میں پنجاب کے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو گفتگوئے مصالحت شروع ہوئی تھی ... وہ ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی ...

فرقہ وارانہ اعلان اور اس پر اہم تبصرہ

الجمعیۃ ۱۶ اگست کو شائع ہوگا

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت برطانیہ کا اعلان ۱۶ اگست کو ہندوستان اور انگلستان میں ساتھ ساتھ شائع ہونے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس اعلان کا متن ہندوستان پہنچ چکا ہے اور شملہ میں ارباب حکومت کو اس کا علم ہو گیا ہے مگر اس کی اشاعت پریس میں ۱۶ اگست کی صبح کو ہو سکے گی۔ اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰ اگست کا الجمعیۃ جو حسب دستور ۱۸ اگست کو دہلی میں شائع ہوتا ہے ۱۶ اگست ہی کو ایک روز پہلے شائع کر دیا جائے ... میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت کا اعلان، اور اس پر تبصرہ اور دوسرے ضروری مضامین جو اس مسئلہ سے متعلق ہیں درج کئے جائیں ... حاصل کرنے اور ... کی تفصیلات سے واقف ہونے کی غرض سے ناظرین کرام اس پرچہ کا انتظار فرمائیں گے جو ۱۶ اگست کو دہلی میں شائع ہوگا اور ۱۸ اگست تک مضافات میں پہنچ جائے گا۔

(ادارۃ الجمعیۃ)

... ہاں اگر یہ امام توبہ کر لیگا اور نمازیوں کو اس امام کے قائم رہنے پر اطمینان بھی ہو جائے گا تو اس امام کے پیچھے نماز پڑھنی بغیر کراہت کے جائز ہو جائے گا۔ فقط واللہ اعلم ...

حبیب المرسلین عفی عنہ
نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

استفتاء

الجواب

مظلوم کی حمایت

توبہ کے بعد حق گو کی جسارت کا تازہ مظاہرہ

اوقات نماز پر لایعنی اعتراضات کا مسکت جواب

(از جناب محمد طہٰ صاحب متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

(بسلسلہ اشاعت ۵ اگست ۱۹۳۲ء)

اوقات صلوٰۃ کے متعلق بعد کے مسلمانوں کا جو اختلاف رہا ہے اس پر "حق گو" صاحب کی تاریخی شہادتیں آپکو معلوم ہو چکیں جن سے آپ کو "حق گو" صاحب کی جامعیت کا اندازہ ہوا ہوگا کہ وہ صرف تاویل قرآن اور جعلی وضع حدیث ہی میں درک نہیں رکھتے بلکہ سلف صالحین کے طرز تصنیف سے تاریخی معلومات جمع کرتے ہیں بھی کافی ملکہ رکھتے ہیں۔

... رعیتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مفرط ثم قدم المدینۃ فخاطب الناس ثم قال ایہا الناس قد سنت لکم السنن و فرضت لکم الفرائض وترکتم علی الواضحۃ الا ان تضلوا بالناس یمینا و شمالا و ضرب باحدی یدیہ علی الاخری ثم قال ایاکم ان تہلکوا عن آیۃ الرجم ان یقول قائل لا نجد ...

... (باقی آئندہ)

جاپان سے ایک ماہی رسالہ کا اجراء

جاپان سے ایک انگریزی رسالہ کا اجراء عمل میں آیا ہے جس کا نام "کنٹمپرری جاپان" ہے ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

دو روزانہ اخبار جو فروخت نہیں کئے جاتے

انگلستان کے چار خفیہ اخبارات کے حیرت انگیز حالات

لندن میں دو روزانہ اخبار ایسے شائع ہوتے ہیں جن کو کسی جگہ اور کسی حالت میں فروخت نہیں کیا جاتا اور خود انگلستان میں بہت کم لوگ ان کے نام سے واقف ہیں ...

بحالی امن کیلئے گرجاؤں کے نام اپیل

روحانیت کا ستون مرکز ثقل سے ہٹ چکا ہے

لنگوروں کے غار سے انسانی بچہ کی برآمد

(مارننگ پوسٹ)

دو ہزار برس کی پرانی روٹی

(اسٹیٹسمین)

خریداران الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسہ کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔

(منیجر "الجمعیۃ" دہلی)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حجاز کے متعدد مقامات میں لاسلکی مراکز کی تعمیر

سلسلہ مخابرات کا آغاز

حجاز میں عمرانی ترقی کا آغاز

حجازی مملکت کی مردم شماری

قدس میں اسلامی یونیورسٹی اور موتمر اسلامیہ کی

یہودیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی مساعی کا حشر

فلسطین میں حکومت کی اسلام دشمنی

محکمۂ قضاء کے ایک عہدہ کو توڑ دیا گیا

الجزائر کے ایک عرب کی حیرت انگیز ایجاد

ہوائی جہازوں میں آگ لگانے کی گیس

سکھوں کی طرف سے پنجاب میں مسلمانوں کے تفوق کو مٹانے کا عہد

۷ اراگست کے فیصلہ میں کیا ہوگا؟

(از مولانا ظفر علی خان صاحب)

اسپین میں ملوکیت پرستوں نے ہتھیار ڈال دئے

باغیوں کا قلع قمع، شہر پر سرکاری افواج کا قبضہ

باغی گولیوں کا نشانہ بنائے جائیں گے

میڈرڈ ۱۰ راگست - ملوکیت پرستوں نے ہسپانیہ میں تخت کے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے جس اچانک اور حیرت انگیز طریقہ پر علم بغاوت کل بلند کیا تھا آج اسی طرح حیرت انگیز طریقہ پر ان کا علم سرنگوں ہوگیا اور بغاوت ناکام ثابت ہوئی۔

تخریب خواہان ہند کو لبرلوں کا جواب

بمبئی کی عدالت پر کانگریسی جھنڈا لہرا دیا گیا

کانپور میں انقلابیوں کی گرفتاریاں

اسپین میں پھر انقلاب ہو رہا ہے

چلتی ٹرینوں کو روکنے کی سعی

جمعیۃ اقوام کی پول کھل جائیگی

امریکہ اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدہ

ڈاکٹر ٹیگور کا حکومت کو مشورہ

شاہی قیدیوں کو حکومت کا وظیفہ

بنگال میں ۳۸ اخبارات کو تنبیہ

سیاسی قیدیوں کو چرخہ کاتنے کی اجازت

۱۱ کروڑ روپیہ کا ہندوستانی سونا باہر جا چکا

الہ آباد میں ۳۳ رضاکاروں کو سزا

کھدر پر محصول ہنگی معاف

برطانی مال کے بائیکاٹ کی تلقین جرم نہیں ہے

عدالت عالیہ بمبئی کا فیصلہ

شملہ میں مسلم اور سکھ رہنماؤں کی کانفرنس

ہنس راج عرف ائیرلیس کو دس سال کی سزا

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

جمعیۃ علماء کے تحقیقاتی وفد پر بزدلانہ حملہ

ممبر دار العلوم دیوبند کے بیان کی تردید

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

اعلاء کلمۃ الحق کی دعوت

الور کے متعلق میر آف خیرپور کا بیان

مہاجرین کو الور واپس جانے کا مشورہ

"میں خود شکایات رفع کرانے کی کوشش کروں گا"

سرکاری اور صلیب احمر کے مال پر چنگی

دہلی میونسپلٹی کے اجلاس میں اہم مسائل

ضلع چمپارن میں سول نافرمانی کی ترقی

حکومت نے تین ہزار روپیہ جرمانہ کر دیا

شملہ میں سکھ مسلم گفت و شنید ناکام رہی

بنارس میں کانگریسی لیڈروں کی دوسری کانفرنس

تجدید الحق، جمعیۃ علماء کا رسالہ

دہلی میں غیر ملکی کپڑوں پر پکٹنگ

فری پریس جرنل کی اپیل کا مسئلہ

بمبئی کے فرقہ وارانہ فسادات کے مقدمات

جمعیۃ علماء کے دو رضاکاروں کی رہائی

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد

دہلی مارکیٹ میں غلہ کا نرخ

سردار پٹیل کی صاحبزادی گرفتار

جاپان ہندوستان کی روئی کا بائیکاٹ کریگا

پنجاب میں اتحاد اور رواداری کی فضا

والیان ریاست وائسرائے سے ملاقات نہیں کرینگے

پانچ ماہ میں ڈیڑھ لاکھ کا جرمانہ

الجمعیۃ کی اشاعت میں ایک ان کہی خبر

شراب کی دوکان پر جمعیۃ علماء کے رضاکاروں کی پکٹنگ

حضرت امیر امان مولانا حسین احمد صاحب کا اتفاق

مسلمانانِ دہلی کی خدمت میں ایک اپیل

دہلی میں مسلم مسافر خانہ کی تعمیر

اس شہر دہلی کی شان و شوکت اور اس کی کشش اور دلربائی سے ہندوستان بلکہ بیرون ہندوستان میں کون ناواقف اور بے خبر ہے مگر افسوس ہے کہ یہاں مسلمانوں کیلئے کوئی مسافر خانہ نہیں ہے۔ الحمد للہ کہ اس زمانے میں سب سے پہلے بنظر ہمدردی مسافران اسلامی جناب حافظ ولی اللہ صاحب و دیگر متولیان بڑی مسجد مشہور رنجیگل والی مسجد واقع باڑہ ہندو راؤ دہلی کے دل میں منجانب اللہ یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک وسیع مسافر خانہ ایسا بنایا جائے کہ جس میں ایسے مسافر براحت و آرام ایک وقت میں دو ڈھائی سو قیام کر سکیں مگر اس کے لئے ایک وسیع قطعہ اراضی کی تجویز میں نیز سامان تعمیر بہم پہنچانے کی فکر میں احباب اور مخلصین سے صلاح و مشورہ کرتے رہے بالآخر باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ

پشت مسجد موصوف یہ جوار امام باڑہ صدرت باغیچہ موجود ہے اگر کچھ زمین سرکاری چیف کمشنر صاحب دہلی اس کام کے لئے مرحمت فرمادیں تو اس سے بہتر موقع دوسرا مسافر خانہ کے لئے حسب ذیل وجوہ کی بنا پر نہیں ہوسکتا۔

وجہ اول۔ یہ مسجد اسٹیشنوں کے وسط میں واقع ہے: اسٹیشن دہلی، اسٹیشن سبزی منڈی۔ اسٹیشن کشن گنج۔ اسٹیشن سرائے روہیلہ۔ اسٹیشن پہاڑ گنج۔ صدر بازار۔

وجہ دوم۔ یہ مسجد شاہی جرنیلی کے قریب واقع ہے جو لائے سینہ وغیرہ چلی گئی ہے اور اس کے قرب و جوار میں بازاروں اور بڑی بڑی شاندار عمارتوں کی وجہ سے خوب رونق ہے اور اس کے قریب ہی سرکاری ہسپتال بھی قائم ہے۔

وجہ سوم۔ اس مسجد کے قرب و جوار میں ایسے باخبر مسلمان آباد ہیں جو یتامیٰ و مساکین و مسافرین کی خدمت گذاری کو ثواب اور دینی خدمات سمجھ کر بقدر توفیق یہ سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ مسافر خانہ بن جانے سے مسافروں کو اور راحتیں میسر آنی بھی ممکن ہیں۔

جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے قطعہ اراضی اس کام کے لئے مرحمت فرماکر جملہ مسلمانانِ دہلی پر احسان کیا ہے۔

اب ماشاء اللہ یہ کل قطعہ اراضی ہزار آٹھ سو گز اس تعمیر مسافر خانہ کے لئے تیار ہوگیا ہے اور اس قطعہ اراضی مسطورہ بالا میں بہ نیت تعمیر مسافر خانہ سہ منزلہ متوکلاً علی اللہ بنیادیں کھدوادی گئی ہیں۔ لہٰذا اب مسلمانانِ دہلی و عام برادرانِ اسلام باشندگانِ بیرون دہلی کی خدمت میں یہ اپیل پیش کی جاتی ہے کہ اس دینی کام کے اتمام اور انجام کے لئے جلد از جلد توجہ فرماکر درمے قدمے سخنے اس کی اعانت و امداد فرمائیں۔

نوٹ:۔ نقد روپیہ کے علاوہ جو حضرات سامان تعمیر مثلاً خشت سیمنٹ چونہ گاڈر لکڑی۔ تختہ۔ پتھر۔ وغیرہ دینا چاہیں یا مزدوری معماران و مزدوراں کل یا کسی خاص جز کی خود دینا چاہیں یا کسی مستقل حصہ مسافر خانہ کی تعمیر ہمارے نقشہ مجوزہ کے مطابق ہماری نگرانی میں اپنے انتظام سے بنوانا چاہیں تو وہ از راہ کرم حتی الوسع جلد از جلد متولی صاحبان سے اپنے ارادہ کا اظہار فرمادیں تاکہ آپ سے پہلے دوسرے حضرات سے وعدہ کرلینے پر آپ کی تعمیل ارشاد سے معذوری نہ ہو اور آپ کی قدر امداد معلوم ہوجانے پر اس کی فکر سے سبکدوش بھی ہوجائیں۔

وما علینا الا البلاغ

الداعیان الی الخیر

مہتمین مسافر خانہ دہلی

طلباء دیوبند کو چائے کی دعوت

دہلی۔ آج بتاریخ ١٣ اگست ١٩٣٢ء طلباء دیوبند کو طلبائے مدرسہ امینیہ نے چائے کی دعوت دی ارکان وفد مدرسہ میں تشریف لائے چائے سے فراغت کے بعد ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا عبدالقدوس صاحب مدرس مدرسہ امینیہ منعقد ہوا اول مولانا اسرار الحق صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد جناب صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی ... جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

جمیع طلبائے مدرسہ امینیہ دہلی

جمعیۃ الاصلاح ندوۃ العلماء کا اجلاس

الور کے متعلق قراردوں کی منظوری

اساتذہ و طلباء دارالعلوم ندوۃ العلماء کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت الاستاذ مولانا امیر حسن خاں شیخ الحدیث منعقد ہوا ...

طالب علموں کو مژدہ

منصور ازدیوبند

آج بہت سے طالب علم ایسے ہیں جن کے پاس نہ کتابیں ہیں نہ کپڑے ... کیا جاتا ہے کہ ... کا انتظام کیا گیا ہے ...

امیر الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری

دیوبند میں عظیم الشان جلسہ

دیوبند۔ ١٣ اگست ١٩٣٢ء امیر الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب ... جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری پر کل شب کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا حفظ الرحمن صاحب نے ایک زبردست تقریر فرمائی ... جلسہ میں ایک تجویز پیش ہوئی جس میں طلباء نے حضرت مولانا کے نقش قدم پر چلنے کا اقرار کیا۔

سنا گیا ہے کہ ... مولانا انور شاہ صاحب ... قائم ہے اور جو حضرت مولانا کی گرفتاری کے بعد سلسل جلوس اور جلسہ کررہے ہیں ...

مقویات سرتاج عالم

آنکھ نگر گولیاں ... خون اور منی کی خرابی ... مفت طلب فرمادیں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کردیا۔ یہ خضاب نہیں ... قیمت چار روپیہ ...

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورس دربھنگہ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند

عالیجناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالیجناب حکیم عبدالوہاب صاحب عرف حکیم نابینا صاحب دہلوی — خان بہادر شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس دیوبند

خاص مجربات

اکسیر قلب:۔ واقعی دل و دماغ کے لئے عجیب و غریب ہے اختلاج قلب کے واسطے بہت زود اثر چیز ہے۔ معدہ کیلئے خصوصاً دستوں میں بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپے آٹھ آنہ

تریاق الرحم:۔ سیلان الرحم کیلئے اس سے بہتر دوا نہ ہوگی ... غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے کسی قسم کا نقصان نہیں کرتا ...

دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے مرکبات بہترین تیار رہتے ہیں۔ فہرست مجربات طلب فرمانے پر روانہ ہوسکتی ہے۔

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام

حیرت انگیز طبی ایجاد

عرق حیات

جو تیسرے درجہ تک کے مریضوں کے لئے تجربہ شدہ مفید عرق ہے جب گوشت گھل گیا ہو بدن کی کھال خشک ہو کر ہڈیوں سے جالگی ہو دست آنے لگے ہوں رطوبت خشک ہوگئی ہو، مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہو اور اطباء جواب دے چکے ہوں۔ ڈاکٹر ناامید ہوگئے ہوں ورثاء و تیمار دار ہزارہا روپیہ برباد کرنے کے بعد خدا سے دعا مانگنے کے سوا کچھ نہ کرسکتے ہوں۔ تو عرق حیات استعمال کرنا چاہئے ناامیدی خوشی سے اور مایوسی کامیابی سے بدل جائے گی اور رفتہ رفتہ انشاء اللہ مریض صحیح و تندرست ہوجائے گا

آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

کہ جہاں کہیں کوئی دق کا مریض ہو اسکو اس عرق کے استعمال کرنے کا مشورہ دیں آپ داخل ثواب ہونگے اگر آپ اس کار نیک میں حصہ لینا چاہیں تو آپ کے طلب کرنے پر اشتہارات مفت اپنے صرفہ سے ہم روانہ کرنے کو تیار ہیں ... اپنے تحیر العقول فوائد کے باعث پبلک اور حکیموں سے سارٹیفکٹ حاصل کرچکا ہے ...

نوٹ:۔ ہمدم دواخانہ رجسٹرڈ کی فہرست ادویہ مرکبہ جس میں سر سے پاؤں تک کے امراض کے علاج درج ہیں چھپکر شائع ہوگئی ہے ایک کارڈ ڈالکر مفت طلب فرمالیجئے۔ تار کا کافی پتہ "ہمدم" دہلی

ملنے کا پتہ

منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ٣ دہلی

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکڑی کورس ... مردانہ قوت ... کی قوت ... سب پر اپنا ...

لکڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

لکڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

سعید برادرس اینڈ کو پوسٹ بکس ١١٥ دہلی

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاویگی!

امراض معدہ کا موسم

آجکل معدہ اور پیٹ کے امراض کا موسم ہے ان سب سے خوفناک ہیضہ ہے لہٰذا

امرت دھارا رجسٹرڈ

جو کہ معدہ کی کل امراض اور اس نامراد مرض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم کامیاب علاج ہے،

متواتر استعمال کرتے رہیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے نمونہ کی شیشی ٨

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے، ہندوستان کی جس زبان میں چاہئے خط میں لکھدیں! مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوادیں ...

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض ہیں۔ دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھاوینگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ امرت دھارا نمبر ٤ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

جب ماہواری ایام آتے ہیں

عورتوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آج کل ہندوستان میں اسی فی صدی عورتیں ماہواری ایام کی بے قاعدگیوں اور دوسرے تکلیفوں میں مبتلا ہوگئی ہیں مگر اب امید کی جاتی ہے کہ آئندہ ماہواری ایام کی کوئی بیماری ہندوستانی عورتوں کو نہ ہوا کرے گی کیونکہ دہلی کے زنانہ دواخانہ کی دوا کورس کی ایک شیشی استعمال کرلینے سے ہر قسم کی خرابی دور ہوجاتی ہے ...

منیجر صاحبہ زنانہ دواخانہ دہلی

نیٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز ... کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

بال جڑ سے کالا

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

عجیب (رجسٹرڈ ١٠٨٦)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہوجاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ فساد ہضم گرانی شکم اور دوران سر کو فوراً رفع کرتی ہے۔ تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے۔ سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہوسکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھیے۔

ترکیب استعمال) درد شکم یا ہیضہ کے لیے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں۔ قیمت فی شیشی ١٢

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق حکیم محمد عبدالمجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد اجمل خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

شربت اکسیر (رجسٹرڈ)

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے ...

جریان

تازہ سرٹیفکٹ

ایس۔ اے۔ بی۔ کیمیکل اینڈ کمپنی ...

آؤ کی حقیقی یا تصویر

بالو رام پرشاد صوبہ ٹسٹرکٹ مجسٹریٹ ...

امیر الہند مولانا حسین احمد صاحب مدنی گرفتاری

دیوبند میں عظیم الشان جلسہ

دیوبند ۔ اگست ... امیر الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری پر کل شب کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا حفظ الرحمن صاحب نے ایک زبردست تقریر فرمائی ... طلباء دارالعلوم اور باشندگان شہر ... نہایت منتظم ... جلسہ میں ایک تجویز ... جس میں طلباء نے حضرت مدنی کے نقش قدم پر چلنے کا اقرار کیا۔

طالب علموں کو مژدہ

آج بہت سے طالب علم ایسے ... جن کے پاس نہ کتابیں ہیں ... ایسے طلباء کے لئے مدرسہ ... کا اعلان ...

طلباء دیوبند کو چار کی دعوت

دہلی ۔ آج بتاریخ ... اگست ... طلباء دیوبند کے وفد کو طلبائے مدرسہ امینیہ نے چائے کی دعوت دی ... جلسہ زیر صدارت جناب مولانا عبدالقدوس صاحب ... مولانا احمد سعید صاحب ... کا شکریہ ادا کیا گیا اور جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

جمیعۃ طلبائے مدرسہ امینیہ دہلی

جمعیۃ الاصلاح ندوۃ العلماء کا اجلاس

الور کے متعلق قرار دادوں کی منظوری

اساتذہ و طلباء دارالعلوم ندوۃ العلماء کا ایک جلسہ زیر صدارت ... منعقد ہوا ...

جب ماہواری ایام آتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز سپلی ہیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ...

کان کی دوا بلب اینڈ سنز سپلی ہیت

شربت اکسیر

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے

جریان

تازہ سرٹیفکیٹ

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

بال جڑ سے کالا

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

عجیب

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث ... معدہ ... کو ... ہوجاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے ... سفر کی حالت میں ... اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھئے۔

ترکیب استعمال ... قیمت فی شیشی ...

علاوہ ازیں ... حکیم محمد اجمل خاں صاحب ... خاص الخاص مجربات ... فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے۔

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

آنکھ کی حقیقی با تصویر

مسلمانان دہلی کی خدمت میں ایک اپیل

دہلی میں مسلم مسافر خانہ کی تعمیر

اس شہر دہلی کی شان و شوکت اور اس کی کشش اور دلربائی سے ہندوستان بلکہ بیرون ہندوستان میں کون ناواقف اور بے خبر ہے مگر افسوس ہے کہ یہاں مسلمانوں کیلئے کوئی مسافر خانہ نہیں ہے۔ الحمدللہ کہ اس زمانہ میں سب سے پہلے بنظر ہمدردی مسافران اسلامی جناب حافظ ولی اللہ صاحب و دیگر متولیان بڑی مسجد مشہور رنجیگل والی مسجد واقع باڑہ ہندو راؤ دہلی کے دل میں منجانب اللہ یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک وسیع مسافر خانہ ایسا بنایا جائے کہ جس میں ایسے مسافر براحت و آرام ایک وقت میں دو ڈھائی سو قیام کرسکیں مگر اس کے لئے ایک وسیع قطعہ اراضی کی تجویز میں نیز سامان تعمیر بہم پہنچانے کی فکر میں احباب اور مخلصین سے صلاح و مشورہ کرتے رہے بالآخر باتفاق رائے یہ طے ہوا کہ

پشت مسجد موصوف پر جوار اضی بصورت باغیچہ موجود ہے اگر یہ زمین سرکاری چیف کمشنر صاحب دہلی اس کام کے لئے مرحمت فرمادیں تو اس سے بہتر موقع دوسرا مسافر خانہ کے لئے حسب ذیل وجوہ کی بنا پر نہیں ہوسکتا۔

وجہ اول۔ یہ مسجد اسٹیشنوں کے وسط میں واقع ہے۔ اسٹیشن دہلی، اسٹیشن سبزی منڈی، اسٹیشن کشن گنج، اسٹیشن سرائے روہیلہ، اسٹیشن پہاڑ گنج، صدر بازار۔

وجہ دوم۔ یہ مسجد شاہی جرنیلی کے قریب واقع ہے جو رائے سینہ وغیرہ چلی گئی ہے اور اس کے قریب و جوار میں بازاروں اور بڑی بڑی شاندار عمارتوں کی وجہ سے خوب رونق ہے اور اس کے قریب ہی سرکاری ہسپتال بھی قائم ہے

وجہ سوم۔ اس مسجد کے قرب و جوار میں ایسے باخبر مسلمان آباد ہیں جو یتامیٰ و مساکین و مسافرین کی خدمت گذاری کو ثواب اور دینی خدمات سمجھ کر بقدر توفیق یہ سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں مسافر خانہ بن جانے سے مسافروں کو اور راحتیں میسر آنی بھی ممکن ہیں۔

چنانچہ حسب دلخواہ قطعہ اراضی اس کام کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مرحمت فرما کر جملہ مسلمانان دہلی پر احسان کیا ہے۔

اب ماشاءاللہ وہ کل قطعہ اراضی ہزار آٹھ سو گز اس تعمیر مسافر خانہ کے بلئے مہیا ہوگیا ہے اور اس قطعہ اراضی مسلمہ بالا میں بہ نیت تعمیر مسافر خانہ سہ منزلہ متوکلاً علی اللہ بنیادیں کھدوادی گئی ہیں۔ لہٰذا اب مسلمانان دہلی و عام برادران اسلام باشندگان بیرون دہلی کی خدمت میں یہ اپیل پیش کی جاتی ہے کہ اس دینی کام کے اہتمام اور انصرام کے لئے جلد از جلد توجہ فرما کر درمے قدمے سخنے اس کی اعانت و امداد فرمائیں۔

نوٹ:۔ نقد روپیہ کے علاوہ جو حضرات سامان تعمیر مثلاً خشت سیمنٹ چونہ گاڈر، کڑی، تختہ، پتھر وغیرہ دینا چاہیں یا مزدوری معماران و مزدوران کل یا کسی خاص جز کی خود دینا چاہیں یا کسی مستقل حصہ مسافر خانہ کی تعمیر ہمارے نقشہ مجوزہ کے مطابق ہماری نگرانی میں اپنے انتظام سے بنوانا چاہیں تو وہ ازراہ کرم حتی الوسع جلد از جلد متولی صاحبان سے اپنے ارادہ کا اظہار فرمادیں تاکہ آپ سے پہلے دوسرے حضرات سے وعدہ کرلینے پر آپ کی تعمیل ارشاد سے معذوری نہ ہو اور آپ کی قدر امداد معلوم ہوجانے پر اس کی فکر سے سبکدوشی بھی ہوجائیں۔

وما علینا الا البلاغ

الداعیان الی الخیر

منتظمین مسافر خانہ دہلی

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کردیا۔ یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے ...

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہادر میڈیکل اسٹور ...

الکٹری کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

الکٹری کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

الکٹری کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

سعید برادرز الیکٹرو پیتھک ... دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام

حیرت انگیز طبی ایجاد

عرق حیات جو

عرق حیات

آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۱ دہلی

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہیں

امراض معدہ کا موسم

امرت دھارا

متواتر استعمال کرتے رہیں

منیجر امرت دھارا ... لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ
الجمعیۃ
دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی
تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
نصف کالم
چوتھائی کالم

جلد ۱۶ | دہلی - یوم شنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۳

معاصرین کے افکار و آراء

شرعی سزائیں (ج)

ماڈرن ریویو، کلکتہ کا مشہور انگریزی رسالہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور روشن خیال مہا سبھائی ہندو کی ایڈیٹری میں نکلتا ہے۔ اگست نمبر میں اس کے ایڈیٹوریل میں ... مسٹر علی کی ایک تحریر کا اقتباس درج ہے ... ہائیکورٹ ... کلکتہ ... کا خلاصہ یہ ہے ...

بیزاری کا اظہار بھی فرماتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ مولانا کی "انتہا پسندی" اور ان کے "عمل و فضل" میں کونسا ایسا تضاد ہے ...

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

حاجی صاحب یہ کہہ کر فرط مسرت سے جامہ میں پھولے نہیں سماتے کہ دارالعلوم دیوبند ایک خالص مذہبی ادارہ ہے ...

مسلمانان الور اور مسود اج (ہمدم)

اس وقت ریاست الور کے مسلمان، مصائب میں مبتلا ہیں ...

دیوبند (زمیندار)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

فرات کے کنارے ہیروان اسلام اور ہاتھیوں کا معرکہ

صحابہ کرام نے ہاتھیوں سے اپنی ہڈیاں چور چور کرالیں!

سرزمین عراق پر مسلمانوں کی پہلی مہم

اسلامی فتوحات کا سلسلہ تو بہت طویل ہے جس کی تفصیلات ان کالموں میں نہیں دی جاسکتیں ...

مسلم کی شکست آئندہ کے لئے فتح کا دیباچہ ہوتی ہے

شجاعت ہی مسلم کو ممتاز بناتی ہے!

"اسلام میں نقض عہد جائز نہیں"

عراق کی سرزمین پر علم اسلام

خضر علیہ السلام مل گئے

یعنی جس طرح ایک پریشان اور راہ گم کردہ انسان کے حق میں حضرت خضر علیہ السلام کا مل جانا مسرت اور شادمانی کا باعث ہو سکتا ہے بالکل اسی طرح رنجیدہ اور فکرمند انسان کے لئے ملا رموزی کی ان کتابوں کا شائع ہو جانا مسرت بخش ہے۔

گلابی قرآن شریف - تین روپے آٹھ آنے
لاٹھی اور بھینس - ایک روپیہ چار آنہ
گلابی اردو - چار آنہ
شریف ملا رموزی - چار آنہ

ملنے کا پتہ
ملا رموزی بھوپال

خاص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (لمیٹڈ) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg Coy Ltd. P. Box 88 Karachi

طبیہ کالج علی گڈھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء تا یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء داخلہ کی تاریخ مقرر ہے امیدواران کو اس سے قبل بذریعہ درخواست پرنسپل کے دفتر میں بھیجنا چاہئے اور داخلہ کے وقت ... پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج ... ہر طالب علم کو ... وظیفہ دیا جائیگا۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

... امریکن کمرشل کمپنی ...

(رجسٹرڈ)

چند ماہیہ ناز مجربات خصوصی

سکول فار ایگلو (؟) ... نے رکگنائز کر دیا

صدہا مرضوں کی ایک دوا

ایک آنہ کی ... جلدوں کا پیکٹ ...

The Vit. ... Rawalpindi

خاموش تبلیغ

یہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانہ کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۲۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ / علاوہ محصول ڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ - تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر - تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر - تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر - تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر علاوہ محصول ڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶/

ابدی نجات آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/

ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کیلئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی حیدرآباد دکن اورنگ آباد ناگپور جھانسی علی گڈھ اٹاوہ فرخ آباد فتحپور ایٹہ کانپور اعظم گڈھ فیض آباد بلیا آرہ ہر ایچ بریلی لکھنؤ شاہجہانپور شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

نیرنگ

مصنفہ ... صاحب

چند اعلیٰ ادبی مضامین اور ایک تاریخی ... کا مجموعہ

... صاحب ... نسوانی دنیا خوب واقف ہے آپکے ادبی مضامین ... ہزاروں مرتبہ داد لے چکے ہیں۔

مکتبہ جامعہ قرول باغ دہلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۱ ہجری

برطانوی "ثالث" کا فیصلہ

کیا ملاعرض مدعا کر کے
بات بھی کھوئی التجا کر کے

فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق حکومت برطانیہ کے جس فیصلہ کا انتظار سرکاری اور نیم سرکاری حلقوں میں نہایت بے چینی کے ساتھ کیا جا رہا تھا وہ شائع ہو گیا۔ اور اُس کے ساتھ وزیر اعظم کا وہ بیان بھی پریس کو دیدیا گیا جو انہوں نے ہندوستان کے ایک خیر خواہ کی حیثیت سے مذکورہ بالا فیصلہ کی اشاعت پر لندن سے جاری کیا ہے۔ حکومت برطانیہ کا یہ فیصلہ اور وزیر اعظم کا یہ بیان اس وقت ہمارے سامنے ہے اور ہم یہ اعتراف کرتے ہیں کہ اس کا ایک لفظ بھی ہماری توقعات کے خلاف نہیں۔

حکومت برطانیہ کے فرقہ وارانہ فیصلہ پر وزیر اعظم کا بیان

ہندوستان کے ساتھ اپنی خیر خواہی کا اظہار

شملہ ۱۷ اگست۔ ہندوستان کے آیندہ دستور اساسی کی تدوین کے سلسلہ میں بعض فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق ملک معظم کی حکومت کے فیصلہ کا متن ہندوستان پہنچ چکا ہے اور دونوں ممالک میں ساتھ ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس فیصلہ کی اشاعت پر وزیر اعظم نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

"صرف وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے بلکہ ہندوستان کے ایک خیر خواہ کی حیثیت سے میں جو گذشتہ دو سال سے اقلیتوں کے مسائل پر خاص توجہ اور دلچسپی کا اظہار کرتا رہا ہوں، یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس فیصلہ پر جو حکومت فرقہ وارانہ نیابت کے متعلق شائع کر رہی ہے اپنے مختصر خیالات بطور تشریح کے ظاہر کروں۔

ہم یہ کبھی نہیں چاہتے تھے کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ تنازعات میں مداخلت کریں۔ ہم نے اپنی اس خواہش کو گول میز کانفرنس کی دونوں نشستوں میں پوری ...

تحفظات کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اس عرصہ میں بہر حال حکومت کو حقائق کا مقابلہ کرنا ہے اور وہ اس پر مجبور ہے کہ اس قسم کے غیر معمولی طریق نیابت کو جاری رکھے۔

اس فیصلہ کے دو پہلو ہیں جن کی طرف مجھے اشارہ کرنا ہے۔ ایک تو اچھوتوں کے متعلق ہے اور دوسرا عورتوں کی نیابت کے متعلق ہے۔ حکومت اس اسکیم کو ہرگز مبنی بر انصاف قرار نہیں دے سکے گی جو ان دونوں ضرورتوں کو پورا نہ کرتی ہو۔

اچھوتوں کے معاملے میں ہمارا سب سے بڑا مقصد یہ رہا ہے کہ اُن صوبجات کی مجالس مقننہ میں جہاں ان کی کثرت ہے ان کے منتخب شدہ نمایندوں کی نیابت حاصل ...

[illegible]

فرقہ وارانہ حقوق کے متعلق "مسلمانوں کے مطالبات"

آل انڈیا مسلم کانفرنس، آل انڈیا خلافت کانفرنس، اور آل انڈیا مسلم لیگ کی تجاویز اور اعلانات

"اگر یہ مطالبات پورے نہ کئے گئے تو کوئی دستور اساسی قابل قبول نہ ہوگا"

ان مطالبات میں سر مو فرق گوارا نہیں کیا جا سکتا

"پنجاب اور بنگال میں ۵۱ فی صدی نہیں بلکہ تناسب آبادی کے حساب سے اکثریت ملنی چاہیئے"

تحفظ حقوق مسلمین کے اجارہ دار ہونے کی حیثیت سے آل انڈیا مسلم کانفرنس اور اس کے ہم نواؤں نے آج تک مسلم مطالبات کے متعلق جو کچھ کہا ہے اس کی تفصیلات بہت زیادہ ہیں۔ ہم اس مختصر جگہ میں ان قراردادوں کو جو حکومت پرست مسلمانوں کے بڑے سے بڑے اجتماعات میں منظور کی گئی ہیں اور جن کی تائید میں فیروز خاں نون سے لے کر سر اقبال تک لیجپور کے اعلانات نکالتے رہے ہیں پیش کئے دیتے ہیں۔ اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پہلے ان قراردادوں کو پڑھ لیں، اس کے بعد اس اعلان کا مطالعہ کریں جو وزیر اعظم نے کیا ہے اور پھر ۲۱ اگست کا انتظار شروع کر دیں جبکہ ان بلند بانگ دعاوی کو عملی جامہ پہنانے کا وقت آئے گا۔

صادر کر دے گی۔ یہ کانفرنس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنا فیصلہ صادر کرے۔ تاکہ مسلمان جدید دستور حکومت میں اپنی پوزیشن کو واضح طور پر سمجھ سکیں۔

اگر وہ اخیر جون ۱۹۳۲ء سے پہلے پہلے فیصلے کا اعلان نہ کر دیگا تو کانفرنس کے اگزیکٹو بورڈ کا ایک اجلاس زیادہ سے زیادہ وسط جولائی کو منعقد کیا جائیگا تاکہ عملی تحریک کا پروگرام شروع کر دیا جائے۔

اس کانفرنس کی مزید یہ رائے ہے کہ اس اثنا میں قوم کو مندرجہ ذیل طریقوں سے منظم کیا جائے تاکہ وہ ہر فوری و ہنگامی ضرورت کے لئے تیار رہے۔

اول۔ ملک بھر کے تمام حصوں میں مسلم کانفرنس کی مزید شاخیں قائم کی جائیں۔

دوم۔ قوم کی سیاسی آزادی یا اقتصادی بہبود اور قیام اتحاد کے مقاصد کی خاطر ملک کی دوسری اسلامی انجمنوں کے درمیان اشتراک و اتحاد عمل پیدا کیا جائے۔

سوم۔ کانفرنس کی شاخوں کے ماتحت رضا کار بھرتی کئے جائیں جو یہ عہد کریں کہ وہ مسلم کانفرنس کے مطالبات کو منظور کرانے کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کریں گے۔

چہارم۔ مندرجہ بالا مقصد کے لئے سرمایہ فراہم کیا جائے۔ مزید برآں یہ کانفرنس اپنی مجلس عاملہ کو اختیار دیتی ہے کہ وہ جون ۱۹۳۲ء کے آخر تک عملی تحریک کا ایک پروگرام تیار کرے جو ضروری کارروائی کی خاطر اگزیکٹو بورڈ کے سامنے پیش کرے۔

(قرارداد منظور کردہ اجلاس عام آل انڈیا مسلم کانفرنس منعقدہ لاہور بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء)

تازہ ترین قرارداد

مسٹر جناح کے نکات چہاردہ گانہ

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی قرارداد

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کی قرارداد

بنگال و پنجاب میں تناسب آبادی کے مطابق مطالبہ

پورے مطالبات تسلیم نہ کرنے پر دھمکی

آل انڈیا مسلم لیگ کی قرارداد

اسلامی تمدن، طرز معاشرت اور مذہب کی حفاظت

مسلم مطالبات کی فہرست

جو سر آغا خاں کی صدارت میں مرتب کی گئی تھی

مولانا شوکت علی کی صدارت میں فیصلہ

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمایئے)

(بسلسلہ صفحہ ۲)

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے مطالبات

نیشنلسٹ مسلم کانفرنس کا فارمولا

جمعیۃ علمائے ہند کا فارمولا

چلتی ٹرین میں مسلح ڈاکہ

ریوالور دکھا کر آٹھ ہزار روپیہ لوٹ لیا

حکومت برطانیہ کا فیصلہ اور مسلم مطالبات کا حشر

مسلمانوں کیلئے ڈھاک کے تین پات

پنجاب اور بنگال میں اکثریت نہیں دی گئی، سندھ کی علیحدگی کا اعلان نہیں کیا گیا

بلوچستان کو دستوری اصلاحات سے محروم رکھا گیا، مرکز میں ⅓ نمائندگی کا وعدہ نہیں کیا گیا

چودہ مطالبات میں سے دوسرے اہم ترین مطالبات کا ذکر ہی نہیں آیا

خوشامد پسند اور حکومت پرست مسلمانوں کو وزیر اعظم کی تنبیہ

ہم اس فیصلہ کے بعد تم سے کوئی بات کرنی نہیں چاہتے

اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ وہ اس غرض سے اگر کوئی معمولی تبدیلی کرنی چاہے تو کرے بشرطیکہ اس کا اثر مختلف اقوام کے درمیان ضروری توازن پر نہ پڑے ... پنجاب یا بنگال میں نہیں ہوسکے گی۔

دوسرا ایوان

۱۹۔ دستوری مباحث میں ابھی تک دوسرے ایوان کے مسئلہ کو نسبتاً بہت کم زیر بحث لایا گیا ہے ... کے قیام یا اس کی ترکیب کے متعلق کسی اسکیم کی تیاری کا آخری فیصلہ ہونے سے قبل مزید غور وخوض کیا جائے۔ ملک معظم کی حکومت کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی صوبہ میں بالائی ایوان ہو تو اس کی ترکیب ایسی ہونی چاہئے کہ اس کا اثر ایوان زیریں میں مختلف قوموں کے مابین توازن پر نہ پڑے۔

مرکزی جمعیتہ مقننہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں

۲۰۔ ملک معظم کی حکومت بحالات موجودہ مرکزی جمعیتہ مقننہ کی ترکیب اور تعداد اراکین کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتی ... ریاستوں کی نیابت کا مسئلہ بھی شامل ہے ... وقت اس امر کا پوری طرح لحاظ رکھا جائے گا کہ تمام قوموں کو مناسب نیابت حاصل ہو۔

سندھ کی علیحدگی کا فیصلہ نہیں ہوا

۲۱۔ ملک معظم کی حکومت یہ اصول تسلیم کرچکی ہے کہ اگر سندھ کا مالی بار برداشت کرسکنے کا ذریعہ معلوم ہوجائے تو اسے علیحدہ صوبہ بنا دیا جائے ... صوبہ بمبئی کے متعلق اعداد وشمار دیئے جائیں اور اس کے ساتھ ہی بمبئی اور سندھ کے علیحدہ علیحدہ صوبوں کے اعداد وشمار بھی شامل کردئے جائیں۔

بہار و اڑیسہ

۲۲۔ بہار و اڑیسہ کے لئے جو اعداد وشمار دئے گئے ہیں وہ موجودہ صوبہ ...

برار کا مستقبل

فرقہ وارانہ نشستوں کی تقسیم

یونیورسٹی کی نشستوں کا طریق انتخاب

۱۷۔ یونیورسٹی کی نشستوں کے لئے انتخاب کے طریقوں پر ابھی تک غور کیا جارہا ہے۔

جدید حلقہ ہائے انتخاب کی تحدید

ہندوستانی عیسائیوں کے جداگانہ حلقے

اینگلو انڈین حلقے اور طریق انتخاب

پسماندہ علاقوں کا فیصلہ

عورتوں کی مخصوص نشستیں

مزدوروں کا حلقہ ہائے انتخاب

۱۴۔ مزدوروں کے لئے جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں غیر فرقہ وارانہ حلقہ ہائے انتخاب سے پر کی جائیں گی۔ انتخابی طریقوں کی تعین ابھی باقی ہے لیکن غالب یہ ہے کہ اکثر صوبوں میں مزدوروں کے حلقہ ہائے انتخاب کچھ تو ٹریڈ یونین ہوں گے اور کچھ مخصوص حلقے ہوں گے جیسا کہ فرنچائز کمیٹی نے اپنی سفارشات میں ظاہر کیا ہے۔

تجارت اور صنعت وحرفت

۱۵۔ تجارت، صنعت وحرفت، کان کنی اور کاشتکاری کرنے والوں کے لئے جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ان کو ایوان ہائے تجارت، اور مختلف تجارتی وصنعتی انجمنوں کے ذریعہ پر کیا جائیگا۔ ان نشستوں کے لئے انتخابی طریقوں کی تفصیلات مزید تحقیقات کی محتاج ہیں۔

زمینداروں کی نشستیں

۱۶۔ زمینداروں کیلئے جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ان کو زمینداروں کے مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ پر کیا جائیگا۔

حکومت کا یقین

صرف صوبوں میں نیابت کا فیصلہ

حکومت سے گفت وشنید کا دروازہ بند

نشستوں کی تقسیم

جداگانہ انتخاب

عام حلقوں کے رائے دہندے

مرہٹوں کی نیابت

اچھوتوں کی جداگانہ نیابت

(۵) پنجاب میں زمینداروں کی جو نشستیں مقرر ہیں ان میں سے ایک تو تمن داروں کے لئے ہوگی۔ چار نشستوں کو مخصوص حلقوں سے مخلوط انتخاب کے ذریعہ پر کیا جائے گا۔ غالب گمان یہ ہے کہ رائے دہندوں کی تقسیم کے باعث زمینداروں میں سے ایک ہندو، ایک سکھ اور دو مسلمان منتخب ہوں گے۔

(۶) آسام کی عام نشستوں میں جو ایک نشست عورت کو دی گئی ہے وہ شیلانگ کے غیر فرقہ وارانہ حلقہ سے پر کی جائے گی۔

مسلم کانفرنسیوں کی چالاکی کا راز فاش ہوگیا

مولانا حسرت موہانی کا رکنیت سے انکار

سب کمیٹی میں کوئی مفید کام نہیں ہوسکتا

کانپور ۱۵ اگست گذشتہ دنوں دہلی میں حکیم جمیل خاں صاحب کے دولت کدہ پر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس میں مولانا حسرت موہانی صاحب نے شرکت نہیں فرمائی تاہم بعض اخبارات میں مولانا کی شرکت کی غلط خبر شائع کردی گئی اور "ہندوستان ٹائمز" نے بھی اس بے بنیاد خبر کو شائع کردیا۔ حالانکہ مولانا قطعاً اس جلسہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

مسلم کانفرنس کی اس مجلس عاملہ میں نہایت چالاکی سے مولانا حسرت موہانی اور مولانا حسن ریاض صاحب کا نام سب کمیٹی کے لئے منتخب کرلیا گیا اس کے متعلق ان دونوں حضرات نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

اخبارات سے معلوم ہوا کہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ہمارا نام سب کمیٹی کے لئے منتخب کرلیا ہے تاکہ ہم سب ملکر "براہ راست کارروائی" کی اسکیم پر غور کریں ... کہ ہم اس کمیٹی میں شامل ہوکر کوئی مفید کام نہیں کرسکتے اس لئے ہم اپنے اس تقرر سے انکار کرتے ہیں۔

نواب دیر اور سالارزئی میں صلح کے آثار

صوبہ سرحد میں امن وامان کی فضا

پشاور ۱۵ اگست۔ نواب دیر کے بھائی عالم زیب خاں ایک چھوٹے سالارزئی لشکر کے ... انبتاک مسکنی کے مغربی حصہ کی پہاڑی پر مقیم ہیں۔ نواب دیر کا لشکر منارہ کے مقام میں جمع ہورہا ہے مگر سالارزئی جرگہ صلح کے لئے گفت وشنید کرنے پر آمادہ ہوگیا ہے کیونکہ نواب دیر نے صبان کیل میں ایک مینار تعمیر کرنے کا ارادہ کیا ہے جس کے بعد مخالفوں کا اقدام قطعی بند ہوجائے گا جس جگہ مینار تعمیر کیا جانے والا ہے وہ ... ایک تجارتی مرکز ہے۔

دار الحکومت

ڈاکٹر کچلو کو دہلی سے اخراج کا حکم

۲۴ گھنٹہ میں دہلی سے نکل جاؤ

دہلی ۱۵ اگست۔ رپورٹ ڈاکٹر کچلو نام مقام صدر انڈین نیشنل کانگرس اور آپ کے سکرٹری مسٹر محمد صدیق کو خاص اختیارات کے آرڈیننس کے ماتحت ۲۴ گھنٹہ کے اندر دہلی سے باہر چلے جانے کا نوٹس موصول ہوا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر کچلو چند روز پیشتر بنارس گئے تھے جہاں آپ نے کانگریس کے پروگرام کے متعلق پنڈت مدن موہن مالویہ سے مشورہ کیا تھا۔ جس روز آپ کو نوٹس موصول ہوا ہے اسی روز آپ واپس ہوئے تھے۔

جمعیتہ علماء اور الور کے مہاجرین کی خدمات

رحمت الٰہی صاحب کا مکتوب ایڈیٹر الامان کے نام

مکرمی اڈیٹر صاحب "الامان" اخبار دہلی

السلام علیکم۔ آپ کے اخبار مورخہ ۱۴ اگست میں الور کے مہاجرین کی دعوت کو "جمعیتہ علماء" کے بجائے میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ تحریر خلاف واقعہ ہے اسلئے میں اپنے سکوت کو دیانت کے خلاف سمجھتے ہوئے اصلی حالات کے اظہار پر مجبور ہوں۔ امید کہ آپ یہ سطور ذیل کو شائع کرکے شکرگزار کریں گے۔

الور کے مہاجرین جب سے دہلی میں آئے ہیں جمعیتہ علماء کے کارکنان ان کی راحت وسہولت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں ... اس کو مسلمانان دہلی بخوبی جانتے ہیں ...

اللہ تعالیٰ جمعیتہ کے کارکنوں اور جو لوگ ان کی آواز پر لبیک کہکر مظلومین الور کی دعوت میں حصہ لے رہے ہیں جزائے خیر دے۔

رحمت الٰہی

۱۵ اگست ۱۹۳۲ء — احاطہ کالے صاحب، دہلی

دہلی مسلم ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

الور کے مہاجرین کی امداد کیلئے امام صاحب کی ایک تجویز

"مہاجرین خود نہیں آئے بلکہ ان کو ورغلایا گیا ہے"

آہ حافظ محمد ابراہیم صاحب!

ہندوستان کے مسلمانوں میں عموماً اور مسلمانان دہلی میں خصوصاً یہ خبر نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ سنی جائیگی کہ حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب دہلوی آج ۱۶ اگست کو ۳ بجے بعارضہ ... رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

... حق تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے اعزاء واقربین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آسام میں خوفناک زلزلہ

متعدد اشخاص ہلاک بہت سی عمارات تباہ

اعلان تعطیل

نا انصافی انگریز کرے اور سرچشمہ نول اسپین بجائے

فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ اپنی قوت سے ہوگا

مولانا مفتی محمد نعیم ڈکٹیٹر جمعیتہ علماء ہند کا اعلان

جناب مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق سرکاری فیصلہ سے جو صورت حال پیدا ہوگی اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے مولانا فرماتے ہیں:

جن لوگوں نے اپنی قسمت کا فیصلہ برطانیہ کے سپرد کردیا ہے ... ہمیں افسوس ہے کہ ان کو اب مایوسی ہورہی ہے ...

ایک مکان کے اندر بم پھٹ گیا

تختہ پاش پاش ہوگیا

لاہور پولیس کی تگ ودو

لاہور ۱۵ اگست۔ کل ساڑھے دس بجے شب کوچہ شاہیاں علاقہ ... میں ... کے مکان کی بیٹھک میں جبکہ وہ مکان کی بالائی چھت پر سو رہا تھا ایک بم پھٹنے کا دھماکہ ہوا ...

افغانستان کیلئے مسلم یونیورسٹی کا تاریخی وفد

حکومت کی طرف سے افغانستان جانیکی ممانعت

الہ آباد ۱۵ اگست۔ علی گڑھ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت یو پی نے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کو تار دیا ہے کہ جو افغانستان جانے والی تھی ... قابل ذکر امر یہ ہے کہ طلباء نے اس قابل ذلت شرط کو منظور کرنے سے انکار کردیا ہے۔

پنجاب میں اسپیشل آرڈیننس کا نفاذ

سکھوں اور مسلمانوں کے تصادم کا خطرہ

لاہور ۱۵ اگست۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکام اس امر پر غور کررہے ہیں کہ سکھوں اور مسلمانوں کی ایک دوسرے کو دھمکیوں کے باعث ... خطرناک صورت حالات پیدا ہوجانے کا امکان ہے ... اسپیشل آرڈیننس نافذ کردیا جائے۔

اچھوتوں کو مندروں کی سڑک پر چلنے کی ممانعت

مجسٹریٹ پالگھاٹ کا حکم

سانپ کے خوف سے یکصد اشخاص غرقاب

دریا میں کشتی پلٹ گئی

بمبئی ۱۵ اگست۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار کوہاپور سے اطلاع دیتا ہے کہ دریا میں ایک کشتی الٹ گئی جس کی وجہ سے تقریباً ایک سو اشخاص غرقاب ہوگئے ...

ایک بمباز سفر کرتے ہوئے گرفتار کرلیا گیا

بم کو لٹیا میں چھپا دیا گیا

کشمیر کے پہاڑ پر دو فوجی افسروں کی ہلاکت

دو بچے بھی ہلاک ہوگئے

سرینگر ۱۵ اگست۔ کشمیر کے پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دو فوجی افسر ہلاک ہوگئے ان میں سے ایک تو لفٹننٹ ... اور دوسرے لفٹننٹ ... ہیں ...

ناگپور کے مقدمہ سازش کی سماعت

گورنر سی پی کو قتل کرنیکی سازش

ناگپور ۱۵ اگست۔ مقدمہ سازش ناگپور کی سماعت کے دوران میں ...

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ایک دلچسپ مکالمہ

(از نامہ نگار)

معلوم ہوا ہے کہ ۹ اگست کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع سہارنپور نے حضرت مولانا حسین احمد صاحب ڈکٹیٹر ہشتم جمعیتہ علماء ہند سے سہارنپور جیل میں ملاقات کی جس کے دوران میں حضرت مولانا اور مجسٹریٹ کے مابین نہایت دلچسپ گفتگو ہوئی ...

مجسٹریٹ — میں سمجھتا ہوں ...

حضرت مولانا — ...

حکومت برطانیہ کا فیصلہ اور مسلم مطالبات کا حشر

مسلمانوں کیلئے ڈھاک کے تین پات

پنجاب اور بنگال میں اکثریت نہیں دی گئی، سندھ کی علیحدگی کا اعلان نہیں کیا گیا

بلوچستان کو بدستور اصلاحات سے محروم رکھا گیا، مرکز میں ⅓ نمائندگی کا وعدہ نہیں کیا گیا

چودہ مطالبات میں سے دوسرے اہم ترین مطالبات کا ذکر ہی نہیں آیا

خوشامد پسند اور حکومت پرست مسلمانوں کو وزیر اعظم کی تنبیہ

ہم اس فیصلہ کے بعد تم سے کوئی بات کرنی نہیں چاہتے

شملہ ۱۶ اگست۔ گول میز کانفرنس کے اختتام پر یکم دسمبر ۱۹۳۱ء کو وزیر اعظم نے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے جو بیان دیا تھا اور جس کی توثیق بعد میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں کر دی گئی تھی۔ اس بیان میں صاف طور پر یہ ظاہر کر دیا گیا تھا اگر مختلف فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق جو کانفرنس حل نہیں کر سکی ہے مختلف فرقوں کے مابین کوئی ایسا سمجھوتہ نہ ہو گیا جو سب کے لئے قابل قبول ہو تو ملک معظم کی حکومت یہ حزم بالجزم کر چکی ہے کہ اس وجہ سے ہندوستان کی دستوری ترقی کی مزاحمت نہیں ہو گی اور یہ کہ حکومت اس رکاوٹ کو ایک عبوری اسکیم خود تجویز اور نافذ کر کے دور کر دے گی۔

حکومت کا یقین

۲۔ ۱۹ مارچ ۱۹۳۲ء کو ملک معظم کی حکومت نے جب یہ معلوم کیا کہ سمجھوتہ کرنے میں مختلف فرقوں کی مسلسل ناکامی کے باعث جدید دستور اساسی کی تدوین رک گئی ہے تو اس نے یہ کہہ دیا کہ ... فرقہ وارانہ مسائل پر غور کر رہی ہے ... حکومت کو یہ یقین ہو گیا ہے ...

صرف صوبوں میں نیابت کا فیصلہ

۳۔ چنانچہ ملک معظم کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کے سامنے آئندہ دستور اساسی کے متعلق جو تجاویز پیش ہونے والی ہیں ان میں حسب ذیل اسکیم کے مطابق دفعات داخل کی جائیں گی ...

حکومت سے کچھ مسئلہ کا دور

جداگانہ انتخاب

نشستوں کی تقسیم

یونیورسٹی کی نشستوں کا طریق انتخاب

۱۷۔ یونیورسٹی کی نشستوں کے لئے انتخاب کے طریقوں پر ابھی تک غور کیا جا رہا ہے۔

جدید حلقہ ہائے انتخاب کی تحدید

ہندوستانی عیسائیوں کے جداگانہ حلقے

اینگلو انڈین حلقے اور طریق رائے دہی

یورپین حلقے

پسماندہ علاقوں کا فیصلہ

عورتوں کی مخصوص نشستیں

مرہٹوں کی نیابت

اچھوتوں کی جداگانہ نیابت

۹۔ جن اچھوتوں کو حق رائے دہی حاصل ہو گا وہ عام حلقہ سے ووٹ دیں گے ...

مزدوروں کا حلقہ ہائے انتخاب

۱۴۔ مزدوروں کے لئے جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ان کے لئے غیر فرقہ وارانہ حلقے انتخاب سے پر کی جائیں گی ...

تجارت اور صنعت و حرفت

۱۵۔ تجارت، صنعت و حرفت، کان کنی اور کاشتکاری کرنے والوں کے لئے جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ان کو ایوان ہائے تجارت اور مختلف تجارتی و صنعتی انجمنوں کے ذریعہ پر کیا جائیگا۔ ان نشستوں کے لئے انتخابی طریقوں کی تفصیلات مزید تحقیقات کی محتاج ہیں۔

زمینداروں کی نشستیں

۱۶۔ زمینداروں کیلئے جو نشستیں مخصوص کی گئیں ہیں ان کو زمینداروں کے مخصوص حلقہ ہائے انتخاب کے ذریعہ پر کیا جائیگا۔

دوسرا ایوان

سندھ کی علیحدگی کا فیصلہ نہیں ہوا

برار کا مستقبل

فرقہ وارانہ نشستوں کی تقسیم

۲۴۔ اس پیراگراف کا خلاصہ حسب ذیل نقشہ میں پیش کر دیا گیا ہے۔

صوبہ	عام حلقے (ہندو)	اچھوت	پسماندہ علاقے	سکھ	مسلمان	ہندوستانی عیسائی	اینگلو انڈین	یورپین	تجارت صنعت و حرفت	زمیندار	یونیورسٹی	مزدور	میزان	[illegible]
مدراس	146 (۶ عورتیں)	18	1	·	29 (ایک عورت)	9 (ایک عورت)	2	3	6	6	1	-	[illegible]	[illegible]
بمبئی (بشمول سندھ)	[illegible] (۵ عورتیں)	10	1	·	63 (ایک عورت)		2	4	8	3	1	8	200	31.5
بنگال	80 (۲ عورتیں)	·	·	·	119 (۲ عورتیں)	2	4 (ایک عورت)	11	19	5	2	8	250	[illegible]
صوبہ متحدہ	132 (۴ عورتیں)	12	·	·	66 (۲ عورتیں)	2	1	2	3	6	1	3	228	[illegible]
پنجاب	43 (ایک عورت)	·	·	32 (ایک عورت)	86 (دو عورتیں)	2	1	1	1	5	1	3	175	[illegible]
بہار اڑیسہ	99 (۳ عورتیں)	7	8	·	42 (ایک عورت)	2	1	2	4	5	1	4	175	[illegible]
صوبہ متوسط (بشمول برار)	87 (۳ عورتیں)	10	1	·	14		1	1	2	3	1	2	112	11.5
آسام	44 (ایک عورت)	4	9	·	34	1	·	1	11	-	·	4	108	21.5
صوبہ سرحد	9	·	·	3	36	·	·	·	·	2	·	·	50	[illegible]
بمبئی (باستثنائے سندھ)	109 (۵ عورتیں)	10	1	·	30 (ایک عورت)	3	2	3	7	2	1	7	175	[illegible]
سندھ (باستثنائے بمبئی)	19	·	·	·	34 (ایک عورت)	·	·	2	2	2	·	1	60	[illegible]

(۱) عورتوں کی نیابت ان اعداد سے ظاہر کی گئی ہے جو نوسین میں ہیں۔ یہ تعداد فرقہ وارانہ نیابت کی مجموعی تعداد کے اندر شامل ہے اس سے باہر نہیں ہے۔

(۲) تجارت، صنعت و حرفت، کان کنی اور کاشتکاری کے متعلق جو نشستیں مخصوص کی گئی ہیں ان کو منتخب کرنے کے لئے جن جماعتوں کو ذمہ دار قرار دیا جائے گا ان کی ترکیب میں اگرچہ اکثر جگہ یورپینوں کا غلبہ ہوگا ... اس لئے ہر صوبہ کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں کس قدر یورپین اور کس قدر ہندوستانی آئیں گے ... حسب ذیل ہوگی۔

مسلم کانفرنسیوں کی چالاکی کا راز فاش ہو گیا

مولانا حسرت موہانی کا رکنیت سے انکار

سب کمیٹی میں کوئی مفید کام نہیں ہو سکتا

کانپور ۱۵ اگست گذشتہ دنوں دہلی میں حکیم جمیل خاں صاحب کے دولت کدہ پر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس میں مولانا حسرت موہانی صاحب نے شرکت نہیں فرمائی تاہم بعض اخبارات میں مولانا کی شرکت کی غلط خبر شائع کر دی گئی اور ہندوستان ٹائمز نے بھی اس بے بنیاد خبر کو شائع کر دیا۔ حالانکہ مولانا قطعاً اس جلسہ میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

مسلم کانفرنس کی اس مجلس عاملہ میں نہایت چالاکی سے مولانا حسرت موہانی اور مولانا حسن ریاض صاحب کا نام سب کمیٹی کے لئے منتخب کر لیا گیا اس کے متعلق ان دونوں حضرات نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔

اخبارات سے معلوم ہوا کہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ہمارا نام سب کمیٹی کے لئے منتخب کر لیا ہے "تاکہ سب مسلک" براہ راست کارروائی ... ہم اس کمیٹی میں شامل ہو کر کوئی مفید کام نہیں کر سکتے اس لئے ہم اس تقرر سے انکار کرتے ہیں۔

نواب دیر اور سالارزئی میں صلح کے آثار

صوبہ سرحد میں امن و امان کی فضا

پشاور ۱۵ اگست۔ نواب دیر کے بھائی عالم زیب خاں ایک جیوٹے سالارزئی ... نواب دیر کا لشکر ... صلح کے لئے گفت و شنید کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے ... مینار تعمیر کیا جانے والا ہے وہ ایک تجارتی مرکز ہے۔

دار الحکومت

ڈاکٹر کچلو کو دہلی سے اخراج کا حکم

۲۴ گھنٹہ میں دہلی سے نکل جاؤ

دہلی ۱۵ اگست۔ پرسوں ڈاکٹر کچلو نائم مقام صدر انڈین نیشنل کانگریس اور آپ کے سکرٹری مسٹر محمد صدیق کو خاص اختیارات کے آرڈی نینس کے ماتحت ۲۴ گھنٹہ کے اندر دہلی سے باہر چلے جانے کا نوٹس موصول ہوا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر کچلو چند روز پیشتر بنارس گئے تھے جہاں آپ نے کانگریس کے پروگرام کے متعلق پنڈت مدن موہن مالویہ سے مشورہ کیا۔ ... موصول ہوا ہے اسی روز آپ واپس ہوئے تھے۔

جمعیۃ علماء اور الور کے مہاجرین کی خدمات

رحمت الٰہی صاحب کا مکتوب ایڈیٹر الامان کے نام

مکرمی اڈیٹر صاحب "الامان" اخبار دہلی

السلام علیکم۔ آپ کے اخبار مورخہ ۱۴ اگست میں الور کے مہاجرین کی دعوت کو جمعیۃ علماء کے بجائے میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ خبر خلاف واقعہ ہے اس لئے میں اپنے سکوت کو دیانت کے خلاف سمجھتے ہوئے اصلی حالات کے اظہار پر مجبور ہوں۔ امید کہ آپ اسے شائع کر کے شکر گذار کریں گے۔

الور کے مہاجرین جب سے دہلی میں آئے ہیں جمعیۃ علماء کے کارکنان ان کی راحت و سہولت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ ...

رحمت الٰہی

۱۵ اگست ۱۹۳۲ء احاطہ کالے صاحب دہلی

دہلی مسلم ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

الور کے مہاجرین کی مدد کیلئے امام صاحب کی ایک تجویز

"مہاجرین خود ... آئے بلکہ ان کو ورغلایا گیا ہے"

دہلی ۱۶ اگست آج اتوار کے روز دہلی مسلم ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس ... زیر صدارت ... منعقد ہوا ...

حاجی رشید احمد صاحب نے کہا کہ یہ تجویز آئین کے خلاف ہے کیونکہ ایسوسی ایشن کے دستور و قواعد سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ خاں صاحب محمد صدیق ملتانی نے اصل تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ ایسوسی ایشن خود کو بنا کر رہے اور ایک تاجرانہ ایجنسی میں مدغم ہو جائے۔

حافظ عبدالعزیز صاحب نے تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ الور کے مسلمانوں کو تبلیغ ... پروپیگنڈہ کرنے والوں نے گمراہ کیا ہے ... اس لئے یہ ایسوسی ایشن کسی ایسی تحریک کو امداد دینا نہیں چاہتی جو خود مسلمانوں میں اختلافات پیدا کر رہی ہے ... اس بحث و تمحیص کے بعد اجلاس نے تمام سوالات کو ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کے سپرد کر دیا۔

آہ حافظ محمد ابراہیم صاحب!

ہندوستان کے مسلمانوں میں عموماً اور مسلمانان دہلی میں خصوصاً یہ خبر نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب دہلوی آج ۱۵ اگست کو ۲ بجے بعارضہ ... رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم دہلی کے ایک زبردست عالم جمعیۃ علماء ہند کے مخلص کارکن اور مجلس احرار اسلام دہلی کے سابق سکرٹری تھے آپ ایک غنی نوجوان تھے عمر غالباً ۲۶، ۲۷ سال ہوگی۔ مرحوم نے دو چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں ... ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے اعزہ و اقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آسام میں خوفناک زلزلہ

متعدد اشخاص ہلاک بہت سی عمارات تباہ

ڈبروگڑھ (آسام) ۱۵ اگست کل صبح کو دس بجکر تین منٹ پر ایک زبردست زلزلہ آیا ... کے باعث بہت آدمی ہلاک ہوئے اور گوہاٹی میں بہت سے اشخاص بے ہوش ہو گئے ... کلکتہ سے چار سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

ناانصافی انگریز کرے اور سرٹیفیکٹ ہم کو دیا جائے

فرقہ وارانہ مسئلہ کا فیصلہ اپنی قوت سے ہوگا

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

جناب مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق سرکاری فیصلہ سے جو صورت حال پیدا ہوگی اس پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے مولانا فرماتے ہیں:۔

"جن لوگوں نے اپنی قسمت کا فیصلہ برطانیہ کے سپرد کر دیا ہے اور وہ اب تک منتظر تھے کہ ان کی منہ مانگی مراد دیدی جائے گی اور اسی توقع پر انہوں نے ہندوستان کی تحریک آزادی میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا یقیناً انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ اگر ان کو اب مایوسی ہو رہی ہے تو وہ برطانیہ کے خلاف اعلان جہاد کریں یا پھر کامل وفاشعاری کا ثبوت دیتے ہوئے جو کچھ بخشش ہو اس کو شکریہ کے ساتھ قبول کریں۔

"لیکن یہ حق تو انہیں کسی طرح نہیں پہنچتا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے الجھ کر ملک کی فضا کو مکدر و خراب کریں یہ کیا ستم ظریفی ہے کہ ناانصافی انگریز کریں اور سرٹیفیکٹ ہم کو دیا جائے۔

... ہندوستان کو آزادی ... حاصل کرنے میں سب سے زیادہ قربانی کرنی چاہئے ...

ایک مکان کے اندر بم پھٹ گیا

تختہ پاش پاش ہو گیا

لاہور پولیس کی تگ و دو

لاہور ۱۵ اگست کل ساڑھے دس بجے شب کوچہ شاہیاں علاقہ سائوڈرنس میں ... کالج کے مکان کی نچلی منزل ... تختہ پاش پاش ہو گیا ... پولیس کو ٹیلیفون کیا گیا ...

افغانستان کیلئے مسلم یونیورسٹی کا تاریخی وفد

حکومت کی طرف سے افغانستان جانے کی ممانعت

علیگڑھ ۱۵ اگست۔ ... اطلاعات مظہر ہیں کہ حکومت ہند نے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کی تاریخی ٹیم کو ... افغانستان جانے کی اجازت ... نہیں دی ...

پنجاب میں اسپیشل آرڈیننس کا نفاذ

سکھوں اور مسلمانوں کے تصادم کا خطرہ

لاہور ۱۵ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے ... سکھوں اور مسلمانوں کی ایک دوسرے کو دھمکیوں کے باعث ... اسپیشل آرڈیننس نافذ کر دیا ہے۔

اچھوتوں کو مندروں کی سڑک پر چلنے کی ممانعت

مجسٹریٹ پالگھاٹ کا حکم

پالگھاٹ ۱۵ اگست۔ ... اچھوتوں کو مندر کے راستوں پر چلنے کی ممانعت ... سنیچر کے روز ... ایک نقل ...

سانپ کے خوف سے یکصد اشخاص غرقاب

دریا میں کشتی پلٹ گئی

بمبئی ۱۵ اگست۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار کوہاپور سے اطلاع دیتا ہے کہ دریا میں ایک کشتی پلٹ گئی جس کی وجہ سے تقریباً ایک سو اشخاص غرقاب ہو گئے یہ حادثہ کوہاپور سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر منجری اور چپانی کے دیہات کے درمیان دریا کو عبور کرتے ہوئے واقع ہوا کشتی میں ایک سو بیس آدمی سوار تھے جب کشتی تھوڑی دور نکل گئی تو ایک درخت بہتا ہوا کشتی کے قریب آیا اس پر ایک سانپ لپٹا ہوا تھا۔ درخت قریب ہوتے ہی سانپ کشتی میں اچھل کر گرا۔ فوراً تمام کشتی میں کھلبلی مچ گئی۔ لوگ خوفزدہ ہو کر ایک کنارے کی طرف ہو گئے کشتی پلٹ گئی صرف آٹھ ملاح اور چند آدمی جو تیرنا جانتے تھے بچ کر کنارے پر پہونچے۔

ایک بمباز سفر کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا

بم کو لیٹیا میں چھپا دیا گیا

مدراس ۱۵ اگست آج پولیس نے ایک شخص کے پاس سے ایک بہت بڑا بم پکڑا۔ یہ آدمی ریلوے ٹرین میں سفر کر رہا تھا پولیس کو اس کے متعلق اطلاع ملی تو اس آدمی کا تعاقب کیا اور سرمایا نلور کے قریب پہنچ کر اسے گرفتار کر لیا تلاشی لینے پر ایک "لیٹیا" میں سے ایک بڑا بم نکلا ... شہر میں مختلف مقامات پر تلاشیاں ہو رہی ہیں اور متعدد گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

اعلان تعطیل

چونکہ دہلی کی ایک مقامی تقریب "سترہویں شریف" کی وجہ سے "جید برقی پریس" جہاں اخبار "الجمعیۃ" چھپوایا جاتا ہے بند رہے گا اس لئے ۱۸ اگست کا اخبار طبع نہ ہو سکے گا۔ امید ہے کہ معاونین "الجمعیۃ" اور ایجنٹ صاحبان اس جبری تعطیل کے لئے ہمیں معذور سمجھیں گے۔ اور ۱۸ اگست کے پرچہ کا انتظار نہ فرمائیں گے۔

مہتمم الجمعیۃ

کشمیر کے پہاڑ پر دو فوجی افسروں کی ہلاکت

دو بچے بھی ہلاک ہو گئے

سرینگر ۱۵ اگست کشمیر کے پہاڑ پر چڑھتے ہوئے دو فوجی افسر ہلاک ہو گئے ان میں سے ایک لفٹننٹ سٹوڑ بی برگیڈ تھے اور دوسرے لفٹننٹ برن اسسٹنٹ گریسن میرٹھ تھے اس واقعہ ہائلہ کی خبر سب سے پہلے مسٹر برن نے اس کیمپ سے بھیجی جو امر ناتھ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے گذشتہ ہفتہ میں ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا ایک فوجی افسر پہاڑ پر چڑھتے ہوئے گر پڑا اگرچہ وہ سخت زخمی ہو گیا تھا مگر وہ کیمپ میں واپس آگیا اسی طرح راولپنڈی چھاؤنی کا ایک فوجی افسر میجر نوکس اپنی موٹر میں پہاڑ پر چڑھ رہا تھا کہ اس کی موٹر الٹ گئی جس کے باعث دو بچے ہلاک ہو گئے۔

ناگپور کے مقدمہ سازش کی سماعت

گورنر سی پی کو قتل کرنے کی سازش

ناگپور ۱۵ اگست۔ مقدمہ سازش ناگپور کی سماعت کے دوران میں اقبالی مجرم سلطان گواہ نے بیان دیا ہے کہ کس طرح نگنس گھاٹ کے اسٹیشن سے ریوالور کا تھیلا چرایا گیا۔

گواہ کا بیان ہے کہ اگر پروگرام کامیاب ہو جاتا تو روپیہ سے اسلحہ خریدے جاتے جن سے سرکاری حکام کو ہلاک کیا جاتا ... گورنر کو گولی سے ہلاک کر دے۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور مسٹر کلکٹر سہارنپور کا ایک دلچسپ مکالمہ

(از نامہ نگار)

معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ اگست کو مسٹر کلکٹر ضلع سہارنپور نے حضرت مولانا حسین احمد صاحب ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علماء کے سہارنپور جیل میں ملاقات کی جس کے دوران میں حضرت مولانا اور مجسٹریٹ کے مابین نہایت دلچسپ مکالمہ ہوا ...

مجسٹریٹ: آپ بہت بڑے محدث ہیں ...

حضرت مولانا: ...

مجسٹریٹ: ہمارے یہاں مذہب پر سیاست غالب ہے۔

حضرت مولانا: بہرحال آل ایک ہے۔ آپ کے یہاں سیاسی اختلاف اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ ایک جماعت دوسرے کے جان و مال کو حلال سمجھتی ہے ...

مجسٹریٹ: میں نہایت یہ عرض کرتا ہوں کہ دارالعلوم دیوبند جیسے مرکزی نظام کو چھوڑ کر اور اس کی پرنسپلی سے علیحدگی ...

حضرت مولانا: دارالعلوم تعلیمی مرکز ہے اور ضرور ہے لیکن جمعیۃ علماء کی ممبری سے جناب کو کیوں انکار ہے۔

مجسٹریٹ: نہیں، نہیں۔ آپ اتنی بڑی تنخواہ کیوں چھوڑ رہے ہیں۔

حضرت مولانا: مجھے اس سے کہیں زیادہ تنخواہیں مل سکتی ہیں اس کے علاوہ مجھے ان چیزوں کی مطلق پرواہ نہیں۔

مجسٹریٹ: بہرحال میرا دوستانہ مشورہ یہی ہے کہ جناب ان تحریکات کے نقصان پر غور فرمائیں۔

حضرت مولانا: میں کافی غور کر چکا ہوں اب مجھ سے اس قسم کی گفتگو بیکار ہے اور نہ کسی کو اس ارادہ سے میرے پاس آنا چاہئے۔

اس وقت مولانا کا چہرہ غصہ سے تمتا اٹھا ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الٹے کر چلا گیا اور اس کے بعد عشرت حسین صاحب نے مقدمہ کی سماعت کی۔

دیوبند میں افواہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے حضرت مولانا کو علیحدہ کر دیا ہے بلکہ اس کے علاوہ جتنے مدرسین اور طلبہ مولانا کے مجالس میں سب کو علیحدہ کیا جائے ... اگر اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

مظالم الور کے متعلق جمعیۃ علماء کا تحقیقاتی وفد

اور اس پر بزدلانہ حملہ

دنیا میں پیدل سفر کرنے والا اسلامی گروپ

جنرل سکرٹری مسلم سوسائٹی (انبالہ)

طلبا دار العلوم دیوبند کا جلسہ

شیخ رشید احمد صاحب کے بیان پر اظہار ملامت

جشن ولادت باسعادت حضور اکرم

(اظہار الجمعیۃ کیلئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے)

جب ماہواری ایام آتے ہیں

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

بال جڑ سے کالا

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

حکیم الملوک افسر الاطباء حکیم مسیح الدولہ بہادر

دواخانہ مجربات مسیحی پل خاص لکھنؤ

سچے موتی کی سی آب

منیجر سراج کمپنی قریب جامع مسجد دہلی

شربت اکسیر

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سیرت محمد علی

انشاء اللہ ۹ اکتوبر تک شائع ہو جائیگی

مہتمم مکتبہ جامعہ قرولباغ دہلی

جمعیۃ علماء کانپور کا غیر معمولی جلسہ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی گرفتاری پر احتجاج

مراد آباد

میرٹھ

میرٹھ میں مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی گرفتاری پر مبارکباد کا جلسہ اور ایک خبر کی تردید

جمعیۃ الاطفال دیوبند کے کارکنوں کو پولیس کی دھمکی

لکڑی کورس

مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکڑی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں

لکڑی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں

ہر قسم کا کاغذ

طباعت کی مشین، پریس کی سیاہی، بتھر اور طباعت کے متعلق ہر قسم کا بہترین سامان مناسب نرخوں پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیے یا خود آکر ملاحظہ کیجئے۔

جے مہابیر اینڈ کو کشن مارکیٹ نزد ڈاکخانہ جامع مسجد دہلی

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

اس موسم کی بیماریاں

امرت دھارا

گھر میں رکھیے جیب میں رکھیے

بھولئے نہیں۔ صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی یوم یکشنبہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ اگست ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۴

معاصرین کے افکار و آراء

مسلمانوں کی وفاؤں کا صلہ (مدینہ)

ہندوستان کی چیستاں (زمیندار)

مسلم مطالبات کا حشر (ملت)

برطانی تصفیہ (مدینہ)

برطانوی تاجروں کا راج (انقلاب)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

ایماندار بنو اور تاج و تخت کے وارث بن جاؤ!

مصر کی سرزمین پر مقوقس اور ہرقل سے معرکہ

میدان کارزار میں اسلامی رحمت عامہ کا ظہور

اسلام کی رحمت میں جانوروں کا حصہ

پیغمبر اسلام کی جانوروں کے ساتھ شفقت

مصر اور اسکندریہ کی مہم

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں۔

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کر وزیر تعلیم نے سرکاری طور معائنہ کرکے اس کی تعلیم - سٹاف - سامان اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے - سی - اور ڈی - سی - ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۱ء سے اسے رکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جدا جدا کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

نیجر

لاکھوں روپیہ

کی سالانہ آمدنی وہ تاجر پیدا کرتے ہیں جو تمام دنیا کے ملکوں کو الائچی خورد - سیاہ مرچ - ہلدی - لونگ - سونٹھ - سپاری چائے وغیرہ جو دنیا بھر میں محض ہندوستان کے زرخیز علاقہ جات میں بکثرت پیدا ہوتی ہیں بھیجا کرتے ہیں اگر آپ سرمایہ دار ہیں اور کسی کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ہمارے وسیع تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اس تجارت سے معقول فائدہ کی گارنٹی حاصل کریں تھوڑی پونجی والے بھی پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں خط و کتابت کیجئے

ایس - ایل سوداگر اینڈ برادرس ایجنٹس اینڈ کنٹریکٹرز پٹ پٹیاں اسٹریٹ لاہور

پک کالاتھ یعنی جلدوں کا کپڑا - ابری

نہایت اعلیٰ ہر رنگ - ہر نقش پر ایک تیار کا اس کاغذ میں بند کیا گیا ہے جو کہ بڑے فائدہ کی چیز ہے تمام کاٹے ہوئے بڑے نمونہ منگا کر فروخت کریں یا اپنے کام میں لاویں۔ ریلوے اسٹیشن ضرور تحریر کریں۔

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائین کراچی

The Fit-Coat Co., Ranchore Line, Karachi.

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے "منیجر"

طبیہ کالج علی گڑھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء تا یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء داخلہ کی تاریخ مقرر ہے امیدواران کو اس سے قبل اپنی درخواست پرنسپل کے دفتر میں بھیج دینا چاہئے اور داخلہ کے وقت انکو موجود ہی ہونا چاہئے پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے دارالاقامہ میں رہنے والے ہر طالب علم کو ... روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

شربت فولاد

معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بھروسہ کی چیز ہے جسکا بار بار تجربہ کیا جا چکا ہے بلا تمیز عمر و مذہب استعمال کیا جاتا ہے یہ شربت معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے بیماری کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ثابت ہوا ہے ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ شربت بغیر پانی ملائے دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد چاٹ لینا چاہئے قیمت فی شیشی ۱۲؍ مکمل فہرست جس میں ساٹھ سے زائد مجربات درج ہیں مع جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے

نیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

کلوزنگ برقعہ

یہ اکسیر ایسی مستورات کیلئے کارآمد ہے جو زیادتی اولاد کی وجہ سے پریشان ہوں یا جن کا پہلا بچہ ابھی دودھ پیتا ہو اور دوسرے بچے کا حمل جلد قرار پا جائے سو اس اکسیر کے استعمال سے حمل جلد قرار نہیں پاتا ... منگوانے کا پتہ: دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کر دیا یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے جوان بوڑھا سبھی کا بال جڑ سے سات دن میں کالا نہ ہو تو دوگنی قیمت واپس کرنے کی عدالت میں اس کا شرط لکھا لیں بہت جگہ سے اس کا خوشخبری آگیا ہے منگا کر دیکھیں قیمت چار روپیہ (للعہ)

نیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورز دربھنگہ

دوا وہ درد و لب اٹھے کہ تاثیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اس کو کہتے ہیں

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جس کا ہر گھر بلکہ ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے کیونکہ اکسیر حیات سر سے پیر تک کی اکثر بیماریوں کا حکمی اور فوری علاج ہے ... مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

عجیب (۱۰۸۶)

ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہو جاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ فساد ہضم - گرانی شکم اور دوران سر کو آناً فاناً روکتی ہے۔ تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوئی ہے۔ سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہو سکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے سفر و حضر میں اسکی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھیئے۔

(ترکیب استعمال) درد شکم یا ہیضہ کے لئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم اور مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبدالمجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے

المشتہر

نیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام

حیرت انگیز طبی ایجاد

عرق حیات

جو

تیسرے درجہ تک کے مریضوں کیلئے تجربہ شدہ مفید عرق ہے جب گوشت گھل گیا ہو بدن کی کھال خشک ہو کر ہڈیوں سے جا لگی ہو دست آنے لگے ہوں - رطوبات خشک ہو گئی ہوں مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہو اور اطباء جواب دے چکے ہوں ڈاکٹر ناامید ہو گئے ہوں - ہزار ہا روپیہ برباد کرنے کے بعد خدا سے دعا مانگنے کے سوا کچھ نہ کر سکتے ہوں۔

تو

عرق حیات

استعمال کرنا چاہئے ناامیدی خوشی سے اور مایوسی کامیابی سے بدل جائے گی اور رفتہ رفتہ انشاء اللہ مریض صحیح و تندرست ہو جائیگا

آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

کہ جہاں کہیں کوئی دق کا مریض ہو اسکو اس عرق کے استعمال کرنے کا مشورہ دیں آپ داخل ثواب ہوں گے اگر آپ اس کار نیک میں حصہ لینا چاہیں تو آپ کے طلب کرنے پر اشتہارات مفت اپنے صرفہ سے ہم روانہ کرنے کو تیار ہیں وہ اپنے شہر میں تقسیم کرکے داخل حسنات ہوں آپ کو معلوم ہے کہ لاکھوں جانیں صرف اس موذی مرض کی بدولت ضائع ہو رہی ہیں اس لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اس کی تشہیر میں جہاں تک زیادہ سے زیادہ ممکن ہو حصہ لے کر ملکی خدمت ادا کرے۔ یہ عرق حیات کبھی نہ خطا کرنے والی اور دنیا کی لاثانی اور قابل قدر و لائق تحسین مجرب ادویات سے ہے۔ آج تک ہزاروں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور بفضلہ اپنے محیر العقول فوائد کے باعث پبلک اور حکیموں سے سارٹیفکٹ حاصل کر چکا ہے۔ کوئی معمولی دوا سمجھ کر اس کو نظر انداز نہ کر دیجئے ورنہ وقت نکلنے پر کف افسوس ملنا پڑیگا قیمت فی بوتل (عہ) علاوہ محصول و پیکنگ۔

نوٹ: ہمدم دواخانہ رجسٹرڈ کی فہرست ادویہ مرکبہ جس میں سر سے پاؤں تک کے امراض کے علاج درج ہیں چھپکر شائع ہو گئی ہے ایک کارڈ ڈال کر مفت طلب فرمائیے۔ تار کا کافی پتہ: "ہمدم" دہلی

المشتہر

منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ... دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ہجری

"فرقہ وارانہ فیصلہ" اور مسلمانان ہند

چند ناقابل انکار حقیقتیں

فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق حکومت برطانیہ کے فیصلہ کا اعلان وزیر اعظم کی جانب سے شائع ہوچکا ہے اور اس کے متعلق ملک کے ہر گوشے سے مختلف الخیال رہنماؤں کی آراء اب تک موصول ہورہی ہیں۔ ہر ملت کی "نمائندہ" و غیر نمائندہ انجمنیں اپنے اپنے اجلاس منعقد کرکے اظہار خیال کرچکی ہیں اور ہر طبقہ کے اخبارات اس موضوع پر مقالات لکھ چکے ہیں۔ ہم نے گزشتہ اشاعت میں اسی روز جب کہ یہ "فیصلہ" ہمیں موصول ہوا تھا اس کے متعلق اپنی اجمالی رائے ظاہر کردی تھی اور یہ بتا دیا تھا کہ اس سے وہ لوگ بھی مطمئن نہیں ہوسکتے جو ایک عرصہ سے اس کا انتظار کررہے تھے اور جنہوں نے ہندوستان کی قومیت متحدہ سے توقعات منقطع کرکے حکومت برطانیہ کے ساتھ تمام امیدیں وابستہ کرلی تھیں اور یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کی قومی و وطنی غداریوں کے صلہ میں حکومت ان کے فرقہ وارانہ مطالبات کو منظور کرے گی، یہ دوسری بات ہے کہ ان کی ذاتی مصالح اور خوشامدانہ پالیسی انہیں اظہار صداقت سے مجبور رکھے اور وہ اعلاء کلمۃ الحق کے بجائے دوسروں کو اپنی فریب کاریوں سے مغالطہ میں مبتلا کرنے پر آمادہ ہوں۔ اب تک جس قدر رائیں موصول ہوئی ہیں ان سے ہمارے اس خیال کی پوری طرح تائید ہوتی ہے۔

نکات چہاردہ گانہ کا صحیفۂ آسمانی

مسلمانوں کو دھوکا کیوں دیا گیا تھا؟

کیا حقوق المسلمین کا تحفظ ہوگیا؟

مسلم مطالبات کا صریح قتل عام

وزیر اعظم کے اعلان کا دوسری تجاویز سے مقابلہ

عنوانات	حکومت برطانیہ کا فیصلہ	آل پارٹیز کانفرنس کی رپورٹ	قوم پرور مسلم کانفرنس کی قرارداد	جمعیۃ علمائے ہند کا فارمولا
مذہبی، معاشرتی اور لسانی تحفظات	×	حکومت کی جانب سے مذہب، معاشرت، اور زبان ... کا وعدہ	تہذیب، تمدن، مذہب، زبان، رسم الخط، تعلیم، اوقاف، اقتصادی مفاد اور پرسنل لا (شخصی قوانین) کا تحفظ	تہذیب، تمدن، مذہب، زبان، رسم الخط، تعلیم، اوقاف، اقتصادی مفاد اور پرسنل لا کا تحفظ ...
صوبوں کی خود مختاری	×	ایک خاص حد تک خود مختاری	مکمل خود مختاری اور اختیارات باقی ...	مکمل خود مختاری اور اختیارات باقی صوبوں کے لئے مخصوص
صوبوں کی مساوات	×	کامل مساوات کا اعتراف جس میں صوبہ سرحد، بلوچستان اور صوبہ سندھ شامل ہیں	کامل مساوات (بشمول صوبہ سرحد، بلوچستان، سندھ)	کامل مساوات (بشمول صوبہ سرحد، بلوچستان، سندھ)
صوبہ سرحد کا معاملہ	۱- دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات پر سکوت ۲- غیر مسلم اقلیتوں کو تین گنی نیابت جس کی وجہ سے مسلمانوں کا ...	۱- دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات ۲- غیر مسلم اقلیتوں کے لئے قدر تناسب آبادی نشستوں کی تخصیص	۱- دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات ۲- غیر مسلم اقلیتوں کے لئے حسب تناسب آبادی نشستوں کی تخصیص، اگر وہ زائد طلب کریں تو مسلم اقلیتوں کو بھی پاسنگ کا حق	۱- دوسرے صوبوں کے ساتھ مساوات ۲- غیر مسلم اقلیتوں کے لئے تناسب آبادی نشستوں کی تخصیص، اگر وہ زائد طلب کریں تو مسلم اقلیتوں کو بھی پاسنگ کا حق
صوبہ بلوچستان کا معاملہ	اصلاحات سے محرومی	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں	مکمل اختیارات و اصلاحات جو دوسرے صوبوں کو دی جائیں
صوبہ سندھ کا معاملہ	علیحدگی کے اعلان سے گریز	مسلمانوں کی خواہش پر بہر صورت علیحدگی کا اعلان اور مساوی درجہ	صوبہ بمبئی سے علیحدگی کا قطعی فیصلہ اور مساوی درجہ	صوبہ بمبئی سے علیحدگی کا قطعی فیصلہ اور مساوی درجہ
مرکز میں نیابت	×	تناسب آبادی کے اعتبار سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا اختیار	⅓ نیابت	
وزارتوں میں نیابت	×	×	مسلم مفاد کا رواج کے ذریعہ تحفظ	مسلم مفاد کا رواج کے ذریعہ تحفظ
ملازمتوں میں حصہ	×	×	۱- کم سے کم معیار قابلیت ۲- جائز حصہ کا تحفظ	۱- کم سے کم معیار قابلیت ۲- جائز حصہ کا تحفظ
سپریم کورٹ کا قیام	×	سپریم کورٹ کے قیام کی سفارش	×	سپریم کورٹ کا قیام جو اقلیتوں اور صوبوں کے درمیان فیصلہ کا کامل اختیار رکھتا ہو
طریق انتخاب	جداگانہ انتخاب (سوائے صوبہ سرحد کے ہر صوبہ میں) آئینی اقلیت کے قیام کے ساتھ	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کے ساتھ)	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کے ساتھ)	مخلوط انتخاب (حق رائے دہی بالغان کے ساتھ)
مسلم اقلیتوں کے صوبوں کا مسئلہ	میثاق لکھنؤ سے بھی کم پاسنگ کے ساتھ نشستوں کی تخصیص	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا حق	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا حق، اگر دوسری اقلیتیں پاسنگ ...	تناسب آبادی کے حساب سے نشستوں کی تخصیص اور زائد نشستیں حاصل کرنے کا حق، اگر دوسری اقلیتیں پاسنگ ...
حکومت ترکیبیہ لامرکزیہ کا مسئلہ	×	حکومت مرکزیہ وحدانیہ	حکومت ترکیبیہ لامرکزیہ کا قیام	حکومت ترکیبیہ لامرکزیہ کا قیام
حق رائے دہی کا مسئلہ	×	حق رائے دہی بالغان ...	حق رائے دہی بالغان یا کم سے کم ...	حق رائے دہی بالغان یا کم سے کم ...
صوبہ پنجاب کا معاملہ	جداگانہ انتخاب کے ساتھ صرف ۴۹ فیصدی نشستوں کی تخصیص ...	مخلوط انتخاب بحق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرلینے کا حق	مخلوط انتخاب بحق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرلینے کا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرلینے کا حق
صوبہ بنگال کا معاملہ	جداگانہ انتخاب کے ساتھ صرف ۴۷ فیصدی نشستوں کی تخصیص ... آئینی اقلیت کا قیام	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرلینے کا حق	مخلوط انتخاب بحق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرلینے کا حق	مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کے ساتھ ۵۰ فیصدی سے زائد نشستیں حاصل کرلینے کا حق

فرقہ وارانہ تصفیہ کے اعلان پر زعمائے ہند کے خیالات

حکومت کا اعلان "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کے اصول پر مبنی ہے

سکھوں اور مہاسبھائیوں کی تنگ ظرفی اور فرقہ پرستی

مسلمانان پنجاب

شملہ ۱۸ اگست۔ آج سہ پہر کو میاں احمد یار دولتانہ کی قیام گاہ پر پنجاب کے مسلم لیڈروں و عام مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کے صدر نواب سر ذوالفقار علی خاں تھے، جلسہ میں حسب ذیل تجویز پاس کی گئی:-

مسلمانان پنجاب کا یہ جلسہ ملک معظم کی حکومت کے فرقہ وارانہ فیصلہ پر اظہار ناراضگی کرتا ہے جس سے اس صوبہ کے مسلمان اپنے جائز اور کھلے ہوئے حق اکثریت سے محروم کردیئے گئے اور اس فیصلہ میں اس چیز کا اظہار کہ مسلمان خاص مفاد کی نشستوں سے کچھ نشستیں حاصل کرلیں گے محض دھوکہ ہے کیونکہ ان نشستوں میں اکثر نشستیں عام انتخابات کے لئے کھلی ہوئی ہوں گی اور کوئی جماعت اس صورت میں ان انتخابات کے نتائج پر بھروسہ نہیں کرسکتی۔

حکومت پرست بنگالی مسلمان

مولانا آزاد سبحانی

حکومت کا فیصلہ حقوق چونکہ فیصلہ اختیارات کے بغیر شائع ہوا ہے لہٰذا وہ فرع بلا اصل ہونے کے باعث ان لوگوں کیلئے قطعی ناقابل توجہ ہے جو فرع سے زیادہ اصل کی فکر میں ہیں۔ یعنے وہ پہلے یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہندوستان کو کیا ملا، اسکے بعد یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہندوستان کو ملا اس میں سے کس ہندوستانی فرقہ کو کیا ملا۔ بحیثیت ایک عام اصولی محب وطن ہونے کے میں اس بے اصل و اساس نقشہ تنوع کو ناقابل توجہ ٹھہراتا ہوں جو ہندوستانی اس نقشہ کی جزئیات سے رضامندی کا اظہار کررہے ہیں، افسوس ہے کہ ان کا سیاسی نقطۂ نظر بہت تنگ ہے۔ میری رائے میں تصفیہ حقوق کی خواہش کو فی الحال دماغ سے نکال دینا چاہئے اور اس کے بجائے اس اصول اساس کو ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ ہندوستان میں آزادی سے پہلے اطمینان بخش تصفیہ حقوق ممکن ہی نہیں ہے خواہ وہ خانگی تصفیہ ہو خواہ حکومت کا ثالثانہ تصفیہ لہٰذا پہلے آزادی حاصل کرو پھر تصفیہ حقوق کی کوشش کرو۔

چودھری خلیق الزماں

مولانا عنایت اللہ فرنگی محلی

مولانا حسرت موہانی

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علماء ہند کا بیان

سکھوں کا بیان

ہندو مہاسبھا

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح بکر کے ساتھ ...

حکومت حجاز جنگ کی تیاریوں میں مشغول ہے

شرق اردن اور مستعمرین کی ریشہ دوانیوں کا خطرہ

دمشق اور بیروت کے عربی اخبارات کا بیان

حجاز مقدس کی طاقت کو کمزور کرنے اور اس پر مستعمرین کا تسلط جمانے کے لئے ابن رفادہ کے پردہ میں جو کوششیں ہو چکی ہیں وہ اخبار بین طبقہ سے مخفی نہیں ...

صوبہ دہلی میں شراب افیم بھنگ اور چرس کی سال بسال ترقی کے اعداد و شمار

مجلس اقوام کے مقررہ آئین کی کھلی مخالفت

صوبہ دہلی میں بھنگ، چرس، افیم اور شراب پینے میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے ...

دار الحکومت سے

جمعیۃ علماء ہند کے دو کارکنوں کی گرفتاری

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

مسلمان فرقہ وارانہ تصفیہ ہرگز قبول نہیں کریں گے

جمعیۃ شبان المسلمین دہلی کی مدلل قرارداد

ایک معزز عیسائی کا قبول اسلام

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کی رہائی

رہائی کے بعد نوٹس کی تعمیل

کمرہ بنگش کے قرب و نواح میں سٹہ اور قمار بازی کی شکایت

وزیر اعظم کے تصفیہ سے مسلمانان پنجاب کی بیزاری

انجمن اسلامیہ امرتسر کی قرارداد

چلتی ٹرین میں ایک اور ڈاکہ

ریوالور دکھا کر آٹھ ہزار روپے چھین لیے

مولانا عارف ہسوی بھی گرفتار کر لیے گئے

ریاست سندھ کے سیلاب سے تین لاکھ کا نقصان

بنگال میں تشدد پسندوں اور انقلابیوں کی بیخ کنی کیلئے پولیس کی تگ و دو

تمام علاقوں میں پولیس کا گشت۔ ایک روز میں پندرہ نوجوان گرفتار

وزیر اعظم کی بارگاہ میں نام نہاد مسلم کانفرنس کا سجدۂ عبودیت

غداروں کی غداری اور "براہ راست کارروائی" کا پول کھل گیا

اجلاس میں زبردست انتشار "واک آوٹ" اور شور و غل کے مناظر

(از نامہ نگار خصوصی)

معلوم ہوا ہے کہ ... مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کا پہلا اجلاس شریف منزل میں منعقد ہوا ...

پانچ اہم تجویزیں

واک آوٹ

ڈاکٹر مونجے اور امبیدکر بھی بول پڑے

وزیر اعظم کے فیصلہ کی مذمت

حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کے مابین تجارتی معاہدہ

ہندوستانی تجارت برآمد کی ترقی کا امکان

آخر سر اقبال کی مہر سکوت ٹوٹی

تصفیہ گورنمنٹ نجدہ ہے مگر مسلمانوں کو قبول کر لینا چاہئے

سی آئی ڈی کے افسر پر گولیوں کے فائر

دیوبند میں عظیم الشان جلسہ

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کو ڈاکٹروں کا مشورہ

ڈاکٹر سیف الدین کچلو گرفتار کر لیے گئے

حجاز میں برطانوی مداخلت کی بے بنیاد خبر

حکومت حجاز کی طرف سے سرکاری تردید

انڈیا لیگ کے وفد کا دورہ

گورنر بمبئی اور گاندھی جی سے ملاقات کا ارادہ

ٹرین کو لائن سے اتارنے کے مقدمہ کا فیصلہ

حبس دوام اور ۹ سال قید سخت کی سزا

دیوبند میں ایک عظیم الشان جلسہ و جلوس
حاجی رشید احمد کا بیان اسلامی غیرت کے خلاف ہے

دیوبند ۱۲ اگست آج بعد نماز جمعہ باشندگان دیوبند اور طلبائے دارالعلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا نانوتوی اسحاق احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد دو پر جوش نظمیں پڑھی گئیں جن کا حاضرین پر خاص اثر ہوا۔ مولانا احمد حسن شیر کوٹی (فاضل دیوبند) اور مولانا حافظ ... صاحب کی تحریک و تائید سے دو تجویزیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

پہلی تجویز میں ان فرزندان دارالعلوم کی خدمت میں ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کیا گیا جو ملک و ملت کے لئے جمعیۃ علمائے ہند کی زیر ہدایت قید فرنگ کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں اور دوسری تجویز میں فضلائے دارالعلوم ... [illegible]

فلک بوس نعروں میں جلسہ برخاست کیا گیا اور جامع مسجد سے ایک عظیم الشان جلوس زیر سیادت حافظ ... [illegible]

مجاہد ملت مولانا محمد ابراہیم صاحب کی وفات
دہلی میں تعزیتی جلسے اور ایصال ثواب

دہلی ۱۹ راگست آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ زیر سرکردگی جمعیۃ علمائے ہند زیر صدارت جناب مولانا قاری احمد اللہ صاحب دیوبندی منعقد ہوا۔ صدر نے بہت پر جوش طریقے پر مسلمانوں کو وحدت عمل کی دعوت دی۔ پھر جناب مولانا برکت علی صاحب دیوبندی نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں سارے مجمع سے ... کا عہد لیا۔ پھر جناب مولانا مظہر احمد صاحب دیوبندی نے تقریر کی جس میں مسلمانوں کو سودیشی لیگ میں شرکت کرتے ہوئے دیسی اشیاء کے استعمال کی دعوت دی۔ اس کے بعد حسب ذیل تجویزیں پیش ہو کر بالاتفاق منظور ہوئیں۔

تجویز ۱۔ مسلمانان دہلی کا یہ عام جلسہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علمائے ہند کی فاتحانہ واپسی پر حضرت موصوف کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ نیز حضرت مولانا کی ناسازی مزاج اور پیر کے زخم کی تکلیف پر دلی اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں حضرت کی صحت یابی کے لئے دست بدعا ہے۔

۲۔ مسلمانان دہلی کا یہ عام جلسہ جناب مولانا قاضی احمد حسین صاحب بلیاوی نائب ناظم جمعیۃ الطلبہ صوبہ دہلی و کارکن جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی گرفتاری پر ہدیۂ مبارکباد پیش کرتا ہے۔

۳۔ مسلمانان دہلی کا یہ عام جلسہ جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب کارکن جمعیۃ علمائے ہند کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے آپ کے اقارب و احباب کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے اور مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کرتا ہے۔

برکت علی از دفتر جمعیۃ علمائے ہند دہلی

مدرسہ رحمانیہ میں جلسہ

تذ ذاق ہذا الموت من کان قبلنا
نحن نذوق الموت من بعد ذالک

مجاہد ملت بطل حریت مولانا مولوی حافظ الحاج محمد ابراہیم صاحب کی وفات حسرت آیات سے جو صدمہ جانکاہ عالم اندوہگین پہنچا ہے وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔

کل بتاریخ ۱۷ راگست ۱۹۳۲ء ایک عظیم الشان جلسہ برائے تعزیت زیر صدارت حضرت مولانا مولوی نذیر احمد صاحب منعقد کیا گیا جس کی ابتدا مبارک شید صاحب نے اپنی جگر سوز نظم سے کی بعد ازاں ذیل کی تجویز پاس ہوئی جس کی تائید میں ہتمم مدرسہ اور اساتذہ کرام و طلبہ نے جانگداز تقریریں کیں۔

(۱) یہ جلسہ مولانا مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب کی بے وقت اچانک وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہے کہ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عنایت فرمادے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

عبد الغفار حسن ناظم جمعیۃ الطلبہ مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی

قرآن خوانی اور ایصال ثواب

دہلی ۱۸ راگست۔ مولانا حافظ الحاج محمد ابراہیم صاحب سابق ناظم مجلس احرار اسلام دہلی و کارکن جمعیۃ علمائے ہند کی وفات حسرت آیات پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے لیکن اب ان کے مخلصین و احباب کے لئے سوائے اس کے کیا چارہ ہے کہ ایصال ثواب سے مرحوم کے حق رفاقت کی ادائیگی کریں۔ جناب مولانا عبد الماجد صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی نے اس ضرورت کو محسوس کیا۔ اور آپ نے آج ۸ بجے درس قرآن مجید مسجد احاطہ کالے صاحب میں مع شرکاء درس قرآن خوانی کر کے مولانا ابراہیم صاحب کی روح کو ایصال ثواب کیا۔

مظہر الدین شیر کوٹی اور مسلمانان الور کے متعلق تجویز

۱۷ اگست یوم جمعہ کو سوہول میں بعد نماز حضرت شیخ الہند ثانی مولانا حسین احمد صاحب کی گرفتاری پر مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوا۔ سب سے پہلے مولانا عبد الرحمن صاحب نے جمعیۃ العلمائے ہند کی مذہبی حیثیت اور اس کے پروگرام پر روشنی ڈالی اس کے بعد متفقہ طور سے حضرت شیخ الہند ثانی مولانا حسین احمد صاحب کی گرفتاری پر مبارکباد کی تجویز پاس ہوئی اور دوسری تجویز میں مولوی مظہر الدین شیر کوٹی پر اظہار ملامت کیا گیا جنہوں نے جامع مسجد دہلی میں تحفظ و رکھ کے ذریعے مسلمانوں پر چاقو اور لٹھ سے حملہ کرایا اور افتراق بین المسلمین کے باعث ہوئے۔ تیسری تجویز میں مہاجرین الور کے ساتھ اظہار ہمدردی کی گئی اور ان کے لئے جمعیۃ العلمائے ہند کے مشورے کو مفید سمجھا گیا اور اس مشورہ کی متفقہ طور سے تائید ہوئی۔

(مولوی محمد قاسم صاحب مدرس اول مدرسہ سوہول)

سچے موتی کی سی آب

"ستاج منجن" صرف چند یوم استعمال کیجئے اور بھر دانتوں میں سچے موتی کی سی آب و تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ ... [illegible]

آبنوسی خضاب ... [illegible]

منیجر ستاج کمپنی قریب جامع مسجد دہلی

دق کے مریضوں کیلئے صحت کا پیغام
حیرت انگیز طبی ایجاد
عرق حیات جو

... [illegible]

عرق حیات
آپ کا اخلاقی و انسانی فرض ہے

... [illegible]

منیجر ہمدم دواخانہ پوسٹ بکس نمبر ۲۲ دہلی

جب ماہواری ایام آتے ہیں

... ماہواری ایام آنے لگتے ہیں۔

منیجر صاحب زنانہ دواخانہ دہلی

مقویات ستاج عالم

... [illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا ... [illegible]

منیجر شنکر کارجالہ نمبر ۹ دربھنگہ بہار

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رکگنائز کردیا

... [illegible]

لاانتہا روپیہ

... [illegible]

ایس ایل سود اینڈ برادرس ایجنٹس انڈ کنٹریکٹرز پیٹ ٹبیاں اسٹریٹ لاہور

سیرت النبی جلد چہارم (منصب نبوت)
جس میں

تعلیمات نبوی میں سے عقائد کی تشریح کی گئی ہے ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو شائع ہوجائیگی تقطیع کلاں ... [illegible]

(۱) ہر شہر کے تاجرین کتب کو چاہئے کہ مطلوبہ نسخے اپنے شہر کے شائقین کیلئے ریل کے ذریعہ سے منگوا کر رکھیں تاکہ محصول کی کفایت سے تاجر و خریدار دونوں کو فائدہ پہونچے۔

(۲) ہر شہر کے متفرق خریدار بھی اگر مل کر اپنی مطلوبہ جلدیں ریلوے کے ذریعہ سے منگوائیں، توان کو بھی محصول میں کفایت ہوگی، ایسے لوگوں کے نام ریلوے بلٹی وی۔ پی ہوگی، اور اگر لوگ قیمت مع محصول بذریعہ منی آرڈر بھیجکر کتاب منگوائیں تو مزید کفایت ہوگی۔

(۳) چونکہ ڈاک کا محصول بہت زیادہ ہوگیا ہے، اس لئے ریلوے پارسل میں بہت کفایت ہوگی دس سیر کے وزن میں تین جلدیں روانہ ہوسکتی ہیں۔

منیجر دار المصنفین اعظم گڈھ

سکھیڑہ ضلع میرٹھ میں ذبیحہ پر پابندیاں
ہندو حکام کی خطرناک چشم پوشی

موضع سکھیڑہ تھانہ پلکھوہ ضلع میرٹھ میں ہندو و مسلمان نصف نصف آباد ہیں جہاں پر ہمیشہ سے ذبیحہ ہوتا ہے لیکن اس طرف عام ذبیحہ کے لکھے جانے کا رواج نہیں ہے صرف بموقع عید الضحیٰ رجسٹر پولیس میں قربانیوں کا اندراج ہوتا ہے جس کا سو سال سے تحریر ہونے کے وقت سے اندراج ہے۔ لیکن امسال اہل ہنود نے سازش کر کے پولیس میں رپورٹ کی ہے کہ یہاں پر کبھی ذبیحہ نہیں ہوا غیر مسلم پولیس نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے ذبیحہ کو احمد سعید و عبد الکریم العد لوہار کے چلم پر ۱۳ راگست سے ۱۶ راگست تک روک دیا اور ایک طرف مسلمانوں پر نوٹس تعمیل کئے جس کے خلاف احتجاجاً چلم کو مسلمانوں نے ملتوی کردیا اور اب حاکم علاقہ تحصیل غازی آباد و کلکٹر ضلع میرٹھ کے یہاں درخواست دی ہے کہ ہمارے چلم کی بموجب رسم سابق اجازت دی جاوے لیکن اس وقت تک کوئی حکم نہیں ملا جس کے باعث تمام سامان خراب ہو رہا ہے اور رسائل کا سخت نقصان ہو رہا ہے نیز اہل ہنود نے تمام حلقہ پولیس تھانہ پلکھوہ ان دیہاتی مسلمانوں کو جہاں ان کی آبادی کم ہے تنگ کرنا شروع کردیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ جب سکھیڑہ کی نصف آبادی ہوتے ہوئے ان کا گوشت کھانا اور تقریب پر تیار ہونا روک دیا ہے تو تمہاری کیا مجال ہے کہ تم اپنی تقاریب پر گوشت وغیرہ کھاؤ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس وقت تھانہ پلکھوہ میں دونوں سب انسپکٹر ہندو یعنی انچارج اور دوسرے ملکہ سکھ افسر دوئم گنگا انگلیہ برہمن ہے حالانکہ اس سے پیشتر ہمیشہ سے ایک ہندو اور ایک مسلمان رہتے آئے ہیں اب ان ہر دو کے موجود ہونے سے اہل ہنود کو یہ جرأت ہے کہ مسلمانوں کو ایذا پہونچا کر تباہ و برباد کریں اور جانی و مالی نقصان پہونچائیں اگر موضع سکھیڑہ کے جائے حق ذبیحہ کی اجازت نہیں ہوئی تو تمام علاقہ کی مسلم اقلیت خطرہ میں پڑجائے گی۔

لہٰذا حکام بالا مجاز کو چاہئے کہ فوراً اس کا مناسب انتظام فرمائیں۔

(نامہ نگار از پلکھوہ)

مولانا حسین احمد صاحب کی رہائی پر جلسہ

سہارنپور میں ۱۷ راگست کو بعد نماز عشاء جامع مسجد میں عام مسلمانوں کا جلسہ ہوا جو زیر صدارت جناب مولانا ... صاحب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی رہائی پر منعقد ہوا حسب ذیل تجویز بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔ مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان جلسہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی رہائی پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ حضرت مولانا مدظلہ کی رہائی آزادیٔ وطن کیلئے مفید ہوگی۔

محمد یسین

بالکل مفت اردو کی کتابیں صرف جوابی کارڈ آنے پر مفت دیوان غفران عین العرفان مناجات وغیرہ پتہ ... عبد الغفور صاحب پوسٹ ... ضلع جھنگ

رنگون میں "الجمعیۃ" کا تازہ پرچہ

عبد الرزاق خاں صاحب فیض آبادی مکان نمبر ۱۰۴ بار اسٹریٹ سے بھی ایک آنہ میں مل سکتا ہے۔

منیجر "الجمعیۃ"

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں کا بال کالا کردیا۔ یہ خضاب نہیں خوشبودار تیل ہے جوان بوڑھا سبھی کا بال جڑ سے سات دن میں کالا نہ ہو تو دوگنی قیمت واپس کرنے کی عدالت میں اس کا شرط لکھالیں بہت جگہ سے اس کا خوشخبری آگیا ہے منگا کر دیکھیں قیمت چار روپیہ (للعہ)

پتہ

منیجر گنگا پرشاد گپتا بہار میڈیکل اسٹورس دربھنگہ

آلو کی کھیتی باتصویر

اسکاٹ لینڈ میں ارل آف ڈنبیری اپنی زمین میں ڈیڑھ ہزار من فی ایکڑ آلو کی پیداوار کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا مداری رکھا گیا ہے اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں جن سے ہندوستان میں اس جیسے مداری بن سکیں ... [illegible] ... اس کی ضخامت ۱۴۹ صفحات کی ہے قیمت صرف بارہ آنے (۱۲)

زراعتی کتب کے مشہور مصنف

بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مقام گونہ دگوالیار) سے مل سکتی ہے

پنجاب کے طبیب اعظم

بالکل مفت

عالیجناب شفاء الملک بہادر حکیم نبی جان خان صاحب علی صدر آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس و ڈائرکٹر صوبہ انڈیا طبیہ کالج پٹیالہ کی سرپرستی و نگرانی میں تیار ہونے والی بے نظیر اور سریع التاثیر ادویات کی فہرست ایک کارڈ آنے پر بالکل مفت ارسال کی جاتی ہے۔

پتہ

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

آئندہ سال کیا ہوگا

۱۹۳۳ء آپ کے لئے اور ہندوستان کے لئے نحس ہوگا یا سعد ہوگا۔ اس قسم کی حیرت انگیز پیشین گوئیاں معلوم کرنے کے لئے

باتصویر شاندار رنگین
مشرقی جنتری ۱۹۳۳ء

کتب فروشوں اور اخبارات کے ایجنٹوں سے خریدیئے

علم نجوم اور پیشین گوئیوں کے علاوہ

مشرقی جنتری میں ہر قسم کی ضروری معلومات علمی، تاریخی، ادبی مضامین اور متعدد تصاویر ہوں گی۔

ہندوستان کے مشہورین کے لئے

اس کے بعد کوئی دوسرا اشتہار نہیں ... اتنی شاندار اور کثیر الاشاعت کوئی دوسری جنتری نہیں ہے۔

دفتر مشرقی جنتری کلاں محل دہلی

آتشک سات روز میں شرطیہ جاتا رہیگا

نہ مرہم لگانے کی ضرورت نہ زیادہ پرہیز کا خوف نہ جلاب لینے کا جھنجھٹ نہ منہ آتا ہے نہ دست روزانہ ایک رتی ہماری اکسیر آتشک کھانے پر نئے سے پرانا آتشک صرف سات روز میں شرطیہ دور ہوجائیگا۔ قیمت صرف تین روپیہ (عـہ) علاوہ محصول

سات روز میں بواسیر شرطیہ دور ہوجائے گی

خونی ہو یا بادی نئی ہو یا پرانی مسہ دار ہو یا بلامسہ خراب سے خراب بواسیر کیوں نہ ہو صرف پہلی خوراک سے جادو کی طرح اثر کر کے سات روز میں بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے ہماری اکسیر بواسیر خونی بادی بواسیر کو دور کرنے میں عجیب الخواص شے ہے قیمت خوراک ہفت روزہ تین روپیہ (عـہ) علاوہ محصول

اکسیر سوزاک پیشاب کی تکلیف اور خون پیپ کا آنا جلن سوزش پڑنا پیشاب بند ہوجانا زخم پڑجانا میں اور درد ہونا وغیرہ سوزاک کی تمام شکایتوں کو دور کرتی ہے ہماری آزمائی ہوئی اور خاص دوا ہے اکثر و بیشتر تین روز میں جملہ خرابیاں رفع ہوجاتی ہیں خواہ سوزاک نیا ہو یا پرانا دونوں کو مثل جادو کے دور کرتی ہے اول خوراک استعمال سے اثر کا مل دکھاتی ہے قیمت خوراک ہفت روزہ تین روپیہ (عـہ) علاوہ محصول۔

اکسیر جریان جریان سرعت انزال کثرت احتلام رقت منی اور مادہ منویہ کی جملہ خرابیوں کی اصلاح کرتی ہے منی کو قابل اولاد بناتی ہے مقوی اعضاء رئیسہ ہے امساک پیدا کرتی ہے سرعت انزال کثرت احتلام جریان جیسے قاطع نسل مرضوں کو جڑ سے کھو دیتی ہے دائمی قبض کو دور کرتی ہے ہاضمہ کو درست کر کے خون صالح پیدا کرتی ہے بدن کو فربہ اور چہرہ کو سرخ سپید بناتی ہے اپنے خواص کے لحاظ سے عجیب و غریب بے مثل شے ہے قیمت خوراک بیس روز تین روپیہ (عـہ) علاوہ محصول۔

نوٹ۔ جملہ خطوط خفیہ رہیں گے اگر فائدہ نہ ہو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائے گی۔

المشتہر حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دارومدار معدہ پر موقوف ہے اور نمک جالینوس جو دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے تمام امراض معدہ کا واحد علاج ہے جو معمولی درد شکم سے لے کر قولنج تک کو مفید ہے ایک شیشی مہینوں کو کافی ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ۸ آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مجرب ادویات کی فہرست مع جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگائیے۔

المشتہر

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

بال جڑ سے کالا

تھوڑا لگانے سے زیادہ لگا بال لعہ روپیہ کے تیل میں کالا پیدا لیکر ساٹھ برس تک کالا نہ رہے تو دونا دام واپس پتہ:۔ بال کالا اسٹور کنسی سمری دربھنگہ

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

چند مایہ ناز مجربات خصوصی

دوائے جریان۔ ہر قسم کے پرانے و نئے جریان سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے بے حد مفید ہے منی کو غلیظ کرتی ہے اور ناکارہ انسان کو قابل فخر مرد بنا دیتی ہے قیمت تیس خوراک تین روپے آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

طلائے خاص۔ نہایت خوشبودار اور مقوی کمزوروں اور نامردوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے بالکل بے ضرر ہے ... [illegible] طاقت پیدا ہوجاتی ہے تندرست بھی شوقیہ استعمال کرسکتے ہیں قیمت فی شیشی دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

مقوی درحقیقت اسم بامسمیٰ ہے نہایت قیمتی اجزاء سے تیار ہوتی ہے ... [illegible] ... چالیس خوراک کی قیمت پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

سیلان الرحم ... [illegible] ... چالیس خوراک کی قیمت صرف چھ روپے چار آنے ... محصول ڈاک و پیکنگ معاف۔

روغن شباب۔ کثرت اولاد عمر کی زیادتی یا کسی مرض کی وجہ سے اگر عورت کی چھاتیاں ڈھل جائیں اور حسن و خوبصورتی پر ایک بدنما دھبہ معلوم ہوں تو روغن شباب کے چند روزہ استعمال سے پھر نوجوانی کی سی کیفیت پیدا ہوجائے گی۔ قیمت فی شیشی جو ایک عورت کے لئے کافی ہے دو روپے علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

المشتہر

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

... [illegible]

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۹۵ دہلی

(۱۰۸۶) عجیب
ہندوستانی دواخانہ دہلی کا نادر و نایاب تحفہ

کھانے پینے میں بے احتیاطی کے باعث جو شکایتیں عموماً پیدا ہوجاتی ہیں ان کے رفع کرنے میں یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ فساد ہضم۔ گرانی شکم اور دوران سر کو آنا فاناً دور کرتی ہے تخمہ اور ہیضہ میں یہ نہایت مجرب اور بہت ہی زود اثر ثابت ہوتی ہے۔ سفر کی حالت میں عموماً کھانے پینے میں احتیاط نہیں ہوسکتی جس کے باعث دوران سر اور گرانی شکم کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ سفر و حضر میں اس کی ایک شیشی ضرور اپنے ہمراہ رکھئے۔

(ترکیب استعمال) درد شکم و ہیضہ کے لئے اس کے چار قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کئے جائیں۔ قیمت فی شیشی ۸ آنہ

علاوہ اس کے اگر آپ ہر موسم و مزاج کے مطابق طبیب اعظم حکیم محمود خاں حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں اور حضرت مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں کے خاص الخاص مجربات برائے نام قیمتوں پر حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آج ہی ایک کارڈ بھیجکر فہرست خصوصی مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر

منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۶ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
۱/۲ کالم
۱/۴ کالم

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
بلال احمد زبیری (بی ۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی یوم پنجشنبہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۵

معاصرین کے افکار و آراء

ذلیل خوشامد کا ذلیل ترین صلہ (امارت)

ہندو سکھ اور مسلم کانفرنس (الجمعیۃ)

تمہیں کیا کرنا چاہئے

آخری ہوا جسکی توقع تھی

جمعیۃ العلماء ہند کا معرکۃ الآراء بیان

فیصلہ ثالثی اور مسلم کانفرنس

حکومت برطانیہ حکومت ہند کے نام

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسکندریہ میں علمبرداران توحید کا پہلا قدم

فتح کامل کے بعد قبطیوں کو مذہب اور ضمیر کی آزادی

سپہ سالار اسلام کا محصوری اور دلیرانہ مقابلہ

مقوقس کا اعتراف شکست

ذمیوں کو پوری مذہبی آزادی

قبطیوں کو پوری آزادی کا عطیہ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں ۔ درد کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں ۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے ۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں ۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں ۔ مرد ۔ عورت ۔ بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں ۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں ۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

CASTOPHEN MAFG CO.,
P. BOX 88 BUNDE ROAD KARACHI

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون خارش ۔ پھوڑا پھنسی ۔ آتشک ۔ ناسور ۔ گنٹھیا ۔ بدن کے سیاہ و سفید داغ وغیرہ جلدی بیماریوں کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ۔ ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے ۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ بقیمت ۔ مل سکتا ہے ۔

تمام ضروریات زندگی

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

کے

خاص مجربات

اکسیر قلب ۔ تریاق الرحم ۔ سوزاک کا مکمل علاج

نوٹ ۔ دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کی بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں ۔ فہرست خصوصی مجربات طلب فرما کر ملاحظہ کیجئے

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور یو پی

کلوزنگ برتھ

دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم

میٹیریا میڈیکا مع مجربات ڈاکٹری

مخزن مرکبات معظم و دواسازی

مخزن الجواہر یا طبی ڈاکٹری لغات

تاریخ الاطباء

مخزن العلاج یا طب جیلانی

ملنے کا پتہ ۔ طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کر کے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ۔ ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اس میں احادیث جمع ہیں جن میں اعمال سیہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلا کر اعمال سیہ سے بچنے کی ترغیب ہے ۔ مکمل کتاب ۸۰ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف ۳ ۔

دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے اس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اس میں ۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد ۳ ۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے ہر مسلمان گھر میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کر رہے ہیں ۔ انسان کی زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں اب تک شائع نہیں ہوا ۔ بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا ۔ دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف ۵ دونوں جلدیں دی جائینگی ۔

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے ۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں ۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے ۔ حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں ۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر

علاوہ محصول ڈاک ۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت

ابدی نجات ۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت

ملنے کا پتہ ۔ منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۱ ہجری

جامع مسجد میں اجتماع امت کو روکنے کی سعی نامشکور

"توہین مساجد" کی آڑ میں ایک نئے فتنہ کا افتتاح

۲۷ جولائی کو دہلی کی جامع مسجد کے امام صاحب نے بعض مخصوص حضرات کا ایک جلسہ شوریٰ اس غرض کے لئے طلب کیا کہ جامع مسجد میں "سیاسی" اور "غیر مذہبی" جلسوں کے متعلق "چیف کمشنر صوبہ دہلی" کا جو مکتوب جامع مسجد کمیٹی کے ۔۔۔ ۔۔۔ وصول ہوا ہے اس پر غور کیا جائے اور یہ سوچا جائے کہ اس قسم کے جلسوں کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ جب صبح کو ساڑھے آٹھ بجے یہ اجتماع جامع مسجد کے ایک دالان میں ہوا تو حضرات مدعوین ۔۔۔

مسجد میں "گالی گلوچ" اور "مار پیٹ" ہوتی ہے اسلئے جلسے مسجد میں منعقد نہ کئے جائیں اور اس پر علماء کرام سے فتویٰ حاصل کیا جائے۔

مساجد مجامع امت ہیں

جہاں تک مساجد میں نفس اجتماع کا تعلق ہے ہر شخص جسے شریعت اسلامیہ کے ذرا سی بھی واقفیت حاصل ہے اور اسلام کے قرون اولیٰ کی تاریخ پر عبور رکھتا ہے ۔۔۔

توہین مسجد کے اسباب و علل

علماء کرام سے گذارش

انجمنی پروپیگنڈا اور خطبہ جمعہ

جامع مسجد کے پریس سے جلسے

۔۔۔ یعنی سندھ کو علیحدہ کرنا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو بمبئی کا اینگلو انڈین اخبار ٹائمس آف انڈیا اسے دیتا علیحدگی سندھ کی مخالفت نہ کرتا اور دوسرے اینگلو انڈین اخبارات حسب اتفاق اس کی تائید نہ کرتے۔ یہ حقیقت ہے کہ حکومت اور سندھ مہاسبھا دونوں علیحدگی سندھ کے مخالف ہیں اور یہ دونوں نہیں چاہتے کہ سندھ علیحدہ ہو کر اپنے پاؤں پر آپ کھڑا ہو سکے۔ حکومت اس فکر میں لگی ہوئی ہے کہ اگر سندھ کو علیحدہ ہی کرنا پڑے تو کسی بہانہ سے مرکز کے ماتحت کر لے۔ قوم پروروں کا فرض ہے کہ وہ انصاف اور آزادی کے اصول کے مطابق سندھ کو علیحدہ کئے جانے اور اسے کافی امداد دئے جانے کی یکساں طور پر حمایت کریں اور اس سلسلہ میں مہاسبھائی یا سرکاری پروپیگنڈا کا شکار نہ ہوں۔

خفیہ رپورٹ

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ۱۹۳۱ء میں جمعیۃ مقننہ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی اس غرض ۔۔۔

۔۔۔ Confidential REPORT ۔۔۔

وہ اس دستاویز کو سیر پڑھ سکے۔ اس کے بعد یہ ۔۔۔ خود بخود ہو جائے گا کہ اس رپورٹ میں کیسی سفارشات کی گئی ہیں اور اس کو مخفی رکھنے کا مقصد کیا ہے۔ اب تک اراکین جمعیۃ مقننہ کا اس کارروائی سے ناواقف رہنا بھی تعجب انگیز ہے کیونکہ اس سے براہ راست ان کے حقوق و اختیارات میں مداخلت ہوتی ہے اور جو معلومات پبلک کی ملکیت ہیں ان کو صیغہ راز میں رکھ کر حکومت اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہی ہے بہرحال اس اطلاع کے بعد کسی مسلم رکن جمعیۃ مقننہ کو باضابطہ سوال کرنا چاہئے تاکہ حکومت یا تو اس کی صاف الفاظ میں تردید کر دے یا مسلمانوں کی معلومات میں کوئی مزید اضافہ ہو۔

طلباء دارالعلوم دیوبند کا احتجاج

حاجی رشید احمد صاحب نے دارالعلوم دیوبند کے متعلق جو مراسلہ الامان میں شائع کرایا تھا اس کے خلاف طلباء دارالعلوم میں بہت زیادہ جوش پھیلا ہوا ہے اور ہمیں ایک احتجاجی بیان پانچ سو طلباء کے دستخط سے موصول ہوا ہے جس میں حاجی صاحب کی مراسلہ کی پرزور تردید کی گئی ہے اور ان تمام جلسوں اور ۔۔۔

ہم اس قدر لکھ چکے تھے کہ اخبار "اسٹیٹسمین" میں ۲۷ اگست کے جلسہ کی وہ کارروائی ہماری نظر سے گزری جو غالباً جامع مسجد کمیٹی کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ ہم اس کارروائی پر انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں تبصرہ کریں گے۔

علیحدگی سندھ اور مسٹر ہارنیمن

مسٹر ہارنیمن نے بمبئی کرانیکل میں علیحدگی سندھ کے متعلق متعدد مضامین اپنے قلم سے لکھے ہیں اور اس بنا پر صوبہ سندھ کو ایک مستقل صوبہ بنانے کی مخالفت کی ہے کہ اس سے خود سندھ کو نقصان پہنچے گا اور حکومت کے اغراض و مقاصد کو تقویت ہوگی۔ ہم نے ان مضامین کو شروع سے آخر تک پڑھنے کے بعد ان میں کوئی ایک دلیل بھی ایسی نہیں دیکھی جس سے مسٹر ہارنیمن کا دعویٰ صحیح ثابت ہو سکتا ہو۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ مسٹر ہارنیمن باوجود ایک آزاد خیال اور حریت پسند انسان ہونے کے یہ کیونکر پسند کر سکتے ہیں کہ ایک ایسی آبادی کو جو اپنے ۔۔۔

مسلم کانفرنس نے کیا مانگا تھا اور حکومت نے کیا دیا

مسلمانوں کے حقوق کو ایک ایک کر کے گھاٹ اتار دیا گیا

ہزاروں ٹھوکریں کھانے کے بعد بھی "کانفرنس" حکومت کے سامنے سجدہ کر رہی ہے

مسلم کانفرنس کی گذشتہ چار سالہ تاریخ اجتماعات کا آموختہ دہرانے میں گزر گئی جو ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے سر آغا خان کی صدارت میں منعقد کئے گئے تھے اور جن کو بوریں قرار دیتے ہوئے تنظیم و انجمن کی تحریک پر مسلم کانفرنس نے اپنے اجلاس منعقدہ دہلی میں زیر صدارت مولانا شوکت علی صاحب دوبارہ مرتب کیا تھا۔ ان مطالبات کو مسلم کانفرنس بار بار اعادہ کرتی رہی اور یہ کہتی رہی کہ جب تک ان تمام مطالبات کو من وعن قبول نہ کیا جائے گا اس وقت تک مسلم قوم دوسری اقوام سے کوئی سمجھوتہ نہ کریں گے اور نہ حکومت کے ساتھ اس دستور اساسی کی تدوین میں حصہ لیں گے ۔۔۔

۔۔۔ اور حکومت نے جو کچھ دیا اس کی تفصیل درج کرتے ہیں۔ کیفیت کے خانہ سے مسلم حقوق کے تعلق حکومت کی سیجدہ دو کی انتہا ۔۔۔

نمبر	مسلم کانفرنس نے کیا مانگا تھا	حکومت نے کیا دیا	کیفیت
۱	[illegible]	×	[illegible]
۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	[illegible]	×	[illegible]
۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۵	[illegible]	×	[illegible]
۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	[illegible]	منظور کر لیا گیا	[illegible]
۹	[illegible]	×	[illegible]
۱۰	[illegible]	×	[illegible]
۱۱	[illegible]	×	[illegible]
۱۲	[illegible]	×	[illegible]
۱۳	[illegible]	×	[illegible]
۱۴	[illegible]	×	[illegible]
۱۵	[illegible]	×	[illegible]
۱۶	[illegible]	×	ایضاً
۱۷	[illegible]	×	[illegible]
۱۸	[illegible]	×	[illegible]
۱۹	[illegible]	×	ایضاً
۲۰	[illegible]	×	[illegible]
۲۱	پنجاب میں ۵۱ فی صدی اور بنگال میں ۵۱ فی صدی نشستیں	پنجاب میں ۴۹ فی صدی نشستیں ملیں اور مقبوضہ شامل ۔۔۔	اس طرح حکومت برطانیہ نے بنگال میں مسلمانوں کی آئینی اقلیت قائم کرنے کے لئے یوروپین، اینگلو انڈین وغیرہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور پنجاب میں بھی آئینی اکثریت نہ ہونے دی ۔۔۔ دونوں مسلم اکثریت والے صوبے ایک ہی طرح مسلم اقلیت والے صوبوں کے خلاف ہیں۔

اسلامی ممالک کی خبریں

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

افغانستان میں جشن استقلال کی تقریب

"نادر" اعلیٰحضرت افغانستان کا بے مثال تاریخی خطبہ

خدا کی بندگی اور وطن سے عشق کا فلسفہ

افغانستان کے دارالحکومت کابل میں امسال بروز ۔۔۔ افغانستان کا جشن استقلال نہایت شان و شوکت اور جوش و خروش سے منایا گیا اور اس کا افتتاح خود اعلیٰحضرت شاہ نادر خان غازی فرمانروائے دولت مستقلہ افغانستان نے فرمایا ۔۔۔

تم احتیاج سے فارغ ہو سکتے ہو اور اپنے لئے اور اپنے ملک کے لئے مال و دولت کے انبار لگا سکتے ہو۔

ترویج علوم و فنون کی ضرورت

۔۔۔ اگر حکومت ان اسباب سے کوئی امر اختیار کرے تو تم مستحق استقلال ہو کر اس کے ساتھ تعاون کرو ۔۔۔ اور دنیاوی اور روحانی غلبہ حاصل کر سکتے ہو۔ استقلال تام کی نعمت سے بہرہ اندوز ہوئی ہے ۔۔۔

خدا کی بندگی اور وطن کا عشق

پیغام استقلال کے ذرائع

۔۔۔ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے بندگی کی دولت سے بیگانہ نہ کرے۔ مجھ کو خلوص اور خدا کی سچی محبت کے ساتھ میری عزیز ملت کو دنیوی اور دینی ترقیات سے مالا مال کر دے تاکہ میری ملت دنیا میں سرفراز و عقبیٰ میں رستگار ہو۔ آخر میں پھر تمام لوگوں کی خدمت میں اس جشن مبارک کی تقریب پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

زندہ باد افغانستان و پائندہ باد استقلال افغانستان

(اصلاح - کابل)

تبریز میں کوئلہ نکالنے کی اسکیم

تبریز میں سخت گرمی پڑتی ہے اور درختوں کے نہ ہونے سے موسم سرما میں جلانے کی لکڑی بھی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اس لئے حکومت ایران کی مجلس شوریٰ نے تبریز کے گرد و نواح سے بارہ فرسخ تک کوئلہ نکالنے کے لئے ایک ایرانی کو ٹھیکہ دے دیا ہے اگر ۔۔۔

دار الحکومت

مسلم کانفرنس کے سابق جائنٹ سکرٹری کا بیان

امن سبھا کا دوسرا نام مسلم کانفرنس ہے

وفاداری کی انجمن سے کوئی امید نہیں

کیا دہلی کی شاہجہانی جامع مسجد کے دروازے بند کر دیے جائینگے

چیف کمشنر کے خفیہ خط پر منیجنگ کمیٹی میں غور و خوض

جامع مسجد میں سیاسی جلسوں کی بندش کا معاملہ

اسلامیان ہند سے ایک بلوچستانی کی اپیل

بلوچستان کے دس لاکھ مظلوموں کو فراموش نہ کرو

مسجد کی زمین پر ناجائز قبضہ

چند ہندوؤں کی شرارت

مسلمانوں کے ازدواجی مقدمات کیلئے فقہاء کا تقرر

اسمبلی میں حاجی وجیہ الدین صاحب کی قرارداد

گورنر بنگال سے مالویہ کی ملاقات

ہندو مسلم سمجھوتہ کی توقع

ڈاکٹر کچلو کو دو سال قید سخت کی سزا

نوٹس کی خلاف ورزی کا اقرار

اخبارات کے تاروں کی شرح میں اضافہ

صحافت کا مستقبل خطرہ میں

صلح کی گفتگو پھر شروع ہو گئی؟

وائسرائے کے ہاں سر سپرو کی طلبی

مسلمانان دہلی کا عام جلسہ

مسلم کانفرنس کی غداری پر اظہار ملامت

کھدر کے تحفظ کے لئے ایک مسودہ قانون

اصلاحات کے جدید طریق کار کا اعلان

تیسری گول میز کانفرنس میں کون شریک ہوں گے؟

مولانا برکت اللہ صاحب کی گرفتاری

علامہ معین الدین صاحب پر اعتماد کا اظہار

اسلحہ خانہ چاٹگام کا مفرور ملزم گرفتار

پولیس کی کامیابی

برطانیہ نے مسلمانوں کے تمام مطالبات ٹھکرا دئے

مولانا معین الدین صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء ہند کا بیان

دہلی ۹ اگست۔ مولانا معین الدین صاحب اجمیری نائب صدر جمعیۃ علماء ہند نے حسب ذیل بیان دیا ہے:

پنجاب اور بنگال میں مسلم اکثریت کا خاتمہ

بلوچستان کے مسئلہ سے بے اعتنائی

سندھ کی علیحدگی اور مرکز

چین اور جاپان میں پھر جنگ شروع ہو گئی!

جاپان کے ہوائی مستقر اور وائرلیس اسٹیشن کو آگ لگا دی گئی

منچوریا سے جاپانی افواج ہٹالی جائیں

دار العلوم دیوبند کے متعلق چند اضطراب انگیز بیانات

حضرت مہتمم صاحب جلد توجہ فرمائیں

محمد رفیع فاروقی۔ ناظم جمعیۃ الطلبہ صوبہ دہلی

ڈھاکہ میں گرفتاریاں

متعدد نوجوان حوالات میں

ریل کی پٹریاں غائب!

انسداد جنگ کی تدابیر پر غور

برطانوی اور فرانسیسی مندوبین کی شرکت

فصل کو قرق کرنے پر پولیس اور کسانوں میں جھگڑا

پولیس نے گولی چلادی، سپاہی اور کسان مجروح

روس میں ۲۳ اشخاص کو پھانسی کی سزا

سرکاری مال چرانے کا الزام

مولانا فضل الرحمن صاحب بہاری کی رہائی

دہلی میں پیدائش و اموات

بمبئی میں ۹ کانگریسی کارکنوں کی گرفتاری

جنرل سنجو حوکی سزائے موت بدل دی گئی

کشمیر کی بیداری اور تعلیم کی ضرورت
ندوۃ العلماء کی طرف سے دارالعلوم کا قیام

اہل کشمیر کی ذہنی قابلیتیں محتاج بیان نہیں۔ ان میں سے جنکو اچھی تعلیم و تربیت میسر آئی ہے وہ ہمیشہ اپنے ہمچشموں میں ممتاز رہے ہیں ... ہندوستان کا ایسا حصہ ہے جہاں تقریباً مسلمان ہی مسلمان تیس لاکھ تعداد میں آباد ہیں ...

ندوۃ العلماء نے دارالعلوم کے نام سے ایک درسگاہ قائم کی ہے ... عربی زبان کی تعلیم پر خصوصیت سے زور دیا ہے ... اسلام کی تاریخ اسلام کی تحصیل لازم ہے اور جدید علوم میں بھی سائنس اور فلسفہ اور انگریزی کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے ...

راندیر میں مسلمانوں کا اجتماع
رہنمایان ملت کی رہائی کا مطالبہ

بعد نماز جمعہ مسلمانان راندیر کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا ... زیر صدارت علامہ مفتی سید مہدی حسن صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ میں جمعیۃ علماء ہند کے ڈکٹیٹر مولانا حفظ الرحمن صاحب بھی تشریف لائے ... جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن شریف کے ساتھ شروع ہوئی ... حسب ذیل تجاویز باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ مسلمانان الور اور مہاجرین الور کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے ...

(۲) یہ جلسہ مسلمانان ہند کے مسلمہ لیڈر ڈاکٹر محمد عالم، چودہری افضل حق اور علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی جیل میں ... رہائی کا مطالبہ کرتا ہے ...

عبدالحی ناظم ندوۃ العلماء

میرے احباب

میرے احباب فرمائیں کہ دارالاصلاح کو ختم کر دو ... قومی کارکن ... یتیم بچوں کا ملک میں ایک ہی ادارہ ہے ...

غلام حسین معلم مشتاق راندیر ضلع سورت

جمعیۃ الطلباء کا جلسہ

بتاریخ ۱۹ اگست ۱۹۳۲ء بروز سہ شنبہ بعد نماز عشاء جامع مسجد دہلی میں جمعیۃ الطلبہ ... کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا فضل الرحمن صاحب فاروقی منعقد ہوا ... قاضی احمد حسین صاحب نائب ناظم جمعیۃ الطلبہ کی گرفتاری پر ... اظہار کیا گیا ...

محمد وکیع فاروقی ... ناظم جمعیۃ الطلباء صوبہ دہلی

محمد عبدالغفار الخیری ناظم دارالاصلاح قرولباغ دہلی

مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے دہلی کا اجلاس

مشترکہ بورڈ مسلم انجمن ہائے دہلی نے اپنے ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی ہے ...

سچے موتی کی سی آب

سرتاج منجن صرف چندیوم استعمال کیجئے اور پھر دانتوں میں سچے موتی کی سی آب تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ کیجئے ... "سرتاج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

آبنوسی خضاب ... سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند سیاہ چمکدار ...

سرمہ نور عالم ... آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے ...

ضروری ...

منیجر سرتاج کمپنی، قریب جامع مسجد ۱۷۱ دہلی

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سیرت النبی جلد چہارم (منصب نبوت)
جس میں

تعلیمات نبوی میں سے عقائد کی تشریح کی گئی ہے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو شائع ہو جائے گی (تقطیع کلاں) ضخامت ... صفحے قیمت قسم اعلیٰ ... قسم دوم ... محصول ڈاک فی جلد بہ اختلاف کاغذ ...

(۱) ہر شہر کے تاجرین کتب کو چاہئے کہ مطلوبہ نسخے اپنے شہر کے شائقین کے لئے ریل کے ذریعہ سے منگوا کر مہیا رکھیں تاکہ محصول کی کفایت سے تاجر و خریدار دونوں کو فائدہ پہونچے۔

(۲) ہر شہر کے متفرق خریدار بھی اگر مل کر اپنی مطلوبہ جلدیں ریلوے کے ذریعہ سے منگوائیں، توان کو بھی محصول کی کفایت ہوگی ...

(۳) چونکہ ڈاک کا محصول بہت زیادہ ہو گیا ہے ... دس سیر کے وزن میں تین جلدیں روانہ ہو سکتی ہیں۔

منیجر دارالمصنفین اعظم گڈھ

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ ... آپ گھر بیٹھے ... مریض ... ہندوستان سے باہر ... تصدیق ...

ایم اے مجید اینڈ سنز آرڈر سپلائرز اینڈ کمیشن ایجنٹس بلیماران۔ دہلی

اگر تندرستی ہے تو زندگی بیکار ہے!
شربت اکسیر

اگر آپ اشتہاری دواؤں سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک دفعہ اور بھی خرچ کر کے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

جریان ...

تازہ سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمایئے جناب قادر بادشاہ صاحب ...

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کمپنی کوٹھی نمبر ۵ کولوٹلہ اسٹریٹ کلکتہ

اخبار الجمعیۃ
میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اگر کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت
جرمنی طلسمی آلہ
استعمال کریں ... منیجر آنند اینڈ کمپنی ۱۵ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں طلبہ کی شورش

چند روز سے مختلف اخبارات میں دارالعلوم کے خلاف بے بنیاد شکایات کی اشاعت شروع ہوئی ہے ... دارالعلوم معینیہ عثمانیہ کے مدرسین برابر مصروف درس و تدریس ہیں اور دارالعلوم کے سب کام سکون کے ساتھ جاری ہیں۔

سید نثار احمد متولی آستانہ و معتمد مجلس دارالعلوم معینیہ عثمانیہ درگاہ معلی اجمیر شریف

آتشک سات روز میں شرطیہ جاتا رہیگا

... آتشک صرف سات روز میں شرطیہ دور ہو جاتی ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ ... علاوہ محصول

سات روز میں بواسیر شرطیہ دور ہو جائے گی

اکسیر سوزاک ...

اکسیر جریان ...

المشتہر حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

پہلی بھیت کیوں مشہور ہے

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیٹ بہراپن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ ...

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

امرت دھارا

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو!

... مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ "امرت" مفت منگوائیں!

امرت دھارا ... لاہور

لکرزی کورس
مردانہ قوتوں کو جگانے والا حیرت انگیز جادو

لکرزی کورس کی اندرونی استعمال کی دوائیں
صفوف صلاح ... **مار الحیات** ... **روح عشرت** ...

لکرزی کورس کی بیرونی استعمال کی دوائیں
تکمیلہ ... **دوا بیاہ** ... **الکزائل** ... **رجونشک** ...

... پوسٹ بکس ۱۵ دہلی

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کیلئے وقف کر دئیے ہیں۔ اور آپکے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے، اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفا خانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو، مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے

قرص اپنج جنس ... **اکسیر نسواں** ... **ملین** ... **جوہری** ...

ملنے کا پتہ منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمیعۃ دھلی"

الجمیعۃ دھلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ ...
ایک کالم ...

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دھلی - یوم دوشنبہ ۳ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۶

معاصرین کے افکار و آراء

ہندوؤں پر البلیس فرقہ پرستی کا قبضہ (ہمدم جدید)

آرڈیننس میں ایک اہم قانونی سقم (ملت)

مسلمان آئندہ کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں؟

مالی ایثار اور اجتماعی زندگی کا اسلامی فلسفہ

سلوٹرکیا کہتے ہیں؟

ہم کیوں زندہ ہیں؟

بحالات موجودہ کیا کیا جائے

خلافت کمیٹی

زمانہ سالت میں زندگی کے اصول

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معارف)

ایثار! ایثار!!

فداکاری اور اخلاص

اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم کرنا

[illegible]

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

اکسیر قلب ...

تریاق الرحم ...

سوزاک کا مکمل علاج ...

نوٹ دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ فہرست خصوصی مجربات طلب فرما کر ملاحظہ کیجئے

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور یو۔پی

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب

تمام ضروریات زندگی

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

آلو کی کھیتی باتصویر

زراعتی کتب کے مشہور مصنف

بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

مقام گونہ (گوالیار) سے مل سکتی ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عالی پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دھلی

...سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رجسٹر کر دیا...

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کرو پر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے اس کی تعلیم شاف سامان اور ضبط و انتظام پر اطمینان ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی اور ڈی۔ سی ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے رجسٹر بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلبا کے لئے جدا گانہ کلاسیں ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

طبیہ کالج علی گڈھ میں داخلہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں ۲۶ ستمبر ۳۲ء تا یکم اکتوبر ۳۲ء داخلہ کی تاریخ مقرر ہے امیدواران کو اس سے قبل اپنی درخواست پرنسپل کے دفتر میں بھیجدینا چاہئے اور داخلہ کے وقت انکو موجود ہونا چاہئے پراسپکٹس پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے دار الاقامہ میں رہنے والے طالب العلم کو ۱۰ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائیگا۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی دانڈیا کراچی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دھلی

کلونزنگ

دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

بال جڑ سے کالا

اخبار الجمیعۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا ... اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی، اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ...

غریبوں کا قرآن مجید معرا

نورانی قرآن مجید مترجم

منیجر اخبار الجمیعۃ بازار بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی تعلیمی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ... علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ...

ابدی نجات ...

ملنے کا پتہ منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۳ رجمادی الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

جامع مسجد کے احترام و اجلال کا مسئلہ

امام صاحب کی تقریر اور چیف کمشنر کا سرکاری اعلان

ہم نے گزشتہ اشاعت میں جامع مسجد کے اس جلسہ شورٰی کی کارروائی درج کی تھی جو اخبارات کے اعلان کے مطابق چیف کمشنر صوبہ دہلی کے ایک خط پر غور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا اور جس نے داعیان جلسہ کی تقریروں کے بعد کچھ اور ہی نوعیت اختیار کرلی تھی۔ ہم نے یہ بتایا تھا کہ اس جلسہ میں علماء کرام سے فتویٰ طلب کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی گئی اور چیف کمشنر کا خط "نقضیہ" ہونے کے باعث اس پر کوئی غور نہ ہوسکی۔

ہوگیا حکومت چاہے تو اس پر زور دے سکتی ہے اور اس کی خلاف ورزی کی گئی تو وہی صورت حال پھر عود کرسکتی ہے جو معاہدہ سے قبل تھی اگر حکومت کے خلاف جامع مسجد کے اندر نکتہ چینی کی جاتی رہی تو ۱۸۶۲ء کا معاہدہ ٹوٹ جائے گا اور حکومت کو اختیار ہوگا کہ جس طرح ۱۸۵۷ء میں اس نے مسجد پر قبضہ کرلیا تھا اور ۱۸۶۲ء کے معاہدہ کے بعد اسے واگذار کیا تھا اسی طرح پھر اس پر قبضہ کرلے اور اس وقت تک واپس نہ کرے جب تک...

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) ایک واعظ صاحب اپنی تقریر میں یہ فرماتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے وقت میں طوفان کے وقت آسمان سے پانی گرا اور تمام مخلوق ڈوب گئی اور کشتی حضرت نوح علیہ السلام کی جودی پہاڑ کی طرف روانہ ہوئی اور جس قدر پہلے کے آدمی موجود تھے وہ غرق ہوگئے۔ اس لئے حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی...

[illegible]

دہلی کی مسجد جامع اور احکام شریعت

(از مسٹر آصف علی بیرسٹر ایٹ لا)

[مسٹر آصف علی بیرسٹر کا مندرجہ ذیل مضمون جامع مسجد کے متعلق تاریخی، قانونی اور شرعی حیثیت واضح کرنے کی غرض سے شائع کیا جارہا ہے۔ جہاں تک اس افواہ کا تعلق ہے کہ حکومت براہ راست جامع مسجد کے اندر کوئی مداخلت کرنا چاہتی ہے یا اس کے دروازوں کو بند کردینے کی دھمکی دے رہی ہے چیف کمشنر صوبہ دہلی نے اپنے ایک سرکاری بیان میں اس کی تردید کردی ہے اور اس غلط فہمی کو دور کیا ہے جو امام صاحب جامع مسجد کی تقریر سے حکومت کے جامع مسجد پر قبضہ کرلینے کے متعلق پیدا ہوئی تھی قارئین کرام اس مضمون کے ساتھ چیف کمشنر کے سرکاری اعلان کو بھی ملاحظہ فرمائیں جو صفحہ ۵ پر درج ہے اور آج کا مقالہ افتتاحیہ بھی پڑھیں جو اسی موضوع پر لکھا گیا ہے]

اخبارات سے معلوم ہوا کہ دہلی کی جامع مسجد کی منتظمہ کمیٹی کے نام کوئی خط چیف کمشنر دہلی کا آیا ہے کہ جس میں یہ یاد دلایا گیا ہے کہ درحقیقت جامع مسجد ۱۸۵۷ء میں ضبط کرلی گئی تھی اور ۱۸۶۲ء میں اس شرط پر واگذاشت ہوئی کہ وہ محض نماز اور دینی تعلیم کے لئے استعمال ہو اور اس لئے مسلمانوں کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے امور کے سلسلہ میں مسجد میں اجتماع یا تقریریں کریں۔ بہرکیف امام صاحب کی اس تقریر سے جس کی رپورٹ اخبارات (اسٹیٹسمین، ہندوستان ٹائمس وغیرہ) میں شائع ہوئی ہے یہی مترشح ہوتا ہے۔

...ستے الزام کے خلاف ایک قطعی نظیر قائم ہوجاتی ہے۔ بہرصورت موجودہ حکومت بدلتی ہے اور زمام سلطنت تو خود ہندوستانیوں کے ہاتھ میں جارہی ہے۔ آج کی حکومت کی شرائط ایک قسم کی ہیں، کل کی حکومت کی شرائط دوسری قسم کی ہوں ممکن ہیں مگر امت کب ان شرائط کی پابند ہوسکتی ہے۔

کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ مساجد مسلمانوں کے کل امور دینی و دنیوی طے کرنے کے مرکز ہیں؟ کیا مسجد نبوی میں تمام دینی و دنیوی امور طے نہ ہوتے تھے؟ کیا وہاں خلفاء کے انتخابات نہیں ہوئے؟ کیا وہاں زندگی کے ہر قسم کے معاملات زیر بحث نہیں آئے؟

[illegible]

جس دن مساجد میں مسلمانوں کی خود مختاری اور آزادی سلب ہوگئی اس دن امت فنا ہوجائے گی مسجدیں مسلمانوں کی حریت کا آخری نشان ہیں جو اس حریت اور امانت کو دوسروں کے سپرد کرینگے ان سے آخرت کا بھی مواخذہ ہوگا۔ اور اس دنیا میں بھی وہ خسران میں رہینگے۔

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

موجودہ تہذیب سے قدیم مصر کی تہذیب کا تعلق

قدیم مصر میں مختصر نویسی کا فن رائج تھا

ماہرین آثار قدیمہ کا ایک جدید نظریہ

حال میں انگلستان کے اندر مصری آثار قدیمہ کی ایک نمائش کا افتتاح کیا گیا جس میں مصر کے وہ قدیم آثار جمع کئے گئے ہیں جو جدید تفتیش کے بعد عمارنہ، ارمنط اور عبیدہ کے مقام سے برآمد ہوئے ہیں ان آثار سے ماہرین نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ قدیم مصری تہذیب کو موجودہ تہذیب سے گہرا تعلق تھا۔ جدید برآمد شدہ آثار سے یہ بھی پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ قدیم مصر میں لوگوں میں شارٹ ہینڈ (مختصر نویسی) کا...

[illegible]

...وجع مفاصل کی بیماری سے فوت ہوئے تھے۔

یہ بھی معلوم کیا گیا ہے کہ قدیم مصری عورتیں شہر کے صدر مقامات سے علیحدہ کسی دوسری جگہ بود و باش رکھتی تھیں اور کام کاج کیلئے مضافات کا سفر کیا کرتی تھیں غریب عورتیں غربت کی وجہ سے پاپیادہ سفر کرتی تھیں اور امراء کی عورتیں عموماً گدھوں پر سوار ہوکر نکلتی تھیں۔

چین کی دختران بے شوہر نے نکاح کرنے شروع کردئے

تجارتی بحران نے آزادی سلب کرلی

کانٹن کی ایک خبر مظہر ہے کہ تجارتی بحران کی وجہ سے تمام چین میں اور بالخصوص...

[Several lines illegible at this resolution]

ان بے شوہر عورتوں کا ذریعہ معاش یہی ابریشم کی صنعت تھی، بیکاری کے بعد ان کی...

...ناخواستہ ان دختران بے شوہر نے اپنی آزادی کو خیرباد کہہ کر پھر مردوں سے تعلق پیدا کرنا ضروری سمجھا تاکہ لوازم معیشت کو آسانی سے فراہم کرسکیں۔

پہلے چین میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی عورت کی اپنے شوہر سے ناچاقی ہوتی وہ فوراً علیحدگی اختیار کرکے ابریشم کے کارخانہ میں ملازمت کرلیتی تھی۔ لیکن ابریشم کا کام ختم ہوتے ہی عورتوں پر مصیبت آپڑی اور وہ شادیاں کرنے پر مجبور ہوگئیں۔

چین کی سیاسیات میں طلباء کا حصہ

اگر وہ چاہیں تو حکومت کو ذرا سی دیر میں ختم کردیں

چین میں طلباء کو بڑا اقتدار حاصل ہے۔ اگر وہ چاہیں تو حکومت کے کاروبار کو دم میں ختم کرسکتے ہیں۔ ان ہی طلباء نے جاپانی مال کے بائیکاٹ کی تحریک کو کامیاب بنایا ہے۔ ان طلباء نے اپنے پیشوا کنفیوشس کے اخلاق کو بالکل فراموش کردیا ہے اور چونکہ ان کی تربیت کا معیار بلند نہیں ہے اس لئے وہ چین اور دیگر ممالک کیلئے ایک زبردست خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ چینی طلباء اور طالبات کو درسگاہوں پر پورا اختیار حاصل ہے وہ نہایت بے باکی سے اپنے اساتذہ کے طریق تعلیم پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور جماعت میں شامل ہونے سے انکار کردیتے ہیں تاوقتیکہ ان کی مرضی کے مطابق کام نہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ بیچارے اساتذہ ان سے لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور ان کو خوف رہتا ہے کہ کہیں ان کے ایجی ٹیشن سے ہماری ملازمت نہ چھوٹ جائے۔

(ورلڈ ٹومین)

چار سال کا بچہ عقاب کے چنگل میں

جرمنی کے ایک قریہ میں ایک چار سال کا بچہ کسی جگہ کھیل رہا تھا کہ ایک عقاب اس کو اٹھا کر لے گیا۔ بچہ کی آواز سن کر اس کا باپ باہر نکلا اور دیکھا کہ بچہ کو ایک عقاب اپنے پنجہ میں لئے ہوئے پرواز کررہا ہے۔ یہ خبر تمام دیہات میں پھیل گئی اور دور دراز دیہاتیوں نے عقاب کا تعاقب کیا آخر نو گھنٹہ کی تگ و دو کے بعد لوگوں کو عقاب کے آشیانہ کا پتہ لگا اور وہ بچہ کو اس کے چنگل سے چھڑا کر اپنے گاؤں کو واپس آئے بچہ کو معمولی زخم آئے تھے۔

ایک عبرت انگیز خودکشی

پولینڈ کے ایک نوجوان نے اپنی ایک منظور نظر دوشیزہ سے نکاح کرنے کی درخواست کی لیکن لڑکی نے اس کی درخواست کو محض اس لئے ٹھکرا دیا کہ وہ نادار تھا۔ دوشیزہ نے فوراً ہی ایک ایسے شخص سے نکاح کرلیا جو پہلے عاشق کا رقیب تھا۔ جس وقت یہ نیا جوڑا اپنی موں (ماہ عسل) کیلئے ایک مکان میں گیا تو ناامید اور نادار رقیب بھی کمرہ...

[illegible]

ضبط شدہ معابد اور اوقاف کے واگذاشت کا مسئلہ

اسمبلی کے اراکین فوراً توجہ فرمائیں

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعۃ صوبہ بہار و اڑیسہ و قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت نے حسب ذیل برقی پیام اخبارات کو ارسال فرمایا ہے:۔

"ایک ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کی حکومت نہایت اہم تبدیلیوں سے گزر رہی ہے اور عنقریب ایک دستوری انقلاب ہونے والا ہے میں اراکین مجلس مقننہ کی توجہ ایک نہایت ضروری مسئلہ کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مجلس مقننہ کے آئندہ ستمبر والے اجلاس میں جو شملہ میں منعقد ہونے والا ہے اس مسئلہ...

[illegible]

...ملت کے اراکین مجلس مقننہ نے اپنی پوری تائید و حمایت سے اس قرارداد کو منظور نہ کرایا تو اندیشہ ہے کہ آگے چل کر اور زیادہ پیچیدگیاں پیدا ہوجائیں گی اور معابد و اوقاف کے متعلق ایک نہایت غلط نظیر قائم رہیگی جو آئندہ نظام حکومت اور انقلابات میں ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوگی اور برطانیہ کی پیشانی پر بھی اس ظلم و ناانصافی کا ایک ایسا کلنک کا ٹیکہ ہمیشہ کیلئے باقی رہیگا جو پھر کسی طرح بھی نہ مٹ سکے گا۔

میں آخر میں پھر یہ کہتا ہوں کہ اس ضرورت کی طرف اراکین اسمبلی فوراً توجہ کریں گے یہ کسی فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام ملت کے لئے ہے اس لئے توقع ہے کہ تمام ہندوستانی اراکین اس تجویز کی حمایت میں متحد و متفق ہوں گے۔"

صوبجات متحدہ میں سزا یافتگان کی تعداد

نینی تال ۳۰ اگست۔ سرکاری اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۲۶۱ اشخاص سزایاب ہوچکے ہیں رشتہ ہر کو روکنے کی کوششیں برابر جاری ہیں۔

اسپیشل کانسٹبل بننے کیلئے ۲۱ اشخاص کو نوٹس

تاملک ۳۱ اگست۔ شہر کے ۲۱ کے قریب کانگریسی کارکنوں کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ "اسپیشل کانسٹبل" کے فرائض انجام دیں ورنہ ان کو گرفتار کرلیا جائیگا اور سزا دی جائیگی۔

جرائد اسلامیہ کے تراجم

مغرب اقصیٰ کے مسلمانوں پر فرانسیسی مظالم

مسلمانوں کو حج سے روک دیا گیا!

سوڈان حج کے حامیان غور کریں

"آج تک تمام سنوسی حکومتوں نے تہیہ کرلیا ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو فریضہ حج کی ادائیگی سے روک دیا جائے کیونکہ حج ہی اتحاد اسلامی کا واحد ذریعہ ہے۔ ... اس نے بربری مسلمانوں کو حج سے روک دیا ہے۔ ذیل میں ایک عربی اخبار سے فرانس کی اس ناپاک حرکت کا حال درج کیا جاتا ہے:۔

مراکش ابھی نصف صدی تک ایک طاقتور اور خود مختار اسلامی ملک تھا، مگر آج یورپ...

دفتر جمعیۃ علماء ہند پر پولیس کا چھاپہ

دیوبند کے تمام طلبار گرفتار کر لئے گئے

دہلی یکم ستمبر۔ آج شب کو ساڑھے دس بجے مقامی خفیہ پولیس اور پولیس کی ایک زبردست جماعت نے راجہ فیض العدا انسپکٹر خفیہ پولیس اور خان صاحب شیخ عبدالواحد سب انسپکٹر پولیس کی سرکردگی میں جمعیۃ علماء ہند کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور وہاں پر دارالعلوم دیوبند کے جس قدر طلبار مقیم تھے ان سب کو گرفتار کر لیا۔

پولیس ... [illegible] ... بعد از اں سب کو تانگوں میں بٹھا کر کوتوالی پہنچا دیا گیا۔ گرفتار شدگان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

مولانا ... مولانا عبدالحق۔ مولانا عبدالمنان۔ مولانا نور السلام۔ مولانا عباس علی۔ مولانا نعیم الدین

مولانا ... کو کل دہلی سے چلے جانے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ ابھی تک جمعیۃ کے دفتر ہی میں مقیم ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ انہیں بھی گرفتار کیا جائے گا۔ ان کے نوٹس کی میعاد شب کو ۱۱ بجے ختم ہو گئی۔

دہلی ۳۱ اگست۔ آج صبح مولانا صغیر احمد صاحب کو نوٹس کی خلاف ورزی کے جرم میں پولیس نے آکر دفتر جمعیۃ علماء ہند سے گرفتار کر لیا۔

امیر عبداللہ والیٔ شرق اردن کو سلطان ابن سعود کا جواب

"تم میرے دشمن ہو مگر میں تمہارا دوست ہوں"

معاصر ام القریٰ مورخہ ۸ ربیع الثانی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کے عرب پروفیسر ... نے کہا تھا کہ آپ جب سلطان ابن سعود سے ملیں تو ان سے کہدیں کہ میں تمہارا جانی دشمن ہوں اور تم کو نقصان پہونچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دونگا۔

سلطان ابن سعود نے امیر عبداللہ کو مندرجہ ذیل جواب دیا ہے۔

شریف عبداللہ اگر سلطان ابن سعود کو اپنا جانی دشمن کہتے ہیں لیکن ابن سعود ان کو اپنا جانی دوست سمجھتا ہے کیونکہ انہوں نے اب تک جتنے کام ابن سعود کے لئے کئے ہیں ان سے ابن سعود کو بہت فائدہ پہونچا ہے۔"

بنگال میں متشددانہ جرائم کی رفتار

اب تک کتنے سرکاری افسر مارے گئے؟

کلکتہ ۳۱ اگست۔ سال ۳۲-۱۹۳۱ء کے بارے میں بنگال گورنمنٹ نے ... پولیس کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے ... [illegible]

لاہور میں ایک انقلاب پسند کی گرفتاری

لاہور ۳۱ اگست۔ ... پولیس نے ایک نوجوان کو ... گرفتار کیا ... [illegible]

حکومت اور اعتدال پسندوں کا اتحاد

گاندھی جی سے گفتگو کی جائے گی؟

شملہ یکم ستمبر۔ کل مقامی سیاسی حلقوں میں اس اتحاد پر خوشنودی کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ حکومت اور اعتدال پسند و آزاد خیالوں کے درمیان جو گفت و شنید آئینی طریق کار کے متعلق ہو رہی تھی وہ کامیاب طور پر ختم ہو گئی ہے ... [illegible]

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت اب گاندھی جی کے ساتھ آئینی طور پر تصفیہ کی بات و شنید کرے گی ... [illegible]

ہندوستان ہی میں گول میز کانفرنس کی جائے

فرقہ وارانہ تصفیہ کیلئے مسٹر چھاگلا کی تجویز

بمبئی ۲۰ اگست۔ بمبئی کے مشہور لیڈر مسٹر چھاگلا نے نمائندہ پریس کو دوران ملاقات میں بتلایا ہے کہ فرقہ وارانہ تصفیہ نے ہم کو سنہری موقع عطا کیا ہے ... [illegible]

تیسری گول میز کانفرنس کب منعقد ہوگی؟

ہندوستانی نمائندوں کی تعداد

[illegible]

فرقہ وارانہ تصفیہ پر بحث کرنے کی اجازت

[illegible]

سول نافرمانی اور کانگریس

اس حالت میں گفت و شنید نہیں کی جا سکتی

[illegible]

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل پر فائر

ہیڈ وارڈر کے پیٹ میں سنگین گھونپ دی

دو مشہور ڈاکوؤں کا فرار اور گرفتاری

لاہور ۳۱ اگست۔ ... جیل کی لاری سے قیدیوں کے فرار ہو جانے کے متعلق مزید تفصیلات ... [illegible]

سزائے موت کی تنسیخ کا مطالبہ

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک غیر سرکاری بل

شملہ ۳۰ اگست۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ... ستمبر کو شروع ہوگا غیر سرکاری مسودہ ہائے قوانین کے لئے قرعہ اندازی حسب ذیل ہے۔ ... [illegible]

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانوں کا عام جلسہ

ایک اہم قرارداد کی منظوری

دہلی ۳۰ ستمبر۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں ... صدارت ... ایک جلسہ منعقد ہوا ... [illegible]

مسلمانان دہلی کا یہ جلسہ مقامی حکومت اور جامع مسجد کمیٹی کو آگاہ کرتا ہے ... [illegible]

حضرت مولانا ابو المحاسن صاحب کو نوٹس

۲۴ گھنٹے میں دہلی چھوڑنے کا حکم

گزشتہ شب ... بجے حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار ... [illegible]

برطانیہ کے ایک رکن کا نعرۂ حق

"ہندوستانی مال کے مقابلہ میں برطانی مال خریدنا غداری ہے"

ہندوستان کو مکمل اختیارات دیدیئے جائیں

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے دو کارکنوں پر پولیس کی تعمیل

دہلی سے اخراج کا حکم

دہلی ۳۰ اگست۔ ... [illegible]

ناظم جمعیۃ علماء مرادآباد کی گرفتاری

[illegible]

ٹیلیگراف تار کاٹ دئے گئے

مدراس ۳۰ اگست ... [illegible]

بم کے سلسلہ میں متعدد اشخاص گرفتار

اعظم گڈھ میں خانہ تلاشیاں

[illegible]

ڈاکٹر کچلو پر ایک اور مقدمہ چلایا جائیگا

[illegible]

ڈاکٹر کچلو کی سزا کے خلاف اپیل

[illegible]

بچے کے اندر بچہ!

[illegible]

بنگال میں ۲۴ ہزار میٹرک پاس بیکار

[illegible]

ملتان جیل میں صدر و ناظم جمعیۃ العلماء سے ملاقات

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کی تشریف آوری

[illegible]

حکومت جامع مسجد پر قبضہ کرنا یا اسے بند کر دینا نہیں چاہتی

صرف انتظامیہ کمیٹی کو توجہ دلائی گئی تھی

چیف کمشنر صوبہ دہلی کا سرکاری بیان

دہلی ۳۱ اگست۔ چیف کمشنر دہلی نے مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع کیا ہے:۔

"چیف کمشنر کی توجہ ان بے سروپا افواہوں اور بیانات کی طرف مبذول کی گئی ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ دہلی کی مکومت نے جامع مسجد میں مذہبی عبادتوں میں مداخلت کرنے حتی کہ مسجد کو اپنے قبضہ میں کر لینے یا بند کر دینے کی دھمکی دی ہے۔ یہ افواہیں قطعاً غلط ہیں۔ در اصل جو کچھ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جامع مسجد کی مجلس منتظمہ اور تمام اچھے مسلمانوں کو اس شرم اور ذلت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو مسجد کے انتظامی حکام کی مرضی کے خلاف ان سیاسی جلسوں کے انعقاد سے پیدا ہوتی ہے جو ایک نیچے طبقہ کی طرف سے منعقد کئے جاتے ہیں جو کسی حال میں بھی عام مسلم رائے کا نمائندہ نہیں ہے۔ ان جلسوں سے اس مذہبی عمارت کے اندر حال ہی میں چند مواقع پر نقص امن کا خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ بات دریافت کی گئی ہے کہ آیا حکومت کی طرف سے کوئی ایسی مدد دی جا سکتی ہے جو مذہبی جذبات کو مجروح کرنے سے سخت پرہیز کرتے ہوئے مجلس منتظمہ کو اس قابل بنا سکے کہ وہ اس مشہور عمارت کو بیجا استعمال سے بچائے جسے نہ صرف مسلمان بلکہ دہلی کے تمام فرقے مساوی فخر و قدردانی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔"

محرم کے فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ کا فیصلہ

۲۸ ہندوؤں کو سزا دیدی گئی

گورداسپور یکم ستمبر۔ اسپیشل مجسٹریٹ نے کل مقدمہ فساد جاپال سنگھ کا فیصلہ سنا دیا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ گزشتہ محرم کے موقع پر یہ فساد ہوا تھا اور ۲۹ ہندوؤں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا۔ ایک ہندو کے سوائے مجسٹریٹ نے تمام کو قصوروار ٹھیرایا اور ان کو ایک تا دو سال قید اور ایک تا دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا۔ اس سلسلہ میں ۵۰ مسلمان بھی گرفتار کئے گئے تھے جو بری کر دئے گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چالیس ہندوؤں میں سے ۱۱ کو شروع ہی میں اس وجہ سے رہا کر دیا گیا تھا کہ تحقیقات کرنے پر ان کے خلاف کوئی الزام ثابت نہ ہو سکا۔ یہاں کے ہندوؤں نے اس مقدمہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ۱۴ یوم تک ہڑتال کی اور تمام کاروبار ملتوی رکھا۔ لیکن بعد میں لاہور کے لیڈروں کے کہنے پر انہوں نے ہڑتال کو ختم کر دیا۔

پولیس کی گولیوں سے تین آدمی ہلاک

ایک عورت کو ستی کرنے کی سعی کا خمیازہ

آگرہ ۳۰ ستمبر۔ فتحپور سیکری میں ایک عورت کو "ستی" ہونے سے بچانے کے لئے مشتعل مجمع پر جس نے بلوہ کر دیا تھا پولیس کو گولیاں چلانی پڑیں جس کے باعث تین آدمی ہلاک اور پانچ مجروح ہوئے۔

اخبار وطن کلکتہ سے دو ہزار کی ضمانت

قابل اعتراض نظم شائع کرنے کا جرم

کلکتہ یکم ستمبر۔ حکومت بنگال نے مقامی اخبار وطن اور اس کے برٹش انڈیا پریس سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ضمانت ایک قابل اعتراض نظم کی اشاعت پر لی گئی ہے۔

برمی باغیوں کی معافی کیلئے میعاد میں توسیع

رنگون ۳۰ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گو بغاوت خاتمہ پر ہے لیکن چند باغی ایسے ہیں جو ہنوز مفرور ہیں۔ اور ابھی تک اطاعت قبول نہیں کی ہے ان کے لئے حکومت نے معافی کی میعاد میں ۱۵ اکتوبر تک کے لئے توسیع کر دی ہے اس تاریخ کے بعد کسی کی معافی پر غور نہیں کیا جائے گا۔

کشمیر کے کابینہ میں جدید وزراء کا تقرر

سری نگر ۳ اگست۔ حکومت کشمیر کا کابینہ از سر نو مرتب کیا گیا ہے اور حسب ذیل وزراء پر مشتمل ہے:۔

مسٹر کالون (وزیر اعظم) نواب خسرو جنگ (مدار المہام) مسٹر وجاہت حسین وزیر داخلہ۔ مسٹر وجاہت وزیر مالگزاری۔ ٹھاکر کرتار سنگھ وزیر مالیات۔ مسٹر جارڈین وزیر خاص الخاص۔

سندھ مسلم کانفرنس کا اجلاس

فرقہ وارانہ تصفیہ پر ناراضگی کا اظہار

کراچی یکم ستمبر۔ سندھ کانفرنس کا اجلاس آج خان بہادر ولی محمد حسن علی اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول کی کوٹھی پر زیر صدارت شاہ نواز بھٹو ایم ایل سی منعقد ہوا۔ سندھ کے تقریباً ایک سو سرکردہ مسلم رہنما شریک تھے۔ کانفرنس کی کارروائی بند کمرے میں ہوئی۔ کانفرنس نے ایک قرارداد منظور کی جس میں فرقہ وارانہ تصفیہ کو بالکل غیر اطمینان بخش بتایا گیا اور آل پارٹیز مسلم کانفرنس دہلی کی منظور کردہ تجویز کا اعادہ کیا گیا۔ وزیر اعظم کے اعلان پر سخت ناراضگی ظاہر کی گئی کیونکہ اس میں سندھ کی علیحدگی کے متعلق کوئی قطعی اعلان موجود نہیں ہے۔

عورتوں کو اغوا کرنے والوں کو سزائے تازیانہ

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک تجویز

شملہ یکم ستمبر۔ لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں غیر سرکاری رزولیوشن کی قرعہ اندازی میں ... [illegible]

جیل سے تین قیدی فرار ہو گئے

گیا ۳۰ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ گیا سنٹرل جیل سے تین قیدی فرار ہو گئے ہیں ... [illegible]

جزائر ملایا سے ہندوستانیوں کی آمد

مدراس ۳۱ اگست۔ دخانی جہاز کے ذریعہ ملایا سے مزید ... ہندوستانی مدراس پہنچ گئے ... [illegible]

کپتان کولڈ سٹریم کے قاتل کو پھانسی

پشاور یکم ستمبر۔ کپتان کولڈ سٹریم کے قاتل اروالی عبدالرشید کو آج صبح پھانسی دیدی گئی ... [illegible]

ریاست سانگلی میں ساردا ایکٹ کی تقلید

سانگلی ۳۰ اگست۔ ... [illegible]

پولیس کے اخراجات صرف ہندوؤں سے وصول کئے جائینگے

[illegible]

ہندوستان میں روسی پیٹرول کی تقسیم

[illegible]

ریلوے لائن کے تار کاٹ ڈالے گئے

[illegible]

جرمن میں ڈکٹیٹرشپ کا قیام

[illegible]

جیل سے ... کا فرار

[illegible]

شکاگو میں مذاہب عالم کی کانفرنس

[illegible]

کلکتہ میں گرفتاریاں

[illegible]

مولوی مظہر الدین کے اخبار کا شرارت آمیز پروپگنڈا

دہلی کے عام مسلمانوں کی توہین اور تلبیسات کا طوفان

معززین شہر کی جانب سے ایک موثر تردید

[illegible]

کانگریس کیمپ سے ۲۲ اشخاص گرفتار

کلکتہ ۳۰ اگست۔ کلکتہ پولیس نے چھاپہ مار کر خفیہ کانگریس کیمپ ... ۲۲ اشخاص کو گرفتار کر لیا ... [illegible]

ایک سرحدی علاقہ میں تعزیری پولیس کا تقرر

پشاور ۳۰ اگست۔ ... [illegible]

برطانیہ کو بیس کروڑ پونڈ کی ضرورت

لندن ۳۰ اگست۔ ... [illegible]

منچوریہ پر جاپان کے دانت

بحری مرکز قائم کرنے کا ارادہ

جاپانی پارلیمنٹ کا اعلان

[illegible]

غیر برطانوی مال پر محصول اور جاپان میں تشویش

[illegible]

انتقادات

لب المجربات

[illegible]

ایک نیا متلاشی حق مسٹر ستار صدیق والٹر

ناظرین کرام کو میں پہلے اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نہ کوئی مولوی ہوں نہ حافظ اور نہ کسی کمیٹی کا کارکن نہ کوئی قومی لیڈر ہوں بلکہ تلاش حق کا جوئندہ ہوں جس کی عمر کا بہت سا حصہ اسی سرگردانی میں گذرا جس کی جستجو مجھے ایک مدت دراز سے تھی اور آج وہ ہی شوق مجھے اس جگہ تک کھینچ کر لایا۔ ابتدا جن جن شکوک کا میں اول متلاشی تھا۔ ان کے رفع کرنے کیلئے میں کلکتہ سے دہلی صدر جمعیۃ علماء ہند کے پاس آیا مجھے اس بات پر نہایت ہی فخر ہے کہ ہمارے مکرمی رہبر دین جناب قبلہ مولانا خدا بخش صاحب مدرس مدرسہ امینیہ نے اپنے اخلاق حمیدہ سے میرے سوالوں کو رد فرمایا جس کا کہ میں ایک سوال کے جواب تھا آپ صاحبان ضرور اس بات سے متحیر ہوں گے کہ آخر وہ شکوک کیا ہیں۔ میں اسلام سے قبل ایک مسیحی خادم تھا۔ اور ان کے عقیدت پرستی کے موافق تین خداؤں یعنی حضرت مسیح خداوند عالم اور روح القدس کی عبادت کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ میرے والد وغیرہ اس کے پیرو تھے مجھے یہ بھی اچھی طرح معلوم نہیں ہے کہ میرے والد ماجد کی اس سے قبل کیا شان تھی کیونکہ جس وقت میرے حقیقی سرپرستوں نے اس جہان فانی سے عالم بقا کو رحلت فرمائی اس وقت میں ایک خورد سال بچہ تھا۔ مگر لوگوں کی زبانی یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں ایک ...

خود ارشل پرمانہ بن گئے ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک نے اپنی عقلی اور دماغی دلائل کے مطابق ایک نیا مذہب قائم کیا ہوگا۔ جہاں تک عیسوی اور یہودی نسب نامہ پر غور کیا جائے تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ضرور توحید میں کے بعد اس میں تبدیلیاں برپا ہوئیں۔ جیسا کہ اکثر راقمین کی قلم سے اظہار ہوتا ہے اگر واقعہ یہ ہے کہ آسمان پر تین خداؤں کی حکومت ہے تو یہ بات بھی لازمی تھی کہ نظام قدرت میں فرق ہونا چاہئے تھا مگر اس جہان تک نظام عالم پر غور کرتا ہوں تو مجھے اس میں احدیت اور توحید الٰہی کی خوشبو آتی ہے جس سے یہ ثبوت پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی مثل اور رسولوں کے اس کے ایک بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ انجیل کے مطالعہ سے ان کی باہمی عداوت صاف صاف ظاہر ہوتی ہے جب انہوں کو حضرت مریم کو تہمت لگانے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تو حضرت مسیح کا بد نام کرنا ان کے نزدیک کچھ مشکل نہیں تھا۔ ایسے اور بھی چند مذہبی اکل ہیں جو پھر کسی موقعہ پر پیش کئے جائیں گے آپ صاحبان میرے حق میں دعا کریں کہ حق تعالےٰ مجھے اور سب حاضرین اسلام کو ایمان پر ثابت قدم رکھے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین۔

حوالی بلند شہر میں تبلیغی جلسے

۲۸ اگست کمال اکبر پور بلند شہر۔ آج مسلمانان شہر کے اصرار پر مولانا محمد عبدالاول ...

سہارنپور میں مقامی جمعیۃ العلماء کے جلسے

مولانا لطف الرحمن صاحب کارکن جمعیۃ علماء ہند کی تقاریر

سہارنپور ۲۹ اگست۔ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد سہارنپور میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب غازی محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء سہارنپور منعقد ہوا جس میں جناب مولانا لطف الرحمن صاحب بہاری فاضل دیوبند نے بہت موثر طریقہ پر حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔

سہارنپور ۳۰ اگست۔ آج بعد نماز عشاء جامع مسجد سہارنپور میں مسلمانان سہارنپور کا ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب غازی محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء سہارنپور منعقد ہوا جس میں جناب مولانا لطف الرحمن صاحب بہاری فاضل دیوبند و کارکن جمعیۃ علماء ہند نے ملک کے موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ...

مسلمانوں کو نہایت آزادی سے شرکت کی دعوت دی جس کا اثر حاضرین پر بہت گہرا ہوا۔ ...

محمد یٰسین دفتر جمعیۃ علمائے سہارنپور

اقطاع ہند میں ایک تبلیغی وفد کا دورہ

مدرسہ نور الاسلام قصبہ اجرارہ کے اراکین علوم عربیہ کی تعلیم کے ساتھ تبلیغی کام ... مولانا محمد عبدالاول صاحب فاضل دیوبند ... اپنا کام کر رہا ہے بہر طور پر بلند شہر کے مختلف مقامات پر جاتا ہوا عنقریب بجنور کے علاقہ سے گذرے گا اور ملک کے مختلف اور دور دراز مقامات پر اپنا تبلیغی فرض انجام دیگا ... مسلم نوازی کا ثبوت دیں گے۔

حکیم سید مشتاق علی

سیرت النبی جلد چہارم (منصب نبوت)

جس میں

تعلیمات نبوی میں سے عقائد کی تشریح کی گئی ہے ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو شائع ہوجائے گی (تقطیع کلاں) ضخامت .. صفحے قیمت قسم اعلےٰ سے (قسم دوم ہے) محصولڈاک فی جلد بہ اختلاف کاغذ ۱۳ و ۱۲/ عار

(۱) ہر شہر کے تاجرین کتب کو چاہئے کہ مطلوبہ نسخے اپنے شہر کے شائقین کے لئے ریل کے ذریعہ سے منگوا کر دہیا رکھیں تاکہ محصول کی کفایت سے تاجر و خریدار دونوں کو فائدہ پہنچے۔

(۲) ہر شہر کے متفرق خریدار بھی اگر ملکر اپنی مطلوبہ جلدیں ریلوے کے ذریعہ سے منگوائیں تو ان کو بھی محصول کی کفایت ہوگی، ایسے لوگوں کے نام ریلوے بلٹی وی۔ پی ہوگی اور اگر لوگ قیمت معہ محصول بذریعہ منی آرڈر بھیج کر کتاب منگوائیں تو مزید کفایت ہوگی۔

(۳) چونکہ ڈاک کا محصول بہت زیادہ ہوگیا ہے اس لئے ریلوے پارسل میں بہت کفایت ہوگی دس سیر کے وزن میں تین جلدیں روانہ ہوسکتی ہے۔

منیجر دار المصنفین اعظم گڈھ

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریگنائز کردیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کروزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے ... منیجر

لاکھوں روپیہ

... ایس۔ ایل سود۔ اینڈ برادرس ایجنٹس اینڈ کمیشن ایجنٹ بٹیاں اسٹریٹ لاہور

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت ... مخزن مرکبات معظم ... مخزن المفردات ... مخزن الجواہر ... تاریخ الاطباء ... مخزن العلاج ...

ملنے کا پتہ: طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

جرمنی طلسمی آلہ!!

اگر کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہو کر آرام سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت یہ جرمنی آلہ استعمال کریں پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا قیمت عہ روپے وی۔ پی طلب کریں۔

منیجر آنند اینڈ کمپنی ۲۶ اچھانگوٹ ضلع گورداسپور

بال جڑ سے کالا

... سال تک کالا نہ رہے تو دونا دام واپس۔ پتہ: بال کالا اسٹور ... دربھنگہ

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶۶

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خان صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانے کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آریو ویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے۔)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے

قرص ابیض	اکسیر نسواں	ملین	جوہری
یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص ...	عورتوں کے امراض کے لئے ...	یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر ...	مرض آتشک ... کے لئے حضرت مسیح الملک ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

مساجد و معابد کے متعلق ایک شرعی مسئلہ

حضرات علماء کرام سے استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل مسائل میں شرعی و اسلامی حکم کیا ہے؟

(۱) مساجد محلہ و جوامع میں نماز با جماعت اور نماز جمعہ و خطبہ جمعہ کے علاوہ وعظ و تقریر اور کوئی اسلامی جلسہ اسلام اور مسلمانوں کے دینی یا دنیوی مفاد و اغراض کے لئے کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا اس میں مساجد کی کوئی توہین ہے؟

(۲) کیا یہ صحیح ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں مسجد نبوی اور مسجد کوفہ اور مسجد شام میں اہل اسلام کا اجتماع تمام مہمات امور اور امت مسلمہ کے اجتماعی کاموں کے لئے ہوا کرتا تھا۔ ...

(۳) جو شخص مسجد بالا کو مساجد میں روکے یا روکنے کی سعی کرے تو ... نہیں ہوگا؟

(۴) اگر کوئی شخص یا چند لوگ مساجد میں ایسے جلسوں کو روکنا چاہیں ...

(۵) اگر اس قسم کے عام جلسے حکومت کے خوف یا خوشی کے لئے کسی ایک مسجد میں روکے گئے تو کیا قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر ...

(۶) اگر کسی مسجد کا امام ... (۷) اگر کسی مسجد کی انتظامی کمیٹی ... (۸) ... (۹) اگر کسی مسجد پر کسی ظالم نے تبلیغ کرنے مسلمانوں کو اس مسجد کے اسلامی حقوق سے باز رکھا ہو ... (۱۰) اگر ہندوستان میں کوئی اسلامی مسجد ...

(دہلی) ... جعفری

حضرت ملا رموزی برہان پور میں

انجمن ترقی اردو برہانپور کا قیام

...

جامع مسجد دہلی میں طلباء بنگال کا جلسہ

وزیر اعظم کے فیصلہ کی مذمت

دہلی ۳۰ اگست بعد نماز عشاء طلبائے صوبہ بنگال کا ایک شاندار جلسہ زیر صدارت مولوی ... منعقد ہوا ...

تجویز: طلبائے صوبہ بنگال کا یہ جلسہ مسلم کانفرنس کے اس ریزولیوشن پر کہ انہوں نے حکومت کے غیر منصفانہ فیصلہ کو نظر استحسان دیکھا سخت نفرت و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

اطلاع عام

دوکانداروں اور شائقین احباب کو خوشخبری

معزز ناظرین نفیس تیل عطریات اور خوشبودار صابن کے اگر آپ خواہاں ہیں تو آپ کو اعلیٰ مال ہمارے کارخانے سے ملیگا بہت سے بہتر خوشبودار تیل تیار کئے جاتے ہیں جن کی قیمت ... روپے سیر ... ہمارے خوشبودار صابن چہرے کے چھوٹے چھوٹے پھنسی کو دور کرنے میں لاثانی ہیں اس کے استعمال سے چہرہ گلاب کی پتی کی مانند صاف نکل آتا ہے اس سے غسل کرنے سے ہر وقت جسم معطر رہتا ہے ... مکمل حال آخط و کتابت دریافت کریں

وہٹا نا اینڈ کمپنی دہلی

مقویات معرکات عام

... وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

آلو کی کھیتی باتصویر

...

ضروری اطلاع

...

سچے موتی کی سی آب

"سراج منجن" صرف چند یوم استعمال کیجئے اور دانتوں میں سچے موتی کی سی آب و تاب قابل رشک صفائی کا تماشہ دیکھئے "سراج منجن" دانتوں کے درد مسوڑھوں کے پھولنے خون و پیپ نکلنے اور پائیوریا جیسے خطرناک مرض کے لئے اپنے جادو اثر فوائد میں بے نظیر ہے۔

ہلتے دانتوں کا جمنا ... "سراج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

بے مثل فوائد۔ کم قیمت۔ نمونہ کی چھوٹی شیشی ... کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں

آبنوسی خضاب صرف ایک شیشی کامل نقائص سے پاک بے ضرر پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند سیاہ، چمکدار ریشم کے ملائم کرنے والا "آبنوسی خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے۔ قیمت فی شیشی ... نمونہ مفت

سرمہ نور عالم آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ سچے موتی اور جواہرات اس کے نسخے کے جزو اعظم ہیں ضعف بصارت کے لئے بے مثل تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی ... ایک روپیہ (عہ)

ضروری ایک روپیہ سے کم قیمت فرمائش کی تعمیل بذریعہ ویلو نہیں ہوتی ... قیمت پیشگی آرڈر پر محصول کی کفایت ہوتی ہے۔

منیجر سراج کمپنی قریب جامع مسجد دہلی

آتشک سات روز میں شرطیہ جاتا رہیگا

سات روز میں بواسیر شرطیہ دور ہوجائے گی

اکسیر سوزاک ... اکسیر جریان ...

المشتہر حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

محبوب عاشق کے قدموں میں

...

ہر امید پر حکیم کی کیمیا مہیا

اگر آپ ... آپ کے مرض ... ہندوستان سے باہر ... تصدیق ...

ایم۔ اے مجید اینڈ سنز ... بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ: الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

روزانہ الجمعیۃ دہلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
۱۔ ۵۔ ۹۔ ۱۳
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم جمعہ ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۷

معاصرین کے افکار و آراء

مساجد کی حرمت (ہمدم)

جامع مسجد کے جلسوں پر پابندی (رنج)

مسجد شاہجہانی کے متعلق حکومت کا بیان (زمیندار)

مسلمانوں کی مساجد کیا ہیں (انصاف)

شاہجہانی مسجد اعظم اور حکومت دہلی

مساجد اور حکومت

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام کا مقصد یہ ہے کہ دنیا عدل و انصاف سے بھر جائے

آج دنیا میں سب کچھ موجود ہے مگر انصاف مفقود ہے

خلافت راشدہ کے نظام حکومت کی ایک اور جھلک

بصرہ اور کوفہ کے گورنروں سے باز پرس

اسلامی گورنروں کی سادگی

مہذب دنیا کا انصاف

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں، مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG COY.,
P. BOX. 84 BUNDER ROAD. KARACHI.

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب

تمام ضروریات زندگی

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

نوٹ: دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال سات دن میں جڑ سے کالا ہو جاتا ہے اس خضاب خوشبودار تیل سے جوان بوڑھے سبھوں کا سفید بال جڑ سے کالا ہو ہوئے تو دوگونہ دام واپس جو چاہیں شرط لکھا لیں جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ روانہ کریں قیمت العہد تیل

منیجر شنکر کار جالہ ۹۰ در بھنگہ بہار

کلونزنگ برق

دواخانہ الاکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

حکیم الملوک افسر الاطبار حکیم مسیح الدولہ بہادر

دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

نیچر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

اگر اخبار پڑھنے کا شوق ہے تو روزنامہ "انصاف" کانپور ملاحظہ فرمائیے

منیجر روزنامہ انصاف پٹکاپور کانپور

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے حجم ۲۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۳

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵، علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

غریبوں کا قرآن مجید معرا

نورانی قرآن مجید مترجم

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ، ۷ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر

جمعیۃ مقننہ کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے شملہ میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے جو تقریر فرمائی ہے وہ اگرچہ اپنی طوالت کے اعتبار سے دوسری تمام تقریروں کے مقابلہ میں جو اب تک کی جا چکی ہیں شاید سب سے بڑھ کر ہے اور اس میں حکومت کی وکالت کا حق بھی خوب اچھی طرح ادا کیا گیا مگر جہاں تک اس کے مضمون کا تعلق ہے ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس سے موجودہ صورت حال کو بہتر بنانے ...

قانون مسلمانوں کے لئے کیوں کر قابل قبول ہو سکتا ہے۔ حکومت کا فرض تھا کہ وہ اسے بھی یا تو معرض التوا میں ڈال دیتی یا پھر اس کو دوبارہ شائع کرتی اور اس پر رائے عامہ حاصل کی جاتی۔ اس طرح مسودات حج میں سے کسی ایک مسودہ کی بھی منظوری مسلمانوں میں سخت مخالفت پیدا کر سکے گی۔

اس کے بعد ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر کا وہ حصہ ہے جو تحریک سول نافرمانی ...

جمعیۃ مقننہ میں وائسرائے کی افتتاحی تقریر

(بسلسلہ صفحہ ۲)

... زراعتی قرضوں کا بالکم ... مصالحتی بورڈ قائم کئے جائیں گے ...

میں نہایت خوشی کے ساتھ یہ اظہار کرتا ہوں کہ موجودہ فصل کی حالت عموماً اچھی ہے برسات کی موسمی ہوائیں ابھی تک بہتر ثابت ہوئی ہیں ...

حج کے متعلق مسودات قانون

گزشتہ اجلاس دہلی کے موقع پر میری حکومت نے جمعیۃ مقننہ میں حج کے متعلق تین مسودات قانون پیش کئے تھے جو حج تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات پر مبنی ہیں ...

حکومت کی ساکھ

مالی حالت کی کمزوری

افترا پردازی کی انتہا

ریاست الور کے معاملہ میں الجمعیۃ کا جو مسلک ہے وہ ان کالموں میں ایک مرتبہ نہیں ...

ضبط شدہ اوقاف کا مسئلہ اسمبلی میں

امام صاحب جامع مسجد کا مراسلہ

حجاز مقدس کا وہ حکمران جو اسلامی جمہوریت کا نقشہ پیش کر رہا ہے

اسلامی حریت و مساوات کے مناظر اور ببہادر حق کے پرجوش ولولے

نجدی قبائل اور سلطان ابن سعود کے درمیان اہم خط و کتابت

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

سلطان کی ڈانٹ!

اخوان کے نام سلطان ابن سعود کا مکتوب

سلطانی مکتوب کا اخوانی جواب

لندن میں ایک چھوٹی سی کانفرنس منعقد کی جائیگی

موجودہ حالات پر تبصرہ اور آیندہ عزائم کا اعلان

جمعیۃ مقننہ میں وائسرائے کی افتتاحی تقریر

(ترجمہ خصوصی برائے الجمعیۃ)

ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ... کے دن شملہ میں جمعیۃ مقننہ کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اراکین جمعیۃ کو مخاطب کر کے ایک طویل تقریر ارشاد فرمائی جس میں بہت سے انتظامی، مالی، قانونی، مسائل کے علاوہ سول نافرمانی کی تحریک اور کانگریس کی جدوجہد پر بھی تفصیل کے ساتھ تبصرہ کیا اور آخر میں ایک چھوٹی سی کانفرنس لندن میں منعقد کرنے کا اعلان فرمایا۔

وائسرائے نے حج کے متعلق مسودات قانون کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسودات حج تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر مبنی ہیں۔ اور اس لئے وضع کئے گئے ہیں کہ حجاج کو فائدہ پہنچایا جائے۔ ان میں سے دو مسودات تو پبلک کی نکتہ چینی کے باعث مزید تحقیقات کے لئے ملتوی کر دئے گئے ہیں مگر ایک مسودہ جو حج کمیٹیوں سے متعلق ہے اسے شملہ کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

مالی اور انتظامی حیثیت سے جو مشکلات ہندوستان کو پیش تھیں ان کے متعلق ہز ایکسیلنسی نے کہا کہ وہ اب ایک بڑی حد تک قابو میں آگئی ہیں۔ حکومت کی ساکھ بڑھ گئی ہے۔ اگرچہ مالی حالت بدستور کمزور ہے مگر ترقی کی امید کی جا سکتی ہے۔ جس وقت عام کساد بازاری دور ہوگی ہندوستان میں بھی معمولی حالات عود کر آئیں گے۔

وائسرائے نے سول نافرمانی کی موجودہ تحریک کے متعلق آغاز سے لے کر آج تک کے حالات حکومت کے نقطۂ نگاہ کے مطابق پیش فرمائے۔ اور حکومت کی اس پالیسی کا دوبارہ اعلان کیا کہ جب تک سول نافرمانی کا خطرہ بالکل نہیں جاتا رہیگا اس وقت تک نہایت سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔ آرڈیننسوں کی حمایت کی اور ان کی اکثر دفعات کو ... کے لئے مستقل قانون میں تبدیل کرنے کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کرنے پر بھی بحث کی ...

زراعتی تحقیقات کی امداد

اقتصادی حالات کی ناسازگاری

۹ ستمبر کو یوم احترام مساجد منانے کی اپیل

جامع مسجد میں جلسوں کو بند کرانے کی جدوجہد کے خلاف احتجاج

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ... کا ایک اعلان اخبار ... شائع ہوا ہے جس میں ... ۹ ستمبر کو یوم احترام مساجد منانے کی اپیل کی گئی ہے ...

آخر میں مولانا نے مسلمانان دہلی سے خصوصاً اور دیگر مسلمانان ہند سے عموماً احترام آزادی مساجد کے نام پر پرزور اپیل کی ہے کہ ... ۹ ستمبر ... بروز جمعہ تمام مساجد میں یوم احترام آزادی مساجد منایا جائے ... جامع مسجد میں جلسوں کی بندش کے متعلق جو جدوجہد کی جا رہی ہے اس کے خلاف پرزور احتجاج کیا جائے۔

جاپان میں اشاعت اسلام کی تحریک کا آغاز

ایک جاپانی پروفیسر اور متعدد تاجروں کا قبول اسلام

اسلام انسانیت اور وطنیت کے منافع کا محافظ ہے

... (البلاغ)

دار الحکومت

دہلی میں انقلاب پسندوں کی گرفتاریاں

۱۸ نوجوانوں پر پولیس کا شبہ

دہلی میں ... کانگریسی خواتین کی گرفتاریاں

اسمبلی کے اجلاس کی نتیجہ کارروائی

گاندھی جی کے متعلق سوالات کی کثرت

حکومت گاندھی جی وغیرہ کو رہا کر دیگی؟

کانفرنس میں شرکت کیلئے دعوت

پارسیوں کو ایران واپس آنے کی دعوت

اسکیم پر عمل کرنے کیلئے کمیٹی کا تقرر

اسی ہزار ہندوستانی پارسیوں کا مستقبل

ہندوستان کے ... پارسیوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ بمبئی میں اپنا گھر بار چھوڑ کر ایران میں آباد ہو جائیں ... ایران آنے کی دعوت ...

کنٹونمنٹ کی مسجد کی توہین

ہندوؤں کی طرف سے معافی

ایک سال میں ۸ فرقہ وارانہ فسادات

یوپی میں جرائم اور انقلابی تحریکات کی رفتار

مجلس احرار ... پر پولیس کا چھاپہ

ٹائپ مشین، ٹوپیاں اور تمغے ضبط

لاسلکی کے ذریعہ کانگریس کا پروپیگنڈا

بمبئی پولیس میں سخت اضطراب

جاٹگام میں تین نوجوان گرفتار

مادہ آتشگیر پھٹ گیا

سکھ ... کونسل کے فیصلہ کی خلاف ورزی

اسمبلی میں تحریک التوائے اجلاس مسترد

ہندو خواتین کی طلاق کی تحریک

ایک مکان سے بارہ بم برآمد ہوئے

افغانستان میں اطباء اور حکماء کی رجسٹری

ہندوستان میں بیکاری کی برکات

جرائم کی کثرت پر پولیس کی رپورٹ

سرحد میں ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر کا قتل

ڈاکوؤں نے دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا

گیا میں ڈیڑھ سو ... کی گرفتاری

ریلوے کے جعلی ٹکٹ بنانے والا گرفتار

صوبجات متحدہ میں سول نافرمانی کا زور

پکٹنگ کے سلسلہ میں گیارہ رضاکار گرفتار

ریاست حیدر آباد میں انسداد گداگری کی تحریک

گداگروں کیلئے روزگار اور تعلیم مہیا کرنے کا انتظام

سکندر آباد ... اگست۔ ہندوستان کے دیگر بڑے شہروں کی طرح حیدر آباد میں بھی گداگروں کی کثرت ہے ... ان گداگروں سے نجات دلانے کے لئے ایک مسودہ قانون تیار کیا گیا ہے ... بل کے پاس ہونے کے ... ایک عام اعلان کے ذریعہ اس قانون کے ... نافذ کیا جائے گا ... ایک متنظم کمیٹی بنائی جائے گی جو دار الغرباء کا معائنہ کیا کرے گی ... ان کو دستکاری سکھائی جائے گی اور ابتدائی تعلیم دی جائے گی ... اگر کوئی گداگر ... بھاگ جائے گا تو ... قید سخت کی سزا دے، مگر دو ماہ سے زیادہ نہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ بھی بول پڑی

وزیر اعظم کے فیصلہ پر اظہار استحسان

لیگ کی کونسل میں متعدد تجاویز کی منظوری

شملہ ۵ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس نواب سر ذوالفقار علی خاں کی زیر صدارت دو روز تک منعقد ہوا اور کل ۹ طویل تجاویز منظور کرنے کے بعد ختم ہو گیا ...

وزیر اعظم کا فیصلہ اور مولانا شوکت علی

مسلمان اس فیصلہ کو منظور کریں

... مولانا شوکت علی نے کہا کہ میں سر دست اس فیصلہ کی تفصیلات پر بحث نہیں کر سکتا۔ البتہ موٹی موٹی باتوں کو بتلا دوں گا ...

حکومت کے جابرانہ ثالثی فیصلہ کو واپس کر دیا جائے

۱۷ اگست کی منحوس صبح کی کارفرمائیاں

اقوام ہند سے نواب زادہ یوسف علی خاں بلوچی کی اپیل

ہندوستان اور ہندوستانیوں کی بدنصیبی اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ حکومت کے ۱۷ اگست ۱۹۳۲ء کے عجیب و غریب فیصلہ پر ہندوستان اور ہندوستانیوں کی عزت و حرمت رقص کرتی ہوئی نظر آتی ہے ...

لاہور جیل میں ایک قیدی کا قتل

معمولی بات پر ایک قیدی کا غصہ

خان عبدالغفار خاں اور ان کے بھائی کی نظربندی

اسمبلی میں ہوم ممبر کا جواب

ہندو مسلمانوں میں ...

قبرستان کے قریب مندر کی تعمیر

سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی پر جرمانہ

مملکت برطانیہ میں مشترکہ سکہ کا اجراء

ہندوستان کی تجارت میں عظیم انقلاب

جرمنی میں خوفناک انقلاب کی تیاریاں

سپاہ کو میدان میں نکل آنے کی دعوت

جاپان کی فوجی پالیسی کی مذمت

اسپین میں ایک ... انقلاب

کلیسائیوں کو تباہ کرنے کی اسکیم

مشاورتی کمیٹی سے ڈاکٹر مونجے کا استعفے

مسلمانان سہارنپور کا عام جلسہ
فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف اظہار ناراضگی

سہارنپور (مہتمم برانچ) بعد نماز جمعہ مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت غازی محمد مقبول صاحب مقامی ڈکٹیٹر جمعیۃ منعقد ہوا جس میں حالات حاضرہ پر جناب مولانا (عبد) الرحمن صاحب کارکن جمعیۃ علماء ہند کی موثر تقریر ہوئی اور کئی تجاویز باتفاق رائے صدر کی جانب سے پیش ہوئیں جن کی تائید مولانا بشیر احمد صاحب اور مولانا احمد علی صاحب اور مولانا عبد القدیر صاحب کی پرجوش تقریروں میں ہوئی۔ منظور شدہ تجاویز حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسلمانان سہارنپور کا یہ عظیم الشان جلسہ حکومت کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ اب ہندوستان میں وہی دستور قابل نفاذ ہو سکتا ہے جس کو خود ہندوستان کے ماہرین ترتیب دیں جس میں ہر ملت کے مذہبی، سیاسی، اقتصادی مفاد کی کامل ضمانت ہوگی اور یہ دستور اسی وقت مرتب ہو سکتا ہے جبکہ جمعیۃ علماء ہند، قوم پرور مسلمان اور کانگریس کے تمام ذمہ دار حضرات جیلوں سے باہر ہوں۔ اور مسلمان اس وقت تک کسی دستور کو منظور نہ کریں گے جب تک جمعیۃ العلماء ہند کے ذمہ دار حضرات اسکو منظور نہ کرلیں۔

(۲) مسلمانان سہارنپور کا یہ جلسہ مسلم کانفرنس کے بورڈ کی اس تجویز کو ... اس نے حکومت کے آئندہ دستور کو مسلم کانفرنس کے ... جس میں پورے مطالبات کے منظور کرانے کا ... کیا گیا تھا کہ اگر مسلمانوں کے پورے مطالبات آخر جون تک منظور نہ کئے گئے تو کوئی عملی پروگرام شروع کر دیا جائیگا ...

دہلی کی جامع مسجد کے جلسوں کا قضیہ
امام صاحب جامع مسجد کا بیان

(ایڈیٹر کا نامہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ دہلی

براہ مہربانی مضمون ذیل درج اخبار فرما کر مشکور فرمائیے گا۔

عرصہ دراز سے یہ دیکھ رہا ہوں کہ جب کوئی ہنگامہ یا معاملہ شہر میں رونما ہوتا ہے تو بعض بے سمجھ حضرات اس کا سارا الزام میرے اوپر عائد کر دیتے ہیں اگرچہ اس میں میرا کوئی تعلق بھی نہ ہو ... گذشتہ زمانہ کی جانب نظر دوڑائی جائے ... حضرت مولانا محمد علی مرحوم ... فساد ... جس کا الزام ...

... اعتراض اٹھایا گیا ... اجلاس گذشتہ ... امام صاحب کے نام کی ...

۹ اگست ۱۹۳۲ء کو کمیٹی جامع مسجد کی جانب سے جلسہ مشورہ ہوا ... بعض اخبارات لکھتے ہیں کہ امام صاحب نے جلسہ طلب کیا ...

دو کمیٹی کی بین قدر او ر ضرورت ہی لیکن بعد اس عاجز کو بد نام ... کیا جا سکے چنانچہ ... جلسہ میں ... اہل اسلام ... امام صاحب ... الفاظ یہ ظاہر کر دیا تھا کہ حضرات آپ ... اقفیت میں لانے کے لئے یہ ... امام صاحب نے ... مسجد کے حقوق ... اصلاحی ... کمشنر صاحب کے ... نے کر دیا۔

مگر دشمنان اور نادانوں نے کوئی کسر مسلمانوں میں پریشانی و ہیجان پیدا کرنے کی نہیں چھوڑی ... پانی کا پانی الگ ہوگیا ... تمام مسلمانوں پر منکشف ہوگئی کہ ... مقصود خدانخواستہ مسجد کے حقوق شرعی ... آزادی کونسل وعظ و نصیحت وجلسہ ہائے مستر دہ نہیں ہیں کہ آئندہ ... اور قومی مسورت ہو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ فقط

العارض

شمس العلماء مولوی سید احمد امام جامع مسجد دہلی

(امام صاحب کے اس مراسلہ پر ... میں تبصرہ کیا گیا ہے ناظرین کرام صفحہ ۳ ملاحظہ فرمائیں۔ الجمعیۃ)

ذبیحہ مویشی کی فیس پر صدائے احتجاج

عرصہ دراز سے دہلی میونسپل کمیٹی تجویز کر رہی تھی کہ ذبیحہ مویشی کی فیس بجائے کمیلہ کے چوکیات چنگی پر لیجائے جس سے میونسپلٹی کے اخراجات میں تخفیف اور قصابوں کو بھی سہولت حاصل ہو۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے حال میں کمیٹی نے ایک نوٹس جاری کیا تھا کہ ۸ اگست سے ذبح مویشی کا محصول بجائے بوچڑخانہ کے چنگیوں کے ناکوں پر لیا جائیگا۔ ۶ اگست کو کمیٹی نے اس نوٹس کی بدایات میں گذشتہ قروشوں کی جانب سے ایک درخواست ہیلتھ آفیسر صاحب اور سکریٹری صاحب میونسپل کمیٹی کے روبرو پیش ہوئی کہ اس قدیمی ٹیکس کے علاوہ دوسری قسم کا جدید ٹیکس ہماری تجارت پر نہ لگایا جاوے تو ہم بلا دریغ کمیٹی کی پیش کردہ تجویز کو منظور کرنے پر تیار ہیں چنانچہ اس امر کا اطمینان دلانے کے متعلق سکریٹری صاحب نے پانچ چٹھیاں درخواست گذار اصحاب کو تحریر فرمادیں جن میں سے ہم صرف ایک چٹھی بجنسہ اخبار میں درج کرتے ہیں۔ چٹھی ۲۳۵۱ مورخہ ۶ اگست ۱۹۳۲ء

از طرف سکریٹری صاحب میونسپل کمیٹی بنام چھوٹے دہلی بجواب تمہاری عرضی مورخہ ۶ اگست تم کو نیز دوسروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ذبح خانہ پر جو فیس لی جاتی ہے وہی مقدار فیس کی اب چوکیات پر ادا کرنی چاہئے علاوہ اس کے ذبح خانہ پر کسی قسم کا ٹیکس لگانے کی تجویز زیر عمل نہیں ہے اور اس امر کی اقرار ذبح خانہ کی صفائی کے واسطے اور کسی قسم کا ٹیکس لگایا جاوے گا

بالکل غلط اور بے بنیاد ہے اور گوشت کی دوکانوں کے واسطے کوئی لائسنس فیس نہیں لگائی جائے گی لیکن مویشی کے دلالوں کو میونسپلٹی کے جدید انتظام محصول پر اعتراض ہے ان کا یہ کہنا ہے کہ اس انتظام کا اثر یہ ہوگا کہ بکرے اور گائے وغیرہ دہلی کی منڈی میں کم تعداد میں آئیں گے جس سے ہمارے مفاد کو سخت نقصان پہنچے گا۔ بدیں وجہ دلالوں نے متفقہ طور پر پہلے اس تجویز کے متعلق نظر ثانی کی درخواست چیف کمشنر صاحب بہادر کی عدالت میں معرفت بابو عبد العزیز صاحب وکیل پیش کی تھی مگر ان کی یہ درخواست مسترد کر دی گئی۔ اس کے بعد دلالوں نے کمیٹی کی تجویز کے خلاف دیوانی کا دعویٰ عبد الرحمن صاحب کی عدالت میں دائر کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے نقصان رسانی کے اسباب مفصل بیان کرکے اظہار کیا کہ ذبیحہ مویشی کا محصول سابق دستور کے مطابق بوچڑخانہ میں لیا جائے۔ مقدمہ کی تاریخ ۵ اکتوبر قرار پائی ہے۔ علاوہ دلالوں کے عام مسلمانوں میں اس تجویز سے بے چینی اور تشویش پھیلی ہوئی ہے کیونکہ یہ تجویز جو میونسپلٹی نے منظور کی ہے ان کے حقوق پر ایک ضرب ہے۔ جہاں تک ہم کو ذاتی علم ہے کمیٹی ہر ایک ذبیحہ جانور کی فیس وصول کرے گی خواہ وہ جانور بقر عید کی قربانی کا ہو۔ خواہ وہ عقیقہ یا کسی اور تقریب دعوت وغیرہ کا۔ بیشتر اس کے جو شخص ان مذکورہ بالا تقریب کے سلسلہ میں اپنے مکان پر جانور ذبح کرتا تھا کمیٹی ان کا محصول نہیں لیتی تھی جس سے مسلمانوں کا ایک جائز حق محفوظ تھا لہذا سکریٹری صاحب کا فرض ہے کہ اپنے جدید انتظامیہ محصول کے طریقہ کار میں ان جانوروں کے محصول کا تدارک فرمائیں گے جن کا قدیم زمانہ سے محصول معاف ہوتا چلا آیا ہے تاکہ مسلمانوں کو اس نقصان کی جانب سے اطمینان قلبی حاصل ہو جاوے ہمارا خیال ہے کہ سکریٹری صاحب جلد سے جلد اس شکایت کو رفع فرمادیں گے اگر انہوں نے اس کا انتظام نہ فرمایا تو اندیشہ ہے کہ قصابوں کو بمجبوری اس جدید انتظام محصول سے منحرف ہونا پڑیگا۔ عموماً قصابوں کی خواہش یہ ہے کہ کمیٹی ایک باقاعدہ رزولیوشن کے ذریعہ مسلمانوں کو اطمینان دلادے ...

صوبہ سرحد کے مسلمانوں کا ایک اہم مطالبہ

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲ اگست آج مولانا مولوی داؤد محمد صاحب صدر جمعیۃ علمائے صوبہ سرحد پشاور سے یہاں تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد کلاں میں ڈسٹرکٹ شریعت کمیٹی کے زیر اہتمام اہالیان ڈیرہ کا ایک اہم جلسہ ہوا۔ مولانا صاحب موصوف نے ایک پرجوش تقریر کی جس میں مطالبہ محاکم شرعیہ کی پرزور تائید کی گئی ایک تجویز میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سرکاری سکولوں اور کالجوں میں دینیات کو بطور لازمی مضمون کے داخل کیا جائے۔ مولانا صاحب نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی شریعت کمیٹی سے اپیل کی کہ وہ نہایت سرعت سے تحفظ ناموس شریعت کے لئے رضاکاروں کو بھرتی کرے اور تحریک شریعت کو دیہات میں پھیلائے۔

شیر محمد رکن شریعت کمیٹی ڈیرہ اسمٰعیل خاں

ہندوستان کی صنعت و حرفت کو فروغ دینے کے خیال سے دہلی سودیشی لیگ کی جانب سے کی جا رہی ہے دوکانداران کو بہت جلد اپنی دوکانات بک کرالینی چاہئیں اور جن صاحبان نے کوئی چیز بنائی یا ایجاد کی ہو وہ اس کے ذریعہ سے اس کو عوام کے علم تک پہنچا سکتے ہیں نمائش کے لئے والنٹیروں کی بھی ضرورت ہے جو دلی حرفت سے محبت رکھتے ہوں۔

خط و کتابت نیشن سروپ کرل (ڈرنیٹ) سکرٹری پرونشل سودیشی نمائش کٹرہ نڑیاں سے کریں

دورہ تبلیغ ضلع سہارنپور امارت شرعیہ بہار

قصبہ شیر گھاٹی ضلع گیا من مضافات صوبہ بہار ایک تاریخی و شرفائی اسلام کی آبادی ہے زمانہ گذشتہ میں ذاتی و مالی اختیار داروں سے یہاں کے اسلاف نامور تھے افسوس بمصداق وتلک الایام نداولہا بین الناس ... اور گردش زمانہ کے ہاتھوں ...

عورتوں کو پیغام دین پہونچانیوالا رسالہ
فقط ایک آنہ کے ٹکٹ پر مل سکتا ہے

دہلی میں سودیشی نمائش

مقویات سراج عام

آنکھ، نگرہ، گردہ، بیان، قبض اور بدہضمی خون اور رنگی کی خرابی، کمی جریان، احتلام، کثرت انزال، رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کرکے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ (علاوہ محصول) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعوام) صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرماویں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بالکل مفت

جریان کی شرطیہ دوا ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر ہے۔ قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ نہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کر دیں گے۔ محصول ڈاک و پیکنگ اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ۸ کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر آپ بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کی قسمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

آتشک سات روز میں شرطیہ جاتا رہیگا

سات روز میں بواسیر قطعی دور ہو جائے گی

اکسیر سوزاک

اکسیر جریان

المشتہر حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم ... ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں ...

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

جوہری	معین	اکسیر نسواں	قرص مسکن
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۰ دہلی

امراض معدہ کا موسم

اگر آپ زندگی کی کسی کشمکش میں مصروف ہوں ...

امرت دھارا

جو کہ ہندوستان کی کل امراض ... اکسیر ہے متواتر استعمال کرتے رہیں

قیمت فی شیشی ... امرت دھارا

منیجر امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا روڈ لاہور

سچے موتی کی سی آب

"سراج منجن" امسال ... سراج ...

ضروری ...

منیجر سراج کمپنی قریب جامع مسجد دہلی

سکول فار البریٹینرز لودھیانہ کو گورنمنٹ نے رجسٹر کر دیا

اکسیر تسخیر / شربت اکسیر

تدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

جریان ...

ایل، بی، بخشی اینڈ کمپنی ... کلکتہ

پنجاب طبیب اعظم

امیر و غریب حکیم معمولی ...

ایک گرفت ...

منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

اطلاع عام

دوکاندار اور شائقین احباب کو خوشخبری

ہندوستان سے باہر ...

تصدیق ...

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

اسلام میں مذہب اور سیاست کی تفریق نہیں

اعلیٰحضرت نظام کی مذہبی فیاضی پر اظہار تشکر

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی — حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی دارالعلوم دیوبند — عالیجناب حکیم محمد کبیر الدین صاحب — حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند — عالیجناب حکیم عبد اللطیف صاحب — مولوی محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

خاص مجربات

اکسیر قلب — واقعی دل و دماغ کیلئے عجیب و غریب بلا نظیر ... قیمت فی تولہ چار روپے آٹھ آنے

تریاق اعظم — ...

سوزاک — ... فی بکس تین روپے دستی

نوٹ — دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ فہرست خصوصی مجربات طلب فرما کر ملاحظہ کیجئے

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

تمام دنیا میں مشہور مصفی خون کا بادشاہ
بھگوانس عرق عشبہ مرکب

مصفی خون، خارش، پھوڑے، پھنسی، آتشک، ناسور، گنٹھیا، بدن کے سیاہ و سفید داغ جو جلدی بیماری کے لئے دنیا میں مشہور ہو رہا ہے ... ہزاروں اشخاص کی تصدیق کی کاپی درخواست پر مفت ملتی ہے۔ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر جگہ بارعایت قیمت پر مل سکتا ہے۔

تمام ضروریات زندگی

کابلی کشمیری پیداوار میوہ جات، زعفران، کستوری، ہینگ، شہد، زیرہ سیاہ، مست سلاجیت ... سوداگری، پارچہ جات، زیورات، اسباب ... ہماری معرفت بذریعہ وی۔ پی منگوا سکتے ہیں۔ پتہ —

سر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے قلیل سرمایہ سے ہر شہر اور قصبہ میں چلنے والی تجارت ہے ہم منافع کم لیتے اور مال عمدہ بھیجتے ہیں ہمارا کاروبار روز افزوں ترقی پر ہے ... لیس وغیرہ ... نمونہ کی گانٹھ مالیتی دو صد روپیہ کا کرایہ معاف

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی ۱۱

(رجسٹری شدہ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

... دفتر کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۴۵ دہلی

شربت فولاد

معزز ناظرین! شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بہترین ... خون صالح پیدا کرتا ہے ... فہرست مفت منگوا لیجئے تیسے ...

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

کلوزنگ تھر

... دواخانہ اکسیر راحت بٹالہ (پنجاب)

کیسٹو فین
بچوں کی صحت

کا خیال اولین فرض ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہی ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار ہے ... خراب مت کرو۔

کیسٹو فین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے بدیں خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

دہلی کا "آئینہ" دیکھئے

دارالحکومت ہند کا وہ بلند پایہ علمی و ادبی ماہوار رسالہ ہے جو ملک کے مشہور سحر نگار ادیب و شاعر

سید ابن الحسن صاحب فکر۔ ایم۔ اے

... پہلا پرچہ ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ میں شائع ہوگا

نمونہ مفت طلب فرمایئے

پتہ: منیجر رسالہ آئینہ۔ دریا گنج۔ دہلی

بال جڑ سے کالا

... اسٹور کمپنی سمری ...

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عـہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عـہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو شکل سے ملیگا ... ہدیہ باوجود خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عـہ) بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ شدہ بلا جلد ... قسم دوم ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ اور چمڑے کی جلد کا ۱ ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی تعلیمی نصاب نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ / تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر / تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر / تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶

ابدی نجات آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار — ہندوستان کیلئے: سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... — ممالک غیر کے لئے: سالانہ ... ششماہی ... — نمونہ مفت — فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت — ہر عیسوی ماہ کی یکم، ۵، ۹، ۱۳، ۱۷، ۲۱، ۲۵، ۲۹ کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات — ایک صفحہ (ایکبار) ... نصف صفحہ ... ایک کالم ... نصف کالم ... چوتھائی کالم ...

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ — ید اللہ علی الجماعۃ

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی یوم سہ شنبہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۸

معاصرین کے افکار و آراء

نکاح و طلاق کے قوانین (مدینہ)

بڑی خوشی کا مقام ہے کہ اب قانون ساز مجالس کے مسلمان ارکان بھی ملک کی قانون سازی میں عملی حصہ لینے لگے ہیں چنانچہ حاجی وجیہ الدین صاحب ممبر اسمبلی نے ایک مسودہ قانون پیش کرنے کی اطلاع حکومت کو دی ہے جس کا منشاء اور مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کے جملہ معاملات نکاح و طلاق، خلع وغیرہ کے مقدمات مسلمان قاضیوں اور مسلمان حاکموں کی عدالتوں کے سامنے پیش ہوں۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی مصاحبت اور تقلید کے باعث مسلمان اسلامی تعلیمات کا بہت سا حصہ اس بری طرح فراموش کر چکے ہیں کہ آج ان کے رواج کے لئے ان کو معاشرتی اور قانونی مشکلات کا نسیب سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسلام نے نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ کے مسائل کو معاشرت اسلامی کا اہم ترین جز قرار دیا ہے اور شریعت میں اس کے قوانین اسقدر واضح، وسیع ہمہ گیر اور تفصیلی ہیں کہ موجودہ یا آئندہ دنیا کا کوئی واقعہ ان سے باہر نہیں ہو سکتا اور وہ انسانی معاشرت کی اصلاح و درستی کے لئے بھی نہایت لازمی ہیں لیکن ہندوستان کا انگریزی قانون ان میں قطع و برید کرکے ایسا دستور العمل پیش کرتا ہے جس نے عورتوں کے حقوق کو خصوصیت کے ساتھ پامال کر رہا ہے اور آج ہندوستان میں مسلمان عورتوں کی ارتداد کی بڑی تعداد انہی غیر اسلامی قوانین کا نتیجہ ہے۔ اس خرابی کو دور کرنے کی صورت اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان امور سے متعلق مقدمات کا فیصلہ مسلمان قاضیوں اور ججوں کے سپرد کر دیا جائے جو اسلامی قانون کے مطابق ان کو طے کریں۔ جس وقت ہندوستان کی حکومت مغلیہ حکومت سے (ایسٹ انڈیا کمپنی نے) بروئے معاہدات حاصل کی ہے تو شاہ مغلیہ نے قضاۃ اسلامی کے حق کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دینے کا عہد انگریزوں سے لیا تھا لیکن مرور ایام سے حکومت مغلیہ کے ساتھ وہ معاہدات بھی ختم ہو گئے ... آج بھی اکثر خلع کے معاملات سے تعلق رکھنے والے علماء ہمیشہ عدالت میں جا کر علیحدگی کی درخواست دینے کا مشورہ دیا کرتے ہیں لیکن انگریزی اور غیر اسلامی عدالتوں کے سامنے مسلمان مظلوم خواتین کا جانا اور انصاف حاصل کرنا سخت دشوار رہتا ہے۔ غیر اسلامی عدالتیں اسلامی تعلیمات کی باریکیوں کو نہیں سمجھ سکتیں۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان کے علما کی جمعیۃ کے مطالبات میں بھی اسلامی قضاۃ کا قیام داخل ہے۔ ان حالات میں ہم توقع رکھتے ہیں کہ حاجی صاحب کا مسودہ قانون بغیر مخالفت کے منظور کرکے قانون بنا دیا جائے گا۔ ہم حاجی صاحب سے عرض کریں گے کہ وہ اپنے مسودہ قانون کی ترتیب میں علمائے اسلام سے ضرور مشورہ کر لیں تاکہ قانون ناقص نہ رہے اور بعد میں دشواریاں پیش نہ آئیں۔

ڈاکٹر محمود صاحب کا بیان (ہندوستان)

ڈاکٹر صاحب کا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ ان نیشنلسٹ ہندو اخباروں کی روش مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

برطانوی فیصلہ مسلمانوں کے حق میں اس درجہ مضر ہے کہ کوئی انسان اس کی تائید میں ایک لفظ بھی نہیں بول سکتا حتیٰ کہ سرکاری مسلمانوں اور جی حضوریوں کی مسلم کانفرنس کو بھی اس کی مذمت پر مجبور ہونا پڑا لیکن ان نیشنلسٹ ہندو اخباروں کی اس روش سے فتنہ پردازوں کو مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے کا موقعہ مل گیا ہے اور وہ علی الاعلان یہ کہہ کر مسلمانوں کو دام تزویر میں پھانس رہے ہیں کہ "برطانوی فیصلہ اگر تمہارے حق میں مفید نہ ہوتا تو ہندو اخبار اس طرح شور کیوں مچاتے اور اسے مسلم راج کی سند کیوں ٹھہراتے؟ لہٰذا تمہیں یہ فیصلہ منظور کر لینا چاہیئے!"

مسلمانوں اور ہندوؤں میں مدت سے جو فرقہ وارانہ منافرت چلی آ رہی ہے اور جس نے یہ صورت حال پیدا کر دی ہے کہ مسلمانوں کی ہر بھلائی کی فرقہ پرست ہندو مخالفت کرتے ہیں اور ہندوؤں کی ہر بھلائی کی فرقہ پرست مسلمان مخالفت کرتے ہیں، اس کے دیکھتے ہوئے قوی اندیشہ ہے کہ مسلمان فریب میں آ جائیں گے اور محض اس بنیاد پر یہ فیصلہ منظور کر لیں گے کہ نیشنلسٹ ہندو اخبار بھی اسے "مسلم راج" کا پیش خیمہ بتا رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بیان سے ایک اور بات بھی پوری طرح واضح ہو جاتی ہے سرکاری مسلمانوں کی طرف سے وطن پرور مسلمانوں پر ہمیشہ یہ تہمت لگائی جاتی ہے کہ وہ ہندوؤں کی غلطیوں پر معترض نہیں ہوتے، صرف فرقہ پرست مسلمانوں ہی پر نکتہ چینی کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ تہمت سراسر جھوٹی ہے۔

سودیشی کا پیغام (الجمعیۃ)

سودیشی ہفتہ کے افتتاح کی رسم ادا کرتے ہوئے مسز کملا نہرو نے اہل بمبئی کو یہ پیغام دیا ہے کہ اگر وہ اپنے کروڑوں ہم وطنوں کو بھوک اور فاقہ کی مصیبت سے بچانا چاہتے ہیں تو سودیشی اشیاء خریدیں۔ سودیشی تحریک کے فوائد اب اس حد تک واضح ہو چکے ہیں کہ ان کے بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں، آج عالمگیر کساد بازاری اور روز افزوں بیکاری دنیا کے ہر ملک کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ سودیشی کی حمایت کرے یعنی حتی الامکان اپنی ضروریات اپنے ہی ملک کی تیار شدہ اشیاء سے پوری کرے۔ یورپ کے متمول ممالک خاص کر برطانیہ جیسا زبردست ملک بھی اس بات پر مجبور ہو رہا ہے تو غریب ہندوستان جس کی صنعت و حرفت پچھلے ڈیڑھ سو سال میں تباہ ہو چکی ہے کس شمار قطار میں ہے، اسے تو حفاظت خود اختیاری کا یہ طریقہ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ زور و شور سے اختیار کرنا چاہیئے، یہ امر بلاشبہ قابل مسرت ہے کہ اب ملک میں اس ضرورت کا احساس عام ہوتا جاتا ہے، امید ہے کہ سودیشی ہفتہ منانے کی اسکیم اس مقصد کو اور زیادہ فائدہ پہنچائے گی ہر محب وطن ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ ایسی ہر کوشش سے عملی ہمدردی کرے ... تاکہ اس کے کروڑوں ہم وطنوں کو جو بیکاری اور افلاس کا شکار ہو کر فاقوں سے تنگ آ رہے ہیں۔ اس عذاب سے نجات ملے۔

چین اور جاپان کی کشمکش (ہندوستان جدید)

ہندوستان اگر چاہتا ہے کہ آئندہ تبدیلی اس کے حق میں مفید ہو تو اس کا فرض ہے کہ ایسا نظام حکومت حاصل کرنے کی کوشش کرے جو سوا سر عوام الناس کے زیر اقتدار ہو۔ ہندوستان کی تقریباً تمام آبادی غریب ہے، لہٰذا یہاں کی حکومت غریبوں ہی کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے تاکہ کرسی ہوؤں کو اٹھایا جا سکے۔

ہندوستان کو اس واقعہ سے بھی عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ منچوریا محض اس وجہ سے جاپان کے ہاتھ میں چلا گیا ہے کہ نانکنگ کی سرمایہ دار حکومت نے اپنے اجنبی آقاؤں کو جن میں ایک جاپان بھی ہے چین کے بیدار غریبوں، کسانوں اور مزدوروں کو بہت بری طرح پیس ڈالا ہے اور یہ صرف اس وجہ سے کہ وہ سرمایہ داری کے مخالف تھے آج اگر چین میں چینی عوام کی حکومت موجود ہوتی تو جاپان اس آسانی سے منچوریا کو ہضم نہ کر سکتا۔ بلاشبہ موجودہ چینی حکومت نے سختی سے احتجاج کیا ہے، مگر یہ احتجاج دکھانے ہی کا ہے۔ چینی حکومت ایک ایسی پوزیشن میں ہے کہ سرمایہ دار سلطنتوں کے حکم سے سرتابی کر ہی نہیں سکتی۔

ہندوستان اگر چاہتا ہے کہ مستقبل میں ایسے حوادث سے محفوظ رہے، تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قسمت سرمایہ دار ہندوستانیوں کے حوالہ کرنے سے قطعی انکار کر دے۔ سرمایہ دار ہندوستانی بڑی سرعت سے قوت حاصل کر رہے ہیں اور غریب ہندوستانی اسی سرعت سے گرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ صورت حال بے حد خطرناک ہے۔ ہندوستان کو ابھی سے اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہیئے۔

حج کے متعلق مسودہ قانون (ملت)

ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر پڑھنے کے بعد جو انہوں نے پرسوں ارکین جمعیۃ مقننہ کے روبرو ارشاد فرمائی تھی اور جس میں ہز ایکسیلنسی نے حج کے متعلق مسودہ قانون کا ذکر کیا تھا اور یہ یقین دلایا تھا کہ وہ سردست جمعیۃ مقننہ کے سامنے پیش نہ ہونگے ہمارا خیال تھا کہ حکومت اس قانون کو مسلمانوں کی مرضی کے مطابق ہی منظور کرے گی لیکن ہمیں سخت حیرت ہوئی ہے کہ جمعیۃ کے اسی اجلاس میں یہ مسودہ بغیر ترمیمات کے حاضرین کے سامنے پیش کئے ہوئے پیش کر دیا گیا ہم صاف صاف کہہ چکے ہیں کہ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ حکومت بغیر مسلمانوں کی عام رضامندی کے خود بخود کوئی کارروائی کرے۔ حج مسلمانوں کا ایک اہم مذہبی رکن ہے اور اس کے متعلق قوانین اور قواعد مرتب کرنا امت کے لئے ایک اہم ذمہ داری کا کام ہے۔ جمعیۃ مقننہ کے مسلم ارکین کے متعلق ہمیں کافی تجربہ ہو چکا ہے کہ ان میں بعض بمشکل اسلامی فقہ کے جزئیات کے متعلق کوئی رائے دے سکتے ہوں مخصوصاً جبکہ ان کی ایک جماعت اس مسودہ کی ... اس حالت میں بھی تائید کر چکی ہو جس پر ابھی چند دن ہوئے مسلمان غور رہے ہیں اور حکومت کو اس میں تبدیلی کرنی پڑی ہے۔ صرف ان ارکین کی رضامندی یقیناً عام مسلمانوں کی رضامندی نہیں ہے۔ حکومت کو اس بارے میں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا پڑے گا۔

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام نے کس طرح ادیان سابقہ کی تکمیل کی؟
سیاست اور مذہب کی تفریق سے خلافت کی بربادی
اپنی مسجدوں کو مسجد نبوی کے نمونہ پر قائم کرو

آج کل بعض حلقوں میں اس خوفناک نظریہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اسلام میں مذہب اور ہے اور سیاست اور، اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں اور ان میں ایسی حد فاصل قائم کر دی گئی ہے جو کبھی اور کسی حال میں دور نہیں ہو سکتی، جو شخص اس قسم کا خیال اسلام کی نسبت ظاہر کرتا ہے اور بہر مسلمان ہونے کا بھی مدعی ہے وہ نہ صرف قرآن حکیم کی تعلیم اور سیرت نبوی سے ناواقف ہے بلکہ وہ خود اسلام اور مسلمانوں کے لئے ذلت و رسوائی کا ایک مخصوص داغ ہے اور اس کا مقصد اس نظریہ سے سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اسلام کو نصرانیت یا عیسائیت کے سانچے میں ڈھال کر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور اسلام کا سب سے مقدس اور انتہائی نظام حرمت کا دعویٰ ہے ... اسلام کو سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہے تو (نعوذ باللہ) وہ مذہب بھی عیسائیت کی طرح ایک مردہ لاش ہے جو ہرگز نوع انسانی کی ترقی و فلاح کا ضامن نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے احکام کو عالمگیر دستور العمل کا درجہ دیا جا سکتا ہے لیکن جو لوگ قرآن حکیم سے ذرا بھی مس رکھتے ہیں اور ان کی نظروں سے خاتم المرسلین کی زندگی کے بعض حالات گزرے ہیں وہ ان نصرانی مسلمانوں کے اس نظریہ کو ان کے منہ پر کھینچ ماریں گے اور ایک لمحے کیلئے بھی اس ناپاک اور گمراہ کن خیال کی تائید نہ کریں گے۔

سخت حیرت ہے کہ ان لوگوں کو اسلام اور سیاست میں حد فاصل قائم کرنے کی ہوس کیونکر سوجھی اور وہ کس برتے پر اس کفر بواح کا اعلان کرنے لگے؟ تعجب اس بات پر نہیں کہ اس قسم کا دعویٰ خود بعض مسلمانوں کی طرف سے کیوں کیا جا رہا ہے بلکہ تعجب اس بات کا ہے کہ یہ خیال ان کے دماغ میں کیونکر آیا اور کہاں سے آیا! اللہ اکبر آج اس نیلے آسمان کے نیچے بعض اس قسم کے مسلمان بھی موجود ہیں جو اسلامی شرف و امتیاز اور اس کے حقیقی منصب کے گلے پر بے باکانہ چھری پھیر رہے ہیں؟ چونکہ یہ خیال استعماری تخت دیرینہ کا نتیجہ ہے اس لئے جو شخص بھی اس کی ہمنوائی کرے گا وہ یقیناً جیسا نصرانی ہوگا جس کے شر سے عامۃ المسلمین کو بچانا ہر سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

ہم کو موجودہ واقعات سے کوئی بحث نہیں ہے اور نہ ہم کو اس بات سے غرض ہے کہ یہ مسئلہ بعض نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے کیوں اٹھایا گیا ہے یہاں ہم جو کچھ بھی پیش کریں گے وہ صرف مذہبی حدود کے اندر محدود رہیگا تاکہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ اس مسئلہ زیر بحث میں اسلام اور داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیا ہے اور مسلمانوں کا اس کے متعلق کیا عمل ہونا چاہیئے۔

عیسائیت میں مذہب اور سیاست کی تقسیم

الجمعیۃ میں جو ایک مدت سے تاریخ کا سلسلہ جاری ہے اور جو واقعات اور حقائق اس کے ذیل میں اب تک پیش کئے جا چکے ہیں صرف انہیں پر ایک نظر ڈالنے سے ایک غبی سے غبی شخص بھی اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہیگا کہ اسلام کا اوڑھنا اور بچھونا سیاست ہی سیاست ہے مسلمانوں کا ہر اسلامی عمل سیاست ہی کی ایک شکل ہوتا ہے مسلمانوں کی نماز، مسلمانوں کا حج، مسلمانوں کی زکوٰۃ، مسلمانوں کے تہوار اور مجامع عامہ غرض اس کا کل اور جز سیاست کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور یہی سیاست مسلمانوں کا مذہب ہے، مسلمانوں کا دین ہے۔ قرآن کی تعلیم ہے دونوں کا ایمان و عقیدہ ہے۔ یہاں تک کہ ان ہی چیزوں پر ایک مسلمان کی نجات موقوف ہے۔

از بسکہ اسلام ادیان سابقہ کا مکمل اور متمم اور دین و دنیا دونوں کی فلاح کا ضامن ہے۔ اس لئے اس نے ظہور فرماتے ہی ملل سابقہ کی غلطیوں کو آشکارا کیا اور جو کمی ان کے اندر رہ گئی تھی اس کو خود پورا کرکے اکمال دین پر دائمی مہر کر دی، یہ خیال کہ مذہب اور سیاست دو جدا چیزیں ہیں عیسائیوں کی ان منجملہ کمزوریوں میں سے ایک کمزوری ہے جس نے آج تمام یورپ کو اس سے منحرف بنا دیا ہے اور اہل سیاست عیسائی مذہب کو ایک مردہ لاش سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ انجیل ہی میں ہے کہ "تم خدا کا حق خدا کو دو اور قیصر کا حق قیصر کو دو" یعنی خدا کا حق اور ہے اور قیصر کا حق اور یا بالفاظ دیگر خدا اور بادشاہت بالکل جدا جدا ہیں اور قیصر خدا کے مقابلہ میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ ایک جگہ اسی انجیل میں مذکور ہے "میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں ہے" معلوم ہوا کہ خود عیسائیت نے مذہب کو سیاست سے جدا کر دیا ہے اور عیسائی اس تقسیم کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔

اسلام کی جامعیت کبریٰ

لیکن اس کے مقابلہ میں اسلام، مذہب اور سیاست کا جامع ہے اور خود خدائے تعالیٰ مسلمانوں سے یہ وعدہ کرتا ہے۔

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امناً یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون۔

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جو لوگ نیک عمل کرتے ہیں ان سے خدا وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں زمین میں حاکم بنائے گا جیسا کہ پہلے لوگوں کو بنایا تھا اور ان کے لئے اس دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مضبوطی کے ساتھ قائم کر دیگا اور خوف کے بعد امن سے تبدیل کر دیگا۔ میری عبادت کرینگے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو کوئی اس نعمت کی ناشکری کریگا تو پھر وہی نافرمان اور عہد کا توڑنے والا ہے"

یہ استخلاف فی الارض کا وعدہ کس سے کیا گیا ہے؟ مسلمانوں سے، ایمان والوں سے، اور محض خدا کی عبادت کرنے والوں اور شرک سے پاک رہنے والوں سے۔ یہ استخلاف فی الارض کیا ہے؟ سیاست ہے یا کچھ اور؟ اور پھر یہ سیاست عین مذہب ہے یا مذہب سے جدا؟ اگر مذہب سے جدا ہے تو خود خدا نے قرآن میں اس کا کیوں ذکر فرمایا ہے؟ کیا وہ (نعوذ باللہ) اس آیت کو نازل کرتے وقت بھول گیا تھا کہ سیاست اور مذہب دو جدا چیزیں ہیں۔ پھر میں نے قرآن کریم میں اس کا ذکر کیوں کروں؟

اسلام میں مذہب کی تعریف

اسلام کے نزدیک مذہب کس چیز کا نام ہے؟ جن چیزوں کا ذکر قرآن حکیم میں کیا گیا اور جن چیزوں پر خود داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کرکے دکھایا یا صرف زبان سے ارشاد فرمایا اس کا نام مذہب ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن حکیم اور سیرت نبوی میں سیاست کا کوئی ذکر ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو بے شک اسلام کو سیاست سے کوئی تعلق نہیں لیکن اگر ہے تو اسی کا نام مذہب ہے۔ اسلام ہے۔ ایمان ہے۔ خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی ہے اور اسی پر مسلمانوں کی نجات کا دار و مدار ہے۔ کیا قرآن حکیم میں چوروں کی سزا مقرر ہے؟ کیا زانیوں کے لئے کوئی سزا آئی ہے؟ کیا اسلام میں جہاد فی سبیل اللہ کے احکام آئے ہیں؟ اگر یہ ساری باتیں موجود ہیں تو پھر بتاؤ سیاست کس چیز کا نام ہے؟ اگر یہ سیاسی احکام ہیں تو یہی مذہب بھی ہیں کیونکہ قرآن کریم ان کے متعلق مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ تم ایسے مجرموں کے ساتھ ایسا سلوک کرو اگر سیاست نام ہے پالیسی کا، مکاری کا، رشوت ستانی اور استعماریت کا تو اسلام کے نزدیک اس کا نام سیاست نہیں ہے۔

اب آؤ ذرا سیرت نبوی پر ایک نظر ڈالو اور تلاش کرو کہ تمہیں وہاں کیا کیا ملتا ہے، تم کو وہاں سے جو ملے گا وہ مذہب ہی ہوگا خواہ اس کی صورت سیاسی ہو یا اقتصادی، معاشرتی ہو یا تعلیمی غرض جو بھی صورت ہو وہ مذہب کے دائرہ سے باہر نہیں نکل سکتی۔

داعی اسلام نے خود نکاح کئے اور مسلمانوں کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا، حالانکہ نکاح انسان کے لئے اسقدر ضروری اور لابدی چیز ہے کہ اگر اس کے متعلق احکام بھی نہ ہوں تو اس پر عمل ضرور ہوگا کیونکہ یہ انسان کا ایک فطری تقاضہ ہے جو کسی کے فرمان و احکام کا شرمندہ احسان نہیں ہے مگر اسلام میں یہ بھی مذہب میں داخل ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی نکاح کرنا میرا طریقہ اور عمل ہے اور جو مسلمان میرے اس عمل سے انحراف کریگا وہ مجھ سے کاٹ ڈالا جائے گا۔ گویا نکاح کرنے کے حکم کے ساتھ انحراف کی صورت میں وعید بھی ہے۔ اب بتاؤ نکاح مذہب میں داخل ہوا یا نہیں، اسی طرح تجارت ہے کیونکہ داعی اسلام نے خود بھی تجارت کی ہے اس لئے یہ بھی مذہب میں داخل ہے۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۱ر جمادی الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

تمام مقبوضہ مساجد اور اوقاف کے فوٹو حاصل کئے جائیں

اسمبلی کے ارکان اپنے فرض کی ادائیگی کیلئے تیار ہو جائیں

مسلمانوں سے حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کی اپیل

حضرت مولانا ابو المحاسن سید محمد سجاد صاحب قائم مقام ناظم مجلس مرکزیہ تحفظ ناموس شریعت نے حسب ذیل برقی پیغام اخبارات کو روانہ کیا ہے:-

ایسٹ انڈیا کمپنی یا اس کے بعد تقسیم مساجد اور اوقاف پر حکومت کا قبضہ ناجائز ہے ان کو آزاد طور پر واگزاشت کرنے کے لئے ممبران اسمبلی کے نام میں ایک اپیل شائع کر چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ حضرات اس پر خاص توجہ کریں گے اور اگر انہوں نے غفلت کی تو سمجھا جائے گا کہ وہ اسمبلی میں پبلک کی نمائندگی اور ملت کی خیر خواہی کے لئے نہیں جاتے تھے اس صورت میں بہت ممکن ہے کہ آئندہ انتخاب میں یہی غفلت اُن کی راہ میں مشکلات پیدا کر دے۔

بہرحال آئندہ تدبر کی کارروائی کے لئے میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اس قسم کی تمام مساجد کا فوٹو اندر و باہر سے جلد از جلد لیں جن پر فوٹو گرافر کے علاوہ کم از کم دو شاہدوں کے دستخط ہوں۔ ان فوٹوؤں کا ایک پلیٹ اپنے یہاں محفوظ رکھیں اور ایک مجلس مرکزی تحفظ ناموس شریعت کے دفتر میں بجفاظت روانہ فرمائیں اور ان سب مساجد کے پورے احوال ضروری معلومات فراہم کرکے روانہ فرمائیں تاکہ پورے غور و کافی بصیرت کے ساتھ کوئی مؤثر قدم اٹھانا ممکن ہو۔

ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت نے اخبارات کے نام ارسال فرمایا ہے اور جس میں مسلمانوں کو اس ضروری کام کے متعلق ابتدائی امور سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر شہر اور ہر قصبہ کے مسلمان جہاں اس قسم کی مساجد یا خانقاہیں موجود ہیں جن پر حکومت کا قبضہ ہے یا جن میں اذان نماز یا دیگر مذہبی فرائض کی ادائیگی پر ...

حوادث و احکام

فاضل طلباء کیگیسیا جیل میں سلوک

ورثائے مدینہ کا اجراء

جمعیۃ مقننہ میں حج کے متعلق مسودۂ قانون

طول و عرض ملک میں شدید احتجاج کی ضرورت

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ جس وقت گزشتہ مئی میں حج کے متعلق مسودات قانون ہمیں بغرض اشاعت موصول ہوئے ہیں اور حکومت نے ان مسودات کو رائے عامہ حاصل کرنے کی غرض سے دیگر اخبارات کو بھی بھیجا ہے ہم نے ان مسودات کے خلاف نہایت ...

ہے جس میں آزاد مسلمانوں کی رائے کو کوئی دخل نہ ہوگا۔

(۷) کمیٹیوں کے اہم امور کے متعلق قواعد سازی کا اختیار کلی لوکل گورنمنٹوں کو دیا گیا ہے جس میں مسلمانوں کی رائے عامہ کو کوئی دخل نہ ہوگا ...

اراکین جمعیۃ مقننہ سے

مساجد و معابد کے فوٹو

کانگریس ایک منظم اور باروخ جماعت ہے

لیکن اس کی خطرناک تحریک کو ختم کر دیا جائے گا

وائسرائے کی جانب سے حکومت کے عزائم کا اعلان

(گزشتہ سے پیوستہ)

فوجی مصارف میں تخفیف کا مسئلہ

گزشتہ سال کی انتہائی تخفیف مصارف اور موجودہ سال کی مزید تخفیف کے باوجود فوجوں کی قابلیت اور استطاعت کا نہایت بلند معیار قائم ہے ...

فراموش کر دی ہے۔ اسلئے یہ یاد کرنا مفید ہوگا کہ اس وقت جبکہ مسٹر گاندھی دوسرے ہندوستانی نمائندوں کے ساتھ کانفرنس میں بیٹھے ہوئے برطانوی پارلیمنٹ کے نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے اور اس مشترکہ جدوجہد میں مصروف تھے کہ جدید دستور اساسی کی بنیاد قائم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ متفقہ امور معلوم کریں ...

مستقل اختیارات

میری حکومت نہایت توجہ کے ساتھ یہ غور کرتی رہی ہے کہ اس آرڈیننس کے اختتام پر کیا کارروائی کرنی پڑے گی۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آرڈیننس کی بہت سی دفعات کو عام قانون میں داخل کرکے اسے اور زیادہ قوی بنانا چاہئے۔ ہم اس تدبیر کو صرف اس لئے ضروری نہیں سمجھتے کہ اس سے سول نافرمانی کی موجودہ تحریک کا خاتمہ ہو جائے گا بلکہ اس لئے بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ آئندہ اسی قسم کی کوئی دوسری سرگرمی نہ دکھائی جا سکے گی۔ ان تجاویز کے علاوہ جو میری حکومت مرکزی جمعیۃ مقننہ میں عام قانون کی تقویت کے لئے پیش کرے گی صوبوں کی حکومتوں کو بھی اپنی مجالس مقننہ میں مخصوص تجاویز پیش کرنی ہوں گی جہاں سول نافرمانی کی تحریک ایک مستقل خطرہ ثابت ہوئی ہے۔ اس طرح آرڈیننس کی دوسری دفعات بھی جو مخصوص حالات میں ضروری ہیں قانونی شکل اختیار کر لیں گی۔

ہم اپنا فرض ادا نہیں کریں گے اگر ہم نے حتی الامکان اس کی کوشش نہ کی کہ یہ تحریک ختم ہو جائے اور آئندہ کے لئے اس کے احیاء کا کوئی موقع باقی نہ رہے ...

نوٹ کا خلاصہ

صوبہ سرحد کی اصلاحات

صوبہ سرحد کی انقلابی تحریک

حکومت کی پالیسی

اتحاد کانفرنس

معاہدۂ اٹاوہ

مستقل تحریک

الرلیشہ، سندھ اور برما

فرقہ وارانہ فیصلہ

سول نافرمانی کا زور

تحریک تمام نہیں ہوئی

آرڈیننس

دستوری کمیٹیاں

فرقہ وارانہ راج

تحریک سول نافرمانی

اخبار الامان کے مالک و ایڈیٹر کا دروغ بے فروغ

خدام جمعیۃ علمائے ہند پر ناپاک اتہامات اور انکا عبرتناک انجام

افترا پردازی اور فتنہ انگیزی کا راز فاش ہو گیا

جمعیۃ علمائے ہند اور خدام جمعیۃ کے خلاف ذاتی عناد کی بنا پر اور اس وجہ سے کہ مظہر الدین شیرکوٹی ایڈیٹر و مالک الامان کو جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے بعض افسوسناک ...

افترا پردازی اور خباثت کی انفرادی مثال

انکشاف حقیقت اور ابطال باطل

اصل جھگڑے پر تبصرہ اور ہمارا مستقل رویہ

بیرون دہلی کے مسلمانوں اور ہمدردوں سے اپیل

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانوں کا عام جلسہ

مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم کی گرفتاری

جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں جلوس کا گشت

دہلی ۱۰ ستمبر۔ کل چونکہ آرڈیننس ٹوٹ گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ یوم احترام مساجد بھی تھا اس لئے دہلی کے مسلمانوں میں ایک خاص جوش نظر آتا تھا اور جامع مسجد میں بھی نمازیوں کی تعداد بہت زائد تھی۔

بعد نماز جمعہ جمعیۃ العلماء ہند کے زیر اہتمام جامع مسجد میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علمائے ہند دہلی جو باوجود پولیس کی سخت نگرانی کے دہلی پہنچ گئے تھے صدر منتخب کئے گئے۔

چند پر جوش نظموں کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب نے واقعات حاضرہ پر ایک نہایت مفصل و مبسوط تقریر ارشاد فرمائی ...

ناظم جمعیۃ علماء مراد آباد کا دہلی سے اخراج

جمعیۃ علماء ہند کے کارکنوں کی رہائی

رہائی کے بعد نوٹس کی تعمیل

مولانا امانت اللہ صاحب مونگیری خلف الرشید حضرت مولانا الحاج جامع العلوم سید محمد علی صاحب مونگیری رحمۃ اللہ علیہ و مولانا عبد الحنان صاحب و مولانا نور الاسلام صاحب و مولانا عبد الغنی صاحب، مولانا عباس علی صاحب و مولانا قیم الدین صاحب، کارکنان جمعیۃ علماء ہند کو کل شب کے بارہ بجے دہلی سے خارج کر دیا گیا۔ ان حضرات کو یکم ستمبر کو جمعیۃ علماء ہند کے دفتر سے گرفتار کیا گیا تھا اور اب تک کوتوالی کی حوالات میں رکھا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ روانگی سے قبل ان سب حضرات کو فوراً دہلی چھوڑنے کا نوٹس دیا گیا اور پولیس کی حراست میں اسٹیشن لیجا کر مراد آباد جانے والی گاڑی میں سوار کرا دیا گیا۔ یہ سب حضرات جمعیۃ علماء ہند کی خدمات انجام دینے کیلئے دیوبند سے آئے تھے جو دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔

اسمبلی میں حج کمیٹی کا مسودہ قانون

۳۰ ستمبر کو "یوم حج" کا مظاہرہ کیا جائیگا

حضرت مولانا ابو المحاسن سید محمد سجاد صاحب نائب ناظم امارت ... مجلس تحفظ ناموس شریعت نے حسب ذیل برقیہ اخبارات کو ارسال فرمایا ہے:۔

"حکومت نے رپورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون اسمبلی میں بلا اجازت رائے عامہ داخل کر دیا اور قرینہ ہے کہ تمام مسلم ممبران نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی اور اس طرح سے انہوں نے مسلمانوں کو عظیم نقصان پہنچایا۔ ۳۰ ستمبر کو اس کارروائی کے خلاف یوم حج کے نام سے عام مظاہرہ کیا جائے۔ اس کے متعلق پوسٹر اور تجاویز عنقریب شائع ہوں گے۔"

دریائے جمنا میں زبردست طغیانی

پانی ۳۰ فٹ تک پہونچ گیا

معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے آس پاس کے مواضعات کے باشندوں کو خبردار رہنے کی تنبیہ کر دی گئی ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کا تقرر

جمعیۃ علماء ہند کے ساتویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب نے اپنی گرفتاری کے وقت حضرت مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب کو اپنا قائم مقام نامزد کیا ہے۔

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

جمعیۃ علماء ہند کے دو کارکنوں کی گرفتاری

دہلی ۱۰ ستمبر۔ کل جمعیۃ علماء ہند کے دو رضاکاران محمد یوسف و غلام جیلانی نے ... شراب کی دوکان پر پکٹنگ کیا جن کو پولیس نے گرفتار کر کے ...

دہلی کانگریس کے اجلاس کو روکنے میں حکومت کا صرفہ

شملہ ۱۰ ستمبر۔ اسمبلی میں حکومت کی جانب سے بیان کیا گیا ہے کہ دہلی میں انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس روکنے کے لئے حکومت کو ... روپیہ کی رقم صرف کرنا پڑی۔

فرانس کی طرف سے جرمنی الٹی میٹم کا جواب

جرمنی کے مطالبات جنگ کا پیش خیمہ ہیں

کونسل سے اعلانات ... جمعیۃ علماء ہند ... (ہاتھ سے لکھی ہوئی عمودی تحریر، ناقابل خواندگی)

چھوٹی گول میز کانفرنس کی شرکت کے لئے لبرلوں کی پانچ شرطیں

تحفظات اور مرکز میں ذمہ داری کے متعلق انقطاعی فیصلہ

حکومت کو سخت گیر پالیسی اور کانگریس کو سول نافرمانی ترک کرنے کا مشورہ

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ مغربی ہند کی لبرل ایسوسی ایشن کی کونسل کا ملتوی شدہ اجلاس کل سیپرو کو وائسرائے کے اعلان پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ دو گھنٹہ تک بند کمرہ میں بحث و تمحیص کے بعد کونسل نے حسب ذیل تجویز منظور کی ... وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اول یہ کہ تیسری گول میز کانفرنس کے ارکان کو ... (۵) تمام فرقوں کو گول میز کانفرنس میں تعاون کرنے کا مشورہ دیا جائے ...

کانپور اور دہرہ دون میں "انقلابی فوج" کی گرفتاریاں

کیمیاوی اجزاء اور انقلابی لٹریچر کی برآمد

الہ آباد ۹ ستمبر۔ دہرہ دون کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ... سی کو پولیس نے دہرہ دون اور کانپور کے مشترکہ مقدمہ سازش کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا ہے ...

جھنڈا لہرانا خلاف قانون نہیں

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کا فیصلہ

بمبئی ۹ ستمبر۔ کیا کانگریس کا جھنڈا لہرانا اور بندے ماترم کے نعرے لگانا کانگریس کی سرگرمیوں کی مدد کرنا ہے۔ یہ سوال تھا جس پر چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے آج تحریر کیا ...

سر سپرو اور گاندھی جی کی ملاقات

وائسرائے سے اجازت طلب کی گئی

ہندوستان میں اشتراکی لٹریچر کا داخلہ

حکومت ہند کا تازہ اعلان

ریاست کشمیر نے کپڑوں پر محصول بڑھا دیا

برطانوی پارچہ کو مستثنیٰ کر دیا

کلکتہ میں ایک جلوس پر لاٹھی چارج

تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین

کیا گاندھی جی اور مسز نائیڈو کو بھی دعوت دی جائیگی

اسمبلی میں گاندھی جی کی رہائی کا سوال

کانگریس اور حکومت کے درمیان صلح کی گفتگو

اسمبلی کا اجلاس کیوں ملتوی ہوا؟

لنکاشائر کے مزدور اور ہندوستان

کپڑے کی کھپت کیلئے گاندھی جی کو رہا کر دو

سارڈا ایکٹ اپنے شباب پر

ایک درجن مسلمانوں پر مقدمہ

حجاز میں ایک جاسوس کی گرفتاری اور اس کا قتل

خط تمثال میں مشتبہ تحریریں، مجرم کا اقبال جرم

حکومت نجد و حجاز نے ذیل کا سرکاری بیان شائع کیا ہے:۔

محمد سعید بن عبد الصمد ... حجاز میں جاسوسی کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ ... جاسوسی کا تحریری اقرار کر لیا تھا اس کے لئے حکومت حجاز نے سزائے قتل تجویز کی چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق جاسوس مذکور نماز جمعہ کے بعد ارکان حکومت کے سامنے قتل کر دیا گیا۔

آل انڈیا قوم پرور مسلم پارٹی کا جلسہ

فرقہ وارانہ فیصلہ کو مسترد کر دیا گیا

کلکتہ ۔ ستمبر۔ آل انڈیا نیشنلسٹ مسلم پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کا ایک ضروری اجلاس مولانا ابو الکلام آزاد کی جائے رہائش پر منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے گئے:۔

(۱) یہ میٹنگ اعلان کرتی ہے کہ قوم پرست مسلم پارٹی ان جماعتوں کے ساتھ شامل نہیں تھی جنہوں نے ... ہندوستان کے فرقہ وارانہ معاملات کو فیصل کرنے کی درخواست کی تھی ... اس قسم کی درخواست ہندوستان کی خودداری کی شان کے شایاں نہیں۔

(۲) یہ کمیٹی فرقہ وارانہ فیصلہ کو ازحد خطرناک تصور کرتی ہے ...

(۳) قوم پرورانہ نقطۂ نگاہ سے یہ فیصلہ غیر تسلی بخش ہے کیونکہ مسلمانوں کے چودہ نکات اور پنجاب اور بنگال میں آئینی اکثریت کو تسلیم نہیں کیا گیا۔

(۴) کمیٹی تمام فرقہ جات سے اپیل کرتی ہے کہ اپنے اختلافات کو ختم کر کے فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کریں ...

سرحد پر جنگ کی تیاریاں

فقیر علی نگر کا لشکر میدان عمل میں

ریوالور اور خنجر سے مسلح ڈاکہ

تین نوجوان بنگالی گرفتار

کانگریس کے چار ہزار بلیٹنوں پر قبضہ

پولیس کی زبردست دوڑ دھوپ

ڈاکٹر محمد عالم کی رہائی کا مشورہ

تپ کے دوروں سے تشویشناک حالت

فرقہ وارانہ کشت و خون کا عبرتناک نتیجہ

۶ ہندوؤں کو سزائے موت

فسادات مرزاپور کی اپیل کا فیصلہ

الہ آباد ۹ ستمبر۔ جسٹس بینان اور جسٹس ... نے کل مرزاپور کے فسادات کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا ...

ہندوؤں اور سکھوں کی خیرہ سری کا علاج

سرحد کے سرخپوشوں کا اعلان

"ہم نے ملک کی خاطر کسی سے کم قربانیاں نہیں کیں"

والیان ریاست اور وزراء کی کانفرنس

آئینی امور پر تبادلۂ خیالات کا ارادہ

شملہ ۸ ستمبر۔ وائسرائے نے ۲۰ ستمبر کو والیان ریاست اور ان کے وزراء کی ایک کانفرنس شملہ میں طلب کی ہے ...

حسب ذیل والیان ریاست کو وائسرائے نے دعوت دی ہے:۔ مہاراجہ نوانگر، مہاراجہ دھولپور، مہاراجہ پٹیالہ، مہاراجہ بیکانیر، نواب بھوپال ... نظام حیدر آباد ...

کانگریس کے مخفی دفتر کا پتہ چل گیا

ہندوستان سے باہر کانگریس کا پروپیگنڈہ

وائسرائے کی جانب سے حکومت کے عزائم کا اعلان

(فیصلہ صفحہ ٢)

مختلف ملتوں کے درمیان مختلف فیہ مسائل پر کوئی فیصلہ دیا جائے گا تو اس پر اس مفروضہ کے ساتھ بحث و مباحثہ ہوں گے کہ ہر صوبجاتی مجلس مقننہ میں کوئی ایک ملت خود اختیارانہ اور دوسری ملتوں سے آزاد انفرادی حکومت قائم کرے گی جو ہر دوسری ملت کے مخالف ہوگی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حکومت خود اختیاری کے نظام کے ماتحت جو واقعات رونما ہوں گے ان کے متعلق اس قسم کا اندازہ لگانا ان واقعات کو صریحاً غلط طور پر سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ ایک حکومت کو اپنے باشندوں کی فلاح و بہبود اور ترقی کے متعلق عملی مسائل سے ...

آخری مرحلہ

برطانوی پارلیمنٹ اور انگریزوں کی پالیسی

صوبجاتی اور مرکزی ذمہ داری

آئندہ طریق کار

مجھے معزز اراکین کو اس امر سے مطلع کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کو ایسا مواد بہم پہنچانے کے لئے جو دستوری تجاویز بنانے کے لئے ضروری ہوگا لندن میں مزید بحث و تمحیص کی ضرورت لاحق ہوگی جس کا امکان وزیر ہند کے بیان میں ظاہر کیا گیا تھا۔ ملک معظم کی حکومت یہ تجویز کرتی ہے کہ دیسی ریاستوں اور برطانوی ہند کے نمائندوں کی ایک مختصر تعداد کو وسط نومبر میں لندن آکر حکومت سے مشورہ کرنے کی دعوت دی جائے۔ اس طریقہ سے حکومت یہ چاہتی ہے کہ ان اہم مسائل کے متعلق جن کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے ...

تعاون کی اپیل

مسلمانان لدھیانہ اور تصفیہ حقوق

... کی اندرونی ریشہ دوانیوں سے بالکل محفوظ ہو رہے ہیں اور اپنے اندرونی نقائص دور کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

(ضیاء الحسن لدھیانوی)

سچے موتی کی سی آب

... استعمال کیجئے اور پھر دانتوں میں سچے موتی کی سی آب و تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ کیجئے۔ سرتاج منجن ... دانتوں کے درد، مسوڑھوں کے پھولنے، خون، پیپ نکلنے اور پایوریا جیسے خطرناک مرض کے لئے ...

... ریخوں سے چونے اور میل کا صاف کرنا "سرتاج منجن" کا ایک معمولی ...

... بڑی شیشی آٹھ آنہ (٨/)

... تمام نقائص سے پاک صرف پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند ... ریشم کے مانند کرنے والا "اکسیری خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے قیمت ... ایک روپیہ (عہ) نمونہ مفت۔

... کے لئے اکسیر ہے سچے موتی اور جواہرات اس کے نسخے کے جزو اعظم ہیں ... قیمت فی شیشی ... ایک روپیہ (عہ)

... کی تعمیل بذریعہ ویلیو نہیں ہوتی اس لئے کہ کم از کم خرچ ڈاک ۸/ ہوتا ہے ...

منیجر سرتاج کمپنی، قریب جامع مسجد، دہلی

سورۂ اخلاص کا زندہ معجزہ

پنجاب کے طبیب اعظم

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا

مقویات سرتاج عالم

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

البیان فی علوم القرآن

لاکھوں روپیہ

اجمیر کے مسلمانوں کا زبردست جلسہ

اور کے معاملہ میں جمعیۃ علماء ہند کی صحیح رہنمائی

... مداخلت کرے اور نہ حکومت کو مداخلت کی دعوت دے اور اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا کہ رائے عامہ جمعیۃ علماء ہند کی پشت پر ہے۔ اور وہ مسلمانوں کی سب سے زیادہ محترم اور سب سے زیادہ ذمہ دار جماعت ہے اور اس بات کو ...

... جیل جا رہے ہیں وہ خودکشی کر رہے ہیں اور ان کا یہ فعل قابل مذمت ہے اظہار نفرت کیا گیا اور ان سے درخواست کی گئی ہے کہ اسلام کی توہین سے باز آئیں ... فضلوا واضلوا کے مصداق نہ بنیں۔

(نامہ نگار)

جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کو انتباہ

حاجی رشید احمد کے بیان پر اظہار ملامت

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم — طبع ہفتم مصنفہ جناب شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی خان صاحب اس کتاب میں ہر مرض کے اسباب علامات، ماہیت، تشخیص و انجام مرض وغیرہ لکھنے کے بعد علاج شافی یونانی ڈاکٹری اور یورپ و امریکہ کی بہترین پیٹنٹ (PATENT) ادویات میں تحریر کیا ہے۔ حجم ہر دو حصہ ... صفحات قیمت بلاجلد ہر دو حصص ... روپیہ آٹھ آنے در رعایتی قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپے) علاوہ محصول ڈاک۔

میٹیریا میڈیکا مع مجربات ڈاکٹری — طبع چہارم اس کتاب میں تقریباً تین ہزار مفرد و مرکب ڈاکٹری ادویات کا بیان ہے نیز یورپ و امریکہ کے نامور ڈاکٹروں کے مختلف امراض کے لئے سات سو مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت جلد اول بلاجلد پانچ روپے چار آنے مجلد ... جلد دوم بلاجلد ... مجلد ...

مخزن مرکبات و معلم دوا سازی — اس کتاب میں تمام جدید مرکبات کے صحیح منتخب و مستند نسخہ جات بمع ترکیب درج کئے گئے ہیں اور نیز ان کے فوائد خواص و مقدار خوراک اور ترکیب استعمال بھی درج ہیں اور کتاب کے آخر میں ضمیمہ علاج الامراض بھی دیا گیا ہے۔ ضخامت ... صفحات قیمت بلاجلد ... مجلد ...

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات — اس کتاب میں تقریباً چودہ ہزار عربی، فارسی کی قدیم و جدید اصطلاحات درج ہیں علاوہ ازیں چھ ہزار انگریزی ڈاکٹری اصطلاحات ہیں حجم ... صفحات قیمت بلاجلد ... مجلد ... رعایتی قیمت مجلد ...

ہیومن اناٹومی و فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء طبع سوم — اس کتاب میں تشریح کے علاوہ اطباء یونانی و ڈاکٹری کے اکثر اختلافی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ حجم ٢٢٢ صفحات قیمت بلاجلد ... مجلد ...

تاریخ الاطباء — اس میں مشرق و مغرب کے متقدمین و متاخرین مشاہیر اطباء یعنی ڈاکٹروں حکیموں وید ... کی زندگی کے حالات اور طبی خدمات و مجربات ...

مخزن العلاج یا طب جیلانی ...

... اس کے نام بھی ایک سال کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ:- طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء، بھاٹی گیٹ لاہور

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ٥٥٦

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے۔

اس دواخانے کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں ہندو، مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

جوہری	ململین	اکسیر نسواں	قرص احیض
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ٢٢ دہلی

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہو گی

منیجر ... بلیماران، دہلی

بال جڑ سے کالا

محبوب عاشق کے قدموں پر

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم جمعہ ۱۴ / جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ / ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۱۹

معاصرین کے افکار و آراء

آزادی مساجد (زمیندار)

مسجد شاہجہانی دہلی کی آزادی میں مداخلت کر کے حکومت نے مسلمانوں کے خوابیدہ احساس کو بیدار کر دیا ہے۔ اور اب ان کو محسوس ہو رہا ہے کہ ان کی مسجدیں بھی جو وقف ہونے کی بنا پر قیامت تک کسی کی ملک نہیں ہو سکتیں۔ اغیار کی دستبرد سے آزاد نہیں نہ صرف مسلمانان دہلی بلکہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو اس احساس نے مضطرب کر رکھا ہے اور ان کی نگاہیں نہ صرف مسجد شاہجہانی دہلی بلکہ لال قلعہ کی موتی مسجد دہلی کے پرانے قلعہ کی مسجد قطب کی مسجد اور طول و عرض ملک کی تمام ان مساجد پر پڑ رہی ہیں جو اسلام کی شوکت رفتہ کی یادگار ہیں۔ لیکن سالہا سال سے اغیار کے ہاتھوں ان کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ اور ان کی مقدس زمین مومنوں کی سجدہ گاہ بننے کے بجائے ناپاک بوٹوں سے روندی جا رہی ہے۔ عالمگیر کی روح فریاد کر رہی ہے کہ گزشتہ بہتر سال سے موتی مسجد میں اللہ اکبر کی صدا بلند نہیں ہوئی۔ شیر شاہ کی اسلامی غیرت مصروف آہ و زاری ہے کہ دہلی کے پرانے قلعہ کی مسجد کا دروازہ حلقہ بگوشان اسلام پر بند ہے۔ لیکن انہیں ... ہیں لیکن یہ صورت حالات اب زیادہ دن قائم نہیں رہ سکتی اور حکومت کو چاہئے کہ خدا کی امانت کو جس کے امین صرف مسلمان ہو سکتے ہیں ان کے حوالہ کر دے۔ مولانا سجاد ولے اسمبلی کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ بھی اس اہم مسئلہ کی طرف متوجہ ہوں اور معابد و اوقاف کو حکومت کے ناجائز قبضہ سے آزاد کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں توقع ہے کہ مسلمان ارکان خصوصیت کے ساتھ ان کی آواز پر لبیک کہیں گے اور عام مسلمان بھی اس وقت تک اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھیں گے جب تک کہ ان کی ایک ایک مسجد اغیار کے تسلط و اقتدار سے آزاد نہ ہو جائے۔

ہے روک دے۔ اور پھر کیا بعض علل کی بنا پر نماز روزہ اور زکوٰۃ کو سیاسی قرار نہیں دیا جا سکتا؟ پھر نماز کو سیاسی قرار دیکر اس کو مسجد میں پڑھنے سے کیوں نہیں روکا جا سکتا ہے؟ اگر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو سیاسی قرار دیکر روکا جا سکتا ہے تو پھر مسجد میں بھی خطبہ جمعہ اور تمام اسلامی مجالس و مواعظ کو بند کیا جا سکتا ہے۔ متولی و منتظم مسجد کو اس امر میں خود احتیاط کرنی چاہئے اور اپنی حرکت سے حکومت کافرہ کو ایسا موقعہ نہ دینا چاہئے کہ وہ براہ راست یا ان کے ذریعہ کسی مسجد میں اسلامی جلسوں کے انعقاد کو روکے۔ اگر حکومت نے کسی مسجد پر بھی کوئی پابندی عائد کی تو یہ مذہبی مداخلت ہوگی۔

لباس اور لباس عریانی (سچ)

"آئندہ سال غسل والی پوشاک کا جو فیشن ہوگا وہ اس وقت سے بھی زیادہ عریاں ہوگا۔ غسل آبی و غسل آفتابی کے لئے جو لباس تیار ہو رہے ہیں وہ ایسے ہیں کہ بلا تکلف ایک اشارہ میں اتارے جا سکتے ہیں۔ جلد کا ہم رنگ، یا گلابی رنگ ان کپڑوں کا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ اس لباس کا رنگ یہاں تک بھی ملکن ہو جلد کے رنگ سے بالکل مل جائے ایسا کہ کچھ دور سے یہ بھی نہ پتہ چلے کہ لباس جسم کے کن کن حصوں پر ہے اور کن کن پر نہیں۔" (ڈیلی ہیرلڈ، لندن)

حدیث نبوی میں، ساڑھے تیرہ سو سال قبل، کا بیات علامات کا ذکر آچکا ہے یعنی ایسی عورتیں جو باوجود لباس پہنے ہونے کے برہنہ ہونگی۔ حدیث میں ان کیلئے جنت ... ہے۔ یہاں مقصد صرف یہ کہنا ہے کہ دنیا کا کوئی اہم نقشہ ایسا نہیں جس کی تصویر، آئینہ نبوت میں نہ دکھلائی جا چکی ہو۔ نبی کو دکھا سب کچھ دیا گیا۔ نبی کے واسطہ سے امت کو بتا سب کچھ دیا گیا، عمل کرنا نہ کرنا، راہ پر چلنا یا راہ سے بھٹکنا، یہ کام ہمارا آپ کا ہے۔

کشمیر کا سیاسی مطلع (اہلحدیث)

اہل پنجاب نے کشمیری برادران کے لئے ہزاروں آدمی جیلوں میں بھیجے، لاکھوں روپے کا خرچ اور حرج کیا، سیالکوٹ نے اس خصوص میں وہ کیا کہ انصار رضی اللہ عنہم کا قصہ تازہ کر دیا۔ لیکن انجام کیا ہوا؟ یہ سوال رہ رہ کر دماغوں میں پھرتا ہے اس کا جواب دینا اہل کشمیر کا کام ہے۔ ہم تو اس کا جواب بہت دل شکن پاتے ہیں جس کی بنا ایک حدیث شریف پر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے کہ شب قدر کی تاریخ بتائیں۔ دیکھا کہ دو اصحاب باہمی لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ فرمایا کہ میں شب قدر کی تاریخ بتانے آیا تھا مگر تمہاری لڑائی سے شب قدر کا علم میرے دل سے اٹھا لیا گیا۔ آہ! امت مرحومہ کیسی محروم ہو گئی۔

اہل کشمیر کی جب باہمی لڑائی کی خبریں سنتے ہیں تو ہمیں خوف ہوتا ہے کہ اس حدیث کا اثر ظاہر ہو کر اہل کشمیر اس نعمت سے محروم نہ ہو جائیں جس کے حاصل کرنے کے لئے وہ مبتلائے آفات ہوئے اور اہل پنجاب بلکہ اہل ہند کو جتلائے مصائب کیا۔ اس لئے ہم اہل کشمیر کو بحیثیت مسلم اور بحیثیت کشمیری نیت کے ہمدرد عرض کرتے ہیں کہ حدیث مرقومہ کے نتیجہ سے خوف کر کے باہمی جنگ کو بند کریں۔ ہم اس موقعہ پر کسی فریق پر الزام نہیں لگانا چاہتے بلکہ آشتی کیلئے بھی ایک حدیث سناتے ہیں جس میں ارشاد ہے من ترک المراء و ھو محق بنی لہ فی الجنۃ۔ (جو کوئی سچا ہو کر بھی لڑائی کو چھوڑ دے اس کی نجات ہے)

شمس العلماء مولوی سید احمد پیش امام جامع مسجد دہلی کے نام

یہ مسجد ہے جہاں دخل کلیسا ہو نہیں سکتا
یہاں قانون کا جھگڑا گوارا ہو نہیں سکتا
خدا کا گھر خدا کا گھر رہیگا آپ بحق رکھیں
کسی صورت کسی کا اس پہ قبضہ ہو نہیں سکتا

الور کے مظلوم مسلمانوں کو خود غرضوں سے بچاؤ (ریاست)

الور کے مظلوم مسلمان ہر مسلمان کی دلی ہمدردی کے مستحق ہیں مگر ضرورت ہے کہ وہ مسلمانان کشمیر کی طرح اپنے پیروں پر خود کھڑے ہوں۔ اور ان خود غرض، آبرو باختہ اور بدرجہ غلط انسانوں کے پنجہ سے رہائی حاصل کریں جن کی شمولیت نے الوری مظلوموں کے کاز کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

میں جمعیۃ علماء ہند، مجلس احرار کے ایثار پیشہ کارکنوں اور مولانا ظفر علی خان صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ الور کے مظلوم مسلمانوں کو ان خود غرضوں سے بچانے کے لئے مسئلہ الور کو اپنے ہاتھ میں لیں اور فوراً ایسا انتظام کریں کہ پہلے اتمام حجت کے لئے مہاراجہ الور سے الوری مسلمانوں کے مطالبات کے تسلیم کرانے کے لئے گفت و شنید کریں۔ اور اگر مہاراجہ صاحب الور اپنے غلط مشیروں کے پھندے سے نہ نکلیں تو پھر یک وقت اندرون الور میں پرامن ایجی ٹیشن طلب حقوق کے لئے شروع کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی بیرون الور سے اسلامی دستوں کی ایسی زبردست یلغار کی جائے کہ حکومت الور مسلمانوں کے جائز مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے، ورنہ اندیشہ ہے کہ الور کی تحریک حریت فنا ہو جائے اور برٹش انڈیا کا امن خطرے میں پڑے گا اور مسلمانان الور تھک کر ہمیشہ کے لئے ذلت کی زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے گھر واپس چلے جائیں۔ میں مہاراجہ الور کے تازہ اعلان معافی کو ناکافی سمجھتا ہوں۔ ضرورت ہے کہ وہ تمام اسلامی مطالبات کو تسلیم کر کے اپنے تدبر کا ثبوت دیں۔

مساجد اور اسلامی مجالس (امارت)

اسلام میں مذہب و سیاست کی کوئی علیحدہ علیحدہ تقسیم نہیں ہے، ہاں مغربی دماغ نے یہ دو قسمیں جدا جدا کی ہیں، اصل ان ہی قسموں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے ارکان اربعہ میں سے ایک اہم رکن حج کو سیاسی قرار دیتے ہیں اور اسی سبب سے بعض مغربی حکومتیں انسداد حج کی سازشوں میں مصروف ہیں۔

کیا مساجد میں سیاسی مجالس کے انعقاد کی مخالفت کرنے والے حج کو بھی اسی طرح سیاسی قرار دیدیں گے اور کیا حکومت کو مشورہ دیں گے کہ وہ مسلمانوں کو حج

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معارف)

اسلام نے کس طرح ادیان سابقہ کی تکمیل کی؟

سیاست اور مذہب کی تفریق سے خلافت کی بربادی

اپنی مسجدوں کو مسجد نبوی کے نمونہ پر قائم کرو

(گزشتہ سے پیوستہ)

حدیث میں آیا ہے التاجر الصادق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ سچا تاجر سچا اور امانت دار ہوگا وہ انبیاء صلحاء شہداء اور صدیقوں کے ساتھ ہوگا۔ بتاؤ یہ خوشخبری کیوں سنائی گئی ہے؟ اس لئے کہ اسلام نے تجارت کو بھی مذہب میں داخل کیا ہے۔

اولو الامر کی اطاعت اور سیاست

یہی حال سیاست کا ہے کہ وہ اور مذہب لازم ملزوم ہیں اور اسی لئے ہیں کہ قرآن پاک اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق احکام دئے اور آپ نے اور آپ کے جانشینوں (صحابہ کرام) نے حاکم و محکوم پر عمل کیا۔

قرآن حکیم نے فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ خدا کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور تم میں سے جو بادشاہ ہو اس کی بھی اطاعت کرو۔ کیا اسلامی بادشاہ کی اطاعت کرنا صرف سیاست ہے؟ اگر صرف سیاست ہے تو قرآن نے مسلمانوں کو اس کا حکم کیوں دیا؟ صاف ظاہر ہے کہ اولو الامر کی اطاعت سیاست بھی ہے اور مذہب بھی بلکہ حقیقت میں صرف مذہب ہے کیونکہ قرآن حکیم نے مسلمانوں پر اس چیز کو فرض کر دیا ہے۔ گو اس کی شکل سیاسی ہو جس طرح تجارت اور نکاح کی صورت اقتصادی اور معاشرتی ہے مگر اصلیت کے اعتبار سے یہ تمام امور عین مذہب ہیں۔

کہاں تک لکھا جائے۔ اسلام نے تو ہر ترقی کے اسباب کو اور زندگی کے ہر قدم کو مذہب میں داخل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی غاصب سے اپنے مال کو غصب کرنے سے بچائے اور اس جدوجہد میں اگر وہ قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہوگا۔ یعنی اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے اگر جان بھی دینی پڑے تو دیدینی چاہئے جس کے نتیجہ میں اس کو شہادت کا درجہ ملیگا۔ حالانکہ بظاہر یہ چیز ذاتی اور شخصی ہے مگر اسلام نے شہادت کا اجر مقرر کر کے اس کو بھی مذہب میں داخل کر لیا ہے۔

عہد اول کی ملکی فتوحات اور جنگی مہمات

قرآن حکیم میں جنگ کے متعلق احکام موجود ہیں۔ مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے دشمنوں اور امن کے بدخواہوں کے لئے تادیب و تعزیر کے اصول بیان کئے گئے ہیں اور حکم دیا گیا ہے کہ اہل کتاب سے جزیہ (ٹیکس) وصول کرو حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون۔ خبر نہیں مذہب اور سیاست کو جدا کرنے والے نصرانی صفت مسلمان ان احکام اور اصول کا کیا نام تجویز کریں گے۔ معلوم نہیں کہ ان کے نزدیک یہ احکام سیاست ہیں یا مذہب؟ بہرحال وہ کیا نام تجویز کریں ان کو مذہب سے خارج نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن حکیم میں ان پر بسط کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

پھر پیغمبر اسلام اور آپ کے اصحاب کرام کی زندگی کا بیشتر حصہ ملکی فتوحات، قیام امن اور بسط عدل میں گزرا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں بیسیوں جنگوں میں حصہ لیا اور خود فوج کی کمان کی۔ اگر یہ سب چیزیں مذہب سے خارج ہیں تو نعوذ باللہ یہ کہنا پڑے گا کہ داعی اسلام کی تمام زندگی غیر مذہبی امور کی سرانجام دہی میں گزری اور آپ مدت العمر دنیا داری یا "سیاست" میں گھرے رہے!

جنگ احد، جنگ حنین، جنگ بدر، فتح مکہ، معتدین کفار کے قتل اور معاہدات کو آخر کیا حیثیت دی جائے گی؟ حالانکہ یہ وہ جنگیں ہیں جن میں پیغمبر برحق نفس نفیس شریک ہوئے۔ جنگ بدر میں کفار عرب کا قتل کس نام سے پکارا جائے گا؟ مختلف اطراف میں افواج کی روانگی اور جنگی خطبات و تقاریر کو کیا نام دیا جائے گا؟ اگر یہ تمام چیزیں عین مذہب اور عین سیاست ہیں تو خدارا دو ترکیب بھی بتاد ...

ہم مذہب کو سیاست سے جدا کریں اور اسلام صرف تسبیح ہلانے کا نام رہ جائے؟ ان کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ پر نظر ڈالو۔ مصر کی فتح، بابل و خوزستان کی تسخیر، ایران و روم کی قوتوں سے مقابلہ، عراق، شام، قادسیہ وغیرہ ممالک پر غلبہ کیا ان کی زندگی کے درخشاں کارنامے ہیں۔ آخر ان فتوحات کا نام نصرانی سانچے میں کس طرح ڈھالا جائے گا اور ان کو کس نام سے پکارا جائے گا؟

مسجد نبوی کن اغراض کیلئے مخصوص تھی

اگر یہ تمام کام جو سراسر سیاست اور عین مذہب ہیں خود داعی اسلام اور آپ کے اصحاب کرام نے انجام دئے تو آج کس کی مجال ہے جو ان کے خلاف لب کشائی کرے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ سیاسیات کے تمام پہلو سراسر مذہب ہی ہیں تو مساجد میں ان کو انجام دینا یا ان کے متعلق تجاویز و تدابیر سوچنا کس طرح بھی خلاف مذہب نہیں ہو سکتا جو کام سب سے پہلے حامل وحی کے زمانہ میں مسجد نبوی کے اندر انجام پاتے تھے وہی کام آج اگر مساجد میں انجام پاتے ہیں یا ان کے انجام دینے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ خلاف مذہب کیسے ہو گئے؟

جانتے ہو مسجد نبوی کیا ہے؟ اسلام میں اس کا کیا درجہ ہے؟ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں مسجدی ھذا آخر المساجد الانبیاء۔ میری یہ مسجد انبیا کی آخری مسجد ہے یعنی جس طرح پیغمبر خدا خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی رسول کوئی پیغمبر نہیں آسکتا اسی طرح آپ کی مسجد انبیا کی آخری مسجد ہے۔ اب دیکھو "آخر المساجد الانبیاء" میں کیا ہوتا تھا؟ کیا وہاں صرف نماز ہی ہوتی تھی اور تسبیح کے دانے ہلائے جاتے تھے؟ کیا وہاں صرف نماز کے سوا کوئی کام نہ ہوتا تھا؟ نہیں بلکہ وہاں وہ سب کچھ ہوتا تھا جس کا نام اسلام نے مذہب رکھا ہے۔ وہاں مقدمات اور نزاعات کے فیصلے ہوتے تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے خطبات بھی دئے جاتے تھے۔ جیوش و عساکر کو احکام بھی وہیں سے نافذ ہوتے تھے۔ سفرا اور وفود سے ملاقاتیں بھی وہیں ہوتی تھیں۔ مال غنیمت بھی اسی جگہ تقسیم کیا جاتا تھا۔ اسی جگہ اسیران جنگ کو ستون سے باندھ کر سزا دی جاتی تھی۔ جنگی مہمات کے لئے بھی اسی مقام پر مشورے ہوتے تھے۔ اسی جگہ تعلیم نبوی کے چشمے بھی جاری تھے اور اسی جگہ خدا کے دربار میں سر نیاز بھی جھکایا جاتا تھا۔ غرض وہ کونسا کام تھا جو اس "آخر المساجد الانبیاء" میں انجام نہیں پاتا تھا اور خود صاحب وحی اور داعی حق نے ان میں شرکت نہیں فرمائی؟ جب یہ تمام کام مسجد نبوی میں انجام پاتے رہے تو اگر آج بھی یہی کام مساجد میں انجام پانے لگیں تو کیوں ان کو "سیاست" اور "لامذہبی" کی بحث میں ڈال کر روکنے کی کوشش کی جاتی ہے؟ اوصاف کہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا یہ فعل مذہب کے مخالف تھا اور قرآن کا منشا تھا اور نشاء الٰہی کے منافی تھا اور یا پھر کھلے دل سے اعتراف کرو کہ مسجد نبوی میں صاحب وحی کے سامنے جو کچھ ہوا اعین مذہب تھا، خدا کے حکم سے تھا اور پیغمبر برحق کی مرضی کے عین مطابق تھا!

مذہب اور سیاست کا مغربی پروپیگنڈہ

آخر میں پھر گزارش کروں گا کہ مذہب کو سیاست سے جدا کرنے والے اسلام پر ایک زبردست اور کاری ضرب لگا رہے ہیں۔ اس کا منشاء یہ ہے جو مسئلہ خلافت کے متعلق یورپ کا تھا۔ یعنی مغربی مستشرقین نے یہ کہہ کر کہ خلافت کا مسئلہ کوئی مذہبی حیثیت نہیں رکھتا اسلام کی اس وحدت پر کاری ضرب لگائی تھی جس کا خمیازہ آج الغائے خلافت کے بعد مسلمانوں کو کھینچنا پڑ رہا ہے۔ اور جس کے بعد مسلمانوں کی حدود عامہ نصرانی پروپیگنڈہ کی نذر ہو گئی ہے اسی طرح جو لوگ سیاست کو مذہب سے جدا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ ... کے آلہ کار ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمان سیاسی موت کا شکار ہو کر اقوام زمانہ اور روز بازار میں محکوم کی گہری قبر میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سو جائیں۔

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہئے کہ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد معاف۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

چائینہ سبز چاء - نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں - نرخ فی سیر پختہ ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں۔ پتہ حاجی غلام محبوب جنرل مرچنٹ - قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG COY,
P. BOX, 88. BUNDER RD., KARACHI.

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لے کر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم شافت اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہوس ہے جس میں اے سی اور ڈی سی ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے ہر قابلیت کے طلبا کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔ منیجر

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص مجربات

قوت حیوانی کا تیر بہدف علاج

دہلی کا "آئینہ" دیکھئے

سید ابن الحسن صاحب فکر ایم اے

نمونہ مفت طلب فرمائیے

پتہ: منیجر رسالہ آئینہ - دریا گنج - دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل حسن النظر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائشیں کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا - اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے ... بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین ... جس پر ایک طرف مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد بارچہ ایک روپیہ آٹھ آنے مجلد چرمی نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم - اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے حصہ قسم اعلی سفید کاغذ حاشیہ شدہ بلا جلد ... قسم دوم ... بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۲۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ / علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر - تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر - تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ / علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸ /

ابدی نجات - آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ...

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

ہندوستان کے بطل جلیل کا عزم صمیم

موت اور زندگی کا سوال

گاندھی جی اور وزیر ہند و وزیر اعظم برطانیہ کی اس اہم مکاتبت کو ہم کسی دوسری جگہ تمام و کمال درج کر رہے ہیں جس کی اشاعت نے ملک کے طول و عرض میں بیک وقت تہلکہ ڈال دیا ہے اور جس کے اظہار و اعلان سے چند لمحوں کے اندر ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال میں انقلاب عظیم برپا ہو گیا ہے۔

گاندھی جی کا یہ عزم کہ وہ ۲۰ ستمبر سے فاقہ کشی شروع کر دیں گے اور جب تک اس آئینی افتراق کو دور نہ کیا جائے گا جو اچھوتوں اور ہندوؤں کے درمیان وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ سے پیدا ہو گیا ہے اس وقت تک اس کو ترک نہ کریں گے تا آنکہ ان کی موت واقع ہو جائے۔ ایک ایسا عزم ہے جس پر ہندوستان میں جتنا بھی ہیجان و اضطراب پیدا ہو کم ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ گاندھی جی جو عہد کرتے ہیں اس کے پابند بھی رہتے ہیں اور اس کے نتائج و عواقب کو جان پر کھیل کر برداشت بھی کر لیتے ہیں۔ یہ خبر ہر ہندوستانی کو بلا قید مذہب و ملت انتہائی تشویش میں مبتلا کر دینے کے لئے کافی ہے۔

...

چاہتے ہیں کہ گاندھی جی کی زندگی کو ہر محب وطن ہندوستان کی ایک زبردست دولت سمجھتا ہے ... بچانے کے لئے گاندھی جی کے اس عزم کو ناممکن بنا دینے کی پوری کوشش کریں گے۔

گاندھی جی ۲۰ ستمبر سے اپنا دائمی برت شروع کر دینگے

(بسلسلہ صفحہ ۲)

کوئی مطابقت نہیں رکھتی جو کہ دوسروں کو اپنی مرضی پر چلانے کے لئے جسمانی طاقت کا استعمال جائز سمجھتی ہے۔ ان حالات پُرامن مزاحمت کو جسمانی طاقت کا ہر ایک ایسے موقع کے لئے نعم البدل تصور کر لیا گیا ہے جبکہ اس کی ضرورت ہو اور اس کا استعمال حق بجانب سمجھا جاتا ہے۔ یہ مصالحہ انگیزی کا طریقہ ہے اور اس پروگرام کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ ...

وزیر اعظم کو گاندھی جی کا مکتوب

سر سیموئل ہور کا جواب

وزیر اعظم کا جواب

حوادث و احکام

احترام مساجد کے متعلق

علمائے دربھنگہ کا فتویٰ

احترام مساجد کے متعلق شریعت اسلامیہ کے اصول احکام دریافت کرنے کی غرض سے سید تصدق حسین صاحب مجنری نے ہمیں ایک استفتاء برائے اشاعت ارسال فرمایا تھا جو الجمعیۃ مورخہ ۵ ستمبر میں درج کیا جا چکا ہے۔ اس استفتاء کے جواب میں ہمیں علمائے کرام کے فتاویٰ موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں جن میں مساجد کا ادب و احترام قائم رکھنے کے متعلق حاملین شریعت غراء نے قرآن حکیم اور احادیث نبوی کی روشنی میں اسلام کے بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں ...

تفصیلی جوابات

...

سر سیموئل ہور کے خط میں لکھا ہے۔ اگر ملک معظم کی حکومت نے مجھے رہا بھی کر دیا تاکہ وہ پریشانی سے بچ جائے تو بھی میرا برت جاری رہے گا کیونکہ مجھ کو اس کی امید نہیں ہے کہ فرقہ وارانہ تصفیہ کا کسی دوسرے ذریعہ سے میں مقابلہ کر سکتا ہوں، میری یہ خواہش بھی نہیں ہے کہ میں با عزت طریقہ کے علاوہ کسی اور طریقہ سے اپنی رہائی کے لئے مجبور کروں۔

یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ میرا فیصلہ غلط ہو اور میں پست ذاتوں کے لئے جداگانہ انتخاب کی نسبت غلطی پر ہوں کہ وہ ان کے لئے یا ہندوؤں کے لئے مضر ہو گا۔ اگر ایسا ہے تو میں اپنی زندگی کے فلسفہ سے متعلق دوسرے امور میں بھی حق بجانب نہیں ہوں۔ اس صورت میں برت کے ذریعہ میری موت میری غلطی کا فوری کفارہ ہو گی۔ ... اگر میرا فیصلہ صحیح ہے جیسا کہ مجھے کوئی شک نہیں کہ ہے تو میرا مجوزہ قدم زندگی کی اس اسکیم کی تکمیل کر دے گا جس کے لئے میں ایک ربع صدی سے ... کوشش کر رہا ہوں۔

آپ کا صادق

دستخط (ایم۔ کے۔ گاندھی)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

فلسطین میں یہودیوں کی پچاسویں سالگرہ

وطن الیہود کی اسکیم کس طرح عمل میں لائی جا رہی ہے

بیت المقدس میں مسلمانوں کے لئے عظیم خطرہ

فلسطین کے قریب شیران کے میدان میں اور گلیلی پہاڑی پر یہودیوں نے جو فردا فردا دیہات آباد کئے تھے اس سال ان کی پچاسویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی ...

(جوئش ریویو)

روس میں گرجاؤں کی حالت

پادری، ملازمت کی خاطر کلیسا سے منحرف ہو رہے ہیں

روس کے نظام حکومت میں پادری، ربی، ملا اور مذہبی عقیدہ کے تمام لوگ بے حقیقت سمجھے گئے ہیں اور ان کو ملکی نظم و نسق سے بالکل بے دخل کر دیا گیا ہے یہ بات کہ روس میں مذہبی پیشوا یا مذہبی عقیدے کے لوگ ووٹ نہیں دے سکتے ایک بہت معمولی بات ہے۔ موجودہ روس میں اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ کسی مذہبی شخص ...

روس میں کاشتکاروں کا حق ملکیت تسلیم کر لیا گیا

گاندھی جی ۲۰ ستمبر سے اپنا دائمی برت شروع کر دینگے

فرقہ وارانہ فیصلہ کی افتراق انگیزیوں کا ایک نیا شاخسانہ

وزیر ہند، وزیر اعظم اور گاندھی جی کے درمیان اہم خط و کتابت

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق گاندھی جی، سر سیموئل ہور وزیر ہند اور وزیر اعظم کے درمیان ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء سے خط و کتابت ہو رہی تھی مگر یہ خط و کتابت اس درجہ احتیاط کے ساتھ صیغۂ راز میں رکھی گئی کہ اس کا کوئی علم کسی شخص کو نہ ہو سکا۔

گاندھی جی نے اپنے پہلے مکتوب میں سر سیموئل ہور کو یہ لکھا تھا کہ اگر حکومت نے اچھوتوں کے حق میں جداگانہ انتخابات کا فیصلہ کر کے ہندو قوم کے اندر افتراق و انشقاق پیدا کیا تو وہ اپنے قول کے مطابق جو انہوں نے گول میز کانفرنس میں ظاہر کیا تھا اپنی جان دے دینگے اور ایک طویل برت رکھ کر زندگی کو ختم کر دیں گے۔ گاندھی جی نے اس خط میں حکومت کی متشددانہ ...

گاندھی جی کا پہلا مکتوب

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء کو یروادہ جیل سے سر سیموئل ہور وزیر ہند کے نام روانہ کیا گیا تھا:

مکرمی سر سیموئل!

غالباً آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے گول میز کانفرنس میں اپنی تقریر کے خاتمہ پر جبکہ اقلیتوں کا مطالبہ پیش کیا گیا تھا یہ کہا تھا کہ اگر پست ذاتوں کے لئے جداگانہ انتخاب منظور کیا گیا تو میں اس کے مقابلہ میں اپنی جان دیدوں گا۔ میں نے یہ بات کسی ہنگامی جوش کے ماتحت نہیں کہی تھی اور نہ اس سے میرا مقصود کسی استعارہ کو استعمال کرنا تھا یہ ایک نہایت سنجیدہ بیان تھا ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مجلس اقوام کی رکنیت اور ترکی گورنمنٹ

ترکی پر اقتصادی بحران اور مالی مشکلات کا کوئی اثر نہیں ہے

بین الملی معاہدات پر ایک ترکی اخبار کا دلچسپ تبصرہ

...

(لطائف المصورۃ)

مسلمانان فلسطین کیلئے ایک مستقل لائحہ عمل

مساجد کی تعمیر، طبی اداروں کا قیام اور بچوں کی تعلیم

سید ضیاء الدین طباطبائی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فلسطین کی اہمیت اور تاریخی و مذہبی خصوصیات کا تذکرہ فرمایا اور مسلمانان فلسطین کو شرم دلائی کہ انہوں نے ابھی تک کوئی ایسا کام نہیں کیا جس نے دنیا ...

(۱) معابد و مساجد کی حفاظت و اصلاح کے لئے متواتر جد و جہد۔

(۲) جو قصبات مساجد سے خالی ہیں اور وہاں مسلمانوں کی آبادی بھی ہے ...

فلسطین میں اسلامی یونیورسٹی کی تشکیل

ضروری علوم و فنون کی تعلیم کا انتظام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

ہندوستان کے بطل جلیل کا عزم صمیم

موت اور زندگی کا سوال

گاندھی جی اور وزیر ہند و وزیر اعظم برطانیہ کی اس اہم مکاتبت کو ہم کسی دوسری جگہ تمام و کمال درج کر رہے ہیں جس کی اشاعت نے ملک کے طول و عرض میں بیک وقت تہلکہ ڈال دیا ہے اور جس کے اظہار و اعلان سے چند لمحوں کے اندر ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حال میں انقلاب عظیم برپا ہو گیا ہے۔

گاندھی جی کا یہ عزم کہ وہ ۲۰ ستمبر سے فاقہ کشی شروع کر دیں گے اور جب تک اس آئینی افتراق کو دور نہ کیا جائے گا جو اچھوتوں اور ہندوؤں کے درمیان وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ سے پیدا ہو گیا ہے اس وقت تک اس کو ترک نہ کریں گے تا آنکہ انکی موت واقع ہو جائے۔ ایک ایسا عزم ہے جس پر ہندوستان میں جتنا بھی ہیجان و اضطراب پیدا ہو کم ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ گاندھی جی جو عہد کرتے ہیں اس کے پابند بھی رہتے ہیں اور اس کے نتائج و عواقب کو جان پر کھیل کر برداشت بھی کر لیتے ہیں۔ یہ خبر ہر ہندوستانی کو بلا قید مذہب و ملت انتہائی تشویش میں مبتلا کر دینے کے لئے کافی ہے۔

ذرا سی دیر کے لئے اس سے قطع نظر کیجئے کہ حکومت یا کوئی اور گاندھی جی کے اس طریقہ کو جو ان کے مذہبی عقیدہ پر مبنی ہے کس نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے متعلق کیا خیال کرتا ہے۔ یہاں تو سوال حقیقت کا ہے نظریہ کا نہیں ہے۔ کیا ہندوستان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اپنے سب سے زیادہ جلیل القدر اور رفیع المنزلت فرزند کی جان عزیز کو جس نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام ایشیا میں حریت و آزادی کا علم بلند کر کے ایثار و قربانی کی نادر الوجود مثال پیش کی ہے اس طرح ضائع ہو جانے دے۔ حکومت سے کوئی توقع نہیں ہے کہ وہ اپنے فیصلہ کو بدل کر اس بطل جلیل کی جان عزیز کو بچالے گی جس سے ہندوستان کی ہزاروں امیدیں وابستہ ہیں ...

گاندھی جی ۲۰ ستمبر سے اپنا دائمی برت شروع کر دینگے

فرقہ وارانہ فیصلہ کی افتراق انگیزیوں کا ایک نیا شاخسانہ

وزیر ہند، وزیر اعظم اور گاندھی جی کے درمیان اہم خط و کتابت

فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق گاندھی جی، سر سیموئل ہور وزیر ہند اور وزیر اعظم کے درمیان ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء سے خط و کتابت ہو رہی تھی مگر یہ خط و کتابت اس درجہ احتیاط کے ساتھ صیغہ راز میں رکھی گئی کہ اس کا کوئی علم کسی شخص کو نہ ہو سکا۔

گاندھی جی نے اپنے پہلے مکتوب میں سر سیموئل ہور کو یہ لکھا تھا کہ اگر حکومت نے اچھوتوں کے حق میں جداگانہ انتخابات کا فیصلہ کر کے ہندو قوم کے اندر افتراق و انشقاق پیدا کیا تو وہ اپنے قول کے مطابق جو انہوں نے گول میز کانفرنس میں ظاہر کیا تھا اپنی جان دے دینگے اور ایک طویل برت رکھ کر زندگی کو ختم کر دیں گے۔ گاندھی جی نے اس خط میں حکومت کی متشددانہ ...

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

فلسطین میں یہودیوں کی پچاسویں سالگرہ

وطن الیہود کی اسکیم کس طرح عمل میں لائی جا رہی ہے

بیت المقدس میں مسلمانوں کے لئے عظیم خطرہ

فلسطین کے قریب شران کے میدان میں اور گلیلی پہاڑی پر یہودیوں نے جو زراعتی دیہات آباد کئے تھے اس سال ان کی پچاسویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ ۱۸۸۲ء میں صہیونی پیشواؤں نے جن کو "بیلو" کہا جاتا ہے متعدد گاؤں آباد کئے جن میں سے تین گاؤں بہت مشہور ہیں۔ "ایشن لی زیول" (صہیونی کی طرف پہلا قدم) "پیتح تکوا" (امید کا دروازہ) "روش پناہ" (کونے کا پتھر) ان کے نام ہیں۔ ان گاؤں کے نام سے معلوم ہوتا ہے آج سے پچاس برس پیشتر جبکہ یہ گاؤں آباد کئے گئے تھے۔ یہودی کس قدر مذہبی جوش و خروش اور توقعات سے لبریز تھے۔

...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

مجلس اقوام کی رکنیت اور ترکی گورنمنٹ

ترکی پر اقتصادی بحران اور مالی مشکلات کا کوئی اثر نہیں ہے

بین الملی معاہدات پر ایک ترکی اخبار کا عجیب تبصرہ

...

مسلمانان فلسطین کیلئے ایک مستقل لائحہ عمل

...

فلسطین میں اسلامی یونیورسٹی کی تشکیل

...

روس میں گرجاؤں کی حالت

...

حوادث و احکام

احترام مساجد کے متعلق

...

وزیر اعظم کا جواب

...

گاندھی جی ۲۰ ستمبر سے اپنا دائمی برت شروع کر دینگے

...

(بسلسلہ صفحہ ۳)

گاندھی جی کے اعلان پر اسمبلی میں زبردست تقریریں

اگر گاندھی مرگیا تو ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات بھی مرجائیں گے

حکومت گاندھی جی کو عنقریب رہا کردیگی

گاندھی جی کے عزم پر عمائد کی آرا

وفد کے ذریعہ بھوک ہڑتال ختم کرانے کی تجویز!

دار الحکومت

جمنا میں طغیانی بدستور ہے

مویشیوں کے ساتھ پناہ گزینوں کی دہلی میں آمد

عمال حکومت کی سرتوڑ کوشش

دہلی میں ۱۲ ہزار روپے کی چوری

استقبالیہ کمیٹی کے دفتر پر پولیس کا پہرہ

رضاکاروں کی جانب سے حملہ کا اندیشہ

اچھوتوں کے نمائندہ کا بیان

میں گاندھی جی کی موت کی پروا نہیں کرتا

گاندھی جی کا آخری مکتوب

آپکا صادق

۳۰ ستمبر کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منایا جائے

یوم حج و احترام مساجد و اوقاف کو کامیاب بنانا چاہئے۔

احقر العباد ابو المحاسن محمد سجاد

قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند

۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء

مسٹر آصف علی بیرسٹر کا اظہار خیال

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب کا اعلان

مسودات حج کے خلاف احتجاج

مولانا صغیر احمد صاحب فاضل دیوبند کی صحت

آپکو سی کلاس میں جگہ دی گئی ہے!

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

بمبئی میں ۱۹ کانگرسی کارکنوں کی گرفتاری

ضلع پشاور میں ایک ماہ کے اندر ۲۸ قتل

سہارنپور سے دہلی کو جتھہ کی روانگی

دہلی کے قریب خونریز ڈاکہ

ایک ہلاک متعدد مجروح

بغداد میں امیر کویت کا ورود اور شاندار استقبال

عرب قبائل کی کانفرنس کیلئے وزیر اعظم عراق کی زبردست تیاریاں

خواتین عرب کی کانفرنس بھی منعقد ہوگی!

طول و عرض ہند میں احترام مساجد کے زبردست مظاہرے

مساجد اور اوقاف پر دنیا کی کوئی طاقت قبضہ نہیں کرسکتی

اسلامی معابد کی آزادی کیلئے ہمہ گیر جد و جہد کا آغاز

فسادی شخص کو مسجد میں آنے سے روک دو

مسلمانان سہارنپور کا جلسۂ عام

جداگانہ انتخاب شیعوں کو منظور نہیں ہے

فرقہ وارانہ فیصلہ کی مذمت

ڈاکٹر مونجے بے نقاب ہوگئے!

صرف ہندو مفاد کی نگرانی آپکا مقصد ہے

"ہندوستانیوں کے ہاتھ میں فوجی نظام نہ دیا جائے"

صرف ہندوؤں کا مفاد

آگرہ جیل میں سیاسی قیدیوں کو سزا

حوادث و احکام

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

الجواب صحیح

المجیب مصیب

جرمنی پارلیمنٹ میں حکومت کو شکست

صدر جمہوریہ نے پارلیمنٹ کو توڑنے کا اعلان کرایا

کن کن سیاسی قیدیوں کو الاؤنس دیا جاتا ہے؟

اسمبلی میں ہوم ممبر کا بیان

مسلمانوں کی اکثریت اور مخلوط انتخاب

مخلوط انتخاب کے حامیوں کی دلچسپ فہرست

سید اظہر علی صاحب کا اہم بیان

سول نافرمانی کے نوعمر بچوں کو سزا

ہوم ممبر کے پیش کردہ اعداد و شمار

اسسٹنٹ پولیٹیکل افسر پر بم

چار سرحدی پٹھانوں کو دس سال کی سزا!

تیسری گول میز کانفرنس میں ہندوستان کے ۵۰ نمائندے

عورتوں کا کوئی نمائندہ مدعو نہیں کیا جائیگا

بدیشی سمجھوتہ کے بجائے سودیشی سمجھوتہ

جرمنی نے تمام حکومتوں کو الٹی میٹم دے دیا

فوجی مساوات تسلیم کرانے پر اصرار

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں شرکت سے انکار

لندن، ۱۲ ستمبر - جرمن کے وزراء سلطنت میں تازہ ترین "فوجی خیالات" کی افزائش نے فرانس اور پولینڈ میں شدید ہیجان برپا کر دیا ہے اور جنرل فان سلیچر وزیر جنگ کی تازہ تقریر پریشانی نے اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ جرمنی اب دوسرے درجہ کی سلطنت میں رہنا اپنی توہین سمجھتا ہے جنرل نے دوران تقریر میں کہا :-

"تمام حالات کے پیش نظر جرمنی بہر وہ کام کرے گا جو اس کے تحفظ کے لئے ضروری ہو - ہم ایک دوسرے درجہ کی سلطنت کا سا سلوک زیادہ عرصہ تک برداشت نہیں کر سکیں گے۔"

جنرل دان سلیچر نے کہا کہ جرمنی کو دیگر سلطنتوں کی طرح اپنی پڑوسی سلطنتوں سے محفوظ رہنے کے لئے مسلح رہنے کا حق دینا ضروری ہے جنرل نے کہا کہ مشرقی پرشیا سخت خطرہ میں ہے اور برلن اس کی اس وقت تک حفاظت کرے گی جب تک کہ اس کے پاس ایک آدمی بھی باقی ہے - جرمنی دان سلیچر کی یہ تقریر پولینڈ کے اسباب داشت کا مکمل جواب ہے جس میں واضح کیا گیا ہے - کہ جرمنی کے مطالبہ کی مخالفت کی جائے گی مشرقی پرشیا کے خطرہ کا اشارہ خاص طور پر پولینڈ کو بے چین بنانے کے لئے کافی ہے۔

فان بین کے کابینہ وزارت میں جنرل سب سے زیادہ زبردست شخصیت کے مالک ہیں اور انہیں شہنشاہ ہیبت پسند دوں کی امداد حاصل ہے۔

برلن ۱۲ ستمبر - جرمنی کا نوٹ جو فرانس کو بھیجا گیا تھا شائع ہو گیا اس میں جرمنی کی آئندہ تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں اس وقت تک شرکت سے انکار کر دیا ہے - جب تک کہ فوجی مساوات کا مسئلہ طے نہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ جرمنی نے دوسرے درجہ کی حکومت شمار رہنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ اسے اپنی فوجی تعلیم عام اور فوجی خدمت کے میعاد میں اضافہ افواج کی ساخت میں تبدیلی بشمول نئے نظام کے مطالبات بھی کئے ہیں۔

درس اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مظلومی کی جنگ

مسلمانان ہند کیلئے صحیح راہ عمل!

ہندوستان کے واقعات میں سرعت کے ساتھ پلٹا کھا رہے ہیں اس نے مفکرین و مدبرین کے دماغوں کو چکر میں ڈال رکھا ہے اور ہر شخص زمانہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے صحیح راہ عمل تلاش کرنے کی فکر میں سرگرداں و حیران ہے، بالخصوص مسلمانان ہند کیلئے موجودہ زمانہ جس قدر ابتلاء و آزمائش کا ہے وہ کسی صاحب بصیرت انسان سے پوشیدہ نہیں، ایک طرف حکومت کی قہرمانی طاقتیں پوری قوت سے بروئے کار ہیں اور جبر و استبداد اور تشدد کے ذریعہ سے ہندوستان کے جذبہ آزادی کو فنا کرنے کا مکمل تہیہ کر لیا گیا ہے جس کی وجہ سے آج ہر قوم و ملت کے بہترین دماغ جیل کے تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند ہیں، دوسری طرف ہمارے بھائیوں کو سنگینوں اور سرحد کی وادیوں میں اور پنجاب کے اندر سکھوں کی آویزش ... برادران وطن کی طرف سے مظالم اور روح فرسا واقعات مسلمانان ہند کے دماغوں کو پریشان کر رہے ہیں اور ہر جگہ کے مسلمان سخت کرب و بے چینی میں مبتلا ہیں، گویا کہ ایک مسلمان ہیں اور تمام دنیا کا مقابلہ ... اور اس پر ہماری بدحالی میں مبتلا ہیں کہ موت و حیات کا سوال در پیش ہے اور انہیں خود اپنی زندگی کے لالے پڑ رہے ہیں۔ یہ حالات اگر اس وقت پیش آتے جب کہ ہمارے محبوب رہنما ہماری آنکھوں کے سامنے تھے اور ہمارے علماء اور ہمارے وہ رہبر جن کی رائیں اور مفید مشورے ہمیں کامل اعتماد ہے، ہماری ہدایت و رہبری کے لئے آزاد تھے تو شاید اتنی پریشانی کی نوبت نہ آتی مگر افسوس کہ اس وقت ان میں سے اکثر کی رہنمائی سے ہم محروم ہیں اور مسلمانوں کے چیدہ چیدہ رہنما جیلخانوں کی چار دیواری میں محبوس ہیں بالخصوص پنجاب اور دہلی کو اپنے رہنماؤں سے بالکل ہی محروم کر دیا گیا ہے، ان حالات کو دیکھتے ہوئے اگر مسلمانان ہند کو اضطراب و پریشانی اور جزع و فزع لاحق ہو تو کوئی تعجب خیز چیز نہیں لیکن اس موقعہ پر ہمارا فرض ہے کہ ہم دامن صبر کو ہاتھ سے بالکل جانے نہ دیں اور اپنی خدا رحیم و کریم پر کامل بھروسہ رکھیں جس نے سفینہ اسلام کو دشوار سے دشوار ...

"دلی ہوا کھچ بیچ"

پنڈت بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز پیپلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان کی دوا - بلب اینڈ سنز پیلی بھیت

تار کا پتہ - ہندوستانی دواخانہ دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے۔)

آپ کا خادم - منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

جوہری	ملین	اکسیر نسوال	قرص ابیض
مرض آتشک کیلئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے وہ خاص دوا ہے جس سے اب تک ہزارہا مریض اچھے ہو چکے ہیں ...	یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے۔ معدہ اور آنتوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے قبض سے پیدا ہونے والے امراض مثلاً درد سر ...	عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک نہ ہندوستان میں ہے اور نہ یورپ میں ضعف رحم ... سیلان الرحم، ایام ...	یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے جریان جیسے خبیث مرض کو بالکل دور کر دیتی ہے ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

پیشوا کا رسول نمبر مفت

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہو گی

تصدیق

ایم - اے - حمید اینڈ منیجرز سپلائرس ... بلیماران - دہلی

اگر تندرستی میں فرق ہے تو زندگی بیکار ہے!

شربت اکسیر

جریان

تازہ سرٹیفکیٹ

آئی - ایم - بی - بخش - اینڈ کمپنی ... کلکتہ

پنجاب کے طبیب اعظم

اسسٹنٹ منیجر شاہی مطب پٹیالہ پنجاب

"اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے"

اعلان مضامین انعامی بابت ۱۳۵۱ھ

سچے موتی کی سی آب

"سرتاج منجن" صرف چند یوم استعمال کیجئے اور بعد دانتوں میں سچے موتی کی سی آب تاب قابل رشک صفائی کا مشاہدہ کیجئے سرتاج منجن دانتوں کے درد مسوڑھوں کے پھولنے اور خون پیپ نکلنے اور پائیوریا جیسے خطرناک مرض کے لئے اپنے جادو اثر فوائد میں بے نظیر ہے۔

ہلتے دانتوں کا جم جانا دبشرطیکہ دانتوں نے جڑ نہ چھوڑی ہو) ریخوں سے چونے اور میل کا صاف کرنا "سرتاج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

بے مثل فوائد، کم قیمت، نمونہ کی چھوٹی شیشی ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں بڑی شیشی آٹھ آنہ (۸)

آبنوسی خضاب - صرف ایک شیشی کامل نقائص سے پاک بے ضرر پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند سیاہ چمکدار ریشم کے ملائم کرنے والا "آبنوسی خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے قیمت فی شیشی ۱ تین شیشی کے بکس کی قیمت ایک روپیہ (عہ) نمونہ مفت۔

سرمہ نور عالم - آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے سچے موتی اور جواہرات اس کے نسخے کے جزو اعظم ہیں ضعف بصارت کے لئے بے مثل تحفہ ہے قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ایک روپیہ (عہ)

ضروری - ایک روپیہ سے کم قیمت فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہیں ہوتی اس لئے کم از کم خرچ ڈاک ۸ ہوتا ہے زائد قیمت کے آرڈر پر محصول کی رعایت ہوتی ہے۔

منیجر سرتاج کمپنی قریب جامع مسجد نمبر ۱۷ دہلی

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری سیام نگر کاٹھیاوار

عربی کا معلم

بالکل مفت

جریان کی شرطیہ دوا

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریگنائز کر دیا

منیجر

مولوی عبدالستار خاں ...

محبوب عاشق کے قدموں پر

سودیشی اشیاء استعمال کرو!

بعض جگہ پیلو ادویات ولایت سے مختلف ناموں سے بنکر ہندوستان میں لاکھوں روپیوں کی اسو اسطے بک جاتی ہیں کہ غلطی سے لوگ یہ جانتے ہیں کہ ان کے مقابل کی دیسی ادویات موجود نہیں ہیں امرت دھارا اوشدھالیہ میں ان کے مقابل کی اشیاء تیار رہتی ہیں اور ڈاکٹر انکو ہمیشہ استعمال میں رکھتے ہیں انا مریں کو چاہیئے کہ وہ بھی انکو نہ صرف خود استعمال کراویں - بلکہ دوسروں کو اس کی خبر پہنچا دیں!

امرت دھارا لوشن - امرت دھارا مرہم - دیسی لوشن - آرام جان بیچ ...

امرت دھارا ... لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا روڈ ، امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۶ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخ نامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

جلد ۱۶ | دہلی - یوم سہ شنبہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۰

معاصرین کے افکار و آراء

چاک گریباں کا بخیہ (زمیندار)

انگریزی کہتا ہے کہ اسلام کا نام لو ... مسجدیں ... اس اسلام کا نام لو جسے برطانوی استعمار پہلے سنسر کر چکا ہو ...

مساجد کی آزادی (الجمعیۃ)

در حقیقت یہ مسئلہ محض دہلی کی شاہجہانی جامع مسجد کا نہیں بلکہ ہندوستان کے طول و عرض کی لاکھوں مساجد کی حرمت اور آزادی کا ہے ...

وہی اضطراب انگیز موضوع (مدینہ)

ہندوستان کی ساٹھ کروڑ تجارت کی تباہ حالی ...

صدر اعظم عراق کی ایک اہم تجویز (مولوی)

مولانا شوکت علی کی آئیں بائیں شائیں (ہلال)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم ۴)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام بتا چکا ہے کہ مسلمانوں کے دشمن کون ہیں

جنگ خیبر دنیا کے مسلمانوں کو دائمی سبق دیتی رہیگی

دختران اسلام میدان جنگ سے تیر اٹھا کر لاتی ہیں!

یوں تو اسلام اور مسلمانوں کی تمام دنیا دشمن ہے مگر خصوصیت کے ساتھ قرآن عزیز نے یہود و نصاریٰ کو اسلام کا سخت ترین دشمن ٹھہرایا ہے ...

خیبر کی تسخیر اور ۱۶۰۰ مجاہد!

زندگی کیلئے دائمی سبق

یہود خیبر کے خطرناک منصوبے

دختران اسلام کی عدیم النظیر شجاعت

یہودیوں کے فوجی مرکز پر قبضہ

یہودیوں کے ساتھ مسلمانوں کا عدل

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے)

سورۂ اخلاص کا زندہ معجزہ

ناظرین! میں نہ تو فقیر ہوں نہ درویش نہ صوفی ہوں نہ عابد بلکہ ایک معمولی دنیادار اور گنہگار آدمی ہوں ...

نوٹ (۱) ...
نوٹ (۲) ...
نوٹ (۳) یوم پیدائش سے مراد ہفتہ کے ایام ہیں تاریخ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔

صاحبزادہ شیخ الطاف حسین - کوتوالی محلہ صدر بازار - لاہور چھاؤنی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے، کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ...
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خاص تجربات

اکسیر قلب ...
تریاق الرحم ...
سوزاک ...

نوٹ - دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کی بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں ...

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

بال جڑ سے کالا

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے - منیجر

دہلی کا "آئینہ" دیکھئے

دار الحکومت ہند کا وہ بلند پایہ علمی و ادبی ماہوار رسالہ ہے جو ملک کے مشہور سحر نگار ادیب اور شاعر

سید ابن الحسن صاحب فکر ایم - اے

سابق مدیر "ساقی" ... کی ادارت میں ... شائع ہو رہا ہے ... تاریخ، آثار، ادب، افسانہ، فلسفہ، تفریح، نظم، سائنس، روحانیات، اخلاق، معاشرت، اقتصادیات، سینما، ڈرامہ ...

پہلا پرچہ ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ میں شائع ہوگا

نمونہ مفت طلب فرمائیے

پتہ: منیجر رسالہ "آئینہ" - دریا گنج - دہلی

ہندوستان کب آزاد ہوگا؟

صرف اسی وقت جبکہ فرزندان وطن ایک دل اور ایک زبان ہوکر پوری مستعدی اور جانفشانی کے ساتھ کوشش کریں اور ان کے دل اولو العزمانہ حوصلوں سے لبریز ہوں۔ روزنامہ "انصاف" آزادی وطن کا سرگرم وکیل ہے ...

اس کے مطالعہ سے آپ کو خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ انصاف کس پایہ کا روزنامہ ہے۔

منیجر روزنامہ انصاف پٹکاپور کانپور

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کمالین التفسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ اعلے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم عہ پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں ...

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے ...

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ ہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸/

ابدی نجات - آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم سہ شنبہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

پورٹ حج کمیٹیوں کے مسودۂ قانون کی منظوری
مسلمانوں کیلئے ایک بدترین اور مضر رساں قانون

پورٹ حج کمیٹیوں کا مسودۂ قانون جس کا متن ہم کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں اسمبلی میں منظور کر دیا گیا۔ اور مسلمانانِ ہند کا وہ تمام احتجاج جو انہوں نے اپنے جلسوں جلوسوں اور دیگر مظاہرات کے ذریعہ اس مسودۂ قانون کے خلاف کیا تھا حکومت اور …

جائے گا اسی طرح وہ کام کر سکے گی۔ ایسی کمیٹی اگر مسلمانوں کی نمائندہ بھی ہوتی تو بھی کچھ نہ کر سکتی تھی چہ جائیکہ وہ کمیٹی مسلمانوں کی مرضی اور منشا کے خلاف قائم کی گئی اور حکومت کے قواعد و ضوابط اس کے لئے راہ عمل کی تعیین کریں گے۔ پبلک کو …

حکومت کے وسیع اختیارات

کمیٹیوں کی ترکیب

مطلق العنانی

ضمنی قوانین کی منظوری

غیر مفید اور مضرت رساں

قواعد و ضوابط کی تشریح

منتخب شدہ اراکین کی صفات

صدر کے متعلق منظوری

اگزیکٹیو آفیسر کا تقرر

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی صحت

ہمارے لئے یہ خبر انتہائی فکر و تشویش کا موجب ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے اور موسم حج کے ایام میں جو زخم تھا وہ ہنوز اپنی حالت پر قائم ہے جس کے باعث نقل و حرکت میں سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور بہت سے مذہبی و قومی کام جو حضرت مولانا ممدوح کی توجہات خصوصی کے محتاج ہیں نامکمل پڑے ہوئے ہیں۔ ہم قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حضرت مولانا کی صحت عاجلہ کے لئے درگاہ ایزدی میں دعا فرمائیں۔

حوادث و احکام

احترام مساجد کی اصولی بحث
امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ کا فتویٰ

احترام مساجد کی اصولی بحث کے سلسلہ میں علماء دربھنگہ کا ایک فتویٰ ہم گزشتہ اشاعت میں درج کر چکے ہیں۔ آج امارت شرعیہ صوبہ بہار و اڑیسہ کا فتویٰ درج کیا جاتا ہے جس میں صحیح بخاری صحیح مسلم ترمذی اور دیگر مستند کتب احادیث کی اصل عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مسجد میں جس شخص کی وجہ سے فساد کا اندیشہ ہو اس کو روکا جائے گا۔ جلسہ اور تقریر کو جو رسول اللہ کی سنت ہے کسی طرح بند نہیں کیا جا سکتا۔ وھو ہذا۔

(۱) مساجد میں نماز جماعت و جمعہ و خطبہ جمعہ کے علاوہ وعظ، تقریر، مجالس مشورہ کا انعقاد جو مسلمانوں کے دینی یا دنیوی اصلاح و افادہ کے لئے ہو جائز درست …

کی ہے۔ جو اراکین اس بدترین مسودۂ قانون کو منظور کرانے کے لئے ہیں اور جو آدمیوں کو پورٹ حج کمیٹیوں میں منتخب کر کے بھیجیں گے۔ یہ امر منتخب شدہ مسلم اراکین کی طرف سے بھی قطعاً مایوس کرنے کے لئے کافی ہے۔

حاجیوں کی شکایات

(۳) کمیٹیوں کو اس کا اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ حاجیوں کی جائز شکایات کو دور کرنے کے لئے کوئی موثر کارروائی کر سکیں سوائے اس کے کہ وہ حکام کے علم میں ان شکایات کو لائیں۔ انہیں خود ان شکایات کو رفع کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اسی طرح جہاز راں کمپنیاں حجاج کو پریشان کرنے کے لئے جو کچھ حرکتیں کرتی ہیں ان کو بھی یہ کمیٹیاں روک نہیں سکتیں۔ ایسی کمیٹیوں سے حجاج کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ اس سے بدرجہا بہتر یہ ہے کہ مسلمان خود اپنی آزاد کمیٹیاں حجاج کے آرام و آسائش کے لئے علیحدہ قائم کریں تاکہ ان سے حکومت کی مذہبی مداخلت کا شر ساکت و ختم ہو … اور وہ اپنے … اور مجلس اراکین کے ذریعہ خود کوئی خدمت حاجیوں کی کر سکیں۔ حکومت کا ایسی کمیٹیوں کو قائم کر دینا تو یقیناً اس مفید کام کو بھی روک دیگا جو اس وقت ہوتا ہے کیونکہ موجودہ کمیٹیوں کے اختیارات ان اختیارات سے وسیع ہیں۔

ملازمین کی تقسیم

(۴) اگزیکٹیو آفیسر اور دوسرے عہدہ داروں کی تنخواہیں جنہیں حکومت مقرر کرے گی۔ حکومت ادا کرے گی کمیٹی ادا نہیں کرے گی جس کے معنی یہ ہیں کہ ان کا تعلق براہ راست حکومت سے ہوگا۔ اور حکومت نے جو اختیارات اپنے لئے محفوظ رکھے ہیں ان کے ساتھ ساتھ اپنے تنخواہ دار ملازموں کو کمیٹی کے اندر رکھ کر ان سے اپنی پالیسی کے مطابق کام لے سکے گی۔ ملازموں کی یہ تقسیم کہ اعلیٰ آفیسر حکومت سے تنخواہ پائیں گے اور ان کے متعلق قواعد و ضوابط حکومت وضع کرے گی اور ادنیٰ ملازمین پر کمیٹی کو اختیار حاصل ہوگا یقیناً کمیٹی کے کنٹرول کو ختم کر دے گی اور اسی حالت میں کمیٹی بالکل بے بس ثابت ہوگی۔

متفقہ احتجاج

مؤثر احتجاج کریں اور ان تدابیر پر غور کریں جن سے یہ مذہبی مداخلت ختم ہو سکتی ہے … معاملات میں تو رائے عامہ کا لحاظ رکھا کرے اور ان مسلم اراکین اسمبلی کے بہکانے میں نہ آجایا کرے جو ہرگز رائے عامہ کے نمائندے نہیں ہیں۔

جھوٹی خبریں

ہم نے گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں اس گمراہ کن خبر کے متعلق انکشاف کیا تھا جو دہلی سے لاہور ڈاک کے ذریعہ بھیجی گئی اور اخبار ویر بھارت میں جو ایک ہندو سنگھٹنی اخبار ہے چھپوائی گئی اور اس کے بعد اسی خبر کو مظہر الدین نے اپنے اخبار الامان میں جلی عنوانات سے مقالہ افتتاحیہ کی جگہ شائع کیا تاکہ جمعیۃ علماء کو بدنام کیا جائے۔ اسی خبر کی بنا پر ایک دوسرے اخبار کو بھی مغالطہ ہو گیا تھا … لیکن خدا کا شکر ہے کہ یہ تمام معاملہ پبلک کے سامنے آگیا اور خود ویر بھارت نے اصل خبر کی تردید کر کے یہ بھانڈا پھوڑ دیا …

دہلی ۱۸ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ دربار انور اور جمعیۃ العلماء کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ منقطع ہوگئی …

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حکومت حجاز اور برطانیہ میں جنگ
نجدی افواج کے مقابلہ میں برطانوی افواج کی شکست
حکومت فلسطین کی طرف سے پرزور تردید

عربی اخبارات میں برطانیہ اور سلطان ابن سعود کی جنگ کے سلسلہ میں متعدد خبریں شائع ہوئی ہیں … شرق اردن پر نجدی اور برطانوی افواج کا مقابلہ ہوا جس میں برطانوی فوج کو شکست ہوئی …

جب اس خبر کو زیادہ شہرت ہوئی تو فلسطین کی برطانوی حکومت نے اس کی تردید کی اور اعلان کیا کہ سلطان ابن سعود اور برطانیہ کے درمیان کوئی جنگ نہیں ہوئی …

عراق میں جدید درسگاہوں کا قیام
بچوں اور عورتوں کیلئے مخصوص مدارس

حکومت عراق آج کل باشندوں کی تعلیم و تربیت کیلئے بہت کوشش کر رہی ہے …

تحریک وحدۃ عربیہ کا آغاز و انجام
حکومت یمن اور حجاز کا نقطۂ نظر

یمن کے ایک عربی اخبار سے معلوم ہوا کہ تحریک وحدۃ عربیہ آہستہ آہستہ نشو و نما پا رہی ہے …

شرق اردن اور برطانیہ کا معاہدہ
اردنی باشندوں کا پرزور احتجاج

شرق اردن کے ذی اثر حضرات کے دستخطوں سے امیر شرق اردن کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی گئی ہے جس میں شرق اردن کی اقتصادی اور سیاسی ابتری کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی ہے …

سوڈان میں عیسائی مشنریوں کا جال

عربی اخبارات کی اطلاع ہے کہ سوڈان میں عیسائی مشنری تبلیغ مذہب کے لئے بڑی جد و جہد کر رہے ہیں …

اسمبلی کی جانب سے مسلم رائے عامہ کی تذلیل و توہین
حج کے متعلق انتظامات میں سرکاری اراکین اور سرکاری افسروں کی مداخلت
پورٹ حج کمیٹیوں کا جدید قانون

(ترجمہ خصوصی)

پورٹ حج کمیٹیوں کے مسودۂ قانون کے متعلق جو اندیشہ تھا وہی صحیح ثابت ہوا یعنی حکومت نے اپنی جدوجہد سے اس مسودہ کو منظور کرا کے قانون کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ اب یہ قانون جس صورت میں منظور ہوا ہے اس کا ترجمہ ہم بلفظہ درج ذیل کرتے ہیں۔ قارئین کرام اس قانون کے متعلق ہماری رائے صفحہ ۳ پر مقالہ افتتاحیہ میں اور اسمبلی کی کارروائی صفحہ ۵ پر تفصیل میں ملاحظہ فرمائیں:—

مختصر عنوان، وسعت اور آغاز

دفعہ ۱ — (۱) اس قانون کا نام پورٹ حج کمیٹیوں کا قانون ۱۹۳۲ء ہے۔
(۲) یہ قانون فی الحال صرف صوبہ بمبئی اور صوبہ بنگال پر نافذ ہے مگر گورنر جنرل باجلاس کونسل کو یہ اختیار ہے کہ وہ گزٹ آف انڈیا میں اعلان کرنے کے بعد کسی دوسرے ساحلی صوبہ پر بھی نافذ کر دیں۔

تعریفات

نامزدگی، انتخاب اور آپشن

پورٹ حج کمیٹیوں کا قیام

دفعہ ۳ — صوبہ بنگال میں قانون ہذا کے نافذ العمل ہونے کے بعد جلد سے جلد ایک کمیٹی بنائی جائے گی جس کا نام پورٹ حج کمیٹی ہوگا اور صوبہ بمبئی میں قانون ہذا کے نافذ العمل ہونے پر دو کمیٹیاں بنائی جائیں گی جن کے نام علی الترتیب پورٹ حج کمیٹی بمبئی اور پورٹ حج کمیٹی کراچی ہوگا۔

پورٹ حج کمیٹیوں کی ترکیب

دفعہ ۴ — (۱) پورٹ حج کمیٹی کلکتہ حسب ذیل ۱۱ اراکین پر مشتمل ہوگی:—
(الف) سات اراکین کو لوکل گورنمنٹ نامزد کرے گی جن میں زیادہ سے زیادہ پانچ اراکین سرکاری ہوں گے۔
(ب) دو اراکین کو کلکتہ کارپوریشن کے منتخب شدہ اراکین منتخب کریں گے۔
(ج) چھ اراکین کو حسب ذیل مسلم رائے دہندگان منتخب کریں گے:—

عہدہ کی مدت

جدید کمیٹیوں کی تشکیل

کمیٹیوں کی ترکیب کے متعلق قواعد

صدر اور نائبین صدر

پورٹ حج کمیٹی کی ترکیب کو بدلنے کا اختیار

دیگر بندرگاہوں میں پورٹ حج کمیٹیوں کی ترکیب

(باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمایئے)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

بیت المقدس میں جدید آبادی
اسلام کے مقابلہ میں یہود و نصاریٰ کا اتحاد

آج کل بیت المقدس کی دو تہائی آبادی فصیل کے باہر آباد ہو گئی ہے …

(ایسٹرن ریویو)

افغانستان میں جدید تمدن کی برکات
منظم فوج، موٹر کاریں اور وائرلیس اسٹیشن

(ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی)

عیسائی کانفرنس میں مشنریوں سے عہد
شادی شدہ مشنری اپنے فرائض خوب ادا کرتے ہیں

(ٹائمز آف انڈیا السٹریٹڈ ویکلی)

سلطان مراکش کے مشاغل
لندن کی آب و ہوا کا اثر

آج کل لندن میں مراکش کے سلطان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ ایک زر پرست موروثی حکمران ہیں۔ اور گولف کھیلنے کا خاص شوق رکھتے ہیں …

(اسٹیشمین)

دارالحکومت

جامع مسجد میں مسلمانانِ دہلی کا جلسۂ عام
متعدد قراردادوں کی منظوری

دہلی ۱۶ ستمبر۔ آج حسب معمول بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانانِ دہلی کا ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔

گاندھی جی منگل کو رہا کر دئے جائیں گے
رہائی کو سول نافرمانی میں استعمال نہیں کیا جائیگا
جیل میں سرکردہ لیڈروں کی گاندھی جی سے ملاقات

پونا ۱۸ ستمبر شملہ سے ایک نہایت معتبر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گاندھی جی منگل کو ایک بجے رہا کر دئے جائیں گے۔

برلا اور اینڈریوز کے نام گاندھی جی کا تار
میرا فیصلہ خدا کے حکم کی تعمیل میں ہے
گاندھی جی کے صاحبزادہ کا اظہارِ خیال

ڈاکٹر امبیڈکر مخلوط انتخاب پر راضی ہو گئے

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کی گرفتاری
اور
مظہرالدین کا پروپیگنڈا

مولانا عارف ہسوی پر مقدمہ
سیاسی سازش کا الزام

۳۰ ستمبر کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منایا جائے

مولانا صغیر احمد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ
نو ماہ قید با مشقت کا حکم

برت کے ساتھ بمبئی کے بازار بند رہیں گے
گاندھی جی پر نوٹس تعمیل کیا جائے گا؟

کارکنان جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمات کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کے ایک کارکن کی رہائی

غازی محمد عثمان آزاد گرفتار کر لئے گئے

گاندھی جی کے برت پر مولانا شوکت علی صاحب کا خیال
یہ دو ہندو جماعتوں کا سوال ہے

پونڈری کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ

قصبہ پٹ پڑ گنج میں ہندو مسلم تنازعہ
عدالت نے معاملہ ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کے سپرد کر دیا

ملتان جیل میں صدر و ناظم جمعیۃ علماء سے ملاقات
جملہ حضرات خوش و خرم ہیں

افغانستان کا سالانہ جشن

پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون اسمبلی میں منظور ہو گیا
مسلمانوں کی متفقہ مخالفت کے باوجود حکومت کی ضد
جمعیۃ علمائے ہند کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش

شملہ ۱۸ ستمبر۔ اجلاس کی کارروائی خلاف معمول صدر جمعیۃ پر اعتماد کی تجویز سے اہم ہو گئی۔

چودھری ظفراللہ خاں اور جمعیۃ علمائے ہند

شاہ محمد مسعود صاحب کی تقریر

سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی

موپلا قیدیوں پر سوالات

پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون

شاہ مسعود احمد صاحب کی ترمیمیں

حکومت اور قوم پرور لیڈروں کے درمیان گفت و شنید کا امکان
گاندھی جی کے ساتھ دیگر کانگریسی لیڈروں کی رہائی کی توقع
تحریک التواء اجلاس واپس لینے کی وجہ

ٹرین کو اڑانے اور ڈاک کو لوٹنے کی کوشش
ایک نوجوان بنگالی کی گرفتاری

اخبار الجمعیۃ کی وقیع خدمات کا اعتراف

حکومت کے قبضہ میں کون کونسی مسجدیں ہیں؟
اسمبلی میں جامع مسجد کا معاملہ پیش ہو گیا

حوادث و احکام
(بسلسلہ صفحہ ۳)

اسمبلی میں آرڈیننس بل پیش ہو گیا

جودھپور میں اسلام دشمنی کا مظاہرہ
ایک ہر دل عزیز واعظ کا ریاست سے اخراج

ملکی مصنوعات میں افغانستان کی حیرت انگیز ترقی
تمام ملک وطنی مصنوعات کا خیر مقدم کر رہا ہے

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علماء ہند کی رہائی

وائسرائے اور والیان ریاست کی کانفرنس

افغانستان میں ملیشیا کے سلسلہ کی تکمیل

دارالحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام

متعدد قرار دادوں کی منظوری

گاندھی جی منگل کو رہا کردیے جائیں گے

رہائی کو سول نافرمانی میں استعمال نہیں کیا جائیگا

جیل میں سرکردہ لیڈروں کی گاندھی جی سے ملاقات

برلا اور اینڈریوز کے نام گاندھی جی کا تار

میرا فیصلہ خدا کے حکم کی تعمیل میں ہے

گاندھی جی کے صاحبزادہ کا اظہار خیال

ڈاکٹر امبیدکر مخلوط انتخاب پر راضی ہوگئے

ڈاکٹر مونجے سے بعض شرائط پر سمجھوتہ

جداگانہ انتخاب کے بدلے نشستوں کا مطالبہ

مولانا عارف ہسوی پر مقدمہ

سیاسی سازش کا الزام

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کی گرفتاری

اور

مظہر الدین کا پروپیگنڈا

۳۰ ستمبر کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منایا جائے

احقر العباد ابوالمحاسن محمد سجاد

قائم مقام ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت

مولانا صغیر احمد صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

نو ماہ قید بامشقت کا حکم

برت کے ساتھ بمبئی کے بازار بند رہیں گے

گاندھی جی پر نوٹس تعمیل کیا جائے گا؟

کارکنان جمعیۃ علمائے ہند کے مقدمات کا فیصلہ

جمعیۃ علمائے ہند کے ایک کارکن کی رہائی

غازی محمد عثمان آزاد گرفتار کرلئے گئے

گاندھی جی کے برت پر مولانا شوکت علی صاحب کا خیال

یہ دو ہندو جماعتوں کا سوال ہے

پونڈری کے ہندو مسلم فساد کے مقدمہ کا فیصلہ

سات ہندوؤں کو حبس دوام کی سزا

قصبہ پٹرنگنج میں ہندو مسلم تنازعہ

عدالت نے معاملہ ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کے سپرد کردیا

ملتان جیل میں صدر و ناظم جمعیۃ علماء سے ملاقات

جملہ حضرات خوش و خرم ہیں

حکومت اور قوم پرور لیڈروں کے درمیان گفت و شنید کا امکان

گاندھی جی کے ساتھ دیگر کانگریسی لیڈروں کی رہائی کی توقع

تحریک التواء اجلاس واپس لینے کی وجہ

پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون اسمبلی میں منظور ہوگیا

مسلمانوں کی متفقہ مخالفت کے باوجود حکومت کی ضد

جمعیۃ علمائے ہند کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش

چودھری ظفر اللہ خاں اور جمعیۃ علمائے ہند

سارڈا ایکٹ کی خلاف ورزی

موپلا قیدیوں پر سوالات

پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون

شاہ محمد مسعود صاحب کی تقریر

شاہ مسعود احمد صاحب کی ترمیمیں

ٹرین کو اڑانے اور ڈاک کو لوٹنے کی کوشش

ایک نوجوان بنگالی کی گرفتاری

حکومت کے قبضہ میں کون کونسی مسجدیں ہیں؟

اسمبلی میں جامع مسجد کا معاملہ پیش ہوگیا

اسمبلی میں آرڈیننس بل پیش ہوگیا

جودھپور میں اسلام دشمنی کا مظاہرہ

ایک ہر دل عزیز واعظ کا ریاست سے اخراج

ملکی مصنوعات میں افغانستان کی حیرت انگیز ترقی

تمام ملک وطنی مصنوعات کا خیر مقدم کر رہا ہے

افغانستان میں ٹیلیفون کے سلسلے کی تکمیل

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علماء ہند کی رہائی

وائسرائے اور والیان ریاست کی کانفرنس

اخبار الجمعیۃ کی وقیع خدمات کا اعتراف

حوادث و احکام

(بسلسلہ صفحہ ۳)

۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ

الجیب مصیب

(مولانا محمد قمر الدین پھلواری)

پورٹ حج کمیٹیوں کا جدید قانون

(بسلسلہ صفحہ و)

قواعد متعلق صدر و نائبین صدر

دفعہ ۱۲(۱) لوکل گورنمنٹ ایسے قواعد بنا سکتی ہے:۔

(الف) جن میں صدر کے عہدہ کی مدت متعین کی جائے۔

(ب) صدر کے اختیارات و فرائض کی تعیین کی جائے۔

(ج) صدر کے استعفے کے متعلق ضابطہ بنایا جائے۔

(د) وہ وجوہ مقرر کی جائیں جن کی بنا پر کسی صدر یا نائب صدر کو علیحدہ کیا جا سکتا ہے اور ان کی علیحدگی کا ضابطہ بنایا جائے۔

(ہ) صدر کی خالی جگہ کو پر کرنے کا طریقہ بنایا جائے اور اس قسم کی جگہوں پر جو لوگ پر کریں ان کی مدت متعین کی جائے۔

ضمنی قوانین متعلق صدر و نائبین صدر

دفعہ ۱۳(۱) پورٹ حج کمیٹی لوکل گورنمنٹ کی اجازت حاصل کرنے کے بعد ایسے ضمنی قوانین بنا سکتی ہے:۔

(الف) نائبین صدر کے عہدوں کی مدت متعین کی جائے۔

(ب) نائبین صدر کے اختیارات و فرائض بنائے جائیں اور نیز صدر کے بھی وہ اختیارات و فرائض مقرر کئے جائیں جو دفعہ ۱۲ کے ماتحت قواعد و ضوابط میں موجود نہ ہوں۔

(ج) نائب صدر کے استعفے کا ضابطہ بنایا جائے۔

(د) نائب صدر کی خالی جگہ پر کرنے اور اس کی مدت متعین کرنے کا ضابطہ مقرر کیا جائے۔

پورٹ حج کمیٹیوں کے عہدہ دار اور ملازمین

دفعہ ۱۴ حج کمیٹی کی ابتدائی تاسیس کے اراکین کی فہرست شائع ہونے کے چار سال بعد ہر پورٹ حج کمیٹی کے لئے لوکل گورنمنٹ کمیٹی کے مشورہ سے ایک ایگزیکٹو افسر مقرر کرے گی جو کمیٹی کا سکریٹری بھی ہوگا۔ اور اسی طرح ایسے دوسرے افسر اور ملازمین بھی مقرر کرے گی جو اس کے نزدیک کمیٹی کے فرائض کی ادائیگی کے لئے ضروری معلوم ہوں گے۔

(۲) لوکل گورنمنٹ ایسے قواعد بنا سکتی ہے:۔

(الف) جن میں پورٹ حج کمیٹی اور اس کے ایگزیکٹو افسر کے تعلقات ...

...

کی کاروائی ایسے امور کے کام کے متعلق ...

لوکل گورنمنٹ اس قانون کے ... نافذ ہونے کے بعد کسی کمیٹی کا بااختیار ہونے سے قبل کسی وقت ان امور کے متعلق کمیٹی کے لئے ہدایات جاری کر سکتی ہے جو ضمنی ہذا میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس قسم کی ہدایات کو ضمنی نہ بنائے ... ضمنی قوانین سمجھا جائے گا جب تک کہ کمیٹی ضمنی قوانین بنا کر نافذ کرے۔

(۵) پورٹ حج کمیٹی جو کچھ کارروائی کرے گی اس پر کمیٹی میں کسی جگہ کے خالی ہونے یا کسی ایسی بے ضابطگی و نقص کی بنا پر اعتراض نہیں کیا جا سکے گا جو معاملہ زیر بحث سے براہ راست متعلق نہ ہو۔

پورٹ حج کمیٹیوں کے فرائض

دفعہ ۱۸- پورٹ حج کمیٹی کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) (الف) زائرین کے لئے مفید معلومات فراہم کرنا اور اس کی اشاعت کرنا۔

(ب) جہاز کو روانگی سے قبل یا اس سے واپسی کے بعد جو زائرین بندرگاہ میں قیام کریں ان کو مشورہ دینا اور ان کی مدد کرنا ایسے امور میں جن کا تعلق ہر قسم کے ٹیکہ، طبی معائنہ، اجازت ناموں اور پروانہ ہائے راہداری کے اجراء سے ہوں اور ایسے امور میں مقامی عمال حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کرے گی۔

(ج) محتاج زائرین کو امداد دینا۔

(د) زائرین کو سامان بہم پہنچانے کی غرض سے ریلوے اور جہاز راں کمپنیوں کے ساتھ تعاون کرنا اور گفت و شنید کرنا۔

(ہ) حاجیوں کے جہازوں پر ملازمت کے لئے لائق مسلمانوں کو تلاش کرنا۔

(و) زائرین کی شکایات کو حکام متعلقہ کے علم میں لانا اور اگر زائرین کے جہاز کا ناخدا یا اس کا مالک کوئی بے عنوانی کرے اور قانون جہاز رانی مجریہ ۱۹۲۳ء کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو تو اس کی شکایت حکام سے کرنا اور ان کا علاج تجویز کرنا۔

(ز) جب کبھی عملاً ممکن ہو جہاز کے کسی واحد مسافر کو یا ان کی کسی جماعت کو جو جہاز پر سفر کر رہے ہوں یہ اختیار دینا کہ وہ زائرین کی شکایات جہاز کے مالک یا اس کے ناخدا تک پہنچا دے۔

(ح) زائرین کے سلسلہ میں جو اور فرائض حکومت تفویض کرے ...

(۲) مقامی حکومت پورٹ حج کمیٹیوں کو ان کے فرائض کی ادائیگی ...

...

قواعد اور ضمنی قوانین

...

تسنیخ قوانین

...

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

(ک) کمیٹیوں کے بجٹ کی تیاری، پیشی اور منظوری کا ضابطہ بنائیں۔

(ل) کمیٹی کے حسابات کا طریقہ مقرر کریں اور ان کے آڈٹ اور اشاعت کا قانون بنائیں۔

سچے موتی کی سی آب

"سرتاج منجن" صرف چند یوم استعمال کیجئے اور پھر دانتوں میں سچے موتی کی سی آب و تاب قابل رشک صفائی کا تماشا دیکھئے "سرتاج منجن" دانتوں کے درد، مسوڑھوں کے پھولنے، خون پیپ نکلنے اور پائیریا جیسے خطرناک مرض کیلئے اپنے جادو اثر فوائد میں بے نظیر ہے۔

ہلتے دانتوں کا جما نا (بشرطیکہ دانتوں نے جڑ نہ چھوڑی ہو) رگوں سے چونے اور میل کا صاف کرنا "سرتاج منجن" کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔

بے مثل فوائد کر قیمت نمونہ کی چھوٹی شیشی ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں بڑی شیشی آٹھ آنہ (۸/)

آبنوسی خضاب — صرف ایک شیشی کامل نقائص سے پاک بے ضرر پانچ منٹ میں سفید بالوں کو اصلی بالوں کے مانند سیاہ، چمکدار، ریشم کے ملائم کرنے والا "آبنوسی خضاب" جس کا رنگ نہایت پختہ ہے قیمت فی شیشی ۱۲ تین شیشی کے بکس کی قیمت ایک روپیہ (عہ) نمونہ مفت۔

سرمہ نور عالم — آنکھوں کے جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے سچے موتی اور جواہرات اس کے نسخے کے جزو اعظم ہیں ضعف بصارت کے لئے بے مثل تحفہ ہے قیمت فی شیشی ماشہ ایک روپیہ (عہ)

ضروری — ایک روپیہ سے کم قیمت فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہیں ہوگی اس لئے کہ کم از کم خرچ ڈاک ۸/ ہوتا ہے زائد قیمت کے آرڈر پر محصول کی کفایت ہوتی ہے۔

پتہ — منیجر سرتاج کمپنی قریب جامع مسجد دہلی

لاکھوں روپیہ

کی سالانہ آمدنی وہ تاجر پیدا کرتے ہیں جو تمام دنیا کے ملکوں کو الائچی خورد، سیاہ مرچ، ہلدی، لونگ، سونٹھ، سپاری، چائے وغیرہ جو دنیا بھر میں محض ہندوستان کے زرخیز علاقہ جات میں کثرت سے پیدا ہوتی ہیں مہیا کرتے ہیں اگر آپ سرمایہ دار ہیں اور کسی کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ہمارے وسیع تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اس تجارت سے معقول فائدہ کی گارنٹی حاصل کریں، تھوڑی پونجی والے بھی پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں خط و کتابت کرنے کا پتہ

ایس۔ ایل سود اینڈ برادرس۔ ایجنٹس اینڈ کنٹریکٹرز پٹ ہٹیاں اسٹریٹ لاہور

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی نور پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم — طبع ہفتم مصنفہ عالیجناب شمس الاطباء حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی خاں صاحب ... اقسام تشخیص امراض ... کے بعد علاج ... یونانی ڈاکٹری ... (PATENT) ادویات میں تحریر کیا ہے حجم ... ۲۳۰ صفحات قیمت بلا جلد ہر دو حصص دس روپیہ مجلد گیارہ روپیہ آٹھ آنے (رعایتی قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپے) علاوہ محصولڈاک۔

سیرہ یا میڈیکل معہ مجربات ڈاکٹری — طبع چہارم اس کتاب میں تقریباً تین ہزار مفرد و مرکب ڈاکٹری ادویات کا بیان ہے نیز یورپ و امریکہ کے نامور ڈاکٹروں کے مختلف امراض کے لئے سات سو مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت جلد اول بلا جلد پانچ روپے چار آنے مجلد چھ روپے جلد دوم بلا جلد عہ مجلد ...

مخزن مرکبات و معلم دواسازی — اس کتاب میں تمام جدید مرکبات کے صحیح منتخب و مستند نسخہ جات مع ترکیب درج کئے گئے ہیں ... کے فوائد ... اور ترکیب استعمال بھی درج ہیں اور کتاب کے آخر میں ضمیمہ علاج الامراض بھی دیا گیا ہے ضخامت ۸۰۰ صفحات قیمت بلا جلد ... مجلد ...

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات — اس کتاب میں تقریباً چودہ ہزار عربی، فارسی کی قدیم و جدید اصطلاحات درج ہیں علاوہ ازیں چھ ہزار انگریزی ڈاکٹری اصطلاحات ہیں حجم ۱۱۰۰ صفحات قیمت بلا جلد ... مجلد ... رعایتی قیمت مجلد ...

... تشریح ... الاعضاء طبع سوم — ... اکثر اخلاقی مسائل پر بحث کی گئی ہے حجم ... صفحے قیمت بلا جلد عہ مجلد ...

تاریخ الاطباء — اس میں مشرق و مغرب کے متقدمین و متاخرین مشاہیر اطباء یعنی ڈاکٹروں، حکیموں، ویدوں کی زندگی کے حالات اور طبی خدمات و مجربات درج ہیں حجم ۵۰۰ صفحات بلا جلد للعہ مجلد للعہ (رعایتی قیمت مجلد للعہ)

مخزن العلاج یا طب جیلانی — عنقریب دوبارہ شائع ہونے والی ہے۔ اس میں ہر مرض کی مکمل تشخیص علامات و اسباب مع علاج ... المفردات و مرکبات و مجربات اور آخر میں اقوال الحذاق درج ہیں قیمت جلد اول بلا جلد ... مجلد ...

ملنے کا پتہ — طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

پیشوا کا رسول نمبر مفت

...

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

امر و ستاد

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

انجمن حمایت الاسلام لاہور کا مبارک عزم
لاہور میں اسلامیہ گرلز ہائی سکول کی ضرورت

روایات اسلام کی رو سے مسلمان مردوں اور عورتوں پر حصول تعلیم یکساں لازم ہے لیکن اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ مسلمان عورتیں تعلیمی ترقی میں بہت ہی پیچھے ہیں۔ جب مسلمان مرد ہی مرد شمار ابتدائی تعلیم یافتہ ہیں تو مسلمان عورتوں کی تعلیمی حالت کا کیا حال ہوگا۔

لاہور میں اگرچہ کئی سرکاری و غیر سرکاری گرلز ہائی سکول موجود ہیں لیکن مسلمان لڑکیاں ان سے فائدہ مستفید نہیں ہو سکتیں۔ ذیل کے امور قابل توجہ ہیں:

۱۔ یہ سکول شہر سے اتنے فاصلے پر ہیں کہ پردہ نشین مسلمان لڑکیوں کو وہاں آنے جانے میں بے حد دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

۲۔ ان سکولوں میں مذہبی تعلیم بالکل مفقود ہے صرف دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے جو لڑکیوں کے حسب حال نہیں ہوتی۔

۳۔ وہاں کے اخراجات اتنے زیادہ ہیں کہ مسلمانوں کی اقتصادی حالت کسی صورت میں ان کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں کو ضرورت ہے ایسے مدارس کی جہاں غریب سے غریب اشخاص بھی اپنی بچیوں کو بھیج سکیں۔

ہمارے ہندو بھائیوں نے بھی جو اصول مد نظر رکھا انہیں پردہ کا رواج نہیں اور نہ اقتصادی کمزوریاں ان کے سد راہ ہیں۔ ان خامیوں کو محسوس کیا اور انہوں نے لڑکیوں کیلئے متعدد ہائی سکول کھول رکھے ہیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں ان سکولوں کے علاوہ انہوں نے گنگا رام آنجہانی کی یادگار میں ایک بہت بڑا گرلز ہائی سکول جاری کر دیا ہے۔

...

جامع قاسمیہ مراد آباد کا جلسہ
چند اہم تجاویز کی منظوری

...

مقویات سرتاج عالم

...

وید شاستری حام نگر کاٹھیاواڑ

عربی کا معلم

...

بال جڑ سے کالا

...

بالکل مفت

...

منیجر دواخانہ ... دہلی

صد ہا مرضوں کی ایک دوا

...

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

محبوب عاشق کے قدموں میں

...

دہلی

(ب) یہ جلسہ کارکنان کمیٹی کو متنبہ کرتا ہے کہ جامع دہلی کی آزادی میں نہ خود کوئی مداخلت کریں، اور نہ حکومت کو مداخلت کی دعوت دیں ورنہ اس کے نتائج اچھے نہ ہوں گے اور اس کی ذمہ داری تمام تر ان پر عائد ہوگی۔

... بدنام کرنے کی کوشش کی ہے نہایت حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ان کے طرز عمل کو اسلام اور مسلمانوں کے مفاد و طلبہ کے خلاف سمجھتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ جامع مسجد کمیٹی دہلی کے کارکنوں کی اس حرکت ناشائستہ پر نہایت ...

سورۂ اخلاص کا زندہ معجزہ

ناظرین! میں نہ تو فقیر ہوں نہ درویش نہ صوفی ہوں نہ عابد بلکہ ایک معمولی دنیا دار اور گنہگار آدمی ہوں گذشتہ سال جناب حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر ایک بزرگ کامل نے کمال مہربانی سے سورۂ اخلاص کا ایک نقش عطا فرمایا تھا اس عاجز نے پورے سوا تین ماہ کی محنت کے بعد بنیاد ادا کر کے آزمایا، اس کلام کے ... کی قسم ہے کہ احباب اور عزیزوں میں سے جس کسی نے بھی آزمایا اس کو تیر بہدف پایا۔ انہی لوگوں کے اصرار سے محض خلق خدا کے فائدہ کے لئے اس کو مشتہر کیا جاتا ہے کہ ضرورتمند اصحاب اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ ور ہوں اپنے مصائب سے چھٹکارا پا کر اس نعمت خداوندی کے مشکور رہوں۔

کلام پاک اور سورۂ اخلاص کے نام مبارک ہی اپنی صداقت پر خود شاہد ہیں زیادہ دلائل پیش کرنا داخل بے ادبی ہے یہ نقش مبارک مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بے خطا ثابت ہوا ہے چونکہ ہر مقصد کے لئے ترکیب عمل علیحدہ ہے اس لئے ایک نقش ایک سے زیادہ مطالب کے لئے کام نہیں دیتا۔ ترقی روزگار، ادائیگی قرض، دفع مرض، پیدائش اولاد، حب جائز اور حاکم کو مہربان اور دشمن کو دوست بنانا۔

نوٹ (۱) یہ نقش عروج ماہ میں صرف ایک ہی دن ایک خاص تعداد میں لکھا جاتا ہے یہ تعداد ختم ہو جانے پر ضرورتمند اصحاب کو اگلے ماہ میں تحریر کر کے روانہ کیا جاویگا۔

نوٹ (۲) اولاد کے طلب کرنے والے اصحاب اپنے یوم پیدائش کی بجائے خاتون متعلقہ کا یوم پیدائش تحریر فرماویں نام کی ضرورت نہیں، دشمن یا حاکم مہربان کرنے کے لئے ان کا نام تحریر کریں دفع مرض کے لئے مریض کا نام ... یوم پیدائش کا دن تحریر کریں۔

نوٹ (۳) یوم پیدائش سے مراد ہفتہ کے ایام ہیں۔ تاریخ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔

چونکہ اس اشتہار سے مقصد بجائے دوکانداری کے خلق اللہ کی خدمت کرنا ہے اس لئے ہدیہ نہایت ہی قلیل رکھا گیا ہے جو حسب ذیل ہے ترقی روزگار و دفع قرض ... دفع بیماری و شفاء مریض ... دشمن کو دوست بنانا یا حاکم کو مہربان کرنا برائے اولاد ... برائے حب جائز ...

(سب اصحاب بلا تمیز مذہب و ملت بشرط عقیدہ و احترام طلب کر سکتے ہیں بے ادبی کرنے سے نقصان لازم آویگا)

صاحبزادہ شیخ الطاف حسین۔ کوتوالی محلہ صدر بازار۔ لاہور چھاؤنی

عقائد اسلام اردو

... عبدالحق صاحب حقانی۔ قیمت ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

دار الاشاعت تفسیر حقانی

بلیماران۔ دہلی

تار کا پتہ "ہیلتھ سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے۔ جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے — ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں — مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص حیض	اکسیر نسواں	ملین	جوہری
یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے جریان حیض خبیث مرض کو بالکل دور کر دیتی ہے ...	عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک نہ ہندوستان میں ہے اور نہ یورپ میں ضعف رحم ورم رحم ...	یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے۔ معدہ اور آنتوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے قبض سے پیدا ...	مرض آتشک کے لئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے وہ خاص دوا ہے جس سے اب تک ہزارہا مریض اچھے ہو چکے ہیں ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ
سہ روزہ — دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ — شش ماہی — سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ — شش ماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۱

معاصرین کے افکار و آراء

کام کرنیوالے کہاں سے آئیں؟ (مدینہ)

گاندھی جی کیساتھ مسلم زعماء کو بھی رہا کیاجائے (زمیندار)

پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ قانون (ملت)

عربی اخبارات کے تراجم
(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ہندوستانی مسلمان اہل عرب کی نظر میں
ہم کیا ہیں اور دوسرے لوگ ہمیں کیا سمجھتے ہیں!

اسپین کی جامع اعظم کا سرکاری معائنہ
یعنی مسلمانوں کے مطالبہ کی تکمیل؟

حکومت یمن نے گراموفون کا استعمال ممنوع قرار دیدیا

حدیدہ کی بندرگاہ میں روسی تیل اور قند کی درآمد

خرطوم سے جبل اولیا تک ریلوے لائن کی تعمیر

چین کے مسلم علماء اور علم حدیث
چینی زبان میں بخاری شریف کے ترجمہ کا عزم

ایک جہانیاں جہاں گشت ترک کی سیاحت
ترکی اور حجاز پر لطیف تبصرہ

چائنیہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں
نرخ فی سیر پختہ ...
حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد عورت بچے۔ بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
CASTOPHEN MAFG Coy.
P. BOX 88. BUNDER ROAD KARACHI.

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کردیا
سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے اور ڈائرکٹر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کرکے اس کی تعلیم شائستہ اور ضبط و انتظام پر اطمینان ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں۔ اے۔ سی اور ڈی۔ سی۔ ہر دو قسم کا بجلی کا مکمل سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسیں ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

مسلمان کیا چاہتے ہیں؟
ترقی اور باعزت زندگی لیکن اس کے لئے صحیح رہنمائی کی ضرورت ہے اور روزنامہ الانصاف مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کے لئے اس وقت سارے ہندوستان میں مشہور ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے لیڈروں، موقر اخباروں اور ملک کے صائب الرائے طبقہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ روزنامہ الانصاف اصابت رائے اور نظریہ اور تعلیم میں اپنی آپ ہی نظیر ہے صرف تین مہینے کے لئے اسکے خریدار بنجائیے۔ آپکو خود تجربہ ہو جائیگا۔ الانصاف روزانہ خبروں کا بہترین اور تازہ ترین ذخیرہ شائع کرتا ہے اور اسکے پڑھنے کے بعد پھر کسی دوسرے اخبار کے مطالعہ کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔
چندہ سالانہ ... شش ماہی ... سہ ماہی ...
منیجر روزنامہ الانصاف پٹکاپور کانپور

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر، تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸؍
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور بے شمار مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت، طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معریٰ اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کا ... قیمت ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے ... علاوہ محصولڈاک ...
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

دنیا میں ایک عجیب تیل
سفید بال ایک ہفتہ میں جڑ سے کالا
... منیجر شنکر کارجالہ منڈی ... بہار

ہر اسیر مغرب کے حکم کی تعمیل ہوگی
اگر آپ ... آپ گھر بیٹھے ... نام ہوتا ہے ... مریض ... ہندوستان سے باہر ... تصدیق ...
ایم۔ مجید ... بلیماران۔ دہلی

دواخانہ ... ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج
... منیجر دواخانہ ... لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

مخلوط انتخاب اور مسلمان

انقلاب کا ایک ظاہر و باہر حقیقت سے انکار

وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ اعلان کی اشاعت کے بعد تمام دنیا پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ مسلم کانفرنس اور اس کے ہمنواؤں نے نہ صرف جداگانہ انتخاب پر زور دیکر مسلمانوں کے تمام بنیادی حقوق کو تباہ و برباد کر دیا اور انہیں ہندوستان کے ...

[illegible]

سکھوں اور ہندوؤں کی پوزیشن

[illegible]

مسلمانوں کی بیداری

[illegible]

عجیب منطق

[illegible]

اقلیت والے صوبوں کا معاملہ

[illegible]

گاندھی جی کا برت

[illegible]

یوم حج

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

... کو تمام ہندوستان میں عام مظاہرہ

[illegible]

جمعیۃ علماء سندھ کا اعلان

[illegible]

ریاست الور کے مظالم اور مظلومین الور کے حالات کی تحقیقات

پناہ گزینوں کی صحیح تعداد، ان کی شکایات اور ترک وطن کے اسباب

جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کے وفد کی مکمل رپورٹ

تحقیقات میں رکاوٹیں

[illegible]

ایک سفاکانہ قتل کا واقعہ

[illegible]

مسودۂ حج کے خطرناک نقائص

رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مسودہ کو شائع کرنے کی تجویز

شاہ مسعود احمد صاحب کی پر زور تقریر

(نامہ خصوصی)

اسمبلی میں پورٹ حج کمیٹیز کے مسودہ قانون کو مسلم اراکین نے مسلم رائے عامہ کی زبردست مخالفت کے باوجود جس طرح منظور کرایا اس کی شرمناک داستان قارئین کرام کے ملاحظہ سے گزر چکی ہے۔ اس موقع پر شیخ صادق حسین صاحب اور شاہ محمد مسعود احمد صاحب کے سوا کسی مسلم رکن اسمبلی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ جرأت کے ساتھ اس مسودہ کی مخالفت کرتا۔ شاہ محمد مسعود احمد صاحب نے متعدد ترمیمیں پیش کی تھیں لیکن وہ تمام ترمیمیں حکومت کی ضد اور مسلم اراکین کی مخالفت کے باعث منظور نہ ہو سکیں۔ شاہ صاحب نے اپنی ترمیموں کو پیش کرتے ہوئے اسمبلی میں جو تقریر فرمائی اس کے اقتباسات کا ترجمہ ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

کمیٹیوں کے اراکین کی تعداد

ابتدائی تمہید کے بعد آپ نے فرمایا کہ

اب میں اصل مسودہ کی دفعات کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ آنریبل ممبر نے جو مسودہ ابتداءً پیش کیا تھا وہ حج تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کے بالکل مطابق ...

[illegible]

حکومت کا عجیب طرز عمل

[illegible]

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص، الجمعیۃ کے لیے)

روس میں جدید عالیشان شہروں کی تعمیر

دو سال کے اندر تمام ملک کی تجدید

[illegible]

یورپ میں ترکی آثار کا انکشاف

[illegible]

مغرب میں سینما کی پوجا

روزانہ دو کروڑ حاضری کا اوسط

[illegible]

روس میں انقلابی سالگرہ کی تیاریاں

سینماؤں میں انقلابی جوش و خروش کا مظاہرہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

مخلوط انتخاب اور مسلمان

انقلاب کا ایک ظاہر و باہر حقیقت سے انکار

وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ اعلان کی اشاعت کے بعد تمام دنیا پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی ہے کہ مسلم کانفرنس اور اس کے ہمنواؤں نے صرف جداگانہ انتخاب پر زور دیکر مسلمانوں کے تمام بنیادی حقوق کو تباہ و برباد کر دیا اور انہیں ہندوستان کے ہر صوبہ میں ذلت و نکبت کی زندگی گزارنے پر مجبور کرکے بہت بڑی "قومی خدمت" انجام دی ...

کانفرنس والے، اگر انقلاب اور اس کے نقال اخباروں کے ایڈیٹر، اگر شفاعت احمد خان اور سر محمد یعقوب، مخلوط انتخاب اور حق رائے دہی بالغان کی مخالفت نہ کرتے اور یہ مسئلہ متفقہ طور پر فرنچائز کمیٹی کے سامنے پیش کیا جاتا تو کیا وہ تجاویز جن کا حوالہ آج انقلاب دے رہا ہے اسی طرح ہوتیں جیسی کہ اس وقت موجود ہیں ...

سکھوں اور ہندوؤں کی پوزیشن

مسلمانوں کی بیماری

عجیب منطق

اقلیت والے صوبوں کا معاملہ

گاندھی جی کا برت

یوم حج

بہ تحریک حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت ...

خواص و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

(۱) جو جانور غیر اللہ کے نام زد کرکے چھوڑ دیا جائے وہ حلال ہے یا حرام۔

(۲) اور وہ بسم اللہ اللہ اکبر سے ذبح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

استفتاء

الجواب

حبیب المرسلین عفی عنہ

نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح: سید محمد یوسف عفی عنہ

مدرسہ امینیہ دہلی

یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو تمام ہندوستان میں عام مظاہرہ

حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب ناظم مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند نے ایک پوسٹر کے ذریعہ حسب ذیل اعلان کیا ہے: ...

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند کا اعلان

مسودۂ حج کے خطرناک نقائص

رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے مسودہ کو شائع کرنے سے گریز

شاہ مسعود احمد صاحب کی پرزور تقریر

(نامہ نگار خصوصی)

اسمبلی میں پورٹ حج کمیٹیوں کے مسودۂ قانون کو مسلم اراکین نے مسلم رائے عامہ کی زبردست مخالفت کے باوجود جس طرح منظور کرایا اس کی شرمناک داستان قارئین کرام کے ملاحظہ سے گزر چکی ہے۔ اس موقع پر شیخ صادق حسین صاحب اور شاہ محمد مسعود احمد صاحب کے سوا کسی مسلم رکن اسمبلی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ جرأت کے ساتھ اس مسودہ کی مخالفت کرتا۔ شاہ محمد مسعود احمد صاحب نے متعدد ترمیمیں پیش کی تھیں لیکن وہ تمام ترمیمیں حکومت کی ضد اور مسلم اراکین کی مخالفت کے باعث منظور نہ ہو سکیں ...

کمیٹیوں کے اراکین کی تعداد

"کوئی بات نہ تھی"

حکومت کے وسیع اختیارات

"ہر مسلمان کو الور کا ایجنٹ سمجھو"

ایک سفاکانہ و ظالمانہ واقعہ

(باقی آئندہ)

ریاست الور کے مظالم اور مظلومین الور کے حالات کی تحقیقات

پناہ گزینوں کی صحیح تعداد، ان کی شکایات اور ترک وطن کے اسباب

جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کے وفد کی مکمل رپورٹ

ریاست الور کے مظالم کی اطلاعات اخبارات میں ایک عرصہ سے شائع ہو رہی تھیں مگر تحقیقی حالات کا کوئی صحیح ذریعہ میسر نہ تھا۔ ابتداً جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے ایک تحقیقاتی وفد بھیجنے کے لیے ہزہائنس مہاراجہ الور کو لکھا گیا تھا مگر ریاست اس پر رضامند نہ ہوئی ...

تحقیقات میں رکاوٹیں

ہمیں اس سلسلہ میں نہایت افسوس کے ساتھ ان رکاوٹوں اور دشواریوں کا بھی ذکر کرنا ہے جو ہماری راہ میں پیدا کی گئیں اور جن کی وجہ سے ہمیں تحقیقی حالات میں نہایت صبر آزما مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ...

تحقیقات کا طریقہ اور وسائل

انگریزی اخبارات کے ترجمے

(بخاص الجمعیۃ کے لیے)

روس میں جدید عالیشان شہروں کی تعمیر

دو سال کے اندر تمام ملک کی قلب ماہیت

بوڈاپیسٹ میں ترکی آثار کا انکشاف

دیواروں پر ترکی شہزادوں کی تصاویر

مغرب میں سینما کی پوجا

روزانہ دو کروڑ حاضری کا اوسط

روس میں انقلابی سالگرہ کی تیاریاں

سینماؤں میں انقلابی حوادث کا مظاہرہ

دائرۃ الحکومت

غازی محمد عثمان صاحب آزاد کی صحت

جیل میں آپ کے ساتھ بہتر سلوک نہیں کیا جاتا

معلوم ہوا ہے کہ غازی محمد عثمان صاحب آزاد ایڈیٹر قومی گزٹ جنہیں گذشتہ ہفتہ آرڈیننس کی دفعہ ۳ کے ماتحت گرفتار کیا گیا تھا اور جو گرفتاری کے وقت بستر علالت پر پڑے ہوئے تھے۔ ڈسٹرکٹ جیل میں پہنچنے کے بعد اور زیادہ علیل ہوگئے ہیں اور چند یوم سے آپ کو کھانسی کی سخت شکایت ہے جس کا باعث رات کو آرام کرنا قطعاً غیر ممکن ہوگیا ہے اور حالت نہایت تشویشناک ہے۔ ایسی صورت میں یہ امر اور بھی زیادہ فکر کا موجب ہے کہ جیل کے اندر آپ کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جا رہا ہے جو موجودہ حالات میں ناگزیر ہے۔ آزاد صاحب کو محض شبہ کی بنا پر آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے ماتحت زیر حراست رکھا گیا ہے ان پر کوئی جرم ثابت نہیں ہے اور نہ انہیں کسی عدالت سے کوئی سزا دی گئی ہے۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ یا تو انہیں اس علالت کی حالت میں فوراً رہا کر دے یا ان کے لئے وہ تمام سہولتیں بہم پہنچائے جو اے کلاس کے اسیروں کے لئے مخصوص ہوتی ہیں اور ان کے علاوہ ان کے علاج کی طرف بھی پوری توجہ کی جائے۔ آزاد صاحب دہلی کی پنجابی قوم کے ایک مایہ ناز فرزند ہیں اور اپنی ذاتی حیثیت سے معقول جائداد کے مالک ہیں۔ انہیں اس [illegible]

سودیشی نمائش دہلی کا افتتاح

مولوی کریم اللہ صاحب کی رہائی

صدر سودیشی لیگ دہلی کا برت

مشترکہ بورڈ کے نئے عہدیداروں کا انتخاب

جمعیۃ علمائے دیوبند کا عظیم الشان جلسہ

علمائے کرام کی زبردست تقریریں اور قراردادوں کی منظوری

دیوبند ۱۸ ستمبر۔ منجانب جمعیۃ العلماء دیوبند ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علمائے ہند جامع مسجد دیوبند میں منعقد ہوا جس میں حسن اتفاق سے مولانا بشیر احمد صاحب ٹھٹوری ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علمائے ہند، مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی ڈکٹیٹر سوم، مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی ڈکٹیٹر ہفتم بھی تشریف لے آئے تھے۔ جلسہ میں امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب بھی باوجود شدید تکلیف کے موجود تھے۔ ان تمام حضرات نے آزادی ہند گاندھی جی کے برت اور فرقہ وارانہ اعلان پر زبردست تقاریر کیں، اور بتلایا کہ گاندھی جی کے برت سے جو خطرناک صورت پیدا ہوگی اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ آخر میں مولانا محمد اسماعیل صاحب نے ایک نہایت پرجوش اور زبردست تقریر کی اور دو تجویزیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔ پہلی قرارداد میں اس حقیقت کا اعلان کیا گیا کہ اگر گاندھی جی کے مطالبہ کو پورا کرکے فاقہ کشی کی موت سے بچانے کی کوشش نہیں کی گئی تو یقین ہے کہ اس کا انجام حکومت کے حق میں بھی نہایت درجہ خطرناک ہوگا۔ دوسری تجویز میں مولانا بشیر احمد صاحب ڈکٹیٹر دوم و مولانا محمد نعیم صاحب ڈکٹیٹر ہفتم جمعیۃ علمائے ہند کی رہائی پر مبارکباد دی گئی۔

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب کی صحت کیلئے دعا

امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب کے پاؤں کی تکلیف ابھی تک جاری ہے اس لئے قارئین کرام سے استدعا ہے کہ آپ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

مولانا بشیر احمد صاحب نے کوئی بیان نہیں دیا

ایک خبر کی تردید

مسلمانان گیا کا عظیم الشان جلسہ

مسلم اراکین اسمبلی کا مطالبہ

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب رہا کر دیئے گئے

دہلی میں گاندھی جی کے برت پر عظیم الشان جلسہ

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ عام

شملہ میں ہندوؤں کا عام برت

فرقہ وارانہ فیصلہ مسلمانوں کے سخت نقصان دہ ہے

جمعیۃ علمائے سہارنپور کے ڈکٹیٹر دوم کا تقرر

سہارنپور کے ڈکٹیٹر اول کا مقدمہ

ملتان جیل سے سیالکوٹ کے ایک مسلم تاجر کی رہائی

حضرات علمائے کرام کا تذکرہ

ملتان ۱۹ ستمبر۔ سید جعفر شاہ صاحب تاجر سیالکوٹ جنہیں سیالکوٹ کے ڈکٹیٹر مجلس احرار ہونے کی حیثیت سے تحریک کشمیر کے سلسلہ میں ایک سال قید بامشقت پانچ سو روپیہ جرمانہ و بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ۸ ماہ مزید [illegible] زندان میں بند کر دیا گیا تھا۔ آج نیو سنٹرل جیل سے رہا ہو کر اپنے شہر سیالکوٹ جا رہے ہیں۔ آپ نے اپنی رہائی پر حسب ذیل بیان دیا ہے:۔

"میں تحریک کشمیر میں جس کی بنیاد ستم رسیدہ اور مظلوم انسانوں کی حمایت پر تھی نہ کہ کسی فرد یا جماعت کو نقصان پہنچانے پر ایک سپاہی کی حیثیت سے ایک سال قید بند کی زندگی بسر کرنے کے بعد رہا ہو کر آ رہا ہوں۔ میں کاروباری لائن کا آدمی ہوں۔ اور اسی ماحول میں اپنے مستقبل کو بنانے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ چونکہ اس تحریک میں وقتی طور پر خالص ہمدردی کے جذبہ کے ماتحت میں نے شرکت کی۔ اور جو فرض مجھ پر عائد ہوتا تھا۔ جہاں تک مجھ کو توفیق ہوئی اور میرے حالات نے اس کی اجازت دی میں نے اس کو ادا کیا۔ اس لئے میرے واسطے کچھ زیادہ موزوں نہ ہوگا کہ میں تحریک کشمیر کی موجودہ منزل پر اس کے متعلق اظہار رائے کروں۔ [illegible]

کانفرنس کا دوسرا اجلاس

بمبئی میں ہندو لیڈروں اور اچھوتوں کی کانفرنس

اسمبلی میں آرڈیننس بل پیش ہوگیا

چین میں پھر خانہ جنگی شروع ہوگی

لاہور کا سب سے بڑا مندر کھول دیا گیا

گاندھی جی کے برت کا آغاز اور ہندو اچھوت کانفرنس کی کامیابی

ڈاکٹر امبیدکر اور ہندو لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا

تمام ہندوستان میں ہلچل اور وزیر اعظم کے اعلان کا انتظار

آج (۲۲ ستمبر) گاندھی جی کے برت کا تیسرا دن ہے۔ تمام ہندوستان میں زبردست اضطراب و ہیجان پھیلا ہوا ہے۔ ملک کے گوشے گوشے سے مظاہروں کی بے شمار اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ صرف ان شہروں اور قصبوں کے نام اگر لکھے جائیں جن میں گاندھی جی کے برت پر جلسے ہوئے ہیں اور جلوس نکالے گئے ہیں تو اخبار کی گنجائش اس کی متحمل نہ ہوگی۔ مختلف مقامات پر ہندوؤں نے اچھوتوں کے لئے اپنے مندروں کے دروازے کھول دئے ہیں، اور ان سے گلے مل کر اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ گاندھی جی کے لئے کس قدر تڑپ ان کے دل میں موجود ہے۔

گزشتہ شب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بمبئی میں جو ہندو کانفرنس منعقد ہو رہی تھی وہ ایک نتیجہ پر پہنچ گئی ہے اور ڈاکٹر امبیدکر کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا گیا ہے۔ جس میں سرتیج بہادر سپرو، مسٹر جیکر، راجگوپال اچاریہ، بابو راجندر پرشاد، مسٹر جی۔ ڈی۔ برلا اور مسٹر دیوداس گاندھی اس سمجھوتہ کو لیکر گاندھی جی کے پاس گئے اور اسے پیش کیا۔ گاندھی جی نے چند امور کے متعلق اپنی رائے کو محفوظ رکھتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنے احباب سے مشورہ کے بعد جن میں مسٹر راجا اور ڈاکٹر امبیدکر شامل ہوں گے کوئی انقطاعی [illegible]

سمجھوتہ ہوگیا

سمجھوتہ کس بنا پر ہوا

گاندھی جی رہا نہ کئے جائیں گے

سابرمتی آشرم میں تقلید

مسلمان اچھوتوں کی علیحدگی پر پرزور نہ دیں

جمعیۃ علمائے ہند کے ڈکٹیٹر کا بیان

گورنر بمبئی سے ڈاکٹر امبیدکر کی ملاقات

گاندھی جی سے ہندو لیڈروں کے وفد کی ملاقات

گاندھی جی کے نام ڈاکٹر ٹیگور کا تار

دہلی کے اور کئی مندر اچھوتوں کیلئے کھول دئیے

یورپینوں کی اجتماعی کاوش کا نتیجہ

اخبارات کے نمائندوں کو گاندھی جی کا بیان

برت کے اسباب اور مذہب و سیاست سے اس کا تعلق

پونا ۲۰ ستمبر۔ آج سہ پہر کو یروڈا جیل میں گاندھی جی نے پریس کے نمائندوں سے ایک گھنٹے تک ملاقات کی۔ گاندھی جی نے کہا کہ انہوں نے آج بارہ بجے دوپہر سے ایک حلاوہ جو کہ گانے کے بعد جو عباس طیب جی کی لڑکی نے تصنیف کی تھی اپنا برت شروع کر دیا۔ اس حمد کے معنی حسب ذیل ہیں:۔

"اے مسافر بیدار ہو اور اپنا بستر چھوڑ دے، کیونکہ صبح ہو چکی ہے۔ رات ختم ہو گئی ہے۔ تو اب تک کیوں پڑا سو رہا ہے؟ وہ شخص جو بیداری کے وقت سوتا رہتا ہے اس کو اپنی بدنصیبی پر آنسو بہانے پڑتے ہیں اور وہ شخص جو جاگتا رہتا ہے اپنے دل کی مراد حاصل کر لیتا ہے؟"

میری زندگی کی کوئی حقیقت نہیں

میری تقلید میں برت رکھو

نشستوں کی تقسیم

ترقی کا راستہ

کلکتہ کے ایک نوجوان کا عہد

شاہ مسعود احمد صاحب کی پرزور تقریر

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت

مخصوص معاونین کا شکریہ

بہاول پور میں ایک دلچسپ مقدمہ
عدالت میں نکاح فسخ مرزائیاں پر مدلل بحث

فسخ نکاح کا وہ معرکۃ الآرا مقدمہ جو اسلامیان ہند کی توجہ کا جاذب بنا ہوا ہے ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء کو ڈسٹرکٹ جج صاحب بہاولپور کی عدالت میں پیش ہوا ... شہادت شرعی کے لئے ہندوستان و پنجاب کے نامور فضلاء تشریف لائے تھے جن میں حضرات ذیل قابل ذکر ہیں:-

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ العالی (۲) حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب دام مجدہ (۳) حضرت مولانا محمد نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور (۴) حضرت مولانا شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (۵) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم مظاہر العلوم سہارنپور (۶) حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب مدرس مظاہر العلوم (۷) مولانا محمد حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسر۔

تقریباً سات بجے صبح عدالت کا اجلاس شروع ہوا کمرۂ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور ساتھ والے کمرے بھی سامعین سے پُر تھے معززین و تاجرین شہر کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا پولیس کی کافی تعداد موجود تھی ایک سب انسپکٹر صاحب ...

پھر در مختار شامی و کتاب الخراج شرح منہاج وغیرہ کے حوالہ جات سے ثابت فرمایا کہ توہین انبیاء کفر ہے اخیر میں آپ نے مرزائی کتب سے ثابت کیا کہ وہ مسلمانوں کو کافر کہہ کر اپنی جماعت کو وصیت کرتے ہیں کہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی یعنی مسلمان کو اپنی لڑکی نہ دے اور مولانا نے فتویٰ دیا کہ کوئی مسلمان عورت کسی مرزائی کے عقد میں نہیں آسکتی اور نہ مرزائی ہونے کے بعد رہ سکتی ہے اور نکاح فی الفور فسخ ہو جاتا ہے اور اس میں قضائے قاضی کی بھی ضرورت نہیں۔

مولانا کا بیان تقریباً ۱۱ بجے شروع ہو کر ۱ بجے ختم ہوا مولانا کے بیان سے حاضرین جتنے متاثر ہوئے وہ حیطہ تحریر میں نہیں آسکتا۔

مولانا نے اپنے بیان میں اسلامی درباروں اور خلفائے اسلام کے وہ فیصلے بھی بیان فرمائے جو مدعیان نبوت کے متعلق صادر ہوئے مثلاً مسیلمہ کذاب پر باجماع صحابہ مرتد قرار دینا اور جہاد کرنا اور قتل کرنا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ... نامی مدعی نبوت کو قتل کرانا اور عبدالملک بن مروان کا حارث نامی مدعی نبوت کو بفتوے علمائے وقت قتل کرنا اور خلیفہ ہارون الرشید کا ایک مدعی نبوت کو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ چند تاریخی واقعات پیش کر کے ثابت فرمایا کہ سلف صالحین کے نزدیک مدعی نبوت کی سزا قتل ہے۔

بیان کے اختتام پر مسٹر جلال الدین مرزائی نے جرح شروع کی مگر یہ بات قابل ذکر ہے کہ جرح میں منشی صاحب کے دلائل و براہین سے کسی قسم کا تعرض نہ ...

انجمن نو مسلم تبلیغ الاسلام آگرہ کا سالانہ اجلاس
مظہر الدین کی بجائے منصور دین کے نعرے

۱۸ و ۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء کو انجمن نو مسلم تبلیغ الاسلام آگرہ کا سالانہ اجلاس حضرت کشفی شاہ نظامی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مختلف مقررین نے تقریریں فرمائیں۔

جناب مولانا سید خلیق احمد صاحب کٹھوری نے دوران تقریر میں ریاست الور کی مسلم رعایا کی مظلومیت کا تذکرہ کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی سچی رہنمائی کا اعتراف کیا اور جمعیۃ کے مسلک کو روشن الفاظ میں بیان کیا اور مسلمانان آگرہ کو دعوت دی کہ جمعیۃ علماء ہند کی خدمات جلیلہ کی قدر کریں کیونکہ مسلمانان ہند کی یہی ایک نمائندہ جماعت ہے اور یقیناً یہی وہ جماعت ہے جس نے تاریخ اسلام کے اوراق کو سنہری الفاظ سے مزین کیا ہے اور عہد ماضی کے اسلامی کارناموں کو مذہبی و عملی طور پر دنیائے اسلام کے سامنے پیش کیا ہے۔ اسی موضوع پر حضرت سیماب اکبر آبادی اور مولانا عبدالاول صاحب فاضل دیوبند نے تقریریں فرمائیں۔

اجلاس میں مسلمانوں کا بہت شاندار اجتماع تھا اور معلوم ہوا کہ مظہر الدین نے باوجود ارادہ و وعدہ کے شرکت نہیں کی ...

ڈسٹرکٹ کریم نگر اور گوردھن ضلع میدک میں اس کو فروغ حاصل ہوا۔ کاریگر جو کاغذی کے لقب سے مشہور تھے تمام مسلمان تھے اور اس وقت تک بھی یہ صنعت کلیۃً مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ابتداءً کاغذ کی تیاری کے لئے سن کی رسی وہ رسیاں اور مچھلیوں سے خام مواد کا کام لیا جاتا تھا اور اس خام مواد کو ۵ تا ۷ فیصد ... کے ذریعہ متحرک ہوتے تھے باریک پیسا اور کوٹا جاتا تھا ...

جیدرآباد میں صنعت کاغذ سازی
سررشتہ معلومات عامہ سرکار عالی کی اطلاع

مسلمانان دربھنگہ کا جلسہ

امر تسلا

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مبلغ امارت شرعیہ بہار کا دورۂ تبلیغ

جو قوم بن کے بگڑ چکی ہو اس کی اصلاح خواہ دینی ہو یا دنیاوی جوئے شیر لانا ہے مسلمان مرکز ثقل سے بالکل گر گئے ہیں جب تک زبردست تبلیغ سے بیکھر مٹ نہیں کئے جاتے تو می عمارت نامکمل غیر منظم رہے گی۔

جناب مولانا عبدالرزاق صاحب دربھنگوی فاضل دیوبند کی سرگرمی تبلیغ مشکر ہے کہ قومی جراثیم کے لئے تریاق کا اثر دکھا رہی ہے چنانچہ تیسرا دورہ تبلیغ الکا قریات موضع بارہ کی طرف ہوا۔ پہلے موضع بارہ رسیا چور سے پہلے پٹھان ذریعہ ارد کی بستی سے تشریف لے گئے۔ مولانا کی معیت میں قاضی عبدالحفیظ صاحب متوطن باڑھ ضلع پٹنہ بھی تھے۔ ایک صاحب کے مکان پر جا کر اطلاع دلائی گئی صاحب خانہ نے قاضی جی کا نام سنکر تو اندر سے کہلا بھیجا کہ ذرا حقہ پی رہے ہیں پھر اسلامی منادو مبلغ ملت خیرخواہ مسلمین (مولانا کے آنے کا حال سن کر اندر سے حیلہ کر کے ...

جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کا شرمناک رویہ

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد قصبہ جھالو ضلع بجنور میں حضرت مولانا موکوی حکیم انوار الحق صاحب ناظم مدرسہ تجوید القرآن خطیب امام جامع جھالو کی تحریک مولوی کلیم الرحمن کی تائید پر مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ موضع کھاری کی صدارت میں احترام آزادی یوم المساجد پر زور طریقہ پر منایا گیا۔

اول مولانا برہان الدین صاحب سیوہاروی نے پر اثر اور مدلل تقریر فرمائی جس کا بہت زیادہ اثر سامعین پر پڑا بعدہٗ ناظم مدرسہ تجوید القرآن عم فیضہم نے جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کی پالیسی کو بالوضاحت بیان فرمایا۔ حسب ذیل قرار داد پاس ہوئی۔

(۱) مسلمانان قصبہ جھالو کا یہ جلسہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے۔

(۲) مسلمانان قصبہ جھالو کا یہ جلسہ منیجنگ کمیٹی جامع مسجد دہلی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا بالوضاحت بتلا دینا چاہتا ہے کہ مسلمانان اپنی مساجد میں بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی قسم کی مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے بلکہ جامع مسجد کی کمیٹی کو دانشمندانہ صورت حال کا مقابلہ کرنا چاہئے ورنہ ...

پشاوری طلباء کی تنظیم

اسلام میں سیاست عین مذہب ہے

ضرورت ہے

ہیضہ اچانک آتا ہے

امرت دھارا

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

احتیاط

حجاز مقدس کا تحفہ
اصلی روغن بلسان و روغن زیتون

آلو کی کھیتی با تصویر

زراعتی کتب کے مشہور مصنف بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

شربت اکسیر

مجوب عاشق کے قدموں پر

پیشوا کا رسول نمبر مفت

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بالکل مفت

منیجر دوا خانہ مجربات خصوصی دہلی

شربت فولاد

منیجر سہروردی دوا خانہ لال جاہ دہلی

ضروری اطلاع

تار کا پتہ "میڈی سنز" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۰۲

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے فائدہ عام کی غرض سے ہندوستانی دوا خانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دوا خانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دوا خانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دوا خانے کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفا خانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

ہندوستانی دوا خانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

جوہری	ملین	اکسیر نسواں	قرص ابیض

منیجر ہندوستانی دوا خانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

بہاول پور میں ایک دلچسپ مقدمہ
عدالت میں نکاح فسخ مرزائیاں پر مدلل بحث

فسخ نکاح کا وہ معرکۃ الآرا مقدمہ جو اسلامیان ہند کی توجہ کا جاذب بنا ہوا ہے ۔ ۲۰ اگست ۱۹۳۲ء کو ڈسٹرکٹ جج صاحب بہاولپور کی عدالت میں پیش ہوا اور اس شہادت شرعی کے لئے ہندوستان و پنجاب کے نامور فضلاء تشریف لائے تھے جن میں سے حضرات ذیل قابل ذکر ہیں:-

(۱) اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ العالی (۲) حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن صاحب دام مجدہٗ (۳) حضرت مولانا محمد نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور (۴) حضرت مولانا شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (۵) حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم مظاہر العلوم سہارنپور (۶) حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحب مدرس مظاہر العلوم (۷) مولانا محمد حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسر۔

تقریباً سات بجے صبح عدالت کا اجلاس شروع ہوا کمرۂ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور سامنے والے کمرے بھی سامعین سے پر تھے معززین و عمائدین شہر کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا پولیس کی کافی تعداد موجود تھی ایک سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس بھی انتظام کے لئے موجود تھے ریاست کے مختلف شہروں اور ریاست کے قرب و جوار سے بہت سے حضرات سماعت مقدمہ کے لئے تشریف لائے تھے مگر افسوس ہے کہ تنگی مکان کی وجہ سے وہ زیادہ محظوظ نہ ہو سکے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر نے نہایت اعلیٰ انتظام اور ضبط کا اہتمام کیا تھا ایک طرف مرزائی صاحبان کے لئے کرسیوں اور بنچوں کا انتظام تھا اور دوسری طرف مسلمانوں کے لئے نشستوں کا انتظام کیا گیا ...

[illegible]

حیدرآباد میں صنعت کاغذسازی
سررشتۂ معلومات عامہ سرکار عالی کی اطلاع

حال میں ایک مقامی روزانہ اردو اخبار میں ملکی صنعت کاغذسازی سے سرکار عالی کی توجہ کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے لہٰذا اطلاع عام کی غرض سے حسب ذیل بیان شائع کیا جاتا ہے۔

ریاست میں دستی صنعت کاغذ کا آغاز عہد مغلیہ سے شروع ہوا چنانچہ ابتدا کاغذی پورہ (ضلع اورنگ آباد) میں اس کی ترویج ہوئی اور اس کے اضلاع کو رشاہ ...

(ضلع کریم نگر) اور گورٹہ (ضلع بیدر) میں اس کو فروغ حاصل ہوا۔ کاریگر جو کاغذی کے لقب سے مشہور تھے تمام مسلمان تھے اور اس وقت تک بھی یہ صنعت کلیۃً مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ابتداءً کاغذ کی تیاری کے لئے سن کی رسی، دہ رسیاں اور تھیلیوں سے خام مواد کا کام لیا جاتا تھا اور اس خام مواد کو ۵ تا ۷ فیصد ... کے لئے مرطوب حالت میں کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا اس سے ریشے میں ملائمت اور صفائی پیدا ہو جاتی تھی اس کے بعد اس کو ...

انجمن نومسلم تبلیغ الاسلام آگرہ کا سالانہ اجلاس
مظہر الدین کی بجائے مصروین کے نعرے

۸ و ۹ ستمبر ۱۹۳۲ء کو انجمن نو مسلم تبلیغ الاسلام آگرہ کا سالانہ اجلاس حضرت کشفی شاہ نظامی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مختلف مقررین نے تقریریں فرمائیں۔

جناب مولانا سید خلیق احمد صاحب کٹھوری نے دوران تقریر میں ریاست الور کی مسلم رعایا کی مظلومیت کا تذکرہ کرتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کی بیجا رہنمائی کا اعتراف کیا اور جمعیۃ کے مسلک کو روشن الفاظ میں بیان کیا اور مسلمانان آگرہ کو دعوت دی کہ جمعیۃ علماء ہند کی خدمات جلیلہ کی قدر کریں کیونکہ مسلمانان ہند کی یہی ایک نمائندہ جماعت ہے اور یقیناً یہی وہ جماعت ہے جس نے تاریخ اسلام کے اوراق کو سنہری الفاظ سے مزین کیا ہے اور عہد ماضی کے اسلامی کارناموں کو مذہبی و عملی طور پر دنیائے اسلام کے سامنے پیش کیا ہے ...

مسلمانان دربھنگہ کا جلسہ

... (۳) مسلمانوں کا یہ جلسہ مسلم ارکان اسمبلی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسمبلی میں سوالات کر کے حج تحقیقاتی کمیٹی کی اس خفیہ رپورٹ کو جو انہوں نے بصیغۂ راز حکومت کو دی ہے منظر عام پر لائیں تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے یا حج پر پابندیاں عائد کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

(۴) مسلمانوں کا یہ جلسہ اس کا اعلان کر دینا ضروری سمجھتا ہے کہ آئندہ موقع انتخاب پر معاملات حج کا سوال ضرور اٹھایا جائے گا۔

پیشوا کا رسول نمبر مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو رسالہ پیشوا دہلی کے یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء تک خریدار بن جائیں گے رسول نمبر کی ضخامت بڑی تقطیع کے ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ ہے اور پیشوا کا سالانہ چندہ دو روپیہ ایک روپیہ ہے ... اس سال پیشوا کے رسول نمبر سے بہتر سیرت رسول پاک پر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی ...

مینیجر رسالہ پیشوا دہلی

مقویات سرتاج عالم

... وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

شربت فولاد

بالکل مفت

محبوب عاشق کے قدموں پر

اکسیر زندگی — شربت اکسیر

ایس۔ اے۔ بی بخشی اینڈ کمپنی ... کلکتہ

ضروری اطلاع

امرتسر (مراسلات)

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

مبلغ امارت شرعیہ بہار کا دورۂ تبلیغ

جو قوم بن کے بگڑ چکی ہو اس کی اصلاح خواہ دینی ہو یا دنیاوی جوئے شیر لانا ہے مسلمان مرکز ثقل سے بالکل گر گئے ہیں جب تک زبردست تبلیغ سے بیکھرنے نہیں کئے جاتے قومی عمارت نامکمل غیر منظم رہے گی۔

جناب مولانا عبدالرزاق صاحب دربھنگوی فاضل دیوبند کی سرگرمی تبلیغ شکر ہے کہ قومی جراثیم کے لئے تریاق کا اثر دکھا رہی ہے چنانچہ تیسرا دورہ تبلیغ الکا قریات موضع بار کی طرف ہوا۔ پہلے موضع باریا جو بہ پہلے پٹھان زمینداروں کی بستی ہے تشریف لے گئے۔ مولانا کی معیت میں قاضی عبدالحفیظ صاحب متوطن بار صدر ضلع پٹنہ بھی تھے۔ ایک صاحب کے مکان پر جا کر اطلاع دلائی گئی صاحب خانہ نے قاضی جی کا نام سن کر تو اندر سے کہلا بھیجا کہ ذرا حقہ پی رہے ہیں پھر اصلاحی منادی مبلغ ملت خبر حراہ مسلمین (مولانا) کے آنے کا حال سن کر اندر سے حیلہ کر کے ...

جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کا شرمناک رویہ

آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد قصبہ جھالو ضلع بجنور میں حضرت مولانا مولوی حکیم انوار الحق صاحب ناظم مدرسہ تجوید القرآن خطیب امام جامع جھالو کی تحریک اور مولوی کلیم الرحمٰن کی تائید پر مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ موضع کھاری کی صدارت میں احترام آزادی یوم المساجد پرزور طریقہ پر منایا گیا۔

اول مولانا برہان الدین صاحب سیوہاروی نے پر اثر اور مدلل تقریر فرمائی جس کا بہت زیادہ اثر سامعین پر پڑا بعدہٗ ناظم مدرسہ تجوید القرآن عم فیضہم نے جامع مسجد دہلی کی منیجنگ کمیٹی کی پالیسی کو بالوضاحت بیان فرمایا۔ حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

(۱) مسلمانان قصبہ جھالو کا یہ جلسہ فرقہ دارانہ فیصلہ کو نہایت حقارت سے دیکھتا ہے۔

(۲) مسلمانان قصبہ جھالو کا یہ جلسہ منیجنگ کمیٹی جامع مسجد دہلی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا بالوضاحت بتلا دینا چاہتا ہے کہ مسلمانان اپنی مساجد میں بالواسطہ یا بلا واسطہ کسی قسم کی مداخلت کو برداشت نہیں کر سکتے بلکہ جامع مسجد کی کمیٹی کو دانشمندانہ صورت حال کا مقابلہ کرنا چاہئے ...

پشاوری طلباء کی تنظیم

اسلام میں سیاست عین مذہب ہے

مراد آباد ۵ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں زیر نگرانی جمعیۃ علماء مراد آباد باشندگان شہر مراد آباد کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حضرت العلام مولانا سید فخر الدین احمد صاحب پرنسپل جامعہ قاسمیہ مسجد شاہی نے اپنی بصیرت افروز اور پرمغز تقریر میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ یہ ثابت فرمایا کہ اسلام میں مذہب اور سیاست جداگانہ دو چیزیں نہیں ہیں بلکہ مذہب عین سیاست ہے اور سیاست عین مذہب ہے لہٰذا مساجد میں جیسا کہ نماز روزہ کا بیان ہو سکتا ہے بعینہٖ ایسا ہی تمام سیاسی امور و مباحث کا نظم و نسق بھی ہو سکتا ہے اور جلسے بھی ہو سکتے ہیں۔

احقر عبداللہ مراد آباد

... دلایا ۲۲ ستمبر کو دو باقاعدہ جلسہ کر کے عہدیداروں کا انتخاب کریں گے قلت وقت کے باعث میں زیادہ قیام نہ کر سکا اور ۸ ستمبر کی شام کو مراد آباد پہنچا اور ۱۲ کو امر دیہہ گیا الحمد للہ کہ ہر دو جگہ افغان جرگہ کا قیام اور عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔ تفصیلات انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شائع کی جائیں گی۔

عبدالرحمٰن آف ... ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی

حجاز مقدس کا تحفہ
اصلی روغن بلسان و روغن زیتون

آلو کی کھیتی باتصویر

ضرورت ہے

مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں الجمعیۃ کے لئے محنتی اور دیانتدار ایجنٹوں کی: حیدرآباد دکن، اورنگ آباد، ناگپور، مع علی گڑھ، اٹاوہ، فرخ آباد، فتحپور، ایٹہ، کانپور، اعظم گڑھ، فیض آباد، بلیا، آرہ، بہرائچ، رانچی، بریلی، لکھنؤ، شاہجہانپور، خطوط ایجنسی فوراً طلب کریں۔ مینیجر اخبار الجمعیۃ دہلی۔

ہیضہ اچانک آتا ہے 298

طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا

امرت دھارا

... احتیاط ... مینیجر امرت دھارا ... امرت دھارا روڈ ... لاہور

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۷۶

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانے کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص ابیض — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

زراعتی کتب کے مشہور مصنف بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۶ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی-اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۲

معاصرین کے افکار و آراء

اسمبلی کے مسلمان ممبروں کی دینی بے حمیتی (ہمدم جدید)

ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے بیک زبان مسودات جج کے خلاف بہت ہی سخت ناراضی ظاہر کی اور انہیں اپنے مذہب میں مداخلت قرار دیا۔ جمعیۃ علماء ہند جو مذہبی معاملات میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرجع ہے۔ ... اس موقعہ پر حکومت کی شکایت بے سود ہے ...

سانپ کو تم اپنی آستینوں میں پالو، اسے کھلاؤ پلاؤ ...

آج اگر اسمبلی میں وطن پرور مسلمان موجود ہوتے ... "ہندو پرست" کہا کرتے ہیں تو یہ جج بل ہرگز پاس نہ ہو سکتا بلکہ اُس کی دھجیاں اڑ گئی ہوتیں۔ مگر وطن پروروں کی عدم موجودگی میں ان حضرات کے لئے میدان صاف ہے اور وہ پوری آزادی سے گل چھرے اڑا رہے ہیں۔

تبدیلی کرنے کے لئے پھر کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اگر مسلمان اس کے لئے تیار ہو جائیں تو ہمارا خیال ہے کہ جہاں تک خالص قانونساز میں ان کی نیابت کا مسئلہ ہے ان کی حالت زیادہ بہتر ہو سکتی ہے اور وہ موجودہ فیصلہ سے زیادہ بہتر اور مفید فیصلہ کرا سکتے ہیں لیکن اگر وہ یونہی تماشہ دیکھتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ غیر آئیں گے اور ان کے حقوق دلا دینگے اور ان کے مفاد کا تحفظ کر دینگے تو وہ ہمیشہ کے لئے نقصان میں رہیں گے اور انہیں کوئی نہ پوچھیگا!

ساردا ایکٹ میں ترمیم (سرفراز)

اس سال مجلس قانون ساز کے رواں سیشن میں ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے ساردا ایکٹ کی بعض دفعات میں ترمیم چاہی گئی ہے ...

مسودہ قانون حج (سچ)

مجلس خلافت کے نام (تاج)

دو دن کا یہ تاکام تماشا ہوگا
بے فائدہ باتوں سے بھلا کیا ہوگا
سنتے ہیں کہ تفریح مسلماں کے لئے
اجمیر میں پھر کوئی ڈراما ہوگا

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرماکر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔
(منیجر الجمعیۃ دہلی)

مسلمان بھی تیار ہو جائیں (ملت)

بمبئی کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ گاندھی جی کا برت کامیاب ہو جائیگا اور ہندوؤں کی اونچی ذات کے نمائندوں میں سمجھوتہ ہو جائے گا ...

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

دنیا میں زندہ رہنے کا حق کس کو حاصل ہے؟

شریعت کی زبان سے زندگی اور موت کی حقیقت

جنگ موتہ میں حیات اور بقائے اسلام کی تکمیل

اسلام کا سب سے پہلا سبق

الجنۃ تحت ظلال السیوف!

موتہ کا معرکہ اور اسلامی مساوات

دو لاکھ سے تین ہزار کا مقابلہ

زندہ رہنے کا حق کس کو حاصل ہے؟

"اس جنگ سے مقصد ملک گیری نہیں بلکہ درجہ شہادت کا حصول ہے۔"

سورۂ اخلاص کا زندہ معجزہ

... نوٹ (۱) ... نوٹ (۲) ... نوٹ (۳) یوم پیدائش سے مراد ہفتہ کے ایام ہیں تاریخ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ ...

صاحبزادہ شیخ الطاف حسین - کوتوالی محلہ صدر بازار - لاہور چھاؤنی

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

دواخانہ رشیدیہ دیوبند
خاص مجربات
اکسیر قلب ... تریاق ارحم ... سوزاک ...
نوٹ۔ دواخانہ رشیدیہ دیوبند میں ہر قسم کے بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔
منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو-پی)

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا
... اب گورنمنٹ نے جولائی سنہ ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی
اگر آپ ... آپ گھر بیٹھے ... مریض ...
ایم۔ اے مجید اینڈ برادرز ... بلیماران دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج ۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں، اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے کافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔
"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔
منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کیسٹو فین
کیسٹو فین مینو فیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا
... بال کالا اسٹور ... دربھنگہ

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اُس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶/
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ۱۰/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ۱۲/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ ... بلاجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرمی نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل بہت رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸/ اور چمڑے کی جلد کا ہدیہ کے علاوہ۔
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۱ ہجری

مسٹر کیلکر کا مہاسبھائی خطبہ
ملک اور قوم سے شرمناک غداری

ہندوستان کی طرح جس ملک نے بھی غلامی کی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کی ہے اُس کو ہمیشہ دو جماعتوں میں تقسیم ہونا پڑا ہے۔ ایک وہ جماعت جو استخلاص وطن کے لئے ساعی ہوتی ہے اور اس راہ میں جس قدر مشکلات پیش آتی ہیں انہیں برداشت کرکے منزل مقصود تک پہنچتی ہے اور دوسری وہ جماعت جو غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے بجائے انہیں اور زیادہ استوار بناتی ہے اور اپنے اعمال و افعال سے آزادی کی راہ میں زبردست رکاوٹیں پیدا کرتی ہے۔

کوئی جگہ نہیں پا سکتی ہیں، کیا ہم اس طرف اشارہ کریں کہ اس غیر منصفانہ فیصلہ نے مسلمانوں کی اکثریتوں کو ہر جگہ بے اثر کر دیا ہے اور ان کی اقلیتوں کو ہر جگہ خطرناک پوزیشن میں رکھ دیا ہے ... مزید تفصیلات کے محتاج نہیں رہے۔ فرقہ دارانہ فیصلہ پر اچھی طرح بحث کی جا چکی ہے۔ مگر اس کے باوجود مسٹر کیلکر کا یہ فرمانا کہ اس فیصلہ نے مسلمانوں کو دنیا کی تمام نعمتیں دیدی ہیں صاف ظاہر کرتا ہے ...

[illegible]

بے وقت کی راگنی

[illegible]

سمجھوتہ ہوگیا

[illegible]

گول میز کانفرنس

[illegible]

سیاسی نجات کا صاف طریقہ

[illegible]

بے انصافیاں یا مراعات

[illegible]

یوم حج کے مظاہرے

[illegible]

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کسی سے کچھ روپیہ قرض لیا اور وثوق کے واسطے ایک قطعہ زمین رہن رکھدی اور مرتہن نے با اجازت راہن زمین مرہونہ سے فائدہ اٹھاتا رہا ... زمین کی خراج مستقیم بھی ادا کرتا رہا ... کے واسطے زمین مذکورہ سے تمتع جائز ہے یا نہیں۔ مطابق مذہب امام ابوحنیفہ۔

الجواب

فائدہ اٹھانا مرتہن کا شیئی مرہون سے ناجائز اور بعینہٖ سود ہے جس کی حرمت نص قرآن مجید سے ثابت ہے ...

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

استفتاء

[illegible]

الجواب

[illegible]

قوم کے لئے ایک خطرۂ عظیم ہے اور کوئی ہندوستانی قوم پروران کی مذمت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ... اپنے آپ کو قوم پرور کہتے ہیں ان کے خلاف قلم نہیں اٹھاتے تو ... کسی شخص پر غداری کا الزام لگانے کا حق باقی نہیں رہتا۔

بدترین فرقہ پرستی

فرقہ پرست اخبارات خواہ کچھ کہیں ہم ایک لمحہ کے لئے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ مسٹر کیلکر نے جو خیالات اپنے خطبہ صدارت میں ظاہر کئے ہیں وہی ہندوستان کے ہندوؤں کی اکثریت کے خیالات ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ مسٹر کیلکر کے خیالات اس وقت صرف ان ہی کے یا زیادہ سے زیادہ ان کے چند ہمنواؤں شلا ڈاکٹر مونجے وغیرہ کے خیالات ہیں، ہندو قوم کو ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہندو مہاسبھا کے اجلاس کو ایسے وقت میں جبکہ ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈر جیلوں میں ہیں، گاندھی جی جیل میں ہیں، جواہر لال نہرو جیل میں ہیں، پٹیل جیل میں ہیں، سروجنی نائیڈو جیل میں ہیں، سین گپتا اور دوسرے جیل میں ہیں، اور جو کچھ باقی رہ گئے ہیں وہ پونا میں گاندھی جی کی جان بچانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی ... ہندوستان کے ہندوؤں کی نظریں یرودا جیل پر لگی ہوئی ہیں اور وہ گاندھی جی کی طرف سے متوحش و مضطرب ہیں انہیں اس وقت اس قسم کے سوانگ بھرنے کی فرصت نہیں ہے۔ اسی وجہ ہے کہ ان چند لوگوں نے اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر ... فرقہ داریت کا مظاہرہ کرنے کے لئے یہ اجتماع منعقد کر لیا ہے ...

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

حرمین کے اوقاف کو اغیار کے پنجوں سے نکالو!
حکومت حجاز اور مصر میں معاہدہ کیوں نہ ہوا؟
حجاز کے اصلاحی اور تعمیری دور پر ذمہ دارانہ تبصرہ

دمشق کے ایک اخبار میں وہ گفتگو شائع ہوئی ہے جو شیوخ کے قاضی ... اور بیروت کے ایک اخبار نویس کے درمیان ہوئی اور جس میں جانبین سے حجاز کے اہم مسائل کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم افادۂ عام کیلئے اس گفتگو کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں ...

[illegible]

حکومت حجاز کے معاہدات

[illegible]

حجاز کا تعمیری دور

[illegible]

حرمین کے اوقاف پر اغیار کا تسلط

[illegible]

عالم اسلامی سے اپیل

[illegible]

ریاست الور کے مظالم اور مظلومین الور کے حالات کی تحقیقات
پناہ گزینوں کی صحیح تعداد، ان کی شکایات اور ترک وطن کے اسباب
جمعیۃ علمائے صوبہ دہلی کے وفد کی مکمل رپورٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

ریاست الور کی طرف سے رکاوٹیں

[illegible]

(۲) شکایات اور مظالم

[illegible]

(باقی آئندہ)

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

روس میں اہل قلم کی قدردانی
ماسکو اور لینن گراڈ کے مصنفین کی حالت
ادیبوں کیلئے ہر قسم کی آسانیاں

یورپ کے ایک مشہور اخبار کے نامہ نگار نے روس کے ایک اہل قلم سے سوال کیا کہ کیا آپ بالشویک روس میں اطمینان کی زندگی بسر کرتے ہیں؟ روسی ادیب نے نہایت مسرت کے ساتھ جواب دیا کہ بیشک نہایت اطمینان کے ساتھ ...

[illegible]

... اور جس میں سیاسی معلومات کا ایک اچھا ذخیرہ مہیا کیا گیا ہوتا ہے۔ (مانچسٹر گارڈین)

یورپ کی "قومیت" دنیا کیلئے تباہ کن ہے
طویل تجربہ کے بعد ایک انگریز مدبر کا خیال

لارڈ ڈیلانس برگ نے "انٹرنیشنل لا ایسوسی ایشن کانفرنس" کی صدارت کرتے ہوئے خطبہ افتتاحیہ میں بعض اہم اور ضروری امور کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول کرائی اور فرمایا ۱۹۱۴ء سے پہلے دنیا کے مدبرین نے صلح اور جنگ کے مسائل کا جو حل پیش کیا تھا اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ بے شمار کوششوں کے باوجود اس بات کی کوئی ضمانت نہیں لی جا سکتی کہ مستقبل کے معرکوں میں پہلے کو تباہ کن ہتھیار اور زہریلی مادہ یا سائنٹیفک کے استعمال سے روک دیا جائے گا درانحالیکہ ۱۹۱۴ء میں جو اسلحہ اور حربی وسائل ممنوع قرار دیئے گئے تھے وہ گزشتہ جنگ عظیم میں بے باکانہ استعمال ہونے لگے بلکہ ان کے استعمال میں اور زیادہ وسعت دیدی گئی۔ یہ خیال کہ آئندہ تباہ کن آلات اور اسلحہ کا استعمال کس طرح ممنوع قرار دیا جائے اب تک ناقابل فہم ہے جس کی طرف کسی بڑے سے بڑے مدبر کے دماغ کو بھی رسائی حاصل نہیں ہوئی۔ ہماری تہذیب کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیے کہ گزشتہ مصائب کا اعادہ ناممکن ہو جائے اور جنگی فضا کو پھر پیدا نہ ہونے دیا جائے۔

اب طویل تجربہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہماری مبالغہ آمیز "قومیت" دنیا کی اقتصادی حالت کو تباہ کرنے والی ہے۔ دنیا کا نظام اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ جنگی قرضہ اور جنگی تاوان کا تصفیہ نہ ہو جائے اور جب تک تخفیف اسلحہ کو قابل اطمینان معیار پر قائم نہ کر دیا جائے اور محصولات کی دیواروں کو توڑ کر نہ رکھدیا جائے۔ (اسٹیٹسمین)

یورپ کی تہذیب پر یورپ والوں کا ماتم

یورپ کی تہذیب نے آج کل جو گل کھلا رکھے ہیں اس نے خود یورپ والوں کو بھی کانا ناچ نچا دیا ہے، اور وہ اپنی تہذیب اور معاشرت کا ماتم کرنے لگے ہیں۔ طلاق کی کثرت نے مذہبی پادریوں کو سخت مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ اگر انجیل کی رو سے طلاق کی کثرت کو روکا جائے تو یہ عمل عبث معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر انجیل کی حکومت کو وہ تسلیم کرتے تو آج یہ مشکل ہی کیوں پیش آتی، اور اگر حکومتوں کے ذریعہ کوئی قانون ایسا وضع کرایا جائے جو اس کثرت کو روک سکے تو یہ یورپ کی تہذیب کے خلاف ہے ...

[illegible]

گاندھی جی نے صرف ایک مقصد کیلئے قربانی پیش کی ہے
امریکہ کے مدبرین کا اظہار حیرت
گاندھی جی کی جانب سے جواب

[illegible]

ایک ترک موجد کا حیرت انگیز "جوتا"

[illegible]

دار الحکومت

جامع مسجد میں جلسہ

قراردادوں کی منظوری

دہلی ۲۴ ستمبر کل حسب معمول جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا عام جلسہ بصدارت جناب مولانا قاری محمد اسحاق صاحب فاضل دیوبند سابق ناظم جمعیۃ علمائے دیوبند منعقد ہوا۔

مالک و ایڈیٹر "قومی گزٹ" کی شدید علالت

مظہر الدین کی شرافت کا مظاہرہ

جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ۔ سلام مسنون۔

یوم احترام مساجد کے سلسلہ میں ہدایات

ایک ضروری تصحیح

دو گھنٹہ نہیں بلکہ پاؤ گھنٹہ

ہندوؤں سے پست اقوام کا سمجھوتہ ہو گیا

گاندھی جی کی منظوری کے بعد فیصلہ کی اطلاع وزیر اعظم کو دیدی گئی

وزیر اعظم کے نام ڈاکٹر امبیدکر اور ہندو لیڈروں کا تار

وزیر اعظم کے فیصلہ کا انتظار

وزیر اعظم کے نام ہندو لیڈروں کا تار

دہلی میں شدید بارش سے مکانات کا انہدام

قرول باغ میں ایک عمارت گر گئی

سات اشخاص ہلاک متعدد مجروح

قرآن خواں بچوں پر ظلم

جمعیۃ علماء ہند کے ایک کارکن کی رہائی

اسمبلی میں مساجد کے متعلق قرارداد

شیخ صادق حسن صاحب کا نوٹس

قانون برائے انسداد گداگری و زناکاری

مقامی حکومت سے مسلم متحدہ بورڈ کی درخواست

مولانا برکت اللہ صاحب کے مقدمہ کی سماعت

کلکتہ میں مکانوں اور ہوٹلوں کی تلاشی

۱۲ اشخاص گرفتار کر لئے گئے

لندن کانفرنس میں کانگریس کی شرکت

حکومت کانگریس سے گفتگو نہیں کرے گی

اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

صوبجات متحدہ میں سیاسی رفتار

سرکاری رپورٹ کا خلاصہ

لندن میں ہندوستانی سیاسیات پر تبصرہ

تحریک سول نافرمانی میں کل گرفتاریوں کی تعداد

جمعیۃ علماء سہارنپور کی طرف سے شراب پر پکٹنگ

نعرے لگانے والوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۲۵ ستمبر آج دہلی مارکیٹ کا نرخ حسب ذیل رہا۔

سونا پاؤ ۲۹ - نیشنل بینک ۲۹ - دیسی ۲۸ -

چاندی ۵۲ فی سیکڑہ

مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش

فرقہ وارانہ فیصلے میں مسلمانوں کو سب کچھ دیدیا گیا

ہندو مہاسبھا کی مجلس مضامین کے ریزولیوشن

مسلمانوں کو سب کچھ مل گیا!

کشمیر میں پھر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا

جلوس کو روکنے پر ہنگامہ اور خشت باری

کرفیو آرڈر کا نفاذ۔ ایک ہلاک اور متعدد زخمی

فوج کی طلبی اور کرفیو آرڈر

ایک ہلاک ۳۵ زخمی

میرپور کے مسلمانوں میں شورش

مسلمانان بھاگلپور کا جلسۂ عام

اسمبلی کے ارکان سے مساجد و اوقاف کو واگزاشت کرانے کا مطالبہ

والیان ریاست کی کانفرنس میں سمجھوتہ

نزاعی معاملات کیلئے ثالثی عدالت

شاہی اقتدار کی تشریح و توضیح

آرڈیننس کی تنسیخ اور سیاسی اسیروں کی رہائی

سرحدی کونسل میں ایک تجویز

ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ کا امکان

مولوی عبد اللطیف صاحب کی صحت

ریل کی آمدنی میں تین لاکھ کا اضافہ

دہلی کی طبابت میں ایک مبارک اضافہ

جرمنی سے برطانیہ کا غیر منصفانہ سلوک

"برطانیہ کو جرمنی میں اختیارات دینے والا کون ہے"

منچوریہ میں چینی دفاتر بند کر دیئے گئے

جاپان پر ڈی ویلرا کا الزام

ایک بکس سے چھ بموں کی برآمد

انتقادات

الضیاء — حجم علاوہ ٹائیٹل پیج ۴۰ صفحات سائز ۲۰×۲۶ قیمت سالانہ ہندوستان کے لئے تین روپے آٹھ آنہ ممالک غیر کیلئے ... ملنے کا پتہ: ادارہ "الضیاء" لکھنؤ۔

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

علوم طبیہ میں بے نظیر ترقی

بغیر حکومت وقت کی امداد و موافقت کے کسی علم و فن کو عروج حاصل کرنا گیا اس کا باقی رہنا بھی دشوار ہے اسلامی سلطنتوں کے زوال کے بعد یہی خطرات دیسی طبوں کو بھی پیش آئے یہاں تک کہ ان کے لئے چند سال قبل کوئی ٹھکانا نظر نہ آتا تھا۔ ان سے تعلق رکھنے والے حضرات سے پوشیدہ نہیں ہے کہ طب یونانی کے حمدردوں نے کیسی کیسی کیسی ناقابل برداشت تکالیف برداشت کی ہیں ایسے وقت میں جب کہ زمانہ کی نئی تحقیقات سے طب مغربی کی ہر دلعزیزی بڑھتی جا رہی ہے گو کہ طب یونانی کے مفید علاج معالجہ نے اسکو اس شکستہ حالت میں ایک باقی رکھا تاہم کوئی ان دنوں اس کا پرسان حال ایک فرد بھی نظر نہ آتا تھا یعنی بہت جلد مسلمانوں کو اس سے ہاتھ دھونا اور طب یونانی کو خیرباد کہنا پڑتا۔ ہم ان مبارک ہستیوں کے ممنون ہیں جنہوں نے ہمدردی کی صحیح ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حکومت وقت کو توجہ دلائی اور طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے قیام کا باعث ہوئیں۔

طب یونانی کی خامیوں کا ازالہ

ابھی زیادہ زمانہ نہیں ہوا اس کے فقدان سے کہ بہت سے لوگ اس طرح سے ناآشنا ہوں مگر وہ وقت دور نہیں ہے کہ جو رواج عالم میں طب قدیم کی ہمدردی کے لئے اس کی کوششوں کا ثمرہ دیکھنے لگے اس قلیل عرصہ میں طب قدیم کی خدمت کے لئے لائق فرزندان کی ایسی فارغ التحصیل جماعت ۱۹۳۲ء طبیہ کالج علی گڈھ تیار کر چکا اور طبیہ کالج میگزین ایسے شاندار محقق طبی جریدہ کا نکالنا معمولی اور آسان کام نہیں۔ تعلیم کا مسئلہ ایسا اہم ہے کہ اگر اب تک کے طریقہ تعلیم ہی کو اس فن کے [illegible]

طلبار کو وظائف

[illegible]

ہمدردان جامعہ کی خدمت میں

امداد و اعانت کی ایک اپیل

[illegible]

(ڈاکٹر) ذاکر حسین ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی
شیخ الجامعہ و ناظم مجلس تعلیم ملی جامعہ ملیہ اسلامیہ۔ دہلی

لیا جائے تاکہ وہ آئندہ بھی یہ امداد جاری رکھیں اور اس کی ادائیگی کسی پر بار نہ گذرے نیز اس لئے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس اہم تعلیمی کام میں ہمارے شریک کار بنیں۔

ہر ادارہ کی ترقی اور اس کی کامیابی کا انحصار اس کی کارکن جماعت پر ہوتا ہے خدا کا شکر ہے کہ جامعہ کو ایسے لائق اور تجربہ کار اساتذہ اور وفادار کارکن مل گئے ہیں جو جامعہ کے ساتھ اپنا رشتہ حیات وابستہ کر چکے ہیں اور گذشتہ بارہ سال سے پوری مستعدی اور سرگرمی سے جامعہ کی خدمت کر رہے ہیں، اس بارہ سال کی مدت میں جو کام اس ادارہ نے کیا ہے اس کی بنیاد پر ہمیں یقین ہے کہ آپ ہم پر اعتماد کریں گے اور اس ادارہ کی مالی اعانت کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائیں گے۔ ڈھائی ہزار روپیہ ماہوار کی رقم ایسی نہیں کہ آپ کی توجہ سے آخر دسمبر تک اس کا انتظام نہ ہو سکے۔

حیدرآباد دکن کی تجارت پر تبصرہ

سال بسال ترقی و تنزل کے اعداد و شمار

۱۳۴۲ف کے مشتبہ اعداد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ریاست میں اس سال [illegible] کے ۱۰۴ کروڑ اور ۱۳۴۰ف کے ۱۰۹ کروڑ کے مقابل ۷۲ کروڑ روپیہ کی تجارت ہوئی یعنی علی الترتیب ۳۳ اور ۳۲ فی صدی کمی رہی۔ کمی زیادہ تر برآمد میں واقع ہوئی جو گذشتہ دو سالہ اوسط ۱۲ کروڑ کے بجائے ۱۳ کروڑ یعنی ۳۰ فی صدی کم رہی برآمد نسبتاً اچھی ہونے کے باوجود سنین ماضیہ کی اوسط ۱۸ کروڑ کے بجائے ۱۳ کروڑ پر اتر آئی جو ۲۸ فی صدی کی پر دلالت کرتی ہے۔ اس کمی کا اہم سبب مالی تجارت کی مقدار میں قلت کے بجائے قیمتوں میں عظیم انحطاط پر مبنی ہے کیونکہ [illegible]

دو اسلامی مدرسوں کا مبارک اتحاد

کچھ عرصہ سے قصبہ اجراڑہ ضلع میرٹھ میں باہمی نفاق کی بنا پر دو مدرسے قائم ہو گئے تھے لیکن الحمد للہ اب وہ متحد ہو گئے اور بدستور سابق ہر دو مدارس نے ایک مدرسہ کی صورت اختیار کر لی۔

یہ اتحاد مولوی طفیل احمد صاحب وکیل میرٹھ اور حکیم سید محمد شتان علی صاحب کی مساعی جمیلہ کا رہین منت ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ معاونین مدرسہ اس اتحاد سے خوش ہوں گے، اور مدرسہ کی مالی امداد فرما کر اس دینی مدرسہ کے بقا و استحکام کے لئے سعی بلیغ فرمائیں گے۔

(حافظ) محمد حسین ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ

ہند میں رہنے والے تمام سرحدی افغانیوں سے گذارش

تمام سرحدی افغانیوں سے جو اس وقت ہندوستان کے مختلف شہروں میں رہتے ہیں ان سے گذارش ہے کہ وہ دیگر قوموں کی طرح منظم ہو جائیں اور ایک جرگہ کی صورت میں اپنی تنظیم کریں جس شہر میں رہتے ہوں۔ افغانی سرحدی جرگہ کے نام سے ایک جمعیت قائم کریں۔ خاکسار خود دورہ بھی کر رہا ہے۔

۲۴ تاریخ احقر دیوبند پہنچا دارالعلوم کے طلبار نے بڑے انتظام سے جلسہ کیا امید کہ بہت جلد جرگہ کی شکل میں ظاہر ہوں گے۔

عبد الرحمٰن آزاد

پیشوا کا رسول نمبر مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو رسالہ پیشوا دہلی کے یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء [illegible]

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

البیان فی علوم القرآن

[illegible]

دارالاشاعۃ تفسیر حقانی بلیماران دہلی

بے روزی کا آسان علاج

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکینگے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" دہلی

مقویات سراج عالم

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ

مختصر حالات اور اس کا گذشتہ و موجودہ کام

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مسلمانان ہندوستان کی سب سے قدیم اور مشہور انجمن ہے، جو چھیالیس سال سے مسلمانوں کی تعلیمی خدمت میں مصروف ہے۔ ۱۸۸۶ء میں سرسید مرحوم نے یہ کانفرنس اس غرض سے قائم کی تھی کہ مسلمانوں کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی رغبت دی جائے اور جہاں تک ممکن ہو ان کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

سرسید کی تعلیمی تحریک کا مرکز اگرچہ علی گڈھ تھا لیکن کانفرنس کا سالانہ اجتماع و اجلاس علی گڈھ کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ حالات و موقع کے لحاظ سے جس ضلع یا صوبہ میں مناسب ہوتا کیا جاتا تھا، سالانہ اجلاس کے مختلف مقامات پر منعقد کرنے کا مقصد یہ بھی تھا کہ ہر جگہ کے مسلمانوں میں جدید تعلیم کی ضرورت کا احساس پیدا کیا جائے۔ نیز یہ کہ ہر صوبہ کے مسلمانوں کو جب کہ ان کے صوبہ میں [illegible]

[illegible]

نگپو اور دیگر اضلاع شمالی بنگال سے ایک اپیل

[illegible]

ایس ڈو کتاب (ہندوستانی مسلمان صفحہ ۱۵۸) ایک سو ستر سال کا عرصہ گذرا صوبہ بنگال میں کسی مسلمان کے لئے غریب ہو جانا ناممکن تھا مگر آجکل اس کے لئے دولتمند ہونا بالکل ناممکن ہے اس لئے مسلمانان بنگال کے لئے بہت ہی زیادہ ضرورت ہے کہ اپنی پست ہمت کو سدھارنے اور اپنی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے [illegible]

[illegible]

ساتھ عمل پیرا ہوں تاکہ ان کی بہبودی کی کوئی صورت ہو سکے دیسی چیزوں کے استعمال میں پوری پوری کوشش کام میں لایا جائے۔ واللہ الموفق
ننگ اسلاف
(مولانا) حسین احمد غفرلہ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ

عالیجناب حکیم محمد احمد خانصاحب دہلوی
عالیجناب حکیم غلام کبریا خان عرف بھورے میاں دہلوی
عالیجناب حکیم عبد الوہاب صاحب نابینا دہلوی

شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دارالعلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی

کے

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضار رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مغلظ منشط ہے۔ یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزار مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے نہ اس میں کوئی کشتہ ہے نہ کسی قسم کے سمیات اور نشی وغیرہ مضر اجزار ہیں جو لوگ بے اعتدالیوں کی بدولت اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ چکے ہیں ان کے لئے یہ معجون آب حیات ہے مادہ اور خون کی تولید کو بڑھاتی اور حرارت عزیزی کو برانگیختہ کرتی ہے۔ اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی اکر چکے کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہو جاتا ہے قبل از وقت ہی استعمال ہو سکتی ہے۔ خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں۔ خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ
منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے رجسٹر کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ [illegible] ڈی سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے رجسٹر بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلبار کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال کا ہے۔ پراسپیکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

تار کا پتہ "میڈیکل سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبار طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص ابیض
اکسیر نسواں
ملین
جوہری

[illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۷ دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

[illegible]

بلیماران دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکاپتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

جلد ۱۶ | دہلی یوم شنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۳

معاصرین کے افکار و آراء

یوم حج و احترام مساجد (زمیندار)

چند روز ہوئے مولانا ابو المحاسن محمد سجاد نائب امیر شریعت صوبہ بہار نے اسمبلی کے مسلم ارکان سے اپیل کی تھی کہ جن مساجد اور اوقاف پر حکومت بالواسطہ یا براہ راست قابض ہے...

بے نقابی سے بے حجابی تک! (سچ)

یورپ میں ہر سال ایک حیا سوز نمائش ہوتی ہے...

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

پتھر ٹوٹ جاتا ہے مگر مسلمان کا دل نہیں ٹوٹتا

"ہمارا قلعہ ہماری تلوار اور خوف الٰہی ہے"

فسطاط کی اسلامی فوج نے قلعہ میں پناہ لینے سے انکار کردیا

کافرے بیدار دل پیش صنم
بہ ز دیندارے کہ خفت اندر حرم

گاندھی جی کے برت کا اثر

پورٹ حج کمیٹی کا قانون

مسلمانوں کیلئے عبرت

چائینہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں نرخ فی سیر پختہ ہے ۔ بیوپاری بھی خط و کتابت کریں۔ حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کسٹرآئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں درد کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹیفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی
CASTOPHEN MAFG CO., (INDIA) P. BOX 88 BUNDER RD. KARACHI.

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

منیجر دواخانہ مجربات مسیح الملک ...

آلو کی کھیتی با تصویر

زراعتی کتب کے مشہور مصنف
بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
مقام گونڈہ (گوالیار) سے مل سکتی ہے

احمد اسٹور
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

صد ہا مرضوں کی ایک دوا
منیجر مدرسہ دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

کانفرنس گزٹ!
یعنی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کا تعلیمی و اصلاحی اخبار ...
منیجر کانفرنس گزٹ علی گڑھ

جریان کی شرطیہ دوا
بالکل مفت
ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر قبض بالکل نہیں کرتی
منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

جاری شدہ ۱۸۸۸ء
طریف، ادیب، مصلح، صلح کل، با تصویر، یکتائے زمانہ، قابل دید ہفتہ وار اخبار "اودھ پنچ" منگا سیئے ...
پتہ: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

دنیا میں ایک عجیب تیل
سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا
منیجر شنکر کارجالہ نمبر ۹ دربھنگہ بہار

بال جڑ سے کالا

اخبار الجمعیۃ میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ منیجر

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں ان اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے
حجم ۲۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱/	۱/	۲/	۴/

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۲/
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رح حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ۵/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو شکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اور اب زیر زیر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت صحیح اور بامحاورہ ہے اسکا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہوجاتا ہے حصہ اول قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ... اور چمڑے کی جلد کا ... روپیہ کے علاوہ۔
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ ہجری

ملت اسلامیہ کے سب سے بڑے خیرخواہ

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" اور مولوی "شفیع داؤدی"

اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ میں پورٹ جج کمیٹیوں کے متعلق جو مسودہ قانون منظور کیا گیا ہے اس پر ان کالموں میں نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی جاچکی ہے اور مسلمانوں کے ایک مذہبی فریضہ میں اس جدید قانون کی رخنہ اندازیاں پوری طرح واضح کردی گئی ہیں۔ مسلمان اس کی حقیقت سے واقف ہو چکے ہیں اور انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ حج کے ...

شریعت اسلامیہ کا مفتی اعظم اور ملت اسلامیہ کا سب سے بڑا خیرخواہ ہے۔ کس قدر مضحکہ خیز اور لغو دعویٰ ہے۔

مولوی داؤدی کی حمایت

اب دوسری طرف مولوی شفیع داؤدی ہیں جن کی تعریف و توصیف میں پاینیر، اینگلو انڈین ...

کیا موجب حیرت ہوسکتی ہے یہ بیان مولانا شفیع داؤدی نے اپنی برات کے لئے پیش کیا ہے یا اپنے آپ کو ملزم ٹھہرانے کے لئے؟

مسلمانوں پر احسان عظیم

آگے چل کر مولوی شفیع داؤدی نے مسلمانان ہند پر ایک یہ احسان عظیم جتلایا ہے کہ مسلم اراکین نے جمعیۃ علمائے ہند کے اعتراضات پر بھی سلیکٹ کمیٹی میں غور کرلیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

"ہم لوگوں نے یہاں تک رواداری کو راہ دی کہ جمعیۃ العلماء جیسی عدم تعاون کرنے والی جماعت کے اعتراضات پر بھی کافی غور کرلیا گیا!"

بے شک ملت اسلامیہ پر آپ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ مذہبی نقطۂ نگاہ کے پیش نظر ہندوستان کے علماء نے مرادآباد میں مجتمع ہو کر حج کے متعلق مسودات پر جو اعتراضات کئے تھے، ان کو آپ نے قابل التفات سمجھا اگرچہ ان کے مطابق مسودات میں ترمیم کرنے کی توفیق آپ کو نہیں ہوئی لیکن کیا آپ نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ آپ آج جس جگہ بیٹھے ہوئے مسلمانوں پر اپنے احسانات کا بوجھ رکھ رہے ہیں وہاں تک آپ کی رسائی کس طرح ہوئی ہے، کیا یہی وہ اسلام کے نام لیوا نہیں ہیں جنہوں نے آپ کے لئے گدے دار کرسیوں پر بیٹھنے کا انتظام کردیا ہے۔ اگر مسلمانوں کے مذہبی اعتراضات پر آپ نے توجہ کی تو حالانکہ یہ بھی غلط ہے تو کون سا احسان کیا؟ کیا آپ اسی لئے اسمبلی میں نہیں بھیجے گئے تھے کہ مسلمانوں کی نمائندگی کریں۔ آج آپ کو اپنے "تعاونی" ہونے پر فخر ہے اور جمعیۃ العلماء پر عدم تعاون کی تہمت لگاتے ہوئے کوئی باک نہیں ہوتا لیکن کیا آپ یہ بھول گئے ہیں کہ سرکاری عنایات کی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے آپ نے جو زینہ اختیار کیا تھا وہ کیا تھا۔ افسوس کہ مسلمانوں ہی کو آپ فریب دیتے ہیں ان کا ووٹ حاصل کرکے اسمبلی میں جاتے ہیں اور پھر ان ہی کے مذہب کے خلاف حکومت سے تعاون کرتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اب علماء کی جماعت جو مذہب کی صحیح ترجمان اور مسلمانوں کی حقیقی نمائندہ ہے اس پر طعنہ زن ہوئے ہیں۔

متضاد بیانی

اس بیان میں یہ لکھا گیا ہے کہ

"مسودہ کی دفعات میں بہت کافی ترمیم و اصلاح کی گئی ہے"

لیکن جب یہی بات اسمبلی میں کہی گئی تھی اور اس پر زور دیا گیا تھا کہ اس مسودہ کو دوبارہ شائع کیا جائے تو ان ہی داؤدی صاحب نے صاف صاف کہا تھا کہ سلیکٹ کمیٹی ...

حکومت کی مداخلت کا اعتراف

ہندو مسلم سکھ اتحاد

ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح اچھوتوں اور ہندوؤں میں اتحاد ہوگیا ہے اسی طرح ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں میں اتحاد ہو جائے۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا کی اس تجویز کے ساتھ پوری طرح متفق ہیں کہ فوراً آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے۔ اور دیگر گاندھی جی جنہوں نے ابھی ابھی ایک شاندار کارنامہ کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے اس مبارک کام کے لئے پیش قدمی کریں اور اپنی رہنمائی اور امداد سے ہندوستان کی تمام اقوام کے درمیان ایک استوار میثاق مرتب کرادیں۔ ہر قوم کے سربرآوردہ زعماء کو جو اپنی تنگ خیلیوں سے باہر ہیں بغیر ایک لمحہ ضائع کئے ہوئے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی جد و جہد کرنی چاہئے اور ہندوستان کی قومیت متحدہ کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرکے وقت کی اہم ترین ضرورت کو پورا کردینا چاہئے۔

۳۰ ستمبر کو یوم حج

حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب قائم مقام ناظر مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند کے اعلان کے مطابق ۳۰ ستمبر کو یوم حج باحترام مساجد و اوقاف تمام ہندوستان میں منایا جائے گا اور مجوزہ قرارداد مساجد میں منظور کی جائیں گی۔

حوادث و احکام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسمی عبداللہ کے چار بچے اور ایک بیوی ہے۔ عبداللہ اپنے والد کے ہمراہ رہنا چاہتا ہے لیکن عبداللہ کی بیوی اس کو منظور نہیں کرتی کیونکہ عبداللہ کی سگی والدہ کا انتقال ہوچکا ہے بعد عبداللہ اپنی سوتیلی ساس کے ہمراہ رہنا نہیں چاہتی۔ اور عبداللہ کے والد ...

الجواب

استفتاء

الجواب

استفتاء

الجواب

اخلاقی موج

ہندو مسلم سکھ اتحاد

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

عیسائیوں کی موجودہ اناجیل کی حقیقت

درجنوں انجیلوں سے یہ چار انجیلیں منتخب کیگئی ہیں!

کیا حکومت کی طرف سے محکمۂ احتساب (سینسرشپ) کا قیام ضروری ہے؟ اس پر دو رائیں، انگلستان کے ایک اخبار میں شائع ہوئی ہیں۔ مسٹر سیٹورٹ لکھتے ہیں کہ کسی حکومت کی طرف سے کسی چیز پر احتساب نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ شہری باشندوں کے حقوق میں ایک ناجائز مداخلت ہے۔ نیز اس سے اصل مرض کا علاج بھی نہیں ہوسکتا جس کے لئے احتسابی گرفت کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ دوسری طرف مس اور جرڈ ہیں جو احتساب کی حمایت میں سرگرم ہیں۔ انہوں نے اپنے مضمون میں احتساب کی ...

... ہیں۔ اگر جیمز کی طرف سے ان پر احتساب نہ ہوتا تو آج ہمارے سامنے انجیلوں کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔ اور بائبل تک ہماری رسائی نہ ہوتی۔ (معلوم ہوا کہ جن اناجیل کو آج اپاکرفیل یا موضوع اور جعلی قرار دیا جاتا ہے وہی موجودہ اناجیل کی بنیاد ہیں اور چاروں انجیلیں ان ہی سے منتخب کرکے لکھی گئی ہیں!)

(سنڈے ریویو)

مدرسے بچوں کے پاس آتے ہیں!

کناڈا میں سفری اسکولوں کا انتظام

کناڈا کے بعض علاقوں میں مدرسوں کے اندر بچے تعلیم حاصل کرنے کیلئے نہیں آتے بلکہ مدرسے بچوں کے پاس آتے ہیں! جب سے کناڈا کی آبادی نے وسعت اختیار کی ہے اس وقت سے بچوں کیلئے ہر جگہ درسگاہوں کا قیام ناممکن ہوگیا ہے۔ اسلئے بچوں کی تعلیم کے انتظامات کے سلسلے میں مختلف صورتیں اختیار کی گئیں۔ ایک صورت یہ کہ بچوں کو خط و کتابت کے ذریعہ تعلیم دی جائے۔ اس کی صورت یہ تھی کہ بچے اپنے سبق کے متعلق ضروری امور کو اپنے استادوں کے پاس بذریعہ خط ارسال کردیا کرتے تھے۔ استاد ان کی غلطیوں کو درست کرکے پھر واپس بھیجدیا کرتے تھے۔ اس کے بعد دوسرا طریقہ جاری ہوا۔ براڈ کاسٹنگ کے ذریعہ بچوں کو تعلیم دی جانے لگی لیکن یہ طریقہ سودمند ثابت نہ ہوا۔ کیونکہ ہر جگہ پر بچوں کا براڈ کاسٹ اسٹیشن پر پہونچنا ناممکن ہوگیا تھا۔ اب ایک تیسرا طریقہ جاری کیا گیا ہے جو ہر طرح اطمینان بخش اور تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔ یعنی سفری اسکولوں کے ذریعہ بچوں کو تعلیم دی جانے لگی ہے۔ یہ درسگاہیں ریل کے ڈبوں میں قائم کی گئی ہیں جو مختلف مقامات میں ہر پندرہ روز کے بعد صرف ایک رات کیلئے ٹھہرتی ہیں اور بچے بگیوں، موٹروں اور دیگر سواریوں کے ذریعہ وہاں پہونچ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(بمبئی کرانیکل)

امریکہ کا میئر شراب کی حمایت میں

شکاگو (امریکہ) کارپوریشن کا میئر آج کل لندن آیا ہوا ہے۔ اسٹیٹسمین کے نامہ نگار نے ان سے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔ میئر مذکور نے فرمایا کہ اس وقت تک امریکہ میں شراب پر پابندیاں عائد ہیں بلکہ قانوناً اس کا استعمال ممنوع ہے۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ شراب پر جو بھاری ٹیکس حکومت کی طرف سے لگادیا گیا ہے اس کو منسوخ کردیا جائے۔ دوسری طرف امریکن اسکو ... سے ممنوع قرار دے رہے ہیں۔ امریکہ میں شراب کو پرانے جوتے کی مانند نکال کر پھینک دیا گیا ہے۔ اگر آئندہ ماہ جون میں شکاگو کے اندر جو عظیم الشان میلہ لگنے والا ہے اس میں اس کی کثیر مقدار بہائی جائے گی۔ میئر مذکور نے امید ظاہر کی کہ شراب کا حکم امتناعی بہت جلد منسوخ ہوجائے گا۔

(اسٹیٹسمین)

۴۲ سال کے بعد ایک خط تقسیم کیا گیا

ایک پوسٹ کارڈ جو ۲۰ نومبر ۱۸۹۰ء کو ورل ورتھ کے پوسٹ بکس میں ڈالا گیا تھا وہ ۲۴ سال بعد اہل نظام میں تقسیم کرایا گیا۔ یہ خط مسٹر آر. ڈبلیو سمتھ آف ایل نظام کے نام پر لکھا گیا تھا جس کو مرے ہوئے ۱۲ سال گزر گئے۔ خط کا مرسل مسٹر ایلس رونیوٹ تھا جس کو وفات پائے ہوئے بیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

(اسٹیٹسمین)

(بسلسلہ صفحہ ہذا کالم اول)

ابن رفادہ کے معاونین کی املاک ضبط

حکومت حجاز کا سرکاری بیان

ریاست الور کے مظالم اور مظلومین الور کے حالات کی تحقیقات

پناہ گزینوں کی صحیح تعداد، انکی شکایات اور ترک وطن کے اسباب

جمعیۃ علمائے صوبۂ دہلی کے وفد کی مکمل رپورٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۳) ریاست الور کی بقیہ آبادی

جیسا کہ ہم پہلے عرض کرچکے ہیں ہمیں ریاست کے اندر جاکر مسلمانوں کی عام حالت ان کے کاروبار ان کی معاشرت اور ان کی موجودہ آبادی بچشم خود دیکھنے کا موقع حکام ریاست نے ہم نہ پہنچنے دیا اور ہم ریاست کا دورہ نہ کرسکے، یہ امر خود ریاست ہی کے لئے مضر ثابت ہوگا، بہر حال ہم نے ریاست الور کے باشندوں سے جو کچھ معلوم کیا اس کی تفصیل مندرجہ بالا واقعات میں موجود ہے، ریاست کی بقیہ آبادی کے متعلق ...

ہوگیا ہے، انہیں صحیح رہنمائی اور صحیح کارکن نہیں ملے ہیں۔ ایسا کیوں ہوا ہے اس کا ذکر ہم ترک وطن کے اسباب کے سلسلہ میں کریں گے۔ الور میں اب بھی مسلمانوں کی آبادی اتنی ہے کہ اگر ان میں کارکن موجود ہوں تو وہ اپنے جائز مطالبات ریاست سے تسلیم کراسکتے ہیں۔

(۴) ترک وطن کے اسباب و نوعیت

مظلومین الور نے ترک وطن کیوں کیا اور اس کے اسباب کیا ہوئے اس کے متعلق ہم نے ریاست الور کے باشندوں سے خصوصاً اور برطانوی ہند کے ان کارکنوں سے جو مظلومین الور کی اعانت کا کام کررہے ہیں عموماً تبادلۂ خیالات کیا اور ان سب کی آراء کو بغور سنا۔ ان تمام بیانات کو جو ہمارے سامنے ہوئے پیش نظر رکھ کر ہم مندرجہ ذیل نتائج پر پہنچے ہیں:

(الف) ریاست الور کے مسلمانوں کو ایک عرصہ دراز سے شکایات تھیں جن کی نوعیت کا ہم اوپر ذکر کرچکے ہیں۔ مگر ان شکایات کو بذات خود ذاتی اہمیت حاصل نہیں تھی کہ ان کی بناء پر ترک وطن کی تحریک رونما ہو جاتی، ریاست الور کے اندر ہی رہ کر ان شکایات کے تدارک کی کوششیں کی جاری تھیں۔

(ب) ہندوستان میں تحریک آزادی کے شروع ہوتے ہی بعض ایسے لوگوں کی توجہات ریاستوں کی طرف منعطف ہوگئیں جو برطانوی ہند میں سرکاری حکام کے آلۂ کار ہیں اور اپنی ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے کچھ حکومت کی خدمت اور کچھ جلب منفعت کی فکر کرتے رہتے ہیں ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ برطانوی اقتدار ہمیشہ ہندوستان میں قائم رہے۔ اور ہندو مسلم منافرت میں ترقی ہو۔ ایسے لوگوں نے ریاست الور کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے منتخب کرلیا۔

(ج) ریاست الور میں وہاں کے حکام کے ذریعہ جو خود بھی ہندوستان کی منتشر پالیسی کے ماتحت مظالم کرائے گئے۔ اور شکایات کرنے والوں پر اس درجہ تشدد ہوا کہ اصل شکایات سے زیادہ وہ تشدد وجہ شکایت بن گیا جو حکام ریاست اس تشدد کے ذمہ دار تھے انہوں نے ریاست کے مفاد کو مخصوص پالیسی پر سے قربان کردیا اور برطانوی داخلت کے لئے راستہ صاف کرنے لگے۔

(د) جو لوگ ہندوستان کی آزادی کے دشمن ہیں وہ علانیہ اور خفیہ کوششیں ایسی کیا کرتے رہتے ہیں کہ ملک میں فرقہ وارانہ جنگ و جدال ہر وقت برپا رہے، ریاستوں کا مسئلہ ان کے اس مقصد کو ابھی تقویت پہنچانے والا ہے ... الور میں ایسی فضا پیدا کرائی گئی جس سے ایک طرف تو ریاستوں کے اندرونی معاملات میں بالائی قوت کو مداخلت کرانی پڑے اور گول میز کانفرنس میں ریاستیں جا کر خوف دکھارہی تھیں وہ دب جائے اور دوسری طرف ہندوستان میں عموماً ہندو مسلم منافرت کا موقع ملے۔ جیسا کہ مظلومین الور کو ابتدائی مختلف مقامات پر استعمال کرکے ظاہر کیا گیا۔

(ہ) ہمارے پاس ایسی شہادت بھی موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانان الور نے اپنی شکایات کی تلافی اور ریاست کے مظالم کا تدارک کرنے کے لئے ترک وطن کی تحریک کو کبھی خود نہیں سوچا تھا بلکہ انہیں یہ صورت باہر ہی کے لوگوں نے سمجھائی تھی۔ اگر ابھی لوگ ان کی ذرا سی ہمت افزائی کرتے اور جامع مسجد میں جو جلسہ ہوا تھا اس جس کے بعد ترک وطن کی تحریک جاری ہوئی ہے ان مظلومین کو یہ سمجھایا جاتا کہ وہ ظلم کا مقابلہ ریاست کے اندر ہی رہ کر کریں اور مہاراجہ کی حکومت کو انصاف پر مجبور کردیں تو یقیناً ان مظلومین کی یہ بدترین حالت نہ ہوتی جو آج ہو رہی ہے۔ ... زمین طے ہوچکا ہے۔ مگر ... یہ ہوا کہ ترک وطن کیا جائے جس کو اب مظلومین الور سخت ...

غلطی خیال کررہے ہیں۔

(و) کچھ اپنی اصلی شکایات کے باعث اور کچھ مظالم سے تنگ آکر ریاست کے سادہ لوح مسلمان مخصوص ریشہ دوانیوں کے شکار ہوگئے۔ اور ایک ایسا اقدام کر بیٹھے جو نہ ان کے مقصد کے لئے مفید تھا اور نہ ان کی شاندار و دیرینہ روایات کے مطابق تھا۔

مظلومین الور کے متعلق صحیح پالیسی

ہم نے مختلف اہل الرائے حضرات سے ہر جگہ گفتگو کی کہ سب سے مناسب پالیسی ...

ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہ ہوجائے اس وقت تک جزوی امور کو مؤخر کیا جاتا لیکن ریاست الور کے مظالم کو دیکھتے ہوئے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہاں کے مسلمان اپنی اصلاح و فلاح کی سعی شروع کردیں اور دوسری جگہ کے مسلمان جہاں خود اپنی شکایات کو رفع کرنے کی جد و جہد کررہے ہیں وہاں اس کے ساتھ ساتھ اپنے ان بھائیوں کی امداد کا بھی خیال رکھیں۔ یہ پالیسی عام طور پر پسند کی جاتی ہے اور الامان جیسے تمام منفرد اخبار کے چند پڑھنے والوں کے سوا سوچنے اور سمجھنے والے تمام مسلمان اس خیال پر متفق ہیں۔ گزشتہ تجربات بھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔

سفارشات

ہم مذکورہ بالا تحقیقات کے نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ریاست الور کے متعلق ... مندرجہ ذیل سفارشات پیش کرتے ہیں:

(۱) موجودہ حالات میں جمعیۃ علماء ... سے مظلومین الور کی مدد ... کرے ... بھیک صاحب نیرنگ اور ان کی انجمن تبلیغ الاسلام کی یہ کام کرنے دے جو پہلے سے اس سلسلہ میں جد و جہد کررہے ہیں اور مظلومین الور بھی جن کے زیر اثر ہیں۔ ہم سے جا بجا یہ کہا گیا کہ جمعیۃ علماء ہند اس کام کو اپنے ہاتھ میں کیوں نہیں لیتی اور وہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی طرف توجہ کیوں نہیں کرتی مگر جب ہم نے ... لوگوں کو سمجھایا اور کہا کہ جمعیۃ کو مظلومین الور کے ساتھ کامل ہمدردی ہے اور ان کی امداد و اعانت کے لئے ہر وقت تیار ہے اور امداد کربھی چکی ہے لیکن ایک انجمن کے میدان عمل میں ہوتے ہوئے جبکہ مظلومین الور کا اعتماد بھی اسے حاصل ہے یہ کس طرح ممکن تھا کہ جمعیۃ اس کام کو لے لیتی۔ اس نے یہ کام انجمن تبلیغ الاسلام کے لئے مخصوص کردیا ہے۔ اگر یہ انجمن اس سے کوئی امداد طلب کرے گی اور وہ مناسب اور ضروری سمجھے گی تو وہ اس کے لئے فوراً آمادہ ہوجائے گی۔ بہرحال ... اس لئے ہم ان حالات میں یہی مناسب خیال کرتے ہیں کہ جمعیۃ اس کام کو اپنے ذمہ نہ لے۔

(۲) جیسا کہ ہم بہ تفصیل کے ساتھ ظاہر کرچکے ہیں مظلومین الور جہاں جہاں مقیم ہیں یا تو اپنے اعزاء و اقرباء کے ہاں ان کی رہائش اور خور و نوش کا انتظام ہے یا مقامی طور پر مسلمانوں نے خاص بار کو برداشت کرلیا ہے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ مالی امداد کے لئے جمعیۃ کو کسی اعلان کی ضرورت نہیں ہے ... مظلومین کے لئے عام چندہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔

(۳) مظلومین الور کی خصوصی شکایات حسب ذیل ہیں:

(۱) چند مساجد پر ریاست کا ناجائز قبضہ

(ب) مقابر کی توہین

(ج) مذہبی تعلیم پر خاص نگرانی اور پابندی

(د) قیام مکاتب میں اجازت یا اطلاع کی شرط

(ہ) تقرر ملازمین برامتناسب

اگر ان شکایات کو رفع کردیا جائے اور آئندہ کے لئے یہ اطمینان دلادیا جائے کہ الور کی مسلم رعایا اپنے جائز حقوق کو مہاراجہ کی حکومت کے ہاتھوں محفوظ سمجھے گی تو الور میں امن و امان قائم ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر بالفرض ایسا نہ ہوا اور شکایات قائم رہیں اور مظالم جاری رہے تو جمعیۃ العلماء کو غور کرنا چاہئے کہ وہ کیا انسدادی تدابیر اختیار کرسکتی ہے اور ان تدابیر کو عملی جامہ پہنانا چاہئے۔

جواہرات اور سونے چاندی کی تلاش

افغانستان کے غاروں کی جستجو

بچہ سقہ کے مدفون خزانے کہاں ہیں؟

عام طور پر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ بچہ سقہ نے اپنی سلطنت کے ایام میں جو لوٹ مار کے خزانے ... جواہرات اور سونے چاندی کا مال اکٹھا کیا تھا ...

اس غار میں پہنچایا تھا جب سارا مال محفوظ ہوگیا تو ان میں سے چار کو قتل کردیا تاکہ خود اسے کوئی دھوکہ نہ دے سکے۔ باقی دو آدمی بچہ سقہ کی آخری لڑائی میں مارے گئے۔

خزانے کے متعلق مختلف روایات کی بنا پر پہاڑوں میں تلاش کی گئی لیکن بے سود ثابت ہوئی۔ اب ایک رقاصہ نے جو بچہ سقہ کے آخری دو ساتھیوں میں سے ایک کی آشنا تھی یہ راز فاش کیا ہے کہ اس کے آشنا نے ایک موقعہ پر اسے اس خزانہ کا پتہ بتایا تھا۔ اب اس رقاصہ کے بیان کے مطابق ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

حجر اسود کا ٹکڑا جوڑ دیا گیا

سلطان حجاز اور علماء و فضلاء کی شرکت

ناظرین الجمعیۃ کسی گزشتہ اشاعت میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ ایک افغانی نے حجر اسود کو توڑ کر اس کا ایک ٹکڑا چرالیا تھا جس کی پاداش میں اس کو قتل کردیا گیا تھا۔ اب معاصر ام القریٰ راوی ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اس ٹکڑے کو اپنی اصلی جگہ پر چسپاں کردیا۔ پیشتر اطلاع دیدی گئی تھی کہ جمعرات کی صبح کو حجر اسود کا یہ ٹکڑا اپنی جگہ نصب کیا جائے گا۔ چنانچہ اس اطلاع کے بموجب سلطان ابن سعود قصر عالی سے مسجد الحرام تشریف لائے سب سے پہلے آپ نے وداعی طواف کیا اور مقام ابراہیم میں نماز پڑھی، پھر جلالۃ السلطان حجر اسود کی طرف تشریف لے گئے اور مقطوعہ حصہ کو اس جگہ نصب کردیا جہاں سے اس کو توڑا گیا تھا۔ مشک اور عنبر سے انجیروں نے ایک مسالہ تیار کیا تھا جس کی مدد سے حجر اسود کا یہ ٹکڑا جوڑ دیا گیا جس وقت یہ ٹکڑا اپنی جگہ رکھا گیا اس وقت رئیس القضاۃ مدیر پولیس اور علماء و فضلاء کا ایک جم غفیر موجود تھا۔ اس کے بعد جلالۃ الملک کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور وہاں نماز پڑھی اور خدائے انعام و افضال کا شکر ادا کیا۔

فلسطین کے باشندوں کی قابل رحم حالت

"مجھے قیدخانہ لیجاؤ تاکہ میں خالی پیٹ بھر سکوں"

جریدۃ الاسلام نے ذیل کی افسوسناک خبر شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے ...

صورت میں ظاہر ہوا۔ جس وقت لوگوں نے حملہ آور کو گرفتار کیا تو اس نے چلانا شروع کیا کہ مجھے جیل لے چلو بلکہ مجھے چھوڑ دو کہ میں اس کو قتل کردوں کیونکہ اس کے بعد میری سزا طویل ہوگی اور جیل میں مجھے وہ مل جائے گا جس سے میں اپنا خالی پیٹ بھر سکوں گا۔"

"الاہرام" دریافت کرتا ہے کہ فلسطین میں جو ابتر حالت اس وقت ہے کیا ایسی حالت جنگ عمومی میں بھی تھی؟

فلسطین میں جدید قانون مطبوعات کا نفاذ

عربی جرائد نویسوں کی شدید نکتہ چینی

اس ماہ کے آخر میں فلسطین میں جدید پریس ایکٹ کا نفاذ ہوجائے گا۔ اس ایکٹ کی اکثر دفعات قانون مطبوعات مصر، عراق اور قبرص سے ماخوذ ہیں۔ فلسطین کے اخبار نویس اس جدید قانون پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے اور انہوں نے اس قانون کے خلاف ایک بیان تیار کرکے یافا سے حکومت کے جنرل سکریٹری کے پاس ارسال کردیا۔ اس بیان میں جرائد نویسوں نے جدید قانون مطبوعات پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اس قانون میں ہائی کمشنر کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ ہر اخبار کو تین سال کے لئے بند کردے اور مطبع پر قفل لگادے۔

حکومت فرانس کا تخریبی کارنامہ

حلب کے قدیم قلعہ کو منہدم کرنیکا حکم

حکومت فرانس نے فیصلہ کیا ہے کہ حلب کے اس عظیم الشان قلعہ کو جو ملک شام میں ایک بہترین اور قدیم عمارت ہے منہدم کردیا جائے۔ اس اطلاع کے بعد مسیو میر بک (؟) مہتمم آثار قدیمہ بیروت سے دمشق تشریف لائے اور آپ نے حکومت سے اس قلعہ کو خراب کرنے کے متعلق گفت و شنید کی تاکہ یہ تاریخی اور قدیمی عمارت تخریب و انہدام سے محفوظ ہوجائے۔ حلب کا یہ قلعہ تمام قلعوں میں سب سے زیادہ مستحکم، خوبصورت اور قدیم ہے اور شام کے اطراف میں اسکی نظیر نہیں ہے۔

حلب میں جاپانی مال کے مقاطعہ کی تحریک

مزدوروں کا نعرہ "ہم کو روٹی کی ضرورت ہے"

معاصر الاہرام نے ذیل کا خصوصی تار شائع کیا ہے:

"حلب کے بافندوں نے ہڑتال کردی ہے اور وہ اپنی مصنوعات کے مقابلہ میں جاپانی کپڑوں کے خلاف مظاہرہ کررہے ہیں۔ ہڑتالیوں نے بعض دفاتر پر حملہ کرکے جاپانی مصنوعات کو توڑ پھوڑ ڈالا جس کی وجہ سے تمام بازار بند ہوگئے۔ ہڑتالیوں نے فرانسیسی ہائی کمشنر سے بھی ملاقات کی اور دمشق و بیروت بیان احتجاجی تار ارسال کئے۔ مظاہرین بازاروں میں یہ نعرہ لگارہے ہیں کہ "ہم کو روٹی کی ضرورت ہے"۔

لبنان کے دو اخباروں کا تعطل

ایڈیٹر اسٹیٹسمین پر انقلاب پسندوں کا دوبارہ حملہ
دس گولیاں چلانے کے بعد حملہ آور فرار

گاندھی جی کی شاندار اخلاقی فتح
وزیراعظم نے پونہ کے معاہدہ کو تسلیم کرلیا
یرواڈا جیل میں گاندھی جی کے برت کا خاتمہ

چاٹگام میں پھر مارشل لاء کا نفاذ
حملہ کے سلسلے میں گرفتاریاں اور تلاشیاں

ایک انگریزی کلب پر انقلابیوں کا ہیبتناک حملہ
بموں اور ریوالوروں سے محفل نشاط میں شور و فغاں
ایک انگریز خاتون اور ایک بنگالی انقلابی لڑکی ہلاک

بمانوں کا فرار

گورنر کا پیغام

پورٹ ٹرسٹ کمیٹی بل پر حکومت کی شکست
تمام مسلمان اس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جائیں
شیخ صادق حسن صاحب ممبر اسمبلی کی اپیل

مسلمانان مرادآباد کا عظیم الشان اجتماع
اسلام میں چھوت چھات قطعاً نہیں

محکمہ انکم ٹیکس کے ملازمین کی علیحدگی
مزید ۱۸ افسروں پر تخفیف کا وار

"جداگانہ انتخاب ایک لعنت ہے"
عیسائی پادریوں کا اعلان!

برطانوی کابینہ میں اختلاف

پست اقوام کے ساتھ جدید معاہدہ کی دفعات
اچھوتوں کو ہندوؤں نے کیا مراعات دیں

خصوصی نشستوں کی تعداد

آئندہ کیلئے پیش بندی

معاہدہ کے دو اور نکات

سول نافرمانی کیساتھ آرڈیننس جاری رہینگے

تیسری گول میز کانفرنس میں گاندھی جی کی شرکت

ہنسراج وائرلیس سازش کیس

میں مسلمانوں کیلئے اب بھی ۲۱ دن کا فاقہ کرنے کو تیار ہوں
قوموں کی صلح کیلئے میری جان حاضر ہے
حکومت کے ساتھ تعاون کی شرط

"ہندو مسلمانوں کی چھوت چھات کوئی شئے"
پروفیسر عبدالرحیم کا تار گاندھی جی کے نام

حکومت کانگریس کا تعاون حاصل کرے

دارالحکومت

ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ کے مکان کی تلاشی
کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی

جمعیۃ علماء ہند کے دفتر کی تلاشی

ایڈیٹر طاقت کے مکان پر پولیس کا دھاوا

دفتر الجمعیۃ پر پولیس نے چھاپہ نہیں مارا

متنازعہ زمین مسجد پٹر گنج کا معاملہ

کارکنان و رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کا تبادلہ
دہلی کیمپ جیل سے سنٹرل جیل کو

گھنٹہ گھر پر قومی جھنڈے کی سلامی
چار کانگریسی رضاکار گرفتار

پست اقوام کے بعد گاندھی جی کا کام ختم نہیں ہوا
فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کیلئے آل پارٹیز کانفرنس کی تجویز
اہل ملک سے مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود کی اپیل

ڈاکٹر سید محمود صاحب کا بیان

مولانا ابوالکلام آزاد کی تجویز کی پرزور حمایت
حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب کا بیان

مولانا برکت علی صاحب کا مقدمہ

اردو اکاڈمی جامعہ ملیہ کا جلسہ

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

"آرڈیننس بل جمہوریت کا دشمن ہے"
تمام پارٹیوں کی طرف سے بل کی مخالفت
اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی

کشمیر میں فرقہ وارانہ فساد ختم ہوگیا
ہسپتال میں دو ہندو فوت ہوگئے

ایک گاؤں پر چالیس ڈاکوؤں کا حملہ
تیس ہزار کا مال لوٹ کر لے گئے

وفاق ہند کا مسئلہ کھٹائی میں
والیان ریاست کی طرف سے مخالفت

دو سو ریلوے ملازموں کی علیحدگی

تھانہ کے قریب بم پھٹ گیا

اجمیر میں خلافت کانفرنس کا ڈھونگ
مسلمانان اجمیر کی بیزاری اور اجلاس سے علیحدگی
چند متضاد قراردادوں کی منظوری اور مقاصد مشکوک میں ناکامی

(از نامہ نگار)

مسلمانوں نے خلافت کانفرنس سے کیوں علیحدگی اختیار کی؟

مسجد کا داخلہ بذریعہ ٹکٹ اور علماء کا فتوی

مسلمانان اجمیر کے جلسے

خلافت کانفرنس کی ناکامی

دہلی ۲۷ ستمبر: آج شام کو ساڑھے ... جناب مولانا احمد سعید صاحب ایڈیٹر الجمعیۃ دہلی کے مکان واقع حویلی ... کی تلاشی کے سلسلہ میں ... کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔

مسلمان ... مولانا موصوف کے لئے جد و جہد گذار ہیں۔
(انوار احمد از علاقہ مدراس)

مدراس کے علاقہ میں علم و عرفان کی بارش
جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد کی تائید

آج کل جناب حاجی شاہ عبدالرحمن صاحب دہلوی۔ مدراس۔ وانمباڑی بنگلور وغیرہ کے دورہ کے لئے ان اطراف میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ کے مواعظ حسنہ سے ہندو مسلمان اور ہر قوم کے باشندے برابر مستفید ہو رہے ہیں۔ اسلام کی حقانیت، مسلمانوں کی مذہبی، معاشرتی اور اخلاقی اصلاح پر آپ کے تمام لیکچر نہایت ذوق و شوق سے سنے جا رہے ہیں۔ آپ ایک شیریں بیان واعظ اور عالم کے علاوہ حریت پرور مجاہد جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد کے علمبردار بھی ہیں گو آپ کے مواعظ حسنہ کو سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر اسلام اور قرآن حکیم کی جو تعلیم آپ پیش فرماتے ہیں اس میں حریت و آزادی کے دریا موجیں مارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آپ جہاں تشریف لے جاتے ہیں وہاں کے لوگوں سے ملاقات کر کے جمعیۃ علماء کے مقاصد اور اس کی بے نظیر خدمات کو ان کے ذہن نشین کر دیتے ہیں آپ کی آمد سے اس طرف کے مسلمان حیرت انگیز طریق پر بیدار ہو رہے ہیں اور ان میں خوشدلی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ شاہ صاحب کا مقصد مسلمانوں میں بیداری اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنا اور ان کو اسلام کے سچے اصولوں پر قائم کرنا ہے۔ علاقہ مدراس کے ...

پیشوا کا رسول نمبر مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو رسالہ پیشوا دہلی کے ... تک خریدار ہو جائیں گے رسول نمبر کی ضخامت بڑی تقطیع کے ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ ہے اور پیشوا کا سالانہ چندہ دو روپیہ اور ایک روپیہ ہے ... پرچہ میں مقدس مقامات کے فوٹو ہیں اور چکنا کاغذ ہے ایک روپے کے پرچہ میں فوٹو نہیں ہوتے اور کاغذ بھی ... دنیائے اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس سال پیشوا کے رسول نمبر سے بہتر سیرت رسول پاک پر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی یہ فخر پیشوا کے رسول نمبر ہی کو حاصل ہے کہ اس کے مضمون نگار ملک کے مستند ادیب اور مشاہیر ہند ہیں سال بھر میں پورے ۱۲ پرچے ... شائقین فوراً منی آرڈر بھیجیں۔ (نوٹ) رسول نمبر کا اعلیٰ ایڈیشن بالکل ختم ہو گیا ہے سستا ایڈیشن تھوڑا باقی ہے جلد آرڈر بھیجئے۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

تار کا پتہ "میڈی سنز" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۶۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے۔)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے — **ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں** — مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

جوہری	ملین	اکسیر نسواں	قرص احمض
امراض ... کے لئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے وہ خاص دوا ...	یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے معدہ اور آنتوں کو بالکل ...	عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک ہندوستان ...	یہ حضرت مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے ...
یوم دو روپیہ (عہ)	ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)	... روپیہ (عہ)	... روپیہ (عہ)

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

مقویات سرتاج عالم

... گولیاں ... خون اور منی کی خرابی ... جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)۔ صحت و تندرستی کی نعمت ... بالکل مفت طلب فرما دیں۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بالکل مفت

سیلان کی شرطیہ دوا — ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کر دیں گے محصول ڈاک پیکنگ ... کے خرچ کے ... فی الحال ... کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر آپ اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیں تو یہ اس کی قسمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

نومسلم تبلیغی جماعت آگرہ کا سالانہ جلسہ
مولانا کشفی شاہ صاحب نظامی کا اظہار برأت

اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ ۱۷ ستمبر میں صفحہ ۶ کالم ۴ میں ایک مضمون ڈاکٹر محمد سلیمان نبلی مدرسہ دہلی کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں نومسلم تبلیغی جماعت آگرہ کے سالانہ جلسہ مورخہ ۸، ۹، ۱۰ ستمبر کا ذکر کیا ہے جس میں غلط بیانی کی گئی ہے میری صدارت میں ۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو جلسہ ہوا تھا۔ اس میں جناب سید خلیق احمد صاحب کٹھوری نے میری صدارت کی تحریک کی اور ورزش کرنے کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ مولانا عبدالاول صاحب فاضل دیوبند نے اس کی تائید کی اور اس تبلیغی جماعت کی کارگذاری پر تبصرہ کیا۔ اس کے بعد مولانا محمد شفیع صاحب نے اشاعت اسلام پر تقریر فرمائی اس کے بعد جناب شیخ عبدالکریم مجاہد نظامی نے سیرت رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ اور ...

سیرۃ النبی کی تحریک کے لئے عالمگیر دورہ
احسان سامی حقی کی تشریف آوری

... ناظم سیرت کمیٹی
پٹی ضلع لاہور

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

شہر ویلور میں یتیم خانہ اسلامیہ کا قیام

یہ شہر تاریخی، علمی، تجارتی خصوصیات سے مشہور و معروف ہونے کے علاوہ شمالی ارکاٹ کا صدر مقام ہے۔ یہاں کی مسلم آبادی تخمیناً پندرہ ہزار ہے۔ عیسائی مبلغین چند سال سے اس شہر کو اپنی اشاعت کا مرکز بنا کر شفاخانے۔ مدرسے، یتیم خانے، اور صنعت و حرفت کے سکول لاکھوں روپیہ کی لاگت سے کھول رہے ہیں ...

(حسن شریف سیمانی ویلور)

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

347

نقل خریدنا دور اندیشی نہیں!

دام زیادہ دیکر بھی اصل خریدنا عقلمندی ہے!

نقل خریدنا کسی حالت میں بھی عقلمندی نہیں ہے کیونکہ اصل کی خوبیاں نقل میں کہاں! پر دوائیاں خریدنے کے متعلق یہ غلطی کرنا تو دور اندیشی کو بالکل طلاق دینا ہے مصیبت کے وقت دوائی نے کام نہ دیا تو بس آپ ہاتھ ملتے ہی رہ جاویں گے! دولت صحت اور زندگی سب کو خطرہ میں ڈالنا کونسی عقلمندی ہے کوئی دنو دھنید ... بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ... کی بنائی ہوئی

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

ہی سینکڑوں امراض کیلئے رام بان ہے ... لوگ اس کی بڑھتی ہوئی بکری دیکھ کر اس کی نقلوں سے پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ پبلک کی صحت دولت کا نقصان نہ ہو اس لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ پنڈت جی کا نام دیکھ کر اصل امرت دھارا ہی خریدا کریں!

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ نصف ایک روپیہ چار آنہ نمونہ صرف آٹھ آنہ

... منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ ... لاہور

یکم اکتوبر ۱۹۳۲ء

موجودہ ترکی کی مذہبی و سیاسی حالت
ترکی زبان میں اذان و نماز کی حقیقت
قسطنطنیہ کا ایک مکتوب

(از مولوی حمید اللہ صاحب ...)

... (باقی حصہ ناقابل خواندگی)

ترکوں کو تلاوت قرآن کا شوق

... رہنما ابراہیم ہنانو بک جو مدت سے مرض سل میں مبتلا ہیں ...

نتیجہ مضامین انعامی مقابلہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی عالمگیر خصوصیت

انگریزی مضمون۔ درجہ اول۔ مسٹر ... بی۔ اے۔ ...

جمعیۃ الاسلامیہ بغداد کا شاندار جلسہ

ملک شام کی حالت خطرناک ہوتی جاتی ہے
وزیر اعظم ابراہیم ہنانو بک کو قتل کرنے کی کوشش
ملک بھر میں جوش و خروش پیدا ہوا ہے

شربت اکسیر

... (اشتہار، ناقابل خواندگی)

... ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... نمبر ... اسٹریٹ کلکتہ

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی دروغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز بھی اس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)

بہراپن

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یوپی)

حجاز مقدس کا تحفہ
اصلی روغن بلسان و روغن زیتون

صدہا امراض کی واحد اور زود اثر دوا روغن بلسان ہے پرانے سے پرانے ناسور اور اندرونی و بیرونی زخموں ... اور جلے ہوئے اعضاء کے لئے تو اکسیر ہے ایسی مفید چیز کا ہر گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے لیکن ہندوستان میں خالص روغن بلسان کمیاب ہے۔ حجاز مقدس کا بہترین روغن بلسان اور روغن زیتون مصدقہ حضرت العلامہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی صرف ہمارے یہاں ہی آپ کو مل سکتا ہے قیمت بھی رفاہ عام کے خیال سے کم رکھی گئی ہے۔ یعنی روغن بلسان فی تولہ ۸/ اور روغن زیتون فی تولہ ۱/ علاوہ محصول ڈاک۔

سفرنامہ شیخ الہند جس میں حضرت شیخ الہند کی اسارت مالٹا کے زمانہ کے مفصل حالات نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی۔ قیمت فی جلد دس آنہ (۱۰/) علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

قاری محمد اسحق آستانہ جانشین شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی دیوبند

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ:
عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف چھوٹے میاں دہلوی
عالی جناب حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی
شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دارالعلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

کے **خصوصی مجربات**

اکسیر قلب	معجون عنبری
دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ) (نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔	دل دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مغلظ منی ہے یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزاء مشک عنبر وغیرہ سے مرکب ہے ... جو لوگ بے اعتدالیوں کی بدولت اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ چکے ہیں ان کے لئے یہ معجون آب حیات ہے ... قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸/)

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

دو ہرے ناکے کی سوئیاں

جس میں ایک نابینا بھی ... کے ساتھ دھاگا پرو سکتا ہے ... بینائی والوں کے لئے بڑی کارآمد چیز ہے عورتیں ان سوئیوں کو بہت پسند کرتی ہیں۔ ایک پیکٹ جس میں نمبر ۳ سے نمبر ۸ تک کی ایک درجن سوئیاں ہوتی ہیں ... کے ٹکٹ بھیج کر بطور نمونہ طلب کیجئے۔

پھول مشین کی سوئیاں

ہر قسم کی ... علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

ایس محمد احمد صدر بازار بارہ ہندو راؤ دہلی

الجمعیۃ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

یدُ اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... للعہ
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ... ...
نصف صفحہ (") ... ...
ایک کالم (") ... ...
½ کالم (") ... ...
¼ کالم (") ... ...

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۴ رجمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ راکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۴

معاصرین کے افکار و آراء

دشمنان حجاز کے کرتوت

[illegible]

فرقہ وارانہ جنگ کی بنیاد

[illegible]

مومن کے آنسو

[illegible]

مسلمانوں اور احترام مساجد

[illegible]

مجلس خلافت کا کارنامہ

[illegible]

خلافت کانفرنس اور مسلمانان اجمیر

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاصر)

اسلام کا قانون عدالت دنیا کو کیا پیغام دیتا ہے؟

فاروق اعظم کی حاضری قاضی اسلام کی عدالت میں!

[illegible]

مغربی قوانین کی برکات

[illegible]

قانون اور حقوق کی شیطانی تفریق

[illegible]

فاروق اعظم کا ایک ہمگیر ضابطہ

[illegible]

خلیفۂ اسلام عدالت کے کٹہرے میں

[illegible]

امیر المومنین کے انصاف کی گہرائی

[illegible]

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوافروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا ... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

آلو کی کھیتی باتصویر
اسکاٹ لینڈ میں ارل او ٹو ٹیزی اپنی زمین میں ڈیڑھ ہزار من ایکڑ آلو کی پیداوار کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا مداری رکھا گیا ہے اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں جن سے ہندوستان میں ... مداری بن سکیں اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں لیکر ... کر سکتے ہیں ... آلو کی پیداوار ... ولایت والوں کی طرح آلو کے ڈبیاں دوائیں ... وغیرہ بنانے کی ترکیب بھی درج ہے یہ کتاب ہندی اردو زبانوں میں مل سکتی ہے ... ضخامت ۲۹ صفحات کی ہے۔ قیمت صرف ۲ر (بارہ آنہ)
زراعتی کتب کے مشہور مصنف
بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
مقام گونہ دگوالیار سے مل سکتی ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر
عمل اسفل ہر زہ سب الاعمال ... [illegible]
ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۷۵ دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی
اگر آپ ... [illegible]
آپ گھر بیٹھے ... [illegible]
ہمارا ایشن برائے نام ہوتا ہے ...
مریض ... [illegible]
ہندوستان سے باہر ... [illegible]
تصدیق ... [illegible]
ایم۔ اے۔ مجید اینڈ سنز آرڈر سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس
بلیماران۔ دہلی

بال جڑ سے کالا
... [illegible] ... بال کالا اسٹور گنجی سمری ... [illegible]

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا
سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کرنل ... تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم شان اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی۔ اور ڈی سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپیکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

شربت فولاد
معزز ناظرین! یہ شربت دوا خانہ کی قابل قدر اور بھر وسہ کی چیز ہے ... [illegible]
منیجر ہمدرد دواخانہ لال چاہ دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔
"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کیجئے۔
منیجر اخبار الجمعیۃ، بلیماران دہلی

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱ر ۱ر ۲ر ۳ر
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رح حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ۱۲/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔
غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کیساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ عہ/ بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔
نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ۶ر علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۳ء

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۶ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ ( ) ۔۔۔
ایک کالم ( ) ۔۔۔
½ کالم ( ) ۔۔۔
¼ کالم ( ) ۔۔۔

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم چہارشنبہ ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۴

معاصرین کے افکار و آراء

دشمنان حجاز کے کرتوت (زمیندار)

اس وقت میرے پیش نظر وہ شرانگیز پروپیگنڈا ہے جو شیعیان ہند کے ایک طبقہ کی طرف سے سلطان ابن سعود کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

سلطان کا مذہبی تقشف ہندوستان کے اہل تشیع کو ہمیشہ گراں گزرا ہے۔ اور قبول اور مقابر کے تحفظ کے متعلق سلطان کے نظریہ سے انہوں نے ہمیشہ شدومد کے ساتھ اختلاف کیا ہے۔ تطہیر حجاز کے ابتدائی ایام میں اس مخالفت کی ہماہمی نے فضائے ہند میں ارتعاش پیدا کر دیا تھا لیکن یہ مخالفت ختم ہوگئی اور قیاس تھا کہ اب کوئی شخص بے تعلقی سے سلطان کو بہرہ نہ کرے گا۔ حجاز کے اندرونی معاملات میں جنت البقیع کے سلسلے میں وہ مسلکی آڑ لے کر حکومت برطانیہ سے مداخلت کی درخواست نہ کرے گا لیکن یہ قیاس غلط نکلا بعض شیعیان علی نے یہ کہہ کر کہ سلطان آج مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اضافہ مشکلات پر تل گئے ہیں۔ وہ مسلمانوں سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ ادائے فریضہ حج ترک کر دو اور اس طریق پر حکومت نجد و حجاز کا اقتصادی مقاطعہ کر کے سلطان کو بھوکوں مار ڈالو۔ وہ حکومت برطانیہ کی دہائی دے رہے ہیں کہ سلطان کو مجبور کر کے چند مقابر کی تعمیر ان کی خواہش کے مطابق کرا دے۔ کیا یہ انتہائی بے الشی نہیں، کیا مذہبی اور سیاسی عاقبت نااندیشی کا اس سے زیادہ تعجب انگیز مظاہرہ ممکن ہے؟

مقاطعہ حج کی تجویز کا اس سے پہلے بھی تجربہ کیا جا چکا ہے جو بالکل ناکام رہی اور اب اس کا اعادہ اہمال بالائے اہمال ہے۔ مسلمان کبھی اس مقدس فریضہ کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سلطان نے ان کی عافیت آسائش کے تمام سامان بہم پہنچا رکھے ہیں۔ ایک مسیحی حکومت سے ایک آزاد اسلامی حکومت کے معاملات میں دست اندازی کی درخواست کرنا ایک خوفناک گناہ ہے بلکہ اسلام سے غداری کرنا ہے۔

سود حج اور احترام مساجد (مدینہ)

۳۰ ستمبر کو پروگرام کا دوسرا حصہ گو کم اہم ہے لیکن زیادہ متفق علیہ ہے، ہندوستان کا کوئی بڑے سے بڑا سرکار پرست مسلمان بھی مساجد و اوقاف کو حکومت سے واگزار کرانے کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ سان مساجد و اوقاف کا حکومت کے ہاتھوں میں باقی رہنا بن کو ۱۸۵۷ء کے پرفتن عہد میں حکومت نے غصب کر لیا تھا کسی اعتبار سے بھی مسلمانوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتا اور اس میں مسلمانوں کی دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ مساجد اور اوقاف اللہ کے ہیں، اور وہ کسی شخص واحد یا نظام و احد کی ملکیت نہیں قرار دئے جا سکتے۔ فی الحقیقت مسلمانوں کے ناصیہ ایمان پر اس سے زیادہ تاریک داغ کوئی نہیں ہو سکتا کہ وہ محض عافیت کوشی رعب سلطنت اور اغراض شخصی کی بنا پر خدا کے اموال و املاک کو بندوں کی سپردگی میں دیدیں۔ حکومت نے ان کے متعلق ابھی کوئی موافق یا مخالف رائے ظاہر نہیں کی، ہمارا خیال ہے کہ یہ مسئلہ نہایت آسان ہے۔ اور اگر وہ جماعت جو اپنی اغراض شخصی کے لئے حکومت کے اعلیٰ ملازموں سے ملاقاتیں کیا کرتی ہے آئینی رنگ میں کوشش کرے تو یہ مسئلہ نہایت عمدگی سے طے ہو سکتا ہے۔ اگر معتدل مسلمان رہنما اپنی استطاعت کے مطابق اس قسم کی اسلامی خدمات ہی سرانجام دیدیا کریں تو مسلمانوں میں ان کی قدر و منزلت برقرار رہ سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے ارکان کو اب تک اس کی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ایک وفد مرتب کر کے حکومت پر مسلمانوں کا نقطہ نگاہ واضح کریں اور جمعیۃ علماء کی مجلس تحفظ ناموس شریعت کو ہی یہ کام بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ بہرحال یہ بھی مسلمانوں ہی کا فرض ہے کہ وہ اپنے خود غرض اور نفس پرست رہنماؤں کو ان کی استطاعت کے مطابق عمل پر آمادہ کر دیں۔

خلافت کانفرنس اور مسلمانان اجمیر (ہلال)

پہلے جب کہ خلافت کمیٹی صحیح راستہ پر تھی تو اس کی کیا شان تھی اور اب جبکہ وہ بدقسمتی سے غلط راستہ پر پڑ گئی ہے تو اس کی کیا حیثیت باقی رہ گئی ہے۔ اس کی غلط روی اور بے عملی کی ایک مثال یہ ہے کہ محض وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کے انتظار میں تین مرتبہ اجمیر کانفرنس کا اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ اور صرف اس لئے کہ جو کچھ سرکار دولتمدار کی بارگاہ رفعت پناہ سے صادر ہو اس کی تصدیق و توثیق کر کے مسلمانوں کو ایک مرتبہ پھر موت کی نیند سلا دیں۔ اور ان کو اپنے جائز حقوق کے حاصل کرنے کے لئے بھی میدان عمل میں آنے سے روک دیں اور اس ملت کشی اور قوم فروشی کے صلہ میں

سرکار کی خوشنودی مزاج کا پروانہ حاصل کر لیں۔ چنانچہ ہم پورے یقین و وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر مسلمانان اجمیر نے صبر و سکون سے کام لیکر آل انڈیا خلافت کانفرنس کو کسی مسجد میں اجلاس کا موقع دیا اور مسجد میں ٹکٹوں کے ذریعہ داخلہ کی شرط کو زیادہ اہمیت نہ دی تو جو ادیزو یہاں منظور کی جاویگی وہ شوکت علی صاحب کے اس بیان سے مختلف نہ ہوگی جو وہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق اپنے اخبار خلافت میں شائع کر چکے ہیں یعنی یہ کہ اگرچہ فیصلہ بہت برا ہے مگر پھر بھی مسلمان اس کو قبول کر لیں۔ یہی سبب ہے کہ اجمیر کے غیور مسلمان حضرت مولانا معین الدین اجمیری کی زیر قیادت اس کانفرنس کا اجمیر میں منعقد کئے جانے کے سخت خلاف ہیں۔ اور چار چار ہزار کی تعداد میں جمع ہو کر خلافت کمیٹی اور اس کے کارکنوں کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز پاس کی ہے کاش شوکت علی صاحب کو اب بھی سمجھ آ جائے اور وہ اس ذلت سے کوئی مفید سبق حاصل کر سکیں۔

فرقہ وارانہ جنگ کی بنیاد (ملت)

ہم یہ ہرگز نہیں چاہتے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ ہندو یا مسلمان یا ہندو جاتی کے فرقہ وارانہ حقوق کی حفاظت نہ کرے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے یہ طریقے جو وہ ملک کی دوسری قوموں کے حقوق کو پامال کرنے کے لئے اختیار کر رہی ہے بیحد افسوسناک ہیں اور ہماری رائے میں قوم پرور طبقہ خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان اس کا مقابلہ کرنا چاہئے اور اسے روکنے کی تدبیر سوچنی چاہئے۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ حالت میں کانگریس یا دیگر جماعتوں کے متعلق یہ کہنا ابھی بہت ہی قبل از وقت ہے کہ مجالس قانون ساز کے داخلہ کے مسئلہ میں آئندہ ان کی روش کیا ہوگی، تاہم ہندو مہاسبھا نے پیشقدمی کر کے ابھی سے اسے چھیڑ کر جبکہ ان مجالس میں داخلہ کا حقیقتاً کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوا تھا، اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت کا پورا پورا ثبوت دیدیا اور ان لوگوں کو اس کے سدباب کا کافی موقعہ بہم پہنچا دیا جو یہ نہیں چاہتے کہ ہندوستان میں باہمی جنگ و جدل کا بازار گرم رہے ہمیں امید ہے کہ جو لوگ ہندوستان کی بہی خواہی اور اس کی آزادی کے آرزومند ہیں وہ اس خطرے کا مقابلہ کرنے پر غور کریں گے اور اس کے انسداد کی تدبیر سوچ لیں گے۔

مؤمن کے آنسو! (ہند جدید)

قسم خدا کی یہی وہ وقت ہے کہ مؤمن کے آنسو جاری ہو جائیں اور کبھی نہ رکیں! کون ہے جس کے دل میں ایمان ہو اور اس کی آنکھیں اشک باری سے باز رہ سکیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ علی الاعلان دین الٰہی کی تضحیک و توہین کی جا رہی ہے، کھلے خزانے اسلام کو بدنام و رسوا کیا جا رہا ہے؛ اگر یہ سب کچھ دشمنوں کے ہاتھ ہوتا تو اتنا غم و قلق نہ ہوتا کہ دشمنوں سے تو نفع اسی کی ہے، لیکن قیامت تو یہ ہے کہ دین الٰہی کی بیخ کنی اور ساری دنیا کی نظر میں اس توہین و تذلیل کا کام وہ لوگ انجام دے رہے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور جن سے اس دین کی خدمت و رفاقت کی بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں!

احادیث صحیحہ شریفہ میں وارد ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب سیاہ بادلوں کی طرح فتنے پھیل جائیں گے اور مؤمن اپنا ایمان بچانے کے لئے مجبور ہوگا کہ کسی بیابان یا کسی اجاڑ پہاڑ کے غار میں گوشہ نشین ہو جائے معلوم ہوتا ہے کہ ہم بدبختوں کا یہی زمانہ، وہ پرفتن زمانہ ہے جبکہ مومن کو اپنا ایمان لے کر آبادیوں سے بھاگ جانا چاہئے اس سے بڑھ کر سوہان روح فتنہ اور کون ہوگا کہ خود مسلمان، اسلام کے دل و جگر کو گھائل کرنا شروع کر دیں؟

مجلس خلافت کا کارنامہ (الجمل)

مسلم حقوق کی حفاظت کا دعوی کرنے والی مجلس خلافت نے مسلم حقوق کا خون کرنیوالے وزیر اعظم کے فیصلے کے متعلق مسلمانوں کو جو مشورہ دیا ہے۔ اس کے بعد اس سے کسی مسلمان کو بہتری کی توقع رہ سکتی ہے کہ وہ اس باب میں کوئی کام کریگی؟ آج جبکہ آئینی مسائل زیر بحث ہیں، جیسا کہ ہر قوم ملت انہیں اپنے مفاد کے مطابق تبدیل کرانے کے لئے مصروف عمل ہے۔ اور جب سکا واقعی موقع ہے کہ ایسی تبدیلیاں کرائی جائیں مجلس خلافت مسلمانوں کو مشورہ دے رہی ہے کہ وہ تیسری گول میز کانفرنس کے خاتمے تک صبر کریں۔ اور اعلان کرتی ہے کہ اگر پھر بھی مسلم مطالبات منظور نہ ہوئے تو مسلمان عملی جدوجہد کریں گے۔ گویا جب کام کا اصل موقع ہے اور جب اپنی جدوجہد سے ان فیصلوں پر اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ اس وقت تو مجلس خلافت مسلمانوں کو ہاتھ پیر باندھ کر بیٹھ رہنے کا مشورہ دیتی ہے اور جب تیسری گول میز کانفرنس تمام امور طے کر لیگی اور تمام باتیں فیصل شدہ سمجھی جائیں گی اس وقت وہ مسلمانوں کو جدوجہد کا مشورہ دیگی۔ کیا کوئی سمجھدار مسلمان بدرستی ہوش و حواس اس مشورے کو صحیح تسلیم کر سکتا ہے؟

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معارف)

اسلام کا قانون عدالت دنیا کو کیا پیغام دیتا ہے؟

فاروق اعظم کی حاضری قاضی اسلام کی عدالت میں!

"عام آدمی اور عمرؓ میں امتیاز کرنے والا قاضی نہیں ہو سکتا"

اسلام ایک تریاق ہے جو ہر قوم کے زہروں کیلئے شفا ہے وہ نور ہے جو تاریکیوں کے بادلوں کو چھانٹ دیتا ہے وہ رحمت و شفقت ہے جس کے سامنے ظلم و عدوان ٹھہر نہیں سکتے اس نے دنیا میں آکر دنیا کو سب سے پہلے امن و سلامتی کا پیغام دیا اور اعلان کر دیا کہ لوگ خواہ اسلام کو تسلیم کریں یا نہ کریں مگر وہ اسلام کے راستہ میں سنگ گراں بن کر نہ پڑے رہیں تو ان کے دامنوں کو امن و شفقت سے بھر دیا جائے گا اور ان کو اضطراب و بے چینی سے نجات مل جائے گی۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ نصاریٰ نے اسلام کو دنیا کی نظر میں خونخوار بنا کر پیش کیا ہے اور ثابت کرنا چاہا ہے کہ اسلام کا مقصد تخریب بربادی اور لوگوں کے جان و مال پر قبضہ جمانا ہے۔ حالانکہ یہ قوم کبھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتی اور نہایت بے حیائی سے اسلام کے منہ آتی رہتی ہے۔ اگر نصاریٰ تاریک از منہ کے پادریوں، بادشاہوں، رہبانوں، مذہبی خادموں اور عوام دونوں کے حالات پر ہی ایک نظر ڈال لیتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ عیسائیت دنیا کیلئے ہمیشہ ایک دہکتا ہوا جہنم ثابت ہوئی ہے اس کے زیر سایہ غیر تو غیر اپنوں نے بھی کبھی امن و چین کی زندگی بسر نہیں کی اور ہر جگہ اس کے ہاتھ سے خدا کی مخلوق کا خون پانی کی طرح بہایا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہمیشہ دنیا پر مسرتوں اور خوشیوں کے دروازے کھولے اور ان کو اس مقام پر پہنچا دیا جہاں خود دوسری قومیں اپنی کوشش کے باوجود نہ پہنچ سکی تھیں، غرض جس شخص کو امن و سلامتی کی ضرورت ہو وہ اسلام کے آستانہ پر آئے کہ یہ دولت صرف یہیں سے تقسیم ہوتی ہے۔

مغربی قوانین کی برکات

آج دنیا کو یورپ کی ترقی اور تہذیب پر بڑا فخر ہے اور اس کی ذہنی و دینی ترقیوں کو تعجب کی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس ترقی سے انسان کی روح کو کہاں تک مسرت حاصل ہوئی ہے اور جہاں تک حقیقی راحتوں کا سوال ہے انسان اس کو اس زمانہ میں کہاں تک حاصل کر سکا ہے؟ کیا یورپ نے منظم ڈاکہ زنیوں کی تعلیم نہیں دی؟ کیا یورپ نے دنیا کو بے حیائی اور برہنگی سے آشنا نہیں کیا؟ کیا یورپ میں عصمت فروشی کے بازاروں میں رونق اور چہل پہل نہیں ہے؟ کیا یورپ کی برکات کی بدولت مظلوموں کی آہوں میں اضافہ نہیں ہوا؟ کیا مغربی قانون کی عدالتوں میں بدمعاشیاں اور مکاریاں نہیں سکھائی جاتیں؟ کیا مغرب نے اپنی اختراعات کی بدولت انسانی خون کی ارزانی پر مہر نہیں لگائی؟ اگر یہ سب باتیں یورپ کی روشن خیالی اور تہذیب و تمدن کی بدولت دنیا میں پیدا ہوگئی ہیں تو بتاؤ پھر ہم کس چیز پر فخر کریں؟

قانون اور حقوق کی شیطانی تفریق

صرف ایک مثال سے یورپ کی برکات کا اندازہ کرلو۔ اگر تم کسی قطعہ زمین کے مالک ہو اور کسی غاصب نے اس پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے۔ تم چاہتے ہو کہ بذریعہ عدالت اپنے حق کو واپس وصول کرو لیکن تمہارے پاس پیسہ نہیں ہے کہ حکومت اور عمال حکومت کا منہ بھرو تو تم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہ ہوگے۔ اگر کوئی ایسا شخص مر بھی جائے تب بھی اپنی ملکیت زمین بیان ثابت نہیں کر سکتا کیوں؟ صرف اس لئے کہ تمہارے پاس پیسہ نہیں ہے! گویا مغربی عدالتوں میں انصاف کا حاصل کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ توم پروروں کے لئے سوراج کا حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ انگریزی میں رائٹ (حق) کو لا (قانون) سے بالکل جدا کر دیا گیا ہے یعنی مغربی عدالتوں کا کام صرف جھگڑوں کا چکانا ہے۔ حق و انصاف سے اس کو کوئی غرض نہیں ہے!

فاروق اعظم کا ایک ہمہ گیر ضابطہ

لیکن اس باب میں اسلام کیا کہتا ہے؟ اس کے لئے ذرا اجمالاً کے مسلمانوں کے نظام حکومت پر ایک نظر ڈالو اور دیکھو کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام نے انصاف کو عامہ خلائق کے لئے کس قدر سستا، کس قدر سہل اور کس قدر معمولی بنا دیا تھا۔ ناممکن ہے کہ اسلامی قوانین کے ماتحت کوئی مظلوم ظالم کے پنجہ سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکے اور حق بحق دار رسید" کا عملی مظاہرہ نہ دیکھ لے۔ اسلام کی عدالت میں رائٹ (حق) اور لا (قانون) میں کوئی فرق نہیں ہے وہ بیک وقت قانون بھی ہے اور انصاف بھی، حق بھی ہے اور ضابطہ بھی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ حق و انصاف کی رو سے تمام فیصلوں کا فیصلہ کیا جائے۔

یہاں ہم قانون عدالت کے سلسلہ میں امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک ہمہ گیر ضابطہ آپ کے سامنے رکھتے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اسلام کا قانون عدل نوع بشری کیلئے کسقدر مفید اور کسقدر ضروری ہے۔ امیر المؤمنین فرماتے ہیں:۔

"قضا ایک ضروری فرض ہے (۱) قاضیوں (مجسٹریٹوں) کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو اپنے حضور میں اپنی مجلس میں اور اپنے انصاف میں برابر رکھیں تاکہ کمزور انصاف سے مایوس نہ ہو۔ اور ظالم کو ان سے کسی اور رعایت کی امید باقی نہ رہے (۲) مدعی پر بار ثبوت ہے اور منکر پر قسم (۳) صلح جائز ہے بشرطیکہ اس سے حرام، حلال اور حلال حرام نہ ہونے پائے۔ (۴) کل اگر قاضیوں نے فیصلہ کیا تو وہ آج غور کرنے کے بعد اس سے رجوع کر سکتے ہیں۔ (۵) جو شخص ثبوت پیش کرنا چاہے اس کے لئے ایک میعاد مقرر کرو اگر وہ ثبوت دے تو اس کا حق دیدو ورنہ اس کا مقدمہ خارج کر دو وغیرہ وغیرہ۔"

امیر المؤمنین کا حکم تھا کہ مقدمات میں فریقین کو کسی قسم کا عذر ہو تو برداشت نہیں کرنا چاہئے۔ عدالتوں کے دروازے ہر مستغیث کے لئے کھلے رہنا چاہئیں۔ تمام قاضیوں کو آپ کی طرف سے تاکید تھی کہ جب کوئی غریب شخص مقدمہ کا فریق بن کر آئے تو اس سے نرمی اور کشادہ روئی سے پیش آئیں تاکہ اظہار مدعا میں اس پر خوف و رعب طاری نہ ہو!

اسلام میں ایک فقیر ایک بادشاہ پر مقدمہ قائم کر سکتا ہے

مغربی عدالتوں کے نقائص استقدر بدنام ہو چکے ہیں کہ ہم نے بالخصوص تمام ممالک کو توں ناحق سکے انکار دن پر لٹا رکھا ہے اور ہرگز یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ فریق مقدمہ میں جو شخص حق پر ہے اس کے موافق فیصلہ ہوگا۔ یہ مشکلات عام حالات میں ہر شخص کو پیش آتی رہتی ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ مشکلات ان لوگوں کیلئے ہیں، جو کسی سرکاری افسر کے مظالم کے انسداد کیلئے عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے کا ارادہ کرتے ہیں، بعض سرکاری افسر تو اس قسم کے ہیں کہ جب تک لوکل گورنمنٹ اسپر مقدمہ چلانے کی منظوری نہ دے اس وقت تک اسپر مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا لیکن اسلام کا قانون ان تمام مشکلات سے پاک ہے اسلام نے یا خلفاء نے کبھی سرکاری افسروں پر مقدمہ قائم کرنے کیلئے عام لوگوں پر اس قسم کی پابندی عائد نہیں کی۔ یہاں اس کی صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

خلیفۂ اسلام عدالت کے کٹہرے میں!

الجمعیۃ میں تاریخ اسلام کے سلسلہ میں اب تک جو مضامین شائع ہو چکے ہیں ان سے حضرت فاروق اعظمؓ کی پوزیشن اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کیسا اقتدار اور کس قدر جبروت کے مالک تھے وہی فاروق اعظم جو ایران کا فاتح ہے مصر کا فاتح ہے قیصر کو تخت کا تاج بچانے والا ہے اور جو مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز ہے اور خلیفہ برحق ہے اس پر ایک مسلمان ابی ابن کعب سا شخص ایک مقدمہ دائر کرتا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کو آپ سے کچھ شکایت تھی۔ آپ نے بلا حیل و حجت ادعاء اسلام کے خلاف نہیں ثابت کی عدالت میں مقدمہ دائر کر کے یا امیر المؤمنین مدعی کی اس جرات سے نہ برہم ہوتے ہیں۔ مسند اسکو اپنی توہین تصور کرتے ہیں۔ فوراً مدعا علیہ کی حیثیت سے عدالت میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

امیر المؤمنین کے انصاف کی گہرائی!

قاضی اسلام آپ کی شخصیت سے مرعوب ہو کر آپکی تعظیم کرتا ہے اور اپنے پاس بیٹھنے کے لئے جگہ دیدیتا ہے۔ اس پر عدل و انصاف کے مجسمہ یعنی عمر فاروقؓ قاضی سے فرماتے ہیں کہ یہ تمہارا پہلا ظلم ہے کہ تم نے میرے ساتھ امتیازی سلوک کیا یہ کہہ کر آپ مدعی کے پاس بیٹھ گئے! مدعی کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا اور حضرت فاروقؓ کو دعوی سے انکار تھا۔ مدعی نے قاعدہ کے موافق فاروق اعظم سے قسم لینی چاہی، قاضی نے آپ کے رتبہ کا خیال کر کے مدعی سے درخواست کی کہ امیر المؤمنین کو قسم سے معاف رکھو۔ فاروق اعظم اس طرفداری سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور قاضی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ زید! جب تک تمہارے نزدیک ایک عام آدمی اور عمرؓ دونوں برابر نہ ہوں تم منصب قضاء کے قابل نہیں سمجھے جا سکتے!

اے یورپ پر فخر کرنے والو! اے تہذیب جدیدہ کے جھوٹے مدعیو! کیا تم اپنی تاریخ میں اس کی کوئی مثال پیش کر سکتے ہو؟ اگر نہیں تو پھر اسلام کے قانون عدالت سے تمسک کرنے میں تم کیوں عار سمجھتے ہو؟

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال ادر یا حس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقوی دافع قبض ہے ... ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

آلو کی کھیتی با تصویر
اسکاٹلینڈ میں ارل اوف نیزی اپنی زمین میں ڈیڑھ سو ہزار من ایکڑ آلو کی پیداوار کی وجہ سے آپ کا نام آلو کا مداری رکھا گیا ہے اس کتاب میں کاشت آلو کے متعلق عجیب و غریب راز بتائے گئے ہیں جن سے ہندوستان میں اس جیسے مداری بن سکیں اور ایک سال میں آلو کی تین فصلیں لیکر کئی ہزار من آلو پیدا کر سکتے ہیں ... ولایت والوں کی طرح آلو سے ڈبیاں، دوائیں، ہولڈر، بنالیاں اور بلیں وغیرہ بنانے کی ترکیب بھی درج ہے یہ کتاب ہندی اردو زبانوں میں مل سکتی ہے ... قیمت صرف ۱۲ر (بارہ آنہ)
زراعتی کتب کے مشہور مصنف
بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
مقام گونہ ڈگوالیار سے مل سکتی ہے

محبوب عاشق کے قدموں پر
عمل اسفلی ہر مذہب الاعمال ... مسلمانوں کے لئے مناسب نہیں ...
ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۴۵ دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی
اگر آپ ...
آپ گھر بیٹھے ...
ہمارا ایجنٹ برائے نام ہوتا ہے
مریض ...
ہندوستان سے باہر ...
تصدیق ...
ایم۔ مجید اینڈ سنز اردو سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس
بلیماران۔ دہلی

بال جڑ سے کالا
... بال کالا اسٹور کشمیری دروازہ ...

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا
سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کر دیز تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم شان اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی۔ اور ڈی سی ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

شربت فولاد
معزز ناظرین! یہ شربت دواخانہ کی قابل قدر اور بہترین دوا ہے جس کا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے ... ضعف معدہ کو جست و درست کرتا ہے ...
منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
الجمعیۃ کی ایجنسی سے آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔
"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کیجئے۔
منیجر اخبار الجمعیۃ، بلیماران دہلی

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ ۱۲/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اسقدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب بزرگ بشر ایسے باموقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کیساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دعہ/ بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ۶/ قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ۶/ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸/ اور چمڑے کی جلد کا ۱۲/ ہدیہ کے علاوہ
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں یہ اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱ر	۱ر	۲ر	۴ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۱۲ر
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ

مخلوط انتخاب اور مسلمان

اقلیت والے صوبوں کا معاملہ

ہم نے کسی گزشتہ اشاعت میں مخلوط انتخاب کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم آئندہ خصوصیت کے ساتھ ان صوبوں کے لئے مخلوط انتخاب کے فوائد پر روشنی ڈالیں گے جن میں مسلمانوں کی اقلیت ہے اور ہندو اکثریت میں ہیں۔ آج ہم چاہتے ہیں کہ اس وعدہ کے مطابق قارئین کرام کے سامنے صحیح صورت حال رکھ دیں تاکہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد کسی مفید نتیجہ تک پہنچ سکیں۔

قدر کوششیں باہمی مصالحت کے لئے کی گئی ہیں وہ سب اسی چٹان پر آ کر شکست ہوئیں۔ ضمناً مکانی فارمولے تھے ان سب کو زیر بحث لایا جا چکا ہے اور باہمی گفت و شنید کی کوئی صورت ایسی باقی نہیں ہے جس پر غور نہ کیا گیا ہو۔ تین سال کی اس کشمکش کے بعد ہم نتیجہ پر پہنچے ہیں ... انصاف پسند اتفاق کرے گا وہ یہ ہے کہ اگر تصفیہ ہی ...

فرانٹیئر ایڈووکیٹ اور مسلمانان سرحد

"فرانٹیئر ایڈووکیٹ" ، صوبہ سرحد کا ایک قوم پرور اخبار ہے جس نے گزشتہ عرصہ میں نہایت قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اس اخبار کے مالک و ایڈیٹر پنڈت امیر چند بمبوال کے خلاف آج کل صوبہ سرحد میں بہت سخت اشتعال و ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور ان کے ساتھ متعدد افسوسناک واقعات پیش آئے ہیں۔ اس اشتعال کی ...

غازی محمد عثمان آزاد کی حالات

بلوچ کانفرنس

بلوچستان کے حق خود اختیاری و مساوات کو جائز قرار دیا تھا اور ساتھ ایک مستقل صوبہ بنایا تھا۔ پھر اس کے بعد جب کانگریس کی مجلس عاملہ کا فارمولا آیا تو اس میں بھی بلوچستان موجود تھا۔ ہندوؤں نے من حیث القوم کبھی اس مطالبہ کی کبھی مخالفت نہیں کی مگر بینرقہ پرست مسلمان نیشنلسٹ بلوچستان کی آزادی ہی کے فرقہ وارانہ تصفیہ کو "قبول" کر بیٹھے اور اس طرح انہوں نے مسلمانان بلوچستان کے ساتھ ایسی غداری کی کہ وہ ہمیشہ اسے یاد رکھیں گے۔ بہرحال انہیں تو یہ کرنا ہی تھا انہوں نے اور دوسرے کسی معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ وفا کی ہے جو اس معاملہ میں کرتے۔ اب خود مسلمانان بلوچستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہوں گے اور اپنی تنظیم و اصلاح کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ہم ان کے اس فیصلہ کو قابل تقلید سمجھتے ہیں اور ان کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔ آئندہ ماہ دسمبر میں بلوچوں کی ایک آل انڈیا کانفرنس منعقد کی جانے والی ہے۔ نواب زادہ محمد یوسف علی خاں صاحب عزیز اور سردار غلام رسول خاں بلوچ ان علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے عنقریب روانہ ہو جائیں گے جو بلوچوں کی آبادی کے لئے خصوصیت رکھتے ہیں۔ ہمیں ان حضرات کی جدوجہد سے قوی امید ہے کہ یہ کانفرنس نہایت شاندار ہوگی اور اس کے فیصلے بلوچوں کے لئے نہایت مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوں گے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے ہم ان بزرگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ جس قسم کی امداد طلب فرمائیں گے دی جائے گی۔

تصحیح

نکات و لطائف

(سیر نکات و لطائف کے قلم سے)

یہ مولوی شفیع داؤدی بھی عجب آدمی ہیں۔ پچھلے دنوں مظہر الدین کو کہیں سے بعد پہنچ گئے تھے سو ان کا خدا جانے کیا کیا افسوسناک الزام لگا کر کس کس طرح مظالم برملا کی پردہ پوشی کے لئے جھوٹے سچے بیانات شائع کرتے رہے۔ آخر کار اسمبلی میں بجائے ان کا ایسا بوٹ گیا اور مولوی صاحب "مفت سے زد" ہو گئے مگر اس کے باوجود انہوں نے "بیان" ضرور شائع کیا کیونکہ "بیان" شائع کرنا لیڈری کی ایک نشانی ہے خواہ وہ کتنا ہی بے اثر کیوں نہ ہو اور اسے پڑھ کر قارئین اخبارات کو کتنی ہی ہنسی کیوں نہ آئے۔

انگریزی کی ایک مثل ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ مقوڑے ہی عرصہ کے بعد مولوی شفیع داؤدی کو پھر ایک موقع مسلمانوں کی مخالفت میں اپنا زور طبع دکھانے کا مل گیا۔ اب کی مرتبہ انہوں نے اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے تین خلاف شریعت اور خلاف اسلام مسودات قانون خود تصنیف کر کے حکومت کے حوالے کئے اور خوب زور شور سے ان کی حمایت کرنے لگے۔ علمائے امت نے ان مسودات کو دیکھتے ہی اعلان کر دیا کہ یہ مداخلت فی الدین کے مرادف ہیں اور مسلمانوں نے تمام ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ان کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ اب مولوی صاحب ایک مرتبہ پھر اسی پوزیشن میں آ گئے جس میں کہ پہلے تھے۔

کوئی دوسرا ہوتا تو رائے عامہ سے کھر لگانے کی جرات نہ کرتا اپنے گھر میں خاموش بیٹھ کر حکومت کی خوشنودی ...

عرب دنیا کی خبریں

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

عراقی طلباء کو امریکہ جانے سے روکو!

امریکن یونیورسٹیوں کے مقابلہ میں جامعہ اسلامیہ کا قیام

جمعیۃ ہدایت الاسلامیہ بغداد میں ایک اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے کی فکر میں ہے جس میں زمانہ حاضرہ کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے عراقیوں کو علوم حاضرہ کی تعلیم دی جایا کرے گی۔ جمعیۃ کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اس جامعہ کے بعد عراقی طلباء اور شائقین علوم امریکہ کی یونیورسٹیوں میں جانا ترک کر دیں کیونکہ وہاں سوائے گمراہی اور ضلالت کے اور کسی چیز کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ جمعیۃ کا خیال ہے کہ نصاریٰ کے مدارس جہاں کہیں بھی ہوں وہ گمراہی کے لئے وقف ہیں۔ بالخصوص مسلمانوں کے ایمان کو سلب کرنے کے لئے وہاں کافی انتظامات ہیں۔ جمعیۃ اسلامیہ کے اس مقصد کی تکمیل کیلئے تمام عراق میں ابتدائی کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں تاکہ مجوزہ یونیورسٹی کو وجود میں لانے کے لئے سرمایہ فراہم کیا جا سکے۔ (تفصیل آئندہ اخبار میں ملاحظہ فرمایئے) (الاستقلال مستقیم)

ترکی میں اجنبی مدارس پر احتساب

وزارت معارف نے ایک کمیٹی مقرر کر دی

حکومت ترکی کی وزارت معارف نے ان مدارس کی طرف اپنی توجہ مبذول کی ہے جو اجنبیوں کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ وزارت کا کام یہ ہوگا کہ وہ ان مدارس کے آمد و خرچ کی پڑتال کرے اور دیکھے کہ وہ کس خاص مقصد کے پروپیگنڈا کے لئے تو قائم نہیں کئے گئے ہیں۔ وزارت معارف نے ایک کمیٹی قائم کر دی ہے جو ان اجنبی درسگاہوں کی جانچ پڑتال کرے گی۔ اگر اسے تحقیق ہو جائے گا کہ یہ مدارس اجنبی پروپیگنڈہ کے لئے قائم کئے گئے ہیں یا ان سے اجنبی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو وہ ان کو مقفل کر دے گی اور ان کے منتظمین پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ (ملت ترکی)

ٹیونس کی جامع مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع

اسلام کی نہضۃ اور ترقی کے لئے دعائیں

ٹیونس میں مسلمانوں پر فرانس کی طرف سے جو پابندیاں عائد ہیں ان کے علی الرغم وہاں کے مسلمانوں میں سیاسی بیداری ترقی کرتی جا رہی ہے۔ جمعہ کے روز مسجد جامع میں دو عربی طلباء نے نہضۃ اسلامیہ پر تقریریں کیں جن کو پولیس نے بعد میں گرفتار کر لیا۔ ٹیونس کے مسلمان کئی ماہ سے عالم اسلامی کی ترقی اور نہضۃ کیلئے ہر جمعہ کو دعائیں مانگتے ہیں اور ایک جگہ جمع ہو کر شہری مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کر کے اسلام کی ترقی کے لئے مسلسل دعائیں کرتے ہیں۔ دراصل ٹیونس کے مسلمان فرانس کی استبداد سے تنگ آ گئے ہیں اور فرانس کا جوا انکے لئے ایک لعنت ثابت ہو رہا ہے۔

عراق۔ ایران اور ترکی حدود کا تصفیہ

کردی بغاوت کے استیصال کے بعد حکومت ایران نے سختی سے ترکی حکومت اور عراق سے حدود متعین کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ابھی تک دول ثلاثہ کی سرحدوں کا خاطر خواہ تصفیہ نہیں ہوا ہے اور معاملہ معرض التوا میں پڑا ہوا ہے۔ اب حکومت ایران نے ترکی گورنمنٹ اور عراقی حکام کو اطلاع دی ہے کہ سرحدی معاملات کا جلد از جلد تصفیہ کر لیا جائے۔ اور مزید تاخیر کو کام میں نہ لایا جائے۔ اگر اس معاملہ میں تعویق گوارا کی گئی تو ایران کو حق ہوگا کہ وہ سرحدی مقامات پر چوکیاں تعمیر کرا دے۔

زائرین مسجد نبوی کی کثرت

اس ماہ میں حجازی قبائل بہت کثرت سے مسجد نبوی کی زیارت کے لئے مدینہ طیبہ گئے ہیں۔ اس مقصد کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر قبائل نے سفر کیا ہے اور اکثر نے خچروں اور اونٹوں پر سفر کیا ہے اور بہت قلیل موٹروں کے ذریعہ مدینہ منورہ پہنچے ہیں۔ اس مناسبت سے مدینہ منورہ کی خرید و فروخت اچھے پیمانہ پر ہوئی ہے۔

عربوں کا ایک قافلہ ریت میں دفن ہو گیا

عربوں کا ایک قافلہ کویت اور بحارہ کے درمیان ایک مقام حفر بیدا میں سفر کر رہا تھا کہ دیکھتے دیکھتے سخت آندھی آئی اور تمام قافلہ ریت کے اندر غائب ہو گیا! اس قافلہ کے چند آدمیوں نے بڑی مشکل سے طوفان باد سے نجات پائی۔ باقی سب کے سب ریت میں دفن ہو گئے۔ اس حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۴۲ سے زائد ہے۔ (الصراط)

خلیفہ چہارم کے زمانہ کے سکہ کی برآمد

عراق میں ایک جگہ کی تنقیب کے بعد دینار برآمد ہوئے ہیں جو خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مستعمل تھے۔ حکومت نے ان کو محکمہ آثار قدیمہ کے پاس روانہ کر دیئے ہیں تاکہ وہ ان کو صاف کر کے بغداد کے عجائب خانہ میں محفوظ کر دے۔

عراق کی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد

عراق میں مردم شماری کے جو تازہ اعداد و شمار حکومت کی طرف سے شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ عراق کی جیلوں میں ۱۲ جمادی الاولیٰ تک کل قیدیوں کی تعداد ۴۰۹۰ ہے۔ (الصراط)

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

جمعیۃ علماء ہند کے زیر ہدایت جلسے اور جلوس کے مظاہرے

حکومت اور اسمبلی کے ارکان کی روش کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند کے قائم مقام سکرٹری حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار و اڑیسہ نے ۳۰ ستمبر جمعہ کو یوم حج و احترام مساجد و اوقاف منانے کے لئے جو اعلان کیا تھا الحمد للہ کہ اس کو تمام ہندوستان میں حل کیا گیا اور مسلمانوں نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ بورڈ حج کمیٹی کے قانون پر اظہار نفرت کیا اور اس کو دین اسلام میں مداخلت قرار دیا ... ذیل میں یوم حج اور احترام مساجد و اوقاف کی کارروائیاں درج کرتے ہیں جو دوسرے اسلامی اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں اور ہمیں بذریعہ اشاعت موصول ہوئی ہیں۔

دہلی

مرادآباد

دیوبند

سہارنپور

منگلور ضلع سہارنپور

اجمیر

انگریزی اخبار کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

فرانس کے نام جرمنی کا میمورنڈم

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس اور مسولینی کی صدارت

یورپ میں ایک دوسری زبردست جنگ کا امکان

جرمنی نے فرانس کو جو میمورنڈم روانہ کیا ہے وہ آج کل مسائل حاضرہ کا مرکزی موضوع بنا ہوا ہے۔ "ٹائمز" لندن کا خیال ہے کہ وہ بین الاقوامی مشکلات جو حل ہونے کے قریب ہو گئی تھیں وہ تاخیر و تلون کی بنا پر مزید مصائب و آلام کا پیش خیمہ بنتی چلی جا رہی ہیں اور تخفیف اسلحہ کی کانفرنس میں جو توقعات قائم ہو گئی تھیں وہ سب ختم ہو رہی ہیں۔ مسٹر جان سائمن جو جرمنی اور فرانس کے حق میں ایک قابل قبول تصفیہ کیلئے سر توڑ کوشش کر رہے تھے وہ خود مشکلات اور پریشانیوں میں پھنس گئے۔ جرمنی نے کھلم کھلا یہ اعلان کر دیا ہے کہ معاہدہ ورسیلز کے مطابق اگر حکومتوں نے اپنے اسلحہ میں تخفیف نہیں کی تو وہ دوبارہ مسلح ہو کر نمودار ہو جائے گا۔ اس دعویٰ نے جنیوا کی کانفرنس کو سخت مشکلات میں ڈال دیا ہے اور وہ تخفیف اسلحہ کو قابل قبول معیار پر لانے میں بدحواس ہو گئی ہے۔

یورپ میں دوسری جنگ کا امکان

یورپ کی کوئی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ جرمنی اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنائے اور اگر حکومتوں نے اپنے اسلحہ میں کافی تخفیف نہیں کی تو پھر سوائے دوسری جنگ کے جرمنی کو اس اقدام سے نہیں روکا جا سکتا۔ کیونکہ جرمنی کا دوبارہ مسلح ہونا معاہدہ ورسیلز کے منافی ہے اور جب تک لیگ آف نیشنز (جمعیۃ الاقوام) اس کی اجازت نہ دے وہ مسلح ہونے کا مجاز نہیں ہے۔ سگنور مسولینی نے اپنے ایک معقول مگر پُر لطف مضمون میں ظاہر کر دیا ہے کہ اگر جرمنی تخفیف اسلحہ کی کانفرنس سے علیحدہ رہا تو کانفرنس اپنے مقاصد میں ناکام اور مفلوج ہو جائے گی۔

فرانس اور پولینڈ کی کمزوری

اس راہ میں سب سے بڑی مزاحمت حکومت فرانس کی کمزوری ہے جس کے ساتھ پولینڈ اور دیگر ریاستوں کی کمزوریاں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ لندن "ٹائمز" لکھتا ہے کہ جرمنی کے نام یادداشت میں نہایت غرور کے ساتھ کھلم کھلا فوجی رویہ اختیار کر لیا گیا ہے اور فوجی حکومت کے ایک رکن نے مساویانہ سلوک کے دعویٰ کو پیش کرتے ہوئے جو جنگجویانہ لفظ ... اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یورپ کی مشکلات معمولی نہیں ...

سگنور مسولینی کی امداد کی ضرورت

جنیوا کانفرنس ... کا فقدان تھا۔ مسٹر ہنڈرسن صدارت کیلئے بالکل ناموزوں ثابت ہوئے۔ اس کا جو نتیجہ برآمد ہوا اس پر بحث کرتے ہوئے سگنور مسولینی فرماتے ہیں "ایسے بیٹری کمیشن کا اجلاس پانچ سال تک جاری رہا۔ کانفرنس پانچ ماہ میں ختم ہوئی۔ تقریباً ڈیڑھ سو تقریریں کی گئیں اور مطبوعہ رپورٹیں اتنی زیادہ شائع کی گئیں کہ ان کی بلندی آسمان تک پہنچ گئی مگر باوجود اس کے ایک عظیم الشان پہاڑ سے تجاویز کی صورت میں صرف ایک چوہا نکلا!"

ان حالات کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا کچھ بعید نہ ہوگا کہ اگر تخفیف اسلحہ کی کانفرنس کو ناکامی کی دلدل سے نکالنا ہے تو اس کی صدارت کے لئے سگنور مسولینی کو منتخب کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

لبرل جماعت اور اوٹاوہ

مسٹر لائڈ جارج نو سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کر چکے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک ان میں دلچسپی بہت کم ہے۔ آپ کی جگہ اوٹاوہ کانفرنس میں لبرل جماعت کی پالیسی کی تشریح کے لئے مسٹر ہربرٹ سیموئل مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنی تقریر کو اس ناواقفیت سے شروع کیا کہ گویا وہ اوٹاوہ کانفرنس کے حقیقی نتائج سے ناواقف ہیں کیونکہ آپ نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ "اوٹاوہ نے جو دینا ہے وعدہ کیا تھا کہ وہ محصولات کی دیوار کو گرا دے گی، اس کو پورا کیا گیا؟ اس کا ہم کو علم نہیں ہے۔"

اس کے بعد آپ نے تین چیزیں بیان کی ہیں جو ان کے نزدیک "بہت صاف" ہیں۔ پہلی چیز یہ کہ جہاں تک انگلستان کا تعلق ہے وہاں محصولات کا اضافہ ہی ہوا ہے نہ کہ تخفیف۔ دوسری چیز یہ کہ اگر مملکتوں کے محصولات میں تخفیف ہوئی تو اس کا صرف ہمیں پر اثر پڑے گا۔ تیسری بات یہ کہ شاہی تجارت کے محصولات کی تخفیف کو دنیا کی تجارت کے محصولات سے موازنہ کیا جائے۔ ان بنیادوں پر مسٹر ہربرٹ سیموئل کا فیصلہ ہے کہ معاہدہ اوٹاوہ کی سرے سے پیر تک مخالفت کی جائے۔ (اسٹیٹسمین)

ایران میں روسی پٹرول کی جنگ

اینگلو پرشین آئل کمپنی کا مستقبل

کچھ عرصہ سے ایرانی منڈیوں میں روسی پٹرول اور اینگلو پرشین آئل کمپنی کی جنگ چھڑی ہوئی ہے اور اب یہ جنگ اتنی سخت ہو گئی ہے کہ جس کے یک طرفہ فتح و شکست کا انحصار مستقبل پر آ پڑا ہے۔ روسی پٹرول کی ارزانی سے آئل کمپنی کو سخت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ کیونکہ روسی پٹرول دوسری کمپنیوں کی نسبت بہت سستا ہے۔ روسی پٹرول نے پرشین آئل کمپنی کے مستقبل کو تاریک بنا دیا ہے اور تعجب ہے کہ اصفہان اور شیراز میں روسی پٹرول جا کر بھی بہت سستا پڑتا ہے اسی لئے اس کی کھپت دوسرے پٹرولوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اینگلو پرشین آئل کمپنی نے بھی ارادہ کر لیا ہے کہ وہ ایران کے بازاروں میں روسی تیل کے نرخ پر اپنا تیل فروخت کرے تاکہ روسی تیل کو شکست ہو اور وہ آئندہ ایرانی بازاروں میں آنے کا نام تک نہ لے۔ دیکھئے ان دو بڑی پٹرول کمپنیوں میں آئندہ کس کو شکست اور کس کو فتح ہوتی ہے۔ (یونٹی)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(مینیجر الجمعیۃ، دہلی)

حوادث و احکام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

جواب

ترک عقبہ پر کسی غیر مسلم حکومت کا قبضہ نہیں ہونے دینگے

سرزمین عرب کی آزادی کیلئے ترک، حجاز اور ایران کا اتحاد

عقبہ کے مسئلہ نے تمام اسلامی دنیا کو برہم کر دیا ہے

کیا شرق اردن پر یہودیوں کا قبضہ ہوگا؟

آزادی اسلام کا اولین اصول ہے

خلافتیوں کے الزامات کی پرزور تردید

ایک کروڑ پچاس لاکھ بائبل کی فروخت

بائبل سوسائٹی کا ایک سالہ کارنامہ

"جمعیۃ علمائے سہارنپور کا جلسہ"

شراب پکٹنگ کرنے والے رضاکاروں کی گرفتاری

ایک جانکاہ اور افسوسناک حادثہ

رجسٹرار جامعہ ملیہ اسلامیہ کے صاحبزادہ کی ناگہانی وفات

سری نگر میں امن وامان قائم ہوگیا

ہندو اور مسلمان ایک نئے سرے سے کام واپس کرینگے

چترال ریلیف کالم پر ہوائی تاخت

سرخ پوشوں کا جلسہ منتشر کر دیا گیا

(باقی آئندہ)

ایمرجنسی پریس ایکٹ کی میعاد میں توسیع

گورنر باجلاس کونسل کا اعلان

تین کارآمد بم برآمد ہوئے

چاٹگام پر جرمانہ عائد کیا جائیگا

بمبئی میں سو خاکروبوں کی ہڑتال

شہزادہ ویلز انگورہ جانے والے ہیں؟

غازی مصطفے کمال پاشا کو برطانیہ کا اعزاز

انقلاب پسندوں کا "بادشاہ" بال بال بچ گیا

چاٹگام اور ڈھاکہ میں تلاشیوں کیلئے اسپیشل پولیس

سوریا سین کی گرفتاری کے لئے دس ہزار روپے کا اعلان

آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنیکی تائید

مولانا محمد اسمٰعیل ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علما کا بیان

دہشت انگیزی کے انسداد کیلئے "موثر علاج"

بنگال کو اصلاحات سے محروم رکھا جائے

تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے

حکومت برطانیہ سے لیبر پارٹی کی درخواست

کانگریس کیساتھ دوبارہ گفت وشنید کی تجویز

حکومت اور کانگریس میں مصالحت کی خبریں

لندن میں بھی مصالحت کی کوششیں جاری ہیں

حکومت اور کانگریس کے مابین تصفیہ کرانے اور موجودہ خلیج کو پر کرنے کے لئے ہندوستان کی طرح انگلستان میں بھی بعض ہوا خواہان حکومت کوششیں کر رہے ہیں ...

لندن کانفرنس میں کانگریسیوں کو دعوت

تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین

چودھری ظفر اللہ خاں مسلمانوں کے نمائندہ ہیں؟

مرکزی مجلس مقننہ میں قیاس آرائیاں

تیسری گول میز کانفرنس میں کن امور پر بحث ہوگی

آئینی اصلاحات کی فہرست

دہشت انگیزی کو دور کرنے کا طریقہ

مجلس مملکت ہند میں ممبران کا اظہار خیال

خلافت کانفرنس کی نمائندہ حیثیت

صرف ۲۷ ڈیلیگیٹ شریک ہوئے

(نامہ نگار خصوصی)

تین اشتراکیوں پر چھرے سے حملہ

جرمنی میں انتخابات کی جدوجہد

وائنا میں اشتراکیوں اور نازیوں میں جنگ

تیس اشخاص مجروح اور ایک صد گرفتار

مجلس اقوام کی پالیسی پر نکتہ چینی

سر آغا خاں کی طرف سے مایوسی کا اظہار

رکو اور یونان میں قیامت خیز زلزلہ

پانچسو افراد ہلاک اور تین ہزار مجروح

بعض مقامات کی زمین کئی سو فٹ بلند ہوگئی

چاٹگام میں عورتوں اور مردوں کی گرفتاریاں

ایک فوجی دستہ میمن سنگھ پہنچ گیا

کابینہ کے اجلاس میں ہندوستانی مسائل پر غور

چلتی ٹرین میں ایک خاتون کو لوٹ لیا

گاندھی جی سے ملاقات کیلئے اجازت

آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں ہنگامہ

"میں بے ایمانوں کی مجلس میں نہیں بیٹھ سکتا"

باغیوں نے اسی جاپانیوں کو ذبح کر ڈالا

جاپانی سفارتخانہ پر باغیوں کا قبضہ

امریکہ میں ایک کروڑ پندرہ لاکھ بیکار

مولانا محمود احمد صاحب کی رہائی

دیوبند اسٹیشن پر شاندار خیر مقدم

احرار اسلام کا اپنا روزنامہ

انتقادات

روغن کامیاب

بی۔این کالج پٹنہ میں جلسہ میلاد النبی

پٹنہ ہائی کورٹ کے ججوں اور عام ہندوؤں کی شرکت

بی این کالج پٹنہ کے مسلمان طلباء بہار پوجا کی تعطیل سے کچھ دن پیشتر مولود کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی ۲ستمبر بوقت ۹ بجے شب جلسہ میلاد شریف کالج کے بڑے ہال میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ باعتبار سالہائے ماسبق کے نہایت شاندار تھا۔ تقریباً دو ہزار کا مجمع تھا۔ طلباء کالج کے اساتذہ۔ بیرسٹران۔ رؤسائے شہر اور حکام کے علاوہ چیف جسٹس سر کورٹنی ٹیرل صاحب پٹنہ ہائی کورٹ جسٹس خان بہادر خواجہ محمد نور صاحب جسٹس فضل علی صاحب اور جسٹس اگروالہ صاحب جج ان ہائی کورٹ پٹنہ رونق افروز تھے۔ چیف جسٹس صاحب ہندوستانی لباس میں تھے یعنی بلیک ٹوپی۔ اچکن اور پائجامہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ جس کو دیکھ کر تمام حاضرین محو حیرت ہو گئے۔

سب سے پہلے مولانا مولوی حسین میاں صاحب نے نہایت ہی عمدہ تقریر فرمائی۔ وحدانیت اور اخلاق نبوی کو ایسے اچھے طریقہ سے بیان فرمایا کہ حاضرین پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ ایسی بصیرت افروز تقریر سننے کا کم لوگوں کو موقعہ ہوا ہوگا۔ جسٹس اگروالہ صاحب مولانا موصوف کی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے۔ جسٹس خان بہادر خواجہ محمد نور صاحب و جسٹس فضل علی صاحب پر ایک خاص اثر تھا۔ چیف جسٹس کی تقریر نہایت ہی پاکیزہ اور سلجھی ہوئی تھی۔ اس کا موضوع یہ تھا "اخلاق نبوی اور مسلمانوں کے احسانات اہل یورپ پر" کس قدر ہیں۔ موءرخ پروفیسر بی۔ این کالج پٹنہ نے تقریر میں بیان کیا کہ اسلام کا اثر غیر اقوام پر کیا کیا ہوا۔ اس کے بعد مولانا مولوی عصمت اللہ صاحب پروفیسر عربی و فارسی نے اپنی مختصر تقریر میں کل باتیں بیان کر دیں جو سیرۃ النبی سے تعلق رکھتی ہیں۔ آخر میں مسٹر ڈی۔ این سین صاحب پرنسپل بی۔ این کالج پٹنہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک موثر تقریر رسول مقبول صلعم کے اوصاف جمیلہ پر فرمائی جس کو حاضرین نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا۔ آخر میں بہت عمدہ انتظام تھا۔ کارکنان طلبہ بہت جوش کے ساتھ سب کام انجام دے رہے تھے اور جلسہ مولود کو کامیاب بنانے میں کوشاں تھے کیونکہ ہر مذاہب کے لوگ اور مختلف خیال کے اصحاب جمع تھے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سب مولوی محمد اکرام الدین صاحب پریسیڈنٹ و پروفیسر فارسی اور خاکسار انوار کریم صاحب سکرٹری متعلم فورتھ ایر و سید شہاب الدین احمد جعفری صاحب جوائنٹ سکرٹری متعلم فورتھ ایر کی اہم کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اتنا بڑا جلسہ صرف بی۔ این کالج پٹنہ کے قلیل مسلمان طلبا کے چندے سے ہوا اور ایسا کامیاب ہوا۔ ہم لوگ تہ دل سے پریسیڈنٹ صاحب و سکرٹری صاحب و جوائنٹ سکرٹری صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ سب سے بڑی بات اس جلسہ میں یہ تھی کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے لئے جو تعداد کثیر میں شرکت جلسہ ہوئے تھے شیرینی بنانے والے اور تقسیم کرنے والے بھی ہندو ہی مقرر کئے گئے تھے تاکہ مختلف خیال کے لوگ سرکار دو جہاں کی مجلس سے محروم نہ جائیں۔

(خاکسار سید وجیہ العمر از پٹنہ)

ملتان میں بلوچی نمائندگان کا اجتماع

آل انڈیا بلوچ کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز

ملتان ۔ ستمبر۔ آج بلوچی نمائندگان بلوچستان۔ سندھ اور پنجاب کی ایک اہم میٹنگ بمقام ملتان زیر صدارت نواب زادہ محمد یوسف علی خاں مگسی بلوچ منعقد ہوئی جس میں سردار غلام رسول خاں قرائی صدر انجمن اتحاد بلوچان ہند۔ میر عبد العزیز خاں کرد جنرل سکرٹری انجمن اتحاد بلوچستان۔ میر غلام سرور خاں مغل مقامی سکرٹری انجمن اتحاد بلوچستان و جیکب آباد و میر لطف علی خاں مگسی نمائندے خاص طور پر قابل ذکر ہیں حسب ذیل قرار دادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

(۱) ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء کو بتقریب میلہ نمائش اسپان جیکب آباد میں ایک آل انڈیا بلوچ کانفرنس منعقد کی جائے جس میں قوم کی پس ماندگیوں کا صحیح ترین علاج سوچا جائے۔

(۲) بلوچی نمائندگان کی یہ مجلس انجمن اتحاد بلوچستان اور انجمن اتحاد بلوچان ہند سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ جب دونوں انجمنوں کا بنیادی نصب العین ایک ہی ہے تو ان کی علیحدگی زیب نہیں دیتی۔ اس لئے دونوں انجمنوں کو باہم متحد ہو کر ایک متحدہ شاہراہ عمل پر گامزن ہونا چاہیے۔

(۳) قومی اغراض و مقاصد کی تبلیغ اور آل انڈیا بلوچ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے واسطے ایک وفد بر قیادت نواب زادہ محمد یوسف علی خاں مگسی بلوچی علاقہ جات کا دورہ کرے۔

(۴) نواب زادہ میر محمد یوسف علی خاں نے ۔۔۔ بلوچستان ۔۔۔ سنانے کی جو تجویز پیش کی ہے یہ مجلس اس تجویز کو کسی امکان ملتوی رکھتی ہے تاکہ مجوزہ آل انڈیا بلوچ کانفرنس میں ہر پہلو سے متعلقہ مسائل پر تبادلہ خیال کے بعد کثرت رائے سے جو تجویز پاس ہو۔ اس پر عمل کیا جاوے۔

(نواب زادہ صاحب نے اس قرار داد سے اتفاق کر کے اپنی تجویز کو ملتوی فرما لیا ہے)

(۵) یہ مجلس نواب زادہ محمد یوسف علی خاں کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ علالت اور ضعف و کمزوری کے باوجود آپ نے اس میٹنگ کی صدارت فرمائی ہے۔ نیز یہ مجلس مسلم پریس پنجاب و سندھ خصوصاً روزنامہ زمیندار لاہور۔ الوحید کراچی۔ البلوچ کراچی۔ الحنیف جیکب آباد اور گرامی حضرت مولانا ظفر علی خاں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے جو کہ بلوچوں کے جائز فطری حقوق کی تائید و حمایت میں اپنا زور قلم استعمال کر رہے ہیں۔

عبد العزیز کرد۔ جنرل سکرٹری انجمن اتحاد بلوچستان از ملتان

ضلع گوڑگانوں کی ایک مسجد پر حکومت کا قبضہ

تحقیقات کی تکمیل کے بعد حکومت کی خاموشی

قصبہ سوہنہ ضلع گوڑگانواں میں ایک شاہی مسجد پر حکومت نے قبضہ کر رکھا ہے اور اب اس کو ڈاک بنگلہ بنا لیا گیا ہے۔

مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۱ء کو ایک درخواست انجمن اسلامیہ قصبہ سوہنہ ضلع گوڑگانواں نے پنجاب گورنر لاہور کو روانہ کی تھی یہ درخواست جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گوڑگانواں کے پاس برائے تحقیقات آئی۔

یکم اگست ۱۹۳۱ء کو جناب خان بہادر شیخ محمد رشید صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گوڑگانواں نے جناب چوہدری فرزند علی خاں صاحب ایم۔ بی۔ ای جاگیردار و ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ قصبہ سوہنہ کو اور چودھری واحد علی خاں صاحب انسپکٹر پولیس پنشنر پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ قصبہ سوہنہ و قاضی محمد یحییٰ صاحب امام جامع مسجد نے جملہ ثبوت یعنی مسجد کا مکمل فوٹو اور کتبہ کا فوٹو اور فرمان شاہی کی نقل جس میں اس مسجد کے بنانے والے کا نام اور شاہان اسلام کے یہاں سے جو کچھ اس مسجد کے واسطے مقرر تھا اور سن تعمیر تحصیلدار صاحب گوڑگانواں نے تمام ثبوت۔ مسل میں شامل کر دیا اور اس مسل کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں واپس کر دیا۔

اس کے بعد آج تک ہم لوگوں کو کوئی جواب نہیں ملا۔

خاندانِ مغل از دہلی (کونیہ یٹ ہجہ فیاض الدین)

آرڈیننس کے ماتحت بتیا پر جرمانہ

بتیا ضلع چمپارن کے پانچ محلوں پر مبلغ تین ہزار روپیہ آرڈیننس کی دفعہ ۴ کے ماتحت جرمانہ کیا گیا اور اس کی تقسیم ضلع کے افسران نے اس طرح کی ہے۔

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

سرپرست: شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دار العلوم دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب، شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

معالج: عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی، عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی، عالی جناب حکیم عبد الوہاب صاحب نابینا دہلوی

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مغلظ منی ہے۔ یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزاء مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے۔ ۔۔۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸؍)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

سکول فار الیکٹریشینز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریگنائز کر دیا

سکول ہذا کو میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کروزیر تعلیم نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم شان اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا نیا پارلیمنٹ ہر قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلبا کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپیکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "ہیڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۷

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص حیض

یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے جریان جیسے خبیث مرض کو بالکل دور کر دیتی ہے۔ ۔۔۔ قیمت ۳۲ قرص دو روپیہ (۲ء)

اکسیر نسواں

عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک نہ ہندوستان میں ہے اور نہ یورپ میں۔ ضعف رحم، ورم رحم، سیلان الرحم، ایام حیض کی بے قاعدگی ۔۔۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱؍۸)

ملین

یہ دوا قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے معدہ اور آنتوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے۔ ۔۔۔ قیمت ۸۰ قرص ایک روپیہ چار آنہ (۱؍۴)

جوہری

مرض آتشک کے لئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے وہ خاص دوا ہے جس سے اب تک ہزارہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آتشک نئی ہو یا پرانی اس کو یہ دوا نیست و نابود کر دیتی ہے۔ ۔۔۔ قیمت ۔۔۔ دو روپیہ (۲ء)

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ ہندوستان کے دار السلطنت دہلی سے جو ایک تجارتی مرکز ہے اپنی ضرورت کی کوئی چیز قابل اطمینان طریقہ پر منگانا چاہتے ہیں تو ہماری ایماندارانہ خدمات حاضر ہیں۔

آپ گھر بیٹھے تفسیر کے قرآن مجید مذہبی اور غیر مذہبی کتابیں ۔۔۔

ہر ایک کمیشن برائے نام ہوتا ہے

مریض ۔۔۔

ہندوستان سے باہر ۔۔۔

تصدیق ۔۔۔

ایم۔ اے مجید اینڈ سنز آرڈر سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس بلیماران۔ دہلی

حجاز مقدس کا تحفہ

اصلی روغن بلسان و روغن زیتون

صدہا امراض کی واحد اور بہترین دوا روغن بلسان ہے ۔۔۔ ہندوستان میں خالص روغن بلسان کمیاب ہے۔ حجاز مقدس کا بہترین روغن بلسان اور روغن زیتون مصدقہ حضرت العلامہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی صرف ہمارے یہاں ہی آپ کو مل سکتا ہے قیمت بھی رفاہ عام کے خیال سے کم کی گئی ہے یعنی روغن بلسان فی تولہ ۸؍ اور روغن زیتون فی تولہ ۔۔۔ علاوہ محصولڈاک۔

سفرنامہ شیخ الہند۔ جس میں حضرت شیخ الہند کی اسارت مالٹا کے زمانہ کے مفصل حالات نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ مرتبہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی۔ قیمت فی جلد دس آنہ (۱۰؍) علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

قاری محمد اسحٰق آستانہ جانشین شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی دیوبند

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم تحفظ و احترام مساجد و اوقاف

(بسلسلہ صفحہ ۲)

گلاوٹھی ضلع بلند شہر

حسب ہدایت عالیجناب ناظم صاحب مرکزی تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانوں کا عام جلسہ ہوا۔ پہلے سے مطبوعہ پوسٹر بازار وغیرہ میں چسپاں کر دئے گئے تھے اس وجہ سے اجتماع بہت کافی تھا مقامی حضرات کے علاوہ اطراف و مواضعات کے مسلمان بھی کافی تعداد میں شریک تھے جناب مولوی سید حمید الدین صاحب مہتمم مدرسہ و بہیہ اسلامیہ نے تقریباً ایک گھنٹہ تک نہایت موثر اور پرجوش تقریر کی جس میں جلسہ کے اغراض و مقاصد کے اظہار کے بعد حکومت کے ان جابرانہ قوانین کا تذکرہ کیا جن کی وجہ سے شریعت حقہ میں صریح مداخلت ہو گئی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ مسجد شہید گنج کی تفصیل اور وضاحت بیان کرتے ہوئے مولانا نے تین تجویزیں پیش کیں۔ جن کی تائید جناب مولوی شبیر احمد خاں صاحب صدر مدرس نے کی اور عام مجمع نے باتفاق رائے ان تجاویز کو منظور کیا۔ اور ان مسلم اراکین اسمبلی پر نہایت اظہار ملامت کیا گیا جو ایسے خلاف شرع قوانین کی حمایت و تائید کر کے حکومت کی نظروں میں وقار حاصل کرنے کی لغو کوشش کرتے ہیں۔ جلسہ کے آخر میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند کی صحت یابی کے واسطے دعا کی گئی۔ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

حقیقت نگار احمد غفرلہ

میرٹھ

۔۔ ستمبر ۱۹۳۲ء کو مسلمانان میرٹھ کا عام اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا مولوی حکیم سید محمد اسحٰق صاحب جامع مسجد میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا اور حسب ہدایت مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت نہایت پرجوش اور مدلل تقریریں ہوئیں۔ ۔۔۔

قصبہ پلکھوہ (ضلع میرٹھ)

۔۔۔

لدھیانہ

مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند کے اعلان کے مطابق مسلمانان لدھیانہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد نعیم صاحب مفتی شہر جامع مسجد ۔۔۔ منعقد ہوا ۔۔۔

(نامہ نگار)

لائل پور

حسب پروگرام مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند آمدہ جمعہ کو مسلمانوں کا ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تین تجویزیں پیش ہو کر بالاتفاق منظور ہوئیں۔ نیز طے پایا کہ اتوار کو ایک عظیم الشان جلوس نکالا جائے اور رات کو جلسہ کیا جائے۔

(نور الدین طلیب پریذیڈنٹ مجلس احرار اسلام لائل پور)

موضع ومہیہ ضلع میرٹھ

موضع دمہیہ ضلع میرٹھ میں حسب ہدایت مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت ۔۔ ستمبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ ایک جلسہ بصدارت مولوی محمد عبد الغفور خاں صاحب منعقد ہوا۔ منشی عبد الشکور خاں ناظم مقرر کئے گئے اور کارروائی جلسہ تلاوت کلام اللہ سے شروع کی گئی۔ جلسہ میں تین تجویزیں بالاتفاق منظور ہوئیں جن میں یو۔ پی رٹ کمیٹی کے قانون پر اظہار نفرت کیا گیا اور احترام مساجد و اوقاف کی تحریک کی پرزور ۔۔۔

شاہ آباد (کرنال)

(محمد عبد الغفور غفرلہ)

۔۔ ستمبر مقامی انجمن ہلال احمر کے زیر اہتمام آج بعد نماز جمعہ ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ مسلمان کثیر تعداد میں جمع تھے۔ لوگوں کو حج کے متعلق سودا کے قوانین سے واقفیت دلائی گئی اور جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس منتظمہ کا فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا بعد ازاں حسب ہدایت مجلس مرکزی تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند پر تجاویز پیش کی گئیں جو بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔ مسلمانوں میں ایک غیر معمولی جوش پایا جاتا ہے۔

سید عماد الدین احمد (اسٹنٹ در کن انجمن ہذا)

جھالو ضلع بجنور

آج ۔۔ ستمبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد قصبہ جھالو ضلع بجنور میں حسب ہدایت مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند مسجد کے اندر ۔۔۔ مولوی حکیم انوار الحق صاحب ۔۔۔ تجاویز متفقہ و منظور کی گئیں۔

(عبد الرؤف مدرس دوم مدرسہ تجوید القرآن)

دار الاسلام

مظہر الدین کا طرز عمل اب ناقابل برداشت ہو

دہلی کے ایک معزز تاجر کا مراسلہ

(اڈیٹر کا مراسلہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے)

مدیر محترم الجمعیۃ ۔۔۔ السلام علیکم!

مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ مظہر الدین صاحب کے طرز عمل کے خلاف اپنی معلومات کے مطابق ۔۔۔

(عبد الرحمٰن عرف مرزا۔ ساکن بازار سیتا رام دہلی)

میں خود آگرہ کانفرنس میں موجود تھا

"مفسدِ دین" کے نعرے لگائے گئے

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ دہلی!

السلام علیکم! گذارش یہ ہے کہ ۔۔ ستمبر ۱۹۳۲ء کے الامان میں مظہر الدین نے ایک مضمون آگرہ والوں کی جانب سے لکھ مارا ہے۔ حالانکہ آگرہ سے کوئی مراسلہ نہیں آیا اور نہ کوئی رپورٹ اخبار نامہ میں شائع ہوئی ہے ہذا میں اس دشمن اخبار الامان کے مضمون کی تردید کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں خود اس جلسہ مسلم آگرہ میں شریک تھا اور میں نے خود دوسرے دن کے اجلاس میں اپنے کانوں سے "مفسد دین" کے الفاظ لوگوں سے سنتے ہیں اور خود بھی مظہر الدین کو ۔۔۔

نیاز مند علی محمد ساکن پہاڑ گنج۔ دہلی

آفتاب اسلام کی ضیا پاشیاں

یدخلون فی دین اللہ افواجاً

جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ میں جن حضرات نے اسلام قبول کیا ہے ان کے نام اشاعت کے لئے ارسال خدمت ہیں۔ امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی و مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دار العلوم دیوبند کے دست حق پر اسلام قبول کرنے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:

سابق نام	اسلامی نام	سابق نام	اسلامی نام
منگلو	عبد الرحیم	مسٹر رام ناتھ بی۔ اے	عبد الرحیم بی۔ اے
سمیر چند	عبد الرحمٰن	پیرو	عبد الرحمٰن
رام پرشاد	عبد السلام	چودھری پیارے لال	عبد الصمد
رام سنگھ	احمد حسن		

دونوں ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ میں ان حضرات نے اسلام قبول کیا ہے۔ ان کی تعلیم و طعام کا انتظام انجمن کی جانب سے کیا جاتا ہے مسٹر رام ناتھ صاحب بی۔ اے ۹ یوم دیوبند میں قیام کیا۔

بتاریخ ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ کو بعد نماز ظہر انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا حکیم محمد نعیم صاحب منعقد ہوا جس میں بالاتفاق حسب ذیل تجویز منظور ہوئی۔

انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس گورنمنٹ برطانیہ سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ مساجد کی آزادی کو ختم کرنے کی ناپاک کوشش سے باز رہے ورنہ بہر مسلمانان ہند مساجد و اوقاف اسلامیہ کی حفاظت کے لئے اپنی جان عزیز تک قربان کر دیں گے نیز جمعیۃ علماء ہند کے فیصلہ کو جلد از جلد قبول کر لیا جاوے۔ ورنہ جملہ تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

(سید حسن رضوی۔ سکرٹری انجمن امداد الاسلام دیوبند)

امارت شرعیہ صوبہ بہار کا جہاد باللسان

دیہات و قصبات میں احکام الٰہی کی تبلیغ

۔۔۔

مقویات سرتاج عالم

۔۔۔ صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرما دیں۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

پیشوا کا رسول نمبر مفت

ان حضرات کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جو رسالہ پیشوا دہلی کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء تک خریدار ہو جائیں گے۔ رسول نمبر کی ضخامت بڑی تقطیع کے ڈیڑھ سو صفحات سے زیادہ ہے اور پیشوا کا سالانہ چندہ دو روپیہ اور ایک روپیہ سے دو روپیہ کے پرچہ میں مقدس مقامات کے نوٹو ہیں اور چکنا کاغذ ہے ۔۔۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

گرم کوٹوں کی فہرست

مفت طلب کرو

منیجر وی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائنیں کراچی

محبوب عاشق کے قدموں پر

۔۔۔

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۵ دہلی

تفسیر حقانی اردو کامل آٹھ جلد (۸)

مصنفہ حضرت علامہ ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی قیمت کامل پچیس روپے علاوہ محصول و خرچ ڈاک۔ علیحدہ علیحدہ آٹھ جلدوں کے خریدار کے لئے مجموعی قیمت مع مقدمہ تیس روپے (۳۰) علاوہ خرچ و محصول ڈاک۔

دار الاشاعت تفسیر حقانی۔ بلیماران۔ دہلی

صرف ایک رات میں اثر دکھانے والا طاقت مردمی کا تحفہ

حیرت انگیز ایجاد (یعنی)

طلسماتی طلاء (یا) طلاء بے نظیر

اگر آپ اپنے ہاتھوں اپنی جوانی ستیا ناس کر کے ناکارہ ہو گئے ہیں تو یہ عجیب و غریب تیل لگائیے اس کے استعمال سے کوئی آبلہ وغیرہ نہیں پڑتا یہ ایک ہفتہ میں برسوں کی نامردی دور کر کے ناقابل برداشت طاقت دیتا ہے قیمت فی شیشی مع محصول ۔۔۔ اس کو بھی آزمائیے۔

ویدبھوشن ڈاکٹر منا رام گپتا طبیب حاذق (رجسٹرڈ) محلہ سنگیان ۔۔۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

روزنامہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ...

ششماہی ...

سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ...

ششماہی ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ۵ ۹ ۱۳

۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...

نصف صفحہ (") ...

ایک کالم (") ...

۱/۲ کالم (") ...

۱/۴ کالم (") ...

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم یکشنبہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۵

معاصرین کے افکار و آراء

مفاد اسلامی پر انجمن خلافت کا حملہ (ہلال)

پہلی گول میز کانفرنس کے انعقاد کے موقعہ پر جبکہ ہندوستان جنگ آزادی میں سرگرم عمل تھا اور تمام وطن دوست اور حریت پرور فرزندان وطن قید و بند کے مصائب کا ہمت و استقلال کے ساتھ مقابلہ کر رہے تھے۔ خلافت کمیٹی لندن کی دلچسپ سیر وسیاحت کا پروگرام مرتب کر رہی تھی۔ جبکہ وقت مسلمانوں کے جوش عمل کو یہ کہہ کر ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ہم نے مسلمانوں کے حقوق کے لئے حکومت سے عارضی ... گول میز کانفرنس میں شرکت کو منظور کر لیا ہے۔ اگر ہمارے مطالبات حکومت نے تسلیم نہ کئے تو پھر ہم بھی حکومت سے جنگ کریں گے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ذرا صبر سے اور سکون سے کام لیں اور اپنے جذبۂ آزادی کو زیادہ نہ ابھرنے دیں۔

تحریک آزادی سے مسلمانوں کو بدظن کرنے کے لئے کہا گیا کہ یہ ہندو راج کی تحریک ہے کسی مسلمان کو اس میں شریک نہ ہونا چاہیئے۔ اگر کانگریس نے حکومت کو دبا کر اپنے حق حاصل کر لئے تو ہندو راج قائم ہو جاوے گا اور ہندو مسلمانوں کو نگل جائیں گے۔ اس مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے حوصلے پست ہو گئے اور ان کی قوت عمل کمزور پڑ گئی۔

فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ ہوا اور باہمی سر پھٹول اور فسادات کا سلسلہ طول پکڑ گیا لیکن گول میز کانفرنس سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ ...

بات کے پیچھے اپنی جان دے دینے کی ہمت رکھتا ہے؟ اور بالفرض کوئی نکل بھی آئے تو قوم اور قوم کے دوسرے لیڈر اس پر یوں پروانہ وار نثار ہونے کو تیار ہوں گے؟ یا اس کے برعکس طرح طرح کی نکتہ چینیوں، بدگمانیوں اور اس کی نیت پر حملہ کر کے اس کے کلیجہ کو چھلنی بنا کر رکھ دیا جائے گا؟

گول میزی مسلم ممبران سے ایک سوال (البشیر)

اچھوتوں اور اونچی ذات کے ہندوؤں میں سمجھوتہ ہوا ہے اس کے بہت سے پہلو قابل بحث ہیں جن پر بشرط صحت ہم آئندہ بحث کریں گے۔ اس وقت مختصر طور سے ہم مسلمان ممبران راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے جنہوں نے اچھوتوں سے سمجھوتہ کیا تھا دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جب اچھوتوں نے اس معاہدہ کی پابندی نہیں کی جو مسلمانوں سے انہوں نے کیا تھا تو آئندہ ان کی پالیسی کیا ہوگی۔ ...

سلطان ابن سعود ملک الحجاز کے نام (تاج)

امیر شرق اردن کے نام (تاج)

عزم گاندھی کا سبق

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

دنیا سے دین حق کی سچائی منوا سکے۔ آج ہماری یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ ہم اشاعت اسلام کے فرض کو صرف عالموں اور مولویوں کا کام سمجھ بیٹھے ہیں اور خود اس فریضہ کی ادائیگی کو اپنا کام نہیں سمجھتے۔ اسلام نے اشاعت اسلام کو اسی لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ دنیا کے لئے امن و راحت کا باعث ہے گویا تبلیغ اسلام نوع بشری کی سب سے بڑی خدمت ہے جو ایک مسلمان انجام دے سکتا ہے۔ آج مسلمان اس اہم فریضہ کی طرف سے جس قدر غافل ہیں اس کے بیان کی حاجت نہیں۔

صحابہ کرام سپاہی بھی تھے اور عالم و فقیہ بھی

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات تم نے بار بار پڑھے ہیں ان کو پڑھ کر تم کو یقین ہو گیا ہوگا کہ وہ اس وقت کی دنیا کے سب سے بڑے جرنیل، سب سے بڑے مدبر اور صاحب تدبیر و سیاست تھے لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا اصل کام تبلیغ اسلام تھا۔ ...

فاتح مصر کا جوش تبلیغ

اسلام کے مبلغ بھی بنو اور میدان کے سپاہی بھی

جہاد حق کیساتھ صحابہ کرام کا جوش تبلیغ

اسکندریہ اور دمشق کے بشپ آستانۂ اسلام پر

الجمعیۃ کے ان کالموں میں کئی بار بتایا جا چکا ہے کہ اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس کے ظہور کی غرض دنیا کو امن اور خوشحالی کا پیغام دینا ہے وہ دنیا میں اسی لئے آیا کہ مظلوموں اور کمزوروں کی حمایت کرے اور عدل و انصاف سے دنیا کو بھر دے۔ ...

مسلمانوں سے اسلام کا اولین وعدہ

تبلیغ اسلام کی اہمیت

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

چائنہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں۔ نرخ فی سیر پختہ ۱۲ ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں۔
حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ - قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں لکھا ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG CO.,
(INDIA) P. BOX 88 BUNDER ROAD., KARACHI.

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

... طلائے مسیحی ... سفوف شاہی ... مقوی حب عنبری ... طلا ریلاذ ... حب ممسک طلائی ...

نیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

آلو کی کھیتی با تصویر

... زراعتی کتب کے مشہور مصنف بابو رام پرشاد صوبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقام گونہ (گوالیار) سے مل سکتی ہے

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کانفرنس گزٹ!

یعنی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کا تعلیمی و اصلاحی اخبار جو علیگڑھ کی تعلیمی تحریک، بچوں کی تعلیم و تربیت اور موجودہ نظام تعلیم پر دلچسپ و مفید بحث کرتا ہے ... قیمت چار سالانہ ہے ایک کارڈ حسب ذیل پتہ پر لکھ کر نمونہ مفت طلب کیجئے۔

پتہ: خان صاحب مولوی ولایت حسین بی۔ اے منیجر کانفرنس گزٹ علی گڑھ

صدہا مرضوں کی ایک دوا

تمام اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ صحت کا دار و مدار معدہ پر موقوف ہے اور نمک جالینوس جو دواخانہ ہذا کی خاص چیز ہے تمام امراض معدہ کا واحد علاج ہے ... قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ مجرب ادویات کی فہرست معہ جنتری ۱۹۳۲ء مفت منگوائیے۔

المشتہر منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال چاہ دہلی

بالکل مفت

جریان کی شرطیہ دوا

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر قبض بالکل نہیں کرتی

... اگر آپ بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کی قسمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

جاری شدہ ۱۸۷۸ء

ظریف، ادیب، مصلح، صلح کل، با تصویر، یکتائے زمانہ، قابل دید ہفتہ وار اخبار "اودھ پنچ" منگائیے ... قیمت سالانہ صر ششماہی ... سہ ماہی ...

پتہ: منیجر "اودھ پنچ" لکھنؤ (یو۔ پی)

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا

... منیجر شنکر کارخانہ نمبر ۹ دربھنگہ بہار

بال جڑ سے کالا

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے - منیجر

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۲۲۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱/ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱/ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲/ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۳/

کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸/

ابدی نجات - آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/

ملنے کا پتہ: منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمۃ القرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن شریف غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے، جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ... علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

پنجشنبہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ہجری

لکھنؤ میں ایک مسلم کانفرنس کا انعقاد

مولانا شوکت علی کی طرف سے دعوت

جب سے کہ وزیر اعظم کا فرقہ وارانہ فیصلہ شائع ہوا ہے اور اس فیصلہ کی شرائط منظر عام پر آئی ہیں جسے غلطی سے تصفیہ کہا جاتا ہے ہندوستان کی تمام ملتیں اس فیصلے کے خلاف آواز بلند کر رہی ہیں ...

کو دعوت نامے جاری کئے گئے ہیں:-

سر عبد القیوم، سید جعفر شاہ، خان علی گل خاں (سرحد)، سر محمد اقبال، مولانا ظفر علی خاں، مولوی قادر (؟) مولوی غلام محی الدین، غلام رسول مہر (پنجاب) نواب محمد اسمٰعیل خاں، راجہ صاحب سلیم پور، مولوی محمد ...

نکات و لطائف

قدامت پسندوں کا فیصلہ

گاندھی جی کی رہائی

۳۰ ستمبر کے مظاہرے

عراق کی آزادی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

اسپین میں قدیم عربی تمدن کا احیاء

مجریط میں بیت اسلامی کا قیام

دنیائے اسلام سے امیر شکیب ارسلان کی اپیل

دو سال کے قریب ہوئے کہ اسپین کے سیاسی نظام میں انقلاب برپا ہو گیا اور اس نے ایک ہی جھٹکے سے تمام زنجیروں کو توڑ کر رکھ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسپین کے باشندے ...

بیت اسلامی کے ارکان

شام کے وطن پروروں کی گرفتاریاں

زعماء حلب پر فرانس کے مظالم

حلب کے تین زعماء کو حکومت فرانس نے گرفتار کر لیا ہے۔ ان کا جرم کیا تھا؟ وطن پروری حریت نوازی کا جرم جس سے بڑھ کر مغرب کی عدالتوں میں اور کوئی جرم نہیں ہے! ان گرفتاریوں کے بعد عام باشندوں کی طرف سے ہڑتال اور مظاہرے ہوئے جن کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں کو لاٹھیاں کھانی پڑیں اور وہ مجروح ہو گئے۔ فرانسیسی پولیس نے گولیاں بھی چلائیں۔ حلب کے اس حادثہ پر دمشق میں سخت احتجاج کیا گیا اور لوگ جامع اموی میں جمع ہو گئے۔ اس کے بعد پرامن جلوس نکالا گیا جس میں حلب کے حادثہ پر نفرت و ملامت کا اظہار کیا گیا۔

زعیم المعارضہ ابراہیم ہنانو کے دولتی پیر میں گولی بھی لگی۔ سخت تھا تو پر جو ظلم کیا گیا اس کے خلاف مجلس وطنی نے رئیس الوزراء کو احتجاجی تار ارسال کیا ہے۔ (الصراط المستقیم)

الجمعیۃ

کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

جمعیۃ علماء ہند کے زیر ہدایت جلسے اور جلوس کے مظاہرے

حکومت اور اسمبلی کے ارکان کی روش کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

(گذشتہ سے پیوستہ)

فرخ آباد

۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ حسب اعلان مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند مسلمانان فرخ آباد کا ایک عظیم الشان جلسہ مسودات حج کے سلسلہ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد منعقد ہوا جس میں صدر صاحب موصوف نے اپنی مختصر تقریر میں ہر سہ مسودات حج کو مسلمانوں کے لئے خطرناک قرار دیتے ہوئے مسلمانان ہند سے پر زور اپیل کی کہ وہ ہر چیز جو اس فریضہ الٰہیہ کی بجا آوری میں سد راہ ہو دور کرنے کی ان تھک کوشش کریں۔

کراچی میں ۱۶ مقامات پر جلسے

حسب اعلان سکریٹری تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند ۳۰ ستمبر کو مندرجہ ذیل مسجدوں میں بعد نماز جمعہ تقریریں ہوئیں۔ (سکریٹری جمعیۃ علماء سندھ)

(۱) مسجد مولوی شیخ احمد صاحب جاکیواڑہ (۲) مسجد مولوی عبد الصمد صاحب گل محمد لین (۳) مسجد مولانا مولوی محمد عثمان صاحب رنگیلین (۴) مسجد مولوی نور محمد صاحب کلاں کوٹ (۵) جامع مسجد رنچھوڑ لین (۶) جامع مسجد کاٹری کھانہ (۷) مسجد میاں بھائیان گاڑی کھاتہ ...

کرتپور

حسب ہدایت مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد کرتپور ایک عام جلسہ مسلمانوں کا منعقد ہوا جس میں قریب و جوار کے کثرت سے مسلمان موجود تھے۔ سب سے پہلے مولانا محسن الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ بعدہ کو مولانا مولوی لبیت احمد صاحب نے تقریر فرمائی۔ حج بیت اللہ کے فضائل کے بعد ہر سہ تجاویز بالاتفاق رائے منظور ہوئیں۔

حافظ خیراتی۔ از کرتپور

لسین

۳۰ ستمبر کو حسب ہدایت مجلس تحفظ ناموس شریعت مسلمانان لسین کا آج ایک عام جلسہ جامع مسجد میں زیر صدارت جناب محمد امین خاں صاحب منعقد ہوا جس میں ہر سہ تجاویز بالاتفاق رائے منظور ہوئیں۔

(مختشم حسن ابن اسمٰعیل قصبہ لسین ضلع تھانہ)

بچھراؤں (مراد آباد)

۳۰ ستمبر کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد بچھراؤں میں بصدارت حاجی نذیر احمد صاحب رئیس بچھراؤں جلسہ منعقد ہوا جس میں بالاتفاق ہر سہ تجاویز منظور ہوئیں۔

(محمد ظہور علی مدرس مدرسہ مفتاح العلوم)

حج اور اوقاف کے احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوہ خندق میں زخمی ہوگئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد میں نصب کرا دیا۔ بخاری شریف ...

یہ تمام واقعات اس مسجد کے ہیں جس میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار تک بتایا گیا ہے اور جس کو آج ہم مسجد نبوی کے پیارے نام سے یاد کرتے ہیں اور جو محفل اسلام میں ایک شمع تاباں کی شان رکھتی ہے۔ اور جو باستثناء بیت الحرام تمام مساجد میں سب سے اعلیٰ و اشرف ہے۔ اللہم صل علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم۔

واقعات مذکورہ کے علاوہ تعلیم، وعظ، مجالس شوریٰ وغیرہ کے واقعات تو شمار کی حد سے بہت بالا ہیں۔ اسلاف کرام کا عموماً تعامل رہا ہے۔ چنانچہ فقہ حنفیہ کی مشہور اور معتبر کتاب "ہدایہ" میں ہے۔

ولنا قولہ علیہ السلام انما بنیت المساجد لذکر اللہ تعالیٰ ...

دارالحکومت

والاحضرت سردار شاہ ولی خان صاحب کا رونق دہلی

ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند سے ملاقات

دہلی ۔ ۳ تاریخ شب کے نو بجے ...

جمعیۃ علمائے ہند کے تقریباً پچاس رضاکار جمعیۃ کے پرچم لئے ہوئے ... ہندو مسلم مشترکہ بورڈ دہلی ... کے والنٹیر بھی اپنے جھنڈے لئے ہوئے تھے ... افغانستان پائندہ باد ... سکرٹری قونصل خانہ افغانستان نے والاحضرت سے حضرت ڈکٹیٹر صاحب جمعیۃ علمائے ہند کا تعارف کرایا اور حضرت مولانا نے مختصر الفاظ میں آپ کی وطنی و ملی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ... وطن پر مبارک باد دی جس کے جواب میں والاحضرت نے حضرت مولانا کی تکلیف فرمائی کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور جمعیۃ علماء ہند کے مقاصد کی کامیابی کی دعا فرمائی ۔ خواجہ حسن نظامی صاحب ڈاکٹر ذاکر حسین خان صاحب اور مولانا راشد حسین صاحب اور دوسرے عمائدین سے بھی والاحضرت نے ملاقات کی اور سب حضرات کی محبت کا بہت بہت شکریہ ادا کیا ۔

مولانا تفضل حسین صاحب کو دہلی چھوڑنے کا حکم

دہلی ۵ اکتوبر ۔ کل شام کے پانچ بجے ... کوتوالی ... دفتر جمعیۃ علمائے ہند میں پہونچے اور جناب مولانا محمد تفضل حسین صاحب ... رکن جمعیۃ علمائے ہند کو جدید آرڈیننس کی دفعہ ... کے بموجب ... گھنٹہ کے اندر دہلی چھوڑنے کا نوٹس دیا ۔

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی مساعی جمیلہ

ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کے ایک خصوصی جلسہ کی قرارداد کے مطابق ... انتظام جلوس رام لیلا کے سلسلہ میں ایک مرکزی کیمپ ... قائم کیا جائیگا اور جلوس کے ہمراہ بورڈ کے والنٹیر ... رہیں گے ۔

تمام ممبران سے درخواست ہے کہ پوری سرگرمی کے ساتھ بورڈ کے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں ...

ضیاء الدین احمد آنریری سکرٹری ...

مولانا برکت علی کا مقدمہ

آئندہ پیشی ۱۲ اکتوبر ہوگی !

دہلی ۵ اکتوبر ۔ آج ڈسٹرکٹ جیل دہلی میں ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے مولانا برکت علی صاحب کا رکن جمعیۃ علمائے ہند کا مقدمہ دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ماتحت پیش ہوا ۔ استغاثہ کی شہادتوں کے بعد فیصلہ کے لئے ۱۲ اکتوبر مقرر ہوئی ۔ مولانا نے کارروائی مقدمہ میں کوئی حصہ نہیں لیا ۔

جامعہ ملیہ کے مقاصد

(۱) مسلمان بچوں کو اسلامی روایات علمی اور قومی مصالح کے مطابق تعلیم دی جائے اور ان کو اپنے مذہب اور تمدن سے ایسا لگاؤ پیدا کر دیا جائے کہ وہ ملت اسلامیہ اور ہندوستانی قومیت کے مفید کن رکن بن کر ملت اور قوم کی اصلاح اور ترقی میں حصہ لے سکیں ۔

(۲) اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے ۔

(۳) غیر زبانوں کے علمی سرمایہ کو اپنی زبان میں منتقل کیا جائے ۔

(۴) ہنر تعلیم کو ترویج دی جائے ۔

(۵) آزاد تعلیمی تجربوں کے ذریعہ ایسا نصاب تعلیم مرتب کیا جائے جو موجودہ تعلیم کے نقائص کو دور کر سکے ۔

جو حضرات ان مقاصد کی تکمیل کے لئے حلقہ ہمدردان جامعہ میں شریک ہونا چاہیں اپنے نام ... شیخ الجامعہ کو (قرول باغ دہلی) مطلع فرمائیں ۔

مقامی اخبار نویسوں کا ایک اہم جلسہ

آرڈیننس بل کی مذمت

دہلی میں یوم آرڈیننس کے جلسے اور جلوس

جمعیۃ علمائے ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کی تقریر

شراب پر پکٹنگ اور گرفتاریاں

دہلی ۶ اکتوبر ۔ جمعیۃ العلماء ہند کے پروگرام کے مطابق آج دہلی میں آرڈیننس ڈے منایا گیا ...

شراب کی دوکان پر پکٹنگ

حضرت مولانا کی گرفتاری کی خبر تمام بازار میں بجلی کی طرح پھیل گئی ... اور مولانا محمد اسمٰعیل زندہ باد ... کے نعرے لگا رہے تھے ۔ پولیس کی لاری چاندنی چوک میں کھڑی ہوئی تھی جس میں حضرت مولانا کو سوار کر کے کوتوالی لیجایا گیا ۔

معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا کی گرفتاری آرڈیننس کی دفعہ ۶۰ کے ماتحت عمل میں آئی ہے ۔

آگرہ میں ایک قدیم مسجد کی ازسرنو تعمیر

مسجد کے صحن کو شارع عام بنا یا گیا تھا

... اور ذات باری نکلی مسجد کے سامنے کچھ فاصلہ پر ... اس کے حوض میں پانی آیا کرتا تھا ... اس عمارت میں چھ ماہ تک بابر کی نعش رکھی گئی تھی اس کے بعد کابل بھیجی گئی ہے ۔

مولانا کی تقریر کے بعد حکیم شفاء الله القادری نظامی صاحب کی تقریر ہوئی اور اس کے بعد ... کی تقریر پر جلسہ ختم کر دیا گیا اور مسجد کی تعمیر شروع ہوگئی ...

الله تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے اس گھر کی حفاظت فرماتے ہوئے مسلمانوں کو توفیق دے کہ جلد از جلد اس کو مسجد بابری جیسا آباد کر کے اپنی مذہبی ہمدردی کا پورا پورا نمونہ دکھائیں ۔ آمین ۔ (نامہ نگار)

ایک عالم دین کی افسوسناک وفات

دریا کو عبور کرتے ہوئے موجوں کی نذر ہوگئے !

... الله تعالیٰ سے دعا ہے کہ علم نبوت کے پیاسے کو ابرار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا مغفرت فرمائیں اور جن قدر ہو سکے قرآن پاک کی تلاوت فرما کر ایصال ثواب کریں ۔

گاندھی جی کی رہائی کا مسئلہ

وزیراعظم و حکومت ہند میں اختلاف

دہلی ۷ اکتوبر ۔ مسٹر بی ۔ داس ممبر اسمبلی نے نمائندہ پریس سے دوران ملاقات میں حکومت کی "دوعملی پالیسی" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جبر و استبداد کا دور دورہ ہے لیکن اصلاحات کا نام و نشان تک نہیں ۔ آپ نے حکومت کے خلاف یہ الزام لگایا کہ حکومت نے اس زبردست مصالحتی تحریک کی ... مسٹر بی داس نے اس سرگرم افواہ کا بھی ذکر کیا کہ مسٹر میکڈانلڈ وزیراعظم نے حکومت ہند سے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ گاندھی جی کو رہا کر دیا جائے لیکن ... آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ تعاون اور صلح کے لئے دروازہ بند کر دیا گیا ۔

بنگال میں ایک اور بم پھینکا گیا

ایک ہندو اور دو مسلمان گرفتار

جہاں پور ۴ اکتوبر ۔ دیسی شراب کی ایک دوکان میں ایک بم ... پھینکا لیکن وہ ... کوئی شخص زخمی نہیں ہوا ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں دو مسلمان اور ایک ہندو گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔ پولیس مزید تحقیقات میں مشغول ہے ۔

انگلستان کی مزدور جماعت ہندوستان کی تائید میں

ہندوستان کو حق ہے کہ وہ اپنے موافق دستور بنالے

اشتراکیت کی پرزور حمایت

لندن ۴ اکتوبر ۔ مزدور پیشہ جماعت نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنی سابقہ حالت کا جائزہ لے رہی ہے ...

قومی حکومت پر سخت حملہ

ہندوستان کو حق خود ارادیت

ڈاکٹر ہیو ڈالٹن جو اس جماعت کے لائق ترین افراد میں سے ہیں ۔ اس بات پر زور دیا کہ طلائی معیار کو قائم نہ ہونے دینا چاہئے ۔

طہران کے قونصل اور فلسطین کے نائب قونصل

بغداد طہران روڈ پر لوٹ لئے گئے

بغداد ۴ اکتوبر ۔ اس خبر کی اب تصدیق ہوگئی ہے کہ بغداد طہران روڈ پر کرمان شاہ اور ہمدان کے درمیان ڈاکوؤں نے تین امریکی افسروں کو لوٹ لیا اور ننگا کر کے چھوڑ دیا ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکو بندوقیں لئے ہوئے پہاڑوں پر سے آئے ... مسٹر ... اور مسٹر کیمل ہیں ۔ اول الذکر طہران میں بطور قونصل مقیم تھا اور موخر الذکر دونوں اصحاب یروشلم میں بطور نائب قونصل مقیم تھے ۔

ہندوستان میں کتنے کانگریسی کارکن گرفتار ہوئے ؟

۵۶ ہزار اندر ۔ بیس ہزار باہر

بمبئی اور یو ۔ پی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے

سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ (۱) گرفتار شدگان کی تعداد جو کہ آرڈیننس اور معمولی قانون کے تحت میں گرفتار ہوئے ہیں ان کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں :-

صوبہ	مرد	عورتیں	میزان
مدراس	۲۴۹۸	۲۴۲	۲۷۴۰
بمبئی	۱۰۳۳۲	۶۵۶	۱۰۹۸۸
بنگال	۹۲۲۴	۶۲۹	۱۰۵۵۳
یو ۔ پی	۱۱۰۰۵	۴۲۴	۱۱۴۲۹
پنجاب	۱۴۳۸	۱۱۲	۱۵۵۰
بہار و اڑیسہ	۱۹۹۵	۲۷۶	۹۸۷۱
سی ۔ پی	۳۴۷۶	۲۹۶	۳۷۷۲
آسام	۱۰۸۲	۸۷	۱۱۶۹
صوبہ سرحد	۵۲۹۰	۱	۵۲۹۱
دہلی	۸۹۶	۵۱	۹۴۷
کورگ	۲۰۱	۳	۲۰۴
اجمیر مارواڑ	۲۵۳	۷	۲۶۰
کل میزان	۵۵۹۹۰	۲۷۸۴	۵۸۷۷۴

وہ لوگ جو کہ معمولی قانون اور آرڈیننس کے تحت میں ہنوز جیل میں ہیں ان کی تعداد حسب ذیل ہے :-

میزان کل	۲۱۴۲۲	۸۴۳	۲۲۲۶۵

بمبئی میں ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے احرار ہند کا اجتماع

مولانا ابوالکلام آزاد ۔ مولانا شوکت علی اور پنڈت مالویہ کی گفتگو

تصفیہ کی صورت اور آل پارٹیز کانفرنس کے انعقاد کے امکانات

مولانا شوکت علی کے تار

بمبئی ۔ ۷ اکتوبر ۔ مولانا شوکت علی نے حسب ذیل تار پرائیویٹ سکرٹری وائسرائے اور گاندھی جی کے نام ... ارسال کئے ہیں ۔

گاندھی جی کے نام

ملاقاتیں

امریکہ کی روانگی ملتوی

بعد کی اطلاع ہے کہ پنڈت مدن موہن مالویہ ۔ ڈاکٹر سید محمود مولانا ابوالکلام آزاد ۔ سردار سلیمان قاسم مٹھا اور متعدد دیگر اصحاب کی درخواست پر مولانا شوکت علی نے امریکہ کی روانگی دو ہفتوں کے لئے ملتوی کر دی ہے ۔

لکھنؤ میں مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد کرنیکا فیصلہ

بمبئی ۸ اکتوبر ۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود کے ساتھ آج صبح مولانا شوکت علی نے غیر رسمی طور پر گفتگو کی اور یہ قرار پایا کہ لکھنؤ میں ۱۵ و ۱۶ اکتوبر کو مسلمانوں کی مختلف پارٹیوں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے جس میں منتخب رہنما شریک ہوں ۔ اس کانفرنس کے بعد ایک آل پارٹیز کانفرنس طلب کی جائے گی ۔

بمبئی ۶ اکتوبر ۔ کل سہ پہر کو پنڈت مدن موہن مالوی اور مولانا شوکت علی کی ملاقات بڑلا ہاؤس میں ہوئی ۔ جہاں کہ پنڈت جی آج کل مقیم ہیں ۔ گفت و شنید ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی ۔ دوران گفتگو میں مولانا ابوالکلام آزاد ، ڈاکٹر سید محمود اور شیخ عبدالمجید صدر انجمن خلافت کانفرنس بھی شریک تھے ... معلوم ہوتا ہے کہ لیڈران نے بہت زیادہ دوستانہ اسپرٹ کا مظاہرہ کیا ہے اور لیڈران ہندو مسلم سمجھوتہ کی امداد بہم دریافت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مالویہ اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ مسلمان اپنے باہمی اختلافات دور کر دیں اور بعد میں متفقہ مطالبات پیش کریں ۔

مالوی وغیرہ سے گفتگو

تصفیہ کی صورت

ملک کے گوشہ گوشہ سے آل پارٹیز کانفرنس کی تائید

حضرت مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا قطب الدین عبدالوالی کا بیان

صوبہ سرحد کی طرف سے کانفرنس کا خیر مقدم

مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کا اعلان

حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی طرف سے تائید

دیوبند سے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنیکی جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے ... میرا خیال ہے کہ اگر ... اس کانفرنس کو کامیاب بنانے اور ایک سمجھوتہ ... یہ ہے کہ ہندو مسلمان اور سکھ ... میری رائے ہے کہ پنڈت مالویہ اور سرتیج بہادر سپرو کو موجودہ صورت ... سے غور کرنا چاہئے ۔

مسلمان سمجھوتہ کے لئے تیار ہیں

بنگال اور مخلوط انتخاب کی تائید

حامیان افتراق کی خندہ اندازیاں

شملہ ۶ اکتوبر ۔ سر محمد اقبال پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم کانفرنس ، مولوی شفیع داؤدی سکرٹری ، ڈاکٹر شفاعت احمد خان ، ڈاکٹر ضیاء الدین ، سر محمد یعقوب ، سید عبدالحفیظ ... نے ... ایسوسی ایٹڈ پریس کے نام ... بیان ...

میرٹھ میں ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کا قیام

ملک کے متفقہ مطالبہ کی ترتیب تدوین

میرٹھ ۔ ۸ اکتوبر ۔ ...

یوم احترام مساجد و اوقاف

(بقیہ صفحہ ۲)

سلہٹ

دبمقام ناظم مرکزی تحفظ ناموس شریعت جمعیت علمائے ہند کی ہدایت کے بموجب جمعیت علمائے آسام کی سرکردگی میں سلہٹ کی جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب مولانا منہاجت الانبیاء صاحب ایک عام جلسہ کا انعقاد ہوا قرب و جوار کے صدہا مسلمان شریک جلسہ ہوئے۔ فاضل صدر اور جناب مولانا عبد المصور صاحب اور دیگر معزز مقررین نے تجاویز مرکزی تحفظ ناموس شریعت کو خوب اچھی طرح حاضرین کا ذہن نشین کرایا اور اس سلسلہ میں جمعیت علمائے ہند کے تمام خدمات کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا اور بتا دیا کہ مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ تحفظ ناموس شریعت کے لئے اگر ان کے دل میں کوئی تڑپ موجود ہو تو ان کا فرض ہے کہ جمعیت علمائے ہند کی ہدایت بموجب اقدام عمل کریں، آج جمعیت علمائے رد گردانی تحفظ ناموس شریعت سے رد گردانی کا مرادف ہے حاضرین جلسہ پر ان تقریروں کا بہت گہرا اثر پڑا۔

بالآخر ہر سہ تجاویز بالاتفاق آرا منظور ہوئیں ختم جلسہ پر ایک جلوس بھی نکالا گیا۔ جب یہ جلوس پرامن طریقہ پر درگاہ شاہ جلال رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جاتا ہوا کچہری کے سامنے پہونچا پولیس سپرنٹنڈنٹ کانسٹیبلوں کی ایک جماعت کے ساتھ مزاحم ہوگیا اور لوگوں کو دیکھ کر جلوس کو تتر بتر کردیا یا زخم چند آدمی کو خفیف چوٹ بھی آئی۔ جلوس کے ساتھ جس قدر موٹو اور جھنڈے تھے سب ...

اسی جلسہ میں ۔۔ ستمبر کے جلسہ احترام مساجد و اوقاف کا اعلان کیا گیا کہ بھولا چودہری والی جامع مسجد میں جمعہ کے بعد جلسہ ہوگا۔

خورشید حمزہ پوری

شیر گھاٹی ضلع گیا

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

معتمد شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دارالعلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف حکیم میاں دہلوی
عالی جناب حکیم عبد الوہاب صاحب نابینا دہلوی

کے

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور محافظ منشط ہے یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزاء مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے نہ اس میں کوئی کشتہ ہے نہ کسی قسم کے سمیات اور نشی وغیرہ مضر اجزاء ہیں جو لوگ بے اعتدالیوں کی بدولت اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ چکے ہیں ان کے لئے یہ معجون آب حیات ہے، مادہ اور خون کی تولید کو بڑھاتی اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی ہے کمزور سے کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہوجاتا ہے نیز اول از وقت بھی استعمال ہوسکتی ہے خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

ٹیلیفون نمبر ۵۶۶

تار کا پتہ "ہیڈی سنٹر" دہلی

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے۔ اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

جوہری	ملین	اکسیر نسواں	قرص اعظم

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

۸۵۷

آج کل صحت کو برقرار رکھنا چاہیں تو

ہاضمہ کا خیال رکھیں ہاضمہ کی خرابیاں ہی اس موسم کی تمام چھوٹی بڑی بیماریوں کی جڑ ہیں کھانسی۔ زکام۔ انفلوئنزا۔ جی متلانا۔ قے۔ دست۔ بدہضمی یہ سب ہاضمہ کی خرابیاں ہی ہیں اسلئے صحت کو ہر طرح سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو

"امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہئے کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہئے اسے دستوں میں ناروانہ پانی سے بار بار پیا جائے اس کا استعمال قسم کے انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھیگا کیونکہ وہ کمال درجہ کی اینٹی سپٹک بھی ہے ہاضمہ ٹھیک رہے گا تو قدرت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں گے اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے!

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں صحت روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ آٹھ آنے

احتیاط: نقلوں سے بچو کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں پڑ کر دکھ و تکلیف بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون، امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا ۰ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
پاؤ کالم

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

معاون: محمد عثمان فارقلیط
مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری بی اے

جلد ۱۶ | دہلی - یوم پنجشنبہ ۱۲ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۶

معاصرین کے افکار و آراء

جمعیۃ علمائے برہما (خیر)

جمعیۃ علمائے برہما ہمارے صوبے کے محترم و مقتدر علماء کی جمعیۃ ہے جس نے صوبہ برہما کے مسلمانوں کی صحیح خدمت کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے - اس جمود و سکون کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں جو مسلمانان برہما پر چھایا ہوا ہے اگر کوئی مشعل روشن ہوئی ہے تو ہم بلا خوف لومۃ لائم کہہ سکتے ہیں کہ وہ اسی محترم جمعیۃ کی ایزد فروز شمع ہے - دنیا کی علمی ترقیات کے شور و شغب میں حق کی آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ گئی تھی اور اندیشہ تھا کہ قوم کی زندگی کو جن چیزوں سے طراوت کا سامان مل سکتا ہے کہیں وہ ہمارے وجود میں بالکل بند ہی نہ ہو جائیں لیکن مسند نشینان شریعت غرائے مصطفوی نے اللہ کا نام لے کر وہ کروٹ لی کہ دساوس باطلہ کی صفوں میں ہلچل مچ گئی - برہما میں مسلمان مدت سے آباد ہیں اور دینوی لحاظ سے انعامات الٰہیہ سے بحصہ وافر محظوظ ہیں - لیکن جس زبان کو ان کی مادری زبان ہونے کا شرف حاصل ہے وہ اس جنس کی سرمایہ دار نہیں ہے جسے مسلمانوں کی حیات سے گہرا تعلق ہے یعنی اس میں تعلیمات اسلامی کی افسوسناک کمی تھی - اس کمی کا احساس جس جماعت نے کیا وہ یہی جمعیۃ العلماء ہی تو ہے جس نے بیسیوں کتابیں جنہیں درجہ استناد حاصل تھا برہمی زبان میں ترجمہ کرا کر برہما کے گوشہ گوشہ میں پہنچا دی ہیں ان کتابوں کے ترجمے اور طباعت و اشاعت میں جن گرانبار اخراجات کی ضرورت پڑتی ہے اس کا اندازہ وہی لوگ بخوبی لگا سکتے ہیں جنہیں اس میدان میں اترنے کا کبھی اتفاق ہوا ہے لیکن آفرین ہے اس جوان ہمت جمعیۃ کے صدر و اراکین و معاونین کی کوششوں پر کہ انہوں نے اس مشکل کو صبر و استقلال کے ساتھ ایک حد تک آسان بنا دیا -

جمعیۃ العلماء نے اس اہم ضرورت کو سب سے پہلی فرصت میں پورا کرتے ہوئے ایک دار العلوم کی تاسیس کی طرف بھی عنان توجہ منعطف کی اور عرفان و روشنی کا مینار قائم کر دیا ہے جس کی روشنی زمانہ مستقبل میں جہاں تک پہونچے گی اس کا تصور ابھی سے ہماری روح کو بہیج و مسرور کر رہا ہے - ہم چاہتے ہیں کہ جمعیۃ العلماء کے کارناموں کی صحیح نوعیت سے برہما کی اسلامی پبلک کو اچھی طرح سے روشناس کرائیں - اس لئے ہم نے یہ سطور تمہید و توطیہ کے طور پر درج کر دی ہیں تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ ایک ایسی ضروری، مفید اور حیات پرور جمعیۃ کی طرف سے ان کی غفلت کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ اپنی حیات پر ہر مات لگا رہے ہیں -

مسئلہ حج اور نئے مفتیوں کا ظہور (پیشوا)

مسلمانوں کو شکایت ہے کہ ان کا کوئی رہنما نہیں - لیڈر ناراض ہیں کہ خود دوسری قوم ان کی بات نہیں مانتی حکومت پریشان ہے کہ وہ مسلمانوں میں سے کتنے لوگوں کو ان کا نمائندہ مانے، کیونکہ پوری قوم کا ہر فرد لیڈری کا مدعی ہے - برادران وطن دریافت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی نمائندگی کی مستحق کونسی جماعت ہے - مگر یہ ساری پریشانیاں ۱۶ر ستمبر کے اجلاس اسمبلی میں رفع ہو گئیں جبکہ ملت اسلام کے نئے مفتیوں کی ایک جماعت کا ظہور اسمبلی ہال میں ہوا - جنہوں نے نہایت انکسار کے ساتھ مسلمان قوم پر احسان کر کے پورٹ حج کمیٹی کا مسودہ سرکار دولت مدار کی ہاں میں ہاں ملا کر نصیبیا مسلمانوں کی خود ساختہ نمائندگی کے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ پاس کرا دیا انا للہ وانا الیہ راجعون -

اب نہ حکومت کو پریشان ہونے کی ضرورت ہے، نہ ملت کو - کیونکہ مفتی سر عبدالرحیم مفتی سر محمد یعقوب، مفتی دہونے والے سر شفیع داؤ دنگری جیسے لیڈر مل نے کہہ دیا کہ مسلمان اس مسودہ کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں" پھر یہ کیا قیامت ہے کہ ان زعیمان ملت نے ادعائے لیڈری کے باوجود بے دقوف مسلمان یہی کہے جاتے ہیں کہ ہمارے رہنما جیل میں ہیں - کیا ہوا اگر مفتی اعظم حضرت علامہ محمد کفایت اللہ کی بجائے مفتی سر محمد یعقوب نے فتویٰ دے دیا -

بد نجو! جب کسی قوم پر نا اتفاقی، بزدلی، اور بے عملی کی لعنت مسلط ہو جاتی ہے تو نہ اس کے جذبات کی حکومت پروا کرتی ہے اور نہ اس کے خواجہ تاش - پھر یہ کیا ہے کہ تم ان گمراہ رہنماؤں کی نمائندگی کے تار و پود نہیں بکھیرتے جن کو تمہارے جلسوں میں آنے کی جرأت نہیں ہوتی - مگر اسمبلی ہال میں تمہاری اجازت لئے بغیر جو جی چاہتا ہے تمہارے نام پر کہہ آتے ہیں - یہ خود ساختہ نمائندے کا تم خشب مسندہ کا مصداق بنتے ہیں - اور تم سر دار اش کی طرح خاموش ہو -

حکومت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو مسودات حج کے سلسلہ میں وہ مسلمانان ہند کی داحد نمائندہ مذہبی جمعیۃ علماء ہند کے ارکان حضرت مولانا حسین احمد، حضرت مولانا سجاد، حضرت مولانا شبیر احمد، حضرت مولانا احمد سعید، حضرت مولانا انور شاہ، حضرت مولانا محمد کفایت اللہ مفتی اعظم کے مشورہ کے بغیر مسلمانوں کے سر منڈھنا چاہتی ہے قیامت تک مسلمان اس سے متفق نہیں ہو سکتے کیونکہ مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی معاملات کے رہنما یہی بے نیاز پیشہ اور مفکر علماء ہو سکتے ہیں، جنہوں نے قرآن حکیم اور حدیث نبوی کی خدمت میں عمر کا بڑا حصہ بابل خانوں میں با مسند افتاء پر گزار دیا ہے نہ کہ سر یعقوب اینڈ کمپنی جن کو مسلمانوں کے جلسوں میں اپنے خیالات کے اظہار کی بھی جرأت نہیں ہو سکتی اور جو قادیانی صدر کو لے کر مسلم لیگ کا جلسہ رائے سینما میں کرتے ہیں - کسی حالت میں بھی مسلمان ان کو حق نہیں مان سکتے جن کو خالص اسلامی مسائل پر مسلمانوں کی جانب سے بولنے کا کوئی حق نہیں ہے -

جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات اور ریاست الور (مدینہ)

ہندوستان کے جدید ہنگامہ خیز سیاسی دور میں جمعیۃ علماء کے ہند نے جس قابلیت کا ثبوت دیا ہے وہ اس جماعت کے بزرگوں کی فراست ایمانی کی بین دلیل ہے اور یہ واقعہ ہے کہ اگر آج یہ جماعت بھی مسلم آل پارٹیز کانفرنس، مسلم لیگ، خلافت کمیٹی، مجلس نظم کی طرح زندگی کی شاہراہ سے علیحدہ ہو جاتی تو مسلمانوں کا مستقبل تاریک ہو جاتا اور اسلامی ہندیانی کا ایما کے تصورات سے روگردانی کرنے پر مجبور ہو جاتا - لیکن اس میں خدا کی بہت بڑی مصلحت تھی کہ ان لوگوں کو جنہوں نے علماء کے مقابلہ میں جدید ترقیات کے بلند بانگ دعاوی کئے تھے خود انہیں کے ہتھیاروں سے شکست دی جائے جن کے ذریعے سے وہ دوسروں کو شکست دینا چاہتے تھے -

چنانچہ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ جمعیۃ علمائے ہند زندگی کی ہر راہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دے رہی ہے اور اگر وہ ایک طرف آزادی وطن کے لئے سرفروشانہ جدوجہد کر رہی ہے تو دوسری طرف اس کے سامنے مساجد اللہ کی آزادی کا مسئلہ بھی درپیش ہے اور اگر اس کو حجاز کی ترجمانی کی سعادت حاصل ہے تو دوسری طرف اس کو ہندی ریاستوں کے مظلوم مسلمانوں کی خبر گیری کی بھی فکر ہے - بعض اشخاص نے الور کے معاملہ میں جمعیۃ علماء کے طریق کار پر حرف گیری کی تھی لیکن جمعیۃ کی تحقیقاتی رپورٹ کی اشاعت سے یہ حقیقت سامنے آ جاتی ہے کہ یہی ایک جماعت ہے جو مشکل سے مشکل حالات اور شدید سے شدید تر مدبریوں کے بعد بھی اپنی آزادانہ تحقیقات کے نتائج ملک کے سامنے پیش کر سکتی ہے - مظالم الور کی تحقیقات کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء دہلی کے وفد نے اپنی رپورٹ کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ مسلمانان الور کی شکایات تین قسم کی ہیں - ایک شکایت یہ ہے کہ ریاست نے اسلامی قبروں کو مسمار کر کے اُن کی توہین کی - دوسری شکایت یہ ہے کہ ریاست نے مساجد و اوقاف کے احترام کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں کو سخت اذیت پہنچائی ہے - تیسری شکایت یہ ہے کہ تعلیم قرآن پر پابندی عائد کر دی ہے - مذہبی تعلیم کے اجراء کے لئے اجازت شرط ہے اور اردو زبان کی تعلیم کو دفاتر سے خارج کر دیا ہے -

یہ ہیں وہ شکایات جو ہزار ہا مہاجرین کو ترک وطن پر مجبور کر چکی ہیں اور مہاراجہ الور کا فرض ہے کہ وہ اپنی حکومت کی خاطر ان کا ازالہ کر دیں -

اوقاف و مساجد کی ضبطی (امارت)

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار کو جنہوں نے مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمائے ہند کی طرف سے مسلمانان ہند اور حکومت کی توجہ اس معاملہ کی طرف منعطف کرائی کہ مسلمانوں کے ضبط شدہ مساجد و اوقاف کو واگزاشت کرا یا جائے -

مجالس مقننہ کے مسلم اراکین کا فرض ہے کہ وہ ان مجالس میں سوالات یا تجویزوں کے ذریعہ ان ضبط شدہ مساجد و اوقاف کو واگزاشت کرائیں، اور حکومت کو مذہبی مداخلت سے باز رہنے کا مشورہ دیں - ضبط شدہ مساجد و اوقاف کو حکومت سے واپس لینے کا مطالبہ بالکل آئینی ہے - اس کا کانگریس کی تحریک یا قانون شکنی سے کوئی تعلق نہیں ہے - اسلئے ہر مسلمان کو اگر وہ کوئی کام ثواب کی غرض کرنا چاہتا ہے، اور کسی قومی کام کے کرنے سے اس کی غرض محض حکام کی خوشامد نہ ہو تو اس کو اس تحریک میں شامل ہونا چاہئے - یہ معاملہ خالصتہً مذہبی ہے - اس کو موجودہ سیاسیات سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے - اسلئے مسلمانوں کی تمام مجالس کو اس کے حصول کی متفقہ سعی کرنی چاہئے - مسلم کانفرنس، تحفظ حقوق مسلمین کے دعویٰ سے کام کر رہی ہے - اور اس کے اکثر ارکان مجالس مقننہ کے ارکان بھی ہیں - اسلئے ان کو خصوصیت سے مطالبہ کے اس حق کے حصول اور تحفظ کی سعی کرنی چاہئے -

اسلامی تاریخ کے چند اہم پارے

(الاتحاد)

بالشویک روس اور یورپ کے مقلدوں سے ایک خطاب

تم سب طرف دیکھتے ہو مگر اسلام کی طرف نہیں دیکھتے!

خلیفہ اسلام بھوکوں اور فاقہ زدوں کی تلاش میں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس وقت سرور انبیاء، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت آیا اور آپ مادی زندگی سے فارغ ہو کر رفیق اعلیٰ کے وصال کی تیاری فرما رہے تھے تو صحابہ کرام کو بلا کر آپ نے نصیحت فرمائی - ترکت فیکم امرین لم تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی - میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے - ایک تو کتاب اللہ (قرآن عزیز) ہے اور دوسری میری سنت یا سیرت (طریقہ) کیسی سچی حقیقت ہے جو ادا ہوئی تھی زبان مبارک سے نکلی اور کیسی نصیحت ہے جس پر مسلمانوں کی نجات وفلاح کی ضمانت ہے!

قاعدہ ہے جب تک مسلمان ان دو چیزوں سے تمسک کرتے رہے وہ نہ گمراہ ہوئے اور نہ حتی الامکان دوسروں کو گمراہ ہونے دیا لیکن جب مسلمانوں نے کتاب اللہ اور سنت نبوی سے اعراض کیا وہ ذلیل و خوار ہو گئے - ان کا اصل شرف جاتا رہا اور ان کی حیات حیوانی کی طرح رہ گئی!

بالشویک روس اور یورپ کی اندھی تقلید

آج جبکہ مسلمان ہزار قسم کے مصائب میں مبتلا ہو گئے ہیں اور دنیا بھر کی بیماریاں ان کے اندر پیدا ہو گئی ہیں - ضروری تھا کہ کتاب اللہ اور سنت نبوی سے تمسک کیا جاتا اور زیادہ سے زیادہ پختہ مسلمان بننے کی کوشش کی جاتی تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی کشتی کو منجدھار سے نکال کر ساحل نجات پر لگا دیتا لیکن مشاہدہ اس کے خلاف ہے - مسلمان روز بروز اصل اسلام سے بعید و بیزار اختیار کرتے جا رہے ہیں - ان کے دماغ مختل ہو چکے ہیں - ان کے حواس زائل ہو چکے ہیں اور ان کی مثال اس اندھے کی سی ہو گئی ہے جو رات کی تاریکی میں صحیح راستہ کو تلاش کر رہا ہے -

اب مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنی ناکامیوں کو دیکھ کر کبھی یورپ کی طرف دیکھتے ہیں اور اس کی ترقیوں اور خوشحالیوں سے مرعوب ہو کر پریشان ہونے جاتے ہیں کبھی ترکوں پر نظر ڈالتے ہیں اور ان کی تقلید پر آمادہ ہو جاتے ہیں کبھی بالشویک روس کو اپنا خضر راہ سمجھ کر نجات دہندہ تصور کر لیتے ہیں - یہ سب کچھ کرتے ہیں مگر نہیں کرتے تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے تمسک، جن میں ان کی بدبختیوں اور ناکامیوں کا پورا علاج موجود ہے اور ہر مسلمان سے حقیقی کامیابی اور فلاح کا وعدہ کیا گیا ہے!

موجودہ دور تہذیب میں جس نظام کو سب سے زیادہ سراہا جا رہا ہے اور جس کو ترقی کے لئے دلیل بنے جیتیں ہی گی ہے وہ بالشویک روس کا انقلابی نظام ہے کیوں؟ اسلئے کہ وہاں مساوات کے اصول پر مزدوروں کو تمام حقوق دیئے گئے ہیں - غریبوں اور فاقہ کشوں کو ضروریات زندگی سے مستغنی کر دیا گیا ہے - غریبوں اور مزدوروں کا خون چوس کر وہاں سرمایہ داروں کو موٹا نہیں کیا جاتا بلکہ سب کو ایک سطح پر رکھا جاتا ہے - وہاں ہر شخص اپنے مستقبل سے بے فکر ہے اور نہایت امن و چین کی زندگی بسر کر رہا ہے -

کاش کوئی ان اندھے مقلدوں کو بتا دے کہ ہزاروں برس کے بعد روس نے جو نظام حکومت تجویز کیا ہے - اسلام اس سے ڈیڑھ ہزار برس پہلے ان تیرہ سو برس کو اس راستہ پر چلا چکا ہے! انشاء اللہ اگر الجمعیۃ میں اسے بعض کو اس کا یقین بھی نہ آئے گا کہ اسلام کا نظام حکومت ان تمام نظاموں سے بدر جہا بلند اور فائق ہے جو اب تک نفاذ پذیر ہو چکے ہیں - بالشویک روس کے نظام کو اسلامی نظام سے مقابلہ کرنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے لیکن ہمیں تو شکایت الاسلام مسلمانوں سے ہے جو گھر کی خبر نہیں رکھتے اور دوسروں کی اندھی تقلید میں مرے جا رہے ہیں - اب آپ کو ذیل کے واقعات سے پتہ چلے گا کہ جن اصول ضوابط کو آج دنیا کی نجات کا باعث سمجھا جا رہا ہے وہ اسلام کے پامال اصول ہیں اور حسن پر خلافت راشدہ میں عمل کیا جا چکا ہے -

خلافت راشدہ اور اشتراکیت

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلامی اصول پر جو طرز حکومت قائم کیا تھا دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اور نہ یا اشتراکی حکومت بھی پیش نہیں کر سکتی جس کی تعریف کے آج کل گیت گائے جا رہے ہیں - خلیفہ اسلام کا حکم تھا کہ تمام اسلامی قلمرو میں کوئی شخص بھی بھوکا نہ رہنے پائے - آپ نے ان تمام لوگوں کے لئے جو مفلوج، اپاہج اور نادار تھے، بیت المال سے تنخواہیں مقرر کر دیں - آپ نے ہر اپاہج اور بھوکے کے لئے ۲۵ سیر غلہ ماہوار امصار کو مقرر فرمایا اور دہمیوں کو بھی ...

بیان نہ کیا جائے کہ اعلان کروایا کرتی تھیں کہ تم لوگوں کے لئے اسقدر خوراک مقرر کر دی گئی جو شخص اس میں سے کم کرے گا قیامت کے دن خدا کے دربار میں جوابدہ ہو گا - اس پر ایک شخص نے کہ کر حرجا کہا کہ کیا آپ کسی قدر غلام کے لئے بھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں غلام کے لئے بھی کیونکہ وہ تم جیسے انسان ہیں - (تفصیل کے لئے علامہ بلاذری کی فتوح البلدان دیکھو)

اسلام بھوکوں اور مزدوروں کا خیر خواہ

غرباء اور مساکین کے لئے بہت سی تخصیص مذہب و مشرب سے مقرر کر دئے گئے تھے خلافت راشدہ کا اس دستر خوان سے بہودو نصاریٰ کو بھی ملتا تھا - آپ نے فرمایا کرتے تھے کہ قرآن حکیم میں جو فقراء کے ساتھ مساکین کا لفظ آیا ہے اس سے مراد اہل کتاب ہیں - فاروق اعظم نے اکثر شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے جہاں غریبوں کو پیٹ بھر کر کھانا ملتا تھا - اور یہ لطف یہ کہ بعض لنگر خانوں میں خود جا کر کھانا تقسیم فرمایا کرتے تھے!

لاوارث بچوں کی حفاظت و تربیت کیلئے خاص انتظامات تھے - امیر المومنین کا حکم تھا کہ ایسے بچوں کو دودھ پلانے اور دیگر مصارف کا انتظام بیت المال سے کیا جائے -

قحط زدوں کیلئے زبردست انتظام

ایک دفعہ تمام عرب کے اندر خوفناک قحط پڑا تو امیر المومنین فاروق اعظم نے قحط زدوں کی خدمت میں اپنی جان کھپا دی پہلے تو اپنے بیت المال کا تمام غلہ اور نقدرو پیہ صرف کیا پھر تمام صوبے کے گورنروں کے ذریعہ غلہ منگایا اور غرباء پر تقسیم کرایا - آپنے حضرت زبیر بن کو حکم دیا کہ قحط زدوں کا مفصل نقشہ بنایا جائے جس کی فوراً تعمیل کی گئی - اس کے بعد ہر شخص کو رسد تقسیم کئے گئے جس کے مطابق لوگوں کو کھانا اور غلہ ملتا تھا یہ چوں پر حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ہر ثبت فرماتے تھے - علاوہ ازیں آپ خود اپنی نگرانی میں بیس اور ۲۵ اونٹ روزانہ ذبح کراتے اور قحط زدوں کو کھلاتے تھے!

امیر المومنین بھوکوں کی تلاش میں

خود امیر المومنین کا حال یہ تھا کہ گلی کوچوں میں پھر کر بھوکوں کا پتہ لگاتے اور ان کے لئے خود کھانا مہیا کرتے اگر کوئی مزدور موجود نہ ہوتا تو اپنے کندھوں پر لاد کر غلہ پہونچاتے - اگر آپ کو معلوم ہو جاتا کہ فلاں گھر میں کئی دن سے فاقہ ہے تو بے اختیار روتے اور خدا کی جناب میں دعا کرتے کہ بار خدایا تو اس معاملہ میں میری گرفت نہ کیجیو کیونکہ مجھے اس کا علم نہ تھا کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کسی بھوکے گھر میں خود غلہ پہونچاتے اور خود ہی اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر بھوکوں کو کھلاتے - قحط کے زمانہ میں حضرت فاروق کو جس قدر غرباء اور مساکین کا خیال تھا وہ بیان سے باہر ہے - آپ کے خادم اسلم کا بیان ہے کہ اگر قحط رفع نہ ہوتا تو فاروق اعظم اسی غم میں تباہ ہو جاتے!

اے یورپ کے مقلدو! اے نئی تہذیب کے دلدادو! اے مغرب اور روس زدہ مسلمانو! آج کس حکومت میں تم دکھا سکتے ہو کہ غرباء، فقراء اور فاقہ زدوں کا اسقدر خیال کیا جاتا ہو؟ کیا اب بھی تم کو شک ہے کہ اسلام دنیا کے لئے رحمت اور اس کا نظام نوع انسان کی فلاح و بہبود کا ضامن نہیں ہے؟ آج بالشویک روس نے غرباء کو خوشحال کر دیا اور تم اس کے عاشق ہو گئے (اسلام نے خدا کی مخلوق کے لئے جو نظام قائم کیا اس کی طرف تم نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے ہو -

وفا آموختی از ما بکار دیگراں کردی
ربودی گوہرے از ما نثار دیگراں کردی

ضروری گزارش

خریداران اخبار الجمعیۃ کو چاہیئے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں جو آپ کے پتہ کی چٹ کے داہنے کونے پر لکھا ہوتا ہے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف -

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا پانچ پیسے کے ٹکٹ ضرور ارسال فرمایا کریں -

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال اسواسطے ضروری ہے کہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار ہے - امراض کے گھٹاؤ اور خطرناک خراب اثر سے اپنے بچوں کی صحت کو خراب مت کرو -
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے - نہایت خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے - بالکل بے ضرر ہے - ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے -
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

[illegible] مفت
حیران کن ... نہیں کرتی
... کی پوری قیمت ... دوبارہ ... کے خرچ کے لئے ... ٹکٹ بھیج دیں -
اگر اب بھی دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کی قسمت
منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر
عمل تسخیر ... [illegible]
ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۱۴۸ دہلی

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہو گی
اگر آپ ... ہندوستان کے دار السلطنت دہلی سے ... خدمات حاضر ہیں -
آپ گھر بیٹھے ... قرآن مجید ... ادویہ ... وغیرہ ...
ہمارا کمیشن برائے نام ہوتا ہے
مریض ...
ہندوستان سے باہر ...
تصدیق ...
ایم - عبدالحمید منیجر ... کمیشن ایجنٹس بلیماران دہلی

شربت فولاد
معزز ناظرین! ہر شربت و ادویات کی قابل قدر ... کمزوری ... [illegible]
منیجر ہمدرد دواخانہ لال جاہ دہلی

دواؤں اور وربول اٹھے کہ نابیر اسکو کہتے ہیں
بدن کو کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں
اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم
... [illegible]
مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

صرف ایک رات میں ... کا شہنشاہ
حیرت انگیز ایجاد دنیا
طلسماتی طلا (دیا) طلا بے نظیر
... [illegible]
ویدبھوشن ڈاکٹر منارام گپتا طبیب حاذق (رمیڈیکل ہال) ...

اخبار الجمعیۃ
کے لئے
ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

اخبار الجمعیۃ
میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت کو
فروغ دیجئے - منیجر

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے - اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے - مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کیلئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں -

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا - کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل نگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے - ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ دعہ/ بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک -

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ستے قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ۶/ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چمڑے کی جلد کا عہر ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۲۶۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک -

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں -

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر
ار	ار	۳ر	۴ر	۵ر

علاوہ محصولڈاک -

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات - آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۳ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ہجری

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی مخالفت

حامیان افتراق کا بے معنی شور و غوغا

گذشتہ چند یوم کے اندر لکھنؤ کی مسلم کانفرنس کے سلسلہ میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں انہوں نے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایک ایسا طبقہ ملک کے اندر موجود ہے ...

یہ مخالفت کیوں ہے؟

مسلمانوں کی عام خواہش

داعیان کانفرنس کی توضیح

قوم کا متفقہ فیصلہ

افتراق انگیزی اور اس کا راز

حضرت مفتی صاحب کو رہا کیا جائے

صوبہ سرحد کی کونسل کا تحفہ

ملک خدا بخش کی تجویز

شہری مسجد کی دو کانیں نذر آتش کر دی گئیں

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

جب کوئی شخص جھوٹ، کذب، افتراء، بہتان، تہمت طرازی، دسیسہ کاری اور تلبیس الحق بالباطل پر کمر باندھ لیتا ہے تو اس کے لئے پروپیگنڈا بازی میں بڑی بڑی آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں ...

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ترکی میں وطنی مصنوعات کا ارتقاء

غیر ملکی اشیاء کی درآمد پر پابندیاں

حکومت ترکی نے ملکی مصنوعات کی طرف جو توجہ مبذول کی ہے اس نے یورپ کی اقتصادیات پر گہرا اثر ڈالا ہے ...

عیسائی اپنے مدارس کو بند کرنے پر مجبور ہو گئے

دو سو برس میں کتنے انسان مقتول ہوئے

یورپ کی جنگوں کے ہولناک نتائج

فلسطین میں یہودی اثر و نفوذ

موجودہ مردم شماری کے اعداد و شمار

ترکی میں جشن آزادی کا پرجوش مظاہرہ

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم حج و احترام مساجد و اوقاف

جمعیۃ علماء ہند کی ہدایت جلسے اور جلوس کے مظاہرے

حکومت اور اسمبلی کے ارکان کی روش کے خلاف اظہار نفرت و ملامت

(گذشتہ سے پیوستہ)

بنارس

سنبھل

بانکی پور (پٹنہ)

آرہ

اوتمان زئی (سرحد)

نگرام (ضلع لکھنؤ)

امروہی (یو پی)

نواں شہر (جالندھر)

کالا باغ (پنجاب)

بودھان (سورت)

رودولی

پورسا (بنگال)

پٹنہ سٹی

ماہی گنج

حوادث و احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا مکتوب ارکان جمعیۃ علماء ہند کے نام

لکھنؤ کانفرنس کے ساتھ ارکان جمعیۃ علماء کے اجتماع کی ضرورت

باہمی مفاہمت اور جمعیۃ علماء کا نقطۂ نظر

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علماء ہند کے دستخط سے مندرجہ ذیل مضمون کے دعوت نامے ارکان جمعیۃ علماء ہند کے نام جاری کئے گئے ہیں :-

مولانا المحترم زید مجدکم

سلام مسنون ، ہندو مسلم مفاہمت کے سلسلہ میں مسلم رہبران ملک کا ایک بے ضابطہ اجتماع ۱۵ ، ۱۶ اکتوبر کو سلیم پور ہاؤس لکھنؤ میں منعقد ہونے والا ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ حسب ذیل ارکان جمعیۃ علمائے ہند کا بھی ایک اجتماع ہو تاکہ جمعیۃ کے نقطۂ نظر کے ماتحت باہمی مفاہمت کے سلسلہ میں مفید مشورہ دیا جا سکے ، وقت کی نزاکت اور موقع کی اہمیت کے پیش نظر توقع ہے کہ جناب والا ۱۵ اکتوبر کی صبح تک لکھنؤ قدم رنجہ فرمائیں گے پہنچنے کے صحیح وقت سے جناب مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کو فرنگی محل کے پتہ پر اطلاع دیں جن حضرات کے پتہ پر دعوت نامے بھیجے گئے ہیں ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں ۔

اسماء مدعوین

(نوٹ) ان تاریخوں کے لئے واپسی ٹکٹ بسہولت مل سکے گا ۔

(مولانا) حسین احمد ۔ دارالعلوم دیوبند

ایک فراموش شدہ عظمت جو تذکار اور یادآوری کی مستحق ہے

طرابلس کے مجاہد اعظم سید عمر مختار شہید کی یادگار مناؤ

عالم اسلامی سے طرابلس اور برقہ کے مسلمانوں کی اپیل

مدیر الجمعیۃ کو "جمعیۃ الدفاع الطرابلسی البرقاوی" کی طرف سے ایک اپیل موصول ہوئی ہے جس میں طرابلس کے عربوں نے تمام عالم اسلامی سے درخواست کی ہے کہ وہ سید عمر مختار شہید کی یادگار منائیں اور اس شہید امت عربیہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں ۔ شہید عمر مختار مسلمانان طرابلس کے ذہبی بطل جلیل ہیں جنہوں نے اٹلی کے مظالم کے خلاف اور مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں ایک مدت تک جہاد جاری رکھا اور بالآخر اٹلی کے سفاک حکام نے آپ کو آزادی وطن کے جرم میں پھانسی دے کر شہید کر ڈالا ۔ ہم اس اپیل کا مختصر ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں ۔

۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء میں طرابلس کے مجاہد اکبر اور بطل جلیل سید عمر مختار کو گزشتہ سال پھانسی دیدی گئی تھی ! اٹلی کی سفاک حکومت نے نہ تو شہید مرحوم کے بڑھاپے کا خیال کیا اور نہ ان کی اس قدر و منزلت کا خیال کیا جو موصوف کے لئے مسلمانوں کے دلوں میں تھی ۔ آج تک کبھی نہ سنا گیا ہوگا کہ کسی اسیر کو جبکہ وہ میدان جنگ سے گرفتار کیا جائے ...

... [illegible]

دارالحکومت

حضرت مولانا سید فخرالدین صاحب کا دہلی میں ورود

جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں علمائے امت کا اجتماع

دہلی ۹ اکتوبر ۔ جمعیۃ علمائے ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا نور اسمٰعیل صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء صوبہ سرحد کی دہلی تشریف آوری پر موصوف کی گرفتاری کی افواہ نے علمائے امت کو دہلی کی طرف متوجہ کر دیا ہے ۔ چنانچہ حضرت العلامہ مولانا سید فخرالدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم شاہی مسجد مرادآباد و حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ضلع مرادآباد ... [illegible]

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

... [illegible]

ایک سکھ کا قبول اسلام

جلال الدین صاحب ... مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ ۳ اکتوبر کو ایک سکھ متلاشی حق مسجد میں آیا اور ان سے اسلامی تعلیم پر دیر تک گفتگو کرتا رہا ۔ اس کی گفتگو سے یہ ٹپکتا تھا کہ وہ روشنی کا طالب ہے چنانچہ اسے اسلام کی تعلیمات بتائی گئیں پہلے دن اسے کچھ تسکین نہ ہوئی دوسرے دن صبح وہ پھر آیا اور دیر تک سوالات کرتا رہا ۔ آخر کار وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ پکار اٹھا اور حلقۂ بگوش اسلام ہو گیا ۔ اسلامی نام عبدالسلام رکھا گیا خدا استقامت بخشے ۔

دہلی میں ہندو مسلم اتحاد کی فضا

رام لیلا کے سلسلہ میں ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی خدمات

... [illegible]

ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علمائے سہارنپور کی گرفتاری

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ و جلوس

شراب کی دکان پر پکٹنگ

... [illegible]

مولانا محمد شاہد صاحب کا ورود دہلی

... [illegible]

صوبہ سرحد آرڈیننسوں کے چکر میں

کونسل میں قانون بنانے کی تجویز

جس طرح سے ہندوستان کے دیگر صوبوں پر جو آرڈیننس نافذ ہیں انہیں جنبۂ مقننہ میں ایک مستقل قانون دینے کی کوشش کی گئی ٹھیک اسی طرح صوبہ سرحد کے آرڈیننسوں کو زیادہ مستحکم کیا جا رہا ہے ... [illegible]

ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے تاخیر مناسب نہیں ہے

جمعیۃ علماء ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کا اعلان

... [illegible]

وزیر اعظم گاندھی جی کو رہا کرنا چاہتے ہیں؟

ہندو مسلم سمجھوتہ کی تحریک پر حکومت کی نظریں

شملہ اور وائٹ ہال میں گفت و شنید

لاہور ۹ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ آجکل وائٹ ہال اور شملہ کے درمیان گاندھی جی کی رہائی کے بارے میں نامہ و پیام ہر روز جاری ہے ... [illegible]

حکومت کانگرس سے کن شرائط پر صلح کریگی؟

خلافت قانون سرگرمیوں کا خاتمہ

... [illegible]

انگلستان کی قومی حکومت معرض زوال میں

قدامت پسندوں کے جلسہ میں مسٹر بالڈون کا تبصرہ

... [illegible]

اچھی کا جلوس کانگرس کا جلوس بن گیا

آگرہ کا ایک دلچسپ واقعہ

... [illegible]

وائسرائے نے مولانا شوکت علی کو گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی

پہلے مسلمانوں کی حمایت حاصل کرو ۔ دشمنان اتحاد کے بیان کا سہارا

گاندھی جی کی طرف سے مولانا شوکت علی کے پیغام کا جواب

بمبئی ۱۰ اکتوبر ۔ مولانا شوکت علی کو حسب ذیل تار وائسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری کی جانب سے موصول ہوا ہے مختلف ملتوں کے درمیان سمجھوتہ کی غرض سے فرقہ وارانہ تصفیہ میں ترمیم کے لئے آپ جو گفت و شنید کا ارادہ رکھتے ہیں اسے ہز ایکسلنسی بنظر استحسان دیکھتے ہیں لیکن وہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے سامنے پہلا قدم یہ ہے کہ آپ یہ یقین حاصل کریں کہ آپ جو کام کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے عامۃ المسلمین کی حمایت حاصل ہے اس سلسلہ میں آپ کی توجہ اس بیان کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جو صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس و دیگر اصحاب نے ۔ اکتوبر کو شائع کیا ہے ۔

وائسرائے کی جانب سے مذکورہ بالا تار مولانا شوکت علی کے اس تار کے جواب میں موصول ہوا ہے جس میں مولانا نے وائسرائے سے گاندھی جی کو رہا کرنے یا کم از کم ان کے ساتھ گفتگو کی سہولت بہم پہنچانے کی درخواست کی تھی ۔

گاندھی جی کا مولانا شوکت علی کو تار

... تک نہیں دیا گیا ہے لیکن گاندھی جی نے اخبارات میں میرا بیان پڑھ کر اس کا جواب روانہ کیا ہے جو ابھی سرکاری طور پر ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے لیکن مجھے ایک دوست کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے میرے پیغام کا حسب ذیل جواب ارسال کیا ہے " میں خوش ہوں کہ آپ نے امریکہ کی روانگی ملتوی کر دی ہے وہ دن نہایت شاندار ہوگا جب کہ ہم ایک حقیقی ہندو مسلم اور سکھ اتحاد حاصل کریں گے ۔ اگر آپ اچھی طرح تلاش کریں گے تو مجھے اب بھی اپنی جیب میں پائیں گے " مسلم رہنماؤں کا اجتماع ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر کو منعقد ہوگا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے اختلافات کو ترک کر کے اپنے مذہب اور اپنی قوم کی خدمت کے لئے متحدہ طور پر کام کریں گے ۔

لکھنؤ کانفرنس کی تیاریاں

مدعوئین کے اسمائے گرامی

لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کے لئے بمبئی سے شیخ عبدالمجید صاحب اور مولانا شوکت علی صاحب نے جن لوگوں کو دعوت دی ہے وہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس (۲) مولانا محمد شفیع داؤدی سکریٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس (۳) سر عبدالقیوم خاں پشاور (۴) علی گل خاں پشاور (۵) میاں جعفر شاہ کاکاخیل (۶) مولانا ظفر علی خاں لاہور (۷) غلام رسول مہر ایڈیٹر انقلاب لاہور ... [illegible] (۱۰) نواب اسمعیل خاں علی گڑھ (۱۱) راجہ صاحب سلیم پور (۱۲) سر محمد یعقوب ... (۱۳) مولوی فضل حق کلکتہ (۱۴) مسٹر حسین شہید سہروردی کلکتہ (۱۵) سید عبدالعزیز بیرسٹر پٹنہ (۱۶) مولانا سجاد نائب امیر شریعت پٹنہ (۱۷) مولانا حسین احمد صاحب مدنی دیوبند (۱۸) مسٹر شاہنواز بھٹو ایم ۔ ایل ۔ سی (۱۹) سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون کراچی (۲۰) سید مرتضیٰ بہادر ایم ۔ اے ترچناپلی (۲۱) وکیل احمد رضوی پریسیڈنٹ سی ۔ پی کونسل (۲۲) عبدالرؤف شاہ وکیل برار (۲۳) مسٹر یوسف شریف سی ۔ پی ۔

مندرجہ ذیل اسلامی انجمنوں کو بھی مدعو کیا گیا ہے ۔

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ (۲) آل انڈیا مسلم کانفرنس (۳) آل انڈیا خلافت پارٹی (۴) قوم پرست پارٹی ۔

جو کچھ لکھنؤ کانفرنس میں طے ہوگا اس پر آل پارٹیز کنونشن میں مزید بحث و تمحیص کی بنیاد رکھی جائے گی جو جس قدر ممکن ہے کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے لئے بمبئی میں منعقد ہو ۔

لکھنؤ کانفرنس کیلئے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو دعوت

حضرت مولانا کا جواب اور اراکین جمعیۃ کا اجتماع

مولانا شوکت علی صاحب اور شیخ عبدالمجید صاحب نے حسب ذیل تار حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے :-

" ہم مسلم دوستوں کی طرف سے جواب پائے ان میں سے زیادہ تر نے لکھنؤ میں ابتدائی بے ضابطہ اجتماع کی خواہش ظاہر فرمائی ہے اس واسطے ماہ حال کی ۱۵ و ۱۶ تاریخ مقرر کر دی گئی ہے اور یہ بے ضابطہ اجتماع سلیم پور ہاؤس میں ہونا قرار پایا ہے جن اصحاب کو دعوت دی گئی ہے ان کے نام شائع ہو چکے ہیں ۔ مولانا داؤدی صاحب سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اگر ضرورت سمجھیں تو اور دوستوں کو بھی دعوت دیدیں ۔ آپ کو شرکت کے لئے دعوت دی جاتی ہے منظوری سے بذریعہ تار مطلع فرمایئے گا "

شوکت علی ۔ عبدالمجید

حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے حسب ذیل جواب خلافت بمبئی کے پتہ پر روانہ فرمایا ہے :-

" انعقاد اجلاس لکھنؤ سے ہمدردی رکھتا ہوں اور ضروری سمجھتا ہوں کہ جمعیۃ العلماء کی ورکنگ کمیٹی کو بھی دعوت دی جائے ۔ مولانا داؤدی صاحب کو اطلاع دیدیجئے "

مولانا ابوالکلام آزاد کا تار

جمعیۃ العلماء کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

مولانا شوکت علی صاحب کے تار کے ساتھ ہی حسب ذیل تار حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو مولانا ابوالکلام آزاد کی جانب سے موصول ... [illegible]

جرمنی سے ڈاکٹر انصاری کا تار مولانا شوکت علی کے نام

کانفرنس فوراً منعقد کیجائے

... [illegible]

تبت کی سرحد پر جنگ شروع ہوگئی!

ہندوستان میں تبتی نوجوانوں کی آمد

... [illegible]

مولانا شوکت علی کو مبارکباد

مصالحت کی سعی پر مہاراجہ الور کا تار

... [illegible]

پادریوں کی کانفرنس میں جوتی پیزار

... [illegible]

دارالامرا کو توڑ دو

وزیر اعظم کو آئندہ انتخاب میں نہ لیا جائے

... [illegible]

آل پارٹیز کانفرنس ضرور منعقد ہوگی

مخالفت کے باوجود مولانا شوکت علی کا عزم

ڈاکٹر سید محمود صاحب کی مسلمانوں سے پرزور اپیل

بمبئی ۱۰ اکتوبر ۔ شملہ سے ڈاکٹر شفاعت احمد خاں ، مولوی محمد یعقوب اور مولانا شفیع داؤدی صاحب وغیرہ کا تار مولانا شوکت علی کے نام معلوم ہوا بھیجا گیا ہے جس میں ان لوگوں نے لکھنؤ کانفرنس کی دعوت کو مسترد کر دیا اور کانفرنس کے انعقاد کو فضول قرار دیا ہے ۔ مولانا شوکت علی صاحب کے لئے یہ مخالفت غیر متوقع نہ تھی ۔ تاہم انہیں امید تھی کہ چونکہ مسلمانوں میں باہمی گفت و شنید کبھی بھی مضر نہیں ہو سکتی بہرحال اس سے اچھا ہی نتیجہ نکلے گا ... [illegible]

مولانا موصوف نے باوجود مخالفتوں کے کانفرنس کے انعقاد کے متعلق اخبار ہندوستان ٹائمس آف انڈیا کے نامہ نگار سے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا " اب تک جو مطالبات گفتگو میں کئے ان تمام پر تقریباً سمجھوتہ ہو گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ اب مسلمان اپنے تمام اختلافات مٹا دیں گے اور میں آزادی کے ساتھ تم سے کہتا ہوں کہ جو مشورہ قوم پرست مسلم لیڈروں سے میں نے کیا ہے وہ نہایت امید افزا ہے پنڈت مدن موہن مالویہ جی سے میں ان کے گھر پر ملا تھا وہ مجھ سے اور میرے رفقاء کے ساتھ بہت مہربانی ... [illegible]

کانفرنس کی متفقہ حمایت

مولانا شوکت علی صاحب اپنے اخبار " خلافت " میں اپنی قلم سے اس کانفرنس سے مسلمانوں کے اتفاق کے متعلق تحریر فرماتے ہیں " شیخ عبدالمجید صاحب نے بذریعہ تار ڈاکٹر سر محمد اقبال مسٹر غلام رسول مہر اور مولانا ظفر علی خاں سے پنجاب میں اور نواب سر محمد اسمٰعیل خاں صاحب اور راجہ صاحب سلیم پور سے میرٹھ اور لکھنؤ میں ۔ سر عبدالقیوم صاحب سے پشاور میں ۔ سر محمد یعقوب صاحب سکریٹری مسلم لیگ سے مراد آباد میں مرشاہ نواز بھٹو اور حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون سے سندھ میں اور مسٹر شہید سہروردی سے کلکتہ میں استصواب رائے کیا ۔ نیز دیگر احباب کو بھی گفت و شنید کے بنیادی اصول سے مطلع کر دیا ، اور ان سے مشورہ طلب کیا ۔ چنانچہ جواب آنے شروع ہو گئے ہیں ، اور تقریباً سب مسلمانوں کی ایک مجلس شوریٰ کے انعقاد کی تجویز سے متفق ہیں جو لکھنؤ یا دہلی میں منعقد ہو ، اور اس کے متفقہ فیصلہ کے بعد ہندوؤں اور کانگریس سے بھی گفت و شنید کی جائے ۔

مخلوط انتخاب کا مسئلہ

مخلوط انتخاب کے متعلق مولانا لکھتے ہیں کہ " مخلوط انتخاب اور جداگانہ انتخاب کے بارہ میں مختلف ترمیمات مسلمانوں کے سامنے ہیں ۔ مولانا محمد علی مرحوم کا فارمولا جدید پینل سسٹم اور دیگر تجاویز مسلمانوں کے سامنے پیش کر دی جائیں تاکہ وہ باہمی گفت و شنید سے آپس میں متفق ہو جائیں اور مسلمان کامل ہم آہنگی کے ساتھ اپنے مطالبات پیش کر سکیں اور یہ حضرات ان کو قبول کرنے کے لئے کانگریس اور ہندوؤں پر زور ڈالیں ۔ علاوہ ازیں وہ اس کے لئے بھی تیار تھے اور ہیں کہ مسلمانوں کے تمام تعمیری کاموں میں باہمی مشورہ کے ساتھ مل کر کام کریں جو حقیقی اسلام کی تقویت کا باعث ہوگا ۔

مالویہ اور مولانا شوکت علی کی گفتگو

مالوی جی سے اپنی ملاقات کے متعلق مولانا نے لکھا ہے کہ پنڈت جی کا سخت انفلوئنزا ہو گیا تھا اور ان کو گھر سے نکلنے کی بھی طاقت نہ تھی پھر بھی انہوں نے ہم سے ملنے کی اپنے ڈاکٹر سے اجازت طلب کر لی اور ہم سب کو اپنے قیام گاہ پر گفت و شنید کی دعوت دی ۔ شیخ عبدالمجید صاحب ، مولانا عرفان صاحب ... [illegible] ... زور دیا کہ ہندوستان کی حالت اس وقت تک درست نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہندو مسلمانوں اور دیگر جماعتوں میں محبت و اتفاق پیدا نہ ہوگا ... گزشتہ غلطیاں جاری اور ان کی جانب سے ہو چکی ہیں ان کے دہرانے کی ضرورت نہیں ، بلا شبہ غلطیاں ہوئیں مگر اب ہمیں مولانا کے قدیم اصول کو ترک کر کے باہمی تفاہم کی کوشش کرنی چاہئے ۔

ڈاکٹر سید محمود صاحب کا بیان

... [illegible]

مسلمانوں سے اپیل

... [illegible]

سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون کا بیان

... [illegible]

ولایتی سو پونڈ کی ایک تھیلی غائب

بمبئی کے بنک میں پہنچتے دیکھتے چوری

... [illegible]

اچھوتوں سے مساوات کی عجیب تشریح

کھانا کھالو لیکن شادی بیاہ نہ کرو

... [illegible]

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کا مکتوب ارکان جمعیۃ علماء ہند کے نام

لکھنؤ کانفرنس کے ساتھ ارکان جمعیۃ علماء کے اجتماع کی ضرورت

باہمی مفاہمت اور جمعیۃ علماء کا نقطۂ نظر

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علماء ہند کے دستخط سے مندرجہ ذیل مضمون کے دعوت نامے ارکان جمعیۃ علماء ہند کے نام جاری کئے گئے ہیں:

مولانا المحترم زید مجدکم

سلام مسنون۔ ہندو مسلم مفاہمت کے سلسلہ میں مسلم رہبران ملک کا ایک بے ضابطہ اجتماع ۱۵، ۱۶ اکتوبر کو سلیم پور ہاؤس لکھنؤ منعقد ہونے والا ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ حسب ذیل ارکان جمعیۃ علمائے ہند کا بھی ایک اجتماع ہو تاکہ جمعیۃ کے نقطۂ نظر کے ماتحت باہمی مفاہمت کے سلسلہ میں مفید مشورہ دیا جا سکے۔ وقت کی نزاکت اور موقع کی اہمیت کے پیش نظر مجھے توقع ہے کہ جناب والا ۱۵ اکتوبر کی صبح تک لکھنؤ قدم رنجہ فرمائیں گے۔

پہونچنے کے صحیح وقت سے جناب مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کو فرنگی محل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ جن حضرات کے پتہ پر دعوت نامے بھیجے گئے ہیں ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

اسماء مدعوین

[illegible]

(نوٹ) ان تاریخوں کے لئے واپسی ٹکٹ بسہولت مل سکیگا۔

(مولانا) حسین احمد — دارالعلوم دیوبند

ایک فراموش شدہ عظمت جو تذکار و یادآوری کی مستحق ہے

طرابلس کے مجاہد اعظم سید عمر مختار شہید کی یادگار مناؤ

عالم اسلامی سے طرابلس اور برقہ کے مسلمانوں کی اپیل

مدیر الجمعیۃ کو "جمعیۃ الدفاع عن طرابلس والبرقہ" کی طرف سے ایک اپیل موصول ہوئی ہے جس میں طرابلس کے عربوں نے تمام عالم اسلامی سے درخواست کی ہے کہ وہ سید عمر مختار شہید کی یادگار منائیں اور اس شہامت عربیہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ شہید عمر مختار مسلمانان طرابلس کے وہ بطل جلیل ہیں جنہوں نے اٹلی کے مظالم کے خلاف اور مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں ایک مدت تک جہاد جاری رکھا اور بالآخر اٹلی کے سفاک حکام نے آپ کو آزادی وطن کے جرم میں پھانسی دے کر شہید کر ڈالا۔ ہم اس اپیل کا مختصر ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں۔

۱۶ ستمبر ۱۹۳۱ء عربی طرابلس کے مجاہد اکبر اور بطل جلیل سید عمر مختار کو گزشتہ سال پھانسی دیدی گئی تھی۔ اٹلی کی سفاک حکومت نے مرحوم کے بڑھاپے کا خیال کیا ... [illegible]

... اے اسلامیات عربیہ کے اس بطل جلیل کی یادگار منا کر اپنے مستقبل کی اصلاح کر دو اور اس کے سایہ میں اپنے مستقبل کو بنا دو کہ شہداء کا خون کیا رنگ لاتا ہے۔

اے اٹلی کے ارباب استعمار! ایک دن آنے والا ہے جس میں ہمارا انتقام تمہارا احتساب ہوگا اور ہمارے مظلوم اور مقتول مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے متعلق سوال کرے گا۔ تمہارے استبداد کی بنیاد جڑھ چکی ہے، وہ دن تمہارے لئے بعید ہے گر ہم اس کو قریب تر دیکھ رہے ہیں۔

دارالحکومت

حضرت مولانا سید فخرالدین صاحب کا دہلی میں ورود

جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں علمائے امت کا اجتماع

دہلی ۸ اکتوبر۔ جمعیۃ علمائے ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء صوبہ بہار کی دہلی تشریف آوری پر موصوف کی گرفتاری کی افواہ نے علمائے امت کو دہلی کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا سید فخرالدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم شاہی مسجد مراد آباد، حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ضلع مراد آباد ... جناب مولانا ابوالحسنات صاحب سہارنپور، مولانا عبدالقیوم صاحب، مولانا معین الدین صاحب سنبھل سے اور آپ کے بہت سے اعزاء و احباب آپ کو الوداع کہنے کے لئے دہلی تشریف لائے۔ تین روز تک جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں علمائے امت کا اجتماع رہا اور اب حضرت ڈکٹیٹر صاحب کی گرفتاری کے بعد سب حضرات اپنے اپنے مستقر کو مراجعت فرما رہے ہیں۔

(بسلسلہ صفحہ ۳ کالم ۴)

[illegible]

ایک سکھ کا قبول اسلام

جلال الدین صاحب مسجد فتحپوری سے مطلع فرماتے ہیں کہ گذشتہ ۱۰ اکتوبر کو ایک سکھ متلاشی حق مسجد میں آیا اور ان سے اسلامی تعلیم پر دیر تک باتیں کرتا رہا۔ اس کی گفتگو سے پتہ چلتا تھا کہ وہ روشنی کا طالب ہے چنانچہ اسے اسلام کی تعلیمات بتلائی گئیں پہلے دن اسے کچھ تسکین نہ ہوئی دوسرے دن صبح وہ پھر آیا اور دیر تک سوالات کرتا رہا۔ آخرکار وہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پکار اٹھا اور حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔ اسلامی نام عبدالسلام رکھا گیا۔ خدا استقامت بخشے۔

دہلی میں ہندو مسلم اتحاد کی فضا

رام لیلا کے سلسلہ میں ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کی خدمات

[illegible]

ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علمائے سہارنپور کی گرفتاری

مسلمانان سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ اور جلوس

شراب کی دو دکان پر پکٹنگ

[illegible]

تین ماہ قید سخت اور جرمانہ کی سزا

[illegible]

مولانا محمد شاہد صاحب کا ورود دہلی

جناب مولانا سید محمد شاہد صاحب سجادہ نشین دائرہ اجمل ... رکن جمعیۃ علمائے ہند آج الٰہ آباد سے دہلی تشریف لائے۔ آپ نے جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں قدم رنجہ فرمایا اور ارکان جمعیۃ سے عرصہ تک تبادلۂ خیال کیا۔ مولانا آج ہی اجمیر شریف تشریف لے جا رہے ہیں اور وہاں دو روز قیام فرما کر ۱۱ اکتوبر کو الٰہ آباد پہونچنے کا قصد رکھتے ہیں۔

صوبہ سرحد آرڈیننسوں کے چکر میں

کونسل میں قانون بنانے کی تجویز

جس طرح سے ہندوستان کے دیگر صوبوں پر جابرانہ آرڈیننس نافذ ہیں اسی طرح صوبہ سرحد کے آرڈیننسوں کو زیادہ مستحکم کیا جا رہا ہے ... [illegible]

ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے تاخیر مناسب نہیں ہے

جمعیۃ علماء ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کا اعلان

دہلی ۱۰ اکتوبر۔ جمعیۃ علماء ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سابق ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ بہار نے اپنی گرفتاری کے وقت حسب ذیل بیان پریس کے لئے دیا ہے۔

"حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کا وہ فقرہ کہ ایک اہم ضرورت کی طرف تمام ملتوں کے ذمہ دار حضرات کو توجہ دلاتی ہے ... [illegible]

(حضرت الحاج مولانا) محمد اسمٰعیل (صاحب)

وزیر اعظم گاندھی جی کو رہا کرنا چاہتے ہیں؟

ہندو مسلم سمجھوتہ کی تحریک پر حکومت کی نظریں

شملہ اور وائٹ ہال میں گفت و شنید

لاہور ۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آجکل وائٹ ہال اور شملہ کے درمیان گاندھی جی کی رہائی کے بارے میں نامہ و پیام ہر روز ہو رہا ہے ... [illegible]

مولانا ابوالکلام آزاد کی تجویز پر بمبئی میں پنڈت مالویہ نے ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ کرانے کی غرض سے جو گفت و شنید شروع کی ہے اس پر بھی شملہ اور وائٹ ہال کی آنکھیں لگی ہیں ... [illegible]

حکومت کانگریس سے کن شرائط پر صلح کرے گی؟

خلاف قانون سرگرمیوں کا خاتمہ

شملہ ... [illegible]

انگلستان کی قومی حکومت معرض زوال میں

قدامت پسندوں کے جلسہ میں مسٹر بالڈون کا تبصرہ

برطانوی صنعت کو ہندوستان میں فروغ ہو رہا ہے

لندن ۸ اکتوبر۔ جانبدارانہ پالیسی اختیار کرنے اور بہت سے وزراء کے مستعفی ہو جانے کے باعث نیشنل گورنمنٹ کی شہرت قطعی ماند پڑ گئی ہے ... [illegible]

آخر میں آپ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ چند سال تک عام انتخاب ہونے کی امید نہیں۔

ارتھی کا جلوس کانگریس کے جلوس میں تبدیل ہو گیا

آگرہ کا ایک دلچسپ واقعہ

[illegible]

ہیں سے ۱۴ اشخاص رہا کر دیئے گئے۔

سرزمین انگلستان کی اسلام کی آواز نافذ فرمان

[illegible]

وائسرائے نے مولانا شوکت علی کو گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی

پہلے مسلمانوں کی حمایت حاصل کرو۔ دشمنان اتحاد کے بیان کا سہارا

گاندھی جی کی طرف سے مولانا شوکت علی کے پیغام کا جواب

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی کو حسب ذیل تار وائسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری کی جانب سے موصول ہوا ہے۔ "مختلف ملتوں کے درمیان سمجھوتہ کی غرض سے فرقہ وارانہ تصفیہ میں ترمیم کے لئے آپ جو گفت و شنید کا ارادہ رکھتے ہیں اسے ہز ایکسیلنسی ... [illegible]

آل انڈیا مسلم کانفرنس ... نے ... اکتوبر کو شائع کیا ہے۔

وائسرائے کی جانب سے مذکورہ بالا تار مولانا شوکت علی کے اس تار کے جواب میں موصول ہوا ہے جس میں مولانا نے وائسرائے سے گاندھی جی کو رہا کرنے یا کم از کم ان سے ملاقات و گفتگو کی سہولت بہم پہونچانے کی درخواست کی تھی۔

گاندھی جی کا مولانا شوکت علی کو تار

[illegible]

مسلم رہنماؤں کا اجتماع ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے اختلافات کو ترک کر کے اپنے مذہب اور اپنی قوم کی خدمت کے لئے متحدہ طور پر کام کریں گے۔

لکھنؤ کانفرنس کی تیاریاں

مدعوئین کے اسمائے گرامی

لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کے لئے بمبئی سے شیخ عبدالمجید صاحب اور مولانا شوکت علی صاحب نے جن لوگوں کو دعوت دی ہے وہ حسب ذیل ہیں:—

(۱) ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس (۲) مولانا محمد شفیع داؤدی سکریٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس (۳) سر عبدالقیوم خاں پشاور (۴) علی گل خاں پشاور (۵) سید جعفر شاہ کاکا خیل (۶) مولانا ظفر علی خاں لاہور (۷) غلام رسول مہر ایڈیٹر انقلاب لاہور (۸) مولوی غلام محی الدین ایڈوکیٹ لاہور (۹) مولانا عبدالقادر قصوری (۱۰) نواب محمد اسمٰعیل خاں علیگڑھ (۱۱) راجہ صاحب سلیم پور (۱۲) سر محمد یعقوب (۱۳) شملہ (۱۴) مولوی فضل حق کلکتہ (۱۵) حسن شہید سہروردی کلکتہ (۱۶) سید عبدالعزیز بیرسٹر پٹنہ (۱۷) مولانا سجاد نائب امیر شریعت پٹنہ (۱۸) مولانا حسین احمد صاحب مدنی دیوبند (۱۹) ... (۲۰) سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون کراچی (۲۱) سید مرتضیٰ بہادر ایم اے (۲۲) وکیل احمد رضوی پریسیڈنٹ سی پی کونسل (۲۳) عبدالرؤف شاہ وکیل برار (۲۴) مسٹر یوسف شریف سی پی۔

مندرجہ ذیل اسلامی انجمنوں کو بھی مدعو کیا گیا ہے:—

(۱) آل انڈیا مسلم لیگ (۲) آل انڈیا مسلم کانفرنس (۳) آل انڈیا خلافت پارٹی (۴) قوم پرست پارٹی۔

جو کچھ لکھنؤ کانفرنس میں طے ہوگا اس پر آل پارٹیز کنونشن میں مزید بحث کی جائیگی ... [illegible]

لکھنؤ کانفرنس کیلئے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو دعوت

حضرت مولانا کا جواب اور ارکین جمعیۃ کا اجتماع

مولانا شوکت علی صاحب اور شیخ عبدالمجید صاحب نے حسب ذیل تار حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے:—

"ہم نے مسلم دوستوں کی طرف سے جواب پایا ہے ان میں سے زیادہ تر نے لکھنؤ میں ابتدائی بے ضابطہ اجتماع کی خواہش ظاہر فرمائی ہے اس واسطے ۱۵ و ۱۶ اکتوبر تاریخ مقرر کی گئی ہے اور یہ بے ضابطہ اجتماع سلیم پور ہاؤس میں ہونا قرار پایا ہے۔ جن اصحاب کو دعوت دی گئی ہے ان کے نام شائع ہو چکے ہیں، مولانا داؤدی صاحب سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اگر ضرورت سمجھیں تو اور دوستوں کو بھی دعوت دیدیں۔ آپ کو شرکت کے لئے دعوت دی جاتی ہے منظوری سے بذریعہ تار مطلع فرمائیے گا۔"

شوکت علی، عبدالمجید

حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے حسب ذیل جواب خلافت بمبئی کے پتہ پر روانہ فرمایا ہے:—

"انعقاد اجلاس لکھنؤ سے ہمدردی رکھتا ہوں اور ضروری سمجھتا ہوں کہ جمعیۃ العلماء کی ورکنگ کمیٹی کو بھی دعوت دی جائے ... اطلاع دید یجئے۔"

مولانا ابوالکلام آزاد کا تار

جمعیۃ العلماء کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

مولانا شوکت علی صاحب کے تار کے ساتھ ساتھ حسب ذیل تار حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کو مولانا ابوالکلام آزاد کی جانب سے موصول ہوا ہے:—

"جمعیۃ العلماء کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ براہ کرم آپ ۱۴ کو ضرور لکھنؤ پہنچئے۔"

جرمنی سے ڈاکٹر انصاری کا تار مولانا شوکت علی کے نام

کانفرنس فوراً منعقد کیجائے

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی اور مسٹر عبدالمجید کو ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور مسٹر تصدق احمد خاں شروانی کا حسب ذیل برقی پیغام جرمنی سے موصول ہوا ہے:—

"ہندو مسلم سکھ مناقشات کا فیصلہ کرنے کی غرض سے فوراً ایک آل پارٹیز کانفرنس طلب کرنے کے لئے ہم پرزور اپیل کرتے ہیں تاکہ فرقہ وارانہ مفادات کا تحفظ ہو سکے اور ملک کے لئے ذمہ دار اور قومی خود مختار حکومت حاصل کرنے کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو۔"

مولانا شوکت علی کو مبارکباد

مصالحت کی سعی پر مہاراجہ الور کا تار

بمبئی ۱۰ اکتوبر۔ مہاراجہ الور نے حسب ذیل تار مولانا شوکت علی کو بھیجا ہے:—

"قوم کی خدمت کے پیش نظر آپ نے امریکہ کو اپنی روانگی ملتوی کر کے جس جذبہ کا ثبوت دیا ہے میں اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ہندوستان کے اتحاد کے لئے دست بدعا ہوں۔"

پادریوں کی کانفرنس میں جوتی پیزار

ڈین انجی اور بشپ آف برمنگھم کا "ارتداد"

اس ہفتہ پادریوں نے آپس میں خوب کیچڑ اچھالی۔ برسٹل میں ایک کانفرنس "موڈرنسٹ چرچ مین" کے نام سے منعقد ہوئی جس میں بڑے بڑے پادری اور مذہبی پیشواؤں نے شرکت کی۔ ڈین انجی اور برمنگھم کے بشپ نے رومن کیتھولک (عیسائی) فرقہ کے حق میں سخت اور سست الفاظ استعمال کئے ... [illegible]

(ٹائمز آف انڈیا لندن کا نامہ نگار)

تبت کی سرحد پر جنگ شروع ہو گئی!

ہندوستان میں تبتی نوجوانوں کی آمد بند

کلکتہ ۹ اکتوبر۔ تبت و چین کی سرحد پر مناقشات کا سلسلہ جاری ہے گذشتہ ماہ میں صوبہ کھام کی مشرقی سرحد پر زبردست جنگ ہوئی اس صوبہ کے بعض نیم آزاد رؤسا نے بھی تبت و چین کے باہمی سیاسی تعلقات کے متعلق مشتبہ خیالات رکھتے ہیں۔ جنگ کی افواہ کی تصدیق اس سے ہو سکتی ہے کہ حکومت تبت نے حال ہی میں سخت کارروائی شروع کر دی ہے ۲۵ سے ۵۰ سال کی عمر کے جوان جو جنگ کرنے کے قابل ہوں انہیں ہندوستان میں آنے کی اجازت نہیں دی جاتی ... [illegible]

دارالامراء کو توڑ دو

وزیر اعظم کو آئندہ انتخاب میں نہ لیا جائے

لندن ۱۱ اکتوبر۔ لیسٹر میں مزدوروں کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں "دارالامراء" کے سوال پر بحث کی گئی اور اسے خطرناک اور غیر ضروری قرار دیتے ہوئے توڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔

ایک دوسری قرارداد میں فیصلہ کیا گیا کہ مسٹر میکڈانلڈ، لارڈ سنوڈن اور مسٹر طامس کو آئندہ انتخابات میں پارلیمنٹ میں داخل ہونے سے روکا جائے گا ... [illegible]

آل پارٹیز کانفرنس ضرور منعقد ہوگی

مخالفت کے باوجود مولانا شوکت علی کا عزم

ڈاکٹر سید محمود صاحب کی مسلمانوں سے پرزور اپیل

بمبئی ۸ اکتوبر۔ ... شفاعت احمد خاں، مولوی محمد یعقوب اور مولانا شفیع داؤدی صاحب وغیرہ کا تار مولانا شوکت علی کے نام معلوم ہوا ہے ... [illegible]

مولانا موصوف نے باوجود مخالفتوں کے کانفرنس کے انعقاد کے متعلق اخبار ٹائمس آف انڈیا کے نامہ نگار سے ایک ملاقات کے دوران میں فرمایا ... [illegible]

ڈاکٹر سید محمود صاحب کا بیان

[illegible]

کانفرنس کی متفقہ حمایت

مولانا شوکت علی صاحب اپنے اخبار "خلافت" میں اپنی تائید ... [illegible]

مخلوط انتخاب کا مسئلہ

[illegible]

مسلمانوں سے اپیل

[illegible]

مالویہ اور مولانا شوکت علی کی گفتگو

[illegible]

سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب کا بیان

[illegible]

ڈھائی سو پونڈ کی ایک تھیلی غائب

بمبئی کے بنک میں دیکھتے دیکھتے چوری

دو مارواڑیوں کی گرفتاری

[illegible]

اچھوتوں سے مساوات کی عجیب تشریح

کھانا کھاؤ لیکن شادی بیاہ نہ کرو

راجہ نریندر ناتھ کا بیان

[illegible]

مسلمانانِ اجمیر کے تین عظیم الشان جلسے

موجودہ فضا میں مسلمانوں کے فرائض کی تشریح

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے اجلاسات مسلسل چار روز تک جاری رہ کر بتاریخ ۲۸ ستمبر ۳۲ء کو ختم ہوئے اور ۹ ستمبر ۳۲ء کو ایک وفد بسرکردگی جناب مولانا حفظ الرحمن صاحب ڈکٹیٹر آل انڈیا جمعیۃ علماء دہلی سے بمقام اجمیر شریف وارد ہوا شب جمعہ کو بعد نماز عشاء درگاہ شریف میں چند ارکان وفد نے ایک زلزلہ خیز تقریر کے ذریعہ اپنی پروگرام کی مکافات اور اپنے مقاصد کا ابتدا۔ اسے اعلان کیا۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء روز جمعہ کو ایک اعلان عام ہوا اور بعد نماز جمعہ مسجد جامع درگاہ شریف میں بصدارت جناب مولانا مولوی معین الدین صاحب ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولانا حفظ الرحمن صاحب نے ایک بسیط تقریر فرماتے ہوئے بیان فرمایا کہ خلافت کانفرنس کی پالیسی انگریزوں کی پالیسی کے ساتھ متحد ہے اور خلافت کانفرنس کی اس پالیسی کو جمعیۃ العلماء گورنمنٹ کے ساتھ ساز و باز اور بے جا خوشامد سے تعبیر کرتی ہے اور مسلمانوں کے حقوق کے پامالی کا مرادف سمجھتی ہے نیز ان لوگوں کو گورنمنٹ ٹیہوکے نام سے موسوم کرتی ہے اس کے بعد تین ریزولیوشن پاس ہوئے۔ پہلے ریزولیوشن میں گورنمنٹ کے مقرر کردہ قواعد متعلق حاجیوں کی بابت اظہار ناراضا مندی کیا اور دوسرا ریزولیوشن احترام مساجد کی بابت ...

البیان: لصحرا۔ اور پھر حضرت مولانا کا بیان اگرچہ الفاظ مختصر تھے لیکن نہایت پُر اثر تھے مسلم سینوں کی دیگیں جوش مار رہی تھیں ہر شخص پر عجیب کیفیت طاری تھی جیسی کہ مولانا کی تقریروں کے موقع پر اکثر دیکھنے میں آئی ہے درحقیقت یہ حضرت مولانا کا خاص حصہ ہے حتیٰ کہ بعض حاضرین نے تو کھڑے ہو کر بہت پُر جوش لہجہ میں مولانا معظم کو اپنی فدائیت کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم دین کے مقابلے میں گورنمنٹ کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے جان دینے اور شہادت حاصل کرنے کے لئے تیار ہیں ان الفاظ کی تائید جمیع حاضرین نے بھی کی اور فلک بوس نعرے تکبیر کے ساتھ جلسہ ختم ہوا اسی وقت اعلان کر دیا گیا کہ اسی جگہ آج رات کو بھی جلسہ ہوگا چنانچہ بوقت معہودہ زیر صدارت مولانا معین الدین صاحب مدظلہ کارروائی جلسہ شروع ... ایک شخص نے اور کے مظالم کے چند چشم دید واقعات بیان کئے اختیار یا خطبہ صدارت میں مولانا معین الدین صاحب نے بیان فرمایا کہ الور کے مظالم کے متعلق ناقابل انکار متواتر شہادتیں ہمارے سامنے پیش ہوئی ہیں ان کی امداد کی ضرورت ہے ہماری قوم کے بڑے بڑے لوگ گورنمنٹ پرستی میں مشغول ہیں غریبوں کی پرواہ نہیں ...

جمعیۃ الاسلام مصوری کا سالانہ جلسہ

فرقہ ضالہ قادیانیہ کو حق کے مقابلہ میں شکست

قادیانیوں کا تبادلۂ خیالات سے گریز

مغرب اقصیٰ میں فرانس کا ظلم

«انقلاب» کے چیلنج کا جواب

بال جڑ سے کالا

ایک مفید تجویز

اپنی زندگی برباد نہ کرو

جریان کی گولیاں

سفوف جریان

مقویات سراج عالم

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

البیان فی علوم القرآن

دراسات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

امارت شرعیہ صوبہ بہار کی مساعیٔ تبلیغ

مولانا عبدالرزاق صاحب مبلغ کا دورہ

مبلغ امارت شرعیہ بہار جناب مولانا مولوی عبدالرزاق صاحب دربھنگوی کی سرگرمی تبلیغ کی کیفیت بذریعہ الجمعیۃ برادران اسلام پر ظاہر کر چکا ہوں مبلغ موصوف اداء فرائض تبلیغ میں ایک پُرجوش شخصیت رکھتے ہیں آپ کے کارنامہ تبلیغ کا ایک نہایت موثر و نتیجہ خیز واقعہ قلم بند کرتا ہوں امید کہ دلدادگان اسلام ذوق سے پڑھیں گے۔ شیرگھاٹی گرینڈ ٹرنک روڈ کے پڑاو پر پڑا و اس میدان کو کہتے ہیں جو اس سڑک پر پنجاب سے بنگال تک پلٹن اترنے کے لئے چھ چھ کوس پر قائم ...

ثابت کر دیا ہے کہ وہ حقیقتاً ایک بیدار مغز اور منصف حکمران ہیں میرا خیال ہے کہ صاحب موصوف اور جناب ہز ہائی نس خان قلات اور موجودہ پولیٹیکل ایجنٹ مسٹر سکرین (جو ایک بیدار مغز انگریز ہیں) متفقہ طور پر کوئی بہتر اور پائیدار حل نکالنے کی کوشش کریں گے۔

میں کلسی قوم کے نمائندگان کی خدمت میں بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ فی الحال باوجود ہر قسم کے اشتعال دلانے کے بھی صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور مصائب میں اضافہ کے باوجود کسی ایسے فعل کے مرتکب نہ ہوں جس سے امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو سکے۔ غرضیکہ قولاً فعلاً خیالاً یکساں رہیں۔ ہم انشاء اللہ اپنی عالمگیر محبت کے ذریعہ ہی اپنے مصائب کا خاتمہ کریں گے۔ میں عنقریب اس سلسلہ میں انسران مجاز سے خط و کتابت کرنے والا ہوں اور میرا خیال ہے کہ مقامی حکومت کی پالیسی خاص کر کلسی معاملات وہ نہیں جو گذشتہ دور حکومت میں تھی۔ اور مقامی حکومت صدق دل سے کلسی معاملات کو سلجھانا چاہتی ہے۔ اگرچہ غلط رہنمائی کی وجہ سے چند ایسے امور سرزد ہو گئے ہیں۔ جن سے عوام میں حکومت کی عدم نیک نیتی کا خیال پھیل رہا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اگر اس معاملہ میں حکومت کی صحیح طور پر رہنمائی کی جائے تو وہ البیانہ کرے گی۔

آخر میں تبلیغ بلوچ کو بالخصوص اور دیگر بلوچ بھائیوں کو بالعموم ...

ایک عجیب و غریب استفتار

کشمیر کے زمینداروں کا احتجاج

بلوچی مسلمانوں کی شکایات

نواب زادہ محمد یوسف علی خاں کا اہم مشورہ

وزیر تعلیم بہار اڑیسہ کی علم دوستی

مدرسہ سلیمانیہ کیلئے (۵۰۰) گرانٹ کی منظوری

انجمن مسلم راجپوتان کو مبلغین کی ضرورت

اخبار الجمعیۃ

کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خصوصی مجربات

معجون عنبری

اکسیر قلب

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور

کروڑوں روپے

... دواخانہ دہلی ...

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص احض

اکسیر نسواں

ملین

جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

ہر امیر و غریب کے گھر کی تسلی ہوگی

ہندوستان سے باہر

بلیماران۔ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم یکشنبہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۷

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ	۔۔۔
ششماہی	۔۔۔
سہ ماہی	۔۔۔

ممالک غیر کے لئے

سالانہ	۔۔۔
ششماہی	۔۔۔

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم	۵	۹	۱۳	
۱۷	۲۰	۲۴	۲۸	

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)	۔۔۔
نصف صفحہ (؍)	۔۔۔
ایک کالم (؍)	۔۔۔
½ کالم (؍)	۔۔۔
¼ کالم (؍)	۔۔۔

معاصرین کے افکار و آراء

قوانین حج (حج)

بمبئی کے مشہور تاجر اور ماہر جہاز رانی حسن علی پی ابراہیم صاحب نے مسودات قوانین حج پر جو مفصل، معقول و اہم تنقید نامہ انگریزی میں لکھا ہے، اس کا ذکر ایک پچھلے پرچہ میں آچکا ہے۔ جن مسودات قوانین میں سے ایک، پورٹ حج کمیٹیوں والا، تو اسمبلی میں منظور ہوگیا، اب اس کے خلاف جدوجہد کرنا لا حاصل ہے، تاوقتیکہ وہ جدوجہد غیر معمولی طور پر قوی و زبردست نہ ہو۔ اب دو بل باقی رہے جو عنقریب اسمبلی کے سامنے آئیں گے ان میں سے معلموں والے بل سے متعلق ابراہیم صاحب کا کہنا یہ ہے کہ انہیں اور ان کے ایجنٹوں کو لائسنس دینے کا حق، گورنمنٹ کے بجائے، حج کمیٹیوں کو ہونا چاہئے کہ حج کمیٹیاں ہی حاجیوں کی ضروریات سے پوری طرح باخبر رہ سکتی ہیں۔ سب سے زیادہ مفصل تنقید ابراہیم صاحب نے اس بل پر کی ہے، جو انڈین مرچنٹ شپنگ ایکٹ میں ترمیم کے نام سے پیش ہو رہا ہے، اور جس کی اہم ترین دفعہ واپسی کے ٹکٹ کی تاکید ہے۔ گورنمنٹ کا کہنا یہ ہے کہ بہت سے مفلس و نادار حاجی ادھر سے تو شوق میں حج کو چلے جاتے ہیں، واپسی کا کرایہ پاس ہوتا نہیں، جدہ میں پڑے رہتے ہیں، خود بھی سخت تکلیف اٹھاتے ہیں، اور بالآخر گورنمنٹ کو اپنے صرفہ سے انہیں واپس لانا ہوتا ہے۔ ابراہیم صاحب نے اس کا مفصل و مدلل جواب اپنے مضمون میں دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے ۱۸۸۸ء میں جہازی کمپنیوں کو ٹکٹ کی گرانی پر تو جہ دلائی اور ان کے ارزاں ہو جانے پر اپنی طرف سے مالی امداد کا وعدہ کیا۔ ۱۸۹۵ء میں گورنمنٹ نے واپسی کے ٹکٹوں کی تاکید کی۔ ٹرنر ماریسن کمپنی کے پاس چونکہ جہازات زائد تھے، اور پورے سال بھران کی آمد و رفت بحر روم میں رہا کرتی تھی اس لئے اس نے تو اس انتظام کو بخوشی قبول کر لیا، دوسری کمپنی جو حاجی سلطان علی شوستری کی تھی، ..... اس ذمہ داری کو نبھا نہ سکی۔ سارے تجاج ٹرنر ماریسن کمپنی کے قبضہ میں آگئے۔ اس نے خوب نفع اٹھایا، اور اسی کی طرف سے بار بار واپسی کے ٹکٹ پر زور دیا جا رہا ہے ..... اس سال گورنمنٹ کو نادار حاجیوں کو جدہ سے لانے میں ۳۳ ہزار کا صرفہ کرنا پڑا، لیکن جب واپسی کے ٹکٹ کے لازم ہونے کا تجربہ کیا گیا تھا، تو اس سال گورنمنٹ کو ٹرنر ماریسن کمپنی کو امداد کے نام سے ..... ہزار کی رقم دینی پڑی تھی! اس سے ظاہر ہے کہ واپسی کے ٹکٹ کو لازم کر دینے سے نفع خود گورنمنٹ کو بھی نہیں ہے، بلکہ صرف ..... کمپنی کو ہے .....

..... افسوس ہے کہ قوانین حج کا سارا معاملہ ابھی کچھ پارٹی کا سا مسئلہ بن گیا ہے۔ امید ہے کہ اسمبلی کے تمام مسلمان ممبر نہایت سنجیدگی اور سکون قلب کے ساتھ، ابراہیم صاحب کے پیش کردہ دلائل پر غور کریں گے .....

لکھنؤ کانفرنس اور اسکی مخالفت (ملت)

مولانا ابوالکلام صاحب اور ڈاکٹر سید محمود صاحب نے جس نیک نیتی اور جس جانفشانی سے گزشتہ آٹھ دس دن کے عرصہ میں، بمبئی میں گفتگو کی ہے اور جس تو جہ اور فکر سے مولانا شوکت علی صاحب، شیخ عبدالمجید صاحب سندھی، اور بمبئی کے دیگر مسلمانوں نے اس کوشش کو بعض کار آمد بنانے کی سعی کی ہے وہ قابل قدر ہے اور ہمیں امید ہے کہ ان کی یہ کوششیں جس کا نتیجہ مسلمان لیڈروں کی وہ کانفرنس ہے، جو ۱۶ اکتوبر کو لکھنؤ میں منعقد ہونے والی ہے ..... مولانا شوکت علی صاحب نے مشاورت کی غرض سے لکھنؤ آنے کی دعوت دی تھی .....

ہم کی ..... ، دریا بادی جماعتی اختلافات کو پس پشت ڈال کر کسی نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں .....

ہم او ..... (شیر)

.....

مصالحت اقوام کی پہلی منزل (مدینہ)

جداگانہ انتخاب کے ذریعہ پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت قائم کرنے والوں کی توقعات بالکل ناکام ہو چکی ہیں .....

اسلامی تاریخ کے روح افزا مناظر

(از معاون)

جناب امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی باڈی گارڈ (شاہی دستہ) نہ تھا ..... کیا آپ نے بھی اپنے لئے خاص سواریاں اور خاص محلات کا کوئی انتظام کیا؟ .....

امیر المومنین کا دسترخوان

معلوم ہوا کہ فاروق اعظم کی تنخواہ استدر قلیل تھی .....

بیت المال سے میں فیصد لے سکتا ہوں

دنیا زور و کرب سے کیوں کراہ رہی ہے

نصف عجم کو فتح کرنے والا بادشاہ زمین پر سوتا ہے

"لوگو کیا میں بیت المال میں سے شہد لے سکتا ہوں؟"

گزشتہ الجمعیۃ میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ آج کل مسلمان اسلام سے ناواقفیت کی بنا پر کس قدر سرگرداں اور پریشان ہیں .....

انصاف کے پردہ میں آسمانی عذاب

آپ ان ہی کالموں میں کئی بار پڑھ چکے ہیں کہ آج دنیا حکومت کے عمال اور کارندوں سے تباہ حال ہو رہی ہے .....

خلیفہ اسلام کا "بیش قرار" مشاہرہ

.....

(باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے)

چائینہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں

نرخ فی سیر پختہ ۔۔۔ بیوپاری بھی خط و کتابت کریں

پتہ: حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بالکل مفت

جس انسان کی نسل ..... ہر قسم کے ہاجمہ کے لئے اکسیر ..... قبض بالکل نہیں کرتی

.....

منیجر دواخانہ خیر بات مصوصی دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں۔ بو کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے۔ بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں۔ نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)

بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG Co., (INDIA)

P Box 88 BUNER ROAD, KARACHI.

دنیا میں ایک عجیب تیل

سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا

.....

منیجر شنکر کارخانہ ..... دربھنگہ (بہار)

تلاش گمشدہ

.....

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول ہذا میں بجلی کا کام نہایت سادہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے ..... سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم، شہادت اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی اور ڈی۔ سی۔ ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ ہر قابلیت کے طلبا کے لئے جداگانہ کلاسیں ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

"منیجر"

صدہا مرضوں کی ایک دوا

.....

منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

حیرت انگیز ایجاد (دیسی)

طلسماتی طلاء یا طلاء بے نظیر

.....

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ الجمعیۃ کی ایجنسی سے آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

"الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

اخبار الجمعیۃ

..... اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کرم سونگ کا لاتھ

.....

منیجر ..... کراچی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۲۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کیلئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱؍	۲؍	۱؍	۴؍

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہو چکے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا۔ صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں۔ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے۔ اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ۔۔۔ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی ۔۔۔ فرمائش کے ہمراہ کم از کم ..... پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا ..... خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب ..... ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے، بچے سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ..... بلا جلد، مجلد یا رچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے۔ اس کا ٹائٹل ساتوں رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ..... علاوہ محصولڈاک ..... کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۱۵ رجمادی الثانی ۱۳۵۱ ہجری

وقت کی اہم ترین ضرورت

اتحاد - اتحاد - اتحاد

آج تمام کاموں سے زیادہ مقدم اور تمام ضرورتوں سے زیادہ اہم اگر کوئی کام یا ضرورت ہے تو وہ یہ ہے کہ مسلمان جنکا شیرازہ ایک عرصہ ہوا کہ بکھر چکا ہے اور جن کی جمعیۃ ایک زمانہ گزرا کہ پریشان ہو چکی ہے اپنی صحیح حالت کا اندازہ لگائیں اور اپنے انتشار و پریشانی کو دور کر کے ایک مقررہ مقصد اور متحدہ مطمح نظر کے ماتحت اپنی قوتوں کو منظم طریقہ پر صرف کریں۔ جب تک یہ انتشار باقی رہے گا۔ جب تک یہ پریشانی دور نہ ہوگی مسلمان من حیث القوم ہندوستان کے اندر ہمیشہ ذلیل و خوار رہیں گے اور انہیں کبھی غلامی کی بدترین لعنت سے نکل کر آزادی کی بہترین نعمت سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع حاصل نہ ہوگا۔ مسلمانوں کا یہ افتراق و انشقاق حقیقت میں انہیں موت کے گھاٹ اتار رہا ہے اور ان کی تمام عملی قوتیں مضمحل ہو کر ہمیشہ کے لئے بیکار و زنگ آلود ہو رہی ہیں۔ اگر قوم کے اطباء نے جن پر نہایت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اس صورت حال کا اب بھی کوئی مؤثر علاج نہ کیا تو ہمیں یقین ہے کہ مسلمان سخت خسارہ میں رہیں گے اور ان کی تباہی و بربادی اس انتہا کو پہنچ جائیگی کہ اس کا کوئی علاج اور کوئی مداوا نہ ہو سکے گا۔

جن محترم علماء و زعماء نے وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے فلاح امت کی غرض سے ۱۵، ۱۶ ر اکتوبر کو سلیم پور ہاؤس لکھنؤ میں مجتمع ہونیکا عزم ظاہر کیا ہے اور اس مقصد کے پیش نظر ملک کے دور و دراز گوشوں سے طویل سفر کر کے لکھنؤ پہنچ رہے ہیں وہ یقیناً مسلمانوں کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں اور قوم کی نگاہیں بجا طور پر انکے فیصلوں اور انکے اعلانات پر لگی ہوئی ہیں۔ آج انہوں نے ملت اسلامیہ کے اندر ایک نئی روح پھونک دی ہے اور ہر مسلمان کا قلب اتحاد و اتفاق کی امیدوں سے معمور نظر آتا ہے جس طرح لق و دق صحرا میں کوئی پیاسا پانی کے لئے بے تاب ہو اسی طرح آج ہندوستان میں مسلمان اتفاق و اتحاد کے لئے ترس رہے ہیں۔ مبارک ہیں وہ کوششیں جو مسلمانوں کو عین عالم یاس میں آس بندھا رہی ہیں، اور خوش قسمت ہیں وہ حضرات جو اس نیک کام میں مشغول ہیں۔

ہم نہایت ادب کے ساتھ اور نہایت اخلاص کے ساتھ لکھنؤ میں جمع ہونے والے زعماء و علماء تک اپنی یہ کمزور آواز پہنچانا چاہتے ہیں کہ خدا کے واسطے آج مسلمانوں کی لاج رکھ لیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسری اقوام کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ انتہائی نازک اور خطرناک حالات میں جمع ہونے کے باوجود مسلمان متحد و متفق نہ ہو سکے اور ملت کی وہ تباہی بھی انہیں اپنے اختلافات دور کرنے پر مجبور نہ کر سکی جو فرقہ وارانہ فیصلہ کی صورت میں نازل ہوئی ہے اور جس نے ان کے مستقبل کو ہر طرح تیرہ و تاریک کر دیا ہے۔ آج مسلمانوں کی عزت آپ ہی کے ہاتھ میں ہے، آج امت کا مفاد آپ ہی کے فیصلوں سے وابستہ ہے، آج ضرورت ہے کہ آپ اسلام کی شاندار روایات کا پھر احیاء کریں مودۃ اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں اور پھر کبھی ان کی زندگی، ان کی ترقی یا ان کی فلاح و بہبود کا نام زبان پر نہ لائیں۔

ضرورت ہے کہ کانفرنس کے شرکاء اس وقت تک سلیم پور ہاؤس سے نہ نکلیں جب تک کہ قوم کے لئے اتحاد و اتفاق کا مژدۂ جانفزا نہ سنا دیا جائے، اور فرقہ وارانہ فیصلہ کو بدلوانے کے لئے ایک متحدہ و متفقہ اسکیم تیار نہ ہو جائے۔ چند خود غرض حضرات کی پرواہ نہ کی جائے، دھمکیوں اور اعلانات جنگ کو نظر انداز کر دیا جائے، قوم کا مفاد افراد کے مفاد سے یقیناً زیادہ وقیع ہے خواہ وہ افراد کتنے ہی بارسوخ اور مقتدر کیوں نہ ہوں، اور یہاں تو معاملہ ان لوگوں کا ہے جو ملازمت کی چند اسامیوں کی خاطر قوم کے گلے پر چھری پھیر دینے کی دعوت دے رہے ہیں اور جو اس پر اڑ گئے ہیں کہ چاہے قوم تباہ و برباد ہی کیوں نہ ہو جائے ہم اپنے ذاتی مفاد کو ہرگز قوم کے مفاد پر قربان نہ کریں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ لکھنؤ سے اتحاد کا غلغلہ بلند ہوتے ہی مخالفین کی ہمتیں پست ہو جائیں گی۔ جمہور مسلمین کی تائید و حمایت اتحاد کرنے والوں کے ساتھ ہوگی اور پھر اس سے بڑا مرحلہ یعنی اقوام ہند کا باہمی اتحاد و اتفاق چند دنوں کی بات رہ جائے گا۔ رخنے ڈالنے والے زیادہ دیر تک رخنے نہ ڈال سکیں گے۔ فرقہ وار مسئلہ کا حل اگر ایک مرتبہ متفقہ طریقہ پر ہو گیا تو ہندوستان کی فضا ہی بدل جائے گی اور اس کی آزادی کے دن بہت قریب آ جائیں گے۔ لکھنؤ اس وقت تاریخ بنا رہا ہے، اگر لکھنؤ میں جمع ہونے والی شخصیتوں نے اپنے فہم و تدبر کا ثبوت بہم پہنچا دیا تو ان کا یہ کارنامہ آئندہ تاریخ میں سنہری حرفوں کے ساتھ لکھا جائے گا۔

آل انڈیا اور صوبجاتی حل

الجمعیۃ کے کالموں میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے صوبہ وار حل کے متعلق جو کچھ لکھا گیا تھا اسے بعض خوش فہم حضرات لکھنؤ کانفرنس کی حمایت کے متضاد سمجھ رہے ہیں حالانکہ ... کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ ہر صوبہ کے ہندو اور مسلمان باہمی گفت و شنید سے فیصلہ کریں اور اس فیصلہ کو منوانے کے لئے حکومت پر زور دیں۔ ہمارا یہ خیال ہندو و مسلمانوں کی مشترکہ آل پارٹیز کانفرنس کے متعلق تھا۔ لکھنؤ کانفرنس کی نوعیت بالکل جداگانہ ہے اور جیسا کہ بارہا کہا جا چکا ہے یہ کانفرنس مسلمانوں کے باہمی اتحاد ... [illegible]

نکات و لطائف

[illegible]

قوم پرور مسلمان

[illegible]

مذموم طریقے

[illegible]

عجائبات عالم کے بر اعظم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

ہنگری میں ترکان آل عثمان کی حکومت اور اسکے یورپ کے مرکز میں اسلام اور مسلمانوں کا اقتدار

بوڈاپیسٹ میں مفتی اسلام کا تقرر اور مساجد و مدارس کی کثرت

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ملک ہنگری جو یورپ کا قلب و مرکز ہے کبھی اسلامی تمدن اور تہذیب کا گہوارہ رہا ہے اور اسپین میں سلاطین امیہ کی طرح یہاں بھی اسلام نے یورپ کے باشندوں کو تمدن و حضارت سے آشنا کیا تھا۔ اسپین میں ... [illegible]

ہنگری کے مسلمانوں کا مذہبی شغف

[illegible]

فرقہ وارانہ فیصلہ اور مسلمانان سندھ

جمعیۃ علماء سندھ اور قوم پرور مسلمانوں کا اعلان

وزیر اعظم کے اعلان نے ہندوستان کو کیا دیا

ہندوستان کے متعلق جو فرقہ وارانہ فیصلہ کا اعلان بڑے انتظار و اضطراب کے بعد وزیر ہند کی طرف سے ظاہر ہوا ہے اس کے متعلق جمعیۃ العلماء سندھ اور نیشنلسٹ مسلمانان سندھ حسب ذیل اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں:

نیشنلسٹ مسلمان نہ کبھی وزیر ہند کی طرف توقعات کی ٹکٹکی لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور نہ ہی ان کے توقعات کے خلاف فیصلہ صادر ہوا ہے لہٰذا ان کی رائے ہے پہلے تھی اب بھی رہی ہے کہ بجز باہمی مصالحت و مفاہمت اور بغیر ایثار و قربانی کے ہندوستان کے متعلق کوئی بھی فیصلہ نہ مفید ہو سکتا ہے اور نہ مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد و یکجہتی پیدا کر سکتا ہے۔

جمعیۃ العلماء سندھ اور نیشنلسٹ مسلمانان سندھ نے سرکاری اعلان سے جو نتائج اخذ کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) اس سرکاری اعلان کی رو سے نہ ہندوؤں کو کچھ ملا اور نہ مسلمانوں کو ... [illegible]

دنیا دو کرب سے کیوں کراہ رہی ہے

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ اول)

[illegible]

عراق کے مدارس میں کتنے طلباء تعلیم پاتے ہیں

حکومت کی فراہم کردہ اعداد و شمار

[illegible]

خوارق عادات و حکایات

(گزشتہ سے پیوستہ)

وقال سبحانہ تعالیٰ لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم۔ رب العالمین سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے بری بات اور وہ بھی پکار پکار کر خدا اس کو پسند نہیں کرتا مگر ہاں جس پر ظلم کیا گیا ہو۔

وقال جل مجدہ فلا تخشوھم واخشونی۔ مالک الملک جل جلالہ کا فرمان ہے ان سے (مثلاً انگریزوں سے) مت ڈرو صرف مجھ سے ڈرو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[illegible]

خریداران الجمعیۃ

[illegible]

سر اقبال کے نام سر آغا خاں کا بحری تار

مسلمانانِ ہند کو چند مشورے

دہلی ۱۷ اکتوبر۔ حاجی رشید احمد سکرٹری دہلی مسلم ایسوسی ایشن کو حسب ذیل دو بحری پیغامات سر آغا خاں کی جانب سے موصول ہوئے ہیں جنہیں آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ارکان کے درمیان گشت کرا دیا گیا ہے۔ پہلے پیغام میں مذکور ہے کہ

"میرے خیال میں اب وہ وقت نزدیک آگیا ہے جبکہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کا پورا اجلاس طلب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمانوں کے مسلمہ مفاد کے متعلق آئندہ گول میز کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلم نمائندوں کو قطعی ہدایات دی جاسکیں۔ ..."

دوسرا پیغام

دوسرا پیغام جو ہز ہائینس آغا خاں کی طرف سے موصول ہوا ہے یہ ہے:۔ ...

خود غرض حضرات کے چہرے سے نقاب اٹھ گیا ہے

مٹھی بھر کانفرنسیوں کی اتحاد دشمنی کو نظر انداز کر دیا جائے

خان بہادر مولوی بشیر الدین کا ولولہ انگیز بیان

خان بہادر مولوی بشیر الدین صاحب اپنے اخبار البشیر میں فرماتے ہیں: ...

ہندو مسلم اتحاد میں ہم ضرور کامیاب ہونگے

لکھنؤ کانفرنس اتحاد کا سنگ بنیاد ثابت ہوگی

پنڈت مدن موہن مالویہ کا اعلان

کانفرنس کی شرکت کیلئے اپیل

مولانا اکرم علی اور مولانا عبد الماجد بدایونی کا اعلان

انگلستان میں تیس لاکھ مرد اور عورتیں بیکار

بیکاروں کی رجسٹرڈ تعداد

چرواہے بھیڑیوں کے لباس میں

سب انسپکٹر خیر پور ڈاکہ کا مقدمہ

گاندھی جی کی رہائی کیلئے پارلیمنٹ پر پکٹنگ

انتقادات

اسلام کے سورما سپاہی

سرمایہ پرستوں کا روس سے اخراج

روس میں انقلاب پیدا کرنے کی کوشش

کانپور کو ہوائی مستقر بنایا جائیگا

خلیج فارس ایک لاثانی ہوائی بندرگاہ

لکھنؤ کانفرنس کی پرزور حمایت

مولانا شوکت علی کے نام پنجاب کے مسلم لیڈروں کا تار

ہندوستان کے خلاف پروپگنڈہ کا فرض

لارڈ ریڈنگ امریکہ کی سرزمین پر

پانچ دول کی کانفرنس میں جرمنی کی عام کوشش

فرانس اور انگلستان کے درمیان اختلافات

حیدرآباد میں چوری کے ذریعہ مقدمات کا فیصلہ

فلسفہ ارکان اسلام

مزید ۷ انقلاب پسند انڈیمان کو

غازی اسمٰعیل حبیب کے مکان پر چھاپہ

ممالک عربیہ کی وحدت کیلئے حکومت حجاز کا پہلا قدم

عربوں کے متفقہ مطالبہ کے سامنے سلطان ابن سعود نے سر جھکا دیا

آئندہ مملکت حجاز و نجد کا نام مملکت عربیہ سعودیہ ہوگا

الحمد للہ کہ ممالک عربیہ میں جو وحدت عربیہ کا مدت سے خواب دیکھ رہے تھے اس کی بنیاد عظمۃ السلطان جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے رکھ دی ہے اور آپ اس خواب کی تعبیر کو پیدا کرنے میں لگ گئے ہیں۔ ...

(۱) پہلا نام مملکت حجاز و نجد و ملحقاتہا "مملکت العربیہ السعودیہ" کے نام سے تبدیل کیا جاتا ہے ...

(۲) جس تاریخ کو یہ اعلان ہوگا اسی تاریخ سے یہ تبدیلی عمل میں آئے گی۔

(۳) اس تبدیلی کے بعد ان معاہدات پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا جو مختلف دول سے کئے گئے ہیں بلکہ وہ علیٰ حالہ قائم و ثابت رہیں گے۔ ...

(۴) اس نام کی تبدیلی سے پیشتر جو نظامات تعلیمات اور اوامر قائم تھے وہ اس کے بعد بھی قائم رہیں گے۔

(۵) ہماری موجودہ حکومت کی تشکیلات اس وقت تک برابر قائم رہیں گی ...

(دستخط) سلطان عبد العزیز

برطانی پولیس اور مزدوروں کے درمیان شدید تصادم

دو کانوں کی لوٹ مار اور پولیس پر فائر

بلفاسٹ میں حکومت کے خلاف زبردست بلوہ

بلفاسٹ ۱۲ اکتوبر۔ ... اس کے سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے کہ پہلے پولیس نے مزدوروں پر گولی چلائی ...

موجودہ وائسرائے لندن جائیں گے

دار الحکومت

فرقہ وارانہ مفاہمت اور حقوق کا تحفظ

سر اقبال اور محمد یعقوب کی پرواہ نہ کرو

آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ کے سکرٹری کا بیان

جمعیۃ علماء ہند کے آٹھویں ڈکٹیٹر کے مقدمہ کا فیصلہ

۱/۲ ۴ ماہ قید بامشقت

مہاراجہ الور کا تار مولانا شوکت علی کے نام

مولانا شوکت علی کا جواب

ڈاکٹر عالم کی تشویشناک علالت

بیگم صاحبہ کو بھی ملنے کی اجازت نہیں ملی

رضاکاران جمعیۃ علماء ہند کے مقدمہ کا فیصلہ

چھ چھ ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ

جمعیۃ علماء ہند کے نویں ڈکٹیٹر کا تقرر

گوونداللویہ کی گرفتاری اور رہائی

۲۴ گھنٹہ میں بمبئی ترک کر جاؤ

حکام کو قتل کرنے کی دھمکی

پہاڑ گنج میں مسلمانوں کا جلسہ

ہندو مسلم متحدہ کے لئے دہلی کی کارگزاری

وائسرائے کے نام سر سلیمان قاسم کا تار

گاندھی جی کی رہائی سے صلح جلد ہو سکتی ہے

تیسری گول میز کانفرنس کے نمائندوں کا اعلان

چاٹگام میں متعدد اشخاص کی نظر بندی

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

محض دوکان بند کرنا جرم نہیں ہے

بمبئی ہائی کورٹ کا فیصلہ

ہندوؤں کا افسوسناک رویہ

سندھ کی علیحدگی پر احتجاج

جمعیۃ علماء ہند کے رضاکاروں کی گرفتاری

جمعیۃ علماء سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کا تقرر

ہندستان کے حقوق و عرض میں اپنی ... واحترام مساجد اوقاف

جمعیۃ علماء ہند کے زیر ہدایت ... اور جلوس کے مطالبے

حکومت اور اسمبلی کے ارکان کی روش کے خلاف اظہار نفرت وملامت

(گزشتہ سے پیوستہ)

دولنٹو

مسلمانان دولنٹو وممبران انجمن اصلاح المسلمین ومحافظ مساجد قصبہ کا جلسہ مشورہ قانون بورڈ جج کمیٹی کے متعلق اظہار ناراضگی اور صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے ... ستمبر ۳۲ء کو ۲ بجے دن میں جامع مسجد قصبہ دولنٹو میں منعقد ہوا باتفاق آراء حاضرین جلسہ مولوی حکیم حافظ سید عبدالمجید صاحب خلف اکبر جناب مولوی حکیم عبدالحمید صاحب مرحوم صدر جلسہ منتخب ہوئے صدر موصوف نے معتدل لہجہ میں اس قانون کی تباہ کاریاں بیان فرمائیں اور اس قانون کو مسلمانوں کے لئے بدترین قانون ظاہر کرتے ہوئے مداخلت فی الدین بتلایا اور حسب ہدایت جمعیۃ علماء ہند ...

موضع اکبرپور

... ستمبر کو بموجب ہدایت جمعیۃ علماء ہند ایک جلسہ منشی نجم الدین خاں صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں (مکتوب) مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب پڑھ کر سنایا گیا مساجد کی حرمت اوقاف کی عزت بیان کی گئی۔ (نامہ نگار)

موضع کراشہ

... ستمبر کو بعد نماز جمعہ یوم جج کا پوسٹر اور (مکتوب) حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کا پڑھ کر سنایا گیا۔ صوفی محمد اسمعیل خاں۔ قاری عبدالرحید صاحب خانصاحب ظفر یاب خاں نے تقاریر فرمائی اور بتلایا کہ اسلام اور اسلام ارکان کی عزت پر اپنی جان قربان کرنے میں دریغ نہ کریں گے۔ (نامہ نگار)

بلند شہر

بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں حضرت مولانا مشتاق احمد مدرس دوم مدرسہ گلاوٹھی جلسہ ہوا جس میں مولانا نے ایک جامع اور مبسوط تقریر فرمائی اور حرمت مساجد اور اوقاف کے متعلق الگ الگ نہایت عمدگی سے سمجھایا بعد میں ذیل کی تجاویز پاس کی گئیں (نامہ نگار)

ستیہ (میرٹھ)

بتاریخ ... ستمبر ۳۲ء کو موضع ستیہ تحصیل ہاپوڑ کے جلسہ عام میں حسب ہدایت مرکزی مجلس تحفظ ناموس شریعت ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(محمد ابراہیم از ستیہ)

ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ آج جو صاحب ہماری بہراپن کی دوا (روغن کرامات) کی برابر کوئی دیگر ایسی مجرب اور مشہور دوا بتلا دیں کہ جس نے ہماری دوا کے برابر شہرت اور سارٹیفکٹ حاصل کئے ہوں اور ہماری دوا کے برابر کان کی تمام بیماریوں اور نیٹ بہراپن پر ایسی مفید ثابت ہوئی ہو تو ہم مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیں گے جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ یہاں ہی جب چاہیں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے ٹھگ اور مکاروں سے بچنا آپ کا فرض ہے آرڈر کے وقت اپنا پورا پتہ معہ نام صاف لکھئے۔

نپٹ بہراپن کا شرطیہ علاج

کان بہنے، زخم کم سننے، کان بند یا بھاری رہنے، پھنسی، ناسور کیڑے پڑ جانے، درد طرح طرح کی آوازیں ہونے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی ایک مجرب داکسیر بے خطا دوا۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) تین شیشی ایک ساتھ طلب کرنے پر محصول ڈاک وپیکنگ معاف

ہمادری سرمہ — ضعف بینائی۔ سرخی۔ دیرینہ ککرے۔ نزول اور دھلکہ کی خاص دوا ہے۔ ہر موسم میں قابل استعمال ہے فی شیشی چار آنے (۴ر)

کان کی دوا ۔ بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

اخبار الجمعیۃ
میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

گرم کوٹوں کی فہرست
مفت طلب کرو
نیجری نٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی

شربت اکسیر

شربت اکسیر

اگر آپ اشتہاری دواؤں سے بدگمان ہو گئے ہوں تو صرف ایک روپیہ اور بھی خرچ کر کے بجائے کارخانہ کا شربت اکسیر استعمال کر کے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

تازہ سرٹیفکٹ ملاحظہ فرمایئے

ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی
کوٹلہ اسٹریٹ کلکتہ

سپاسنامہ

شربت فولاد

منیجر ہمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی

المعارف!!

منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو!

"دو لوگولیوں کی قیمت سات روپیہ"

جریان کی گولیاں

سفوف جریان

محبوب عاشق کے قدموں پر

الجمعیۃ دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

طبیہ کالج کی تحقیقاتی رپورٹ

سفارشات کے مطابق عمل درآمد

گزشتہ ماہ فروری ومارچ ۱۹۳۲ء میں طبیہ کالج دہلی کے چند پروفیسران و کچھ طلباء اور طالبات نے اسٹرائیک اور بھوک ہڑتال کی تھی جس کی تحقیقات کے لئے کالج کی تعلیمی سب کمیٹی نے جناب مرزا محمد سعید صاحب ایم اے۔ آئی ای ایس سابق پرنسپل رہتک کالج۔ جناب مسٹر سی۔ ای۔ ماکر صاحب ایم۔ اے پرنسپل کالج دہلی۔ جناب لالہ شیونرائن صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی سینئر ایڈوکیٹ دہلی اور جناب مرزا اعجاز حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈوکیٹ دہلی پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اپنے متعدد اجلاس منعقد کئے اور تحقیقات کے بعد اپنی سفارشات قلمبند کر کے سربمہر لفافہ میں تعلیمی سب کمیٹی کے پاس بھیجدیں چنانچہ مجلس تعلیمی کے اجلاس منعقدہ ۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں یہ لفافہ کھولا گیا اور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ وسفارشات پر خوب غور وخوض وبحث ومباحثہ کے بعد مجلس تعلیمی نے تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق (۱) حکیم مولوی کبیرالدین صاحب (۲) حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب ...

آنریری پرنسپل
طبیہ کالج دہلی

تلاش گمشدہ

مسلمانان دہلی سے درد ناک اپیل

جہلم سے ایک پندرہ روزہ اخبار کا اجراء

تابعدار
منیجر اخبار قوم جہلم

ضلع شاہ پور سے مرزائیوں کا فرار

قادیانیوں کی ذلت آمیز ہزیمت

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

مقویات مفرح عام

ویدشاستری حکیم ڈاکٹر...

ہر قسم کے قرآن مجید حمائل شریف
وہر قسم کے سپارے اور قاعدے
وہر قسم کی مذہبی کتب ملنے کا پتہ
مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خصوصی مجربات

معجون عنبری

اکسیر قلب

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

تار کا پتہ "میڈی سنز" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھایئے

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمایئے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے	ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں	مکمل فہرست مفت طلب فرمایئے

قرص احیض	اکسیر نسواں	ملین	جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ... دہلی

امرت دھارا سے جنگ

امرت دھارا

احتیاط

امرت دھارا ... لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳
تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۰ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

سہ روزہ الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۸

معاصرین کے افکار و آراء

قبل از مرگ واویلا! (ملت)

جہاں تک طریق انتخاب کا تعلق ہے، خواہ وہ جداگانہ طریق پر ہو یا مخلوط۔ وہ زیادہ اہم نہیں۔ اصل سوال تو مسلمانوں کے باہمی اتحاد کا ہے، وہ بہرصورت ضروری ہے اور اسے ہمیں کسی قیمت پر بھی حاصل کر لینا چاہئے۔ اگر مسلمانوں میں اتفاق باہمی نہ ہوا اور ان کا شیرازہ اسی طرح منتشر رہا جس طرح آج ہے تو جداگانہ انتخاب بھی بالکل بیکار ہے۔ ...

قاسم مظاہنے وائسرائے کو تار دے کر اس کی درخواست بھی کی تھی کہ مہاتما گاندھی جی کو رہا کر دیا جائے یا ان سے ملاقات و گفت و شنید میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ ...

آخر یہ شرارت کیوں ہے؟ (ہمدم جدید)

اسلامی تاریخ کے سنہرے اوراق

(از معاون)

مسلمانوں کی خانگی زندگی کا المناک نظارہ
بنت رسول چکیاں پیس کر ہم کو کیا سبق دے گئیں؟
ازواج مطہرات کی سادہ زندگی اور جفاکشی

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کیلئے پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور نمونۂ عمل بنا کر بھیجا تاکہ آنے والی نسلیں آپکے نقش قدم پر چلیں اور دین و دنیا کے خزانے اپنے دامن میں سمیٹ لیں۔ آپکی نماز ہمارے لئے اسوہ ہے آپکا روزہ، حج اور زکوٰۃ ہمارے لئے نظیر ہے اور آپکی تجارت، رفاقت، وجلوت، عبادت و ریاضت ہمارے لئے نمونہ ہے۔ ...

اگر مسلمان خواتین بھی ازواج مطہرات کے اسوہ کو اپنے سامنے رکھیں تو وہ اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا سکتی ہیں۔ اسلام نے جہاں مردوں کو بجا ہدایات دی ہیں ... وہاں عورتوں کو بھی جفاکش بننے اور سادہ زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اگر ہماری مائیں اور بہنیں لباس فاخرہ اور طلائی زیورات کا خیال چھوڑ دیں اور محنت و جفاکشی کی زندگی بسر کرنے لگیں تو وہ ایک طرف تو اپنے گھروں کو سنوار سکتی ہیں اور دوسری طرف اپنی صحت و تندرستی بھی برقرار رکھ سکتی ہیں۔ اس کے متعلق ازواج مطہرات کی زندگی پر ایک نظر ڈالو اور دیکھو کہ اسلام ہماری ماؤں اور بہنوں کو کیا پیغام دیتا ہے۔ ...

فاطمۃ الزہرا نے چکی کیوں پیسی؟

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ السلام کی محبوب ترین صاحبزادی تھیں ...

خانگی معاملات کی پیچیدگی

تمام خرابیوں کی جڑ

بے شغلی اور بدشغلی

حکومت کا طرز عمل

لباس، زیورات اور خوراک کی نوبت

سلف خواتین کی زندگی کا مقصد

چائے نماز ... نایاب کتابیں ... قادر کمپنی سرکل نمبر ۹ لدھیانہ (پنجاب)

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے
ہر قسم کے بخار کے لئے اکسیر ہے۔ قبض بالکل نہیں کرتی
... اگر اب بھی دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کی قسمت
منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دار و مدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔
کیسٹوفین
بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

حیرت انگیز ایجاد (یعنی)
طلسماتی طلا (دیا) طلاء بےنظیر
... وید بھوش ڈاکٹر سنسارام گپتا طبیب حاذق ...
محلہ سنگیان بازار پیرانگنج سہارنپور

بال جڑ سے کالا
... بال کالا اسٹور کمپنی سمری در بھنگہ

اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم
... مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ہر امیر و غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی
اگر آپ ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی سے جو ایک تجارتی مرکز بھی ہے اپنی ضرورت کی کوئی چیز قابل اطمینان طریقہ پر منگانا چاہتے ہیں تو ہماری ایماندارانہ خدمات حاضر ہیں۔
آپ گھر بیٹھے ہر قسم کے قرآن مجید، مذہبی کتابیں، مفرد و مرکب دوائیں، جوتے ٹوپیاں، ہر قسم کے کپڑے، بچوں کے کھلونے ...
ہمارا کمیشن برائے نام ہے
مریض ...
ہندوستان سے باہر ...
تصدیق ...
ایم اے مجید اینڈ سنز آرڈر سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس
بلیماران دہلی

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا
سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کر وزیر تعلیم پنجاب نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم، اسٹاف اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی۔ اور ڈی۔ سی۔ ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے۔ اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے۔ قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔
الجمعیۃ کی ایجنسی آپکے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔
منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلاجلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلاجلد ... قسم دوم حنا شدہ بلاجلد عہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ۔
ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۲۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۲
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲
ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

لکھنؤ میں اتحاد بین المسلمین کا روح پرور نظارہ

مختلف الخیال مسلم زعماء کا عظیم الشان اجتماع

تمام مسائل کے متعلق کامل اتحاد و اتفاق

سیاسی اور مذہبی تحفظات کے ساتھ مخلوط انتخاب کا اعلان

ہندو مسلم مصالحت کے لئے ایک نمائندہ مجلس کا تقرر

۱۵ اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء کی دو تاریخیں ہندوستان کے مسلمانوں کو ہمیشہ یاد رہیں گی کیونکہ یہی وہ مبارک دن تھے جبکہ لکھنؤ میں مسلم یونیورسٹی ہاؤس کے اندر بیٹھ کر ہمارے درد مند و مخلص زعماء نے انتشار ملت کو دور کر کے اتحاد بین المسلمین کا جھنڈا بلند کرنے کی غرض سے عملی قدم اٹھایا اور اس قدر کامیاب طریقہ پر اٹھایا کہ آخر کار انہیں فتح نصیب ہوئی اور راستے کی وہ مشکلات جنہوں نے ابتداء میں ایک طبقہ کو مایوس کر رکھا تھا چشم زدن میں نابود و مفقود ہو گئیں۔

اس کانفرنس میں جس کے چار اجلاس منعقد ہوئے ہر خیال اور ہر طبقہ کے علماء و زعماء شریک تھے۔ اگرچہ مسلم کانفرنس کے صدر اور سکرٹری نے شرکت سے انکار کر دیا مگر مسلم کانفرنس کے اراکین کی اتنی تعداد لکھنؤ کانفرنس میں شریک تھی کہ اگر وہ لوگ اپنا علیحدہ جلسہ کرنا چاہتے تو نہایت آسانی کے ساتھ منعقد ہو سکتا تھا۔ مسلم کانفرنس کے نائب سکرٹری اور متعدد دیگر عہدہ دار اراکین اپنے نقطۂ نظر کی لبرل نمائندگی کرتے رہے اور جو کچھ وہاں منظور کیا گیا اس میں ان لوگوں کے زاویۂ نگاہ کا پورا لحاظ پہلے سے رکھ لیا گیا۔

جمعیۃ خلافت کے تمام سربرآوردہ اراکین اور عملی کارکن مولانا شوکت علی صاحب کے ہمراہ شریک کانفرنس ہوئے اور انہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود نیشنلسٹ مسلمانوں کی پوری جماعت کے ساتھ تشریف لائے اور اتحاد و اتفاق کے لئے بدرجۂ اتم مشغول رہے اور انہوں نے دوران بحث میں کبھی کسی پیشانی پر بل بھی نہ آنے دیا۔ شیعہ کانفرنس کا طریق عمل بھی نہایت بہتر رہا اور انہوں نے قومی مفاد کی بنا پر نہایت مصالحانہ پوزیشن اختیار کی۔

حوادث و واقعات

اہم شرکاء کی صوبہ وار فہرست

صوبہ سرحد

صوبہ پنجاب

صوبہ یوپی

صوبہ بہار

بنگال

بمبئی و سندھ

مدراس

دہلی و اجمیر و میواڑ

بلوچستان

استفتاء

الجواب

مسلمانوں کی خانگی زندگی کا المناک نظارہ

(بسلسلہ صفحہ اول)

اتحاد اسلام زندہ باد

آخری دعا

شب کے وقت دوسرا اجلاس

صبح کے وقت تیسرا اجلاس

شام کے وقت چوتھا اجلاس

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس شوریٰ کے اجلاس

علماء و زعماء کی شرکت

سربرآوردہ شرکاء کانفرنس کی جماعت وار فہرست

مسلم کانفرنس

جمعیۃ خلافت

جمعیۃ العلماء

نیشنلسٹ پارٹی

شیعہ کانفرنس

مسلم لیگ

قرارداد

ہدیہ تہنیت

آج یہ دیکھ کر ہماری مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہی کہ لکھنؤ میں جمع ہونے والے علماء و زعماء نے مسلمانوں کی لاج رکھ لی اور ایک ایسے نازک وقت میں جب کہ مسلمان تباہی کے کنارے آ گئے تھے انہیں افتراق و انتشار کی ہلاکت سے بچا لیا ہم تمام مسلمانانِ ہند کی خدمت میں ...

مسلمانوں کے لئے مذہبی تحفظات

کانفرنس کی کامیابی پر زعماء ملت کے بیانات

کانفرنس کی کامیابی کے متعلق مولانا شوکت علی صاحب کا بیان کسی دوسری جگہ مفصل درج کیا جا رہا ہے مولانا کے علاوہ دیگر زعماء نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہم درج ذیل کرتے ہیں:-

شیخ عبدالمجید صاحب سندھی

نواب اسمٰعیل خاں صاحب

مسلمانوں کے سیاسی تحفظات

لندن میں اتحاد کا خیر مقدم — برادر شوکت علی زندہ باد کے نعرے

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

امسال حکومت یمن کو کسقدر آمدنی ہوئی؟

تمام ملک میں خوشحالی۔ مدارس اور شفاخانوں کا قیام

یمن میں اطالوی کارندوں کا اثر و نفوذ

پرتگال کے تین عیسائیوں کا قبول اسلام

حجاز اور شرق اردن کا مشروط معاہدہ؟

خراسان میں ایک اعلیٰ درسگاہ کا قیام

انڈیا لیگ کا وفد جمعیۃ العلماء کے دفتر میں

حکیم محمد میاں صاحب کا حلیہ

لکھنؤ میں اتحاد بین المسلمین کا روح پرور نظارہ

مختلف الخیال مسلم زعماء کا عظیم الشان اجتماع

تمام مسائل کے متعلق کامل اتحاد و اتفاق

سیاسی اور مذہبی تحفظات کے ساتھ مخلوط انتخاب کا اعلان

ہندو مسلم مصالحت کے لئے ایک نمائندہ مجلس کا تقرر

۱۵ اور ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء کی دو تاریخیں ہندوستان کے مسلمانوں کو ہمیشہ یاد رہیں گی کیونکہ یہی وہ مبارک دن تھے جبکہ لکھنؤ میں سلیم پور ہاؤس کے اندر بیٹھ کر ہمارے درد مند مخلص زعماء نے انتشار ملت کو دور کر کے اتحاد بین المسلمین کا جھنڈا بلند کرنے کی غرض سے عملی قدم اٹھایا اور اس قدر کامیاب طریقہ پر اٹھایا کہ آخر کار انہیں فتح نصیب ہوئی اور رستے کی وہ مشکلات جنہوں نے ابتداء میں ایک طبقہ کو مایوس کر رکھا تھا ختم ہو گئیں ...

اس کانفرنس میں جس کے چار اجلاس منعقد ہوئے ہر خیال اور ہر جماعت کے علماء اور زعماء شریک تھے ...

صبح کے وقت تیسرا اجلاس

دوسرے دن یعنی ۱۶ اکتوبر کو جب اجلاس شروع ہوا تو راجہ صاحب سلیم پور صدر اجلاس تھے۔ اس اجلاس میں تین تجاویز پیش کی گئیں ...

شام کے وقت چوتھا اجلاس

...

حوادث و واقعات

...

اہم شرکاء کی صوبہ وار فہرست

صوبہ سرحد

صوبہ پنجاب

صوبہ یو۔ پی

صوبہ بہار

بنگال

بمبئی و سندھ

مدراس

دہلی و اجمیر و میواڑ

بلوچستان

...

استفتاء

...

الجواب

...

مسلمانوں کی خانگی زندگی کا المناک نظارہ

(بسلسلہ صفحہ اول)

...

اتحاد اسلام زندہ باد

...

آخری دعا

...

شب کے وقت دوسرا اجلاس

...

جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس شوریٰ کے اجلاس

علماء و زعماء کی شرکت

کانفرنس کا اجلاس شروع ہونے سے قبل ۱۵ اکتوبر کی صبح کو جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ شرکاء اجلاس میں قابل ذکر حضرات حسب ذیل تھے۔

مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد، مولانا محمد سجاد صاحب۔ مولانا حسین احمد صاحب۔ مولانا مفتی محمد نعیم صاحب۔ مولانا فخر الدین صاحب۔ مولانا بشیر احمد صاحب۔ مولانا محمد شفیع صاحب مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محل۔ مولانا انیس احمد صاحب نگرام۔ مولانا عبد اللہ صاحب مراد آباد ...

حضرت مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب کی صدارت کے لئے حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نے تحریک کی اور مولانا مفتی محمد نعیم صاحب نے تائید کی چنانچہ مولانا بالاتفاق رائے صدر منتخب ہو گئے۔

...

سربرآوردہ شرکاء کانفرنس کی جماعت وار فہرست

مسلم کانفرنس

جمعیۃ خلافت

جمعیۃ العلماء

نیشنلسٹ پارٹی

شیعہ کانفرنس

مسلم لیگ

...

ہدیہ تہنیت

آج یہ دیکھ کر ہماری مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہی کہ لکھنؤ میں جمع ہونے والے علماء و زعماء نے مسلمانوں کی لاج رکھ لی اور ایک ایسے نازک وقت میں جب کہ مسلمان تباہی کے کنارے آ لگے تھے انہیں افتراق و انتشار کی ہلاکت سے بچا لیا ہم تمام مسلمانان ہند کی خدمت میں اس شاندار کامیابی پر ہدیہ تہنیت و مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اشاعت ہذا میں کانفرنس کی خبروں کے باعث مقالہ افتتاحیہ کے لئے گنجائش نہ نکل سکی۔ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں اس نمایاں کامیابی پر مفصل تبصرہ کیا جائے گا۔

...

مسلمانوں کے لئے مذہبی تحفظات

...

قرارداد

...

کانفرنس کی کامیابی پر زعماء ملت کے بیانات

کانفرنس کی کامیابی کے متعلق مولانا شوکت علی صاحب کا بیان کسی دوسری جگہ مفصل درج کیا جا رہا ہے ...

شیخ عبد المجید صاحب سندھی

...

نواب اسمٰعیل خاں صاحب

...

مسلمانوں کے سیاسی تحفظات

...

لندن میں ''اتحاد'' کا خیر مقدم

برادر شوکت علی زندہ باد کے نعرے

...

عربی اخبارات کے تبصرے

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

امسال حکومت یمن کو کسقدر آمدنی ہوئی؟

تمام ملک میں خوشحالی۔ مدارس اور شفاخانوں کا قیام

یمن میں اطالوی کارندوں کا اثر و نفوذ

آج کل دنیا کی جو اقتصادی حالت ہے اس نے معاشی اور سیاسی نظامات کو تہ و بالا کر رکھا ہے ...

پرتگال کے تین عیسائیوں کا قبول اسلام

...

حجاز اور شرق اردن کا مشروط معاہدہ؟

...

خراسان میں ایک اعلیٰ درسگاہ کا قیام

...

انڈیا لیگ کا وفد جمعیۃ العلماء کے دفتر میں

...

حکیم محمد میاں صاحب کا عطیہ

...

لکھنؤ کانفرنس کے بعد مولانا شوکت علی صاحب کا بیان

مسلمانوں کے تمام اختلافات دور ہوگئے ہیں

ہندوؤں اور سکھوں سے تبادلہ خیالات کا ارادہ

لکھنؤ ۱۵ اکتوبر۔ "میں ایک سرگرم اور ہوشیار جنگجو ہوں" ان الفاظ میں مولانا شوکت علی نے ایک اخبار کے نمائندہ کو آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے خاتمہ پر انٹرویو دیا۔ دوست اور دشمن جو مجھ سے واقف ہیں، یہ تسلیم کرتے ہیں کہ میں کسی کی چال میں نہیں آیا۔ ایک اچھے سپاہی یا ایک ہوشیار کھلاڑی کی طرح میں ہر ایک موقع سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔

کانفرنس کے متعلق تاثرات

کانفرنس کے متعلق اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے مولانا موصوف نے فرمایا کہ مجھے یہ اعلان کرنے میں خوشی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی تمام پارٹیوں کے باہمی اختلافات دور ہوگئے ہیں۔ قدرتی طور پر میں بہت خوش ہوں۔ لیکن میری خوشی میرے ان چند دوستوں کی عدم موجودگی کے باعث رنج سے مرکب ہے جنہوں نے میرے ساتھ کام کیا ہے۔ ...

پنڈت مالویہ اور سر سپرو کو مولانا شوکت علی صاحب کا تار

ہندو مسلمانوں کی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز

خواتین لکھنؤ مشترکہ نیابت کی حمایت میں

لکھنؤ ۱۸ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے کل صبح پنڈت مالویہ کو مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:۔

"فوری سمجھوتہ کے لئے مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کے نمائندوں کے درمیان کانفرنس منعقد کرنے کی آپ کی تجویز کو مسلم کانفرنس منعقدہ لکھنؤ خوشی سے قبول کرتی ہے اور اس کام کے لئے ایک کمیٹی مقرر کردی گئی ہے براہ نوازش جلدی میٹنگ کے لئے لکھنؤ یا کوئی اور مقام جس کو آپ مناسب سمجھیں تجویز کیجئے۔ تاریخ مقرر کرکے بذریعہ تار مطلع فرمایئے!"

مولانا شوکت علی نے سر سپرو کو الہ آباد مندرجہ ذیل تار ارسال کیا ہے:۔

"سمجھوتہ کے لئے پنڈت مالویہ اور دیگر ہندو اور سکھ دوستوں سے تبادلہ خیالات کرنے کے واسطے مسلم کمیٹی مقرر کردی گئی ہے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے!"

لکھنؤ ۱۸ اکتوبر۔ مسز ظہیر علی کی زیر صدارت ہندو اور مسلم خواتین لکھنؤ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں جداگانہ نیابت کی جو کہ ان کو ان کی مرضی کے خلاف وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ حل کے ماتحت دی گئی ہے مخالفت کی گئی اور اعلان کیا گیا کہ ہماری ترقی کے لئے مشترکہ نیابت ضروری ہے۔ جلسہ میں لیڈی وزیر حسن اور رانی آف منڈی بھی موجود تھیں۔ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقول وزیر ہند، وائسرائے اور گورنر یو۔ پی کی خدمت میں بھیجی گئیں۔

ایک بے عمل مسلمان میدان "عمل" میں

سر اقبال دہلی میں کانفرنس منعقد کر رہے ہیں

لاہور۔ سر محمد اقبال نے تمام ہندوستان کے مسلم زعماء کو مدعو کیا ہے کہ وہ دہلی میں آل انڈیا پارٹیز کانفرنس اور دیگر مسلم انجمنوں کے ایک مشترکہ جلسہ میں شرکت کریں۔ ...

قوم پرور مسلمانوں کا کامل اتحاد

شملہ کے اعلان کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی

...

شیعہ کانفرنس کی طرف سے مخلوط انتخاب کی حمایت

...

پنجاب کی مسلم اکثریت اور مخلوط انتخاب

مولانا عبد المجید عتیقی کا اعلان

...

کراچی کے ممتاز مسلمانوں کا تار

جداگانہ نیابت کی خاطر ملکی مفاد کو قربان نہ کیا جائے

...

ڈاک کے تھیلے لیکر فرار ہوگئے

ریوالوروں سے مسلح ڈاکوؤں کا حملہ

...

بمبئی میں ایک بیرسٹر کی گرفتاری

...

گاندھی جی کو رہا نہیں کیا جائے گا

وائسرائے کی طرف سے کورا جواب

...

ہندو اور سکھ لیڈروں سے گفتگوئے مصالحت

پنجاب میں پنڈت مالویہ کی مساعی

...

مسلمان اپنے چودہ نکات سے دستبردار نہیں ہوسکتے

مسٹر جناح کا برقیہ

...

دہلی میں ایک عورت کا بیدردانہ قتل

عورت کا خاوند اور اس کا دوست فرار

...

نئی دہلی میں اسمبلی کے اجلاس کی تاریخیں

سرکاری اعلان

...

دہلی میں جشن استقلال افغانستان

...

دہلی میں مولانا شوکت علی اور مولانا ابو الکلام آزاد

...

رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کو سزا

...

روئی کے مارکیٹ پر دوبارہ پکٹنگ

...

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا عام جلسہ

لکھنؤ کانفرنس کا خیر مقدم اور کامیابی کیلئے دعا

...

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت

ملتان جیل میں اختلاج قلب کے دورے

...

مولانا برکت علی صاحب کے مقدمہ کا فیصلہ

...

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی سے پنجاب میں مسرت کی لہر

فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے ہندو لیڈروں کی تیاریاں

ہندوؤں اور سکھوں سے پنڈت مالویہ کی گفت و شنید

...

سکھوں نے ۶ بیگناہ مسلمانوں کو قتل کر ڈالا

ایک گائے کے پیچھے مسلمانوں کے خون کی ہولی

بڈھلاڈا کے واقعہ ہائلہ کی تفصیلات

...

سکھوں کا اشتعال انگیز جلسہ

...

ایک عورت کا قتل اور بچہ زخمی

...

تیسری گول میز کانفرنس کے ہندوستانی مندوبین

بمبئی کے سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں

...

ہندوستان کے متعلق قومی اتحاد نہایت ضروری ہے

مسائل ہند پر لارڈ لوتھین کی تقریر

...

تیسری گول میز کانفرنس کی تیاریاں

سپرو اور جیکر کو دعوت نامے موصول ہوئے

...

سرحدی "امن عامہ" بل میں ترمیم منظور ہوگئی

حکومت سیاسی قیدیوں کو رہا نہیں کرے گی

سرحدی قصبات سے ۱۹ ہزار روپے جرمانہ کی وصولی

...

ضلع الہ آباد کی زرعی حالت کی تحقیقات

کاشتکاروں کی افسوسناک حالت

...

اسپین میں مذہبی جلوس پر گولیوں کی بارش

...

مسٹر چرچل کی تازہ گل افشانی

ہندوستان کو درجہ نوآبادیات نہیں مل سکتا

کانگریس کے بغیر گول میز کانفرنس کامیاب نہیں ہوگی

...

ایک روسی خاتون کی دلیری

گولیوں کی بارش میں سلامتی کیساتھ نکل گئی

...

مظفر نگر میں جمعیۃ علماء ہند کی شاخ قائم کرنیکی تجویز

...

جمعیۃ علماء سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کا تقرر

...

کلکتہ میں بموں، پستولوں اور مادہ ہائے آتشگیر کی برآمد

ایک بنگالی طالب علم گرفتار کرلیا گیا

...

کلکتہ میں دس مقامات پر پولیس کا چھاپہ

چھ نوجوانوں کی گرفتاری

...

ڈاکٹر عالم کی تشویشناک حالت

...

بنگال کے اضلاع میں فوجیں پہنچ گئیں

...

مسلمانان سرحد کا وفد گورنر کی خدمت میں

...

افغانستان کا طیارہ الٹ گیا

دو ہوا باز ہلاک ہوگئے

...

سونے کی برآمد کب تک جاری رہیگی

۴۸ کروڑ روپے کا سونا ہندوستان سے باہر

...

میونسپلٹی کے ملازموں اور پولیس والوں پر حملہ

سات زخمی۔ آٹھ بھٹیارے گرفتار

...

اتحاد بین المسلمین کے لئے ایک ہفتہ کا روزہ

لکھنؤ کی مصالحتی کانفرنس کی ہمہ گیر تائید

مسلم آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد ۱۵ و ۱۶ تاریخ ماہ حال لکھنؤ میں اس مقصد سے کہ تمام مسلم جماعتیں ایک نقطہ نظر پر آسکیں قابل ستائش ہے اور ملک کا ہر گوشہ اس کو نہایت اہمیت سے دیکھ رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ ملک کے چند باوقعت رہنمایان قوم جن کا میں تہ دل سے معتقد ہوں نہ معلوم کس مصلحت سے اس کانفرنس سے اختلاف کر رہے ہیں۔ میں اپنی قوم کا ایک ناچیز فرد ہونے کی حیثیت سے بے چین ہوں کہ اس کانفرنس میں تمام مسلم جماعتوں کا ایک مرکز پر متحد ہونا نہایت اہم ہے۔ میں اس سے اس درجہ متاثر ہوں کہ میں نے ایک ہفتہ تک روزہ رکھ کر درگاہ خداوندی میں دعا کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور اس روزہ کو سولہ تاریخ یوم جمعہ سے شروع کرتا ہوں اور ان ایام میں دعا کروں گا کہ اے اللہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو مٹا دے تاکہ ان کے درمیان کوئی تصفیہ آپس کا ہو سکے اور اس کے ذریعہ سے وہ فائدہ اٹھائیں اور ساتھ ساتھ تمام ملک اس سے مستفید ہو۔

محمد عبد الحفیظ وارثی سکریٹری جمعیۃ العلماء الہ آباد و گارڈ آف کمیٹی

جمعیۃ اصلاح صوبہ بہار کا فیصلہ

باوجود مسلم کانفرنس و مسلم لیگ کی حامی ہونے کے جمعیۃ اصلاح صوبہ بہار کے بانی اور جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد عباس صاحب مظفرپوری نے مسلمانان صوبہ بہار کو پیغام دیا ہے کہ اب مسلمانوں میں باہم متحد و متفق الخیال ہونے کا وقت آگیا ...

صدر جمعیۃ شبان المسلمین کا برقی پیغام

مظفر نگر قوم پرور مسلم پارٹی کا تار

جمعیۃ طلباء بنگال دہلی کا تار

ناظم جمعیۃ طلباء صوبہ دہلی کا تار

جمعیۃ طلباء الہ آباد کا عام جلسہ

مسلمانان سہارنپور کے شاندار جلسے

عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام جمعیۃ علمائے سہارنپور بصدارت جناب مولانا المفضل ... صاحب منعقد ہوا۔ جناب صدر نے تحریک آزادی پر اسلامی نقطہ نظر سے ... تبصرہ کیا اور جناب مولانا لطف الرحمن صاحب صدیقی نے اپنی موثر تقریر میں مسلمانان سہارنپور کے ایثار اور ان کی قربانیوں کا شکریہ ادا کیا ... جمعیۃ العلماء کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں کی ہیں۔ ایک تجویز ... ڈکٹیٹر دوم جمعیۃ علماء سہارنپور اور رضاکاران کی گرفتاری پر ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی گئی۔

سہارنپور ۱۴ر اکتوبر کل سرائے فیض علی میں مسلمانان سہارنپور کا ایک شاندار جلسہ زیر اہتمام جمعیۃ علمائے سہارنپور بصدارت جناب مولانا المفضل حسین صاحب منعقد ہوا۔ چند دل آویز نظموں کے بعد جناب صدر اور مولانا لطف الرحمن صاحب نے مسلمانوں کو درس عمل دیا۔ پھر تمام حاضرین جلسہ جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے حضرت مولانا حسین احمد صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے اسٹیشن چلے آئے۔ حضرت مولانا آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لکھنؤ تشریف لے جا رہے تھے۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب سہارنپور میں

سہارنپور ۱۴ر اکتوبر کل شب کے ۱۰ بجے امیر الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب تشریف فرمائے سہارنپور ہوئے۔ پیر کے زخم کی شدید تکلیف کے باعث آپ کا قیام اسٹیشن ہی پر رہا۔ اسٹیشن پر ملاقات کرنے والوں کا بہت بڑا ہجوم تھا حضرت مولانا کئی گھنٹہ تک اپنے ارشادات عالیہ سے لوگوں کو سرفراز فرماتے رہے۔ اور ۲ بجے شب کی ٹرین سے آل پارٹیز کانفرنس کی شرکت کی غرض سے آپ لکھنؤ روانہ ہو گئے۔

سہارنپور میں شراب کی دوکان پر پکٹنگ

جمعیۃ علماء سہارنپور کے دو رضاکاروں کی گرفتاری

دار العلوم دیوبند میں جلسہ

موٹر لاری کے ذریعہ حج بیت اللہ کا عزم

جلسہ دستار فضیلت کی شاندار تقریب

تلاش گمشدہ

یو۔ پی گورنمنٹ کی اردو زبان سے دشمنی

اردو مدارس کو ہندی مدارس میں ضم کرنے کا ارادہ

یو۔ پی گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ اردو مدارس کو توڑ کر ہندی مدارس میں ضم کر دیا جائے۔

بتاریخ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء بروز ... بوقت نو بجے شب متصل ... ہوٹل مسلمانان ... کا عام جلسہ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل تجویز حاضرین کے روبرو پیش کی گئی۔

مسلمانان ... کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ کی اس تجویز کے خلاف جو برادران یو۔ پی کے اردو مدارس کو توڑ کر ہندی مدارس میں ضم کرنے کے متعلق زیر غور ہے صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور گورنمنٹ کو یقین دلاتا ہے کہ اگر اس انقلاب انگیز تجویز کو مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود عملی جامہ پہنایا گیا تو صوبہ کے تمام مسلمانوں میں اس قدر ہیجان پیدا ہوگا جس کی مثال اس صوبہ کی تاریخ میں بمشکل سے ملے گی۔

یہ عام جلسہ گورنمنٹ کو جتلا دینا چاہتا ہے کہ اردو ان کی مادری و قومی زبان ہے اور اسی زبان سے ان کی تمام مذہبی تاریخی اور تمدنی روایات وابستہ ہیں۔ یہ مسلمانوں کی خوش قسمتی تھی کہ گذشتہ سالوں میں صوبہ کی گورنمنٹ نے اردو کو ذریعہ تعلیم تسلیم کر کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کی بنیاد ڈالی لہذا مسلمانان صوبہ یہ بات ہرگز گوارہ نہ کریں گے کہ صوبہ کے نظام ...

ایک ہندو خاتون کا قبول اسلام

مدرسہ اسلامیہ عربیہ گلاوٹھی کی امداد

... مدرسہ اسلامیہ عربیہ ... کے کتب خانہ کا معائنہ فرمایا ... میاں صاحب نے اپنی ... کی روایات کے ثبوت میں مدرسہ کی اعانت ... نقد پچاس روپیہ ... سالانہ ... مدرسہ کو ممنون فرمایا ... دوسرے اہل خیر ... سوداگران دہلی کو اس کی اعانت مالی پر توجہ دلاؤں گا۔ اہل قصبہ و مدرسہ صاحب موصوف کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔

(شمس الحسن واسطی ۔ گلاوٹھی)

مسلمانان مراد آباد کا عظیم الشان جلسہ

۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۲ء یوم جمعہ جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مسلمانان مراد آباد کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جناب آغا محمد یعقوب صاحب ناظم مجلس تحفظ ناموس شریعت کی تحریک اور جناب مولانا سید قاسم علی صاحب امام شہر اور جناب مولانا خلیل الرحمن صاحب کی تائید سے جناب مولانا الحاج عمر دراز بیگ صاحب صدر جلسہ منتخب ہوئے۔ مولانا موصوف نے اپنی صدارتی تقریر میں جناب مولانا الحاج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ناظم جمعیۃ العلماء صوبہ متحدہ و پروفیسر جامعہ قاسمیہ مراد آباد اور ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ العلماء ہند کی قومی و مذہبی خدمات جلیلہ پر مفصل طریقہ پر روشنی ڈالی اور ذیل کے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے جناب مولانا کو مع ان کے رفقاء کے گرفتاری و سزایابی ...

بال جڑ سے کالا

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

مقویات سراج عالم

اپنی زندگی برباد نہ کرو

محبوب عاشق کے قدموں پر

ارشادات

(ادیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

بہار کے مسلم محبوسین پر پادریوں کے ڈورے

کونسل و اسمبلی کے مسلم ارکان سے اپیل

آپ حضرات کی توجہ ذیل کے مضمون پر منعطف کرانا چاہتا ہوں۔

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ جیل ... مسلم محبوسین کے اسلامی تعلیم اور ان کے بچوں کے ختنہ اور نکاح و طلاق و جنازہ وغیرہ کے طریقہ سکھانے کے لئے جناب مولوی عبد الغنی صاحب ایم۔ ایل۔ سی و جناب قاضی احمد حسین صاحب کے سالہا سال کی کوشش اور احتجاج پر گورنمنٹ بہار نے ایک مستند مسلم مقرر کیا۔ مولوی صاحب موصوف اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ اور مسلمانان محبوسین میں ان کو ہر دل عزیزی حاصل تھی۔ اور مسلمانان ... میں اخلاقی اصلاحات بہت ... اور مسلمان ... نماز، تقویٰ، طہارت اور ترک منہیات کے پابند ہو گئے تھے ...

ضرورت ہے

ہر امیر غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

صوابی اور پشاوری پٹھانوں میں مصالحت

ایک دیرینہ قضیہ کا خاتمہ بالخیر

ایک عرصہ سے طلباء صوبہ سرحد کی دو جماعتوں صوابیان اور پشاوریان میں ایک افسوسناک چپقلش چلی جا رہی تھی جس کی بنا پر دونوں جماعتیں متعدد بار باہم متصادم ہوئیں۔ لیکن ہر مرتبہ اساتذہ کرام نے خاص طور پر فریقین کے ماتحت ہر دو فریق میں مصالحت کرا دی۔ یہ مصالحت وقتی ہوتی تھی کیونکہ فوری طور پر اساتذہ نے سطحی صفائی کرا دی لیکن اس کی انسدادی تدابیر پر غور نہیں فرمایا چنانچہ وہ مصالحت چند ہی دنوں کے بعد شکست ہو جاتی تھی اور پھر وہی فساد شروع ہو جاتا تھا۔ آزاد خیال کے لوگ اپنے بھائیوں کی اس حالت کو دیکھ رہے تھے اور کف افسوس ملتے تھے اب تقریباً ایک ماہ کے عرصہ سے اس معمولی فساد نے پھر سر اٹھایا اور ایک سخت تشویشناک صورت اختیار کر لی اس مرتبہ بھی اساتذہ اور بعض حضرات نے ان متخاصم جماعتوں میں مصالحت کرانی چاہی لیکن بے سود۔ نوبت باینجا رسید کہ باقاعدہ صف بندی کے ساتھ جنگ تک کی نوبت آئی جس میں فریقین کے افراد زخمی ہوئے آخر میں جمعیۃ علماء طلباء ... خادم الشرع نے اس مرتبہ اپنی مداخلت کو ضروری سمجھتے ہوئے سکوت کو غیر مستحسن سمجھا کیونکہ ان حضرات کے اساتذہ کرام باہمی مفاہمت و مصالحت سے اس موقع پر مایوس ہو گئے تھے اس لئے جمعیۃ ...

انجمن قریشیان ہند کا نقصان عظیم

بہار کے ایک بزرگ کا افسوسناک انتقال

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

منیجر دواخانہ مجربات سبزی منڈی لکھنؤ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خصوصی تجربات

معجون عنبری — اکسیر قلب

... کو رانگیختہ کرتی ہے اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی ہے کمزور سے کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہو جاتا ہے۔ قبل از وقت بھی استعمال ہو سکتی ہے خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ ۱ر آٹھ آنہ (۸ر)

ملنے کا پتہ: منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم ۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص ابیض — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۳ دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ" دہلی

روزانہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم دوشنبہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۹

معاصرین کے افکار و آراء

مصارف حج میں تخفیف
(مدینہ)

جلالۃ الملک الحجاز و النجد کے نائب ... حج میں ایک تازہ مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں کہ حکومت حجاز و نجد نے امسال زائرین بیت اللہ کے مصارف حج میں گرانقدر تخفیف ...

غلط خودداری
(ندیم)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے
(از معاون)

تن آسانیوں کی بدولت مسلمانوں کا حشر
محنت اور جفاکشی مسلم قوم کی ترقی کا سنگ بنیاد ہے
مفت خور اور بے کار مسلمانوں کو شریعت کا انتباہ

بیشہ نہ کرنے والا امیری نظر سے گر گیا

جمعیۃ العلماء اور حق کی راہ

چیانیہ سبز چیامند نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں۔ حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۷

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے!
ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی
... اگر اب بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیے تو یہ اس کی قسمت
منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں عرق کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد و عورت بچے بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

CASTOPHEN MAFG Co.,
(INDIA) P. BOX 88 BUNDE ROAD. KARACHI

دنیا میں ایک عجیب تیل
سفید بال تک ہفتہ میں جڑ سے کالا
ہزاروں کا بال کالا ہو گیا ... قیمت صرف للعہ
منیجر شنکر کارخانہ ... دربھنگہ (بہار)

تلاش گم شدہ
فرید الدین بخبوری کلارک دفتر کمشنری میرٹھ

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا
سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز نے کر ڈائرکٹر تعلیم پنجاب نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم سٹاف اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے۔ سی اور ڈی۔ سی۔ ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ کورس ہر کلاس کا صرف ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔
منیجر

صدہا مرضوں کی ایک دوا
نمک جالینوس ...
منیجر ہمدرد دواخانہ بازار لال کنواں دہلی

طلسماتی طلاء (یا) طلاء بے نظیر!!
حیرت انگیز ایجاد (یعنی)
وید بھوشن ڈاکٹر منارام گپتا طبیب حاذق ...
محلہ سنگیان بازار میر گنج سہارنپور

بے روزگاری کا آسان علاج۔ معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کیلئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں "الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے "الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔
منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلیماران دہلی

الجامعہ
منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

گرم سوٹنگ کلاتھ
منیجر ... کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا
اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا۔ کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے۔ ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... علاوہ محصول ڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم
اس کلام الٰہی میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ... کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کا ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۲۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ علاوہ محصول ڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲

ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

تمام ہندوستان میں اتحاد و اتفاق کی خوشگوار فضاء

لکھنؤ کانفرنس کے بعد زعماء ہند کے امید افزا بیانات

ہندو مسلم اخبارات کے مصالحانہ تبصرے

رہنمایان ملک کے خیالات

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان

مولانا ابوالکلام آزاد نے فرمایا کہ فرقہ وارانہ نزاع کے متعلق چار سال کی تاریخ یہ …

مسلم اخبارات کی آواز

باہمی اختلافات ختم ہو گئے

الحمد للہ ثم الحمد للہ مسلمانوں کے باہمی اختلافات ختم ہو گئے، رنجشیں …

ہندو پریس کا مصالحانہ رویہ

ہندو مسلم تاریخ میں نئے باب کا آغاز

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے فیصلہ نے ہندو مسلمان، سکھ عیسائی وغیرہ ہر جماعت …

مسلمانوں کا قابل اطمینان اقدام

لکھنؤ مسلم کانفرنس کے بعد فرقہ وارانہ اتحاد کی جانب دوسرا اقدام آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد ہوگا یہ امر موجب اطمینان ہے کہ لکھنؤ کانفرنس نے پنڈت مالویہ کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں کے نمائندوں سے گفت و شنید کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ … (تیج)

سچے محبان وطن کا فرض

اس وقت ہندوستان کا سب سے اہم سیاسی مسئلہ در پیش ہے … (دیو بھارت)

موجودہ حالات میں سمجھوتہ ناگزیر ہے

… (بندے ماترم)

باقی اختلاف بھی دور ہو جائے گا

… (باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیے)

متحدہ ہندوستان کا سنگ بنیاد

… (وطن، کلکتہ)

سرکار کے منظور نظر

… (انقلاب)

خزاں رسیدہ چمن میں بہار

… (خلافت)

شاندار کامیابی

… (ہلال)

مولانا ظفر علی خاں کے ارشادات

مولانا ظفر علی خاں (پنجاب) نے فرمایا کہ لکھنؤ کانفرنس کے متعلق پنجاب کے مسلمانوں کے ایک طبقہ کو …

صوبہ سرحد کے نمائندے

نمائندہ بلوچستان کا بیان

مسٹر سید عبدالعزیز کا بیان

… (باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیے)

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ہائے ممالک اسلامیہ بیدار ہو رہے ہیں!

کیا مسلمان مغرب سے پھر نبرد آزما ہوں گے؟

عالم اسلام کی بیداری سے مسٹر گبن وردی کا اضطراب

اخبار "ہیرلڈ ٹربیون" (امریکہ) میں انگلستان کے مشہور انشا پرداز اور سیاسی مفکر مسٹر گبن وردی کا ایک مضمون تحت عنوان "کیا اسلام مغرب سے پھر نبرد آزما ہوگا" شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے بیٹھے بٹھائے مسلمانوں کے خیالی نظرات …

اسلامی ممالک کی بیداری کا اجمالی ثبوت

مصر شام فلسطین میں وطنی شعور کی بیداری

مسلمانوں کی شاگردی کا اعتراف

ممالک اسلامیہ کا داخلی استقلال

ہندوستان میں انگریزی نفوذ کا زوال

ایک حجازی ہواباز کی ہلاکت

روم کی ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک حجازی طیارہ کسی پہاڑی سے ٹکرا کر … جو جہاز گرتے ہی ہلاک ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم دوشنبہ ۲۳ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ

لکھنؤ کانفرنس کا متفقہ فیصلہ

ہندو مسلم مصالحت کے قوی امکانات

ہم نے لکھنؤ کانفرنس کے انعقاد سے قبل ان ہی کالموں میں عرض کیا تھا کہ ہم "نہایت ادب کے ساتھ اور نہایت اخلاص کے ساتھ لکھنؤ میں جمع ہونے والے زعماء و علماء تک اپنی یہ کمزور آواز پہنچانا چاہتے ہیں کہ خدا کے واسطے آج مسلمانوں کی لاج رکھ لیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسری اقوام کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ انتہائی نازک اور خطرناک حالات میں جمع ہونے کے باوجود مسلمان متحد و متفق نہ ہو سکے اور ملت کی …

اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کا رویہ بھی نہایت اچھا ہے۔ اگرچہ الامان کی دروغ بافیاں غلط فہمی پیدا کرنے کا موجب ہو رہی ہیں، مگر ہمیں یقین ہے کہ ان کا کوئی دیرپا اثر نہیں ہو سکتا۔ الٰہ آباد میں جو ہندو مسلم اتحاد کانفرنس ہونے والی ہے اور جس کی تاریخ پہلے ۱۴ر اکتوبر مقرر کی گئی تھی اور اب سکھوں کی درخواست پر بڑھا دی گئی ہے وہ ضرور کامیاب اور بار آور ہوگی۔

مذہب کا تحفظ

گول تپائی کانفرنس

گاندھی جی اور مفتی صاحب کی رہائی

کہ وقت کی نزاکت اور موقع کی اہمیت کے پیش نظر حکومت اسے پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کرے گی۔ جہاں تک گول میز کانفرنس کی مصالحت کا تعلق ہے ہمیں یقین ہے کہ ہندو مسلم مصالحت کے بعد یہ کام بھی بہت آسان ہو جائے اور راستہ کی تمام دشواریاں ایک لمحہ کے اندر دور ہو جائیں۔

احمقانہ منصوبے

دہلی کے اینگلو انڈین اخبار "اسٹیٹسمین" میں پنجاب کے ایک گمنام "مسلم لیڈر" کا جس میں اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنا نام ظاہر کرے ایک گشتی مراسلہ شائع ہوا ہے جو اپنی رجعت پسندی اور "ٹوڈی پن" کے اعتبار سے اپنی آپ ہی نظیر ہے اس مراسلہ میں حکومت برطانیہ کے فرقہ وارانہ فیصلہ کو خوب سراہا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ حکومت کی خوشامد کرتے رہیں اور خفیہ اور علانیہ حکومت ہی کی امداد کریں اور اسی پر بھروسہ رکھیں۔ اس گشتی مراسلہ میں سب سے زیادہ مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ ان "لیڈر صاحب" نے جو حکومت کے ایک رکن بھی ہیں اپنے دوسرے ہم جنسوں سے یہ سازش کرنے کی بھی کوشش کی ہے کہ جمعیۃ علمائے ہند اور کانگریسی مسلمانوں کو توڑ لیا جائے اور سب کو ملا کر دوسری قوموں کے مقابلہ میں محاذ قائم کیا جائے اور اپنی تمام سرگرمیوں کو حکومت کی امداد و اعانت تک محدود رکھا جائے۔ اس قسم کے بیان کا عین اس وقت سامنے آنا جب کہ تمام اقوام ہند کے درمیان اتحاد و اتفاق کی مؤثر کوشش کی جا رہی ہیں صاف ظاہر کر دیتا ہے کہ یہ کارروائی کس لئے کی گئی ہے۔ بہرحال ہمیں ان پنجابی "مسلم لیڈر صاحب" کی عقل و دانش پر ہنسی آتی ہے کہ یہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اس قسم کی احمقانہ اسکیموں پر کوئی صحیح الدماغ انسان غور بھی نہیں کر سکتا۔

تشویشناک خبر

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کی تشویشناک علالت کے متعلق پھر اضطراب انگیز خبر موصول ہوئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ حضرت علامہ کو اختلاج قلب کا شدید دورہ ایک مرتبہ پھر پڑ گیا اور ممدوح شب کے وقت راستہ میں بے ہوش ہو گئے۔ اس خبر نے اس پریشانی کو پھر تازہ کر دیا ہے جو حضرت مفتی صاحب کی صحت کے متعلق پچھلے دنوں پیدا ہوئی …

"سفید جھوٹ"

ہم ان کالموں میں متعدد بار مسلمانان ہند اور معاصرین کرام کو اس خوفناک تحریر سے واقف کر چکے ہیں جو مظہر الدین کے اخبار الامان نے اختیار کر رکھا ہے۔ الامان کا ہر پرچہ شروع سے آخر تک سینکڑوں دروغ بافیوں اور افترا پردازیوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اس میں دہلی کی جن خبروں کو درج کیا جاتا ہے وہ بالکل جھوٹ اور تلبیس الحق بالباطل پر مبنی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے دیگر معاصرین کو بھی اس حقیقت کا رفتہ رفتہ احساس ہوتا جا رہا ہے اور لکھنؤ کانفرنس کی ان خبروں کو الامان میں پڑھ کر جو دہلی کی خبروں کی طرح قطعاً جھوٹ ہیں معزز معاصر مدینہ نے اپنی تازہ اشاعت میں ایک مقالہ تحریر فرمایا ہے جسے ہم درج ذیل کرتے ہیں۔ مدینہ کے محترم ایڈیٹر جناب نصر اللہ خاں صاحب بی۔ اے خود کانفرنس میں موجود تھے اس لئے ان کے اخبار کا یہ مقالہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس مقالہ کو پڑھنے کے بعد قارئین کرام یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس شخص سے ہمیں دہلی میں واسطہ پڑا ہے وہ کتنا جھوٹا ہے۔ وہو ہذا۔

"لکھنؤ کی آل پارٹیز مسلم کانفرنس انتہائی کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی اور اختتام پر حاضرین اور شرکاء کے خلوص آمیز جذبات کا جو عالم تھا اس کا تذکرہ ہم آج کے افتتاحیہ میں کر چکے ہیں۔ کانفرنس کے اندر ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو اتحاد کی اہمیت کا منکر ہو اور پوری فراخ حوصلگی کے ساتھ اتحاد مسلمین کے مقصد کو پورا نہ کرنا چاہتا ہو۔ لیکن ہم کو یہ دیکھ کر انتہائی رنج ہوتا ہے کہ بعض مسلمان معاصرین جن کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق حق و صداقت اور خیر خواہی مسلمین کو مد نظر رکھتے ہوئے کانفرنس کی خوشگوار فضاء کا اعتراف کرنا چاہئے تھا۔ اپنے مقاصد مشئومہ کی تکمیل کے لئے کذب بیانی اور دروغ بافی سے کام لے رہے ہیں۔ معاصر انقلاب نے اپنے پرانے پرُ تلبیس انداز میں ہر ایسے شخص اور جذبہ کو جس نے کانفرنس کی مخالفت کی زعیم ملت قرار دیا ہے اور اپنے ناظرین کو انتہائی ایمانداری کے ساتھ ان بے شمار پیغامات سے حتی الوسع محروم رکھا ہے جو اس کی موافقت میں تھے …

(باقی صفحہ ۶ کالم ۴ پر)

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی اور مسلمانوں کے لئے لائحہ عمل

مولانا شوکت علی، شیخ عبدالمجید اور مولانا عبدالحنان صاحب کی تقریریں

دہلی ۱۹ اکتوبر کل شب کو بعد نماز عشاء مسلمانان دہلی کا ایک جلسہ بصدارت جناب حاجی شیخ عبدالمجید صاحب سندھی صدر خلافت کانفرنس منعقد ہوا جس میں جناب صدر کے علاوہ مولانا شوکت علی صاحب اور جناب مولانا عبدالحنان صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ پنجاب نے لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی، ہندو مسلم سمجھوتہ کی ضرورت اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد پر تقریریں فرمائیں۔ حاضرین کی تعداد ڈھائی تین ہزار سے کم نہ ہوگی سب سے پہلے جناب صدر نے ایک بسیط اور ہمہ گیر تقریر کی اور فرمایا کہ مسلمانوں میں ایک مدت سے باہمی انتشار کم ہونے کے بجائے برابر ترقی کر رہا ہے لیکن اس کے روکنے کی زیادہ فراخ دلی سے سعی نہیں کی گئی۔ اس انتشار و اختلال کی حالت میں مسلمانوں کی کوئی جماعت بھی تعمیری اور ٹھوس کام نہیں کر سکتی۔ خدا کا شکر ہے کہ چند مخلص رہنماؤں کی کوشش سے لکھنؤ کانفرنس میں باہمی اتحاد و اتفاق کا راستہ نکل آیا ہے اور مسلمان اس بات کو سمجھ گئے ہیں کہ جب تک خود مسلمانوں کی متفرق جماعتوں میں تعاون و تناصر پیدا نہ ہوگا ...

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

صدر کی تقریر کے بعد جناب مولانا شوکت علی صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی ...

ناظم جمعیۃ علماء پنجاب کی تقریر

مولانا شوکت علی صاحب کے بعد مولانا عبدالحنان صاحب نے ایک مختصر تقریر کی ...

مولانا کی تقریر میں اس قدر زور اور خلوص تھا کہ حاضرین کی زبانوں سے بلا اختیار اللہ اکبر کے فلک رس نعرے بلند ہو رہے تھے اور تمام لوگ جمعیۃ علماء ہند کے سرپرستوں کی اسیری سے بے حد متاثر تھے۔ اس کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

مولانا شوکت علی اور دیگر مندوبین لکھنؤ کانفرنس کو مبارکباد

دفتر جمعیۃ میں شاندار اجتماع

دہلی ۲۰ اکتوبر۔ آج شام کے چار بجے مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی و مولانا ابوالحسن صاحب بہاری، ارکان جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند نے جناب مولانا شوکت علی صاحب و شیخ عبدالمجید صاحب سندھی و نمائندگان صوبہ سرحد و دیگر حضرات کو جو لکھنؤ کانفرنس سے واپسی میں دہلی تشریف لائے تھے جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر میں چائے کی پر تکلف دعوت دی۔ اس دعوت میں شہر کے عمائدین و اہل الرائے حضرات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اگرچہ قلت وقت کے باعث بعض معززین کو اطلاع نہ ہو سکی جن کے شریک نہ ہو سکنے کا افسوس ہوا تاہم اجتماع کافی تھا۔ حضرات ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

جناب مولانا شوکت علی صاحب، شیخ عبدالمجید صاحب سندھی صدر خلافت، مسٹر زاہد علی صاحب، مسٹر اللہ بخش صاحب یوسفی، غازی محی الدین صاحب، مسٹر احمد شاہ صاحب بیرسٹر ایٹ لاء پشاور، سید جعفر شاہ صاحب کاکاخیل، مسٹر آصف علی صاحب بیرسٹر ایٹ لاء، مولانا عبدالحنان صاحب ناظم جمعیۃ علمائے صوبہ پنجاب، مولانا سید حمید الدین صاحب اختر رکن جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند، مولانا عبدالسمیع صاحب، سید محمد جعفری صاحب مدیر ملت، خان بہادر عزیز الدین صاحب پراچہ، حافظ رحمت الٰہی صاحب سوداگر، قاری عباس حسین صاحب مدیر تمدن، مسٹر ضیاء الحق سکرٹری منسپل بورڈ دہلی، مولانا محمد رفیع صاحب مدرس مدرسہ عبدالرب، حاجی محمد صالح صاحب سوداگر، خواجہ غلام صمدانی صاحب سوداگر پارچہ، حاجی عبدالحق صاحب سوداگر، حاجی انوار الحق صاحب، مسٹر ہلال احمد صاحب زبیری بی۔ اے مدیر الجمعیۃ ...

مولانا شوکت علی صاحب کی تقریر

صف شکن پریس اور مظہر الدین

آج کل دہلی میں جو ناپاک پوسٹر "صف شکن پریس" کے نام سے شائع ہو رہے ہیں وہ مظہر الدین کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور یہی ذات شریف ان پوسٹروں کو الامان پریس میں چھپوا کر اس پر صف شکن پریس کا نام ڈلوا دیتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ گویا وہ غیر جانبدار لوگوں نے شائع کئے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ کی مصالحتی کانفرنس کی مخالفت کے سلسلہ میں دو تین فرضی ناموں سے جو پوسٹر ایڈیٹر الجمعیۃ کے متعلق شائع کیا گیا ہے وہ مظہر الدین ہی نے الامان پریس میں چھپوایا ہے۔ اس میں گاندھی جی کو "دہاتما گاندھی" لکھ کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پوسٹر کانگریس کے ہم خیال مسلمانوں کی طرف سے ہے۔ حالانکہ یہ صریح دھوکا ہے۔ مجھے ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ سے معلوم ہوا کہ انھیں دہلی کی روانگی کے وقت اس نام کا کوئی شخص نہیں ملا اور اس سے اس قسم کی کوئی گفتگو نہیں ہوئی جو اس پوسٹر میں جھوٹ لکھدی گئی ہے لکھنؤ کی کانفرنس چونکہ اتحاد بین المسلمین کے لئے منعقد کی گئی تھی اس لئے کسی سرکردہ و مسلم صحیفہ نگار کا شرکت پر حکومت کو اصولاً اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ مدیر الجمعیۃ اپنی ادارتی ذمہ داریوں کے ماتحت لکھنؤ کانفرنس میں مفاد ملت کی خاطر شریک ہوئے۔ اور حکومت نے اس شرکت پر پابندیاں عائد نہ کر کے اپنی مآل اندیشی کا ثبوت دیا ...

سفید جھوٹ

زنان بازاری کے اخراج کے لئے کوشش

۵۰ طوائفوں نے مکانات چھوڑ دیئے

خطوط جلانے والے مجرموں کا اقبال

حافظ محمد ایوب صاحب کو دہلی چھوڑنے کا حکم

پشاور کے دیہات پر گیارہ سو روپے جرمانہ

پشاور ۱۹ اکتوبر۔ پشتی خارہ بالا اور دلہ ژاکان کے دیہات پر آرڈیننس کے تحت پانسو اور چھ سو روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے۔

پنڈت مالویہ کی طرف سے مولانا شوکت علی کو جواب

کمیٹی کے تقرر پر اظہار تشکر!

مجوزہ کانفرنس کے طریق کار پر تبادلہ خیال

مولانا شوکت علی صاحب نے مالوی جی کو لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی کی اطلاع کا جو تار دیا تھا اور جس میں مسلمان اور سکھوں کی باہمی کانفرنس کے لئے جلد سے جلد تاریخ کے تعین کی خواہش کی تھی مالوی جی نے اس کا فوراً ہی جواب دے دیا۔ چونکہ مولانا موصوف ہفتہ عشرہ ہی میں اس کام کو ختم کر کے اور مسلمانوں کی ایک وسیع کانفرنس منعقد کر کے طے شدہ میثاق کی تصدیق کرا کے جلد سے جلد امریکہ روانہ ہو جانا چاہتے ہیں اس لئے قدرتی طور پر انہیں اس کا خیال ہے کہ ان کی روانگی سے قبل سارے معاملات طے ہو جائیں۔

مالوی جی نے اپنے تار میں مولانا شوکت علی صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے ایک ایسی کمیٹی مقرر کر دی ہے جو ہندوؤں اور سکھ لیڈروں سے گفتگو کرے اور فرقہ وارانہ مسئلہ کو ہندو، مسلمان اور سکھ سب ملتوں کے اطمینان کے مطابق طے کر دے ...

مولانا شوکت علی سے وائسرائے کی ملاقات

ہندو مسلم مفاہمت کی قوی امید

پنڈت مالویہ کو زبردست کامیابی

پنجاب میں ہندو مسلم سمجھوتہ کا خیر مقدم

ہندوؤں اور سکھوں سے پنڈت مالویہ کی گفتگو

متفقہ حل کیلئے امید افزا حالات

عربک کالج میں لیکچر

مسٹر صادق الخیری سکرٹری "عربک کالج اولڈ بوائز سوسائٹی" اطلاع دیتے ہیں کہ بروز ہفتہ بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء بوقت ساڑھے چھ بجے شب عربک کالج ہال اجمیری گیٹ میں خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ بعنوان "زبانوں کی جنگ" ایک بصیرت افروز تقریر فرمائیں گے۔

اردو سے دلچسپی رکھنے والے حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ شریک جلسہ ہو کر ممنون فرمائیں گے۔

جامع مسجد میں لکھنؤ کانفرنس کی تائید

ٹیلیگراف تار کاٹنے والوں کا اقبالی بیان

سمجھوتہ کے بعد سیاسی قیدیوں کی رہائی

ڈیلی ہیرالڈ کے نامہ نگار کا بیان

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ معاصر ڈیلی ہیرالڈ کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ اگر فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے متعلق پنڈت مدن موہن مالویہ کی کوششیں بار آور ہو گئیں تو گاندھی جی اور دیگر سیاسی اسیروں کو جلد رہا کر دیا جائیگا۔

مولانا شوکت علی، سر تیج بہادر سپرو، پنڈت مالویہ اور دیگر رہنما آپس میں سمجھوتہ کے حق میں رائے عامہ کو متحد کرنے کے لئے جدوجہد شروع کر دیں گے اگر جداگانہ نیابت کے حامیوں نے ان کی اسکیم کی تصدیق نہ کی تب بھی مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم سے گاندھی جی اور دیگر لیڈروں کو رہا کر دینے کی درخواست کی جائے گی ...

ہندو مسلم سمجھوتہ ضرور ہوگا

پنڈت مالویہ کی گورنر پنجاب سے ملاقات

صوبہ سرحد کا تشدد سب پر سبقت لیگیا

سرخ تحریک اور بالشویزم میں کوئی تعلق نہیں

انڈیا لیگ کے وفد کے ارکان کا خیال

سرکاری دعوت کے موقعہ پر انقلابی نعرے

۷ خدائی خدمتگاروں کی گرفتاری

دو سرحدی گولہ بارود سمیت گرفتار

نمائندوں کی تصدیق کے بغیر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا

سرحدی کونسل میں حکومت کو شکست

مالگزاری اور آبیانہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف منظور

ہندو ارکان کی طرف سے مخالفت

پشاور ۱۸ اکتوبر۔ آج شمال مغربی سرحدی صوبہ کی مجلس مقننہ میں غیر سرکاری امور پر بحث شروع ہوئی۔

خان عبدالرحیم خاں نے تجویز پیش کی کہ مالگزاری اور آبیانہ میں ۵۰ فیصدی تخفیف کی جائے۔ اس طرح حکومت کے مالیات پر ۳۴ لاکھ روپیہ کا اثر پڑے گا جو صوبہ کی تمام آمدنی کے نصف کے قریب ہے ...

حضرت مولانا شاہ محمد نور الحسن صاحب کے بیان پر

ناظم امارت شرعیہ کی جانب سے پُر زور تردید

الجواب

قانون اوقاف اور بوہرہ قوم

حکومت نے مستثنیٰ کرنے سے انکار کردیا

آسٹریلیا کا گندم پھر ہندوستان میں

کاشتکاروں میں سخت بے چینی

یوپی کونسل میں بھی آرڈیننس بل؟

ڈاکٹر عالم کی زندگی قوم کی ملکیت ہے

قوم کیلئے بہت سے عالم قربان کئے جاسکتے ہیں

ڈاکٹر صاحب کی علالت پر بیگم صاحبہ کا بیان

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ میو ہسپتال میں ڈاکٹر محمد عالم صاحب کی صحت بدتر ہو گئی ہے اور یہاں آنے کے بعد وزن میں اور بھی کمی ہو گئی ہے۔ مثانہ میں ورم کے علاوہ اب خیال کیا جاتا ہے کہ گردہ میں بھی ورم ہو گیا ہے۔ آج صبح ان کا پارہ حرارت ۱۰۴ سے گر کر ۱۰۰ ڈگری تک پہنچ گیا تھا صرف ان کی اہلیہ اور ان کے بھائی کو ان سے ملنے کی اجازت دی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ حکومت کی طرف سے اب تک اس درخواست کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے ...

بیگم عالم کا بیان

آل زبیری کی تنظیم

مارہرہ میں ایک شاندار جلسہ

بشیر بھائی کی بھوک ہڑتال ختم

آزادیٔ عراق کا عظیم الشان جشن

تمام بغداد میں خوشی اور مسرت کی لہر

ہندوستان میں عراق کا سفیر مقرر کیا جائیگا

بغداد۔ گیارہ سالہ جدوجہد کے بعد عراق انتداب کا اختتام ہو گیا اور بغداد میں یوم آزادی کی عظیم الشان تقریب منائی گئی ملک فیصل نے ایک تقریر کے دوران میں آئندہ ترقیوں کی تفصیل اور ملکی مفاد کا پروگرام بیان کیا معلوم ہوا ہے کہ اب یہاں نہایت اہم سیاسی تبدیلیاں واقع ہوں گی سفیر جو ہائی کمشنر ہیں اب پہلے سفیر بنائے جائیں گے اس کے علاوہ دیگر تمام غیر ملکی مشن جو یہاں موجود ہیں وہ سب اب سفارت خانوں میں تبدیل ہو جائیں گے ...

تجارتی معاہدہ میں تبدیل کرو

برطانیہ نے سویٹ روس کو نوٹس دیدیا

دار العوام کے مزدور پیشہ ارکین میں ہلچل

جرمنی میں سیاسی ہنگامہ

دو نازی اور ایک انسپکٹر ہلاک

جاپان اور روس کے دوستانہ تعلقات

مسلم اخبارات کی آواز

(بسلسلہ صفحہ ۲ کالم ۳)

سنہری تاریخ کا دن

کانگریس کی مخالفت پر بدستور قائم ہیں

سرحدی گاندھی ... پیشی ...

ہندوستان ... لندن ...

اتحاد ملت کے دو نمبر

تیرہ نکات اور مخلوط

لکھنؤ کانفرنس کی شاندار کامیابی اور مکمل اتحاد کے بعد بھی منظر الدین ... کر رہے ہیں۔ انہوں نے الجمعیۃ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ مخلوط انتخاب کے منظور ہو جانے ... ایران کے اخبار سے واقف ہیں تو کوئی حیرت نہ ہوگی۔ مگر دوسرے حضرات ... ہدیۂ قارئین کرام کرتے ہیں۔

لکھنؤ کی مصالحتی کانفرنس میں جو قرارداد کافی کشمکش و تمحیص کے بعد منظور کی گئی ہے وہ ایسی ہے کہ اس پر تمام مختلف الخیال مسلمانوں کا اتفاق ہو گیا ہے اور اس کو بنیاد قرار دے کر ہندوؤں اور سکھوں سے جو گفت و شنید کی جانے والی ہے اس کے کامیاب ہو جانے کے قوی امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ قوم پرور مسلمانوں اور مسلم کانفرنسی مسلمانوں کے درمیان ایک عرصہ سے ...

... صاحب کی اس کامیاب جد و جہد کے بعد بھی جس کے نتیجہ میں مکمل اتحاد و اتفاق قائم ہو گیا ہے، بعض افراد اور اخبارات ایسے باقی ہیں جو افتراق انگیزی پر تلے ہوئے ہیں اور لکھنؤ کانفرنس کے متفقہ فیصلہ کو اپنی لا یعنی تاویلات سے مجروح کر کے اس اتفاق پر شدید ضرب لگانی چاہتے ہیں جو زعمائے ملت ...

مقویات سرتاج عالم

... قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف (عہ) پانچ ڈبیاں چار روپیہ ...

صحت و تندرستی کی نعمت ... بالکل مفت طلب فرمادیں

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

347

اُف

بدہضمی ...

قدرت نے اس موسم میں ... آجکل اپنے ... ہے بس ایک ہی قیمتی نصیحت ...

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیے ... انفلوئنزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ ... ہی فائدہ اٹھائیں گے اور آج کل بھی ...

بھولئے نہیں ... قیمت ...

احتیاط نقالوں سے بچو ...

المشتہر منیجر امرت دھارا ... امرت دھارا ...

ہر اسلام

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دہلی میں اعلیحضرت شاہ افغانستان کا جشن تاجپوشی

ذیل کا سپاسنامہ بتقریب جشن تاجپوشی اعلیٰ حضرت نادر شاہ غازی حضرت مولانا نجم الدین صاحب فاضل مدرسہ امینیہ و متعلم جامعہ ملیہ نے پڑھ کر سنایا۔

سب سے پہلے میں عرض کر دوں کہ میں افغانستان کا رہنے والا ہوں میری مادری زبان فارسی ہے یہاں ایک سال سے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں، اسی جامعہ کی حسن تربیت کا یہ نتیجہ ہے کہ اس وقت آپ کے سامنے ہندوستان کی مشترک زبان میں چند کلمات آج کے اجتماع کی بابت عرض کرنا چاہتا ہوں میری زبان میں جو فروگذاشتیں ہوں انہیں آپ اپنے کریمانہ اخلاق سے نظر انداز فرما دیں۔

آج کی تقریب کا مقصد یہ ہے کہ اعلیحضرت محمد نادر شاہ غازی شاہ افغانستان کی جشن تاجپوشی پر ہم اور آپ سب ملکر اپنی مسرت و شادمانی کا اظہار کریں۔ یہ جلیل القدر شاہ اسی ہندوستان کے ایک گوشہ دہرہ دون میں پیدا ہوئے۔ آپ کا عہد طفولیت مخصوص طرز کی تعلیم و تربیت کے ساتھ بسر ہوا۔ گھر پر اساتذہ تعلیم دیتے تھے اور ریاضی صرف شکار ہی سے آپ کو بہت شوق تھا۔ شکار کے علاوہ اور کوئی کھیل آپ کو مرغوب نہ تھا ... میں آپ کو افغانستان بلایا گیا۔ یہاں آپ شاہی فوج میں کپتان کے عہدہ پر فائز تھے ...

... وطن اور ملت افغانستان کے درد نے آپ کو بالکل بے چین کر دیا اور آپ بلا خوف و خطر ... سے چل کھڑے ہوئے جن لوگوں نے اس وقت آپ کی زیارت دہلی کے اسٹیشن پر کی ہے انہیں معلوم ہے کہ آپ کی صحت کسی قدر سقیم تھی مگر انہوں نے اس وقت تک دم نہ لیا جب تک اپنے وطن کو بچہ سقہ سے آزاد نہ کرا دیا۔

فتح کابل کے وقت کا ایک واقعہ خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کے قابل ہے جب بچہ سقہ نے دیکھا کہ اب کابل ہاتھ سے جا رہا ہے تو اس نے اعلیحضرت کے خاندان کو آگے کر دیا کہ انہیں دیکھ کر گولہ باری سے رک جائیں گے مگر انہوں نے اپنے بھائی فاتح کابل والاحضرت شاہ ولی خاں سے فرمایا کہ اس وقت اپنے بال بچوں کی پرواہ نہ کرو۔ انہیں وطن پر قربان کرو۔ اور قلعہ پر گولہ باری ...

... الفاظ پر اپنے مختصر مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔

بباید کہ یدان نادر آوریم

کہ مردِ پاک نہاد است و صاحب نظر است

زندہ باد اعلیحضرت نادر شاہ غازی، پائندہ و متمدن باد افغانستان مستقل

المخلص نجم الدین محصل افغانی متعلم جامعہ ملیہ دہلی

جزیرہ مارشیس کے مسلمانوں کی اپیل

۴۵ ہزار مسلمانوں کی تعلیم کا انتظام

اسلام اپنی صداقت کی وجہ سے تمام ارضی میں محیط ہو گیا اور اس کے خدام نے اپنی خدمات سے ہر گوشہ میں متبعین پیدا کر دئے۔ ایک وقت تھا کہ اخوت اسلامی کا مضبوط و مستحکم رشتہ خلافت و حکومت کی وجہ سے قائم تھا مگر ہماری غفلتوں، کمزوریوں کی وجہ سے اب یہ سلسلہ تار عنکبوت کی مانند ہے اس وقت ہم نہیں کہتے ہیں جن کو ان مقامات کے مسلمانوں کی حالت معلوم ہے ...

... تعلیم کا آغاز کیا اس وقت مدرسہ میں دو سو سے زائد طلبا زیر درس ہیں۔ مدرسین کی بھی کافی تعداد موجود ہے مدرسہ کے خرچ کا اوسط چار سو روپیہ ماہوار ہے۔ مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی میں مارشیس کے عمائد و تعلیم یافتہ شریک ہیں۔ ایک رجسٹرڈ کمیٹی قائم ہے جس میں آنریبل غلام محمد داؤد جی اچھا ...

مخلصانہ مشورہ

... طلائے اعظم ایک شیشی عام معجون شفا اعجاز اکسیر

مصولڈاک بذمہ خریدار

منیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڈھ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی
عالی جناب حکیم عبد الوہاب صاحب نابینا دہلوی

مصدقہ
شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دار العلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

کے

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مفرح نشاط ہے۔ یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزا مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے ... کرتی ہے اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی ہے کمزور سے کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہو جاتا ہے قبل از وقت بھی استعمال ہو سکتی ہے خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی ...

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو-پی)

تار کا پتہ "ہیڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے | ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں | مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص احیض

اکسیر نسوان

ملین

جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

گرم کوٹوں کی فہرست

مفت طلب کرو

منیجر وی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائین کراچی

الجامعہ

ایک علمی، ادبی اور مذہبی رسالہ ہے قیمت بھی معمولی یعنی سالانہ (للعہ)

منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

تلاش گمشدہ

کہ میرا لڑکا احمد سعید نام دسویں جماعت اسلامیہ ہائی اسکول گوجرانوالہ میں تعلیم پاتا تھا لیکن لڑکی کا اسے زیادہ شوق تھا ۱۸ نومبر کی صبح سے غائب ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ کرم بندہ کو بیرنگ خط لکھ کر مطلع فرما دیں۔

لڑکے کی عمر ۱۷ سال قد لانبا اور پتلا شکل بھولی اور نہایت شرمگیں رنگ گندمی سفیدی مائل لباس سادہ صرف کرتہ پائے جامہ اور بگڑی اور اوپر ایک لوئی سبز۔

محمد عبد العزیز خطیب مسجد جامع گوجرانوالہ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

چہرہ زرد ہے جسم نحیف اور کمزور ہے دل دھڑکتا ہے بھوک نہیں لگتی زندگی وبال ہو رہی ہے یہ سب کچھ جریان کا اثر ہے۔ جریان ایسا موذی مرض ہے جس ...

دونوں دواؤں کی قیمت ساڑھے روپیہ

جریان کی گولیاں

سفوف جریان

منیجر ... دہلی

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

دہلی کے مشہور ادیب جناب خواجہ حسن صاحب نظامی ... حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی کی ایڈیٹری میں ... ہو رہا ہے یہ رسالہ ہے کہ آج تک اس کی ایک اشاعت میں بھی ناغہ نہیں ہوا

پیشوا ایک مذہبی، اصلاحی اور ادبی سیاسی میگزین

ہے جس کی ضخامت ... صفحے ہوتی ہے اور سال میں ... خاص نمبر شائع ہوتے ہیں ... رسول پاک کی ... سالانہ خریداروں کو مفت دیا جاتا ہے ... چکنا کاغذ ہر صفحے پر فوٹو بلاک کی تصویر ... سالانہ چندہ دو روپے ... سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ نمونہ مفت۔

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی

آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

...

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اتحادِ ملت کے دو بنیادی پتھر

تیرہ نکات اور مخلوط انتخاب

لکھنؤ کانفرنس کی شاندار کامیابی اور مکمل اتحاد کے بعد بھی مظہر الدین اپنے اخبار الامان کے ذریعہ مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے الجمعیۃ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ مخلوط انتخاب کے منظور ہو جانے کا جو عنوان ایڈیٹر الجمعیۃ نے لگایا ہے وہ صحیح نہیں ہے جو مسلمان مظہر الدین اور ان کے اخبار سے واقف ہیں انہیں تو کوئی حیرت نہ ہوگی۔ مگر دوسرے حضرات گمراہی میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ ہم معزز معاصر ملت کی حسب ذیل تصریحات ہدیۂ قارئین کرام کرتے ہیں۔

لکھنؤ مصالحتی کانفرنس ... کے بعد منظور کی گئی ہے وہ ایسی ہے کہ اس پر تمام مختلف الخیال مسلمانوں کا اتفاق ہو گیا ہے اور اس کو بنیاد قرار دے کر ہندوؤں اور سکھوں سے جو گفت و شنید کی جانے والی ہے اس کے کامیاب ہو جانے کے قوی امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔

قوم پرور مسلمانوں اور مسلم کانفرنسی مسلمانوں کے درمیان ایک عرصہ سے متعدد امور پر اختلافات چلا آ رہا تھا اور باوجود کئی مرتبہ کی جد و جہد کے کوئی حل ایسا دریافت نہیں کیا جا سکا تھا جو دونوں کے لئے متفق علیہ ہو اور جسے مسلمانوں کی طرف سے متحدہ طور پر ہندوؤں کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ خدا کا شکر ہے کہ لکھنؤ میں رہنمایان ملت کی سرگرم کوششوں اور پر خلوص مساعی کے بعد اس قسم کی ایک بنیاد پیدا ہو گئی جس پر دونوں خیالات کے مسلمانوں نے اپنی رضامندی ظاہر کر دی ایک طرف تو قوم پرور مسلمانوں نے ان مشہور تیرہ نکات کو تسلیم کر لیا جن میں سے بعض کے ساتھ انہیں شدید اختلاف تھا اور اس طرح بڑی حد تک اپنے گذشتہ موقف سے ہٹ گئے اور دوسری طرف مسلم کانفرنس کے حامیوں نے جن میں نواب محمد اسمٰعیل خاں صاحب، شاہ مسعود احمد صاحب اور ڈاکٹر ضیاء الدین جیسے حامیان مسلم کانفرنس شریک تھے ...

... ہے کہ قوم پروروں نے مسلم کانفرنس کے مشہور تیرہ نکات منظور کر لئے مگر مسلم کانفرنس والوں نے مخلوط انتخاب قبول نہیں کیا اور ان کی پوزیشن وہی ہے جو پہلے تھی اس قسم کی مغالطہ انگیزی سے جہاں ایک طرف مسلمانوں کے درمیان غلط فہمیاں پھیلنے کا اندیشہ ہے وہاں دوسری طرف ایک اور بہت بڑا خطرہ یہ بھی ہے کہ کہیں ہندوؤں اور سکھوں کو جن سے ابھی گفت و شنید ہونے والی ہے اور جن کے ساتھ مولانا شوکت علی صاحب گفتگو کرنے کا ارادہ فرما رہے ہیں مشتعل نہ کیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ مسلمان تو تیرہ نکات تسلیم کر لینے پر بھی جداگانہ انتخاب ہی لئے بیٹھے ہیں اور مخلوط انتخاب کی کوئی صورت قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے مسلمانوں نے مولانا شوکت علی صاحب اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی قیادت میں لکھنؤ کانفرنس میں بیٹھ کر قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ ان کے مشہور تیرہ نکات اگر دوسری قوموں نے منظور کر لئے تو وہ مخلوط انتخاب کو قبول کر لیں گے اور اس کی مختلف صورتوں پر غور و بحث کرنے کے لئے قطعاً آمادہ ہوں گے کانفرنس کی قرارداد اس معاملہ میں بالکل صاف اور واضح ہے اس میں غلط فہمی پھیلانے کا ...

میں شریک والے ... کہ اس کی ضرورت پیش آئے کہ وہ مصالحت کی گفت و شنید سے اپنی توجہ ہٹا کر اس پروپیگنڈے کی تردید کے لئے وقت نکالیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہمارے بہترین دماغ اتحاد و اتفاق کی صورتوں پر غور کرنے میں منہمک رہیں اور ان فتنہ پردازیوں کی روک تھام کا کام خود مسلمانوں کی رائے عامہ کرے۔

رہنمایان ملک کے خیالات

(بسلسلہ صفحہ ۲ کالم ۲)

منعقد ہو جائیں گے۔

آخر میں مسٹر عزیز نے گاندھی جی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک کو بند کر کے رہا ہو جائیں اور ہندو مسلم اینڈ برٹش مسئلہ کو حل کرنے میں اپنا وقت صرف کریں۔

پنڈت مالویہ کی تقریر

ہمارا فرض ہے کہ ایک رائے قائم کریں میں چاہتا ہوں کہ ایسی ایک بات کی آپ ہمارے بھائی بھی کوشش کریں کہ جو فیصلہ مشترکہ ہندو مسلم کریں وہ کامیاب ہو۔ کوئی مشکل ایسی نہیں ہے جس کا حل نہ ہو۔ ہمت کرنی چاہئے کہ ہم یہ معاملہ حل کریں۔ حق اور انصاف ہمارے ساتھ ہے ہمت کر کے امید کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے یہ فیصلہ قومی وہ ہو سکتا ہے جس میں سب شامل ہوں۔ لکھنؤ کا فیصلہ اسی لئے آج تک قائم ہے کہ گو اس میں سکھ شامل نہ تھے مگر پھر بھی فیصلہ قائم ہے۔ فیصلہ ایسا ہونا چاہئے کہ سب کو یہ ... کہ فیصلہ عزت اور حقوق کے مطابق ہے۔

پروفیسر اندر کا اظہار خیال

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ لکھنؤ مسلم اتحاد کانفرنس کے ریزولیوشن پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر اندر نے بیان کیا کہ اصل سوال ہمارے روبرو یہ ہے کہ آیا ہندوؤں اور سکھوں کی جانب سے لکھنؤ کے ریزولیوشنوں کی منظوری قوم کے لئے فائدہ مند ہوگی؟

ہندو پریس کا مصالحانہ رویہ

(بسلسلہ صفحہ ۲ کالم ۴)

یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ فساد کے خطرہ سے نہ گھبرائیں۔ ہندوؤں اور سکھوں اور مسلمانوں کا معاملہ ہے وہ خود نپٹ لیں گے۔ انہیں آپ کی خیر خواہی کی ضرورت نہیں۔ (ملاپ)

ہندو بھی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائیں

جس طرح آج مسلمانوں نے سلیم پور ہاؤس میں اتحاد کے لئے ایک مرکز پر اتفاق کر لیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہندو قومیں بھی ایک نقطۂ نظر پر متحد ہو کر مسلمانوں کے ساتھ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائیں گی۔ ملک اس آخری نتیجہ کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہا ہے۔ خدا کرے ان کی امیدیں بار آور ہوں اور ان کی توقعات کامیابی کا وہ منظر دیکھیں جو ہندوستان کے اسٹیج پر آج تک قوموں نے نہ دیکھا ہو۔ مسلم کانفرنس نے اس سمجھوتہ کے لئے راستہ صاف کر دیا ہے اور اب وہ نتیجہ کیٹی جو اس کانفرنس نے گفتگوئے مصالحت کے لئے بنا دی ہے عنقریب کسی مقام پر پنڈت مالوی جی کی معرفت ہندوؤں اور سکھوں کے نمائندوں سے گفتگو کرے گی۔ اب اس کے بعد یہ ہندوؤں کا کام ہے کہ وہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے لگائیں اور ہندوستان کو آئندہ اختلافات کا شکار نہ ہونے دیں۔ (اودھ اخبار)

اگر تندرستی قائم ہے تو زندگی بیکار ہے!

شربت اکسیر

... قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

... ایس۔ آئی۔ بخشی اینڈ کمپنی ... کلکتہ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

... پیکو آرٹ پریس بیرون بھاٹی دروازہ لاہور

تلاش گمشدہ

... لطیف احمد محلہ بہادر گنج ... کوچہ کٹڑہ حاجی شفیق الدین دہلی

مقویات سراج عالم

... ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

محبوب عاشق کے قدموں پر

347

اُف! کیسا بُرا موسم ہے؟

بدہضمی — جی متلانا — جدھر دیکھو دست — قے — بخار — کھانسی

قدرت نے اس موسم میں پھل تو بہت پیدا کئے ہیں جن میں سب سے بڑھ کر آموں کی بہار ہے لیکن ان سے فائدہ اٹھانا انہیں کا کام ہے جو آجکل اپنے معدہ کو درست رکھتے ہیں ورنہ آپ دیکھتے ہی ہیں جو اس موسم میں ہو رہا ہے جو کچھ صحت ہے وہ بھی ان دنوں اڑ جاتی ہے بس ایک ہی قیمتی نصیحت ہے جسے گانٹھ میں باندھ لینا چاہئے وہ یہ ہے کہ

"امرت دھارا"

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہئے کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہئے ... اس کا استعمال ... کرتے رہئے آج کل بھی صحت کی ترقی ہوتی دیکھیں گے!

گھر میں رکھئے جیب میں رکھئے!

بھولئے نہیں! صحت۔ روپیہ اور وقت سب کو بچاؤ گی!!

قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے نمونہ ... آنے

احتیاط: نقالوں سے بچو ...

المشتہر: منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون لاہور۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

تار کا پتہ: امرت دھارا لاہور

ہمارا ستلاد

(ایڈیٹر کا مراسلہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دہلی میں اعلیحضرت شاہ افغانستان کا جشن تاجپوشی

ذیل کا سپاسنامہ بتقریب جشن تاجپوشی اعلیٰ حضرت نادر شاہ غازی حضرت مولانا نجم الدین صاحب فاضل مدرسہ امینیہ و متعلم جامعہ ملیہ نے پڑھ کر سنایا۔

سب سے پہلے میں عرض کر دوں کہ میں افغانستان کا رہنے والا ہوں میری مادری زبان فارسی ہے یہاں ایک سال سے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں اسی جامعہ کی حسن تربیت کا نتیجہ ہے کہ اس وقت آپ کے سامنے ہندوستان کی مشترک زبان میں چند کلمات آج کے اجتماع کی بابت عرض کرنا چاہتا ہوں میری زبان میں جو فرد گذاشتیں ہوں انہیں آپ اپنے کریمانہ اخلاق سے نظر انداز فرما دیں۔

آج کی تقریب کا مقصد یہ ہے کہ اعلیحضرت محمد نادر شاہ غازی شاہ افغانستان کی جشن تاجپوشی پر ہم اور آپ سب ملکر اپنی مسرت و شادمانی کا اظہار کریں۔ یہ جلیل القدر شاہ اسی ہندوستان کے ایک گوشہ دہرہ دون میں پیدا ہوئے۔ آپ کا عہد طفولیت مخصوص طرز کی تعلیم و تربیت کے ساتھ بسر ہوا۔ گھر پر اساتذہ تعلیم دیتے تھے اور ریاضی ہمرت شکار ہی سے آپ کو بہت شوق تھا۔ شکار کے علاوہ اور کوئی کھیل آپ کو مرغوب نہ تھا ... میں آپ کو افغانستان بلایا گیا۔ یہاں آپ شاہی فوج میں کپتان کے عہدہ ...

... العبد کی کرشمہ سازی ملاحظہ ہو کہ آپ کے خاندان کے تمام لوگ محفوظ رہے قلعہ تباہ ہو گیا۔ اور بچہ سقہ کو پسپا ہونا پڑا۔ اعلیحضرت نے فتح و کامرانی کے بعد سکون و اطمینان کے ساتھ جو افغانستان کی اندرونی تنظیم کی ہے، اس کا الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اس کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے اس حیرت انگیز عمل کو خود اپنے آنکھوں سے دیکھا ہو۔ آخر میں ہندوستان کے مایہ ناز وطنی شاعر اقبال کے کلام اور ان الفاظ پر اپنے مختصر مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔

ہما بگو کہ بدامان نادر آویزم
کہ مرد پاک نہاد است و صاحب نظر است

زندہ باد اعلیحضرت نادر شاہ غازی، پائندہ و متمدن باد۔ افغانستان مستقل

المخلص نجم الدین محصل افغانی متعلم جامعہ ملیہ دہلی

جزیرہ مارشیس کے مسلمانوں کی اپیل

۴۵ ہزار مسلمانوں کی تعلیم کا انتظام

اسلام اپنی صداقت کی وجہ سے تمام ارضی میں محیط ہو گیا اور اس کے خدام نے اپنی خدمات سے ہر گوشہ میں متبعین پیدا کر دئے۔ ایک وقت تھا کہ اخوت اسلامی کا مضبوط و مستحکم رشتہ خلافت و حکومت کی وجہ سے قائم تھا مگر تمہاری غفلتوں، کمزوریوں کی وجہ سے اب یہ سلسلہ تار عنکبوت کی مانند ہے اس وقت ہم نہیں کہتے ہیں جن کو ان مقامات کے مسلمانوں کی حالت معلوم ہے۔

جزیرہ مارشیس ہندوستان سے دو ہزار میل بحر ہند کی جنوبی سمت میں واقع ہے جہاں ۴۵ ہزار مسلمان آباد ہیں جن کے ہاتھ میں کوئی خاص آزاد تجارت نہیں ہے نہ صنعت و حرفت زیادہ تر مزدور پیشہ ہیں۔

خداوند برتر جزائے خیر دے گرمی محترمی حضرت مولانا قاری حکیم عبدالرشید نواب دہ برادر حضرت خطیب صاحب مکہ مسجد حیدر آباد دکن کو جنہوں نے ہندوستان سے شدر حال فرما کر مسلمانان مارشیس کی اصلاح و تعلیم کا بار اپنے کاندھوں پر رکھا۔ آپ ہی کی مسلسل سعی و انہماک سے مارشیس میں مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی قائم ہوئی اور ۱۹۲۲ء میں اس سوسائٹی کے ماتحت ایک مدرسہ قائم کر دیا گیا ...

خلاصۂ مشورہ

... طلائے اعظم ایک شیشی عام معجون شفا ... منیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڈھ

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

مصدقہ
عالی جناب حکیم محمد احمد خاں صاحب دہلوی
عالی جناب حکیم غلام کبریا خاں صاحب عرف بھورے میاں دہلوی
عالی جناب حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا دہلوی
شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب دار العلوم دیوبند
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب
شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبند

خصوصی مجربات

معجون عنبری

دل و دماغ اور جملہ اعضاء رئیسہ کو قوت دینے والی نہایت مقوی باہ ممسک اور مفرح نشاط ہے۔ یہ معجون نہایت قیمتی اور لطیف اجزا مشک و عنبر وغیرہ سے مرکب ہے۔ اس میں کوئی کشتہ ہے نہ کسی قسم کے سمیات اور نشہ وغیرہ مضر اجزا ہیں جو لوگ بے اعتدالیوں کی بدولت اپنی تندرستی کو خیرباد کہہ چکے ہیں ان کے لئے یہ معجون آب حیات ہے مادہ اور خون کی تولید کو بڑھاتی اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے اعصاب کو قوت دیتی بھوک بڑھاتی ہے کمزور سے کمزور آدمی چند روز میں توانا تندرست ہو جاتا ہے قبل از وقت بھی استعمال ہو سکتی ہے خوراک چھ ماشہ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ (۸؍)

اکسیر قلب

دل کے امراض میں واقعی اکسیر کا حکم رکھتی ہے اس کو استعمال کرنے سے دماغی کام کرنے والے دماغ سے جس قدر چاہیں کام لے سکتے ہیں خوراک ایک رتی سے دو رتی تک قیمت فی تولہ چار روپیہ آٹھ آنہ (للعہ؍)

(نوٹ) دواخانہ رشیدیہ میں بہترین مرکبات تیار ہوتے ہیں فہرست مجربات خصوصی منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ
منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

تار کا پتہ "سیڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبا طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص امضی — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

... منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

گرم کوٹوں کی فہرست مفت طلب کرو
منیجر ... کوٹ کمپنی ... کراچی

الجمعیۃ
... منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

تلاش گمشدہ
... محمد عبدالعزیز خطیب مسجد جامع گوجرانوالہ

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ
... منیجر رسالہ ... دہلی

اپنی زندگی برباد نہ کرو
... جریان کی گولیاں — سفوف جریان

آدمی جوان ہو سکتا ہے
معجون شباب آور
... منیجر محمود دواخانہ یونانی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۷۴۳

تار کا پتہ "الجمیعۃ دہلی"

سہ روزہ
یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کے لئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ ہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی-اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم جمعہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۰

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

وجہ سے ان کی اخلاقی اور علمی نشوونما رک جاتی ہے۔

"اولاد کی عزت کرو"

اسلام نے ہر مسلمان کو حکم دیا ہے کہ اپنی اولاد کی عزت کرو تاکہ وہ نہایت عزت کے ساتھ اپنا نام قائم کرے اور گھر سے باہر سوسائٹی کی نظروں سے دیکھا جائے۔ حضور نے فرمایا "اکرموا اولادکم" اولاد کی عزت کرنے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ والدین کو لڑکے کے سامنے مؤدب بن کر کھڑا ہونا چاہئے بلکہ ان کی حقیقی عزت یہ ہے کہ ان کو زیور علم سے آراستہ کرو۔ ان کو اسلامی روح سے آشنا کرو اور ان کے سامنے ایسی مخرب اخلاق باتیں اور حرکتیں نہ کرو جس سے ان کے کیرکٹر پر برا اثر پڑے۔ ...

قوموں کے مستقبل کا انحصار بچوں کی تربیت پر ہے

مسلم والدین کس طرح بچوں کو ہلاکت کے غار میں گرا رہے ہیں

سید المرسلین کے اسوۂ حسنہ کی ایک جھلک

سب کو معلوم ہے کہ قوموں کی تعمیر ان کے بچوں کی تربیت اور نشوونما پر منحصر ہے۔ جس قوم کے بچے اپنے والدین سے قومی اور مذہبی روح کو ورثۃً حاصل کرتے ہیں اور ...

معاصرین کے افکار و آراء

اس وجہ سے فیصل نہ ہوں کہ وہ ملک کی آزادی کے واسطے رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔

مسلم راج کے تیرہ مطالبات

(زمیندار)

بعض مسلمانوں کا عاقبت ناشناسانہ طریق عمل ان کے ہمسایوں سے ...

فرقہ وار تعصب کا ہولناک مظاہرہ

(حقیقت)

سرزمین پنجاب ایک عرصہ سے فرقہ وارانہ کشمکش اور مذہبی تعصبات کا مسکن بنی ہوئی ہے۔ یہیں سے روز نئے فتنے شروع ہوتے ہیں ...

"انقلاب" کا ہذیان

فرقہ پرست ہندو

اقلیتوں کا معاہدہ

جائے نماز ...

نایاب کتابیں ...

قادر کمپنی سرکل نمبر ۹ لدھیانہ (پنجاب)

مفت بانٹ دو تو آئے تو برا کیا ہے
ہر قسم کے جوڑوں کے لئے اکسیر ہے قیمت بالکل نہیں لی جاتی
مینجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروشس
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۷

کیسٹوفین
بچوں کی صحت
کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

صرف ایک رات میں اثر دکھانے والا طاقت عروقی کا شہنشاہ
حیرت انگیز ایجاد (یعنی)
طلسماتی طلا (دیا) طلائے بے نظیر
وید بھوشن ڈاکٹر منارام گپتا طبیب حاذق ... محلہ سنگیان بازار ہیرا گنج سہارنپور

بال جڑ سے کالا

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم
اکسیر حیات
مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

ہر غریب و امیر کے حکم کی تعمیل ہوگی
ایم اے مجید اینڈ سنز ... بلیماران دہلی

سکول فار ایلکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا
مینجر

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔
الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔
مینجر اخبار الجمعیۃ بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱؍ ۱؍ ۲؍ ۳؍
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸؍
ابدی نجات آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۳؍
ملنے کا پتہ
مینجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (۲) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے غرضیکہ ٹائٹل بہت سی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ ... علاوہ محصولڈاک ...
ملنے کا پتہ
مینجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

طول و عرض ہند میں لکھنؤ کانفرنس کی تائید و حمایت

مختلف مقامات پر جلسے اور اعلانات

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کے مظاہرے

مسلمان یہ ارادہ کر چکے ہیں کہ وہ کوئی کوشش ملک کے مختلف فرقوں اور جماعتوں میں اتحاد اور تعاون پیدا کرنے کی اٹھا نہ رکھیں گے۔

جمعیۃ طلبا بنگال کی جانب سے خیر مقدم

دہلی کے نوجوان مسلمانوں کی تجاویز

مسلمانان بدایوں کی پرزور تائید

لکھنؤ کانفرنس کے فیصلوں کی تائید

جمعیۃ علماء ہند کے ڈکٹیٹر نمبر ۷ کا اعلان

صوبہ بنگال کی مسلم لیگ کا فیصلہ

قوموں کے مستقبل کا انحصار بچوں کی تربیت پر ہے

حوادث و واقعات

الجواب

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

اسپین کے بعد فرانس میں جمعیۃ اسلامیہ کی تشکیل

فرانس اور عرب کے اتحاد کے لئے مشترکہ مساعی

جبلۃ المغرب میں جارج گرانٹ کا دلیرانہ بیان

اسپین کی جمعیۃ اسلامیہ کے قدم بقدم فرانس میں بھی جمعیۃ افرنسیہ اسلامیہ کی بنیاد ڈالدی گئی ہے۔

فلسطین کے پیٹر پارک کا اعلان

پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو کوئی تعلق نہ رکھو

بحرین میں بس ورس احتجاجی ہڑتال

رعایا کے املاک پر ناجائز قبضہ کرنے کا ارادہ

ٹرکی میں نبوی آثار کی چوری

سارقین کی گرفتاری میں حکومت کی عجلت

حکومت اٹلی کی ایک نئی اپچ

مساجد اور جوامع پر صلیبیں نصب کردی گئیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۲۷ جمادی الاول ہجری

جمعیۃ علمائے ہند [illegible] مطالبات

پرسنل لا کا تحفظ اور محکمۂ قضا کا قیام

فرقہ وارانہ مسائل کے سلسلہ میں جمعیۃ علمائے ہند کی اس روش کے ساتھ ہمیں پوری طرح اتفاق ہے جو اس نے مذہبی تحفظات کے سلسلہ میں اختیار کی ہے۔ جمعیۃ کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کا کلچر، ان کی زبان، اور ان کا مذہب (عبادات و معاملات دونوں کے اعتبار سے) کا ملاً آزاد ہو جائے اور دستور اساسی میں ایسے تحفظات داخل کر دئے جائیں کہ مسلمان من حیث الملت اپنے خصائص کو محفوظ رکھ سکیں تو ہندوستان کی متحدہ قومی حکومت مخلوط انتخاب کی صورت میں بھی سوائے فائدہ پہنچانے کے مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ [illegible]

حکومت دہلی اور اسمبلی میں سوال

کانفرنس یا تماشہ

قومی اتحاد کی مساعی

نکات و لطائف

مسلم اراکین

مسلم لیگ کا فیصلہ

پھروہی مسودات ج

مدیر الجمعیۃ کی علالت

[illegible]

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت

مجلس مقننہ کے آئندہ اجلاس میں سوالات

مولانا احمد سعید صاحب کو لے کلاس کے حقوق کیوں نہیں دیئے گئے؟

(۱) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند دہلی تشویشناک امراض قلب میں مبتلا ہیں اور اگر ہے تو کیا حکومت مسلمانوں کی تشویش دور کرنے کے لئے ان کے مرض موجودہ کیفیت معالجہ اور خور و نوش کے انتظامات کی بابت جو ملتان جیل کے افسران کی طرف سے اس حالت میں کئے جا رہے ہیں مفصل کیفیت شائع کرے گی؟

(۲) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مولانا احمد سعید صاحب سکریٹری جمعیۃ العلماء ہند دہلی جیل میں اے کلاس کے حقوق نہیں دیئے گئے ہیں دراں حالیکہ دوسرے ہندوستانی سیاسی رہنماؤں کو اے کلاس میں رکھا گیا ہے اور اگر یہ صحیح ہے تو کیا حکومت یہی مراعات عطا کرنے کے لئے غور کرنے پر تیار ہے؟ اور اگر نہیں تو کیوں؟

(۳) کیا حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ کئی سال سے ہندوستانی عازمین حج سے ان کا اصل پاسپورٹ اور اس کی نقل دونوں جدہ میں اتر تے ہی لے لئے جاتے ہیں اور ان بعد اصل پاسپورٹ مسافروں کو حسب دستور قیام وقت پر واپس نہیں دیا جاتا بلکہ دوسرے یا تیسرے دن واپس ملتا ہے جن کے باعث مسافروں کو فضول جدہ میں ٹھہرنا پڑتا ہے؟

کیا حکومت ان غیر ضروری تکالیف کو دور کرنے کے لئے تیار ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

ملتان جیل سے صدر جمعیۃ علماء ہند کا مکتوب گرامی

شدید علالت کے بعد قدرے افاقہ کا مژدہ جانفزا

دار الحکومت

دہلی کے مسلم نوجوانوں کا انتباہ

صدر جمعیۃ علماء ہند کی علالت سے ملک میں تشویش

موصوف کی صحت کیلئے بارگاہ بے نیازی میں دعائیں

فیصلہ لکھنؤ پر غور کرنے کیلئے مسلم لیگ بھی تیار ہو گئی

آل انڈیا مسلم لیگ کی قرار دادیں

یہ مصالحت کا ہاتھ ہے یا جنگ کا؟

ڈاکٹر مونجے کا پر زور بیان

سمجھوتے کیلئے پرانی شرائط کا اعادہ

ڈاکٹر محمود کے نام گاندھی جی کا مکتوب

دلوں کے اتحاد کی ضرورت

بیگم عالم کے نام گاندھی جی کا خط

ڈاکٹر عالم کی علالت پر اظہار تشویش

دہلی لال قلعہ کے نزدیک تار کاٹ دیئے گئے

پولیس کی زبردست تفتیش

"سفید جھوٹ"

حکومت ہند کے ایک خفیہ مراسلہ کا انکشاف

رجعت پسند مسلمانوں کا پروگرام

"جمعیۃ علماء اور کانگریسی مسلمانوں کو قبضہ میں لاؤ"

شب کی تاریکی میں ڈپٹی کلکٹر پر گولی کے فائر

حملہ آور ریوالور چھوڑ کر فرار ہو گیا

چاٹگاؤں کے مفرور انقلابیوں کا تعاقب

ایک گاؤں کا محاصرہ

ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علماء ہند سے ملاقات

سرحدی کونسل میں آرڈیننس بل پاس ہو گیا

وزیر اعظم برطانیہ کا گاندھی جی کی رہائی پر اصرار

مولانا شوکت علی، وائسرائے اور ہندو سکھ لیڈروں میں تبادلہ خیال

بعض سرکاری اخبارات کی ابن شکن جواب

مولانا شوکت علی کا مقصد

مولانا شوکت علی، مالویہ جی اور ڈاکٹر مونجے کی ملاقات

آل پارٹیز کانفرنس الہ آباد کے بجائے دہلی میں منعقد ہو گی

سکھ اور ہندو لیڈروں کی مصالحانہ کوششیں

طویل مشاورت

ہندو لیڈروں سے ملاقات

پنجاب کے نمائندوں اور اسمبلی کے ممبروں کی سہولت کے خیال سے آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد کا مقام بجائے الہ آباد کے اب دہلی رکھا گیا ہے اور تاریخ بھی ۵ نومبر کی بجائے ۸ نومبر کر دی گئی ہے۔

تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین

ارکان کے ناموں کا سرکاری اعلان

مسلم نمائندوں کا غیر اطمینان بخش انتخاب

ریاستوں کے نمائندے

برطانوی ہند کے نمائندے

فرقہ وارانہ مصالحت کے بغیر لندن کانفرنس کی ناکامی

فیصلوں کو زبردستی ہندوستان سے منوایا جائیگا

مسٹر محمد علی جناح کا اظہار خیال

مولانا شوکت علی کی وائسرائے سے ملاقات

ہندو مسلم اتحاد کا اہم قدم

الہ آباد کانفرنس ۳ نومبر کو ہو گی

صدر بنگال ہندو سبھا کا اعلان

مسلمانوں کی آئینی اکثریت کی مخالفت

اب تک کتنا سونا باہر جا چکا؟

مولوی عبداللطیف صاحب بجنوری کا ڈسٹرکٹ جیل غازی پور سے تبادلہ

دفتر جمعیۃ علمائے سہارنپور پر پولیس کے چھاپے

مولانا لطف الرحمٰن صاحب کی گرفتاری

طول و عرض ہند میں لکھنؤ کانفرنس کی تائید و حمایت

(بسلسلہ صفحہ ۲)

مسلمانان مراد آباد کا اظہار مسرت

مراد آباد ۱۷ اکتوبر۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانانِ مراد آباد کا ایک عظیم اجتماع زیر صدارت جناب مولانا سید قاسم علی صاحب امام شہر منعقد ہوا۔ اگرچہ پہلے سے باقاعدہ اعلان نہ تھا مگر تاہم مجمع بہت کافی تھا۔

حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب کی حقیقت افروز تقریر کے بعد حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب معلم ادبیات جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی نے مخلوط اور جداگانہ انتخاب کے فوائد اور نقصانات پر روشنی ڈالی اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو جناب محترم آغا محمد یعقوب صاحب کی تائید کے بعد بالاتفاق رائے منظور ہوا۔

"مسلمانانِ مراد آباد کا یہ عام جلسہ لکھنؤ کانفرنس کے متحدہ اجتماع کو آیت رحمت تصور کرتا ہے اور اس پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند عالم آئندہ مراحل میں بھی اس اجتماع اور اس فیصلہ کو کامیاب اور بارآور فرمائے۔ آمین۔

نیز اس حقیقت کو واضح کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ لکھنؤ کے مبارک اجتماع کے برخلاف جو بعض لوگ آواز اٹھا رہے ہیں وہ انفرادی آواز ہے جو نہ مسلمانان ہند کی نمائندہ ہے نہ قابل توجہ۔" (نامہ نگار)

قاضی احمد حسین صاحب کا اعلان

پٹنہ ۱۰ اکتوبر۔ قاضی احمد حسین سابق ایم۔ ایل۔ سی صوبہ کے سربرآوردہ مسلمان نے لکھنؤ کانفرنس سے واپس آکر ذیل کا بیان شائع کیا ہے۔

"میں لکھنؤ سے مسلمانانِ ہند و اور سکھ اتحاد پر زبردست یقین کے ساتھ واپس ...

شاہ مسعود احمد صاحب کا اعلان

مولانا سید حمید الدین کا اعلان

مسلمانان اکبرپور کا اجتماع

مسلمانان سہارنپور کی تجویز

... خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اتحاد کو دوام عطا فرمائے۔

ہندو پریس اور گفتگوئے مصالحت

ہندو اخبارات کا خوشگوار رویہ

پنجاب کے فرقہ پرست ہندو اور مسلمان آج اس کام کو پورا کر رہے ہیں جو دراصل اینگلو انڈین پریس نے اپنے ذمہ لے رکھا تھا "سول" "اسٹیٹسمین" یا اس قماش کے دوسرے گورے اخبارات کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہندو مسلمانوں کا آپس میں اتحاد ہو۔ جس روز سے مالوی اور شوکت علی کی گفت و شنید شروع ہوئی ہے تب سے یہ لوگ برابر غلط بیانی کر رہے ہیں۔ "اسٹیٹسمین" نے تو مولانا کے منہ سے یہاں تک کہلوا دیا کہ مسلمان ہندوؤں سے تب صلح کریں گے جب کانگریس سول نافرمانی واپس لے لینے کا فیصلہ کرے۔ اس نے صلح کے پیامبروں پر ناقابل برداشت کینہ ظاہر کئے لیکن ہم نہیں چاہتے کہ اس قسم کے کینہ اعتراضات کا جواب دیں۔ بہرحال مولانا شوکت علی نے اپنے بیان میں گورے اخبارات کے اس ذلیل پروپیگنڈہ کا پول کھول کر رکھ دیا ہے آپ پُرزور الفاظ میں اسٹیٹسمین کے اس بیان کی تردید کرتے ہیں اور ان الفاظ میں کہتے ہیں کہ میرا پہلا کام مسلمانوں کا اتحاد کرانا تھا وہ ہو چکا اب دوسرا کام ہندو مسلمانوں کو بغلگیر کرانا ہے جب یہ ہو جائے گا تو پھر انگلستان اور ہندوستان کی صلح کراؤں گا کیونکہ اس کے بغیر ہندوستان میں مستقل طور پر امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مولانا نے امید ہیں اور آپ فرماتے ہو کہ ہندو مسلمانوں اور سکھوں کا آپس میں اتحاد ہو کر رہے گا۔ آپ کی رائے میں ...

جمعیۃ علماء سہارنپور کی سرگرمی

جمعیۃ علماء سہارنپور کے رضاکاروں کو سزا

ایک درد بھری آواز

پنجاب کی کانگریس کا تماشا

شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس

سہارنپور میں پولیس کی سرگرمیاں

شہر کی فضا میں شدید ہیجان

جمعیۃ الاصلاح ندوۃ العلماء میں

اکابر قوم کا ورود مسعود

مجلس ادب دہلی کا جلسہ

بال جڑ سے کالا

مخلصانہ مشورہ

گرم سونٹھ کالا

مجبوب عاشق کے قدموں پر

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

منیجر رسالہ مشیر دہلی

امر استلا

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

قصص الانبیاء اور اسلامی انجمنوں کا فرض

(از مولانا حکیم عبد الغنی صاحب مجلس احرار راولپنڈی)

انبیاء کرام کی مقدس سوانح اور ان کے علمی، عملی، تبلیغی اور اصلاحی کارنامے مسلمانوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں چراغ ہدایت کا کام دیتے ہیں انبیاء کرام کے فیوض و برکات کی عمومیت کے لئے اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ ان محسنانِ عالم کی پاکیزہ زندگی کے حالات قال اللہ و قال الرسول اور اسلامی تواریخ کے مطابق مسلمانوں کے سامنے پیش کئے جاتے۔ لیکن بدقسمتی سے اسلامی علماء نے اس نہایت ضروری کام کی طرف ابتداء سے ہی توجہ نہیں کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انبیاء کرام کی سوانح حیات کی ترتیب و تالیف کی خدمت چند ایسے عالم نما جاہلوں کو انجام دینا پڑی جو کتب تفاسیر و احادیث سے کلیۃً ناآشنا اور اسلامی تاریخ سے بالکل ناواقف ہیں ان لوگوں میں اکثر ایسے لوگ ہیں جو یہود کے من گھڑت افسانوں کو اسلامی روایات کے نام پر پیش کر کے مذہب ناآشنا اور نیم تعلیم یافتہ لوگوں کو شکوک اور غلط فہمیوں میں مبتلا کر رہے ہیں ان عالم نما جاہلوں میں ایک صاحب مولوی غلام نبی بن عنایت اللہ راجن پوری بھی ہیں جنہوں نے ایک کتاب موسومہ "قصص الانبیاء" تصنیف کی ہے جو مختلف اسلامی مطابع میں لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو چکی ہے اور ہندوستان کے ہر گوشہ میں ہزاروں کی تعداد میں ...

اجمیر میں قوم ہشتیان کا شاندار اجتماع

آل انڈیا ہشتی کانفرنس کا آغاز

بنگال میں عظیم الشان جلسے

جمعیۃ علمائے صوبہ بنگال کی سالانہ رپورٹ

الجامعہ

منیجر رسالہ الجامعہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

مقویات سراج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خصوصی مجربات

معجون عنبری

اکسیر قلب

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یوپی)

کروڑوں روپے

کہ ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کا عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم کی طبی نگرانی میں یہ مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

آپ کا خادم منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص اعصاب — اکسیر نسواں — ملین — جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۳ دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم اردو

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

اپنی زندگی برباد نہ کرو!

جریان — سفوف جریان

منیجر دواخانہ نور دہلی

تبدیل غدد و عمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ۶
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ ...
نصف صفحہ ...
ایک کالم ...
½ کالم ...
¼ کالم ...

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۲ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۱

معاصرین کے افکار و آراء

اصلاح کے نام پر بدکاری

[illegible]

مسلم نمائندہ کی کا خون

[illegible]

ہندوؤں اور سکھوں کی ذمہ داری

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

فارس کی ایک سعید روح پر آفتاب نبوت کی کرنیں

خاتم المرسلین کے زمانہ نبوت کا ایک ارشاد

حضرت سلمان فارسی کی سرگذشت ...

[illegible]

حضرت سلمان کا آبائی مذہب

[illegible]

(باقی آئندہ)

صدائے سازگار اتحاد

مژدہ اے اہل وطن آمد بہار اتحاد
جھوم کر آیا ہے ابر کوہسار اتحاد

جلوہ آرائی شود روئے نگار اتحاد
لہلہا اٹھے گا بیشک کشت زار اتحاد

مست ہر سو پھر رہے ہیں بیقرار اتحاد
ہے نظر افروز کیف بادہ خوار اتحاد

کون کہتا ہے نہیں ہم مائل صلح و صلاح
ہے شعار اپنا ازل ہی سے شعار اتحاد

مسلم دل خستہ کی شیرازہ بندی ہو ابھی
ہو عیاں عالم میں پھر لیل و نہار اتحاد

تشنہ کامان وطن سیراب ہو جائینگے اب
رخ ادھر کر دے ذرا اے آبشار اتحاد

حسن نیت چاہئے حسن عمل کے واسطے
یہ جو حاصل ہو تو حاصل ہو وقار اتحاد

دیکھئے کہتے ہیں کیا موہنجی و پرمانند جی
ہند میں پھیلی ہوائے خوشگوار اتحاد

مانتے ہیں ہم اسے فرض سیاست ہے ضرور
دیر پا بنجائے یارب یادگار اتحاد

ہندو و مسلم کا ملنا مجمع البحرین ہے
ہو اگر دونوں طرف ہاں اعتبار اتحاد

لحن داؤدی سروں کا سرنہ کیوں بیکار ہو
قوم نے سن لی صدائے سازگار اتحاد

سربلندی کیوں نہ ہو اقوام عالم میں ہمیں
فخر اگر ہو سر پہ تاج افتخار اتحاد

(از غلام مصطفےٰ فخر سہسرامی)

معاصرین کرام سے

[الجمعیۃ] ... "الجمعیۃ" کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ایڈیٹر

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کے لئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور مذہبیت کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر "الجمعیۃ" دہلی)

چائینہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں
نرخ فی سیر پختہ ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں
پتہ: حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں!

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mafg: Co;
P. Box 88, Bunder Rd: Karachi.

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ گورنمنٹ نے ریکگنائز کر دیا

سکول مذکور میں بجلی کا کام نہایت عمدہ طریقہ سے سکھایا جاتا ہے۔ انسپکٹر آف انڈسٹریز سے لے کر وزیر تعلیم تک نے سرکاری طور پر معائنہ کر کے اس کی تعلیم سٹاف اور ضبط و انتظام پر مطمئن ہو کر اس کی ملکی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ سکول کا اپنا پاور ہاؤس ہے جس میں اے سی۔ اور ڈی سی۔ ہر دو قسم کا بجلی کا سامان موجود ہے اب گورنمنٹ نے جولائی ۱۹۳۲ء سے اسے ریکگنائز بھی کر دیا ہے ہر قابلیت کے طلبار کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں کورس ہر کلاس کا صرف ایک سال ہے۔ پراسپکٹس مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ "الجمعیۃ" کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں "الجمعیۃ" کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ "الجمعیۃ" کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرار تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍

ابدی نجات آریہ سماج کے اس عقیدہ ... نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ...

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

تلاش گمشدہ

[illegible] کا احمد سعید بنام ... جماعت اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ میں تعلیم پاتا تھا ... اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو ... کی بذریعہ خط اطلاع فرماویں۔ ... رنگ گندمی ...

محمد عبدالعزیز خطیب مسجد جامع گوجرانوالہ

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

ہر امیر غریب کے حکم کی تعمیل ہوگی

اگر آپ ہندوستان کے دارالسلطنت دہلی سے ... اطمینان طریقہ پر منگانا چاہتے ہیں تو ہماری ایماندارانہ خدمات حاضر ہیں۔

آپ گھر بیٹھے ... قرآن مجید، مذہبی کتابیں، مفرد اور مرکب دوائیں ... طلب فرما سکتے ہیں ...

ہمارا کمیشن برائے نام ہے

مریض ... دوائیں تجویز کرا کے ارسال کریں گے۔

ہندوستان سے باہر ... ایمانداری کے ساتھ فرمائش کی تعمیل کے بعد ہو جائے۔

تصدیق ...

ایم۔ اے مجید اینڈ سنز آرڈر سپلائرس اینڈ کمیشن ایجنٹس
بلی ماران دہلی

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

[illegible]

طلائے مسیحی ...
سفوف شاہی ...
مقوی حب عنبری ...
طلاء ملذذ ...
حب ممسک طلائی ...
فوف ...

منیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

[illegible]

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مد ظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا ... قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے ... بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں ... ہدیہ ... یعنی ایک روپیہ ... علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام الہٰی میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے ... ہدیہ ... علاوہ محصولڈاک ... کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

لکھنؤ کا اسلامی اجتماع
مذہبی تحفظات

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی اپنے اخبار سچ میں تحریر فرماتے ہیں: "لکھنؤ کا اسلامی اجتماع اوسط اپنے رنگ میں عجیب وغریب تھا اور کامیابی جس درجہ میں اس کو حاصل ہوئی توقع سے بڑھ کر ہوئی ۔ اور بحمد اللہ اکثر جماعت مسائل پارٹی کے سوا اعقل کے نمائندے متحد و متفق ہو گئے۔ باہر اور یکانہ چند قابل عزت مستثنیات کو چھوڑ کر صرف وہ افراد رہے جو حق سے نہیں شرما سکتے ہیں ۔ تحریک آزادی کے مخالف چلے آرہے ہیں۔ خدا کرے یہ اتحاد پائیدار ثابت ہو ۔ اتحاد بالآخر محمد علی ہی کے فارمولے پر ہوا، اور دنیا نے ایک بار پھر مشاہدہ کر لیا کہ جو زندگی میں قوم کا اصلی صحیح رہنما تھا وہ قبر سے بھی بدستور رہنمائی کر رہا ہے ۔ سب سے زیادہ خطرہ "مذہبی تحفظات" سے متعلق تھا ، اللہ کا شکر ہے کہ "قوم پرور" جماعت نے آئندہ دستور اساسی کے لئے انہیں بھی منظور کر لیا جمعیۃ العلماء کے مرتب کئے ہوئے یہ مذہبی تحفظات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ہندوستان کی مختلف ملتوں کی کلچر، زبان، رسم الخط، پیشہ، مذہبی تعلیم، مذہبی تبلیغ، مذہبی ادارے، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، عبادتگاہیں، اوقاف آزاد ہونگے حکومت ان میں مداخلت نہ کرے گی ۔

(۲) دستور اساسی میں اسلامی پرسنل لا کی حفاظت کیلئے خاص دفعہ رکھی جائے گی جس میں تصریح ہوگی کہ مجالس مقننہ اور حکومت کی جانب سے اس میں مداخلت نہ کی جائیگی اور پرسنل لا کی مثال کے طور پر یہ چیزیں فٹ نوٹ میں درج کی جائیں گی (مثلاً احکام نکاح، طلاق، رجعت، عدت، خیار بلوغ، تفریق زوجین، خلع، نفقہ مفقود، نفقہ زوجیت، حضانت، ولایت نکاح ومال، وصیت، وقف، وراثت، تکفین وتدفین، قربانی وغیرہ)

(۳) مسلمانوں کے ایسے مقدمات فیصل کرنے کے لئے جن میں مسلمان حاکم کا فیصلہ ضروری ہے مسلم قاضیوں کا تقرر کیا جائے گا ، اور ان کو اختیارات تفویض کئے جائیں گے"۔

نکات ولطائف

الجمعیۃ دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم سہ شنبہ ۲ رجب المرجب ۱۳۵۱ ہجری

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس
ہندو، سکھ، مسلم زعماء سے اپیل

لکھنؤ کانفرنس میں صرف چند روز کی گفت وشنید اور ایک نہایت قلیل مدت کی جدوجہد کے بعد جو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی تھی وہ تمام توقعات سے زیادہ تھی ۔ اور اس کے حصول سے قبل کسی کے وہم وگمان میں بھی یہ نہ تھا کہ مسلمانوں کے وہ مختلف الخیال افراد جو نہایت پر جوش ہیں بلکہ اصولوں پر اختلاف رکھتے ہیں، اس قدر جلد مصالحت پر آمادہ ہو جائیں گے اور اتحاد بین المسلمین ایک حقیقت ثابتہ بن کر دنیا کے سامنے آجائے گا ۔ لیکن یہ سب کچھ ہوا اور اس طرح ہوا کہ پچھلی تمام تلخیاں اور ناخوشگوار یادگاریں یک لخت فراموش کر دی گئیں اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی، حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب، حضرت مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر سید محمود، مولانا شوکت علی صاحب، شیخ عبدالمجید سندھی، نواب اسمٰعیل خاں، شاہ مسعود احمد صاحب ایک مرکز پر جمع ہوگئے، اور کھوکے لئے اب یہ گنجائش باقی نہ رہی کہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف ہے اور افتراق وانشقاق کی مصیبت میں اس درجہ مبتلا ہیں کہ ایک متحدہ نقطۂ نگاہ پیش نہیں کر سکتے ۔ یہ جو کچھ ہوا بالکل غیر متوقعانہ طور پر ہوا ۔ اور ان تمام آثار وعلائم کے خلاف ہوا جو اس سے چند ہفتے قبل ہی اسلامی ہند میں نمودار وہویدا تھے ۔

کیا عجب ہے کہ اسی طرح الہ آباد کی وہ کانفرنس جو ۳ نومبر کو منعقد ہو رہی ہے ایک ایسا کارنمایاں کر کے دکھائے کہ تمام دنیا ششدر وحیران رہ جائے اور عقل انسانی کو ایک مرتبہ پھر قدرت کی قوت وحکمت کا اعتراف کرنا پڑے ...

حضرت مفتی صاحب کی صحت

گزشتہ ہفتہ میں حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی علالت طبع کے سلسلہ میں جو تشویشناک خبر معلوم ہوئی تھی اس نے تمام ہندوستان میں اضطراب وبے چینی کی ایک لہر دوڑا دی تھی ...

ڈاکخانہ کی شکایات

آرڈیننس بل مجلس منتخبہ میں

عیسائی مخلوط انتخاب کے حق میں

برار کی واپسی

حضرت مولانا عبدالحلیم الصدیقی کو صدمہ جانکاہ

(بقیہ صفحہ ۱۲ کالم ۳)

حوادث واحکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

اسی طرح یہ مقدس مسجد دارالاقامہ (بورڈنگ) بھی رہی ... علوم اور دستر شدین معارف جن کے پاس گھر بار اور مسکن نہ تھا اور جو کہ دور دراز سے استفادہ کے لئے آتے تھے دن رات رہتے تھے ۔ اہل صفہ کا مقر یہیں تھا۔

الہ آباد میں اتحاد کانفرنس کی تیاریاں
وائسرائے کے نام مولانا شوکت علی کا مکتوب اور اس کا جواب
زعماء قوم کے باہمی مشورے

مولانا شوکت علی کا مکتوب وائسرائے کے نام

مولانا شوکت علی صاحب کا بیان

الہ آباد میں باہمی مشورے

بنگالی لیڈروں کی مشاورت

وائسرائے کا جواب

ہندو لیڈروں سے گفت وشنید

امکانات مصالحت پر حکومت کا اثر

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

مسلمانوں کے اوقاف پر اغیار کا غاصبانہ قبضہ
طرابلس، ٹیونس، الجزائر اور چین میں اسلامی خانقاہیں
اسلامی اوقاف کی تباہی پر ایک فرانسیسی کا نوحہ

یہ واقعہ ہے کہ مسلمانوں نے جہاں جہاں حکومت کی وہاں انہوں نے فن تعمیر کو نہ صرف فروغ دیا بلکہ اس کو ہر پہلو سے زندہ بھی کر کے دکھایا ۔ یہ اسلامی نظام حکومت ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ جہاں پہونچا وہاں اوقاف کا ایک سلسلہ قائم کر دیا اور رفاہ عام کی خاطر اس کے دروازے تمام انسانوں پر کھولدئے۔ لیکن جب مسلمانوں کی سیاسی گرفت ڈھیلی پڑی اور اغیار نے ان کی گردنوں پر اپنا جوا رکھا اس وقت اوقاف پر بھی دشمنوں نے غاصبانہ قبضہ کر لیا ...

اسلام کی تعمیر وتمدن پر مغرب کی تخریب

چین کی خانقاہیں اور اوقاف

حجاز ریلوے پر استعمار کا سایہ

ٹیونس، الجزائر اور طرابلس

الہ آباد کانفرنس میں ارکان جمعیۃ علماء ہند کی شرکت

مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کے نام مولانا شوکت علی صاحب کا تار

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ جناب مولانا شوکت علی صاحب نے بمبئی سے بذریعہ تار امیر الہند حضرت العلامہ سید حسین احمد صاحب مدنی نائب صدر جمعیۃ علماء ہند کو اطلاع دی ہے کہ براہ کرم مولانا محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار اور مولانا حفظ الرحمن صاحب کو دعوت دید یجئے کہ الہ آباد ۳ نومبر کو پہونچیں۔

امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نائب صدر جمعیۃ علماء ہند نے مخصوص ارکان جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند کو ۳ نومبر کے لئے الہ آباد پہونچنے کی دعوت دی ہے تاکہ ان کے مشوروں سے باہمی مصالحت کے سلسلہ میں استفادہ کیا جائے۔ مدعوین کرام میں حضرت مولانا ابو المحاسن سید محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار۔ حضرت مولانا معین الدین احمد صاحب اجمیری۔ حضرت مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب فرنگی محل۔ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔ حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب بھٹی۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

بنگال کے ہندو لیڈر ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے تیار ہیں

پنڈت مالویہ کی بنگالی لیڈروں سے طویل گفت و شنید

حالات امید افزا اور تسلی بخش ہیں

کلکتہ ۳۰ اکتوبر۔ کل شام کو بنگال کے ہندو لیڈروں سے پنڈت مدن موہن مالویہ نے چار گھنٹہ تک گفتگو کی۔ دوران گفتگو میں تمام لوگوں کا رویہ بہت معتدل تھا اور ہندو مسلم سمجھوتہ کیلئے بے تاب نظر آتے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ گفتگو اطمینان بخش طریق پر کامیاب رہی اور چند امور ایسے طے کئے گئے جو ہندو مسلمانوں کے اختلافات کو دور کریں گے۔ کانفرنس کی کارروائیوں میں اخبارات کے نمائندوں کو شریک نہیں کیا گیا۔

پنڈت مالویہ آج صبح چند مسلم لیڈران سے ملاقات کرینگے۔ اور آج ہی شام کو الہ آباد روانہ ہو جائیں گے۔ پرسوں بھی پنڈت مالویہ کی قیامگاہ پر پچاس سے زائد ہندو لیڈروں کا اجتماع ہوا، جہاں ان مسائل پر بحث و تمحیص ہوئی جو بنگال اور تمام ہندوستان پر اثر انداز ہونگے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بنگال کے ہندو لیڈر مسلمانوں سے سمجھوتہ کے لئے تیار ہیں کیونکہ انہوں نے مجلس مشاورت میں اپنے رویہ سے اس امر کو ظاہر کر دیا تھا۔

دار الحکومت

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ

حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کیلئے دعا — جمعیۃ علماء ہند کی ہمہ گیر خدمات پر تبصرہ

دہلی میں پیدائش و اموات

زمینداروں کی مقامی مجلس کا قیام

دہلی کے بازار کا تازہ نرخ

ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کا اہم اعلان

گول میز کانفرنس پر کوئی توجہ نہ دو

صاحبزادہ مولانا سید منت اللہ صاحب رحمانی گرفتار کر لئے گئے

مولانا امانت اللہ و دیگر رفقاء کو سزائیں

سیاسی مجبوسین کے اعداد و شمار

جنوری سے اگست تک کی سیاسی رفتار

بنگال کے گول میزی نمائندے

دعوت کو کسی نے قبول نہیں کیا

ڈاکٹر مونجے کا افتراق انگیز راگ

مخلوط انتخاب کیلئے مسلمانوں کو مجبور نہ کرو

شراب فروش دکانیں چھوڑ کر بھاگ جائینگے

لوگوں نے شراب نوشی ترک کر دی ہے

ایک ہفتہ میں ڈیڑھ کروڑ کا سونا انگلستان کو

اسوقت تک کتنا سونا باہر جاچکا ہے

ایک موضع میں گولی چل گئی

پولیس اور دیہاتیوں میں جنگ

مسودہ قانون حکومت ہند تیار ہو گیا

ہندوستانیوں کو پھنسانے کیلئے گول چکر

لندن کانفرنس کے عشاق کا بیان

کانفرنس کی شرکت کا حقیقی مقصد

بنگال کے مجسٹریٹوں کو جدید اختیارات

مشتبہ اشخاص کو مکانوں میں بند کر دیا جائیگا

مصر اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات

دار العوام میں وزیر خارجہ کا بیان

چین میں جنگ بدستور جاری ہے

اشتراکیوں کو ہانکاٹ دیا گیا

لندن کانفرنس کی شرکت سے زور شور تیاری کا حکم

ریلوے پل کو بم سے اڑانے کی کوشش

وکلا کی طرف سے ڈاکٹر عالم کی رہائی کا مطالبہ

آنے والے حج کیلئے حکومت حجاز کی زبردست تیاریاں

راستوں میں ہوٹلوں شفاخانوں اور موٹرز ڈپو کا قیام

بارش کے باعث ضروریات زندگی نہایت ارزاں ہوگئی ہیں

حج کا زمانہ قریب آرہا ہے اور بعض جماعتوں کی طرف سے مسلمانوں میں غلط فہمیاں بھی پھیلائی جارہی ہیں۔ اس لئے حکومت حجاز عام اطلاع کے لئے ذیل کا بیان شائع کرتی ہے:-

حجاز میں امن و امان کا معاملہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ جس کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل و تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ امن و امان دشت و جبل، صحرا و آبادی سب کو اپنی برکتوں میں لئے ہوئے ہے۔ حاجی جس راستہ سے آئیں پوری آزادی اور اطمینان کے ساتھ حجاز کے ہر حصہ میں جاسکتے ہیں۔ رات دن میں جس وقت بھی چاہیں سوار یا پیدل ہر شہر ہر قصبہ اور ہر قریہ میں سفر کرسکتے ہیں۔ ان کی جان ان کا مال ہر طرح محفوظ رہیگا۔ اللہ کے فضل سے بارش کے باعث حجاز کا پورا ملک خوشحال ہو گیا ہے اور تمام ضروریات زندگی سستی ہوگئی ہیں ... حکومت حجاز حاجیوں کی راحت و آسائش کے لئے خاص کوشش کر رہی ہے۔

ہندوستان میں بدیشی کپڑوں کی بارش ہونے والی ہے

روس۔ جاپان اور لنکاشائر کا دلچسپ مقابلہ

کیا جاپان دہلی میں مارکیٹ کھولنے والا ہے؟

لندن ۹ اکتوبر۔ پیر کے روز مانچسٹر چیمبر آف کامرس کے اجلاس میں ایک عجیب و غریب اسکیم پیش ہونے والی ہے۔ اگر اس کو منظور کر لیا گیا تو ہندوستان کی سودیشی تحریک کو زبردست دھکا لگے گا۔ وہ اسکیم یہ ہے کہ لنکاشائر کے ایجنٹ ہندوستان آکر براہ راست ہندوستانی منڈیوں میں پارچہ بیچا کریں گے۔ یہ اسکیم جام صاحب نوانگر کے مشورہ کا نتیجہ ہے۔ آپ گذشتہ موسم سرما میں لنکاشائر تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے مشورہ کے مطابق لنکاشائر والوں نے ہندوستانی پارچہ کے مقابلے میں اپنا پارچہ نہایت سستی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مانچسٹر چیمبر آف کامرس کا یہ ارادہ ہے کہ جاپان نے انگلستان کی نقل کرتے ہوئے ہندوستانی منڈیوں پر جو قبضہ کر لیا ہے اس کی گرفت کو ڈھیلا کیا جائے اور اس کے پارچہ کی درآمد کو روک دیا جائے۔ روسی پارچہ جاپانی پارچہ کے مقابلے میں بہت ہی سستا ہے۔ تاہم جاپان اس کوشش میں ہے کہ دہلی میں ایک مارکیٹ کھولا جائے جس میں سستے سے سستا پارچہ کثیر مقدار میں فروخت کرنے کے لئے موجود ہے۔

کیا برار اعلیٰ حضرت کو واپس کر دیا جائیگا؟

الحاق کے بعد ریاست حیدرآباد پر اثر

اعلیٰ حضرت حضور نظام کی بے مثال فیاضی

دیوانی عدالتوں پر کانگریسیوں کا دھاوا

اسلام کا مذاق اڑانے والوں کی جگ ہنسائی

انگلستان میں طلاقوں کی کثرت

لندن میں تیس ہزار فاقہ زدوں کا مظاہرہ

پولیس سے ریکارڈوں کا مذاق

چین میں اشتراکیوں کو حبس دوام کی سزا

شیر دیوبند کی علالت

دعا کی درخواست

گمشدہ کی تلاش

محمد لیسین صاحب کا سہارنپور سے اخراج

آرڈیننس کی میعاد میں توسیع

جیل سے تین قیدی فرار

حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد

دار العوام میں وزیر اعظم کا جواب

کانگریسی کارکنوں کے مکانات پر قبضہ

روپیہ تقسیم کرتے ہوئے کانگریسی خزانچی گرفتار

تیسری گول میز کانفرنس کے مصارف

گول میز کانفرنس کیلئے جدید مندوبین کا اعلان

خواتین کی طرف سے بیگم شاہنواز کا انتخاب

دنیا کی حکومتوں کو امریکہ کا الٹی میٹم

قوی ترین بحری بیڑہ کی تیاری

فرانس بھی ایک لمبا جنگی جہاز تیار کریگا

ایک ہندوستانی انٹرنیشنل لیبر آفس کی صدارت پر

ریلوے کو سال بسال زبردست خسارہ

اگلی قولے حربیہ میں تخفیف نہیں کریگا

انجمن اسلامیہ اور گاندھی جی کی رہائی

سردار ولبھ بھائی پٹیل کی والدہ کا انتقال

بنگال میں سرکاری خزانہ پر مسلح ڈاکہ

حملہ آوروں کی ناکامی

افغانستان میں اسراف بیجا کے خلاف جہاد

ترک جانور نوشی کی تحریک کو زبردست فروغ

لاہور میونسپلٹی کا مستحسن فیصلہ

جملہ اسباب سودیشی خریدا جائیگا

بم بنانے کا متوقع کارخانہ

مسلمانانِ سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ

جمعیۃ علماء سہارنپور کے کارکنوں کی گرفتاریاں

... مسلمانانِ سہارنپور کا ایک عظیم الشان جلسہ ... زیر صدارت جناب ... کارکن جمعیۃ علماء سہارنپور منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب مولانا حبیب الرحمٰن خاں صاحب نے ایک تقریر فرمائی جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پولیس نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ جس طرح ہو سکے سہارنپور سے جمعیۃ علماء کی تحریک کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ ازاں بعد تین تجویزیں پیش کی گئیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) مولانا لطف الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند و جناب سنت اللہ صاحب ... جمعیۃ علماء سہارنپور و شیخ محمد یعقوب سوداگر کی گرفتاری پر موصوفین کو مبارکباد دی گئی اور ہر دو کارکنان جمعیۃ کی خدمت کا اعتراف کیا گیا کہ سہارنپور میں بیداری اور جدوجہد ان ہر دو حضرات کی مساعی کا نتیجہ ہے۔

(۲) دوسری تجویز میں جمعیۃ علماء کے ان رضاکاروں کو جو ۱۲ اکتوبر کو گرفتار ہو کر قید و بند کے مصائب جھیل رہے ہیں ...

(۳) تیسری تجویز میں پولیس کے اس رویہ کے خلاف کہ وہ رضاکاروں کو گرفتار کر کے ... زد و کوب کرتی ہے ...

جلسے سے فارغ ہو کر مولانا تفضل حسین صاحب جب جامع مسجد سے لوگوں کے ہمراہ نکل رہے تھے تو پولیس نے مولانا موصوف اور ایک رضاکار ... کو گرفتار کر لیا ...

بعد حسب ذیل تجویز پیش فرمائی جو بالاتفاق منظور ہو کر سلطان العلوم حضور نظام دام ملکہ کی خدمت میں بذریعہ تار ارسال کی گئی "ہم خدام مدرسہ دینیہ اسلامیہ شرح مسلم کے متعلق شاہانہ فیاضی کے سلسلہ میں ہدیۂ تشکر پیش کرنے کی عزت حاصل کرتے ہیں اور ترقی دولت و اقبال کے لئے دست بدعا ہیں۔"

(حکیم) محمد عظیم ... سہارنپور

مراسلات

(ایڈیٹر کا مراسلہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

الجمعیۃ کے خلاف مسلمانانِ قصاب پور کا احتجاج

جناب ایڈیٹر صاحب الجمعیۃ۔ السلام علیکم!

ہم نے آج آپ کا اخبار مورخہ ... اکتوبر پڑھا۔ ہمیں یہ عرض کرنے میں قطعاً تامل نہیں ہے کہ آپ کے اخبار کی مندرجہ بالا اشاعت میں جو نکات و لطائف شائع ہوئے ہیں انہوں نے ہمیں سخت تکلیف پہنچائی ان کو دیکھ کر بے انتہا صدمہ ہوا کہ الجمعیۃ ان ہی لوگوں کے خلاف اپنا زور قلم صرف کیا کرتا ہے جو خفیف میں نہایت خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ دہلی کو ایک ایسے شخص کے فتنہ و فساد اور مکر و ریا سے محفوظ رکھیں جو آئے دن ایک نیا شگوفہ چھوڑ کر مسلمانوں کو منتشر کرنا چاہتا ہے۔ اور مسلمانانِ دہلی کے واجب الاحترام علماء کی شان میں گستاخیاں کر کے ہمارے زخموں پر اس طرح نمک پاشی کرتا ہے کہ اب ہم میں قوت برداشت باقی نہیں رہی ہے۔ آپ کے مدیر نکات و لطائف نے ستمبر پوسٹر کی اشاعت پر جو طعن کی ہے وہ ہمارے واسطے حد درجہ حوصلہ شکن اور صبر آزما ہے۔ اگرچہ آپ کے اکابر گذشتہ طرز عمل کو دیکھتے ہوئے ہمیں آپ سے اور آپ کے اخبار سے کسی حوصلہ افزائی کی توقع نہ تھی مگر ہم نے کبھی خیال کیا تھا کہ ہماری مخالفت کے لئے دہلی میں اخبار الجمعیۃ بھی سامنے آ جائے گا۔ مدیر نکات و لطائف کی منطق سے ہمیں شدید اختلاف ہے اور انہوں نے اسراف بے جا ...

کمیٹی مسجد فتحپوری کے اراکان توجہ فرمائیں

کیا عیسائی مشن کو پانچ سو روپیہ ماہوار دیا جاتا ہے

چلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہراپن کی (روغن کرامات) تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

نیٹ بہراپن — کان بہنے اور طرح بطرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

شربت اکسیر

مسلمانوں کا سب سے سستا رسالہ

محبوب عاشق کے قدموں پر

Indian Invention House

Delhi Amritsar

ہندوستانی ایجاد گھر

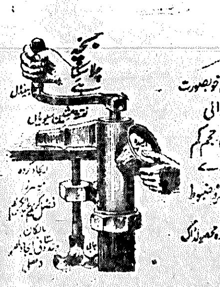

نو ایجاد مشین سویاں

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر آدمی جوان ہو سکتا ہے معجون شباب آور

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

سلطان العلوم کی خدمت میں ہدیۂ تشکر و امتنان

جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں انجمن رد قادیانی

... حضرت مولانا علامہ سید محمد انور شاہ صاحب مدظلہ کے فرمان کے مطابق ... میں طلبائے مدرسہ نے ایک انجمن بنام انجمن رد قادیانیہ قائم کی جس کا مقصد اول ... سنتی کی جائے۔ (محمد ازہر ... جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

چوہے بھاگ جائینگے

ہماری چوہوں کی دوا جو جب کبھی جس مکان، کھیت یا دکان میں ڈال دی جائے وہاں کے چوہے فوراً بھاگ جائینگے اور مدت تک پیدا نہ ہونگے پلیگ جیسی بیماری سے بچنے اور قیمتی سامان کو چوہوں سے بچانے کے لئے بڑی کار آمد ہے کم از کم چار پیکٹ روانہ ہونگے جو عرصہ کے لئے کافی ہونگے قیمت چار پیکٹ ایک روپیہ محصول ۵ / ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

پتہ:- انڈین فارمیسی مظفرنگر (یو۔پی)

... کی پیروی کریں اور جہاں جائیں تحریک یوم النبی کی اشاعت کریں ہم ان سے تبادلہ خیالات کر لیں گے ... اعلان شائع کر دیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ دینی فوائد کے علاوہ سفر کرنے والوں کے اپنے مقامات میں بھی اس سے آسانیاں عزت و تکریم و دلچسپی اور سرگرمی پیدا ہونگے ہماری استدعا ہے کہ جو اصحاب غیر ممالک میں تشریف لے جانے کا ارادہ فرمائیں وہ کم سے کم ایک مہینہ پہلے اپنے ارادہ سے اطلاع فرما دیں تاکہ ہم تحریک یوم النبی کی نمائندگی کے متعلق ان سے تبادلہ خیالات کر سکیں (عبدالمجید قریشی، ناظم سیرت کمیٹی) پٹی (ضلع لاہور)

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی دعوت ... قیمت سالانہ ... منیجر

سیرت کمیٹی کا اہم اعلان

غیر ممالک کو جانے والے اصحاب توجہ فرمائیں

جن بزرگوں نے دنیا میں اسلام کی اشاعت کی وہ تنخواہ دار مبلغ نہ تھے عرب کے علماء، فقراء، سیاح اور تاجر غیر ممالک کا سفر کرتے تھے اور اپنے سفروں میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ بھی شروع رکھتے تھے دنیا کے جن حصوں میں عرب کی تجارت پہنچی ہے اس کے ساتھ ہی اُن کا دین بھی پھیل گیا ہے۔

پچھلے دنوں مولانا حقی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، افغانستان، بلوچستان، ایران، اور عراق کی راہ سے اپنے ملک دشام کو تشریف لے گئے تھے آپ نے ہماری استدعا پر اس سفر کو تحریک سیرۃ النبی کی خدمت و اشاعت کے لئے وقف فرما دیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن ملکوں میں گئے مسلمانوں نے ان کی تبلیغی سرگرمی کی قدر کی ...

اور حضرت ارفاقت ... شمس الحسن واسطی دہلی

دواخانہ رشیدیہ دیوبند

خصوصی مجربات

اکسیر قلب — معجون عنبری

منیجر دواخانہ رشیدیہ دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

کروڑوں روپے

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶۶ — تار کا پتہ "ہیدی سنز" دہلی

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص حیض	اکسیر نسواں	ملین	جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

مقویات سراج عالم

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۶۶

آگیا ہے نیا سال سنہ ۱۹۳۳ء مبارک ہو

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

وہ وقت جبکہ ہر لحظہ پُر خطر ہوتا ہے

ہیضہ کے جراثیم

امرت دھارا

یہ ہمیشہ فائدہ کرے گی!

انتباہ

امرت دھارا ... لاہور

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ

دہلی

مدیر مسئول: ہلال احمد زبیری (بی اے)

معاون: محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے: سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے: سالانہ — ششماہی

نمونہ مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی یکم — ۵ — ۹ — ۱۳، ۱۶ — ۲۰ — ۲۴ — ۲۸ کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) — نصف صفحہ — ایک کالم — ½ کالم — ¼ کالم

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم شنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۲

معاصرین کے افکار و آراء

جمعیۃ العلمائے رنگون کی مساعی جمیلہ (شیر)

ناظرین کرام اس خوشگوار حقیقت سے واقفیت حاصل کر کے یقیناً مسرور و مبتہج ہونگے کہ انگریزی کتابیں نے جو جمعیۃ علمائے رنگون نے شائع کی ہیں بہت سے غیر مسلم ... [illegible]

اب کیا کرنا چاہیئے؟ (ہلال)

مولانا شوکت علی صاحب نے وائسرائے کے تار کے جواب میں جو بیان پریس کو دیا ہے ... [illegible]

حکومت کا غلط پندار

بیکار شکایت

سکھ لیڈروں کا اشتعال انگیز رویہ

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

فارس کی ایک سعید روح پر آفتاب نبوت کی چمک

خاتم المرسلین کے نالہ نیم شبی کا ایک کرشمہ

حضرت سلمان فارسیؓ کس طرح داخل اسلام ہوئے؟

(گزشتہ سے پیوستہ)

(گزشتہ الجمعیۃ میں حضرت سلمان فارسیؓ کی زبانی یہ قصہ یہاں تک درج ہو چکا ہے کہ [illegible]

شام کا سفر

(باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے)

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرمانا بھی علم نوازی و مذہبیت کا ثبوت دینا ہے۔ (منیجر الجمعیۃ دہلی)

چاہئے نماز — نایاب کتابیں — ... قادر کمپنی سرکل نمبر ۹ لدھیانہ (پنجاب)

مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فی پرچہ ۳ر

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مخلصانہ مشورہ

آجکل دواؤں کے اشتہارات جن مبالغہ آمیز اور گمراہ کن طریقوں سے شائع ہوتے ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں ... آفتاب آمد دلیل آفتاب

طلائے اعظم ایک شیشی عا/ معجون شفا ۲۱ خوراک ... محصولڈاک بذمہ خریدار

منیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڈھ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

... پتہ بال کالا اسٹور کنسی سمری دربھنگہ

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

اکسیر حیات

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب پھلواری شریف ضلع پٹنہ

اپنی زندگی برباد نہ کرو

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

سفوف جریان — جریان کی گولیاں

منیجر حاذق فارمیسی پونچھگیٹ دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپکے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

گرم کوٹوں کی فہرست مفت طلب کرو

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائین کراچی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ع/ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل نگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام الدین میں ترجمہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ خاشدہ بلا جلد عہ/ قسم دوم خاشدہ بلا جلد عا/ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸/ اور چمڑے کی جلد کا عہ/ ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے۔ افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۲۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱ر، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱ر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲ر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۳ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۵۱ ہجری

الہ آباد کانفرنس میں رہنمایان ملک کا اجتماع

الا ان نصر اللہ قریب!

اسوقت (۳ نومبر کو) جبکہ یہ سطور حوالہ قلم کی جا رہی ہیں الہ آباد میں ہندو مسلم اور سکھ تصفیہ کے متعلق رہنمایان وطن کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہوگی۔ اور قدوسیان فلک الافلاک اس متحدہ مفاہمت کی کامیابی کیلئے بارگاہ احدیت میں دعا کر رہے ہونگے۔ بلاشبہ آج کا دن ہندوستان کی تاریخ میں ایک بے مثال دن ہے جو خبر نہیں کس قسم کے واقعات تاریخ کے سپرد کرے گا اور کل کا آفتاب کن حوادث کو لیکر نمودار ہوگا۔ آج ہی کا دن ہے جس میں وطن عزیز کی یا تو از سر نو پیدائش ہوگی اور یا اسکو نامعلوم مدت کیلئے موت کی آغوش میں سلا دیا جائے گا۔ آج ہی الہ آباد میں رہنمایان قوم کے ...

نکات و لطائف

حوادث و احکام

وائسرائے کے نام مولانا شوکت علی کا دوسرا مکتوب

نائب الحکومت کا مایوس کن جواب اور مولانا شوکت علی کا بیان

الہ آباد کانفرنس کے سلسلہ میں امید افزا اطلاعات

وائسرائے کا مایوس کن جواب

بمبئی ۲ اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے کل وائسرائے کے پرائیویٹ سکریٹری کو ایک تار ارسال کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ”ہز ایکسلنسی کے فیصلہ پر مجھے بہت افسوس ہے۔ براہ نوازش از راہ عنایت پیر کو گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت دیدیجئے۔ امید ہے کہ گاندھی جی ہماری درخواست کو منظور کرلیں گے۔“

مذکورہ تار کے جواب میں کل مولانا موصوف کو وائسرائے کا مندرجہ ذیل تار ملا ہے:– ”میرے ۲ اکتوبر کے خط میں آپ کی دونوں درخواستوں کا جواب دیدیا گیا تھا کہ گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔“

مولانا شوکت علی کا بیان

... توقع پوری ہوگئی تو اس کانفرنس کے بعد اس سے بڑی کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں ہندوستانی عیسائیوں، اینگلو انڈینوں اور یورپینوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے تاکہ ان کے ساتھ سمجھوتہ ہو جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت مالویہ نے بنگال، پنجاب، بمبئی، مدراس، آسام اور دہلی کے مزید بیس اشخاص کو الہ آباد کانفرنس کی شرکت کیلئے مدعو کیا ہے۔

ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کا بیان

شیخ داؤدی کا مکتوب

ڈاکٹر انصاری اور الہ آباد کانفرنس

لندن کانفرنس کے بعد سالی

پنڈت مالویہ کا امید افزا بیان

ڈاکٹر موسے کا بیان

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

بغداد میں خواتین عراق کی کانفرنس

خواتین عرب کی ”ترقی“ کا پہلا قدم

بغداد میں خواتین عراق کی ایک زبردست کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ بین الاقوامی مجلس خواتین کی چار مندوبین خواتین نے کانفرنس کا اہتمام و انصرام کیا ہے۔ ان چاروں خواتین کے نام یہ ہیں:–

نور حمیدہ صدر مجلس خواتین شام، بیگم قادری رزاق، بیگم ہلال نجیم، فاطمہ حیدر مراد۔

ان کا ارادہ ہے کہ بغداد کے بعد طہران میں بھی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں ...

مراکش میں عربوں کا زبردست اجتماع

اٹلی اور فرانس کو آخری انتباہ

وسط چین میں ایک عالیشان مسجد کی تعمیر

درسگاہ کیلئے مصری علماء کا تقرر

عراق و شام کی سرحد پر فرانسیسی فوج سے جنگ

ایک فرانسیسی افسر مارا گیا

شام کی پارلیمنٹ کو توڑ دیا جائے گا

فارس کی ایک مسجد پر آفتاب ثبوت کی جھلک

الہ آباد کانفرنس میں ہندو ممبروں کی فہرست

صوبہ وار فہرست

خریداران الجمعیۃ

ہندو اور سکھ لیڈروں کے باہمی مشورے

مسلمانوں کے ۱۴ مطالبات پر ہندو اور سکھوں کی متفقہ اسکیم

بنگال کونسل میں مسلمانوں کے لئے ۱ء۵۱ فی صدی نشستوں کی تخصیص

الہ آباد میں مسلم رہنماؤں کی مجلس مشاورت

اتحاد کانفرنس کیلئے نمائندوں کا انتخاب

نشستوں کی تخصیص کیساتھ دس سال کیلئے مخلوط انتخاب

الہ آباد ۳ نومبر۔ مسلم رہنماؤں کے درمیان جو پہلے باہمی مشاورت ہورہی تھی وہ کل شام کو ختم ہوگئی۔ اجلاس کی صدارت مولانا ظفر علی خاں صاحب نے کی۔

مولانا شوکت علی صاحب۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ راجہ صاحب سلیم پور۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی۔

دارالحکومت

آرڈیننس بل کی منتخب مجلس کا اجلاس

چار ارکان کا واک آؤٹ

صدر کے رولنگ کے خلاف احتجاج

شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس

لندن کانفرنس سے مایوسی اور مخلوط انتخاب کی حمایت

بنگال کے ہندو نشستوں کی تخصیص کے خلاف ہیں

مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی نشستیں دیدی جائیں

مسلمانوں کو ۱۴ کے بجائے ۲۰ مطالبات پیش کرنے چاہئیں

اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اخوت اور جمہوریت سے پھیلا

سر پی سی رائے کا اتحاد آموز بیان

اسلام کی بنیاد اخوت اور جمہوریت پر

سرحد کے ہندو سمجھوتہ میں حائل نہ ہونگے

ڈاکٹر مونجے نے سر محمد یعقوب کی دعوت قبول کرلی

کانپور اور الہ آباد میں قماربازوں کی گرفتاری

گاندھی جی کی رہائی میں طاقت اقتدار کا پتھر

پہلے گاندھی جی کو پیشقدمی کرنی چاہئے

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

کانفرنس کی کامیابی ہی حکومت کا صحیح جواب ہوگی

یہی خدا کی مرضی ہے کہ ہم کامیاب ہوں

حکومت کے رویہ پر مولانا شوکت علی کا اظہار خیال

دہلی جیل سے ایک قیدی کا فرار

صدر خلافت دفتر جمعیۃ علمائے ہند میں

اعلیٰ حضرت نظام نے بیواؤں کی مصیبتوں کو ختم کردیا

عقد ثانی کے بعد بیوائیں حق وراثت سے محروم نہیں ہوسکیں

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

دہلی ۳ نومبر۔ آج دہلی مارکیٹ میں ذیل کا نرخ رہا۔

بے روزگاروں کے سردار کی گرفتاری

دفتر وزارت اور پارلیمنٹ پر حملہ

ایک ولایتی پارچہ فروش کی ناک غائب

کانگریس اسٹور پر پولیس کا چھاپہ

لاہور میں کانگریس بلیٹن تقسیم کئے گئے

عربی موسیقی کے ایک ماہر کا انتقال

بنگال کا کوئی اسکول اور کالج تشدد پسندوں سے خالی نہیں ہے

کلکتہ کارپوریشن پر انارکسٹوں کی تربیت کا الزام

بنگال کے متشددانہ جرائم پر سر چارلس ٹیگرٹ کا تبصرہ

اتحاد کانفرنس الہ آباد کا پرجوش خیر مقدم

کانفرنس میں شریک ہونے والے رہنماؤں کے زریں خیالات

مشترکہ نیابت تسلیم کرنی پڑے گی

وسعت قلب کی ضرورت

کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا

مسٹر جناح اور اتحاد کانفرنس

مخالفین اتحاد کے منہ میں خاک بھروو

ایک مدبر اور سیاسی مفکر مسلمان کا انتقال

سر علی امام یکایک چل بسے

پٹنہ: ایک خبر مظہر ہے کہ پرسوں اتوار کے دن صبح سر علی امام کا یکایک قلب کی حرکت رک جانے سے انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سر علی امام کی سیاسیات

لنکا شائر میں دو لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

تنخواہ میں تخفیف کے خلاف احتجاج

اشتراکیوں نے کاتنے والوں کو ورغلادیا

الور میں شیعہ قیدیوں کی رہائی

دونوں جج بلوں کو کسی غور و خوض کے بغیر مسترد کردیا جائے

الہ آباد میں جمعیۃ علماء ہند کی مجلس مشاورت کا فیصلہ

اسلحہ میں تخفیف کے بجائے اضافہ

تباہ کن جہازات کیلئے جاپان کی اسکیم

حکومت اور شاموزئی جرگہ میں سمجھوتہ

صدر جمہوریہ امریکہ کی ٹرین کو تباہ کرنیکی کوشش

بکری سے آدمی کا بچہ پیدا ہوا

بمبئی کی ۴۴ ویں جنگی کونسل گرفتار

سر علی امام کے انتقال پر وائسرائے کا تار

سر علی امام کے انتقال پر پٹنہ ہائی کورٹ بند

مسلمانانِ مدراس میں مذہبی و سیاسی بیداری

جمعیۃ علماء ہند ہی اسلامیانِ ہند کی ترجمان ہے

پورٹ حج بل کے خلاف مسلمانانِ مدراس کا زبردست مظاہرہ

کچھ عرصہ سے علاقہ مدراس میں جناب مولانا حاجی صوفی شاہ عبدالرحمٰن صاحب دہلوی تشریف لائے ہوئے ہیں جن کی وسیع معلومات حریت پرور تقریروں اور علمی خیالات نے مدراس کے مسلمانوں میں حیاتِ اسلامی کی لہر دوڑا دی ہے

اسمبلی کے ممبران کو احتجاجی تار ارسال کئے گئے اور ہزاروں ریزولیوشن پاس کر کے اپنے حقیقی جذبات کا اظہار کیا گیا مگر حکومت نے ظفر اللہ خاں۔ سر یعقوب سر عبدالرحیم وغیرہ حکومت پرستوں کے تعاون سے اپنا مقصد پورا کر لیا اور تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی متفقہ آواز کو بے اعتنائی کی گہری قبر میں دفن کر دیا۔ جمعیۃ علماء ہند اب تک جتلا رہی ہے اور مسلمانوں کو متنبہ کر رہی ہے کہ چند غداروں کے ذریعہ حکومت نے آلۂ کار بنا کر اپنا مقصد پورا کیا ہے آئندہ ان سے صاف کہہ دو کہ جب تم سے اسلامی مفاد کا تحفظ نہیں ہو سکتا اور تم حکومت پرستی کا لعنتی طوق اپنی گردنوں سے نہیں اتار سکتے تو آئندہ اسمبلی میں جانے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں اب یہ مسلمانوں کا کام ہے ...

تشریف لائے اسٹیشن پر آپ کے استقبال کے واسطے مولانا بشیر احمد صاحب سابق ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء ہند و اکس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ و مولانا محمد اسعد اللہ خاں صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ضلع میرٹھ مولانا ابو النصر حبیب اللہ صاحب و مولانا سید لائق علی صاحب پروفیسر دارالعلوم میرٹھ حافظ محمد یعقوب صاحب و حافظ حفیظ اللہ صاحب منشی عبدالوحید خاں صاحب وغیرہ حضرات موجود تھے آپ نے قریب شب کے ۱۲ بجے تک ایک پرائیویٹ میٹنگ میں شرکت فرمائی اور اس کے بعد فوراً ہی مراجعت فرمائے دیوبند ہوئے۔ (نامہ نگار)

امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کی دہلی میں تشریف آوری

مدرسہ امینیہ کی مسجد کا سنگ بنیاد

دہلی ۱۳ اکتوبر کل صبح امیر الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ششم جمعیۃ علمائے ہند نو بجے تشریف لائے دہلی ہوئے۔ اسٹیشن پر مدارس عربیہ خصوصاً مدرسہ امینیہ و عبدالرب کے مدرسین و طلباء اور حضرت کے بہت سے معتقدین و تلامذہ استقبال کیلئے موجود تھے ...

تمام دنیائے قادیانیت کو کھلا چیلنج

مسلمانوں کو نقشہ جنگ بدلنے کا مفید مشورہ

قادیانیت اور اسلام کی جنگ عرصہ دراز سے جاری ہے علماء ربانیین کے کامیاب مناظرے اور بعض مسلم اخبارات و رسائل عموماً اور موقر اخبار زمیندار اور اس کے مالک حضرت مولانا ظفر علی خاں صاحب مدظلہ العالی کی مجاہدانہ خدمات خصوصاً اس سلسلہ میں مستحق ہزار آفرین ہیں یہ مجاہدین ملت اگر نہ ہوتے تو خدا جانے یہ طوفان ... نقصان پہنچا جاتے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ عنی و عن سائر المسلمین الجزاء

امت مرزائیہ بلکہ ان کے زعماء سے ان کے پایہ ناز مسائل پر نہایت کامیاب مناظروں کے بعد یہ تجربہ ہوا کہ مرزائیوں سے جنگ کا نقشہ ہی بدل دیا جاوے۔

حیاتِ مسیح ناصری اور نبوت ظلی بروزی وغیرہ مسائل مرزائی صرف اس لئے زیر بحث لاتے ہیں تاکہ اس لاطائل طولانی بحث میں مسلمان الجھ کر منشی غلام احمد آنجہانی اور ان کی امت کے مقاصد مشومہ اور عقائد ملعونہ سے غافل رہیں ...

بیگم عالم کے قلب پر جو حالت گزر رہی ہے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ تاریخ اسلام میں دیکھا ہے کہ ماؤں نے اپنے فرزندوں کو جیبوں نے اپنے سرپرستوں کو قوم پر فدا ہونے کے لئے زرہ بکتر لگا کر رخصت کیا ہے اور ان کو دعاؤں سے رخصت کیا ہے کہ قوم کی خدمت میں۔ ہاں کا سوال آگیا ہے تو میدان سے سرخرو ہو کر آنا۔ دشمن کو پیٹھ نہ دکھانا قوم کے نام پر جان دینا عین زندگی ہے۔ تاریخ اپنی سرگذشت دہراتی ہے۔ ڈاکٹر عالم کی حالت جب بہت نازک ہو چکی ہے تو سرکار نے بیگم عالم کو اجازت دی ہے کہ جیل میں جا کر شوہر کی آخری خدمت کر لو۔ ملک بیگم عالم کی اس مصیبت میں شریک ہے ...

مسلمانانِ سہارنپور کا عظیم الشان جلسہ

جلوس شراب پر پکٹنگ اور گرفتاریاں

اصلاح الکلام افاغنہ کا سالانہ اجلاس

دارالعلوم دیوبند میں بتاریخ ۱۸ ماہ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۱ھ اصلاح الکلام افاغنہ کا سالانہ اجلاس بصدارت حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب پشاوری فاضل دیوبند منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی بعد نماز عشاء تلاوت کلام پاک اور قومی نظموں سے شروع ہوئی بعد ازاں حضرت صدر نے اپنے موثر اور دلچسپ خطبۂ صدارت کو سنایا جس کا اثر تمام طلباء دیوبند پر کافی پڑا ... ایک تجویز سودیشی کپڑے کی ترویج کے متعلق پاس کی جس کی تائید تمام طلبائے کی۔ جلسہ بخیر و خوبی تین بجے شب کو ختم ہوا۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ تمام طلباء مدعو تھے جلسہ کے اختتام پر چائے سے طلباء کی تواضع کی گئی۔ فقط

حکمت شاہ کاخیل متعلم دارالعلوم دیوبند

طلبائے دارالعلوم دیوبند کا جلسہ

دیوبند آج طلبائے دارالعلوم دیوبند کا جلسہ دارالطلبہ جدید میں زیر صدارت جناب مولانا ایوب صاحب فاضل دیوبند منعقد ہوا۔ اور ایک تجویز بالاتفاق منظور ہوئی جس میں مولانا منت اللہ صاحب رحمانی مولانا لطف الرحمٰن صاحب ...

تو یہ ہے کہ ۱۰ اکتوبر کو شراب کے پکٹنگ سے جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے دو رضاکار گرفتار کئے گئے ان کو تھانہ میں زد و کوب کیا گیا اب ایک کو پولیس نے رہا کر دیا اور دوسرا ضمانت کرانے پر گرفتاری ہی سے انکار ہے۔

دوران تقریر میں بغیر اپیل کے لوگ جمعیۃ علماء کی مالی امداد کر رہے تھے آخر میں آپ نے دو تجویزیں پڑھ کر سنائیں جو بالاتفاق منظور ہوئیں پہلی تجویز میں مولانا منت اللہ مولانا لطف الرحمٰن مولانا تفضل حسین فضلائے دیوبند مولوی عبدالغفار آزاد ملا محمد یعقوب محمد قاسم نہال احمد عبدالعلی کارکنان و رضاکاران جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کی جن کو ۱۰ اکتوبر کو ۳، ۳ ماہ قید بامشقت اور ... جرمانہ کی سزا ہوئی ہے ملی و ملکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مبارکباد دی گئی۔ دوسری تجویز میں ان مسلم نام نہاد نمائندوں سے جن کو حکومت از خود مسلمانوں کے نمائندے بنا کر تیسری گول میز کانفرنس میں بھیج رہی ہے اظہار بے اطمینانی و بیزاری کرتے ہوئے اعلان کیا گیا کہ یہ ہرگز مسلمانوں کے نمائندے نہیں نیز اس حقیقت نفس الامری کا اعلان کیا گیا کہ جو حقیقتاً مسلمانانِ ہند کے نمائندے ہیں وہ اس وقت جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند ہیں اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

جلسہ کے ختم پر نیر ذوالفقار علی خاں رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کا جلوس نکالا گیا جو جامع مسجد سے جلوس مرتب ہو کر بازاروں سے مختلف نعرے لگاتا ہوا شہید گنج میں شراب کی دکان پر پہونچا شراب پر پکٹنگ ہوا۔ پولیس کی ایک کافی جمعیت مع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سرکردگی میں دوکان کے قریب ...

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی پر اظہار مسرت

بنگال کے ایک عالم دین کا ہدیہ تہنیت

ابو المحاسن محمد احسان الحق "آفندی"

سکریٹری سونارائی انجمن معین الاسلام

ڈومر۔ رنگپور۔ بنگال

مدرسہ احیاء العلوم بھاگلپور کا جلسہ

صدر جمعیۃ علماء ہند کے لئے دعائے صحت

... الثانی ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو جمعیۃ الطلباء عربیہ کا جلسہ بمقام مدرسہ احیاء العلوم زیر صدارت جناب مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب منعقد ہوا ...

جمعیۃ علماء ہند پر کامل اعتماد

تمام سامعین نے بلند آواز سے کہا کہ بے شک جمعیۃ علماء ہند ہی ایک حق پرست جماعت ہے اور ہم کو اس پر کامل اعتماد ہے۔

اس کے بعد حج بل کے خلاف مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند کی تجاویز بالاتفاق منظور کی گئیں۔

درسلہ سید مصطفیٰ باقوی ویلوری خال مدراس

مسلمانانِ سہارنپور کا جلسہ

علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی صحت کیلئے دعا

سہارنپور ۱۵ اکتوبر۔ کل بعد نماز عشاء جامع مسجد سہارنپور میں ایک جلسہ ... زیر صدارت جناب مولانا سید محمد مبارک صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علمائے ہند منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد صدر محترم نے ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں تفصیل کے ساتھ یہ بیان فرمایا کہ جمعیۃ علماء کا ... کیا مقصد ہے اور اس کی سرگرمیوں اور قربانیوں کے اب تک کیا نتائج برآمد ہو چکے ہیں اور آئندہ کیا ہوں گے ...

تصدیقِ مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے

حج یا سب سے بڑا "خطرہ"

آپ حضرات کو شاید معلوم نہ ہو گا کہ حکومت نے چند اسلام فروش مسلمانوں کی مساعی اور امداد سے جو بل منظور کرایا ہے اس کا منشا کیا ہے ...

میرٹھ میں امیر الہند کا ورودِ مسعود

جمعیۃ علماء ہند کا بروقت انتباہ

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

الجمعیۃ

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۶۶

کروڑوں روپے

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانے کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلباء طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص احضر	اکسیر نسواں	ملین	جوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

مقویات سرتاج عالم

بال جڑ سے کالا

EFFECTIVE ASABI PILLS

مقوی و ممسک

JAMFAR AGENCY MEERUT

"مسلم خاتون"

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

منیجر مرکز دواخانہ یونانی دہلی

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

اور

چھپ کر تیار ہو گئی ہے

ہاشمی پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

کتب فروش صاحبان جلد آڈر روانہ فرمائیں

ہر شہر ہر مقام پر ڈائری ملتی ہے

ورنہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجتی ڈائری ہم روانہ کریں گے

ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ تجشی کمپنی۔ نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

بکس نامردی

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان پیدا کرنے والے موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے والے آئیں اور اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھریں ...

عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

محبوبِ عاشق کے قدموں پر

رسالہ معراج النبی

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دے کر اس دور کساد بازاری میں اپنی تجارت کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔

منیجر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ - - - - -
ششماہی - - - - -
سہ ماہی - - - - -
ممالک غیر کے لئے
سالانہ - - - - -
ششماہی - - - - -
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم - ۵ - ۹ - ۱۳
۱۷ - ۲۱ - ۲۵ - ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) - - -
نصف صفحہ ( ) - - -
ایک کالم ( ) - - -
½ کالم ( ) - - -
¼ کالم ( ) - - -

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللّٰہ علی الجماعۃ

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی۔ اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم چہارشنبہ ۹ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۳

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

حال کے مسلمانوں سے اسلام کی ایک فریاد
شادی بیاہ رچانے والوں کیلئے پیغمبر اسلام کا نیک نمونہ
أفحکم الجاھلیۃ یبغون؟

اسلام کیا ہے؟ امن و سلامتی کا راستہ، رحمت عامہ کا پیغام، اعتدال اور میانہ روی کا مسلک ...

کرتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کو تھیٹر اور سینما بازی نے تباہ نہیں کیا؟ کیا مشرکانہ رسوم نے ان کی رگ حیات کو نہیں کاٹا؟ ...

نبوت کے خزانہ میں کیا کچھ نہیں ہے

...

مغرب پرستوں کی حال زار

آج مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ ...

دو ہفتوں کے بعد

ان عظیم الشان معرکوں کے حالات اس صفحہ پر شائع ہونے شروع ہونگے جنمیں تمام عیسائی دنیا نے شریک ہوکر اسلام کو مٹانیکا پورا فیصلہ ...

معاصرین کے افکار و آراء

بلا تعیین نشست مخلوط انتخاب جاری کر دیا جائے تو مسلمانوں کا بیڑا غرق نہیں ہو جائے گا

"ہندو بھائی خطرہ میں ہے" یا "اسلام خطرہ میں ہے" کا نعرہ لگانے والے سر سے پیر تک مفتری وکذاب ہیں۔ ایسے لوگوں کی آواز پر مطلقاً کوئی توجہ نہ کرنی چاہئیے۔

سرکاری فیصلہ اور فیصلہ لکھنؤ (مدینہ)

ہم کو انقلاب کی بدلی حالت اور نفسیاتی کیفیت کا کما حقہ علم رکھنے کے باوجود اعتراف کرنا پڑتا ہے ...

حکومت ہند کی عاقبت ناشناسی (زمیندار)

...

مردے کا اتحاد مردے سے (ریاست)

سال گزشتہ سسکتی ہوئی مسلم لیگ کا دہلی میں دم نکل چکا ...

مسلمانوں کے تیرہ مطالبات کی منظوری (ملت)

...

وائسرائے کا صاف جواب

...

ہمارا مقصد کیا ہے؟

...

چائنہ سبز چاء نئے سیزن کا عمدہ مال آگیا ہے طلب فرماویں
نرخ فی سیر بحساب ... بیوپاری بھی خط و کتابت کریں۔
حاجی غلام محبوب جنرل ٹی مرچنٹ۔ قصہ خوانی پشاور شہر

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت بچے۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Manfg. Co.,
P. Box 88, Bunder Rd: Karachi.

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

حکیم الملوک ... کے اسراری مجرب نسخے ...

طلاء مسیحی ...

سفوف شاہی ...

مقوی حب عنبری ...

طلاء ملذ ...

حب ممسک طلائی ...

نوٹ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس ہوگی فہرست دواخانہ مفت طلب فرمایئے

مینیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط و تفریط سے بالکل الگ ہوکر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے غبار راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے۔ تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔

سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد، عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا، مردہ دل ہے۔ نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲/) فی پرچہ ۳

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے
ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

...

مینیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ الجامعہ

...

مینیجر

بے روزگاری کا آسان علاج معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

مینیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

مخلصانہ مشورہ

...

طلاء اعظم ... معجون شفاء ...

مینیجر دواخانہ صوفیہ اعظم گڑھ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

...

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

سفوف جریان	جریان کی گولیاں
...	...
مینیجر دی فارمیسی پونچگپورہ دہلی	مینیجر دی فارمیسی پونچگپورہ دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے۔ مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (۲/) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید مترجم اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اب ریزر برشیل ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر کعبۃ اللہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سیاہ رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے صدیہ قسم اعلےٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
ا/	ا/	۲/	۴/

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶/

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲/

ملنے کا پتہ

مینیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہارشنبہ ۹ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

مسوداتِ حج اور رائے عامہ

مسلم اراکین اسمبلی کا فرض

معلوم ہوا ہے کہ جمعیۃ کا ایک وفد عنقریب اراکین مجلس منتخبہ سے ملاقات کرے گا انہیں ساری پوزیشن سمجھائے گا اور ان سے مطالبہ کرے گا کہ وہ جمعیۃ کے نقطۂ نگاہ کی پیروی کرتے ہوئے صحیح راہ عمل اختیار کریں۔ ہم امید کرسکتے ہیں کہ اس کا نتیجہ بہتر نکلے گا۔

دیگر سربرآوردہ اور اہل الرائے حضرات نے ایک مفصل قرارداد ان مسودات قانون کے متعلق منظور کی جس میں قریباً فرداً فرداً ہر مسودۂ قانون پر تفصیلی تبصرہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ مسودات کس قدر مفاسد کا باب کرنے ہیں اور ہر حیثیت سے کتنے قابل اعتراض ہیں۔

مجلس شوریٰ کے اجلاس کے بعد ۱۰ جون ۳۲ء کو تمام ہندوستان میں تائیدی جلسے ہوئے اور مسلمانوں نے عام طور پر مساجد اور دیگر مقامات پر مجتمع ہو کر اپنی اس رائے کا اظہار کیا کہ وہ ان مسودات کو مذہبی مداخلت کے مرادف سمجھتے ہیں اور اگر انہیں قانونی تشکیل دی گئی تو وہ کبھی ہرگز قبول نہ کریں گے۔ ان جلسوں کی روداد میں الجمعیۃ میں اور دیگر اسلامی اخبارات میں شائع ہوچکی ہیں اور ان کی اطلاع اراکین مجلس منتخبہ کو بھی دی گئی۔ صرف الجمعیۃ میں جتنے شہروں سے اطلاعات آئیں اور درج کی گئیں ان کی تعداد سو سے متجاوز تھی۔ ان کے علاوہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہندوستان میں کس قدر مقامات ایسے تھے جہاں سے احتجاجی صدا بلند کی گئی، اور رائے عامہ نے صاف طور پر اپنا اظہار کردیا اور وضاحت کے ساتھ یہ بتادیا کہ ہم ایسے مسودات کو جو حج جیسے فریضۂ اسلامی میں مداخلت کرتے ہوں ہرگز برداشت نہیں کرسکتے۔

الہ آباد کی گفتگوئے مصالحت

جس وقت کہ ہم یہ سطور لکھ رہے ہیں الہ آباد میں ہندو، مسلمان اور سکھوں کی مشترکہ کانفرنس اتحاد و اتفاق کی عملی تجاویز پر غور کر رہی ہے اور پورے یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس جد و جہد کا انجام کیا ہوگا۔ جہاں تک ظاہری حالات اور اخباری اطلاعات کا تعلق ہے ہم کہتے ہیں کہ صورت حال نہایت امید افزا ہے اور اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہندوستان کی تینوں قومیں گذشتہ زمانہ کے تلخ تجربات کو اپنے سامنے رکھ کر کیوں نہ اس کا فیصلہ کرلیں کہ آئندہ سے وہ ہندوستان کے اندر اس طرح …

کے متعلق ہر وقت فیصلہ ہوسکتا ہے اور تمام عملی صورتوں پر مفصل بحث کی جاسکتی … قسم کی عیاری سے گریز نہیں کیا گیا۔

آئین سازی میں بے آئینی

منتخبہ کمیٹی کی سفارشات پر آرڈیننس بل میں تبدیلیاں

پکٹنگ ہر حالت میں قابل جرم نہیں ہے

دہلی ۸ نومبر۔ منتخبہ کمیٹی نے آرڈیننس بل میں ضروری تبدیلیوں کے متعلق جو سفارش کی تھی ان کو تقریباً منظور کرلیا گیا ہے ان تبدیلیوں میں سے ایک تبدیلی یہ ہے کہ آرڈیننس بل کا میعاد صرف تین سال ہے جس کے بعد اس کی زندگی خود بخود ختم ہوجائے گی۔ … اور جائیدادوں میں حرکت پیدا ہونے کی توجیہ … اس طرح بل سے پکٹنگ کے متعلق ایک حصہ کو خارج کردیا گیا ہے … مصنوعات کی بہت افزائی سرقت تک جرم قرار نہیں پاسکتی جب تک کہ وہ ایکٹ کی اصل روح کے منافی نہ ہو۔ اسلئے ایسا پکٹنگ جو سیاسیات سے علیحدہ … صنعت و حرفت کی ترقی کیلئے ہو جرم کی حد سے خارج کردیا گیا ہے۔

ہاربن کے قریب چین اور جاپان کی زبردست جنگ

مخالفین پر جاپانی ہوائی بیڑہ کی بمباری

ہاربن ۷ نومبر۔ ہاربن سے ستر میل کے فاصلہ پر مقام … پر چینی اور جاپانی افواج کی سخت معرکہ آرائی ہوئی۔ اس جگہ حکومت منچوریہ کے مخالفین کثیر تعداد میں جمع ہوگئے ہیں۔ جاپانی ہوائی بیڑہ نے مخالفین پر ہوائی تاخت کی اور بم گولے برسائے۔ اسی طرح … کے مقام پر جو … میل کے فاصلہ پر ہے جاپانی ہوائی بیڑہ کی ہوائی تاخت سے مخالفین کو سخت نقصان پہنچایا۔

شنگھائی ۸ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ماسکو (روس) میں منچوریہ کے معاملے میں روسی اور جاپانی معاہدہ کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے … روس نے جاپانی افسروں کو رہا کردیا ہے اس لئے اس کی خواہش ہے کہ جاپان بھی روسی قیدیوں کو جو منچوریہ میں محبوس ہیں رہا کردے۔ چینی اخبارات کا بیان ہے کہ روس اور جاپان کی اس گفت و شنید کا مطلب چین کو بالکل علیحدہ کردینا ہے۔

سندھ کی علیحدگی کن شرائط پر تسلیم کی گئی ہے؟

اتحاد کانفرنس میں سندھ کی علیحدگی پر شرط و معاہدہ

حوادث و احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

فی البحر الرائق قوله ويقضي في المسجد او داره لانه صلى الله عليه وسلم حكم بين المتلاعنين في المسجد وقال للمديون قم فاقضه بعد امر الله ان يضع الشطر … كان في المسجد وقد ارتفعت …

اور بحر رائق میں ہے کہ قاضی مسجد میں یا اپنے گھر میں فیصلہ کرسکتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دو لعان کرنے والوں کے متعلق فیصلہ صادر فرمایا ہے اور نیز مدیون سے فرمایا اٹھو اور اس کا فرض ادا کرو …

(باقی آئندہ)

ضروری گزارش

الہ آباد میں ہندوستان کی مختلف الخیال جماعتوں کا تاریخی اجتماع

اتحاد کیلئے زعمائے ہند کی مساعی پیہم

امید و بیم کی متضاد کیفیات

تین یوم کی بحث و تمحیص کی تفصیلی روداد

الہ آباد ۸ نومبر۔ ہندو اور سکھ نمائندگان کے درمیان ایک جانب اور سربرآوردہ مسلم لیڈران کے درمیان دوسری جانب گفت و شنید گذشتہ تین یوم سے جاری ہے۔ اس نے فرقہ وارانہ مسئلے کے حل کو منتہائے … امید بنادیا ہے اور اب بلا خوف یہ کہا جاسکتا ہے کہ سمجھوتہ کے امکانات اس وقت بہت زیادہ قوی ہیں۔

پنجاب کا مسئلہ

پنجاب کے مسئلہ کا ابھی تک کوئی حل دریافت نہیں ہوسکا ہے۔ کیبنٹ … کی نمائندگی کے سوال کے سلسلہ میں بحث طول پکڑ رہی ہے۔ علاوہ بریں سکھ مجالس آئین ساز میں بھی فیصدی نشستیں مخصوص کرانے پر مصر ہیں۔ اور آئین میں متعدد دیگر تحفظات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ۲۳ فیصدی نشستیں مخصوص کرانے پر مصر ہیں …

پنجاب کے مسئلہ کا حل

سب کمیٹی کا تقرر

کانفرنس کا اجلاس آج دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ کانفرنس ہر پہلو سے نمائندگی کی حامل تھی۔

ہندو، مسلم اور سکھ لیڈران کی ایک سب کمیٹی جلد ہی تمام متنازعہ امور پر غور کرنے کے لئے کانفرنس کے روبرو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ حسب ذیل اصحاب اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے: مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد، راجہ سلیم پور، مولانا ظفر علی خاں، پنڈت مدن موہن مالویہ، راجہ نریندر ناتھ، ڈاکٹر مونجے، بابو راجندر پرشاد، بابو شیام لال لیڈر، شری بت وجے راگھو آچاریہ، پروفیسر چھبلانی، شری بت راما نند چٹرجی، سردار منگل سنگھ، سردار اجل سنگھ، سردار جودھ سنگھ۔ سب کمیٹی کا اجلاس آج رات کو ۸ بجے منعقد ہوگا۔

جمود ۔ مایوسی ۔ امید

الہ آباد ۸ نومبر۔ آج شب کو صلح کی گفت و شنید کے دوران میں حالات کی رفتار بہت زیادہ تیرہ و تاریک ہوگئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے مسئلہ پر یکایک جمود پیدا ہو …

قوم پرست مسلمانوں کا نظریہ

کانفرنس کے اجلاس میں طوالت

سب کمیٹی کا کام

ملازمتوں کا مسئلہ

سندھ ۔ پنجاب ۔ بنگال

سندھ کے مسئلہ کی پیچیدگی

عربی خبریں کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ارض حرم میں غیر مسلموں کا مخفی داخلہ

اگر ان کو گولی ماری گئی تو حکومت حجاز ذمہ دار نہ ہوگی

ینبوع اور دیگر مقامات کے حکام کا انتباہی اعلان

یہ سب کو معلوم ہے کہ ارض مقدس حجاز میں غیر مسلم کا داخلہ از روئے اسلام ممنوع ہے … گذشتہ سال دو یورپین بھیس بدل کر ارض حرم میں داخل ہوئے جو شناخت کرلئے گئے اور قبائل نے ان کو گولی مار کر ہلاک کردیا لیکن پھر بھی اس قسم کے لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے …

طرابلس میں پھر گڑبڑ

شہیدات عربیہ کی یادگار

گذشتہ سال حکومت اٹلی نے بغاوت کے جرم میں … ستر سال سے متجاوز تھی۔ جس روز زعیم شہید سنایا گیا تو اٹلی کی فوج نے بھی نقل و حرکت شروع کردی اور طرابلس کے اہم مقامات پر پہرے لگادئے گئے۔ لیکن اس کے باوجود عربوں کے عزائم میں فرق نہیں آیا اور انہوں نے بے خوف ہو کر شہید مرحوم کی یادگار منائی۔ برقہ کے قریب اٹلی کی فوج اور عربوں کے درمیان معمولی سی جھڑپ بھی ہوگئی جس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت اٹلی چند سربرآوردہ عرب مسلمانوں پر بغاوت کے سلسلہ میں مقدمہ چلانے والی ہے مگر ابھی تک کوئی تصدیق نہیں ہوئی۔ طرابلس کا مطلع ابھی انتشار اور پریشانی سے صاف نہیں ہوا ہے۔

عبادان کے کنوؤں سے پٹرول کا استخراج

ایک ماہ میں ۵۰۸۰۰ ٹن تیل نکالا گیا

ایک عراقی جریدہ مظہر ہے کہ اینگلو پرشین پٹرول کمپنی نے عبادان کے کنوؤں سے بہت زیادہ پٹرول نکالا ہے۔ ماہ اگست میں جو پٹرول نکالا گیا اس کی مقدار ۵۸۸۰۰ ٹن تھی۔ گذشتہ آٹھ ماہ کی مجموعی مقدار کا اندازہ ۳۲۹۰۰۰ ٹن ہے۔ تین سال کے اندر جو قدر پٹرول نکالا گیا اس کی مقدار حسب ذیل ہے: …

فرانسیسی فوج اور مراکشی سلالوں میں جنگ

چین کی تازہ مردم شماری

اختلاف کے باوجود سمجھوتہ ضرور ہوگا
اتحاد کانفرنس میں مایوسی کے بعد اُمید کی جھلک
پنجاب اور سندھ کے مسئلہ کے حل کا قریبی امکان

الہ آباد ۵ نومبر۔ اتحاد کی گفت و شنید کے متعلق جو مایوسی کے سیاہ بادل چھا رہے تھے ان میں اب امید کی شعاع نظر آنے لگی ہے چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سندھ کا مسئلہ آسان ہوگیا ہے اور ممکن ہے کہ مشکلات کو عبور کر لیا جائے۔

اتحاد کانفرنس میں صوبہ سرحد اور بلوچستان کا فیصلہ ہوگیا
ہندو مسلم معاہدہ کے بعد حکومت کو اپنے فیصلے کے استرداد پر مجبور کیا جائے
بعض تحفظات کے ماتحت سندھ کی علیحدگی پر آمادگی

الہ آباد ۵ نومبر۔ اتحاد کانفرنس میں بنگال کا معاملہ بالکل ختم ہوگیا ہے۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان کے متعلق جو فیصلہ اتحاد کانفرنس میں منظور ہوا ہے اس کا متن حسب ذیل ہے۔

پنجاب کے مسئلہ کا حل

سمجھوتہ ضرور ہوگا

رجب کی نوچندی میں گڑبڑ
کربلا میں ڈاکہ کی خبر

اتحاد کانفرنس میں سیاسی پیچیدگیاں
سندھ کی علیحدگی پر اختلاف

کلکتہ کارپوریشن کی عمارت پر پولیس کا قبضہ

جاپان اور منچوریہ کی جنگ کا نتیجہ
صرف ایک سال میں دس ہزار انسانوں کا قتل

فوجی بارکوں سے دس ہزار گولیاں غائب

آرڈیننس بل پر دستخط کردئے گئے
سات ارکان کا اختلافی نوٹ

تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری کا سبب

سندھ کے مسئلہ کو آرٹ بنایا جائے
سندھی لیڈر کا تار ڈاکٹر مونجے کے نام

برلن میں ٹرامیوں کا ہنگامہ
پولیس کی گولی سے ایک نازی ہلاک

چاٹگام میں کارتوس برآمد ہوئے

سیاسی کانفرنس منتشر کردی گئی

شراب کی بھٹیوں پر پولیس کا چھاپہ

اتحاد کانفرنس کے کامیاب ہونے کی پوری توقع
مولانا شوکت علی کا امید افزا بیان

اتحاد کانفرنس میں ایک ممبر کی گرفتاری

چھوت چھات کے خاتمہ کیلئے نیا قانون

سیاسی کانفرنس کے صدر کی گرفتاری

فری پریس جرنل نے ضمانت داخل کی

منچوریہ کے اسٹیشن پر چینی ڈاکوؤں کا حملہ
تین اشخاص کا قتل اور تین آگ کی نذر

پشاور پولیس اسٹیشن میں ٹائم بم پھٹ گیا
پولیس کا تمام عملہ معطل کردیا گیا

احمد آباد کے انسپکٹر کا قتل
پولیس سارجنٹ نے گولی ماردی

حج کے متعلق مسودات قانون
معلّمین کے مسودہ کی واپسی کا امکان

نئی دہلی ۵ نومبر۔ شاید جمعیۃ مقننہ کے گزشتہ اجلاس میں حکومت نے پورٹ حج کمیٹیوں کے متعلق ایک مسودہ پیش کرکے منظور کرا لیا ہے مگر دو مسودات ابھی باقی ہیں جن میں سے ایک تو معلّمین کا مسودہ قانون تھا اور دوسرا انڈین شپنگ ایکٹ میں ایک ضروری ترمیم کا مسودہ قانون۔

جمعیۃ علمائے ہند کی رہنمائی میں ان دونوں مسودات کی مسلمانوں نے جو مخالفت کی تھی حکومت نے اسے نظرانداز نہیں کیا تھا بلکہ بعض امور میں ضروری ترمیمیں مجلس منتخبہ کے اصرار پر قبول کرلی تھیں اور بعض سے ملتوی کردیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ منتخبہ کمیٹی کا اجلاس بروز جمعہ کے دن منعقد ہوا جس میں دونوں مسودات اور مسلمانوں کی مخالفت پر غور کیا گیا۔ گو کمیٹی کی کارروائی صیغہ راز میں ہے تاہم معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ معلّمین کے مسودہ قانون کو واپس لے لیگی اور صرف انڈین شپنگ ایکٹ میں ضروری ترمیم کے بعد مسودہ کو پیش کرے گی۔

قارئین الجمعیۃ کو یاد ہوگا کہ حج کی تحقیقاتی کمیٹی نے حاجی کے لئے جہاز پر ۱۸ مربع فیٹ کی جگہ کی سفارش کی تھی، حکومت نے صرف ۱۶ فیٹ منظور کیا تھا لیکن جمعیۃ مقننہ کی منتخبہ کمیٹی کے گزشتہ اجلاس میں مسلمان ارکین کے اس مطالبہ کو مان لیا گیا تھا اور ۱۸ فیٹ جگہ منظور کرلی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پھر اپنے فیصلہ سے گریز کررہی ہے اور وہ اب بھی جگہ متعین کرنا نہیں چاہتی ہے۔ اسی طرح معلوم ہوا ہے کہ حاجیوں کے لئے یہ بھی لازم قرار دیا جارہا ہے کہ کھانے کا انتظام ہر شخص کے لئے لازمی ہوگا اور کوئی شخص خود کوئی چیز تیار نہ کرسکے گا۔

ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علمائے ہند کی گرفتاری
مراد آباد میں جلسہ و جلوس اور پولیس کا لاٹھی چارج

مراد آباد ۵ نومبر۔ جمعیۃ علمائے ہند کے نویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ادیب اعلیٰ مدرسہ شاہی العلوم مراد آباد کی صدارت میں مسلمانان مراد آباد کا عام جلسہ جامع مسجد مراد آباد میں منعقد ہوا۔

بعد نماز عصر حضرت مولانا کی قیادت میں عظیم الشان جلوس روانہ ہوا۔

مسلمانان مراد آباد کا جلسہ

مراد آباد ۵ نومبر۔ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان مراد آباد کا عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب مولانا ... صاحب منعقد ہوا۔

جمعیۃ علمائے ہند کے دسویں ڈکٹیٹر

جمعیۃ علمائے ہند کے نویں ڈکٹیٹر حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب نے اپنی گرفتاری کے وقت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دیوبندی رکن جمعیۃ علمائے ہند کو اپنا قائم مقام نامزد کیا۔

حکومت نے گاندھی جی کو خط و کتابت کی اجازت دیدی
چھوت چھات کے متعلق جیل سے پروپیگنڈہ

بمبئی ۶ نومبر۔ گاندھی جی نے یروڈہ جیل سے ایک پہلا بیان چھوت چھات کی بیخ کنی کے سلسلہ میں شائع کیا ہے۔

عقد بیوگان اور طلاق کا قانون پاس کیا جائے
گجرات کی ہندو خواتین کے مطالبات

احمد آباد ۵ نومبر۔ خواتین کانفرنس میں احمد آباد کی ہندو خواتین نے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے اور مجلس قانون ساز کے ممبران سے اصرار کیا کہ وہ ان کے متعلق ضروری قوانین مرتب کریں۔

دارالحکومت
جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ عام
جمعیۃ علمائے ہند کا شاندار جلسہ اور جلوس

پولیس کی مداخلت

دہلی میں دو اور سازشی گرفتار
خفیہ پولیس کی سرگرم تفتیش

گول میز کانفرنس میں برطانی مزدور جماعت کی شرکت
مزدور جماعت نے شرکت سے انکار کردیا

سر علی امام کی یادگار کے قیام کی تجویز
ایک لاکھ روپے کیلئے کمیٹی کی اپیل

پنجاب کونسل میں بھی آرڈیننس بل پیش ہوگا
بل کی دفعات بہت زیادہ سخت ہیں

بمبئی میں کانگریسیوں کی گرفتاریاں
مسلم ایرمبئی کونسل گرفتار کرلی گئی

جنوبی افریقہ میں سفید فام بیکاروں کی امداد
ہندوستانیوں کو کیوں محروم رکھا گیا

گاندھی جی کی رہائی کے متعلق ہوم ممبر کا بیان
جیل سے گاندھی جی کے دو مکتوب

ریلوے کے جعلی ٹکٹ فروخت کرنے کی سازش
ریاست نابھ میں ایک گروہ گرفتار

ڈکٹیٹر ہشتم کا ملتان جیل کو تبادلہ
اخلاقی قیدیوں کی گاڑی میں جگہ دی گئی

ڈھاکہ کے قریب ایک بم پھٹ گیا
ایک ہندو ہلاک پولیس کی تحقیقات

سرحد میں چار سرخ پوش گرفتار
پارہ چنار منڈی میں پکٹنگ کی سعی

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ اور جلوس

جمعیۃ علمار سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کی گرفتاری

سہارنپور ۸ر نومبر کل حسب تجویز جمعیۃ علمار ہند آرڈیننس ڈے منایا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ بصدارت مولانا قاری احمد اللہ صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علمار ضلع سہارنپور منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب ڈکٹیٹر صاحب نے تقریر فرمائی اور جمعیۃ علمار ہند کے نویں ڈکٹیٹر مولانا سید محمد میاں صاحب کا پیغام بیان فرمایا۔ اس کے بعد جناب مولانا راشد حسن صاحب کارکن جمعیۃ علمار سہارنپور نے ایک مبسوط تقریر میں جمعیۃ علمائے ہند کی خدمات ظاہر فرمائیں۔ آپ کے بعد ڈکٹیٹر صاحب نے مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علمار ہند کی اپیل کا تذکرہ کرتے ہوئے الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد جمعیۃ کی امداد کے لئے اپیل کی گئی جس کا پبلک کی طرف سے خاطر خواہ جواب دیا گیا۔ اس کے بعد مولانا احمد اللہ صاحب نے تین تجویزیں پیش کیں۔ پہلی تجویز میں الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی، دوسری تجویز میں حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علمار ہند کی گرفتاری پر ان کو مبارکباد دی گئی۔ تیسری تجویز میں نیز محمد علی خاں رضاکار جمعیۃ علمار ضلع سہارنپور کو جن کو ۸ر نومبر کو ۳ ماہ قید بامشقت اور ۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی مبارکباد دی گئی۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

جلوس پکٹنگ اور گرفتاریاں

جامع مسجد سے جلوس مرتب ہو کر شہر شاہی بازار نخاسہ وغیرہ میں ہوتا ہوا اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ڈکٹیٹر ہشتم جمعیۃ علمار ہند اور حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علمار ہند کے مطبوعہ بیانات تقسیم کرتا ہوا بازار شہید گنج میں شراب کی دوکان پر پہونچا۔ منتظر کار جلوس مختلف نعروں سے اپنے جوش کا اظہار کر رہے تھے۔ جلوس میں آگے سبز جھنڈا جمعیۃ علمار کا تھا اس کے پیچھے آرڈیننسوں کے متعلق ایک نشان اور موٹو تھا۔ مولانا قاری احمد اللہ صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علمار ضلع سہارنپور اور اظہر صاحب رضاکار جمعیۃ علمار ضلع سہارنپور نے شراب پر پکٹنگ کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سب انسپکٹر پولیس معہ ایک جمعیۃ پولیس پہونچے اور ہر دو صاحبان کو گرفتار کر کے کوتوالی پہونچا دیا۔ اللہ اکبر کے نعرے لگانے کے جرم میں ۳ اور اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ کل ۵ گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ مجمع نے نعروں کے ساتھ مجاہدین کو رخصت کیا۔

رضاکار جمعیۃ علمار سہارنپور کے مقدمہ کا فیصلہ

سہارنپور ۸ر نومبر، نیز محمد علی خاں صاحب رضاکار جمعیۃ علمار ضلع سہارنپور کے مقدمہ کی جو کہ ۴ر اکتوبر کو شراب پر پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے تھے مسٹر جمال سٹی مجسٹریٹ نے ڈسٹرکٹ جیل سہارنپور میں سماعت کی اور ۳ ماہ قید بامشقت اور ۵ روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا۔ رضاکار مذکور نے مقدمہ کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

بنگال میں احترام مساجد و اوقاف

۶ر نومبر مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علمار ہند کے اعلان کے مطابق باناچنگ پران پاڑا جامع مسجد میں زیر صدارت جناب مولوی ابو المعالی سعید بخت صاحب زمیندار ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ بعد ختم جلسہ جلوس نکالا گیا جو اطراف و جوانب کے گشت کے بعد عیدگاہ پہونچ کر دعا کی گئی۔

حسب پروگرام جمعیۃ علمار ہند تاریخ مذکور میں سید پور بڑی مسجد میں زیر صدارت مولوی حاجی سید سکندر علی صاحب کے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا اور قرار داد ہیں مندرجہ ذیل نہایت جوش و خروش کے ساتھ بالاتفاق منظور ہوئیں۔

۶ر نومبر حسب پروگرام جمعیۃ علمار ہند شاہ بندر جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی محمد عبد الخالق ایک عام جلسہ منعقد ہوا ہر سہ تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

۶ر نومبر حسب ارشاد جمعیۃ علمار ہند بنی گنج جامع مسجد میں بزیر صدارت مولوی انوار علی صاحب ساڑھے بارہ بجے ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔

۶ر نومبر حسب پروگرام جمعیۃ علمار ہند پانچ گاؤں جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی ظفر علی صاحب ایک جلسہ ہوا۔ ان تمام مقامات میں جمعیۃ علمار ہند کی تجاویز منظور کی گئیں۔

جمعیۃ علمار مراد آباد کے اسیر رضاکار

مراد آباد ۵ر نومبر حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علمائے ہند و ڈکٹیٹر پراونشل یوپی کانگریس کمیٹی کے جلوس سے ۴ر نومبر اور اس کے بعد ۵ر نومبر کو کانگریسی والنٹیروں کے علاوہ حسب ذیل رضاکاران جمعیۃ علمائے مراد آباد گرفتار کئے گئے ہیں:

مولوی امیر حمزہ صاحب صدر جمعیۃ طلبائے مراد آباد۔ مولوی مظہر الاسلام صاحب احراری سنبھلی۔ احمد حسین عرف چھوٹے۔ شیخ انعام اللہ خان۔ انعام اللہ خورد۔ شیخ شفیع الدین۔ شیخ قمر الدین۔ نواب خاں صاحبان۔

مسلمانان فرخ آباد کا اجتماع

صلح کوش علمار و زعمار پر اظہار اعتماد

۴ر اکتوبر بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان فرخ آباد کا ایک اجتماع عظیم زیر صدارت عالیجناب محمد افروز علی خاں صاحب منعقد ہوا۔ اول حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد نے حضرت مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی صحت کیلئے دعا کی۔ اس کے بعد مولانا حکیم سید آل نبی صاحب لفو و مولانا محمد ایوب صاحب انصاری نے اجتماع لکھنؤ کی حمایت پر بصیرت افروز تقریریں کیں۔ آخر میں حسب ذیل تجویزیں بالاتفاق پاس ہوئیں:

(۱) مسلمانان فرخ آباد کا یہ عام جلسہ اجتماع لکھنؤ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور علمار و زعمار کے متفقہ فیصلہ پر اپنے اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) مسلمانان فرخ آباد کا یہ عام جلسہ خیر کار اجتماع لکھنؤ کو مبارکباد دیتا ہے اور اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں کو مخلصانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ اب بھی اپنی حرکات سے باز آجائیں ورنہ ہم ان کے خلاف اظہار ناراضگی کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔

(بشیر الدین)

جلسہ جمعیۃ العلمار یوسف زئی بام خیل

آج تاریخ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۳۲ء شب جمعرات بعد از نماز عشار جامع مسجد دار القاضی تحصیل صوابی میں زیر صدارت مولانا مولوی مفتی صاحب فضل الرحمن نائب صدر جمعیۃ العلمار عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ واعیان توحید کافی تعداد میں شریک تھے اور مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں:

(۱) صدر صاحب نے صدارت کے دوران میں اصلاح قوم، اتحاد بین المسلمین کے مضامین پر بہ تبصرہ کیا۔ نیز حاضرین کو بتایا گیا کہ ہر ممکن کوشش سے اجرار رسوم شریعت پر مصروف رہیں۔ اور حکومت کو ظاہر کیا کہ جمعیۃ العلمار یوسف زئی کا مطالبہ متعلق محاکم شرعیہ ضرور پورا کیا جاوے۔ دوم جناب حکیم عبد الحکیم صاحب صدر جمعیۃ تبلیغ المسلمین پنجاب لاہور نے دوران تقریر میں حاضرین کو بتایا کہ ہر سہ تجاویز جمعیۃ العلمار ہند متعلق احترام مساجد و اوقاف کو بنظر استحسان دیکھتا ہے اور حکومت کے رویہ پر جو ہر امر مداخلت فی الدین ہے اظہار افسوس کرتا ہے جس کی تائید میں جناب مبلغ جمعیۃ مولانا حکیم سید محمد اسحق نے پورے طور پر اظہار خیالات کیا۔ (ناظم جمعیۃ محمد یونس)

جمعیۃ طلبار کانپور کا جلسہ

مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲ر رجب المرجب ۱۳۵۱ھ کو بعد نماز جمعہ مدرسہ اشرف العلوم کانپور میں زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد امداد اللہ صاحب عباسی جمعیۃ الطلبار مدرسہ اشرف العلوم کانپور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں لکھنؤ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی پرزور الفاظ میں حمایت کی۔ جناب صدر کے بعد جناب مولوی حافظ خلیل الرحمن صاحب اختر عباسی ناظم جمعیۃ الطلبار مدرسہ اشرف العلوم کانپور نے ایک بصیرت افروز تقریر میں جداگانہ انتخاب کے مضار اور مخلوط انتخاب کے مفاد بیان کئے۔ آپ کے بعد چند دوسرے مقررین نے حالات حاضرہ پر تقریریں کیں۔ جلسہ میں متعدد تجاویز منظور کی گئیں۔ ایک تجویز میں ان مسلم زعمار کو مبارکباد دی گئی جو اتحاد کے لئے ساعی ہیں۔ دوسری تجویز میں ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں سے روادارانہ طرز عمل کی اپیل کی گئی۔

(محمد ایوب بھاگلپوری نائب ناظم جمعیۃ طلبار کانپور)

شفیع داؤدی صاحب اور مسلمانان بہار

مسلمانان بہار ضلع دربھنگہ اتحاد کانفرنس منعقدہ لکھنؤ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اراکین سب کمیٹی سے متوقع ہیں کہ جلد از جلد ہندو مسلم مناقشہ کو طے فرما کر مسلمانوں کو اطمینان سے زندگی بسر کرنے کا موقع دیں۔

صوبہ بہار میں اگرچہ برعکس نام نہند زنگی کافور اخبار اتحاد نے جو فضا مکدر کر رکھی تھی مگر لکھنؤ کانفرنس کی شاندار کامیابی کو دیکھ کر مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئیں اور داؤدی گروپ کے مکاید سے بھی پردہ اٹھ گیا اور سمجھ گئے کہ مسلم کانفرنس کی آڑ میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔ ہم مسلمانان ضلع دربھنگہ کی انتہائی آرزو و تمنا ہے کہ تصفیہ کے موقع پر تحفظ پرسنل لار کے تحت میں ان تفاصیل کا نٹ نوٹ میں درج کیا جانا ضروری ہے جو جمعیۃ علمائے ہند دہلی نے طے کئے ہیں اور وہ تمام تفاصیل منظور کر لی گئی ہیں۔ ہم لوگ دل سے متمنی اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اصلح کو کامیاب اور مفید بنا دیں اور غدار ان قوم کی سازشوں سے مسلمانان ہند محفوظ رہیں۔

عبد الوہاب صدر جمعیۃ علمائے صوبہ بہار۔ از دربھنگہ

ندوۃ العلمار میں سرعلی امام کی وفات پر جلسہ تعزیت

آج بتاریخ ۸ر نومبر ۱۹۳۲ء بعد نماز ظہر اساتذہ و طلبہ دار العلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ سرعلی امام کی وفات پر اظہار رنج و غم کیلئے زیر صدارت جناب مولانا شبلی صاحب فقیہ دار العلوم منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئی:

اساتذہ و طلبہ دار العلوم کا یہ جلسہ ہندوستان کے مشہور ادیب و مسلم لیڈر سرعلی امام کی ناگہانی انتقال پر ملال پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس کو ایک قومی اور ملی حادثہ قرار دیتا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم کی وفات پر اظہار حزن و ملال کے لئے آج دار العلوم بھی بند رہا۔

شبیر محمد ناظم الاصلاح دار العلوم ندوۃ العلمار

ہاکی کپ ٹورنامنٹ

محمد صالح ہاکی کپ ٹورنامنٹ ہارس اسلامیہ اسکول مارہرہ ۱۶ر نومبر ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا۔ تمام مڈل اسکول اور ہائی اسکول کے آٹھویں درجہ تک کے طلبہ اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ فیس داخلہ پانچ روپیہ ہے۔ گزشتہ سال یہ کپ ہارس اسلامیہ اسکول ٹیم نے جیتا تھا۔ قواعد و ضوابط حسب ذیل پتہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سید وحید حسن نقوی سکریٹری محمد صالح ہاکی کپ ٹورنامنٹ ہارس اسلامیہ اسکول

رسالہ معراج النبی

اسلامی معلومات کا دریا کوزہ میں

اسلامی تعلیم

مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے۔

[illegible]

ملنے کا پتہ۔ منیجر رسالہ ... کوچہ چیلان دہلی

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں!

جس صاحب کو جونسی چیز کی ضرورت ہو۔ وہ منگوا سکتے ہیں!

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں اس رسالہ میں مردوں کی خاص امراض کی وجہ تسمیہ، علامات وغیرہ کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور گم شدہ طاقت بحال کرنے کیواسطے اصول نسخہ جات ہیں۔ اخیر میں اوشدھالیہ کی تیار کردہ ادویات ہیں۔ یہ لکھنا چاہیئے کہ شادی شدہ ہیں۔ طالب علم ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جاوے گا۔

لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری یہ لیکچر کوی وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایس پی ایس کے ہال میں حال دہلی لالٹین سے دیا تھا۔ عام پبلک کی خواہش کے مطابق اسکو چھاپ کر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

رسالہ ملیریا خورد اس میں ملیریا موسمی بخار کی مکمل تشریح ہے ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ کوئی گھر اس بیماری سے خالی نہیں رہتا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوالیں۔

اخبار دیش اپکارک اردو یہ طبی ہندرہ روزہ اخبار ہے جسکو اپنی صحت قائم رکھنے کا ذرا بھی خیال ہے وہ اس کو ضرور خریدیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔ طالبعلم درخواست نہ کریں۔

رسالہ امرت مشہور و معروف دوائی امرت دھارا جو ایک ہی دوائی کل امراض کا علاج ہے۔ اس کی مکمل تشریح اس رسالہ کے اندر ہے۔ مفت منگوا دیں۔

فہرست ادویات امرت دھارا اوشدھالیہ کی تمام ادویات کی فہرست مع قواعد علاج جو کہ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانا چاہیں وہ اسکو پڑھیں!

نوٹ رسالہ عجیب کیلنڈر مفت

خط و کتابت و تار کا پتہ امرت دھارا ۔ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

کروڑوں روپے

تار کا پتہ "میڈی سنٹر" دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۶۶

کے ذاتی اور خاندانی مجربات حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے رفاہ عام کی غرض سے ہندوستانی دواخانہ دہلی کے لئے وقف کر گئے ہیں اور آپ کے جانشین طبیب اعظم مسیح الملک حکیم محمد احمد صاحب رئیس اعظم دہلی اپنے نئے مجربات اسی دواخانہ کو بخش رہے ہیں۔

اگر آپ کو اپنی جان عزیز ہے اگر آپ سخت اور دیرینہ بیماریوں سے شفا پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ہندوستانی دواخانہ کی انمول مجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

اس دواخانہ کی سب آمدنی طبیہ کالج اور اس کے متعلقہ شفاخانوں پر خرچ ہوتی ہے جہاں سینکڑوں ہندو مسلم اور سکھ طلبار طب یونانی اور آیورویدک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ہزاروں مریض علاج کرا کر شفایاب ہوتے ہیں۔ (فہرست مفت طلب فرمائیے)

آپ کا خادم۔ منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے

قرص ابیض یہ دوا مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی خاص الخاص مجربات سے ہے جریان کو بالکل دور کر دیتی ہے ...

اکسیر نسواں عورتوں کے امراض کے لئے اس سے بہتر دوا اب تک نہ ہندوستان میں ہے اور نہ یورپ میں ضعف رحم ورم رحم، سیلان الرحم، ایام حیض کی بے قاعدگی ...

ملین یہ دافع قبض دواؤں میں بے نظیر دوا ہے معدہ اور آنتوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے ...

جوہری مرض آتشک کے لئے حضرت مسیح الملک کے مجربات سے خاص دوا ہے جس سے اب تک ہزار مریض اچھے ہو چکے ہیں ...

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۲ دہلی

اگر تندرستی برقرار رکھنا زندگی کی بہار ہے!

شربت اکسیر

اگر آپ شادی دعوت یا بدہضمی سے ہلکان ہو گئے ہوں تو شربت اکسیر استعمال کرکے قدرت خدا کا تماشا دیکھئے

جریان ...

تازہ سرٹیفکٹ ملاحظہ فرمایئے ...

پتہ: ایس ۔ پی ۔ بخشی ۔ اینڈ کمپنی کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

ہندوستانی ایجاد گھر

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

نو ایجاد مشین سویاں

پتہ: ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

جرمنی طلسمی آلہ

اگر کمزور آدمی صرف دو منٹ میں طاقتور ہونا چاہتے ہیں اور طاقت مردمی کا تماشا دیکھنا چاہتے ہیں تو بوقت ضرورت جرمنی آلہ استعمال کریں۔ قیمت فی آلہ رعایتی دو روپے بالکل بے ضرر ہے۔ وی پی طلب کریں جھوٹ ثابت ہو تو دام واپس ہوگا۔

منگوانے کا پتہ: منیجر آنند ایجنسی ۹ ۔ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور

بلوچ قوم کو خوشخبری

کراچی میں "البلوچ" ہفتہ وار کا اجرار

منیجر البلوچ رنگیلا لین ۔ کراچی

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء

چھپکر تیار ہو گئی ہے

بخشی پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

منیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۸ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

بکس نامردی

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان پیدا کرنے والے اور آئندہ زندگی کو تباہ کرنے والے ... بکس نامردی ...

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی

آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ اور جلوس

جمعیۃ علماء سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کی گرفتاری

سہارنپور ۵ر نومبر کل حسب تجویز جمعیۃ علماء ہند آرڈیننس ڈے منایا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ بصدارت مولانا قاری احمد اللہ صاحب ڈکٹیٹر سوم جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور منعقد ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد جناب ڈکٹیٹر صاحب نے تقریر فرمائی اور جمعیۃ علماء ہند کے نویں ڈکٹیٹر مولانا سید محمد میاں صاحب کا ... اس کے بعد جناب مولانا ... صاحب کارکن جمعیۃ علماء ... نے ایک مبسوط تقریر میں جمعیۃ علماء ہند کی خدمات ظاہر فرمائیں۔ آپ کے بعد ڈکٹیٹر صاحب نے مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کی اپیل کا خیر مقدم کرتے ہوئے الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد جمعیۃ کی امداد کے لئے اپیل کی گئی جس کا پبلک کی طرف سے خاطر خواہ جواب دیا گیا۔ اس کے بعد مولانا احمد اللہ صاحب نے تین تجویزیں پیش کیں پہلی تجویز میں الہ آباد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی دوسری تجویز میں حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند کی گرفتاری پر ان کو مبارکباد دی گئی۔ تیسری تجویز میں نیز رضا کار ... جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کو جن کو ... سزا ہوئی مبارکباد دی گئی۔ ...

رضاکار جمعیۃ علماء سہارنپور کے مقدمہ کا فیصلہ

سہارنپور ۵ر نومبر۔ فیروز علی خاں صاحب رضاکار جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے مقدمہ کی جو کہ ۸ر اکتوبر کو شراب پر پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے تھے مسٹر جبال سٹی مجسٹریٹ نے ڈسٹرکٹ جیل سہارنپور میں سماعت کی اور ۶ ماہ قید بامشقت اور ... جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا۔ رضاکار مذکور نے مقدمہ کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

بنگال میں احترام مساجد و اوقاف

۱۰ر ستمبر مجلس تحفظ ناموس شریعت جمعیۃ علماء ہند کے اعلان کے مطابق با نیاچنگ پران پاڑا جامع مسجد میں زیر صدارت جناب مولوی ... سعید بخت صاحب زبیدار ایک عام جلسہ منعقد ہوا تھا۔ بعد ختم جلسہ جلوس نکالا گیا تھا گرد و نواح کے گشت کے بعد عیدگاہ پہنچ کر دعا کی گئی۔

حسب پروگرام جمعیۃ علماء ہند تاریخ مذکور میں سید پور بڑی مسجد میں زیر صدارت مولوی حاجی سید سکندر علی صاحب کے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا اور قراردادیں مندرجہ ذیل نہایت جوش و خروش کے ساتھ بالاتفاق منظور ہوئیں۔

۱۰ر ستمبر حسب پروگرام جمعیۃ علماء ہند شاہ بندر جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی محمد عبد الخالق ... ایک عام جلسہ منعقد ہوا ...

جمعیۃ علماء مراد آباد کے اسیر رضاکار

مراد آباد ۵ر نومبر حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ڈکٹیٹر نہم جمعیۃ علماء ہند و ڈکٹیٹر پراونشل یوپی کانگریس کمیٹی کے جلوس ... اور اس کے بعد ... نومبر کو کانگریسی والنٹیروں کے علاوہ حسب ذیل رضاکاران جمعیۃ علماء مراد آباد گرفتار کئے گئے ہیں:۔

مولوی امیر حسن صاحب صدر جمعیۃ طلباء مراد آباد۔ مولوی مظہر الاسلام صاحب احراری سنبھلی۔ احمد حسین عرف چھوٹے۔ شیخ انعام الحسن۔ انعام اللہ خاں۔ شیخ شفیع الدین۔ شیخ قمر الدین۔ نواب خاں صاحبان۔

مسلمانان فرخ آباد کا اجتماع

صلح کش علماء و زعماء پر اظہار اعتماد

۸ر اکتوبر۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانان فرخ آباد کا ایک اجتماع عظیم زیر صدارت عالیجناب محمد امراؤ علی خاں صاحب منعقد ہوا۔ اولاً حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خطیب جامع مسجد نے حضرت مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی صحت کیلئے دعا کی۔ اس کے بعد مولانا حکیم سید آل نبی صاحب ... مولانا محمد ایوب صاحب ... نے اجتماع کی حمایت پر بصیرت افروز ...

جلسہ جمعیۃ العلماء یوسف زئی بام سیل

آج تاریخ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء شب جمعرات بعد از نماز عشاء جامع مسجد واقع میں تحصیل صوابی میں زیر صدارت مولانا مولوی مفتی صاحب فضل الرحمن نائب صدر جمعیۃ العلماء عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ داعیان توحید کافی تعداد میں شریک تھے اور مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) صدر صاحب نے صدارت کے دوران میں اصلاح قوم، اتحاد بین المسلمین کے مضامین پر بڑا تبصرہ کیا نیز حاضرین کو بتایا گیا کہ ہر ممکن کوشش سے اجراء رسم شریعت پر مصروف رہیں۔ اور حکومت کو ظاہر کیا کہ جمعیۃ العلماء یوسف زئی کا مطالبہ متعلق محاکم شرعیہ ضرور پورا کیا جائے (۲) جناب حکیم عبد الحکیم صاحب صدر جمعیۃ شبان المسلمین پنجاب لاہور نے دوران تقریر میں حاضرین کو بتایا کہ ہر ہفتہ تجاویز جمعیۃ العلماء ہند متعلق احترام مساجد و اوقاف کو نظر استحسان دیکھتا ہے اور حکومت کے رویہ پر جو سراسر مداخلت فی الدین ہے اظہار افسوس کرتا ہے جس کی تائید میں جناب مبلغ جمعیۃ مولانا حکیم سید محمد اسحٰق نے پورے طور پر اظہار خیالات کیا۔ (ناظم جمعیۃ محمد یونس)

جمعیۃ طلباء کانپور کا جلسہ

مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ر رجب المرجب ۱۳۵۱ھ کو بعد نماز جمعہ مدرسہ اشرف العلوم کانپور میں زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد امداد اللہ صاحب عباسی جمعیۃ الطلباء مدرسہ اشرف العلوم کانپور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنی ...

بعد جناب مولوی حافظ خلیل الرحمن صاحب اختر عباسی ناظم جمعیۃ الطلباء مدرسہ اشرف العلوم کانپور نے ایک بصیرت افروز تقریر میں جداگانہ انتخاب کے مضار اور مخلوط انتخاب کے مفاد بیان کئے۔ آپ کے بعد چند دوسرے مقررین نے حالات حاضرہ پر تقریریں کیں جلسہ میں متعدد تجاویز منظور کی گئیں۔ ایک تجویز میں ان مسلم زعماء کو مبارکباد دی گئی جو اتحاد کے لئے ساعی ہیں۔ دوسری تجویز میں ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں سے روادارانہ طرز عمل کی اپیل کی گئی۔

(محمد ایوب بھاگلپوری نائب ناظم جمعیۃ طلباء کانپور)

شفیع داؤدی صاحب اور مسلمانان بہار

مسلمانان بہار ضلع دربھنگہ اتحاد کانفرنس منعقدہ لکھنؤ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اراکین سب کمیٹی سے متوقع ہیں کہ جلد از جلد ہندو مسلم مناقشہ کو طے فرما کر مسلمانوں کو اطمینان سے زندگی بسر کرنے کا موقع دیں۔

صوبہ بہار میں اگرچہ برعکس نام نہند زنگی کافور اخبار اتحاد نے جو فضا مکدر کر رکھی تھی ... کانفرنس کی شاندار کامیابی کو دیکھ کر مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئیں اور داؤد نگری کے سکاید سے بھی پردہ اٹھ گیا اور سبھوں نے دیکھ لیا کہ مسلم کانفرنس کی آڑ میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے ہم مسلمانان ضلع دربھنگہ کی انتہائی آرزو تمنا ہے کہ تصفیہ کے موقع پر تحفظ پرسنل لا کے تحت میں ان تفاصیل کا نوٹ میں درج کیا جانا ضروری ہے جو جمعیۃ علمائے ہند دہلی نے طے کئے ہیں وہ تمام تفاصیل منظور کی گئیں۔ ہم لوگ دل سے متمنی اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اصلح کو کامیاب اور مفید بنا دے اور خدا الزانا قوم کی سازشوں سے مسلمانان ہند محفوظ رہیں۔

عبد الوہاب صدر جمعیۃ علمائے صوبہ بہار۔ از دربھنگہ

ندوۃ العلماء میں سر علی امام کی وفات پر جلسہ تعزیت

آج بتاریخ ... نومبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز ظہر اساتذہ و طلبہ دار العلوم کا ایک عظیم الشان جلسہ سر علی امام کی وفات پر اظہار رنج و غم کیلئے زیر صدارت جناب مولانا شبلی صاحب فقیہ دار العلوم ... میں حسب ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

اساتذہ و طلبہ دار العلوم کا یہ جلسہ ہندوستان کے مشہور اور مسلم لیڈر سر علی امام کی ناگہانی انتقال پر ملال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس کو ایک قومی اور ملی حادثہ قرار دیتا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم کی وفات پر اظہار حزن و ملال کے لئے آج دار العلوم بھی بند رہا۔

شبیر محمد ناظم الاصلاح دار العلوم ندوۃ العلماء

ہاکی کپ ٹورنامنٹ

محمد صالح ہاکی کپ ٹورنامنٹ مارہرہ اسلامیہ اسکول مارہرہ ... نومبر ۱۹۳۲ء سے شروع ہوگا تمام مڈل اسکول اور ہائی اسکول کے آٹھویں درجہ تک کے طلبہ اس میں حصہ لے سکتے ہیں فیس داخلہ ... روپیہ ہے گزشتہ سال یہ کپ مارہرہ اسلامیہ اسکول ٹیم نے جیتا تھا قواعد و ضوابط حسب ذیل پتہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سید وحید حسن نقوی سکریٹری محمد صالح ہاکی کپ ٹورنامنٹ مارہرہ اسلامیہ اسکول

رسالہ معراج النبی

اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں

اسلامی تعلیم

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں

رسالہ امراض مخصوصہ

لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری

رسالہ امرت

کروڑوں روپے

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں: قرص احیض، اکسیر نول، ملین، چوہری

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۲۳ دہلی

شربت اکسیر

Indian Invention House Delhi Amritsar

ہندوستانی ایجاد گھر

نوایجاد مشین سویاں

جرمنی طلسمی آلہ

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء

بخشی پاکٹ ڈائری

بکس نامردی

الجمعیۃ جامعہ رحمانیہ مونگیر کا ماہوار رسالہ

احمد اینڈ کو

بلوچ قوم کو خوشخبری

مثنویات سراج عالم

تبدیل ... آدمی جوان ہو سکتا ہے معجون شباب آور

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی

نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم یکشنبہ ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۴

معاصرین کے افکار و آراء

سود اور قانون حج (ملت)

عازمان حج کی آسانیوں کا کون ایسا مسلمان ہوگا جو خواہشمند نہ ہوگا۔ مسلمانوں کی جو کثیر تعداد ہر سال اپنے اس مذہبی فریضہ کی ادائی کے لئے جاتی ہے ...

قوموں کی زندگی (ہمدم جدید)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

اسلام دنیا کی ہر بیماری کا علاج تجویز کر چکا ہے

خلافت راشدہ میں کسانوں اور زمینداروں کے حقوق

موجودہ تہذیب اور اسلام کا قانون مالگزاری

خلیفۃ المسلمین کی اسلامی فوج پر سختی

کسی پر ظلم کر کے تو مالگزاری نہیں لی گئی؟

مہذب حکومتوں کی لعنت

اسلام میں زمینداروں کے حقوق

مسلمانوں کے مشاغل (مدینہ)

ہندو مسلم نا اتفاقی

ایک بام دو ہوا

خلافت راشدہ اور مالگزاری

نایاب کتابیں

چائے خانہ

قادر کمپنی ... پنجاب

محبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵ دہلی

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بے خطر ہے ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط و تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا صاف آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔

سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد، عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا، مردہ دل ہے نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲) فی پرچہ ۳

المشتہر

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

بال جڑ سے کالا

... پتہ بال کالا اسٹور کنسی سمری دربھنگہ

اکسیر حیات

دوا وہ درد لادوا کو کہتے ہیں بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جس کا ہر گھر یا ہر شخص کے پاس سفر و حضر میں رہنا ضروری ہے کیونکہ اکسیر حیات سر سے پیر تک کی اکثر بیماریوں کا حکمی اور فوری علاج ہے ...

شرط: فائدہ نہ ہونے کی صورت میں حلفیہ بیان آنے پر قیمت واپس کر دی جائے گی۔ ملنے کا پتہ

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

چہرہ زرد ہے جسم نحیف اور کمزور ہے دل دھڑکتا ہے بھوک نہیں لگتی زندگی وبال ہو رہی ہے یہ سب کچھ جریان کا اثر ہے۔ جریان ایسا موذی مرض ہے جس سے زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے ان سب شکایات کے لئے ہماری تیار کردہ دوائیں بہ تیر بہدف ثابت ہوں گی۔

دونوں دوائوں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں

سفوف جریان

منیجر جان فارمیسی ... دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکامی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے، افسانہ کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ سلسلے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا قاعدہ
۴؍	۲؍	۱؍	۱؍

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کمالین، احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ مجلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معریٰ اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپکو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش لگے ہیں ... سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے ... اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... یعنی ایک روپیہ ... مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرمی نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ... علاوہ محصولڈاک ...

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

سرزمین عرب میں مغربی تہذیب کی تباہ کاریاں

عدن کے عیسائی مدارس کا خواتین پر اثر

عدن میں عیسائی مدارس نے مغربی تہذیب کو خوب فروغ دے رکھا ہے جس سے مشرقی بالخصوص عربی تہذیب کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ عدن میں عیسائی مشنریوں کا جال پھیلا ہوا ہے جو اپنے بے پناہ سرمایہ سے مغربی لعنت کو پوری بے حیائی سے پھیلانے پر تلے ہوئے ہیں۔

(صراط المستقیم)

الجزائر میں انسداد مسکرات کی تحریک

جمعیۃ اسلامیہ کا قیام

(صراط المستقیم)

بغداد سے مدینہ منورہ تک موٹر سروس

حکومت حجاز و عراق کی گفت و شنید

(ام القریٰ)

عربی زبان میں گفتگو کرنیکا جرم

ترکی میں بارہ اشخاص کو سزا

(صراط المستقیم)

نجف اشرف میں ایک علمی مجلس کا قیام

(صراط المستقیم)

کویت میں برقی روشنی کا انتظام

(صراط المستقیم)

عراق میں اجنبی امتیازات کا خاتمہ

حکومت عراق کی توقعات

اتحاد کانفرنس میں پنجاب کا مسئلہ طے ہو گیا

جمعیۃ علماء ہند کا پرسنل لاء من وعن تسلیم کر لیا جائے گا

سندھ کی علیحدگی کے لئے سندھی ہندوؤں کی درخواست

خوشگوار فضا

جمعیۃ علماء ہند کا پرسنل لاء

گوبند مالویہ اور ڈاکٹر محمود کا بیان

سندھ کو آٹونومی نہ دو

پنجاب میں مسلمانوں کی آئینی اکثریت

مالویہ جی کے نام مولانا شوکت علی کا مکتوب

پنجاب کا مسئلہ حل ہو گیا

ناظم جمعیۃ علماء پنجاب کا بیان

پنجاب کی مسلم نشستیں

حوادث و احکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

(باقی آئندہ)

ضروری گزارش

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم یکشنبہ ۱۳ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

الہ آباد کانفرنس میں امید و بیم کے دوگونہ مناظر

اتحاد کوشی کے باوجود سندھ کا مسئلہ لاینحل بنا ہوا ہے

اچھوت اور قدامت پسند ہندو

لارڈ سینکے اور گاندھی جی

جمعیۃ علماء رنگون

وکٹوریہ ہسپتال کے متعلق شکایات

وکٹوریہ ہسپتال کے متعلق ہمارے پاس متعدد بار شکایات موصول ہو چکی ہیں۔

سول نافرمانی کو بند کرنے سے ہی تعمیری کام ہو سکتا ہے

ہندوستان کو اصلاحات کیلئے مزید انتظار کرنے کا مشورہ

لارڈ سینکے کا گاندھی جی سے سول نافرمانی ترک کرنیکا مطالبہ

امریکہ کے انتخابات میں صدر جمہوریہ کو شکست

شراب نوشی کی حمایت نے روزویلٹ کو کامیاب بنا دیا

"کانفرنسوں کی منڈی" میں خونریز فساد

فوج اور پولیس پر حملہ بلوائیوں پر گولہ باری

آٹھ اشخاص ہلاک اور تیس مجروح

امریکہ میں تباہ کن طوفان باد و باران

ایک ہزار آدمی ہلاک متعدد جہازات غرق

کیلوں کے درخت اور گنے کی کاشت کو سخت نقصان

حکومت افغانستان میں اہم تبدیلیوں کی توقع

وزیر اعظم اور گورنروں کے عہدوں میں تبدیلی

پنجاب کا مسئلہ اطمینان بخش طریق پر طے ہو چکا

مسلمانوں کیلئے ۵۱ فی صدی نمایندگی یا کل ۸۸ نشستیں

آبادی کے تناسب پر نمایندگی کی حمایت

سکھوں کے بے پناہ مطالبات پر الہ آباد میں غور و بحث

فوجی بھرتی کے اصول کا تصفیہ دس سال کیلئے موجودہ ویٹیج کی بحالی

سندھ کا مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہو سکا

سندھ کا مسئلہ ابھی طے نہیں ہوا

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں عام جلسہ

صدر جمعیۃ علماء پنجاب کی تقریر

رضا کار جمعیۃ علمائے ہند کو سزا

اتحاد کانفرنس میں سکھوں کا فارمولا

دفتر جمعیۃ علماء ہند میں صدر جمعیۃ علماء پنجاب کی تشریف آوری

دہلی میونسپلٹی میں اچھوتوں کا داخلہ

عورتوں کی نمایندگی پر بحث

نئی دہلی میں آتشزدگی

پستول اور دیگر اسلحہ کی برآمدگی

مالوی جی کے نام سندھی ہندوؤں کا تار

سندھ کی علیحدگی تسلیم کر لیجئے

سندھی مسلمانوں کی تائید

اتحاد کانفرنس کی زبردست کامیابی

مسلمانوں کے تیرہ مطالبات کی منظوری

ڈاکٹر مونجے کا بیان

مسلمانان مظفر نگر کا عام جلسہ

جب تک کامیابی نہ ہو اتحاد کانفرنس جاری رکھی جائے

جمعیۃ علمائے ضلع سہارنپور کے تیسرے ڈکٹیٹر کو سزا

اتحاد کانفرنس میں جمعیۃ علماء ہند کا پرسنل لا منظور کر لیا گیا

کانفرنس کی کاروائی ۱۳ ؍نومبر تک جاری رہے گی

گول میز کانفرنس کی نمایندہ حیثیت کا ماتم

ڈاکٹر امبیدکر کی مایوسی

مرکزی ذمہ داری کی تائید

جمعیۃ علماء سہارنپور کا چوتھا ڈکٹیٹر

گاندھی جی کی رہائی کی زبردست افواہ

دہلی اور وائٹ ہال میں نامہ و پیام

(ہندوستان ٹائمز)

اتحاد کانفرنس میں گوبند مالویہ پر نوٹس کی تعمیل

بمبئی میں مجلس اقوام کے دفتر کا قیام

ہندوستان کو بربادی سے بچاؤ!

بمبئی کے پارسیوں کی اتحاد کانفرنس سے اپیل

دانشمندی اور انسانیت اتحاد کے متقاضی ہیں

پارسی سماج ہندو مسلم اور سکھ لیڈران پر زور دیتی ہے کہ وہ سمجھوتہ کے وقت ان اہم امور کا خیال رکھیں کہ ایک جانب تو قومیں اقوام میں نیابت، ملازمت اور وزارت کے لئے آپس میں جنگ و جدال کر رہی ہیں اور دوسری جانب ہندوستان کی دولت تباہ ہو رہی ہے ... یہ ساعت نہایت نازک ہے ... ہندوستان کو بربادی سے بچاؤ۔

کراچی میں ہندو مسلمانوں کا مشترکہ جلسہ

سندھ کے مسئلہ کو طے کرنے کیلئے اتحاد کانفرنس سے استدعا

"شیخ عبد المجید سندھی ہندوؤں کے فارمولے کو نامنظور کرتے ہیں"

گول میز کانفرنس کا افتتاح ۱۷ ؍نومبر کو ہوگا

شاستر کی رو سے اچھوت مندر میں داخل نہیں ہو سکتے

حکومت ہند کے نام ہندوؤں کی یادداشت

ننکانہ کے گوردوارہ میں بم پھٹ گیا

ایک سکھ کی آنکھ نکل گئی

۹۰ کروڑ کا سونا لیکر برطانیہ نے کیا دیا

معاہدہ اوٹاوہ ہندوستان کیلئے مستقل خطرہ ہے

اوٹاوہ بل پر اسمبلی میں مباحثہ

عراق میں برطانوی سفیر کا تقرر

ہندوستانی وزراء اور امن کو خطرہ

لندن میں سر اسٹوارٹ امیر علی کی تقریر

کانگریس کے لاسلکی آلہ کا پتہ نہیں لگ سکا

عدالتوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی

سیاسی اسیروں پر بدسلوکی کے خلاف احتجاج

گول میز کانفرنسوں پر دو لاکھ پونڈ کا خرچ

انگلستان میں یوم ہندوستان منایا جائیگا

بمبئی میں جلسہ اور جلوس کا امتناع

پنجاب میں فرقہ وارانہ اختلافات کو دور کرنے کیلئے ٹریبونل کا تقرر

اتحاد کانفرنس میں ایک نئی تجویز

وعدہ معاف گواہ پر بم

اوٹاوہ کا معاہدہ منظور نہ کیجئے

ہندوستان کے معاملہ میں برطانیہ کی غلط فہمی

انگلستان کی روانگی پر انڈیا لیگ کے وفد کا بیان

برطانیہ اور آئرلینڈ کی اقتصادی کشمکش

آئرلینڈ کی درآمد پر دوگنا محصول

بمبئی میں ہندو مسلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

پولیس کی بروقت مداخلت

جرمنی اور تخفیف اسلحہ

سر جان سائمن کی پالیسی سے جرمنی میں ہیجان

برطانیہ کی پالیسی کا آئرلینڈ کیطرف سے جواب

برطانوی مال پر ۵۰ فی صدی محصول لگا دیا گیا

آئرلینڈ کی جمہوری فوج غیر مسلح کر دی گئی

بیروزگاروں کی امداد کا مسودہ قانون

مصارف حج کی تفصیلات

حکومت حجاز نے اپنے ایک اعلان میں مصارف حج کی جو تفصیلات شائع کی ہیں اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

کرایہ کشتی بندرگاہ جدہ پر اگر جہاز دور لنگر انداز ہو۔	قروش میری ۸
״ ״ ״ جبکہ جہاز درمیان میں ہو	۶ ״ = ۶
״ ״ ״ جب کہ جہاز قریب ہو	۴ ״ = ۴
قلی کی اجرت کشتی سے اسباب بندرگاہ پر نکالنے کی	״ = ۱
״ ״ واپسی پر سامان پہنچانے کی	״ = ۱
״ ״ بندرگاہ سے حاجی کے جائے قیام تک	۴ ״ = ۴
״ بوقت واپسی بندرگاہ تک	۲ ״ = ۲
بواب نگہبان سامان بوقت وصول و روانگی نصف نصف قروش میری	
کرایہ مکان جدہ بوقت وصول و واپسی اندازاً ۳ دو شب فی شب	
ڈیڑھ قروش میری	= ۰۷ ״ =
(اگر ۳ شب سے زائد رہنا ہو تو فی شب ایک قروش میری)	
فیس تقبیل یعنی معلم کے آدمی کی بندرگاہ جدہ پہنچنے کے وقت	۳ ״ = ۳
״ وکیل معلم جدہ بوقت وصول	۱۸ ״ = ۱۸
״ ״ واپسی	۵ ״ = ۵
اجرت ملازم جو حاجی کے ساتھ جدہ سے مکہ مکرمہ جاویگا	۱ ״ = ۱
״ ״ ״ مکہ مکرمہ سے بوقت واپسی جدہ آویگا	۱ ״ = ۱
فیس شقدف ایک نفر کی بوقت روانگی از جدہ تا مکہ مکرمہ	
واپسی جدہ از مکہ سواء قروش آمد و رفت کے	۰۲ ״ = ۰۶
کرایہ شقدف جدہ سے مکہ مکرمہ اور مکہ سے جدہ تک کے	
واسطے ایک نفر کا	۳۱ ״ =
کرایہ اونٹ جدہ سے مکہ معظمہ تک ایک نفر کا	۵۵ ״ =
״ ״ بوقت واپسی از مکہ تا جدہ	[illegible]

[illegible]

خرچ خوراک و قربانی و صدقہ و خیرات ارض مقدس حجاز میں خرچ کرنے ہوں گے اور ہندوستان سے ٹکٹ اسٹیمر جہاز آمد و رفت ۱۶۵ روپیہ میں ملے گا۔ ٹکٹ ریل آمد و رفت بمبئی یا کراچی و خرچ قلی وغیرہ تقریباً للعہ/ روپیہ خرچ خوراک ایام سفر اندازاً تین ماہ و قربانی ایک راس معہ ۵ روپے سمجھنا چاہئے پس اونٹ پر سفر کرنے والوں کو احتیاطاً سفر خرچ ۵۵۵ روپے سمجھنے چاہئیں اور لاری میں سفر کرنے والوں کو احتیاطاً ۶۵۵ روپے علاوہ خرید ہدایہ وغیرہ اس لئے اشرفی کا نرخ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ یہ تخمینہ ریل و جہاز میں تیسرے درجہ میں سفر کرنے والوں کا ہے۔

کلکتہ میں ایک مشہور فرم پر ڈاکہ
ڈاکو تین لاکھ روپے کے جواہرات لے گئے

کلکتہ ۹ر نومبر۔ میسرز تلاچند گھنشام داس جنرل مرچنٹس و جو ایک مشہور تاجر ہیں اور جو برانفیل کے سیلنگ ایجنٹ ہیں کے یہاں ایک ... ڈاکہ پڑا (نقصان) ...

... کا اندازہ تقریباً تین لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ ڈاکوؤں کے گروہ میں سے ایک شخص نے مکان کی ایک سمت جب کہ بڑو سی زمین پر سوئے ہوئے تھے ایک اونٹ اونچا بانس لگا کر اوپر چڑھ گیا اور کھڑکی کی سلاخ توڑ کر اندر داخل ہوگیا اور جا کر اس نے ایک تجوری سے جس کی چابی پہلے ہی سے حاصل کی ہوئی تھی بہت سے ہیرے جواہرات نکال لئے اور ایک کھڑکی کی راہ رسی باندھ کر نیچے اتر گیا۔ چور نے جاتے ہوئے رسی اور بانس وہیں چھوڑ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ چوروں میں سے کوئی شخص اس فرم سے تعلق رکھتا تھا جس کے ذریعہ سے اس تجوری کی چابی حاصل کی گئی جو کہ عرصہ بیس سال سے ایک کمرہ میں لگی ہوئی تھی۔ مکان کے دربان کو گرفتار کر لیا گیا ہے مگر خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کام ایک شخص کا نہیں ہے بلکہ ایک چالاک گروہ کا ہے۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں
اسلامی تعلیم

[illegible]

دار الاسلام

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دار العلوم روح الاسلام بنگال

ان دنوں مسلمانوں کی حالت جیسی خراب و خستہ ہے کسی واقف کار شخص سے پوشیدہ نہیں ہے یوں تو تمام ہندوستان کے مسلمان طرح طرح کے امراض روحانیہ و باویہ میں مبتلا ہیں لیکن تمام ہندوستان میں صوبہ بنگال کے مسلمانوں کی حالت سب سے بدتر ہے جہالت و افلاس ذلت و خواری ان کا طغرائے امتیاز ہے پست ہمتی اور بداخلاقی شیوۂ عام ہے گمراہی ضلالت اور مراسم شرکیہ و محرمات کا ارتکاب عموماً جاری و ساری ہے دینی و مذہبی حمیت و غیرت ایک دم مفقود ہے بلند حوصلگی اور عام سیاسی بیداری تو گویا ناپید ہے۔ اس لئے ان تمام امراض کا علاج یہ ہے کہ دین اسلام کی مکمل اور صحیح تعلیم مسلمانوں کو دی جائے اور دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر علوم و فنون کی جن کی موجودہ عہد میں ضرورت ہے اور جن کی شریعت اسلامیہ نے بھی اجازت دی ہے تعلیم کا بہتر انتظام کیا جائے اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ طلبہ کو صنعت و حرفت و فنون سپہ گری کی بھی تعلیم دی جائے تاکہ ایک عالم دین اور ایک طرف اسلام کے مقاصد عالیہ مصالح امت اور دقیق سے دقیق مسائل سے واقف ہو کر مسلمانوں اور دیگر اقوام کی صحیح رہنمائی کر سکے اور تمام کفر و الحاد۔ زندقہ اور ارتداد کی تاریکیوں کو دور کر سکے تو دوسری طرف اپنے اہل و عیال کے ضروریات زندگی کو خود اپنے کسب کے ذریعہ پورا کر سکے۔ دار العلوم کی تاسیس انہیں مقاصد عالیہ کو پیش نظر رکھ کر ۱۹۲۲ء میں شمالی بنگال بمقام سیدپور ایک دار العلوم کی سنگ بنیاد صلحائے امت و بزرگان دین کے متبرک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ حضرت علامہ مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس دار العلوم دیوبند حضرت پیر جناب مولانا ابوبکر صاحب صدیقی حضرت پیر جناب مولانا اکرام الحق صاحب مرشد آبادی حضرت مولانا سیع الحق صاحب و دیگر مشاہیر علماء ہندوستان و بنگال نے تکلیف گوارا فرما کر اس مبارک تقریب میں شرکت اور اس دار العلوم کی تکمیل اور ترقی کے لئے دعائے خیر فرمائی چنانچہ بحمد اللہ اس وقت اس دار العلوم کی عمارت کی تعمیر کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت کا کام بھی جاری ہے جس میں یوماً فیوماً ترقی ہو رہی ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے اب تک اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی ورنہ اب تک یہ دار العلوم تکمیل کے بہت سے مدارج طے کر کے مذہب و ملت کی زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دے کر قوم اور وطن کی خدمت کے لئے بہت سے مدارج طے کر کے ...

[illegible]

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کو عطیہ

[illegible]

سر علی امام کی وفات پر جلسہ تعزیت

[illegible]

مقویات سراج عالم

[illegible]

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

[illegible]

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

نیلم محبوب مقوی

[illegible]

غنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

بال جڑ سے کالا

[illegible]

اپنی زندگی برباد نہ کرو

[illegible]

بکس نامردی

[illegible]

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو
اور
چھپکر تیار ہوگئی ہے
بخشی پاکٹ ڈائری

[illegible]

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

تبدیل غدد و وسائل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے
معجون شباب آور

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کروڑوں روپے

[illegible]

ہندوستانی دواخانہ کی چار انمول دوائیں

قرص حیض | اکسیر نسواں | ملین | جوہری

[illegible]

منیجر ہندوستانی دواخانہ پوسٹ بکس ۳۲ دہلی

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ... ... ۶ روپے

ششماہی ... ... ۳ روپے ۸ آنے

سہ ماہی ... ... ۲ روپے

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ... ... ۹ روپے

ششماہی ... ... ۵ روپے

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ ہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم ... ۵ ... ۹ ... ۱۳

۱۷ ... ۲۰ ... ۲۴ ... ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ... ...

نصف صفحہ (") ... ...

ایک کالم (") ... ...

¾ کالم (") ... ...

½ کالم (") ... ...

معاون: محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر: ہلال احمد زبیری (بی اے)

جلد ۱۶ | دہلی - یوم چہار شنبہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۲۵

معاصرین کے افکار و آراء

بنگال کا فیصلہ (مدینہ)

الہ آباد میں سب سے پہلے ہندوؤں اور سکھوں کی بیداری کانفرنس ہوئی جس میں بنگال کے متعلق نہایت ... کے ساتھ یہ طے ہو گیا کہ مسلمانوں کو ... نشستیں دینی ... باوجود ... بنگال میں مسلمانوں کو آئینی اکثریت دینے کے بجائے ان کو آئینی اقلیت میں ڈال دینے پر مذمت کی قرار داد منظور کی گئی اور خود سر اقبال نے ... بنگال کے ساتھ جو نا انصافی ہوئی ہے اس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ وہاں ایوان بالا قائم کیا جائے اس سے صاف ثابت ہے کہ ان کے نزدیک سرکاری فیصلے نے بنگال کے مسلمانوں کو آئینی اقلیت میں ڈال کر جداگانہ انتخاب کی لعنت کے حوالے کر دیا ہے اور ... ہندوؤں سے وابستہ ہیں ... بنگال میں ... قائم کر دیا ہے ... نے اپنی اس ... کی اشاعت میں کیا :-

[illegible]

اتحاد کانفرنس کے مسلم عمائد سے توقع

[illegible]

جمعیۃ مفتنہ اور میثاق اوٹاوہ

[illegible]

اتحاد کانفرنس

[illegible]

الہ آباد کانفرنس

[illegible]

اسلامی تاریخ کے چوہا اہم باب

وہ خوبی جس کے بغیر تمام خوبیاں بے کار ہیں

اخلاص کی برکت سے ہی مسلمان کامیاب ہو سکتے ہیں

[illegible]

اخلاص کی سیاسی طاقت

[illegible]

ایک پکار

[illegible]

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ فرقہ وارانہ تعصب سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے۔ تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔

سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد، عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا۔ مردہ دل ہے۔ زندگی کا پی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فی پرچہ ۳ر

مینیجر

بیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

قوت مردانگی کا تیر بہدف علاج

حکیم السلوک افسر الاطبا حکیم مسیح الدولہ بہادر طبیب خاص شاہان دہلی و اودھ کے اسراری مجرب نسخے جن کی بدولت شاہان دہلی و اودھ بہار عیش لوٹتے تھے اور ارباب ... لاکھوں ... فائدہ اٹھاتے ہیں۔

طلاء مسیحی ...

سفوف شاہی ...

مقوی حب عنبری ...

طلاء ملذذ ...

حب ممسک طلائی ...

نوٹ: ... اگر فائدہ نہ ہو قیمت واپس ہوگی فہرست دواخانہ مفت طلب فرمائیے

اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیے حوالہ اخبار ضروری ہے۔ نیاز ...

مینیجر دواخانہ مجربات مسیحی پل نخاس لکھنؤ

خالص کسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)

بندر روڈ کراچی

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

Castophen Manuf. Co., (India)

P. Box 88, Bunder Road,

Karachi

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کیلئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

مینیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

اخبار الجمعیۃ

کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ مینیجر

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ... اور ... ادبیات ... کرنا ہے۔ قیمت سالانہ ... نمونہ کا پرچہ ... ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔

مینیجر

رسالہ معراج النبی ﷺ

[illegible]

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱ر	۱ر	۲ر	۳ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصول ڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

مینیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب ۲ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب ۳ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ۴ حضرت شیخ سعدی ۵ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصول ڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد بارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرمی نقرہ دو روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصول ڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چرمی کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجمعیۃ دہلی
یوم چہارشنبہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس

کامیابی کی توقعات اور نتائج کا انتظار

الہ آباد کانفرنس کے متعلق پریس میں ایسی متضاد اور مبہم خبریں آرہی ہیں کہ ان پر کوئی صحیح رائے قائم کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ چونکہ یہ تمام خبریں یا تو ایسوسی ایٹڈ پریس کی جانب سے ہیں یا مختلف اخبارات کے نمایندگان خصوصی کے بیانات پر مشتمل ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ کمیٹی کے اجلاس بند کمرے میں منعقد ہونے کے باعث انہیں یقینی طور پر قابل اعتماد قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک کہ کانفرنس کے ذمہ دار حضرات کی طرف سے ایک مصدقہ بیان شائع نہ ہو جائے اور وہ تمام فیصلے جو الہ آباد میں رہنمایان قوم کے اتفاق و اتحاد سے صفحۂ قرطاس پر آئے ہیں باضابطہ شائع نہ کر دیئے جائیں اس وقت تک کانفرنس کی کامیابی و ناکامی یا اس کے فیصلوں کے حسن و قبح پر بحث کرنا ایک نہایت غیر ذمہ دارانہ فعل ہوگا جسے کسی طرح بھی اصول صحیفہ نگاری کے مطابق نہیں کہا جا سکتا۔

آثار و علائم

لیکن جو حالات ہمیں موثق ذرائع سے معلوم ہوئے ہیں ان کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے تمام آثار و علائم موجود ہیں اور الہ آباد میں جو گفتگو ہو رہی ہے وہ اب تک نہایت امید افزا ہے۔ …

زعماء کا انہماک

ایک دوسری بات جس سے خوشگوار توقعات پیدا ہوتی ہیں یہ ہے کہ الہ آباد میں باوجود اس قدر مدت گذر جانے کے مختلف حلقوں کے سربرآوردہ زعماء کا اجتماع اسی طرح ہے جس طرح کہ ابتدا میں تھا۔ …

کانفرنس کے فیصلے

کانفرنس نے اب تک جو فیصلے کئے ہیں ان کے متعلق قطعی طور پر کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا …

پائدار اتحاد

حوادث و احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

تخفیف اسلحہ کی تحریک کے معکوس نتائج

آج یورپ قیام امن اور ربط عدل کا سب سے بڑا دعویدار ہے اور اس کو یہ پندار ہے کہ وہی امن و راحت کا پیغام دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچا رہا ہے۔ …

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ایک فرانسیسی اخبار نویس کا عبرتناک انجام

آگ کی لپٹوں میں حجاج ذکر الٰہی میں کیوں مشغول ہیں؟

مادی اسباب پر بھروسہ کرنے والے کی چیخ و پکار

زنانہ مدارس کی معلمات کو بیحیائی سے روکو

مسلمانان بغداد کی وزارۃ المعارف سے اپیل

الجزائر میں پادریوں کی کوشش مالی

آستانہ میں شام کے ہائی کمشنر کی آمد

ترکی و شامی ریلوے حدود پر گفت و شنید

شاہ ایران اور بحری جہازات کا معائنہ

بوشہر میں افسران اور نمایندگان کی طرف سے استقبال

ارض روم میں تیل کے چشمے

ترکی پٹرول کیلئے زمین دوز نہر کی تعمیر

امام یحییٰ والی یمن کی غرباء پروری

غرباء کی اولاد کی تعلیم کا انتظام

الجزائر میں جمعیۃ علماء السنۃ کا قیام

لبنان کی تازہ مردم شماری

مسلم اکثریت کے ساتھ فرانس کا معاندانہ سلوک

سنی مسلمان	۱۲۸۱۰۰
شیعہ مسلمان	۱۵۵۰۲۵
دروزی مسلمان	۵۳۳۳۴
موارنہ (؟)	۲۲۶۸۰۰
کیتھولک عیسائی	۲۲۴۰۹
ارتھوڈکس عیسائی	۷۷۰۰۰
ارمنی ارتھوڈکس عیسائی	۲۶۰۰۰
میزان کل	۷۶۳۹۶۸

(الصراط المستقیم)

اسٹاک ہالم کے ایک عیسائی کا قبول اسلام

عربوں کی محبت اور رواداری کا اعتراف

انگریزی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

ماسکو میں ایک انگریز سیاح کا گذر

عام آبادی اور مزدوروں کا نظام زندگی

پارکوں میں تفریح اور عدالتوں کا حسن انتظام

روسی عدالتوں کا حسن انتظام

مشرق اقصیٰ میں عیسائی مشنریوں کی ہزیمت

"پہلے لینن کے الحاد کو دور کرو پھر لوگوں کو عیسائی بناؤ"

سینما کے پردوں پر توراۃ کے واقعات کا ظہور

گرجاؤں کے نام مسٹر ریجنالڈ بلائٹ کا پیغام

(انگریزی اخبار بواسطہ عربی جریدہ)

"آرڈیننسوں نے ہندوستان کے جذبات کو برانگیختہ کر دیا ہے"

پارلیمنٹ کے اسکاٹش ممبروں کا اظہار خیال

(اسٹیٹسمین)

برطانیہ اور فرانس کی خط و کتابت

امریکہ کی طرف سے قرضۂ جنگ کی ادائیگی کا التوا

کیا فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ ہو جائیگا؟

یہودی نقشہ میں ایک اور شہر کا اضافہ کرنیوالے ہیں

اتحاد کانفرنس میں سندھ کا مسئلہ ناقابل حل بنا ہوا ہے

سندھ کی علیحدگی پر شیخ عبدالمجید صاحب کی آخری تجویز

دیگر اقلیت والے صوبوں کی طرح سندھ کے ہندوؤں کو بھی تحفظات دئیے جائینگے

سندھ کی علیحدگی کیلئے صدر کانفرنس الہ آباد کا فارمولا

مالی مشکلات پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی کے تقرر پر اصرار

مسٹر چھابلانی اور دیگر ہندو لیڈروں کی تجاویز

الہ آباد ۱۳ نومبر۔ کل کے اجلاس میں سندھ کی علیحدگی کے مسئلہ پر ہندوؤں کی طرف سے تجاویز پیش کی گئیں جن میں سندھ کی علیحدگی سے اتفاق کیا گیا تھا مگر مالی مشکلات کو حل کرنے کیلئے ایک کمیٹی کے تقرر پر زور دیا گیا تھا۔

بحث ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ کانفرنس کا اجلاس دوسرے روز کے لئے ملتوی ہو گیا۔

دارالحکومت

ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا اجلاس

معاہدہ اوٹاوہ کی زبردست مخالفت

۷۰ میں سے صرف ۲۳ ارکان نے حمایت کی

حکومت گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت دیگی؟

اسمبلی میں لارڈ سینکی کی اپیل پر بحث

اسمبلی میں معاہدہ اوٹاوہ پر بحث

مخدوم سید راجن بخش شاہ صاحب کی تقریر

جمعیۃ مرکزیہ علماء ہند کے ایک مخلص رکن

اور مجاہد عالم کا انتقال

متعدد مقامات پر پولیس کے چھاپے

بمبئی میں پکٹنگ کرنے والوں کی گرفتاری

ہندوستان کی برآمدی تجارت کو نقصان

ٹریڈ کمشنر کی رپورٹ

غازی محمد عثمان صاحب کی رہائی

رہائی کے بعد نوٹس کی تعمیل

رضاکاران جمعیۃ علماء ہند کی رہائی

اتحاد کانفرنس میں جمعیۃ علماء ہند کے فارمولے پر بحث

بعض ہندوؤں اور سکھوں کو پرسنل لاء کی تشریح سے اختلاف

پرسنل لاء کے فارمولے کیلئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی

اختیارات خصوصی کے بل پر سفارشات

اب تک کتنا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا

ڈاکٹر عالم کا اپریشن نہیں ہوگا!

ماہر ڈاکٹروں اور سرجنوں کی رائے

زمورن کے نام گاندھی جی کا تار

مندروں میں داخلہ کا معاملہ

دہلی مارکیٹ کا تازہ نرخ

سونے کے نرخ میں کمی

ضمیمہ جمعیۃ

گاندھی جی کی رہائی کیلئے وزیر اعظم اور لارڈ اِرون کی درخواست

حکومت کے نزدیک گاندھی جی کی رہائی خطرناک ہے

سابق شاہ امان اللہ خاں کے وزیر جنگ کو پھانسی دیدی گئی

پھانسی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی

گذشتہ ماہ میں یہ نبی خاں نادر شاہ کے بھائی کے ہمراہ پشاور سے کابل جارہے تھے کہ ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ پھانسی کی وجہ ہنوز معلوم نہیں ہوئی ہے۔

جنیوا میں تخفیف اسلحہ کی کمیٹی کا اجلاس

مشین گنوں کے سلسلہ میں تدابیر

آرڈیننس بل کو دوبارہ شائع کرنے کی ضرورت

اب تک ایک سو ترمیمات پیش کی جا چکی ہیں

ہوم ممبر کے خطرناک ارادے

انگلستان کی درآمد میں کمی اور برآمد میں اضافہ

دس ماہ کے اعداد و شمار

اوٹاوہ بل کی تفصیلات

غیر ملکی اشیاء پر شرح محصول

برطانوی مصنوعات کو ترجیح

برطانیہ سخت مشکلات میں ہے

امریکہ سے واپسی پر لارڈ ریڈنگ کا اظہار خیال

روس میں ۴۵ ہزار ملازمین کی برطرفی

سہولتیں بہم پہونچائی جائینگی

آئرلینڈ میں یوم صلح کے موقعہ پر فساد

ڈی ویلرا کو بادشاہ بنانے کی تجویز

جنیوا میں امرتسر کا اعادہ نہیں ہو سکتا

خونریز فساد پر انگریزی اخبار کا تبصرہ

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ و جلوس

پکٹنگ ۔ گرفتاریاں

برما کی علیحدگی کے حامی کو شکست

انتخابات میں پیپل پارٹی کی فتح

گول میز کانفرنس کے مندوبین لندن میں

بلا لائسنس اسلحہ پولیس کے حوالہ کردو

بنگال میں اب تک ہتھیار موجود ہیں

منچوریہ کے پانچ ہزار باغی قتل کر دئیے گئے

چلتی ٹرین سے تین بنگالی نوجوانوں کا فرار

گول میز کانفرنس کے متعلق مزید تفصیلات

مولانا شوکت علی اور وزیر اعظم کی ملاقات

ہندوستان کے سیاسی حالات پیش کرینگے

کان پھٹنے سے ۲۸ مزدور ہلاک

سکھر کے بند سے سندھ کو نفع

ضروری اعلان

اتحاد کانفرنس کی کامیابی کیلئے دعا
سر علی امام کی وفات پر اظہار تاسف

ویلور۔ آج زیر صدارت جناب حکیم سید الحسن صاحب۔ مولانا محمد علی ریڈنگ روم میں جلسہ منعقد ہوا جس میں پاس کیا گیا کہ مرقوم الذیل مضمون اخبارات کو بھیجا جائے۔

(۱) ہم ہندوستان کے مایہ ناز فرزند سر علی امام جیسے ایک صحیح الفکر اور مدبر کی وفات حسرت آیات پر اب جب کہ ملک۔ ملت کو ان کی سخت ضرورت تھی جتنا بھی ماتم کریں کم ہے ہم ان کی اہلیہ محترمہ اور دوستوں کے اس غم والم میں شریک ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے آمین۔

(۲) ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ومولانا اختر علی خاں صاحب و ڈاکٹر محمد عالم صاحب کو صحت کامل عطا کرے آمین۔

(۳) ہم اراکین مولانا محمد علی ریڈنگ روم مولانا شوکت علی صاحب و مولانا ظفر علی خانصاحب ومولانا ابوالکلام آزاد صاحب و ڈاکٹر سید محمود صاحب کی خدمات اور ان کے پیہم مساعی جمیلہ پر تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اتحاد کانفرنس الہ آباد کامیاب ہو۔

(محمد شریف سکرٹری مولانا محمد علی ریڈنگ روم ویلور)

مسلمانان سہارنپور کا شاندار جلسہ
جمعیۃ علمائے سہارنپور کے چوتھے ڈکٹیٹر کی تقریر

انتقال پر ملال

مولانا عبد الاول صاحب کی تبلیغی خدمات

دہلی کے ایک محدث کا انتقال

سر علی امام کی وفات پر اظہار تعزیت

اجمیر میں آل انڈیا بہشتی کانفرنس کا اجلاس

انجمن سلسبیل اجمیر کا شاندار اجلاس بڑے اعلیٰ پیمانہ پر منعقد ہوا۔ انجمن مذکور کی جانب سے انجمن اصلاح بہشتیان دہلی کے نمائندوں کا اجمیر اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا اور ارکان کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اجمیر کے تمام بازاروں میں عظیم الشان جلوس نکالا گیا جس کے ہمراہ شربت اور پانی کا کافی

(عظیم الدین سکرٹری انجمن اصلاح بہشتیان)

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

اسلامی معلومات کا دریا کوزے میں
مولویوں سے بے نیاز ہو جائیے۔ عظیم مذہبی کتابوں کی ورق گردانی بیکار ہے حضرت امام اعظم کی زبردست اور عظیم الشان فقہ تمام و کمال آپ کو

اسلامی تعلیم

میں ملیگی۔ اس ایک کتاب کا مطالعہ آپ خود فقیہ بن سکتے ہیں۔ پیدائش سے لیکر موت تک انسانی زندگی کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں موجود نہ ہو۔

عنوان		عنوان		عنوان		عنوان	
کتاب العقائد		سورج اور چاند گرہن کی نماز	۶۳	خود شوہر کے ازبال لگانا	۱۳۴	حق میاں بیوی	۱۸۶
خدا تعالیٰ کی تعریف	۱	نماز استسقا	۶۵	ستے ہوئے کپڑے پہننا	۱۳۵	حق رشتہ دار	۱۸۷
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	۲	نماز خوف	۶۶	جسم کے بال دور کرنا	۱۳۶	حق یتیم	۱۸۸
محمد اللہ کے رسول ہیں	۳	احترام مسجد	۶۷	ناخن کترنا	۱۳۷	حق مسکین و مسافر	۱۸۹
						حق ہمسایہ	۱۹۰

منیجر رسالہ ہدایت دہلی

مبلغ امارت شرعیہ کی مساعی جمیلہ
قصبات وقریات میں دورۂ تبلیغ

بلکٹی میں دوروزہ دورہ۔ اس بستی میں دس بارہ گھر مومن بھائی آباد ہیں ان میں اکثر نمازی بن گئے ہیں بے نمازی کے لئے جعفر میاں نقیب مستند ہیں کہ ہر امکانی سعی از قسم نرمی وسختی تاوان تالیف قلوب سے انہیں پابند صوم وصلوٰۃ بنایا جائیگا۔

یہاں کے مومن بھائیوں نے پارچہ بافی ترک کرکے۔ ملازمت بندگی کا جوا اپنے کندھوں پر اٹھا لیا ہے۔ جس پر مولانا نے فرمایا کہ اقتصادی کسادبازاری کی درستگی پارچہ بافی کا اچھا ہے نو بات کپڑے بنیں۔ عورتیں چرخے چلائیں کاشتکار روئی کی کاشت میں سرگرم عمل ہوں بستی کے درمیان فی الحال ایک مسجد خام بنا کر باجماعت پنجگانہ نمازیں ادا کی جائیں۔ شکر ہے کہ مولانا کی نصیحتیں گوش ارادت وعقیدت سے سنی گئیں اور آپ کے تلقین وارشاد پر عمل کرنے کا لوگوں نے پختہ وعدہ کیا۔

موضع سیہو کی میں چار تقریریں۔ اس موضع میں چونکہ اس سے قبل ہی مبلغ امارت کا دورہ تبلیغ ہوا تھا اب کے محتاط نظر سے جائزہ لیا گیا نمازیوں میں ترقی ہے عورتیں بھی ادائے فرائض میں سوائے بعض جنہیں نماز نہیں آتی وہ سیکھ رہی ہیں حسب دستور سابقہ ہر جگہ صبح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کے نعرے لگا کر غافل سوئے ہوئے مرد وعورتوں کو جگاتے پھرتے ہیں اور ولولہ انگیز نظمیں پڑھ پڑھ کر دینی جذبات کو تیز کرتے ہیں۔

ایک روز ایک خانصاحب جن کے داماد کی چھ ماہی تھی برائے ایصال ثواب مولود بزم میلاد کا انعقاد فرما رہے تھے۔ بستی کے زن ومرد کا خاصہ اجتماع

آل انڈیا بلوچ کانفرنس کا انعقاد

آل انڈیا مسلم سیلف ریسپیکٹ ایسوسی ایشن

نیٹ بھراپن کا شرطیہ علاج

بلب اینڈ سنز ہیلتھ بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان کی دوا بلب اینڈ سنز ہیلتھ بھیت (دہلی)

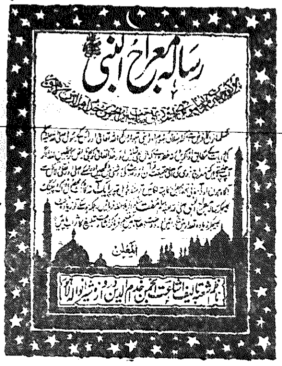

مقویات سراج عالم

دیدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں
سفوف جریان

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہو سکتا ہے
معجون شباب آور

منیجر دواخانہ یونانی دہلی

دو باتیں

چھتیس ہزار

نیلم حبوب مقوی

مشاہیر اطباء ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمایئے

غنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

بکس نامردی

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

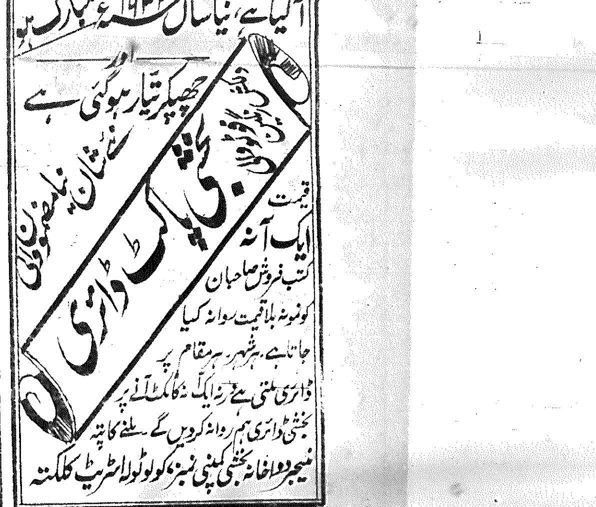

منیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۵ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

ہمارے کارخانہ قائم شدہ کی تیار کردہ مقبول عام پیتل کی خوبصورت پالش شدہ منٹوں میں سیروں نفیس ولذیذ رومالی سویاں تیار کرنے والی

نو ایجاد مشین سویاں

وزن معمولی۔ حجم کم۔ پرزے مختصر ومضبوط

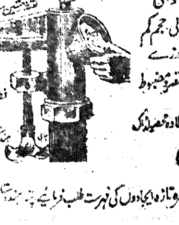

قیمت فی مشین پیتل پالش شدہ چھلنی دو عدد (سوراخ ۲۰۰) آٹھ روپے (ﷲ) علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

نو ایجاد مشین قیمہ جس نے ولایتی مشین کو مات کر دیا ہے اور کدوکش وغیرہ تازہ ایجادوں کی فہرست طلب فرمایئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

مدیر مسئول ہلال احمد زبیری بی اے

معاون محمد عثمان فارقلیط

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

جلد ۱۶	دہلی۔ یوم یکشنبہ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۲ء	نمبر ۳۶

معاصرین کے افکار و آراء

ہمارے درد کا غلط علاج (ملت)

[illegible]

اتحاد کانفرنس کی کامیابی (زمیندار)

[illegible]

ہندوستان میں بائیکاٹ برطانیہ میں بیکاری

[illegible]

مولانا شوکت علی کے نام (تاج)

جو بھی تو مہ و ملک کا خدمت گزار ہے
اہل جہاں کے دل میں اسی کا وقار ہے
دو روز صرف آپ نے کی سعی اتحاد
اب دیکھئے تو آپ کا کیا اقتدار ہے

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۸ کالم ۱)

رجعت پسندی کا بھوت (ہند جدید)

[illegible]

اسلامی تاریخ کے چوتھے سپارے (از معاون)

دنیا میں مسلمان کو کوئی تباہ نہیں کرسکتا

اسلام اور مسلمانوں کیلئے سب سے بڑی آفت خود مسلمان ہیں

دنیا کی ایک سچی مگر مستور حقیقت کا انکشاف

[illegible]

مسلمانوں کے دشمن مسلمان

[illegible]

موجودہ زمانہ پر نظر ڈالو

[illegible]

مسلمان یورپ کو کیوں فتح نہ کرسکے

[illegible]

(باقی صفحہ ۸ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیے)

تیار ہو جائیے!
کعبہ و کلیسا کی آویزش کے سلسلہ کے لئے
اشاعت آئندہ کا انتظار کیجئے۔

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

[illegible]
سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فی پرچہ ۳ر
پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کیلئے یہ اکسیر ہے۔ قبض بالکل نہیں کرتی
[illegible]
منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

کیسٹو فین

بچوں کی صحت

[illegible]
کو خراب مت کرو۔

کیسٹو فین

[illegible]
کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]
ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس نمبر ۲۵۰ دہلی

بال جڑ سے کالا

[illegible]

اکسیر حیات

دواؤں اور دواخانوں سے [illegible] اکسیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

[illegible]
مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

[illegible]
منیجر

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کرسکیں گے اور ایک قومی و دینی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جسکی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کیلئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
ار	ار	۲ر	۴ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ مجلد چرمی عہ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید مترجم اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش اپنے اپنے موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلاجلد، مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے فی الحقیقت ٹائیٹل ہی اپنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد [illegible] قسم دوم حنا شدہ بلا جلد عہ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چمڑے کی جلد کا ۱۲ر ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

خبریں عالم اسلامی کے تیار بیچ

(خاص الجمعیۃ کے لئے)

جامع ازہر مصر کا یوم تاسیس

تمام دُنیا کے علماء اور فضلاء کا اجتماع

مسلمانوں کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامع ازہر (مصر) کی تاسیس ۳۶۱ھ کے اندر عمل میں آئی تھی۔ اس حساب سے ۸ سال بعد ۱۳۵۹ھ جامعہ کی عمر ایک ہزار سال کی ہو جائے گی۔ ادارۂ دینیہ نے ایک اعلان شائع کرایا ہے جس میں مذکور ہے کہ جامع ازہر کے ارباب اہتمام کا منشاء یہ ہے کہ ایک ہزار سال گزرنے کی خوشی میں ایک مجلس منعقد کی جائے جس میں نہ صرف مصر کے علماء و فضلاء ہی شریک ہونگے بلکہ تمام عالم اسلامی کے علماء فحول اور اسلامی دنیا کی یونیورسٹیوں کے ارباب انصرام و کمال اس میں شرکت کرینگے۔

حضرت فضیلت مآب شیخ جامع ازہر نے حکم دیا ہے کہ دس علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو جامع ازہر کی پوری تاریخ مرتب کریں اور اول سے لیکر اس وقت تک کے حالات جیز تحریر میں لائیں۔ ان دس علماء میں مورخ و ادیب نصف کے قریب ہونگے جو اپنی تاریخی معلومات سے کتاب کی تدوین میں مدد کریں گے۔

ترکی اور فرانسیسی ریلوے لائن کا تصفیہ

قسطنطنیہ میں اختلافی مسائل پر گفت و شنید

فرانس اور ترکی کے درمیان کچھ مدت سے بعض معاملات میں اختلاف ہو گیا ہے اس کے تصفیہ کیلئے قسطنطنیہ میں نشتر کمیٹی اور ترکی کے درمیان دوبارہ گفت و شنید جاری کی ہے ترکی ہے۔ توفیق رشدی بے کی جگہ کام کر رہے ہیں کیونکہ رشدی بے اسوقت جنیوا میں گفت و شنید کر رہے ہیں۔ آپ کی واپسی تک معاہدہ پر دستخط نہ ہوں گے۔

اس معاہدہ اور گفت و شنید کا تعلق ترکی شمالی سرحد کی تحدید اور دوانہ نصیبین ریلوے سے ہے۔ اسی گفتگو میں اس مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو شام میں ترکوں کی اور ترکی میں شامیوں کی جائیداد کے متعلق ہے۔ اگر معاہدہ ہو گیا تو دیگر معاملات کا بھی تصفیہ ہو جائے گا۔

فلسطین میں جمہوری حکومت کا قیام

عیسائیوں اور یہودیوں کے مفاد کیلئے نئی تدبیر

بیروت کا ایک عربی اخبار راوی ہے کہ حکومت برطانیہ نے ان مسائل کے تصفیہ کا قطعی ارادہ کر لیا ہے جو عربوں اور انگریزوں۔ عربوں اور یہودیوں کے مابین رونما ہیں۔ اس تصفیہ سے دلچسپی رکھنے والے انگریزوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ فلسطین میں ایک جمہوری حکومت قائم کی جائے اور وہ اس طرح کہ وہاں ایک پارلیمنٹ ہو اور اس کے ساتھ مجلس مقننہ اور ارتی مجالس ہوں جن میں عربوں اور یہودیوں کی نشستیں آبادی کے تناسب سے قائم کی جائیں۔ رئیس جمہوریہ مسلمان ہو۔ رئیس حکومت یہودی ہو اور پارلیمنٹ کا صدر عیسائی ہو۔

مراکش میں فرانسیسی فوج پر حملہ

چار ہلاک اور دو مجروح

مراکش کے فرانسیسی مخالفوں نے دفعتاً الی نامی چوکی پر حملہ کر دیا اور فرانسیسی فوج کو بری طرح زد و کوب کیا اس حملہ کے باعث فرانسیسیوں کے دفعدار قبائل کے چار آدمی ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ فرانس کی پالیسی سے مراکش میں اضطراب دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور مخالفین زور پکڑتے جا رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے بھی مزید فوج مراکش ارسال کر دی ہے جو حسب ضرورت ضروری کارروائی اختیار کرے گی۔

فلسطین میں مزید یہودیوں کی آمد

بارہ ہزار یہودی مزدوروں کا توطن

حکومت برطانیہ نے یہودیوں کے شور و شغب سے مرعوب ہو کر مزدوروں کی اسکیم کی تصدیق کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ چھ ماہ کے عرصہ میں ساڑھے چار ہزار یہودیوں کو فلسطین میں توطن اختیار کرنے کی اجازت ہو جائیگی اس تعداد میں مزدوروں کے اہل و عیال شریک نہیں ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ ساڑھے چار ہزار یہودی نہیں بلکہ بارہ ہزار یہودی فلسطین میں آکر اقامت گزین ہوں گے۔

ترکی انجنیئر کے طیارہ کی کامیابی

فی گھنٹہ ۲۰۰ کیلومیٹر سے زائد رفتار

مشہور ترکی انجنیئر صلاح الدین بک نے اپنے تیار کردہ طیارہ کا تجربہ کیا۔ آزمائش میں یہ طیارہ بہت کامیاب ثابت ہوا اس جہاز کی رفتار فی گھنٹہ ۲۰۰ کیلومیٹر سے زائد ہے۔

کوکوک اور شرق اردن کے درمیان ٹیلیفون

محکمہ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۷ جمادی الاخریٰ تک ٹیلیفون کا سلسلہ کوکوک اور شرق اردن کے درمیان جاری کر دیا جائے۔

ایک مذہب اور عیسائی ہونیوالے مسلمان کے شکوک کا ازالہ

عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر فریب کاریوں کی پردہ دری

اسلام میں سیدنا حضرت عیسیٰ اور خاتم المرسلین کا صحیح مرتبہ

(از فارقلیط)

پنجاب کے کوئی صاحب اکرام الحق ہیں جنہوں نے ایک اشتہار بعنوان "کھلی چٹھی بنام علماء اہل اسلام و جملہ ایڈیٹران مسلم اخبارات" شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں آپ فرماتے ہیں کہ عیسائیوں کے ایک رسالہ "حقائق قرآن" نے مجھ کو مذہب تبدیل کر دیا ہے اور اس کے دیکھنے سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ عیسائیوں کے خداوند حضرت عیسیٰ حضرت محمد سے ہر صورت اور ہر درجہ افضل و برتر ہیں۔ آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ

"رسالہ کے مصنف نے ۱۳ وجوہات بیان کی ہیں جو تمام کی تمام قرآن مجید کی آیات ...

...

اور جس نے سولی پر چڑھ کر جان دی الخ۔ ثابت ہوا کہ اصولاً عیسائی صاحبان ہرگز بھی المسیح فی القرآن کے بارے میں کوئی گفتگو نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ ان کو سرے ... ہی تسلیم نہیں کرتے ... طرف سے ایک اعلان شائع کر دیا جائے کہ المسیح فی القرآن جو بندہ ہے مخلوق ہے اور جو مصلوب ہے اس کے ساتھ ہمارا رشتہ ہے ... سے استدلال کرتے ہیں۔

مسیح اور مسیح مصلوب

میار فضیلت

ایک ضروری اور اصولی بحث

(باقی آئندہ)

حوادث و احکام

(گذشتہ سے پیوستہ)

(جواب ...) ایسے مظالم کر بیان کرنا اور مسلمانوں کو نجات حاصل کرنے کی تلقین کرنا اور ان کو اس تلقین پر حسب استطاعت عمل کرنا بہت زیادہ ضروری ہے۔

قال اللہ تعالیٰ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم الایۃ وقال سبحانہ تعالیٰ وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ وقال فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم الآیۃ وغیر ذلک من الآیات۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم سے جنگ کرے تم بھی خدا کی راہ میں ان سے جنگ کرو اور تم بھی مشرکین سے مل کر مقاتلہ کرو جیسا کہ وہ تم سے کرتے ہیں جو شخص تم پر زیادتی اور ظلم کرے تم بھی اسی قدر اس پر زیادتی اور ظلم کرو۔

جو لوگ اس تلقین و تدبیر سے منع کرتے ہیں وہ سخت مجرم ہیں ...

(باقی آئندہ)

ہندوستان کی مختلف ملتوں میں اتحاد و اتفاق قائم ہو گیا

اتحاد کانفرنس الہ آباد کی حیرت انگیز کامیابی

پنجاب و بنگال میں آئینی اکثریت تسلیم کر لی گئی

صوبہ سندھ کی غیر مشروط علیحدگی

اسلامی اصولوں کے مطابق پرسنل لاء کا تحفظ

ملازمتوں اور وزارتوں میں مسلمانوں کا مناسب حصہ

صوبہ سرحد کا مساوی درجہ اور بلوچستان میں اصلاحات

(از نامہ نگار خصوصی)

سترہ دن کی مسلسل و پیہم جد و جہد کے بعد الہ آباد میں گنگا اور جمنا کے سنگم پر ہندوؤں، مسلمانوں اور سکھوں کا وہ تاریخی اتحاد ہو گیا ہے جسے آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی ...

تعلیم، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال اور مذہبی اوقاف محفوظ ہوں گے۔ پرسنل لاز کے تحفظ کے لئے دستور اساسی میں مخصوص دفعات داخل کی جائیں گی۔

مختلف صوبوں کی اقلیتوں کے سیاسی اور دیگر حقوق کا تحفظ مرکزی حکومت کا کام ہوگا اور اس کے دائرہ اختیارات میں داخل ہوگا۔

پرسنل لاز

مذہب پر اثر انداز ہونے والے مسودۂ قانون

بنگال

پنجاب

صوبہ سرحد

بلوچستان

سندھ

وزارتیں

ملازمتیں

فوج اور عدالت

انتخابات

مرکزی مجلس مقننہ

مذہب و معاشرت کا تحفظ

طریقہ نیابت اور مرکزی مجلس مقننہ میں مسلم نمایندگی کا مسئلہ بھی طے ہو گیا

معمولی ترمیم کے ساتھ مولانا محمد علی مرحوم کے فارمولے کی منظوری

سکھوں کی نیابت کا مسئلہ ابھی زیر غور ہے

الہ آباد ۱۸ نومبر۔ کل اتحاد کانفرنس میں ۴ گھنٹے کی بحث و تمحیص کے بعد دو زبردست مسئلے طے ہو گئے ایک مسئلہ مرکزی مجلس مقننہ میں مسلمانوں کی نمائندگی کا ہے اور دوسرا مشترکہ طریق انتخاب کا مسئلہ ہے۔ پنڈت مالویہ کی کوشش سے کانفرنس کی کارروائی جمعرات تک جاری رہے گی۔ کانفرنس کی فضا اس قدر امید افزا ہے ...

مجوزہ کا متن مولانا محمد علی مرحوم کا فارمولا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ مرحوم کے فارمولے کی رو سے ... معاہدہ کا متن حسب ذیل ہے۔

(۱) طریقہ انتخاب مشترکہ ہو گا لیکن آیندہ دس سال تک مولانا محمد علی مرحوم کے ترمیم شدہ مندرجہ ذیل فارمولے پر عمل کیا جائیگا۔ صرف وہی امیدوار انتخاب میں کامیاب تصور کئے جائیں گے جنہوں نے اپنے فرقہ کے کم از کم تیس فی صدی ووٹ اور مشترکہ ووٹروں سے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہوں گے۔

(۲) ایسی حالت میں جب کہ اپنے فرقہ کے تیس فی صدی ووٹ حاصل کرنے والا کوئی امیدوار نہ ہو تو ان دو امیدواروں میں سے جنہوں نے اپنے فرقہ کے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں وہ امیدوار انتخاب میں کامیاب سمجھا جائے گا جس نے جملہ ووٹوں میں سے سب سے زیادہ حاصل کئے ہوں گے۔

مرکزی مجلس مقننہ میں مسلم نمائندگی

مرکزی مجلس مقننہ میں سکھوں کو ۱۴ نشستیں دیدی گئیں

مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کو بھی کانفرنس کے معاہدہ پر متفق کیا جائے گا

مولانا ظفر علی خاں، شیخ عبدالمجید اور صدر کانفرنس کے بیانات

الہ آباد ۱۸ نومبر۔ کل بڑی طویل بحث و تمحیص کے بعد کل حالات طے ہو گئے اور اتحاد کانفرنس اپنی آخری منزل پر پہنچ گئی سکھوں کی نمائندگی کا مسئلہ بھی طے ہو گیا ہے۔ ان کو مرکزی مجلس مقننہ میں ... ۱۴ نشستیں یا ۴ فیصدی نشستیں دیدی گئی ہیں۔ ... آئندہ حکومت کی تشکیل کے متعلق مندرجہ ذیل تجویز منظور ہوئی ہے۔

کانفرنس کے اختتام پر سکرٹری نے پریس کے نمائندوں کو مطلع کیا کہ اقلیتیں تحفظات کے حصول کے بعد بالکل مطمئن ہو گئی ہیں ...

شیخ عبدالمجید سندھی نے ... کہا کہ کانفرنس میں فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ ایک نئے طریقہ سے ہوا ہے ... مولانا ظفر علی خاں نے فرمایا کہ کانفرنس بڑے شاندار طریقہ پر کامیاب ہوئی ہے۔

دار الحکومت

دہلی میں جامع مسجد کے سیاسی جلسوں کا تذکرہ

ستر سال کے پرانے عہد نامے کی حقیقت

ہوم ممبر کا بیان

جمنا کے قریب بم پھٹ گیا

مجروح کا بیان پولیس کی تفتیش

اسلامی اداروں سے انجمن اصلاح المسلمین کی اپیل

سر آغا خاں سے اپیل

مکمل خود اختیاری کی تائید کیجئے

شیخ مشیر حسین قدوائی کا بیان

ہندو مہاسبھا کی "قوم پرستی"

ڈکٹیٹر مہتمم جمعیۃ علماء ہند کے سامان کی قرقی

پولیس کوارٹر تک اٹھا کر لے گئی

جمعیۃ علماء سہارنپور کے رضا کار کو سزا

برما کے کامیاب انتخابات

مخالفین علیحدگی کی شاندار کامیابی

ڈاکٹر چوتھ رام کی گرفتاری

الہ آباد میں لاجپت رائے کی برسی کی ممانعت

صدر و ناظم جمعیۃ علماء ہند کا ذکر اسمبلی میں

ہوم ممبر کا غیر اطمینان بخش جواب

انسداد دہشت انگیزی بنگال کے قانون میں ترمیم

ہائی کورٹ کے اختیارات کو بحال رکھا گیا

حکومت کے آئینی دستور پر ایک لطیف تبصرہ

معاہدہ اوٹاوہ پر مسٹر جناح کے خیالات

پارلیمنٹ میں ملک معظم کی تقریر

آئرلینڈ پر افسوس، معاہدہ اوٹاوہ پر مسرت

حکومت کے محاصل میں ۱۳ کروڑ کا اضافہ

سات ماہ میں ۳۲ کروڑ کی آمدنی

حکومت افغانستان کے تین مخالف سرغنوں کو پھانسی دیدی گئی

غلام نبی خاں کے بھائی بھی تختۂ دار پر لٹکا دئے گئے؟

افغانستان میں اب بالکل امن و امان ہے

پشاور ۱۷ نومبر۔ کابل کی ایک غیر مصدقہ رپورٹ مظہر ہے کہ شاہ نادر خاں کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں تین سرغنوں کی پیروی کا قابل سے مطالبہ کیا گیا تھا ...

(۱) محمود برن (۲) محمد یوسف (۳) غلام انور خاں۔ غلام نبی خاں کی پھانسی کے بعد ان کے بھائی کا حال معلوم نہیں ہے ...

افغانستان میں بالکل امن و امان ہے ... شاہ نادر خاں حالات پر پورا قابو رکھتے ہیں اور اب کسی قسم کی طرف سے کسی خطرہ کا اندیشہ نہیں ہے۔

تیسری گول میز کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا

وزیر اعظم کی طرف سے خود ساختہ نمائندوں کا خیر مقدم

ایجنڈا میں کیا کیا مسائل شامل کئے گئے ہیں

لندن ۱۷ نومبر۔ تیسری گول میز کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم نے نمائندوں کا خیر مقدم کیا ... کانفرنس کا ایجنڈا حسب ذیل مسائل درج کئے گئے ہیں:

(۱) حقوق رائے دہی کی کمیٹی کی رپورٹ۔ (۲) وفاقی مالیات اور ریاستہائے ہند کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹیں۔ (۳) فیڈرل سنٹرل اور ... (۴) مالی تحفظات۔ (۵) فوجی مالیات۔ (۶) گورنر جنرل اور دیگر گورنروں کے اختیارات۔ (۷) مجالس مقننہ ہند کے انتخابات۔

افغانستان میں باغیوں کی شورش کا انسداد

قبیلہ کی گرفتاری، گولہ بارود اور مکانوں پر قبضہ

غلام نبی خاں کی پھانسی کے متعلق حکومت کا بیان

الہ آباد کانفرنس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار

ڈاکٹر انصاری کا تار مولانا ابوالکلام کے نام

اتحاد کانفرنس نے کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط کر دئے

۵ دسمبر کو آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد

اسمبلی میں آرڈیننس بل پر ہوم ممبر کی تقریر

خاموش پکٹنگ بھی جرم ہے

"حکومت ہماری سیاسی آزادی سلب کرنا چاہتی ہے"

خاموش پکٹنگ بھی جرم ہے

حکومت کے دامن پر بدنما داغ

الور کے ایک گاؤں میں مسلمانوں پر مظالم

مسلمانوں پر گولیوں کے فائر، مکانات نذر آتش

الور اور مسلم لیڈروں میں صلح نہیں ہو سکی

ڈکٹیٹر جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کا ورود منگلور

کانگریس کے دفاتر پر پولیس کے چھاپے

اسباب پر قبضہ، چار رضا کار گرفتار

ایڈیٹر اسٹیٹسمین کے حملہ آوروں کے مقدمہ کا فیصلہ

حبس دوام اور دس سال قید سخت

مجلس مقننہ بمبئی بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتی

آرڈیننس بل کی پیشی

سپرنٹنڈنٹ جیل پر گولیوں کے فائر

حملہ آور فرار ہو گئے

کوئٹہ کے ایک گاؤں پر ڈاکوؤں کا حملہ

ایک ڈاکو ہلاک دیگر فرار

لالہ لاجپت رائے کی اہلیہ کا انتقال

ڈی ویلرا کی پالیسی کی حمایت

جاپان میں ہلاکت خیز طوفان

چالیس ہزار مکان برباد، سینکڑوں افراد ہلاک

۳۵ ہزار انسان بے خانماں ہو گئے

برطانیہ فرانس و اٹلی میں باہمی گفتگو

جرمنی کو کانفرنس کی شرکت پر آمادہ کر لیا جائے گا

مسٹر ڈگلس کے قاتل کی اپیل خارج

آئندہ مزدور جماعت کو فتح ہو گی

مقدمہ سازش میرٹھ پر ۱۹ لاکھ روپیہ صرف ہوا

مولانا تفضل حسین صاحب سے ملاقات

جعلی نوٹ بنانے والے کی گرفتاری

امریکہ میں بلوہ تین سو مقتول و مجروح

ہندوستان کی مختلف ملتوں میں اتحاد و اتفاق قائم ہوگیا

(بسلسلہ صفحہ ۳)

۱۔ وزارت مجلس مقننہ کے سامنے مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوگی اور اس میں کم سے کم ایک خمیر شامل ہوگا۔

۲۔ ... کی دفعہ ۳ میں ... پالیسی کا ذکر کیا گیا ہے اس پر پوری طرح عمل اختیار کیا جائے گا جو اس ذہن میں مذکور ہے۔

۳۔ (الف) شہری اور دیہاتی حلقہ ہائے انتخاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کیلئے حق رائے دہی کا معیار یکساں ہوگا۔

(ب) دس سال کے بعد اس اصول کو قائم رکھتے ہوئے جو (الف) میں بیان کیا گیا ہے ... ہندوستان میں مختلف ملتوں کا تناسب متعین ہو۔

(ج) طریق انتخاب مخلوط ہوگا ... تمام ... میں ہندوؤں کے مخصوص حلقوں کو شامل کرنے کے بعد ہندوؤں کیلئے ... فیصدی نشستیں مخصوص ہوں گی۔ اگر دس سال کے بعد ہندوؤں نے خواہش ظاہر کی تو ان کیلئے نشستوں کی تخصیص تناسب آبادی کے اعتبار سے ... ہو جائے گی اور انہیں مزید نشستوں کیلئے مقابلہ کا حق حاصل ہوگا۔

(د) ... اور اس نمایندہ مجلس میں جو قانون کے ذریعہ قائم کی جائے طریق انتخاب مخلوط ہوگا اور اکثریت کے لئے نشستوں کی کوئی تخصیص نہیں ہوگا البتہ اقلیت کی طرف سے یہ مطالبہ ہو کہ اس کے لئے نشستیں مخصوص کردی جائیں تو اکثریت اور اقلیت دونوں کی نشستیں تناسب آبادی کے ...

تبدیلی ہوگا۔

(س) ایگزیکٹو کو عدالت سے علیحدہ کر دیا جائے گا ...

(ح) سندھ میں ایک چیف کورٹ یا ہائی کورٹ قائم ہوگا۔

علیحدگی سندھ کے متعلق یہ معاہدہ تمام فرقہ وارانہ تصفیہ کا ایک جزو ہے اگر کسی وجہ سے یہ تصفیہ بحیثیت مجموعی عمل میں نہ آسکے تو علیحدگی سندھ کا معاہدہ بھی ختم ہو جائے گا۔

اس پر بھی اتفاق ہوگیا کہ اس تجویز کی ... تمام ... سندھ کے لیڈروں کی ایک کانفرنس کی جائے جو ... کمیٹی کی رپورٹ کو ... سندھ کے سامنے پیش کرنے کے سوال پر بھی غور کرے۔

مخلوط انتخاب

اس پر اتفاق ہوا کہ تمام انتخابات میں مخلوط طریق انتخاب اختیار کیا جائے گا ... دس سال کے لئے ...

ان امیدواروں پر ... کم سے کم ... ووٹ حاصل ...

ضروری اعلان

ڈسٹرکٹ جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کا دورہ رڑکی میں ورود

بکس نامردی

تبدیل خون و بائل جراحی کے بغیر آدمی جوان ہو سکتا ہے معجون شباب آور

حکیم ... بی فارسٹ ... بھوپال

میجر مدینہ دواخانہ یونانی دہلی

مراسلات

(ایڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

سی۔ پی گورنمنٹ کی اردو زبان سے دشمنی

اردو مدارس بند کر دینے کے خلاف مسلمانوں کا احتجاج

سی۔ پی گورنمنٹ نے محکمہ تعلیم کی اس زیر غور تجویز نے کہ صوبے کے جملہ مدارس اردو بند کر کے مرہٹی زبان کو ہر طالب علم کیلئے خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم لازم قرار دیا جائے مسلمانان سی۔ پی و برار کے جذبات قومیہ کو جس طرح مجروح کیا ہے اس کی کیفیت ضبط تحریر میں نہیں آسکتی اسی سلسلہ میں بالیان وارسا کا ایک احتجاجی جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ صاحب ... (دیوبند) صدر مدرس مدرسہ ... منعقد ہوا صدر صاحب نے اردو زبان کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اردو زبان ہی ہندوستان کی جملہ مروجہ زبانوں میں ایک ایسی زبان ہے جس کو صحیح معنی کر ہندوستانی زبان کہا جا سکتا ہے اور مسلمانان ہند اس کے تحفظ و بقا کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ سی۔ پی گورنمنٹ اس تجویز کو واپس لے کر اپنی دانشمندی کا ثبوت دے آخر میں مولانا کی تجویز اور جناب عبدالرحیم خاں صاحب کی تائید سے مندرجہ ذیل تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

باشندگان وارسا ضلع چاندہ کا یہ جلسہ عام سی۔ پی گورنمنٹ کی اس تجویز ...

سی۔ پی میں مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کا قیام

برلاڈا کے مسلمانوں کو ہتھیار رکھنے کی اجازت دی جائے

انجمن امداد المسلمین کی قرارداد

پیشوا کا معراج نمبر شائع ہوگیا

منیجر رسالہ پیشوا دہلی

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

خوشی سے تیار ہوگئی ہے جیبی پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

شوہر کی بیٹھکوں کی ضرورت

معجون مددگار خدود

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ کوچہ چیلان دہلی

بذریعہ اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مقویات سراج عالم

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی کشمیری بازار لاہور

نیلم جیوب مقوی

مشاہیر اطباء ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے

نیلم جیوب ... منیجر مسلم میڈیسن اسٹور نمبر ۸ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

کیا واقعی آپ بھی مسلمان ہیں

حمید یہ پریس کوچہ چیلان دہلی سے منگائیے

اتنا سستا رسالہ جس کا یقین بھی نہیں آسکتا صرف ...

منیجر رسالہ مولوی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

روزہ

الجمعیۃ

دہلی

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
½ کالم (")
¼ کالم (")

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری بی۔ اے

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار و آراء

عازمین حج کا منسوخ قانون (زمیندار)

تجار ہند کے قانون جہاز رانی مجریہ سنہ ۱۹۲۳ء میں چند ترمیمات جو ایک بل کی شکل میں اسمبلی کے سامنے پیش ہو کر مجلس منتخبہ کے حوالے ہو چکی تھیں ایسے مفاد کی حامل تھیں جن سے عازمین حج کی راہ میں چند در چند مشکلات کا اضافہ ہو جاتا تھا۔ عازمین حج کی رفت و آمد کے مسلسلہ میں بہتر سہولتیں بہم پہنچانا ایک اچھی حکومت کا فرض ہے ... [illegible]

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (سچ)

حضرت خواجہ کی دوسری کرامت یہ تھی کہ جب آپ ہندوستان آئے تو یہ ملک سارے کا سارا کفر و بت پرستی میں غرق تھا ... [illegible]

بیت المقدس میں ہلال و صلیب کی آویزش

ارباب توحید کے مقابلہ کیلئے ارباب تثلیث کا اجتماع ... [illegible]

عربوں کا بیت المقدس میں داخلہ

[illegible]

مہا سبھا کو بھی توڑ ڈالو (ہمدم)

[illegible]

قومی مفاہمت کے بعد

[illegible]

پطرس راہب کی جنون

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

صلیبی جہاد کا داعی اول

[illegible]

عیسائیوں کو یہ جرأت کیوں پیدا ہوئی؟

[illegible]

مجبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

دواخانہ فضل شاہ عالم ... دہلی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط و تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔
حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے۔ تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔
سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا مردہ دل ہے۔ نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔
سالانہ چندہ صرف دو روپے (عہ) فی پرچہ ۳ر
المشتہر
مینجر
پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹو فین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)
کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں۔ مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔
ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں
کیسٹو فین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

رسالہ معراج النبی ﷺ

[illegible]

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ
جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوہ حسنہ پر عمل کی دعوت ہے ... نیت سالانہ ... مینجر

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے
ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی
[illegible]
مینجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ
اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔
مینجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بال جڑ سے کالا
[illegible]

خاموش تبلیغ
یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۲۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب
اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔
تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱ر، تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱ر، تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲ر، تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۴ر
تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔
علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۸ر
ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲ر
ملنے کا پتہ
مینجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید
آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ۱۲ر فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔
غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔
نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حاشیہ بلا جلد ... قسم دوم حاشیہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چرمی کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔
ملنے کا پتہ
مینجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ - - -

ششماہی - - -

سہ ماہی - - -

ممالک غیر کے لئے

سالانہ - - -

ششماہی - - -

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر

ہلال احمد زبیری بی۔ اے

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

یکم - ۵ - ۹ - ۱۳

۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۸

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) - - -

نصف صفحہ (") - - -

ایک کالم (") - - -

½ کالم (") - - -

¼ کالم (") - - -

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم پنجشنبہ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۳۷

معاصرین کے افکار و آراء

عازمین حج کا منسوخ قانون (زمیندار)

تجارت ہند کے قانون جہازرانی مجریہ ۱۹۲۳ء میں جو ترمیمات جو ایک بل کی شکل میں اسمبلی کے سامنے پیش ہو کر مجلس منتخبہ کے حوالے ہو چکی تھیں ...

[illegible]

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (سچ)

حضرت خواجہ کی دوسری کرامت یہ تھی کہ جب آپ ہندوستان آئے تو یہ ملک سارے کا سارا کفر و بت پرستی میں غرق تھا ...

[illegible]

مہاسبھا کو بھی توڑ ڈالو

[illegible]

قومی مفاہمت کے لئے

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(ارمان)

بیت المقدس میں ہلال و صلیب کی آویزش

ارباب توحید کے مقابلہ کیلئے ارباب تثلیث کا اجتماع

ارض مقدس مسلمانوں کے پاس مزاحمات کی فقرہ نگاہ پر

[illegible]

عربوں کا بیت المقدس میں داخلہ

[illegible]

عیسائیوں کو صلیبی جہاد پر حصہ لینے کا حکم نافذ کر دیا

صلیبی جہاد کا داعی اول

[illegible]

عیسائیوں کو یہ جرأت کیوں پیدا ہوئی؟

[illegible]

خالص کیسٹر آئیل

سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)

بندر روڈ کراچی

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے۔ حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔

سفر و حضر میں آپ کے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد عورت اور بچہ جو اس رسالہ پر دو روپے سالانہ خرچ نہیں کرتا مردہ دل ہے۔ نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے (۲ر) فی پرچہ ۳ر

المشتہر

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ فضل شاہ عامل پوسٹ بکس ... دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔ الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی۔ ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار "الجمعیۃ" بلی ماران دہلی

رسالہ معراج النبی ﷺ

[illegible]

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ... [illegible]

منیجر

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

[illegible]

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بال جڑ سے کالا

[illegible]

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آج کل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے، افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۲۰ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱؍	۱؍	۲؍	۴؍

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمے والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ حضرت شیخ سعدیؒ اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عنہ؍ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عہ؍ فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (۲ر) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ ... بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلےٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد عا؍ علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چرمی پٹے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲۴ر رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

مسلمانوں کے مطالبات کی منظوری

الہ آباد میں حقیقی اتحاد کا سنگ بنیاد

جس وقت الہ آباد میں اتحاد کانفرنس منعقد ہو رہی تھی اور اس کی بے بنیاد خبریں اخبارات میں شائع کی جا رہی تھیں، ہم نے اسی وقت یہ عرض کیا تھا کہ محض ان خبروں کو سامنے رکھ کر کوئی رائے قائم کر لینا اور کانفرنس کے فیصلوں کو مسلمانوں کے لئے مفید یا مضر قرار دے دینا ہرگز قرین دانشمندی نہیں ہے اور کوئی ذمہ دار صحیفہ نگار یہ نہیں کر سکتا کہ صحیح اطلاعات بہم پہنچنے سے قبل ہی اپنی قطعی اور فیصلہ کن رائے کا اظہار کر دے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ جو اخبارات کانفرنس کے شروع ہونے سے قبل ہی اس کی مخالفت کا فیصلہ کر چکے تھے اور جن افراد نے پہلے ہی سے یہ [illegible] ... کے مقابلہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے اور کسی طرح اس کو گوارا نہ کریں گے کہ ہندوستان کی مختلف ملتیں آپس میں گھل مل جائیں وہ اخبارات اور وہ افراد برابر دریا ہی میں اس قسم کے بیانات شائع کرتے رہے جو حقائق کے بجائے محض توہمات پر مبنی تھے اور جن میں اتحاد و اتفاق کی خواہش کے بجائے افتراق و انشقاق کی تمنا جھلک رہی تھی اور جن کا مقصد صاف طور پر یہ تھا کہ صحیح فیصلوں کے متعلق حقائق کا علم ہونے سے قبل ہی مسلمانوں کے دماغ کو متاثر کرنے کی کوشش کی جائے اور ایسی فضا پیدا کر دی جائے کہ "اتحاد" کی مخالفت کے لئے موقع حاصل ہو سکے۔

چنانچہ اب بھی یہ نظر آ رہا ہے کہ حقیقی فیصلوں کی اشاعت کے بعد بھی یہ اخبارات اور یہ افراد اپنی غلط روش پر قائم ہیں اور اتحاد کانفرنس کی قراردادوں پر افترا انگیز حملے کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے خصوصیت کے ساتھ ان سرکاری و نیم سرکاری مسلمانوں کا طرز عمل بے انتہا تکلیف دہ ہے جو اس وقت بھی اپنی دیرینہ روایات کو قائم رکھتے گوارا نہ کرتی تھیں اس خوش اسلوبی کے ساتھ قبول کئے گئے کہ مسلمانوں کا تحفظ بھی ہو گیا اور مختلف ملتوں کے درمیان باہمی رواداری اور ربط و ضبط کے دروازے بھی کھل گئے۔ اگر اس کے باوجود لیگ یا کانفرنس کا کوئی سرپرست یہ کہتا ہے کہ یہ فیصلے ایسا ہی مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہیں تو اس کے متعلق سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی ملت کی آنکھوں میں خاک جھونک کر اسے بیوقوف بنا رہا ہے۔ احساس خوف سے کہ کہیں حکومت کو ہندوستان کی غلامی کے برقرار رکھنے میں دشواریاں پیش نہ آ جائیں مسلمانوں کو غلط طریقہ پر استعمال کرنے پر [illegible] ... میں منہمک ہے۔ ہم نے ان تمام دلائل کو بھی سنا ہے جو لیگ اور کانفرنس کے اجلاس میں دیئے گئے اور ان مقالات کو بھی پڑھا ہے جو انقلاب میں لکھے جا رہے ہیں ہم ان پوچ اور بودے دلائل دیکھ کر جو تقریر اور تحریر کے ذریعہ پیش کئے گئے ہیں ذرہ برابر اہمیت نہیں دے سکتے اور ان میں سے بعض کو غلط فہمی و غلط اندیشی پر مبنی سمجھتے ہیں اور بعض کے متعلق یقینی طور پر جانتے ہیں کہ انہیں مغالطہ انگیزی کی غرض سے پیش کیا جا رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان اس قسم کی الجھنوں میں پڑنے کے بجائے خود مسلم کانفرنس کی قراردادوں اور الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں کی طرف رجوع کریں اور اپنی عقل و دانش سے خود کسی نتیجہ پر پہنچیں۔ اگر مسلمانوں نے ایسا کیا تو وہ بہت جلد یہ دیکھ لیں گے کہ الہ آباد میں جو کچھ ہوا ہے وہی حقیقتاً مسلمانوں کے لئے اور ہندوستان کے لئے ایک صحیح فیصلہ ہے اور اس سے بہتر فیصلہ موجودہ حالات میں ناممکن اور قطعاً ناممکن تھا۔

مسلمانوں کے مطالبات اور اتحاد کانفرنس کے فیصلے

برطانیہ نے کیا دیا تھا اور باہمی مفاہمت سے کیا حاصل ہوا

ایک نتیجہ خیز اور فیصلہ کن مقابلہ

لکھنؤ کانفرنس میں خلافت کمیٹی، مسلم کانفرنس، مسلم لیگ، جمعیۃ علمائے ہند اور نیشنلسٹ پارٹی کے اراکین نے جو مختلف صوبوں کی نمائندگی کر رہے تھے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر مسلم کانفرنس منعقدہ یکم جنوری ۱۹۲۹ء کی قرارداد کے مطالبات مع ان تصریحات کے جو جمعیۃ علمائے ہند نے اپنی قرارداد اجلاس سہارنپور میں کی ہیں منظور کر لئے جائیں تو مسلمان جداگانہ انتخاب کے ترک پر راضی ہو جائیں گے اور مخلوط انتخاب کے لئے مولانا محمد علی مرحوم کے فارمولا یا کسی دوسرے طریقہ کو منظور کر لیں گے۔ ہم ذیل میں مذکورہ بالا مطالبات کا مقابلہ الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے فیصلوں سے کرتے ہیں تاکہ ناظرین کرام خود یہ اندازہ لگا سکیں کہ مسلمانوں کی خواہشات کہاں تک پوری ہو چکی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعظم کے فیصلہ کو بھی سامنے رکھ کر دیکھیں کہ انہیں سرکار سے کیا ملا تھا اور اتحاد کے ذریعہ کیا حاصل ہوا ہے:-

نمبر	مسلمانوں کے مطالبات	اتحاد کانفرنس کے فیصلے	وزیر اعظم کا حکمنامہ
۱	طرز حکومت وفاقی ہونا چاہئے اور اختیارات باقی صوبوں کو دئے جائیں	طرز حکومت وفاقی ہوگا۔ تمام اختیارات جامع طور پر صوبوں اور مرکز میں تقسیم کر دئے جائیں گے۔ مرکز کو صوبوں کے اختیارات چھیننے کا ہرگز حق حاصل نہ ہوگا۔ اختیارات باقی پر تنازعہ کی صورت میں سپریم کورٹ فیصلہ کرے گا۔	طرز حکومت وفاقی ہوگا مگر اختیارات باقی کے متعلق حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس کی ہرگز توقع نہیں ہے کہ برطانیہ اختیارات باقی صوبوں کو دے۔ پاس منظور یا وفاق نظر نا اہل کرے جو مسلمانوں کے پیش نظر ہے۔ حکومت جب کبھی کوئی فیصلہ کرے گی وہ موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے اتحاد کانفرنس کے فیصلہ سے ہرگز بہتر نہ ہوگا۔
۲	کوئی مسودہ قانون ایسا منظور نہ ہونا چاہئے جس پر کسی ملت کی ¾ اکثریت کو مخصوص اعتراضات ہوں۔	اگر کسی مسودہ قانون پر کسی ملت کے ¾ اراکین کو مخصوص اعتراضات ہوں تو اس پر نفاذ کی کارروائی بند ہو جائے گی [illegible] اسکے بعد سپریم کورٹ سے فیصلہ حاصل کر کے۔	ابھی تک حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہیں کیا۔
۳	صوبجات و مرکزی مجالس مقننہ میں مسلمانوں کیلئے نشستوں کی تخصیص ہونی چاہئے۔	صوبجاتی اور مرکزی مجالس مقننہ میں نشستوں کی تخصیص کر دی جائے گی۔	نشستوں کی تخصیص کی گئی ہے مگر مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔
۴	اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں کو وہی پاسنگ ویٹیج حاصل ہونا چاہئے جو اس وقت حاصل ہے۔	اقلیت والے صوبوں میں مسلمانوں کو وہی پاسنگ [illegible] ... قبل حاصل تھا۔	[illegible]
۵	پنجاب، بنگال اور دوسرے مسلم اکثریت والے صوبوں کی نشستیں اس طرح محفوظ کر دی جائیں کہ مسلمانوں کی اکثریت کسی حالت میں بدل باقلیت نہ ہو۔	پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی کی آئینی اکثریت حاصل ہوگی جو کسی وقت اور کسی صورت میں بدل باقلیت نہ ہو سکے گی۔	پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کو آئینی طور پر محفوظ نہیں کیا گیا اور بنگال میں اکثریت کو قطعاً بدل باقلیت کر دیا گیا۔
۶	مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں مسلمانوں کو اپنا جائز حق ملنا چاہئے۔	مرکزی اور صوبجاتی وزارتوں میں مسلمانوں کے جائز حقوق کا لحاظ ایک اہم اقلیت کی حیثیت سے کیا جائے گا۔	ابھی یہ مطالبہ منظور نہیں کیا گیا۔
۷	صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں بھی اسی طریقہ سے اصلاحات کا نفاذ ہونا چاہئے جو دوسرے صوبوں میں اختیار کیا گیا ہے۔	صوبہ بلوچستان میں بھی اصلاحات نافذ کی جائیں گی اور صوبہ سرحد کو بھی وہی درجہ حاصل ہوگا جو دوسرے صوبوں کو ملے گا۔	صوبہ بلوچستان کو اصلاحات دینے سے صاف انکار کر دیا گیا اور صوبہ سرحد کو دوسرے ہندوستانی صوبوں کے مساوی نظام حکومت نہیں دیا گیا۔ وہاں گورنر کیلئے مخصوص اختیارات رکھے ہیں اور ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ آئندہ دوسرے صوبوں کے ساتھ صوبہ سرحد کو بھی مزید اصلاحات کا ملاً مساوی درجہ کیساتھ دی جائیں گی یا نہیں۔
۸	صوبجاتی اور مرکزی ملازمتوں میں مسلمانوں کو مناسب حصہ ملنا چاہئے۔	صوبجاتی اور مرکزی ملازمتوں میں مسلمانوں کو جائز حصہ دیا جائے گا اور ایک کمیٹی جس میں دو مسلمان شامل ہوں گے اعداد و شمار کی تفصیلات مرتب کرے گی۔	ابھی تک یہ مطالبہ صاف طور پر منظور نہیں کیا گیا۔
۹	صوبہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کر دینا چاہئے۔	صوبہ سندھ کو مالی مشکلات سے بے نیاز ہو کر غیر مشروط طریق پر علیحدہ کر دیا جائے گا۔ نیز وہاں کی اقلیت کو اسی طرح تحفظات دئے جائیں گے جس طرح کہ دوسرے صوبوں کی اقلیتوں کو ملے ہیں۔	ابھی تک سندھ کی علیحدگی کا حکومت نے اقرار نہیں کیا۔
۱۰	مرکز میں ⅓ نمائندگی مسلمانوں کو ملنی چاہئے	مرکز میں یورپینوں کو چھوڑ کر ⅓ نمائندگی مسلمانوں کو ملے گی جو تمام برطانوی ہاؤس کا ۳۲ فیصدی ہوگی۔	مرکز میں نیابت کا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اور نہ باہمی مفاہمت کے بغیر بہتری کی توقع ہے۔
۱۱	دستور اساسی میں کوئی ترمیم نہ ہونی چاہئے جب تک تمام اجزاء وفاقی اس کی خواہش ظاہر نہ کر دیں۔	اس پر غور نہیں کیا گیا کیونکہ دیسی ریاستوں کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا تھا کہ وہ تمام ہندوستان کی ترقی کو جب چاہیں روک دیں۔	یہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا گیا۔ توقع ہے کہ یہ حق قطعی طور پر پارلیمنٹ اپنے ہاتھ میں رکھے گی کہ جس طرح اور جس وقت چاہے تبدیلی کر دے۔
۱۲	مسلمانوں کی تعلیم، زبان، مذہب وغیرہ کا تحفظ کیا جائے۔	مسلمانوں کا تمدن، زبان، رسم الخط، تعلیم، مذہب وغیرہ کی حفاظت کی جائے گی۔	ابھی تک اس مطالبہ کی منظوری کا بنیادی حقوق کے طور پر اعلان نہیں کیا گیا۔
۱۳	مسلمانوں کے پرسنل لا کا تحفظ کیا جائے گا۔	مسلمانوں کا پرسنل لا محفوظ ہوگا اس میں کوئی ترمیم و تنسیخ نہیں کی جائے گی۔ البتہ مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ جو خلاف شریعت قوانین اس وقت تک منظور کئے جا چکے ہیں انہیں اسلامی اصولوں کے مطابق بدلوا دیں۔	مسلمانوں کے پرسنل لا کی حفاظت کا اطمینان نہیں دلایا گیا بلکہ برابر اس میں مداخلت کی جا رہی ہے۔
۱۴	جن مقدمات میں مسلمان حاکم کے فیصلہ کی ضرورت ہے ان کا فیصلہ کرنے کے لئے قاضی مقرر کئے جائیں گے۔	قاضیوں کے تقرر پر تین گھنٹے تک سرگرم بحث ہوئی وقت کم تھا اس لئے یہ مسئلہ زیر غور رکھا گیا اور الہ آباد میں ۴ دسمبر کو کمیٹی کا جو اجلاس ہوگا اس میں اس کے متعلق قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ مطالبہ منظور کر لیا جائے گا۔	یہ مطالبہ ابھی تک منظور نہیں کیا گیا۔

ایک نئے مذہب یعنی عیسائی ہونیوالے "مسلمان" کے شکوک کا ازالہ

عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر فریب کاریوں کی پردہ دری

اسلام میں سیدنا حضرت عیسیٰ اور خاتم المرسلین کا صحیح مرتبہ

(از فارقلیط)

(گزشتہ سے پیوستہ)

گزشتہ نمبر میں آپ اصولی بحث کو اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ قرآن حضرت مسیح ابن اللہ کی مذمت کرتا ہے اسی طرح وہ مسیح مصلوب کے عقیدہ کا اس پر وارد ہونا بیان کرتا ہے اور اس کو مسیح کا دشمن قرار دیتا ہے۔ اس لئے کسی عیسائی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسیح مصلوب کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے مسیح فی القرآن کا سہارا پکڑے اور اس پاک و مطہر انسان کی آڑ میں اپنے مسیح مصلوب کی دوکان کو چمکانے لگے جو عبداللہ اور خدا کے رسول تھے۔ عیسائیوں کی جو تمام اصولی بحث سے کٹ جاتی ہے اور ان کی شمشیر [illegible] کے استدلال کی عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔ لیکن میاں اکرام الحق صاحب (سابق عیسائی) کے شکوک کا ہم یہاں ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ مسیح فی القرآن اور مسیح مصلوب کو ایک تصور نہ کیا جائے۔

سوال اول: حضرت مسیح کا معجزانہ طور پر پیدا ہونا۔

جواب: ہم نے جملہ سوالات سے اندازہ لگایا ہے کہ صاحب اشتہار خدا کے فضل سے عقل و خرد سے کورے ہیں اور ان کو مطلق تمیز نہیں کہ فضیلت کے کہتے ہیں لیکن اگر فضیلت یہی ہے کہ حضرت مسیح بغیر باپ پیدا ہوئے تھے تو ان سے بڑھ کر تو آدم علیہ السلام ہیں جن کے سرے سے ماں باپ ہی نہ تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ تو تھیں مگر حضرت آدم کے تو ماں بھی نہ تھی۔ پھر انصاف کی رو سے فضیلت کس کو حاصل ہوئی؟ اس کے علاوہ فرشتوں کے بھی ماں باپ نہیں ہیں، لہٰذا وہ بھی حضرت مسیح سے افضل ٹھہرے؟

(۱) شق القمر کا معجزہ۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔

(۲) کنکریوں کے پھینکنے کا معجزہ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔

(۳) واقعہ معراج۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا۔

زندہ اور دائمی معجزہ کا ذکر سوال نمبر ۵ کے جواب میں آتا ہے۔ مگر میاں اکرام الحق صاحب انجیلی مسیح کا بھی معجزہ تو دکھلاؤ۔ مسیح نے تو معجزہ دکھانے سے صاف انکار کیا ہے (دیکھو مرقس ۸/۱۲)۔

سوال چہارم: کا جواب بھی ۳ میں آ گیا ہے۔

سوال پنجم: حضرت مسیح کو فرشتے آسمان پر اٹھا کر لے گئے مگر حضرت محمد کو دشمنوں سے بھاگنا پڑا اور جنگلوں اور غاروں میں پناہ لینی پڑی لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت مسیح حضرت محمد سے افضل تھا۔

جواب: حضرت مسیح کا آسمان پر زندہ چلا جانا صرف انہی کے لئے مخصوص نہ تھا بلکہ حنوک پیغمبر بھی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے (دیکھو عبرانیوں ۱۱/۵) اگر یہ کوئی فضیلت ہے تو حنوک پیغمبر بھی اس میں ان کے شریک ہیں۔ لیکن جب اس فضیلت کا مقابلہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جاتا ہے تو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے۔ میاں اکرام الحق صاحب! جب ماں اپنے بچہ کو کمزور دیکھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ وہ کتے اور بلی کی مدافعت نہیں کر سکے گا تو وہ اس کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے لیکن جب بچہ کو وہ دلیر اور بہادر سمجھتی ہے تو وہ اس کو مدافعت کے لئے کھلا چھوڑ دیتی ہے۔ یہی حال ہے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام [illegible]

اسمبلی میں مسودات قانون حج

جہاز کے قانون پر اراکین جمعیتہ کے اختلافی نوٹ

دہلی ۳۰ نومبر ۔ حج کے متعلق جو مسودات قانون بحث ہیں ان کی رپورٹ جمعیتہ کے سامنے پیش ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ ... مولانا تاثیر ... دوسرا اختلافی نوٹ خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب کا ہے جس میں انہوں نے جہاز پر ... کی تجویز کی مخالفت کی اور اس کے خلاف متعدد دلیلیں پیش کی ہیں۔ اسی طرح واپسی ٹکٹ کی تجویز کی بھی انہوں نے مخالفت کی ہے۔ شاہ مسعود احمد صاحب نے ایک طویل اختلافی نوٹ دیا ہے جس میں قانون جہازرانی ... کے مسودہ کی تفصیل کے ساتھ متعدد دفعات کی مخالفت کی۔ خیال ہے کہ ... آئندہ اجلاس میں جمعیتہ کے ... آجائے گا۔

مسلم کانفرنس کے چودہ نکات میں سے تیرہ نکات پر اتفاق ہوگیا

تحفظ حقوق کی اصل دفعہ جمعیتہ علماء ہند کا پرسنل لاء ہے

اتحاد کانفرنس پر علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کا تبصرہ

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی اتحاد کانفرنس لکھنؤ پر تبصرہ کرتے ہوئے مجلہ "معارف" میں فرماتے ہیں کہ لکھنؤ کی سرزمین میں جہاں ہندو مسلم اتحاد کے ہر معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں گزشتہ مہینہ ایک اور معاہدہ کی بنیاد رکھی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پچھلے چند سالوں سے مسلمانوں کے سیاسی فرقوں میں جو افسوسناک اختلاف و افتراق پیدا ہوگیا تھا اس کا بحمداللہ خاتمہ ہوگیا۔ مسلم کانفرنس کے چودہ نکات میں سے تیرہ پر مسلمانوں کے تمام سیاسی فرقے متحد ہوگئے اور صرف مخلوط و مشروط طریقۂ انتخاب کی تعیین کا کام رہ گیا اور طے پایا کہ جب ہندو قوم وطن ان تیرہ دفعات کو تسلیم کریں اس چودھویں دفعہ پر باہم گفتگو کی جاسکتی ہے۔ ہمارے نزدیک تحفظ حقوق کی اصلی دفعہ وہ ہے جس کو جمعیتہ العلماء نے پیش کیا ہے۔ جداگانہ انتخاب حقیقت کا اصل مقصد نہیں بلکہ ذریعہ ہے اگر تحفظ حقوق کی منزل تک ہم کسی اور راستہ سے بھی پہنچ سکتے ہیں تو اس پر اڑنا بیجا ہے۔

دارالحکومت

دہلی میں غداروں کی ٹولی کا اجتماع

اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کو مسترد کردیا گیا

مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کا کارنامہ

مسلم لیگ کے اجلاس سے واک آؤٹ

شیخ عبد المجید اور نواب اسمٰعیل خاں کے بیانات

مسٹر سید محمد حسین کا بیان

مسٹر سید ذاکر علی کا بیان

نواب محمد اسمٰعیل خاں کا بیان

نام نہاد مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کی فراق آگری

ملک و ملت سے غداری کا افسوسناک مظاہرہ

دہلی کے مسلم نوجوانوں کا فیصلہ

غازی محمد عثمان آزاد کا بیان

اتحاد کانفرنس کے فیصلہ پر ڈاکٹر انصاری کا تبصرہ

شفاعت احمد خاں کی پست ذہنیت

اتحاد کانفرنس اور برطانوی فیصلہ کا مقابلہ

ایک ہیرا ہے اور دوسرا کوئلہ

جامع مسجد میں مسلمانان دہلی کا جلسہ

اتحاد کانفرنس کی کامیابی پر مسرت کا اظہار

اتحاد کانفرنس کا فیصلہ اور مولانا شوکت علی

آپ برطانوی وزراء کو اسکے منظور کرنے پر آمادہ کرینگے

یوروپین حکومت کے فیصلہ کو بحال رکھنا چاہتے ہیں

اتحاد کانفرنس سے بے تعلقی کا اظہار

معاہدہ الہ آباد گول میز کانفرنس میں پیش کیا جائیگا

گاندھی جی کا سناتنیوں کو چیلنج

اسمبلی میں سندھ کی علیحدگی کے متعلق سوال

ہندو مسلم اتحاد پر انڈیا لیگ کا پیغام

مسلح نوجوان نے بینک کا روپیہ چھین لیا

ریاض میں عربی قبائل کے وفود کی آمد

روزانہ نو ہزار مہمانوں کی باریابی

جریدۂ ام القریٰ میں مندرجہ ذیل اطلاع شائع ہوئی ہے:—

ہر سال اطراف عرب سے عربی وفود ریاض میں آتے ہیں اور جلالتہ الملک سلطان ابن سعود سے شرف ملاقات حاصل کرکے اور اپنی ضروریات اور مطالبات کو پیش کرنے کے بعد واپس چلے جاتے ہیں۔ جلالتہ الملک ہر شخص سے بکشادہ پیشانی ملاقات فرماتے ہیں اور اپنے عطف و عنایات سے ان کے تمام مطالبات پورے کرتے ہیں۔ آنے والے وفود کا مقصد مطالبات کا پیش کرنا ہی نہیں ہوتا بلکہ اکثر وفود محض زیارت کے لئے آتے ہیں تاکہ وہ ہر سال روحانی اتصال کے ساتھ ساتھ جسمانی قرب بھی حاصل کرسکیں اور اس طریقہ سے تعلقات کو زیادہ استواری بخشیں۔

امسال گزشتہ سالوں کی نسبت ریاض میں اس قدر وفود عرب سے وارد ہوئے ہیں جس کی نظیر سابقہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ ریاض کی خبر مظہر ہے کہ جب سے عظمتہ السلطان نے اپنے پایہ تخت میں قدم رنجہ فرمایا ہے اس وقت سے روزانہ ہزاروں عرب ملاقات کے لئے آنے شروع ہوگئے ہیں۔ یہ عربی قبائل اور وفود اپنے زمانہ قیام تک جلالتہ الملک کے مہمان ہوتے ہیں۔ آج کل روزانہ نو ہزار مہمان آپکے دسترخوان پر کھانا تناول کرتے ہیں۔ ہر شخص پر جلالتہ الملک کی عنایات مساوی ہوتی ہیں اور ... جلالتہ الملک برداشت کرتے ہیں۔

بلاد عرب اور امت عربیہ کی وحدۃ کے لئے دوسرا اہم قدم

جلالتہ الامام یحییٰ اور سلطان ابن سعود کی کامیاب گفت و شنید

حجازی نمائندہ یمن روانہ کردیا گیا

اخبارات میں امام یمن اور جلالتہ الملک سلطان ابن سعود کی اس گفت و شنید کا حال شائع ہوا ہے جو تحریک وحدۃ عربیہ کے عظیم و جلیل مقصد کی تکمیل کیلئے جانبین میں شروع ہوئی تھی۔ مکہ مکرمہ کے سرکاری اخبار "ام القریٰ" میں اب ان کی پوری تفصیل آگئی ہے جس کو ہم وثوق کے ساتھ ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کرتے ہیں۔ ام القریٰ لکھتا ہے:—

بلاد عرب اور امت عربیہ کی وحدۃ کیلئے جلالتہ الملک سلطان ابن سعود والی حجاز مدت سے جد و جہد فرما رہے ہیں اور آپ کی دلی خواہش ہے کہ عربوں کے باہمی نزاعات و خصومات کا جلد سے جلد خاتمہ ہوجائے تاکہ وہ ایک مضبوط اور طاقتور قوم بنکر استقلال کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں۔ جلالتہ الملک کی اس سعی کا تمام بلاد عربیہ پر نہایت خوشگوار اثر پڑا ہے اور ممالک عربیہ میں آپکے اس اقدام سے زندگی کی ہر دوڑ گئی ہے۔

گزشتہ ماہ جلالتہ الملک نے پہلا قدم اپنی مملکت کے مختلف اجزاء کو متحد و متفق کرنے کے لئے اٹھایا تھا جس میں آپکو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اب آپنے دوسرا قدم یہ اٹھایا ہے کہ بلاد عربیہ اور امت عربیہ اسلامی مقاصد کے پیش نظر سلک وحدۃ میں منسلک ہوجائیں ... باہمی عداوتوں اور خانہ جنگیوں کو ختم کرکے اپنے اندر تعاون و تناصر کی روح پیدا کریں۔ اس مقصد کیلئے جلالتہ الملک نے جلالتہ الامام یحییٰ حمید الدین والی یمن سے گفت و شنید کی اور اس مقصد جلیل کی تکمیل کے لئے آپ سے امداد کی درخواست کی۔ جلالتہ الامام نے سلطان حجاز کی اس مبارک سعی کا شکریہ ادا کیا اور امید افزا جواب سے سلطانی مقصد کو تقویت پہونچائی۔ عظمتہ السلطان نے اس کام کے لئے اپنا ایک نمائندہ گزشتہ ہفتہ یمن بھیجدیا ہے جو ایک دو روز میں صنعاء (پایہ تخت یمن) پہونچ جائے گا۔ تمام امت عربیہ جلالتہ الملک کی ان مساعی کو بنظر استحسان دیکھ رہی ہے اور اس کے انجام بخیر کے لئے دست بدعا ہے۔

اگر معاہدہ الہ آباد کا نفاذ نہ کیا گیا

تو اسے کالعدم اور غیر موثر تصور کیا جائے گا

پنڈت گووند مالویہ کا انتباہ

الہ آباد ۱۵ نومبر۔ پنڈت گووند مالویہ سکریٹری الہ آباد اتحاد کانفرنس نے حسب ذیل بیان اخبارات کو دیا ہے۔

الہ آباد اتحاد کانفرنس نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے مختلف پہلوؤں اور حصوں کے متعلق جو سمجھوتہ کیا ہے اس کی نسبت بعض حلقوں میں ایک خطرناک غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے۔ جس کا قومی اتحاد کے پیش نظر ازالہ اشد ضروری ہے۔

سب سے اول اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ اتحاد کانفرنس کی مختلف قراردادیں ایک "واحد" سمجھوتہ کے ایسے اجزاء ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں کئے جاسکتے۔ اس چیز کو الہ آباد کانفرنس کی اصلی قرارداد میں بھی صاف کردیا گیا ہے۔ سمجھوتہ کی کسی ایک قرارداد کا نفاذ اس وقت تک عمل میں نہیں آسکتا جب تک کہ تمام سمجھوتہ من حیث الکل نافذ نہ کیا جائے۔ ...

مسلمانان سہارنپور کا جلسہ جلوس

پکٹنگ اور گرفتاری

برما کونسل میں برما کی علیحدگی کا مسئلہ

جمعیتہ طلباء قدیم ندوۃ العلماء کا جلسہ

ڈکٹیٹر جمعیتہ علمائے ضلع سہارنپور کا دورہ بنگلور

ایک بنگالی کو حبس دوام کی سزا

لیبر جماعت نے گول میز کانفرنس کا مقاطعہ کیوں کیا

ایک سابق ممبر پارلیمنٹ کا بیان

دنیا کی حکومتوں سے برطانیہ کا مطالبہ

ہوائی طاقت برطانیہ سے نہ بڑھے

چلتی ٹرین کو لوٹ لیا گیا

ڈاکو روپے کی تھیلیاں لیکر بھاگ گئے

ریلوے کے دو ہزار مزدوروں کی ہڑتال

دیگر ذرائع سے خطوط تقسیم کرنا جرم ہے

محکمۂ ڈاک کا انتباہی اعلان

حکومت گاندھی جی کو کیا چاہتی ہے؟

گاندھی جی کی رہائی کے لئے موقعہ کا انتظار

حکومت گاندھی جی کو رہا نہیں کریگی

گورنمنٹ چاہتی ہے کہ کانگریس اپنی شکست تسلیم کرے

اگر گاندھی جی کو رہا کیا گیا

تو وائسرائے مستعفی ہوجائینگے

سندھ مسلم کانفرنس کا اجلاس

علیحدگی سندھ کا پُرزور مطالبہ

لندن میں والیان ریاست کا جلسہ

عدن کے یہودیوں کا دعویٰ

حکومت ہند نے صاف انکار کردیا

جمعیتہ علماء ہند کے نویں ڈکٹیٹر کے مقدمہ کا فیصلہ!

چھ ماہ قید بامشقت اور پچاس روپیہ جرمانہ

لندن کانفرنس کی شرکت کے لئے برما کو دعوت دیجائے

مخالفین کی علیحدگی کا تار وزیر اعظم اور وائسرائے کے نام

متوازی ڈاکخانے کھولنے کی کوشش

احمد آباد اور الہ آباد میں نو گرفتاریاں

بمبئی میں سات کانگریسی کارکن گرفتار

جامع الکمالات حضرت مولانا محمد حسین صاحب کا ماتم
گجرات کا ماتم
اسلام کے مبلغ، علوم دینیہ کے ناشر اور ہمدرد قوم کی جدائی

مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۳۲ء کو بعد نماز عشاء مدرسہ عربیہ کے جمیع طلباء و اساتذہ کا ایک تعزیتی جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمود حسن صاحب اجمیری منعقد ہوا جس میں شیخ گجرات حضرت مولانا مولوی حافظ محمد حسین صاحب راندیری مرحوم مغفور و مانی مدرسہ ہذا کی ذات حسرت آیات پر علماء و طلباء کی تقریریں ہوئیں۔

مولوی موسیٰ عربی کفیقاریہ نے حضرت مولانا مرحوم کے درجات بیندبید اور گجرات میں علمی خدمات کے متعلق ایک بسیط اور موثر تقریر فرمائی بعدہٗ محمد حنیف افریقی نے حضرت مولانا مرحوم کے اہل گجرات پر احسانات و خدمات قومی پر موثر تقریر فرمائی ...

الحقیقت حضرت مولانا مرحوم کی لائف اور اخلاق حمیدہ اور اسلامی خدمات پر تبصرہ فرمایا۔ اس کے بعد مولانا مولوی محب الدین صاحب مدرس مدرسہ ہذا نے حضرت مولانا مرحوم کے اوصاف اور اخلاق کے متعلق بہت موثر اور رقت انگیز کلمات ارشاد فرمائے اور فرمایا کہ حضرت ممدوح صاحب سارے ہندوستان کے نہیں تو گجرات کے امام غزالی ضرور تھے۔ آپ کی تقریر بہت سی تقریر تھی اس کے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوئے۔

...

بعد ازاں حسب ذیل رزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق منظور ہوئے ...

(دلی ہمدردی کا اظہار ہے) اور درگاہ مجیب الدعوات میں دست بدعا ہے کہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور مسلمانوں کو مرحوم کا نعم البدل نصیب کرے۔

عبدالخالق ناظم

مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری سورتی ناظم مدرسہ مفلیہ و رکن جمعیۃ علماء صوبہ برما رنگون سے تحریر فرماتے ہیں۔

مرحوم نے چھوٹے چھوٹے دو بچے اور بیوہ اور اپنے دیگر اعزہ و اقارب و کثیر التعداد احباب اور بالخصوص برادر معظم جناب مولانا حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع رنگون کو اپنے پیچھے سوگوار چھوڑا ہے۔ افسوس اس زمانہ قحط الرجال میں کہ کام کرنے والے اور علمی قوت سے قوم میں دینی جذبہ پیدا کرنے والے حضرات بہت کم ہیں۔ گجرات جیسے خطے میں مرحوم کے انتقال سے ایک جوشیلے اور مخلص کام کرنے والے بزرگ کی جگہ خالی ہو گئی۔

ہم جمعیۃ علماء صوبہ برما کے جملہ اراکین متبعین مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی اور رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ عطا فرمائے اور مرحوم کے اعزہ و لواحقین خاص کر مولانا ابراہیم صاحب مدظلہٗ کے قلب حزین میں صبر جمیل کا القا فرما دے اور مرحوم کے جگہ آپ کے خاندان میں سے کسی کو آپ کا سچا جانشین پیدا کرے کہ قوم کو بہتر نعم البدل عطا فرما دے۔ اور مرحوم کے بچوں کا آپ ہی حامی و ناصر ہو۔ آمین

موت العالم موت العالم

انجمن امداد الاسلام دیوبند کا جلسہ
علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کی صحت کیلئے دعا

بتاریخ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ یوم سہ شنبہ کو بوقت بعد نماز عشاء انجمن امداد الاسلام دیوبند کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت جناب پیرزادہ سید محبوب احمد صاحب رضوی مالک مجیب پکڈپو منعقد ہوا جس میں حسب ذیل تجاویز بالاتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) پہلی تجویز جب پیرزادہ مولانا سید محمد میاں صاحب رضوی دیوبندی ناظم جمعیۃ علماء ہند و مولانا منت اللہ صاحب فاضل دیوبند و مولانا لطف الرحمن صاحب فاضل دیوبند و مولانا احمد اللہ صاحب کارکنان جمعیۃ علماء سہارنپور کی خدمات اسلامی و ملکی کا اعتراف کیا گیا۔

(۲) انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس قائد اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب و مولانا اختر علی صاحب خلف الرشید ظفر الملت والدین مولانا ظفر علی خاں صاحب و ڈاکٹر شیخ محمد عالم صاحب بیرسٹر کی صحت یابی کے لئے مسلمانان ہند سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خداوند قدوس اپنے حبیب پاک کے توسل سے فدایان اسلام و ملک کو جلد از جلد صحت کلی عطا فرما دے۔ آمین۔

(۳) انجمن امداد الاسلام دیوبند کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس معزز اخبار زمیندار کی اس خدمت ...

مروجہ ظلوب کہ کلام نبوی پڑھا کر زندہ کیا اسی طرح بعد حبس فرنگ کے بھی درس ... سنائیں جنکو اہل جلسہ نے منظور کیا۔ تجاویز یہ ہیں۔

(۱) جمعیۃ الطلباء مراد آباد کا یہ عام جلسہ ادیب فاضل حضرت مولانا مولوی سید میاں صاحب پروفیسر جامعہ قاسمیہ و ڈکٹیٹر کانگریس جنوبی یوپی و جمعیۃ علماء ہند کی بے مثال قربانی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۲) جمعیۃ الطلباء مراد آباد کا یہ عام جلسہ مولانا ممدوح کے ان رفقاء پر جنہوں نے اپنے راحت و آرام کو چھوڑ کر جیل کی مصیبتوں کو برضا و رغبت پسند کیا مبارکباد کا ہدیہ پیش کرتا ہے۔

محمد شاہ غفرلہٗ رامپوری ناظم جمعیۃ الطلباء مراد آباد

امر تسلاد

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

موضع ابراہیم پور میں انجمن اسلامیہ کا قیام

جمعیۃ طلباء مراد آباد کا جلسہ
مولانا سید محمد میاں کو مبارکباد

Indian Invention House Delhi Amritsar

ہندوستانی ایجاد گھر

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

نوایجاد مشین سویاں

ہندوستانی ایجاد گھر دہلی

رمضان المبارک کا سالانہ رعایتی اعلان

مقبول خاص و عام

مردم خور کیڑے اور تیز برچھی

امرت دھارا ... لاہور

مقویات سراج عالم

ویدشاستری حاجی حکیم گوکھا ہٹہ

دار الیتامیٰ اسلامیہ کی پُر درد اپیل

اے لاڈلے محمد رسول اللہ کے پڑھنے والو! تمہاری خوشی اسی میں ہے کہ تم بیواؤں، مسکینوں، لاوارثوں اور یتیموں کی خوشی چاہو۔ ماہ رجب کی اس درد بھری اپیل پر ہمارا یہ کی چوٹی سے ایک شعاع نورانی چمکی اور شرق سے غرب تک پہنچنی ہوئی کونڈی "لسّا ماہ رجب کی آمد پر خوشیاں منانے والو" کچھ تمہیں اپنے یتیموں کی خبر ہے کہ نہیں؟

ہمدردان قوم! آج ۶ عرصہ چھ سال سے دار الیتامیٰ اسلامیہ (یتیم خانہ) ہوڑہ کی بنا ڈالی گئی جس میں یتامیٰ کے علاوہ وہ غرباء کے بچے جو بوجہ مفلسی والدین سرکاری مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتے یہاں ان کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سامان تعلیم بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ یتیموں کی نگہداشت کا معقول انتظام ہے ان کے کھانے پڑھنے رہنے پہننے وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ چونکہ یتیم خانہ کی کوئی جاگیر نہیں اور بغیر وسیلے قوم کی توجہ اس لئے اتنا بڑا قومی ادارہ جانکنی کے عالم میں پڑا ہوا اپنی زندگی کی آخری ہچکیاں لے رہا ہے اس لئے یہ گزارش ہے یہ درد بھری اپیل کی جاتی ہے کہ رجب المرجب اور شعبان المعظم کا مبارک خیر و برکت کا مہینہ آگیا اس مہینہ میں اللہ تبارک تعالیٰ نے کم بندوں پر کیا ارشادات ہیں اور کیا خیرات ...

عظیم الشان جلسہ ... جس میں مولانا ظہور احمد صاحب بگوی و حکیم علی محمد صاحب دہلوی کی تقریریں بعدہٗ تمام مسلمانوں سے اسلامی دکانوں کو کھلوانے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے کا عہد لیا گیا۔ نیز اصلاح و رسوم اسراف و تبذیل سے منع کیا گیا بعد ازاں حسب ذیل ریزولیوشن بالاتفاق آراء پاس ہوا۔

۶ سیال شریف کا یہ اجتماع عظیم مالکان اسلامی جرائد سے باادب ملتجی ہے کہ قرآن پاک کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے قرآنی آیات اپنے جرائد میں بے موقع و بے ضرورت درج نہ کیا کریں کیونکہ حروف و الفاظ کی قرآنی ترکیب کا ادب ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اور اخبارات جس طرح ملک میں ردی کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں ان سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے اگر معزز مالکان جرائد قرآنی آیات کی بے ادبی کو جائز سمجھتے ہوں تبلیغی لاکھوں مسلمانوں کے احساسات کو مدنظر رکھ کر اس درخواست کو قبول فرمائیں اور آئندہ ایسی روش سے پرہیز کریں۔ (غلام حسین بھیروی)

آل انڈیا مسلم ریلوے ایمپلائز ایسوسی ایشن

جلسہ مجلس استقبالیہ ۲۰ نومبر ۱۹۳۲ء بروز یک شنبہ بمقام ... زیر صدارت جناب ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس سی۔ ... منعقد ہوا ... حسب ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور ہوئیں۔

بشریٰ کی بشارت اور بیداری کا مژدہ

مغرب زدہ مسلمانوں کے المناک مذہبی تغافل و افسوسناک سیاسی جمود اور مدراس کے اردو پریس کی موجودہ خاموش روش سے متاثر ہو کر یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے حضرت مولانا ابو الجلال صاحب ندوی اور مولانا عبد الرزاق صاحب افضل گڑھی فاضل دیوبند کی ادارت میں ایک شاندار ماہوار مذہبی اردو رسالہ بشریٰ اور اسی تاریخ سے ایک روزنامہ جریدہ بیداری زیر ادارت مولانا عبد الرزاق صاحب افضل گڑھی فاضل دیوبند جنوبی ہند کے مرکزی مقام مدراس سے جاری کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بشریٰ اور بیداری میں ہندوستان کے جلیل القدر مایہ ناز قابل فخر ممتاز اور اہل قلم حضرات کے جواہر ریزے اور ادبی شاہکار، علماء و مشائخ کے علمی، دینی و مذہبی مقالات، اکابر و قائدین، مشاہیر اور زعماء ہند کے سیاسی، اقتصادی اور معاشری بلند پایہ اور دلنشیں بہا مضامین درج ہوا کریں گے۔

بشریٰ اور بیداری قرآن کریم اور احادیث نبوی ... کی روشنی میں مسلمانوں کے سامنے اسلام کی سچی تعلیم اور صحیح سیاسی راہ عمل پیش کریں گے اخوت و مساوات اور ایثار و قربانی کا درس دیں گے آزادی و حریت کے علمبردار ہوں گے حق و صداقت کے مبلغ ... ملک و ملت کے خیر خواہ ... آزادی ہند کے طالب ...

پاک وطن کے فداکار اور جان نثار نہایت آزاد نگار بے باک خادم ہوں گے۔ ادارہ بشریٰ و بیداری اور اس کے کارکن مسلمانان ہند سے بالعموم اور جنوبی ہند کے مسلمانوں سے بالخصوص متوقع ہیں کہ وہ بشریٰ اور بیداری کی اشاعت و کامیابی کے لئے بیش از بیش سعی فرما کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور ان کو بہت جلد اس قابل بنا دیں گے کہ وہ اطمینان کے ساتھ ملک و ملت کی خدمات انجام دے سکیں۔

چندہ بشریٰ سالانہ ... فی پرچہ ...

چندہ بیداری سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

ماہانہ ... فی پرچہ ...

خریداری کی درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

ڈاکٹر عبد الشکور عثمانی علیگ نور تبہ اسٹریٹ پیرپیٹ۔ مونٹ روڈ مدراس

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو اور چھپکر تیار ہو گئی ہے ... جنتری ... پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

مینیجر خواجہ ... بخشی کمپنی کوتوالی اسٹریٹ کلکتہ

بکس نامردی

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

پیشوا کا معراج نمبر شائع ہو گیا

منیجر رسالہ پیشوا ... دہلی

ضروری اطلاع

عرس سیال شریف

نیلم حبوب مقوی

مشاہیر ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے

نیلم طلاء

غنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور ... لکھنؤ

ستو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

معجون مدر کار غدود

احمد خلیلی برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ ۳۲ کوچہ چیلان دہلی

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

منیجر محمود دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

رجسٹرڈ نمبر اپریل ۱۷۹۳

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ...
۲۰ ۲۴ ...
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ ( ) ...
ایک کالم ( ) ...
½ کالم ( ) ...
¼ کالم ( ) ...

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری بی اے

معاون
محمد عثمان فارقلیط

دہلی یوم دوشنبہ ۲۸ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۲ء

جلد ۱۶ | نمبر ۳۸

معاصرین کے افکار و آراء

اتحاد کانفرنس الہ آباد کے نتائج (ہمدرد)

گنگا اور جمنا کے سنگم پر ہندو، مسلمان اور سکھ جو ایک عرصہ سے اپنے افتراق و انشقاق کا تماشا دکھا کر اغیار کو ہنسنے اور تمسخر کرنے کے مواقع دے رہے تھے ... نومبر ... کو شب کے ... بجے ... بغلگیر ہوگئے اور ایک دل ... ہوگئے ... حکومت کی پالیسی کے مہلک جراثیم کو فضائے ملک میں پرورش پانے کے زبردست مواقع اور سہولتیں حاصل ہیں۔ ہندوستانی ابھی اتنے گئے گزرے نہیں ہیں کہ وہ آپس میں مل بیٹھنے کی اہلیت و صلاحیت نہ رکھتے ہوں۔ ان کی غیرت قومی اور حمیت ملی ابھی ہنوز ... درجہ پستی ... کہ ان میں سے اپنے باہمی اختلافات کو باہمی گفت و شنید سے طے کرنے کا مادہ سلب ہوگیا ہو۔ ... نومبر کی مبارک اور یادگار شب میں انہوں نے اتحاد و اخوت ... کا جو مظاہرہ کیا ہے وہ ان لوگوں کو دریائے تحیر و استعجاب میں ڈال دیگا جو ہندوستان کی مختلف ملتوں کے درمیان کسی سمجھوتہ کو ناممکن تصور کرتے تھے اور فرقہ وارانہ تصفیہ کی کامیابی سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہوچکے تھے۔ ہمارے آپس کے اختلافات سے فائدہ اٹھا کر وزیر اعظم نے جو فرقہ وارانہ فیصلہ نافذ کیا تھا وہ سوائے یورپین اور اینگلو انڈین طبقوں کے ملک کی کسی جماعت کے لئے قابل اطمینان اور تسلی بخش نہ تھا۔

مفاہمت الہ آباد کے دشمن (زمیندار)

الہ آباد کا فرقہ وارانہ فیصلہ بحالات موجودہ بہترین فیصلہ ہے اور اس میں مقتضیات وقت کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس لئے ہنگامی جذبات کو مشتعل کر کے اب اپنے ... [illegible]

رواداری کی قابل تحسین مثال

[illegible]

تین جماعتوں کا فیصلہ

[illegible]

سنگم پر ہندو مسلم اتحاد

[illegible]

اراکین مسلم کانفرنس کے نام

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

کلرمانٹ کی کونسل میں پوپ اربن کی تقریر

صلیبی مجاہدین کی روانگی اور ان کی سیاہ کاریاں

[illegible]

اسلامی اور صلیبی لشکر کا فرق

[illegible]

تمت بالخیر

صلیبی مجاہدین کی روانگی

[illegible]

اسلامی سلطنت میں صلیبیوں کا داخلہ

[illegible]

تین لاکھ صلیبیوں کا قتل

[illegible]

(باقی آئندہ)

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ: فضل شاہ عامل ... دہلی

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی صحت پر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے۔ اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی ... کا نافذ ہے لذیذ، خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے ... بالکل بے خطر ہے۔ ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

بال جڑ سے کالا

[illegible] ... بال کالا اسٹور ... دہلی

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ترتیم کیجیے ... فیس بالکل نہیں کرتی

[illegible]

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

نائدہ ہو تو قیمت واپس
اپنی زندگی برباد نہ کرو

[illegible]

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں	سفوف جریان
[illegible]	[illegible]

منیجر حاذق فارمیسی ... دہلی

دوا اور دارو بدل ...
اکسیر حیات
فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

[illegible]

مولانا حکیم عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ

[illegible]

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لے کر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ!

یہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے۔ یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱ر	۱ر	۲ر	۴ر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ر علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶ر

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے۔ نہایت مفصل و مدلل جواب قیمت ۲ر

ملنے کا پتہ
منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چھاپی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں ایسا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با قاعدہ ہیں کہ عورت، مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور محاورہ ہے اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸ر اور چرمی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۲۸ رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

اتحاد کانفرنس کے فیصلے

مسلم مطالبات اور طریق انتخاب

ہم نے اشاعت گذشتہ میں الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق یہ عرض کیا تھا کہ اگر قارئین کرام ان فیصلوں کو غور سے ملاحظہ فرمائیں اور ان کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں تو انہیں بہت جلد یہ معلوم ہو جائے گا کہ ان فیصلوں میں مسلمانوں کے تقریباً تمام مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں اور اب ان کے لئے مخلوط انتخاب کی کوئی مشروط شکل قبول کر لینے کا عذر باقی نہیں رہا ہے ...

گیا ہے اور مرکزی ... اس کے اندر شامل ہے۔ ان تمام امور کے ہوتے ہوئے یہ دعویٰ بالکل صحیح طور پر کیا جا سکتا ہے کہ الہ آباد کانفرنس نے علیحدگی سندھ کے معاملہ میں اس قدر قطعی اور جامع فیصلہ کیا ہے کہ اس سے قبل کبھی نہ ہوا تھا اور اس سے مسلمانوں کا مطالبہ کامل طور پر پورا ہو جاتا ہے۔

سندھ کے تحفظات

علیحدگی سندھ

وزارتیں اور ملازمتیں

مختلف صوبوں میں پاسنگ

بلوچستان اور صوبہ سرحد

مرکزی مجلس مقننہ میں نیابت

تمدن اور مذہب کا تحفظ

طریق انتخاب

فریضۂ حج کی ادائیگی میں رکاوٹیں پیدا کرنے والا مسودۂ قانون

سلیکٹ کمیٹی کی ترمیمات کے بعد موجودہ شکل میں

(ترجمۂ خصوصی)

قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ مسودات حج پر غور کرنے کے لئے جو سلیکٹ کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس نے گذشتہ موسم گرما میں ایک مسودۂ قانون حج کمیٹیوں کے متعلق شملہ ... اسمبلی سے منظور کرا لیا تھا۔ باقیماندہ دو مسودات قانون کے متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ مسلم اراکین کرام ان مسودات کو نوائے عامہ کا احترام ... بالکل حذف کر دیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ ان میں سے بھی ایک مسودۂ قانون کو جزوی ترمیم کے بعد سلیکٹ کمیٹی نے منظور کر لیا ہے اور اسے اسمبلی کے ... اجلاس میں عنقریب پیش کیا جانے والا ہے جبکہ اس پر بحث ہوگی اور حکومت اسے ہاؤس سے منظور کرا لے گی۔ ان مسودات قانون سے جس حد تک ...

عربی اخبارات کے تراجم

کیا حضرت آدم اور حوا ترک تھے؟

ترک مورخین کا ایک نیا دعویٰ

ترکی مورخین کا ایک عجیب و غریب جلسہ انقرہ میں منعقد ہوا جس میں ... کی گئی ... سب سے پہلا مسئلہ جو لیا طلب بحث ... یہ تھا کہ ترکی نسل کی ابتدا اور قدامت کے متعلق ... بعض ترک مورخوں ... کہا گیا کہ تمام دنیا میں ترک قوم ہی قدیم قوم ہے جس پر نسل انسانی کی بنیاد ہے ... لفظ آدم اور حوا کے ... ترکی زبان میں ... قدیم ... معنوں ... ظاہر ہے کہ آغاز دنیا میں پہلے جو دو شخص پیدا ہوئے وہ ترک تھے۔

ایک ترک ... کہا کہ جس جنت سے حضرت آدم کا خروج ہوا وہ زمین ... نہ آسمان پر بلکہ وہ ایک باغ تھا جو ایشیا کوچک کے کسی ... میں واقع تھا ...

حبشہ میں مشنری مدرسہ کی اسلام دشمنی

مسلمانوں کے بچے کس طرح گمراہ کئے جا رہے ہیں

حبشہ کا ایک مسلمان ایک عربی جریدہ میں حسب ذیل خبر شائع کرتا ہے:۔ ... مقام میں عیسائی مشنریوں کا ایک مدرسہ ہے جن کو اسلام اور مسلمانوں سے سخت عداوت اور تعصب ہے۔ اس مدرسہ میں مسلمان اپنے بچوں کو حصول تعلیم کے لئے بھیجتے ہیں۔ حالانکہ وہاں عیسائی اپنے بتوں کو مسلمان بچوں کے ہاتھوں سے غسل دلواتے ہیں (رومن کیتھولک عیسائی بت پرست ہیں ...) ... اس مدرسہ کا مقصد مسلمانوں کو دین حنیف ... سے منحرف کرنا ... ہے وہ اپنے بچوں کو بخوشی اس میں داخل کرتے ہیں اور اسلامی مدرسوں میں اس ... داخل نہیں کرتے کہ وہ فرانسیسی اور انگریزی نہیں ہیں! ہائے افسوس ... یہ مدرسہ مسلمان بچوں سے سرسبز ہے! یا اللہ تو مسلمانوں کو ... بچوں کو گمراہ کرنے کے لئے نہ بھیجیں۔

سلطان حجاز اور سلطان مراکش

کی سرپرستی میں ایک انجمن کا قیام

فرانس کا ایک شخص ناصر الدین جو مسلمان ہو چکا تھا اس کے نام پر پیرس میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کے سرپرست خود رئیس جمہوریہ فرانس ہیں ... اس انجمن کے اراکین میں سلطان حجاز، سلطان مراکش اور تیونس کا ... طور پر شامل ہیں۔

اس انجمن کا مقصد ناصر الدین مرحوم کے ذاتی ذخائر کو جمع کر کے ایک عجائب خانہ ... اس عجائب خانہ میں ہر قسم کے آثار اور عجائب روزگار چیزیں جمع کی جائیں گی۔

دنیا میں کیتھولک مشنوں کی تعداد

دو لاکھ چھ ہزار مبلغ دنیا میں کام کر رہے ہیں

... سے ایک رسالہ شائع ہوا ہے جس میں ان مسیحی مبلغوں کے اعداد و شمار ... کئے گئے ہیں جو رومن کیتھولک عقائد کی نشر و اشاعت کے لئے ... کام کر رہے ہیں۔

... رومن کیتھولک مشنوں کی تعداد ... ہزار ہے ... تیس ہزار راہبہ عورتیں تبلیغ کا کام ... اطراف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں ... تبلیغی فرائض انجام دینے میں مشغول ہیں۔

ترکی میں جدید ہوائی اور ریلوے لائن کا افتتاح

امریکہ سے جدید طیاروں کی طلبی

حکومت ترکیہ کو بدنام کرنے کی کوشش

مسجد سلطان احمد کو فروخت کرنے کا الزام

الہ آباد کانفرنس اور صوبہ سرحد

سرخ پوشوں کے ذمہ دار رہنماؤں کا متفقہ اعلان

اتحاد کانفرنس کی مفاہمت متفقہ ہے

سکھ، ہندو، مسلمان ہونے سب اسکے حامی ہیں

برطانوی معترضین کو مالویہ کا جواب

دارالحکومت

مردہ اور بے عمل جماعتوں کو نظر انداز کرو

جامع مسجد دہلی میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی پرزور تائید

مسلمانوں کو آتش بازی سے پرہیز کرنا چاہئے

مسلم مشترکہ بورڈ کا جلسہ

آتشبازی کے خلاف مؤثر تدابیر

جمعیۃ علمائے ہند کے دفتر پر پولیس کا چھاپہ

ایک کارکن جمعیۃ کی گرفتاری

ایک رضاکار جمعیۃ علماء ہند کی رہائی

تمام ملک میں اتحادی مجالس قائم کی جائیں

مسائل میں اتحاد کانفرنس کا اثر زائل ہو جائیگا

قوم پرور رہنماؤں سے پروفیسر اندر کی اپیل

بنگال کے قانون انسداد دہشت انگیزی کا نفاذ

اردو اکادمی جامعہ ملیہ کا جلسہ

ہندو مسلم معاہدہ کس کے اشارہ پر نامنظور کیا گیا

صدر آل انڈیا مجلس احرار کا انکشاف

لندن کے بحری تار کا نتیجہ

الہ آباد کانفرنس حکومت کا جواب

مسٹر جناح بھی اتحاد کانفرنس کے فیصلہ سے متفق ہیں

مسلم کانفرنس کے اجلاس کے پر مولانا شوکت علی کا اظہار خیال

فرخ آباد میں اتحاد کانفرنس کی تائید

جمعیۃ علمائے ہند کا فارمولا اسلامی شریعت کا محافظ ہے

سہارنپور میں بم پھٹنے کا دوسرا حادثہ

ایک عورت ہلاک ہوگئی

کلکتہ میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی حمایت

سب سے زیادہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچے گا

مولانا ظفر علی خاں صاحب کی پر زور تقریر

مجلس مرکزیہ احرار اسلام ہند کا ایک اہم اجلاس

الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں پر غور و فکر

فوج اور پولیس کی بھرتی برابر قائم رہیگی

گاندھی جی کی رہائی کیلئے مولانا شوکت علی کی کوشش

الہ آباد کے سمجھوتہ کا برطانی حلقوں میں خیر مقدم

مولانا شوکت علی صاحب کا بحری پیغام

پارلیمنٹ کے اجلاس میں ملک معظم کی افتتاحی تقریر

کانفرنس کا فیصلہ میری تمام سلطنت کیلئے اہم ہوگا

ہندوستان کے تنزل کو نظر انداز کر دیا گیا

گاندھی جی کی رہائی کے متعلق حکومت کا خیال

ہندوستان سے ۹۴ کروڑ روپیہ کا سونا باہر جا چکا

اسمبلی میں ہوم ممبر کا جواب

نواح میں سول نافرمانی کے نتائج

مختلف صوبجات میں گرفتاریوں کے اعداد و شمار

یوپی میں ۲ ہزار اشخاص کو سزا

کانگریسی تحریک بدستور جاری ہے

آرڈیننس بل پر گورنر کی تقریر

اسمبلی میں آرڈیننس بل پاس ہو گیا

ممبران کے اعتراضوں کا جواب

بمبئی کے ایک کارخانہ میں ہولناک آتشزدگی

دولاکھ روپیہ کا زبردست نقصان

ڈاکٹر عالم رہا کر دیئے گئے

حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان

ڈاکٹر عالم کا اپریشن ضرور ہوگا!

بیگم عالم کا بیان

لارڈ سینکے کو گاندھی جی کا جواب

پنڈت مالویہ گاندھی جی کی رہائی پر زور دینگے

لکھنؤ میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس

آٹھ انجمنوں کو شرکت کی دعوت

اتحاد کانفرنس کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا

جمعیۃ علماء ہند کے ڈکٹیٹر نہم کو سی کلاس

مسلمانان مراد آباد میں اضطراب

آرڈیننس کے خلاف ۱۴ ممالک کا احتجاج

بین الاقوامی لیگ کی کمیٹی کا بیان

کیتھولک عیسائیوں میں شدید فساد

بنگال کے ۴۳ نظر بندوں کو امتحان دینے کی اجازت

کوئٹہ کے اسلحہ خانہ سے گولہ بارود غائب

چین نے لٹن رپورٹ کو مسترد کر دیا

مجلس اقوام کے اجلاس میں چین و جاپان کی جھڑپ

بنگال کا کالا قانون منتخبہ کمیٹی کے سپرد

ہندوستانی مسئلہ کو طے کیجیے

ڈی ویلیرا کے نام تار

فریضۂ حج کی ادائیگی میں رکاوٹیں پیدا کرنیوالا مسودۂ قانون

(سلسلہ صفحہ ۲)

فرقہ ضالہ قادیانیہ کے عقائد کذبیہ

مسلمان اس فتنہ کی سرکوبی کیوں نہیں اٹھتے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، فرقہ قادیانیہ کے زہریلے پروپیگنڈہ اور اسلام کش پالیسی سے اکثر مسلمان غافل ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آئے دن ناواقف مسلمان قادیانیت کا شکار ہوتے رہتے ہیں ورنہ اگر اہل اسلام قادیانی فتنہ کی اصلیت سے کماحقہ واقف ہو جائیں تو بفضل خدا امید واثق ہے کہ چند ہی سال کے اندر اندر اس فتنہ کا استیصال ہو جائے۔ قادیانیوں کی کامیابی کا راز صرف ایک بات میں مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ بہت منظم ہیں اگرچہ ان کی تنظیم قابل تعجب نہیں کیونکہ نہایت مختصر اور نوخیز جماعت ہے، ان کے یہاں مختلف امور کیلئے مختلف شعبے قائم ہیں جن میں تنخواہ دار اور مستقل سٹاف کام کرتا ہے مریدین کے چندوں کا اگرچہ کافی حصہ غیر متعلقہ مدات میں بھی صرف ہوتا ہے لیکن پھر بھی قادیانی پروپیگنڈا کے لئے کافی سرمایہ موجود رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ میں سرمایہ اور تنظیم کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں اور یہ دونوں چیزیں قادیانیوں کو میسر ہیں علاوہ مرکزی سٹاف کے جو قادیان میں ہے، ہر اس مقام پر جو چار قادیانی بھی ہیں ایک الگ جماعت قائم ہے جو مرکزی جماعت کے زیر نگرانی ہے اس طرح سے ہر ایک قادیانی اپنے مرکز سے وابستہ ہے اخبار اور سالانہ جلسہ سے اس تنظیم کی اور بھی تکمیل ہو جاتی ہے گویا قادیانیوں کا سالانہ جلسہ بسلسلہ تنظیم وہ کام کر رہا ہے جو مسلمانوں کے یہاں حج بیت اللہ سے ہونا چاہئے اب اس قادیانی تنظیم کے مقابلے میں مسلمانوں کی حالت دیکھی جائے تو نہایت پراگندہ اور غیر منظم ہے جہاں جہاں مسلمانوں کی انجمنیں قائم ہیں وہ بھی قادیانیوں کے پروپیگنڈہ کو زائل کرنے میں کوئی نمایاں حصہ نہیں لیتیں بلکہ اکثر انجمنوں کا یہ حال ہے کہ وہ اس قسم کی کاروائی کو افتراق بین المسلمین تصور کرتی ہیں۔ حالانکہ قادیانی ببانگ دہل مسلمانوں کو کافر اور خارج از دائرہ اسلام کہتے ہیں، اس حقیقت باہرہ کے ہوتے مسلمانوں کے لئے بڑی غیرت اور شرم کا مقام ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو مسلمان اور اپنا بھائی خیال کرتے ہیں جو خود اپنے آپ کو ان کے دشمن ہیں۔ ان کے دشمن ہونے کی بطور نمونہ چند دلیلیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) مرزا صاحب آنجہانی فرماتے ہیں جو شخص میری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ میرا مخالف رہیگا وہ خدا و رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ ''الہام مورخہ معیار الاخیار ص۸۔

(۲) تم پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ اربعین ص۲۸

(۳) ہم پر کئی سال سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالے کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نے نہیں کہ حق کے پہنچانے کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہئے۔ بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء

(۴) خلیفہ بشیر الدین محمود فرماتے ہیں ساری دنیا ہماری دشمن ہے جب تک ایک شخص خواہ ہم سے کتنی ہمدردی کرنے والا ہو لیکن جب تک وہ پورا احمدی نہیں [illegible]

[illegible]

تحریک سیرت کے دوسرے مبلغ کا عزم افغانستان

اس سال کے پروگرام میں ایک ضروری چیز یہ تھی کہ تحریک سیرت کا دوسرا سفیر جلد از جلد افغانستان روانہ کر دیا جائے۔ الحمد للہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ معاملہ بڑی خوبی سے طے پا گیا، مولانا عبد القادر صاحب قصوری اور مولانا غلام رسول صاحب مہر کے مشورہ و انتخاب کے مطابق یہ اہم عظیم خدمت مولانا نجف علی صاحب جالندھری کو تفویض کر دی گئی ہے اور اب میں فارسی زبان میں وہ عرضداشت اور اسکیم مرتب کر رہا ہوں جسے مولانا نجف علی صاحب اعلیٰحضرت جلالۃ الملک کی بارگاہ میں باریاب ہو کر خود پیش کریں گے۔ نیز اشاعت سیرت کی اس اسکیم کو جس پر ہم افغانستان میں عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں شروع کریں گے۔

مولانا نجف علی صاحب جنہوں نے اس کار خیر کا بیڑا اٹھایا ہے مشہور مجاہد ملت ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کے بھائی ہیں۔ اور نہایت ہی صالح دیندار ثقہ اور صاحب نفوذ بزرگ ہیں۔ آپ ۱۸۹۰ء میں امیر عبد الرحمن خاں کی دعوت پر افغانستان تشریف لے گئے تھے آپ نے وہاں چار سلاطین کا زمانہ پایا اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ کو افغانستان کے ان چاروں سلاطین کا اعتماد و اعتبار یکساں طور پر حاصل رہا آپ امیر عبد الرحمن خاں کے ترجمان حضور تھے، آپ نے امیر حبیب اللہ خاں کے زمانہ میں حبیبیہ کالج کی بنیاد ڈالی اور انسپکٹر آف سکولز کے عہدہ پر فائز رہے اسی زمانہ میں آپ امیر امان اللہ خاں کے اتالیق مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ اعلیٰحضرت محمد نادر شاہ اور آپ کے گرامی قدر بھائیوں کو بھی تعلیم دیتے رہے۔ بچہ سقہ کے زمانہ میں آپ کو کافی تکلیف پہنچی تو افغانستان کا شیرازہ بکھر رہا تھا اور علم نواز بادشاہ اب اس کی خاطر خواہ تلافی فرما رہا ہے اللہ تعالے کا یہ بڑا احسان ہے کہ اعلیٰحضرت غازی محمد نادر شاہ آپ کے ساتھ نہایت احترام سے سلوک فرماتے ہیں۔ آپ ایک ہفتہ تک عازم کابل ہوں گے تاکہ جمعیۃ العلماء افغانستان کی رہنمائی اور امداد و اعانت سے کابل میں اشاعت سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مرکزی سیرت کمیٹی بنائیں۔ اس کمیٹی کا فرض ہوگا کہ وہ افغانستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں ماتحت کمیٹیاں بنا کر اشاعت سیرت کے نظام [illegible]

ہیا کر دیا ہے کہ جس کے دیکھنے کے بعد کوئی شخص قادیانی مذہب کے بطلان میں شک نہیں کر سکتا۔ لیکن اس لٹریچر کی کما حقہ اشاعت نہیں ہوئی۔ اگر اسلامی انجمنیں اور رہنمایان ملت غور کریں اور قادیانی فتنہ کو اور خطرہ کو محسوس کریں تو اس فتنہ کا بہت جلد انسداد ہو سکتا ہے ہر ایک اسلامی انجمن قادیانیت اور اس کے خطرات سے اپنے حلقہ اثر میں مسلمانوں کی آگاہی کا بندوبست بصورت تقاریر و اشتہارات کرے اور سعی بلیغ کر کے ان کو ان کے اسلام کے حقیقی اور دستور چہرہ سے روشناس کرایا جائے۔

سید سردار حسین سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین شملہ

کو اس قدر کامل اور مکمل کر دے کہ اس کے ذریعہ سے سارا سال افغانستان کے ایک ایک گھر میں سیرۃ النبی کے پیغام کی اشاعت ہوتی رہے۔

یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ تحریک اشاعت سیرت کا وقت کے سیاسی مسائل و مباحث، موجودہ مذہبی کش مکش اور مسلمانوں کی اندرونی فرقہ بندی سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ ایک بین الاقوامی تحریک ہے، ہم خدمت خلق کے خیال سے دنیا کی تمام قوموں اور زبانوں میں سیرۃ نبوی کی اشاعت کرتے ہیں تاکہ اسوۂ رسول اور اخوت اسلامی کی تبلیغ و اشاعت سے اقوام عالم کی موجودہ منافرتوں، خونی تحریکوں، انقلابی [illegible]

ریشہ دوانیوں اور قومی، ملکی اور قبائلی جنگوں کو ختم کیا جا سکے۔

سیرت کمیٹی کے پیش نظر ہے کہ ہم افغانستان میں سیرت نبوی کا وہی پہلو پیش کریں گے جس کا تعلق اخوت، حقوق اور امن دانشا وسے ہے ہم اس مسئلہ پر ہندوستان اور افغانستان کے اکابر علماء سے چھوٹے چھوٹے تبلیغی مضامین لکھوائیں گے، اشاعت سے پہلے انہیں مرکزی سیرت کمیٹی کابل کے پاس بھیج دیا جائیگا تاکہ وہ حالات کے مطابق ان میں مناسب ترمیم کر دے، پھر ان

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

اور

چھپکر تیار ہو گئی ہے

رشتان پنا مضمون والی

نئی پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

کتب فروش صاحبان کو نمونہ بلا قیمت روانہ کیا جاتا ہے ہر شہر ہر مقام پر ڈائری ملتی ہے ورنہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بخشی ڈائری ہم روانہ کر دیں گے ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۶ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

مقویات سراج عالم

آتشک اگر گولیاں رقعہ اور بدہضمی خون اور سینہ کی خرابی دکھی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایت ... ہو کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ (محصول علاوہ)

صحت و تندرستی کی نعمت '' کام شاستر '' بالکل مفت طلب فرمائیں

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

بکس نامردی

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان پیدا کرنے والے موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے والے آئیں اور اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھر لیں۔ دنیا جن کی نظروں میں اندھیر ہے سچی خوشی آرام راحت عیش و عشرت سے تبدیل ہو ... [illegible]

حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

حب نعمت (رجسٹرڈ)

[illegible]

منیجر دواخانہ بقائی درجسٹرڈ بازار چتلی قبر دہلی

پیشوا کا معراج نمبر شائع ہو گیا

[illegible]

منیجر رسالہ پیشوا اسٹیٹ دہلی

تعداد الفاظ و محاورات اور ضرب الامثال کے لحاظ سے

دنیا میں سب سے بڑا لغت

جامع اللغات اردو

السنہ متعلقہ

مصنفہ خواجہ عبد المجید بی۔ اے

[illegible]

خواجہ ایم محمود طوری بی اے منیجر جامع اللغات کمپنی پوسٹ بکس ۲۶ لاہور

طبی دنیا میں تہلکہ

سفید بال بڑھتے کالا

[illegible]

بال کالا اسٹورس۔ پوسٹ کٹنی سہرمی دو بھنگہ

نئی زندگی

[illegible]

منیجر دواخانہ نوجیون نقدی دو لکھنؤ

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار لی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۷

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

[illegible]

منیجر دواخانہ خیرات مصطفوی دہلی

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ہے اور خطرناک ادبیات سے دماغوں کو بچا کر صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا متانت و سنجیدگی سے رد کرنا ہے قیمت سالانہ للعہ (علاوہ محصول) ... آنے پر روانہ ہوتا ہے

منیجر

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کا وفد بجنور میں

محمدیات سرائے ترین سنبھل

مدرسہ دار العلوم میرٹھ کا وفد تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں بھیرا اوں جاندپور ہوتا ہوا ۱۱ نومبر کو بجنور پہونچا مولانا مبارک حسین صاحب جو حضرت شیخ الہند کے شاگرد ہیں اور علماء ہند میں ایک امتیازی شان رکھتے ہیں اور مولانا سید لائق علی صاحب شمیم مولانا عبد الاول صاحب راسخ مولانا مشیت اللہ صاحب کے یہاں مقیم ہوئے اہل شہر بجنور نے وفد کی [illegible] نگاہ سے دیکھا اور سید کلاں چاہ شیریں میں ۱۳ نومبر ۱۹۳۲ء کی صبح کو جلسہ ہوا ... ہو کر وفد کیرتپور، نگینہ، نجیب آباد، سیوہارہ اور دیگر مقامات پر جائیگا۔ (نامہ نگار)

کیونکہ اول الذکر مرحوم کے حقیقی بھائی اور ثانی الذکر مرحوم کے عم کرم ہیں۔

راندھیری دنیا سے کوچ فرما گئے انتہائی رنج و الم ہوا اسی وقت بندہ مولانا مولوی حافظ حبیب احمد صاحب تاجر شاہ شاخ رنیتم مدرسہ شمس العلوم کی خدمت میں گیا اور ان سے درخواست کی کہ ممدوح کی روح کو ایصال ثواب کے لئے مدرسہ میں ختم کلام پاک پڑھوا دیجئے چنانچہ ۵ نومبر ۱۹۳۲ء کو تین ختم پڑھواکر دعا کی گئی کہ حق تعالے ممدوح کو ابدی راحت عطا فرماتے ہوئے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور کرمی جناب مولانا الحاج مولوی حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع سورتی رنگون اور جناب حافظ محمد صالح صاحب خطیب مسجد چنار واڑ راندھیر ضلع سورت کو تعزیتی خطوط لکھ کر سنت مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ادا کی۔

مسودوں پر ہندوستان، افغانستان اور دنیائے اسلام کے علماء و مشائخ کی مہریں اور دستخط حاصل لئے جائیں گے اور آسان اور عام فہم فارسی اور پشتو زبانوں میں شائع کر کے، ہم ان کی ہزارہا کاپیاں قبائل افغانستان میں مفت تقسیم کرنے کے لئے افغانستان بھیجتے رہیں گے اور اس وقت تک یہ عمل جاری رہے گا جب تک کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کی برکت سے ہمارے افغان بھائیوں اور ان کے ہمسایہ مسلمانوں میں انصار مدینہ اور مہاجرین مکہ کی طرح وحدت و اخوت اسلامی کی روح نمایاں نہ ہو۔ ہمیں یقین ہے کہ افغانستان کے غیور اور باحمیت فرزند، رسول اللہ کے پیغام سیرت کو توجہ دل سے سنیں گے اور ہماری امداد فرمائیں گے۔

اعلیٰحضرت غازی محمد نادر شاہ تاجدار افغانستان سے ہماری بہت بہت آرزوئیں وابستہ ہیں، ہماری دعا ہے کہ خداوند پاک اعلیٰحضرت اور ان کی ملت محبوب کو دینداری، خدا پرستی، آخرت طلبی، انسانیت، حب رسول کے اس مقام محمود پر فائز فرمائے جس پر خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم فائز ہوئے، شہریار غازی زندہ باد، ملت افغانستان پائندہ باد۔

(نوٹ) یوم النبی کی سالانہ رپورٹ مفت طلب کریں۔

عبد المجید قریشی، ناظم سیرت کمیٹی، پٹی، ضلع لاہور

شیر گجرات کی روح کو ایصال ثواب

الجمعیۃ میں یہ روح فرسا خبر پڑھ کر جناب مولانا مولوی حاجی حافظ محمد حسین صاحب [illegible]

مجبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

ملنے کا پتہ فضل شاہ عالم ... دہلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی کامل سے یہ شرح لکھوائی ہے جس میں اول مثنوی کا شعر حاشیہ میں بعض بعض اعراب دیکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی و نحوی ترکیب لکھ کر شعر کا ترجمہ سلیس اور سہل طرز سے لکھا ہے ... [illegible]

اڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ نے ... [illegible]

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرما رکھا ہے اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:-

ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ مثل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے تا دم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ہر روز ... سے بیزار نہ ہوگی اور ایک وقت میں بجز تین چار ... کے طبیعت کو قرار نہ ہوگا یہ نسخہ بہ سلسلہ خاندان حکیم سید فخر الدین مرحوم سے کہہ کر بن کو ملا ہوا جو بطور یادگار بیاض کا ان درج ہذا کیا یہ نسخہ حقیقی و درست ... میری اوائل عمر میں ایک وقت تیار ہوا تھا۔ راجگان ہندوستان ... [illegible]

معجون مدد گار غدود

[illegible]

احمد مجتبی برادر دفتر رسالہ نظام المشائخ

۲۲ کوچہ چیلان دہلی

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی

آدمی جوان ہو سکتا ہے

معجون شباب آور

[illegible]

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

رعایتی اعلان

صرف ایک ایڈیشن کے لئے نصف قیمت (صرف ایکدن کیلئے)

وہی حضرات اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ۵ دسمبر ۱۹۳۲ء تک اپنی درخواست ڈاک میں ڈال دیں ... نصف قیمت ... [illegible]

[illegible]

منیجر سپلائی ڈپو امرتسر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

قیمت اخبار

ہندستان کیلئے

سالانہ — شش ماہی — سہ ماہی

ممالک غیر کے لئے

سالانہ — شش ماہی

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

الجمعیۃ

دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر

ہلال احمد زبیری بی اے

تارکا پتہ الجمعیۃ دہلی

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار)

نصف صفحہ

ایک کالم

جلد ۱۶ — دہلی یوم پنجشنبہ ۲ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۲ء — نمبر ۳۹

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

معاصرین کے افکار و آراء

مغربی اور اسلامی تہذیب

آفتاب اتحاد کا طلوع

دہلی میں کانگرس جمعیت پسند کا فیصلہ

کیا لیڈرین رضامند ہو جائیں گے؟

انگریزوں کی خدمت

مسلمانوں کے حقیقی دشمن

نیلم حبوب مقوی (رجسٹرڈ)

قیمت مکمل ۲ ہ خوراک — ۱۶ خوراک ۱ — للعہ علاوہ محصول

قوت باہ اور جریان کی وہ لاجواب دوا ہے جو پرانے سے پرانے جریان کو دور کرتی ہے اور قوت باہ کسی وجہ سے بھی کم ہو گئی ہو خواہ کثرت سے یا جوانی کی غلط کاریوں سے یا جریان کے سبب سے یا ضعیف العمر ہو جانے کی وجہ سے ہر صورت میں یہ دوا ایک خاص روح پھونک دیتی ہے جس کے متعلق ہم اپنی طرف سے زائد کچھ نہیں کہنا چاہتے ہیں بلکہ آپ خود مندرجہ ذیل

مشاہیر اطبا ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے

نیلم طلاء — ان حضرات کیواسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ ہو ... بہترین طلاء ہے ... قیمت فی شیشی ...

نیلم حبوب سوزاک — ... قیمت ۱ خوراک (علاوہ محصول ڈاک)

پتہ: عبدالغنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹر اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Mfg. Co., (India) P. Box 88, Bunder Road, Karachi.

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطر راستہ دکھاتا ہے حال ہی میں اس نے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں وحدت کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہو رہا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہو رہا ہے تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جا رہا ہے۔

سالانہ چندہ ... نمونہ کا پرچہ ...

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

چہرہ زرد ہے جسم نحیف اور کمزور ہے دل دھڑکتا ہے بھوک نہیں لگتی زندگی وبال ہو رہی ہے یہ سب کچھ جریان کا اثر ہے جریان ایسا موذی مرض ہے جس سے زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ ان سب شکایات کے لئے ہماری تیار کردہ دوائیں تیر بہدف ثابت ہوں گی۔

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں — **سفوف جریان**

منیجر حاذق فارمیسی پوسٹ جنگپورہ دہلی

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (منیجر)

کیا واقعی آپ بھی مسلمان ہیں؟

ضخامت بارہ سو صفحات قیمت مجلد چرمی صرف چار روپے محصولڈاک ایک روپیہ کل پانچ روپے

حمیدیہ پریس کوچہ چیلان نمبر ۲۰۳ دہلی سے منگائیے

کتاب الاسلام کے مضامین کا بہت ہی مختصر خلاصہ جو مزید تعارف کے لئے ہے ضخامت ۱۲۰۰ صفحات قیمت چار روپے (مجلد)

باب اول — باب دوم — باب سوم — باب چہارم — باب پنجم — باب ششم

منیجر حمیدیہ پریس کوچہ چیلان نمبر ۲۰۳ دہلی

اتنا سستا رسالہ جس کا یقین بھی نہیں آ سکتا صرف رسالہ مولوی ہے۔ جو ۸۰ صفحہ کی ضخامت میں بہترین مضامین لیکر ہر ماہ ناظرین کی معلومات مذہبی و سیاسی و معاشرتی میں بیش بہا اضافہ کرتا ہے صرف ایک روپیہ سالانہ چندہ ہے ... منیجر رسالہ مولوی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم پنجشنبہ ۲ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

الہ آباد کی تجاویز پر مخالفین اتحاد کے تبصرے

مغالطہ انگیزیاں اور ابلہ فریبیاں

ہم الجمعیۃ کی گزشتہ دو اشاعتوں میں اتحاد کانفرنس الہ آباد کی تجاویز پر اجمالی بحث کر چکے ہیں اور یہ بتا چکے ہیں کہ مسلمانوں کے وہ تمام اہم مطالبات جنہیں مسلم کانفرنس کے پلیٹ فارم سے ۱۹۲۹ء میں پیش کیا گیا تھا کس طرح پورے کر دیئے گئے ہیں اور ...

اب ناظرین کرام ذرا غور فرمائیں کہ اس عبارت میں الہ آباد کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق کس قدر مغالطے دیئے گئے ہیں اور کتنی فریب کاری سے کام لیا گیا ہے۔ سب سے پہلا مغالطہ تو یہ ہے کہ طرز حکومت کے وفاقی یا فیڈرل ہونے کے متعلق ...

[illegible]

مرکزی مجبوری

[illegible]

فیڈرل نظام حکومت

[illegible]

فیڈریشن اور سپریم کورٹ

[illegible]

... کے متعلق یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ ایک عدل و انصاف کا سرچشمہ ہوگا جہاں بالکل غیر جانبداری کے ساتھ فیصلے کئے جائیں گے جس طرح کہ دوسری حکومتوں میں ہوتے ہیں اور اس کا موقع نہیں آئے گا کہ کسی بات پر نزاع ہو اور سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی فریقین کو مطمئن نہ کر سکے۔ یہ سارے تفریحات اور اس قسم کی تمام باتیں محض اس لئے ہیں کہ جاہل اور بھولے بھالے مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی راہ سے بھٹکایا جائے ورنہ مندرجہ بالا حقائق کے اظہار کے بعد تو ناظرین کرام نے ملاحظہ فرما لیا ہوگا کہ ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت کا وفاقی ہونا مسلم ہے، صوبوں کی خود مختاری مسلم ہے، مرکز صوبوں کے اختیارات کو واپس نہیں لے سکتا، اختیارات باقی مرکز کو نہیں دئے گئے، مالیات کی تقسیم بھی باہمی تفاہم سے ہوگی اور اگر اختلاف ہوگا تو فیصلہ سپریم کورٹ کرے گا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قدر شور مچانے سے سوائے آنکھوں میں خاک جھونکنے کے اور کیا مقصد ہے۔ انقلاب کے دوسرے اعتراضات پر ہم آئندہ بحث کریں گے۔

مسلمانوں کی نمائندہ تاریخی کانفرنس

اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تصدیق و توثیق کے لئے جو کانفرنس لکھنؤ میں یکم و ۲ دسمبر کو منعقد ہونے والی تھی اور جس کی تاریخ انعقاد بعض افراد اور جماعتوں کے اصرار پر آئندہ کے لئے ملتوی کر دی گئی تھی اس کے متعلق شیخ عبدالمجید صاحب سندھی صدر جمعیۃ خلافت کا اب قطعی اعلان شائع ہو گیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی اس نمائندہ کانفرنس کا انعقاد ۱۸ و ۱۹ دسمبر کو بمقام لکھنؤ ہوگا اور اس میں مسلمانوں کے باہمی اتحاد و اتفاق اور دیگر اقوام ہند کے ساتھ سمجھوتہ کی آخری اور فیصلہ کن کوشش کی جائے گی۔ ابتداءً اس کانفرنس کیلئے صرف آل انڈیا مسلم جمعیۃ کو دعوت دی گئی تھی جن میں جمعیۃ علمائے ہند، جمعیۃ خلافت، نیشنلسٹ پارٹی، مسلم لیگ، مسلم کانفرنس، یوتھ لیگ، مجلس احرار اسلام وغیرہ جماعتیں شامل تھیں مگر اس تازہ اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالمجید صاحب سندھی نے دیگر حضرات سے مشورہ ...

... نمائندگی کے اعتبار سے ایک بے مثل کانفرنس ہوگی جس کی نظیر ہندوستان کی اسلامی سیاسیات کی تاریخ میں پیش نہ کی جا سکے گی۔ ہم ہندوستان کی ان تمام جماعتوں سے جن کے دلوں میں قوم کا درد ہے اور جو اس نازک مرحلہ پر اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتی ہیں پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد اپنے نمائندوں کو منتخب کر کے انکے نام سیکرٹری صاحب کے پاس سلیم پور ہاؤس لکھنؤ کے پتہ پر بھیجدیں اور اس تاریخی کانفرنس کے لئے عزم بالجزم کر لیں۔

سب سے زیادہ مضر مسودۂ قانون

حج کے متعلق جتنے مسودات قانون اسمبلی میں پیش ہوئے تھے ان سب میں زیادہ مضر، تکلیف دہ، اور اذیت رساں مسودۂ قانون اگر کوئی ہے تو وہ یہی مسودۂ قانون ہے جس پر آج کل اسمبلی کے اراکین بحث کرنے والے ہیں اور جسے سلیکٹ کمیٹی نے باوجود مسلمانوں کے انتہائی احتجاج کے ختم نہیں کیا ہے۔ اس مسودۂ قانون کے ذریعہ حاجیوں کی راہ میں سب سے زیادہ رکاوٹیں پیدا کی گئی ہیں ...

[illegible]

عزیز احمد مرحوم

آج کے اخبار میں اس حادثہ جانکاہ کی خبر شائع ہوئی ہے کہ ہمارے عزیز جلال مسٹر عزیز احمد زبیری بی اے ایل ایل بی وکیل کا ... انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر میرے لئے کس قدر روح فرسا ہے اس سے اندازہ لگانا ہو تو مرحوم کے ضعیف العمر والدین، اور بھائیوں کا کیا حال ہوگا اور مرحوم کی بیوی اور بچے کس طرح تڑپ رہے ہوں گے ...

[illegible]

نکات و لطائف

(مدیر نکات و لطائف کے قلم سے)

انقلاب کے اڈیٹر صاحب اپنے مقالہ افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"فرقہ وارانہ فیصلہ تیسری طاقت کا صادر کیا ہوا فیصلہ ہے جس میں مسلمانوں کی رضامندی کو قطعاً کوئی دخل نہیں اگر اس میں مسلمانوں کا کوئی مطالبہ خدانخواستہ مجروح ہوتا ہے تو اس کی حیثیت بالکل مختلف ہوگی۔"

[illegible]

حج کے متعلق موجودہ مسودۂ قانون مذہبی مداخلت ہے

حجاج کے ساتھ امتیازی سلوک اور ناقابل برداشت دشواریاں

شاہ مسعود صاحب کا اختلافی نوٹ

ہم گزشتہ اشاعت میں اس مسودۂ قانون کا ترمیم شدہ متن شائع کر چکے ہیں جو اس وقت اسمبلی کے سامنے پیش ہے اور جس پر چند اراکین سلیکٹ کمیٹی نے اپنے اختلافی نوٹ لکھے ہیں۔ ہم آج کی اشاعت میں شاہ مسعود احمد صاحب ایم ایل اے کا اختلافی نوٹ ناظرین کرام کی معلومات کے لئے درج کرتے ہیں۔ اس مضمون سے مسلمانوں کو یہ معلوم ہوگا کہ اس مسودۂ قانون کا اصل نقشہ کیا ہے ...

[illegible]

قانون سازی کی تاریخ

[illegible]

مجوزہ مسودۂ قانون

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

تیونس کی اسلامی درسگاہ میں جدید اصلاحات

شیخ الاسلام کا تقرر جامع زیتونیہ میں جلسہ

ڈھائی ہزار طلباء کی تعلیم کا انتظام

تیونس میں ایک عالیشان مدرسہ "جامع زیتونیہ" کے نام سے قائم ہے جو شمال مغرب میں علوم دینیہ کی سب سے بڑی درسگاہ ہے۔ اس وقت مدرسہ مذکور میں ڈھائی ہزار طلباء دینی علوم اور عربی کی تعلیم پاتے ہیں۔ اس درسگاہ کی متعدد شاخیں ہیں جو مختلف حصوں میں تعلیمی فرائض کو احسن طریق پر انجام دے رہی ہیں۔ تیونس کے امیر نے اس مدرسہ کی اصلاح کی طرف توجہ کی ہے اور جامع زیتونیہ کے ... [illegible]

[illegible]

یورپ زدہ مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت

صدر جمہوریہ فرانس کی مذہب پرستی

[illegible]

یہودیوں کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کی توہین

متعدد یہودیوں کو حکومت فرانس نے گرفتار کر لیا

[illegible]

تیونس میں حزب دستوری کا جلسہ

اٹلی کے خونریز نظام کی مذمت

تیونس کی حزب دستوری نے سید عمر مختار شہید سیاست عربیہ کی شہادت کی یادگار میں ایک اجلاس منعقد کیا جس میں شہید مرحوم کے آثر و فضائل اور طرابلس میں دینی و سیاسی خدمات پر مفصل تذکرہ کیا گیا اور اٹلی نے طرابلس الغرب میں جو خونریز نظام قائم کر رکھا ہے اس کی مذمت کی گئی۔

[illegible]

حوادث و احکام

(گزشتہ سے پیوستہ)

(حوادث) کسی نمائش کمیٹی کو سامعین ایسے مفید اور مذہبی ضروری جلسوں سے روکنے کا حق نہیں اور نہ مسلمانوں کو اس کی اطاعت کرنا چاہئے۔

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام — حضور روحی فداہ کا ارشاد ہے کہ کسی

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق — مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس سے معصیت لازم آتی ہو۔

بالخصوص جبکہ ایسے جلسوں کے نہ ہونے میں تخفیف ہو اور مسلمانوں کے لئے مضرتوں کے سامان پیدا ہوتے ہوں کمیٹی مذکور السلام کو ایسے جلسوں سے روکنا جائز نہیں بالخصوص جبکہ ظالم دشمن کے نشانہ سے ہو۔

[illegible]

حاجیوں کی سہولت کیلئے جدہ میں باربرداری کے انتظامات

حجاج کے جہاز کن کن تاریخوں میں روانہ ہونگے؟

حکومت نے باربرداری کے انتظامات کمپنیوں کے سپرد کر دیئے

دہلی ۲۸ نومبر۔ ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ حکومت ہند اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ حاجیوں کی سہولتوں اور مفاد کے پیش نظر حج کے موجودہ طریق سفر کو بدل دیا جائے جس کے مطابق حجاج جدہ میں جہاز سے ساحل پر اور ساحل سے جہاز پر سامان لے جانے کا خود انتظام کیا کرتے ہیں اور اس کی جگہ ایسے انتظامات کر دیئے جائیں کہ باربرداری کی ذمہ داریاں جہاز کی کمپنیوں کے سپرد ہوں بعد اس کے لئے انہیں ٹکٹ کی قیمت کے علاوہ ایک مقررہ رقم ادا کی جائے۔

اس مسئلہ میں قطعی فیصلہ ہونے کی وجہ سے فی الحال کمپنیوں کو صرف اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ باربرداری کے لئے ٹکٹ کی قیمت علاوہ واپسی کے ٹکٹ پر ستے اور یکطرفہ ٹکٹ پر ۸ عمر لے سکتے ہیں۔

غریب ترین مسافر کو بھی اس وقت تک سفر حج پر روانہ نہ ہونا چاہیئے جب تک کہ اس کے پاس کم از کم ۵۰ روپے موجود نہ ہوں۔ سیکنڈ کلاس مسافروں کے کم از کم مصارف کے لئے ۸۰۰ روپے کا تخمینہ کیا گیا ہے اور فرسٹ کلاس مسافروں کے لئے ۱۰۰۰ روپے کا۔

حکومت ہند کو اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ معمولی جہازوں کے علاوہ جن میں پہلا جہاز ایس۔ ایس "اکبر" زیادہ سے زیادہ ۸ دسمبر کو بمبئی سے روانہ ہو جائیگا۔ میسرز ٹرنر مارلین اینڈ کمپنی لمیٹڈ نے حاجیوں کے مخصوص جہاز روانہ کرنے کا بھی اس انتظام کے ماتحت ایس۔ ایس رضوانی یا کوئی اور جہاز زیادہ سے زیادہ ۱۴ فروری ۱۹۳۳ء کو بمبئی سے براہ راست جدہ کے لئے روانہ ہوگا اور کراچی سے ایس ایس "رحمانی" زیادہ سے زیادہ ۹ فروری کو ہوگا۔ اور ایس ایس "علوی" زیادہ سے زیادہ ۲ مارچ کو کلکتہ سے روانہ ہو جائیگا۔

افغانستان میں سمت جنوبی کے افغانوں کی وطنی خدمات

حکومت متبوعہ کی طرف سے اظہار تشکر و امتنان

شاہ نادر خاں کا فرمان ہمایونی

سمت جنوبی کے افغانوں نے امنیت عمومی کی اشاعت اور موجبات شر و فساد کی بیخ کنی کر کے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کو تمام افغانستان میں بنظر استحسان دیکھا جا رہا ہے۔ ... حکومت افغانستان نے سمت جنوبی کے افغانوں کی خدمات ملی اور وطنی کا با ایں الفاظ اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ شاہ نادر خاں نے اہالیان سمت جنوبی کے نام ذیل کا فرمان ہمایونی ارسال فرمایا ہے:۔

میرے عزیزو! تم نے مختلف مواقع پر حکومت متبوعہ کی خاطر جن خدمات گذاری اور صداقت شعاری کا اظہار کیا ہے، ان سے میں بخوبی آگاہ ہوں ...

دار الحکومت کے

معاہدہ پونا ہندوؤں کے لئے مہلک ہے

بنگال کونسل کے ارکان کا بجری تار

مسلمانوں کی آل پارٹیز کانفرنس ۱۴ دسمبر کو لکھنؤ میں منعقد ہوگی

تمام آل انڈیا اور صوبجاتی مسلم جماعتوں کو دعوت

شیخ عبدالمجید سندھی کا اعلان

اسمبلی میں معاہدہ اوٹاوہ پر کشتی

قوم پرور اراکین کی علیحدہ رپورٹ

اتحاد کانفرنس کی تائید اور کانپوری جمعیۃ کی مذمت

ینگ مسلم سوسائٹی کا اہم جلسہ

والیئے ہند جامع مسجد دہلی میں

مسجد کی وسعت پر حیرت کا اظہار

مسٹر عزیز احمد زبیری کی وفات حسرت آیات

کانپور میں شیر کوٹی ملا کی تواضع

مسلمانوں کی طرف سے اشتعال انگیزی کا موثر جواب

انتقال پر ملال

یہ المناک خبر نہایت رنج و افسوس سے سنی جائے گی کہ حضرت مولانا ابوالمناظر صاحب بہاری رکن مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند کی والدہ محترمہ ۲۰ رجب کو اس جہان فانی سے دار البقا کی طرف کوچ کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

کلکتہ کی ایک مسجد میں مولانا ظفر علی خاں کی تقریر

طاغوت پرست متولی کی درگت

جزیرہ منورہ کراچی میں ایک مسجد کی تعمیر

مسلمانوں سے مالی اعانت کی درخواست

مولانا شوکت علی مشرق بعید کا بھی دورہ کرینگے

دہلی میں اتحاد لیگ کا قیام

معاہدہ الہ آباد کی تائید کے لئے زبردست پروگرام

آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس ۱۳ دسمبر کو منعقد ہوگا

مخالف جماعتوں نے سمجھوتہ پر غور کرنے کیلئے مہلت طلب کی ہے

لاہور ۲۸ نومبر۔ پنڈت گووند مالویہ جنرل سکریٹری اتحاد کانفرنس نے ذیل کا اعلان شائع فرمایا ہے:۔

چونکہ پنڈت مدن موہن مالویہ اور مولانا ابوالکلام آزاد کو متعدد مراسلات موصول ہوئے ہیں جن میں مخالف جماعتوں نے اتحاد کانفرنس الہ آباد کی کمیٹی کے سمجھوتہ پر غور و خوض اور مشورہ کے لئے مہلت طلب کی ہے اس لئے الہ آباد کانفرنس کے اجلاس کی تاریخ ۱۱ دسمبر اور ۲ دسمبر پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس الہ آباد میں ۱۳ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

جیل میں گاندھی جی کے مشاغل

چھوت چھات کے انسداد پر غور و خوض

ایک طویل لائحہ عمل کی ترتیب

جرمن سیاسیات کا چکر

اجلاس کے بعد پارلیمنٹ منتشر ہو جائیگی

فرانس میں شادی، طلاق، پیدائش اور اموات

۳۱ء و ۳۲ء کے چھ مہینوں کا مقابلہ

	۱۹۳۱ء ۶ ماہ	۱۹۳۲ء ۶ ماہ
نکاح	۹۶۸۴۶	۸۹۳۴۴
طلاق	۳۵۲۶	۳۷۷
پیدائش اطفال زندہ	۱۸۵۳۰۸	۱۸۶۶۵۶
مردہ	۷۲۱۸	۷۰۹۲
ایک سال سے کم عمر کے بچوں کی اموات	۱۵۴۳۵	۱۵۵۱۰
ایک سال سے زائد	۱۳۸۰۸۴	۱۳۲۹۴۴
فوت شدگان کی مجموعی تعداد	۱۵۳۵۱۹	۱۴۷۴۵۴

مخصوص اختیارات اور اسمبلی کی وسعت پر بحث

خواتین کی بین الاقوامی کانفرنس کی تجویز!

گول میز کانفرنس کا کھیل

"جنگ کی ذہنیت پھر عود کر آئی ہے"

شکایات رفع کرنے کے لئے مسٹر چرچل کا مطالبہ

پولیس اور فوج کے حلقہ میں داخل ہونے کی کوشش

ایک شخص کو گولی ماردی گئی

آرڈیننس بل میں حکومت کی ترمیم منظور کر لی گئی

جمعیۃ علماء سہارنپور کے ایک رضاکار کو سزا

افغانستان اور مدراس کے پٹھان

ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تائید

رجعت پسندوں کے عاجلانہ اقدام کی پرزور مذمت

ہر خیال اور ہر طبقہ کے مسلمانوں کا اظہار خیال

ڈکٹیٹر دہم جمعیۃ علماء ہند کا بیان

مسلم کانفرنس کے دھوکہ میں نہ آؤ

سر یعقوب اور ان کے رفقاء

مردہ انجمنوں کو دفن کر دو

ڈاکٹر انصاری اور شیروانی کا مکتوب

مسلمانان مراد آباد کا جلسہ

دہلی کا خندہ آفریں فیصلہ

صوبہ بہار کے مسلمانوں کی تائید

الہ آباد اتحاد کانفرنس کی تائید

شیخ ضیاء الدین صاحب سکرٹری ہندو مسلم مشترکہ بورڈ کا بیان

راجہ صاحب سلیم پور کا اعلان

مدرسہ قاسم العلوم وارسا کا شاندار اجلاس

۱۱ نومبر ۳۲ء کو مدرسہ قاسم العلوم وارسا ضلع چاندہ (سی۔ پی) کا نہایت شاندار اجلاس بصدارت حضرت العلامہ مولانا محمد یسین صاحب ناظم جمعیۃ العلماء سی۔ پی برار و صدر مدرس مدرسہ عربیہ رامپور منعقد ہوا۔ جلسہ کے انعقاد کا اعلان کئی روز قبل اطراف و جوانب میں کر دیا گیا تھا اور جلسہ کے پنڈال کی تیاری تاریخ مذکورہ سے ایک ہفتہ قبل نہایت اہتمام کے ساتھ مجلس استقبالیہ کے زیر اہتمام میاں حاجی عبد الرحیم خاں صاحب شروع کر دی تھی چنانچہ روز مقررہ کے وقت ایک نہایت وسیع اور خوبصورت پنڈال تیار ہو گیا مگر تیس تیس چالیس چالیس میل سے مہمانوں کی آمد ایک دن قبل ہی سے آنا شروع ہو گئی تھی بعد نماز عشاء جلسہ کی کارروائی اس طرح شروع ہوئی کہ اول مولانا محمد سمیع اللہ صاحب (فاضل دیوبند) صدر مدرس و مہتمم مدرسہ قاسم العلوم کی تحریک و جناب منشی عبد الحمید صاحب وائس چیرمین لوکل بورڈ و ممبر ڈسٹرکٹ کونسل (ضلع چاندہ) کی تائید سے مولانا محمد یسین صاحب کو جلسہ کا صدر منتخب کیا گیا تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب چاند میاں صاحب نے ایک نہایت ہی پرجوش اپنی نظم جلسہ کے مناسب پڑھی اس کے بعد مدرسہ کے طلبا عبد الجلیل محمد عبد الستار عبد الحکیم حبیب الرحمن۔ عبد العلیم۔ عبد الغنی حشمت علی عبد المجید ظہیر الدین۔ بشیر الدین نے توحید رسالت نماز وغیرہ مضامین پر تقریریں کر کے سامعین کو محظوظ کیا آخری طالبعلم بشیر الدین سلمہ جن کی عمر صرف گیارہ سال ہے تسبیح و تہلیل کی فضیلت ایسے دلنشین پیرایہ میں بیان کی کہ حاضرین جلسہ کی زبان سے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا تمام پنڈال میں گونجنے لگی طلبا کی تقریر کے بعد مولانا محمد سمیع اللہ صاحب مہتمم مدرسہ نے اولاً بانی مدرسہ عالیجناب نواب محمد عبد الوحید صاحب غازی آف گوروا اسٹیٹ کی جلسہ میں عدم شرکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عالیجناب نواب عبد الوحید صاحب آجکل بغرض تفریح دہلی تشریف لے گئے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ مدرسہ کا دعوت نامہ موصوف کے نام ایسے وقت میں روانہ کیا گیا جب کہ وہ اپنی قیامگاہ سے دہلی روانہ ہو چکے تھے۔ مولانا نے بعض خاص ان مہمانوں کا جو کہ بذریعہ موٹر یا بیل گاڑی کے ذریعہ تشریف لائے تھے مثلاً محمد نثار صاحب رنجپور و مرزا واحد بیگ صاحب وغیرہ کا شکریہ ادا کیا اور جناب محب اللہ صاحب پٹیل کو کرٹی و سوداگر محمد حنیف صاحب و ڈاکٹر رحمن بیگ صاحب وغیرہ کے پیغامات پڑھکر سنائے جن میں موصوفین نے جلسہ میں عدم شرکت کی وجہ تحریر کی تھی اور مدرسہ کے لئے اظہار ہمدردی کے علاوہ مالی امداد کا وعدہ بھی کیا تھا مولانا نے علم کی فضیلت و ضرورت پر تقریر کرنے کے بعد طلبا کی تعداد و مقدار خواندگی و مدرسہ کے آمد و خرچ کا حساب پیش کیا آخر میں صدر حضرت مولانا محمد یسین صاحب نے اپنی تقریر کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ اب شب کے دو بج چکے ہیں اور میں سفر کی تکان کے باعث اس کے لئے بالکل تیار نہ تھا کہ کچھ بیان کروں لیکن مدرسہ کی تعلیمی کیفیت اور طلبہ کی تقاریر خصوصاً عزیزم بشیر الدین طالب علم کی تقریر جس خوبی سے ہوئی ہے اس نے مجھکو مجبور کر دیا کہ میں بھی کچھ اظہار خیال کروں چنانچہ موصوف نے مولانا محمد سمیع اللہ صاحب کے طریقہ تعلیم و [illegible] کی تحسین فرماتے ہوئے مدرسہ کی ضرورت و مالی امداد کی طرف توجہ دلائی اس کا بحمد اللہ سامعین نے خاطر خواہ جواب دیا اور چار بجے کے قریب جلسہ مولانا نے خدا و رسول کی محبت کے بیان پر ختم کیا صبح ناشتہ کر کے اکثر مہمان اسی دن رخصت ہو گئے اور کچھ دوسرے دن رخصت ہوئے تقریباً تین چار سو مہمانوں کے خورد و نوش کا انتظام میاں جی عبد الرحیم خاں صاحب (تاجر) ساکن وارسا نے اپنی جانب سے کیا۔

ممدو خاں ممبر ڈسٹرکٹ کونسل ضلع چاندہ

مسجد پانی پتیان کی جدید تعمیر

مدرسہ امینیہ دہلی جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی عمارت بنالی ہے اس کی مسجد جو بادشاہی زمانہ کی ہے اور جس کی تعمیر کو ۲۲۲ سال کے قریب ہو چکے ہیں بہت بوسیدہ ہو چکی تھی اور اندیشہ تھا کہ [illegible] وقت منہدم ہو جائے اس لئے توکلاً علی اللہ اس کی از سر نو تعمیر شروع کر دی ہے جس کا طول [illegible] اور عرض ۵۰ فٹ ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سات مہینے سے جیل میں ہیں اور ابھی دس گیارہ مہینے اور جیل میں گذارنے ہیں اس لئے میں بحیثیت قائم مقام مہتمم کے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس نیک اور ضروری کام میں ضرور امداد دیں۔

مسجد کی تکمیل تعمیر کی بہت جلدی ضرورت ہے تاکہ مدرسہ کے طلبہ اور محلے کے نمازیوں کو ادائے نماز کی تکلیف سے جلد تر خلاصی ہو سکے اور تمام بہی خواہوں کی یہ خواہش ہے کہ حضرت مفتی صاحب جیل سے تشریف لائیں تو مسجد بہمہ وجوہ مکمل ہو چکی ہو۔ امید ہے کہ اہل دہلی اور بیرونی حضرات پوری توجہ سے کام لیں گے اور اس مبارک نیک کام میں شوق اور ذوق اور جوش کے ساتھ شرکت فرمائیں گے اور حضرت مفتی صاحب کی تیس سالہ بے لوث دینی خدمات کا اعتراف عملی طور پر کر کے ان کی واپسی پر حصول مسرت کا سامان بہم پہنچائیں گے۔

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ قائم مقام مہتمم مدرسہ امینیہ دہلی

دعوت نامہ طبیہ کالج دہلی

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کی وفات کے بعد گذشتہ چند سال سے مادر کالج جن تشویش انگیز حالات سے گذر رہی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہوں گے جب تک اس کا اولو العزم بانی زندہ تھا اس وقت تک اس کو کسی قسم کا خطرہ نہیں تھا لیکن اس کے محترم بانی کی آنکھیں بند ہوتے ہی اس پر ادبار کی گھٹائیں چھا گئیں۔ اس کی وجوہات خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں لیکن اس تلخ حقیقت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک حد تک اس کی ذمہ داری ہم فرزندان کالج پر بھی عائد ہوتی ہے جنھوں نے اس کی گود سے جدا ہو کر پھر کبھی اس کی خبر لینے کی کوشش نہیں کی بلاشبہ اس وقت تک اس کو ایسی ضرورت کبھی نہ تھی۔ جب تک کہ اجمل خاں اعظم زندہ تھے انہوں نے تمام عمر خون جگر سے اس کی آبیاری کی تھی اور اپنی جان سے زیادہ اس کو عزیز رکھا تھا یہی وجہ تھی کہ ان کی زندگی میں اس کا عزو وقار روز افزوں زیادہ ہوتا رہا۔ لیکن آہ۔ اس محسن انسان کے اٹھ جانے پر مادر کالج بیوہ ہو گئی۔ اس کی تمام ذمہ داریاں طبعی طور پر اس کے فرزندوں پر آپڑی ہیں جن کے ذاتی انہماک اور غفلت مجرمانہ نے آج نہ صرف اس کے عزو وقار کو ہی خطرے میں ڈال دیا ہے۔ بلکہ اس کی زندگی و موت کے اہم مسئلے کو ہمارے پیش نظر کر دیا ہے۔ کالج میں روز مرہ ہڑتالیں ہوتی ہیں۔ خاندان شریفی اور اجمل خاں اعظم کی یہ بہترین یادگار اور ہندوستان کی یہ عظیم الشان درسگاہ فن شریف کی تعلیم و تعلم اور ترقی و بہبودگی کی بجائے ذاتیات کی جنگ کا ہلاکت انگیز اکھاڑہ بن گئی ہے۔ دوستو! اگر اب بھی ہم نے غفلت سے کام لیا تو نہ صرف ہم دنیا اور آخرت کے مواخذہ سے ہی نہ بچ سکیں گے۔ بلکہ اگر خدا نخواستہ کالج کو کسی قسم کا ناقابل تلافی نقصان پہنچ گیا۔ تو خود ہمارے عزو وقار بھی خطرے میں آ جائیں گے پس بھائیو! آؤ اور کالج نہیں بلکہ خود اپنے عزو وقار کے تحفظ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

کالج کے حالات پر غور کرنے اور اس کی انتظامی جماعت میں اپنی زیادہ سے زیادہ نمائندگی حاصل کرنے کے لئے آل انڈیا اولڈ بوائز طبیہ کالج دہلی کا ایک نہایت اہم اور ضروری جلسہ بتاریخ ۱۰ و ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء کو آدینہ و سوموار دہلی میں بمقام طبیہ کالج منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس میں آپ کی شرکت اشد ضروری ہے اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس میں ضرور شامل ہو کر اپنی سعادتمندی اور زندگی و حمیت کا ثبوت دیں مادر کالج کے عزو وقار اور موت و حیات کے سلسلہ میں عدیم الفرصتی عدم گنجائش یا اس قسم کے کسی اور عذر کو ہرگز سد راہ نہ ہونے دیں۔ جب آپ اجلاس مذکور میں شریک ہونے کا عزم صمیم کر لیں گے تو خدا مسبب الاسباب آپ کی تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا۔

تشریف آوری سے قبل ذیل کے پتہ پر مطلع فرمائیں۔ تاکہ آپ کے استقبال اور قیام کا مناسب انتظام کر سکیں۔ ۸ نومبر کے بعد

حکیم عبد اللطیف [illegible]۔ طبیہ کالج دہلی

انسانی ہمدردی کی اعلیٰ مثال

ایک شاہزادہ کی جسارت

آج صبح تقریباً ۹ بجے فرم لالہ بنارسی داس رگھبیر سنگھ آڑھتی روئی کی دوکان واقع [illegible] منڈی متصل ٹریموے ٹرمینس سے آہ و بکا کا شور بلند ہوا ایک آدمی ہائے مر گئے ہائے مر گئے چیختا چلاتا ہوا دکان سے نکلا اور قریب ہی گر پڑا۔ جاڑے کا موسم اور تقریباً صبح ۹ بجے کا وقت بازار میں بالکل سناٹا تھا ایک شخص انگریزی ٹوپی اور لباس پہنے ہوئے قریب سے گذر رہا تھا اس نے [illegible] کو سنکر پلٹا اور دوکان کی طرف لپکا میں نے بھی اس طرف کا رخ کیا قریب پہونچنے سے معلوم ہوا کہ دوکان سے شعلے نکل رہے ہیں ان صاحب نے [illegible] کے ساتھ دوکان میں لٹکے ہوئے ٹاٹ کے پردوں کو اکھاڑ پھینکا اور نہایت جرأت سے اندر جا کر ایک آدمی کو باہر لے آئے جو ابتک اندر تھا اس عرصہ میں کچھ پڑوسی بھی آگئے تھے مگر صرف کھڑے ہوئے تماشہ دیکھ رہے تھے جن کو اس پرجوش شخص نے بھاری آواز سے کہا کہ کیا کھڑے دیکھ رہے ہو آگ بجھانے کی کوشش کرو جس پر ایک برابر کا دکاندار امداد کے لئے بڑھا اور ان دونوں نے سرگرم جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پالیا کئی روئی کی گانٹھیں کھینچ کر باہر پھینک دیں مجروح کو ہسپتال روانہ کر کے یہ صاحب چلدئے۔ مجمع جو وہاں جمع ہو گیا تھا انگریزوں کی انسانی ہمدردی کی بہت تعریف کر رہا تھا جو اس حقیقت سے ناآشنا تھا کہ یہ پرجوش شخص انگریز نہیں بلکہ شاہزادہ مرزا فیاض الدین صاحب صدر تیموریہ ایسوسی ایشن تھے اس گئے گذرے زمانہ میں مرزا صاحب نے ایک ایسی سچی انسانی ہمدردی کا ثبوت دیکر جو مذہب و ملت کے مناقشات سے بالاتر ہے ہمارے دلوں میں تاجداران مغلیہ کی یاد تازہ کر دی۔

(ضیاء الدین احمد سکریٹری)

سیرت کمیٹی کا اہم اعلان

مولانا سید ابو البیان صاحب یو۔ پی میں دورہ کرینگے

مولانا سید ابو البیان صاحب (شمس آباد) جنرل سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام فرخ آباد جو ملت اسلامیہ کے ایک مخلص اور پرجوش مبلغ ہیں اور مولانا سید غلام بھیک صاحب نیرنگ کے ساتھ ملک کا دورہ فرما چکے ہیں، اپنی خدمات تحریک یوم النبی ﷺ کے لئے وقف فرمائی ہیں آپ فرخ آباد۔ ایٹہ۔ مین پوری اور شاہجہانپور کے اضلاع سے اپنا کام شروع فرما رہے ہیں برادران اسلام مولانا کو شمس آباد کے پتہ سے دعوت نامہ ارسال کریں اور تحریک اشاعت سیرت کی امداد و اعانت فرمائیں۔

(ناظم سیرت کمیٹی پٹی ضلع لاہور)

سر علی امام مرحوم کی تعزیت میں جلسہ

مدراس ۲۰ نومبر طلبائے جمالیہ عربی کالج نے سر علی امام مرحوم کی تعزیت کے لئے ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولوی ابو الحیان محمد یحییٰ صاحب منعقد کیا جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے ہوا سر علی امام صاحب کے حب وطن پر جناب محمد میران صاحب متعلم جمالیہ و سید محسن صاحب جعفری متعلم جمالیہ اور دوسرے طلبا نے تقریریں کیں اس کے بعد مندرجہ ذیل تجویز پیش کی گئی جو باتفاق آرا منظور ہوئی۔

یہ جلسہ شہید وطن و ملت سر علی امام کی وفات پر غم و افسوس کا اظہار کرتا ہے اور آپ کی وفات کو ایسے وقت میں جب کہ ملک و ملت کو آپ کی سخت ضرورت تھی ایک ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

آگیا ہے، نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو
اور
نئی شان نیا مضمون والی
بخشی پاکٹ ڈائری
قیمت ایک آنہ
کتب فروش صاحبان کو نمونہ بلاقیمت روانہ کیا جاتا ہے ہر شہر ہر مقام پر ڈائری بکتی ہے فقط ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بخشی ڈائری ہم روانہ کر دیں گے ملنے کا پتہ
منیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۸ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

بکس نامردی

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کا سامان پیدا کرنے والے موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے والے آئیں اور اپنے دامن کو گوہر مراد سے بھریں دنیا جن کی نظروں میں اندھیر ہے سچی خوشی آرام راحت عیش عشرت سے تبدیل کریں بکس نامردی سے اندرونی بیرونی جملہ خرابیاں اور نقائص دور ہو کر نامرد کو مرد اور بڈھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بناتا ہے خواہ کیسی ہی مایوسی کیوں نہ ہو گئی ہو مرض کی ہر حالت اور ہر درجہ میں حیرت انگیز فائدہ پہونچا کر مریض کو ایک نئی روح اور نئی قوت عطا کرتا ہے جس سے بچپن کی غلط کاریوں کی کافی تلافی ہو جاتی ہے۔ بکس نامردی نہایت کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ بکس نامردی میں تین دوائیں ہیں۔
(۱) طلاء اس سے عضو کی کجی لاغری کوتاہی سستی نامردی دور ہو جاتی ہے
(۲) جوہر بقاء اس سے سرعت انزال کثرت احتلام جریان ضعف باہ دور ہو جاتا ہے
(۳) [illegible]
مکمل بکس کی قیمت صرف چار روپیہ (للعہ) علاوہ محصولڈاک جملہ خطوط خفیہ اور اردو میں ہونا چاہیے۔ ملنے کا پتہ
حکیم سید عزیز الحسن پری گھاٹ بھوپال

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلئے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند کی ترقی اور حیرت انگیز کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ فرمائشوں کی تعمیل میں اعلی درجہ کی دیانت اور انتہائی ارزانی سے کام لیتا ہے جو صاحب ایک مرتبہ اس کتبخانہ سے کچھ کتابیں منگوا لیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اس کتبخانہ میں ہر قسم کی اردو عربی۔ فارسی درسی وغیر درسی کتابیں اور مشاہیر علماء کی تصانیف اور ہر قسم کے مصری و مترجم قرآن شریف اور مطبوعات ہند کے علاوہ مطبوعات مصر و بیروت و استنبول وغیرہ کثیر تعداد میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ فرمائش کی تعمیل فوری کی جاتی ہے۔

عربی کی ان چند کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کی اشاعت کا فخر صرف کتب خانہ اعزازیہ ہی کو حاصل ہے یہ کتب اپنے یہاں کے مقامی تاجران کتب سے خرید فرماتے بڑے بڑے کتب خانے ان کتابوں کے کثیر نسخے ہم سے خرید چکے ہیں اگر آپ کے یہاں کوئی تجارتی کتب خانہ یہ کتابیں فراہم نہ کر سکا ہو تو براہ راست ہم سے طلب فرمالیں۔

شرح نقایہ جلد اول یہ کتاب [illegible] کی تصنیف ہے دار العلوم دیوبند میں [illegible] سے پڑھائی جاتی ہے جزئیات فقہ حنفی کو احادیث سے ثابت کرنا اس کا خاص موضوع ہے۔ قیمت تین روپے (عہ)

السہم المصیب جو حضرت امام ابو حنیفہ کے حالات میں خطیب بغدادی نے جو کچھ امام صاحب کی شان میں دریدہ دہنی کی ہے اس کا دندان شکن جواب ہے۔ اس کتاب کو حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند نے [illegible] ہندوستان لائے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

قصائد الحبیب فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب سابق مہتمم دار العلوم دیوبند و مفتی اعظم حیدرآباد دکن کو قصائد و مدحیہ نعتیہ سے ایک خاص شغف تھا طبقہ علماء کی عام استدعا و خواہش پر مہتمم صاحب نے اپنی آخری عمر میں اپنے تمام قصائد کو یکجا شائع کرنے کا اہتمام فرمایا تھا لیکن دعوت آلہی نے اس تمنا کے پورا ہونے سے پیشتر ہی اپنے جوار رحمت میں بلا لیا اور اب ان قصیدہ کی طباعت کا فخر کتبخانہ اعزازیہ کو نصیب ہوا۔ قصائد الحبیب علاوہ دار العلوم دیوبند کے اور بھی اکثر مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہو چکا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

تعداد الفاظ و محاورات اور ضرب الامثال کے لحاظ سے
دنیا میں سب سے بڑا لغت
جامع اللغات اردو
و
السنۂ متعلقہ
مصنفہ خواجہ عبد المجید۔ بی۔ اے

اردو ہندی۔ فارسی۔ عربی اور سنسکرت کے لاتعداد الفاظ کئی لاکھ محاورات ۲۵ ہزار سے زائد علمی ضرب الامثال و اقوال معہ تشریح و قصص متعلقہ مشاہیر عالم کی سوانح عمریاں۔ خصوصاً ہندوؤں اور مسلمانوں کی تاریخ اور ان کے مشاہیر کے حالات علم الاصنام کے قصے ملکوں اور شہروں وغیرہ کے حالات اور تاریخی واقعات۔ محاورات نسواں۔ محاورات عامہ۔ اصطلاحات علمیہ۔ اصطلاحات پیشہ وران لاتعداد میں ہوں گے ہر لفظ کا مادہ اور تلفظ بھی ہوگا۔ خریداروں کی سہولت کے لئے اس کتاب کو ۸۰۰۔۸۰۰ صفحات کے تین ماہوار حصوں میں شائع کیا جائے گا جس کی تقطیع ۲۰×۲۶ ہوگی اور فی صفحہ ۳ کالم ہوں گے اس کے لئے بہترین کتابت اور نہایت اعلیٰ کاغذ مہیا کیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت فی حصہ صرف ایک روپیہ چار آنہ ہوگی۔ اس طرح یہ لغت تین ماہ میں شائع ہو جائے گا۔ حالانکہ اس سے پہلے جو لغت شائع ہوئے ہیں وہ ۱۵۔۲۰ سال کے عرصہ میں شائع کئے گئے ہیں۔ کوئی رقم پیشگی نہیں لی جائے گی۔ ہر حصہ ہر ماہ کے شروع میں بذریعہ وی۔ پی۔ ارسال کیا جائے گا۔ جو صاحب یکمشت ۳ روپے ۸ آنے ارسال کریں گے۔ انہیں محصولڈاک و پیکنگ۔ معاف ہوگا اور ہر حصہ کمپنی کے خرچ پر رجسٹرڈ بھیجا جائے گا۔ آج تک کوئی بڑے سے بڑا لغت اس قدر کم قیمت پر شائع نہیں ہوا۔ حالانکہ اس میں الفاظ محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ ان سے پانچ گنا زیادہ ہیں۔ جو صاحب اسے خریدنا چاہیں۔ وہ اپنا نام فوراً درج کرا دیں کیونکہ لغت کی تکمیل ہو جانے پر اس کی قیمت پچاس روپے ہو جائے گی۔ اگر نام درج کرانے میں تاخیر ہوئی۔ تو دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا پہلا حصہ جنوری ۱۹۳۳ء میں شائع ہو جائے گا۔

خواجہ ایم محمود طوری بی اے منیجر جامع اللغات کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۳۳ لاہور

مقویات سرتاج عالم

اکسیر گولیاں ضعف اور ریختی خون اور منی کی خرابی و کمی جریان احتلام رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)
صحت و تندرستی کی لغت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرماویں
وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے
منیجر اخبار الجمعیۃ دہلی

سو برس کے بڈھے کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرمایا ہے اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:۔ ایک ہفتہ کے استعمال میں پیر صد سالہ مثل جوان پانزدہ سالہ ہوئے تا دم مرگ طاقت جسمانی ہمہ عضو قائم و برقرار رہے ...... سے ہزاری شاہ ہوگی اور ایک وقت میں بجبر [illegible] ...... کے طبیعت کو فتور نہ ہوگا یہ نسخہ بہ سلسلہ خاندان حکیم سید فخر الدین مرحوم سے مجھ کمترین کو عطا ہوا جو بطور یادگار پسماندان درج ہذا کیا یہ نسخہ تحقیقی و درست۔ و صحیح میری اوائل عمر میں ایک وقت تیار ہوا تھا۔ راجگان ہندوستان سے میرے عم مرحوم کو ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ انعام و اکرام نسخہ ہذا کی بدولت ملا تھا اور نواب سالار جنگ اول نے بھی چہار خوراک معجون ہذا کا استعمال فرما کے جاگیر او منصب گرانقدر سو روپیہ ماہانہ عطا فرمائے تھے یہ تذکرہ بماہ جمادی الاول ۱۲ ھ کا پسماندگان کو اس کا پورا علم ہے۔

اس نسخہ سے جو معجون تیار کی جاتی ہے اس کا نام
معجون مددگار غدود
ہے جوانوں اور ادھیڑوں کو معجون مددگار غدود کی سات خوراکیں چار روپے میں دی جاتی ہیں (علاوہ محصولڈاک) لیکن اگر کوئی سو برس کی عمر والے صاحب طلب فرمائیں گے تو ان سے سات خوراکوں کے صرف تین روپے لوں گا اور محصول بھی اپنے پاس سے ادا کر کے معجون بھیجوں گا شرط فقط یہ ہے کہ سو برس کے ہونے کا وہ کسی طرح اطمینان دلا دیں سو برس نہ سہی اٹھ دس کم ہی۔
نوٹ: جنہیں جریان کی شکایت ہو وہ معجون مددگار غدود نہ منگائیں کیونکہ معجون مددگار غدود صرف قوت کی دوا ہے جریان کے مریضوں کے لئے معجون کایا پلٹ مفید ہوگی قیمت بیس خوراک ڈھائی روپے (عہ) علاوہ محصولڈاک۔
ملنے کا پتہ
احمد مجتبیٰ برادرزدہ دفتر رسالہ نظام المشائخ
نمبر ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

محبوب عاشق کے قدموں پر

[illegible]

منیجر [illegible] دہلی

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی
آدمی جوان ہو سکتا ہے
معجون شباب آور
(رجسٹرڈ)

استعمال کیجئے جو ہندوستان کے سب سے زیادہ کامیاب منظم و مکمل دواخانہ کی عجیب و غریب ایجاد ہے [illegible] ذیل میں اس معجون کے مختصر خواص درج کئے جاتے ہیں
معجون اعلی درجہ کی مقوی ہے [illegible] دل و دماغ و جگر کی کمزوری کو رفع کرتی ہے صاف خون کی پیدائش کرتی ہے حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے غذا کو جزو بدن بناتی ہے معجون شباب آور (رجسٹرڈ) استعمال کیجئے اور شباب بوڑھاپے کا معجزہ دیکھئے۔
قیمت فی شیشی ۵ تولہ صرف پانچ روپیہ [illegible] نوٹ اگر آپ ہندوستان کے سب سے زیادہ کامیاب دواخانہ کے حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی فہرست مفت طلب فرمایئے۔
تار کا پتہ [illegible] منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۸۰۰

احکام شریعت

[illegible]

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ یہاں سے بابا اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرے پن کی روغن کرامات تمام دنیا میں پہونچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بابا اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے
کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی
بہرا پن
سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دوا ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والوں مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے
کان کی دوا بابا اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

سکنڈ ہینڈ کوٹ اور کٹ پیس

براہ راست امریکہ۔ جاپان سے منگوا کر ہماری کمپنی عرصہ چودہ سال سے تمام ہندوستان میں سپلائی کرتی ہے۔ آپ مشتہرین کی لفاظی اور دھوکہ بازوں کے دام میں نہ آئیں۔ بلکہ ہمارا چیلنج ہے کہ ہمارے ارزاں دام اور اعلی مال سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔
فہرست مفت منگائیے۔
اے۔ جی۔ ایڈورٹ اینڈ کو چھپی بندر بمبئی نمبر ۹

حب نعمت (رجسٹرڈ)

جریان سرعت کثرت احتلام ضعف باہ وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے [illegible] میں فی شیشی قیمت ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک بڑی فہرست ادویہ مفت طلب کیجئے۔
منیجر دواخانہ اتفاقی (رجسٹرڈ) بازار تیلی قبر دہلی

مندرجہ ذیل آپ مفت حاصل کر سکتے ہیں!

جس صاحب کو جو بھی چیز کی ضرورت ہو وہ منگوا سکتے ہیں!

رسالہ امراض مخصوصہ نسواں اس رسالہ میں عورتوں کی خاص امراض کی وجہ نتیجہ۔ علامات وغیرہ کا پورا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور گمشدہ طاقت بحال کرنے کے واسطے اصول نسخہ جات [illegible]

لیکچر مستورات کی جسمانی کمزوری [illegible]

رسالہ ماہیر باغور [illegible]

اخبار دیش اپکارک اردو [illegible]

رسالہ امرت [illegible]

فہرست ادویات قواعد علاج [illegible]

سو سالہ عجیب کیلنڈر مفت

خط و کتابت کا پتہ المشتہر
امرت دھارا منڈی لاہور منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

نیلم محبوب مقوی (رجسٹرڈ)

۱۶ خوراک عہ علاوہ محصول
قیمت مکمل ۳۲ خوراک للعہ علاوہ محصول

قوت باہ اور جریان کی وہ لاجواب دوا ہے جو پرانے سے پرانے جریان کو دور کرتی ہے اور قوت باہ کسی وجہ سے بھی کم ہو گئی ہو خواہ کثرت سے یا جوانی کی غلط کاریوں سے یا جریان کے سبب سے یا ضعیف العمر ہو جانے کی وجہ سے (ہر صورت میں) یہ دوا ایک خاص روح پھونکتی ہے جس کے متعلق ہم اپنی طرف سے زائد کچھ نہیں چاہتے ہیں بلکہ آپ خود مندرجہ ذیل
مشاہیر اطباء ہند کے ارشادات ملاحظہ کیجئے

[illegible]

نیلم طلا ان حضرات کے واسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہو کر موت کی زندگی سے بہتر جانتے ہوں نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا گیا ہے نہ سوزش اور نہ بے چینی پیدا ہوتی ہے یہ وہ کامیاب طلا ہے جس نے ہزارہا از کار رفتہ لوگوں کو صحتیاب بنایا تعریف فضول ہے آزمائش شرط ہے قیمت فی شیشی عہ
نیلم محبوب سوزاک پلس [illegible] استعمال کیجئے [illegible] بلکہ صرف تین دن میں سوزاک بالکل غائب اگرچہ پرانا مرض ہو نیا کی دوائیاں [illegible] فوراً طلب کیجئے قیمت ۸ خوراک عہ (علاوہ محصولڈاک)
پتہ غنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

رمضان المبارک کا رعایتی اعلان روزہ کشائی اور سحری کے وقت کی پابندی کیلئے ۱۹۳۳ء کی اصلی فولادی پرزوں والی ۲ گھڑیاں ایک ڈبل الارم والا ٹائم پیس بحیثیت ۱۹۳۳ء میں گرانٹ ٹائم پیس کے ہمراہ صرف ایک گھڑی باصرف دونوں گھڑیاں علاوہ ٹائم پیس منگائیے تو ہمراہ روانہ ہوں گی محصولڈاک بہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

تصدیق
حضرت خواجہ حسن نظامی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلی نصیر واچ کمپنی صدر بازار میرٹھ ایک مشہور فرم ہے جس نے ۱۹۳۲ء میں تبلیغ ٹائم پیس تیار کیا تھا۔ اور وہ بہت مقبول ہوا تھا۔ میں اس کمپنی سے ذاتی طور پر واقف ہوں اسکے تمام معاملات تمیز نہیں ہوتے اور اسکا کاروبار دیانتداری اور احتیاط کا ایک نمونہ ہے۔
دستخط حضرت خواجہ حسن نظامی مدظلہ

ملنے کا پتہ سدی نصیر واچ کمپنی ۲۲ صدر بازار میرٹھ (یو۔پی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

الجمعیۃ

سہ روزہ — دہلی

یداللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ (")
ایک کالم (")
۱/۲ کالم (")
۱/۴ کالم (")

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی یوم دوشنبہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۰

معاصرین کے افکار و آراء

ہمارا مخالف ہمارا معین ہے (ملت)

مسلم فرقہ پرستوں کا اتحاد ثلاثہ (سرفراز)

کانپوری جمعیۃ یا کلکتہ کا ٹھیکہ

افریقیوں کی حرکات (ہلال)

موافقین اور مخالفین کا مقابلہ (زمیندار)

اسلامی تاریخ کے چند اوراق

صلیبیوں کی طرف سے شہر انطاکیہ کا محاصرہ

مسلمانوں کے اختلافات نے خود مسلمانوں کو تباہ کیا

عیسائیوں کی کوتاہی اور تاریخی مکر و فریب کا مظاہرہ

انطاکیہ کے باشندوں کا قتل عام

دو متضاد خلافتوں کے تباہ کن نتائج

فتح کے بعد صلیبیوں کی عیاشیاں

صلیبی سورماؤں کی ایک اور شرمناک حرکت

بہادر سورماؤں کا کذب و فریب

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں

سفوف جریان

نیجر فارمیسی پونہ

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر۔ قبض بالکل نہیں کرتی

نیجر دواخانہ مجربات مخصوصی دہلی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

پیکو آرٹ پریس لاہور

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

دواؤ درد بول پیٹے کہ انسان کو کچھ مرض، بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

مولانا حکیم محمد عبدالہادی صاحب

پھلواری شریف ضلع پٹنہ

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

فائدہ مند تجارت

گرم کوٹوں کا تازہ چالان آ گیا!

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائیر اینڈ کمیشن ایجنٹ جیکب سرکل بمبئی نمبر ۱۱

S. RAFIQ BROS YACOB CIRCLE

BOMBAY No. 11

احمد امین اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماراں دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

بال کالا اسٹورس پوسٹ کنی بہری (در بھنگہ)

الجمعیۃ میں

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

نیجر

خاموش تبلیغ

یہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی دینی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اشد ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۴ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ — تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر — تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر — تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر قیمت ۶

ابدی نجات — آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت

ملنے کا پتہ

نیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

نورانی قرآن مجید مترجم

(نوٹ) اس کے علاوہ ہر قسم کے قرآن مجید و حمائل شریف و دیگر درسی کتب ہمارے کتبخانہ میں مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

نیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

الجمعیۃ

سہ روزہ

ید اللّٰہ علی الجماعۃ

دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ... ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۱ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ ( )
ایک کالم ( )

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری

معاون
محمد عثمان فارقلیط

جلد ۱۶ | دہلی یوم دوشنبہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۰

معاصرین کے افکار و آراء

"ہمارا مخالف ہمارا معین ہے" (ملت)

مسلم فرقہ پرستوں کا اتحاد ثلاثہ

کانپوری جمعیۃ پاکٹ کا ٹیکہ

افترا قیوں کی حرکات

موافقین اور مخالفین کا مقابلہ

اسلامی تاریخ کے درخشاں اوراق

(انتخاب)

صلیبیوں کی طرف سے شہر انطاکیہ کا محاصرہ

مسلمانوں کے اختلافات نے خود مسلمانوں کو تباہ کیا

فتح کے بعد صلیبیوں کی چالبازیاں

صلیبی سورماؤں کی ایک اور شرمناک حرکت

بیماروں سے سپاہیوں کا ...

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کیسٹوفین

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

پبلک آرٹ پریس ... دہلی دروازہ لاہور

اخبار الجمعیۃ کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر، قبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات مخصوصی دہلی

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں | سفوف جریان

منیجر حاذق فارمیسی پوسٹ بکس دہلی

دواؤں و بول بیٹھے ہوئے ہیں ...

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

فائدہ مند تجارت

گرم کوٹوں کا تازہ چالان آگیا!

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائیر اینڈ کمیشن ایجنٹ جیکب سرکل بمبئی نمبر ۱۱

S. RAFIQ BROS YACOB CIRCLE
BOMBAY No 11

احمد ایسٹ اینڈ کو

مشہور انگریزی دوا فروش

بازار بلیماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

بال کالا اسٹورس پوسٹ کمپنی بکس نمبر ... بھٹکل

الجمعیۃ میں

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

منیجر

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

خاموش تبلیغ

یہ حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی دینی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اشد ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۲۴ صفحات قیمت صرف ۱۳ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ... علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶

ابدی نجات ۔ آریہ سماج کے عقیدہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلیماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں بہت سے قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان ... شائع نہیں ہوا صحت کتابت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے کئے گئے ہیں ... حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ... مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ...

غریبوں کا قرآن مجید معرا

اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے ... قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا ...

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے ...

(نوٹ) اس کے علاوہ ہر قسم کے قرآن مجید و حمائل شریف و دیگر درسی کتب ہمارے کتبخانہ میں مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

مصر سوڈان اور فلسطین میں برطانیہ کی ریشہ دوانیاں

ممالک عربیہ کیلئے وہ عظیم خطرہ جو بم اور ڈریڈناٹ سے زیادہ مہیب ہے

سلطان صلاح الدین کے یادگاری جلسہ میں علامہ سید رشید رضا کی تقریر

(ترجمہ خصوصی)

فلسطین کے مسلمانوں نے امسال حیفا میں ۲۵ ربیع الثانی کو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ فاتح بیت المقدس کی یادگار میں ایک عظیم الشان تقریب منائی جس میں دور دور کے قوادات اور اعیان قوم نے شریک ہو کر سلطان مظفر کے سوانح حیات، ان کے کارناموں اور ان کی خدمت اسلام پر بہت اثر ورا اور زندگی بخش تقریریں فرمائیں ...

حج کے متعلق موجودہ مسودہ قانون مذہبی مداخلت ہے

حجاج کے ساتھ امتیازی سلوک اور ناقابل برداشت دشواریاں

شاہ مسعود صاحب کا اختلافی نوٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

"نیٹو" یا کالا آدمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم دوشنبہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

الہ آباد کی تجاویز پر مخالفین اتحاد کے تبصرے

مغالطہ انگیزیاں اور ابلہ فریبیاں

(۲)

خصوصیات وفاق

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں انقلاب اور اس کے تمام "نقالوں" کا یہ سفید جھوٹ کہ الہ آباد کانفرنس میں ہندوؤں نے ہندوستان کے لئے وفاقی طرز حکومت کو تسلیم نہیں کیا انتہا درجہ کی ڈھٹائی اور کھلی ہوئی ابلہ فریبی ہے ...

بنا دینے پر آمادہ نہیں ہے اور اس کی وجہ سے جو اسکیم بنائی جاتی ہے اس میں حکومت کی اسکیم کا لحاظ رکھا جاتا ہے لیکن ہماری سمجھ میں کسی طرح نہیں آتا کہ اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق ہندوستان کے طرز حکومت کے وفاقی ہونے میں ہمارے دوستوں کو شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں ...

الہ آباد اور لندن

لا مرکزیت کا سوال

دس سال کے لئے انتظامات

"ماضی" اور "حال"

بنگال کی اکثریت کا زوال

[illegible]

حکومت ایران نے اینگلو پرشین آئل کمپنی کی مراعات منسوخ کردیں

آئینی حکومت کے قیام سے پہلے کا معاہدہ قابل تعمیل نہیں ہے

برطانیہ کی طرف سے حکومت ایران کو دھمکی

طہران یکم دسمبر۔ حکومت ایران نے اینگلو پرشین آئل کمپنی کو رعایات دینا بند کردیا ہے حکومت ایران کا عذر یہ ہے کہ چونکہ مراعات ایران میں آئینی حکومت قائم ہونے سے پیشتر دی گئی تھیں لہٰذا سابقہ شرائط مراعات پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے اور غور بحث سے قبل مراعات کو بند کیا جاتا ہے۔ اینگلو پرشین آئل کمپنی حکومت ایران کے اس فیصلہ سے سخت مضطرب ہے اس نے طہران اور دیگر مقامات میں اپنے اشتہارات چسپاں کرائے۔ جو راتوں رات پھاڑ ڈالے گئے۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں حکومت کے اس فیصلہ کا بغور مطالعہ کیا جارہا ہے برطانیہ کو صرف یہی فکر نہیں ہے کہ وہ کمپنی کی حصہ دار ہے بلکہ اس کو زیادہ تشویش اس بات سے ہے کہ برطانی بحری جہازات کو تیل کس طرح مہیا کیا جائیگا۔ برطانی مدبرین کا خیال ہے کہ حکومت ایران کا یہ فعل خلاف قانون ہے۔ اگر حکومت ایران سابقہ معاہدہ کو توڑنے پر اصرار کرے گی تو برطانیہ کو اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینا پڑیگا۔ اور بعد غور رد کوئی فیصلہ کیا جا سکے گا۔

صوبجات میں دستوری امتیازات کی مخالفت

ریاستیں بغیر مرکزی ذمہ داری کے وفاق ہند میں شرکت نہیں کریں گی

گول میز کانفرنس میں خانہ ساز دستوری تشکیل کی اسکیم

لندن ۱۰ دسمبر۔ گول میز کانفرنس کا اجلاس ۵ دسمبر تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔ آئندہ اجلاس میں خصوصی اختیارات (اسپیشل پاور) گورنر جنرل اور گورنروں کی ذمہ داری کے مسئلہ پر بحث ہوگی ...

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا جلسہ

جمعیۃ علماء ہند کی سرکردگی میں زبردست جلوس

مجمع پر لاٹھی چارج اور گرفتاریاں

دہلی ۲ دسمبر۔ آرڈیننس ڈے کے سلسلہ میں آج بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں بصدارت جناب مولانا محمد عبدالسمیع صاحب مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ...

جلوس پر لاٹھی چارج

لکھنؤ کانفرنس میں مسلمانوں کے مزدور طبقہ کی نمائندگی

مولوی شہاب الدین صاحب کا بیان

مولوی شہاب الدین صاحب صدر آل انڈیا انجمن بھشتیان نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

پُرامن پکٹنگ بھی جرم قرار دیدیا گیا!

اسمبلی میں آرڈیننس بل کی ساتویں دفعہ بھی منظور

نئی دہلی ۔ ۳ دسمبر۔ آج اسمبلی میں آرڈیننس بل کی ساتویں کلاز کے متعلق کئی ترمیمات پر بحث کی گئی ...

تشکر و اعتذار

حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی کی اہلیہ محترمہ کا مکتوب گرامی

حکومت حجاز کے خلاف ایک اور بغاوت

القدس کی خبروں پر اعتبار نہ کرو

عسیر کی بغاوت فرو کردی گئی

حکومت حجاز کا سرکاری اعلان

(خاص تار بنام الجمعیۃ)

ایک مسلمان کو پھانسی کی سزا

بمبئی کے فرقہ وارانہ فسادات کا نتیجہ

ایک گاؤں سے ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

دہلی کے قریب پولیس کا چھاپہ

ڈاکٹر عالم کا کلکتہ میں استقبال

آپریشن کے انتظامات

وزیر اعظم انور اور سر فضل حسین کی ملاقات

مہاجرین کی واپسی پر مطالبات پر غور ہوگا!!

ہندوستانیوں کی بے اعتمادی ہی تحفظ ہے

مسٹر برنیس کا حکومت سے مطالبہ

بمبئی کونسل میں آرڈیننس بل پر بحث

جملہ ترمیمات نامنظور کردی گئیں

سیاسی کتب پر پولیس کا قبضہ

تین اشخاص گرفتار

کارکن جمعیۃ علماء ہند کا مقدمہ

آئرلینڈ میں برطانی اشیاء کی درآمد ممنوع

ملک معظم کے ہاتھ کو بوسہ دینے سے انکار

آئرلینڈ کے نئے گورنر کا رویہ

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس

مصطفیٰ کمال پاشا ہندوستان تشریف لائینگے؟

ہندو مسلمانوں سے سمجھوتہ کئے بغیر یورپینوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا

قیام امن کی خاطر الہ آباد کا فیصلہ منظور کرلیا جائے

پنڈت مدن موہن اور گوبند مالویہ کا بیان

کلکتہ ۱۰ دسمبر کل شام کو پنڈت مدن موہن مالویہ نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت دیا ہے:۔

بنگال ہندو سبھا نے بھی اتحاد کانفرنس کا فیصلہ منظور کرلیا

شیعہ کانفرنس کی طرف سے لیگیوں اور مسلم کانفرنسیوں کی مذمت

مدراس مسلم لیگ کا اہم فیصلہ

بنگال ہندو سبھا نے اتحاد کانفرنس کا فیصلہ منظور کرلیا

ہم حکومت کا ساتھ بالکل چھوڑ دیں گے

کانگریس کے مطالبات ہمارے مطالبات ہیں

لندن کانفرنس میں سر سپرو کا اعلان

تعاون پسندوں سے حکومت کا مذاق

وائسرائے اور گورنروں کو وسیع اختیارات

امن و قانون کا نظام وزراء کے ہاتھ میں

گول میز کانفرنس کے زیر غور مسائل

لیگی اور مسلم کانفرنسی مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں

مسلمانان مظفر نگر کی تائید

مدراس مسلم لیگ کی کونسل کا ریزولیوشن

ڈپٹی میئر کلکتہ کارپوریشن

گول میز کانفرنس سے واک آؤٹ کی دھمکی

امریکہ سے برطانیہ کی التجا؟

التوا کی نامنظوری سے دنیا کو عظیم نقصان

یوپی کونسل میں آرڈیننس بل پاس ہوگیا

حج کے متعلق موجودہ قانون مذہبی مداخلت ہے

(بسلسلہ صفحہ ۲)

بحق سرکار ضبط

مہذب امریکہ کے مہذب کارنامے

فوجی سپاہی نے دو سپاہیوں کو قتل کردیا

بلگرام میں سنگینوں اور بندوقوں سے حملہ

پولیس اور قوم پرور ہندوؤں کا تصادم

برطانیہ امریکہ کو تین کروڑ پونڈ کا سونا دیگا

بعض غیر مستند کتب اور مصلحین امت کا فرض

مسلمانوں کو عالم نما جاہلوں سے بچاؤ

(از مولانا عبد القدوس صاحب آزاد مدارس کورگ)

مہر اکتوبر کی اشاعت میں مولانا حکیم عبد الغنی صاحب "مجلس حزب الانصار" نے "قصص الانبیاء اور اسلامی انجمنوں کا فرض" کے عنوان سے جو مضمون شائع فرمایا ہے اس اجر تو انہیں اللہ بزرگ و برتر ہی دیگا مگر اس کی داد و تحسین کچھ وہی اہل علم سے ملے گی جن کے دلوں میں مسلمانوں کی ذہنی و دماغی نشو و ارتقار اور ان کے خیال و اعمال کی اصلاح و درستی کا جذبہ موجود ہے۔

مولانا ئے موصوف نے اللہ بزرگ و برتر کے برگزیدہ پیغمبروں کے متعلق اعلائے دین کے ٹھکرے ہوئے رسوا کن افسانوں کے تار و پود بکھیر کر جس میں ہمارے بعض فریبِ خوردہ عالم نما جاہل بھی گرفتار تھے عامہ مسلمین پر ایک بڑا احسان کیا ہے اور ان کے لئے ایک بصیرت آموز راہ کھول دی ہے۔

اگر جہالت زار ہند کے اسلامی مطالع کو چھان مارا جائے تو نہیں معلوم کتنے ایسے خرافات و لغویات کے پرٹ ملیں گے جس میں انبیائے کرام صحابہ عظام اور اولیائے سابقین کی مقدس زندگیوں کے متعلق ایسی ایسی بیہودہ باتیں اور لغو قصے منسوب کئے گئے ہیں جن کو سن کر اہل علم اپنا سر پیٹ لیں اور اپنی غفلت و جمود پر خون کے آنسو بہائیں۔ اسی طرح ظلمت زار ہند کے ہر گوشہ میں ایسے ایسے عالم نما جاہل ذریت شیطانی کی طرح پھیلے ہوئے ہیں جن کے خرافات و بکواس سے مسلمانوں کا ستیاناس ہو رہا ہے۔

اب چونکہ مولانا ئے موصوف نے اس قسم کی ایک کتاب اور اس کے نا اہل مصنف کا ذکر چھیڑ کر اسلامی انجمنوں کو ایک اہم خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ تعریف و اضافہ کے ساتھ ان کی پر زور تائید کرتے ہیں۔ مولانا نے جہاں قصص الانبیاء کا ذکر کیا ہے وہاں اس قسم کی دوسری کتابوں کی بھی ...

تردید کریں ان کے خلاف اشتہارات کے ذریعہ اخبارات کے ذریعہ ایک ملکی و زبانی جہاد شروع ہو جانا چاہئے تاکہ مسلمان ان کتابوں کے اثر و تبلیغ اوقات و زر سے محفوظ رہیں۔

غرض اس تمہید کے بعد آج ہم بھی ایک کتاب کے چند اقتباس پیش کرتے ہیں تاکہ اہل علم و فضیلت اس کے متعلق اپنے خیالات و آراء کا اظہار کریں۔ اس کتاب کا نام زین المجالس ہے جو حضرت مولانا و مقتدانا سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و فضائل پر مشتمل ہے اور جس کو کوئی قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم نے تصنیف فرمایا ہے۔ اس کتاب کو مطبع کریمی بمبئی نے متعدد بار کئی کئی ہزار کی تعداد میں طبع کر کے فروخت کیا ہے۔ جنوبی ہند کے ہر گوشہ میں اس کتاب کو ایک خاص عقیدت و ارادت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ چنانچہ ربیع الثانی کے عشرہ اول میں ہر سال بالالتزام مسلمانوں کی مجالس میں اس کتاب کی تلاوت کیا جاتا ہے۔ کتاب مذکور نظم میں ۳۰۴ صفحات گیارہ ابواب "مجالس" پر ختم ہوتی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۲ پر یہ روایت درج ہے کہ سب قضائے حاجت کو جاتے آپ جس جا تو جھاڑا اور پیشاب ان کا اس جا وہ زمین جاتی نگل لے اپنے پیٹ پر اثر اس کا نہ رہتا کچھ وہاں پر۔ کہ جیسا مصطفیٰ کا غائط و بول نگل جاتی زمین سن یہ ہے یہ قول۔ صفحہ ۱۲ پر درج ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج کے لئے جب عالم بالا پر تشریف فرما ہوئے تو سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچ کر جبرئیل امین نے عرض فرمایا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم! اگر میں یہاں سے ایک بال برابر بھی آگے بڑھوں تو تجلیات حق سے جل کر خاک ہو جاؤنگا۔ پس اس وقت حق نے حضرت غوث اعظم کی روح کو براق آسا بنا کر روانہ کیا۔ آنحضرت اس پر سوار ہو کر مکان و لامکاں کی سیر فرمائیں۔ حبیب حضور اس پر سوار ہو کر تا بہ قوسین تک پہنچے تو... غوث اعظم سے فرمایا کہ اے فرزند تمہارے دوش پر میرا قدم ہے اور تمہارا قدم سارے اولیا کے دوش پر ہے۔

صفحہ ۵۳ پر آپ کی ولادت کے پر لطف قصے کے ماتحت درج ہے کہ جس دن آپ پیدا ہوئے اس دن جیلان میں جتنی ولادتیں ہوئیں سب لڑکے ہی تھے۔

صفحہ ... پر مذکور ہے کہ ایک وقت آپ مداین کے بیابان میں دو سال تک ٹھہرتے رہے ایک سال تو جو چیز ملتی کھا کر گذارہ کرتے رہے مگر ایک سال بالکل ہی بھوکے رہے حتیٰ کہ ... ایک وقت جب کہ حضرت چالیس برس کے ہوئے ... کسریٰ کے محل میں سو رہے اور آپ کو وہاں چالیس دفعہ احتلام ہوا اور آپ نے ہر بار غسل فرمایا۔

صفحہ ۲۵۰ پر ایک روایت شیخ ابو الحسن احمد الرفاعی کے واسطہ سے یوں درج ہے کہ ایک دفعہ حضرت کے خادموں میں سے ایک خادم کا انتقال ہو گیا جب اس کی عورت بالکل گریہ و زاری سے حضرت کی خدمت میں فریاد رس ہوئی تو آپ اس کی آہ و زاری سے متاثر ہو کر مراقب ہو جاتے ہیں اور چرخ چہارم پر پہنچ کر جہاں حضرت عزرائیل کا مکان ہے ان سے یوں مکالمہ کرتے ہیں کہ ملک الموت اللہ جلدی کھڑا ہو جو میرے خادموں سے ایک تھا سو فلاں نام اس کا وہ ہوا ہے خدا کے حکم سے اب جان دیا ہے تو اس کی روح پھیر لا کے مجھے یہ اتنا حکم کرتا ہوں تجھے اب۔ سو ملک الموت نے تنگی کیا ہے تو اس کی روح حضرت ...

کو دیا ہے۔

غرض تکرار بڑھتی ہے اور بالآخر نوبت باینجا رسید کہ حضرت آگے بڑھ کر عزرائیل سے زنبیل چھین لیتے ہیں چنانچہ اس موقع کے اشعار بھی ملاحظہ فرمائیے تاکہ ناظرین کو اس زنبیل کی حقیقت معلوم ہو جائے جس میں عزرائیل علیہ السلام اموات کی روحیں بھرتے ہیں۔

... اس آخری شعر کا مطلب یہ ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت غوث نے زنبیل کھول دی تو ساری روحیں نکل گئیں اور اس دن جتنے اموات ہوئی تھیں آپ کی کرامت سے زندہ ہو گئیں ...

بعض ارباب تصوف کا مذہب ہے کہ ہر پیر اپنے مرید کی شفاعت کرتا ہے چنانچہ اس کے ماتحت ہمارے قاضی مرغے صاحب کی بانگ بے ہنگام بھی ملاحظہ ...

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خدمت میں ...

اڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ نے ...

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (۳) کشمیری بازار لاہور

سکنڈ ہینڈ کوٹ اور کٹ پیس

براہ راست امریکہ۔ جاپان سے منگوا کر ہماری کمپنی عرصہ چودہ سال سے تمام ہندوستان میں سپلائی کرتی ہے آپ اشتہاری ...

فہرست مفت منگائیے

اے۔ جی۔ ایڈورڈ اینڈ کو ... بندر بمبئی نمبر ۹

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

... بال جیون گھٹی ...

المشتہر: منیجر بال جیون کارپانیہ علی گڑھ شہر۔ یوپی

نیلم جبوب مقوی (رجسٹرڈ)

قیمت مکمل کورس ... علاوہ محصول

قوت باہ و ... مشاہیر اطبائے ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے

... ملنے کا پتہ: منشی حمید ... منیجر نیلم ... اسٹور ... لکھنو!!

تبدیل غدود و عمل جراحی کے بغیر بھی آدمی جوان ہوسکتا ہے

معجون شباب آور

... منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اپنی زندگی برباد نہ کرو

جریان کی گولیاں — سفوف جریان

دونوں دواؤں کی قیمت صرف ...

... منیجر ... دہلی

فرمائیے تاکہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔

صفحہ ۱۴۲ پر درج ہے کہ حضرت کا ایک عقیدت گذار مگر فاسق و گنہگار مرید اس دنیا سے انا للہ ہو گیا اور جب اس کو دفن کر دیا گیا تو حسب اعتقاد اسلامی جب قبر میں اس سے منکر نکیر یہ سوال کرنے میں کہ تیرا نبی ہے کون تیرا کیا ہے مذہب تو وہ اس کے جواب میں صرف یہی کہتا ہے کہ میں ہوں عبد قادر ... خدائے پاک اپنے محبوب کی محبت کے لئے اس کو عذاب قبر سے نجات دیتا ہے۔ اس کے بعد فوراً یہ روایت بھی درج ہے کہ ایک وقت اسی طرح ایک اور مرید کا انتقال ہو گیا اور جب اس پر عذاب قبر ہونے لگا تو وہ جناب غوث اعظم کو پکارتا ہے اور آپ قبر میں پہنچ کر فرشتوں سے اس کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں مگر وہ اس کو مسترد کر دیتے ہیں غرض اس رد و کد کے بعد آپ فرشتوں سے گرز چھین لیتے ہیں چنانچہ اس موقع کے صرف دو اشعار ملاحظہ فرمائیے ...

... آپ سے استعانت طلب کرنے کا جواز صرف اسی ایک دلیل عقلی کو بطور سند مان لینا ہے۔ چنانچہ اس صفحہ پر ارشاد ہوتا ہے کہ خدا سے کچھ طلب کرو تو وہ مالک و مختار ہے دے یا نہ دے رسول اللہ سے کچھ پوچھو تو وہ رحمۃ للعالمین ہیں اور رحمانی صفت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس میں تاخیر واقع ہو مگر جب کوئی حضرت غوث سے طلب کرے تو فی الفور وہ خود حاجت روائی کر دیتے ہیں۔

غرض ساری کتاب اسی قسم کے رطب و یابس سے بھری ہوئی ہے ہم نے اجمالاً نظم کو نثر کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ مضمون طویل نہ ہو اگر مصنف کے نظم و ربط کو قائم رکھا جائے تو ایک ایک روایت کے لئے کئی صفحات چاہئیں ہم اہل علم و فضیلت کے اظہار خیال و آراء کے لئے نہایت سہولت سے واقعی قصہ بالکل مختصر طور پر قلمبند کئے ہیں امید کرتے ہیں کہ ذی علم حضرات ان کی صحت و تقابت پر انہیں صفحات پر روشنی ڈال کر مسلمانوں کی ... کو شکریہ کا موقع دیں گے۔ والسلام

عبد القدوس

مسلمانان سہارنپور اور اتحاد کانفرنس

۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء بروز جمعہ سہارنپور میں یوم اتحاد ہند و مسلم منایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد ایک دوسرا جلسہ جامع مسجد میں زیر صدارت شیخ محمد جعفر صاحب وکیل منعقد کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد سیکڑوں پر مشتمل تھی۔ مولوی عبد الحق ایڈوکیٹ نے جلسہ کی غرض و غایت نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کی اور واضح کیا کہ فی الحقیقت الہ آباد کی ہندو مسلم کانفرنس نے جو فیصلہ کیا ہے اس میں مسلمانوں کے چودہ مطالبات پورے طور پر تسلیم کر لئے گئے ہیں اور یہ وہ مطالبات ہیں جو سر آغا خاں اور سر محمد اقبال کی سرکردگی میں مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس پیش کرتی رہی ہیں اور جن کو وزیر اعظم اور ان کی گورنمنٹ نے ٹھکرا دئے تھے۔ مگر اب جبکہ برادران وطن نے ان کو تسلیم کر لیا ہے تو سر آغا خاں سر محمد اقبال اور ان کے حاشیہ نشینوں کے لئے کوئی اخلاقی یا سیاسی بہانہ ایسا نہیں رہا جس کی بنا پر اس فیصلہ کو مسترد کر سکیں۔ ان کے بعد مولوی منفعت علی صاحب ایڈوکیٹ و مولوی محمد احمد صاحب کاظمی ایڈوکیٹ و مولوی مشتاق احمد صاحب سوداگر چوب نے تقریریں کیں اور اس امر پر زور دیا کہ جو لوگ اس اتحاد کی مخالفت کر رہے ہیں ان کی باگ ڈور اجنبی ہاتھوں میں ہے جو بہت جلد ٹوٹنے والی ہے۔ پھر مخالفین یا تو گمنامی کی موت مریں گے یا خائب و خاسر ہو کر مسلم کانفرنس کے اپنے پرانے رفقاء کے ساتھ جنہوں نے اس تجویز کو قبول اور منظور کر لیا ہے شامل ہو جائیں گے پھر پریزیڈنٹ نے نہایت مختصر اور جامع الفاظ میں جلسے کی کارروائی کا خلاصہ حاضرین کے سامنے پیش کیا اور اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کو منظور کرنے کی سفارش کی چنانچہ جلسہ نے بالاتفاق ایک تجویز منظور کی جس کا مفاد یہ ہے کہ سہارنپور کے مسلمان الہ آباد کانفرنس کے فیصلے کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور ان مسلم رہبران قوم پر پورا اعتماد رکھتے ہیں جنہوں نے یہ فیصلہ کیا اور آئندہ آخری اتحاد کانفرنس میں وہ جو کچھ کریں گے سہارنپور کے مسلمانوں کو قبول اور منظور ہوگا اور جو حشر خود غرض اور نام نہاد مسلمان لیڈر اس کی مخالفت کر رہے ہیں وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں۔

راقم نور محمد خاں سہارنپور

مجلس احرار اسلام کے اجلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

اجلاس ۱۴ سے ۱۵ دسمبر کو منعقد ہوگا

لاہور، ۳۰ نومبر۔ الہ آباد کانفرنس کی اتحاد کمیٹی کے فیصلوں پر غور کرنے کے لئے مجلس مرکزیہ احرار اسلام کا اجلاس طلب کیا گیا ہے اس سے قبل اجلاس کی تاریخیں ۳۰-۳۱ اور دو دسمبر تجویز کی گئی تھیں لیکن کیونکہ اتحاد کانفرنس الہ آباد کی تاریخ ۵ دسمبر مقرر کر دی گئی تھی اب چونکہ الہ آباد کانفرنس کی تاریخیں ۱۰-۱۱ دسمبر تجویز کی گئی ہیں اس لئے تمام ماتحت مجالس کی اطلاع اور نمائندگان کی واقفیت کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اب مجلس مرکزیہ احرار اسلام کا اجلاس اتوار پیر تاریخ ۱۴-۱۵ دسمبر بوقت ایک بجے دفتر مجلس احرار اسلام ہند لاہور میں منعقد ہوگا۔ تمام حضرات کو اپنی تشریف آوری کی اطلاع ۱۲ دسمبر تک دفتر میں بھیج دینی چاہئے۔

اخبار الجمعیۃ

میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ رسالہ افراط و تفریط سے بالکل الگ ہو کر دین کا سیدھا سادھا آسان اور بالکل بے خطا راستہ دکھاتا ہے حال ہی میں اس کے سیلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ ...

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

... بال کالا اسٹورس پوسٹ ... دربھنگہ

نئی زندگی

... منیجر خانہ نوجیون ... لکھنؤ

مجبوب عاشق کے قدموں پر

مقویات سراج عالم

آتشک ... سوزاک ... صرف ...

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

حب نعمت (رجسٹرڈ)

... منیجر دواخانہ بقائی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دہلی

آگیا ہے نیا سال ۱۹۳۳ء مبارک ہو

اور

سترہ سالہ نیا مضمون والی بخشی پاکٹ ڈائری

قیمت ایک آنہ

کتب فروش صاحبان کو نمونہ بلا قیمت روانہ کیا جاتا ہے ہر شہر و مقام پر ڈائری ملتی ہے ورنہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بخشی ڈائری آپ ہر روانہ کر دیں گے ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ بخشی کمپنی نمبر ۲ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

فائدہ مند تجارت

گرم کوٹوں کا تازہ چالان آگیا

...

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائرز اینڈ کمیشن ایجنٹ جیب سرکل بمبئی ۱۱

S. Rafiq Bros Yaqoob circle Bombay No 11

ستو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

...

معجون مدد گار غدود

...

احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

تعداد الفاظ و محاورات اور ضرب الامثال کے لحاظ سے

جامع اللغات اردو

دنیا میں سب سے بڑی لغت

السنہ متعلقہ

(مصنفہ خواجہ عبد المجید بی۔ اے)

اردو ہندی، فارسی، عربی اور سنسکرت کے لاتعداد الفاظ کے علاوہ محاورات پچیس ہزار سے زائد ضرب الامثال و اقوال مع تشریح و قصص متعلقہ ... مشاہیر عالم کی سوانح عمریاں خصوصاً ہندوؤں اور مسلمانوں کی تاریخ اور ان کے مشاہیر کے حالات علم الاصنام کے قصے، ملکوں اور شہروں وغیرہ کے حالات اور تاریخی اتفاقات محاورات نسواں، محاورات عامہ، اصطلاحات علمیہ، اصطلاحات پیشہ وران لاکھوں کی تعداد میں ہوں گے ہر لفظ کا مادہ اور تلفظ بھی ہوگا

...

خواجہ ایم محمود طوری بی اے منیجر جامع اللغات کمپنی پوسٹ بکس ۱۳ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یدُ اللہِ علی الجماعۃ

الجمعیۃ
سہ روزہ
دہلی

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳
۱۷ ۔ ۲۱ ۔ ۲۵ ۔ ۲۹
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری بی۔ اے

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم جمعہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۱

معاصرین کے افکار و آراء

قومی فیصلہ (زمیندار)

لکھنؤ کی آیندہ کانفرنس (حقیقت)

بیکاری کا علاج (الجمعیۃ)

دنیا میں بیکاری جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کا سبب دنیا کا موجودہ معاشی نظام ہے ...

ہندو سبھا (ہند جدید)

فدیان برطانیہ کا خانہ ساز جلسہ (ریاست)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

معرۃ النعمان اور بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ

صلیبیوں نے ترکوں کی لاشوں کو پکا کر چٹ کر لیا

کوہ زیتون پر سینٹ جارج شہید کی روح کی جلوہ گری

عیسائی بیروت کے میدانوں میں

بیت المقدس پر یورش

صلیبیوں سے قدرت کا انتقام

معرۃ النعمان پر صلیبیوں کا حملہ

عبرت! عبرت!!

صلیبی مردہ لاشوں کو چٹ کر گئے

(باقی آیندہ)

روزنامہ
مدینہ بجنور
انشاء اللہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے جاری ہو جائیگا

یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے روزنامہ مدینہ اُن تمام خصوصیات کے ساتھ شائع ہو جائیگا جن کے باعث سہ روزہ مدینہ کو ہمہ گیر مقبولیت اور عالمگیر محبوبیت حاصل ہوئی ہے۔ ملک کے اخبار نویس اور اخبار بین طبقہ نے اس کے اجرا کا جس خلوص و محبت اور شوق و شیفتگی کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ مدینہ کے کارکنوں پر ملک و ملت کو کامل طور پر اعتماد ہے۔ جو حضرات اس امر کے آرزو مند ہیں کہ تازہ ترین خبریں، بہترین مضامین اور نہایت شگفتہ طرز تحریر کا مطالعہ فرمائیں اور ایک ایسے اخبار کے ذریعہ اپنی اخباری ضروریات پوری کریں جس کی پالیسی ملک و ملت کے درد میں ڈوبی ہوئی ہو، جو ایک طرف ملت کے حقیقی حقوق کا پاسبان اور ترجمان ہو اور دوسری طرف ملک کی آزادی کا بیباک علمبردار ہو تو وہ روزنامہ مدینہ کی خریداری کے ارادہ سے دفتر روزنامہ مدینہ بجنور کو مطلع فرمائیں۔ یا کم از کم نمونہ کا پرچہ طلب فرما کر اپنے حسن انتخاب کرنے کی زحمت گوارا کریں۔

اطلاعات کے ایجنٹوں کے لیے روزنامہ مدینہ کی غرض بہترین ذریعہ منفعت ہے۔ اور اشتہاری کاروبار کرنے والے تاجروں کے لیے بہترین وسیلۂ اشتہار۔ یکم جنوری کا پرچہ بہت زیادہ تعداد میں شائع ہوگا، اور اس میں اشتہار دینا نہایت مفید ہوگا۔ نرخنامہ اجرت اشتہار دفتر سے طلب فرمائیے۔ قیمت سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... ماہانہ ... (ممالک غیر سے سالانہ ...)

المشتہر: منیجر روزنامہ مدینہ بجنور (یوپی)

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ
کیسٹوفین
(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں، مرد، عورت، بچے، بوڑھے، ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا)
بندر روڈ کراچی

Castophen Mnfg: Co. (India)
P. Box 88 Bunder Road, KARACHI

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین بزرگان دین کی اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ... اور خطرناک ادبیات سے دماغوں کو ہٹا کر صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا متانت و سنجیدگی سے رد کرنا ہے۔ قیمت سالانہ ... نمونہ کا پرچہ ... کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔

منیجر

احمد اینڈ کو
تھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

بے روزگاری کا آسان علاج
معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی و مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

رسالہ
احکام شب برات
مفت

اگر آپ قرآن حکیم و حدیث شریف کی روشنی میں ... احکام شب برات ... مفت ...

المعلن: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن ... لاہور

مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے
ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر ہے
قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت ... ارسال کر دیں گے محصولڈاک و پیکنگ اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ... کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر آپ بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیے تو یہ اس کی قیمت ...

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۲۶ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام
مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۴؍ ۔ ۱؍ ۔ ۲؍ ۔ ۴؍

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶؍

ابدی نجات۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب۔ قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمہ جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کمال احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے ... علاوہ محصولڈاک دبیز جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے (۲) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے با موقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلےٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تارکا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ۔۔۔
نصف صفحہ (") ۔۔۔
ایک کالم (") ۔۔۔
۱/۲ کالم (") ۔۔۔
۱/۴ کالم (") ۔۔۔

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مدیر مسئول
ہلال احمد زبیری بی۔اے

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم جمعہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۱

معاصرین کے افکار و آراء

قومی فیصلہ (زمیندار)

ہم سے کہا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ کا فیصلہ مسلمانوں کے لئے اس واسطے مفید ہے کہ ہماری تائید حالات کے بغیر نافذ کیا گیا ہے اور ہم اس کی مخالفت برہر وقت قادر ہوسکیں گے لیکن الہ آباد کا قومی فیصلہ اس لئے برا ہے کہ وہ مسلمانوں کی تائید و حمایت حاصل کرنے کے بعد نافذ کیا جائیگا اور یہ ایک اختیاری چیز ہوگی جس کی مخالفت بالکل بے معنی ہوگی۔ یقیناً یہ جبر و اختیار کا مسئلہ زمانوں سے عقدۂ لاینحل بنا ہوا ہے لیکن صدا عظم برطانیہ کے فیصلہ کی یہ خوبی آج ہی دنیا پر روشن ہوئی کہ یہ ایک جبری چیز ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اغیار کا کوئی فیصلہ خواہ وہ جبری ہو یا اختیاری ہندوستانیوں اور مسلمانوں کی غیرت وطنی کی صریح تو ہین کے مترادف ہے ہندوستان کی بسنے والی تمام قومیں آخر دنیا کے سامنے اپنی اس نامعقولیت کا مظاہرہ کیوں کریں کہ وہ اپنے معاملات کے تصفیہ پر قادر نہیں ہیں۔ اور یوں بھی تدبر اسی کا نام ہے کہ مسلمان ہندوؤں اور سکھوں کی تائید سے کوئی ایسا فیصلہ کریں جس کے ذریعے حقوق کا تحفظ بھی کر سکے اور وطن عزیز کے مقاصد عالیہ کو تقویت پہنچانے کا بھی نتیجہ ہو۔ علاوہ بریں اب تو مسلمانوں کے دوسرے مطالبات کے متعلق حکومت جو فیصلہ کرے گی وہ جبری سے زیادہ اختیاری ہوگا کیونکہ مرکزی ذمہ داری فیڈرل نظام حکومت سندھ کی غیر مشروط علیحدگی اور اس نوع کے دوسرے مسائل کے تصفیہ میں گول میز کانفرنس کے مندوبین کی حمایت ...

لکھنؤ کی آئندہ کانفرنس (حقیقت)

بیکاری کا علاج

فدیان برطانیہ کا خانہ ساز جلسہ

ہندو سبھا

الجمعیۃ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرما کر اپنی علم نوازی اور قومی ہمدردی کا ثبوت دیجئے۔

(منیجر الجمعیۃ دہلی)

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

معرۃ النعمان اور بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ

صلیبیوں نے ترکوں کی لاشوں کو کاٹ کر چاٹ لیا

بیت المقدس پر یورش

صلیبیوں سے قدرت کا انتقام

معرۃ النعمان پر صلیبیوں کا حملہ

صلیبی مردہ لاشوں کو چٹ کرگئے

ہجرت، ہجرت!!

(باقی آئندہ)

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں رائے دی ہے بچے انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے۔ ہر موسم میں کھاتے ہیں گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

Castofhen Mfg: Co. (India).
P. Box 88 Bunder Road, KARACHI

روزنامہ مدینہ بجنور

انشاء اللہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے جاری ہو جائیگا

یکم جنوری ۱۹۳۳ء کو روزنامہ مدینہ ان تمام خصوصیات کے ساتھ شائع ہو جائیگا جن کے باعث سہ روزہ مدینہ کو ہمہ گیر قبولیت اور عالمگیر محبوبیت حاصل ہوئی ہے۔ ملک کے اخبار نویس اور اخبار بین طبقہ نے اس کے اجرا کا جس خلوص و محبت اور شوق و شیفتگی کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ مدینہ کے کارکنوں پر ملک و ملت کو کامل طور پر اعتماد ہے۔ جو حضرات اس امر کے آرزومند ہیں کہ تازہ ترین خبریں، بہترین مضامین اور نہایت شگفتہ طرز تحریر کا مطالعہ فرمائیں اور ایک ایسے اخبار کے ذریعہ اپنی اخباری ضروریات پوری کریں جس کی پالیسی ملک و ملت کے درد میں ڈوبی ہوئی ہو جو ایک طرف ملت کے حقیقی حقوق کا پاسبان اور ترجمان ہو اور دوسری طرف ملک کی آزادی کا بیباک علمبردار ہو تو وہ روزنامہ مدینہ کی خریداری کے ارادے سے دفتر روزنامہ مدینہ بجنور کو مطلع فرمائیں۔ یا کم از کم نمونہ کا پرچہ طلب فرما کر اپنے طور پر انتخاب کرنے کی زحمت گوارا کریں۔

اطلاعات کے ایجنٹوں کے لئے روزنامہ مدینہ کی فروخت بہترین ذریعہ منفعت ہے۔ اور اشتہاری کاروبار کرنے والے تاجروں کے لئے یہ بہترین وسیلۂ اشتہار۔ یکم جنوری کا پرچہ بہت زیادہ تعداد میں شائع ہوگا، اور اس میں اشتہار دینا نہایت مفید ہوگا۔ نرخنامہ اجرت اشتہار دفتر سے طلب فرمائیے۔ قیمت سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... ماہانہ ... (ممالک غیر سے سالانہ ...)

المشتہر: منیجر روزنامہ مدینہ بجنور (یو۔پی)

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت مہلک اور خطرناک ادبیات سے دماغوں کو ہٹا کر صحیح علم و ادب اور مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور فرق باطلہ کا متانت و سنجیدگی سے رد کرنا ہے۔ قیمت سالانہ قسم دوم ... نمونہ کا پرچہ ... کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔

منیجر

احمد اینڈ کو

ٹھوک انگریزی دوا فروش
بازار بلی ماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

احکام شب براءت

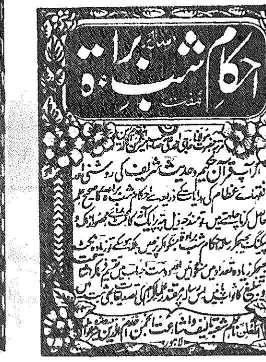

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر ہے

قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک حلفیہ تحریر بھیجیے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کر دیں گے محصولڈاک و پیکنگ اور اشتہار کے خرچ کے لئے فی الحال ۸/ کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر آپ بھی اس دوا سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیے تو یہ اس کی قیمت

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

بے روزگاری کا آسان علاج

معاش کا شریفانہ ذریعہ

اگر آپ بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں اگر آپ کا ذریعہ معاش آپ کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے تو آپ کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ الجمعیۃ کی ایجنسی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الجمعیۃ کی ایجنسی لیکر آپ اپنی خدمت بھی کر سکیں گے اور ایک قومی مذہبی خدمت بھی انجام دیں گے۔

الجمعیۃ کی ایجنسی آپ کے لئے ہم خرما و ہم ثواب ثابت ہوگی ذیل کے پتہ پر ایک کارڈ لکھ کر فوراً شرائط ایجنسی طلب کریں۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے حجم ۱۳۶ صفحات قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جا چکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ ۱/ ۔ تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر ۱/ ۔ تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر ۲/ ۔ تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر ۴/

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵/ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۶/

ابدی نجات ۔ آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب۔ قیمت ۲/

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب، حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب، حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت شیخ سعدی، اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے صرف ... علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی ... فرمائش کے ہمراہ کم از کم دو روپے ۲/ پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش لیئے باموقع ہیں کہ عورت مرد بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کر سکتے ہیں ٹائٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ/) بلا جلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اس کا ٹائٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہو جاتا ہے ہدیہ قسم اعلےٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد ... قسم دوم حنا شدہ بلا جلد ... علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ... اور چمڑے کی جلد کا ... ہدیہ کے علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم جمعہ ۱۰ر شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ ہجری

الہ آباد کی تجاویز پر مخالفین اتحاد کے تبصرے

مغالطہ انگیزیاں اور ابلہ فریبیاں

(۳)

ہم نے گزشتہ دو اشاعتوں میں انقلاب کے ان اعتراضات کا جواب کسی قدر تفصیل کے ساتھ دیا تھا جو وہ اتحاد کانفرنس کی اسکیم پر وفاقی طرز حکومت اور پنجاب و بنگال کی اکثریت کے تعلق میں کر رہا ہے۔ اور ناقابل انکار حقائق کی بنیاد پر یہ ظاہر کیا تھا کہ آئندہ طرز حکومت کے وفاقی ہونے کا اعتراف و اعلان پوری تصریحات و تفصیلات کے ساتھ الہ آباد اسکیم میں موجود ہے اور پنجاب و بنگال کی آئینی اکثریت کے متعلق جو طریقہ فیصلہ کن اصول سے کیا گیا ہے وہ وزیر اعظم کے فیصلہ سے بدرجہا بہتر اور مسلم کانفرنس کی قرارداد کے عین مطابق ہے۔ لیکن انقلاب جس نے کبھی آج تک اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کیا ہے اور جو نامعقول سے نامعقول بات پر اڑ جانے اور اپنی بحث کی بنیادوں کو ذرا ذرا سی دیر میں بدلنے کا عادی ہو چکا ہے۔ اور جس کی زندگی کا مشن یہی ہے کہ بدترین رجعت پسندی کو جائز ٹھہرانے کے لئے انتہائی جد و جہد کرتا رہے۔ ان تفصیلات کے بعد بھی جو پیش کی گئی تھیں اپنی غلط بیانیوں اور ابلہ فریبیوں سے باز نہیں آتا۔ اور برابر اس قسم کی تلبیسات سے کام لے رہا ہے جو اس کے حقیقی مقصد کو واضح و نمایاں کر دینے کے لئے کافی ہیں۔

وفاقی طرز حکومت اور اکثریت

انقلاب نے ابتداً یہ پوزیشن اختیار کی تھی کہ الہ آباد کی اسکیم میں وفاقی طرز حکومت کو تسلیم نہیں کیا گیا اور مسلمانوں کی وہ آرزو پوری کر دی گئی جو ہندوستان میں یونیٹری (وحدانی) طرز حکومت قائم کرنے کے متعلق وہ ایک عرصہ سے اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے تھے۔ ہم نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ اختیارات باقیہ کے متعلق جو تصفیہ ہوا ہے اس میں وفاقی طرز حکومت کی تمام خصوصیات موجود ہیں اور اس سے صاف اور قطعی طور پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وفاق ہند کے متعلق تو مختلف ملتوں میں کوئی اختلاف موجود ہی نہیں ہے۔ صوبوں اور مرکز کے درمیان اختیارات کی تقسیم، مرکز کی مجبوری، دستور اساسی کی نگہبانی، سپریم کورٹ کا قیام یہ تمام باتیں فیصلہ کن طریق پر وفاقی طرز حکومت کے مسلم ہونے کا قطعی ثبوت ...

اب اس جلد کو پڑھ کر انقلاب جو قلابازیاں کھاتا ہے ان کا منظر بھی قابل دید ہے۔ اپنے قصور کا اعتراف بھی کرتا ہے لیکن اس کے بعد ہی انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ اس کے ساتھ ہی اس کے نتیجہ سے انکار بھی کر دیتا ہے اور آخر میں انگریزی کی جو عبارت نقل کرتا ہے اس میں دیانت و صداقت کے نام بھولوں کو بالائے طاق رکھ کر ایک لفظ اس طرح بدل دیتا ہے کہ سارا مفہوم ہی الٹ جاتا ہے۔ انقلاب کا جواب حسب ذیل ہے:—

"یہ صورت بے شک ہماری اخذ کردہ ہے لیکن ہم پورے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ طریق عمل یہی ہوگا اور اگر الجمعیۃ یہ ثابت بھی کر دے کہ صوبوں سے پوچھا جائے گا (حالانکہ الہ آباد کی اسکیم میں ایسا کوئی اشارہ بھی موجود نہیں) تو اس صورت میں بھی ہندو اکثریت والے صوبوں اور مسلم اکثریت والے صوبوں میں اختلاف پیدا ہوگا اور سپریم کورٹ کے فیصلہ تک اختیار متنازعہ فیہ مرکز کی تحویل میں رہے گا۔ اگر الجمعیۃ کے انگریزی داں ایڈیٹر کو اس میں شبہ ہو تو یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے:—

"The opinion of Central Govt prevailing as an emergency until(?) the interlocutory direction or the final decision will have been obtained."

(انقلاب مورخہ ...)

خدا کا شکر ہے کہ انقلاب نے یہ تو تسلیم کیا کہ یہ صورت الہ آباد کی اصل تجویز سے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ خود اس کی اخذ کردہ ہے۔ ...

استدلال کی غلط بنیاد

ایڈیٹر انقلاب کو ہرگز اس کی ضرورت نہ تھی کہ وہ ہمیں انگریزی کی اس عبارت کو "ملاحظہ" کرائے جسے ہم ہزار مرتبہ پڑھ چکے اور سن چکے ہیں اور جس کو بدل کر ہم کسی طرح ہمارے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اصل الفاظ جو الہ آباد کی کانفرنس میں منظور ہوئے ہیں اور جنہیں کانفرنس کے سکرٹریوں کی جانب سے ذمہ دارانہ طریقہ پر شائع کیا گیا ہے حسب ذیل ہیں:—

"the opinion of the Central Government prevailing in an emergency until interlocutory directions or final decision will have been obtained."

"کسی فوری ضرورت کے موقع پر مرکز کی رائے صرف اس وقت تک نافذ رہے گی جب تک کہ انتہائی ہدایات یا آخری فیصلہ حاصل نہ کر لیا جائے۔"

(صرف فوری ضرورتوں میں کا ہمارا اپنے ... طریقہ ہوگا)

حالانکہ ایڈیٹر انقلاب نے جو لفظی ترمیم خود فرمائی ہے اور in کی جگہ as کا لفظ استعمال کر کے جو حسب منشاء مفہوم پیدا کرنا چاہا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے ...

دار الحکومت

اقبالیوں "اور یعقوبیوں" کے خلوص نیت کا امتحان

لکھنؤ کانفرنس میں شرکت کے لئے اپیل

صدر شبان المسلمین کا بیان!

غازی محمد عثمان صاحب آزاد صدر جمعیۃ شبان المسلمین نے حسب ذیل بیان اخبارات کو بغرض اشاعت ارسال کیا ہے۔

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے بعد ملک کے طول و عرض میں جو خوشگوار فضا پیدا ہوگئی ہے تا الحال اس سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھایا گیا تو یہ ہندوستان کی انتہائی بدقسمتی ہوگی اور مختلف ملتوں کے باہمی اتحاد کا ایک بہترین موقع ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ گذشتہ فرقہ وارانہ کشمکش کو دیکھتے ہوئے ایک عرصہ سے تمام اقوام ہند عموماً اور مسلمان خصوصاً اس کے متمنی تھے کہ ہندوستانی باشندوں میں کامل اتحاد و اتفاق قائم ہو تاکہ سب ملک مادر وطن کی خدمت کرسکیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے یہ مقصد عظیم ایک بہت بڑی حد تک الہ آباد میں حاصل بھی ہوگیا۔ [illegible]

مسلم یوتھ لیگ اور تصفیہ الہ آباد

کانپوری جمعیۃ اور مسلم لیگ کی پرزور مذمت

[illegible]

دہلی میں گاندھی ٹکٹ کا جلوس

سات رضاکاروں کی گرفتاری

[illegible]

مولانا ابوالکلام آزاد سے مشورے

[illegible]

جمعیۃ علمائے ہند کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ

ارکان عاملہ اور صوبہ وار جمعیتوں کے نمایندگان کو دعوت

"جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کے ارکان کا ایک جلسہ ۱۱ر دسمبر کو مسلم پریڈ ہاؤس لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ تمام اراکین عاملہ سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ۱۰ر دسمبر کی صبح تک لکھنؤ پہونچ جائیں۔ [illegible] آل انڈیا جمعیتوں کی شاخوں سے بھی یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے تین تین نمایندے منتخب کرکے کانفرنس میں شرکت کی غرض سے بھیجیں۔ [illegible]"

محمد عبداللہ
ڈکٹیٹر دہم جمعیۃ علمائے ہند

جمعیۃ علمائے ہند کے ڈکٹیٹر کا اعلان

اراکین مجلس عاملہ کی نامزدگی

میں بحیثیت ڈکٹیٹر جمعیۃ علمائے ہند اراکان مرکزیہ جمعیۃ علمائے ہند میں سے حسب ذیل حضرات کو جمعیۃ علمائے ہند کی ورکنگ کمیٹی کی رکنیت کے لئے عارضی طور پر نامزد کرتا ہوں:۔

(۱) امیر الہند مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی صدر المدرسین دار العلوم دیوبند۔ (۲) مولانا سید محمد انور شاہ صاحب صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔ (۳) مولانا احمد علی صاحب ناظم انجمن خدام الدین لاہور۔ (۴) مولانا عبد القادر صاحب قصوری۔ (۵) مولانا سید فخر الدین احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ شاہی مراد آباد۔ (۶) مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی استاذ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔ (۷) مولانا بشیر احمد صاحب میرٹھی۔ (۸) مولانا مبارک حسین صاحب [illegible]۔ (۹) مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت صوبہ بہار۔ (۱۰) مولانا سید محمد لطف اللہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ رحمانیہ مونگیر۔ (۱۱) مولانا محمد شفیع صاحب [illegible]۔ (۱۲) مولانا ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار لاہور۔ (۱۳) مولانا ابو الکلام صاحب آزاد۔ (۱۴) مولانا معین الدین صاحب اجمیری۔ (۱۵) مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی۔ (۱۶) مولانا محمد اکرم خاں صاحب کلکتہ۔

محمد عبداللہ
۵ر دسمبر ۱۹۳۲ء

رضاکاران جمعیۃ علمائے ہند کی رہائی

[illegible]

ایصال ثواب

[illegible]

قیام الدین سجادہ نشین

شاردا ایکٹ کے ماتحت دہلی میں دوسرا مقدمہ

[illegible]

ڈاکٹر انصاری صاحب کی واپسی

[illegible]

سیاسی کانفرنس کے تین سو نمایندے گرفتار

ٹرینوں کی تلاشی۔ پولیس کے انتظامات

[illegible]

گرو دیو مندر اور ایک لاکھ رضاکار

پکٹنگ کرنے والوں کیلئے پولیس کی تیاری

[illegible]

گاندھی جی کی بھوک ہڑتال

حکومت کی پابندیوں کے خلاف احتجاج

[illegible]

بعد کی اطلاع

[illegible]

میوات میں زبردست بے چینی

مہاراجہ الور کا اعلان

[illegible]

کانگریس کے نئے صدر کا تقرر

[illegible]

مقدمہ سازش دہلی پر تین لاکھ روپیہ صرف ہوچکا

پوسٹ کارڈ کی شرح میں کمی نہیں کیجائیگی

نئی دہلی ۵ر دسمبر لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے پر آج سوالات کے دوران میں مسٹر ہیگ ہوم ممبر نے مسٹر [illegible] کے سوال کے جواب میں [illegible]

مسٹر گوٹر کی طرف سے معاہدہ اوٹاوہ کی حمایت

اسمبلی میں فریقین کی تقریریں

[illegible]

اسمبلی میں شاہان دہلی کی اولاد کے متعلق سوالات

[illegible]

کیا غیر ہندوؤں سے چھوت چھات جائز ہے؟

گاندھی جی کی طرف سے جواب

[illegible]

مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کا بل

[illegible]

دہلی کی جامع مسجد میں جلسہ کرکے فیصلہ کرلو

تصفیہ الہ آباد کے مخالفین کو سیٹھ یعقوب حسن کا چیلنج

مدراس ۷ر دسمبر [illegible] اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تصدیق کرنے کے لئے کل شام کو مدراس مہاجن سبھا کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ سیٹھ یعقوب حسن نے فیصلہ الہ آباد کی حمایت [illegible]

معاہدہ الہ آباد کو رد کرنے کے لئے منظم سازش

اسمبلی کے ایک ممبر کے مکتوب کا انکشاف

"اس فیصلہ سے حکومت بہت پریشان ہے"

[illegible]

دوسرا خط

[illegible]

مسلمانان کرتپور اور اتحاد کانفرنس

[illegible]

مشترکہ کانفرنسوں کی تیاریاں

دعوت نامے جاری ہوگئے

[illegible]

لکھنؤ اور الہ آباد کانفرنسوں کے لئے

جمعیۃ علماء آسام کے نمایندہ کا انتخاب

[illegible]

الہ آباد کانفرنس میں افغان جرگہ کی شرکت

[illegible]

انجمن تہذیب الکلام دہلی کا سالانہ اجلاس

الہ آباد کے قوم پرورانہ فیصلہ کی تائید

آج بتاریخ یکم دسمبر ۹ بجے شب انجمن تہذیب الکلام کا سالانہ اجلاس زیر صدارت محمد عثمان صاحب منعقد ہوا [illegible]

محمد شفیع سورتی ناظم انجمن تہذیب الکلام دہلی

آسام میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تائید

[illegible]

ابو حامد عبد الحق درگاہ محلہ سلہٹ

ہندوستانی مطالبات کی امریکہ میں قدر

مولانا شوکت علی صاحب کا تازہ مکتوب

[illegible]

مرکزی نیابت کا لاینحل سوال

ہندو مسلم گول میزیوں کی ناکامی

[illegible]

تصفیہ الہ آباد اور پنجاب کے فرقے

[illegible]

ایران کو حکومت برطانیہ کا الٹی میٹم

تیل کا معاہدہ ایرانی اور برطانوی جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوگا؟

برطانیہ کو حکومت ایران کا کورا جواب

لندن ۶ر دسمبر۔ حکومت فارس نے اینگلو پرشین تیل کمپنی کے لئے جو رعایت منظور فرمائی تھی انہیں واپس لے لیا ہے حکومت فارس کے اس اقدام عمل کے خلاف برطانی حکومت [illegible] احتجاج اور سرگرمی سے کارروائی کر رہی ہے۔

[illegible]

پٹنہ میں شفیع داؤدی کو شکست فاش

تصفیہ الہ آباد پر مہر تصدیق

[illegible]

۱۹۳۴ء میں جدید قانون ہند کا نفاذ

۲۲ر دسمبر تک گول میز کانفرنس کا اختتام

[illegible]

امریکہ کے فاقہ مستوں کا حملہ

خون کی ندیاں بہانے کی دھمکی

[illegible]

اچھوت ادھار بل کی مخالفت

وائسرائے کے نام سناتنی ہندوؤں کا تار

[illegible]

دیسی عیسائی اور معاہدہ الہ آباد

[illegible]

وائسرائے کو سیاہ و سفید کا مالک بنادیا جائے

صوبجاتی گورنروں کے اختیارات میں توسیع

گول میز کانفرنس میں ہور کا بیان

[illegible]

لندن کانفرنس میں فوج کے مسئلہ پر مباحثہ

"ہندوستانی افواج میں ایک بھی برطانوی سپاہی نہ رہے"

[illegible]

ہندو چھوت چھات ترک کرنے کیلئے تیار نہیں

[illegible]

رمضان المبارک کی آمد
اور پچیس فیصدی کی مزید رعایت

سپرلیسٹ واچ کمپنی دھلی

رہتک میں مرزائیوں کو ذلت آمیز شکست
اہل ایمان کی عظیم الشان فتح

نامہ نگار

جانشین حضرت شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی
ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور کی تصدیق

چونکہ مجھکو ... اور معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حافظ عبدالرزاق صاحب مالک نصیر واچ کمپنی میرٹھ نہایت معتبر اور قابل اطمینان شخص ہیں۔ ان کے معاملات نہایت صاف اور صحیح ہیں۔ دھوکہ اور جھوٹ ان کے یہاں ہرگز نہیں ہے اس لئے میں تمام مسلمانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حافظ صاحب موصوف پر اعتماد کریں اور معاملات کے جاری کرنے میں کسی قسم کے پس و پیش کو روا نہ رکھیں مجھے قوی امید ہے کہ حافظ صاحب کے معاملات سے لوگوں کو پورا فائدہ ہوگا۔
واللہ ولی التوفیق۔ دستخط حضرت مولانا دارالعلوم دیوبند

NASIR WATCH CO. NO. 7 MEERUT U.P.

ملنے کا پتہ حافظ عبدالرزاق نصیر واچ کمپنی منیجر میرٹھ (یوپی)

سکنڈ ہینڈ کوٹ اور کٹ پیس

براہ راست امریکہ۔ جاپان سے منگوا کر ہماری کمپنی عرصہ چودہ سال سے تمام ہندوستان میں سپلائی کرتی ہے۔ آپ اشتہاری الفاظی اور دھوکہ بازوں کے دام میں نہ آئیں۔
بلکہ ہمارا چیلنج ہے کہ ہمارے ارزاں دام اور اعلیٰ مال سے کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

فہرست مفت منگائیے

اے جی۔ ایڈورٹ اینڈ کو چنچ بندر بمبئی ۹

اگر تندرستی ہے تو زندگی کا لطف ہے
شربت اکسیر

اگر آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہوگئے ہوں تو صرف ایک دفعہ اور بھی خرچ کرکے ہمارے کارخانے کا شربت اکسیر استعمال کرکے قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے

جریان۔ جو نامردی اور ضعف باہ کا پیش خیمہ ہے۔ کیسا ہی پرانا کیوں ہو شربت اکسیر کے استعمال سے جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ ...

قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ تین شیشی کی قیمت دو روپیہ بارہ آنہ

ملنے کا پتہ۔ ایس۔ بی۔ بخشی اینڈ کمپنی نمبر ۳ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

آسمانی خبریں

مولانا مظفر حسین منجم وعامل محلہ مغلپورہ مرادآباد

اخبار الجمعیۃ
کے لئے ہر شہر و قصبہ میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تعداد الفاظ و محاورات و ضرب الامثال کے لحاظ سے
جامع اللغات اردو
سب سے بڑی لغت
السنہ متعلقہ
(مصنفہ خواجہ عبدالمجید بی۔اے)

اردو ہندی۔ فارسی۔ عربی اور سنسکرت کے لاتعداد الفاظ کئی لاکھ محاورات پچیس ہزار سے زائد ضرب الامثال و اقوال مع تشریح و قصص متعلقہ۔ مشاہیر عالم کی سوانحعمریاں خصوصاً ہندوؤں اور مسلمانوں کی تاریخ اور ان کے مشاہیر کے حالات علم الاصنام کے قصے۔ ملکوں اور شہروں وغیرہ کے حالات اور تاریخی واقعات محاورات نسواں۔ محاورات عامہ۔ اصطلاحات علمیہ۔ اصطلاحات پیشہ وران لاکھوں کی تعداد میں ہوں گے
ہر لفظ کا مادہ اور تلفظ بھی ہوگا۔

خواجہ ایم محمود قطوری بی اے منیجر جامع اللغات کمپنی پوسٹ بکس ۲۱۰ لاہور

تبدیل غدود یا عمل جراحی کے بغیر بھی
آدمی جوان ہوسکتا ہے
معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دھلی

مجبوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل نذر عامل پوسٹ بکس ۱۰۹ دھلی

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

لقمان الملک حکیم نابینا صاحب طبیب خاص سابق حضور نظام نے ملا واحدی صاحب ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ کو جو ایک طلسمی نسخہ قوت کا عطا فرمایا تھا اس نسخہ کے نیچے یہ عبارت درج ہے:۔

معجون مددگار غدود

ملنے کا پتہ۔ احمد مجتبیٰ برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دھلی

کانپور میں ملا شیر کوٹ کے سرپر قدم

کیسٹوفین
بچوں کی صحت

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

حب نعمت (رجسٹرڈ)

جریان۔ احتلام۔ کثرت احتلام۔ ضعف باہ وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے ...

منیجر دواخانہ نقالی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دہلی

مقویات سرتاج عالم

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

تفسیر حقانی اردو مکمل آٹھ جلدیں
عقائد الاسلام اردو
البیان فی علوم القرآن
اردو۔ انگریزی
مرقع رسول

نوٹ:۔ دارالعلوم عربیہ کے لئے خاص رعایت۔ جملہ ہندوستان کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ دارالاشاعت تفسیر حقانی۔ بلیماران دہلی

خوشخبری خوشخبری
مقبول عام
جالندھر میں سیوئیوں کی مشینوں کا مشہور کارخانہ

مستری تاج محمد الدین کارخانہ مشین سیویاں ریلوے روڈ جالندھر شہر

نیلم حبوب مقوی (رجسٹرڈ)

قیمت مکمل ... علاوہ محصول

قوت باہ اور جریان کی لاجواب دوا ہے جو پرانے جریان کو دور کرتی ہے اور قوت باہ کو بے حد بڑھاتی ہے خواہ لذت سے یا جوانی کی غلط کاریوں سے یا جریان کے سبب سے یا ضعیف العمر ہوجانے کی وجہ سے ... یہ دوا ایک خاص روح پھونک دیتی ہے جس کے متعلق ہم اپنی طرف سے زائد کچھ نہیں چاہتے بلکہ آپ خود مندرجہ ذیل
مشاہیر اطباء ہند کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے

نیلم طلاء ان حضرات کیواسطے جو اپنے آپ کو تباہ کرچکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہوکر موت کی زندگی سے بہتر جانتے ہوں نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا گیا ہے ... قیمت فی شیشی

پتہ حکیم غنی حمید منیجر نیلم میڈیسن اسٹور نمبر ۵ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار

ہندوستان کیلئے

سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

ممالک غیر کے لئے

سالانہ ...
ششماہی ...

نمونہ

مفت

فی پرچہ ایک آنہ

معاون

محمد عثمان فارقلیط

مسئول

مدیر

ہلال احمد زبیری بی اے

تاریخہائے اشاعت

ہر عیسوی ماہ کی

۱ ۔ ۵ ۔ ۹ ۔ ۱۳ ...
۱۷ ۔ ۲۱ ۔ ۲۵ ۔ ۲۹ ...

کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات

ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
نصف کالم (") ...
ربع کالم (") ...

جلد ۱۶ | دہلی ۔ یوم سہ شنبہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۲

معاصرین کے افکار و آراء

افتراقیوں کا راگ (پیشوا)

جمعیۃ علماء کانپور کی حقیقت صرف یہ ہے کہ سرفروش علماء کرام نے اپنے جسم کے ٹکڑے ...

رجعت پسندوں کی پردہ نشینی (مدینہ)

استاذ ازل کی آواز (زمیندار)

غیبی امداد کے امیدوار

یوروپین اور مسلمان

مسلم کانفرنس کے نام

مراد آبادی ناٹک (حقیقت)

اسلامی تاریخ کے جھلملاتے پارے

(از معاون)

بیت المقدس کے گلی کوچوں میں انسانی خون کا دریا

مسجد اقصیٰ میں گھوڑوں کے گھٹنوں تک خون ہی خون

عیسائیوں کی بے پناہ خونریزی پر عیسائی مورخین کی شہادت

دو سو بچوں سے زیادہ بے رحم

مسجد عمر میں گھوڑوں کے گھٹنوں تک خون

مسلمانوں کا قتل

[illegible]

ماہنامہ ...

انشاء اللہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے جاری ہو جائیگا

[illegible]

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

[illegible]

طبی دنیا میں تہلکہ

سفید بال جڑ سے کالا

بال کالا اسکوہ ... پوسٹ کسٹی سمری دربھنگہ

زندگی کی کشمکش میں آپ مصروف ہوں!

امرت دھارا ... ہمیشہ پاس رکھیں کیونکہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچاوے گی!

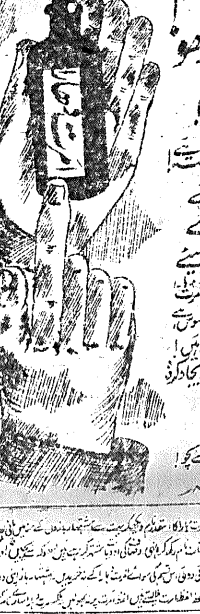

امرت دھارا کی شیشی ہاتھ پر رکھو! اور تب اپنی قسمت کی لکیر کو دیکھو!

امرت دھارا بیماریوں کو تندرستی دیتی ہے اور تندرستی ہی نعمت و دولت ہے!

استعمال کرنے والوں کی رائے ہے کہ چھتیس ہزار

کہ اس دوائی کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیئے

امرت دھارا

امرت دھارا اوشدھالیہ ... لاہور

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوافروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

اخبار الجمعیۃ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرۂ کار از

[illegible]

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ... قبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات مخصوصی دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہ معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی حالت اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کا مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشین اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے حجم ۲۴۶ صفحات قیمت صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

کتاب آئین اردو

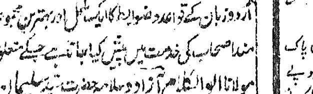

حافظ عبد الرزاق تصویر اینڈ کمپنی ...

زائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

سفوف جریان | جریان کی گولیاں

منیجر حاذق فارمیسی پونچھ گیٹ دہلی

دوا دو دو دلوا لیتے کرتا تراسکنے ہیں بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر کہتے ہیں

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

ملنے کا پتہ

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب

پھلواری شریف ضلع پٹنہ

نورانی قرآن مجید مترجم

اس کلام الہی میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے ...

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ

لکھنؤ اور الہ آباد کے جدید اجتماعات

دشمنان اتحاد کے منصوبے اور حکومت کے عزائم

گزشتہ اتحاد کانفرنس نے بین الملی مسائل کو جس دانشمندی، اولوالعزمی اور خوش اسلوبی کے ساتھ طے کیا ہے اور جن مشکلات کے عمیق سمندر کو عبور کر کے ...

وحی آسمانی کی طرح ناقابل تبدیل و ترمیم ہے اور اس کے ذریعہ ہندوستان کو پوری ہدایت مل گئی ہے ...

ہندوستانی افواج کا مسئلہ

... وزیر ہند نے سر سپرو کی تمام اسکیم کو رد کر کے اپنی استعماری اسکیم کو ...

بغداد اور بصرہ میں فرنگی برکات

... فرنگی تہذیب، آج کل بصرہ و بغداد، فلسطین، بیروت، دمشق اور دیگر ...

برطانوی تحفظات

شب برات اور مسلمان

... ہم غیرت خدا اور اسلام کے نام لیوا مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں پر رحم فرما کر اس ماہ مبارک کو ان لغو حرکتوں سے پاک کر دیں اور وہ کام اختیار کریں جو باری تعالیٰ کی خوشنودگی کا باعث ہوں اور ملت اسلامیہ ان سے بیش از بیش فوائد حاصل کر سکے۔

مخالفین اتحاد کے اوچھے ہتھیار

انقلاب میں خبریں کس طرح گھڑی جاتی ہیں

مولانا حسرت موہانی کا مکتوب مدیر الجمعیۃ کے نام

آل انڈیا آزاد پارٹی کی مجلس عاملہ کے جلسے کے متعلق "انقلاب" میں جو مغالطہ انگیز اطلاع شائع ہوئی تھی اور اس کے نامہ نگار نے اپنی روایتی ...

... میں مرکزی دفتر کے اس بیان سے بالکل مطمئن ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آل انڈیا آزاد پارٹی اس وقت بھی اپنے مسلک پر اسی طرح قائم ہے جس طرح کہ پہلے تھی۔

جمال احمد زبیری

اعلان تعطیل

چونکہ شب برات کی تقریب میں "جید برقی پریس" جہاں الجمعیۃ طبع ہوتا ہے بند رہے گا اس لئے ۱۷ دسمبر ۳۲ء کا اخبار شائع نہ ہو سکیگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

منیجر الجمعیۃ

مصر، سوڈان، اور فلسطین میں برطانیہ کی ریشہ دوانیاں

ممالک عربیہ کیلئے وہ عظیم خطرہ جو بم اور ڈائنامائٹ سے زیادہ مہیب ہے

سلطان صلاح الدین کے یادگاری جلسہ میں علامہ سید رشید رضا کی تقریر

(ترجمہ مخصوصی)

(بسلسلہ اشاعت ۵ دسمبر ۳۲ء)

آج امت عربیہ میں بڑے بڑے خائن، غدار، دشمن وطن اور عدو ملت ہیں ...

ہندوستان اور آزادی

ضروری گزارش

ایک مذبذب اور عیسائی ہونیوالے مسلمان کے شکوک کا ازالہ

عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر فریب کاریوں کی پردہ دری

اسلام میں سیدنا حضرت عیسیٰ اور خاتم المرسلین کا صحیح مرتبہ

(از فارقلیط)

(الجمعیۃ ۴ دسمبر سے آگے)

الجمعیۃ کے گزشتہ دو نمبروں میں میاں اکرام الحق صاحب (مسلم نما عیسائی) کے شکوک کا ازالہ کیا گیا تھا ...

الزامات سے انبیاء علیہم السلام کی برأت

عیسائیوں کی ہیئتِ حالت

بعض نبیوں کے لئے بعض الفاظ کا استعمال

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا

وزیر اعظم اور اتحاد کانفرنس کی تجاویز کا مقابلہ

خود غرض افراد ملک وقوم کے مفاد کو ذبح کرنا چاہتے ہیں

لکھنؤ ۱۰ دسمبر آج ۲ بجے بعد دوپہر آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس الہ آباد کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ سر ذو الفقار علی خاں نے فرائض صدارت انجام دئے۔ اس وقت تک دو سو دس نمائندے شریک ہو چکے ہیں جن میں گیارہ نمائندے مسلم کانفرنس کے اور سات نمائندے مسلم لیگ کے ہیں۔ کانفرنس میں خلافت کانفرنس، نیشنلسٹ پارٹی، شیعہ پولیٹیکل کانفرنس، احرار پارٹی، جمعیۃ علماء ہند دہلی، مسلم یونٹی لیگ اور دیگر مسلم سیاسی اداروں کے نمائندے شریک ہیں۔ ...

بہت افسوس کا مقام ہے کہ بہت سے افراد محض اپنے ذاتی اغراض کی وجہ سے ملک اور قوم کے بہترین مفاد کو ذبح کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

تجاویز الہ آباد پر غور کرنے کیلئے ایک سبجکٹ کمیٹی کا تقرر

ہندو مسلم گفت وشنید میں سر یعقوب اینڈ کو کی مداخلت غیر ضروری ہے

صدر آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا بیان

لکھنؤ ۱۰ دسمبر آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا اجلاس آج شروع ہوا۔ ... آج شام کو ۵ بجے اس کمیٹی کا اجلاس راجہ صاحب سلیم پور کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ کل صبح ۱۱ بجے پھر اس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو گا۔

نواب سر ذو الفقار علی خاں صدر آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے نمائندہ اخبار سے دوران ملاقات میں فرمایا کہ سر محمد یعقوب اور دیگر اسمبلی کے ارکان نے حال میں جو بیان شائع کیا ہے ... ہماری کوشش یہی ہے کہ ... قومی خدمت کرنے کا فخر حاصل ہو گا۔

دار الحکومت

اتحاد کانفرنس الہ آباد کو کامیاب بناؤ

صدر انجمن شبان المسلمین کی مجلس احرار سے اپیل

جامع مسجد دہلی میں جلسہ عام

آتشبازی کے بد نتائج پر مؤثر تقریریں

آج زیر سرپرستی مسلم مشترکہ بورڈ دہلی ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا عبد المجید صاحب بعد نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں منعقد ہوا۔ ...

مرزا عبد الرزاق بیگ
سکرٹری شعبہ انسداد اسراف مسلم مشترکہ بورڈ دہلی

مسلم لیگ کی بزدلی

الہ آباد اور لکھنؤ کانفرنسوں کی شرکت سے انکار

ہندو مسلم اتحاد ملک کی ترقی کا ذریعہ ہے

امریکہ سے مولانا شوکت علی کا مکتوب

قاضی عبد الرشید کیلئے ایصال ثواب

(مولانا) عبد الماجد

آتشبازی کا ہولناک نتیجہ

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی صدارت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے مقدمہ کا فیصلہ

قید بامشقت اور بھاری جرمانہ کی سزا

عجیب بوٹ ہاؤس پر سیل

آزاد پارٹی کا اہم فیصلہ

عوام نظام حکومت میں شریک ہوں

اڈہاک کمیٹی کا کام ختم ہو گیا

موٹر بسوں پر محصول کی تخفیف

صدر اتحاد کانفرنس الہ آباد پہنچ گئے

اخبارات کے نمائندوں کو شرکت کی اجازت

کونسل آف اسٹیٹ میں آرڈیننس بل کی پیشی

ترقی پسند جماعت کی طرف سے مخالفت

مصطفےٰ کمال پاشا نے معافی مانگ لی

مصری سفیر کی ترکی ٹوپی کی توہین کا نتیجہ

سندھ کے ہندو مسلمانوں کی تازہ کوشش

افواج کو ہندوستانی بنانے کے متعلق سر سپرو کی اسکیم

وزیر ہند نے تمام مطالبات مسترد کر دئے

لارڈ سینکے کے نام سر سپرو کا مکتوب

ہندوستان سے باہر فوج کا استعمال

وزیر ہند کا کورا جواب

تصفیہ الہ آباد

سر سپرو کی پارٹی ناراض ہو گئی

گورنروں کے اختیارات کے خلاف احتجاج

متحد ہو کر تحفظات کی مخالفت کرو

سر آغا خاں، سپرو اور لارڈ چانسلر کو تار

جیزان کا جھگڑا حکومت حجاز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا

حسن ادریسی حکومت حجاز کے بدستور وفادار اور خادم ہیں

دو امیروں کے ذاتی اختلافات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر

ایران اور برطانیہ کی نوک جھوک

برطانیہ معاملہ کو لیگ میں پیش کریگی

جاپان مجلس اقوام سے علیحدہ ہو جائیگا

وہ نتائج برآمد ہوں گے جن کی توقع نہیں کی جا سکتی

غیر برطانی فلموں پر ۵۰ فیصدی محصول

برما کو ضرور علیحدہ کیا جائے گا؟

گورنروں کا ایک ایک لفظ قانون ہو گا

ملک معظم سے بھی زائد اختیارات گورنروں کو حاصل ہوں گے

فوج اور تحفظات کے متعلق مشیر حسین قدوائی کا بیان

اذان اور نماز ترکی زبان میں

روس نے معافی مانگنے سے انکار کر دیا

چینی افواج کی پسپائی

روس نے چینی افواج کو جاپان کے حوالہ کر دیا

مکتوب مکشوف

بنام حضرات ارکان شوریٰ دار العلوم دیوبند

مخدومان کرام مزاد اکرامکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میں آپ حضرات کو بعض دار العلوم کی حفاظت وترقی کی خاطر آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ...

ایک ضروری التماس

سب سلمان حضرت محمد بہلول خاں صاحب داناکی صحت کے لئے مساجد میں دعا کرائیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ۳۰ نومبر کی شب سے آپ کی حالت بہت خراب ہے آپ کے لئے نہ معقول طبی امداد کی صورت ہونے دیتے ہیں نہ آپ سے کسی کو ملنے دیتے ہیں۔ نہایت خراب اور گندی جگہ میں آپ کو قید کرکے ہلاکت کے قریب پہونچا دیا ہے ابھی تھوڑے دنوں میں آپ کا وزن چھ پونڈ سے زیادہ گھٹ گیا۔ ایک بیمار کے لئے جو ڈھانچہ رہ گیا ہو چھ پاؤنڈ وزن چھ ہفتوں میں کم ہو جانا سخت تخدش ہے۔ آپ کے لئے اے کلاس کی مراعات دئے جانے کا راگ الاپنے والے خود جاکر تو دیکھیں کہ کیا اے کلاس آپ کو دیا گیا ہے۔ اخلاقی قیدیوں سے بدتر سلوک آپ کے ساتھ آجکل ہو رہا ہے۔ درد مندان ملت دربار جے پور کو آگاہ کردیں کہ ان کے عمال ان کے جیل خانہ میں ایک ایسے ناخدا ترس بزرگ کو ہلاکت کے قریب پہنچانے میں مستعدی کر رہے ہیں جس کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ ان کو ہندو مسلم کی تفرقہ انگیزیوں میں شریک دیکھ کر امن کوشی کی

جلسہ قاری القرآن

صدائیں بلند کرتا ہے ...

گھر بیٹھے ویدو حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم تسی پرشاد اگروال تو صیبال جیون گھٹی کی بانی ہوئی نادر و نایاب کتاب مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کرلیجئے تو آپ بانک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج بدھ دونوں کی ترکیب ادویات سے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے قابل بنجاویئے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں ویدوں حکیموں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد عورتوں، بوڑھوں بچوں بالوں و نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ نایاب جوتی کے نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔ قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول۔

بال جیون گھٹی — بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، قبض، مروڑ، دودھ ڈالنا، دست ہونا، پیٹ پھولنا، پسلی چلنا وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے مشہور معروف دوا ہے۔ میٹھا ہونے سے بچے اس کو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔

سوداگروں سے کھیاں فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچو حکیم تسی پرشاد اگروال کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ... محصول ... ایک درجن کی قیمت ... علاوہ محصول۔ اشتہارات، پوسٹر، کلینڈر و سائن بورڈ ہمراہ پارسل مفت۔ فروخت نہ ہونے پر چھ ماہ تک واپسی کی شرط۔

المشتہر — مینجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر یو۔ پی

باغ پھول تیل

کوچی نودہ ٹیڈ پھوشن نیت ٹھاکر دت شرما وید مالک کارخانہ امرت دھارا لاہور کا تیار کردہ

خط و کتابت و تار کا پتہ — امرت دھارا ۔ لاہور

تفسیر حقانی اردو مکمل آٹھ جلدیں

عقائد الاسلام اردو

البیان فی علوم القرآن

مرقع رسول

ملنے کا پتہ — دارالاشاعت تفسیر حقانی ۔ بلیماران دہلی

جانشین حضرت شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی تصدیق

NASIR WATCH Co. No 7 MEERUT

سنوبرس کے بڈھوں کی ضرورت ہے

معجون مددگار غدود

احمد مجتبی برادرز دفتر رسالہ نظام المشائخ
۳۳ کوچہ چیلان دہلی

مقویات سراج عالم

وید شاستری چاہ سنگر کاٹھیاواڑ

حب نعمت

منیجر دواخانہ بقائی درجسٹری بازار قطبی تیردہلی

نئی زندگی

خیرات اور زکوٰۃ کا بہترین مصرف

... صحیح اصول پر مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کرتی ہے غیر مستطیع ہونہار طلبہ کو وظائف دیتی ہے۔ عربی مدارس کے فارغ طلبہ کو جدید علم سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

... میں تو اور مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔

اب آخر میں ان تمام حضرات سے جن کا اس میں ذکر آگیا ہے دست بستہ معافی طلب کرتا ہوں اگر کوئی خلاف شان ہو تو معاف فرمایا جائے کیونکہ میں نے محض نیک نیتی اور خلوص اور دارالعلوم کی محبت کی بناء پر

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند
کی ترقی اور حیرت انگیز کامیابی کا راز

یہ ہے کہ وہ فرائض کی تعمیل میں اعلیٰ درجہ کی دیانت اور انتہائی ارزانی سے کام لیتا ہے جو صاحب ایک مرتبہ اس کتبخانہ سے کچھ کتابیں منگوا لیتے ہیں وہ ہمیشہ اسی کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اس کتبخانہ میں ہر قسم کی اردو، عربی، فارسی، درسی و غیر درسی کتابیں اور مشاہیر علماء کی تصانیف اور ہر قسم کے معرا و مترجم قرآن شریف اور مطبوعات ہند کے علاوہ مطبوعات مصر و بیروت و استنبول وغیرہ کثیر تعداد میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ فرمائش کی تعمیل فوری کی جاتی ہے۔

شرح نقایہ جلد اول — یہ کتاب ملا علی قاری کی تصنیف ہے، دارالعلوم دیوبند میں ... سے پڑھائی جاتی ہے جزئیات فقہ حنفی کو احادیث سے ثابت کرنا اس کا خاص موضوع ہے۔ قیمت تین روپیہ ...

السہم المصیب — جو حضرت امام ابوحنیفہ کے حالات میں عجیب کتاب ہے اور خطیب بغدادی نے جو کچھ امام صاحب کی شان میں دریدہ دہنی کی ہے اس کا دندان شکن جواب ہے اس کتاب کو حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نہایت متبرک اور قابل قدر تحفہ حجاز تصور فرما کر ہندوستان لائے قیمت ایک روپیہ چار آنہ ...

قصائد الحبیب — فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند ...

پتہ — (مولوی) سید احمد ناظم کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

خوشخبری
مقبول عام

جالندھر میں سیویوں کی مشینوں کا مشہور کارخانہ

مستری تاج محمد الدین کا کارخانہ مشین سیویاں ریلوے روڈ جالندھر شہر

نیٹ بہرا پن کا شرطیہ علاج

بلیب اینڈ سنز پٹیالی چھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات ہے

کان کی دوا ۔ بلیب اینڈ سنز پٹیالی چھیت (یو۔ پی)

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیۃ نے ...

ملنے کا پتہ — محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۴

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

یداللہ علی الجماعۃ

سہ روزہ

الجمعیۃ دہلی

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
بلال احمد زبیری بی اے

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۶ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار)
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

جلد ۱۶ | دہلی یوم سہ شنبہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۳

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

ارض فلسطین کے بعد عکا اور عسقلان پر یورش

ترکی حکمران کے ہاتوں تین لاکھ صلیبیوں کا قتل

مدینۃ الرہا کے میدان میں سلطان زنگی کا مورچہ

الجمعیۃ کی گزشتہ اشاعت میں آپ بیت المقدس میں فرنگیوں کے داخلہ کی دردانگیز داستان ملاحظہ فرما چکے ہیں اور خود فرنگیوں کے اقوال سے صلیبیوں کی درندگی قتل عام اور حمارات کے انہدام کا حال پڑھ چکے ہیں آج اس سے آگے ملاحظہ فرمایئے۔

بیت المقدس کی فتح اور عیسائیوں کی خون آشامیوں کے بعد حکمرانی کا تاج طفلف لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ ...

سلمانوں سے ہزیمت کھا ہوا اور شکست کھائی عیسائیوں نے قلعہ انکورہ پر قبضہ کرکے تمام مسلمانوں کو قتل کر ڈالا اور اپنی شکست کا اس صورت میں بدلہ لیا۔ پھر آگے بڑھ کر صلیبیوں نے ایک دوسرے قلعہ کا محاصرہ کرلیا جس میں اسماعیل بن دانشمند اپنی فوج کے ساتھ موجود تھا۔ اسماعیل فنون جنگ کا بڑا ماہر تھا اور بڑی سے بڑی فوج کو شکست دیدینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ ...

[illegible]

عسقلان پر حملہ

[illegible]

شہر دمشق پر مسلمانوں کا قبضہ

[illegible]

عماد الدین زنگی

[illegible]

شہر کرک پر حملہ اور گلاب فرقے کی موت

[illegible]

تین لاکھ عیسائیوں کا قتل

[illegible]

معاصرین کے افکار و آراء

سرخپوشوں کی فرد جرم میں نیا اضافہ

(ریاست)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں زیرِ نظر ... مسلمانوں کے بعض افراد ...

[illegible]

یہ غفلت کب تک؟

[illegible]

باوجود اثبات صداقت سے اعراض

[illegible]

لندن کا تحفہ

[illegible]

ہماری قوت کب ظاہر ہوگی؟

[illegible]

الجمعیۃ دہلی ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح ...

دوا وہ دوا ہے جو ولا ... کہ تاثیر اسکو کہتے ہیں
بدن کندن بنا دیتی ہے اکسیر اسکو کہتے ہیں

اکسیر حیات

فیملی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

...

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

... دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

جریان کی گولیاں | **سفوف جریان**

منیجر فخر فارمیسی پوسٹ بکس ۔ دہلی

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ

کیسٹوفین

(جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ...

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

Castophen Manufacturing Co. (India)
P. Box 88. Bunder Road. Karachi

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کیلئے اکسیر ہے

اقبض بالکل نہیں کرتی

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

کاشف نامہ

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوا فروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

... پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

روزنامہ

مدینہ بجنور

انشاء اللہ یکم جنوری ۱۹۳۳ء سے جاری ہو جائیگا

...

المشتہر: منیجر روزنامہ مدینہ بجنور (یو پی)

دنیا میں سب سے بہتر ماء اللحم صرف ہمدرد دواخانہ دہلی کا

عرق ماء اللحم (رجسٹرڈ) بہ نسخہ خاص دو آتشہ

ہے جس کے عجیب و غریب خواص کا تجربہ اس کے قدر دان بیسیوں سال سے برابر کر رہے ہیں لیکن دو سال مسلسل سائنٹفک نقطۂ نظر سے غور اور تجربات کے بعد اب اس ماء اللحم کو اس قابل بنا دیا گیا ہے کہ ہم اسکو بلا مبالغہ دنیا کی بہترین مقوی دوا کہہ سکتے ہیں۔ یہ ماء اللحم دل و دماغ کو تقویت بخشتا ہے۔ قوت باہ کیلئے نہایت بھروسہ کی چیز ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ غذا ہضم کرنے کیلئے بھی عجیب و غریب چیز ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھارنا جاتی گئی ہوئی قوتیں واپس لانا اس ہی کا کام ہے۔ جن صاحبان نے ہمارے سریع الاثر اور نفیس ماء اللحم کا اب تک تجربہ نہیں کیا ہے وہ ضرور ایک مرتبہ ہمارا ماء اللحم استعمال کریں۔ ان کو تجربہ سے خود معلوم ہو جائیگا کہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کا ماء اللحم کیا درجہ رکھتا ہے۔ ہر وہ چیز قابل ستائش ہے جو آپ کے تجربہ میں صحیح ثابت ہو۔

مفصل خواص و ہدایات و ترکیب استعمال کا رسالہ **مفت** دواخانہ ہمدرد دہلی سے حاصل کیجئے۔

یاد رکھئے۔ اصلی ماء اللحم آپ کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو موجودہ سائنٹفک اصول کے ماتحت بنانے اور بہترین رکھنے کے انتظامات جو ہمدرد دواخانہ دہلی میں ہے وہ اور کہیں نہیں ہیں۔

قیمت فی بوتل پانچ روپے علاوہ محصول۔ قیمت نمونہ کی شیشی ۱۲ علاوہ محصول

تار کا پتہ ہمدرد دہلی **منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** (ٹیلیفون نمبر ۵۷۸)

آسمانی خبریں

...

محبوب عاشق کے قدموں میں

...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

سرکاری درسگاہوں کی تعلیم اور اسکے طلباء

ہندوستانی تاریخ کی ازسرنو تدوین کا مسئلہ

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کی زیر نگرانی جو علمی ، ادبی ، تاریخی اور اسلامی ہندستانی دار المصنفین اعظم گڈھ میں انجام دی جارہی ہیں اور جس قسم کا بلند پایہ لٹریچر اس علمی مرکز سے شائع کیا جارہا ہے اس کی نظیر سارے ہندوستان میں نہیں ملتی۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر علامہ سید سلیمان صاحب ...

قطع نظر اس بات کے کہ ڈاکٹر صاحب نے لفظ "جہاد" کی کیسی غلط اور لغو تعبیر کی ہے۔ اس امر کو پیش نظر رکھا جائے کہ جو غیر مسلم بچے اس فقرہ کو پڑھتے ہونگے وہ بچپن سے ہی اپنے پڑوسی مسلمانوں کے متعلق کیا خیالات رکھتے ہونگے۔ کیا لفظ جہاد ...

بلکہ تعلق رکھ کر اور عقل و نقل کی تمام پابندیوں سے بے نیاز ہو کر یہ اعلان کردیا کہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس مسلمانوں کی نمائندہ کانفرنس نہیں ہے اور جو لوگ اس میں شریک ہوئے ہیں ان پر ملت اسلامیہ کو اعتماد نہیں ہے ! اگر لکھنؤ کی آل پارٹیز مسلم کانفرنس اسلامیان ہند کی نمائندہ نہیں اور اسکے شرکا پر مسلمانوں کو اعتماد نہیں ہے تو پھر اصول موضوعہ کے طور پر تسلیم کرلینا چاہیئے کہ ہندوستان میں آج تک مسلمانوں کی کوئی نمائندہ کانفرنس منعقد نہیں ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے۔ اور اس قسم کی نمائندگی جو سرولی اور قریدوں کے وسائس آفرین دماغ میں موجود ہے اس کا ظہور رسوا کے روز محشر کے اس دنیا میں کبھی نہیں ہوسکتا۔

اللعجب ! وہ کانفرنس جس میں ہندوستان کی ۲۵ جمعیتیں شامل ہوں اور نمائندہ اور ترجمان ملت کی تعداد ... ہو اور جس نام نہاد جلسہ میں مخفی اشارہ پر آٹھ دس غدار جمع ہوجائیں اس کو نمائندگی کا پروانہ حاصل ہوجائے ، جس کانفرنس کے شرکا وطن عزیز پر بار بار قربان ہوچکے ہوں ... استبداد کی آہنی دیواروں سے ٹکرائے ہوں ... وہ تو قابل نظر انداز ... اور غیر نمائندہ قرار پائیں اور جنہوں نے ساری عمر منافقت ، کفر نوازی ، اسلام فروشی اور وطن سے غداری میں گذاری ہو وہ ہندستان کے رہنما کہلائیں ...

اس نازک موقعہ پر ملت کے نمائندوں کو کشادہ نظری ، وسیع القلبی اور عالی حوصلگی عطا فرمائے اور اس مقصد کو پورا کردے جس کے لئے ہندوستان کی عزت و پائندگی کا آفتاب طلوع کرسکے۔

معاہدہ میں پارسیوں اور چھوٹی اقلیتوں کو نظر انداز کیا گیا

پنجاب کی نشستوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں رکھا گیا

پارسی نمائندوں کا صدر اتحاد کانفرنس کے نام مکتوب

الہ آباد ، ۱۵ دسمبر۔ میسرز بی۔ ایف بھروچہ اتحاد کانفرنس کے پارسی نمائندوں نے اتحاد کانفرنس کے منظور شدہ معاہدہ کے اصل مضمون کے متعلق غور کرنے کے لئے حسب ذیل چٹھی صدر اتحاد کانفرنس کے نام تحریر کی ہے۔

ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پارسیوں ، بودھ مذہب والوں ، یہودیوں اور اینگلو انڈینوں کو (۱) پنجاب کونسل (۲) پبلک سروس کمیٹی اور کمیشن (۳) اور مرکزی کابینہ سے عملاً طور پر خارج کردیا گیا ہے ...

... اور عقلی اصولوں کے متعلق جس پر کہ معاہدہ مبنی ہے غلط فہمی دور ہوجائیگی اس اصول کو تسلیم کرلینے سے نہایت قلیل اقلیتوں کے لئے بھی یہ ممکن ہوسکے گا کہ وہ ملک کے نظم و نسق میں حصہ لے سکیں۔

اینگلو پرشین تنازعہ لیگ اقوام کی کونسل میں

برطانوی اعتراضات کا حکومت ایران کی جانب سے جواب

مراعات دباؤ سے حاصل کیگئی تھیں

لندن ۱۵ دسمبر۔ حکومت برطانیہ نے اینگلو پرشین تنازعہ کا معاملہ لیگ کونسل کے سپرد کردیا ہے جو ہیگ کورٹ کے ذریعہ اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔

طہران ۱۵ دسمبر۔ برطانوی یادداشت کے جواب میں حکومت ایران نے لکھا ہے کہ حکومت ایران یہ خیال نہیں کرتی کہ ہیگ کورٹ کو اینگلو پرشین آئل کمپنی کے تنازعہ پر غور کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ یا موجودہ تنازعہ پر اختیاری دفعہ ...

حکومت ایران کو اس سلسلہ میں کئی بار دھمکیاں بھی دی ہیں اور سخت لب و لہجہ کے ساتھ اس کے خلاف "کارروائی" کرنے کا الٹی میٹم بھی دیا ہے مگر حکومت ایران ان تمام دھمکیوں اور الٹی میٹم سے مرعوب نہیں ہوئی ہے اور اس نے برطانوی یادداشت کے جواب میں صاف صاف کہدیا ہے کہ

"مراعات دباؤ سے حاصل کی گئی تھیں اور ... کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا تھا۔ حکومت ایران کو حق پہونچتا ہے کہ اپنے خلاف حکومت برطانیہ کی مداخلت کی طرف مجلس اقوام کی توجہ مبذول کرائے لیکن حکومت برطانیہ کا طرز عمل ... کے بالکل خلاف ہے ... نہیں رکھتا نیز کمپنی کے نقصانات کی ذمہ داری ایران پر عائد نہیں ہوتی۔"

اس تنازعہ کو برطانیہ نے مجلس اقوام کی کونسل کے سپرد کردیا ہے جو اپنا فیصلہ ہیگ کورٹ کے ذریعہ صادر کرے گی۔ اس کے متعلق حکومت ایران نے لکھا ہے کہ "حکومت ایران یہ خیال نہیں کرتی کہ ہیگ کورٹ کو اینگلو پرشین آئل کے تنازعہ پر غور کرنے کا اختیار حاصل ہے۔"

غرض حالات بہت پیچیدہ ہوگئے ہیں اگر اس تنازعہ کا خاطر خواہ خاتمہ نہ ہوا تو ...

برطانیہ اور ایران میں بدمزگی

اتحاد کانفرنس

مردوں کی کانفرنس

بزدلوں کی سراسیمگی

جمہوریہ چینستان کے دو سابق صدر گرفتار

ایک ہی جھٹ کیا ہزاروں نعروں کی برآمد

اتحاد کانفرنس میں آسام کا مسئلہ طے ہوگیا

قومی حکومت کی تشکیل اور ہندؤں کے فارمولے

الہ آباد کانفرنس میں بیم و یاس کے دوگونہ مناظر

اس عرصہ میں مختلف اراکین نے مختلف مسائل پر بے ضابطہ طور پر گفتگو کی۔ سہ پہر کو پھر جلسہ ہوا لیکن مباحثہ برابر جاری رہا اور صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اندیشہ ہے کہ کمیٹی اپنا کام کل تک پورا نہ کرسکے گی۔ بعض ہندو بھی نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر تین چار دن میں مسائل پر فیصلہ نہ ہوا تو وہ واپس چلے جائیں گے خود پنڈت مالوی نے بعض مندوبین سے کہا ہے کہ اگر کل تین بجے تک کام ختم نہ ہوا تو ...

پنجاب فارمولا میں ترمیم

الہ آباد ۱۳ دسمبر۔ مسٹر دیجار گھوا چاریہ اور پنڈت گووند مالوی وقت مقررہ پر مولانا کے پاس آئے اور حاضرین کو آگاہ کیا کہ چونکہ کمیٹی نے ابھی اپنا کام ختم نہیں کیا ہے اس لئے اتحاد کانفرنس کا عام اجلاس کل سہ پہر کو ہوگا ...

آسام کا مسئلہ طے ہوگیا

سندھی ہندوؤں کے تحفظات

قومی حکومت کی تجویز میں ترمیم

ہندوؤں کا فارمولا

سکھوں کی مخالفت

بنگال کے مسلمانوں کا مطالبہ

گورنمنٹ کمیٹی کی رپورٹ پر غور

لکھنؤ میں زعماء اسلام اور قائدین ملت کا شاندار اجتماع

مفاد وطن و قوم کیلئے اسلامیان ہند کے نمائندوں کی مساعی

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس

سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

لکھنؤ ۱۲ دسمبر۔ سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ اور اگر توقعات کے مطابق ... سہ پہر تک ختم کردیا تو کانفرنس کا کھلا اجلاس سہ پہر کو ... منعقد ہوگا اس کے بعد اکثر نمائندے الہ آباد روانہ ہوجائیں گے۔ ترمیمات اگرچہ بہت معمولی ہیں لیکن ان کی تعداد کثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیٹی کا بہت سا ... اس پر صرف ہورہا ہے۔

بعض صبح کی گاڑی سے روانہ ہوگئے

ملا شیر کوٹی کے خلاف قرارداد مذمت

جمعیۃ علمائے ہند کانپور کے ممبران ورکنگ کمیٹی کی خواہش اور صدر جمعیۃ ... دوسرے ممبران کو اطلاع دینے کے بعد ۱۱ دسمبر کو ورکنگ کمیٹی کا جلسہ زیر صدارت مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب فرنگی محلی منعقد ہوا۔ حسب ذیل ممبران شریک ہوئے ...

نمائندوں کے تاثرات

پر اتفاق ہوگیا اور طے پایا کہ جو ضروری ترمیمات جمعیۃ علمائے کانپور کے ممبران چاہتے ہیں ان پر جمعیۃ علمائے ہند دہلی غور و فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی جس کا اجلاس بمقام الہ آباد ۲۸ دسمبر ۳۲ء کو منعقد ہوگا۔

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے نمائندے

۲۵ اسلامی انجمنوں کی شرکت

آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقدہ لکھنؤ میں مندرجہ ذیل انجمنوں کے نمائندوں نے شرکت کی :-

انجمن	تعداد	
(۱) آل انڈیا مسلم کانفرنس	۱۱	مندوب
(۲) آل انڈیا مسلم لیگ	۷	"
(۳) آل انڈیا خلافت کمیٹی	۴	"
(۴) آل انڈیا مسلم نیشنلسٹ پارٹی	۱۳	"
(۵) آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس	۲۴	"
(۶) آل انڈیا شیعہ کانفرنس	۱۹	"
(۷) آل انڈیا سنٹرل احرار پارٹی	۸	"
(۸) جمعیۃ علماء کانپور	۱۲	"
(۹) جمعیۃ علماء ہند دہلی	۱۲	"
(۱۰) آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ	۱۱	"
(۱۱) مرکزی مجلس تنظیم	۳	"
(۱۲) جمعیۃ علماء آسام	۱	"
(۱۳) جمعیۃ علماء یوپی	۳	"
(۱۴) جمعیۃ المسلمین	۵	"
(۱۵) بنگال نیشنلسٹ پارٹی	۳	"
(۱۶) بنگال مسلم لیگ	۳	"
(۱۷) بنگال احرار پارٹی	۳	"
(۱۸) سندھ خلافت کانفرنس	۱	"
(۱۹) یوپی خلافت کمیٹی	۲	"
(۲۰) یوپی نیشنلسٹ پارٹی	۲	"
(۲۱) جمعیۃ علمائے پنجاب	۳	"
(۲۲) مسلم ایسوسی ایشن	۳	"
(۲۳) پنجاب نیشنلسٹ پارٹی	۱	"
(۲۴) افغان جرگہ	۴	"
(۲۵) بلوچ کانفرنس	۱	"

لکھنؤ میں زعمائے اسلام اور قائدین ملت کا شاندار اجتماع

مفاد وطن وقوم کیلئے اسلامیان ہند کے نمائندوں کی مساعی

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس

سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی

لکھنؤ ۱۱ دسمبر سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ اور اگر توقعات کے مطابق اس نے ... کام سہ پہر تک ختم کر دیا تو کانفرنس کا کھلا اجلاس سہ پہر کے بعد رسمی طور پر قرارداد پیش کرنے کے لئے منعقد ہوگا اس کے بعد اکثر نمائندے الہ آباد روانہ ہو جائیں گے۔ ترمیمات اگرچہ بہت معمولی ہیں لیکن ان کی تعداد کثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمیٹی کا بہت سا وقت اس پر صرف ہو رہا ہے۔

ملا شیر کوٹی کے خلاف قرارداد مذمت

جمعیۃ علمائے ہند کا نپور کے ممبران ورکنگ کمیٹی کی خواہش اور صدر جمعیۃ اور دوسرے ممبران کو اطلاع دینے کے بعد ۱۰ دسمبر کو ورکنگ کمیٹی کا جلسہ زیر صدارت مولانا قطب الدین عبد الوالی صاحب فرنگی محلی منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ممبران شریک ہوئے ...

اتحاد کانفرنس میں آسام کا مسئلہ طے ہوگیا

قومی حکومت کی تشکیل اور ہندوؤں کے فارمولے

الہ آباد کانفرنس میں بیم ویاس کے دوگونہ مناظر

پنجاب فارمولا میں ترمیم

الہ آباد ۱۳ دسمبر۔ مسٹر وجیا رگھوا چاریہ اور پنڈت گووند مالویہ وقت مقررہ پر پنڈال میں آئے اور حاضرین کو آگاہ کیا کہ چونکہ کمیٹی نے اپنا کام ابھی تک ختم نہیں کیا ہے اسلئے اتحاد کانفرنس کا عام اجلاس کل نو بجے اور آل پارٹیز کانفرنس کا اجلاس کل نو بجے ہوگا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نمائندوں نے بعض ایسی تجاویز پیش کی ہیں جن پر کافی بحث کی ضرورت ہے اور اس کے بعد کمیٹی اپنی رپورٹ پر دوبارہ غور کرکے کانفرنس کے سامنے پیش کرے گی۔

مسلم لیگ کے نمائندوں نے پنجاب فارمولا کی دفعہ ۵ کی تنسیخ چاہی ہے۔ اس دفعہ کی رو سے ایک کمیٹی کا تقرر ضروری تھا جو ایسے معاملہ پر غور کرے جس کو مجلس مقننہ میں اکثریت کے تین چوتھائی اراکین نے منظور کر لیا ہو۔ سکھ اس مطالبہ کی مخالفت کر رہے تھے اور اسی لئے اور مسائل پر بحث نہ ہو سکی۔

ایک کمیٹی جو ۲۷ اراکین پر مشتمل ہے، مقرر کی گئی ہے۔ یہ کمیٹی بعض اہم مسائل پر جن میں مولانا محمد علی صاحب کا فارمولا بھی شامل ہے، غور کرے گی اور کل تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

آج کمیٹی میں جن مسائل پر غور کیا گیا ان میں ایک تجویز قومی حکومت کی بابت تھی مسلم نمائندوں نے اس میں ترمیم پیش کی ہے اور اس ترمیم کی وجہ سے بیانات میں طوالت ہو گئی ہے اور اسی سبب سے آج کا عام اجلاس ملتوی ہو گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے مسلمانوں کی ترمیم منظور کر لی ہے اور اب قومی حکومت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہونگے:-

"کانفرنس سختی سے یہ رائے رکھتی ہے کہ صرف وہ حکومت جس کو مرکز میں کامل ذمہ داری حاصل ہو اور قومی حکومت کے تمام اختیارات اصل ہندوستان کے مطالبات کو ..."

اس عرصہ میں مختلف اراکین نے مختلف مسائل پر بے ضابطہ طور پر گفتگو کی۔ سہ پہر کو پھر جلسہ ہوا لیکن مباحثہ برابر جاری رہا اور صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اندیشہ ہے کہ کمیٹی اپنا کام کل تک پورا نہ کر سکے گی۔ بعض مندوبین نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر تین چار دن میں مسائل پر فیصلہ نہ ہوا تو وہ واپس چلے جائیں گے۔ خود پنڈت مالویہ نے بعض مندوبین سے کہا ہے کہ اگر کل تین بجے تک کام ختم نہ ہوا تو میں یہاں نہ رہوں گا۔

بعض ان اراکین نے جو کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے کانفرنس کو ہمدردی کے تار دئے ہیں۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے جنہوں نے گزشتہ ماہ میں تصفیہ کی تدابیر میں بڑا حصہ لیا تھا معذرت کے تار میں لکھا ہے کہ تجاویز میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے ورنہ اس سے سخت نقصان ہوگا۔

آسام کا مسئلہ طے ہوگیا

آسام کے متعلق فارمولا منظور ہو گیا ہے۔ اس فارمولا پر جو پہلے مرتب کیا گیا تھا دوبارہ غور کیا گیا اور نشستوں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے۔

کل تعداد ۱۰۸ سے بڑھا کر ۱۱۶ کر دی گئی اور ملتوں کے درمیان اس طرح تقسیم کی گئی:-

ہندو ۴۶ (جس میں ۲ خواتین شامل ہیں)

مسلمان ۳۴ (جس میں ایک خاتون شامل ہے)

تجارتی ادارے ۹

آسامی قبائل کے لئے ۴

ہندوستانی عیسائی ۲

آسام کے مسلمانوں نے اس فارمولا کو منظور کر لیا ہے۔

آسام کے مندوبین پنڈت مالویہ، ڈاکٹر سید محمود، مولانا ابو الکلام آزاد ...

قومی حکومت کی تجویز میں ترمیم

ہندوؤں کا فارمولا

سکھوں کی مخالفت

بنگال کے مسلمانوں کا مطالبہ

کمیٹی کی رپورٹ پر غور

آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے نمائندے

۲۵ اسلامی انجمنوں کی شرکت

آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقدہ لکھنؤ میں مندرجہ ذیل انجمنوں کے نمائندوں نے شرکت کی:-

(۱) آل انڈیا مسلم کانفرنس	۱۱	مندوب
(۲) آل انڈیا مسلم لیگ	۷	"
(۳) آل انڈیا خلافت کمیٹی	۸	"
(۴) آل انڈیا مسلم نیشنلسٹ پارٹی	۱۳	"
(۵) آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس	۲۲	"
(۶) آل انڈیا شیعہ کانفرنس	۱۹	"
(۷) آل انڈیا سنٹرل احرار پارٹی	۸	"
(۸) جمعیۃ علماء کانپور	۱۲	"
(۹) جمعیۃ علماء ہند دہلی	۱۲	"
(۱۰) آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ	۱۱	"
(۱۱) مرکزی مجلس تنظیم	۳	"
(۱۲) جمعیۃ علماء آسام	۱	"
(۱۳) جمعیۃ علماء یوپی	۳	"
(۱۴) جمعیۃ المسلمین	۵	"
(۱۵) بنگال نیشنلسٹ پارٹی	۳	"
(۱۶) بنگال مسلم لیگ	۳	"
(۱۷) بنگال احرار پارٹی	۳	"
(۱۸) سندھ خلافت کانفرنس	۱	"
(۱۹) یوپی خلافت کمیٹی	۲	"
(۲۰) یوپی نیشنلسٹ پارٹی	۲	"
(۲۱) جمعیۃ علمائے پنجاب	۳	"
(۲۲) مسلم اسکالرس	۳	"
(۲۳) پنجاب نیشنلسٹ پارٹی	۱	"
(۲۴) افغان جرگہ	۴	"
(۲۵) بلوچ کانفرنس	۱	"

... علی خاں کے تاثرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم سہ شنبہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

سرکاری درسگاہوں کی تعلیم اور اسکے طلباء

ہندوستانی تاریخ کی از سر نو تدوین کا مسئلہ

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی کی زیر نگرانی جو علمی، ادبی، تاریخی اور اسلامی خدمات دار المصنفین اعظم گڈھ میں انجام دی جا رہی ہیں اور جس قسم کا بلند پایہ لٹریچر اس علمی مرکز سے شائع کیا جا رہا ہے اس کی نظیر سارے ہندوستان میں نہیں ملتی ...

قطع نظر اس بات کے کہ ڈاکٹر صاحب نے لفظ "جہاد" کی کیسی غلط اور لغو تعبیر کی ہے۔ اس امر کو پیش نظر رکھا جائے کہ جو غیر مسلم بچے اس فقرہ کو پڑھتے ہونگے وہ بچپن سے ہی اپنے پڑوسی مسلمانوں کے متعلق کیا خیالات رکھتے ہونگے ...

ان کی اس شرمناک غلط بیانی کو کن الفاظ سے تعبیر کیا جائے؟ جہاد کی یہ تحقیق انیق "سوائے مغربی مصنفوں کے اور کہیں نہ ملیگی جس کو ڈاکٹر صاحب نے تاریخ کا ایک جزو سمجھ کر اپنی کتاب میں داخل کر لیا ہے۔

برطانیہ اور ایران میں بدمزگی

حکومت ایران نے اینگلو پرشین آئل کمپنی کی مراعات منسوخ کر دی ہیں اور لکھا ہے کہ یہ مراعات قومی اور جمہوری حکومت کے قیام سے پہلے حاصل کی گئی تھیں اور برطانیہ نے دباؤ ڈال کر ان مراعات سے استفادہ کیا تھا۔ حکومت ایران کے اس اقدام سے برطانوی حلقوں میں سخت ابتری اور کھلبلی ڈال دی ہے اور ایران کے اس فعل کو خلف عہد سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ حکومت برطانیہ نے حکومت ایران کو اس سلسلہ میں کئی بار دھمکیاں بھی دی ہیں اور سخت لب ولہجہ کے ساتھ اس کے خلاف "کارروائی" کرنے کا الٹی میٹم بھی دیا ہے مگر حکومت ایران ان تمام دھمکیوں اور الٹی میٹم سے مرعوب نہیں ہوا ہے اور اس نے برطانوی یادداشت کے جواب میں صاف صاف کہدیا ہے کہ

"مراعات دباؤ سے حاصل کی گئی تھیں اور رائلٹی کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا تھا۔ حکومت ایران کو حق پہونچتا ہے کہ اپنے خلاف حکومت برطانیہ کی دھمکیوں کی طرف جمعیۃ اقوام کی توجہ مبذول کرائے کیونکہ حکومت برطانیہ کا طرز عمل روح تعاہد کے جذبہ اور صلح کی خواہش سے مطابقت نہیں رکھتا۔ نیز کمپنی کے نقصانات کی ذمہ داری ایران پر عائد نہیں ہوتی۔"

اس تنازعہ کو برطانیہ نے مجلس اقوام کی کونسل کے سپرد کر دیا ہے جو اپنا فیصلہ ہیگ کورٹ کے ذریعہ صادر کرے گی۔ اس کے متعلق حکومت ایران نے لکھا ہے کہ ...

معاہدہ میں پارسیوں اور چھوٹی اقلیتوں کو داخل کیا جائے

پنجاب کی نشستوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں رکھا گیا

پارسی نمائندوں کا صدر اتحاد کانفرنس کے نام مکتوب

الہ آباد ۱۵ دسمبر۔ مسٹر بیرزبی۔ ایف بھروچہ اتحاد کانفرنس کے پارسی نمائندہ نے اتحاد کانفرنس کے منظور شدہ معاہدہ کے اصل مضمون کے متعلق غور کرنے کے لئے حسب ذیل چٹھی صدر اتحاد کانفرنس کے نام تحریر کی ہے۔

ہم یہ دیکھتے ہیں کہ پارسیوں، بدھ مذہب والوں، یہودیوں اور اسرائیلیوں کو (۱) پنجاب کونسل (۲) پبلک سروس کمیشن اور (۳) مرکزی کابینہ سے عملی طور پر خارج کر دیا گیا ہے۔ ہم نے پارسی رائے عامہ کو مشترکہ انتخاب دیا تخصیص ...

... ہو سکے۔ اس طرح عام انتخابات کے بنیادی اصولوں اور سب کے لئے عام کھلا دروازے کے اصولوں کے متعلق جس پر کہ معاہدہ مبنی ہے غلط فہمی دور ہو جائیگی اس اصول کو تسلیم کر لینے سے نہایت قلیل اقلیتوں کے لئے بھی یہ ممکن ہو سکے گا کہ وہ ملک کے نظم ونسق میں حصہ لے سکیں۔

اینگلو پرشین تنازعہ لیگ اقوام کی کونسل میں

برطانوی اعتراضات کا حکومت ایران کی جانب سے جواب

مراعات دباؤ سے حاصل کیگئی تھیں

لندن ۱۵ دسمبر۔ حکومت برطانیہ نے اینگلو پرشین تنازعہ کا معاملہ لیگ کونسل کے سپرد کر دیا ہے جو ہیگ کورٹ کے ذریعہ اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔

طہران ۱۵ دسمبر۔ برطانوی یادداشت کے جواب میں حکومت ایران نے لکھا ...

نیز حکومت ایران کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مراعات دباؤ سے حاصل کی گئی تھیں اور رائلٹی کا صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا۔ حکومت ایران کو کمپنی کے حسابات کی پڑتال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے اور کوئی رائلٹی ادا نہیں کی گئی۔ اس کے علاوہ جواب میں دنیا کے دوسرے مقامات میں بے اندازہ مصارف اور ایران میں تیل میں بے حد زیادتی کا تذکرہ کیا گیا ہے ... اور اس طرح کامیابی کے حصول کے لئے حالات کو امید افزا نہیں بنایا جا رہا۔

جمہوریہ ارجنٹائن کے دو سابق صدر گرفتار

ایک بم پھٹ گیا ہزاروں بموں کی برآمد

بیونس آئرس ۱۱ دسمبر۔ جمہوریہ ارجنٹائن میں سابق صدر کے ایک مددگار کے مکان پر بم پھینکے کے باعث مارشل لا جاری ہو جائے گا۔ ایک مکان سے ہزاروں بم برآمد ہوئے ہیں اور جنگی اسلحہ کا کافی ذخیرہ ... ثابت ہوتا ہے کہ حکومت کے خلاف ایک عمیق اور گہری سازش کام کر رہی ہے۔

اتحاد کانفرنس

جب تک اتحاد کانفرنس الہ آباد کی کارروائی ختم نہ ہو جائے ... اس وقت تک کانفرنس کی موجودہ حالت پر تبصرہ کرنا قبل از وقت اور رجماً بالغیب ہوگا۔ اس وقت تک کانفرنس کے متعلق جس قدر کارروائیاں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں وہ اس قدر متضاد اور سربریدہ ہیں کہ جو کچھ حالت ہے بھی اس اتحادی مجلس کی آئینہ دار نہیں ہو سکتیں اور نہ ان سے کوئی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ ...

ہم کو گزشتہ اتحاد کانفرنس کی طرح یہ کانفرنس بھی طویل الذیل ہوگی اور اس کے اختتام میں غالباً ایک ہفتہ اور لگ جائے گا۔

بنگال کے ہندو نمائندوں نے صاف کہدیا کہ ہم کو مسلمانوں کے مطالبات کے ...

مردوں کی کانفرنسیں

اخبارات میں بڑے زور شور سے اعلان ہوا ہے کہ کلکتہ میں ۲۸ دسمبر کو مسلم کانفرنس اور جمعیۃ علماء کانپور کے اجلاس منعقد ہونگے جن میں بقول "اعیان مسلمانان ہند" کے سیاسی مطالبات وتحفظ حقوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے ملک کی موجودہ سیاسی حالت وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ، لکھنؤ اور الہ آباد کی کانفرنسوں کے مسلم مطالبات میں مسلمانوں کے لئے مہلک ترین ترمیمات اور آئندہ دستور اساسی، تیسری گول میز کانفرنس میں مدون ... کرکے مسلمانان ہند کی صحیح رہنمائی کی جائے گی ...

بزدلوں کی سراسیمگی

پولیس کی پارٹی پر بم پھینک دیا گیا
ایک انسپکٹر ہلاک اور دو سپاہی مجروح
جرائم پیشہ گروہ کی خطرناک بم بازی

لاہور، دسمبر۔ حیدرآباد سندھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک خطرناک جرائم پیشہ آدمی نے پولیس کی پارٹی پر بم پھینک دیا جس کی وجہ سے مسٹر صادق علی انسپکٹر پولیس ہلاک اور دو کانسٹبل مجروح ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں لاہور کی خفیہ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ خطرناک جرائم پیشہ کا ایک گروہ حیدرآباد میں جرائم کا ارتکاب کر رہا ہے۔ چنانچہ خفیہ پولیس نے ایک جماعت مسٹر صادق علی کی سرکردگی میں حیدرآباد روانہ کی۔ اس جماعت نے یہاں پہونچ کر مذکورہ گروہ کے ایک فرد سنت سنگھ کو گرفتار کرنا چاہا لیکن سنت سنگھ نے فوراً ایک بم پھینک دیا جس کی وجہ سے مسٹر صادق علی فوراً ہلاک ہوگئے اور دو سپاہی شدید زخمی ہوئے۔

دار الحکومت

کیا حکومت جمعیۃ علمائے ہند کو خلاف قانون قرار دیگی؟
کارکنان دفتر کے اخراج پر اصرار
سر دفتر کو وارڈ میں بند رکھنے کے باوجود اخراج کا نوٹس

دہلی ۱۵ دسمبر کل شام کے ساڑھے بجے شیخ عبدالواحد سب انسپکٹر پولیس کوتوالی دفتر جمعیۃ علماء ہند میں پہونچے اور سید محمد شفیع صاحب سر دفتر جمعیۃ علمائے ہند کو چیف کمشنر دہلی کی جانب سے حسب ذیل نوٹس دیا۔ آپ کو ۵ جون کو وارڈ سے باہر جانے کا نوٹس دیا گیا تھا اور ۹ جون کو اس کی توسیع کی اطلاع بھجوائی گئی تھی۔

نوٹس

چیف کمشنر کی جانب سے جو ۲ جون کو آپ کو نوٹس ایمرجنسی پاور کے ماتحت وارڈ سے باہر جانے کا دیا گیا تھا اور ۹ جون کو اس کی مکرر توسیع کی گئی تھی اس کو منسوخ کیا گیا اور آرڈیننس جدید کی دفعہ ۴ الف کے ماتحت آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس آرڈر کی وصولیابی کے بعد تین روز کے اندر صوبہ دہلی کو چھوڑ دیں۔ یہ آرڈر تا اطلاع ثانی نافذ رہے گا۔ اس کی خلاف ورزی کی صورت میں دو سال قید سخت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مسٹر سہروردی کی صداقت کا امتحان
غازی محمد عثمان آزاد کا کھلا چیلنج

مسٹر عبداللہ سہروردی ایم۔ اے۔ ایل نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں آپ نے نہایت ہوشیاری سے اپنے انجام پر نظر کرتے ہوئے لکھنؤ کانفرنس کی نمائندگی سے انکار کیا ہے اور دہلی میں جو نام نہاد کانفرنس ہوئی تھی اس کو نمائندہ حیثیت دی ہے اس پر جناب غازی محمد عثمان صاحب آزاد نے اخبارات کو ذیل کا بیان بغرض اشاعت ارسال کیا ہے:-

مسٹر سہروردی نے اپنے بیان میں جس دروغ بیانی سے کام لیا ہے وہ نہایت شرمناک ہے۔ میں ان کو کھلا چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ صداقت پر ہیں تو مسلمانوں کے ایک عام جلسہ میں اپنے ہمراہ کسی بیان کی تصدیق کرا دیں اگر ان میں اس مقابلہ کی تاب نہیں ہے تو وہ آئندہ اس قسم کی شرارتوں سے باز آئیں اور اپنی ذاتی رائے کو رائے عامہ سے تعبیر نہ کریں۔ چونکہ مسلمانان عامہ نے اتحاد کی مبارک تجویز کا خیر مقدم کیا ہے اور اس کو استقلال وطن کے لئے نیک فال سمجھا ہے اس لئے غداران ازلی کے ہاں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسٹر سہروردی آل مسلم پارٹیز کی نمائندگی سے انکار کر رہے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں قومی شعور بیدار ہونے کے بعد اس قسم کی چالیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

لکھنؤ کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد
صدر جمعیۃ شبان المسلمین کا تار!

غازی محمد عثمان صاحب آزاد صدر جمعیت شبان المسلمین دہلی نے حسب ذیل تار امام الہند مولانا ابوالکلام صاحب آزاد، سر وزیر الفقار علی خان صاحب لکھنؤ کانفرنس، چودھری خلیق الزمان اور راجہ صاحب سلیم پور کے نام بھیجا ہے:-

میں بحیثیت صدر جمعیت شبان المسلمین دہلی آپ کی اس عظیم الشان کامیابی پر جو آپ نے لکھنؤ میں حاصل کی ہے تہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلم رائے عامہ نے آپ کے اس فیصلہ کو بنظر استحسان دیکھا ہے آپ کا فیصلہ صحیح معنوں میں مسلمانوں کے خیالات کا ترجمان ہے امید ہے کہ آپ فوراً تمام ہندوستان میں عملی جدوجہد شروع کر دیں گے تاکہ دنیا کو یقین کا بھی اندازہ لگائے کہ ان کی تعداد کتنی ہے اور مسلمان اس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

اتحاد کانفرنس کے نمائندوں کے نام برقیہ

محمد عثمان صاحب آزاد صدر انجمن شبان المسلمین نے الہ آباد کانفرنس کے نمائندوں کے نام حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے۔ گزشتہ فیصلوں پر ایسی ترمیمات پیش نہ کیجئے جو کانفرنس کے بلند پایہ مقاصد کو خفیف سا بھی نقصان پہونچائیں۔

مولانا فضل الرحمن کو قید سخت کی سزا

مسٹر پول کی عدالت میں مولانا فضل الرحمن صاحب کارکن جمعیۃ علماء ہند کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند مقدمہ پیش ہوا۔ عدالت نے مولانا سے دریافت کیا کہ تم نے حکومت کے خلاف کیوں تقریر کی؟

مولانا نے جواب دیا کہ میں نے جو کچھ کہا ٹھیک کہا کیونکہ اسلام کی تعلیم کے مطابق کوئی مسلمان کسی دیگر قوم کے ماتحت ہو کر نہیں رہ سکتا اس پر عدالت نے آپ کو دو سال قید سخت کی سزا کا حکم سنا دیا۔

اسی طرح جمعیۃ علماء ہند کے ایک رضاکار سیف الدین پشاوری کو شراب کی دوکان پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ شیخ فیاض الدین۔ عبدالمجید اور حافظ محمد اسمٰعیل کو اس جلوس کی رہنمائی کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا جو ۱۰ دسمبر کو جامع مسجد سے جمعیۃ علماء ہند کی زیر قیادت نکالا گیا تھا۔ عدالت نے ہر سہ کارکنوں کو تین تین ماہ قید کی سزا دیدی۔

عازمین بیت اللہ الحرام کو مشورہ

ہندوستان سے جو حجاج زیارت بیت اللہ الحرام کے لئے حجاز مقدس تشریف لے جانا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ جدہ میں محمد عمر ساعاتی کو اپنا رہبر اور معلم بنائیں۔ موصوف سالہا سال سے حجاج کی خدمات کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں اور خود ہندوستانی ہونے کے باعث ہندوستانی مسلمانوں کے جذبات و ضروریات کا بہتر خیال رکھتے ہیں جو حجاج موصوف کو اپنا معلم بنائیں گے وہ انشاء اللہ آرام و آسائش اور سنت نبویہ کے مطابق حج ادا کر سکیں گے۔

(نامہ نگار)

ایک سیٹھانی کے مقدمہ قتل کا فیصلہ
پانچ کو پھانسی کی سزا۔ ایک بری

دہلی ۱۶ دسمبر کل مسٹر ربی بیکٹ ڈسٹرکٹ و سشن جج کی عدالت سے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا جو مقدمہ قتل کشمیری دروازہ کے نام سے مشہور ہے اور جس میں سیٹھ رام لعل پریذیڈنٹ ہندوستانی مرکنٹائل ایسوسی ایشن کی بیوی کو ان کا گھر کی آری سے نہایت بے دردانہ طریقہ پر قتل کرنے اور نقد عنایاس ہزار روپیہ کے طلائی زیورات چرانے کے الزام میں چھ ملزمان ماخوذ تھے۔ عدالت نے قتل۔ غلام محمد۔ عبدالغنی۔ امیر اور نظیر پانچ ملزموں کو پھانسی کا حکم دیا۔ ایک ملزم باسدیو کو بری کر دیا گیا۔ یہ شخص سیٹھ کا ملازم تھا۔

علم و عمل کا آفتاب غروب ہوا

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ حضرت مولانا سید احمد صاحب نقشبندی مجددی دہلوی نے ۹ شعبان المعظم کو اس دار فانی سے کوچ کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا علم و عمل کے لحاظ سے اب سے پانسو برس پہلے کے متقی علمائے کرام کا نمونہ تھے اور عبادت و ریاضت سے جو وقت بچتا تھا وہ خدمت خلق میں صرف فرماتے تھے۔ دعا ہے کہ خدائے عز و جل حضرت کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور حضرت کے جانشین حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مجاہد خلافت اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عزیز حسن بقائی

شادی کے موقعہ پر ۲ عورتیں ہلاک

دہلی سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر بائر گاؤں میں ایک مکان گر جانے سے ۱۱ عورتیں زخمی اور دو ہلاک ہوئیں۔ مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ عین اس وقت جب کہ لالہ چندولال کے مکان میں جو انگن کی رسم ادا کی جا رہی تھی دوکان کی ایک محراب ٹوٹ کر نیچے گر پڑی جس میں تقریباً ۱۳ خواتین دب گئیں گیارہ عورتوں کو ملبہ سے زندہ نکالا گیا لیکن ۵۵ سالہ کی ایک بڑھیا اور ایک نوعمر لڑکی مر گئیں باقی زخمی عورتوں کو فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی جو تفصیلات کی تحقیقات کر رہی ہے۔

جمعیۃ علماء سہارنپور کے ڈکٹیٹر اول کی رہائی

سہارنپور ۱۲ دسمبر پرسوں ۱۱ بجے جناب غازی محمد اسمٰعیل صاحب ڈکٹیٹر اول جمعیۃ علماء ہند ضلع سہارنپور اپنی مدت سزا پوری کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ جیل سہارنپور سے رہا ہوگئے۔ چونکہ آپ کی رہائی کی اطلاع بروقت کے وقت پر مل سکی اس لئے اپنی تمنا اور آرزو کے مطابق اہل سہارنپور اپنی محبت کا مظاہرہ نہ کرسکے تاہم جمعیۃ کے کارکنوں اور ہندوستانی نوجوانوں کے ایک اچھے خاصے مجمع نے جیل کے دروازہ پر آپ کو خوش آمدید کہا اور پھولوں کے ہار گلے میں ڈالے۔

اتحاد کانفرنس اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہوگی
پنجاب کی نشستوں پر سکھوں اور مسلمانوں میں تبادلہ خیال
مجموعی نشستوں کو ۲۰۰ کے بجائے ۲۰۲ کر دیا جائے

الہ آباد، ۱۱ دسمبر آج صبح پنڈت مدن موہن مالویہ بنارس یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی شرکت کیلئے روانہ ہوگئے ہیں اور غالباً کل رات کو واپس آجائیں گے۔ مہاراجہ الور بھی پنڈت جی کے ساتھ بنارس روانہ ہوگئے ہیں اور شاید آپ الہ آباد واپس نہیں آئیں گے۔ کانفرنس کے متعدد نمائندگان بھی اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ہیں۔

اتحاد کمیٹی کا اجلاس ۲۰ دسمبر کو اور اتحاد کانفرنس کا اجلاس ۲۱ دسمبر کو دوبارہ منعقد ہوگا۔ آسام کے نمائندگان بھی واپس چلے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک پنجاب کا فارمولا تصفیہ کے راستہ میں سنگ گراں بنا ہوا ہے اور ہنوز اس کا کوئی انقطاعی فیصلہ نہیں ہو سکا ہے۔ پیر کے روز سب کمیٹی کا اجلاس پھر شروع ہوگا جس میں موجودہ نمائندگان شریک ہو کر نزاعی امور پر غور و بحث کریں گے۔ اگرچہ اس وقت تک اتحاد کانفرنس کی جملہ کارروائیاں بہم ایک ایسی حالت میں ہیں مگر نمائندگان کو یقین ہے کہ فرقہ وارانہ امور کا تصفیہ ضرور ہو جائے گا کیونکہ شرکاء میں سے کوئی جماعت کانفرنس کی ناکامی کی ذمہ داری کو اپنے سر لینا نہیں چاہتی۔

نشستوں کے سلسلہ میں مسلمانوں کی تجویز ہے کہ مجموعی نشستیں ۲۰۰ کے بجائے ۲۰۲ کر دی جائیں جن میں سے دو مزید نشستیں مسلمانوں اور عیسائیوں کو دیدی جائیں۔ سکھوں نے اس تجویز کی اس لئے مخالفت کی ہے کہ اس سے ان کا فیصدی تناسب کم ہو جائے گا۔ سکھوں کی تجویز ہے کہ نشستوں کی تعداد ۲۰۱ کر دی جائے جن میں سے ایک نشست عیسائیوں کو دیدی جائے مگر مسلمانوں نے اس کو منظور نہیں کیا۔

آج صبح سردار گوپال سنگھ نے دوران ملاقات میں فرمایا کہ اگرچہ ہمارے راستہ میں بڑی مشکلات حائل ہیں تاہم تمام نمائندے الہ آباد سے اس وقت جائیں گے جب قومی زاویہ نگاہ سے تمام امور پر اتحاد ہو جائے گا۔

جمعیۃ علماء کانپور کا اجلاس کلکتہ
یہ اجلاس بغیر مشاورت منعقد کیا جا رہا ہے
مولانا قطب الدین عبدالوالی نائب صدر کا اہم اعلان

ہندوستان میں جس قسم کی سیاسی تبدیلیاں ہو رہی ہیں ان کو دیکھتے ہوئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں ایک نقطہ پر جمع ہو جائیں اور پورے حزم و احتیاط سے قدم اٹھائیں۔

جمعیۃ علمائے ہند کانپور کی طرف سے جو کانفرنس کلکتہ میں منعقد کی جا رہی ہے ہم صرف اس قدر ہی عرض کرنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ یہ اجلاس نہ تو تمام ممبران کے اتفاق فیصلہ و مشورہ کی بنا پر ہو رہا ہے اور اس موقعہ پر مفید ہے بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر مولوی نظیر الدین صاحب نے اپنے اصرار اور ذاتی رائے سے اسے منعقد کیا تو یقیناً مسلمانوں میں اور خصوصیت سے طبقہ علماء میں مزید اختلافات کا خطرناک دروازہ کھل جائے گا۔ جب تک کانپور کی جماعت کے تمام ممبران و عہدہ داران متفق ہو جائیں یہ اجلاس ہرگز نہ ہونا چاہئے جمعیۃ علماء کانپور کے وجود کو اگر ملک میں پائدار بنانا ہے تو سب سے زیادہ اس کی ضرورت ہے کہ ذمہ دار افراد و ممبران متفق ہو کر کسی مقصد کو لے کر اٹھیں اور جس طرح حضرت امام شاہ عبدالماجد صاحب قادری عبدالوالی علیہ الرحمۃ نے پورے خلوص، ویگانگت کے ساتھ کام کیا تمام وقت قوم کی خدمت کے لئے ذاتی خواہشات سے پاک ہو کر گذار دیا ان کی تقلید کی جائے۔ شخصی اختیارات کو ہرگز ہرگز کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ یہ اجلاس مسلمانوں کی صحیح خدمت کو ادا کر سکتا ہے۔ بلکہ اس کے بعد اور زیادہ شروع ہو جاوے گا۔

(مولانا) قطب الدین عبدالوالی نائب صدر جمعیۃ علماء کانپور (مولوی) عنایت اللہ فرنگی محلی جنرل سکرٹری (مولوی) عبدالحامد قادری سکرٹری (مولوی) کرم علی نائب صدر (نواب) محمد اسمٰعیل خاں نائب صدر۔ حاجی سید محمد حسین رکن مجلس عاملہ۔ سید ذاکر علی رکن مجلس عاملہ

دو سپاہی اور تین سنتھال ہلاک
تیروں اور تلواروں کا استعمال

مالدہ ۱۵ دسمبر ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کئی صد سنتھالوں کا ایک گروہ جیتو چھٹکا اور سومو متوطن بلنتاری واقع دیناجپور کی سرکردگی میں تھا۔ علاقہ مسجد میں جا کر منظم ہو گیا اور انہوں نے اپنے راج کا ڈنکا بجایا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، پولیس سپرنٹنڈنٹ ۲۵ مسلح کانسٹبل نیز متعدد سرکردہ غیر سرکاری افراد گزشتہ سہ پہر مسجد کو روانہ ہو گئے۔ ان میں سے ہر ایک ان کو وہاں سے نکالنے میں ناکامیاب ہوا۔ علاوہ ازیں انہوں نے تیر سے ایک کانسٹبل کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور پولیس سپرنٹنڈنٹ پر بھی تلوار اور تیروں سے حملہ کیا جس پر پولیس نے ان پر گولی چلادی تین سنتھال ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔ ۱۶ سنتھال گرفتار کر لئے گئے۔ حکام نے بمشکل تمام صورت حالات پر قابو پایا۔ ایک کانسٹبل آج صبح جان بحق ہو گیا ہے۔

صوبہ بمبئی میں تیرہ فلمیں ضبط کر لی گئیں
گاندھی جی کے متعلق کوئی بات نہ دکھائی جائے

بمبئی ۱۵ دسمبر۔ سرکاری گزٹ میں اعلان شائع کیا گیا ہے جس کے ماتحت گاندھی جی کی تیرہ فلم ضبط کر لی گئی ہیں۔ یہ فلم ہندوستانی اور انگریزی کمپنیوں نے گاندھی جی کی ہندوستان سے روانگی، آمد اور قیام انگلینڈ میں سرگرمیوں کے سلسلہ میں تیار کی ہیں۔ اعلان میں مذکور ہے کہ گورنر بہ اجلاس کونسل نے مندرجہ ذیل فلم کو قانون فلم سازی کی دفعہ ۷ کے ماتحت صوبہ بمبئی میں ممنوع قرار دیدیا ہے۔

(۱) گاندھی جی انگلینڈ میں۔ (۲) گاندھی جی کی ملک معظم سے ملاقات (۳) کراچی میں انڈین نیشنل کانگریس کا ۴۵ واں اجلاس۔ (۴) انگلینڈ میں گاندھی جی کی سرگرمیاں (۵) رہائی کے بعد گاندھی جی۔ (۶) صلح کے بعد گاندھی جی۔ (۷) قومی جھنڈا نصب کرنا اور اس کی سلامی (۸) گاندھی جی کی لندن کو روانگی (۹) گاندھی جی لندن میں (۱۰) گاندھی جی لنکا شائر میں (۱۱) گاندھی جی اور مسٹر چارلی چپلن کی ملاقات (۱۲) گاندھی جی کا لنکا شائر میں دورہ (۱۳) لندن میں گاندھی جی کی آمد۔

مجلس اقوام سے جاپان کی علیحدگی

جنیوا ۱۶ دسمبر جاپانی حلقوں میں اس بات کا چرچا ہے کہ اگر سنچو کمیٹی کے ...

معاہدہ الہ آباد کو منظور کر لو
برطانیہ کو ڈاکٹر انصاری کا مشورہ

لندن ۱۶ دسمبر۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے معاصر "نیو اسٹیٹسمین" میں ایک خط شائع کرایا ہے جس کے ذریعہ اہل برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ الہ آباد کے فرقہ وارانہ سمجھوتہ کو نظر انداز نہ کریں کیونکہ ہندوستان کے مستقبل آئین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جس پوزیشن کی ضرورت ہے اس کو تقویت پہنچانے میں یہ ایک زبردست تعمیری کامیابی ہے۔ آپ نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ جب سمجھوتہ انقطاعی طور پر منظور کر لیا جائے گا اس کے بعد اغلب ہے کہ ایک بارسوخ وفد انگلستان آئے اور سرکاری فرقہ وارانہ حل کے بجائے معاہدہ الہ آباد کو منظور کر لینے کا مطالبہ کرے۔

حکومت اور گاندھی جی میں گفت و شنید
گاندھی جی سول نافرمانی ترک کرنے کا وعدہ نہیں کرتے
حکومت آپ کو رہا نہیں کریگی

نئی دہلی ۱۶ دسمبر۔ اس بات کا خوف ہے کہ جدید دستور اساسی کو لوگ قبول نہیں کریں گے، اور اس کا اجرا دوبارہ ایجی ٹیشن پیدا کر دیگا۔ حکومت ہند کے کارکنوں نے جیل پہونچ کر گاندھی جی کی رائے معلوم کی اور دریافت کیا کہ کیا وہ سول نافرمانی کو ترک کر دیں گے؟ یا کم از کم وہ اس بات کا وعدہ کریں کہ وہ اپنی بقیہ زندگی ہریجنوں کی اصلاح میں صرف کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے اس کا بہت معقول اور صاف جواب دیا اور کہا کہ میں اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہریجنوں کی اصلاح پر صرف کرنا چاہتا ہوں مگر میں سول نافرمانی کو ترک کرنے کا وعدہ نہیں کرتا۔ گاندھی جی نے مزید کہا کہ اگر حکومت آئینی ترقی کے میدان میں گامزن ہوتے ہوئے کانگریس کے مطالبات کو بھی منظور کرلے تو سول نافرمانی کا سبب زائل ہو جائے گا اور تحریک خود بخود ختم ہو جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے جواب پر وائسرائے کی مجلس عاملہ اور حکومت ہند میں کافی بحث ہوئی جس کے بعد طے پایا کہ گاندھی جی کی رہائی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

مجسٹریٹ کی عدالت میں بلیٹن کی تقسیم
متعدد کانگریسی رضا کار گرفتار

مدراس ۱۶ دسمبر کل سہ پہر کے وقت تیسرے پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں چند کانگریسی رضا کاروں نے داخل ہو کر سنسنی پیدا کر دی۔ ایک شخص نے ترنگا جھنڈا لہرایا اور دوسرے عدالت کے آدمیوں میں کانگریس بلیٹن تقسیم کئے۔ پولیس نے فوراً اشتہارات چھین کر انہیں گرفتار کر لیا۔ پولیس نے ان کو عدالت کے سامنے پیش کر کے ۱۷ دسمبر تک کے لئے ضمانت طلب کر لی۔

گاندھی جی اور پنڈتوں میں مباحثہ
شاستری کانفرنس طلب کرنے کی تجویز

پونہ ۱۶ دسمبر سکریٹری آل انڈیا ورنا شرم سوراجیہ سنگھ بمبئی نے گاندھی جی کو ایک خط لکھا تھا جس میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ پر غور کرنے کے لئے ایک شاستری کانفرنس طلب کی جائے تاکہ فیصلہ ہو جائے کہ مندروں میں اچھوتوں کا داخلہ شاستروں کی رو سے جائز ہے یا نہیں۔

گاندھی جی نے اس کا حسب ذیل جواب دیا:-

براہ مہربانی فوراً جاری رہے خط و کتابت اور مباحثہ کا انتظام کیجئے میں اس مباحثہ کا انعقاد دہلی اور سود بابہ توجہ سے معاملہ کر قبول کروں گا۔

مصر میں برطانوی سفارت کو بم سے اڑانے کی سعی

قاہرہ۔ قاہرہ میں برطانوی ریذیڈنسی پر ایک بم پھینکا گیا لیکن کوئی شخص زخمی نہیں ہوا ...

اتحاد کانفرنس میں تحفظات کے مسئلہ پر غور و بحث
مہاراجہ الور اور دیگر رہنماؤں کی اتحاد آموز تقریریں
"حکومت کو یقین دلا دینا چاہیئے کہ اب ہم متحد ہوگئے ہیں"

الہ آباد ۱۰ دسمبر آج بعد دوپہر میو ہال میں اتحاد کانفرنس کا پہلا اجلاس زیر صدارت راگھو اچاریہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں دیگر معززین اور عمائدین کے علاوہ مہاراجہ الور بھی شریک ہوئے۔

مہاراجہ الور کی تقریر

سب سے پہلے مہاراجہ الور نے ایک اتحاد آموز تقریر کی اور فرمایا کہ ہم سب مادر وطن کی اولاد ہیں۔ میں اتحاد کے لفظ سے متاثر ہو کر یہاں آیا ہوں۔ حکیم اجمل خاں مرحوم کی دعوت پر میں ۲۰ گھنٹے کے اندر شملہ پہونچ گیا تھا اور اب مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت مدن موہن مالویہ کی دعوت پر ۴۸ گھنٹے میں یہاں پہونچ گیا ہوں۔ یہ دعوت قابل رو تھی۔ میں قیام اتحاد کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کو تیار ہوں تاکہ ہمارا وطن اپنے حقیقی نصب العین کی جانب بڑھ کر اپنا پیدائشی حق حاصل کر سکے۔ میں اپنا فرض ادا کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں جس کے لئے ہم نے جنم لیا ہے۔ پریاگ کے معنی قربانی کے ہیں اور اتحاد دو اصول یعنی پریاگ اور قربانی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ مہاراجہ نے مزید فرمایا کہ اگر ہم میں خلوص ہے تو ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔ تحفظات اقلیتوں کے لئے بھی ضروری ہے اور اکثریتوں کے لئے بھی مگر بہتر تحفظات باہمی اخوت اور دوستی ہے۔ اگرچہ کام مشکل ہے لیکن ہم کو کوشش کر کے فرقہ وارانہ تصفیہ کے لئے راہ صاف کرنی چاہیئے اور حکومت کو یقین دلا دینا چاہیئے کہ اب ہم متحد ہوگئے ہیں۔

رہنماؤں کی تقریریں

مہاراجہ الور کی تقریر کے بعد شیخ عبدالمجید صاحب سندھی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کی فلاح و بہبود کے لئے مسلمانوں کو اسی طرح تشویش لاحق ہے جس طرح دیگر اقوام کو ہے ہم میں سے ہر شخص یہ عزم صمیم کر کے آیا ہے کہ ہم اتحاد قائم کئے بغیر واپس نہ جائیں گے ہم سمجھوتہ کے لئے تہیہ کر کے آئے ہیں اور اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں گے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے مداخلت کرتے ہوئے فرمایا کہ اتحاد کا تہیہ کر کے ہم نہیں آئے ہیں بلکہ ہم اس کو حاصل اور قائم ہی کر کے ... شیخ عبدالمجید

صاحب نے فرمایا کہ میں مولانا آزاد کی اس ترمیم کو بخوشی منظور کرتا ہوں۔ ڈاکٹر مونجے نے کہا کہ آج الہ آباد میں گنگا اور جمنا دونوں مل گئی ہیں اور ایک نئی لہر پیدا ہو گئی ہے۔ گیانی شیر سنگھ نے گاندھی جی اور دیگر لیڈروں کی عدم موجودگی پر افسوس کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اتحاد ہی حالات کو کامیاب بنایا کرتے ہیں۔

والیان ریاست کے پیغامات

تقریروں کے بعد صدر جلسہ نے اعلان فرمایا کہ اتحاد کانفرنس کا کھلا اجلاس ۱۲ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ مختلف والیان ریاست کی طرف سے ہمدردی کے جو پیغامات آئے تھے وہ پڑھ کر سنائے گئے۔ مندرجہ ذیل والیان ریاست نے خصوصیت سے اتحاد کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی ہے:-

مہاراجہ بڑودہ۔ مہاراجہ بیکانیر۔ نواب صاحب بھوپال۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ مہاراجہ دھولپور۔ نواب صاحب رام پور۔ مہاراجہ دربھنگہ

اتحاد کانفرنس آج صبح منعقد ہوئی اور خوشگوار فضا میں تبادلہ خیال ہوا۔ تحفظات کی دفعہ ۲ پر جس کے باعث گزشتہ رات کو سکھوں نے واک آؤٹ کیا تھا۔ دوبارہ بحث ہوئی اور سکھوں نے اس میں پورا حصہ لیا۔ طول طویل گفتگو کے بعد دفعہ ۳ میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کر کے ترمیم منظور کی گئی یعنی "ہندوستانی جوں" اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ اگر وزارت اور اقلیتوں کے تین ہندوستانی ممبروں میں کوئی اختلاف ہو جائے تو اس کو ایک ٹریبونل کے حوالہ کر دیا جائے جو ہائی کورٹ کے تین ججوں پر مشتمل ہوگا اور جس میں سے ایک جج زمینداروں کا ہو۔ دفعہ کے دیگر حصوں پر ابھی گفتگو نہیں کی گئی ہے۔ آج دوپہر کے بعد کلکتہ کا وفد جو گزشتہ رات مقرر کیا گیا تھا کلکتہ روانہ ہو جائے گا۔ یہ وفد غور کر کلکتہ سے الہ آباد ۲۰ دسمبر کو واپس آجائے گا۔ اور اپنی رپورٹ پیش کردے گا۔ آج صبح کے اجلاس میں ہندوستانی عیسائیوں کی نمائندگی کا سوال پیش آیا کہ ان کو پنجاب کونسل میں کتنی نمائندگی دی جائے گی۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس سوال کو خاطر خواہ طریقہ پر حل کر دیا جائے۔

نیز امید ہے کہ ۱۵ دسمبر کو منعقد ہوگا امید ہے کہ فیڈرل فنانس کمیٹی کی رپورٹ کانفرنس کے اجلاس میں کل پیش ہو سکے گی۔

وائسرائے کو روپے کی قیمت تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہو
گول میز کانفرنس کی کامیابی پر سکرٹری آف اسٹیٹ کا بیان
وزیر ہند اور سر تیج بہادر سپرو کی گفت و شنید کے نتائج

لندن ۱۶ دسمبر۔ لندن کی آخری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر ہند اور سر تیج بہادر سپرو کی گفت و شنید کے بعد دونوں جماعتوں میں فوج کے مسئلہ پر اتفاق ہوگیا ہے۔ سکرٹری آف اسٹیٹ نے ایک بیان کے دوران میں فرمایا کہ ہندوستان کے ناامید لوگ گول میز کانفرنس کی ناکامی کے متعلق بدشگونی کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ برطانوی تدابیر پسندوں اور سیاسی ہندوستان میں ایک جنگ برپا ہوگی۔

"اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ برطانیہ اور ہندوستانی نمائندوں میں تحفظات کے مسئلہ پر صرف ایک اختلاف رہ گیا ہے باقی امور طے ہوگئے ہیں۔ برطانیہ کا ارادہ ہے کہ وائسرائے کو روپے کی قیمت میں تبدیلی کا اختیار حاصل ہو مگر ہندوستانی نمائندے اس کو تسلیم نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ وائسرائے کو ویٹو کے اختیارات کافی ہیں۔

ریاست الور اور مہاجرین الور میں معاہدہ
مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لئے گئے؟
تین مسجدوں کی واپسی کا اعلان

الور دربار کے نمائندوں اور مہاجرین الور کے نمائندوں کے درمیان گذشتہ ہفتہ دہلی میں جو معاہدہ ہوا ہے اس میں مہاجرین کے قریباً تمام مذہبی اور تعلیمی مطالبات تسلیم کر لئے گئے ہیں۔

معاہدہ کرنے والوں میں الور دربار کی طرف سے چودھری گردہاری لال وزیر اعظم اور راجہ غضنفر علی خاں وزیر مال تھے اور مہاجرین کی طرف سے خان بہادر حاجی رحیم بخش۔ سید غلام بھیک نیرنگ۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد۔ نواب ابراہیم علی خاں اور چودھری محمد یسین تھے جنہیں آل انڈیا الور کانفرنس نے ریاست کے نمائندوں کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے منتخب کیا۔

الور کی رعایا کی اقتصادی شکایات باقی رہ گئیں ہیں معلوم ہوا ہے کہ مسلم نمائندوں نے اس امر پر زور دیا کہ ان مشکلات کی تحقیقات آزاد اور غیر جانبدار اشخاص کی معرفت کرائی جائے۔ ریاست کے نمائندوں کی طرف سے یہ وعدہ کیا گیا کہ فی الحال راجہ غضنفر علی خاں جو ان شکایات کی تحقیقات دسمبر کے آخر تک ختم کر دیں گے اور اسی وقت فوراً ان کی تحقیقات کا نتیجہ اور ریاست کی تجاویز شائع کر دی جائیں گی۔ نیز یہ کہ مالیانہ کی معافی اور کے متعلق مہاراجہ صاحب ۲ دسمبر کو اعلان کریں گے۔ لہٰذا اقتصادی سوال کو ملتوی رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مہاجرین کو مشورہ دیا جائے کہ وہ مندرجہ ذیل شرائط پر جو ریاست کے نمائندوں کی طرف سے منظور کر لی گئی ہیں اپنے وطن کو واپس چلے جائیں۔

شرائط معاہدہ

(۱) ریاست کے تمام اسکولوں میں جن میں پرائمری مڈل اور ہائی اسکول شامل ہیں اردو بطور اختیاری مضمون کے پڑھایا جائے گا۔ اور لڑکیوں کے اسکولوں میں ہندی لازمی مضمون ہوگا۔ السنۂ خرقیہ کے سلسلہ میں جو مڈل اسکولوں اور کالج میں پڑھائی جاتی ہیں۔ فارسی کے لئے بھی ویسا ہی انتظام کیا جائے گا جیسا کہ اور زبانوں کے لئے ہے۔

(۲) غیر منظور شدہ اور غیر امدادی مدرسے کھولنے کے لئے کھولنے سے پہلے اور کھولنے کے بعد سرکاری اجازت کی ضرورت نہ ہوگی۔ ایسے اسکولوں کو اجازت ہوگی کہ اگر وہ چاہیں تو ریاست سے باہر کے ملازم رکھ لیں یا باہر سے مالی امداد حاصل کریں۔ لیکن ایسے اسکولوں کو وقتاً فوقتاً محکمہ تعلیم کے مقررکردہ فارموں پر اعداد و شمار وغیرہ بھیجنے پڑیں گے۔ ریاست کے اہلکاروں کو ان اسکولوں کے معائنہ کا اختیار ہوگا۔ لیکن افسران معائنہ مقامی لوگوں کے مذہبی جذبات کا احترام کریں گے۔ ان کے متعلق جو قواعد اس وقت رائج ہیں مذکورہ بالا شرائط کے لحاظ سے ان میں ترمیم کر دی جائے گی۔

(۳) ریاست کے اسکولوں میں تعلیم اور معائنہ کے شاف میں مسلمانوں کے جائز تناسب کا لحاظ رکھا جائے گا۔ دیہاتی علاقوں میں اسکولوں کی تعداد بہت بہت ہے آئندہ زیادہ کی جائے گی ایک مسلمان انسپکٹر مدارس جس قدر جلد ممکن ہوگا مقرر کیا جائے گا۔

(۴) ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب ان تمام ملزمان کے حق میں انصاف برتیں گے جو ۹ مئی ۱۹۳۲ء کے فسادات کے سلسلہ میں سزا پا چکے ہیں ان میں وہ ملزمان بھی شامل ہیں جنہیں ایک شخص مسمی رام دیال کے قتل کے سلسلہ میں سزا ہوئی ہے۔

ان فسادات کے سلسلہ میں جن ملزمان کے خلاف مقدمات دائر ہیں یا جن کے خلاف وارنٹ جاری ہیں وہ سب مقدمات واپس لے لئے جائیں گے۔

(۵) جو مسلمان ۲۰ جولائی ۱۹۳۲ء کے بعد ریاست سے ہجرت کر کے چلے آئے تھے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائیگی لیکن مہاجرین میں پانچ اشخاص ایسے ہیں جو اگر واپس پہنچنے کے دس دن کے اندر معافی مانگ لینے پر اس عام معافی کے حقدار ہوں گے ان پانچ کے نام حسب ذیل ہیں:-

حافظ محمد ایوب خاں۔ محمد رمضان۔ حافظ مقبول احمد۔ سید علی و نذیر احمد۔

(۶) ان تین اشخاص کے متعلق جن میں ایک شخص مسمی رام دیال ہندو تھا اور اشخاص مسمیان بشیر اور محمد خان مسلمان تھے جو فسادات کے دوران میں مارے گئے تھے ان کے متعلقین کے لئے امدادی وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست پر غور کیا جائے گی۔ الور دربار ایک ذمہ دار سرکاری ذریعہ اس واقعہ کی تحقیقات کرائے گا نیز اس امر کی تحقیقات کی جائے گی کہ ایک شخص مسمی نواز خاں ساکن نقوس کس طرح شہید ہوا۔

(۷) الور کی شاہی مسجد کسی دنیاوی غرض کے لئے استعمال نہیں کی جائیگی اور اس کی بے حرمتی کی جائے گی۔ لیکن وہ محکمہ آثار قدیمہ کی تولیت میں رہے گی ...

(۸) ایک مسجد واقعہ بھمور کے متعلق پرانے کاغذات کا ملاحظہ کیا جائیگا اور اس کے مطابق مسلمانوں کے دعوے کا فیصلہ کیا جائیگا مسجد خوشحال بانس اور تکیہ بدھو شاہ کی مرمت کی اجازت درخواست کے وصول ہونے پر دے دی جائے گی۔

محمد بہلول خاں صاحب کی رہائی کا مطالبہ

لکھنؤ ۱۲ دسمبر۔ شیر راجپوتانہ محمد بہلول خاں صاحب والی کی خطرناک علالت کے اعلان نے مسلمانوں کے قلوب میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ لہٰذا ہم حکومت جیپور کو مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ وہ غازی موصوف کی علالت کا خیال کرتے ہوئے آپ کو فوراً رہا کرے۔ اور انتہائی رواداری سے کام لے یا کم از کم آپ کے ساتھ اسے کلاس کا سلوک کر کے مسلمانوں کی تسکین کے سامان بہم پہونچائے۔

جناب نواب اسمٰعیل خاں صاحب مولانا محمد عرفان صاحب سکرٹری سنٹرل خلافت کمیٹی۔ غازی محی الدین صاحب اجمیری۔ اللہ بخش یوسفی صاحب سکرٹری مرکزی خلافت کمیٹی۔ گل شیر خاں صاحب رکن مجلس خلافت کمیٹی دربار وحید الدین احمد صاحب بی۔ اے ورکنگ سکرٹری آل انڈیا یوتھ لیگ ایسوسی ایشن۔ فیروز الدین احمد صاحب آل انڈیا یوتھ لیگ۔ شیخ مشتاق علی صاحب۔ مولانا حکیم عبدالحبیب صاحب سید بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایڈوکیٹ۔ وحید الدین احراری۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب رکن جمعیۃ علماء ہند دہلی۔ مولانا بشیر احمد صاحب رکن جمعیۃ علماء ہند دہلی۔ سید غلام حسن صاحب۔ مولانا فخر الدین صاحب ایم ایل۔ اے۔ مولانا شاہ مسعود احمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے مولانا کرم علی صاحب۔ مولانا عبدالحامد صاحب۔

دار العلوم دیوبند کے طلباء کو
سیاسیات میں حصہ لینے کی ممانعت

نئی دہلی، ... دسمبر۔ ... دار العلوم دیوبند (ضلع سہارنپور) اسلامی دنیا کی ایک بہت مشہور درسگاہ ہے اس کے بعض طلباء نے جمعیۃ علماء ہند دہلی کے جھنڈے کے نیچے کانگریس کے ساتھ تعاون کیا۔ کالج کے ٹرسٹیوں نے اس سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ بورڈ آف ٹرسٹیز نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ اس کالج کا کوئی طالب علم سیاسیات میں حصہ نہ لے ورنہ اسے کالج سے خارج کر دیا جائیگا۔

چھ ممالک نے بارہ کروڑ ڈالر قرضہ ادا کر دیا

واشنگٹن ۱۷ دسمبر۔ برطانیہ، اٹلی، زیکوسلواکیہ، فنلینڈ، لتھوانیا اور لٹویا چھ ممالک نے کل ... اپنی قسط دسمبر ادا کر دی۔ اس طرح ان چھ ممالک سے امریکہ کو بارہ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر موصول ہوئے۔ فرانس، بلجیم، پولینڈ، ایسٹونیا اور ہنگری نے جن کو مجموعاً دو کروڑ پچاس لاکھ ڈالر ادا کرنے ہیں۔ اقساط دسمبر ادا نہیں کیں۔

ہندوستان کو مالی آزادی نہیں دی جا سکتی

لندن ۱۸ دسمبر۔ مسٹر مانٹیگو نارمن ایڈ بنک آف انگلینڈ کے گورنر اور مالی تحفظات کی کمیٹی کے ہندوستانی ارکان کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں نمائندوں کو ڈاکٹر کرٹن نے مطلع کیا کہ ہم اپنی رائے پر قائم ہیں کہ جب تک ہندوستان مقروض ہے اس وقت تک مالی آزادی نہیں دی جا سکتی۔

میرٹھ میں کانگریس کا زبردست پروپیگنڈہ

میرٹھ ۱۰ دسمبر گذشتہ چند روز سے شہر میں "کانگریس" کی جانب سے پوسٹر لگائے جا رہے ہیں اور عوام میں نامعلوم طریقہ پر بدیشی پارچہ کے مقاطعہ کی تلقین کرنے والے پوسٹر تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ تجارتی حلقوں میں اس سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے اور پولیس سرگرم تفتیش کر رہی ہے۔

مجلس اقوام میں برطانوی اور ایرانی تنازعہ

جنیوا ۱۷ دسمبر کل اینگلو پرشین آئل کمپنی کا تنازعہ مجلس اقوام میں پیش کر دیا گیا جس کے ساتھ برطانوی نمائندوں نے ۴۰ صفحات پر مشتمل ایک بیان بھی پیش کیا ہے۔ ایرانی نمائندے سکرٹری جنرل سے اس معاملہ میں مہلت طلب کر رہے ہیں تاکہ حکومت ایران اپنا مقدمہ کو مکمل طور پر دلائل کے ساتھ پیش کر سکے لیکن برطانیہ لیگ کے اسی اجلاس میں اس معاملہ کو پیش کرنے پر اصرار کر رہی ہے۔

گول میز کانفرنس کی کارروائی
انکم ٹیکس سے صوبجات کو حصہ دیا جائے گا
مرکزی ذمہ داری کے بغیر صوبجاتی آزادی فضول ہے

لندن ۱۵ دسمبر۔ اسٹیٹسمین کو معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔

گول میز کانفرنس میں یہ مسئلہ ایک بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہا تھا پرسی کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ انکم ٹیکس کی آمدنی صوبجات کو دی جائے صرف کارپوریشن ٹیکس جس کی آمدنی تقریباً تین کروڑ کے قریب ہے مرکز کے لئے محفوظ رکھا جائے۔ چونکہ اس سے مرکز کو خسارہ ہوتا تھا اس لئے کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ صوبجات مرکز کو مقررہ حصہ دیں جب وفاقی مالیات کی کمیٹی نے اس سفارش کو نظر انداز کر دیا اور اس تجویز کی حمایت کی کہ فی الحال انکم ٹیکس کی پوری آمدنی مرکز کو دی جائے اور اگر کسی صوبہ کو خسارہ رہے تو اس آمدنی میں سے کچھ حصہ دیکر اسے پورا کیا جائے۔ اس تجویز کی بعض ریاستی نمائندوں نے تائید کی لیکن جملہ صوبجاتی نمائندوں نے اس کی پرزور مخالفت کی۔ ہندوستانی مندوبین نے اس گتھی کو حل کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی کہ انکم ٹیکس کی آمدنی میں سے ۵ کروڑ کی رقم تو مرکز کو دی جائے اور باقی رقم صوبجات پر تقسیم کر دی جائے۔ سر برینشو نے اس تجویز کی۔ اس مضمون پر برطانی ہندکے مندوبین میں اختلافات رائے پیدا ہوگیا۔ انڈیا آفس میں اس پر بحث ہوتی رہی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت اور ریاستوں نے برطانی ہند کے مندوبین کی تجویز کو ایک بڑی حد تک تسلیم کر لیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو، مسٹر جیاکر اور ڈاکٹر امبیڈکر وغیرہ نے ایک مکتوب حکومت کو تحریر کیا تھا اس پر نہایت ہمدردی کے ساتھ غور کیا جا رہا ہے اس مکتوب میں بیجیز صاف کہہ دی گئی ہے کہ وہ ایسی حالت میں نہیں رہنا چاہتے جس میں صوبجاتی آزادی تو نافذ پذیر ہو اور جبکہ ریاستوں کی عدم شرکت کے باعث مرکزی ذمہ داری مفقود ہو۔

سپریم کورٹ کے مسئلہ پر بحث

لندن ۱۶ دسمبر۔ کل گول میز کانفرنس میں انجنیوانڈین ایڈوکیٹنگ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو کر منظور ہو گئی۔ اس کے بعد کانفرنس میں سپریم کورٹ کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔ ایک ہندوستانی مقرر نے کہا کہ دو علیحدہ عدالتوں کے بجائے ایک عدالت ہونی چاہئے جو فیڈرل اور سپریم دونوں پر مشتمل ہو۔ دیگر ہندوستانی مندوبین نے بھی اسی خیال کی تائید کی اور کہا کہ صوبوں اور مرکز کو دو عدالتوں کا بوجھ برداشت کرنے کے لئے نہیں کہنا چاہیئے۔ بعض مقرروں نے کہا کہ سپریم کورٹ کا قیام فوراً عمل میں آنا چاہیئے اور بعض نے کہا کہ اس کے قیام کے لئے دستور اساسی میں اختیارات دیدئے جائیں۔

مندوبین کے درمیان پریوی کونسل میں اپیل کے حق کے متعلق اختلاف رائے تھا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ اگر مقدمہ درجہ مستورات کا حصول ہے تو سپریم کورٹ کا قیام نہایت ضروری ہے۔ ہندوستانی ریاستوں کی طرف سے ایک مقرر نے تسلیم کیا کہ فیڈرل کورٹ قائم کرنا ضروری ہے۔ لیکن کہا کہ یہ ایک ایسی ضرورت نہیں ہے جس کو فوراً پورا کیا جائے ...

انگلستان میں سر اقبال اور آغا خاں کی تقریریں
ہندوستان میں اسلام زبردست جمہوری طاقت ہے

لندن ۱۶ دسمبر کل دار العلوم میں نیشنل لیگ کے زیر اہتمام ایک نمائندہ جلسہ منعقد ہوا جس میں گول میز کی مسلم مندوبین کے علاوہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اراکین نے شرکت کی۔

سر اقبال نے مسلم مطالبات کی تحلیل کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مسلمانوں کو انگلستان کے ساتھ تعاون کرنے کا موقعہ دیا جائے تو وہ مستقبل میں مشرق اور مغرب کو مصائب سے نجات دلا سکتے ہیں۔

سر آغا خاں نے پورے وثوق کے ساتھ یقین دلایا کہ مسلمان برطانیہ اور ہندوستان کی نیک امنیات میں حائل نہیں ہونا چاہتے۔ ہندوستان میں اسلام سب سے بڑی اور ایک جمہوری طاقت ہے سر اکبر حیدری نے بھی ایک مختصر تقریر فرمائی۔

گول میز کانفرنس فضول اور واہیات
مسٹر چرچل کی گوہر افشانی

لندن ۱۶ دسمبر ایک سیاسی دعوت کے موقعہ پر مسٹر چرچل نے کہا کہ حکومت نے بغیر قوت بہائے ہندوستان میں امن و امان قائم رکھا۔ لیکن آپ نے اس امر پر شک و شبہ کا اظہار کیا کہ ہندوستان کے سر پر بزور دستی مغربی آئین تھوپ دینا امن و امان میں خلل کا باعث نہ ہوگا؟ آپ نے کہا کہ ہم پہلے ہی کہ گول میز کانفرنس اپنے منزل مقصود کی جانب تیزی سے جا رہی ہے لیکن میرے خیال میں یہ سب فضول اور واہیات ہے۔

برنارڈ شا ہندوستان میں

لندن ۱۶ دسمبر انگلستان کا سب سے بڑا ادیب اور اہل قلم مسٹر برنارڈ شا اپنی بیوی کے ساتھ دنیا کی سیاحت کے لئے انگلستان سے روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ فلسطین ہندوستان، سیام، چین، جاپان اور امریکہ تشریف لے جائیں گے۔

مسلمان ابھی زندہ ہیں!

حلقہ ہمدردان جامعہ برابر بڑھ رہا ہے اور گزشتہ ڈیڑھ مہینہ میں تین سو سے زائد حضرات ماہوار یا سالانہ امداد دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ آپ بھی جامعہ کے ہمدرد بن جائیے اور دوسروں کو بھی شریک کیجئے۔

آئرلینڈ میں برطانوی شراب کا خانہ خراب

ڈبلن ۱۵ دسمبر کئی مسلح اشخاص نے کورک میں ایک اسٹور پر حملہ کر دیا مسلح اشخاص نے برطانوی شراب کو نالیوں میں انڈیل دیا۔ ...

رعایتی اعلان ۱۵ عید المبارک تک کیلئے ہے

محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا لازم محصول لکھ کر منی آرڈر روانہ کریں

تمام درخواستیں بنام سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی آنی چاہیں

نمبر ۱ ـ ۳۳۱ ـ یوسف ۱۳

وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ

اور زمین میں جن پر ان کا گذر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان کی طرف (اصلا) توجہ نہیں کرتے اور اکثر لوگ جو خدا کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ شرک بھی کرتے جاتے ہیں

تفسیر کامل صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ دنیا میں کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا

تعبیر خواب ـ تعویذ سورۂ یوسف

شاہ پسند قرآن شریف

جو تیسری مرتبہ ترجمہ دبیز سفید کاغذ پر چھپکر تیار ہوا ہے ... اعلیحضرت حضور نظام دکن کا خاص اپنی تلاوت کے لئے منتخب کردہ اور پسندیدہ قرآن شریف ہے اس کے علاوہ بیٹیوں کو جہیز میں دینے کے لئے ... بزرگوں کو بطور تحفہ پیش کرنے کے لئے تلاوت یا حصول برکات کے لئے ...

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ

کہہ وہ اللہ ایک ہے ۝ اللہ بے احتیاج ہے ۝ نہیں جنا اس نے اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اس کے برابری کرنے والا کوئی ۝

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ

یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں (اور یہی آخرت میں) مرادیں پائیں گے ۝ اے پیغمبر جن لوگوں نے (قبول اسلام) سے انکار کیا

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا

قرآن مجید مصری متوسط ۱۰ جزء ... جلد چرمی قسم اعلیٰ تین روپے چار آنہ ... محصول ڈاک ایک جلد پر ایک روپیہ دو آنے لگتے ہیں

جناب مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی پروفیسر ادبیات دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

آپ نے جو قرآن کریم پانچ مستند ترجمہ اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر کے ساتھ شائع کیا ہے مجھکو اس کے مطالعہ کا موقع ملا اس پُر آشوب زمانہ میں جبکہ مسلمان اپنے مذہب سے ناواقف ہونے کے باعث آزادی و دہریت والحاد کے سیلاب میں بہتے چلے جارہے ہیں حق جل شانہ نے آپ کو اس خالص دینی خدمت کی توفیق عطا فرمائی مقام مسرت ہے ... اللہ سعیکم ... مسلمانوں کو مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ ہر ایک گھر میں اس کا ایک نسخہ ضرور موجود ہونا چاہیئے۔

تصدیق فخر دہلی اسد السلام حضرت مولانا الحاج مولوی حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند دہلی

میرے دوست سید شفیع الدین صاحب نے پانچ تراجم کا قرآن شریف طبع کرایا ہے حاشیہ پر اردو کی احسن التفاسیر ہے ... میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس قرآن شریف سے خالی نہیں رہنا چاہیئے ... لکھائی چھپائی اور کاغذ بہترین ہے۔

عالم باعمل فاضل اجل مفتی مولوی کفایت اللہ صاحب مدرس اول امینیہ دہلی وصدر جمعیۃ العلماء ہند دہلی

میرے دوست منشی سید محمد شفیع الدین صاحب مالک اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی نے پانچ ترجمے والے قرآن مجید کا ایک نسخہ مجھے دیا قرآن مجید کا خط واضح اور صاف ہے، چھپائی اچھی ہے، پانچ ترجمے ہیں ان میں سے دو فارسی ہیں ... حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ... حضرت شاہ رفیع الدین صاحب ... حضرت شاہ عبدالقادر صاحب ... حکیم الامت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی ... اللہ تعالیٰ منشی شفیع الدین صاحب کو جزائے خیر دے ... آمین۔

پتہ:۔ سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی

دارالحدیث مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کا معزز سفیر

قارئین کرام میں جناب کی توجہ دارالحدیث مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں اور آپ کی علم دوستی دین پروری اتباع شریعت کے جذبات عالیہ سے توقع رکھتا ہوں کہ اوقات گرامی میں سے چند لمحات خفیفہ ایک ضروری دینی خدمت پر بھی صرف فرماکر داخل حسنات ہوں گے۔ یہ مدرسہ علوم دینیہ کی عموماً اور کتاب وسنت کی خصوصاً اشاعت وتبلیغ کی غرض سے دارالعلوم والفنون شہر دہلی میں خالصاً لوجہ اللہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت راشدہ کی ترویج اور تعلیم ...

ہوگیا ہے امسال بھی بحمدہ تعالیٰ طلباء کے سالانہ امتحان کے بعد چار اصحاب کو جو دورۂ حدیث وتفسیر وغیرہ سے فارغ ہوچکے ہیں۔ سندیں دے کر دستار بندی کی گئی ہے ... مسلمان خود ہی اپنے پیارے دین کی حفاظت کریں ... جناب حکیم مولوی مسعود احمد خاں صاحب کو مدرسہ کی سفارت کے لئے بھیج رہا ہوں ...

کریں اور باقاعدہ رسید حاصل کرکے حسب استطاعت مدرسہ کی مالی امداد فرمائیں اور باری تعالیٰ سے اجر عظیم حاصل کریں۔

ابو سعید محمد شرف الدین ناظم دارالحدیث مدرسہ سعیدیہ عربیہ پل بنگش دہلی

انسداد اسراف اور مسلم مشترکہ بورڈ

زیر سرکردگی شعبہ انسداد اسراف مسلم مشترکہ بورڈ ایک جلسہ عام مسجد شاہ گنج صدر بازار میں ... زیر صدارت جناب مولوی سید محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ فتحپوری منعقد ہوا۔ جناب صدر نے آتشبازی کے بدنتائج اور مسلمانوں کی بربادی کا موثر انداز میں خاکہ کھینچا۔ بعدہ مولوی ڈاکٹر زین العابدین صاحب فاضل ندوہ ومبلغ افریقہ نے آتشبازی کے اقتصادی، معاشرتی اور اخلاقی نقصانات پر فاضلانہ طریقہ پر روشنی ڈالی اور جلسہ عام پر کامیابی کے ساتھ ختم ہوا (مرزا عبدالرزاق بیگ)

حب نعمت (رجسٹرڈ)

جریان سرعت، کثرت احتلام، ضعف باہ وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتی اور قوت مردمی کو بحال کرتی ہے۔ یہ گولیاں ہزارہا مریضوں پر تجربہ کی جاچکی ہیں اور لاکھوں انسان ان کی شہرت سے واقف ہیں ۳۲ گولیوں کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک کارخانہ کی بڑی فہرست ادویہ مفت طلب کیجئے۔

پتہ ـ منیجر دواخانہ بقائی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دہلی

گھر بیٹھے وید حکیم بن جاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال موجد بال جیون گھٹی کی نادر ونایاب کتاب مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کرلیں تو آپ یونانی، وید ک وحکمت طریق علاج اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی سے کرنے کے قابل بن جاؤ گے ... قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول۔

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ) بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، قبض، مروڑ، دودھ ڈالنا، دست ہونا، پیٹ پھولنا، پسلی چلنا وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر وکمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے مشہور ومعروف دوا ہے ...

المشتہر ـ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر ـ یوپی

مقویات سراج عالم

... قیمت فی ڈبیہ ۲۰ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ ...

صحت وتندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرماویں

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

آسمانی خبریں

مولانا ظفر حسین صاحب محلہ ملکیہ مراد آباد

دنیا میں سب سے بہتر مالاللحم ہمدرد دواخانہ دہلی کا

عرق مالاللحم (رجسٹرڈ) نسخہ خاص دو آتشہ

ہے جس کے عجیب وغریب خواص کا تجربہ اس کارخانہ کے موجد ۲۰ سال سے برابر کررہے ہیں ... سائنٹفک نقطہ نظر سے غور اور تجربات کے بعد اب مالاللحم کو اس قابل بنادیا گیا ہے کہ ہم اس کو بلا مبالغہ دنیا کی بہترین مقوی دوا کہہ سکتے ہیں یہ مالاللحم دل ودماغ کو تقویت بخشتا ہے قوت باہ کیلئے نہایت ہی کرشمہ کی چیز ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ غذا ہضم کرنے کے لئے بھی عجیب وغریب چیز ہے چہرہ کا رنگ نکھارنا جوانی کی گئی ہوئی قوتیں واپس لانا اس ہی کا کام ہے۔ جن اصحاب نے ہمارے سریع الاثر اور نفیس مالاللحم کا ابتک تجربہ نہیں کیا ہے وہ ضرور ایک مرتبہ ہمارا مالاللحم استعمال کریں۔ ان کو تجربہ سے خود معلوم ہوجائے گا کہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کا مالاللحم کیا درجہ رکھتا ہے۔ ہر چیز قابل ستائش ہے جو آپ کے تجربہ میں صحیح ثابت ہو۔

مفصل خواص وہدایات وترکیب استعمال کا رسالہ مفت دواخانہ ہمدرد دہلی سے حاصل کیجئے۔

یاد رکھئے۔ اصلی مالاللحم آپ کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو موجودہ سائنٹفک اصول کے ماتحت بنانے اور بہترین رکھ رکھاؤ کے انتظامات جو ہمدرد دواخانہ دہلی میں ہے وہ اور کہیں نہیں ہیں۔

قیمت فی بوتل پانچ روپیہ علاوہ محصول۔ قیمت نمونہ کی شیشی عہ علاوہ محصول

(تار کا پتہ: ہمدرد دہلی) منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی (ٹیلیفون نمبر ۵۷۷)

سو برس کے بڈھوں کی ضرورت

معجون مدرگار غددو

احمد مجتبیٰ برادر زادہ دفتر رسالہ نظام المشائخ ۲۲ کوچہ چیلان دہلی

شربت اکسیر

اگر تندرستی نعمت ہے تو زندگی بیکار ہے

ملنے کا پتہ ـ ایس ـ اے ـ بی ـ بخشی ـ اینڈ کمپنی نمبر ۷ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

ایک آنہ کا تیل روپے نصف تک عمر اس سے زیادہ دو دفعہ کے تیل میں پچاس برس کی ہیں کا بچا بال کالا پیدا ہو ساٹھ برس تک کالا نہ رہے تو دونا دام دیا۔

بال کالا اسٹورس پوسٹ کنسی سمری دربھنگہ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

یہ سالہ افراط وتفریط سے بچکر ہر ایک کو دین کا سیدھا آسان اور بالکل بے خطا راستہ دکھاتا ہے حال ہی میں اس کے میلاد نمبر کو جو عالمگیر شہرت نصیب ہوئی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

حقیقت اسلام میں حدیث کی مشہور کتاب ترمذی شریف کا ترجمہ بالالتزام شائع ہوتا ہے اور مطالب الفرقان فی ترجمۃ القرآن کے عنوان سے تفسیر قرآن حکیم کا ترجمہ مع ضروری تفسیر کے شائع ہورہا ہے۔

تفسیر میں قرآن پاک کی سورتوں اور آیتوں کا باہمی ربط خوب واضح کیا جارہا ہے۔

سفر وحضر میں آپکے پاس دو چیزیں ضرور ہونی چاہئیں قرآن پاک اور حقیقت اسلام کوئی مرد وعورت ... سالانہ خرچ نہیں کرتا ... نمونہ کی کاپی مفت حاصل کرنے کے لئے آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ دیجئے۔

پیکو آرٹ پریس بیرون موچی دروازہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

تار کا پتہ الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

یداللہ علی الجماعۃ

الجمعیۃ دہلی

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ممالک غیر کے لئے
سالانہ
ششماہی
نمونہ
قیمت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے
نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ
نصف صفحہ
ایک کالم
½ کالم
¼ کالم

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول مدیر
ہلال احمد زبیری بی۔ اے

جلد ۱۶ | دہلی۔ یوم سہ شنبہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۴۴

معاصرین کے افکار و آراء

حق کس طرف ہے؟ (ہمدم جدید)

قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ وہ دینی اور دنیاوی ہدایتوں کا مخزن ہے ...
کیا کوئی مسلمان کلام اللہ کے اس دعوے کو تسلیم کرنے سے انکار کر سکتا ہے ...

اجتماعات کلکتہ کا فتنہ

الہ آباد کانفرنس

تین جماعتوں کا حوالہ

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

عماد الدین کے بعد نور الدین زنگی میدان جہاد میں

مدینۃ الرہا پر عیسائیوں کی دوبارہ یلغار

مسلمانوں کی رحم دلی اور عیسائیوں کی سنگدلی کا منظر

ایک دلچسپ واقعہ

سلطان عماد الدین زنگی نے اپنے بعد نور الدین محمود الملک العادل، سیف الدین غازی، قطب الدین مودود اور نصرۃ الدین چار لڑکے اور چند لڑکیاں چھوڑیں ...

عیسائیوں کی اپنی حماقت کا خمیازہ

دوسری صلیبی جنگ کا آغاز

لئن لم ینتہ المنٰفقون والذین فی قلوبہم مرض والمرجفون

قال ومن یقنط من رحمۃ ربہ

فلا تکن من القانطین

قرآن شریف مصری چھوٹے بچوں کیلئے

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

قرآن مجید مصری طلائی تمغہ انعام ولایت ولا ۱۳ مہری اصلی نظامی

تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ ورفع بعضہم درجٰت واٰتینا عیسی ابن مریم البینٰت

نوٹ:- ... جلد کے خریدار ... لیکن پانچ روپے پیشگی ضرور روانہ کریں۔

قرآن مجید مترجم

تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض منہم من کلم اللہ

قرآن مجید مصری

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

قرآن مجید و ترجمہ لاثانی

اللہ یستہزئ بہم ویمدہم فی طغیانہم یعمہون

قرآن مجید مترجم

ولیحملن اثقالہم واثقالا مع اثقالہم

قرآن مجید مترجم

واذا خلوا الی شیٰطینہم قالوا انا معکم انما نحن

قرآن مجید مصری

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

حمائل شریف مترجم

تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ ان اللہ

معجز نما حمائل شریف مترجم

ان الذین کفروا سوآء علیہم ءانذرتہم

حمائل شریف مترجم

وان کان کبر علیک اعراضہم فان استطعت

حمائل شریف لاکٹ والی

کل الینا راجعون فمن یعمل من الصٰلحٰت

اہدنی الآن تہدی فما لکم کیف

۲۵ جیبی حمائل شریف مترجم مع فضائل قرآن، خواص القرآن، شان نزول، فوائد القرآن، بقیۃ القرآن

پنجسورہ ملکہ و کٹوریہ مترجم مع فضائل و خواص، تعویذات و وظائف وغیرہ

تعویذ نمبر ۳۱۲

یا حی حین لا حی فی دیمومۃ

ملکہ وبقائہ یا حی

واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون

وان کان کبر علیک اعراضہم فان استطعت

(رعایتی اعلان (۱۵) جلد کے مبارک تک کے لئے ہے)

ہر قسم کے قرآن مجید و کتب ملنے کا پتہ:- سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں۔ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم شنبہ ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۵۱ ہجری

اسلامی مطالبات کی تخریب کون کر رہا ہے

انقلاب کا اعتراف جرم

جس طرح کہ گزشتہ موقع پر الہ آباد کی اتحاد کانفرنس ابھی ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ انقلاب اور اس کے نقالوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے عجیب و غریب افواہیں اور جھوٹی اور بے حقیقت خبریں شائع کرنی شروع کر دی تھیں اور غیر ذمہ دارانہ بیانات کو اپنے مقالات کی اساس و بنیاد قرار دے کر اسلامیان ہند کی تباہی و بربادی کے سامان مہیا کر دئے تھے اسی طرح ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس سرکار پرست و رجعت پسند اخبار نے اپنا حق وفاداری ادا کرنے کے لئے اتحاد کانفرنس کے دوسرے ...

... یاد ہو گئے اور ان کے تمام مطالبات کی تخریب گوارا کر لی گئی خواہ اس اتحاد کے نتیجہ میں مسلمانوں کی سیاسی پوزیشن کتنی ہی ہنر کیوں نہ ہو جائے اور ان کے مطالبات کتنے ہی منظور کیوں نہ کر لئے جائیں۔ اس پوزیشن کو جس صفائی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس پر ہم انقلاب کے "نامہ نگار" ایڈیٹر کو داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے اور اگر اب تک اس بدنصیب ملک میں مسلمانوں کی کوئی تعداد ایسی ہے جو انقلاب کے خفیہ مقصد سے ناآشنا ہے تو اس کی عقل و دانش کا ماتم کرنا ہے ...

[illegible]

صاحب قرآن کی تصویر

[illegible]

حجاز میں اجنبی ریشہ دوانیاں

[illegible]

عربی طلبا اور سیاسیات

[illegible]

عربی اخبارات کے تراجم

(خاص الجمعیۃ کیلئے)

جیزان کی بغاوت میں اجانب کی کارفرمائیاں

امام یمن اور سلطان ابن سعود میں اہم خط و کتابت

اہم مقامات پر فوجوں کو متعین کر دیا گیا

معاصر ام القریٰ (مکہ مکرمہ) کی تازہ اشاعت میں اس بغاوت کے پورے حالات شائع ہوئے ہیں جو جیزان اور عسیر کی حدود میں بعض خائنین اور اندلسیوں کی طرف سے برپا کی گئی تھی ...

[illegible]

امام یمن کا برقیہ

[illegible]

سلطان حجاز کا جواب

[illegible]

عیسائی مشنری تبلیغ کرتے ہیں یا جاسوسی؟

چینی سیاسیات میں مداخلت کا ارتکاب

[illegible]

جاپان کے ایک شہر میں عظیم الشان مسجد کی تعمیر

[illegible]

ترکی سے ایک خاندان کی ہجرت

[illegible]

عماد الدین زنگی کے بعد نور الدین زنگی میدان جہاد میں

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو)

[illegible]

ایک مذہب اور عیسائی ہو نیوالے "مسلمان" کے شکوک کا ازالہ

عیسائیوں کی پھیلائی ہوئی عالمگیر فریب کاریوں کی پردہ دری

اسلام میں سیدنا حضرت عیسیٰ اور خاتم المرسلین کا صحیح مرتبہ

(از ذاتی قلم)

(آخری قسط)

حکمت یعنے قوت فکری کا انتہائی کمال اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ انسان ذہنی اور عملی کمزوریوں سے محفوظ ہو ...

[illegible]

مس شیطان کے جواب

[illegible]

کامیاب ترین پیغمبر

[illegible]

اسلام کی خصوصیات

[illegible]

خاتم المرسلین کے ذاتی کمالات

[illegible]

اتحاد کانفرنس میں پنجاب کا مسئلہ حل ہوگیا

بنگال میں مسلمانوں کو دو مزید نشستیں ملنے کی توقع

اگر بنگال کا مسئلہ حل نہ ہوا تو کانفرنس کامیاب نہ ہوگی

الہ آباد ۲۱ دسمبر۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ اتحاد کانفرنس کے کھلے اجلاس منعقد ہونے کی توقع پیدا ہوگئی ہے مسلم نمائندوں نے یہ تجویز منظور کرلی ہے کہ پنجاب والی تجویز پر اس وقت غور کرلیا جائے گا اور بنگال کا معاملہ بعد میں طے کرلیا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوؤں اور یورپینوں سے گفت و شنید کرنے کی غرض سے ایک وفد کلکتہ جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بنگال کے ہندو نمائندوں کی یہ رائے ہے کہ اگر سلطان حکومت کے فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کریں اور اس کو تسلیم کرنے سے انکار کردیں اور اس کے بجائے معاہدہ الہ آباد کو منظور کرنے میں دیگر فرقوں کا ساتھ دیں تو وہ مسلمانوں کو دو نشستیں اور دیدینگے بشرطیکہ یورپین اپنا دیج کم نہ کریں۔ بہرحال ایک دفعہ نوا اور ہندوؤں اور یورپینوں سے گفت و شنید کی جائے گی جس کے بعد کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے۔

آج رات کو پنجاب کا لاینحل مسئلہ طویل گفتگو اور بحث و تمحیص کے بعد طے ہوگیا۔ سکھوں کی اکثر ترمیمات منظور کرلی گئیں مجوزہ حل میں ہندوستانی عیسائیوں کو تین نشستیں اور اینگلو انڈین اور یورپینوں کو ایک نشست دی گئی ہے۔ مولانا ظفر علی خاں صاحب نے فرمایا کہ معاہدہ کا تمام دارومدار بنگال کے مسئلہ پر ہے۔ اگر ہندوؤں نے مسلمانوں کو ۵۱ فیصدی نیابت نہیں دی تو کانفرنس کی ناکامی کا تمام الزام انہی پر عائد ہوگا معلوم ہوا ہے کہ ہندوؤں نے بنگال میں مسلمانوں کو ۵۱ فی صدی نشستیں دینے کا وعدہ کرلیا ہے جس کا اعلان کل کیا جائے گا۔

یوگوسلیویا کے مسلمانوں کی عظیم الشان کانفرنس

اقطار عالم کے مسلمانوں کو شرکت کی دعوت

غازی خسرو بک فاتح کی یادگار منانے کی تیاریاں

دارالحکومت

کلکتہ میں منعقد ہونے والی کانفرنسوں کی مذمت

جمعیۃ طلباء بنگال کی مجلس عاملہ کا فیصلہ

میونسپلٹی کی سیٹی کی صدائے بے ہنگام

صدر جمعیۃ شبان المسلمین کی اتحاد کانفرنس سے اپیل

گول میز کانفرنس سے ہندوستان کو کچھ نہیں ملیگا

انگلستان سے واپسی پر شروانی کا بیان

گول میز کانفرنس میں بنیادی حقوق کا مسئلہ

مجالس قانون ساز کے اختیارات

سرحد میں قانون تحفظ عامہ کا نفاذ

پٹنہ سازش کے ملزمان کالے پانی کو

معاصر "زمیندار" کی ضمانت ضبط کرلی

سال رواں میں حج کے رعایتی مصارف

ٹیکسوں، محصولوں اور کرایوں میں ۲۵ فیصدی تخفیف

عازمین حج دشمنوں کے پروپگنڈے سے بچیں

دہلی میں چماروں کی ہڑتال

فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے کی کوشش

گاندھی جی کی زندگی خطرہ میں

مسٹر دیو بداس گاندھی کا بیان

صدر جمعیۃ شبان المسلمین کا تار

مولانا ابوالکلام اور مدن مالویہ کے نام

چٹا گانگ کا اجتماعی جرمانہ معاف نہیں ہوگا

حضرت صدر جمعیۃ علماء ہند کی صحت

بنارس میں کانگریس کا جلوس

ایک سو مرد اور خواتین گرفتار

افغانستان کے ایک باغی نے اطاعت قبول کرلی

ترکی میں لوہے کی کان کا انکشاف

دہلی میں بدیشی کپڑوں پر پکٹنگ

اتحاد کانفرنس میں پنجاب اور بنگال کے مسئلہ پر بحث

ملازمتوں کے لئے ایک غیر جانبدار کمیشن کا تقرر

بنگال کے ہندوؤں کو اتحاد پر آمادہ کرنے کی کوشش

علیحدگی سندھ کا مسئلہ

مسئلہ بنگال پر بحث

بنگالی ہندوؤں کا افسوسناک رویہ

نئی تجویز

ملازمتوں کا مسئلہ

مسئلہ سندھ پر دوبارہ بحث

گول میز کانفرنس کے خاتمہ پر کانگریس سے تعاون

وائسرائے اور وزیر ہند میں رازدارانہ مشورے

سیاسی اسیر کب رہا کئے جائیں گے؟

کلکتہ میں مشہور انقلاب پسندوں کی گرفتاری

ریوالور اور گولیاں برآمد ہوئیں

ایران کو برطانیہ کی دوبارہ دھمکی

اجارہ کی منسوخی ضبطی کے مرادف ہے

امریکہ کو ایک ارب کا خسارہ!!

سپرو جیکر اور وزیر ہند میں مخفی گفت و شنید

معاہدہ الہ آباد پر غور

شاہی قیدیوں کے متعلق سوالات

کونسل آف اسٹیٹ میں ہوم سکرٹری کا بیان

گاندھی جی اور پنڈت مالویہ کے خلاف مقدمہ

مندروں میں داخلہ کی تحریک خلاف مذہب ہے

حکومت خود اختیاری یا تمسخر!

مالی تحفظات پر ڈیلی ہیرالڈ کا تبصرہ

ایک نئے رسالہ کا اجراء

جزائر فلپائن کو آزادی نہیں ملے گی

افغانستان کیلئے ترکی مورخ کی خدمات

ایک سال میں بیس ہزار انسانوں کی خودکشی

۱۲ ہزار قتل - ۲۵ ہزار موٹروں کی نذر

۲۰ خواتین کو میونسپلٹی کا رکن نامزد کیا گیا

مولانا محمد علی کے فارمولے کی مخالفت

سر سپرو کا دوسرا خط

فرموں کی طرف سے آرڈیننسوں کی واپسی کا مطالبہ

دارالعوام میں وزیر ہند کا بیان

اخبار الجمعیت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

تفسیر حقانی اردو مکمل آٹھ جلدیں

عقائد الاسلام اردو

البیان فی علوم القرآن

مرقع رسول

ملنے کا پتہ :- دار الاشاعت تفسیر حقانی - بلیماران - دھلی

شمالی ارکاٹ میں ایک اسلامی انجمن کا قیام

الحمد للہ والمنة - بتاریخ ۴ ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء شہر گڑیاتم ضلع شمالی ارکاٹ میں ایک انجمن زیر صدارت جناب مولوی حافظ حکیم قاری محمد قطب الدین صاحب امام مسجد کلاں گڑیاتم کا افتتاح ہوا۔

اس جلسہ میں شہر کے کل معززین عمائدین وعوام بھی شامل تھے اس کا افتتاح جناب کے۔ ایم محمد موسیٰ صاحب تاجر تمباکو کے دست مبارک سے ہوا اس انجمن کا نام "انجمن نور الاسلام" رکھا گیا۔

اس کے پریذیڈنٹ جناب ایس محمود بادشاہ صاحب - وائس پریذیڈنٹ جناب حکیم عبد الخالق صاحب - سکریٹری جناب پی۔ اے عبد المجید صاحب وائس سکریٹری جناب سی۔ پی محمد قاسم صاحب کیشیئر جناب۔ کے محمد قاسم صاحب مقرر ہوئے پندرہ ممبروں کے ساتھ اس انجمن کا افتتاح ہوا قابل ذکر اصحاب جناب پی۔ اے عبد الرزاق صاحب جناب کرشہ عبد المنان صاحب - جناب آلیار محمد حبیب اللہ صاحب بہادر میونسپل کونسلر - جناب جدوال عبد الستار صاحب جناب ایم۔ ایچ۔ عبد العزیز خان صاحب بہادر میونسپل کونسلر جناب ایس۔ پی چھوٹے بادشاہ صاحب جناب پی۔ جے عبد الحی صاحب ان اصحاب

آسٹریا کے بیرن عمر

یہ صاحب امام مسجد برلن کی معیت میں ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء کو لاہور آرہے ہیں اور اخبار انقلاب نے مسلمانوں کو ان کے استقبال کی دعوت دی ہے مگر ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو بتادیں کہ برلن میں مسلمانوں کی کوئی مسجد نہیں ہے نہ ان کا کوئی امام وہاں مقیم ہے البتہ قادیانی اور لاہوری احمدیوں کی دو الگ الگ مسجدیں وہاں ہیں اور انہی کے امام ہیں - پس ان کی معیت میں بیرن عمر کا آنا اور ان کے ہاتھ پر مسلمان ہونا دونوں کی اسلام کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر ان کو آپ لوگ مسلمان سمجھتے ہیں تو یہ آپ کی طرح کے مسلمان نہیں ہیں بلکہ حضرت قادیانی مسلمان ہیں اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے ایسے مسلمان کا استقبال قادیانی یا لاہوری احمدی اسلام کی شان بڑھانا ہے یا حقیقی اسلام کو ہم آپ سے کچھ نہیں کہتے آپ کو ہر قوم کا حق ہے جس مذہب کی رونق آپ بڑھانا چاہیں بڑھائیں اور جس کو چاہیں گھٹائیں۔ لیکن خدا کے لئے کھلم کھلا اعلان کر دیجئے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جو بانیٔ مسیح موعود آپ نے تسلیم کر لیا اور جناب محمد مصطفی احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر دوسرا ہادی اپنے لئے تجویز کر لیا تاکہ اسلام تو بدنام نہ ہو اس دین برحق کے نام پر تو نہ کیجئے۔

محمد عبد الغفار الخیری

مقویات سرتاج عالم

آتشک سوزاک، گلہ ابھار، منعف اور رعشہ ضعفی خون اور منی کی خرابی وکلی جریان احتلام سرعت انزال رقت منی وغیرہ کی شکایتیں نابود کر کے حیرت انگیز طاقت عطا کرتی ہیں ضرور تجربہ کریں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف عہ پانچ ڈبیاں چار روپیہ (للعہ)

صحت و تندرستی کی نعمت "کام شاستر" بالکل مفت طلب فرمائیں

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

حب نعمت (رجسٹرڈ)

جریان سرعت، کثرت احتلام، ضعف باہ وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے افضلۂ ربّ کو تقویت پہنچاتی اور قوت مردمی کو بحال کرتی ہے یہ گولیاں ہزارہا مریضوں پر تجربہ کی جا چکی ہیں اور لاکھوں انسان ان کی شہرت سے واقف ہیں ۳۲ گولیوں کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک کارخانہ کی بڑی فہرست ادویہ مفت طلب کیجئے۔

منیجر دواخانہ بقائی (رجسٹرڈ) بازار چتلی قبر دھلی

مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم (اردو)

عاشقان مثنوی مولانا روم کی خاطر ہم نے بصرف زر کثیر ایک فاضل اجل اور صوفی اکمل سے اس شرح کو لکھوایا ہے جس میں اول مثنوی کا شعر ہے قلم سے بعض بعض اعراب دیکر لکھا گیا ہے اس کے بعد مشکل الفاظ کی لغات اور صرفی نحوی ترکیب ہے کہ شعر کا ترجمہ سلیس و عام فہم لکھا ہے کہ جنت شعر کی ہے اور بامحاورہ بھی اس کے بعد شعر کے مطلب کو قرآن حدیث اور بزرگان دین کے اقوال کے حوالجات سے مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے اور مثنوی کے رموز و نکات کو حل کرنے کے لئے جا بجا مفصل بحث کر کے مشکل اور نا سمجھ میں آنے والے شعر کے اصلی مفہوم کو ظاہر کر دیا ہے۔ غرضیکہ مثنوی شریف کی یہ شرح آج تک کی تمام شائع شدہ شرحوں سے اعلیٰ اور بہترین ہے ملک کے نامور اخبارات اور مشہور علمائے دین اور بزرگان کرام نے اس شرح کو نہایت پسند کیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ قیمت حصہ اول بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ حصہ دوم دو روپیہ آٹھ آنہ حصہ سوم دو روپے آٹھ آنہ حصہ چہارم دو روپے آٹھ آنہ حصہ پنجم دو روپے آٹھ آنہ مجلد جس پر سنہری حروف میں کتاب کا نام درج ہے فی حصہ تین روپے چار آنے حصہ اول و دوم یکجا مجلد چھ روپے حصہ سوم و چہارم یکجا مجلد چھ روپے حصہ پنجم و ششم مجلد یکجا چھ روپے چھ حصہ دل کو یکدم خریدنے پر محصولڈاک جو تقریباً عہ ہے معاف کر دیا جائیگا اور ساتھ سوانح مولانا روم از شبلی اور جنتری ۱۹۳۷ء مفت (نوٹ) پسند نہ آنے کی صورت میں قیمت واپس مزید اطمینان کیلئے کارڈ بھیجکر نمونہ کے ورق مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں علاوہ ازیں ہر قسم کا قرآن مجید و حمائل شریف مترجم و مفسر اور ہر قسم کی کتابیں عربی۔ فارسی اردو ہمارے کتبخانہ سے مل سکتی ہیں۔

ایڈیٹر صاحب اخبار الجمعیت نے اس شرح کو بہت پسند فرمایا ناظرین الجمعیت سے اس کی خریداری کی پرزور سفارش کی ہے

ملنے کا پتہ

محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب مالک قریشی بک ایجنسی (ج) کشمیری بازار لاہور

خالص کیسٹر آئیل سے تیار کردہ کیسٹوفین (جلاب کی میٹھی گولیاں)

کھانے میں نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہیں مروڑ کی تکلیف اور عادت کے خطرے سے خالی ہیں مشہور ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس کے حق میں سرٹیفکیٹ دیے ہیں انہیں مٹھائی سمجھ کر شوق سے کھاتے ہیں نہایت سائنٹفک طریقہ پر تیار ہوتی ہیں مرد عورت بچے بوڑھے ہر موسم میں کھاتے ہیں۔ گولیوں کے خراب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہیں

Castophen Manfg Co. (India)

P. Box 88 Bunder Road, Karachi.

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) بندر روڈ کراچی

دنیا میں سب سے بہتر ماء اللحم صرف ہمدرد دواخانہ دھلی کا عرق ماء اللحم (رجسٹرڈ) بہ نسخہ خاص دو آتشہ

ہے جس کے عجیب و غریب خواص کا تجربہ اس کے قدردان بیسیوں سال سے برابر کر رہے ہیں لیکن دو سال سے سائنٹفک نقطۂ نظر سے غور اور تجربات کے بعد اب اس ماء اللحم کو اس قابل بنا دیا گیا ہے کہ ہم اسکو بلا مبالغہ دنیا کی بہترین مقوی دوا کہہ سکتے ہیں۔ یہ ماء اللحم دل و دماغ کو تقویت بخشنے قوت باہ کیلئے نہایت بے خطر و مفید چیز ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنانا اس کا معمولی کرشمہ ہے غذا ہضم کرنے کیلئے بھی عجیب و غریب چیز ہے چہرہ کا رنگ نکھارنا اور جوانی کی گئی ہوئی قوتیں واپس لانا اسی کا کام ہے جن اصحاب نے ہمارے سریع الاثر اور نفیس ماء اللحم کا ابتک تجربہ نہیں کیا ہے وہ ضرور ایک مرتبہ ہمارا ماء اللحم استعمال کریں ان کو تجربہ سے خود معلوم ہو جائیگا کہ ہمدرد دواخانہ یونانی دھلی کا ماء اللحم کیا درجہ رکھتا ہے ہر وہ چیز قابل ستائش ہے جو آپکے تجربہ میں صحیح ثابت ہو۔

مفصل خواص و ہدایات و ترکیب استعمال کا رسالہ مفت دواخانہ ہمدرد دھلی سے حاصل کیجئے۔

یاد رکھئے - اصلی ماء اللحم آپ کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے ہی مل سکتا ہے۔ کیونکہ اس کو موجودہ سائنٹفک اصول کے ماتحت بنانے اور بہترین رکھ رکھاؤ کے انتظامات جو ہمدرد دواخانہ دہلی میں ہے وہ اور کہیں نہیں ہیں۔

قیمت فی بوتل پانچ روپے علاوہ محصول قیمت نمونہ کی شیشی عہ علاوہ محصول

(تار کا پتہ :- ہمدرد دہلی) منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۰۰

حج کیجئے اور

مقامات مقدسہ - کربلائے معلی نجف اشرف مشہد مقدس - بغداد شریف - وغیرہ کی زیارت مفت کیجئے اور بصرہ - طہران - دمشق وغیرہ کی سیر مفت کیجئے اور جس سواری آپ کی اختیاری ہو اور خرچ بھی کم ہو - اور وقت بھی زیادہ خرچ نہ ہو یہ تمام باتیں حاصل ہو سکتی ہیں اگر آپ ہمارے ساتھ موٹر سے سفر کریں - راستہ میں خطرات کا کوئی اندیشہ نہ کیجئے - بہت تلاش اور محنت سے راستہ کے حالات معلوم کر لئے ہیں۔ پندرہ جنوری ۱۹۳۷ء تک خط و کتابت سے معاملہ طے کر لیجئے اور اگر آپکے لئے سیٹ طے ہو جائے تو فوراً پاسپورٹ بنوا کر حاصل کر لیجئے - ان تمام حالات میں اور اس قدر سیاحت کیلئے فی کس پانچسو روپیہ کرایہ یقیناً بہت کم ہے۔

۱ - بعد سیٹ ریزرو ہونے کے مبلغ دو سو روپیہ اور تین سو روپیہ قبل روانگی بمقام پانچسو روپیہ اگر آپ ہم سے اپنا اطمینان کر لیجئے۔

۲ - پاسپورٹ اور آپکی خوراک وغیرہ کا خرچ آپکے ذمہ ہوگا بنوانا پاسپورٹ کا صرف قریباً بیس روپیہ کے ہوگا۔

۳ - فرنٹ سیٹ پچاس روپیہ زیادہ ادا کرنے پر بشرط خالی ہونے کے ملے گی۔

۴ - زنانہ سیٹ اگر ہو تو صراحتاً تحریر فرمائیے۔ اگر بچہ ساتھ ہو تو اس کی عمر بغرض کرایہ۔

۵ - اگر راستہ میں موٹر ناقابل ہو جائیگی تو دوسری سواری کا انتظام اور اس کا کرایہ ہمارے ذمہ ہوگا۔

۶ - اگر تمام مسافران موٹر رضامند ہوں گے اور کسی اسلامی یا تاریخی شہر قریب کی اتفاقاً سیر کرنا چاہیں گے تو بلا کرایہ موٹر بھیجدی جاویگی صرف پٹرول اور موبل آئیل کی قیمت مسافران کے ذمہ ہوگی۔

مجھ سے جو مناسب اطمینان آپ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

نشستیں جلد مخصوص کرائیے ورنہ آپ کو افسوس ہوگا اور مجھے ندامت ہوگی۔

نوٹ :- اسباب علاوہ بستر دس سیر سے زیادہ نہ ہو۔

آپ کا خادم

(منشی) محمد فرید الدین عفی عنہ انصاری بلڈنگ سنبھل ضلع مراد آباد یو۔ پی

دیوبند میں اتحاد کانفرنس کے فیصلوں کی تائید

لیگیوں اور مسلم کانفرنسیوں کی روش پر اظہار نفرت

جامعہ ملیہ اسلامیہ

کانپوری جمعیة کی مذمت

طبی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

بال کالا اسٹورس پوسٹ کمبی سری (دربھنگہ)

نئی زندگی

آسمانی خبریں

مولانا ظفر حسین منجم محلہ مغلپورہ مراد آباد

اپنی زندگی برباد نہ کرو

دونوں دواؤں کی قیمت سات روپیہ

سفوف جریان	جریان کی گولیاں

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

ضرورت ہے

منیجر رسالہ ... حبش خان دہلی

سردیوں میں طاقت حاصل کر لو!

امراض مخصوص مردان

اس کتاب کو جلد منگواؤ وقت گذر رہا ہے!

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

جلسۂ سالانہ و دستار بندی جامعہ ملیہ ...

مدرسہ عربیہ جامع مسجد امروہہ

بانی مدرسہ دیوبند کے اس گلشن کو بچاؤ

مجھے عرصہ کے بعد گذشتہ ہفتہ میں امروہہ جانے کا اتفاق ہوا حضرات اساتذہ مدرسہ کے ساتھ جو مجھے عقیدت ہے اس لحاظ سے حضرات اساتذہ و منتظمین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا - ان حضرات سے یہ معلوم ہوا کہ دینی درسگاہ یہ گلشن اسلامی مالی مشکلات میں مبتلا ہے اور تقریباً سات ہزار

مجنوب عاشق کے قدموں پر

ملنے کا پتہ فضل شاہ عالم پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴ دھلی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۷۹۳

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

تار کا پتہ "الجمعیۃ دہلی"

الجمعیۃ دہلی

سہ روزہ

ید اللہ علی الجماعۃ

قیمت اخبار
ہندوستان کیلئے
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر کے لئے
سالانہ ...
ششماہی ...
نمونہ
مفت
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخہائے اشاعت
ہر عیسوی ماہ کی
یکم ۵ ۹ ۱۳
۱۷ ۲۰ ۲۴ ۲۸
کو شائع ہوتا ہے

نرخنامہ اشتہارات
ایک صفحہ (ایک بار) ...
نصف صفحہ (") ...
ایک کالم (") ...
½ کالم (") ...
¼ کالم (") ...

معاون
محمد عثمان فارقلیط

مسئول
مدیر
ہلال احمد زبیری بی۔ اے

جلد ۱۶ | دہلی - یوم چہار شنبہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء | نمبر ۸۵

معاصرین کے افکار و آراء

سیاسی مفاہمت (زمیندار)

ہم ایک مرتبہ پھر اس حقیقت کی وضاحت کردینا چاہتے ہیں کہ دوسرے مسائل کے مقابلہ میں بنگال کی اکثریت کے تحفظ کا مسئلہ ہمارے نزدیک اساسی اور بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس ضمن میں ہم بلاخوف تردید کہیں گے کہ تجاویز الہ آباد میں مسلمانوں کے تیرہ مطالبات تسلیم کرلئے گئے اور پنجاب اور سندھ کے ہندوؤں کے لئے جو تحفظات منظور کئے گئے ان کی حقیقت "لا زکی تکہ" اور تشریحی دفعات کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ موتمر الہ آباد کی سب کمیٹی میں جو ترمیمیں پیش ہو رہی ہیں جن کی نوعیت وکیفیت کے متعلق ہمارے سامنے کوئی مستند بیان نہیں ہے۔ ان کا مقصد بھی بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ تجاویز الہ آباد پر قبولیت عام کی مہر ثبت کرانے کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ یہ غلط سمجھا گیا ہے کہ یہ ترمیمیں محض اس خیال سے پیش کی گئیں کہ مسلمانوں کے مشہور تیرہ مطالبات اور تجاویز الہ آباد میں کوئی تضاد و تخالف تھا یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے عاجلانہ فیصلہ اور مخالفین اتحاد کی معاندانہ نکتہ چینیوں کو درخور اعتنا سمجھا گیا۔ الہ آباد میں جتنی ترمیمیں پیش ہوئیں۔ ان میں سے بیشتر ترمیمیں عام حالات میں یوں بھی پیش ہوئیں۔ یہ محض حسن اتفاق تھا کہ دشمنان اتحاد نے تجاویز الہ آباد پر جو اعتراضات کئے ان میں دو چار اعتراضات ایسے بھی تھے جن پر معقولیت کے ساتھ توجہ کی جا سکتی تھی اور یہی اعتراضات تھے جو خود ہم نے اور حامیان اتحاد نے بھی کئے تھے۔

لیکن ہم کھلے لفظوں میں کہہ دینا چاہتے ہیں کہ بنگال کا مسئلہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ دوسرے مسائل پر اگر کانفرنس ناکام رہی تو ہمیں اس کا بیحد افسوس ہوگا۔ اور ہم ہندوستانیوں کی سیاسی ہم و فراست کا ماتم کریں گے لیکن بنگال کے مسئلہ پر اگر کانفرنس ٹوٹ گئی تو ہمیں افسوس کے ساتھ خوشی بھی ہوگی۔ کیونکہ ہمارے لئے یہ امر باعث سکینت قلب ہوگا کہ مسلمانوں نے اپنے ایک جائز حق کا اعلام گوارا نہ کیا۔

مخلصین کی عبرت اندوزی (مدینہ)

سرکاری فیصلے کے بعد مسلم کانفرنس اور اس کے ساتھ مسلم لیگ کے ان مسلمان رہنماؤں کے وہ دعاوی بے عزتی کی حد تک وسعت سے نکل گئے جو اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ ...

[illegible]

مرحوم مہاراجہ محمود آباد نے اس بنڈل کو خرید لیا۔ اور اس طرح مسلم لیگ کی تمام کارروائیاں مہاراجہ صاحب مرحوم اور ان کے زیر اثر اصحاب کی مرضی کے موافق ہوتی رہیں۔ لیکن جب مہاراجہ صاحب مرحوم مسلم لیگ کی بعض کارروائیوں کی وجہ سے اس سے ناراض ہوئے تو انہوں نے مسلم لیگ کو مالی امداد دینا بند کردیا اور کئی سال تک مسلم لیگ گمنامی کی حالت میں رہی۔ پھر جب سر محمد یعقوب صاحب اسمبلی کے ممبر ہوئے تو وہ مسلم لیگ کی مردہ لاش کو لکھنؤ سے دہلی لے گئے اور اسمبلی کے چند مسلمان ممبروں اور دہلی کے چند رجعت پسند مسلمانوں کو مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا رکن قرار دیکر وقتاً فوقتاً اس کے جلسے کرنے شروع کئے۔ اب سنا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب مسلم لیگ کے مصارف برداشت کر رہے ہیں۔

ہمیں نہیں معلوم کہ یہ خبر کہاں تک صحیح ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سر محمد یعقوب صاحب خود اس واقعہ کے متعلق روشنی ڈالیں اگر اس خبر میں کچھ اصلیت ہے۔ تو قطع نظر اس کے ہم خود اس اصول کے خلاف ہیں کہ کسی جماعت کو بھی واحد شخص کی لونڈی بنا دیا جائے مجھا نقصان رساں امر یہ ہے کہ دور حاضر کے سیاسیات کے متعلق مرزا بشیر الدین محمود کے عقائد پر بنیادی مذہبی خلاف ہیں۔

برطانوی دلاوروں کا کمال شقاوت! (سچ)

آرنلڈ بینیٹ آنجہانی، انگریزی داں طبقہ جانتا ہے، کوئی معمولی لوگوں میں نہیں بلکہ ناول نگاروں کے اسکا شمار برطانیہ کے معزز ترین اہل قلم میں ہے۔ انگریزی آبادی میں اس کا حرف حرف قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی ڈائری زمانہ جنگ عمومی کی آج کل لندن کے روزنامہ ڈیلی ایکسپریس میں نکل رہی ہے۔ ۲۳ نومبر ۱۹۳۲ء کے پرچہ کا اقتباس ذیل ملاحظہ ہو:-

"دو شنبہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۸ء۔ آج مسز جی نے بیان کیا کہ کوین الگزنڈرا اسپتال (مل بینک) میں ان سے اور ایک نوجوان سپاہی ... سے باتیں ہو رہی تھیں، جو درہ دانیال سے زخمی ہو کر آیا ہے۔ اس نے کہا کہ ایک روز ہمارا تار لگانے کی ضرورت تھی، اور کوئی ستون موجود نہ تھے۔ قریب ہی ترکوں کی لاشیں بہت سی پڑی ہوئی تھیں ... کر کر مری ہوئی تھیں۔ بس انہیں کو اٹھا اٹھا کر زمین میں انہیں ستون کی طرح گاڑ کر تار ان کے سروں سے باندھ دیئے گئے ...

[illegible]

بنگال کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا! (ہمدم)

[illegible]

مسلم لیگ اور قادیانی امداد (انقلاب)

[illegible]

اسلامی تاریخ کے جواہر پارے

(از معاون)

صلیبی سورماؤں کی تہذیب و شرافت کا مرقع

مسلمانوں نے اپنے دشمنوں کو غیرت و حمیت کے سبق پڑھائے

"ایک مشرقی باشندہ اس بے غیرتی کو برداشت نہیں کر سکتا"

آج ان کالموں میں ایک مضمون پیش ناظرین الجمعیۃ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اس کے بعد اول صلیبی جنگ کی داستان ختم کر کے دوسری جنگ صلیبی کا حال لکھا جائے گا۔ جس میں بیت المقدس پر اسلامی پرچم لہرائے گا اور عیسائیوں کی حکومت اور ان کے جبر و تشدد کا دور بھی ختم ہو جائے گا۔

سب سے پہلے تو یہ چیز دیکھنی ہے کہ بیت المقدس پر عیسائیوں کو کن اسباب کی بنا پر فتح حاصل ہوئی اور وہ کیا وجوہ تھے جنہوں نے مسلمانوں کو ارض فلسطین سے کچھ مدت کے لئے محروم کر دیا۔ اس کا جواب گو اجمالاً گزشتہ کئی نمبروں میں دیا جا چکا ہے مگر یہاں بھی اس کا اعادہ کر دیا جاتا ہے۔ عیسائیوں کی فتح اور مسلمانوں کی شکست کا سب سے بڑا اور آخری سبب مسلمانوں کی خانہ جنگیاں، باہمی منازعات اور ایک دوسرے مسلمان کی آبرو ریزی تھی۔ قرآن حکیم پکار رہا ہے اور ہمیشہ پکارتا رہے گا ...

[illegible]

کو صبح کر کے پانچوں سواروں میں شامل ہو گئے!

صلیبیوں کو تہذیب مسلمانوں نے سکھائی

صلیبی جنگوں کے زمانہ میں عیسائیوں کی تہذیب و شرافت کی کیا حالت تھی؟ اس کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہوں نے یورپ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ صلیبی جنگوں کے زمانہ میں جو عیسائی کچھ دنوں مسلمانوں کی صحبت میں رہے ان کی حالت تہذیب و شرافت کے اعتبار سے بہتر ہو گئی اور مسلمانوں نے اپنے دشمنوں کو نہایت سیر چشمی کیساتھ تہذیب و شرافت کے سبق دیئے اور ان کو انسانی سانچہ میں ڈھالا۔ اس جگہ ہم سلطان صلاح الدین کے ایک معاصر اسامہ ابن منقذ کا بیان لین پول کی کتاب "سیرت صلاح الدین" سے پیش کرتے ہیں جس سے اس وقت کے عیسائیوں کی تہذیب و مدنیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اسامہ کہتے ہیں کہ "یہ فرنگی جو یہاں آکر ہمارے ساتھ بس گئے ہیں اور مسلمانوں کی صحبتوں میں رہ چکے ہیں ان عیسائیوں سے بہت اعلیٰ ہیں جو حال میں آکر ان کے شریک ہوئے ہیں یہ نو وارد ان عیسائیوں کے مقابلہ میں جو مسلمانوں سے مانوس ہو گئے ہیں زیادہ وحشی اور بد تہذیب ہیں"۔

مشرق اور مغرب کا فرق

[illegible]

... ایک مشرقی باشندہ کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔"

یہ ہے صلیبی عیسائیوں کی تہذیب کا خاکہ جو انکے ایک دوست نے ظاہر کیا ہے اور خود عیسائیوں نے اس پر اپنی مہر تصدیق ثبت کی ہے!

صلیبیوں کی عزت و جاہ

آگے چلکر لین پول لکھتا ہے کہ اسامہ اس بات کو بالکل برداشت نہیں کر سکتا تھا ...

[illegible]

۲۴ دسمبر ۱۹۳۲ء

روزنامہ مدینہ

[illegible]

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرت کا راز

[illegible]

الہدیت — فعلی ڈاکٹر یا گھر کا حکیم

[illegible]

دہلی کا آئینہ دیکھئے

دار الحکومت ہند کا بیش نظیر ... علمی و ادبی ماہوار رسالہ
شائع ہو گیا

[illegible]

پتہ:- منیجر رسالہ "آئینہ" دریا گنج - دہلی

اعلامیہ ... کو
شوکت انگریزی دوا فروش
بازار بلیماران دہلی
ٹیلیفون نمبر ...

مولانا حکیم محمد عبد الہادی صاحب
پھلواری شریف ضلع پٹنہ

مفت ... اور کیا ہے؟

[illegible]

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ
الجامعہ

[illegible]

منیجر رسالہ الجامعہ مونگیر!

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان کیا بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمہ جمع کئے گئے ہیں حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ سعدی اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ...

[illegible]

غریبوں کا قرآن مجید ... قرآن شریف کا اتنا خوشنما اور صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے ...

[illegible]

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور با محاورہ ہے اور اس کا ٹائٹل ست رنگا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور بیچ میں شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ...

[illegible]

ملنے کا پتہ
منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلیماران دہلی

جانشین حضرت شیخ الہند حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی ...

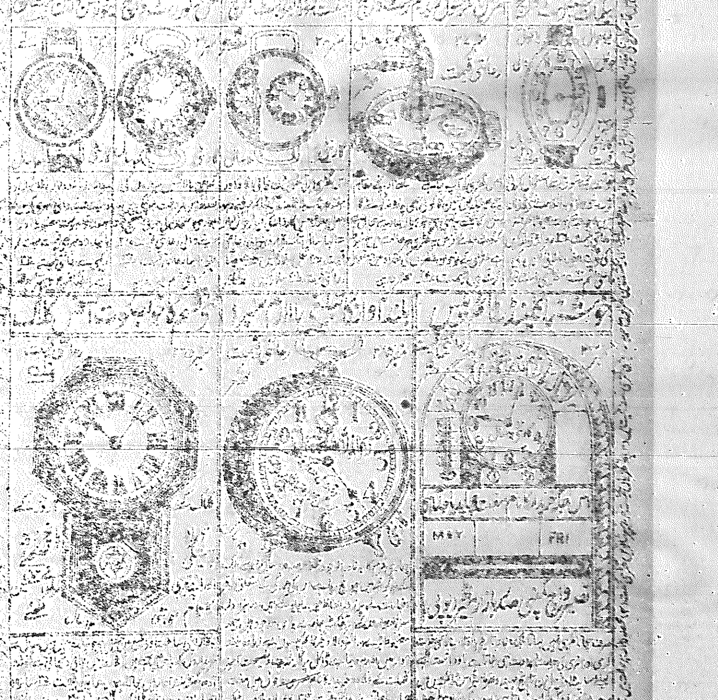

NASIR WATCH Co No 7 MEERUT (UP)

مطبع ... حافظ محمد ... دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجمعیۃ دہلی

یوم چہار شنبہ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

روحانی کھیتی کو سیراب کرنے والا ماہ مبارک

آج دنیا سائنس کی محیر العقول ترقیوں کو دیکھ کر مذہب کے نیست و نابود ہونے کا خواب دیکھ رہی ہے اور مادی اسباب کی فراوانی سے روح کی بربادی کا اندازہ لگا رہی ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ غلط خیالات اور جاہلانہ نظریے مادی ترقیوں کی تاب نہیں لا سکتے ...

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

اے ایمان والو! تم سے پہلے لوگوں پر جیسے روزہ فرض کیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

...

الہ آباد کی اتحاد کانفرنس کے فیصلے

مسلم مطالبات کی مزید تصریح

حامیان افتراق کی حیلہ تراشیوں کا خاتمہ

۱۔ قومی حکومت

اس کانفرنس کی پختہ رائے ہے کہ ہندوستان کی ضروریات کو پورا کرنے اور باشندگان ہند کی آئندہ فلاح و بہبود کا یقین دلانے کے لئے یہ امر لازمی ہے کہ مرکز میں ایسی حکومت قائم کی جائے جو پوری طرح باشندگان ہند کے سامنے ذمہ دار ہو اور جسے قومی حکومت کے تمام حقوق حاصل ہوں۔

اس لئے یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت ہند بہ شمول فوج و تعلقات خارجہ ...

۳۔ صوبجاتی حکومتیں

۳۔ اختیارات مابقی

۴۔ بنیادی حقوق

قرار پایا کہ بنیادی حقوق کے متعلق منجملہ دیگر دفعات کے مندرجہ ذیل مفہوم کی دفعات بھی رکھی جائیں گی۔

(۱) تمام شہری بلا امتیاز مذہب قانون کے نزدیک مساوی ہوں گے۔

...

۵۔ مذہب تمدن اور پرسنل لاز کا تحفظ

(۱) دستور اساسی میں بنیادی حقوق کے متعلق جو دفعات ہوں گی ان میں لازمی طور پر متعلقہ ملتوں کے لئے یہ ضمانت شامل ہوگی کہ ان کا کلچر، زبان، رسم الخط، تعلیم، بشمول سرکاری امداد، مذہبی عقائد، مذہبی اعمال، مذہبی اوقاف محفوظ ہوں گے۔

(۲) پرسنل لاز کے تحفظ کے لئے دستور اساسی میں مخصوص دفعات داخل کی جائیں گی ...

...

۶۔ فوج

۷۔ وزارتیں

۸۔ سلامتیں

...

(باقی آئندہ)

مسلمانوں کی واحد مذہبی جماعت جمعیۃ علماء ہند کی خدمات

ملت اسلامیہ سے امداد کی اپیل

برادران اسلام! مسلمانوں کی واحد مذہبی نمائندہ جماعت جمعیۃ علمائے ہند جو اپنے مقاصد اساسی میں اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ و آزادی ہند جیسا اہم مقصد رکھتی ہے۔ اس کی گذشتہ خدمات تاریخ کے اوراق میں زریں حروف سے لکھی جائیں گی۔ اس جماعت نے ہندوستان کے اندر جب کبھی اسلام کو اغیار کے حملوں سے دوچار ہوتا ہوا دیکھا ... جوش و استقلال کے ساتھ میدان میں قدم بڑھایا اور اسلام کے وقار و ناموس کے تحفظ کے لئے ... انجام دی ...

... رمضان شریف کے مہینہ میں خاص خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے ... لہٰذا تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس جماعت کو ... امداد دے کر ... خدا کی خاص رحمت کے مستحق بنیں۔ امید ہے کہ اہل خیر حضرات اس موقع پر جمعیۃ علمائے ہند کو فراموش نہ کریں گے ... زکوٰۃ کی جو رقم ارسال کی جائے اس کی تصریح کر دی جائے تاکہ وہ اپنے مصرف میں صرف کی جا سکے۔

محمد امیر حسن عفی عنہ
انچارج جمعیۃ علمائے ہند

۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء

...

رمضان المبارک کی آمد

روزہ کی حقیقت - اس کے فضائل و نتائج

حصول سعادت اور رضاء الٰہی کا آسان ذریعہ

(از جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب ...)

برادران اسلام! اس سے پہلے اسلام کے پانچ ارکان میں سے توحید اور نماز کے متعلق انجمن خدام الدین ہزار ہا کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے تبلیغی رسائل شائع کر چکی ہے۔ اس صحبت میں روزے کا فلسفہ عرض کرنا مقصود ہے۔

قولہ تعالیٰ: شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ...

ان تمام خوبیوں کے پیدا کرنے کے لئے بہترین علاج یہی ہے کہ انسان کے حیوانی زہر کو نکال دیا جائے۔ اس زہر کے نکالنے کا بہترین تریاق روزہ ہے ...

روزہ دار کے فرائض

قرآن حکیم کی سالگرہ

اختلاف روزہ میں اختلاف

روزے سے اخلاقی اور معاشرتی اصلاح

سیاسی فائدہ

حکمت مغفرت

پیغام فتح اسلام

روزہ کی تیاری

روح روزہ

...

بلگیریا کے ترقی یافتہ مسلمان

اسلامی مدارس، محاکم شرعیہ، اوقاف و مساجد

موجودہ حکومت میں مسلمانوں کے سیاسی حقوق

(ترجمہ خصوصی)

بلگیریا کے مسلمانوں کے متعلق بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ان کا نظام زندگی اور شرعی کیا ہے اور وہ آج کل کس ماحول میں زندگی کے سانس لے رہے ہیں۔ حال ہی میں خود بلگیریا کے ایک مسلمان نے عربی جرائد میں ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں اس ملک کے عام مسلمانوں کی مذہبی، اداری، اجتماعی اور معاشرتی حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ ہم قارئین الجمعیۃ کیلئے اصل مضمون کا ترجمہ ذیل میں لکھتے ہیں۔

علاوہ ازیں مقامی میونسپلٹیاں بھی اسلامی مدارس کی امداد کرتی ہیں۔ مسلمان بچوں کے لئے چار سال تک جبری تعلیم ہے۔ کل مدارس کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے ...

علماء اور وقف

اوقاف و مساجد کا نظام

مسلمانوں کے سیاسی اور شہری حقوق

محکمہ شرعیہ اور انفصال مقدمات

علماء کی قدر و منزلت

کامل حریت و استقلال

...

"مسلم لیگ کا بیڑہ غرق ہو جائیگا"

۹۰ فیصدی مسلمان تصفیہ الہ آباد کے حق میں ہیں

سر ذوالفقار علی خاں کا بیان

دہلی ۲۴ دسمبر۔ نواب سر ذوالفقار علی خاں ممبر لیجسلیٹو اسمبلی اور ملک برکت علی ایڈوکیٹ لاہور نے جو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں شامل ہوئے تھے مندرجہ ذیل بیان پریس کے نام شائع کیا ہے:-

"نواب سر ذوالفقار علی خاں نے جو لیگ کے سینیئر وائس پریزیڈنٹ ہیں کرسی صدارت پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ اُن کے خیال میں مسلم قوم کو لیگ پر اعتماد نہیں ہے اور لیگ اس وقت محض چند چھوٹی چھوٹی چکوں کی انجمن ہے۔ ..."

گول میز کانفرنس میں سندھ کی علیحدگی کا اعلان ہوگیا

مرکزی ذمہ داری سے گریز سر سپرو کے مطالبات مسترد

گاندھی جی کی رہائی کے بغیر کوئی دستور قابل قبول نہیں ہو سکتا

لندن ۲۴ دسمبر۔ کل تیسری گول میز کانفرنس کا اجلاس ختم ہوگیا۔ اجلاس کی آخری نشست کی وزیر ہند نے صدارت کی۔ کمیٹی کی رپورٹ پر بحث ہوتی ... اس حقیقت کا اظہار کیا کہ جب تک گاندھی جی جیل میں ہیں اسوقت تک کوئی دستور اساسی خواہ وہ کتنا ہی اچھا ہو ہندوستانیوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ ...

گول میز کانفرنس میں وزیر ہند نے جو اہم اعلانات کئے ہیں ان میں یہ اعلان بہت اہم ہے کہ سندھ اور اڑیسہ کو علیحدہ کر دیا جائے۔ ... کو منتقل نہیں کیا جا سکتا۔

دار الحکومت

جامع مسجد دہلی میں مسلمانوں کا جلسہ

الہ آباد کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا

مزدوروں کو پانی دینے سے انکار

میونسپلٹی نئی دہلی کا حکم

نئی دہلی میں پولیس کا چھاپہ

ریوالور اور کارتوس برآمد ہوئے

رفاہ عام کیلئے دہلی میں ایک جدید مطب کا اجراء

دہلی میں پنجاب آرڈیننس کا نفاذ

کلکتہ میں رجعت پسندوں کا اجتماع

اسلامیان ہند کو فریب دینے کی مکروہ چال

دہلی بازار کا تازہ نرخ

دہلی میں آل انڈیا سودیشی نمائش

ڈپٹی کمشنر کی کرسی پر کانگریسی رضاکار

"دستخط کرنے کے لئے میرے پاس کاغذات لاؤ"

پولیس کی جماعت پر جواریوں کا حملہ

انسپکٹر نے گولی چلادی

جلال آباد کی دوبارہ تعمیر

برما کو ہندوستان سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا

برما کونسل میں قوم پروروں کی فتح

وزیر ہند، وزیر اعظم اور وائسرائے کے نام تار!

وزیر اعظم کو تار

مرکزی ذمہ داری کے بغیر صوبجاتی ذمہ داری فضول ہے

جدید دستور کو کامیاب بنانے کے لئے کانگریس سے تبادلہ خیال

شاردا ایکٹ کی خلاف ورزی

ملزمین کو پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا

مجسٹریٹ چاٹگام کے جدید نوٹس

تشدد پسندوں کے استیصال کا عزم

فرنٹیر میل پر بم پھینکنے کا مقدمہ

سشن جج نے تمام ملزموں کو رہا کر دیا

امریکہ میں پھر شراب کا دور

ہائی اسکول میں بم پھٹ گیا

جرمنی میں ۱۰ ہزار عورتوں اور بچوں کی رہائی

اتحاد کانفرنس ضرور کامیاب ہوگی

کامیابی کے بعد ہندوستان کی آزادی کا فیصلہ کیا جائیگا

حکومت ہندوستان کو سنہری پنجرے میں بند کرنا چاہتی ہے

الہ آباد ۲۴ دسمبر۔ آج اتحاد کانفرنس کا اجلاس ۱۰ بجے شروع ہوا اور مولانا ابو الکلام آزاد کی تحریک پر پنڈت مدن موہن مالویہ جلسہ کے صدر منتخب ہوئے۔ ...

اتحاد کانفرنس میں سندھ کا مسئلہ بھی حل ہوگیا

جمعیۃ علماء ہند کے پرسنل لا پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر

مخلوط انتخاب اور فوج کے مسائل پر غور و خوض

صاحب صدر کی تقریر

کرپان رکھنے کا مطالبہ

ہندوستانی عیسائیوں کا مطالبہ

فوج کے مسئلہ پر فارمولا

تجربہ کا دور

مولانا ابو الکلام آزاد کی تقریر

جمعیۃ علماء ہند اور پرسنل لا

مخلوط انتخاب کی تجویز

جمعیۃ علماء کانپور کا کوئی وجود نہیں ہے

جمعیۃ کی ساری کائنات ملا شیر کوٹی ہے

کانپور کے ممتاز مسلمانوں کا اہم بیان

فرضی وجود

مسلم لیگ کی رجعت پسندی کا دوسرا مظاہرہ

تصفیہ الہ آباد کے خلاف غوغا آرائی

صوبجاتی مسلم لیگوں کو انتباہ

ہم ہندوستانیوں کے مطالبہ کو ٹھکرا نہیں سکتے

حکومت کا موجودہ نظام پرانا ہو چکا ہے

لندن میں سابق چیف کمشنر دہلی کی تقریر

حکومت کا موجودہ نظام

لاہور اور امرتسر میں خانہ تلاشیاں

متعدد اشخاص پر نوٹسوں کی تعمیل

جمعیۃ علماء سہارنپور کا جلسہ

اسلاف کی بلندی اور اپنی پستی کا موازنہ

آرڈیننس ایکٹ پر وائسرائے کی منظوری

تخت طاؤس کے جواہرات کی فروخت

شاہ ایران کی مالی مشکلات

۷۰ ہزار چینی باغیوں کی شکست

دشمنانِ اتحاد کی شرمناک حرکتیں

مسٹر وحید الدین سکریٹری مسلم یوتھ لیگ کا بیان

جب سے کہ اتحاد کانفرنس الہ آباد کی تائید مسلمانوں کی تمام جماعتوں کی طرف سے کی گئی ہے، بعض افراد جن کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ امت مرحومہ میں فتنہ افتراق برپا کریں اپنی گذشتہ روایات کے مطابق اپنے جاہد مسلموں کی غداری شروع کر دی ہے اور ہر جماعت کو اخباری پروپیگنڈا سے متفرق و منتشر کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ مسٹر وحید الدین بی اے جنرل سکریٹری مسلم یوتھ لیگ کا یہی قصور ہے کہ انہوں نے اور ان کی جماعت نے اتحاد کانفرنس کی حمایت کی ہے اس لئے مظہر الدین اپنے اخبار میں فرضی ناموں سے ان کے خلاف اپنی شرافت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور غلط بیانیوں سے کام لے کر حسب عادت جھوٹے پروپیگنڈا میں مصروف ہیں۔ اگرچہ باخبر حضرات کے لئے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے جن حضرات کو اس ذہنیت کا جدید تجربہ ہوا ہے وہ اس سے بہت کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم مسٹر وحید الدین بی اے کا حسب ذیل بیان شائع کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ان شرمناک حرکات کو نظر میں رکھیں اور ایک رائے قائم کریں۔

"کچھ عرصہ سے الامان اور دیگر رجعت پسند اخبارات میں مسلم نوجوانوں کی جماعت کے درمیان تفرقہ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کبھی یوتھ لیگ کے کچھ اصحاب سنٹرل مسلم یوتھ لیگ کے وجود سے ہی انکار کرتے ہیں ... آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ کا عام جلسہ سنٹرل مسلم یوتھ لیگ کے نام سے بلایا گیا تھا انکار کرتے ہیں اور کبھی مقامی اخبار الامان میں سنٹرل مسلم یوتھ لیگ کے ... ممبران کی طرف سے اس کی ورکنگ کمیٹی کے جلسے کے خلاف ایک اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہر سمجھدار انسان جانتا ہے کہ کسی جماعت کی ورکنگ کمیٹی کے جلسے کیلئے محض اس کے ممبروں ہی کو اطلاع دی جاتی ہے نہ کہ تمام عام ممبران کو لیکن جب اس غلط پروپیگنڈا کے ذریعہ وہ اپنے مطالب کو حاصل نہیں کر سکے تو اب فرضی جماعتوں کے نام سے پروپیگنڈا شروع کیا جا رہا ہے۔ ایسٹرن ٹائمز کے حوالہ سے ۱۹ دسمبر کے الامان میں انجمن نوجوانان دہلی کے "سکریٹری" کی طرف سے (جو کہ اپنا نام بھی ظاہر کرنے کی جرأت نہیں رکھتا) یہ شائع کیا ہے کہ اس کا "سکریٹری" اتحاد کانفرنس میں شریک نہیں ہوا اور مسٹر وحید الدین اس کے ایک رکن ذاتی حیثیت سے شریک ہوئے تھے ...

اسلامی بازار

چونکہ ہم آزادی کے ساتھ ... تباہی سے بچا کر دنیا میں عزت کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو تجارت کو فروغ دو، اسلامی تجارت کو فروغ دو۔ ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء کے آخری ہفتہ میں پانچ دہلی دروازہ لاہور کے میدان میں اسلامی بازار کی نمائش منعقد ہو رہی ہے اسے کامیاب بنائیے۔

بچوں کو جیب خرچ دینا آپ کا فرض ہے۔ مگر اب کی دفعہ بجائے اندرا میں دینے کے آپ یہ رقم دسمبر کے آخری ہفتہ میں دیں تاکہ آپ کے نونہال آپ کی کمائی کو ... میں صرف کرنے سے بچ سکیں اور اپنی تمام ضروریات اسلامی بازار نمائش کے موقع پر اپنے ہی مسلمان بھائیوں سے خرید کر آپ کے لئے سرمایہ عاقبت مہیا کریں۔

سکریٹری اسلامی بازار لاہور

اتحاد کانفرنس الہ آباد کی پرزور تائید

... جناب مولوی عبدالغفور صاحب مہتمم مدرسہ ... منعقد ہوا ... اور حسب ذیل قرار داد منظور ہوئی ...

... عبدالشکور متعلم مدرسہ تجوید القرآن تہبیہ بالو

دہلی میں مشاعرہ

تاریخ ... دسمبر ۳۲ء بروز ... بوقت ۸ بجے شب ایک مشاعرہ ... منعقد ہوگا۔ طرح ... زائد ... بجائے ...

سکریٹری محمد سعید آزاد

رعایت کا مبارک مہینہ

جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیے

گیارہ ماہ گذرنے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے پھر ہم کو اور آپ کو رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یہ بھلائیوں اور نیکیوں کا مہینہ ہے اس لئے ہم نے بھی اس مہینہ میں اپنے خریداروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ... حسب ذیل گھڑیوں و ٹائم پیسوں کی قیمت میں بہت رعایت کر دی ہے ... اس رعایت سے ہر شخص خواہ کسی ... فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جلد سے جلد فرمائش بھیجئے ...

فائدہ اٹھائیے

... چاندنی چوک نمبر ... شہر دہلی تار کا پتہ ... دہلی قائم شدہ ۱۹۰۸ء

مقویات سراج عالم

... ویدشاستری جی جام نگر کاٹھیاواڑ

رسالہ حقیقت اسلام لاہور کی شہرہ آفاق

... حقیقت اسلام لاہور ...

پیکو آرٹ پریس ... بھاٹی دروازہ لاہور

آسمانی خبریں

... خاندہ ہے تو قیمت واپس

اپنی زندگی برباد نہ کرو

... جریان کی گولیاں ... سفوف جریان ...

محبوب عاشق کے قدموں میں

دنیا میں سب سے بہتر ماء اللحم صرف ہمدرد دواخانہ دہلی کا

عرق ماء اللحم (رجسٹرڈ) بہ نسخہ خاص دو آتشہ

جس کی تعریف میں ... قدردان بیسیوں سال سے برابر کرتے ہیں لیکن دو سال سے سائنٹفک ... نظر سے غور اور تجربات کے بعد ... ماء اللحم کو اس قابل بنا دیا گیا ہے کہ ہم اسکو بلا مبالغہ دنیا کی بہترین مقوی دوا کہہ سکتے ہیں ... قوت باہ کیلئے نہایت بھروسہ کی چیز ہے۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو ... قوت ... کرنے کے لئے عجیب و غریب چیز ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھار ... جن اصحاب نے ہمارے سریع الاثر اور نفیس ماء اللحم کا اب تک تجربہ نہیں کیا ... استعمال کر لیں تو تجربہ سے خود معلوم ہو جائے گا کہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ... قابل ستائش ہے جو آپکے تجربہ میں صحیح ثابت ہو۔

مفصل خواص و ہدایات ... ترکیب استعمال کا رسالہ مفت دواخانہ ہمدرد دہلی سے حاصل کیجئے۔

یاد رکھئے ... ماء اللحم آپ کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے ہی مل سکتا ہے کیونکہ اس کو موجودہ ... اصول کے ماتحت بنانے اور بہترین رکھنے کے انتظامات جو ہمدرد دواخانہ دہلی میں ہیں وہ اور کہیں نہیں ہیں۔

قیمت فی بوتل ... علاوہ محصول۔ قیمت نمونہ کی شیشی ... علاوہ محصول

... منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی (ٹیلیفون نمبر ۵۰۰)

باقیات الصالحات

جو شخص کوئی خیر جاریہ چھوڑ جاتا ہے اس کے اعمال اس کے بعد بھی دیتے ہیں اور بیس مردن بھی اس کی زندگی کا ثبوت دیتے ہیں۔ باقیات الصالحات کے تمام کاموں میں سب سے بہتر اعلیٰ درجہ آئندہ قوم کی تعمیر ہے جس کی اینٹیں ہمارے بچے ہیں معمار جب تعمیر کرتا ہے تو اینٹوں کو صاف و ہموار کر کے عمارت میں لگاتا ہے ہم عمارت اسلامی کے معمار ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے اخلاق درست کریں ان کو ہر قسم کی تعلیم و تربیت سے آراستہ کریں تاکہ یہ مسلم قوم کے قیام و استحکام کا باعث ہوں۔

عزیز و! مسلمان یتیم اور مسکین بچے اور بچیاں ہی اسلامی عمارت کی اینٹیں اور وہ اینٹیں ہیں جن پر بنیاد قائم ہوتی ہے۔ ان کی طرف سے غفلت برتنا اسلامی بنیاد کو کھوکھلا کرتا ہے۔ دار الاصلاح میں یہی بچے ہیں اور یہاں کی تعلیم و تربیت کی کیفیت بذریعہ اخبارات آپ کو معلوم ہو چکی ہے۔ دار الاصلاح کا جن بزرگوں نے اس بے سروسامانی اور مصائب کے باوجود ساتھ دیا ... فرمایا اور جو اپنی ظاہر فرماتیں وہ اخبار بیں حضرات سے پوشیدہ نہیں رمضان کا مبارک مہینہ آپہنچا جس میں ہر نیک کام کا اجر ستر گنا ہے دس گنے تک ہے۔ دار الاصلاح کے ان معصوم بچوں کی مدد فرما کر اپنے لئے باقیات الصالحات قائم کیجئے۔ یہ بچے جو اسلامی خدمت کریں گے اس کا اجر آپ کو بھی برابر ملتا رہے گا۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے حضرات اگر توجہ فرمائیں اور ادائے زکوٰۃ کے وقت ان ٹھٹھرتے ہوئے ہیروں کو یاد رکھیں تو چھ ہزار کی حقیر رقم کا آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے کوئی مشکل بات نہیں۔ شفقت مادری اور محبت پدری سے محروم بدنصیب بچوں کی خدمت ہر مسلمان کا فرض ہے اگر آپ توجہ نہ کریں گے تو کون کرے گا۔

محمد عبدالغفار الخیری ناظم دار الاصلاح قرول باغ دہلی

مدرسہ اسلامیہ عربیہ میرٹھ کا سالانہ امتحان

۱۵-۱۶ دسمبر ۱۹۳۲ء کو مدرسہ دار العلوم کے امتحانات ہوئے فاضل حدیث کے درجہ کا امتحان خاموشی ہوا یعنی پرچوں کا پتہ نہیں کہ کہاں سے آئے، امید کی جاتی ہے کہ نتیجہ اچھا ہو گا منشی کامل وغیرہ کے درجات رمضان شریف میں کھلے رہیں گے کیونکہ ان درجات کا امتحان ہر مارچ ۱۹۳۳ء کو ہوگا یہ مدرسہ حضرت مولانا محمد مبارک حسین صاحب شیخ الحدیث ناظم مدرسہ کے اہتمام سے جامع مسجد میرٹھ میں جاری ہے۔

اسد العدقان قائمقام مہتمم مدرسہ

ناظم دار العلوم میرٹھ کا پروگرام!

... دسمبر کو میرٹھ سے روانہ ہوں گے ضلع بستی کے ... مقام پر تقریر فرمائیں گے ... دسمبر ۳۲ء کو انجمن اسلامیہ گورکھپور کے سالانہ جلسہ میں ... دسمبر ۳۲ء تک تقریر فرما کر علاقہ کلکتہ میں مقام ... جائیں گے وہاں سے ۵ یوم کلکتہ قیام فرما کر اور رمضان المبارک کو میرٹھ تشریف لائیں گے اب کوئی صاحب سفر خرچ یا تار نہ روانہ کریں۔ چندہ بھی ہمراہ ہوگا۔

غلام محمد مدرس مدرسہ دار العلوم میرٹھ

بعض اخبارات کی مذموم روش

جمعیۃ العلماء کانپور میں جو اختلافی حالات رونما ہیں ان میں جو اخبار کا یہ طرز عمل یقیناً صحیح اور مناسب نہیں کہ وہ ہمارے خاندانی حالات و معاملات کو جنکا اختلاف خاندانی کچھ بھی ترقی دیں۔ سیاسی اختلاف میں یہ روش صحیح نہیں ہے۔ ہم کسی ایسے طرز عمل کو جس سے ہمارے خاندان کے ذاتی منافقات وسیع ہوں ہرگز پسند نہیں کر سکتے۔

خواجہ غلام نظام الدین قادری بدایونی

امتحان سالانہ مدرسہ غزنویہ امرتسر

۲۲ شعبان ۱۳۵۱ھ کو مدرسہ سلفیہ غزنویہ عربیہ کا سالانہ امتحان ہوا علم حدیث و علم تفسیر کے ممتحن مولوی محمد جمال صاحب امرتسری نے اکثر طلباء کو پاس کیا۔ باقی علوم کا امتحان مولوی یوسف صاحب ہزاروی حال مقیم امرتسر نے لیا انہوں نے بھی اکثر طلباء کو پاس کیا۔ یہ مدرسہ بفضلہ ... علوم دینی یعنی قرآن مجید و حدیث شریف کی اشاعت میں خصوصاً اور دیگر علوم جن پر قرآن مجید و حدیث کا بخوبی سمجھنا موقوف ہے عموماً مصروف ہے۔

عبدالغفور مہتمم مدرسہ سلفیہ غزنویہ عربیہ امرتسر

اگر زندگی میں لطف نہیں تو زندگی بیکار ہے

شربت اکسیر

... جریان ...

... ایس بی بخش ایند کمپنی ... اسٹریٹ کلکتہ

حب لعنت (رجسٹرڈ)

... منیجر دواخانہ بقائی (رجسٹرڈ) بازار ... دہلی

رعایتی اعلان

نصف قیمت (صرف ایک دن کیلئے)

وہی حضرات اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ۴ جنوری ۱۹۳۳ء کو اپنی درخواست ڈاک میں ڈال دیں ... نصف قیمت ...

... منیجر ... اسلامی اسٹور لاہور

گھر بیٹھے وید حکیم بنجاؤ

اگر آپ حکیم تلسی پرشاد اگروال موجد بال جیون گھٹی کی بنائی ہوئی نادر و نایاب کتاب مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کر لیجئے تو آپ بلا شک و شبہ ویدک و حکمت طریق علاج و دواؤں کی ترکیب ادویات کے اچھے خاصے ماہر ہو کر اپنی اور دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بن جاؤ گے اور اگر آپ چاہیں گے تو اس کے ذریعہ دوا و علاج میں وید و حکیموں کے مانند گھر بیٹھے بڑی آسانی کے ساتھ سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے۔ اس میں قواعد علاج و دوا سازی کے اصلی اصول بڑی وضاحت کے ساتھ بتلائے گئے ہیں اور مرد و عورتوں، بوڑھوں، بچوں اور نوجوانوں کی سر سے پاؤں تک کی ہر ایک ظاہر و پوشیدہ بیماری کے وہ نایاب چوٹی کے نسخے لکھے گئے ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اکثر فیضوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔ قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول۔

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ)

بچوں کی بخار، کھانسی، بدہضمی، قبض، مروڑ، دودھ ڈالنا، دست ہونا، پیٹ پھولنا، پسلی چلنا وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے اور لاغر و کمزور بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانے کے لئے مشہور و معروف دوا ہے۔ میٹھا ہونے سے بچے اس کو خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ سب جگہ سوداگروں کے یہاں فروخت ہوتی ہے، لیکن نقلی سے بچو حکیم تلسی پرشاد اگروال کی اصلی بال جیون گھٹی دیکھ کر لو۔ قیمت فی شیشی ۵ ر دو شیشی ۹ ر چار شیشی ۱ ع محصول ایک سے چار شیشی تک ۶ ر سوداگروں سے بارہ شیشی یعنی ایک درجن کی قیمت ۱۲ ع بارہ درجن ... ۲۲ ر علاوہ محصول۔ اشتہارات، پوسٹر، کلینڈر و سائن بورڈ ہمراہ پارسل مفت۔ فروخت نہ ہونے پر چھ ماہ تک واپسی کی شرط۔

مفت لو۔ دس اردو خواں معزز لوگوں کے نام مع مکمل پتے کے بھیجنے پر رسالہ آئینہ صحت مفت بھیجا جاویگا

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ شہر۔ یو۔ پی

جامعہ رحمانی مونگیر کا ماہوار رسالہ

الجامعہ

جس کا مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی تصحیح اور سلف صالحین و بزرگان دین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی دعوت ہے۔ اور نونہالانِ قوم و نوجوانوں کو شائستہ صحیح علم و ادب، مذہب و روحانیت سے آشنا کرنا اور عرق بالا لئے کا متانت و سنجیدگی سے روکنا ہے۔ قیمت سالانہ قسم دوم عہ نمونہ کا پرچہ ۲ ⅟ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

منیجر رسالہ الجامعہ مونگیر

مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

ہر قسم کے جریان کے لئے اکسیر ہے قبض بالکل نہیں کرتی

فرمائش کے ہمراہ ایک علاحدہ تحریر بھیجئے کہ فائدہ ہونے کی صورت میں اس دوا کی پوری قیمت مبلغ دو روپیہ ضرور ارسال کردیں گے محصولڈاک و پیکنگ اور اشتہارات کے خرچ کے لئے فی الحال ۲ ⅟ کے ٹکٹ بھیج دیں۔

اگر اب بھی اس رواج سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

پتہ

منیجر دواخانہ مجربات خصوصی دہلی

طبّی دنیا میں ہلچل

سفید بال جڑ سے کالا

ایک ہزار پچاس روپے انعام تک صرف اس سے زیادہ نہ کر کے تیل میں پچاس برس کے بیچے کا بچا بال کالا پیدا ہو۔ اٹھ برس تک کالا نہ رہے تو دونا دام واپس

پتہ

بال کالا اسٹورس پوسٹ کنسی سمری دور بھنگہ

کیسٹوفین

بچوں کی صحت

کا خیال اور پاس ضروری ہے کیونکہ بچوں کی صحت پر ہر ایک قوم کی ترقی کا دارومدار ہے اس لئے کڑوے اور خطرناک جلاب دے کر بچوں کی صحت کو خراب مت کرو۔

کیسٹوفین

بچوں کی صحت کا محافظ ہے لذیذ خوش ذائقہ اور مقبول عام ہے قبض کشا زود اثر اور بالکل بےخطر ہے۔ ہر دوافروش سے مل سکتی ہے۔

کیسٹوفین مینوفیکچرنگ کمپنی (انڈیا) کراچی

احمد اینڈ کو

تھوک انگریزی دوافروش

بازار بلی ماران دہلی

ٹیلیفون نمبر ۵۵۶

عطاروں اور طبیبوں کو مژدہ

قرآبادین مفید عام

طب یونانی اور پیشہ عطاری کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آجکل عام طور پر عطار فن عطاری سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے اور یونانی مرکبات صحیح اصول پر تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے وہ خاطر خواہ طور پر مفید نہیں ہوتیں اس نقص کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے اردو قرآبادین کی شدید ضرورت پیش کی جارہی تھی الحمدللہ کہ مولوی محمد شریف صاحب حیدرآبادی نے قرآبادین مفید عام تصنیف کرکے اس کمی کو پورا کردیا ہے اس کتاب میں دواسازی کے اصول اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی عطار بالارادہ ہی دواؤں کو خراب نہ کرنا چاہے تو کسی قسم کی خرابی اور غلطی کا ہونا ناممکن ہے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے اطبا نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں۔

قرآبادین مفید عام کا ہر بااصول اور ترقی خواہ عطار اور طبیب بلکہ تیماردار کے پاس موجود ہونا نہایت ضروری ہے کتاب کا سائز بڑا اور ضخامت ۲۲۵ صفحات ہے لیکن اس کے فوائد کو عام کرنے کے لئے قیمت فی نسخہ صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

وسیلہ نجات

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے احادیث نبوی سے اقتباس کرکے دو بے نظیر کتابیں تالیف فرمائی ہیں ان میں ایک کا نام "دوزخ کا کھٹکا" ہے اسمیں احادیث درج ہیں جن میں اعمال سیئہ کے ارتکاب پر عذاب الٰہی اور دوزخ کی وعید ہے اور عذاب الٰہی سے خوف دلاکر اعمال سیئہ سے بچنے کی ترغیب ہے مکمل کتاب ۸۰ احادیث پر مشتمل ہے ہر حدیث کا اردو ترجمہ اس کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد صرف عہ دوسری کتاب کا نام "جنت کی کنجی" ہے۔ اس میں ۱۲۵ احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں اعمال حسنہ کی بنا پر مومنین کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اسمیں ۱۲۵ احادیث درج ہیں ہر حدیث کا ترجمہ ان کے ساتھ ہی دیا گیا ہے کاغذ چکنا سفید اور لکھائی چھپائی بہترین ہدیہ فی جلد عہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے اور دوسرا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے مسلمان گھروں میں دونوں کتابوں کا رکھنا نہایت ضروری ہے بعض مخیر حضرات ان کتابوں کو ہم سے خرید کر مفت تقسیم کرتے ہیں روزانہ زندگی میں پیش آنے والے تمام کاموں کے متعلق احادیث کا اس سے بہتر مجموعہ اردو زبان میں ابتک تیار نہیں ہوا بہت تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں اس لئے جلدی کیجئے ورنہ آئندہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دونوں کتابوں کے یکجائی خریدار کو صرف دو روپیہ میں دونوں جلدیں دی جائیں گی۔

المشتہر

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی

پانچ ترجمہ کا قرآن مجید

آج تک ہندوستان میں صدہا قرآن مجید مترجم اور غیر مترجم شائع ہوئے ہیں لیکن پانچ ترجمہ والا قرآن مجید ہندوستان تو ہندوستان بیرون ہند میں بھی شائع نہیں ہوا صحت طباعت اور خوشخطی کے علاوہ اس قرآن مجید میں پانچ ترجمے جمع کئے گئے ہیں یعنی حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رح حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رح حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح حضرت شیخ سعدی رح اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ان بزرگوں میں سے ہر ایک بزرگ کا ترجمہ بین السطور لکھا گیا ہے اور حاشیہ پر کامل احسن التفاسیر چڑھائی گئی ہے مصری کاغذ والے قرآن مجید غیر مجلد کا رعایتی ہدیہ ناظرین الجمعیۃ کے لئے مبلغ عـــہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ جلد چرمی عـــہ فرمائش کے ہمراہ کم ازکم دو روپے (عہ) پیشگی آنا چاہئیں۔

غریبوں کا قرآن مجید معرا اس شان کا اتنا خوشنما اتنی صحت اور اس قدر صفائی و پاکیزگی کے ساتھ چھپا ہوا تمام ہندوستان کے بازاروں میں اس کے سوا دوسرا قرآن مجید آپ کو مشکل سے ملیگا کتابت صاف اور روشن ہے اعراب زیر زبر پیش ایسے باموقع ہیں کہ عورت مرد، بوڑھے بچے جوان سب آسانی کے ساتھ تلاوت کرسکتے ہیں ٹائیٹل رنگین اور جاذب نظر ہے جس پر بلاک طبع کرائے گئے ہیں اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بلاک ہیں اور نیچے جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے ہدیہ بلحاظ خوبیوں کے بہت ہی کم ہے یعنی ایک روپیہ (عہ) بلا جلد مجلد مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ مجلد چرم نقرہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

نورانی قرآن مجید مترجم اس کلام اللہ میں ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا ہے جو نہایت فصیح اور بامحاورہ ہے اور اس کا ٹائیٹل سات رنگ کا ہے ایک جانب مکہ معظمہ دوسری جانب مدینہ منورہ اور نیچے شاہی جامع مسجد دہلی کا نقشہ ہے صرف ٹائیٹل ہی اتنی خوبیاں رکھتا ہے جسے دیکھ کر دل مسرور ہوجاتا ہے ہدیہ قسم اعلیٰ سفید کاغذ حنا شدہ بلا جلد سے ؍ قسم دوم حنا شدہ بلا جلد عا علاوہ محصولڈاک کپڑے کی جلد کا ۸؍ اور چمڑے کی جلد کا عہ ہدیہ کے علاوہ

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار الجمعیۃ بازار بلی ماران دہلی

خاموش تبلیغ

یہ حضرت علامہ حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی وہی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس کی تمام ملک میں دھوم مچ چکی ہے مسلمانوں کی اقتصادی بدحالی اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقے اور بہت سے ایسے مذہبی مسائل جن کی مسلمانوں کو آجکل اپنی فلاح و بہبود کے لئے شدید ضرورت ہے افسانے کے نہایت دلنشیں اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں اس اصلاحی اور تبلیغی افسانہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے۔ حجم ۱۳۰ صفحات قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک۔

تعلیم الاسلام

مصنفہ حضرت علامہ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

اب یہ حقیقت تسلیم کی جاچکی ہے کہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے تعلیم الاسلام سے بہتر اردو کا کوئی نصاب تعلیم نہیں ہے، یہ رسالے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا قاعدہ	تعلیم الاسلام کا پہلا نمبر	تعلیم الاسلام کا دوسرا نمبر	تعلیم الاسلام کا تیسرا نمبر
۱؍	۱؍	۲؍	۳؍

تعلیم الاسلام کا چوتھا نمبر ۵؍ علاوہ محصولڈاک۔

علامہ شبلی کی مشہور تصنیف "اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر" قیمت ۱۲؍

ابدی نجات آریہ سماج کے اس عقیدہ کا کہ نجات محدود اور عارضی ہوتی ہے نہایت مفصل اور مدلل جواب قیمت ۲؍

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ علمیہ بازار بلی ماران دہلی